شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبد الجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی سَو سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العُمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مُستند کُتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شاملِ کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی مُتقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب مدظلہم

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

كنز العمّال

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سُنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبد الجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مُطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مُطالعہ کیا

اُردو ترجمہ

کنز العُمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مُستند کُتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

جلد ۱

حصہ اوّل، دوم

تالیف

علّامہ علاؤ الدین علی مُتقی بن حسامُ الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسانُ اللہ شائق صاحب مدظلہم

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دارُالاشاعت

اُردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی

طباعت : ستمبر ۲۰۰۹ء علمی گرافکس

ضخامت : 799 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

﴿........ ملنے کے پتے ....﴾

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی

بیت القرآن اردو بازار کراچی

مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد

مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور

بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور

مکتبہ رحمانیہ ۱۸اے۔ اردو بازار لاہور

مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121, HALLIWELL ROAD
BOLTON, BL1-3NE

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ اس نے ہمیں دینِ اسلام کی اہم و مفید کتب کی اشاعت و ترویج کی توفیق عطا فرمائی اس پر جس قدر شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ کنز العُمّال جو نبی کریم ﷺ کی قولی و عملی ہدایات پر مشتمل بے مثال مجموعہ ہے۔ ذخیرۂ احادیث میں اس کی افادیت ہر دور میں مسلّم رہی۔ امت نے بھرپور اس سے استفادہ کیا اور بعد کے دور کی تقریباً کوئی کتاب کنز العُمّال کے حوالے سے خالی نہیں۔ اصل کتاب سے استفادہ عربی میں ہونے کے باعث علماء تک محدود تھا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم العالیہ کو جنہوں نے اس عظیم مجموعہ کو بزبانِ اردو منتقل کرنے کا مشورہ دیتے ہوئے پہلی حدیث کا ترجمہ خود اپنے قلم سے لکھ کر دیا باقی ترجمہ ذمہ دار علماء

مولانا محمد اصغر فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی — مولانا محمد یوسف تنولی فاضل و متخصص جامعہ دارالعلوم کراچی

مولانا عامر شہزاد فاضل و متخصص جامعہ دارالعلوم کراچی — مولانا سلمان اکبر فاضل جامعہ احسن العلوم کراچی

کی خدمات حاصل کی گئیں۔ اس طرح نو سال کی محنت و عرق ریزی کے بعد ۱۶ جلدوں پر مشتمل ذخیرہ کا ترجمہ پایۂ تکمیل کو پہنچا یہ محض اللہ کا فضل و احسان ہے اس پر جس قدر شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

احادیث کا ترجمہ آسان عام فہم و سلیس انداز میں کیا گیا، احادیث کے حوالہ جات نقل کرتے ہوئے رواۃِ حدیث سے متعلق کلام بھی مستند کتب سے مع حوالہ جات نقل کیا گیا۔ مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب معین مفتی دارالافتاء جامعۃ الرشید نے مکمل ترجمہ پر نظر ثانی اور بالاستیعاب موازنہ کیا جابجا عنوانات کا اضافہ کیا جس سے بحمد اللہ اس ترجمہ کی افادیت میں اور اضافہ ہو گیا۔ مفتی احسان اللہ شائق صاحب نے قارئین کی سہولت کے لیے ایک مبسوط مقدمہ تحریر فرمایا جس سے کتاب کی اہمیت و افادیت کے ساتھ ساتھ مصنف رحمہ اللہ کا بھی جامع تعارف شاملِ کتاب ہے۔ مزید یہ کہ جناب مولانا ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی صاحب کے فرزند مولانا ڈاکٹر حافظ محمد ثانی صاحب جو وفاقی اردو یونیورسٹی میں شعبۂ علومِ اسلامی کے پروفیسر ہیں کا ایک مضمون ”صاحب کنز العمال علی المتقی الہندی رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر احوال و آثار“ کے عنوان سے شاملِ کتاب ہے۔

اللہ تعالیٰ اسے شرفِ قبولیت بخشے اور قارئین کے لیے ذریعۂ علم و معرفت بنائے اور ان تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے جن کے تعاون سے یہ علمی کام پایۂ تکمیل کو پہنچا اور ہمارے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔

الحمد للہ کتاب کو ظاہری و باطنی خوبیوں سے آراستہ کر کے اہلِ علم و اردو داں مسلمانوں کی خدمت میں بزبانِ اردو پہلی بار پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سید المرسلین کی سچی محبت و کامل اتباع نصیب فرمائے۔

والسلام طالبِ دُعا

ناشر

فہرست عنوانات...... حصہ اول

فہرست عنوان	صفحہ نمبر

فہرست عنوانات......حصہ دوم

مقدمہ کنز العمال اردو

از

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ و کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی أمابعد

علم حدیث شروع کرنے سے پہلے حدیث کے متعلق بعض اہم امور اور ضروری باتیں معلوم ہونا ضروری ہیں جن سے حدیث اور اس کی شرح سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ایسی بعض باتوں کو یہاں اختصار کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔

حدیث کا لغوی معنی:

حدیث لغت کے اعتبار سے ہر قسم کے کلام کو کہا جاتا ہے۔لغت عرب کے مشہور امام علامہ جوہری نے اپنی کتاب ''صحاح'' میں حدیث کے معنی اس طرح بیان کئے ہیں کہ:

الحدیث:الکلام قلیلہ و کثیرہ وجمعہ احادیث.

حدیث قلیل اور کثیر کلام کو کہا جاتا ہے اسکی جمع احادیث ہے۔

حدیث کی اصطلاحی تعریف:

اقوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وافعالہ وتقریراتہ.

حدیث رسول اللہ ﷺ کے اقوال،افعال اور تقریرات کو کہا جاتا ہے۔تقریرات سے مراد صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کوئی عمل کیا آپ نے منع نہیں فرمایا تو یہ اس عمل کے جائز ہونے کی دلیل ہے،اس کو حدیث تقریری کہا جاتا ہے۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے ''فتح المغیث'' میں اس طرح تعریف فرمائی کہ:

والحدیث ضدالقدیم، واصطلاحا ماأضیف الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قولا لہ او فعلا لہ او تقریرا او صفۃ حتی الحرکات والسکنات فی الیقظۃ والمنام.

حدیث کی وجہ تسمیہ:

حدیث کو حدیث کیوں کہا جاتا ہے؟اس سلسلہ میں علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ نے یہ توجیہ بیان فرمائی ہے کہ لفظ حدیث ﴿وَأَمَّا بِنِعْمَةِ

رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴾ سے ماخوذ ہے کہ یہاں نعمت سے مراد شرائع کی تعلیم ہے اور مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن شرائع کی تعلیم فرمائی ہے ان کو آپ دوسروں تک پہنچائیں، آپ ﷺ کے اقوال وافعال کا نام ”حدیث“ رکھا گیا ہے۔ مقدمة فتح الملهم

استاذ محترم مفتی محمد تقی عثمانی صاحب زید مجدہم فرماتے ہیں کہ احقر کے نزدیک صاف اور بے غبار بات یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے اقوال وافعال کے لئے لفظ ”حدیث“ کو مخصوص کر لینا استعارۃ العام للخاص کی قبیل سے ہے اور اس استعارہ کے ماخذ خود رسول اللہ ﷺ کے بعض ارشادات ہیں، جن میں خود آپ ﷺ نے اپنے افعال واقوال کے لیے لفظ ”حدیث“ استعمال فرمایا، چنانچہ ارشاد ہے:

حدثوا عني ولا حرج. صحيح مسلم كتاب الزهد ۲/۴۱۴

اسی طرح ارشاد ہے:

من حفظ على امتي اربعين حديثا في امر دينها بعثه الله فقيها وكنت له يوم القيامة شافعا وشهيدًا

مشكوة كتاب العلم في الفصل الثالث : ص ۳۲

بہر حال ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اقوال وافعال نبی کو حدیث کہنا کوئی نئی اصطلاح نہیں بلکہ خود رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے لہٰذا اس سلسلہ میں دور از کار توجیہات کی کوئی حاجت نہیں۔ درس ترمذی: ۱/۱۹

چند متقارب الفاظ:

حدیث کے معنی میں چند الفاظ اور مستعمل ہوتے ہیں یعنی، روایت، اثر، خبر اور سنت، صحیح یہ ہے کہ یہ تمام الفاظ علماء حدیث کی اصطلاح میں مرادف ہیں اور انہیں ایک دوسرے کے معنی میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے، بعض حضرات نے ان اصطلاحات میں فرق بھی کیا ہے، البتہ جہاں تک روایت کا تعلق ہے اس کا اطلاق بالاتفاق حدیث کے لغوی مفہوم پر ہوتا ہے۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ حدیث صرف آنحضرت ﷺ کے اقوال وافعال اور احوال کو کہتے ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک دونوں میں تباین کی نسبت ہے کہ حدیث آنحضرت ﷺ کے اقوال اور افعال کا نام ہے اور خبر آپ کے سوا دوسرے لوگوں کے اقوال وافعال کا، اور بعض کے نزدیک دونوں کے درمیان عموم خصوص کی نسبت ہے خبر عام ہے اور آنحضرت ﷺ اور دوسرے حضرات کے اقوال وافعال کو بھی شامل ہے اور حدیث صرف آنحضرت ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے۔ فقہاء خراسان، حدیث موقوف کو اثر، اور حدیث مرفوع کو خبر یا حدیث کہتے ہیں۔

علم حدیث کی تعریف:

علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ نے علم حدیث کی یہ تعریف کی ہے:

هو علم يعرف به اقوال رسول الله صلى الله عليه وسلم وافعاله واحواله.

علم حدیث وہ علم جس کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ کے اقوال وافعال اور احوال کو پہچانا جائے۔

حافظ سخاوی رحمہ اللہ نے ”فتح المغیث“ میں یہ تعریف کی ہے:

معرفة ما اضيف الى النبي صلى الله عليه وسلم قولا له او فعلا او تقريرا او صفة.

رسول اللہ ﷺ کی طرف جو قول یا فعل یا حالت یا اوصاف منسوب ہیں ان کو پہچاننا۔

علم حدیث کی اقسام:

علامہ ابن الاکفانی رحمہ اللہ نے ارشاد المقاصد میں لکھا ہے کہ علم حدیث کی ابتداء دو قسمیں ہیں:

۱......علم روایۃ الحدیث　　　۲......علم درایۃ الحدیث

علم روایۃ الحدیث کی تعریف یہ ہے:

هو علم بنقل اقوال النبی صلی الله علیه وسلم وافعاله واحواله بالسماع المتصل وضبطها وتحریرها.

اور علم درایۃ الحدیث کی تعریف یہ ہے کہ:

هو علم یتعرف به انواع الروایة واحکامها وشروط الروایة واصناف المرویات واستخراج معانیها.

لہٰذا کسی حدیث کے بارے میں یہ معلوم ہونا کہ وہ فلاں کتاب میں فلاں سند سے فلاں الفاظ کے ساتھ مروی ہے، یہ علم روایۃ الحدیث ہے اور اس حدیث کے بارے میں یہ معلوم ہونا کہ وہ خبر واحد ہے یا مشہور، صحیح ہے یا ضعیف، متصل ہے یا منقطع، اس کے رجال ثقہ ہیں یا غیر ثقہ ونیز اس حدیث سے کیا احکام مستنبط ہوتے ہیں اور کوئی تعارض تو نہیں ہے اگر ہے تو کیونکر رفع کیا جاسکتا ہے؟ یہ سب باتیں علم درایۃ الحدیث سے متعلق ہیں۔

علم حدیث کا موضوع:

علم حدیث کا موضوع آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی ہیں اس حیثیت سے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

چنانچہ علامہ کرمانی شارح بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ:

موضوع علم الحدیث ذات النبی صلی الله علیه وسلم من حیث أنه رسول.

آپ ﷺ کے افعال واقوال علم روایت الحدیث کا موضوع ہیں اور سند ومتن علم درایت حدیث کا۔

وقال السیوطی رحمه الله، موضوع علم الحدیث فهو السند والمتن.

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے سند اور متن حدیث ہی کو علم حدیث کا موضوع قرار دیا (تدریب الراوی ص ۵) -

علم حدیث کی غرض وغایت:

الاهتداء بهدی النبی صلی الله علیه وسلم.

یعنی علم حدیث کی غرض رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین کی اتباع ہے۔ اب دین کا مدار علم حدیث پر ہے، کیونکہ اصل دین قرآن پاک تو مجمل ہے اس کی تبیین اور توضیح کی ضرورت ہے اور وہ احادیث ہی سے ہوسکتی ہے، قرآن پاک میں نماز وزکوۃ کا تو ذکر ہے لیکن ان کی رکعات اور تعداد وغیرہ کچھ مذکور نہیں یہ سب احادیث سے ثابت ہیں، خلاصہ یہ ہے کہ قرآن پاک متن ہے حدیث شرح تو قرآن پاک جو مدار دین ہے اس کو سمجھنے کے لیے حدیث کا پڑھنا اہم ہوا۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حدیث پڑھنے کے لیے ایک غرض یہ کافی ہے کہ حضرت محمد ﷺ کا کلام ہے اور ہم محبّ رسول ہیں اور آپ سے سچی محبت کے دعویدار ہیں لہٰذا آپ کے کلام کو محض اس لیے پڑھنا چاہئے کہ ایک محبوب کا کلام ہے اور جب اس کو محبت کے ساتھ پڑھا جائے تو ایک قسم کی لذت وحلاوت اور رغبت پیدا ہوگی جیسے اگر کوئی عشق میں پھنسا ہوا ہو اور اس کے معشوق کا خط آجائے تو اگر وہ حدیث پاک کے بھی سبق میں ہوگا پہلے اس کو پڑھے گا اور اگر کھانے کے درمیان آجائے تو کھانا بند کردے گا اور نماز کے اوقات میں جیب پر نظر رہے گی تو جب اس ناپاک خط کو پڑھنے کا اتنا شوق اور ذوق ہے تو پھر حضور ﷺ کا پاک کلام تو اس سے بدرجہا قابل صد اہتمام ہے۔ ماخوذ از تقریر بخاری

علم حدیث کی فضیلت:

رسول اللہ ﷺ نے ایسے خوش نصیبوں کے حق میں دعاء فرمائی ہے جو علم حدیث پڑھنے پڑھانے امت تک پہنچانے کا مشغلہ اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

عن زیدبن ثابت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: نضر الله امرا، سمع منا حديثا فحفظه و بلغه غيره فرب حامل فقه ليس بفقيه. كتاب العلم والعلماء: ص ۳۹

رسول اللہ ﷺ نے دعاء دی کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وتر وتازہ رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرے پھر دوسروں تک پہنچائے، کیونکہ بعض حدیث کو یاد کرنے والے حدیث کے معنی اور مفہوم سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے۔

عن محمد بن سيرين قال نبئت أن ابابكرة حدث قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى فقال: الافليبغ الشاهد منكم الغائب فانه لعله أن يبلغه من هو اوعىٰ له منه أو من هو احفظ له.

كتاب العلم والعلماء: ۴۱/۱/۱

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ تم میں سے موجود لوگ میری احادیث کو دوسرے لوگوں تک پہنچائیں کیونکہ ہوسکتا ہے جس تک حدیث پہنچائی جارہی ہے وہ زیادہ سمجھدار اور دین کو زیادہ محفوظ کرنے والا ہو۔

وروى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "اللهم ارحم خلفائي قلنا يارسول الله! ومن خلفاء ک؟ قال الذين يأتون من بعدي يروون احاديثي ويعلمونها الناس." اخرجه الهيثمي فى مجمع الزوائد: ۱۲۶/۱

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما تو صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ تو ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے اور میری احادیث روایت کریں گے اور لوگوں کو سکھلائیں گے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان اولى الناس بى يوم القيامة اكثرهم على صلوة.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز میرے سب سے قریب وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجتے ہیں تو حدیث کے پڑھنے پڑھانے وغیرہ کا مشغلہ اختیار کرنے میں اس فضیلت کے حصول کا زیادہ موقع ہے۔

حدیث روایت کرنے میں احتیاط کی ضرورت:

حدیث پڑھنا، پڑھانا یقیناً بہت ہی اجر وثواب کا کام ہے، اسی طرح حدیث روایت کرنا رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات عام کرنا بھی ضروری ہے جس کی تعلیم اوپر کی احادیث میں موجود ہے۔ تاہم جس روایت کے متعلق یقین نہ ہو کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے اس کو حدیث کہہ کر روایت کرنا یا یہ کہ کسی جھوٹی بات کو حدیث کہہ کر بیان کرنا بڑا گناہ ہے اس پر سخت وعید آئی ہے۔

عن سمرة بن جندب ومغيرة بن شعبه رضى الله عنهما قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من حدث عني بحديث يرى أنه كذب فهواحد الكاذبين. رواه مسلم

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے جھوٹی حدیث روایت کی وہ بھی جھوٹ باندھنے والوں کے حکم میں ہوگا۔

وعن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اتقوا الحديث عنى الاما علمتم فمن كذب على متعمدا فليتبوأ مقعده من النار. رواه الترمذى، مشكوة كتاب العلم: ۳۵/۱

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ سے حدیث روایت کرنے میں احتیاط سے کام لو صرف وہی حدیث روایت کرو جس کا حدیث ہونا تمہیں معلوم ہو، کیونکہ جو کوئی میری طرف جھوٹی حدیث منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

خلاصہ یہ ہے کہ صحیح حدیث کا علم حاصل کرنا، اس پر عمل کرنا، آگے امت تک پہنچانا انتہائی ضروری ہے۔ اس کو چھپانا، روگردانی کرنا جائز نہیں۔ نیز فضائل بیان کرنے کے شوق میں جھوٹی حدیث بنانا یا صوفیہ وغیرہ کے اقوال یا سنی سنائی بات کو حدیث کہہ کر آگے بیان کرنا یہ بھی بڑا گناہ ہے۔ اس لئے علماء طلبہ اور دین کی اشاعت کرنے والے حضرات کو چاہئے کہ جب کوئی روایت سنیں تو پہلے اس روایت کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرے، کسی مستند کتاب میں دیکھے اور کسی معتبر عالم سے اس کا مفہوم سمجھ لے اس کے بعد آگے بیان کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ غلط بات آگے پہنچانے کی وجہ سے ثواب کی بجائے الٹا عذاب کا مستحق قرار پائے۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حاصل ہو تو دونوں ہی باتوں پر عمل کرنا آسان ہے۔

اللهم انا نسئلک علما نافعا وعملا صالحا وقلبا خاشعا منیبا.

حجیۃ الحدیث:

امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا اس پر اجماع ہے کہ حدیث، قرآن کریم کے بعد دین کا دوسرا اہم ماخذ ہے، لیکن بیسویں صدی کے آغاز میں جب مسلمانوں پر مغربی اقوام کا سیاسی، نظریاتی تسلط بڑھا تو کم علم مسلمانوں کا ایسا طبقہ وجود میں آیا جو مغربی افکار سے بے حد مرعوب تھا، وہ یہ سمجھتا تھا کہ دنیا میں ترقی بغیر تقلید مغرب کے حاصل نہیں ہوسکتی، لیکن اسلام کے بہت سے احکام اس کے راستہ میں رکاوٹ بنے ہوئے تھے، اس لیے اس نے اسلام میں تحریف کا سلسلہ شروع کر دیا، تاکہ اسے مغربی افکار کے مطابق بنایا جا سکے، اس طبقہ کو ''اہل تجدد'' کہا جاتا ہے، ہندوستان میں سرسید احمد خان، مصر میں طہٰ حسین، ترکی میں ضیاء گوک الپ اس طبقہ کے رہنما ہیں، اس طبقہ کے مقاصد اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتے تھے جب تک حدیث کو راستہ سے نہ ہٹایا جائے، کیونکہ احادیث میں زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق ایسی مفصل ہدایات موجود ہیں جو مغربی افکار سے صراحۃً متصادم ہیں، چنانچہ اس طبقہ کے بعض افراد نے حدیث کو حجت ماننے سے انکار کیا، یہ آواز ہندوستان میں سب سے پہلے سرسید احمد خان اور ان کے رفیق مولوی چراغ علی نے بلند کی، لیکن انہوں نے انکار حدیث کے نظریہ کو علی الاعلان اور بوضاحت پیش کرنے کی بجائے یہ طریقہ اختیار کیا کہ جہاں کوئی حدیث اپنے مدعا کے خلاف نظر آئی اس کی صحت سے انکار کر دیا...... خواہ اس کی سند کتنی ہی قوی کیوں نہ ہو اور ساتھ ہی کہیں کہیں اس بات کا بھی اظہار کیا جاتا رہا کہ یہ احادیث موجودہ دور میں حجت نہیں ہونی چاہئیں اور اس کے ساتھ بعض مقامات پر مفید مطلب احادیث سے استدلال بھی کیا جاتا رہا، اسی ذریعہ سے تجارتی سود کو حلال کہا گیا، معجزات کا انکار کیا گیا، پردہ کا انکار کیا گیا، اور بہت سے مغربی نظریات کو سند جواز دی گئی۔

ان کے بعد نظریہ انکار حدیث میں اور ترقی ہوئی اور یہ نظریہ کسی قدر منظم طور سے عبداللہ چکڑالوی کی قیادت میں آگے بڑھا اور وہ ایک فرقہ کا بانی تھا جو اپنے آپ کو ''اہل قرآن'' کہتا تھا، اس کا مقصد حدیث سے کلیۃً انکار کرنا تھا، اس کے بعد اسلم جیراج پوری نے اہل قرآن سے ہٹ کر اس نظریہ کو اور آگے بڑھایا، یہاں تک کہ غلام احمد پرویز نے اس فتنہ کی باگ دوڑ سنبھالی اور اسے ایک منظم نظریہ اور مکتب فکر کی شکل دیدی، نو جوانوں کے لیے اس کی تحریر میں بڑی کشش تھی، اس لیے اس کے زمانہ میں یہ فتنہ سب سے زیادہ پھیلا، یہاں ہم اس فتنہ کے بنیادی نظریات پر مختصر گفتگو کریں گے۔ منکرین حدیث کی طرف سے جو نظریات اب تک سامنے آئے ہیں وہ تین قسم کے ہیں:

۱...... رسول کریم ﷺ کا فریضہ صرف قرآن پہنچانا تھا، اطاعت صرف قرآن کی واجب ہے، آپ ﷺ کی اطاعت ''من حیث الرسول'' نہ صحابہ پر واجب تھی اور نہ ہم پر واجب ہے (معاذ اللہ) اور وحی صرف متلو ہے اور وحی غیر متلو کوئی چیز نہیں ہے، نیز قرآن کریم کو سمجھنے کے لیے حدیث کی حاجت نہیں۔

۲...... آنحضرت ﷺ کے ارشادات صحابہ پر تو حجت تھے لیکن ہم پر حجت نہیں۔

۳...... آپ ﷺ کے ارشادات تمام انسانوں پر حجت نہیں، اس لیے ہم انہیں ماننے کے مکلف نہیں۔

منکرین حدیث خواہ کسی طبقہ یا گروہ سے متعلق ہوں ان کی ہر تحریر ان تین نظریات میں سے کسی ایک کی ترجمانی کرتی ہے، اس لیے ہم ان

متضاد نظریات میں سے ہر ایک پر مختصر کلام کرتے ہیں۔

نظریہ اولیٰ کی تردید:

﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ اللّٰهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا﴾

اس آیت میں ارسال رسول کے علاوہ ''وحیا'' ایک مستقل قسم ذکر کی گئی ہے، یہی وحی غیر متلو ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

﴿وَمَاجَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّن يَنقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ﴾

اس میں ''القبلۃ'' سے مراد بیت المقدس ہے، اوراس کی طرف رخ کرنے کے حکم کو باری تعالیٰ نے جعلنا کے لفظ سے اپنی جانب منسوب فرمایا، حالانکہ پورے قرآن میں کہیں بھی بیت المقدس کی طرف رخ کرنے کا حکم مذکور نہیں، لامحالہ یہ حکم وحی غیر متلو کے ذریعہ تھا اوراسے اپنی طرف منسوب کرکے اللہ تعالیٰ نے یہ واضح فرمایا کہ وحی غیر متلو کا حکم بھی اسی طرح واجب التعمیل ہے۔جس طرح وحی متلو کا۔

﴿عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ﴾

اس آیت میں لیالی رمضان کے اندر جماع کرنے کو خیانت سے تعبیر کیا گیا اور بعد میں اس کی اجازت دیدی گئی، اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم یہ واضح کررہا ہے کہ اس سے پہلے حرمت جماع کا حکم آیا تھا، حالانکہ یہ حکم قرآن کریم میں کہیں مذکور نہیں، لامحالہ یہ حکم وحی غیر متلو کے ذریعہ تھا، اوراس کی مخالفت قرآن کریم کی نظر میں خیانت تھی۔

﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَأَنتُمْ أَذِلَّةٌ﴾(الی قوله تعالیٰ)﴿وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ﴾

یہ آیت غزوۂ احد کے موقع پر نازل ہوئی اوراس میں یہ کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غزوۂ بدر میں نزول ملائکہ کی پیشنگوئی فرمائی تھی، حالانکہ یہ پیشنگوئی قرآن میں کہیں مذکور نہیں، ظاہر ہے کہ وہ وحی غیر متلو کے ذریعہ تھی۔

﴿وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ﴾

اس میں بھی جس وعدہ کا ذکر ہے وہ وحی غیر متلو کے ذریعہ ہوا تھا، کیونکہ قرآن کریم میں کہیں مذکور نہیں۔

﴿وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَن بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنبَأَكَ هَٰذَا قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ﴾

اس میں صاف مذکور ہے کہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما کا پورا واقعہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ پر ظاہر فرمادیا اور قرآن میں کہیں یہ واقعہ مذکور نہیں، لامحالہ یہ وحی غیر متلو کے ذریعہ تھا۔

﴿سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللّٰهِ قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِن قَبْلُ﴾

اس میں یہ مذکور ہے کہ منافقین کے غزوۂ خیبر میں شریک نہ ہونے کی پیشنگوئی اللہ تعالیٰ نے پہلے سے فرمادی تھی، ظاہر ہے کہ یہ پیشنگوئی بھی وحی غیر متلو کے ذریعہ تھی، کیونکہ قرآن میں کہیں اوراس کا ذکر نہیں ہے۔

آنحضرت ﷺ کے فرائض منصبی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:

﴿وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾

نیز ارشاد فرمایا:

﴿وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾

ان آیتوں میں صاف طور پر فرمایا کہ آپ کا مقصد پیغام پہنچادینا نہیں بلکہ تعلیم کتاب وحکمت کی تشریح بھی تھا ظاہر بات ہے قرآن کریم کی تشریح کے لیے اپنی طرف سے کوئی بات کرنے کی ضرورت پیش آئے گی اگر آپ کی بات حجت نہ ہوں تو تعلیم کا کیا فائدہ ہے؟

یہ بات بھی سمجھنے کی ضرورت ہے کہ قرآن کریم میں زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق جو ہدایات دی گئی ہیں وہ عموماً بنیادی احکام پر مشتمل ہیں ان احکام کی تفصیلات اوران پر عمل کرنے کے طریقے سب احادیث نے بتائے، نماز پڑھنے کا طریقہ اوراسکے اوقات اور تعداد رکعات کی تعیین، ان میں سے کوئی چیز بھی قرآن میں مذکور نہیں ہے، اگر احادیث حجت نہیں تو ﴿اقیموا الصلوة﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نماز قائم کرو، اس پر عمل کا کیا طریقہ ہوگا؟ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ صلاۃ کے معنی عربی لغت کے اعتبار سے تحریک الصلوین ہے لہذا ﴿اقیموا الصلوة﴾ کا مطلب رقص کے اڈے قائم کروتو اس کا آپ کے پاس کیا جواب ہے؟ لہذا قرآن پر عمل کرنے کے لیے حدیث کو حجت ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

نظریہ ثانیہ کی تردید:

اس نظریہ کے مطابق احادیث صحابہ کے لیے حجت تھیں، لیکن ہمارے لیے حجت نہیں، یہ نظریہ اتنا بدیہی البطلان ہے کہ اس کی تردید کے لیے کسی تفصیل کی ضرورت نہیں، اس کا خلاصہ تو یہ نکلتا ہے کہ معاذ اللہ آنحضرت ﷺ کی رسالت صرف عہد صحابہ تک مخصوص تھی، حالانکہ مندرجہ ذیل آیات اس کی صراحۃ تردید کرتی ہیں:

۱......﴿یَاأَیُّهَاالنَّاسُ انِّی رَسُولُ اللهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعاً﴾

۲......﴿وَمَا أَرْسَلْنَاکَ إِلَّا کَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْراً وَنَذِیْراً﴾

۳......﴿وَمَا أَرْسَلْنَاکَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ﴾

۴......﴿ تَبَارَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَکُونَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْراً ﴾

اس کے علاوہ بنیادی سوال یہ ہے کہ فہم قرآن کے لیے تعلیم رسول ﷺ کی حاجت ہے یا نہیں؟

اگر نہیں ہے تو رسول کو بھیجا ہی کیوں گیا؟ اور اگر ہے تو عجیب معاملہ ہے کہ صحابہ کو تو تعلیم کی حاجت ہو اور ہمیں نہ ہو، حالانکہ صحابہ کرام نے نزول قرآن کا خود مشاہدہ کیا تھا اسباب نزول سے وہ پوری طرح خود بخود واقف تھے، نزول قرآن کا ماحول ان کے سامنے تھا۔ اور ہم ان سب چیزوں سے محروم ہیں۔

نظریہ ثالثہ کی تردید:

منکرین حدیث یہ کہتے ہیں احادیث حجت تو ہیں لیکن ہم تک قابل اعتماد ذرائع سے نہیں پہنچیں تو یہ کہنا بالکل باطل ہے کہ احادیث حجت تو ہیں لیکن ہم تک قابل اعتماد ذرائع سے نہیں پہنچیں، اس نظریہ کے بطلان پر مندرجہ ذیل دلائل ہیں:

ہم تک قرآن بھی انہی واسطوں سے پہنچا ہے جن واسطوں سے حدیث آئی ہے، اب اگر یہ واسطے نا قابل اعتماد ہیں تو قرآن سے بھی ہاتھ دھونا پڑیں گے، منکرین حدیث اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ قرآن نے ﴿انالہ لحافظون﴾ کہہ کر اپنی حفاظت کا خود ذمہ لیا ہے، حدیث کے بارے میں ایسی کوئی ذمہ داری نہیں لی گئی، لیکن اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ ﴿انالہ لحافظون﴾ کی آیت تو ہم تک انہی واسطوں سے پہنچی ہے، جو بقول آپ کے نا قابل اعتماد ہیں، تو اس کی کیا دلیل ہے کہ یہ آیت کسی نے اپنی طرف سے نہیں بڑھائی، دوسرے اس میں قرآن کی حفاظت کا ذمہ لیا گیا ہے اور قرآن باتفاقِ اصولیین نام ہے نظم اور معنی دونوں کا۔ اس لیے یہ آیت صرف الفاظ قرآن کی نہیں بلکہ معانی قرآن کی حفاظت کی بھی ضمانت لیتی ہے اور معانی قرآن کی تعلیم حدیث میں ہوئی۔ (ماخوذ از مقدمۃ درس ترمذی، وارشاد القاری شرح بخاری)

خلاصہ یہ ہے کہ منکرین حدیث کے تمام اعتراضات لغو اور باطل ہیں، حدیث دین کی بنیاد قرآن کی تشریح ہیں، وحی غیر متلو ہے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے بغیر دین وایمان نامکمل ہے، بلکہ حدیث کا انکار قرآن کا انکار ہے۔ نعوذ باللہ منہ۔

تدوین حدیث:

تدوین حدیث کے بارے میں بعض لوگ اس مغالطہ میں ہیں کہ یہ تیسری صدی ہجری میں مدون ہوئی ہیں، یہ خیال محض غلط ہے۔ ابتداء

اسلام میں باقاعدہ کتابت سے ممانعت تھی، اس کی وجہ یہ تھی کہ چونکہ اس وقت قرآن کریم باقاعدہ مدون نہ ہوا تھا اس لیے قرآن وحدیث دونوں مستقل طور پر لکھی جائیں تو دونوں میں گڈ مڈ ہو جانے کا خطرہ تھا، لیکن انفرادی طور پر احادیث لکھنے کی نہ صرف اجازت تھی بلکہ خود آنحضرت ﷺ نے بعض موقع پر اس کا حکم فرمایا ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: قيدوا العلم بالكتابة قلت وما تقييده قال كتابته.

مستدرک: ۱/۱۰۶، کتاب العلم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علم کو کتابت کے ذریعے محفوظ کرو۔ تو صحابہ نے عرض کیا قید بالکتابۃ کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ لکھ لیا جائے۔

وعن ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه أن النبى صلى الله عليه وسلم خطب فذكر قصة فى الحديث فقال ابوشاه اكتب لى يارسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اكتبوا لابى شاة وفى الحديث قصة هذا حديث حسن صحيح. ترمذی: ۲/۱۰۷، ابواب العلم

چنانچہ بہت سے صحابہ کرام نے احادیث کا مجموعہ جمع کرلیا تھا ان میں سے چند یہ ہیں:

۱......الصحيفة الصادقة: لعبدالله بن عمرو بن العاص.

۲......صحيفة علی: ابوداؤد ۱/۲۷۸ كتاب المناسك باب تحريم المدينة کے تحت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول منقول ہے، ماكتبنا عن رسول الله الا القران ومافى هذه الصحيفة.

۳...... كتاب الصدقة

اس میں زکوٰۃ، صدقات، عشر وغیرہ کے احکام تھے، ان احادیث کا آنحضرت ﷺ نے املا کروایا تھا۔

۴......صحف انس بن مالك.

۵......صحيفة ابن عباس.

۶......صحيفة سعد بن عبادة.

۷......صحيفة ابى هريرة.

۸...... صحيفة جابر بن عبدالله.

یہ چند مثالیں اس بات کو واضح کرنے کے لیے کافی ہیں کہ عہد رسالت ﷺ اور عہد صحابہ میں کتابت حدیث کا طریقہ خوب اچھی طرح رائج ہو چکا تھا، ہاں یہ درست ہے کہ تدوین حدیث کی یہ تمام کوششیں انفرادی نوعیت کی تھیں، اس کے علاوہ حفاظت حدیث کے لیے حفظ روایت کا طریقہ بھی استعمال کیا گیا، نیز تعامل یعنی رسول اللہ ﷺ کے اقوال وافعال بر بجنسہا عمل کر کے اسے یاد کرتے تھے بہت سے صحابہ سے منقول ہے کہ انہوں نے کوئی عمل کیا اور اس کے بعد فرمایا:

هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل.

یہ طریقہ بھی حفظ حدیث کا نہایت قابل اعتماد طریقہ ہے۔

بہر حال عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے زمانہ تک یہ سلسلہ چلتا رہا، انہوں نے محسوس کیا کہ اگر باقاعدہ طور پر حدیث کو مدون نہ کیا جائے تو علم حدیث کے مٹنے کا خطرہ ہے، چنانچہ انہوں نے مدینہ طیبہ کے قاضی ابوبکر ابن حزم کے نام خط لکھا، جس میں ان کو حکم دیا:

انظر ماكان من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم فاكتبه فانى خفت دروس العلم وذهاب العلماء.

صحيح بخاری: ۱/۲۱، باب كيف يقبض العلم

کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث جہاں مل جائیں ان کو لکھ لو کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ علماء کی وفات سے علم مٹ جائے گا۔

چنانچہ ان کی نگرانی میں تدوین حدیث کا باقاعدہ سلسلہ شروع ہوا جس کے نتیجے میں کئی کتابیں وجود میں آئیں:

۱..... كتب ابى بكر بن حزم.
۲..... رسالة سالم بن عبدالله فى الصدقات
۳..... دفاتر الزهري
۴..... كتاب السنن لمكحول وغيره.

حضرت عمر بن عبدالعزیز کی وفات ۱۰۱ھ میں ہوئی۔ اس وقت تک حدیث کی یہ ساری کتابیں وجود میں آچکی تھیں۔ اس سے ثابت ہوا یہ کہنا غلط ہے کہ تدوین حدیث کا عمل تیسری صدی ہجری کا ہے، بلکہ دور صحابہ سے ہی حدیث محفوظ کرنے کا سلسلہ جاری تھا، جس پر مذکورہ بالا تحریر شاہد ہے۔

اس کے بعد بعض محدثین نے فتاوی صحابہ کو الگ کر کے صرف احادیث رسول کو جمع کرنا شروع کیا، ایسی کتابوں کو ''مسند'' سے موسوم کیا گیا۔ جن میں سب سے پہلے ابوداود طیالسی (۲۰۴ھ) نے لکھا، اور سب سے جامع انداز میں امام احمد بن حنبل (۲۴۱ھ) نے لکھا۔

احادیث جمع کرنے کے مختلف ادوار:

پھر تیسری صدی ہجری آگئی امام اسحاق بن راہویہ (م ۲۳۸ھ) مجلس حدیث میں احادیث لکھوا رہے تھے، دوران درس انہوں نے فرمایا: ''اس وقت کسی حدیث پر عمل اس کی سند دیکھے بغیر ممکن نہیں، کاش کوئی صحیح احادیث کو ایک جگہ جمع کر دے، تاکہ عام مسلمان بغیر سند دیکھے اس پر اعتماد کرسکیں، یہی بات امام بخاری رحمہ اللہ کی صحیح کا سبب بنی، اور انہوں نے باقاعدہ یہ کام شروع کر دیا، پھر اسی تیسری صدی میں امام مسلم نے اپنی صحیح، اور امام ابوداود، امام نسائی امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے اپنی اپنی سنن تحریر کیں امام ابن الجارود نے ''المنتقیٰ'' اور امام ابویعلی نے مسند لکھی۔

چوتھی صدی ہجری میں امام دارقطنی نے سنن دارقطنی امام طبرانی نے اپنی معاجم ثلاثہ (صغیر، اوسط، کبیر) اور مسند الشامیین لکھیں۔

پانچویں صدی میں امام بیہقی نے ''سنن کبریٰ''، ''شعب الایمان'' اور معرفۃ السنن والآثار تصنیف کیں۔

چھٹی صدی ہجری میں امام بغوی نے ''شرح السنۃ'' کے نام سے احادیث کا مجموعہ اپنی اسناد سے تحریر کیا۔

ساتویں صدی میں علامہ ضیاء الدین مقدسی نے ''الاحادیث المختارۃ'' کے نام سے صحیح احادیث کا مجموعہ لکھا۔

اپنی مستقل اسناد کے ساتھ احادیث کا یہ آخری مجموعہ ہے۔ اس کے بعد انہی مجموعات پر مختلف انداز اور جہات سے کام ہوا۔

چھٹی صدی ہجری میں امام ابن اثیر جزری (م ۶۰۶ھ) نے ''جامع الاصول'' لکھ کر چھ بنیادی کتابوں کی احادیث کو ایک ساتھ جمع کر دیا۔

بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابوداود، مؤطا

ساتویں صدی میں امام منذری نے ترغیب وترہیب کی احادیث کو یکجا کر دیا۔

آٹھویں صدی میں امام ہیثمی نے مجمع الزوائد لکھ کر طبرانی کی معاجم ثلاثہ، مسند بزار، مسند ابی یعلی اور مسند احمد بن حنبل کی ان احادیث کو جمع کیا جو صحاح ستہ میں نہیں تھیں۔

نویں صدی میں امام سیوطی رحمہ اللہ نے تمام احادیث کو الف بائی ترتیب سے جمع کرنے کی کوشش کی۔

دسویں صدی میں امام علی متقی ہندی نے ان احادیث کو فقہی ترتیب پر مرتب کیا۔ اور اسے کنز العمال کا نام دیا۔

گیارہویں صدی میں اور عظیم الشان کام ہوا، امام محمد بن سلیمان المغربی نے صحاح ستہ، موطا، دارمی، مسند احمد، مسند بزار مسند ابی یعلی اور طبرانی کی معاجم ثلاثہ) چودہ کتابوں کی احادیث کو سند اور مکررات کو حذف کر کے ایک ساتھ جمع کر دیا۔ جس کا نام جمع الفوائد رکھا۔ ابھی تک منظر عام پر آنے والی کتب میں یہ سب سے جامع اور مختصر مجموعہ ہے جو صرف چار جلدوں میں میسر ہے۔ یہ ہے عشق رسول، اور اسلاف کا میراث نبوت سے گہرا تعلق، اور حقیقت میں یہی وراثت نبوت ہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں:

کل العلوم سوی القرآن مشغلة
الا الحدیث وعلم الفقه فی الدین
العلم ما کان فیه قال حدثنا
وما سوی ذاک وساوس الشیاطین

یہ تو علم حدیث کے ایک شعبہ ''متون حدیث'' کی مختصر روداد ہے دو اور بڑے شعبے جن کے تحت بیسیوں فنون ہیں ان کا ذکر ابھی ہوا ہی نہیں۔

حدیث کے دو اہم فنون:

۱.....مصطلحات الحدیث ۲.....اسمائے رجال

یہ دو بھی عظیم الشان طویل الذیل موضوع ہیں جن کے تحت کئی فن ہیں۔ مصطلحات میں مصطلح حدیث پر الگ کتابیں، موضوعات پر الگ، ضعاف پر الگ، صحاح پر الگ، مراسیل پر الگ، متواتر پر الگ، احادیث قدسیہ پر الگ، آداب الطالب والمحدث پر الگ، الغرض مصطلحات حدیث کی پچاس سے زائد انواع ہیں سب پر مستقل کتابیں ہیں۔

اسماء الرجال کا فن:

اور اسمائے رجال: یہ علم تو مسلمانوں کے لئے قابل صد افتخار ہے، کفار بھی اس پر حیرت واستعجاب میں مبتلا ہیں محدثین کی محنت دیکھئے ثقات پر الگ کتابیں، ضعفاء راویوں پر الگ کتابیں، مختصرات، مطولات، ضبط اسماء پر الگ کتابیں جن شہروں کا انہوں نے سفر کیا ان پر الگ کتابیں، انکی تاریخ وفات کے لئے الگ کتابیں القاب اور وجوہ القاب پر الگ تصنیفات، یہاں ان علوم کا تعارف مقصود نہیں، اتنا بتانا ہے کہ محدثین کرام نے کیسے محنت اور جانفشانی سے کام کیا۔ نیندیں قربان کیں، وطن کو چھوڑا، بھوک پیاس، گرمی سردی برداشت کی، بعض نے اس کے لئے شادی کو بھی ترک کر دیا، تفصیل کا موقع نہیں، آپ خطیب بغدادی کی ''الرحلة فی طلب الحدیث'' اور شیخ عبدالفتاح ابوغدہ کی ''صبر العلماء علی شدائد العلم والتحصیل'' اور ''العلماء العزاب الذین اثروا العلم علی الزواج'' اور امام اہل سنہ شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کی کتاب ''شوق حدیث'' اٹھا کر دیکھیں تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ اتنی والہانہ محبت یہ رسول اللہ کا معجزہ ہے، اور امت کا عشق رسول ہے جن کو یہ فلسفہ معلوم ہو گیا تھا:

عاشقاں را درد دل بدیاری باید کشید
داغ یار وغصہ اغیاری باید کشید
دردل شبہائے کاراز اشتیاق دو دوست
آہ سر دونا مہائے زاری باید کشید

بعض کتب حدیث کے مصنفین کے حالات

''کتاب الآثار''

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ

آپ کا نام نعمان ہے، ابوحنیفہ کنیت ہے اور امام اعظم لقب ہے، والد کا نام ثابت اور دادا کا نام زوطی ہے۔
پیدائش ۸۰ھ میں ہوئی۔ ائمہ اربعہ میں امام اعظم رحمہ اللہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ تابعی ہیں، دو صحابی رسول ﷺ سے آپ کی ملاقات ثابت ہے:

۱..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ خادم رسول ﷺ متوفی ۹۳ھ

۲..... حضرت ابوطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ متوفی ۱۰۰ھ

امام صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے گھر میں حاصل کی پھر کوفہ کے مشہور عالم امام حماد رحمہ اللہ کے درس میں مکمل دو سال شریک ہوئے اور پوری توجہ سے علم فقہ حاصل کیا، اس کے ساتھ حدیث پڑھنے کا سلسلہ بھی شروع کر دیا تھا، حدیث میں امام صاحب کے مشہور اساتذہ، امام شعبی رحمہ اللہ، سلمہ بن کہیل، محارب بن دثار، ابواسحاق بن سبعی رحمہم اللہ، عون بن عبداللہ، سماک بن حرب، ابراہیم بن محمد رحمہ اللہ، عدی بن ثابت اور موسیٰ بن ابی عائشہ رحمہم اللہ ہیں۔ ۱۲۰ھ میں جب آپ کے استاذ حضرت حماد رحمہ اللہ کا انتقال ہوا تو اہل کوفہ نے استاذ کی جانشینی کے لیے تمام شاگردوں میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا انتخاب کیا اور درخواست کی کہ مسند درس کو مشرف فرمائیں۔

امام صاحب رحمہ اللہ نے ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے کچھ اصرار کے ساتھ یہ درخواست قبول فرمالی اور بڑے استقلال سے درس دینے لگے، تھوڑے ہی دنوں میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی قابلیت نے تمام اسلامی دنیا کو اپنی طرف متوجہ کر لیا اور دور دور سے طلبہ ان کی درسگاہ میں آنے لگے، اور شاگردی کا سلسلہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا۔

امام صاحب کے اوصاف کا اجمالی خاکہ:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد قاضی ابویوسف رحمہ اللہ سے ایک مرتبہ خلیفہ ہارون الرشید نے کہا کہ امام حنیفہ رحمہ اللہ کے کچھ اوصاف بیان کرو، قاضی صاحب نے امام صاحب رحمہ اللہ کے اخلاق وعادات پر ایک مختصر مگر جامع تقریر کی جو حسب ذیل ہے:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بہت بااخلاق اور پرہیزگار بزرگ تھے، اوقات درس کے علاوہ زیادہ وقت خاموش رہتے تھے، اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی گہرے غور وفکر میں مصروف ہیں، اگر کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو اس کا جواب دیدیتے تھے ورنہ خاموش رہتے، نہایت سخی اور فیاض تھے، کبھی کسی کے آگے کوئی حاجت نہیں لے گئے، اہل دنیا سے حتی الامکان بچتے تھے اور دنیوی جاہ وعزت کو حقیر سمجھتے تھے، کبھی کسی کی غیبت نہیں کرتے تھے، اگر کسی کا ذکر آتا تو بھلائی سے یاد کرتے تھے، بہت بڑے عالم اور مال کی طرح علم کے خرچ کرنے میں بھی فیاض تھے۔

تدوین فقہ حنفی:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اپنے چند مخصوص شاگردوں کا انتخاب کیا، جن میں قاضی ابویوسف، داؤد طائی، امام محمد اور امام زفر رحمہم اللہ بہت ممتاز ہیں، مسائل کے استنباط اور فقہ کی تدوین کے لیے ایک مجلس قائم فرمائی اس مجلس نے ۱۲۱ھ میں کام شروع کیا اور امام صاحب رحمہم اللہ کی وفات

۱۵۰ھ تک جاری رہا۔

امام صاحب رحمہ اللہ کی آخری عمر قید خانہ میں گزری، وہاں بھی یہ کام جاری تھا، غرض یہ کہ کم وبیش تیس سال کی مدت میں یہ عظیم الشان کام انجام کو پہنچا اور مسائل فقہ کا ایک ایسا مجموعہ تیار کرلیا گیا جس میں ''باب الطہارۃ'' سے لے کر ''باب المیراث'' تک تمام مسائل موجود تھے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی خدمتِ حدیث:

امام اعظم رحمہ اللہ کو فقہ کے مدون اول ہونے کے ساتھ ساتھ خدمت حدیث میں بھی اولیت کا مرتبہ حاصل ہے، چنانچہ ''کتاب الآثار'' اس کا شاہد عدل ہے۔ اس کتاب میں پہلی بار احادیث کو فقہی ترتیب پر مرتب کیا گیا، علم حدیث میں اس کا پایہ بہت بلند ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے چالیس ہزار احادیث میں سے اس کتاب کا انتخاب فرمایا ہے۔ **ذکره المؤفق في مناقب امام ابو حنيفه۔**

اس کتاب کے کئی نسخے ہیں، بروایت امام محمد، بروایت امام ابو یوسف، بروایت امام زفر رحمہم اللہ اور یہ کتاب ''مؤطا امام مالک'' سے زمانہ کے اعتبار سے مقدم ہے، ادھر یہ بھی ثابت ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی تالیفات سے استفادہ کیا، اس لیے یہ کتاب اپنی طرز تدوین میں مؤطا امام مالک کی اصل کی حیثیت رکھتی ہے۔

یہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ علم حدیث میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی براہ راست مرتب کردہ کتاب یہی ''کتاب الآثار'' ہے اس کے علاوہ مسند ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے نام سے جو مختلف کتابیں ملتی ہیں وہ خود امام صاحب کی تالیف نہیں ہیں، بلکہ آپ کے بعد بہت سے حضرات محدثین نے آپ کی مسندات تیار کیں، بعد میں علامہ خوارزمی رحمہ اللہ نے ان تمام مسانید کو ایک مجموعہ میں یکجا کر دیا جو جامع المسانید لامام الاعظم کے نام سے مشہور ہے اور اس وقت برصغیر پاک وہند میں جو مسند امام اعظم رحمہ اللہ درس نظامی کے نصاب میں داخل ہے۔ یہ درحقیقت امام عبداللہ حارثی کی تالیف ہے، جس کا اختصار علامہ حصکفی رحمہ اللہ نے کیا اور ملا محمد عابد سندھی رحمہ اللہ نے اس کی ابواب فقہیہ پر ترتیب دی ہے۔

وفات حسرآیات:

رجب ۱۵۰ھ میں قید خانہ کے اندر ہی خلیفہ منصور نے امام صاحب کو زہر دلوایا امام صاحب نے زہر کے اثر کو محسوس کیا اور شاگردوں کو وصیت کی کہ مجھے حیرا ن کے مقبرہ میں دفن کیا جائے، پھر سجدہ میں گر گئے اسی حالت میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تاریخ وفات ۱۵/ رجب ۱۵۰ھ ہے۔ ماخوذ از مقدمہ مسند امام اعظم/درس ترمذی

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بہت مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

نام:.......محمد، کنیت ابوعبداللہ، والد کا نام اسماعیل، دادا کا نام ابراہیم بن مغیرہ آپ کے پردادا مغیرہ حاکم بخارا امام جعفی کے ہاتھ مشرف بہ اسلام ہوئے۔

ولادت:.......۱۳ شوال ۱۹۴ھ کو جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ پیدا ہوئے۔

حالات:.......آپ بچپن میں نابینا ہو گئے تھے آپ کی والدہ ماجدہ کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بینائی عطا فرمادی، امام بخاری کو بچپن سے ہی حدیثیں یاد کرنے کا شوق تھا۔ سولہ سال کی عمر میں حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی تمام کتابوں کو یاد کرلیا۔ پھر اپنی والدہ ماجدہ اور اپنے

بھائی احمد بن اسماعیل کیساتھ حج کے لیے تشریف لے گئے۔حج کے بعد والدہ اور بھائی واپس آ گئے مگر آپ حجاز مقدس میں حدیث پڑھنے کے لیے رک گئے، پھر آپ نے مکہ، کوفہ، بصرہ، بغداد، مصر، واسط، الجزائر، شام، بلخ، ہرات اور نیشا پور وغیرہ کا سفر کیا۔

خواب اور بخاری شریف کی تصنیف:

امام بخاری رحمہ اللہ نے خواب دیکھا کہ آپ ﷺ تشریف فرما ہیں آپ کے جسد اطہر پر مکھیاں بیٹھنا چاہتی ہیں مگر امام بخاری ان مکھیوں کو اڑا دیتے ہیں اس کی تعبیر یوں ظاہر ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے صحیح بخاری لکھوائی۔آپ نے چھ لاکھ حدیثوں میں سے انتخاب کر کے سولہ برس کی محنت شاقہ کے ساتھ تصنیف فرمائی۔بخاری میں کل احادیث نو ہزار بیاسی (۹۰۸۲) ہیں۔اگر مکررات کو حذف کر دیا جائے تو دو ہزار سات سو اکسٹھ (۲۷۶۱) ہیں۔امام بخاری ہر حدیث لکھنے سے پہلے غسل فرماتے اور دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ کر لکھتے تھے، آپ کے شاگردوں کی تعداد نوے ہزار ہے۔

وفات:......باسٹھ (۶۲) برس کی عمر میں شب شنبہ عید الفطر کی رات میں عشاء کی نماز کے وقت ۲۵۶ھ میں وفات پائی اور خرتنگ نامی گاؤں میں جو سمرقند سے دس میل کے فاصلہ پر ہے وہاں مدفون ہوئے۔

ارباب چمن مجھ کو بہت یاد کریں گے
ہر شاخ پر اپنا ہی نشان چھوڑ دیا ہے

امام مسلم رحمہ اللہ کے مختصر حالات

نام:......مسلم، کنیت ابوالحسین، والد کا نام حجاج تھا اور لقب عساکر الدین ہے بنی قشیر قبیلہ کی نسبت کی وجہ سے قشیری کہلاتے تھے، نیشا پور کے رہنے والے ہیں، جو خراسان کا بہت ہی خوب صورت اور مردم خیز شہر ہے۔

ولادت:......۲۰۲ھ میں یا ۲۰۴ھ بعض نے ۲۰۶ھ کہا ہے، بارہ سال کی عمر سے احادیث کو یاد کرنا شروع کر دیا۔طلب حدیث کے لیے عراق، حجاز، شام، بصرہ اور مصر وغیرہ کا سفر کیا۔

اساتذہ:......آپ کے استاذوں میں سے امام احمد بن حنبل، یحی بن یحی نیشا پوری، قتیبہ بن سعید، اسحاق بن راہویہ، عبداللہ بن مسلمہ وغیرہ، آپ کے شاگردوں میں امام ترمذی اور ابوبکر بن خزیمہ وغیرہ شامل ہیں۔تین لاکھ احادیث امام مسلم کو ازبر یاد تھیں۔

وفات:......۵۵ سال کی عمر میں ۲۵ رجب المرجب ۲۶۱ھ کو انتقال ہوا اور نیشا پور کے محلّہ نصیر آباد میں مدفون ہوئے۔امام مسلم نے اپنی کتاب میں مکررات کے بعد ۴ ہزار احادیث جمع کی ہیں۔

لاش پر عبرت یہ کہتی ہے میر
آئے تھے دنیا میں اس دن کے لیے

امام ترمذی رحمہ اللہ کے مختصر حالات

نام و ولادت:......آپ کا نام محمد، کنیت ابوعیسیٰ، بوغ جو شہر ترمذ سے چھ کوس کے فاصلہ پر ہے وہاں ۲۰۹ھ میں ۱۷ رجب کو پیدا ہوئے۔

اساتذہ:......آپ نے امام بخاری و مسلم جیسے قابل قدر اساتذہ سے علم حدیث حاصل کیا اور علم حدیث کے حصول کے لیے ہزاروں میل

کا سفر کیا۔

وفات:......۱۷ رجب شب دوشنبہ ۲۷۹ھ کو انتقال ہوا اور ترمذ شہر میں مدفون ہوئے۔

ہر آنکہ زاد بنا چار بایدش نوشید
زجام دہر مئے کل من علیہا فان

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات

نام:......سلیمان، والد کا نام اشعث بن شداد بن عمرو ہے۔

ولادت:......۲۰۲ھ کو بصرہ میں پیدا ہوئے۔

عام زندگی:......آپ نے بھی حصول علم کے لیے دور دراز کا سفر کیا اور پھر اپنے زمانے کے یکتا محدث بن گئے۔ آپ کے اساتذہ میں ہزاروں محدثین ہیں، پھر عمر بھر آپ حدیث کا درس دیتے رہے اس لیے آپ کے شاگردوں کی تعداد بھی بے شمار ہے۔ ان کے شاگردوں میں امام ترمذی اور نسائی جیسے محدث بھی ہیں۔

بغداد کے ایک بڑے عالم سہل بن عبداللہ تستری ایک دن امام ابوداؤد کی ملاقات کے لیے آئے انہوں نے کہا: اپنی زبان باہر نکالیے انہوں نے زبان باہر نکالی تو انہوں نے ان کی زبان کو بوسہ دیا اور کہا کہ آپ اس زبان سے رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو بیان کرتے ہیں۔

وفات:......۷۳ سال کی عمر میں ۱۴ شوال ۲۷۵ھ بصرہ ہی میں انتقال ہوا۔

تعداد روایات:......امام ابوداؤد کو پانچ لاکھ احادیث یاد تھیں جن میں سے انہوں نے اپنی اس کتاب میں چار ہزار آٹھ سو احادیث کو جمع کیا۔

آہ اس آباد ویرانے میں گھبراتا ہوں میں
رخصت اے بزم جہاں! سوئے وطن جاتا ہوں میں

امام نسائی رحمہ اللہ کے حالات

نام:......احمد، آپ خراسان کے علاقہ نساء کے رہنے والے تھے اس لیے نسائی کہتے ہیں۔

ولادت:......۲۱۴ھ میں پیدا ہوئے۔

عام زندگی:......آپ نہایت عابد و زاہد آدمی تھے، صوم داؤدی یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ متعدد مرتبہ زیارت حرمین شریفین کے لیے تشریف لے گئے، امراء اور سلاطین کے درباروں سے سخت متنفر اور ایسے لوگوں کی ملاقاتوں سے ہمیشہ پرہیز کیا کرتے تھے۔

وفات:......آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مناقب بیان کئے جس پر خارجیوں نے اتنا مارا کہ اسی میں انتقال ہوگیا۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو صفاء و مروہ کے درمیان دفن کیا گیا۔ آپ کی وفات ۱۳ صفر ۳۰۳ھ میں ہوئی۔ بقول شاعر

ہزاروں منزلیں ہوں گی، ہزاروں کارواں ہوں گے
بہاریں ہم کو ڈھونڈیں گی نہ جانے ہم کہاں ہوں گے

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات

نام:......محمد، کنیت ابوعبداللہ، ربعی قزوینی نسبت ہے۔ مگر عام طور سے ابن ماجہ کے نام سے مشہور ہیں ایک قول یہ ہے کہ ماجہ ان کی والدہ کا نام ہے۔

ولادت:......آپ ایران کے شہر قزوین میں ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے۔

عام زندگی:......علم حدیث کے حصول کے لیے حجاز، عراق، شام، خراسان، بصرہ، کوفہ، بغداد، دمشق وغیرہ کا سفر کیا۔ پھر عمر بھر علم حدیث کے درس وتدریس کا مشغلہ رہا اور بلند پایہ محدثین میں شمار ہوئے۔

وفات:......۲۱ رمضان ۲۷۳ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ محمد بن علی قرمان اور ابراہیم بن دینار وراق دو بزرگوں نے آپ کو غسل دیا۔ آپ کے بھائی ابوبکر نے آپ کو قبر میں اتارا۔

تعداد روایات:......پندرہ سو ابواب میں چار ہزار روایات کو ان کی مناسبت سے بیان فرمایا ہے۔

امام دارمی رحمہ اللہ کے مختصر حالات

حقیقت میں زمانہ میں وہی خوش تقدیر
نام مرنے پہ بھی مٹتا نہیں جن کا زنہار

نام:......عبداللہ، کنیت ابومحمد، والد کا نام عبدالرحمٰن دارمی ہے۔

ولادت:......سمرقند میں ۱۸۱ھ میں پیدا ہوئے۔ قبیلہ بنی تمیم میں ایک خاندان دارم بن مالک بن حنظلہ کی طرف نسبت کی وجہ سے دارمی کہلاتے ہیں۔

وفات:......۲۵۵ھ میں چوہتر سال کی عمر میں ہوئی۔ ماخوذ از بستان المحدثین لشاہ عبدالعزیز: ۱۷۰ وروضۃ الصالحین

امام مالک بن انس رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات

آپ کا نام مالک بن انس بن مالک بن ابوعامر بن عامر بن الحارث بن غیمان بن خثیل ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ ۹۳ھ میں پیدا ہوئے چنانچہ یحیی بن بکیر نے جو امام مالک کے بڑے شاگردوں میں سے ہیں یہی بیان کیا ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ شکم مادر میں معمول سے زیادہ رہے اس مدت کو بعض نے دو سال بیان کیا اور بعض نے تین سال۔

آپ کی وفات ۱۷۹ھ میں ہوئی۔

حدیث میں آپ کی مایہ ناز کتاب "موطا" کو تقریباً ایک ہزار آدمیوں نے آپ سے سنا اور حدیث میں آپ سے سند لی ہے آپ کے وصال کے بعد اس کتاب کو دنیائے اسلام میں بے پناہ مقبولیت حاصل ہوئی اور اہل اسلام اس سے فیضیاب ہوئے اور ہو رہے ہیں۔

ماخوذ از بستان المحدثین، ومقدمۃ مظاہر حق جدید

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کے حالات

نام:......عبدالرحمٰن، لقب جلال الدین سیوطی
ولادت:......یکم رجب ۸۴۹ھ

عام حالات

آٹھ سال سے کم عمر میں حفظ قرآن سے فارغ ہوکر، عمدہ منہاج، اصول الفیۃ ابن مالک وغیرہ کتابیں حفظ یاد کیں۔ پھر مختلف شیوخ سے علوم وفنون کی تکمیل کے بعد ۸۷۱ھ میں افتاء کا کام شروع کیا۔ ۸۷۲ھ سے املاء حدیث میں مشغول ہوگئے۔

آپ اپنے زمانے میں علم حدیث کے سب سے بڑے عالم تھے۔ آپ نے خود فرمایا کہ "مجھے دولاکھ احادیث یاد ہیں اور اگر مجھے اس سے زیادہ ملتیں تو ان کو بھی یاد کرتا شاید اس وقت اس سے زیادہ نہ مل سکیں۔"

استغناء، بے نیازی:......دنیوی مال ودولت کی طرف سے آپ کی طبیعت میں اس قدر استغناء تھا کہ امراء واغنیاء آپ کی زیارت کو آتے اور تحفے تحائف، ہدایا واموال پیش کرتے مگر آپ کسی کا ہدیہ قبول نہ کرتے۔

حالی دل انسان میں ہے گم دولت کونین
شرمندہ کیوں غیر کے احسان وعطاء سے

تصانیف:......علامہ سیوطی رحمہ اللہ کثیر التالیف علماء میں سے تھے۔ امت کے لیے اپنی تصنیفات کا گرانقدر مجموعہ چھوڑا ہے۔ جن کی فہرست، حسن المحاضرہ، تالیف سیوطی میں دیکھی جاسکتی ہے۔

حدیث میں آپ کی تصنیف:......الجامع الکبیر، جامع صغیر، زوائد الجامع، حدیث کی بہت جامع کتاب ہیں۔ جن پر مزید اضافہ، علامہ علی متقی رحمہ اللہ کی کنز العمال ہے۔ جنکی تفصیلات آئندہ صفحات میں مذکور ہوں گی۔

وفات:......علامہ سیوطی رحمہ اللہ ہاتھ کے ورم میں مبتلاء ہوکر آخر شب جمعہ ۱۹ جمادی الاولی ۹۱۱ھ میں روح قفص عنصری سے پرواز کرکے اشیانہ قدس میں پہنچ گئی۔ بستان المحدثین، شذرات الذھب

حدیث کی بعض اصطلاحات اور ان کی تعریفات

صحابی:......الصحابی من لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مؤمنا بہ ومات علی الاسلام. معرفۃ الصحابہ ۱/۵۹
صحابی اس خوش نصیب انسان کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں نبی کریم ﷺ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ہو اور ایمان کی حالت میں اس کا انتقال ہوا ہو۔

تابعی:......من لقی الصحابی من الثقلین مؤمنا بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ومات علی الاسلام. الکشاف ۱/۳۶۲
تابعی اس خوش نصیب شخص کو کہتے ہیں جس کو بحالت ایمان کسی صحابی سے شرف ملاقات حاصل ہوا ہو اور ایمان ہی پر خاتمہ ہوا ہو۔

تبع تابعی:......تبع تابعی ان حضرات کو کہتے ہیں کہ جنہوں نے بحالت ایمان کسی تابعی سے ملاقات کی ہو اور ایمان ہی پر فوت ہوئے ہوں۔
حدیث باعتبار الفاظ کے دو چیزوں پر مشتمل ہوتی ہے: سند یا اسناد اور متن

سند یا اسناد:......الطریق الموصولة الی المتن.
متن حدیث کے اس سلسلہ روایت یعنی نبی کریم ﷺ سے لے کر صاحب کتاب تک حدیث کو روایت کرنے والوں کے سلسلہ کو سند یا اسناد کہتے ہیں۔

متن:......هو الفاظ الحدیث التی تتقوم بها المعانی. ظفر الامانی ۲۳
حدیث کے ان الفاظ کو متن کہتے ہیں جو نبی کریم ﷺ سے اب تک بجنسہ نقل ہوتے چلے آئے ہوں۔ مثلاً
حدثنا ابو الیمان قال: أخبرنا شعیب قال: حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: "والذی نفسی بیده لایؤمن أحدکم حتی أکون أحب الیه من والده وولده والناس اجمعین"
اس حدیث میں "حدثنا" سے "ابی ہریرۃ" تک اسناد اور اس کے بعد سے آخر تک متن ہے۔
بلحاظ اسناد حدیث کی تین قسمیں ہیں:

مرفوع:......ماأضیف الی النبی صلی الله علیه وسلم من قول أو فعل أو تقریر.
جس حدیث کی روایت کا سلسلہ نبی کریم ﷺ تک پہنچتا ہے اسے حدیث مرفوع کہتے ہیں۔
جیسے کہا جائے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نبی کریم ﷺ نے یہ کام کیا، نبی کریم ﷺ نے اس قول وفعل پر تقریر فرمائی، یعنی سکوت فرمایا۔ یا یہ کہا جائے کہ یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے مرفوعا ثابت ہے۔ یا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس حدیث کو مرفوع کہا، تو اس حدیث کو جس کی سند نبی کریم ﷺ پر جا کر ختم ہوتی ہو، حدیث مرفوع کہا جائے گا۔

موقوف:......مایروی عن الصحابة رضی الله عنهم من أقوالهم أو أفعالهم أو تقریراتهم
جس حدیث کی روایت کا سلسلہ صحابی پر پہنچ کر ختم ہو جاتا ہے حدیث موقوف کہتے ہیں۔ مثلاً
اس طرح کہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس طرح کہا، یا ایسے ہی کہا جائے کہ یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما پر موقوف ہے۔

مقطوع:......ماجاء عن التابعین موقوفا علیهم من أقوالهم أو أفعالهم أو تقریراتهم
جس حدیث کی سند تابعی تک پہنچ کر ختم ہو جائے اسے حدیث مقطوع کہتے ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک "موقوف اور مقطوع" کو اثر بھی کہتے ہیں، یعنی اس طرح "حدیث" کا اطلاق تو صرف نبی کریم ﷺ کے اقوال، افعال، اور تقریر پر ہوگا اور صحابی وتابعی کے اقوال، افعال اور تقریر کو "اثر" کہا جائے گا۔

روایت کے اعتبار سے حدیث کی پانچ قسمیں ہیں:
۱......متصل ۲......منقطع ۳......معضل ۴......معلق ۵......مرسل

حدیث متصل:......هو الحدیث الذی لم یسقط من سنده راوٍ من الرواة. توجیه النظر ۲/۵۵۳
اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کے راوی شروع سے آخر تک پورے ہوں اور درمیان میں سے کوئی راوی چھوٹ نہ گیا ہو۔

حدیث منقطع:......مالم یتصل اسناده بأی وجه کان سواء کان المتروک واحدا أو أکثر وسواء کان السقوط فی موضع واحد أو أکثر.
اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی اسناد سے دو یا دو سے زائد راوی ایک ہی مقام سے بتصرف یا بلاتصرف مصنف ساقط ہوں۔

حدیث معلق:......ماحذف من مبدأ اسناده واحدأو أکثر
وہ حدیث ہے جس کی اوائل سند سے بتصرف مصنف ایک یا متعدد راوی ساقط ہوں۔

حدیث مرسل:......اس حدیث کو کہیں گے جس کی اخیر سند سے تابعی کے بعد کوئی راوی ساقط ہو۔

جیسے کوئی تابعی حدیث روایت کرتے ہوئے کہے کہ قال رسول اللہ ﷺ۔

مرتبہ اور درجہ کے اعتبار سے حدیث کی تین قسمیں ہیں:

۱......صحیح: جو اعلیٰ مرتبہ کی حدیث ہوتی ہے۔

۲......حسن: جو اوسط مرتبہ کی ہوتی ہے۔

۳......ضعیف: جو ادنیٰ درجہ کی ہوتی ہے۔

حدیث صحیح:......هو الحديث الذى يكون متصل الاسناد من أوله الى منتهاه بنقل العدل الضابط عن مثله و لا يكون فيه شذوذ و لا علة. توجيه النظر

وہ حدیث ہے جس کے تمام راوی مصنف کتاب سے لے کر آنحضرت ﷺ تک سب کے سب صاحب عدالت اور صاحب ضبط ہوں نیز حدیث کی روایت کے وقت مسلمان عاقل بالغ ہوں۔

صاحب عدالت کا مطلب یہ ہے کہ وہ صاحب تقویٰ اور تقدس ہو جھوٹ نہ بولتا ہو گناہ کبیرہ کا مرتکب نہ ہو اور اگر بتقاضائے بشریت کبھی گناہ کبیرہ صادر ہو گیا پھر اس سے توبہ کر لی ہو۔ گناہ صغیرہ سے حتی الامکان اجتناب کرتا ہو اور ان پر دوام نہ کرتا ہو۔ اسباب فسق و فجور سے پرہیز کرتا ہو۔ صاحب مروت ہو یعنی ایسے کام نہ کرتا ہو جو اسلامی معاشرہ میں معیوب سمجھے جاتے ہوں مثلاً بازار میں ننگے سر گھومنا۔ سر راہ سب کے سامنے بیٹھ کر پیشاب کرنا راستہ چلتے ہوئے باہر سر بازار کھڑے ہو کر کھانا پینا وغیرہ۔

صاحب ضبط کا معنی یہ ہیں کہ وہ نہایت ہوشیار اور سمجھدار ہو قوی حافظہ رکھتا ہوتا کہ حدیث کے الفاظ پختہ یاد رکھ سکے اور روایت حدیث کے وقت کسی قسم کی بھول چوک اور شک وشبہ کی گنجائش نہ رہ سکے۔

مصنف کتاب سے لے کر آنحضرت ﷺ تک جتنے راوی ہیں اگر ان صفات وخصوصیات کے معیار پر پورے اترتے ہوں تو ان کی روایت کردہ حدیث ''صحیح'' کہلائے گی۔

اب اگر یہ تمام صفتیں راوی میں پوری پوری پائی جائیں گی تو اس کی روایت کردہ حدیث کو ''صحیح لذاتہ'' کہیں گے۔

لیکن راوی میں اگر ان صفات میں سے کسی شق سے کوئی کمی یا قصور ہو اور وہ کمی اور قصور کثرت طرق سے پوری ہو جاتی ہو تو اس کی روایت کردہ حدیث کو ''صحیح لغیرہ'' کہیں گے۔

حدیث حسن:......مصنف کتاب سے لے کر آنحضرت ﷺ تک رواۃ میں سے کسی ایک راوی میں مذکورہ بالا صفات میں سے کسی میں کوئی کمی یا قصور ہو اور وہ کثرت طرق سے پوری بھی نہ ہو تو اس کی روایت کردہ حدیث کو ''حدیث حسن'' کہا جاتا ہے۔

حدیث ضعیف:......هو مالم يجمع صفات الحديث الصحيح و لا صفات الحديث الحسن.

حدیث صحیح اور حدیث حسن کی مذکورہ بالا شرائط میں سے ایک یا زیادہ شرائط اگر راوی میں مفقود ہوں مثلاً حدیث کا راوی صاحب عدالت نہیں ہے یا صاحب ضبط نہیں ہے تو اس کی روایت کردہ حدیث ضعیف کہلائے گی۔

بایں حیثیت کہ ہم تک پہنچی، حدیث کی چار قسمیں ہیں:

۱......متواتر ۲......مشہور ۳......عزیز ۴......غریب

متواتر:......هو خبر عن محسوس أخبر به جماعة بلغوا فى الكثرة مبلغا تحيل العادة تواطؤهم على الكذب فيه.

توجيه النظر ۱/۱۰۸

وہ حدیث ہے جس کو ابتداء سے انتہاء تک یکساں بلاتعین عدد اسانید کثیرہ سے اتنے راویوں نے روایت کیا ہو کہ جن کا جھوٹ پر متفق ہونا یا ان سے اتفاقیہ بھی جھوٹ کا صادر ہونا عقلاً محال ہو۔

مشہور:......هو خبر جماعه لم يبلغوا فى الكثرة مبلغا يمنع تواطؤهم على الكذب فيه. توجيه النظر ۱/۱۱۱

یعنی جو خبر متواتر کی طرح نہ ہو یا وہ حدیث غیر متواتر جس کے راوی ہر طبقہ میں کم از کم تین یا تین سے زیادہ ہوں، بعض محدثین کے نزدیک ''مشہور'' کو ''مستفیض'' بھی کہتے ہیں۔

عزیز:......مایرویه اثنان عن اثنین فی کل طبقة.
وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر طبقہ میں کم از کم دو ضرور ہوں۔

غریب:......مایتفرد بروایته شخص واحد فی أی طبقة کان.
وہ حدیث ہے جس کی اسناد میں کسی جگہ صرف ایک ہی راوی ہو جس کا کوئی شریک نہ ہو، غریب کو ''فرد'' بھی کہتے ہیں۔
باعتبار اختلاف رواۃ کے حدیث کی چار قسمیں ہیں:

شاذ:......ماروٰه الثقة أو الصدوق مخالفا من هو أرجح منه لمزید ضبط أو کثرة عدد أو مرجح سواهما.
وہ حدیث ہے جس کا راوی تو ثقہ ہو مگر وہ کسی ایسے ثقہ راوی کی حدیث کے خلاف ہو، جو ضبط وغیرہ وجوہ ترجیح میں اس سے بڑھا ہوا ہو۔

محفوظ:......وہ حدیث ہے جس کا راوی اوثق ہو مگر وہ ایسے راوی کی حدیث کے خلاف ہو جو ضبط وغیرہ وجوہ ترجیح میں اس سے کم تر ہو۔ یعنی شاذ کے مقابل حدیث کو ''محفوظ'' کہتے ہیں۔

منکر: مایرویه غیر الثقة مخالفا لمن هو أرجح منه توجیه النظر ۱/۵۱۵
وہ حدیث ہے جس کا راوی ضعیف ہو اور وہ ایسے راوی کی حدیث کے خلاف ہو جو قوی راوی ہو یعنی منکر کے مقابل حدیث کو معروف کہتے ہیں۔

معروف:......ماروٰه المقبول مخالفا للضعیف (قواعد علوم الحدیث صـ ۴۲)
وہ حدیث ہے جس کا راوی قوی ہو اور وہ ایسے راوی کی حدیث کے خلاف ہو جو ضعیف ہے۔

مضطرب: وہ حدیث ہے جس کی سند یا متن میں ایسا اختلاف واقع ہو کہ اس میں ترجیح یا تطبیق نہ ہو سکے۔

مقلوب:......وہ حدیث ہے جس میں بھول سے متن یا سند کے اعتبار سے تقدیم وتاخیر واقع ہو گئی ہو یعنی لفظ مقدم کو موخر اور موخر کو مقدم کیا گیا ہو یا بھول کر ایک راوی کی جگہ دوسرا راوی ذکر کیا گیا ہو۔

اصطلاحات حدیث کا یہ اجمالی تعارف ہے۔ یوں تو حدیث کی اصطلاحات بہت زیادہ ہیں، جو حدیث کی مختلف تقسیم پر مبنی ہیں لیکن ان سب کا یہاں ذکر کرنا طوالت کا باعث ہوگا اور دوسرے یہ کہ صرف ان ہی اصطلاحات پر اکتفا کر لیا جائے تو اس کتاب کے سمجھنے اور حدیث کی حقیقت کو جاننے کے لیے کافی ہوگا نیز دوسری تمام اصطلاحات کا سمجھنا بھی عوام کے لیے بہت مشکل ہوگا اس لیے ان ہی اصطلاحات کی تعریفات پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

صحاح ستہ:......فن حدیث کی وہ چھ کتابیں جو باعتبار نقل حدیث کے اعلیٰ درجہ کی ہیں اور جن کی نقل کردہ احادیث محدثین کی تحقیق اور نقد ونظر کی کسوٹی پر سب سے اعلیٰ اور صحیح مرتبہ کی ثابت ہوئی ہیں ''صحاح ستہ'' کہلاتی ہیں: بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، ابوداؤد شریف، نسائی شریف اور ابن ماجہ شریف صحاح ستہ میں شامل ہیں۔

بعض حضرات بجائے ابن ماجہ شریف کے مؤطا امام مالک رحمہ اللہ کو صحاح ستہ میں شمار کرتے ہیں، بخاری اور مسلم کے علاوہ صحاح ستہ کی دیگر کتب میں صحیح، حسن، ضعیف تینوں درجے کی احادیث ہیں جن کی تشریح وتوضیح ہر ایک صاحب کتاب نے اپنی اپنی جگہ کر دی۔

جامع: حدیث کی وہ کتاب جس میں تفسیر، عقائد، آداب، احکام، مناقب، سیر، فتن، علامات قیامت وغیرہ ہر قسم کے مسائل کی احادیث مندرج ہوں۔ جیسے بخاری، ترمذی،

سنن: وہ کتاب جس میں احکام کی احادیث فقہی ابواب کی ترتیب کے موافق بیان ہوں، جیسے سنن ابی داود، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ

مسند:......وہ کتاب ہے جس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی ترتیب رتبی یا ترتیب حروف ہجاء یا تقدم وتاخر اسلامی کے لحاظ سے احادیث مذکور

ہوں۔ جیسے مسند احمد، مسند دارمی

معجم:......وہ کتاب ہے جس کے اندر وضع احادیث میں ترتیب اساتذہ کا لحاظ رکھا گیا ہو۔ جیسے معجم طبرانی۔

جزء:......وہ کتاب ہے جس میں صرف ایک مسئلہ کی احادیث یکجا جمع ہوں، جیسے جزء القراءۃ وجزء رفع الیدین للبخاری رحمہ اللہ تعالیٰ وجزء القرأۃ للبیہقی

مفرد:......وہ کتاب ہے جس میں صرف ایک شخص کی کل مرویات ذکر ہوں۔

غریب:......وہ کتاب ہے جس میں ایک محدث کے متفردات جو کسی شیخ سے ہیں، وہ ذکر ہوں۔ عجالہ نافعہ ص: ۱۴ عرف الشذی

مستخرج:......وہ کتاب جس میں دوسری کتاب کی حدیثوں کی زائد سندوں کا استخراج کیا گیا ہو، جیسے مستخرج ابوعوانہ۔

مستدرک:......وہ کتاب ہے جس میں دوسری کتاب کی شرط کے موافق اس کی رہی ہوئی حدیثوں کو پورا کر دیا گیا ہو، جیسے مستدرک حاکم۔

الحطہ فی ذکر الصحاح الستة

دوسری تقسیم:......کتب حدیث کی مقبول وغیر مقبول ہونے کے اعتبار سے پانچ قسمیں ہیں:

پہلی قسم:......وہ کتابیں ہیں جن میں سب حدیثیں صحیح ہیں، جیسے مؤطا امام مالک، صحیح بخاری، صحیح مسلم، صحیح ابن حبان، صحیح حاکم، مختارہ ضیاء مقدسی، صحیح ابن خزیمۃ، صحیح ابن عوانہ، صحیح ابن سکن، منتقی ابن جارود۔

دوسری قسم:......وہ کتابیں ہیں جن میں احادیث، صحیح وحسن وضعیف ہر طرح کی ہیں مگر سب قابل احتجاج ہیں، کیونکہ ان میں جو حدیثیں ضعیف ہیں وہ بھی مرتبہ میں حسن کے قریب ہیں، جیسے سنن ابوداؤد، جامع ترمذی، سنن نسائی، مسند احمد۔

تیسری قسم:......وہ کتابیں ہیں جن میں حسن، صالح، منکر ہر نوع کی حدیثیں ہیں، جیسے:

۱......سنن ابن ماجہ
۲......مسند طیالسی
۳......زیادات ابن احمد بن حنبل
۴......مسند عبدالرزاق
۵......مسند سعید بن منصور
۶......مصنف ابی بکر بن ابی شیبہ
۷......مسند ابویعلی موصلی
۸......مسند بزار
۹......مسند ابن جریر
۱۰......تہذیب ابن جریر
۱۱......تفسیر ابن جریر
۱۲......تاریخ ابن مردویہ
۱۳......تفسیر ابن مردویہ
۱۴......طبرانی کی معجم کبیر
۱۵......معجم صغیر
۱۶......معجم اوسط
۱۷......سنن دارقطنی
۱۸......غرائب دارقطنی
۱۹......حلیہ ابی نعیم
۲۰......سنن بیہقی
۲۱......شعب الایمان بیہقی

چوتھی قسم:......وہ کتابیں ہیں جن میں سب حدیثیں ضعیف ہیں الا ماشاء اللہ۔ جیسے نوادر الاصول حکیم ترمذی، تاریخ الخلفاء، تاریخ ابن نجار، مسند الفردوس دیلمی، کتاب الضعفاء عقیلی، کامل ابن عدی، تاریخ خطیب بغدادی، تاریخ ابن عساکر

پانچویں قسم:......وہ کتابیں ہیں جن سے موضوع حدیث معلوم ہوتی ہیں جیسے موضوعات ابن جوزی، موضوعات شیخ محمد طاہر نہروانی وغیرہ۔

رسالہ فی مایجب حفظہ للناظر مولفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دھلوی رحمہ اللہ

شیخین:......حضرات صحابہ کرام میں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کو اور محدثین کے نزدیک امام بخاری اور امام مسلم اور فقہاء کے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کو شیخین کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ تدریب الراوی حاشیہ: ۹۹، ۱۰۰

متفق علیہ:......محدثین کی اصطلاح میں متفق علیہ کا مطلب جس حدیث پر امام بخاری اور امام مسلم متن اور سند دونوں میں متفق ہوں یا بعض کے نزدیک دونوں ایک ہی صحابہ سے روایت کریں۔سبل السلام: ۱/۱۶

حفظ حدیث میں مسابقت

جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ صحابہ کرام نے احادیث کو حفظ یاد کرنے کا بہت اہتمام فرمایا ہے اور متعدد صحابہ کرام نے احادیث کا مجموعہ تیار کر لیا تھا بعد کے زمانہ میں بھی حفظ حدیث کا سلسلہ جاری رہا چنانچہ یہاں ایسے لوگوں کی ایک مختصر فہرست لکھی جاتی ہے، تاکہ بعد میں آنے والے ان کی اقتداء کریں۔

صحابہ کے علاوہ احادیث کو حفظ کرنے والے حضرات کے اسمائے گرامی

اس امت کے جن افراد نے رسول اللہ ﷺ کے عشق ومحبت میں احادیث کو حفظ کیا اس کی مثالیں ایک دو نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں تھی ان میں سے چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

۱......سلیمان بن مہران الاعمش المتوفی ۱۴۸ھ ان سے چار ہزار احادیث مروی ہیں اور وہ سب زبانی بیان کرتے تھے۔

تاریخ خطیب بغدادی: ۹/۵

۲......امام محمد بن سلام المتوفی ۲۲۷ھ ان کو پانچ ہزار احادیث یاد تھیں، محدث عجلی فرماتے ہیں کہ ان کو سات ہزار احادیث یاد تھیں۔

تہذیب التہذیب: ۹/۲۲۲

۳......امام عبدالرحمٰن بن مہدی ان کو دس ہزار احادیث یاد تھیں۔تذکرۃ الحفاظ: ۱/۲۴۳

۴......امام ابوحاتم کو بھی دس ہزار احادیث یاد تھیں۔تہذیب التہذیب: ۴/۸۴

۵......امام محمد بن عیسیٰ بن نجیح المتوفی ۲۲۴ھ کو چالیس ہزار حدیثیں یاد تھیں۔تذکرۃ الحفاظ: ۳۵۵

۶......محدث محمد بن موسیٰ المتوفی ۳۲۱ھ کو ایک لاکھ احادیث یاد تھیں۔تہذیب التہذیب: ۹/۲۹۴

۷......امام عبدان رحمہ اللہ المتوفی ۳۰۶ھ کو بھی ایک لاکھ حدیثیں یاد تھیں۔میزان الاعتدال: ۳/۱۴۱۰

۸......امام بخاری ۲۵۶ھ کو تین لاکھ حدیثیں یاد تھیں، جن میں سے ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح۔(تذکرۃ الحفاظ: ۲/۲۳۳

۹......امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کو دس لاکھ احادیث یاد تھیں۔(تذکرۃ الحفاظ: ۲/۲۳ ۱

۱۰......امام مسلم کو تین لاکھ احادیث یاد تھیں۔تاریخ خطیب بغدادی: ۴/۴۱۹

حفاظ محدثین کی لاکھوں مثالیں ہیں طوالت کے خوف سے چند پر اکتفاء کیا گیا ہے:

اپنا کیا حال ہے اسلاف کی حالت کیا تھی
اپنی توقیر ہے کیا ان کی وجاہت کیا تھی

قریب کے زمانے میں احادیث کو یاد کرنے والے چند حضرات کے اسماء گرامی

قریب کے زمانے میں بھی بہت سے لوگوں نے احادیث کو یاد کیا ان میں سے چند کے اسماء گرامی یہ ہیں:

۱......مولانا شیخ فتح محمد تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کو چار ہزار احادیث یاد تھیں، اور وہ اورنگزیب عالمگیر المتوفی ۱۱۱۸ھ کے بارے میں فرماتے ہیں

کہ ان کو بارہ ہزار احادیث یاد تھیں۔ رسالة الانفاء: ص ۱۷ بابت ماہ رمضان ۱۳۵۶ھ

۲......مجددالف ثانی کے پوتے شیخ محمد فرخ کو ستر ہزار احادیث متن اور سند کے ساتھ یاد تھیں۔ نظام تعلیم وتربیت: ص ۱۲۳

۳......شیخ حسین بن محسن القاری کو بخاری شریف کی مشہور شرح، فتح الباری کی چودہ جلدیں حفظ یاد تھیں۔

رسالہ الرحیم بابت ماہ جولائی ۱۹۶۵ء

۴......مولانا داؤد کشمیری متوفی ۱۰۹۷ھ ان کو مشکوٰۃ زبانی یاد تھی اس وجہ سے علماء وقت ان کو مشکاتی کہا کرتے تھے۔ نزھة الخواطر

۵......گجرات کے ایک آدمی جن کا نام محدث تاج الدین تھا ان کو بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، صحاح ستہ زبانی یاد تھیں۔

نزھة الخواطر: ۲۱۸/۴

۶......حضرت حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے بارے میں مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک والے فرماتے ہیں کہ ان کو بخاری شریف حفظ یاد تھی۔ حقائق السنن

گہر جو دل میں نہاں ہیں خدا ہی دے تو ملیں
اسی کے پاس ہے مفتاح اس خزانے کی

یہ چند پر ہی اکتفاء کر دیا ہے حالانکہ اس کی مثالیں بہت زیادہ ہیں۔

حفظ حدیث میں عورتوں کا کارنامہ

دین کا علم حاصل کرنا اس کی تبلیغ واشاعت میں مردوں کی طرح عورتوں کا بھی حصہ رہا ہے، صحابہ کرام کی طرح صحابیات نے بھی اس میدان میں حصہ لیا ہے، چنانچہ مردوں کی طرح عورتوں میں بھی ایک دو نہیں ہزاروں عورتیں ہیں جنہوں نے احادیث کو حفظ یاد کیا۔

امام ذہبی رحمہ اللہ نے تذکرۃ الحفاظ میں حافظات حدیث کے نام لکھے ہیں:

۱......حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما

۲......ام المؤمنین حضرت جویریہ بنت حارث مصطلقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۳......ام المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما

۴......ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رملہ بنت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۵......ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش اسدیہ رضی اللہ عنہا

۶......حضرت زینب بنت ابوسلمہ مخزومیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۷......حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ رضی اللہ عنہا

۸......حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۹......حضرت ام عطیہ نسبیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۱۰......ام المؤمنین حضرت ام سلمہ ہند مخزومیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۱۱......حضرت ام حرام بنت ملحان انصاری رضی اللہ عنہا

۱۲......ان کی بہن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۱۳......حضرت ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں پردہ لٹکا ہوا رہتا تھا جس کے پیچھے سے وہ حدیث بیان فرماتی رہتی تھیں۔

قاہرہ کی مشہور محدثہ نفیسہ حدیث کا درس دیتی تھیں جن کے درس سے امام شافعی رحمہ اللہ نے بھی فائدہ اٹھایا۔

بخاری کے مشہور نسخوں میں سے ایک نسخہ احمد کی بیٹی کریمہ کا ہے جو اپنے وقت کی استاذ حدیث تھیں۔

چھٹی صدی کے مشہور محدث علی بن عساکر کے اساتذہ میں سے زیادہ مقدار خواتین اساتذہ کی ہے، علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ام احمد زینب چوراسی سال کی عمر تک احادیث پڑھاتی رہیں۔ نیز فرماتے ہیں:

"وازدحم علیها الطلبة." ان کے یہاں طلبہ کا اژدھام رہتا تھا۔

نیز ام عبداللہ زینب کمال الدین کے بارے میں لکھا ہے:

وتکاثروا علیها وتفردت وروت کبارا رحمها الله.

ان کے یہاں طلبہ کی بڑی تعداد آتی تھی وہ بہت سی احادیث روایت کرنے میں منفرد تھیں انہوں نے حدیث کی بڑی بڑی کتابوں کا درس دیا۔

احادیث کو صحیح وضعیف قرار دینے کے بارے میں ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ احادیث صحیحہ صرف صحیح بخاری یا صحیح مسلم میں منحصر ہیں، نیز بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ جو حدیث صحیحین میں نہ ہو وہ لازماً کمزور ہوگی اور وہ کسی حال میں بھی صحیحین کا معارضہ نہیں کر سکتی، حالانکہ یہ خیال بالکل غلط ہے، کیونکہ کسی حدیث کی صحت کا اعتبار اس کے بخاری یا مسلم میں ہونے پر نہیں بلکہ اس کی اپنی سند پر ہے، خود امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنی کتاب میں احادیث صحیحہ کا استیعاب نہیں کیا، لہٰذا یہ عین ممکن ہے کہ کوئی حدیث صحیحین میں نہ ہو اور اس کے باوجود اس کا رتبہ سند کے اعتبار سے صحیحین کی بعض احادیث سے بھی بلند ہو، مثلاً مولانا عبدالرشید نعمانی نے "ماتمس الیہ الحاجۃ" میں ابن ماجہ کی بعض ایسی روایات نقل کی ہیں جن کے بارے میں محدثین کا فیصلہ یہ ہے کہ ان کی سند بخاری کی سند سے بھی افضل ہے۔ لہٰذا صحیحین کو جو "اصح الکتب بعد کتاب اللہ" کہا جاتا ہے وہ مجموعی اعتبار سے نہ کہ ہر حدیث کے اعتبار سے، اس مسئلہ کی مزید تفصیل کے لیے حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ کی "انهاء السکن الی من یطالع اعلاء السنن" قابل دید ہے۔

حدیث کو صحیح کہنے کا مطلب

حافظ ابن صلاح رحمہ اللہ نے مقدمہ میں لکھا ہے کہ جب ہم کسی حدیث کو صحیح قرار دیتے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ نفس الامر میں بھی یقیناً صحیح ہو بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس میں صحیح کی وہ فنی شرائط موجود ہیں جو محدثین نے صحیح کے لیے مقرر کی ہیں، لہٰذا ظن غالب یہ ہوتا ہے کہ وہ نفس الامر میں بھی صحیح ہوگی، اس لیے کہ نفس الامر کی صحت کا یقین تواتر کے بغیر نہیں ہوتا، لہٰذا صحیح میں بھی یہ احتمال موجود ہے کہ نفس الامری طور پر کوئی غلطی رہ گئی ہو، کیونکہ خطاء ونسیان ثقہ سے بھی ممکن ہے اور اس کا امکان ہے کہ کسی راوی سے کوئی وہم ہوا ہو، البتہ اس احتمال پر عمل اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ اس احتمال کا ثبوت دوسرے قرائن ودلائل قویہ سے نہ ہو جائے، لہٰذا اگر دوسرے دلائل قویہ اس بات پر دلالت کرتے ہوں کہ اس حدیث صحیح پر کسی راوی کو وہم ہوا ہے تو اس حدیث کو ترک کیا جا سکتا ہے، مثلاً یہ کہ زیادہ صحیح احادیث اس کے معارض ہوں یا وہ حدیث قرآن کریم کی کسی واضح آیت کے خلاف ہو، اسی طرح جب ہم یہ کہتے ہیں کہ فلاں حدیث ضعیف ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ نفس الامر میں بھی واقعۃً جھوٹی ہے، بلکہ مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس میں صحیح یا حسن کی فنی شرائط نہیں پائی جاتی جن کی وجہ سے وہ اتنی قابل اعتماد نہیں ہے کہ اس پر کسی شرعی مسئلہ کی بنیاد رکھی جا سکے، ورنہ یہ احتمال موجود ہے کہ ضعیف راوی نے بالکل سچی بات نقل کی ہو، اس لیے کہ ضعیف راوی ہمیشہ غلطی نہیں کرتا لیکن اس احتمال پر عمل اس وقت تک جائز نہیں جب تک دوسرے دلائل قویہ اس کو ثابت نہ کر دیں اب بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کسی مجتہد کے پاس ایسے دلائل قویہ موجود ہوتے ہیں جن کی بناء پر وہ اس ضعیف احتمال کو راجح قرار دے کر کسی حدیث صحیح کو ترک کر دیتا ہے، یا حدیث

ضعیف کواختیار کرتا ہے تو اس صورت میں اس کو حدیث صحیح کا تارک یا حدیث ضعیف پر عامل نہیں کہا جا سکتا یہ بات ایک مثال سے واضح ہوگی:

امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''کتاب العلل'' میں لکھا ہے کہ میری کتاب میں دو حدیثیں ایسی ہیں کہ جن پر کسی فقیہ کا عمل نہیں ہے، ایک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت:

قال جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم بين الظهر والعصر وبين المغرب والعشاء بالمدينة من غير خوف ولامطر. ترمذی: ۱/۴۷ باب ماجاء فی الجمع بین الصلوتین

حالانکہ سند کے اعتبار سے یہ حدیث قابل استدلال ہے، دوسری حدیث امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ہے:

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من شرب الخمر فاجلدوه فان عادفی الرابعة فاقتلوه.

ترمذی: ۱/۲۰۹ ابواب الحدود باب ماجاء من شرب الخمر فاجلدوہ فان عاد فی الرابعة فاقتلوه

حالانکہ یہ حدیث بھی قابل استدلال ہے ان دنوں حدیثوں کے ظاہر کو باجماع امت ترک کر دیا گیا ہے، کیونکہ دوسرے دلائل قویہ ان کے خلاف موجود تھے، لیکن ان حدیثوں کے ترک کرنے کی وجہ سے کسی کو بھی تارک سنت نہیں کہا گیا۔

اسی طرح امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''ابواب النکاح باب ماجاء فی الزوجین المشرکین یسلم احدھما'' میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت نقل کی ہے:

ردالنبی صلى الله عليه وسلم ابنته زينب رضی الله تعالٰی عنها على ابی العاص بن الربيع بعد ست سنين بالنكاح الاول ولم يحدث نكاحا.

اس حدیث کا صریح تقاضا یہ ہے کہ اگر زوجہ مشرکہ کے اسلام لانے کے چھ سال بعد بھی اس کا پرانا شوہر مسلمان ہو جائے تو نکاح جدید کی ضرورت نہیں، حالانکہ اس پر کسی فقیہ کا عمل نہیں، چنانچہ امام ترمذی رحمہ اللہ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ:

هذا الحديث ليس باسناده بأس ولكن لا نعرف وجه الحديث ولعله قد جاء هذا من قبل داؤد بن الحصين من قبل حفظه.

یہاں پر امام ترمذی رحمہ اللہ نے ایک حدیث صحیح میں راوی کے وہم کے احتمال کو دوسرے دلائل کی وجہ سے راجح قرار دیا ہے۔

اس کے برعکس حدیث ضعیف پر بعض اوقات دوسرے دلائل کی وجہ سے عمل کر لیا جاتا ہے، چنانچہ اسی باب میں امام ترمذی رحمہ اللہ نے عمرو بن شعیب رحمہ اللہ کی روایت نقل کی ہے:

عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ردابنته زينب على ابی العاص بن الربيع بمهر جديد ونكاح جديد.

اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

هذا حديث فی اسناده مقال والعمل على هذا الحديث عند اهل العلم الخ (ثم قال) وهوقول مالك بن أنس والاوزاعی والشافعی واحمد واسحاق.

کیا ان تمام ائمہ کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ عامل ''بالحدیث الضعیف'' ہیں، ظاہر ہے کہ ان حضرات نے حدیث کو اس لیے اختیار کیا کہ دوسرے دلائل سے اس کی تائید ہو رہی تھی، لہٰذا اگر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کسی مقام پر حدیث ضعیف کو دوسرے دلائل کی وجہ سے اختیار کریں تو وہ تنہا نشانہ ملامت کیسے ہو سکتے ہیں؟ یہ بحث تفصیل کے ساتھ مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ کی کتاب ''انہاء السکن'' میں دیکھی جا سکتی ہے۔

ماخوذ از مقدمہ درس ترمذی

فضائل کے باب میں حدیث ضعیف

تین شرائط کے ساتھ مقبول ہے۔

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے ''تدریب الراوی'' میں اور حافظ سخاوی رحمہ اللہ نے ،القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع'' میں حافظ ابن حجر سے نقل کیا ہے کہ حدیث ضعیف فضائل کے باب میں تین شرائط کے ساتھ مقبول ہوتی ہے:

ا......اس کا ضعیف ہونا بہت شدید نہ ہو۔ فیخرج من انفرد من الکذابین والمتهمین بالکذب ومن فحش غلطه.

۲......اس کا مضمون شریعت کے اصول ثابتہ میں سے کسی اصل معمول بہ کے تحت داخل ہو۔

فیخرج مایخترع بحیث لایکون له اصل اصلا

۳......ان لایعتقد عندالعمل به ثبوته، بل یعتقد الاحتیاط لئلاینسب الی النبی صلی الله علیه وسلم مالم یقله

یعنی اس پر عمل کرتے ہوئے یقینی ثبوت کا اعتقاد نہ رکھے بلکہ احتیاط کا اعتقاد رکھے، تاکہ رسول اللہ ﷺ کی طرف کوئی ایسی بات منسوب نہ ہوجائے جو آپ علیہ السلام نے ارشاد نہ فرمائی ہو۔

اور اس مسئلہ کی پوری تفصیل علامہ عبدالحی لکھنوی کی کتاب ''الاجوبۃ الفاضلہ'' میں موجود ہے۔

محدث کبیر شیخ علی بن حسام الدین متقی برہان پوری رحمہ اللہ

امام کبیر شیخ المشائخ، محدث اعظم، علی بن حسام بن عبدالملک بن قاضی خان متقی شاذلی، مدنی، چشتی، برہانپوری، مہاجر مکی جو کہ جنت المعلاۃ مکہ مکرمہ کے قبرستان میں مدفون ہیں۔

ولادت:......۸۸۵ھ میں ہندوستان کے شہر برہان پور میں پیدا ہوئے آٹھ سال کی عمر میں ان کے والد صاحب انہیں لے کر شیخ بہاؤالدین صوفی برہان پوری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شیخ نے انہیں اسی عمر میں بیعت فرما کر حلقہ ارادت میں داخل فرمالیا، جوانی کی عمر تک شیخ بہاؤالدین رحمہ اللہ کے ساتھ منسلک رہے پھر انؒ کے انتقال کے بعد ان کے فرزند ارجمند شیخ عبدالحکیم برہان پوری رحمہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے، اور سلوک کے مراحل طے فرمائے۔ اور انہوں نے علی متقی رحمہ اللہ کو سلسلہ چشتیہ میں خرقہ خلافت عطا فرمایا۔ پھر مزید پختگی کی خاطر دوسرے شیوخ کی تلاش میں مختلف شہروں کا سفر کیا۔ بالآخر شیخ حسام الدین متقی ملتانی رحمہ اللہ کی خدمت میں پہنچے دو سال تک مستقل ان کی خدمت میں رہے۔ انہی سے تفسیر بیضاوی اور عین العلم کتابیں پڑھیں اور ورع و تقویٰ کے زیور سے آراستہ ہوئے۔

سفر حرمین:......پھر حرمین کا سفر کیا، مکہ مکرمہ میں شیخ ابوالحسن شافعی بکری رحمہ اللہ سے حدیث پڑھی، اور انہی سے طریقہ قادریہ شاذلیہ ومدنیہ حاصل کیا۔ نیز شیخ محمد بن محمد سخاوی مصری رحمہ اللہ اور شیخ شہاب الدین احمد بن حجر مکی سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور مکہ مکرمہ ہی میں بیت اللہ شریف کے مجاور ہوگئے۔

ہندوستان کا سفر:......پہلی مرتبہ محمود شاہ صغیر گجراتی کے عہد میں آئے۔ جو شیخ علی متقی رحمہ اللہ کے مرید تھے، اصفی نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے شیخ جب ہندوستان پہنچے تو محمود شاہ گجراتی نے شیخ کا بہت اکرام کیا۔ اور ان کی ہر طرح کی خاطر تواضع کی اور بہت سے ہدایا وتحائف سے نوازا پھر موسم حج میں مکہ مکرمہ واپس پہنچ گئے۔

مسافر خانہ کی تعمیر:......مکہ پہنچ کر ''سوق اللیل'' میں ایک کشادہ مسافر خانہ تعمیر فرمایا، جس میں سندھ کے مسافرین قیام فرماتے تھے، اس طرح شیخ مسافروں کی کفالت بھی فرماتے اور ان کی مالی مدد بھی فرماتے تھے۔ سلطان کی طرف سے ایک بڑی جاگیر مسافر خانہ کے لیے کردی گئی۔ جو شیخ اور ان کے متعلقین کے خرچہ کے لیے کافی تھی۔ اور محمود شاہ نے سلطان سلیمان بن سلیم بن بایزید بن محمد رومی رحمہ اللہ کو شیخ کے متعلق خط

لکھا وہ بھی شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور شیخ سے دعا کی درخواست کی اس طرح بہت جلد مکہ مکرمہ میں شیخ کو شہرت حاصل ہوئی۔

دوسری مرتبہ سفر ہندوستان:...... دوسری مرتبہ شیخ ہندوستان تشریف لائے۔ اور محمود شاہ کے مہمان ہوئے اب کی دفعہ شیخ نے اپنی آمد کا یہ مقصد بتایا کہ حکومتی امور کا جائزہ لیا جائے۔ اور جو قوانین شریعت کے خلاف ہوں انہیں شریعت کے مطابق بنایا جائے۔ سرکاری عہدہ اور منصب پر بیٹھ کر عدل وانصاف قائم کریں۔ رعایا کے حقوق ادا کریں۔ محمود شاہ نے یہ ارادہ سن کر خوشی کا اظہار کیا۔ اور شیخ کو اختیارات بھی سونپ دیئے۔ شیخ علی متقی رحمہ اللہ نے بہت سے اصلاحات فرمائی، لیکن کچھ عرصہ کے بعد دیکھا کہ ارکان سلطنت ان سے ناراض ہیں حکم عدولی کررہے ہیں رشوت کا دور شروع ہورہا ہے۔ اور محمود شاہ بھی شیخ سے اعراض کرکے ارکان سلطنت کا ساتھ دے رہا ہے۔ یہ حالات دیکھ کر شیخ مایوس ہوکر مکہ مکرمہ لوٹ آئے۔

خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت

شیخ متقی رحمہ اللہ کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ ان کے ایک شاگرد سے منقول ہے کہ میں نے شیخ کی زندگی ہی میں رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا جبکہ وہ خود مکہ معظمہ میں تھے۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ میرے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ جو میں کرسکوں، تو آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ بس تم شیخ علی متقی کی اتباع کرتے رہو، ان کے اعمال وافعال کا ملاحظہ کرکے ان کی پیروی کرو، اس خواب میں بڑی فضیلت کی بات یہ ہے کہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے علی متقی رحمہ اللہ کو شیخ کا لقب دیا۔

علامہ حضرمی رحمہ اللہ نے ''النور السافر'' میں لکھا کہ شیخ علی متقی بہت پرہیزگار تھے، عبادات میں انتہائی محنت کرنے والے تھے۔ گناہوں کے کاموں سے بہت اجتناب کرنے والے، ایک دفعہ ۲۷ رمضان المبارک شب جمعہ کو خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی، تو عرض کیا کہ اس زمانہ میں لوگوں میں افضل کون ہے؟ تو آپ نے شیخ متقی سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ ''تم ہو'' عرض کیا پھر کون ہے؟ تو فرمایا کہ ہندستان میں محمد بن طاہر ہیں۔

مناقب پر لکھی ہوئی کتاب

شیخ علی متقی رحمہ اللہ کے حالات زندگی پر مشتمل ایک بہت عمدہ کتاب، علامہ عبدالقادر فاکہی رحمہ اللہ نے لکھی: ''القول النقی فی مناقب المتقی''، جس میں آپ کے پورے حالات زندگی کو جمع کیا گیا۔

اس جگہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ شیخ کی بعض کتب کے مقدمہ میں شیخ کے حالات پر ایک عبارت ہے اس کو بعینہ یہاں نقل کی جائے تاکہ اہل علم اس سے استفادہ کرسکے:

قال: بسم اللہ الرحمن الرحیم، الحمدللہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ أجمعین، أما بعد فیقول الفقیر الی اللہ تعالیٰ علی بن حسام الدین الشھیر بالمتقی انہ خطر فی خلدی أن أبین للأصحاب من أول أمری الی آخرہ، فاعلموا رحمکم اللہ أن الفقیر لما وصل عمری الی ثمان سنین جاء فی خاطر والدی رحمہ اللہ أن یجعلنی مریدا لحضرۃ الشیخ باجن، قدس اللہ سرہ! فجعلنی مریدا، وکان طریقہ طریق السماع وأھل الذوق والصفاء، فبایعنی علی طریق المشایخ الصوفیۃ، وأخذت عنہ وأنا ابن ثمان سنین، ولقننی الذکر الشیخ عبدالحکیم بن الشیخ باجن، قدس سرہ! وکنت فی بدایۃ أمری أکتسب بصنعۃ الکتاب لقوتی وقوت عیالی وسافرت الی البلدان، فلما وصلت الی الملتان صحبت الشیخ حسام الدین وکان طریقہ طریق المتقین فصحبتہ ماشاء اللہ، ثم لما

وصلت الی مكة المشرفة صحبت الشيخ أبا الحسن البكری الصديقی قدس الله سره، وكان له طريق التعلم والتعليم، وكان شيخا عارفا كاملا فی الفقه والتصوف، فصحبت ماشاء الله ولقننی الذكر وحصل لی من هذين الشيخين الجليلين عليهما الرحمة والغفران. من الفوائد العلمية والذوقية التی تتعلق بعلوم الصوفية، فصنفت بعد ذلک كتبا ورسائل، فأول رسالة صنفتها فی الطريق سميتها "تبيين الطريق الی الله تعالیٰ" وآخر رسالة صنفتها سميتها" غاية الكمال فی بيان أفضل الأعمال" فمن من الطلبة حصل منهما رسالة ينبغی له أن يحصل الأخری ليلازم بينهما فی القصد، انتهیٰ، قال الحضرمی: وبالجملة فما كان هذا الرجل الا من حسنات الدهر، وخاتمة أهل الورع، ومفاخر الهند، وشهرته تغنی عن ترجمته، وتعظيمه فی القلوب يغنی عن مدحته انتهی.

تصانیف:......شیخ علی متقی رحمہ اللہ کی تصانیف بھی بہت ہیں، چھوٹی اور بڑی ملا کر تقریبا ۱۰۰ ہونگی، سب سے پہلی تصنیف ''تبیین الطریق الی اللہ تعالیٰ'' دوسرے رسالہ کا نام''غایۃ البیان فی أفضل الاعمال''رکھا۔سب سے مشہور کتاب ''کنز العمال فی سنن الاقوال والاعمال'' ہے، جس کا تذکرہ ہم مستقل عنوان کے تحت کریں گے۔

شیخ علی متقی رحمہ اللہ کے بارے میں علماء کرام کی آرا

علامہ شعرانی رحمہ اللہ نے ''الطبقات الکبریٰ'' میں لکھا ہے کہ ۹۴۵ھ میں، میں ان کے پاس تھا، وہ میری طرف دیکھتے رہے اور میں ان کی طرف دیکھتا رہا وہ بہت بڑے علم والے تھے، زاہد، متقی پرہیز گار تھے، جسم کے لحاظ سے دبلے پتلے تھے، نہایت کم گو، عزلت پسند، اس زمانہ میں پیرانہ سالی کی وجہ سے وہ گھر سے صرف حرم پاک نماز جمعہ کے لیے نکلتے۔ اور صفوف کی ایک جانب کھڑے ہوکر نماز ادا فرماتے۔ پھر تیزی کے ساتھ گھر واپس لوٹ جاتے۔

واقعہ:......ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ وہ مجھے اپنے گھر لے گئے، تو میں نے وہاں اللہ والوں کی ایک جماعت دیکھی کہ ہر فقیر اپنی مخصوص جگہ بیٹھا ہوا ہے، کوئی تلاوت میں مشغول ہے تو کوئی ذکر وشغل میں۔ کوئی مراقبہ میں ہے، کوئی علمی کتاب کا مطالعہ کر رہا ہے، مکہ معظمہ میں میں نے اس جیسا منظر نہیں دیکھا اس وقت ان کے پاس کئی تالیفات تھیں، ایک علامہ سیوطی کی، جامع الصغیر کی ترتیب (۲) مختصر النہایہ فی اللغۃ

اور مجھے اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا قرآن کریم کا نسخہ دیکھایا ایک ورق میں پورا قرآن تھا، ہر سطر میں، چوتھائی پارہ لکھا ہوا تھا۔ پھر مجھے چاندی کا ایک درہم دیا اور فرمایا کہ آپ اس شہر میں اسکو خرچ کریں پھر میں پورے موسم حج میں، اس کو خرچ کرتا رہا اور بہت مال خرچ کیا کس طرح کیا وہ نا قابل بیان ہے۔

کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال

شیخ علی متقی رحمہ اللہ کے علمی کارناموں میں سب سے بڑا کارنامہ یہ کتاب ہے، جس میں احادیث مبارکہ کے گرانقدر مجموعہ کو سنن کی ترتیب پر جمع فرمایا، اسکی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ اصل کتاب تو یہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کی ہے۔ امام سیوطی رحمہ نے تمام احادیث کو یکجا کرنے کی غرض سے ایک تالیف کرنے کا ارادہ فرمایا، جس کا نام ''الجامع الکبیر'' رکھا جو اسی نام سے آج بھی موجود ہے۔ اس میں صرف آپ علیہ السلام کی قولی احادیث کو الفبائی ترتیب پر مرتب فرمایا ہے وہ احادیث جن میں سبب حدیث یا کوئی سوال یا افعال کا تذکرہ بھی ہے اسے علیحدہ طور پر لکھا۔ پہلی قسم کو قسم الاقوال دوسری قسم کو قسم الافعال کا نام دیا۔ قسم الافعال کی ترتیب مسانید صحابہ کی ترتیب پر رکھی، پہلے خلفاء اربعہ کی مسانید پھر عشرہ مبشرہ اس طرح پھر باقی صحابہ

امام سیوطی رحمہ اللہ نے اسی جامع الکبیر کی قسم الاقوال سے مختصر احادیث کا انتخاب فرمایا۔ اور اسے ''جامع صغیر'' کا نام دیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد اسی ''جامع صغیر'' پر استدراک کر کے ''زوائد الجامع'' کے نام سے کتاب لکھی، اسکی ترتیب بھی ''جامع صغیر'' کی ترتیب پر تھی۔

علامہ علی متقی رحمہ اللہ کی بہترین کوشش

۱......علامہ متقی رحمہ اللہ نے سب سے پہلے ''جامع صغیر'' اور ''زوائد جامع صغیر'' کی احادیث کو فقہی ترتیب دے کر ایک کتاب بنا دیا اس کا نام ''منہج العمال فی سنن الاقوال'' رکھا۔

۲......پھر متقی رحمہ اللہ کو خیال ہوا کہ جو احادیث قسم الاقوال سے سیوطی رحمہ اللہ نے ''جامع صغیر'' میں نقل نہیں کیں انہیں بھی فقہی ترتیب دے کر اس کا نام ''الاکمال لمنہج العمال'' رکھا۔ اس طرح امام متقی کی دو کتابیں ہو گئیں:

(۱)......منہج العمال جس میں جامع صغیر اور زوائد کی احادیث فقہی ترتیب پر تھیں۔

(۲)......الاکمال جس میں قسم الاقوال کی بقیہ احادیث کو فقہی ترتیب دی۔

۳......بعد میں علامہ متقی نے ان دونوں کتابوں کو ملا کر ایک تیسری کتاب بنا دی لیکن ان دنوں میں امتیاز برقرار رکھا، منہج العمال کی احادیث کو پہلے ذکر فرمایا اور بقیہ احادیث کو بعد میں الاکمال کے نام کے تحت ذکر فرمایا۔ اور مجموعے کا نام ''غایۃ العمال فی سنن الاقوال'' رکھا۔

اس طرح جامع کبیر کی قسم الاقوال کی تمام احادیث کی فقہی ترتیب حاصل ہو گئی، علامہ متقی نے پھر قسم الافعال کو بھی فقہی ترتیب دے دی اس طرح پچھلی تمام کتابوں کو ملا کر ایک کتاب بن گئی، جس کی ترتیب اسی طرح ہوئی سب سے پہلے منہج العمال کی احادیث، پھر الاکمال کی پھر قسم الافعال کی، اس طرح پوری جامع کبیر کی احادیث مع بہت سی زائد حدیثوں کے، فقہی ترتیب کے ساتھ ''کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال'' کے نام سے معرض وجود میں آ گئی۔ وللہ الحمد۔

کنز العمال کے بارے میں علماء کے اقوال

۱......شیخ چلپی رحمہ اللہ:

شیخ چلپی رحمہ اللہ نے ''کشف الظنون'' میں علامہ سیوطی رحمہ کی جمع الجوامع (جامع صغیر) کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا: ''کہ شیخ علامہ علاء الدین علی بن حسام الدین ہندی رحمہ اللہ جو ''متقی'' کے نام سے مشہور ہیں، انہوں نے ''الجامع الکبیر'' کو اسی طرح مرتب فرمایا جس طرح جامع الصغیر کو مرتب فرمایا ہے۔ اور اس کا نام ''کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال'' رکھا۔ اس میں انہوں نے ذکر کیا کہ ائمہ حدیث کی مرتب کردہ بڑی بڑی کتابوں کا مطالعہ کر کے احادیث کو حاصل کیا۔ انہوں نے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع کیا اس سے زیادہ کسی نے جمع نہیں کیا۔
نزهة الخواطر

۲......عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ:

علامہ عبدالحق بن سیف اللہ دہلوی رحمہ اللہ نے ''اخبار الاخیار'' میں لکھا ہے کہ شیخ ابوالحسن بکری شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ علامہ سیوطی کا سارے جہاں پر احسان ہے اور علامہ متقی رحمہ اللہ کا سیوطی پر احسان ہے۔ نزهة الخواطر

۳......امام کنانی رحمہ اللہ:

امام کنانی متوفی ۱۳۴۵ھ فرماتے ہیں: ''امام سیوطی رحمہ اللہ کی جامع کبیر کا تکملہ جمع الجوامع ہے، اس میں انہوں نے تمام احادیث کو جمع کرنے کی کوشش کی، لیکن ایسا ممکن نہ ہو سکا علاوہ ازیں وہ تکمیل سے قبل انتقال فرما گئے۔
پھر اس کتاب کو شیخ علاء الدین المتقی ہندی رحمہ اللہ نے فقہی ترتیب دی۔ الرسالة المستطرفة ۱۴۹

۴......حاجی خلیفہ:

امام سیوطی رحمہ اللہ نے مقدمہ میں ذکر فرمایا کہ انہوں نے تمام احادیث کو جمع کر دیا لیکن تمام احادیث کے احاطہ کا دعویٰ، بعید از قیاس ہے کیونکہ تمام روایات تک رسائی ناممکن بات ہے۔ کشف الظنون ۱۱/۴۶۹

۵......احمد عبدالجواد:

احمد عبدالجواد نے لکھا کہ امام سیوطی کی ''الجامع الکبیر'' احادیث نبوی ﷺ کا سب سے بڑا مجموعہ ہے، احادیث کا اتنا بڑا مجموعہ کہیں اور نہیں ہے۔ جس نے امام سیوطی کی جامع کا مطالعہ کر لیا گویا اس نے احادیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کر لیا۔ مقدمه جامع كبير

۶......وفات حسرت آیات:

بہر حال علامہ علی متقی ''جو بیک وقت ظاہری و باطنی دونوں طرح کے علوم کے امین تھے، ماہ جمادی الاولیٰ ۹۷۵ھ بروز منگل بوقت سحر اس دار فانی سے رحلت فرما گئے، مکرمہ میں انتقال ہوا وہیں جنت المعلاۃ میں، فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کی قبر کے قریب پہاڑی کے دامن میں دفن ہوئے۔

دونوں حضرات کی قبروں کے درمیان بند راستہ ہے ایک ایسی جگہ میں، جسے ''ناظر الخیش'' کہا جاتا ہے، کل عمر مبارک ۸۷ سال یا نوے برس تھی۔

اللهم اغفر له وارحمه وعافيه وادخله فی جنات النعيم برحمتک یاارحم الراحمين.

الجامع الکبیر، اور کنز العمال کا ماخذ:

علامہ شیخ علی متقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام سیوطی کی ایک تحریر مجھے ملی ہے، جس میں مذکور ہے:

الحمدلله وسلام علی عباده الذين اصطفیٰ

اس فہرست میں ان کتب کا تذکرہ ہے جن کا میں نے جمع الجوامع کی تالیف کے وقت مطالعہ کیا، یہ فہرست اس لیے لکھ رہا ہوں کہ اگر کتاب مکمل ہونے سے پہلے موت آگئی تو کوئی دوسرا شخص اس کتاب کو میرے طریقہ پر مکمل کر سکے جب ان کو میری کتب کے مراجع کا علم ہوگا تو وہ ان کے علاوہ دیگر کتب کے مطالعہ سے مستغنی ہوگا۔

صحاح ستہ ہیں اور ان کے علاوہ کتب یہ ہیں:

۱......**موطا امام مالک**

۲......**مسند شافعی**

۳......**مسند الطیالسی**

۴......**مسند احمد**

۵......**مسند عبدبن حميد**

۶......**مسند الحمیدی**

۷......**مسند ابی عمران العدنی**

۸......**معجم البغوی**

۹......**معجم ابن قانع**

۱۰......**فوائد سمويه**

۱۱......**المختاره للضياء مقدسی**

۱۲......**طبقات ابن سعد**

۱۳......**تاريخ دمشق لابن عساكر**

۱۴......**معرفة الصحابة للباوردی**

۱۵......**المصاحف الباوردی**

۱۶......**فضائل قرآن لابن الضريس**

۱۷......**الزهد لابن مبارک**

۱۸......**الزهد لهناد سری**

۱۹......المعجم الکبر للطبرانی
۲۰......المعجم الاوسط للطبرانی
۲۱......المعجم الصغیر للطبرانی
۲۲......مسند ابی یعلی
۲۳...... تاریخ بغداد للخطیب
۲۴......الحلیة لابی نعیم
۲۵......الطب النبوی صلی اللہ علیه وسلم
۲۶......فضائل الصحابه لابی نعیم
۲۷......کتاب الهدی لابی نعیم
۲۸...... تاریخ بغداد لابن نجار
۲۹......الالقاب للشیرازی
۳۰......الکنی لابی احمد الحاکم
۳۱...... اعتلال القلوب للخرائطی
۳۲...... الابانة لابی نصر عبداللّٰه بن سعید ابن حاتم السجزی
۳۳...... الافراد للدار قطنی
۳۴...... عمل الیوم واللیلة لابن السنی
۳۵......الطب النبوی لابن السنی
۳۶......العظمة لابن الشیخ
۳۷......الصلاۃ لمحمد مروزی
۳۸...... نوادرالاصول للحکیم ترمذی
۳۹...... الامالی لابی القسام الحسین بن هبة اللّٰه ابن صبری
۴۰......ذم الغیبة لابن ابی الدنیا
۴۱...... ذم الغضب لابن ابی الدنیا
۴۲......المستدرک لابی عبدالحاکم
۴۳...... السنن الکبریٰ للبیهقی
۴۴...... شعب الایمان للبیهقی
۴۵......المعرفة للبیهقی
۴۶...... البعث للبیهقی(۴۷) دلائل النبوۃ للبیهقی
۴۸...... الاسماء والصفات للبیهقی
۴۹...... مکارم الاخلاق للخرائطی
۵۰...... مساوی الاخلاق للخرائطی
۵۱......مسندالحارث لابی اسامه

۵۲......مسندابی بکربن ابی شیبه

۵۳......مسندمسدد

۵۴......مسنداحمدبن منیع

۵۵...... مسنداسحاق بن راهویه

۵۶......صحیح ابن حبان

۵۷......فوائدتمام الخلیعات(۵۸) الغیلانیات

۵۹......المخلصیات البجلاء للخطیب

۶۰......الجامع للخطیب

۶۱...... مسندالشباب القضاعی

۶۲......تفسیر ابن جریر

۶۳......مسند الفردوس للدیمی

۶۴......مصنف عبدالرزاق

۶۵......مصنف ابن ابی شیبه

۶۶ الترغیب فی الذکر لابن شاهین، انتهی.

❁❁❁❁❁

کنز العمال کے متعلق ایک جامع تبصرہ

''کنز العمال'' کے بارے میں علماء کاملین اور محدثین کے اقوال سے واضح ہوا کہ یہ ذخیرہ احادیث کا ایک عظیم مجموعہ ہے۔ امت کے ایک بڑے طبقہ نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ بلکہ یوں کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا کہ بعد کے مصنفین میں سے کوئی بھی اس کتاب سے مستغنی نہیں رہا ہر ایک کسی نہ کسی درجہ میں ''کنز العمال'' سے ضرور استفادہ کرتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعد کے دور کی کوئی بھی دینی کتاب کنز العمال کی روایات سے خالی نہیں کہیں نہ کہیں کنز العمال کا حوالہ ضرور ہوگا۔

یہ اس کتاب کی قبولیت کی علامت ہے احادیث رسول اللہ ﷺ کا یہ عظیم ذخیرہ اس قدر قابل قبول ہونے میں امت مسلمہ کے دو عظیم محسن علامہ سیوطی اور علامہ علی متقی رحمہ اللہ کے اخلاص وتقوی کا اس میں بڑا دخل ہے جیسا کہ پہلے ان خداترس عظیم ہستیوں کے حالات سے اندازہ ہوا کہ انہوں نے امت مسلمہ کی صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کرنے میں انتہائی کوشش کی، ان کی پوری کوشش رہی کہ امت ظاہری علوم کے ساتھ باطنی علوم سے بھی آراستہ ہو جائے انہوں نے اس کی خاطر ذخیرہ احادیث کا یہ مجموعہ تیار کیا اور امت محمدیہ ﷺ پر عظیم احسان کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مزید قبولیت سے نوازے۔

باقی اس کتاب کی بعض احادیث پر سند کے لحاظ سے کلام ہے۔ لیکن فضائل، وعظ اور امثال وعبر کے متعلق ضعیف احادیث بھی چند شرائط کے ساتھ علماء کے نزدیک مقبول اور قابل عمل ہوتی ہیں جیسا کہ اوپر تفصیل سے مذکور اہوا۔ اس لئے علماء امت کو حق ہے ان روایات پر سند کے اعتبار سے کس درجہ کا کلام ہو ملاحظہ فرما کر فیصلہ کریں۔

کنز العمال کا اردو ترجمہ

اب تک ذخیرہ احادیث کا یہ عظیم مجموعہ عربی زبان ہی میں تھا۔ اس کتاب سے براہ راست استفادہ بھی علماء ہی تک محدود تھا۔ اللہ تعالیٰ دارالاشاعت کراچی کے مالک جناب خلیل اشرف عثمانی صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے اس کا اردو زبان میں ترجمہ کروایا۔ یہ اردو دان طبقہ پر ان کا احسان ہے کہ یہ کام آٹھ نو سال کی محنت سے پایہ تکمیل کو پہنچا اور احادیث مبارکہ کی اس عظیم کتاب تک رسائی کو انہوں نے ممکن بنایا۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو قبول فرمائے۔

وضاحت:...... باقی ترجمہ کے ساتھ کوشش کی گئی ہے کہ احادیث کی مختصر تشریح بھی ہو جائے، تا کہ حدیث کا ترجمہ اور مفہوم دونوں واضح ہو جائیں، اس کے باوجود اگر کہیں ابہام رہ گیا ہو اور مطلب سمجھنے میں الجھن پیدا ہو رہی ہو تو ایسے مقام کو نشان زدہ کر کے مستند علماء کرام سے مطلب سمجھ لیا جائے۔ تا کہ غلط فہمی کی بنیاد پر کوئی خلاف واقعہ غلط بات رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب نہ ہو جائے۔

خصوصاً بعض باتیں خالص علمی نوعیت کی ہوتی ہیں ان کو سمجھنے کے لیے علم دین میں مہارت تامہ ضروری ہے، اس کے بغیر ان مقامات کو سمجھنا دشوار ہوتا ہے، ایسے مواقع خاص طور پر قابل توجہ ہیں تا کہ ان کو اپنے فہم سے سمجھنے کی بجائے قابل اعتماد علماء کی طرف رجوع کیا جائے۔

سعادت کی بات

حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب زید مجدہم نے کنز العمال کے اردو میں ترجمہ کے ارادے پر خوشی کا اظہار فرمایا اور خود اپنے ہاتھ سے ایک حدیث مبارکہ کا ترجمہ بھی فرمایا اور اس کام کی تکمیل کے لیے دعاء بھی فرمائی۔ اب ان کی دعاؤں کی برکت سے یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

ترجمہ کرنے والے علماء کی جماعت

یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ ترجمہ کا یہ عظیم کام علماء کی ایک جماعت کی محنت سے پایہ تکمیل کو پہنچا ہے اور انہوں نے ایک جگہ بیٹھ کر یہ ترجمہ نہیں کیا بلکہ مختلف شہروں کے رہنے والے علماء نے ملکر یہ کام انجام دیا ہے۔ اصل کتاب سولہ جلدوں پر مشتمل ہے کسی کے حصے میں ایک جلد آئی کسی کے حصے میں دو ایسا بھی ہوا کہ کسی کے حصہ میں تین جلدیں آئیں میں نے دو جلدوں کے ترجمہ کے علاوہ تمام جلدوں پر ممکنہ حد تک نظر ثانی کی اور عنوانات کا اضافہ کیا۔ بعض مقامات کے ترجمہ میں معمولی ردوبدل بھی کیا۔ اب یہ سولہ حصے آٹھ جلدوں میں چھپ کر منظر عام پر آرہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دربار میں قبول فرمائے۔ اصل کتاب کی طرح اس ترجمہ کو بھی امت کے حق میں نافع بنائے۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمدو علی اله واصحابه اجمعین آمین.

العبد احسان اللہ شائق عفا اللہ عنہ
خادم افتاء و تدریس
جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی
۴ رجب ۱۴۳۰ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صاحب کنز العمال علی متقی الھندی رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر احوال و آثار

از مولانا ڈاکٹر حافظ محمد ثانی صاحب زید مجدہم پروفیسر شعبہ علوم اسلامی وفاقی اردو یونیورسٹی

نام و نسب اور ابتدائی حالات:

آپ کا اسم گرامی علی بن حسام الدین بن عبد الملک بن قاضی خان ہے "المتقی" آپ کا لقب، جبکہ قادری، شاذلی، مدینی، چشتی صوفیانہ مسلک و مشرب تھا۔

آبائی وطن ہندوستان کا مشہور علاقہ برہان پور تھا۔ برہان پور (دکن) میں ۸۸۵ھ ۱۴۸۰ء میں آپ کی ولادت ہوئی۔

ابتدائی حالات کے مطابق صغر سنی میں جبکہ ان کی عمر صرف آٹھ سال تھی، شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی شیخ حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ اسی وقت کے ولی کامل، حضرت شیخ باجن چشتی برہان پوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور ان کے حلقہ ارادت میں داخل کرایا۔

انہی ایام میں ان کے والد بزرگوار شیخ حسام الدین کا انتقال ہوگیا، والد کے انتقال کے بعد کچھ عرصے آغاز شباب میں کسب معاش کے لئے ملازمت اختیار کی تھوڑا بہت دنیا کا ساز و سامان جمع کیا، اسی اثناء میں عنایت حق اور ہدایت الٰہی کے جذبے نے شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی جانب کھینچا، جس کی بناء پر متاع دنیا کی بے ثباتی و ناپائیداری ان کی آنکھوں میں سما گئی۔

بعد ازاں موصوف نے اپنے شیخ عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشائخ چشتیہ کا خرقۂ خلافت زیب تن کیا۔

طلب علم کے لئے سفر:

حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کی فطرت میں چونکہ عزیمت، بلند ہمتی، تقویٰ و پرہیزگاری قدرت کی جانب سے ودیعت کی گئی تھی۔ اس بناء پر ان کی طبیعت رسمی مشیخت جو درویشان زمانہ کا ایک دستور بن گئی تھی، قائم نہ ہوئی، وہ مطلوب حقیقی اور مقصد اعلیٰ کے حصول کے درپے رہی۔

بعد ازاں موصوف اپنے وقت کے مشہور بزرگ، محدث اور عالم دین حضرت شیخ حسام الدین المتقی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ملتان پہنچے، ان کی صحبت پائی جس کے بعد مسلسل دو سال ان کی صحبت میں حاضر رہ کر "تفسیر بیضاوی اور دیگر کتب پڑھیں۔

سیرت و کردار، اوصاف کمالات:

حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عادت تھی کہ کسی مسجد میں فروکش نہیں ہوتے تھے، مکان کرایہ پر لیتے اور اس میں قیام کرتے تھے، موصوف کی عادت تھی کہ دو تھیلے اپنے ساتھ رکھتے تھے، ایک تھیلے میں اشیائے خورد و نوش اور دوسرے تھیلے میں قرآن کریم اور سفر میں مطالعہ کے لئے چند ضروری کتابیں ساتھ رکھتے تھے۔

ان میں سے ایک کتاب "عین العلم" تھی، جس کے متعلق اپنے مریدوں کے لئے ان کی وصیت تھی کہ اس کتاب کو سفر و حضر میں اپنے ساتھ رکھو، یہ سالک راہ کے لئے کافی اور تمام کتابوں سے مستغنی کرنے والی ہے۔

موصوف اپنے ہمراہ پانی کا ایسا مشکیزہ رکھتے تھے کہ جس سے قضائے حاجت، کھانا پکانے، وضو کرنے اور پانی پینے کے بعد اتنا باقی رہتا تھا

کہ اگر غسل کی حاجت پیش آئے تو نہایا جا سکے اسے وہ اپنی کمر پر لاد لیتے تھے، صاف پانی سے پہلے برتن پاک صاف کرتے، پھر اپنے ہاتھ سے کھانا پکاتے تھے، آپ نے اللہ سے یہ عہد کیا ہوا تھا کہ اللہ کے سوا کسی غیر سے مدد نہیں مانگیں گے، جو کام خود کرنے پر قادر ہوں گے، وہ کسی اور سے نہیں لیں گے، بالفرض کسی کی احتیاج ہی پیش آ جاتی تو پہلے اسے کچھ دیتے، پھر اسے کام کے لئے کہتے تھے۔

صفائی وپاکیزگی، یکسوئی اور یاد الٰہی میں صحرا نوردی کرتے، شب وروز عبادت الٰہی میں مصروف رہتے تھے۔ سلوک وطریقت، طہارت وپاکیزگی نفس اور تزکیۂ باطن کے لئے جدوجہد میں مصروف رہا کرتے تھے۔ موصوف کا جسم وجثہ جوڑ اور ہڈیاں جو انسانی جسم میں اساس کی حیثیت رکھتی ہیں۔ نہایت مضبوط اور توانا تھیں، آخر عمر میں ریاضت ومجاہدہ اور کم خوری کے باعث ہڈیوں کا صرف ڈھانچا ہی رہ گیا تھا۔ اس زمانے میں کتابت گزر اوقات کا واحد ذریعہ تھی، خلق خدا کی صحبت سے گریزاں رہتے، کوئی ساتھ رہنے اور خدمت کرنے کی درخواست کرتا تو قبول نہیں کرتے تھے۔

حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کے نامور شاگرد شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق صدر حسن جو شیخ موصوف حضرت شیخ متقی رحمۃ اللہ علیہ کے خدمت گزاروں اور ارادت مندوں میں تھا، اسے موصوف نے مدتوں اپنے پاس جگہ دی، اس کی خدمت گزاری کو قبول نہ کیا، لیکن وہ آپ کا حقیقی ارادت مند اور سچا عاشق تھا، آپ کتنی ہی بے رخی کرتے، وہ حاضر خدمت رہتا، کئی مرتبہ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ اس سے چھپ گئے، جوتوں کے نشانات الٹے بنا کر دوسرے راستے پر چلے، تاکہ وہ نہ پا سکے کئی مرتبہ وہ آپ کو نہیں پا سکا، مگر وہ آپ کی طلب اور جستجو میں کسی نہ کسی جگہ پا ہی لیتا، آخر موصوف کو یقین کامل ہو گیا کہ یہ اللہ کا بھیجا ہوا ہے، پھر اسے اپنی خدمت میں رہنے کی اجازت دے دی۔

دیار ہند میں شیخ علی متقی کی شہرت ومقبولیت:

قیام ملتان کے بعد حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ ہندوستان میں احمد آباد گجرات میں گزارا، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق اس زمانے میں موصوف کی قبولیت اور شہرت کا یہ عالم تھا کہ جس جگہ تشریف لے جاتے، خلق خدا ان کے پیچھے ہو جاتی، اور دیوانہ وار ان کے سامنے ایسے گرتی، جیسے پروانہ شمع پر گرتا ہے موصوف اپنے حجرے کا دروازہ بند کئے یاد الٰہی میں مصروف رہتے، کسی کو آنے کا راستہ اور موقع نہیں دیتے تھے، کوئی زیارت کے لئے حاضر خدمت ہوتا تو خدام اندر سے باہر آ کر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے اس کی تسلی اور دل جوئی کی خاطر دعا کرتے اور بعد ازاں اسے رخصت کرتے تھے۔

صرف نماز کے اوقات میں آپ کی زیارت ہوتی تھی۔ موصوف کبھی کبھی فارغ اوقات میں جنگل کی طرف جاتے، نہر اور دریا کے کنارے ایک گوشے میں یاد الٰہی میں مصروف رہا کرتے تھے

تصنیف وتالیف کا آغاز:

احمد آباد میں قیام کے دوران ہی ایک روز ''تبیین الطریق'' کی تصنیف وتالیف کا خیال دل میں موجزن ہوا، یہ رسالہ شیخ موصوف کی سب سے پہلی تصنیف ہے۔

مکۂ معظمہ کی جانب ہجرت اور مستقل اقامت:

والی گجرات سلطان بہادر کے دور حکمرانی تک آپ احمد آباد گجرات میں قیام پزیر رہے، لیکن جب ہمایوں نے ۹۴۱ھ/۱۵۳۴ء میں بہادر شاہ کو شکست دی تو آپ ہندوستان سے مکۂ مکرمہ تشریف لے گئے اور وہاں تقریباً ۳۵ برس تک قیام پذیر رہے۔ مکۂ معظمہ میں قیام کے دوران شیخ ابوالحسن الشافعی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ شہاب الدین احمد بن حجر المکی رحمۃ اللہ علیہ سے علم حدیث حاصل کیا، اور قادری شاذلی سلسلوں سے وابستہ

ہوگئے، اس حوالے سے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

نامور علماء، محدثین اور صوفیاء کی خدمت میں حاضری:

''مکۂ معظمہ میں شیخ محمد بن محمد سخاوی رحمۃ اللہ علیہ جو اس عہد کے نامور بزرگ تھے، سلسلۂ قادریہ وسلسلۂ شاذلیہ کا جو شیخ نورالدین ابوالحسن علی حسن شاذلی پر منتہی ہوتا ہے اور سلسلۂ مدینیہ کا جو شیخ ابو مدین شعیب مغربی تک پہنچتا ہے، حضرت علی متقی رحمۃ اللہ علیہ نے خرقۂ خلافت پہنا، مکۂ معظمہ میں اقامت اختیار کی، اور عالم کو طاعات، ریاضات ومجاہدات کے انوار سے منور کیا، دینی علوم کی اشاعت ومعارف کی فیض رسانی سے دنیا کو مستفید فرمایا، فن حدیث وتصوف میں کتابیں اور رسائل تصنیف کئے۔ ان کے آثار، تصانیف وتالیفات دیکھ کر اور ان کے کمال اور ورع وتقوی کے قصے سن کر عقل حیران ہوتی اور یقینی طور پر یہ فیصلہ کرتی ہے کہ یہ تمام باتیں بغیر توفیق الٰہی اور برکت خداوندی کے کمال مرتبت واستقامت اور رتبۂ ولایت پر ممتاز ہوئے بغیر انجام نہیں پاسکتیں۔''

قیام مکہ کے دوران شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ دو مرتبہ گجرات (ہندوستان) تشریف لائے، اور وہاں کے حاکم سلطان محمود شاہ ثالث کو تلقین فرمائی کہ وہ شریعت اسلامی کو مکمل طور پر نافذ کرے۔

احادیث نبوی ﷺ سے تعلق ووابستگی:

حدیث نبوی ﷺ سے تعلق خاطر اور وابستگی کا یہ عالم تھا کہ موصوف اس کے درس وتدریس اور سنن واحادیث کی طلب اور جستجو میں ہمہ وقت مصروف عمل رہتے تھے، اس سلسلے میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے:

''شیخ متقی زیادہ تر رسالت مآب ﷺ کی سنن واحادیث کی جستجو میں مصروف رہتے تھے، حتی کہ زندگی کے آخری لمحات میں جب انسان کو بمقتضائے عادت بشری چلنا پھرنا اور حرکت کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے، شیخ موصوف جانکنی کے عالم میں اس مبارک عمل میں مشغول رہے، چنانچہ پرواز روح کے وقت تک موصوف نے ''جامع کبیر'' کا مطالعہ نہیں چھوڑا''۔

حدیث نبوی ﷺ سے قلبی تعلق اور شغف کا یہ عالم تھا کہ وفات سے چند لمحات قبل بھی آپ نے فرمایا: ''اخیر سانس تک کتب حدیث کا مقابلہ جاری رکھنا، حدیث کی کتابیں ہمارے سامنے سے نہ ہٹانا، آپ نے فرمایا! ''اخیر سانس کی نشانی یہ ہے کہ جب تک ہماری شہادت کی انگلی ذکر کے ساتھ حرکت کرتی رہے اور جب انگلی حرکت کرنا چھوڑ دے تو سمجھ لینا کہ روح پرواز کرگئی ہے، چنانچہ اخیر سانس تک یہی صورت دیکھنے میں آئی کہ شہادت کی انگلی مسلسل حرکت میں تھی، دوسرے کسی عضو میں حس وحرکت اور زندگی کا اثر نہیں رہا تھا، مگر یہی ایک انگلی تھی کہ جو ذکر الٰہی کے ساتھ اس کی حرکت جاری تھی۔''

آپ کے زہد وتقوی، ذکر وفکر، علم وفضل، عشق رسول ﷺ اور اتباع سنت کی بناء پر بے شمار لوگ آپ کے حلقۂ ارادت میں مشغول ہوئے، ایک صوفی منش بزرگ، ولی کامل، متبحر عالم اور بلند پایہ محدث کی حیثیت سے حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کا تقریباً نوے سال کی عمر میں بوقت سحر جمادی الاولی ۹۷۵ھ/ ۱۵۶۷ء کو مکۂ معظمہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کی تاریخ وفات ''قضی نحبہ'' سے نکلتی ہے، علاوہ ازیں ''شیخ مکہ'' اور ''متابعت نبی ﷺ'' سے بھی آپ کی تاریخ وفات نکلتی ہے۔

خواب میں زیارت رسول ﷺ سے شرف یابی اور بشارات نبوی ﷺ:

حضرت شیخ علی متقی کے عظیم مناقب میں سے ایک واقعہ یہ ہے کہ انہیں خواب میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی، یہ رمضان المبارک کی ستائیسویں شب اور جمعہ کی رات تھی۔ اس موقع پر انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اس زمانے میں لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم ہو۔انہوں نے عرض کیا کہ پھر کون سب سے افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: ہندوستان میں محمد بن طاہر۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ اسی رات حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کے نامور شاگرد شیخ عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ بھی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے شرف یاب ہوئے ،انہوں نے بھی یہی خواب دیکھا، یہی سوال کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعینہ یہی جواب عنایت فرمایا، بعدازاں شیخ عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ اپنے استاذ ومربی حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ،تا کہ ان کے سامنے اس خواب کا ذکر کریں۔اس موقع پر حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشادفرمایا!تم نے بھی وہی خواب دیکھا ہے، جو میں نے دیکھا ہے۔

علامہ شعرانی ''طبقات الکبری'' میں لکھتے ہیں:

شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ خوف خدا رکھنے والے عابدوزاہد علماء میں سے تھے، میں ۹۴۷ھ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ نہایت کمزور اور نحیف بدن کے تھے، بکثرت بھوکا رہنے کے باعث ان کے جسم پر گوشت نظر نہیں آتا تھا، وہ بہت زیادہ خاموش مزاج اور تنہائی پسند تھے، اخیر عمر میں پیرانہ سالی اور کمزوری کے باعث وہ گھر سے نہیں نکلتے تھے، سوائے نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے ، جو وہ حرم شریف میں صفوں کے ایک جانب ادا کیا کرتے تھے، پھر نماز کے بعد تیزی سے واپس لوٹ جاتے تھے، میں ان کے گھر میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ فقرائے صادقین کی ایک جماعت کمرے کے چاروں طرف بیٹھی ہوئی تھی، ان میں سے ہر ایک یادالٰہی میں مشغول تھا، ان میں سے کوئی تلاوت میں مصروف تھا، کوئی ذکر الٰہی میں بعض ان میں مراقبے میں مصروف تھے، جبکہ بعض حضرات علم کے مطالعے میں مشغول ومنہمک تھے۔ مجھے مکہ معظمہ میں شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ کسی نے متاثر نہیں کیا۔

جلالت شان اور علمی مقام ومرتبہ:

حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی منزلت اور جلالت شان کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ شیخ ابن حجر ہیثمی مکی رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے زمانے کے بلند پایہ فقہاء وعلماء میں سے تھے، اور مکہ معظمہ میں ''شیخ الاسلام'' کے مرتبہ ومنصب پر ممتاز تھے، وہ حضرت علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کے ابتدائی دور کے اساتذہ میں سے تھے، اس کے باوجود حال یہ تھا کہ اگر انہیں کسی حدیث کے معنی سمجھنے میں توقف وتردد ہوتا تو وہ شیخ متقی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کسی کو بھیج کر دریافت فرماتے تھے کہ آپ نے ''جمع الجوامع'' کی تبویب میں اس حدیث کو کہاں رکھا ہے؟ یعنی یہ حدیث ''جامع الکبیر'' میں کہاں مذکور ہے، کس باب میں ذکر کی گئی ہے؟ تا کہ اس باب سے اس حدیث کے معنی سمجھے جائیں۔ وہ بارہا اپنے آپ کو ان کا حقیقی تلمیذ کہا کرتے تھے، اخیر عمر میں ان کے مرید ہوئے اور خرقۂ خلافت سے سرفراز ہوئے۔

علمائے حرمین کی نظر میں شیخ علی متقی کا مقام:

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ''زادالمتقین'' میں رقمطراز ہیں:

''اس دور کے تمام اکابر ومشائخ مکہ حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آتے تھے، وہ آپ کے فضل وکمال کے معترف، عظمت شان وجلالت قدر پر متفق تھے، اس زمانے میں حجاز کے عوام وخواص جس طرح مشائخ سلف کو یاد کرتے تھے، اسی طرح انہیں یاد کرتے اور ان کا نام لیتے تھے''۔

موصوف مزید لکھتے ہیں: ''تصنیف کتب واشاعت علوم سے قطع نظر، جس کی توفیق وسعادت بعض علمائے ظاہر کو بھی ہوتی ہے مگر ریاضات مجاہدات، کرامات، محاسن اخلاق، قابل تعریف اوصاف، رسوخ اعمال وافعال واستقامت احوال، شریعت کی پیروی، سنت کی اتباع، ظاہری وباطنی آداب کی نگہداشت، ورع وتقوی میں کمال احتیاط کے جو واقعات حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہیں، وہ ان کے حقیقی احوال

اور کمالات باطنی پر سب سے بڑی دلیل ہیں۔

شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کی جلالت شان اور علمی مقام و مرتبے کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کے معاصرین اور علمائے متاخرین تمام کے تمام آپ کی عظمت اور بلند مقام کے قائل نظر آتے ہیں۔ علامہ عبدالقادر العیدروسی نے ''النور السافر من اخبار القرن العاشر'' اور ابن العماد الحنبلی نے ''شذرات الذھب'' میں آپ کا ان الفاظ میں تذکرہ کیا ہے؟

''**كان من العلماء العاملين وعباد الله الصالحين، على جانب عظيم من الورع والتقوى والاجتهاد ورفض السوىّ، وله مصنفات عديدة، وذكر واعنه اخبارا حميدة رحمه الله تعالى**''.

جبکہ علامہ عبدالحئی الحسینی نے ''نزھۃ الخواطر'' میں شیخ متقی رحمۃ اللہ علیہ کو ''الشیخ الامام العالم الکبیر المحدث'' جیسے بلند القاب سے یاد کیا ہے۔

جبکہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''زاد المتقین'' اور ''اخبار الاخیار'' میں آپ کے فضائل و مناقب، محاسن و کمالات، علمی مقام اور جلالت شان کا بہت مفصل، مبسوط اور جامع تذکرہ کیا ہے۔

چند مشہور اور نامور تلامذہ:

شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ اور تلامذہ میں نامور علماء، محدثین، فقہاء اور صوفیائے کرام کے نام نظر آتے ہیں۔ آپ کے حلقۂ درس سے مستفید ہونے والوں کی ایک طویل فہرست ہے، جن میں محدث دیار ہند شیخ جمال الدین محمد بن طاہر محدث پٹنی رحمۃ اللہ علیہ (۹۸۶ھ/۱۵۷۸ء) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۰۵۲/۱۶۶۲ء) شیخ عبدالوہاب متقی، شیخ رحمت اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ عبداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔

مختلف اسلامی علوم پر گراں قدر تصانیف:

حضرت شیخ علی المتقی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات اور تصانیف کا دائرہ خاصا وسیع ہے، تفسیر، حدیث اور تصوف ان کے خاص موضوع رہے، موصوف دیار ہند کے کثیر التصانیف علماء میں سے ہیں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد رسائل اور کتابیں تصنیف کی ہیں، جو سالکان طریقت و طالبان آخرت کے لئے وقت کا بہترین سرمایہ اور درستی احوال کے لئے بہت معاون و مددگار ہیں، ان کی چھوٹی بڑی عربی تصنیفات و تالیفات کی مجموعی تعداد سو سے متجاوز ہے، ان کی سب سے پہلی تصنیف ''رسالہ تبیین الطرق'' اور دوسری ''مجموعہ حکم کبیر'' ہے۔ یہ بہت جامع کتاب ہے، جو کچھ تصوف کی کتابوں میں مذکور ہے اس کا یہ خلاصہ اور آیات و احادیث و اقوال مشائخ کی جامع ہے''۔

حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں مندرجہ ذیل کتب قابل ذکر ہیں:

- ......**البرهان الجلى فى معرفة الولى**
- ......**البرهان فى علامات مهدى آخر الزمان**
- ......**الفصول شرح جامع الاصول**
- ......**المواهب العلية فى جمع الحكم القرآنية والحديثية**
- ......**ارشاد العرفان وعبارة الايمان**
- ......**النهج الاتم فى ترتيب الحكم**

- الوسيلة الفاخرة في سلطة الدنيا والآخرة
- الرق المرقوم فی غايات العلوم
- تلقين الطريق فی السلوک لما الهمه الله سبحانه
- جوامع الكلم فی المواعظ والحكم
- شؤن المنزلات
- شمائل النبی صلی الله عليه وسلم
- غاية العمال فی سنن الاقوال
- كنز العمال فی سنن الاقوال والافعال
- منهج العمال فی سنن الاقوال
- مختصر النهايه
- نعم المعيار والمقياس لمعرفة مراتب الناس
- هداية ربی عند فقد المربی

''کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال''

ایک عظیم علمی کارنامہ:

''کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال'' حضرت شیخ علی متقی رحمہ اللہ کا عظیم علمی اور دینی کارنامہ ہے، احادیث نبوی کے اس مبسوط، جامع اور مقبول ومعتمد اول کتاب کو ہر دور میں عظمت ومقبولیت اور شہرت حاصل رہی ہے۔ یہ احادیث نبوی ﷺ کا جامع ترین وہ عظیم مجموعہ ہے جسے شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (۹۱۱ھ/۱۵۰۵ء) کی شہرۂ آفاق کتاب ''جمع الجوامع'' جسے ''الجامع الکبیر'' اور ''جامع المسانید'' کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے، فقہی ابواب پر مرتب کیا، جس کے متعلق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے۔

''حق بات یہ ہے کہ اس کتاب پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ متقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں کیسا کام کیا اور کیا خدمات انجام دی ہیں۔ یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ سنن واحادیث کے معانی، اس کے ادراک وترتیب اور الفاظ کے سمجھنے میں انہیں کیسی بصیرت حاصل تھی۔

موصوف مزید لکھتے ہیں: ''بعدازاں شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ایک انتخاب کیا، جس میں بیشتر مکررات کو حذف کیا، جس سے وہ نہایت درجہ واضح ومنقح کتاب بن گئی ہے''۔

دسویں صدی ہجری کے مشہور محدث شیخ ابوالحسن بکری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عالم پر احسان ہے، انہوں نے ''جمع الجوامع'' جیسی جامع اور مبسوط کتاب لکھ کر احادیث نبوی ﷺ کے ذخیرے کو یکجا مرتب اور مدون کر کے عظیم خدمت انجام دی۔ جبکہ علامہ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کا علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ پر احسان ہے کہ انہوں نے ''کنز العمال'' جیسی مقبول ومعتمد اول کتاب مدون فرمائی۔

''جمع الجوامع'' کنز العمال کا بنیادی ماخذ ومرجع

''کنز العمال'' کی عظمت واہمیت جاننے کے لئے اس کے اصل منبع ومصدر ''جمع الجوامع'' کی عظمت واہمیت سے واقفیت ضروری ہے۔
''جمع الجوامع'' کے مؤلف علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نامور مؤلف، بلند پایہ مفسر محدث، فقیہ، ادیب، شاعر، مورخ اور لغوی ہی نہ تھے بلکہ اپنے عہد کے مجدد بھی تھے، یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ نویں صدی ہجری کے بعد سات علوم (۱) تفسیر (۲) حدیث (۳) فقہ (۴) نحو (۵) معانی (۶) بیان (۷) علم بدیع جن میں علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو اجتہاد کا دعوی تھا، اسلامی دنیا کی کسی زبان میں ایسی کوئی کتاب نہیں مل سکے گی، جس میں سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کسی کتاب کا حوالہ موجود نہ ہو۔ علامہ موصوف کی شخصیت افادۂ علمی، وسعت نظر، کثرت معلومات، کثرت تالیفات اور استحضار علم میں مثالی شخصیت اختیار کرگئی تھی۔
میرے والد گرامی معروف محقق مولانا ڈاکٹر محمد عبدالحلیم چشتی ''تذکرۂ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ'' میں لکھتے ہیں: ''مشرق ومغرب میں کہیں کسی زبان میں آج کوئی بڑے سے بڑا دانش ور ومحقق جو اسلامی علوم، حدیث، تفسیر، فقہ، اصول، رجال، سیر، نحو ولغت اور اسلامی تاریخ کسی موضوع پر قلم اٹھائے، اسے علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیفات سے استفادہ کئے بغیر چارہ نہیں، یہ ان کا ایسا علمی فیضان ہے جو کم ہی کسی کو نصیب ہوا ہے''۔

کتب حدیث میں ''جمع الجوامع'' کا مقام ومرتبہ

مختلف اسلامی علوم پر ساڑھے پانچ سو سے زائد کتب کے مصنف علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تمام تالیفات میں ''جمع الجوامع'' کو کیا مقام ومرتبہ حاصل ہے؟ اس کا اندازہ اس امر سے کیا جاسکتا ہے کہ ''جمع الجوامع'' علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیفات میں علمی شاہکار کی حیثیت رکھتی ہے، موصوف نے اس کے سوا اگر کوئی اور کتاب نہ لکھی ہوئی تو تنہا یہ ایک کتاب ہی ان کی شہرت وبقا اور جلالت علمی کے لئے کافی تھی۔ ''جمع الجوامع'' امت مسلمہ پر ان کا بہت بڑا احسان ہے۔

شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان

خود شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے:
"انی وقفت علی کثیر مما دونه الائمة من کتب الحدیث، فلم ارفیها اکثر جمعا ولا اکبر نفعا من کتاب "جمع الجوامع" الذی الفه الامام العلامة عبد الرحمن جلال الدین السیوطی رحمة الله علیه سقی الله ثراه وجعل الجنة مثواه حیث جمع فیه من الاصول الستة وغیرها الآتی ذکرها عند رموز الکتاب وأودع فیه من الاحادیث الوفا ومن الآثار صنوفا واجاده مع کثرة الجدوی وحسن الافادة".
ائمۂ فن حدیث نے جو بہت سی کتابیں مدون کی ہیں، ان پر میری نظر ہے، میں نے ان میں سے ''جمع الجوامع'' ہے جسے علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالی ان کی قبر کو ٹھنڈا رکھے اور جنت میں انہیں اعلی مقام عطا فرمائے، اس میں صحاح ستہ اور دوسری کتابیں جن کی علامتیں انہوں نے بتائیں ہیں، سب ہی جمع کردی ہیں، اس میں مختلف اصناف کی ہزارہا احادیث وآثار یکجا کیے ہیں کتاب کو خوب سے خوب تر اور مفید بنایا ہے۔ اس کتاب کی جامعیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ علامہ سیوطی نے پچاس سے زیادہ حدیث کی کتابوں سے اسے مرتب کیا ہے، اور کوئی موضوع حدیث اس میں نقل نہیں فرمائی۔

''جمع الجوامع'' کی انفرادیت اور عظمت ومقبولیت:

جبکہ حافظ سید عبدالحی کتانی ''فہرس الفہارس والاثبات'' میں لکھتے ہیں
''علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کی اہم اور عظیم تالیفات میں سے جو مسلمانوں پر ان کے عظیم احسانات میں سے ہے ان کی کتاب جامع صغیر ہے، اور اس سے زیادہ مبسوط'' جامع کبیر''، ''جمع الجوامع'' ہے، جس میں ہزاروں کی تعداد میں احادیث نبویہ ﷺ کو حروف معجم پر مرتب کیا ہے اور یہی دونوں وہ واحد معجم ہیں جو آج مسلمانوں میں متداول اور رواج پذیر ہیں۔
جن سے وہ نبی اکرم ﷺ کے فرامین کو پہچانتے ہیں۔ ان کی تخریج کرنے والوں کو جانتے، احادیث کے مرتبہ ومقام کا فی الجملہ علم حاصل کرتے ہیں۔
علامہ شیخ صالح عقیلی نے اپنی کتاب ''العلم الشامخ'' میں اظہار حیرت کے بعد لکھا ہے کہ کوئی بھی محدث رسول اللہ ﷺ کی تمام احادیث یکجا جمع کرنے کے درپے نہیں ہوا، یہ سعادت شاید اللہ تعالیٰ نے بعض متاخرین علماء کے لیے مقدر فرمائی تھی، اس نے یہ اعزاز وشرف علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کو بخشا۔ اور انہی کو اس کا اہل بنایا، اس اہم کام میں ان کا کوئی سہیم وشریک قریب دکھائی نہیں دیتا۔
جیسا کہ علامہ سیوطی اپنی کتاب ''جمع الجوامع'' میں نمایاں نظر آتے ہیں۔

جمع الجوامع کی وجہ تسمیہ اور سال تالیف:

''کنز العمال کا بنیادی ماخذ'' جمع الجوامع'' حدیث کی مبسوط کتابوں کی جامع ہے، اس لیے یہ ''جمع الجوامع'' اور'' جامع کبیر'' کے نام سے بھی موسوم ہے۔ بعض قرائن سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تالیف کا آغاز ۹۰۴ھ میں اور اختتام ۹۱۱ھ تک ہوا جو علامہ سیوطی کا سن وفات ہے، اس کی ترتیب وتدوین کا کام جاری رہا۔
''جمع الجوامع'' دو حصوں میں منقسم ہے، پہلے حصے میں قولی حدیثوں کو جمع کیا گیا ہے اور دوسرے حصے میں احادیث فعلی وغیرہ کا بیان ہے، علامہ سیوطی آغاز مقدمہ میں رقمطراز ہیں:
''جمع الجوامع کی قولی حدیثوں کا حصہ جن میں ہر حدیث کے اول لفظ کو حروف تہجی کی ترتیب سے احادیث کو نقل کیا گیا ہے کام پایۂ تکمیل کو پہنچا تو میں نے باقی حدیثوں کو جو اس شرط سے خالی تھیں یا قول وفعل دونوں کی جامع تھیں، یا سبب مراجعت وغیرہ پر مشتمل تھیں، انہیں جمع کرنا شروع کیا تا کہ یہ کتاب تمام موجود حدیثوں کی جامع بن جائے۔

احادیث نبوی ﷺ کا گراں قدر مجموعہ:

اس کتاب میں حافظ سیوطی نے تمام احادیث نبوی ﷺ کے حصر واستیعاب کا ارادہ کیا ہے، موصوف فرماتے ہیں:
''قصدت فی جمع الجوامع الاحادیث النبویة باسرها.''
میرا ارادہ تمام احادیث نبویہ کو ''جمع الجوامع'' میں جمع کرنا ہے۔ شیخ عبدالقادر شاذلی رحمہ اللہ المتوفی ۹۳۵ھ دیباچہ ''المجامع'' میں علامہ سیوطی سے روایت کرتے ہیں:

یقول اکثر مایوجد علی وجه الارض من الاحادیث النبویة القولیة والفعلیة مأتاالف حدیث ونیف فجمع المصنف منها مأة ألف حدیث فی هذا الکتاب یعنی ''الجامع الکبیر''.

موصوف فرماتے ہیں: روئے زمین پر زیادہ سے زیادہ جو قولی اور فعلی حدیثیں پائی جاتی ہیں، وہ دولاکھ سے متجاوز ہیں، علامہ سیوطی نے ان

میں سے ایک لاکھ حدیثیں اس کتاب یعنی ''جامع کبیر'' (جمع الجوامع) میں جمع کی ہیں۔

کنز العمال کی عظمت واہمیت:

''جمع الجوامع'' کی عظمت واہمیت اور جامعیت وافادیت اپنی جگہ مسلم ہے تاہم اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اس کی ترتیب ہرگز ایسی نہ تھی جس سے ہر خاص وعام کو پورا پورا فائدہ ہوسکتا، اس سے وہی حضرات مستفید ہوسکتے تھے اور ہوسکتے ہیں جنہیں متعلقہ حدیث کے راوی کا نام معلوم ہو، یا حدیث کا ابتدائی جزء یاد ہو، اس کے برعکس جنہیں ان باتوں کا علم نہیں، وہ کماحقہ کتاب کے استفادے سے قاصر ہیں۔ اس امر کا کماحقہ احساس ان کے معاصر عارف ہندی ومسند حرم شیخ علی المتقی کو ہوا، چنانچہ انہوں نے ''جمع الجوامع'' کو ابواب فقہ پر مرتب کیا۔

کنز العمال کی فقہی اسلوب میں تبویب وتدوین:

شیخ علی المتقی ''کنز العمال'' کی فقہی انداز میں تبویب وتدوین کا سبب بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

''لـكـن عاريا عن فوائدجليلة (منها)ان من اراد ان يكشف منه حديثا وهو عالم بمفهومه لايمكنه الا ان حفظ رأس الحديث ان كانا قوليا اور اسم راويه ان كان فعليا ومن لا يكون كذلك تعسرعليه ذلك.

ومـنـهـا ان مـن اراد ان يـحـفـظ ويـطـلـع على جميع احاديث البيع مثلا واحاديث الصلوة او الزكوة او غيرها، لم يمكنه ذلك ايضا، الا اذا قلب جميع الكتاب ورقة ورقة وهذا ايضا عسير جدا.

لیکن (جمع الجوامع) اہم فوائد سے خالی تھی، منجملہ ان کے یہ کہ جو کسی حدیث کے مفہوم سے واقف ہو اور وہ اسے تلاش کرنے کا خواہشمند ہو تو اس کے لیے اس متعلقہ حدیث کا نکالنا ممکن نہیں، ہاں اگر اسے اس حدیث قولی کا وہ کلمہ جس کی اسے تلاش ہے، یاد ہو، یا راوی کا نام اگر وہ حدیث فعلی ہے، تو پھر اس کی تلاش مشکل نہیں۔ اور جسے یاد نہ ہو اس کے لیے تلاش کرنا بہت مشکل ہے۔

انہی فوائد میں سے یہ ہے کہ جو یہ چاہے کہ خرید وفروخت، نماز یا زکوۃ وغیرہ کی تمام احادیث کا احاطہ کرے اور وہ ان سے واقف ہو تو اس کے لیے بھی یہ ممکن نہیں، مگر اس صورت میں کہ وہ (بالاستیعاب) پوری کتاب اور مکمل جلدوں کی ورق گردانی کرے اور یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔

مذکورہ بالا اسباب کی بناء پر شیخ علی متقی نے ''جمع الجوامع'' کے پہلے حصے ''جامع صغیر'' کو ابواب فقہ پر مرتب کیا، اور اس کا نام ''منہج العمال فی سنن الاقوال'' رکھا۔

بعدازاں علی متقی ہندی نے زوائد جامع صغیر کو ابواب فقہ پر ترتیب دیا اور اس کا نام ''الاکمال لمنہج العمال فی سنن الاقوال'' رکھا۔

پھر ان دونوں کو یکجا کر کے ''غایۃ العمال فی سنن الاقوال'' سے موسوم کیا۔ اور جب مولف موصوف نے کتاب کا ایک حصہ مکمل کرلیا تو ''جمع الجوامع'' کا دوسرا حصہ جو فعلی احادیث پر مشتمل تھا مرتب کیا، اور پوری کتاب کے ابواب کو ''جامع الاصول'' کی ترتیب کے مطابق حروف تہجی پر ترتیب دے کر اس کا نام ''کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال'' رکھا۔ اور ۹۵۷ھ میں گویا پوری کتاب ''جمع الجوامع'' کو ابواب فقہ پر مرتب کر کے اس سے استفادہ آسان کر دیا۔

عالم اسلام میں کنز العمال کی شہرت ومقبولیت:

شیخ علی متقی رحمہ اللہ کے اس کام اور عظیم خدمت کی بناء پر احادیث نبوی کے اس مبسوط، انتہائی اہم اور جامع ترین مجموعہ حدیث کو جسے ''کنز العمال'' کے نام سے جانا جاتا ہے، امت میں بے پناہ شہرت اور مقبولیت حاصل ہے، احادیث نبوی اور مدون کی گئی کتب میں اسے بے پناہ پذیرائی حاصل ہوئی۔ کتب حدیث میں اس کی عظمت واہمیت اور افادیت ہر سطح پر مسلم ہے، کتب حدیث میں حضرت شیخ علی متقی کے خلوص دینی

جذبے اور اس عظیم کام کی اہمیت نے اس کی شہرت اور مقبولیت کو چار چاند لگائے۔ متعدد ضخیم جلدوں پر مشتمل اس عظیم کتاب کو ذخیرۂ حدیث میں جو مقام حاصل ہے، وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں۔

''کنز العمال'' اسلامی دنیا سے متعدد بار شائع ہو چکی ہے۔ یہ پہلی مرتبہ مجلس دارۃ المعارف النظامیہ حیدر آباد دکن سے ۱۳۱۲ھ میں آٹھ ضخیم جلدوں میں مولانا وحید الزمان حیدر آبادی کی تصحیح سے شائع کی گئی تھی۔

۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء میں مطبع مجلس دائرہ المعارف العثمانیہ حیدر آباد دکن سے دوبارہ شائع ہوئی۔ بعد ازاں مؤسستہ الرسالہ بیروت سے شیخ بکر حیانی اور صفوۃ السقا کی تحقیق سے ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء میں ۱۶ ضخیم جلدوں میں شائع کی گئی۔ اس کے بعد کئی دیگر اداروں سے شائع ہو چکی ہے۔ اس سے متعلق تفصیل عبد الجبار عبد الرحمٰن کی کتاب ذخائر التراث العربی مطبوعہ جامعۃ البصرہ عراق اور مستشرق یوسف الیان سرکیس کی کتاب ''معجم المطبوعات العربیۃ والمعربۃ'' (مطبوعہ قاہرہ) میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

ندیم مرعشی اور اسامہ مرعشی نے ''کنز العمال'' کا انڈیکس ''المرشد الی کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال کے نام سے دو ضخیم جلدوں میں تیار کیا تھا، جسے مؤسستہ الرسالہ بیروت نے شائع کیا۔

کنز العمال کے اردو ترجمے کی ضرورت ہمیشہ محسوس کی جاتی رہی، صحاح ستہ اور احادیث نبوی کی بعض دیگر اہم کتب نہ صرف اردو بلکہ دنیا کی کئی زبانوں میں ترجمے کے بعد شائع ہو چکی ہیں، کنز العمال جیسی ضخیم اور کئی جلدوں پر مشتمل اس کتاب کو اردو کے قالب میں ڈھالنا، ترجمے کی تمام رعایتوں کو ملحوظ رکھنا اور اسے اعلیٰ معیار اور دیدہ زیب انداز میں شائع کرنا جس کی بدولت اس کی افادیت مزید عام ہو سکے بلاشبہ ایک عظیم علمی اور دینی خدمت ہے، میری معلومات کے مطابق ''کنز العمال'' کا بتمام وکمال اور کئی ضخیم جلدوں پر مشتمل اس عظیم ذخیرہ حدیث کا ترجمہ نہ صرف اردو بلکہ دنیا کی تمام عالمی زبانوں میں ہونا چاہئے اولین ترجمہ اس حوالے سے ملک کے معروف علمی واشاعتی ادارے ''دارالاشاعت'' کے مدیر محترم خلیل اشرف عثمانی لائق مبارکباد ہیں کہ انہوں نے یہ عظیم خدمت انجام دی۔ بارگاہ رب العزت میں دعاء ہے کہ اللہ عزوجل ''جمع الجوامع'' کے مولف علامہ جلال الدین سیوطی (جن کی کتاب کنز العمال کا بنیادی مرجع وماخذ ہے) مولف کتاب شیخ علی المتقی الھندی، مترجم، ناشر اور خود اس راقم الحروف کے لیے بخشش ومغفرت کا ذریعہ اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت کا وسیلہ بنائے۔'' کنز العمال کی شہرت ومقبولیت اور عظمت وافادیت کو مزید عام فرمائے۔ (آمین)

مولانا ڈاکٹر حافظ محمد ثانی، کراچی

۸ رجب المرجب ۱۴۳۰ھ

کتاب ایمان واسلام......الاقوال

کتاب اول......ایمان واسلام کے متعلق

اس میں تین ابواب ہیں۔

پہلا باب......ایمان واسلام کی حقیقی اور مجازی تعریف کے بیان

یہ باب چھ فصلوں پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل ایمان کی حقیقت کے بارے میں ہے۔

فصل اول......ایمان کی حقیقت

۱......ایمان یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ، جنت، جہنم اور میزان پر ایمان لاؤ، اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔ شعب الایما ن للبیھقی بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۲......ایمان یہ ہے کہ دل میں معرفت رکھو، زبان سے اقرار کرو اور اعضاء سے عمل بجالاؤ۔ طبرانی بروایت علی رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے......التعقبات ۲، التنزیہ ۱/۱۵۱، التنکیت والافادہ ۱۵، الجامع المصنف ۲۹، جنۃ المرتاب ۲۵۔

۳......اللہ عزوجل پر ایمان لانا زبان سے اقرار کرنے، دل سے یقین رکھنے اور اعضاء سے عمل بجالانے کا نام ہے۔

الالقاب للشیرازی، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۴......دل اور زبان سے ایمان حاصل ہوتا ہے اور جان و مال سے ہجرت۔ الاربعین لعبدالخالق بن زاھر الشحابی بروایت عمر رضی اللہ عنہ

تشریح:......یعنی ایمان دل کی تصدیق اور زبان کے ساتھ شہادتین کے اقرار سے حاصل ہوتا ہے۔ اور دیارِ کفر سے دیارِ اسلام کی طرف ہجرت جان اور مال کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔

۵......ایمان یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل، اس کے ملائکہ، اس کی کتابوں، اس سے ملاقات پر، اس کے رسولوں پر اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر ایمان لاؤ۔ بخاری، مسلم، ابن ماجہ، مسندا حمدبروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

چار باتوں کا حکم اور چار سے ممانعت

۶......میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں، میں تمہیں حکم کرتا ہوں اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان لانے کا۔ کیا تمہیں معلوم ہے اللہ عزوجل پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟ اللہ پر ایمان لانے کا مطلب ہے لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دینا۔ اور تمہیں حکم کرتا ہوں نماز قائم کرنے کا، زکوٰۃ ادا کرنے کا، رمضان کے روزے رکھنے کا، اور جہاد میں حاصل کردہ مالِ غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنے کا۔ اور تمہیں منع کرتا ہوں شراب کے لئے بنائے گئے ان چار برتنوں کو استعمال کرنے سے کدو کے برتن سے، کھجور کی جڑ کے

بنائے ہوئے برتن سے، سبز رنگ کے گھڑے سے، تارکول کے ساتھ ملمع سازی کئے ہوے برتن سے، ان باتوں کو ذہن نشین کرلو اور اپنے آس پاس لوگوں کو بھی خبردار کردو۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی نسائی. بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

فائدہ:......آپ ﷺ نے چار امور کے متعلق حکم کا وعدہ فرمایا تھا، لیکن پھر پانچ شمار کروائے اس کے جواب میں شارح بخاری علامہ ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: چونکہ مخاطبین وفد عبدالقیس تھے، جن کی کفار مضر سے جنگ چھڑی رہتی تھی۔ جس کی وجہ سے آپ ﷺ نے بطور زائد فائدہ کے اداء خمس کا حکم بھی فرمادیا۔ اور ان کی آمد کب ہوئی؟ اس کے متعلق قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وفد عبدالقیس فتح مکہ کے سال آپ ﷺ کے مکہ کی طرف کوچ فرمانے سے قبل آپ کی خدمت میں بغرض تعلیم اسلام حاضر ہوا تھا۔ اور ان کی تعداد کل چودہ تھی، جن کے اسماء گرامی کے لئے رجوع کیجئے۔ الدیباج لعبدالرحمن السیوطی: ج ١ ص ٢٤

الدبّاء...... عرب خشک کدّو کو اندر سے کھوکھلا کر کے اس میں شراب بناتے تھے جس سے شراب اچھی بنتی تھی، اسی کا نام حدیث میں الدباء استعمال کیا گیا ہے۔

النقیر...... اور کھجور کے تنے کی جڑ کو کھوکھلا کر کے اس میں بھی شراب سازی کرتے تھے۔ اس کا نام حدیث میں النقیر استعمال کیا گیا ہے۔ اور بقیہ دو قسم کے برتنوں پر سبز یا سرخ رنگ یا تارکول کی ملمع سازی کر کے ان میں شراب سازی کرتے تھے۔ اور در حقیقت یہ حکم شراب سے انتہائی درجہ احتیاط برتنے کے لئے دیا تھا۔ کیونکہ حرمتِ شراب کا حکم تازہ تازہ نازل ہوا تھا۔ کہ کہیں ان برتنوں سے دوبارہ شراب کی طرف دھیان نہ جائے۔ اسی وجہ سے جب عام مسلمانوں کے دلوں میں شراب کی نفرت اچھی طرح جاگزیں ہوگئی تو آپ ﷺ نے ان برتنوں کے استعمال کی عام اجازت مرحمت فرمادی۔ اب جمہور علماء ان برتنوں کی ممانعت کی تنسیخ کے قائل ہیں۔

٧......میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں، اللہ عزوجل کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اموال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرو۔ اور تمہیں منع کرتا ہوں شراب کے لئے بنائے گئے ان چار برتنوں کو استعمال کرنے سے کدّو کے برتن سے، سبز رنگ کے گھڑے سے، تارکول کے ساتھ ملمع سازی کیے ہوئے برتن سے، کھجور کی جڑ کے بنائے ہوئے برتن سے۔ مسنداحمد، مسلم، بروایت ابوسعید

٨......آدمی کے ایمان کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ یہ کہے: میں اللہ عزوجل کے ربّ ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوں۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

لذت ایمان نصیب ہونا

٩......جو شخص اللہ عزوجل کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے، محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوا، یقیناً اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا۔

مسنداحمد، مسلم، ترمذی بروایت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب

١٠......جس شخص نے تین کام انجام دے لئے، یقیناً اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا۔ محض ایک اللہ عزوجل کی عبادت کی، لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کیا، دل کی خوشی کے ساتھ ہر سال اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی۔ بوڑھا جانور دیا، نہ بے وقعت۔ مریضہ نہ بے مصرف۔ بلکہ اپنے اوسط درجہ کا مال دیا۔ بے شک اللہ تعالیٰ تم سے بہترین مال کا سوال کرتا ہے اور نہ ردّی مال کا حکم کرتا ہے اور نہ تمہیں اپنے نفسوں کی بڑائی جتانے کا حکم کرتا ہے۔ ابوداؤد بروایت عبداللہ بن معاویہ الغامری

الهرمة...... ایسی بوڑھی اونٹنی کو کہتے ہیں: جس کے دانت گر چکے ہوں اور اس کا لعاب منہ میں نہ ٹھہرتا ہو۔

الدَّرِنہ...... گھٹیا مال کو کہتے ہیں۔ اصل لفظ الدَّرِنہ ہی ہے۔ معاجمِ احادیث کی کتب میں اسی طرح مذکور ہے جبکہ بعض کتب میں الردیئہ لفظ ہے الشرط اللئیمہ ایسے بے کار و بے مصرف جانور کو کہتے ہیں جو بہت زیادہ چھوٹا ہو یا بہت بڑا۔ بکری کے انتہائی کمسن بچوں کو بھی کہتے ہیں۔

١١...... ایمان تمنا اور تزئین سے حاصل نہیں ہوتا، بلکہ ایمان تو وہ ہے جو دل میں راسخ ہو جائے۔ اور عمل اس کی تصدیق کرنے لگ جائے۔

ابن النجار، الفردوس للدیلمی رحمة اللہ علیہ، السنن لسعید بروایت انس رضی اللہ عنہ

حدیث میں تمنّا و تزئین سے مراد محض زبان سے ایمان کا اقرار کرنا مراد ہے۔ کیونکہ تمنّا قرآۃ کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ جیسے فرمان باری ہے اِذَا تَمَنّٰی الخ یعنی جب آپ ﷺ قرآن کی تلاوت فرماتے ہیں۔ سو حدیث بالا میں دل کی گہرائی میں ایمان کو راسخ کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ لیکن حدیث ضعیف ہے۔

١٢...... ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی اور کوئی بندہ ایمان کی حقیقت اس وقت تک نہیں پا سکتا، جب تک کہ یہ بات اچھی طرح نہ جان لے، کہ جو مصیبت اس کو پہنچی ہے وہ ہرگز چوک کرنے والی نہ تھی اور جو نہ پہنچی وہ ہرگز پہنچنے والی نہ تھی۔

مسند احمد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

الاکمال

١٣...... ایمان یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل، اس کے فرشتوں، اس کی کتاب اور اس کے نبیوں پر ایمان لاؤ، اور تقدیر پر ایمان لاؤ۔

النسائی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ وابوذر رضی اللہ عنہ

١٤...... ایمان یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل پر، یوم آخرت پر، فرشتوں پر، کتاب پر، نبیوں پر، موت پر، موت کے بعد زندہ کئے جانے پر ایمان لاؤ اور جنت، جہنم اور حساب و میزان پر ایمان لاؤ۔ اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔ پس جب تم نے یہ کام انجام دے دیا تو یقیناً ایمان لا چکے۔

مسند احمد، بروایت ابوعامر رضی اللہ عنہ وابومالک رضی اللہ عنہ، النسائی، بروایت انس رضی اللہ عنہ، ابن عساکر، بروایت عبدالرحمٰن ابن غنم رضی اللہ عنہ

١٥...... جس شخص میں چار باتیں ہوں گی، یقیناً مؤمن ہوگا۔ اور جو شخص تین باتوں پر ایمان لایا اور ایک کو چھوڑ دیا، بلاشبہ وہ کافر ہوگا۔ اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں محمد ﷺ اللہ کا رسول ہوں اور یہ کہ مرنے کے بعد اس کو ضرور اٹھایا جائے گا اور اچھی بری تقدیر پر بھی ایمان لائے۔ تمام، سمویہ، ابن عساکر، بروایت ابوسعید

١٦...... چار چیزیں ایسی ہیں کہ ان پر ایمان لائے بغیر آدمی ایمان کا مزہ نہیں چکھ سکتا۔

١...... اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں۔

٢...... میں اللہ کا رسول ہوں، جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے۔

٣...... یہ کہ اس کو ضرور مرنا ہے، پھر مرنے کے بعد ضرور اٹھایا جائے گا۔

٤...... اور ہر طرح کی تقدیر پر ایمان رکھے۔ ابن عساکر بروایت علی رضی اللہ عنہ

کونسا اسلام افضل ہے؟

١٧...... اسلام یہ ہے کہ تیرا دل اسلام لے آئے اور مسلمان تیری زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے محفوظ ہو جائیں۔ آپ سے پوچھا گیا! کون سا اسلام افضل ہے؟ آپ نے فرمایا! ایمان، دریافت کیا گیا! ایمان کیا ہے؟ فرمایا! ایمان یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لاؤ۔ دریافت کیا گیا! کون سا ایمان افضل ہے؟ فرمایا! ہجرت۔ دریافت کیا گیا! ہجرت کیا ہے؟ فرمایا! تم گناہوں کو چھوڑ دو۔ دریافت کیا گیا! کون سی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا! جہاد۔ دریافت کیا گیا! جہاد کیا ہے؟ فرمایا! جہاد یہ ہے کہ جب کفار سے تمہارا مقابلہ ہو، تم ان سے قتال کرو۔ دریافت کیا گیا! کون سا جہاد افضل ہے؟ فرمایا! جس جہاد میں مجاہد کا گھوڑا زخمی

ہوجائے اوراس کا خون بہہ جائے۔ پھران کے بعد دوعمل سب سے افضل ہیں۔ الا یہ کہ کوئی انہی جیساعمل کرے، مقبول حج یا عمرہ۔

مسنداحمد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت عمروبن عبسه، رجاله ثقات

١٨..... اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تم لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، اور بیت اللہ کا حج کرو اگر اس کے سفر کی وسعت ہو۔ مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی. بروایت عمر رضی اللہ عنه

١٩..... اسلام ظاہر میں ہوتا ہے اور ایمان دل میں۔ ابن ابی شیبه، بروایت انس رضی اللہ عنه

٢٠..... مثل راستہ کی علامات کے اسلام کی علامات اور سر اور دیگر اعضا بھی ہیں اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد ﷺ اللہ عزوجل کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور تمام روزے رکھنا۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابو الدرداء رضی اللہ عنه

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر

٢١..... اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ کی شہادت، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی. بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه

٢٢..... اس دین کی اصل اسلام ہے اور جو اسلام لے آیا، اس کی جان و مال محفوظ ہو گئے۔ اور اس دین کا ستون نماز ہے۔ اور اس کی سربلندی جہاد ہے، اس کو نہیں پا سکتا مگر افضل ترین آدمی۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت معاذ رضی اللہ عنه

٢٣..... اسلام ہر عیب سے پاک ہے۔ اور دین کی تین بنیادیں ہیں، جن پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے، جس نے ان میں سے ایک کو بھی ترک کیا وہ کافر ہے۔ اس کا خون حلال ہے۔ لاالٰہ الااللہ کی شہادت، فرض نماز، رمضان کے روزے۔ مسند ابویعلی، بروایت ابن عبّاس رضی اللہ عنه
مسند ابویعلی میں حضرت ابن عباس کی اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد حضرت ابن عبّاس کا یہ فرمان منقول ہے کہ بقیہ دو فریضے زکوٰۃ اور حج اگر وسعتِ مال کے باوجود ادا نہ کرے تو وہ بھی کافر ہے، مگر اس کا خون حلال نہیں۔ اور یہی روایت الطبرانی فی الکبیر میں حضرت ابن عبّاس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قرار دی گئی ہے۔ مگر اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کا اپنا موقوف قول مروی نہیں ہے۔

٢٤..... اے عدی ابن حاتم! اسلام لے آ: مأمون ہو جائیگا۔ شہادت دے اس بات کی کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اور ہر تقدیر پر، خواہ اچھی ہو یا بری، پسندیدہ ہو یا کڑوی کسیلی، ایمان لے آ۔ ابن ماجه، بروایت عدی ابن حاتم

٢٥..... اسلام نام ہے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے، بیت اللہ کا حج کرنے، رمضان کے روزے رکھنے اور جنابت سے غسل کرنے کا۔
ابوداؤد بروایت عمر رضی اللہ عنه

٢٦..... اسلام یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، فریضۂ زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو۔ بیت اللہ کا حج کرو۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابن ماجه، بروایت ابی هریره رضی اللہ عنه و ابی ذر رضی اللہ عنه

الاکمال

٢٧..... اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، لاالٰہ الااللہ کی شہادت، نماز اور رمضان کے روزے۔ جس شخص نے ان میں سے ایک کو بھی ترک کر دیا وہ کافر ہے۔ اس کا خون حلال ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عبّاس رضی اللہ عنه

٢٨..... اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ کی شہادت، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ اور جہاد اور صدقہ، عملِ صالح ہیں۔ الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه

٢٩..... اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، لا الٰہ الااللہ کی شہادت، اور اس بات کی شہادت کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں

اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ اور جہاد اور صدقہ عمل صالح ہیں۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۰......اسلام کی بنیاد اس چیز پر رکھی گئی ہے کہ **لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ** کی شہادت دی جاے اور جو کچھ آپ ﷺ اللہ کے پاس سے لائے ہیں، اس کا اقرار کیا جائے اور اس بات کا اقرار بھی کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو مبعوث فرمایا ہے، جہاد جاری ہے اور جب تک کہ مسلمانوں کی آخری جماعت آئے وہ بھی دجّال سے قتال کرے گی۔ ان کو اپنے مقصد سے کسی ظالم کا ظلم ہٹا سکے گا نہ کسی عادل کا عدل۔ وہ لاالٰہ الااللہ کہنے والے ہوں گے۔ پس ان کی، کسی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرنا۔ نہ ہی ان پر شرک کا حکم عائد کرنا۔ اور اسلام کی بنیاد تقدیر پر بھی ہے، کہ خواہ اچھی ہو یا بری، اس کے من جانب اللہ ہونے پر یقین رکھا جائے۔ ابن النجّار، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۱......میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا: اے محمد! اسلام کے دس حصے ہیں۔ اور خائب و خاسر ہو وہ شخص، جس کے پاس کوئی حصہ نہیں۔

پہلا!......لاالٰہ الااللہ کی شہادت ہے۔

دوسرا!......نماز ہے، اور وہ پاکیزگی ہے۔

تیسرا!......زکوٰۃ ہے اور وہ فطرت ہے۔

چوتھا!......روزہ ہے، اور وہ جہنم سے ڈھال ہے۔

پانچواں!......حج ہے۔ اور وہ شریعت ہے۔

چھٹا!......جہاد ہے، اور وہ غزوہ ہے۔

ساتواں!......امر بالمعروف ہے، اور وہ وفاداری ہے۔

آٹھواں!......نہی عن المنکر ہے، اور وہ حجت ہے۔

نواں!......جماعت ہے، اور وہ الفت ہے۔

دسواں!......اطاعت ہے، اور وہ حفاظت ہے۔

فوائد ابونعیم محمد بن احمدالعجلی. تاریخ قزوین للرّافعی من طریق اسحاق الدبری عن عبدالرّزاق عن معمر عن قتادہ عن انس رضی اللہ عنہ

۳۲......اسلام کے آٹھ حصے ہیں۔ اسلام ایک حصہ ہے۔ نماز ایک حصہ ہے۔ زکوٰۃ ایک حصہ ہے۔ بیت اللہ کا حج ایک حصہ ہے۔ جہاد ایک حصہ ہے۔ رمضان کے روزے ایک حصہ ہیں۔ امر بالمعروف ایک حصہ ہے۔ نہی عن المنکر ایک حصہ ہے۔ اور خائب و خاسر ہو وہ شخص، جس کے پاس کوئی حصہ نہیں۔

النسائی، بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حسّنہ. المسند لابی یعلی، الدارقطنی فی الافراد. الرافعی بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۳......اللہ تعالیٰ نے چار چیزیں اسلام میں فرض فرمائی ہیں، اگر کوئی صرف تین بجالائے تب بھی وہ اس کو کچھ فائدہ نہ پہنچا سکیں گے۔ حتیٰ کہ تمام پر پیرا عمل ہو۔! نماز، زکوٰۃ، رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج۔

الکبیر للطبرانی بروایت عمارۃ بن حزم وحسنّہ، مسنداحمدو البغوی بروایت زیادبن نعیم

۳۴......مثل راستہ کی علامات کے اسلام کی علامات ہیں۔ انہیں میں سے ہے! اللہ کی عبادت کرنا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا، بنی آدم کو سلام کرنا، اگر انہوں نے سلام کا جواب دیدیا تو فرشتے تم پر اور ان پر رحمت بھیجیں گے اور اگر انہوں نے سلام کا جواب نہ دیا تو فرشتے تم پر رحمت بھیجیں گے اور ان پر لعنت، یا ان کے لئے خاموش رہیں گے۔ اور جب گھر میں داخل ہو تو اہل خانہ کو بھی سلام کرو۔ اور جس سے کوئی ایک چیز کم ہوگی۔ یقینا

اسلام کے حصوں میں سے ایک حصہ اس سے چھوٹ گیا۔اور جس نے تمام کو چھوڑ دیا، بلاشبہ اس نے اسلام کو چھوڑ دیا۔

عمل الیوم واللیلة لابن السنی. الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت ابی هریرہ رضی اللہ عنه

۳۵.....میں تمہارے پاس خیر کے سوا کچھ نہیں لایا۔میں تمہارے پاس آیا ہوں کہ تم اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کرو۔لات اور عزیٰ بتوں کو چھوڑ دو۔دن اور رات میں پانچ نمازیں پڑھو۔سال بھر میں ایک ماہ رمضان کے روزے رکھو۔بیت اللہ کا حج کرو۔اپنے مالداروں سے اموال صدقات وزکوٰۃ وصول کرو اور اپنے فقراء کو دو۔مسند احمد بروایت، رجل من بنی عامر

۳۶.....اے عدی بن حاتم! اسلام لے آ مأمون ہو جائے گا۔دریافت کیا: اسلام کیا ہے؟ فرمایا: لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دو۔اور تقدیر پر ایمان لے آؤ، اچھی ہو یا بری، پسندیدہ ہو یا ناپسند۔ابن ماجه بروایت ابن عدی

عدی بن حاتم کے اسلام کا قصہ

۳۷.....اے عدی بن حاتم! اسلام لے آ، مأمون ہو جائے گا۔دریافت کیا! اسلام کیا ہے؟ فرمایا: تم اللہ عزوجل اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آؤ۔اور تقدیر پر ایمان لے آؤ، اچھی ہو یا بری، پسندیدہ ہو یا ناپسند۔اے عدی بن حاتم! قیامت قائم نہیں ہو سکتی.....حتیٰ کہ کسریٰ اور قیصر کے خزانے فتح ہوں۔اے عدی بن حاتم! ایک وقت آئے گا کہ ایک عورت حیرہ سے تنہا چل کر اس بیت اللہ کا طواف کرے گی۔اے عدی بن حاتم! قیامت قائم نہیں ہو سکتی.....حتیٰ کہ کوئی شخص مال سے بھرا تھیلا اٹھائے آئے گا اور کعبہ کا طواف کرے گا، مگر کوئی ایسا شخص نہ ملے گا جو اس مال کو قبول کرلے۔آخر کار وہ شخص اس تھیلے کو زمین پر مارتا ہوا پکارے گا! کاش!.....تو نہ ہوتا۔کاش!.....تو مٹی ہوتا۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه، الخطیب، ابن عساکر، بروایت عدی ابن حاتم

حدیث کا پس منظر

یہ عدی بن حاتم شروع میں اسلام سے سخت بیزار تھے، خود فرماتے ہیں: جب تک میں اسلام سے بہرہ مند نہ ہوا تھا آپ ﷺ کی ذاتِ گرامی سے متعلق میرے اندر سب سے زیادہ بغض بھرا ہوا تھا۔پھر جب حضور نے ایک لشکر ہماری طرف روانہ فرمایا تو میں وہاں سے فرار ہو کر سرزمین شام چلا گیا۔وہاں بھی یہ اطلاع موصول ہوئی کہ خالد بن ولید ہماری طرف متوجہ ہونے کو ہیں، تو میں وہاں سے فرار ہو کر سرزمین روم کی طرف کوچ کر گیا۔یہ تھے کہ اسلام سے اپنا دامن بچائے پھر رہے تھے۔مگر ہدایت ان کے مقدر میں لکھی جا چکی تھی۔لہٰذا فرماتے ہیں میں سرزمین روم میں تھا کہ میری پھوپھی میری تلاش میں وہاں پہنچ گئیں۔اور اپنی داستان سرائی کرتے ہوئے کہا اے عدی بن حاتم تم ہمیں چھوڑ کر یہاں پہنچ گئے اور ہم پر خالد بن ولید نے لشکر کشی کی اور ہم کو قیدی بنا کر حضور کی خدمت میں پہنچا دیا آپ ﷺ کا میرے پاس سے گزر ہوا تو میں نے عرض کیا اے محمد! میرے والد ہلاک ہو گئے اور میرے محسن مجھے چھوڑ گئے ہیں مجھے تو آزادی بخش دیجئے (آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے محسن کون ہیں؟ میں نے عرض کیا: عدی بن حاتم) آپ ﷺ نے فرمایا وہ تو اللہ اور اس کے رسول سے فرار ہونے والا ہے۔یہ کہہ کر آپ تشریف لے گئے اور مزید کوئی گفتگو نہ فرمائی تین یوم تک یہی مکالمہ رہا پھر آپ کے پاس کچھ مال پہنچا تو آپ نے مجھے یہ سواری جس پر میں سوار ہوں عنایت کی اور میں تمہارے پاس چلی آئی۔لہٰذا اے عدی بن حاتم تم محمد کے پاس چلو اور اسلام سے اپنے حصہ کا دامن بھر لو.....کہیں تمہاری قوم کا کوئی فرد اس نعمت کے حصول میں تم سے سبقت نہ لے جائے۔آخر میں ان کے اصرار پر لوٹ آیا۔جب میں مدینہ پہنچا تو لوگوں میں غلغلہ مچ گیا کہ عدی بن حاتم آ گئے (عدی بن حاتم آ گئے) میں حضور کی خدمت میں پہنچا آپ نے فرمایا: اے عدی بن حاتم تم اللہ اور اس کے رسول سے کیوں بھاگے پھر رہے ہو؟ میں نے عرض کیا میں اپنے دین کو لئے پھر رہا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہارے دین کو جانتا ہوں تم اسلام سے محض اس لئے اعراض کر رہے ہو کہ اسلام کے نام لیوا کس مپرسی اور غربتِ حالی کا شکار ہیں۔یاد رکھو.....ایک ایسا وقت ضرور آئے گا کہ اے عدی بن حاتم! قیامت قائم نہیں ہو سکتی (حتیٰ کہ

کسریٰ اور قیصر کے خزانے فتح ہوں۔ اے عدی بن حاتم! ایک وقت آئے گا کہ ایک عورت حیرہ سے تنہا چل کر اس بیت اللہ کا طواف کرے گی) اے عدی بن حاتم! قیامت قائم نہیں ہوسکتی...... حتیٰ کہ کوئی شخص مال سے بھرا تھیلا اٹھائے آئے گا اور کعبہ کا طواف کرے گا، مگر کوئی ایسا شخص نہ ملے گا جو اس مال کو قبول کرلے۔ آخر کار وہ شخص اس تھیلے کو زمین پر مارتا ہوا پکارے گا! کاش! (تو نہ ہوتا) کاش! تو مٹی ہوتا۔

آخر اللہ نے اپنے پیغمبر کے فرمان کو سچ کر دکھایا۔ اور جس اسلامی لشکر نے کسریٰ کے خزانے پر غارت گری کی میں بذات خود اس میں لشکر میں شریک تھا اور میں نے ایسی عورت کو بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا جس نے حیرہ کے دور دراز مقام سے تنِ تنہا چل کر بغیر کسی خوف وخطر کے کعبہ کا طواف کیا۔ اور خدا کی قسم آپ ﷺ کی تیسری بات بھی روزِ روشن کی صادق ہوگی اور ضرور مسلمانوں پر کشادگی کا ایسا وقت آئے گا کہ کوئی مال کو قبول کرنے والا نہ ملے گا۔ خلاصہ از المعجم الاوسط ج۶ ص ۳۶۰

۳۸...... اسلام یہ ہے کہ تم لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو، اگر اس تک جانے کی وسعت ہو۔ مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی ابن ماجہ۔ بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۳۹...... اسلام یہ ہے کہ تم اپنی ذات اللہ عزوجل کے سپرد کردو۔ اور شہادت دو کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور محمد ﷺ اللہ عزوجل کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ ماہ رمضان کے روزے رکھو۔ اور بیت اللہ کا حج کرو، اگر اس تک جانے کی وسعت ہو۔ اگر تم نے یہ کام سرانجام دے لئے تو تم مسلمان ہوگئے۔ مسند احمد، نسائی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ۔ مسند احمد، بروایت ابو عامر وابومالک رضی اللہ عنہما۔ نسائی، بروایت انس رضی اللہ عنہ۔ ابن عساکر بروایت عبدالرحمن بن غنم

۴۰...... اسلام یہ ہے کہ تم لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ بیت اللہ کا حج وعمرہ کرو۔ جنابت سے غسل کرو۔ وضو کامل طریقے سے کرو۔ رمضان کے روزے رکھو۔ ابن حبان، بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۴۱...... اسلام شہادت ہے اس بات کی کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں اللہ عزوجل کا رسول ہوں، اور یہ کہ تم اچھی بری تمام تقدیروں پر ایمان لاؤ۔ نسائی بروایت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ

۴۲...... اسلام یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، روزے رکھو، حج ادا کرو، امر بالمعروف، نہی عن المنکر بجالاؤ اور اپنے گھر والوں کو سلام کرو۔ جس نے کسی ایک چیز کو چھوڑ دیا، اس نے اسلام کا ایک حصہ چھوڑ دیا۔ اور جس نے سب کو چھوڑ دیا...... اس نے اسلام کو پسِ پشت ڈال دیا۔ ابن ماجہ، مستدرک، بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

اسلام کے دس حصے ہیں

۴۳...... اسلام کے دس حصے ہیں۔ اور نامراد ہوا وہ شخص جس کے پاس کوئی حصہ نہیں۔

پہلا...... لاالٰہ الا اللہ کی شہادت، اور یہ ملت ہے۔

دوسرا...... نماز اور یہ فطرت ہے۔ بمطابق منتخب کنز العمال خزانہ ہے۔

تیسرا...... زکوٰۃ ہے، اور وہ مال کی پاکیزگی ہے۔

چوتھا...... روزہ ہے، اور وہ جہنم کی آگ سے ڈھال ہے۔

پانچواں...... حج ہے، اور وہ شریعت ہے۔

چھٹا...... جہاد ہے، اور وہ غزوہ ہے۔

ساتواں...... امر بالمعروف ہے، اور وہ وفاداری ہے۔

آٹھواں...... نہی عن المنکر ہے، اور وہ حجت ہے۔

نواں......جماعت مسلمین ہے،اوروہ الفت ہے۔

دسواں......اطاعت ہے،اوروہ حفاظت ہے۔الطبرانی فی الکبیروالاوسط، بروایت ابن عبّاس رضی اللہ عنہ

اس روایت میں ایک راوی حامد بن آدم المروزی ہیں، جوواضع حدیث ہیں۔

۴۴......اسلام ظاہر میں ہوتا ہے اور ایمان دل میں۔اورتقویٰ دل میں،دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔

مسند احمد، نسائی، مسند ابی یعلی، بروایت انس رضی اللہ عنہ اس حدیث کوصحیح قرار دیا ہے۔

۴۵......آگاہ رہو! شاید تم اس سال کے بعد مجھے نہ دیکھ سکو۔اپنے پروردگار کی عبادت بجالاؤ،پنجگانہ نماز ادا کرتے رہو، ماہ رمضان روزے رکھو، بیت اللہ کا حج کرو، دل کی خوشی کے ساتھ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرتے رہواور جب تمہیں کوئی حکم دوں، بجالاؤ۔(بمطابق منتخب کنز العمال)!اپنے حاکم کا حکم بجالاؤ۔اپنے پروردگار کی جنّت میں داخل ہوجاؤ گے۔محمد بن نصر، بروایت ابوامامہ رضی اللہ عنہ

۴۶......کیا تم نہیں سنتے؟اپنے پروردگار کی عبادت کرو،پنجگانہ نماز ادا کرو، ماہِ صیام کے روزے رکھو،اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو،اور جب تمہیں کوئی حکم دوں، بجالاؤ(بمطابق منتخب کنز العمال)اپنے حاکم کا حکم بجالاؤ۔اپنے پروردگار کی جنّت میں داخل ہوجاؤ گے۔

مسند احمد، ابن منیع، ابن حبّان، الدار قطنی، مستدرک، سنن سعید ابن منصور، بروایت ابوامامہ رضی اللہ عنہ

۴۷......تم اللہ عزوجل کی عبادت کرو،اس کے ساتھ کسی کوشریک نہ ٹھہراؤ،نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو،اور یادرکھو ہر مسلمان کی جان ومال مسلمان پر حرام ہے۔اے حکیم بن معاویہ!یہ تمہارا دین ہے،تم جہاں بھی ہوتمہیں کافی ہوگا۔

ابن ابی عاصم والبغوی، الطبرانی فی الکبیر، مستدرک، بروایۃمعاویۃ بن حکیم عن معاویۃ النمیری عن ابیہ

اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضوراکرم ﷺ سے دریافت کیا تھا!یارسول اللہ! آپ کے پروردگار نے آپ کوکس چیز کے ساتھ مبعوث فرمایا؟ تب آپ نے مذکورہ بالا جواب مرحمت فرمایا تھا۔

۴۸......کہو!میں نے اپنی ذات کواللہ عزوجل کے سپرد کیا اوراس کے لئے یکسوہوا،اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو،اور جان رکھو!ہر مسلمان کی جان ومال مسلمان پر حرام ہے۔دونوں بھائی بھائی ہیں، باہم مددگار ہیں۔اور یادرکھو! کسی مشرک کے مسلمان ہوجانے کے بعد،اللہ تعالیٰ اس کے کسی عمل کواس وقت تک قبول نہیں کرتے......تاوقتیکہ وہ مشرکوں سے علیحدہ ہوکرمسلمانوں سے نہ آملے۔

نسائی، مستدرک، بروایت بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ ان صحابی نے حضوراکرم ﷺ سے اسلام کی علامات دریافت کی تھیں،تب آپ ﷺ نے مذکورہ بالا جواب مرحمت فرمایا تھا۔

۴۹......تم شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔اورمحمد ﷺ اللہ کے بندے اوراس کے رسول ہیں۔اور تمہارے نزدیک اللہ اوراس کا رسول ان کے ماسواہر ایک سے زیادہ محبوب ہوں۔اور یہ کہ تمہیں آگ میں جل جانا اس سے کہیں زیادہ محبوب ہوکہ تم اللہ کے ساتھ کسی کوشریک ٹھہراؤ،اورکسی سے بھی خواہ وہ صاحب قرابت ہواللہ ہی کے لئے محبت کرو۔پس جب تم اس حال کو پہنچ جاؤ گے تویقیناً ایمان تمہارے دل میں یوں داخل ہوجائے گا،جس طرح کہ تپتے دن میں پیاسے کوپانی سے محبت ہوجاتی ہے۔

مسند احمد، بروایت ابورزین العقیلی

اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ حدیث کے راوی صحابی نے حضوراکرم ﷺ سے دریافت فرمایا تھا کہ ایمان کیا چیز ہے؟ تب حضوراکرم ﷺ نے مذکورہ بالا جواب مرحمت فرمایا تھا۔اور کیا ہی خوب فرمایا تھا۔

۵۰......تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کوشریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو۔حج اور عمرہ کرو۔امیر کی بات سنواوراس کی اطاعت کرو۔اور تم ظاہر کے مکلف ہو،لہٰذا کسی کے اندرونی معاملات کی ٹوہ میں نہ پڑو۔

ابن حبّان، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

پس منظر! ایک شخص نے عرض کیا تھا! یارسول اللہ...... مجھے نصیحت فرمائیے: تو آپ ﷺ نے مذکورہ بالا بات ارشاد فرمائی تھی۔

۵۱...... کیا تم جانتے ہو یہ کون ہیں؟ یہ جبرئیل علیہ السلام ہیں۔ تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے ہیں۔ ان کی باتوں کو محفوظ کرلو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے (جب سے یہ میرے پاس آنا شروع ہوئے ہیں کبھی بھی مجھ پر مشتبہ نہیں ہوئے) سوائے اس مرتبہ کے۔ اور اس مرتبہ میں نے ان کو اس وقت پہچانا جب وہ منہ موڑ کر چل دیئے۔ ابن حبان بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس اکثر و بیشتر حضرت دحیہ کلبی کی شکل میں تشریف لاتے تھے۔ اور جب بھی تشریف لاتے آپ ﷺ روز روشن کی مانند ان کو جان لیتے۔ مگر اس مرتبہ نہ پہچان سکے۔ اور یہ وہی مشہور واقعہ ہے، جس میں حضور نے مشہور حدیث حدیثِ جبرئیل ارشاد فرمائی تھی۔

فصل دوم...... ایمان کے مجازی معنی اور ایمان کے حصے

۵۲...... ایمان کے ستر سے کچھ زائد حصے ہیں۔ سب سے افضل لاالٰہ الااللہ، اور سب سے ادنی راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا ہے۔ اور حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۳...... ایمان کے ستر سے کچھ زائد حصے ہیں۔ اور حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ بخاری بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۴...... ایمان کے چونسٹھ دروازے ہیں۔ ترمذی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۵...... اللہ تعالیٰ کے ایک سو سترہ اخلاق ہیں۔ اگر کوئی ایک اخلاق کے ساتھ بھی متصف ہو گیا، جنت میں داخل ہوگا۔

مسند ابویعلی عن عثمان بن عفّان رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

۵۶...... ایمان کے ستر سے کچھ زائد دروازے ہیں، اور سب سے ادنی راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا ہے۔ اور سب سے اعلیٰ لاالٰہ الااللہ ہے۔

ترمذی، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۷...... ایمان صبر اور فیاضی کا نام ہے۔ مسند ابویعلی، الطبرانی فی الکبیر، فی مکارم الاخلاق بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۵۸...... ایمان حرام اشیاء اور نفسانی خواہشات سے عفّت اور پاکدامنی کا نام ہے۔ الحلیہ لابی نعیم بروایت محمد ابن نضر الحارثی مرسلاً

۵۹...... ایمان اور عمل دو بھائی ہیں، دونوں ایک چیز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی ایک کو دوسرے کے بغیر قبول نہ فرمائیں گے۔

السنّة لابن شاهین، بروایت علی رضی اللہ عنہ

اس لئے کہ ایمان جو تصدیقِ قلبی کا نام ہے عمل کے بغیر بے فائدہ ہے۔ اور ایمان جو تصدیقِ قلبی کا نام ہے اس کے بغیر عمل کا فائدہ متصور ہی نہیں ہوسکتا۔

۶۰...... ایمان اور عمل دو ساتھی ہیں کوئی ایک دوسرے کے بغیر درست نہیں رہ سکتا۔ ابن شاہین بروایت محمد بن علی، مرسلاً

۶۱...... ایمان دو نصف حصوں کا نام ہے، نصف صبر میں ہے اور نصف شکر میں۔ شعب الایمان للبیہقی، بروایت انس رضی اللہ عنہ

لوگوں کی دو قسمیں ہیں نعمت و آسائش کے پروردہ، ان کے لئے شکر باعثِ اجر ہے۔ اور مشقت و مصیبت کے آزردہ، ان کے لئے صبر باعثِ اجر ہے۔

۶۲...... جب تم میں سے کسی سے اس کے بھائی کے بارے میں پوچھا جائے کہ کیا وہ مؤمن ہے؟ تو اس کو اس کے ایمان میں شک نہ کرنا چاہئے۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت عبداللہ بن زید الانصاری رضی اللہ عنہ

۶۳...... سب سے سلامت اسلام والا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ ابن حبّان بروایت جابر رضی اللہ عنہ حدیث صحیح ہے۔

۶۴.....سب سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔مستدرک، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۶۵.....سب سے اعلیٰ ایمان یہ ہے کہ انسانیت تجھ سے مامون ہوجائے اور سب سے اعلیٰ اسلام یہ ہے کہ انسانیت تیرے ہاتھ اور تیری زبان سے محفوظ ہوجائے اور سب سے اعلیٰ ہجرت یہ ہے کہ تم برائیوں کو چھوڑ دو اور سب سے اعلیٰ جہاد یہ ہے کہ تم شہید ہوجاؤ اور تمہارا گھوڑا زخمی ہوجائے۔

الطبرانی الاوسط، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

ابن النجار نے بھی اپنی تاریخ میں اس کو روایت کیا ہے، اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے: اور سب سے اعلیٰ زھد یہ ہے کہ اپنی روزی پر تمہارا دل مطمئن ہو اور سب سے اعلیٰ دعا یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے دین و دنیا کی عافیت کا سوال کرو۔

۶۶.....سب سے افضل ایمان یہ ہے کہ تمہیں یقین ہوجائے کہ تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے۔

الطبرانی فی الکبیر، الحلیہ لابی نعیم بروایت عبادہ بن الصامت

مضمونِ حدیث بلاشبہ ایک وقیع بات پر مشتمل ہے، لیکن اس کے ایک راوی پر کلام کیا گیا ہے۔

۶۷.....ایمان کا افضل درجہ یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل ہی کے لئے محبت کرو، اللہ عزوجل ہی کے لئے نفرت کرو، اپنی زبان کو اللہ عزّ وجلّ کے ذکر میں رطب اللسان رکھو، اور جو چیز اپنے لئے پسند کرو دوسروں کے لئے بھی وہی پسند کرو اور جو چیز اپنے لئے ناپسند کرو دوسروں کے لئے بھی وہ ناپسند کرو اور اچھی بات کہو ورنہ خاموش رہو۔الکبیر للطبرانی، بروایت معاذبن جبل رضی اللہ عنہ

۶۸.....ایمان کی پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر کسی شخص میں ان میں سے کوئی نہ ہو تو اس کا ایمان ہی نہیں، حکم الٰہی کے آگے سرِ تسلیم خم کرنا، فیصلہ الٰہی پر راضی برضا رہنا، اپنے آپ کو اللہ عزوجل کے سپرد کرنا، اللہ عزوجل پر بھروسہ کرنا، مصیبت کے پہلے جھٹکے میں صبر کرنا۔

البزار بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

عدم ایمان سے کلیۃً ایمان کی نفی نہیں ہے، بلکہ ایمان کامل کی نفی ہے۔اور مصیبت کے پہلے جھٹکے میں صبر کرنا یہ فرمان رسول ایک عورت کو صبر کی تلقین کے وقت بھی ارشاد ہوا تھا۔جس کے متعلق علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایۃ الاحکام اور مسلم میں محض صدمہ کا ذکر ہے۔اس صورت میں ہر مرتبہ صدمہ کے تازہ ہونے پر اجر ہوگا۔لیکن کامل اجر پہلے صدمہ کے وقت ہی ہوگا۔

۶۹.....ایمان کی بلندی چار باتوں میں ہے حکم الٰہی پر صابر رہنا، تقدیر پر راضی رہنا، اخلاص کے ساتھ اللہ عزوجل پر توکل کرنا اور پروردگار کا فرماں بردار رہنا۔الحلیہ لابی نعیم، سنن سعید ابن منصور، بروایت ابو الدردا رضی اللہ عنہ

۷۰.....تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کے نزدیک میری ذات، اس کی اولاد، اس کے والد اور تمام انسانیت سے زیادہ محبوب نہ ہوجائے۔مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

ایمان کی نفی سے کمالِ ایمان کی نفی مراد ہے۔

۷۱.....قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے.....تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کے نزدیک میری ذات، اس کی اولاد، اور اس کے والد سے زیادہ محبوب نہ ہوجائے۔مسند احمد، بخاری، مسند ابی یعلی، بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۷۲.....جس شخص میں تین باتیں ہوں گی، یقیناً ایمان کا ذائقہ چکھے گا.....اللہ اور اس کے رسول سے زیادہ کوئی چیز اس کو محبوب نہ ہو۔اپنے دین سے پھرنے کی بجائے آگ میں جل جانا اس کو محبوب ہو۔اور کسی سے محبت کرے تو اللہ عزوجل کے لئے اور نفرت کرے تو اللہ عزوجل کے لئے۔

سمویہ، الکبیر للطبرانی، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۷۳.....الاکمال ایمان کا افضل درجہ یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل ہی کے لئے محبت کرو، اللہ عزوجل ہی کے لئے نفرت کرو اور اپنی زبان کو اللہ عزّ وجلّ کے ذکر میں رطب اللسان رکھو۔ابن مندہ، ایاس ابن سھل الجھنی

۷۴.....افضل ایمان صبر اور فیّاضی کا نام ہے۔التاریخ للبخاری، من حدیث عبیدبن عمیرعن ابیہ، الدیلمی، عن معقل بن یسار

۷۵.....افضل ایمان اچھا اخلاق ہے۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت، عمرو بن عبسہ

۷۶.....افضل اسلام والا وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ. الطبرانی فی الکبیر، بروایت عمرو بن عبسہ. ابو داؤد الطیالسی، الدارمی، عبدبن حمید، مسند ابی یعلی، الطبرانی فی الاوسط والصغیر بروایت جابر رضی اللہ عنہ. الطبرانی فی الکبیر، بخاری ومسلم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۷.....افضل اسلام والا وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔اور سب سے کامل ایمان والا شخص وہ ہے، جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور سب سے اچھی نماز وہ ہے جس میں قیام طویل ہو۔اور سب سے افضل صدقہ تنگدست شخص کا ہے۔

ابن نصر بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۷۸.....اللہ تعالیٰ کے ایک سوستر ہ اخلاق ہیں۔اگر کوئی ایک اخلاق کے ساتھ بھی متصف ہوگیا، جنّت میں داخل ہوگا۔

ابو حامد بروایت عثمان رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

۷۹.....اللہ تعالیٰ کے ایک سوستر ہ اخلاق ہیں۔اگر کوئی ایک اخلاق کے ساتھ بھی متصف ہوگیا، جنّت میں داخل ہوگا۔

ابو داؤد الطیالسی، الحکیم، مسند ابی یعلی، بروایت عثمان رضی اللہ عنہ

یہ حدیث ضعیف ہے۔بحوالۂ کلام بالا۔

۸۰.....اللہ عزوجل کی ایک سبز زبرجد کی لوح مبارک ہے، جو عرش کے نیچے رکھی ہے۔جس میں لکھا ہے!
''میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہوں میں نے تین سو دس سے کچھ اوپر خلق پیدا کیے جو شخص ان میں سے کوئی ایک خلق کے ساتھ اور لا الٰہ الا اللہ کی شہادت کے ساتھ آئے گا جنت میں داخل ہوگا۔''

الطبرانی فی الاوسط وابو شیخ فی العظمۃ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

توحید کا اقرار کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہونا

۸۱.....اللہ تعالیٰ کے تین سو پندرہ اوصاف ہیں۔اور رحمٰن کی ذات فرماتی ہے: میری عزّت کی قسم! میرا کوئی بندہ میرے پاس اس حال میں آئے کہ ان اوصاف میں میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو اس کو جنّت میں ضرور داخل کروں گا۔الحکیم: بروایت ابوسعید

۸۲.....رحمٰن عزوجل کے سامنے ایک لوح مبارک ہے جس میں تین سو پندرہ اوصاف ہیں رحمٰن فرماتے ہیں میری عزّت وجلال کی قسم میرا کوئی بندہ ان اوصاف میں میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہوا آئے تو وہ یقیناً جنّت میں داخل ہوگا۔عبد بن حمید: بروایت ابو سعید

۸۳.....ایمان تین سو تیس اوصاف کا نام ہے۔اگر کوئی ایک کے ساتھ بھی متصف ہوگیا تو جنّت میں داخل ہوگا۔

الطبرانی فی الکبیر والاوسط، ابن حبّان، ابن النجّار بروایۃ المغیرہ بن عبدالرحمٰن بن عبید عن ابیہ عن جدہ

۸۴.....ایمان کے ستّر یا بہتر دروازے ہیں سب سے اعلیٰ لا الٰہ الا اللہ ہے اور سب سے ادنیٰ راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا ہے اور حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ابن حبّان، بروایۃ المغیرہ بن عبدالرحمٰن بن عبید عن ابیہ عن جدہ وضعّف

۸۵.....آدمی مؤمن نہیں ہوسکتا.....حتیٰ کہ اس کا دل اس کی زبان کے برابر نہ ہوجائے اور اس کی زبان دل کے برابر نہ ہوجائے۔اور اس کا عمل اس کے قول کی مخالفت نہ کرے۔اور اس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے محفوظ نہ ہوجائے۔ابن بلال فی مکارم الاخلاق

۸۶.....یقیناً ایمان اسی شخص کے دل میں ٹھہرتا ہے جو اللہ عزوجل سے محبت رکھتا ہے۔

الدیلمی، ابن النجار بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

٨٧..... ایمان مجرّد ہے اس کی زینت حیا ہے اس کا لباس تقویٰ ہے اس کا سرمایہ عفت ہے۔

ابن النجار بروایت ابو هریره رضی الله عنه. الخرائطی فی مکارم الاخلاق بروایت وهب ابن منبه

٨٨..... تین چیزیں ایمان سے تعلق رکھتی ہیں۔ تنگدستی میں خرچ کرنا، عالم کو سلام کرنا اور اپنے نفس سے انصاف کرنا۔

ابو حامد، الطبرانی فی الکبیر البزار، بروایت عمّار رضی الله عنه

بزار نے اس کے موقوف ہونے کو ترجیح دی ہے۔

٨٩..... تین خصلتوں کو جس نے جمع کر لیا بلاشبہ اس نے ایمان کی خصلتوں کو جمع کر لیا تنگدستی میں خرچ کرنا، اپنے نفس سے انصاف کرنا، اور عالم کو سلام کرنا۔ الحلیه بروایت عمّار رضی الله عنه

خرچ کرنے کا مصرف عام ہے خواہ اہل وعیال پر کیا جائے یا کسی مفلس وتنگدست پر۔ علامہ نووی فرماتے ہیں یہاں اگر عالم کو سلام کی تاکید ہے تو دوسرے مقام پر آیا ہے کہ سلام کرو ہر مسلمان شخص کو خواہ اس سے تعارف ہو یا نہیں۔ اور سلام کو خوب رواج دو۔ اور یہی چیز باہمی فسادات کا قلع قمع کرنے والی بھی ہے۔

اور اپنے نفس سے انصاف کرو: اس ارشاد نبوی کا مطلب یہ ہے کہ اپنی ذات سے جو حقوق متعلق ہیں ان کی ادائیگی میں کوتاہی مت کرو، خواہ خالقِ خداوندی کے حقوق ہوں یا بندگانِ خالق کے، سب کو بکمالہ ادا کرو۔ اور اپنے نفوس پر زائد از طاقت بوجھ ڈالنے سے بھی گریز کرو۔ تیز اپنے لئے ایسا دعویٰ نہ کرو جس کے تم حامل نہیں۔

٩٠..... جس نے اللہ عزوجل کے لئے محبت کی، اللہ عزوجل کے لئے نفرت کی، اللہ عزوجل کے لئے عطا کیا اور اللہ عزوجل ہی کے لئے منع کیا تو یقیناً اس نے ایمان مکمل کر لیا۔ مسند احمد، بروایت معاذبن انس

٩١..... قسم ہے اللہ کی ..... تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کے نزدیک میری ذات، اس کی اولاد، اور اس کے والد سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے۔ مستدرک بروایت فاطمه بنت عتبه

٩٢..... تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کے نزدیک میری ذات، اس کی ذات سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے۔

مسند احمد، بروایت عبدالله بن هشام

٩٣..... تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کے نزدیک میری ذات، اس کی ذات سے اور میرے اہل اس کے اہل سے اور میرا خاندان اس کے خاندان سے اور میری آل اس کی آل سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے۔

الطبرانی فی الکبیر، شعب الایمان للبیهقی: بروایة عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن ابیه

٩٤..... تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اللہ عزوجل ہی کے لئے محبت نہ کرنے والا بن جائے۔

مسند احمد، بروایت انس رضی الله عنه

٩٥..... کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ دوسرے انسانوں کے لئے بھی وہی خیر وبھلائی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق بروایت انس رضی الله عنه

٩٦..... تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو جائے۔ ابن عساکر، بروایةاسید بن عبدالله بن زیدالقسری عن ابیه عن جدّه

٩٧..... بندہ اس وقت تک مشرّف بایمان نہیں ہوسکتا، تاوقتیکہ اس کی زبان اور دل یکساں نہ ہو جائیں اور جب تک کہ اس کا پڑوسی اس کی تکالیف سے محفوظ نہ ہو جائے۔ اور اس کا عمل اس کے قول کی مخالفت نہ کرے۔ ابن النجار بروایت انس رضی الله عنه

٩٨..... بندہ اچھی طرح ایمان کو اس وقت تک نہیں پاسکتا جب تک کہ اس کی محبت ونفرت اللہ عزوجل ہی کے لئے نہ ہو جائے پس جب وہ

اللہ عزوجل ہی کے لئے محبت ونفرت کرنے لگے تو وہ اللہ عزوجل کی جانب سے ولایت کا مستحق ہوگیا، اور میرے بندوں میں سے میرے اولیا اور میری مخلوق میں سے میرے محبوب بندے وہ ہیں جو میرا ذکر کرتے ہیں اور میں انکا ذکر کرتا ہوں۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت عمرو بن الحمق

۹۹...... بندہ ایمان کی حقیقت کا اس وقت تک حقدار نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کا غصہ اور ناراضگی اللہ عزوجل کے لئے نہ ہو جائے پس جب یہ کیفیت پیدا ہوجائے تو وہ ایمان کی حقیقت کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اور میرے محبوب اور میرے اولیاء وہ لوگ ہیں جو میرا ذکر کرتے ہیں اور میں انکا ذکر کرتا ہوں۔ الطبرانی فی الاوسط، بروایت عمرو بن الحمق

اللہ کے لئے محبت اللہ کے لئے نفرت ایمان کی علامت ہے

۱۰۰...... بندہ کامل طرح ایمان کا حقدار اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی محبت ونفرت اللہ عزوجل ہی کے لئے نہ ہو جائے پس جب وہ اللہ عزوجل ہی کے لئے محبت ونفرت کرنے لگے تو وہ اللہ عزوجل کی جانب سے ولایت کا مستحق ہوگیا، اور میرے بندوں میں سے میرے اولیاء اور میری مخلوق میں سے میرے محبوب بندے وہ ہیں جو میرا ذکر کرتے ہیں اور میں ان کا ذکر کرتا ہوں۔

مسند احمد، بروایت عمرو بن الحمق

۱۰۱...... کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ دوسرے انسانوں کے لئے بھی وہی بھلائی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ مسند ابی یعلی، ابن حبّان، سنن سعید ابن منصور بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۲...... کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ یقین نہ کرلے کہ جو مصیبت اس کو پہنچی ہے وہ چوک جانے والی نہ تھی اور جو نہیں پہنچی وہ پہنچنے والی نہ تھی۔ س ۱ ۴۱ الطبرانی فی الکبیر، ابن عساکر، بروایت ابوالدردا رضی اللہ عنہ

۱۰۳...... ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے اور کوئی بندہ ایمان کی حقیقت کو اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ دوسرے انسانوں کے لئے بھی وہی بھلائی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور جب تک کہ اس کا پڑوسی اس کی ایذاء رسانیوں سے مامون نہ ہو جائے۔

ابن عساکر، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۴...... کوئی بندہ ایمان کی حقیقت کو اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ دوسرے انسانوں کے لئے بھی وہی بھلائی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ ابن جریر، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۵...... اسلام کو آراستہ کرو، اس طرح کہ تم اللہ عزوجل ہی کے لئے محبت کرو اور اللہ عزوجل ہی کے لئے نفرت۔

ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان بروایت البراء

۱۰۶...... کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کو مکمل نہیں کرسکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ اور جب تک کہ اپنے مذاق اور سنجیدہ پن میں بھی اللہ عزوجل سے نہ ڈرے۔ المعرفۃ لابی نعیم بروایت ابی ملیکہ الدارمی

۱۰۷...... کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کو مکمل نہیں کرسکتا جب تک کہ اس میں تین خصلتیں نہ پیدا ہو جائیں تنگدستی میں خرچ کرنا، اپنے نفس سے انصاف کرنا، اور سلام کرنا۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق بروایت عمّار بن یاسر. الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۸...... کھانا کھلاؤ، اور ہر ایک کو سلام کرو خواہ جان پہچان ہو یا نہیں۔

احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، بروایت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا تھا کہ اسلام میں کیا چیز بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے ان کو مذکورہ بالا جواب ارشاد فرمایا تھا۔

فصل سوم......ایمان واسلام کی فضیلت میں

اس فصل کے دو حصے ہیں۔

پہلا حصہ......شہادتین کی فضیلت میں

۱۰۹......اللہ عز وجل قیامت کے روز میری امت کے ایک فرد کو تمام مخلوق کے سامنے بلائیں گے۔ پھر اس کے اعمال ناموں کے ننانوے دفتر اس کے سامنے پیش ہوں گے۔ ہر دفتر انتہاء نظر تک پھیلا ہوگا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائیں گے! کیا تو ان میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ شاید اعمال نامہ لکھنے والے محافظ فرشتوں نے کچھ ظلم کردیا ہو؟ وہ عرض کرے گا! نہیں پروردگار...... پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائیں گے! کیا تیرے پاس ان کا کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا نہیں پروردگار...... پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائیں گے! لیکن ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے، اور آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا...... پھر ایک کاغذ کا پرزہ نکالا جائے گا جس میں **اشھد ان لاالٰـہ الااللہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ** درج ہوگا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے! جا اس کو وزن کرالے۔ بندہ عرض کرے گا پروردگار! اتنے عظیم دفتروں کے مقابلے میں یہ اتنا سا پرزہ کیا کرے گا؟ کہا جائے گا آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا...... اور پھر تمام دفتروں کو ایک پلڑے میں اور اس کاغذ کے پرزے کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا...... اور کاغذ کا وہ پرزہ اس قدر وزنی ہوجائے گا کہ وہ تمام دفتر اڑتے پھریں گے، بے شک اللہ کے نام کے مقابلے میں کوئی چیز وزنی نہیں۔ **مسند احمد، مستدرک، شعب الإیمان للبیھقی، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ**

۱۱۰......قیامت کے روز میری امت کے ایک فرد کو تمام مخلوق کے سامنے بلایا جائے گا۔ پھر اس کے اعمال ناموں کے ننانوے دفتر اس کے سامنے کھولے جائیں گے۔ ہر دفتر انتہاء نظر تک پھیلا ہوگا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائیں گے! کیا تو ان میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ وہ عرض کرے گا نہیں پروردگار پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائیں گے! شاید اعمال نامہ لکھنے والے محافظ فرشتوں نے کچھ ظلم کردیا ہو؟ وہ عرض کرے گا نہیں پروردگار، پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائیں گے! کیا تیرے پاس ان کا کوئی عذر ہے؟ یا تیرے پاس کوئی نیکی ہے؟ آدمی خوفزدہ ہوکر عرض کرے گا نہیں پروردگار۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائیں گے! لیکن ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے، اور آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا...... پھر ایک کاغذ کا پرزہ نکالا جائے گا جس میں **اشھد ان لا الٰـہ الااللہ واشھدان محمدًا عبدہ ورسولہ** درج ہوگا۔ تب اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے جا اس کو وزن کرالے۔ بندہ عرض کرے گا پروردگار! اتنے عظیم دفتروں کے مقابلے میں یہ اتنا سا پرزہ کیا کرے گا؟ کہا جائے گا آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا...... اور پھر تمام دفتروں کو ایک پلڑے میں اور اس کاغذ کے پرزے کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا...... اور پھر کاغذ کا وہ پرزہ اس قدر وزنی ہوجائے گا کہ وہ تمام دفتر اڑتے پھریں گے۔

بخاری، المستدرک للحاکم، بروایت ابن عمرو

۱۱۱......لوگوں کو یہ مژدہ سنادو کہ جو شخص اخلاص کے ساتھ اس بات کی شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ تنہا و یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں تو وہ شخص جنت میں داخل ہوجائے گا۔ **مسند ابی یعلی بروایت عمر رضی اللہ عنہ**

۱۱۲......اے ابوہریرہ! بطور نشانی میرے یہ دو جوتے لے جاؤ، اور اس دیوار کے پیچھے جو بھی ایسا شخص ملے کہ وہ دل کے یقین کے ساتھ **لا الٰـہ الااللہ** کی شہادت دیتا ہو تو اس کو جنت کی خوشخبری سنادو۔ **مسلم، بروایت ابو ھریرہ**

۱۱۳......اے ابن خطاب جاؤ! لوگوں میں اعلان کردو کہ جنت میں مؤمنین کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا۔ مسند احمد، مسلم، بروایت، عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۴......اے ابن عوف! اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر جاؤ اور لوگوں میں اعلان کردو کہ مؤمن کے سوا کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا۔

ابوداؤد، بروایت العرباض

فاسق شخص سے بھی دین کا کام لیا جاتا ہے

۱۱۵..... اے بلال! کھڑے ہواور اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ مؤمن کے سوا کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کسی فاسق شخص کے ذریعے بھی اس دین کی مدد کروا لیتے ہیں۔ بخاری. بروایت ابو هریره رضی الله عنه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوۂ خیبر میں بغرضِ جہاد حضور ﷺ کے ہمراہ تھے۔ ایک شخص جو اسلام کا دعویدار تھا، آپ ﷺ نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا کہ وہ شخص جہنمی ہے۔ پھر جب جنگ کا بازار گرم ہوا تو اسی شخص نے اسلام کی حمایت میں خوب شدت کے ساتھ جنگ کی..... حتیٰ کہ اس کو کاری زخم لگا۔ اس شخص کی اسلام کی راہ میں یہ جانفشانی دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تعجب کا سامنا کرنا پڑا۔ آخر بارگاہِ نبوت میں سوال کیا گیا یا رسول اللہ! جس شخص کے متعلق آپ نے جہنمی ہونے کا حکم عائد فرمایا ہے، اس نے تو راہِ خدا میں آج اپنی جان کی بازی لگا دی ہے۔ لیکن آپ ﷺ اپنی رائے مبارک پر قائم رہے۔ انجام کار اس شخص نے جنگ کے زخم سے عاجز آ کر خودکشی کر لی۔ اور یہ خبر بارگاہِ رسالت میں پہنچی تو آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا اے بلال! کھڑے ہواور اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ مؤمن کے سوا کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کسی فاسق شخص کے ذریعے بھی اس دین کی مدد کروا لیتے ہیں۔

۱۱۶..... جو شخص لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت کے ساتھ مجھ سے اس طرح ملے کہ اس میں کچھ شک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

مسنداحمد، مسلم، بروایت، ابوهريره رضی الله عنه

۱۱۷..... میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جو بندہ موت کے وقت اس کو کہہ لیتا ہے..... وہ کلمہ اس کے اعمال ناموں کے لئے نور بن جاتا ہے۔ اور اس کا جسم اور روح موت کے وقت اس کلمہ کی وجہ سے خوشی اور تروتازگی پاتے ہیں۔

نسائی، ابن ماجه، الصحیح لابن حبّان بروایت طلحه رضی الله عنه

۱۱۸..... لوگوں کو خوشخبری سنا دو کہ جس نے لا اله الاالله وحده لاشريک له کہہ لیا، اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

نسائی، بروایت سهل بن حنیف. وبروایت زید بن خالد الجهنی

۱۱۹..... ہرگز کوئی بندہ قیامت کے روز اللہ کی رضاء کے لئے لا اله الاالله کہتا ہوا نہ آئے گا مگر اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام فرما دیں گے۔

مسنداحمد، بخاری، بروایت عتبان بن مالک

۱۲۰..... کسی بھی بندہ نے لااله الاالله کا اقرار نہیں کیا..... پھر اسی پر مر گیا مگر وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو، خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو۔ خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو..... خواہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔

مسنداحمد، بخاری، مسلم، ابن ماجه، بروایت ابوذر رضی الله عنه

یہ مضمون مختلف احادیث میں آیا ہے۔ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ حدیث کی وضاحت میں فرماتے ہیں: کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حدیث میں ایسا شخص مراد ہے جو قبل از وفات توبہ تائب ہو جائے۔ اور دیگر محدثین کے نزدیک حدیث عموم پر محمول ہے کہ دخولِ جنت عام ہے خواہ اول وہلہ میں ہو جائے یا اپنے اعمال کی سزا بھگتنے کے بعد۔

۱۲۱..... چھوڑ دو..... میری امت کے عارفین محدَّثین کو، نہ تم ان کو جنت میں پہنچا سکتے نہ جہنم میں۔ بس ان کا فیصلہ تو اللہ تبارک وتعالیٰ ہی قیامت کے روز فرمائیں گے۔ خطیب، بروایت علی رضی الله عنه

محدَّثین دال کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ مراد وہ خاصانِ خدا ہیں جن کے دلوں میں ملإ اعلیٰ کی طرف سے الہام والقاء کیا جاتا ہے۔ مراد ایسے مجذوب اور مغلوب الحال افراد ہیں جن سے بسا اوقات خلافِ شرع امور مشاہدہ میں آتے ہوں۔ تو تم ایسے افراد سے تعرض نہ کرو، اور نہ ان پر کسی قسم کا حکم عائد کرو..... بلکہ ان کا معاملہ خدا کے سپرد کر دو۔

۱۲۲......ایسا کوئی نفس نہیں جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہو اور دل کے یقین کے ساتھ اس کی گواہی دیتا ہو......مگر اللہ اس کی مغفرت فرمادیں گے۔مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، الصحیح لابن حبّان بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۲۳......کسی بھی بندہ نے لاالہ الا اللہ کا اقرار نہیں کیا، پھر اسی پر مرگیا مگر وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔مسند احمد، مسلم بروایت عثمان رضی اللہ عنہ

۱۲۴......ایسا کوئی شخص نہیں جو لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہو پھر وہ جہنم میں داخل ہوجائے یا جہنم کی آگ اس کو جلادے۔مسلم، بروایت عتبان بن مالک

۱۲۵......اے معاذ بن جبل! ایسا کوئی بندہ نہیں جو دل کے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہو مگر اللہ تبارک و تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام فرمادیں گے۔حضرت معاذ نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا میں لوگوں کو اطلاع نہ دے دوں؟ ان کو خوشخبری مل جائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، تب تو وہ بھروسہ کرکے بیٹھ جائیں گے۔مسند احمد، بخاری، مسلم، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۲۶......جہنم سے ہر اس شخص کو نکال لیا جائے گا جس نے لاالہ الا اللہ کا اقرار کیا ہو اور اس کے دل میں جو کے وزن برابر بھی خیر ہو۔اور پھر ہر اس شخص کو نکالا جائے گا۔جس نے لاالہ الا اللہ کا اقرار کیا ہو اور اس کے دل میں گندم کے وزن برابر بھی خیر ہو۔اور پھر ہر اس شخص کو بھی نکال لیا جائے گا جس نے لاالہ الا اللہ کا اقرار کیا ہو اور اس کے دل میں مکئی کے دانے کے وزن برابر بھی خیر ہو۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، بروایت انس رضی اللہ عنہ

جہنم کے ساتوں دروازوں کا بند ہونا

۱۲۷......اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں۔جس شخص نے بھی میری توحید کا اقرار کیا......وہ میرے قلعہ میں داخل ہوگیا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے مأمون ہوگیا۔الشیرازی، بروایت علی رضی اللہ عنہ۔

حدیث معنیٰ عمدہ کلام پر مشتمل ہے، امام رازی اس کے رموز واسرار بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں چوبیس حروف ہیں، دن رات میں بھی چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں۔لہٰذا جو شخص دن رات میں کسی وقت ان کلمات کو کہہ لے گا: اللہ تعالیٰ اس کے دن رات کے تمام گناہ معاف فرمادیں گے۔اور لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں سات کلمات ہیں، اور جہنم کے بھی سات باب ہیں لہٰذا جو اس کلمہ کو سچے دل سے کہہ لے گا اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کے ساتوں باب بند فرمادے گا۔

۱۲۸......لاالہ الا اللہ والوں پر موت میں وحشت ہوگی نہ قبر میں۔اور نہ ہی دوبارہ اٹھائے جانے کے وقت کوئی وحشت ہوگی۔گویا اب میں صور پھونکنے کے وقت ان کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے ہوئے یہ پڑھ رہے ہیں!

الحمدللہ الذی اذھب عنّا الحزن. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۹......جس شخص نے لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دی اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام فرمادیں گے۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، بروایت عبادہ رضی اللہ عنہ

۱۳۰......جس شخص نے لاالہ الا اللہ کی شہادت دی، وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔مسندالبزار، بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۱......خوشخبری سنو اور اپنے گردوپیش لوگوں کو بھی سنادو۔جس شخص نے دل کے اخلاص کے ساتھ لاالہ الا اللہ کی شہادت دی، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی بروایت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۳۲......جاؤ اور لوگوں میں اعلان کردو کہ، جس شخص نے لاالہ الا اللہ کہا اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔

المسند لابی یعلی، بروایت ابوبکر رضی اللہ عنہ

۱۳۳......جب قیامت کا روز ہوگا میں عرض کروں گا پروردگار! ہر اس شخص کو جنت میں داخل کردیجئے، جس کے دل میں ایمان کا ذرّہ بھی ہو، پھر

ایسے لوگ جنت میں داخل ہوجائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ہر اس شخص کو بھی جنت میں داخل کردو، جس کے دل میں کچھ بھی ایمان ہو۔
بخاری، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

شہادتین کی فضیلت......از الاکمال

۱۳۴...... جاؤاور لوگوں میں اعلان کردو کہ، جس شخص نے لاالہ الااللہ کہا، اس کے لئے جنت ہے۔ خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو...... خواہ ابوذر کی ناک خاک آلود۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابوالدردا

یہ مضمون کئی احادیث میں آیا ہے۔ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ حدیث کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حدیث میں ایسا شخص مراد ہے جو قبل از وفات توبہ تائب ہوجائے۔ اور دیگر محدثین کے نزدیک حدیث عموم پر محمول ہے کہ دخولِ جنت عام ہے خواہ اول وہلہ میں ہوجائے یا اپنے اعمال کی سزا بھگتنے کے بعد۔

۱۳۵...... جب مسلمان بندہ لاالہ الااللہ کہتا ہے تو وہ کلمہ آسمان پر حرکت میں آجاتا ہے...... حتیٰ کہ پروردگار کے سامنے کھڑا ہوجاتا ہے۔ پروردگار فرماتے ہیں! ٹھہر جا وہ عرض کرتا ہے کیسے ٹھہر جاؤں...... جبکہ میرے قائل کی بخشش نہیں ہوئی تو پروردگار فرماتے ہیں! جس کی زبان پر تو جاری ہوا اس کی بخشش کردی گئی۔ الدیلمی، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۳۶...... جب بندہ اشہد ان لاالہ الااللہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! اے میرے ملائکہ دیکھو میرا بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا اس کا کوئی پروردگار نہیں۔ پس میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کی بخشش کردی۔ ابن عساکر، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۳۷...... اپنے ہاتھ بلند کرو اور کہو! لاالہ الااللہ والحمدللہ اے اللہ آپ نے مجھے اس کلمہ کے ساتھ بھیجا ہے اور مجھے اس کا حکم دیا ہے اور اس پر میرے ساتھ جنت کا وعدہ کیا ہے اور بے شک آپ وعدہ خلافی نہیں فرماتے۔ اور مجھ سے خوشخبری سن لو کہ تمہاری مغفرت کردی گئی۔
مسنداحمد، نسائی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، السنن لسعید ابن منصور، بروایت یعلی بن شداد عن ابیہ وعبادۃ بن الصامت

حدیث ثابت ہے۔

۱۳۸...... اشہد ان لاالہ الااللہ واشہد ان محمد رسول اللہ. جو بندہ اس کلمہ کے اقرار کے ساتھ اللہ سے ملے گا تو اس کو قیامت کے روز جہنم کی آگ سے بچالیا جائے گا۔ مسنداحمد، ابن سعد، البغوی، ابن قانع، الباوردی، الکبیر للطبرانی، المستدرک للحاکم، السنن لسعید ابن منصور، بروایت عبدالرحمٰن بن ابی عمرۃ الانصاری عن ابیہ

۱۳۹...... اشہد ان لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمدًا عبدہ ورسولہ۔ جو بندہ قیامت کے روز ان کے اقرار ساتھ اللہ سے ملے گا اس کو جنت میں داخل کردیا جائے گا، خواہ وہ کیسے اعمال لائے۔

الطبرانی فی الاوسط، بروایت عبدالرحمٰن بن ابی عمرۃ الانصاری عن ابیہ

۱۴۰...... اشہد ان لاالہ الااللہ واشہد ان محمد رسول اللہ.
جو بندہ دل کی حقیقت اور گہرائی کے ساتھ ان کلمات کو کہے گا اللہ عزوجل ضرور اس کو جہنم کی جھلس سے بھی نجات دیدیں گے۔

نسائی، الکنی للحاکم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۱...... باری تعالیٰ کے استحضار کے ساتھ میں شہادت دیتا ہوں کہ جو بندہ دل کے اخلاص کے ساتھ اشہد ان لاالہ الااللہ واشہد ان محمد رسول اللہ کا اقرار کرتا ہوا اور وہ مرجائے تو ضرور وہ جنت کی راہ پر چل پڑے گا۔ میرے پروردگار عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے ایسے ستر ہزار افراد کو جنت میں داخل فرمائیں گے جن پر حساب ہوگا نہ عذاب۔ اور مجھے امید ہے کہ جب تک تم اور تمہارے نیک

آباء اور ازواج اور آل جنت میں اپنا مقام نہ بنالیں، تب تک وہ جنت میں داخل نہ ہوں گے۔

مسند احمد، الصحیح لابن حبان، البغوی، ابن قانع، الباوردی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت رفاعہ بن رفاعہ الجھنی

اس روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

۱۴۲...... جان لے! کہ جو شخص لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہوا مرے تو جنت میں داخل ہوگا۔

طبرانی، مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، المسند لابی یعلی، الحلیہ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

حدیث صحیح ہے۔

۱۴۳...... بے شک اللہ تعالیٰ نے جہنم کو اس شخص پر حرام فرمادیا ہے جو اللہ کی رضا کے لئے لا الٰہ الا اللہ کہے۔

مسند احمد، بروایت محمود بن الربیع عن عتبان بن مالک

حدیث صحیح ہے۔

۱۴۴...... جاؤ! لوگوں میں اعلان کردو کہ جو دل کے یقین یا اخلاص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دے، اس کے لئے جنت ہے۔

ابن خزیمہ، الصحیح لابن حبان، السنن لسعید ابن منصور، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

حدیث صحیح ہے۔

۱۴۵...... بے شک اللہ تعالیٰ نے جہنم کو اس شخص پر حرام فرمادیا ہے جو لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دے۔

عبد بن حمید، بروایت عبادہ بن صامت

۱۴۶...... اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت میں سے کوئی لا الٰــہ الااللہ کے ساتھ اس طرح نہ آئے گا کہ اس کے ساتھ کچھ خلط ملط نہ کرتا ہو، مگر یہ کہ جنت اس کے لئے واجب ہوجائے گی۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! لا الٰــہ الااللہ کے ساتھ کچھ خلط ملط کرنے کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! دنیا کی حرص اور اس کو جمع کرنے کی لالچ اور اس کو روک رکھنے کی عادت، باتیں تو انبیاء کی سی کریں لیکن اعمال سرکشوں کے سے ہوں۔ الحکیم بروایت زید بن ارقم

۱۴۷...... زمین تو اس سے بھی بدتر کو قبول کرلیتی ہے مگر اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ لاالٰــــہ الااللہ کی عظمت وحرمت کو دکھائیں۔ ابن ماجہ، بروایت عمران بن حصین۔ اس روایت کا عبرتناک پس منظر ہے۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر مشرکین کے مقابلہ میں روانہ فرمایا، جس میں میں بھی شریک تھا۔ مشرکین سے شدت کی خون ریزی ہوئی۔ دوران جنگ مسلمانوں کا ایک سپاہی کسی مشرک پر حملہ آور ہوا اور وہ مشرک مسلمان کے نرغہ میں پھنس گیا، مشرک نے فوراً کلمہ لاالٰــــہ الااللہ پڑھا اور پکارا کہ میں مسلمان ہوتا ہوں۔ لیکن اس مسلمان نے پھر بھی اس پر حملہ کرکے اس کو تہ تیغ کرڈالا۔ بعد میں یہ شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور سارا ماجرا بیان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا تم نے کیوں نہیں اس کا شکم چاک کرکے دیکھ لیا کہ وہ سچے دل سے کلمہ پڑھ رہا ہے؟ جب تم کو اس کے دل کا حال معلوم نہ تھا تو کیوں تم نے اس کی زبان پر اعتبار نہیں کیا؟ آپ ﷺ نے دو تین مرتبہ ایسا فرمایا۔ پھر آپ نے سکوت فرمالیا۔ کچھ عرصہ بعد اس شخص کا انتقال ہوگیا۔ تو ہم نے اس کو سپرد خاک کردیا۔ مگر آئندہ روز اطلاع ملی کہ اس شخص کی نعش زمین سے باہر پڑی ہے۔ ہم نے خیال کیا کہ شاید کسی دشمن نے اپنی عداوت نکالی ہے۔ اور ہم نے اس کو دوبارہ دفن کردیا۔ اور اپنے غلاموں کو نگرانی پر مامور کردیا۔ لیکن آئندہ روز پھر وہی سابقہ پیش آیا اور اس کی نعش باہر پڑی ملی۔ ہم نے سوچا شاید نگرانوں کی آنکھ لگ گئی ہو اور کسی نے ان کی غفلت میں ایسا کردیا ہو۔ لہٰذا دوبارہ دفن کرنے کے بعد ہم نے بذاتہ اس کی قبر کی نگرانی کی۔ مگر صبح پھر اس کی نعش قبر سے باہر پڑی ملی۔ اب ہمیں یقین ہو چلا کہ یہ قدرت کی طرف سے ہے۔ اور لاالٰــــہ الااللہ کے قائل کو قتل کرنے کا انجام ہے۔ ہم نے اس واقعہ کو بارگاہ رسالت میں پیش کیا...... تب آپ ﷺ نے حدیث کے یہ عبرت انگیز کلمات ارشاد فرمائے: زمین تو اس سے بھی بدتر کو قبول کرلیتی ہے مگر اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ لاالٰہ الااللہ کی عظمت وحرمت کو دکھائیں۔

۱۴۸...... جب میری امت کا کوئی بندہ لاالٰــہ الااللہ محمد رسول اللہ کہتا ہے تو اس کے گناہ یوں مٹ جاتے ہیں، جس طرح سیاہ تحریر سفید

سیّال سے مٹ جاتی ہے۔اور جب بندہ اشھد ان لا الٰہ الااللہ واشھد ان محمد رسول اللہ کہتا ہے تو اس کے لئے جنت کے دروازے بھی کھل جاتے ہیں۔اور جب فرشتوں کی کسی صف کے قریب سے اس کا گزر ہوتا ہے۔اور وہ محمد رسول اللہ کہتا ہے تو پروردگار اس کا جواب مرحمت فرماتے ہیں۔السجزی فی الابانہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

یہ حدیث بہت ہی ضعیف ہے۔

۱۴۹..... میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں،کوئی بندہ اس کو دل کی گہرائی کے ساتھ نہیں کہتا مگر اس پر جہنم کی آگ حرام ہوجاتی ہے،وہ ہے:لاالٰہ الااللہ۔ الحلیہ، بروایت عمر رضی اللہ عنہ

حدیث صحیح ہے۔

۱۵۰..... میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں،کوئی بندہ اس کو دل کی گہرائی کے ساتھ نہیں کہتا مگر اس پر جہنم کی آگ حرام ہوجاتی ہے۔

مسنداحمد، المسند لابی یعلی، ابن خزیمہ، الصحیح لابن حبّان، المستدرک للحاکم، بروایت عثمان رضی اللہ عنہ

راویانِ حدیث ثقہ ہیں۔

۱۵۱..... میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں،کوئی بندہ اس کو موت کے وقت نہیں کہتا مگر اس بندہ کی روح نکلتے وقت اس کلمہ کی وجہ سے نئی زندگی پاتی ہے۔اور وہ کلمہ اس کے لئے قیامت کے دن نور ثابت ہوگا۔وہ ہے لاالٰہ الااللہ۔

مسند احمد، ابن ابی شیبہ، المسند لابی یعلی، المستدرک للحاکم، بروایت طلحہ بن عبیداللہ

حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۵۲..... میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں،کوئی بندہ اس کو دل کی گہرائی کے ساتھ نہیں کہتا اور پھر اسی پر مرجاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام فرمادیتے ہیں۔الصحیح لابن حبّان، المستدرک للحاکم، بروایت عثمان عن عمر رضی اللہ عنہ

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۵۳..... مجھے امید ہے کہ جو بندہ دل کے اخلاص کے ساتھ:لا الٰــہ الااللہ کی شہادت دیتا ہوا وفات پاجائے.....اللہ اسے اپنے عذاب سے دوچار نہ فرمائیں گے۔الدیلمی، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

۱۵۴..... مجھے امید ہے کہ جو بندہ دل کے اخلاص کے ساتھ:لاالٰــــہ الااللہ کی شہادت دیتا ہوا وفات پاجائے.....اللہ اسے اپنے عذاب سے دوچار نہ فرمائیں گے۔الدیلمی، الخطیب، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔الجامع المصنف

۱۵۵..... جس نے اپنے دل اور زبان کی سچائی سے لا الٰہ الااللہ کہا وہ جنت کے آٹھ دروازوں میں جس سے چاہے داخل ہوجائے۔

ابن النّجار، بروایت عقبہ بن عامر عن ابی بکر

۱۵۶..... سب سے پہلی چیز جس کو اللہ عزوجل نے سب سے پہلی کتاب میں تحریر فرمایا وہ یہ ہے! میں اللہ ہوں،میرے سوا کوئی معبود نہیں،میری رحمت غضب سے سبقت کرگئی ہے۔جو گواہی دے اشھد ان لاالہ الاالله وأن محمداً عبداه ورسوله اس کے لئے جنت ہے۔

الدیلمی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۷..... جنت کی گراں مایہ قیمت:لاالٰہ الااللہ ہے۔اور نعمت کی قیمت الحمدللہ ہے۔الدیلمی، بروایت الحسن عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۸..... مجھے جبرئیل نے بیان کیا! کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:لاالٰہ الااللہ میرا قلعہ ہے اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوگیا وہ میرے عذاب سے مامون ہوگیا۔ابن عساکر، بروایت علی رضی اللہ عنہ

۱۵۹..... جہنم پر حرام ہے وہ شخص جو اللہ کی خوشنودی کے لئے لاالٰہ الااللہ کہے۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عتبان بن مالک

۱۶۰......جو شخص اس بات کی شہادت دیتا ہوا آیا کہ! اللہ کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں تو آگ پر حرام ہے کہ اس کو جلائے۔ مسدد، ابن النجار، بروایت ابی موسیٰ

۱۶۱......جب موسیٰ علیہ السلام کو ان کے پروردگار نے تورات عطا کی، موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ ربّ العزت میں عرض کیا! پروردگار مجھے کوئی ایسی دعا تلقین کر دیجئے جس سے میں آپ کو پکارا کروں؟ ارشاد ہوا: لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ ہمیں یاد کیا کرو۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا پروردگار! یہ کلمہ تو ساری ہی مخلوق کہتی ہے...... میں تو ایسی چیز کا طلبگار ہوں جو میرے لئے خاص ہو...... جس سے میں تجھے یاد کیا کروں؟ ارشاد ہوا! اے موسیٰ: تمام آسمانوں اور ان کے اندر بسنے والی مخلوق، اور تمام سمندروں اور ان کے اندر بسنے والی مخلوق کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور دوسرے پلڑے میں صرف اس کلمہ کو رکھ دیا جائے تو کلمہ والا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔ المسند لابی یعلی، بروایت ابو سعید

۱۶۲......اسی کلمہ میں ساری نجات ہے، جس کو میں نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا مگر انہوں نے انکار فرما دیا تھا یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت۔

الطبرانی فی الاوسط، عن الزہری عن سعید رحمۃ اللہ علیہ بن المسیب عن عبداللہ بن العاص رضی اللہ عنہ عن عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ راوی نے بارگاہِ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ! اس دین کی نجات کس چیز میں ہے؟ تب سرکار دو عالم ﷺ نے مذکورہ جواب مرحمت فرمایا۔

۱۶۳......جو کلمہ میں نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا مگر انہوں نے انکار فرما دیا تھا، جس شخص نے بھی وہ کلمہ جان کنی کے وقت کہہ لیا...... یقیناً اس کے لئے آسانی کر دی جائے گی اور وہ روح نکلتے وقت ایک نئی زندگی محسوس کرے گا۔ ابن عساکر، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۴......جس شخص نے مجھ سے وہ کلمہ قبول کر لیا، جو میں نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا...... مگر انہوں نے انکار فرما دیا تھا، سو وہ کلمہ اس کے لئے نجات دہندہ ثابت ہوگا۔ مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، المسند لابی یعلی، شعب الایمان، بروایت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

حدیث صحیح ہے۔

۱۶۵......اس سے تمہاری نجات کے لئے وہ کلمہ کافی ہے، جو میں نے اپنے چچا پر ان کی موت کے وقت پیش کیا تھا، مگر انہوں نے انکار فرما دیا تھا۔

مسند احمد، المسند لابی یعلی بروایت ابی بکر رضی اللہ عنہ

روایت کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسالت مآب ﷺ سے استفسار کیا تھا کہ جو وسوسے وغیرہ شیطان ہمارے دلوں میں ڈال دیتا ہے ان کے کفارہ کے لئے کیا چیز کافی ہے؟ تو حضور سرکار دو عالم ﷺ نے مذکورہ جواب مرحمت فرمایا۔ اور کیا ہی خوب فرمایا۔

کلمہ توحید کا اقرار دخول جنت کا سبب ہے

۱۶۶......جبرئیل علیہ السلام میری اونٹنی کی مہار تھامے چل رہے تھے...... جب میں سہل زمین پر پہنچا تو میری طرف متوجہ ہو کر کہا: خوشخبری سنو اور اپنی امت کو بھی دو! کہ جس شخص نے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کا اقرار کر لیا...... جنت میں داخل ہو گیا۔ تو میں خوشی سے مسکرایا اور اللہ اکبر کہا۔ پھر کچھ آگے چلے تو جبرئیل دوبارہ میری طرف متوجہ ہوئے، اور کہا خوشخبری سنو اور اپنی امت کو بھی دو! کہ جس شخص نے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کا اقرار کر لیا...... جنت میں داخل ہو گیا۔ اور اللہ نے اس پر آگ حرام فرما دی۔ تو میں پھر خوشی سے مسکرایا اور اللہ اکبر کہا۔ اور اپنی امت کے لئے اس پر مسرور و فرحاں ہو گیا۔ الطبرانی فی الاوسط، تمام، ابن عساکر، بروایت انس رضی اللہ عنہ

حدیث حسن ہے۔

۱۶۷......اللہ عزّ وجلّ نے فرمایا! لا الٰہ الا اللہ میرا کلام ہے۔ اور میں ہی اللہ ہوں۔ پس جس نے اس کا اقرار کر لیا وہ میرے قلعہ میں داخل ہو گیا

اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوگیا، وہ میرے عقاب سے مامون ہوگیا۔ابن النجار، بروایت علی رضی اللہ عنہ روایت سے متعلق کلام اور رموز و اسرار کے لئے گزشتہ حدیث نمبر ۱۲۷ ملاحظہ کیجئے۔

۱۶۸..... اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: لاالٰہ الااللہ میرا قلعہ ہے سو جس نے اس کو کہا میرے عذاب سے محفوظ ہوگیا۔

ابن النجار، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۶۹..... میں بارگاہ رب العزت میں عرض کروں گا پروردگار! جس نے بھی لاالٰـــہ الااللہ کہا، اس کے حق میں میری سفارش قبول فرمالیجئے؟...... ارشاد ہوگا یہ ہمارے ذمہ ہے۔الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۷۰..... اللہ تعالیٰ تمہارے جھوٹ کو تمہاری، لا الٰہ الا اللہ کی سچائی کے ساتھ دھو دیں گے۔ عبدبن حمید بروایت انس رضی اللہ عنہ

پس منظر! حضور اکرم ﷺ نے کسی سے پوچھا اے فلاں! تم نے فلاں فلاں کام کیا؟ اس نے کہا نہیں، قسم ہے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے یہ کام نہیں کیا۔جبکہ آپ ﷺ کو معلوم تھا کہ اس نے وہ کام کیا ہے۔تب آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۷۱..... اللہ تعالیٰ تمہارے جھوٹ کا، تمہاری لاالٰہ الا اللہ کی سچائی کے ساتھ کفارہ فرمادیں گے۔

المسند لابی یعلی، بروایت انس رضی اللہ عنہ

پس منظر! حضور اکرم ﷺ نے کسی سے پوچھا! تم نے فلاں کام کرلیا؟ اور آپ ﷺ کو معلوم تھا کہ اس نے وہ کام کیا ہے۔مگر اس نے کہا نہیں، قسم ہے اللہ کی، جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔میں نے نہیں کیا۔پھر آپ مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۷۲..... میں نے ایک فرشتہ سے ملاقات کی، اس نے مجھے خبر دی! جو شخص لا الـــہ الااللہ کی شہادت دیتا ہوا انتقال کرجائے اس کے لئے جنت ہے۔میں بار بار کہتا رہا خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟ خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟ کر، بروایت ابوذر رضی اللہ عنہ

۱۷۳..... ہر چیز کی ایک کنجی ہوتی ہے اور آسمانوں اور زمین کی کنجی لاالٰہ الااللہ ہے۔الکبیر للطبرانی بروایت معقل بن یسار

۱۷۴..... جب اللہ عزّ وجلّ نے جنت عدن کو پیدا فرمایا..... جو اللہ کی تخلیقات میں پہلی چیز ہے، تو اللہ نے اس کو فرمایا کلام کر! وہ گویا ہوئی: لاالـــہ الااللہ محمد رسول اللہ. یقیناً مؤمن لوگ فلاح پاگئے۔بے شک جو شخص میرے اندر داخل ہوا، کامیاب ہوگیا۔اور جو جہنم میں گیا نا[illegible]م ہوگیا۔

طاہر بن محمد بن الواحد المفسر فی کتاب فضائل التوحید والرافعی بروایت انس ر[illegible] اللہ عنہ

۱۷۵..... جب اللہ عزّ وجلّ نے جنت عدن کو پیدا فرمایا تو اس میں وہ وہ اشیاء پیدا فرمائیں، جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا ہوگا نہ کسی دل [illegible] کا خیال گذرا ہوگا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کو فرمایا! مجھ سے کلام کر! وہ گویا ہوئی..... یقیناً مؤمن لوگ فلاح پاگئے۔

الکبیر للطبرانی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

اور المستدرک للحاکم میں یہ اضافہ بھی ہے کہ میں ہر بخیل اور ریاکار پر حرام ہوں۔

۱۷۶..... لا الٰہ الا اللہ والوں پر قبروں میں وحشت ہوگی نہ ہی دوبارہ اٹھائے جانے کے وقت۔گویا اب میں صور پھونکنے کے وقت لا الٰہ الا اللہ والوں کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنی قبروں سے نکلتے ہوئے اپنے سروں سے مٹی جھاڑ رہے ہیں اور یہ پڑھ رہے ہیں:

الحمدللہ الذی اذھب عنّا الحزن

ابوداؤد، شعب الایمان، وقال غیر قوی، الاربعین لاسماعیل بن عبدالغافر الفارسی، ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

۱۷۷..... لا الٰہ الا اللہ والوں پر موت میں وحشت ہوگی نہ حشر میں۔اور نہ ہی دوبارہ اٹھائے جانے کے وقت کوئی وحشت ہوگی۔گویا اب میں صور پھونکنے کے وقت ان کو طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے ہوئے یہ پڑھ رہے ہیں۔

الحمدللہ الذی اذھب عنّا الحزن

حدیث ضعیف ہے۔

۱۷۸..... ایسا کوئی شخص نہیں جو لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دیتا ہو پھر جہنم کی آگ اس کو جلا دے۔ الحلیہ، بروایت عتبان بن مالک
حدیث صحیح ہے۔

۱۷۹..... جو بندہ لا الٰہ الا اللہ سو مرتبہ کہے تو اللہ پاک اس کو قیامت کے روز اس حال میں اٹھائیں گے کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتا ہوگا۔ اور اس روز اس کے عمل سے بڑھ کر کسی کا عمل نہیں ہوسکتا الا یہ کہ کوئی اسی جیسا عمل کرے یا اس سے بھی زیادہ۔

الکبیر للطبرانی بروایت ابو الدردا رضی اللہ عنہ

حدیث میں ایک راوی ضعیف ہے۔

۱۸۰..... میں مسلسل اپنے پروردگار سے سفارش کرتا رہوں گا..... حتیٰ کہ عرض کروں پروردگار! ہر اس شخص کے بارے میں میری سفارش قبول فرمائیے، جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہو۔ پروردگار فرمائیں گے: نہیں محمد! یہ تمہارا حق نہیں ہے۔ یہ میرا حق ہے۔ میری عزت کی قسم! میرے حلم کی قسم! میری رحمت کی قسم! میں آج جہنم میں کسی بھی ایسے شخص کو نہ چھوڑوں گا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہو۔

المسند لابی یعلی، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱..... کسی بندہ نے اخلاص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ نہیں کہا مگر وہ کلمہ اوپر جاتا ہے اور اس کو کوئی حجاب مانع نہیں ہوتا لہٰذا جب وہ بارگاہ الٰہی میں پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے قائل کی طرف نظر فرماتے ہیں۔ اور اللہ پر حق ہے کہ جب بھی کسی اپنے توحید پرست کی طرف نظر فرمائیں تو اس پر رحمت فرمائیں۔

الخطیب بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۲..... نہیں ہے کوئی ایسا بندہ جو لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دیتا ہو مگر وہ جنت میں داخل ہوگا خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟..... خواہ ابوالدردا کی ناک خاک آلود ہو۔ مسند احمد، المسند لابی یعلی، ابوداؤد، الصحیح لابن حبّان بروایت ابو الدردا رضی اللہ عنہ

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ حدیث کی وضاحت میں فرماتے ہیں: کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حدیث میں ایسا شخص مراد ہے جو قبل از وفات توبہ تائب ہوجائے۔ اور دیگر محدثین کے نزدیک حدیث عموم پر محمول ہے کہ دخولِ جنت عام ہے خواہ اول وہلہ میں ہوجائے یا اپنے اعمال کی سزا بھگتنے کے بعد۔

۱۸۳..... نہیں ہے کوئی بندہ جو لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دیتا ہو اور اسی پر انتقال کر جائے مگر وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے دریافت کیا خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟ آپ نے فرمایا! خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو۔ اور جب میں نے چوتھی مرتبہ بھی یہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا! خواہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔ مسند احمد، بروایت ابوذر رضی اللہ عنہ

۱۸۴..... جو بندہ لا الٰہ الا اللہ سو مرتبہ کہے تو اللہ پاک اس کو قیامت کے روز اس حال میں اٹھائیں گے کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتا ہوگا۔ اور اس روز اس کے عمل سے بڑھ کر کسی کا عمل نہیں ہوسکتا الا یہ کہ کوئی اسی جیسا عمل کرے یا اس سے بھی زیادہ۔

ابو الشیخ والدیلمی، بروایت ابو ذر رضی اللہ عنہ

۱۸۵..... جنت کے دروازے پر لکھا ہوا ہے! میرے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں..... جو اس کا قائل ہوا میں اس کو عذاب نہ کروں گا۔

الدیلمی بروایت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۸۶..... عرش پر لکھا ہوا ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ جو اس کا قائل ہوا، میں اس کو عذاب سے دوچار نہ کروں گا۔

الاربعین لاسماعیل بن عبدالغافر الفارسی، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۷..... جس کا انتقال کے وقت لا الٰہ الا اللہ پر خاتمہ ہوا، وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ ابن عساکر، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۸..... جس کی تمنا اور خواہش ہو کہ جہنم سے بچ جائے اور جنت میں داخل ہوجائے۔ تو اس کی موت اس حال میں آنی چاہئے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہو۔ اور وہ لوگوں سے بھی وہی معاملہ کرے جو اپنے لئے چاہتا ہو۔

الکبیر للطبرانی، الحلیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۹......جس شخص نے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دی اور اس کی زبان اس کے ساتھ مانوس ہوگئی اور اس کا دل اس پر مطمئن ہوگیا، تو جہنم کی آگ اس کو جھلسانہ سکے گی۔ سمویه، ابن مردویه، شعب الایمان، المتفق والمفترق للخطیب رحمة الله علیه، بروایت ابی قتادہ

۱۹۰......جو دل کے اخلاص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دے، جنت میں داخل ہو جائے گا۔

الصحیح لابن حبّان، بروایت معاذ رضی الله عنه

ابن حبان نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۱۹۱......جس شخص نے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دی جہنم کی آگ اس کو نہ کھا سکے گی۔ مسنداحمد، بروایت انس رضی الله عنه

۱۹۲......جس شخص نے دل کی سچائی کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دی اور اسی پر مر گیا، اللہ عزوجل اس کو جہنم پر حرام کر دیں گے۔

الدارقطنی، فی الافراد. السنن لسعید ابن منصور، بروایت النضر بن انس رضی الله عنه عن ابیه

حضرت نضر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو لکھنے کا حکم فرمایا۔ اس کے علاوہ کسی حدیث لکھنے کا حکم نہ دیا۔

۱۹۳......جس شخص نے لا الٰه الا اللّٰه کی شہادت دی اور فجر کی نماز کی محافظت کی اور کسی ناجائز خونریزی سے اپنے ہاتھ رنگین نہ کیے تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ السنن لسعید ابن منصور، بروایت حذیفه رضی الله عنه

۱۹۴......جس شخص نے لا الٰه الا اللّٰه کی شہادت دی ......یہی اس کے لئے نجات ثابت ہوگی۔

المسند لابی یعلی ابن منیع، عن ابن عمر عن عمر عن ابی بکر

۱۹۵......جو شخص دل کے اخلاص کے ساتھ اشهد ان لا الٰه الا اللّٰه و اشهدان محمداً عبده ورسوله کا قائل ہوا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

الطبرانی فی الاوسط، بروایت ابوالدرداء، الباوردی، ابن منده، بروایت ابوسعید بن وایل الجذامی

۱۹۶......جس نے دل کے اخلاص کے ساتھ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں۔ اور میں اللہ کا رسول ہوں تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اور اس نے نماز قائم کی، روزے رکھے، زکوٰۃ ادا کی، بیت اللہ کا حج کیا، تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو جہنم کی آگ پر حرام فرما دیں گے۔

الطبرانی فی الاوسط، بروایت انس رضی الله عنه. الطبرانی فی الاوسط بروایت عتبا ن بن مالک

۱۹۷......جس نے دل کے اخلاص کے ساتھ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور اس کو جہنم کی آگ چھو نہ سکے گی۔

الکبیر للطبرانی، الخلعی، شعب الایمان، بروایت معاذ رضی الله عنه بن جبل. ابن خزیمه بروایت عبد الله بن سلام

۱۹۸......جس شخص نے شہادت دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور دوبارہ اٹھائے جانے، اور حساب کتاب پر ایمان لایا، جنت میں داخل ہوگا۔ الامالی لابن صصری بروایت راعی النبی ﷺ

جنت کے سو درجات ہیں

۱۹۹......جس شخص نے شہادت دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کی، رمضان کے روزے رکھے ......تو اللہ کے ذمہ ہے کہ اس کی مغفرت فرمائیں خواہ وہ شخص ہجرت کرے یا اسی جگہ بیٹھا رہے، جہاں اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔ آپ ﷺ سے کسی صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں میں اس خوشخبری کا اعلان نہ کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا! نہیں: لوگوں کو عمل کرنے دو، بے شک جنت کے سو درجات ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان آسمان و زمین کے درمیان جتنی مسافت ہے۔ اور سب سے اعلیٰ درجہ جنت الفردوس ہے اسی پر عرش الٰہی قائم ہے۔ اور یہ جنت کے وسط میں ہے (اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں) اور جب تم اللہ سے کسی چیز کا سوال کرو تو جنت الفردوس

ہی کا سوال کرو۔ الکبیر للطبرانی، بروایت ابی بکر رضی اللہ عنہ

۲۰۰..... جس شخص نے یوں لا الہ الا اللہ کی شہادت دی کہ اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق کرتا ہو تو وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

المسند لابی یعلی، بروایت ابی بکر رضی اللہ عنہ

۲۰۱..... جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہا، اس کے اعمال نامہ کی برائیاں دھل جاتی ہیں۔ الا یہ کہ دوبارہ ان کا مرتکب ہو۔

الخطیب بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۲..... جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور بآنگ بلند کہا تو اس کے چار ہزار کبیرہ گناہ محو ہو جاتے ہیں۔ ابن النجار، بروایت انس رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

کلمہ طیبہ میں اخلاص

۲۰۳..... جس نے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ ابن النجار، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۴..... جس شخص نے اس بات کی شہادت دی کہ! اللہ کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں جنت میں داخل ہوگا۔ ابوالدرداء کہتے ہیں! میں نے دریافت کیا خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟ آپ نے فرمایا! خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو۔ جب تین مرتبہ یہی سوال و جواب ہوا تو تیسری مرتبہ میں آپ ﷺ نے فرمایا..... خواہ ابوالدرداً کی ناک خاک آلود ہو۔

مسند احمد، نسائی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابوالدردا

حدیث صحیح ہے۔

۲۰۳..... جس نے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ دریافت کیا گیا اخلاص کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا! وہ کلمہ تمہیں اللہ عزوجل کی حرام کردہ اشیاء سے روک دے۔ الحکیم، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ الحلیہ، بروایت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

۲۰۶..... جس شخص نے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا! اخلاص کا کیا مطلب ہے یا رسول اللہ؟ فرمایا! جو اللہ عزوجل نے تم پر حرام فرما رکھا ہے، ان سے تم باز آ جاؤ۔ الخطیب، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۷..... جس شخص نے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کہا۔ اور اس پر اس کا دل مطمئن ہو گیا۔ اور اس کی زبان اس کے ساتھ مانوس ہو گئی اور اشھد ان محمد رسول اللہ کا بھی قائل ہوا، تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو جہنم کی آگ پر حرام فرما دیں گے۔

الطبرانی فی الاوسط، بروایت سعد بن عبادہ

۲۰۸..... جس نے لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا خواہ اس نے زنا کیا ہو، اور چوری کی ہو۔

الطبرانی فی الاوسط، بروایت سلمہ بن نعیم الاشجعی

۲۰۹..... جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس کو کوئی گناہ نقصان نہ پہنچا سکے گا، جس طرح کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے سے کوئی نیکی نفع نہیں پہنچا سکتی۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے! حدیث ضعیف انظر: التنزیہ: ج ۱ ص: ۱۵۳

دخول جنت رحمت الٰہی سے ہوگا

۲۱۰..... جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور جس نے سبحان اللہ وبحمدہ کہا اس کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھ دی

جاتی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا! یارسول اللہ: تب تو ہم میں کوئی ہلاک نہ ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا! ہاں بعض لگ اس قدر نیکیاں لائیں گے کہ اگر کسی پہاڑ پر رکھ دی جائیں تو وہ پہاڑ بھی دب جائے۔ لیکن پھر اس پر کی گئی نعمتوں کو بھی لایا جائے گا ...... اور وہ تمام نیکیاں ان نعمتوں کے عوض برابر ہو جائیں گی۔ پھر اس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی رحمت کا معاملہ فرمائیں گے۔

المستدرک للحاکم، بروایت اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ عن ابیہ عن جدہ

۲۱۵...... جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہوا آئے، وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت عبادۃ بن الصامت

۲۱۶...... جس شخص کی موت لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دیتے ہوئے آئے، اس کے لئے مغفرت الٰہی حلال ہو جاتی ہے۔

الخطیب، بروایت جابر رضی اللہ عنہ، ابن عساکر، بروایت بریدہ

لیکن اس روایت میں یحییٰ بن عباد نامی ایک راوی ضعیف ہے۔

۲۱۷...... جس شخص کی موت اس حال میں آئی کہ وہ دل کے اخلاص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہو، وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ مسند الامام احمد، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۲۱۸...... جو شخص دل کی یقین کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہوا، جنت میں داخل ہو جائے گا۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۲۱۹...... عوام الناس میں ندا دے دو کہ جس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا، اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

ابن عساکر، بروایت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

۲۲۰...... کلمۂ لا الٰہ الا اللہ، اللہ تعالیٰ کے ہاں انتہائی عزت وعظمت والا کلمہ ہے ...... جس نے اخلاص کے ساتھ کہہ لیا، اس کے لئے تو جنت واجب ہوگئی اور جس نے نفاق کے ساتھ کہا اس کی بھی جان اور مال تو محفوظ ہو ہی گئے۔ لیکن بالآخر اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے۔

ابن النجار، بروایت دینار عن انس رضی اللہ عنہ

۲۲۱...... کلمۂ لا الٰہ الا اللہ، پروردگار کی ناراضگی سے پناہ میں رکھتا ہے ...... جب تک کہ لوگ دنیا کی رنگینی کو آخرت کی حقیقت پر ترجیح نہ دیں۔ لیکن اگر لوگ دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے لگیں اور پھر لا الٰہ الا اللہ کہیں تو یہ کلمہ ان پر رد کر دیا جاتا ہے اور اللہ عزوجل فرماتے ہیں! تم جھوٹ بولتے ہو۔

الحکیم بروایت انس رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

۲۲۲...... کلمۂ لا الٰہ الا اللہ مسلسل پروردگار عزوجل کے غضب کو لوگوں سے روکتا رہتا ہے ...... جب تک کہ وہ اپنی دنیا کو سنوارنے کے لئے، دین کو ضائع نہ کرنا شروع ہو جائیں (لیکن جب نوبت یہاں تک پہنچ جائے) اور پھر وہ اپنی زبانوں پر یہ کلمہ جاری کریں، تو ان کو کہا جاتا ہے! نہیں ...... نہیں اب تم اس کے اہل نہیں رہے۔ ابن النجار، بروایت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

یہ حدیث ضعیف ہے۔

۲۲۳...... لا الٰہ الا اللہ ہمیشہ اپنے کہنے والے کو نفع دیتا رہتا ہے ...... جب تک کہ اس کی اہانت نہ کی جائے۔ اور اس کے حق کی اہانت یہ ہے کہ معاصی کا دور دورہ ہو جائے نگران کو روکنے اور بند کرنے والا کوئی نہ ہو۔ الحاکم فی التاریخ بروایت ابان عن انس

۲۲۴...... لا الٰہ الا اللہ کہنا مسلسل اللہ پاک کی ناراضگی کو بندوں سے دور رکھتا ہے ...... حتیٰ کہ جب وہ اس منزل پر پہنچ جائیں کہ انہیں پرواہ نہ رہے کہ ان کی دینی حالت کس قدر انحطاط کا شکار ہے، بلکہ وہ صرف اپنی دنیا درست ہونے پر مطمئن ہو جائیں ...... اور پھر اپنی جھوٹی زبانوں سے یہ کلمہ کہیں تو اللہ عزوجل فرماتے ہیں! تم جھوٹ کہتے ہو۔ الحکیم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۵...... جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ وہ اس بات کی شہادت دیتا ہوا آئے کہ! اللہ کے سوا کوئی پرستش کے لائق

نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر اور حساب کتاب پر ایمان لائے، وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ النسائی، البغوی، ابن عساکر بروایت ابی سلمه رضی الله عنه راعی النبی ﷺ

۲۲۶..... لا الٰہ الا اللہ اپنے کہنے والے سے مصیبتوں کے ننانوے دروازوں کو بند رکھتا ہے، جن میں سب سے کم رنج و غم ہے۔

الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه، بروایت ابن عباس رضی الله عنه

۲۲۷..... کلمۂ لا الٰہ الا اللہ، اللہ عزوجل کے ہاں انتہائی عزت وتکریم والا کلمہ ہے..... اس کا عمدہ وقابل رشک مقام ہے جس نے اس کو اخلاص کے ساتھ کہہ لیا، اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جس نے نفاق کے ساتھ کہا، اس کی بھی جان اور مال محفوظ تو ہوگئے۔ لیکن کل اس کی اللہ عزوجل سے ملاقات ہوگی تو اللہ عزوجل اس کا احتساب فرمائیں گے۔ ابونعیم بروایت عیاض الاشعری

۲۲۸..... لا الٰہ الا اللہ نصف میزان ہے اور الحمد للہ اس کو بھر دیتا ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت شدّادبن اوس

۲۲۹..... میں مسلسل اپنے پروردگار سے سفارش کرتا رہوں گا..... کرتا رہوں گا، حتیٰ کہ عرض کروں گا پروردگار! ہر ایسے شخص کے بارے میں میری سفارش قبول فرمائیے، جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہو۔ کہا جائے گا: نہیں محمد! یہ تمہارا حق نہیں ہے، نہ اور کسی کا۔ یہ میرا حق ہے! میں آج جہنم میں کسی بھی ایسے شخص کو نہ چھوڑوں گا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہو۔ الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت انس رضی الله عنه

۲۳۰..... کوئی بندہ اس حال میں نہیں مرتا کہ وہ دل کے اخلاص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دے رہا ہو مگر وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ مسدد بروایت معاذ رضی الله عنه

۲۳۱..... اے بلال! لوگوں میں ندا دیدو کہ جس شخص نے اپنی موت سے ایک سال قبل یا ایک ماہ قبل یا ایک ہفتہ قبل یا ایک دن قبل یا ایک گھڑی قبل ہی کیوں نہ لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا، وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! پھر تو لوگ بھروسہ کر بیٹھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! خواہ بھروسہ کرلیں۔ الطبرانی فی الکبیر بروایت بلال رضی الله عنه

اس روایت میں منہال بن خلیفہ منکر الحدیث ہے۔ لہٰذا اس روایت پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔

۲۳۲..... اے سہیل بن البیضا! جس نے لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دی، اللہ عزوجل اس کو جہنم کی آگ پر حرام فرمادیں گے۔ اور اس کے لئے جنت واجب فرمادیں گے۔

عبد بن حمید، مسند الامام احمد، ابن ابی شیبه، المسند لابی یعلی، الصحیح لابن حبان، البغوی، ابن قانع بروایت سهیل بن البیضا

۲۳۳..... قیامت کے روز ایک شخص کو لایا جائے گا، پھر میزان بھی لائی جائے گی، اور اس کے اعمال ناموں کے ننانوے دفتر اس کے سامنے پیش ہوں گے۔ ہر دفتر انتہا نظر تک پھیلا ہوگا۔ جن میں اس کی خطائیں اور گناہ ہوں گے..... پھر تمام دفتروں کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے گا۔ پھر آدھے پور جتنا کاغذ کا ایک پرزہ نکالا جائے گا جس میں **اشهد ان لاالٰه الاالله واشهد ان محمدًا عبده ورسوله** درج ہوگا۔ اور اس کاغذ کے پرزے کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا..... اور پھر کاغذ کا وہ پرزہ اس کی تمام خطاؤں اور گناہوں پر بھاری ہوجائے گا۔

عبدبن حمید بروایت ابن عمرو

۲۳۴..... قیامت کے روز اللہ عزوجل ارشاد فرمائیں گے! لا الٰہ الا اللہ والوں کو میرے عرش کے قریب کردو، کیونکہ میں ان سے محبت رکھتا ہوں۔ الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت انس رضی الله عنه

۲۳۵..... اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: لا الٰہ الا اللہ میرا قلعہ ہے سو جو اس میں داخل ہوگیا وہ میرے عذاب سے مامون ہوگیا۔

ابن النجار، عن علیّ بن النجار، بروایت انس رضی الله عنه

۲۳۶..... اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں! میں اللہ ہوں اور لا الٰہ الا اللہ میرا کلمہ ہے۔ جس نے اس کو کہہ لیا، میں اسے اپنی جنت میں داخل کردوں گا اور جو میری جنت میں داخل ہوگیا وہ میرے عذاب سے مامون ہوگیا اور قرآن میرا کلام ہے اور مجھ سے نکلا ہے۔

الخطیب بروایت ابن عبّاس رضی الله عنه

حصہ دوم......ایمان کے متفرق فضائل کے بیان میں

۲۳۷.....جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور فرمایا! اپنی امت کو خوشخبری دیدیجئے، کہ جو شخص اس حال میں مرا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے استفسار کیا! اے جبرئیل خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟ فرمایا! جی ہاں، خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو۔ خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو۔ خواہ اس نے شراب کیوں نہ پی ہو۔

بخاری، مسلم مسندالامام احمدالجامع للترمذی، النسائی، الصحیح لإبن حبان، بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

حدیث صحیح ہے۔

۲۳۸.....میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے، اور خوشخبری دی، کہ آپ کی امت سے جو شخص اس حال میں مرا، کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ فرمایا! خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو۔ بخاری، مسلم بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۳۹.....جبرئیل علیہ السلام نے مجھے کہا! آپ کی امت سے جو شخص اس حال میں مرا، کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے کہا! خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟ فرمایا جی ہاں، خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو۔ بخاری، بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۴۰.....جب اللہ تبارک وتعالیٰ توحید پرست لوگوں کو ان کے کسی گناہ کی وجہ سے جہنم میں داخل فرمائیں گے، تو وہاں ان کو موت دے دیں گے۔ پھر جب ان کو نکالنے کا ارادہ فرمائیں گے، اس گھڑی ان کو تھوڑا سا عذاب چکھا دیں گے۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

۲۴۱.....اعمال میں سب سے افضل، اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان لانا ہے۔ پھر جہاد، پھر گناہوں سے مبرّا حج۔ اور بقیہ تمام اعمال کی باہمی فضیلت یوں ہے، جس طرح طلوع شمس سے غروب شمس تک سارا دن ایک سا ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت عامر اعمال کی افضلیت کا دارومدار احوال واشخاص پر ہے اسی وجہ سے دیگر احادیث میں اس سے مختلف مضمون بھی آیا ہے۔ اور بقیہ اعمال کے ہم رتبہ ہونے کے لئے دن کی مثال پیش فرمائی۔

کامیاب مسلمان

۲۴۲.....فلاح پا گیا وہ شخص جسے اسلام کی ھدایت مل گئی۔ اور بقدر کفایت روزی مل گئی۔ اور پھر وہ اس پر قناعت پسند بھی بن گیا۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت فضالۃ بن عبید

۲۴۳.....اسلام اپنے سے پہلے اعمال کو منہدم کر دیتا ہے۔ ابن سعد بروایت زبیر رضی اللہ عنہ، وبروایت جبیربن مطعم

۲۴۴.....اسلام نرم ومہربان سواری ہے۔ لہٰذا اپنے لئے سوار بھی ایسا ہی منتخب کرتی ہے۔ مسنداحمد، بروایت ابی ذرّ رضی اللہ عنہ

۲۴۵.....اسلام بڑھتا ہے۔ مگر گھٹتا نہیں۔ مسندالامام احمد، ابوداؤد، المستدرک للحاکم، بیہقی، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۲۴۶.....اسلام ہمیشہ بلند رہتا ہے۔ کبھی مغلوب نہیں ہوتا۔ الرویانی، الدارقطنی، بیہقی، الضیا بروایت عائذبن عمر

۲۴۷.....کیا تمہیں علم نہیں ہے؟ کہ اسلام اپنے سے پہلے برے اعمال کو منہدم کر دیتا ہے۔ اور ہجرت بھی اپنے سے پہلے اعمال کو منہدم کر دیتی ہے۔ اور حج بھی اپنے سے پہلے اعمال کو منہدم کر دیتا ہے۔ الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عمروبن العاص

۲۴۸.....واہ.....کیا ہی خوشی کی بات ہے اس شخص کے لئے، جس نے مجھے پایا، پھر مجھ پر ایمان لایا۔ اور اس شخص کے لئے بھی جو مجھے نہ پائے

..... مگر پھر بھی مجھ پر ایمان لایا۔ابن النجار، بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

بن دیکھے ایمان کی فضیلت

۲۴۹ ..... واہ ..... کس قدر خوشی کی بات ہے اس شخص کے لئے، جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا۔لیکن اس شخص کے لیے تو کس قدر خوشی کی بات ہے! کس قدر خوشی کی بات ہے! کس قدر خوشی کی بات ہے! جو مجھ پر ایمان لایا باوجود یکہ اس نے مجھے دیکھا نہیں۔

مسندالامام احمد، بروایت ابی سعید

۲۵۰ ..... کیا ہی خوشی کی بات ہے ایک بار، اس شخص کے لئے! جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا۔اور اس کے لئے تو سات بار بے انتہا خوشی کی بات ہے! جس نے مجھے دیکھا نہیں، مگر پھر بھی مجھ پر ایمان لایا۔

بخاری، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم، بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ مسندالامام احمد، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۵۱ ..... خوشی کی بات ہے ایک بار اس شخص کے لیے! جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا۔لیکن اس شخص کے لیے تین مرتبہ خوشی کی بات ہے! جس نے مجھے دیکھا نہیں، مگر پھر بھی مجھ پر ایمان لایا۔الطیالسی، عبد بن حمید بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۵۲ ..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! اے ابن آدم! جب تک تو میری عبادت کرتا رہے گا ..... اور مجھ سے آس لگائے رکھے گا، اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے گا، میں تجھ سے سرزد ہونے والے گناہوں کو معاف کرتا رہوں گا۔اگر چہ تو آسمان وزمین بھر گناہوں کے ساتھ بھی مجھ سے ملے گا، میں بھی آسمان وزمین بھر بخشش کے ساتھ تجھ سے ملوں گا۔اور تیری مغفرت کرتا رہوں گا، مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی الدردا رضی اللہ عنہ

حدیث حسن ہے۔

۲۵۳ ..... پروردگار عزوجل فرماتے ہیں! گناہوں کے بخشنے پر جس کو میری قدرت کا یقین ہو، میں اس کی مغفرت کرتا رہوں گا، جب تک کہ وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔اور مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔الطبرانی فی الکبیر، المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۵۴ ..... تمہارے پروردگار عزوجل نے فرمایا ہے! میں اس بات کا اہل ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے۔لہٰذا میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔پس جو شخص میرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے سے ڈرا اور اس سے باز رہا، تو میرا اس کو بخشش دینا بھی مجھے زیب دیتا ہے۔

مسندالامام احمد، الجامع للترمذی، النسائی، ابن ماجہ، المستدرک للحاکم، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۵۵ ..... یقیناً وہ شخص فلاح وکامرانی پا گیا، جس کا دل ایمان میں مخلص ہو گیا۔اور اس نے اپنے دل کو سلیم الطبع کر لیا۔اپنی زبان کو سچ کا عادی بنالیا۔اپنے نفس کو مطمئن کر لیا۔اپنی گردش حیات کو درست کر لیا۔اپنے کانوں کو حق سننے کا عادی بنالیا۔اور اپنی آنکھوں کو عبرتوں کا نظارہ کرنے والا بنالیا۔مسندالامام احمد، بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۵۶ ..... جس طرح شرک کے ساتھ کوئی نیکی سودمند نہیں، یونہی ایمان کے ساتھ کوئی چیز نقصان دہ نہیں۔

خطیب بغدادی، بروایت عمر رضی اللہ عنہ، الحلیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

۲۵۷ ..... جس کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی اور یقین ہو گیا، کہ اللہ عزوجل اس کا پروردگار ہے، اور میں اس کا پیغمبر ہوں۔اللہ عزوجل اس کو آگ پر حرام فرمادیں گے۔مسندالبزار، بروایت عمران

۲۵۸ ..... جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

مسندالامام احمد، بخاری، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۵۹......جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ پاک کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

مسندالامام احمد، بخاری ومسلم، بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۶۰......بغیر عمل ایمان مقبول، نہ بغیر ایمان کوئی عمل سودمند۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۶۱......اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو عذاب نہیں کرتے ،مگر سرکش اور اللہ پر جرات کرنے والے کو، جو لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کردے۔

ابن ماجہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۶۲......اللہ تبارک وتعالیٰ کسی مؤمن کی نیکی کم نہیں کرتے، بلکہ دنیا میں بھی اس کا بدلہ عطا کرتے ہیں اور آخرت میں اس پر ثواب مرحمت فرماتے ہیں۔مگر کافر کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا ہی میں نمٹا دیتے ہیں۔اور جب وہ آخرت میں پہنچتا ہے تو اس کے پاس کوئی ایسی نیکی نہیں ہوتی، جس کا بدلہ وہ اچھا پائے۔مسندالامام احمد، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۶۳ اگر کوئی مرد مؤمن مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی یہودی یا نصرانی کو جہنم میں دھکیل دیتے ہیں۔

الصحیح لابن حبان، الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی موسیٰ

۲۶۴......میں نے جبرئیل علیہ السلام کو خواب میں دیکھا، گویا وہ میرے سرہانے کھڑے ہیں، اور میکائیل علیہ السلام میرے پائنتی کھڑے ہیں۔ایک دوسرے سے کہہ رہا ہے! ان کی کوئی مثال بیان کرو......دوسرے نے مجھے مخاطب ہو کر کہا! سنئے آپ کے کان تو سنتے رہیں اور آپ کا دل سمجھتا رہے! کہ آپ کی مثال اور آپ کی امت کی مثال ایک ایسے بادشاہ کی طرح ہے، جس نے ایک گھر بنوایا، اور اس میں ایک کمرہ بنوایا۔پھر ایک قاصد بھیجا......جو لوگوں کو دعوت پر بلالائے۔پس کچھ لوگوں نے تو دعوت کو قبول کیا اور کچھ نے چھوڑ دیا۔پس اللہ تبارک وتعالیٰ تو بادشاہ ہیں اور وہ گھر اسلام ہے۔اس میں بنایا گیا کمرہ جنت ہے۔اور اے محمد! آپ اللہ کے قاصد ہیں۔لہٰذا جس نے آپ کی دعوت پر لبیک کہا، وہ اسلام میں داخل ہو گیا، اور جو اسلام میں داخل ہو گیا۔جنت میں داخل ہوا،اور جو جنت میں داخل ہوا وہاں کی نعمتیں کھائے گا۔

بخاری الجامع للترمذی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۶۵......جب بندہ اسلام سے مشرف ہو اور پھر پوری طرح اسلام کو اپنی زندگی میں بھی ڈھال لے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی ہر خطا جو اس سے سرزد ہوئی تھی، کا کفارہ فرمادیتے ہیں۔اور اس کے بعد اس کے ساتھ یہ معاملہ ہوتا ہے کہ اس کو ہر نیکی کے بدلہ دس نیکیاں ملتی ہیں، جو سات سو تک بڑھ سکتی ہیں۔لیکن برائی صرف ایک گناہ ہی رہتی ہے۔ بلکہ امید ہے کہ اللہ پاک اس سے بھی درگذر فرمادیں۔

بخاری النسائی بروایت ابی سعید

۲۶۶ جب تم میں سے کوئی اسلام پر اچھی طرح کاربند ہو جائے، تو اس کی ہر نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھ جاتی ہے۔لیکن برائی صرف ایک گنا رہتی ہے۔حتیٰ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے جاملے۔مسندالامام احمد، بخاری ومسلم بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۶۷......جب بندہ مسلمان ہو جائے اور پھر پوری طرح اسلام کو اپنی زندگی میں بھی ڈھال لے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی ہر نیکی جو اس نے انجام دی تھی، اس کو محفوظ رکھتے ہیں۔اور ہر برائی جو اس سے صادر ہوئی تھی، اس کو مٹادیتے ہیں۔پھر یوں بدلہ دیا جاتا ہے، کہ ایک نیکی دس گناہ سے سات سو گناہ تک بڑھ جاتی ہے۔اور برائی صرف ایک گناہ رہتی ہے بلکہ امید ہے کہ اللہ پاک اس سے بھی درگذر فرمادیں۔

الصحیح لابن حبان، النسائی بروایت ابی سعید

۲۶۸......اعمال میں سب سے افضل، اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان لانا ہے۔پھر جہاد، پھر گناہوں سے مبرا حج۔اور بقیہ تمام اعمال کی باہمی فضیلت یوں ہے۔جس طرح طلوع شمس سے غروب شمس تک سارے دن کی ایک سی حیثیت ہے۔مسندالامام احمد، بروایت ماعز

۲۶۹......سب سے افضل عمل، اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان لانا ہے۔اور اس کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔

الصحیح لابن حبان بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۷۰......اللہ تبارک وتعالیٰ توحید پرست بندوں کو جہنم میں اگر عذاب دیں گے، تو وہ ان کے ایمان کی کمی کے بقدر دیں گے پھر ان کے ایمان کے

سبب، ہمیشہ کے لئے ان کو جنّت میں داخل فرمادیں گے۔الحلیه، بروایت انس رضی الله عنه

۲۷۱...... بے شک جنّت میں صرف مسلمان ہی داخل ہوسکتا ہے۔اور ایام منیٰ کھانے پینے کے دن ہیں۔

مسندالامام احمد، النسائی، ابوداؤد الطیالسی، بروایت بشربن سحیم بروایت کعب بن مالک

۲۷۲...... بے شک جنّت میں صرف مسلمان ہی داخل ہوسکتا ہے۔اور اللہ پاک کسی فاسق شخص کے ذریعہ بھی اس دین کی مدد کروالیتے ہیں۔

مسندالامام احمد، النسائی، بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

روایت سے متعلق اہم امور حدیث ۱۱۵ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

۲۷۳...... جو مجھ پر ایمان لایا۔اسلام سے بہرہ مند ہوا۔اور ہجرت کی، میں اس شخص کے لئے جنت کے آس پاس گھر کا ذمہ دار ہوں، اور جنت کے عین وسط میں گھر کا ذمہ دار ہوں، اور جنت کے اعلیٰ بالا خانوں میں گھر کا ذمہ دار ہوں۔پس جو ان اعمال میں پورا اترا، اس نے خیر کا کوئی کام نہ چھوڑا، اور شر کے لئے کوئی رہنے کی جگہ نہ چھوڑی۔پس جہاں چاہے انتقال کرے۔

النسائی، الصحیح لإبن حبان، المستدرک للحاکم، بیهقی، بروایت فضالة بن عبید

۲۷۴...... افضل اسلام ملّت ابراہیمی والا ہے۔الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابن عبّاس رضی الله عنه

۲۷۵...... جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی، رمضان کے روزے رکھے، تو اللہ پر حق ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔خواہ وہ اللہ کی راہ میں ہجرت کرے، یا اسی سرزمین میں بیٹھا رہے، جہاں اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔

مسندالامام احمد، بخاری بروایت ابی هریره رضی الله عنه

ناحق قتل دخول جہنم کا سبب ہے

۲۷۶...... جو شخص اس حال میں آیا کہ وہ اللہ کی عبادت کرتا رہا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا، نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی، رمضان کے روزے رکھے، اور کبائر سے بچتا رہا، تو یقیناً اس کے لئے جنت ہے۔صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا! کبائر کیا چیز ہیں؟ فرمایا! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، مسلم جان کو ناحق قتل کرنا، جنگ کے روز پشت دے کر بھاگنا۔

مسندالامام احمد، النسائی، الصحیح لإبن حبان، المستدرک للحاکم بروایت ابی ایّوب

۲۷۷...... جس شخص نے شہادت دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں۔اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کی باندی کے بیٹے ہیں، اور اس کی نشانی ہیں، جن کو اللہ نے مریم علیہ السلام میں القاء کیا۔اور اللہ کے حکم سے پیدا ہوئے ہیں۔اور جنت حق ہے۔جہنم حق ہے۔دوبارہ اٹھایا جانا حق ہے۔تو اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے شخص کو جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے میں داخل فرمادیں گے، خواہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں۔

مسندالامام احمد، بخاری ومسلم بروایت عبادة بن الصامت

۲۷۸...... جس شخص نے دنیا سے اس حال میں کوچ کیا کہ وہ اللہ وحدہ لاشریک کے ساتھ مخلص ایمان والا تھا، خالص اسی کی عبادت کرتا تھا، نماز قائم کرتا تھا، زکوٰۃ ادا کرتا تھا...... تو اللہ کی قسم! اس کی یہ موت اس حال میں آئی ہے کہ اللہ پاک اس سے راضی تھے۔

ابن ماجه، المستدرک للحاکم، بروایت انس رضی الله عنه

۲۷۹...... جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا تھا، تو وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔اور جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو مرا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔مسندالامام احمد، الصحیح للامام مسلم رحمة الله علیه بروایت جابر رضی الله عنه

۲۸۰...... قسم ہے اس ذات کی! جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اس امت کا خواہ کوئی یہودی ہو یا نصرانی، جس نے بھی میرے متعلق سنا......اور

پھر یونہی مرگیا، میری دعوت پر ایمان نہ لایا، تو یقیناً وہ اصحاب جہنم میں داخل ہوگا۔

مسندالامام احمد، الصحیح للامام مسلم رحمة اللہ علیہ بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

زندہ درگور کرنے کا برا انجام

۲۸۱......زندہ درگور کرنے والی اور ہونے والی دونوں جہنم میں ہوں گی۔ الا یہ کہ زندہ درگور کرنے والی بعد میں اسلام کو پالے اور اس سے وابستہ ہوجائے۔مسندالامام احمد، النسائی بروایت سلمة بن یزید الجعفی سلمہ بن یزید جعفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بھائی کے ساتھ بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا۔ اور ہم نے عرض کیا کہ ہماری والدہ ملیکہ زمانہ جاہلیت میں صلہ رحمی کیا کرتی تھی، مہمان نوازی کرتی تھی اور اس طرح کے دیگر نیک کام انجام دیتی تھی۔ وہ زمانہ جاہلیت ہی میں انتقال کرگئی......تو کیا یہ خیر کے کام اس کے لئے کچھ سودمند ثابت ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ ہم نے مزید عرض کیا کہ زمانہ جاہلیت میں ہماری ایک بہن بھی تھی، جس کو ہماری اس والدہ نے زمانہ جاہلیت کی رسم کے مطابق زندہ درگور کردیا تھا تو کیا ہماری والدہ کے نیک کام اس گناہ کو دھوسکیں گے؟ تب آپ ﷺ نے فرمایا زندہ درگور کرنے والی اور ہونے والی دونوں جہنم میں ہوں گی۔ الا یہ کہ زندہ درگور کرنے والی بعد میں اسلام کو پالے اور اس سے وابستہ ہوجائے۔ قاتلہ کے جہنم جانے کا مسئلہ تو واضح ہے، مگر مقتولہ زندہ درگور ہونے والی کیوں جہنم میں جائے گی؟ اس کی وجہ زندہ درگور ہونا نہیں ہے، بلکہ اس کا مدار اس مسئلہ پر ہے کہ کیا اولادِ مشرکین جہنم میں جائیں گی یا جنت میں؟ اس بارے میں نصوص متعارض ہیں۔

۲۸۲......اے ابوسعید! جو شخص اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر، اور محمد ﷺ کے پیغمبر ہونے پر راضی ہوگیا، اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ اور دوسرا عمل، جس کے ذریعہ بندہ جنت کے سو درجات تک پہنچ سکتا ہے، جبکہ ایک درجہ زمین وآسمان کے درمیان جتنا ہے، وہ، جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

مسندالامام احمد، الصحیح للامام مسلم رحمة اللہ علیہ، النسائی بروایت ابی سعید

۲۸۳......اے معاذ بن جبل! کیا تجھے پتہ ہے کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ سو جان لو! اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ اس کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ جو بندے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، اللہ ان کو عذاب نہ دے۔ مسندالامام احمد، بخاری ومسلم الجامع للترمذی، ابن ماجہ بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۲۸۴......جہنم سے ہر اس شخص کو نکال لیا جائے گا، جس کے دل میں ایمان کا ذرہ بھی ہوگا۔ ترمذی، بروایت ابی سعید

۲۸۵......اللہ تعالیٰ سب سے ہلکے عذاب والے سے فرمائیں! اگر تیرے پاس زمین بھر مال ہو، تو کیا تو اس کے عوض اپنی جان چھڑانا پسند کرے گا؟ بندہ عرض کرے گا! جی پروردگار۔ پروردگار فرمائیں گے! میں نے تجھ سے اس سے بھی ہلکی چیز کا سوال کیا تھا......جبکہ تو ابھی آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا! یہ کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔ مگر تو شرک کرنے پر مصر رہا۔

بخاری ومسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۸۶......قیامت کے روز ایک جہنمی شخص کو کہا جائے گا! اگر تیرے پاس زمین بھر مال ہو، تو کیا تو اس کے عوض اپنی جان چھڑانا پسند کرے گا؟ بندہ عرض کرے گا! بالکل پروردگار۔ پروردگار فرمائیں گے! میں نے تجھ سے اس سے بھی ہلکی چیز پسند کی تھی......میں نے تجھ سے عہد لیا تھا، جبکہ تو ابھی آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا! یہ کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا......مگر تو شرک کرنے پر مصر رہا۔

مسندالامام احمد، بخاری ومسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۸۷......جب قیامت کا دن ہوگا، اللہ تعالیٰ اس امت کے ہر شخص کو ایک ایک کافر عطا فرمائیں گے۔ اور اس کو کہا جائے گا! جہنم میں جانے سے یہ تیرا فدیہ ہے۔ الصحیح للامام مسلم رحمة اللہ علیہ، بروایت ابی موسیٰ

ہر شخص کی جنت وجہنم دونوں میں ایک ایک جگہ مقرر ہوتی ہے۔اگر وہ اسلام سے مشرف ہوا اور جنت میں گیا تو اس کی جہنم والی جگہ کافر کو مل جاتی ہے۔اور اگر کفر کی بدبختی کی وجہ سے جہنم میں گیا تو جنت والی جگہ کسی مسلمان کو مل جاتی ہے۔

۲۸۸...... جب قیامت کا دن ہوگا، اللہ تعالیٰ ہر مؤمن کے پاس ایک فرشتہ بھیجیں گے، جس کے ساتھ ایک کافر ہوگا۔فرشتہ مؤمن سے کہے گا! اے مؤمن یہ کافر، یہ تیرا جہنم سے فدیہ ہے۔الطبرانی فی الکبیر، الکنی للحاکم، بروایت ابی موسیٰ

۲۸۹...... اللہ کے نزدیک تمام ادیان میں سب سے زیادہ محبوب دین ملت حنیفہ والا آسان دین ہے۔

مسند الامام احمد، الادب للبخاری، ، الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ .النسائی بروایت عمربن عبدالعزیز عن ابیہ عن جدہ

یعنی پہلے انبیاء کی ملل وشرائع کے منسوخ ومبدّل ہونے سے قبل یہ ملت بہتر ہے۔ورنہ وہ منسوخ ومبدل ہونے کے بعد بالکل ناجائز العمل ہیں۔حنیفیہ کا مطلب ہے کہ باطل سے کلیۃً منحرف ہوکر محض حق کی طرف گامزن ہے۔اور سمحہ سے مراد آسان وسہل العمل ہے۔

۲۹۰...... اللہ کے نزدیک تمام ادیان سے زیادہ محبوب دین خالص ملّت حنیفیہ والا دین ہے۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

ملّت حنیفیہ والے دین سے مراد وہ دین ہے، جو باطل سے کلیۃً منقطع ہوکر حق کی طرف مائل ہونے والا ہو۔

۲۹۱...... سب سے زیادہ محبوب دین اللہ کے نزدیک ملّت حنیفہ والا دین ہے۔پس جب تو میری امت کو دیکھے! وہ ظالم کو ظالم نہیں کہتے، تو ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

المستدرک للحاکم الغرائب لابی موسیٰ النرسی. معرفۃ الصحابہ لابی موسیٰ المدینی .روایۃ السندا عن جعفربن الازھربن قریظ عن جدہ عن ابی امہ سلیمان بن کثیربن امیّۃ بن سعیدعن ابیہ اسعدعن عبداللہ بن مالک

۲۹۲...... قیامت کے روز جب اللہ تبارک وتعالیٰ تمام مخلوقات کو اٹھائیں گے، ایک منادی عرش کے نیچے سے تین مرتبہ ندا دے گا! اے توحید پرست لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں معاف فرما دیا ہے۔لہٰذا تم بھی آپس میں ایک دوسرے کو معاف کردو۔

ابن ابی الدنیا فی ذمّ الغضب .بروایت انس رضی اللہ عنہ

قیامت کے دن توحید پرستوں کی حالت

۲۹۳...... جب قیامت کا دن ہوگا، اللہ تعالیٰ ایک میدان میں تمام مخلوقات کو اکٹھا فرمائیں گے۔پھر ہر قوم کے معبودانِ باطلہ کو اٹھائیں گے، جن کی وہ پرستش کیا کرتے تھے۔اور وہ معبودانِ باطلہ اپنے پجاریوں کو جہنم کی طرف ہانک کر لے جائیں گے۔پیچھے صرف توحید پرست لوگ بچ جائیں گے۔ان سے استفسار کیا جائے گا! کہ تم کس کے منتظر ہو؟ وہ کہیں گے! ہم اپنے اس پروردگار کے منتظر ہیں، جس کی ہم غائبانہ پرستش کیا کرتے تھے۔ان سے کہا جائے گا! کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟...... وہ جواب دیں گے! اگر وہ ہمارا رب چاہے گا، تو ہم اس کو ضرور پہچان لیں گے۔سو اس وقت پروردگار عزوجل ان پر اپنی تجلی ظاہر فرمائیں گے...... اور وہ تمام لوگ سجدہ ریز ہوجائیں گے۔پھر اس عالم میں ان کو مژدہ سنایا جائے گا! اے اہل توحید! اپنے سروں کو اٹھاؤ، پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہارے لئے جنت واجب فرمادی ہے۔اور تم میں سے ہر ایک کی جگہ جہنم میں کسی یہودی یا نصرانی کو بھیج دیا گیا ہے۔الحلیہ، بروایت ابی موسیٰ

۲۹۴...... جب قیامت کا روز ہوگا، ایمان اور شرک آمیں گے۔اور پروردگار کے سامنے بحث وتمحیص کرنے لگیں گے۔تو پروردگار ایمان کو فرمائیں گے! تو اپنے اہل کو لے کر جنت میں جا۔التاریخ للحاکم، بروایت صفوان بن عسّال

۲۹۵...... جب تم میں سے کوئی اسلام پر اچھی طرح کاربند ہوجائے، تو اس کی کی ہوئی ہر نیکی دس گناہ سے سات سو گناہ تک بڑھا کر لکھ دی جاتی

ہے۔لیکن برائی صرف ایک گناہ لکھی رہتی ہے۔.....حتیٰ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے جا ملے۔

مسند الامام احمد، بخاری، الصحیح للامام مسلم رحمة اللہ علیه بروایت ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۲۹۶..... جب بندہ مسلمان ہو جائے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی ہر نیکی، جو اس نے پہلے کی ہو، اس کو محفوظ رکھتے ہیں۔اور ہر برائی جو اس سے صادر ہوئی تھی، اس کو مٹا دیتے ہیں۔ پھراز سرِ نو معاملہ شروع ہوتا ہے اس طرح کہ ایک نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھ جاتی ہے۔اور برائی صرف وہی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کو بھی اللہ معاف فرمادیں۔اور وہ بہت مغفرت کرنے والا ہے۔سمویه بروایت ابی سعید

۲۹۶..... اسلام اپنے سے پہلے اعمال کو منہدم کر دیتا ہے۔اور ہجرت بھی اپنے سے پہلے اعمال کو منہدم کر دیتی ہے۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه

۲۶۷..... جب بندہ مسلمان ہوجائے اور پھر پوری طرح اسلام کو اپنی زندگی میں بھی ڈھال لے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی ہر نیکی جو اس نے انجام دی تھی، اس کو قبول فرمالیتے ہیں اور ہر برائی جو اس سے سرزد ہوئی تھی، اس کا کفارہ فرمادیتے ہیں۔اور اسلام میں وہ جو عمل کرے، اس کے ساتھ یہ معاملہ فرماتے ہیں! کہ ایک نیکی دس گناہ سے سات سو گناہ تک بڑھ جاتی ہے۔اور برائی صرف ایک گناہ رہتی ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو بھی محو فرمادیں۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت عطاءؔ بن یسار مرسلاً

۲۹۹..... کیا تمہیں علم نہیں ہے؟ کہ اسلام اُپنے سے پہلے اعمال کو منہدم کر دیتا ہے۔اور ہجرت بھی اپنے سے پہلے اعمال کو منہدم کر دیتی ہے۔اور حج بھی اپنے سے پہلے اعمال کو منہدم کر دیتا ہے۔السنن لسعید، بروایت عمرو بن العاص

۳۰۰..... !اللہ تعالیٰ بندہ کو معاف فرماتے رہتے ہیں، جب تک پردہ حائل نہ ہو۔دریافت کیا گیا! پردہ کیا ہے؟ فرمایا! اس حال میں روح نکلے کہ وہ مشرک ہو۔مسند الامام احمد، بخاری فی التاریخ المسند لابی یعلی، الصحیح لابن حبان، البغوی فی الجعدیات، المستدرک للحاکم،

السنن لسعید بروایت ابی ذرّ رضی اللہ عنه

۳۰۱..... مسلمان، جب سے اس کی ماں نے اس کو جنم دیا ہے اللہ کے سامنے کھڑے ہونے تک مسلسل اللہ کی ذمہ داری میں رہتا ہے۔پس اگر اللہ عزوجل سے اس حال میں سامنا ہو کہ اخلاص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دیتا ہو، یا اخلاص کے ساتھ استغفار کرتا ہوا آئے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم سے خلاصی لکھ دیتے ہیں۔البزار بروایت ابی سلمة بن عبدالرحمٰن عن ابیه ولم یسمع عنه

۳۰۲..... نور جب سینے میں داخل ہوتا ہے تو سینہ کشادہ ہو جاتا ہے۔دریافت کیا گیا! کیا اس کی کوئی علامت ہے؟ جس سے اس کا علم ہو سکے؟ فرمایا! ہاں، دھوکہ کے گھر دنیا سے پہلو تہی کرنا۔دائمی گھر کی طرف متوجہ ہونا۔اور موت کے آنے سے قبل اس کی تیاری کر لینا۔

المستدرک للحاکم وتعقّب عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۳۰۳..... اے مسہر! اسلام سے دامن گیر ہوجا۔اور اپنے دین کو دنیا کے عوض فروخت نہ کر۔ابن سعد، بروایت الشعبی مرسلاً

۳۰۴..... اسلام لے آ، سلامتی پا جائے گا۔الطبرانی فی الکبیر، المستدرک للحاکم بروایت اسماءؔ بنتؔ ابی بکر رضی اللہ عنه

۳۰۵..... اسلام لے آ، سلامتی پا جائے گا۔دریافت کیا گیا اسلام کیا ہے؟ فرمایا..... اسلام یہ ہے کہ تیرا دل اسلام لے آئے اور مسلمان تیری زبان اور ہاتھ کی ایذا سے محفوظ ہوجائیں۔آپ سے پوچھا گیا! کون سا اسلام افضل ہے؟ آپ نے فرمایا! ایمان، دریافت کیا گیا! ایمان کیا ہے؟ فرمایا! ایمان یہ ہے کہ تم اللہ اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لاؤ۔دریافت کیا گیا! کون سا ایمان افضل ہے؟ فرمایا! ہجرت۔دریافت کیا گیا! ہجرت کیا ہے؟ فرمایا! تم گناہوں کو چھوڑ دو۔دریافت کیا گیا! کون سی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا! جہاد۔دریافت کیا گیا! جہاد کیا ہے؟ فرمایا! جہاد یہ ہے کہ جب کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو تم ان سے قتال کرو۔اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو، اور بزدلی نہ دکھاؤ، پھر ان کے بعد دو عمل سب سے افضل ہیں۔اِلا یہ کہ کوئی انہی جیسا عمل کرے، گناہوں

سے میراث جج یا عمرہ۔شعب الایمان، بروایت ابی قلابہ عن رجل من اھل الشام عن ابیہ

اسلام امن کا مذہب ہے

۳۰۶.....اسلام سے بہرہ مند ہو جاؤ، مأمون ہو جاؤ گے۔اور جان رکھو! کہ ساری دھرتی اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔اور میرا خیال ہے کہ میں تم کو اس سرزمین سے جلا وطن کر دوں۔پس جو شخص تم میں سے کچھ مال پائے، اس کو فروخت کر ڈالے۔اور جان رکھو! کہ ساری دھرتی اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔بخاری، بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

حضور ﷺ نے یہود کو جلا وطن کرتے ہوئے ان سے فرمایا تھا۔

۳۰۷.....ایمان جنت کی قیمت ہے۔الحمد للہ تمام نعمتوں کی قیمت ہے۔اور جنت لوگوں میں ان کے اعمال کے مطابق تقسیم ہوگی۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۰۸.....اللہ عزوجل کے تین حرم ہیں، جس نے ان کی حفاظت کی، اللہ تعالیٰ اس کے دین و دنیا کی حفاظت فرمائیں گے۔اور جس نے ان کا خیال نہ رکھا، اللہ تعالیٰ کو بھی اس کی پرواہ نہیں۔اسلام کی حرمت، میری حرمت، اور میری قرابت کی حرمت۔

الطبرانی فی الکبیر، ابو نعیم، بروایت ابی سعید

۳۰۹.....اسلام ایک کشادہ گھر ہے۔جو اس میں داخل ہو گیا، فراخی پا گیا۔اور ہجرت کشادہ گھر ہے۔جو اس میں داخل ہو گیا، فراخی پا گیا۔اور جس کو اسلام کی دعوت پہنچی، وہ مسلمان ہو گیا، اور ہجرت کی دعوت پہنچی، اس نے ہجرت اختیار کی، تو اس نے خیر کا کوئی کام نہ چھوڑا اور شر کے لئے کوئی جائے فرار نہ چھوڑی۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت فضالۃ بن عبید

۳۱۰.....اسلام اس سے زیادہ باعزت ہے۔اور اسلام بلند ہوتا ہے، مگر اس پر کوئی چیز بلند نہیں ہوتی۔

الرویانی، الدارقطنی، بخاری ومسلم، السنن لسعید، بروایت عائذبن عمرو المزنی

۳۱۱.....اسلام انسانوں کو پگھلا کر یوں مہذب بنا دیتا ہے، جس طرح آگ لوہے، سونے اور چاندی کو پگھلا کر مہذب بنا دیتی ہے۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی سعید

۳۱۲.....بے شک جنّت میں صرف مؤمن ہی داخل ہو سکتا ہے۔اور ایام منیٰ کھانے پینے کے ایام ہیں۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت کعب بن مالک

۳۱۳.....میں نے اپنے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ کی شادی زینب بنت جحش سے کر دی ہے۔اور مقداد کی شادی ضباعہ بنت زبیر سے، تاکہ تم اچھی طرح جان لو کہ، اللہ کے ہاں تم میں سب سے زیادہ باعزت وہ ہے جو سب سے اچھے اسلام والا ہے۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۱۴.....جو مجھ پر ایمان لایا۔اسلام سے بہرہ مند ہوا۔اور ہجرت کی، میں اس شخص کے لئے جنت کے آس پاس گھر کا ذمہ دار ہوں، اور جنت کے عین وسط میں گھر کا ذمہ دار ہوں، اور جنت کے اعلیٰ بالا خانوں میں گھر کا ذمہ دار ہوں۔پس جو ان اعمال میں پورا اترا، اس نے خیر کا کوئی کام نہ چھوڑا، اور شر کے لئے کوئی رہنے کی جگہ نہ چھوڑی۔پس جہاں چاہے انتقال کرے۔الطبرانی فی الکبیر، ، بروایت فضالۃ بن عبید

۳۱۵.....دو چیزیں واجب کرنے والی ہیں، جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔اور جو اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو وہ جہنم میں داخل ہو جائے گا۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۱۶.....تمہارے پروردگار عزوجل نے فرمایا ہے! اگر میرا بندہ آسمان وزمین بھر گناہوں کے ساتھ بھی مجھ سے ملے گا، میں بھی آسمان وزمین بھر بخشش کے ساتھ اس سے ملوں گا، بشرطیکہ وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی الدردا

۳۱۷...... اے عمر کھڑے ہو اور جاؤ! لوگوں میں اعلان کردو کہ جنت میں مؤمنین کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا۔ النسائی بروایت، عمر رضی اللہ عنہ حدیث حسن، صحیح ہے۔

۳۱۸...... ہرگز آگ میں داخل نہ ہوگا وہ شخص جو اس حال میں انتقال کرے، کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، اور طلوع شمس، غروب شمس سے قبل نماز کا اہتمام کرتا ہو۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی عمارۃ بن رویبہ

۳۱۹...... نفسِ مسلم کے سوا جنت میں ہرگز کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ ابن سعد، الطبرانی فی الکبیر بروایت سلمان الفارسی

اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ نعمت ایمان ہے

۳۲۰...... بندہ اللہ کی جن نعمتوں کا ذکر کرتا ہے، ان میں اللہ تعالیٰ کو سب سے محبوب اور پسندیدہ نعمت ایمان ہے۔ کہ بندہ اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کے رسولوں پر ایمان لایا اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لایا۔ ابونعیم بروایت اسعدبن زرارۃ بن مندہ عن اخیہ سعید بن زرارۃ
ابونعیم نے راوی کے بھائی کے شیوخ میں گمان کیا ہے۔ ابن النجار، من طریق ابی الرجال عن ابیہ عن جدّہ سعد

۳۲۱...... جس کی تمنا ہو کہ اس کو جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کردیا جائے، اس پر لازم ہے کہ اس کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔ اور لوگوں سے بھی وہی سلوک کرتا ہو جو اپنے لئے چاہتا ہو۔ مسندالامام احمد، بروایت ابن عمرو

۳۲۲...... جو شخص اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے اپنے دین ہونے پر، اور محمد ﷺ کے پیغمبر ہونے راضی ہوگیا، اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ اور دوسرے اعمال جن کے ذریعہ بندہ کو اللہ جنت کے سو درجات تک پہنچا سکتا ہے، جبکہ ایک درجہ زمین و آسمان کے درمیان جتنا ہے، وہ دوسرے اعمال، جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم، شعب الایمان بروایت ابی سعید

۳۲۳...... جس کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی اور یقین ہوگیا، کہ اللہ عزوجل اس کا پروردگار ہے، اور میں اس کا پیغمبر ہوں۔ اللہ عزّ وجلّ اس کے گوشت کو آگ پر حرام فرمادیں گے۔ مسندالبزار، المستدرک للحاکم، عبدالغافر الفارسی فی امالیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ، ابن خزیمہ، الطبرانی فی الکبیر، الحلیہ، الخطیب بروایت عمران بن حصین

۳۲۴...... جو شخص اللہ کی عبادت کرتا رہا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا، نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی، حق کو سنا اور اس کی اطاعت کی، تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے، جس سے وہ چاہے جنت میں داخل فرمادیں گے۔ اور جو شخص اللہ کی عبادت کرتا رہا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا، نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی، حق کو سنا، مگر اس کی اطاعت نہ کی۔ تو اللہ عزوجل کی مرضی ہے، خواہ اس پر رحم فرمائیں، یا عذاب دیں۔
مسندالامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، ابن عساکر بروایت عبادۃ بن الصامت

۳۲۵...... جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔
مسندالامام احمد، بخاری، بروایت انس رضی اللہ عنہ المستدرک للحاکم بروایت معاذ وسعیدبن الحارث بن عبدالمطلب معاً
مسندالامام احمد، بروایت معاذ وابی الدرداءؓ معاً

۳۲۶...... جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ اور اس برعکس کے جو اس حال میں ملاقات کرے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔
شعب الایمان، ابن عساکر بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۲۷...... جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اور پانچ وقت نماز کا پابند ہو اور رمضان کے روزے رکھتا ہو، اس کی مغفرت کردی جائے گی۔ مسندالامام احمد، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۳۲۸...... جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوجائے گا اور اس

کے ساتھ کوئی گناہ نقصان دہ نہیں۔ اسی طرح اگر شرک کی حالت میں اس سے ملا تو جہنم میں جائے گا۔ اور اس کے ساتھ کوئی نیکی سودمند نہیں۔

مسندالامام احمد، ، الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عمرو

حدیث صحیح ہے۔

۳۲۹..... جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اور کسی معصوم الدم کو قتل نہ کیا ہو تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس پر کوئی بار نہ ہوگا۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۳۰..... قیامت کے روز، جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے پنجگانہ نمازوں کے ساتھ، رمضان کے روزوں کے ساتھ اور جنابت کے بعد غسل کرنے کے ساتھ ملاقات کرے، تو وہ اللہ کا سچا بندہ ہوگا۔ او جوان میں سے کسی چیز کی خیانت کے ساتھ ملے تو وہ اللہ کا دشمن ہوگا۔ بروایت ابن عمرو

حدیث ضعیف ہے۔ کیونکہ اس میں ایک راوی حجاج بن رشدین بن سعد ہے، جس کو ابن عدی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ مجمع الزوائد ج ۱ص ۴۵۔

۳۳۱..... جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اپنے مال کی زکوٰۃ کی خوشی کے ساتھ ادائیگی کرتا ہو اور حق سنتا اور اس کی اطاعت کرتا ہو تو اس کے لئے جنت ہے۔ مسندالامام احمد، بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۳۲..... جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔

مسندالامام احمد، بروایت عبدبن حمید، البغوی، ابن قانع، الطبرانی فی الکبیر، السنن لسعید بروایت سلمۃ بن نعیم الاشجعی

اس کے لئے اس کے سوا کوئی ٹھکانہ نہیں۔

۳۳۳..... خطا کار عارفین کو ان کے حال پر چھوڑ دو اور ان کو جنت یا جہنم میں داخل نہ کرو، اللہ عزوجل ہی ان کے بارے میں فیصلہ فرمائیں گے۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

جنتی اور جہنمی ہونے کا یقینی علم اللہ کے پاس ہے

۳۳۴..... میرے گناہگار موحدین عارفین بندوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو اور ان کو جنت یا جہنم میں داخل نہ کرو۔ میں خود اپنے علم کے ساتھ ان کے بارے میں فیصلہ کروں گا۔ اور جو گراں باری خود برداشت نہیں کر سکتے ان کو بھی ایسی مشقت میں نہ ڈالو۔ اور بندگانِ خدا کے اندرونی معاملات کی ٹوہ میں نہ لگو، خدا خود ان کا محاسبہ فرمائے گا۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت زیدبن ارقم

۳۳۵..... اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں! میرے گناہگار موحدین عارفین بندوں کو جنت یا جہنم میں داخل نہ کرو۔ حتیٰ کہ پروردگار خود ان کے متعلق فیصلہ فرمائیں گے۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۳۶..... جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اور کسی ناجائز خونریزی میں اپنے ہاتھ رنگین نہ کیے ہوں..... تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

مسندالامام احمد، ابن ماجہ، الطبرانی فی الکبیر، المستدرک للحاکم بروایت عقبۃ بن عامر

۳۳۷..... جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے ایمان کی پانچ باتوں کے ساتھ ملا، جنت میں داخل ہو جائے گا۔ پنجگانہ نمازوں کو کامل طہارت، اچھی طرح رکوع وسجود کے ساتھ ادا کرتا ہو۔ رمضان کے روزے رکھتا ہو۔ بیت اللہ جانے کی استطاعت ہو تو حج کرتا ہو۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کرتا ہو، جو اسلام کی فطرت ہے۔ امانت داری رکھتا ہو۔ اور جنابت سے غسل کرتا ہو۔ شعب الایمان، بروایت ابی الدردا

۳۳۸..... جو شخص ایمان لانے بعد کسی شرک میں مبتلا نہ ہو، فرض نماز ادا کرتا ہو، فرض زکوٰۃ ادا کرتا ہو۔ رمضان کے روزے رکھتا ہو۔ اور حق

سنتا اور اس کی اطاعت کرتا ہو تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت مالک الاشعری
حدیث ضعیف ہے۔

۳۳۹۔۔۔۔۔ جو اس حال میں مرا کہ وہ سچا مؤمن نہ تھا، تو وہ قطعاً کافر ہے۔ ابن النجار بروایت سمعان بن انس رضی اللہ عنہ

۳۴۰۔۔۔۔۔ جو اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو برابر نہ ٹھہراتا ہو۔۔۔۔۔ پھر خواہ ریت کے ذرّات کے برابر گناہ لائے مگر اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیں گے۔ ابن مردویہ بروایت ابی الدردا

۳۴۱۔۔۔۔۔ جو اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اور کسی ناجائز خونریزی میں اپنے ہاتھ رنگین نہ کیے ہوں تو وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے، داخل ہوجائے۔

الطبرانی فی الکبیر، المستدرک للحاکم بروایت جریر. الفتن لنعیم بن حمّادبروایت عقبہ بن عامر

۳۴۲۔۔۔۔۔ جو شخص اس حال میں مرا، تو وہ قیامت کے روز نبیوں، صدّیقوں اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔۔۔۔۔ جب تک کہ وہ والدین کے ساتھ بدسلوکی سے پیش نہ آتا ہو۔

مسندالامام احمد، بزار، محمدبن نصر، ابن منده، الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیه، شعب الایمان، بروایت عمروبن مرة الجهنی

ایک شخص نے آپ ﷺ سے استفسار کیا! یارسول اللہ اگر میں شہادت دوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ پنج وقتہ نماز ادا کروں۔ رمضان کے روزے رکھوں۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کروں تو مجھے کیا اجر ملے گا؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ بالا جواب مرحمت فرمایا۔

۳۴۳۔۔۔۔۔ جو اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو اس کے مغفرت حلال ہوگئی۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت نواس بن سمعان

حدیث حسن ہے۔

۳۴۴۔۔۔۔۔ جو اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ جس دروازے سے چاہے، داخل ہوجائے۔ اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیه، بروایت عقبہ بن عامر

۳۴۵۔۔۔۔۔ جس کا اس حال میں انتقال ہوا، کہ وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، تو اس کو کہا جائے گا! جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے، داخل ہوجائے۔ ابوداؤد الطیالسی، مسندالامام احمد، ، ابن مردویه، بروایت عمر رضی اللہ عنه

۳۴۶۔۔۔۔۔ جو اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو اس پر جہنم کی آگ حرام ہے۔

ابن عساکر، بروليت عبادة بن الصامت

۳۴۷۔۔۔۔۔ جس کا اس حال میں انتقال ہوا، کہ اس کو یقین تھا کہ اللہ کی ذات برحق ہے، جنت میں داخل ہوجائے گا۔

المسند لابی یعلی بروایت عثمان بن عفان

۳۴۸۔۔۔۔۔ جو اس حال میں مرا کہ اس کو تین باتوں کا یقین تھا! کہ اللہ کی ذات برحق ہے، قیامت برحق ہے، اور اللہ عزوجل قبروں میں پڑے ہوئے مُردوں کو دوبارہ اٹھائیں گے۔۔۔۔۔ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ الطبرانی فی الکبیر، ابن عساکر بروایت معاذ رضی اللہ عنه

۳۴۹۔۔۔۔۔ جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو جنت اس کے لئے واجب ہوگئی۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت، معاذ رضی اللہ عنه

۳۵۰۔۔۔۔۔ جو اس حال میں مرا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو ہمسر ٹھہراتا تھا، جہنم میں داخل ہوجائے گا۔ اور پنجگانہ نمازیں درمیانی اوقات کے لئے کفارہ ہیں، جب تک کبائر سے بچتا رہے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنه

۳۵۱۔۔۔۔۔ اے عمر، جاؤ! لوگوں میں اعلان کردو! جو کوئی کمالِ اخلاص کے ساتھ عبادت کرتا ہوا انتقال کرجائے، اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور جہنم کی آگ اس پر حرام فرمادیں گے۔ عبدبن حمید، المسند لابی یعلی، السنن لسعید، بروایت جابر رضی اللہ عنه

۳۵۲.....دو چیزیں واجب کرنے والی ہیں، جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اور جو اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو وہ جہنم میں داخل ہو جائے گا۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت عمارة بن رویبه

۳۵۳.....جنت میں کافر داخل نہ ہوگا اور جہنم میں مؤمن داخل نہ ہوگا۔ الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه، بروایت ابی شریح

۳۵۴.....اہل الشرک کو اللہ کے عذاب سے بچنے کے لئے کوئی پناہ گاہ میسر نہیں۔

ابو داؤد، بخاری ومسلم، بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۳۵۵.....جس طرح اسلام کے ساتھ کوئی گناہ نقصان دہ نہیں، یونہی شرک کے ساتھ کوئی عمل سودمند نہیں۔ الحلیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۵۶.....اے معاذ! کیا تم نے اس کی بات سنی، جو آج میرے پاس آیا ہے۔ میرے پروردگار کی طرف سے آنے والے ایک فرشتہ نے مجھے خوشخبری دی ہے! جو اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ حضرت معاذ نے عرض کیا! کیا میں لوگوں کو خوشخبری نہ دے دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا! انہیں چھوڑ دو، پل صراط سے سب گذریں گے۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت معاذ رضی الله عنه

۳۵۷.....اے معاذ! جو اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ حضرت معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو اطلاع نہ دیدوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا! انہیں چھوڑ دو، تاکہ وہ اعمال میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ وہ بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے۔ الطبرانی فی الکبیر، الحلیه، بروایت انس رضی الله عنه

۳۵۸.....اے عرب کی جماعتو! میں تمام مخلوق کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ ان کو اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کی دعوت دیتا ہوں، اور اس بات کے اقرار کرنے کی، کہ میں اللہ کا رسول اور اس کا بندہ ہوں۔ اور یہ کہ تم بیت اللہ کا حج کرو، بارہ مہینوں میں سے ایک ماہ کے روزے رکھو، یعنی رمضان کے۔ پس جس نے میری دعوت پر لبیک کہا! اس کے لئے بطور مہمان نوازی اور ثواب کے جنت ہے۔ اور جس نے میری دعوت سے روگردانی کی، اس کے لئے ہر طرف سے آگ ہے۔

ابن عساکر، بروایت محمدبن الحارث بن هانی بن مدلج بن المقدادبن رمل بن عمروبن العذری عن آبائه عن رمل بن عمرو

۳۵۹.....اے سائب تم ایام جاہلیت میں جو نیک اعمال کرتے تھے، وہ اس وقت قبول نہ ہوتے تھے مگر آج وہ تمہاری جانب سے قبول کئے جا رہے ہیں۔ مسندالامام احمد، ابن سعد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت سائب بن ابی سائب

۳۶۰.....اگر وہ اسلام لے آئیں، تو ان کے لئے بہتر ہو۔ اگر وہ اسلام میں رکنا چاہیں، تو اسلام وسیع وکشادہ مذہب ہے۔

ابن سعد، الطبرانی فی الکبیر، البغوی، بروایت، مجمع بن عتاب بن شمیر عن ابیه

۳۶۱.....یہ لوگ تم سے اور تمہارے آباؤ اجداد سے بہتر ہیں۔ اللہ، اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضہ میں میری جان ہے..... اللہ ان سے راضی ہو چکا ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت مالک بن ربیعة السلولی

۳۶۲.....اے معاذ! اگر اللہ تبارک وتعالیٰ تمہارے ہاتھ سے کسی مشرک کو ہدایت بخش دیں، تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

مسندالامام احمد، بروایت معاذ رضی الله عنه

۳۶۳.....اللہ عزوجل کسی بندہ کے عمل سے اس وقت تک راضی نہیں ہوتے، جب تک کہ اس کے قول سے راضی نہ ہوں۔

الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه، بروایت انس رضی الله عنه

۳۶۴.....جب قیامت کا روز ہوگا، اللہ پاک ہر مؤمن کو ایک یہودی یا نصرانی دیں گے، اور اس کو کہا جائے گا! جہنم میں جانے سے یہ تیرا فدیہ ہے۔

الصحیح للامام مسلم رحمة الله علیه، بروایت ابی موسی

فصل چہارم......ایمان اور اسلام کے احکام میں

یہ فصل دوفرع پر مشتمل ہے۔پہلی فرع شہادتین کے اقرار میں۔

۳۶۵......ان سے قتال جاری رکھو: حتیٰ کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول للہ کی شہادت دیں۔اگرانہوں نے ایسا کرلیا......تو اپنی جان اور مال کو محفوظ کرلیا۔مگران کے حق کی وجہ سے 'اوران کا حساب اللہ پر ہے۔الصحیح للامام مسلم رحمة اللہ علیه، بروایت ابی هریرة رضی اللہ عنه

۳۶۶......جس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا۔اور ماسوائے اللہ کے جن کی بھی پرستش کی جاتی ہے،سب کا انکار کردیا......تو اللہ تعالیٰ اس کے مال اور جان کو محترم کردیں گے۔اوراس کا حساب اللہ پر ہے۔

مسندالامام احمد، الصحیح للامام مسلم رحمة اللہ علیه، بروایت والدابی مالک الاشجعی

۳۶۷......کسی ایسے مسلمان کا خون کرنا حلال نہیں ہے، جولا الٰہ الا اللہ محمد رسول للہ کی شہادت دیتا ہو۔مگر تین باتوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے۔اس نے احصان کے بعد زنا کیا ہو،تو اس کوسنگسار کیا جائے گا۔یا اللہ اوراس کے رسول سے جنگ مول لی ہو،تو اس کو قتل کیا جائے گا،یا سولی لٹکایا جائے گا،یا اس سرزمین سے جلاوطن کردیا جائے گا۔یا اس نے کسی جان کو قتل کرڈالا ہو،تو اس کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔

ابوداؤد، ترمذی، بروایت عائشه رضی اللہ عنها

۳۶۸......کسی ایسے مسلمان کا خون کرنا حلال نہیں ہے، جولا الٰہ الا اللہ محمد رسول للہ کی شہادت دیتا ہو۔مگر تین باتوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے۔شادی شدہ ہونے کے باوجود اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو۔یا اس نے کسی جان کو قتل کرڈالا ہو،تو اس کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔یا وہ اپنے دین کو ترک کرکے جماعت مسلمین سے بچھڑ گیا ہو۔(مرتد ہوگیا ہو)۔مسندالامام احمد، بخاری ومسلم، بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنه

۳۶۹......جب کوئی کسی شخص کی طرف نیزہ تان لے،اور نیزہ کی نوک مدمقابل کے عین سینہ میں ہو،اس وقت وہ مدمقابل شخص،لا الٰہ الا اللہ کہہ لے تو صاحب نیزہ کو چاہیے کہ اس سے اپنا نیزہ دور کرلے۔الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیه، الحلیه، بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنه

۳۷۰......مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے قتال جاری رکھوں......حتیٰ کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول للہ کی شہادت دیں۔اگرانہوں نے،لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا،تو مجھ سے اپنی جان اور مال کو محفوظ کرلیا مگران کے حق کی وجہ سے۔اوران کا حساب اللہ پر ہے۔

الصحیح للامام مسلم رحمة اللہ علیه، بروایت ابومسعود رضی اللہ عنه

۳۷۱......مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے جنگ جاری رکھوں......حتیٰ کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول للہ کی شہادت دیں۔نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں۔اگرانہوں نے ایسا کرلیا......تو مجھ سے اپنی جان اور مال کو محفوظ کرلیا مگران کے حق کی وجہ سے۔اوران کا حساب اللہ پر ہے۔

بخاری ومسلم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه

۳۷۲......مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے جنگ جاری رکھوں......حتیٰ کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول للہ کی شہادت دیں،اور جو کچھ میں لایا ہوں،مجھ سمیت،اس پر ایمان لائیں۔اگرانہوں نے ایسا کرلیا......تو مجھ سے اپنی جان اور مال کو محفوظ کرلیا مگران کے حق کی وجہ سے۔اوران کا حساب اللہ پر ہے۔الصحیح للامام مسلم رحمة اللہ علیه، بروایت ابی هریرة رضی اللہ عنه

۳۷۳......مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے قتال جاری رکھوں......حتیٰ کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول للہ کی شہادت دیں۔اگرانہوں نے اس کو کہہ لیا،تو مجھ سے اپنی جان اور مال کو محفوظ کرلیا مگران کے حق کی وجہ سے۔اوران کا حساب اللہ پر ہے۔بخاری ومسلم بروایت ابی ہریرہ۔یہ خبر متواتر ہے۔

شہادتین کا اقرار!......ازالاکمال

۳۷۴..... مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے جنگ جاری رکھوں ..... حتیٰ کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول للہ کی شہادت دیں، ہمارے قبلہ کا رخ کریں، ہمارا ذبیحہ کھائیں، ہماری نماز قائم کریں۔ اگر انہوں نے ایسا کرلیا..... تو ان کی جان و مال ہم پر حرام ہوگئے مگر ان کے حق کی وجہ سے۔ اور آئندہ جو مسلمانوں کے لئے سود مند ہے، وہ ان کے لئے بھی سود مند ہے۔ اور جو مسلمانوں کے لئے نقصان دہ ہے، وہ ان کے لئے بھی نقصان دہ ہے۔

مسندالامام احمد، بخاری، ابو داؤد، ترمذی

حدیث حسن صحیح اور غریب ہے۔ الصحیح لابن حبان، الدارقطنی، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۷۵..... مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے قتال جاری رکھوں ..... حتیٰ کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول للہ کی شہادت دیں۔ اگر انہوں نے، لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا، تو مجھ سے اپنی جان اور مال کو محفوظ کرلیا مگر ان کے حق کی وجہ سے۔ استفسار کیا گیا! ان کا حق کیا ہے؟ فرمایا! محصن ہونے کے باوجود اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو۔ یا ایمان کے بعد کفر کا مرتکب ہوا ہو۔ یا اس نے کسی جان کو قتل کرڈالا ہو۔ تو اس کو ان وجوہ کی وجہ سے قتل کیا جائے گا۔

الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیہ، بروایت ابی بکرہ وابن جریر بروایت انس رضی اللہ عنہ

حدیث حسن ہے۔

۳۷۶..... مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے قتال جاری رکھوں، حتیٰ کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول للہ کی شہادت دیں۔ نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں۔

ابن ماجہ، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۳۷۷..... مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے قتال جاری رکھوں..... حتیٰ کہ وہ نماز قائم کریں اور شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اگر انہوں نے ایسا کرلیا..... تو اپنی جان اور مال کو محفوظ کرلیا۔ مگر ان کے حق کی وجہ سے۔ اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔ تمام بروایت معاذبن جبل رضی اللہ عنہ

۳۷۸..... مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے قتال جاری رکھوں..... حتیٰ کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول للہ کی شہادت دیں۔ نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں۔ المستدرک للحاکم، بروایت انس رضی اللہ عنہ بروایت ابی بکر رضی اللہ عنہ

۳۷۹..... مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے قتال جاری رکھوں..... حتیٰ کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں۔ اگر انہوں نے، لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا، تو مجھ سے اپنی جان اور مال کو محفوظ کرلیا مگر کسی حق کی وجہ سے۔ البغوی بروایت رجل من بلقین

۳۸۰..... قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضہ میں میری جان ہے! کسی ایسے شخص کا خون حلال نہیں ہے، جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول للہ کی شہادت دیتا ہو۔ مگر تین باتوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے۔ اسلام سے برگشتہ ہوکر کافروں سے جاملا ہو، یا وہ شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کا مرتکب ہوا ہو، یا اس نے کسی جان کو قتل کرڈالا ہو۔ تو اس کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔ ابن النجار بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۸۱..... کسی مسلمان شخص کا خون حلال نہیں ہے، مگر تین باتوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے۔ اسلام سے برگشتہ ہوگیا ہو، محصن ہونے کے بعد زنا کا مرتکب ہوا ہو، یا بغیر قصاص کے کسی جان کو مارڈالا ہو۔ ابن عساکر، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا وعمّار بن یاسر رضی اللہ عنہ

تین باتوں کے سوا کسی مسلمان کو قتل کرنا حرام ہے

۳۸۲..... تین باتوں کے سوا کسی کا خون حلال نہیں۔ جان کے بدلہ جان۔ شادی شدہ زنا کار　　ایمان سے مرتد ہونے والا۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت عمّار رضی اللہ عنہ

۳۸۳..... کسی اہل قبلہ کا خون حلال نہیں۔ مگر ایسے شخص کا، جس نے کسی کو قتل کرڈالا ہو، تو اس کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔ شادی شدہ زنا کار

اور جماعت سے کٹ جانے والا (مرتد)۔المستدرک للحاکم، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۸۴......تین شخصوں کے سوا کسی کو قتل نہ کیا جاے گا۔جس نے کسی کو قتل کر ڈالا ہو، تو اس کو قصاصاً قتل کیا جائے گا اور وہ شخص جو محصن ہونے کے بعد زنا کا مرتکب ہو۔اور اسلام کے بعد مرتد ہونے والا شخص۔المستدرک للحاکم، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۸۵......تین باتوں کے سوا کسی کو قتل کرنا درست نہیں۔ایسا شخص جس نے کسی کو قتل کر ڈالا ہو، تو اس کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔اور اسلام کے بعد مرتد ہونے والا شخص۔اور وہ شخص جو احصان کے بعد حد کا مستوجب ہوا، اس کو سنگسار کیا جاے گا۔

المستدرک للحاکم، ابو داؤد، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

ارتداد کے احکام

۳۸۶......جو شخص اپنے دین سے برگشتہ ہو گیا، اس کو قتل کر ڈالو۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت عصمۃ بن مالک

مرتد وہ شخص ہے، جو اسلام کے دائرہ سے نکل کر کفر کے ظلمت کدہ میں چلا جائے۔احناف کے نزدیک اس کا یہ حکم ہے، کہ اس پر اسلام کی دعوت دوبارہ پیش کی جائے اور اس کے اشکالات، جن کی وجہ سے وہ اسلام سے منحرف ہوا ہے، ان کو دور کیا جائے، اگرچہ یہ واجب نہیں ہے کیونکہ اسکو اسلام کی دعوت پہلے پہنچ چکی ہے۔لیکن مستحب ضرور ہے۔اور یہ بھی مستحب ہے کہ اسکو تین یوم کے لئے قید کر دیا جاے، تا کہ اسکو کچھ مہلت مل جائے۔اور بعض اہلِ علم کے نزدیک مہلت مرتد کی طلب پر منحصر ہے۔ورنہ مہلت کی ضرورت نہیں۔جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مہلت دینا واجب ہے۔انجام کار اگر وہ راہِ راست پر آ جاے تو یہی اسلام کا مطلوب ہے، ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے۔

مرتد عورت کا حکم! اگر کوئی عورت مرتد ہو جائے تو اس کو قتل نہ کیا جائے بلکہ جب تک کہ وہ مسلمان نہ ہو جائے اس کو قید میں ڈالے رکھا جائے اور ہر تیسرے دین اس کو بطور تنبیہ مارا جائے تا کہ وہ اپنے ارتداد سے توبہ کر کے دائرہ اسلام میں آ جائے لیکن اگر کوئی شخص کسی مرتد عورت کو قتل کر دے تو قاتل پر کچھ واجب نہیں ہوگا۔

۳۸۷......جس نے اپنے دین کو بدل ڈالا، اس کو قتل کر ڈالو۔مسند الامام احمد، بخاری، بروایت، ابن عبّاس رضی اللہ عنہ

۳۸۸......ماخوذ از اکمال...... اللہ کے نزدیک شدید ترین قابل نفرت شخص، وہ ہے جو ایمان لانے کے بعد کفر کا مرتکب ہو گیا۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۳۸۹......کوئی شخص ایمان سے اس چیز کا انکار کیے بغیر خارج نہیں ہوسکتا، جس کا اقرار کر کے وہ اسلام میں داخل ہوا تھا۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی سعید

۳۹۰......جو شخص اسلام سے برگشتہ ہو جائے، اس کو اسلام میں لوٹ آنے کی دعوت دو۔سو اگر وہ توبہ تائب ہو جاے، تو اس کو قبول کر لو۔لیکن اگر وہ تائب نہ ہو تو اس کی گردن اڑا دو۔اور اگر کوئی عورت اسلام سے برگشتہ ہوجاے، تو اس کو بھی دعوت دو، اگر وہ تائب ہو جائے قبول کرلو۔اور اگر انکار کرے تو مزید اس کو راہِ راست پر لانے کی کوشش کرو۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۳۹۱......جو شخص اپنا دین بدل ڈالے، یا اپنے دین سے پھر جائے، تو اس کو قتل کر ڈالو۔لیکن اللہ کے بندوں کو اللہ کے عذاب یعنی آگ کے ساتھ عذاب میں مت ڈالو۔المصنف لعبدالرزاق، بروایت ابن عبّاس رضی اللہ عنہ

۳۹۲......جس نے اپنے دین کو بدل ڈالا، اس کو قتل کر ڈالو۔اللہ تعالیٰ ایسے بندے کی توبہ قبول نہیں فرماتے جو اسلام کے بعد کفر کا مرتکب ہوا ہو۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت بھزبن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۳۹۳......جو شخص اپنے دین سے لوٹ جائے، اس کو قتل کر دو۔لیکن اللہ کے بندوں کو اللہ کے عذاب یعنی آگ کے ساتھ عذاب میں مت ڈالو۔

الصحیح لابن حبان، بروایت ابن عبّاس رضی اللہ عنہ

۳۹۴۔۔۔۔۔۔جو اپنے دین کو تبدیل کر دے، اس کی گردن اڑا دو۔الشافعی، بخاری ومسلم، بروایت زیدبن اسلم

دوسری فرع۔۔۔۔۔۔ایمان کے متفرّق احکام میں

۳۹۵۔۔۔۔۔۔جب آدمی مشرّف بایمان ہوجائے، تو وہ اپنی زمین اور مال کا مالک وحقدار ہے۔مسندالامام احمد، بروایت صخربن العیلة

۳۹۶۔۔۔۔۔۔جس شخص نے قرآن کی ایک آیت کا بھی انکار کیا، اس کی گردن اڑانا حلال ہوگیا۔اور جس نے لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمدًا عبدہ ورسولہ کہہ دیا تو اب کسی کو اسے قتل کرنے کا کوئی حق نہ رہا۔الا یہ کہ وہ خود کسی قابلِ حد گناہ کو پہنچ جائے، تو پھر اس پر حد قائم کی جائے گی۔ابن ماجہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۹۷۔۔۔۔۔۔کسی مسلمان کا مال حلال نہیں ہے، مگر اس کے دل کی خوشی کے ساتھ۔ابو داؤد، بروایت حذیفة الرقاشی

۳۹۸۔۔۔۔۔۔جس نے ہماری نماز ادا کی، ہمارے قبلہ کی طرف رخ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا۔۔۔۔۔۔پس وہ مسلمان ہے۔اس کو اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ حاصل ہے۔سو اس کے بارے میں اللہ کے ذمہ کی اہانت نہ کرو۔بخاری،النسائی، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۹۹۔۔۔۔۔۔کسی مسلمان کا خون حلال نہیں ہے، مگر تین باتوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے۔محصن ہونے کے بعد زنا کا مرتکب ہوا ہو، یا اسلام سے برگشتہ ہوگیا ہو، یا ایسا شخص جس نے کسی کو ناحق قتل کر ڈالا ہو، تو اس کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔مسندالامام احمد، النسائی، ترمذی، ابن ماجہ، المستدرک للحاکم بروایت عثمان۔مسندالامام احمد، النسائی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۴۰۰۔۔۔۔۔۔جب وہ اسلام سے بہرہ بند ہوجائیں گے، تو ضرور تصدیق کریں گے اور جہاد کریں گے۔ابو داؤد، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

مسلمان کی حرمت کعبہ سے زیادہ ہے

۴۰۱۔۔۔۔۔۔اے خدا کے گھر، کعبۃ اللہ! تو کتنا عمدہ ہے۔اور تیری خوشبو بھی کتنی عمدہ ہے۔تو کتنی عظیم شان والا ہے؟ اور تیری عزت کتنی بلند ہے؟۔۔۔۔۔۔لیکن قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے، ایک مؤمن کی عزّت وحرمت پروردگار عزوجل کے ہاں تیری عظمت وحرمت سے بڑھ کر ہے۔اس کا مال اور خون بہت محترم ہے۔ابن ماجہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس روایت میں نصر بن محمد ایک راوی ہے جس کو امام ابو حاتم نے ضعیف قرار دیا ہے۔لیکن ابن حبان نے اس کی توثیق فرمائی ہے۔بقیہ دیگر رواۃ ثقہ ہیں۔مصباح الزجاجہ ج ۴ ص ۱۶۴

۴۰۲۔۔۔۔۔۔تمام مؤمنین کی جان ہم رتبہ اور ایک سی ہے۔اور وہ اپنے ماسوا غیر مسلموں کے خلاف ہم پلہ اور ایک ہاتھ ہیں۔ان میں سے کسی ادنیٰ مسلمان کی بھی اٹھائی ہوئی ذمہ داری تمام مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔آگاہ رہو! کسی مؤمن کو کسی کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے گا۔اور نہ کسی صاحب عہد ذمی شخص کو عہد کے ہوتے ہوئے قتل کیا جائے گا۔یاد رکھو! جس نے کوئی بدعت جاری کی، اس کا وبال وہی اٹھائے گا۔اور جس نے کوئی بدعت جاری کی یا کسی بدعتی شخص کو پناہ میسّر کی۔۔۔۔۔۔اس پر اللہ اور اس کے ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

ابو داؤد، النسائی، المستدرک للحاکم بروایت علیؓ رضی اللہ عنہ

تمام مؤمنین کی جان ہم رتبہ اور ایک سی ہے! اس کا مطلب ہے کہ قصاص اور دیت میں تمام مسلمان یکساں ہیں۔شریف اور رذیل میں، چھوٹے اور بڑے میں، عالم اور جاھل میں، تنگ دست اور مالدار میں، مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں ہے۔سب کا خون رنگ کی مانند مساوی ہے، ہر ایک کی دیت یکساں ہے۔اور ہر ایک کو دوسرے کے بدلہ قتل کیا جائے گا۔

آگے فرمایا! وہ اپنے ماسوا غیر مسلموں کے خلاف ہم پلہ اور ایک ہاتھ ہیں۔یعنی جس طرح ایک ہاتھ پورے جسم کے دفاع کے لئے حرکت میں آجاتا ہے اور پورے جسم کی نمائندگی کرتا ہے، اسی طرح تمام مسلمان آپس میں متحد اور یک جان ہیں۔

آگے فرمایا ان میں سے کسی ادنیٰ مسلمان کی بھی اٹھائی ہوئی ذمہ داری تمام مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔اس کا مطلب ہے کہ اگر کوئی عام

مسلمان بھی کسی کافر کوامن اور پناہ دیدے، تو تمام مسلمانوں پر اس کی جان ومال محفوظ ہو جاتی ہے۔

پھر فرمایا! کسی صاحبِ عہد ذمّی شخص کو عہد کے ہوتے ہوئے قتل نہ کیا جائے گا، یہاں ,,کافر،، سے مراد ذمی کافر ہے۔اور اس کا مطلب یہ ہے کہ جو ذمی کافر جزیہ ٹیکس ادا کر کے اسلامی سلطنت کا وفادار شہری بن گیا ہے اور اسلامی سلطنت نے اس کے جان ومال کی حفاظت کا عہد و ضمان کرلیا ہے تو جب تک وہ ذمی ہے اور اپنے ذمی ہونے کے منافی کوئی کام نہیں کرتا اس کو کوئی مسلمان قتل نہ کرے بلکہ اس کی حفاظت کو ذمہ داری سمجھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اسلامی قانون وحکومت کی نظر میں ایک ذمی کے خون کی بھی وہی قیمت ہے جو ایک مسلمان کی قیمت ہے لہذا اگر کوئی مسلمان کسی ذمی کو ناحق قتل کردے تو اس کے قصاص میں اس قاتل مسلمان کو قتل کردینا چاہئے جیسا کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کا مسلک ہے۔

اس نکتہ سے حدیث کے اس جملہ ”کافر کے بدلے میں مسلمان کو نہ مارا جائے“ کا مفہوم بھی واضح ہوگیا کہ یہاں ,,کافر،، سے مراد حربی کافر ہے، نہ کہ ذمی! حاصل یہ ہے کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کسی مسلمان کو حربی کافر کے قصاص میں تو قتل نہ کیا جائے گا لیکن ذمی کے قصاص میں قتل کیا جائے اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کسی بھی مسلمان کو کسی بھی کافر کے قصاص میں قتل نہ کیا جائے گا، خواہ وہ کافر حربی ہو یا ذمی۔

۴۰۳...... تمام مسلمانوں کا خون مساوی ہے۔ان میں سے کسی ادنیٰ مسلمان کی بھی اٹھائی ہوئی ذمہ داری تمام مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔ انکا دور والا مسلمان بھی تمام مسلمانوں پر حق رکھتا ہے۔اور وہ غیر مسلموں کے خلاف ہم پلّہ ہیں۔انکا طاقتور اپنے کمزور کو سہارا دیتا ہے۔اور انکا شہ سوار جنگ میں شریک نہ ہونے والے اپنے مسلمان بھائی کو مالِ غنیمت میں ساتھ رکھتا ہے۔پس! کسی مؤمن کو کسی کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے۔اور نہ کسی صاحبِ عہد ذمّی شخص کو عہد کے ہوتے ہوئے قتل کیا جائے۔ابو داؤد، ابن ماجه بروایت ابن عمر رضی الله عنه

انکا دور والا مسلمان بھی تمام مسلمانوں پر حق رکھتا ہے۔اور دور والا مسلمان بھی حق رکھتا ہے، اس جملہ کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ ہے کہ اگر کسی مسلمان نے جو دارالحرب سے دور رہا ہے، کسی کافر کو امان دے رکھی ہے تو ان مسلمانوں کے لئے جو دارالحرب کے قریب ہیں یہ جائز نہیں ہے کہ اس مسلمان کے عہد امان کو توڑ دیں اور اس کافر کو کوئی گزند پہنچائیں۔

دوسرے معنی یہ ہیں کہ جب مسلمانوں کا لشکر دارالحرب میں داخل ہو جائے اور مسلمانوں کا امیر لشکر کے ایک دستے کو کسی دوسری سمت بھیج دے اور پھر وہ دستہ مالِ غنیمت لے کر واپس آئے تو وہ مال غنیمت صرف اسی دستے کا حق نہیں ہوگا، بلکہ وہ سارے لشکر کو تقسیم کیا جائے گا۔یعنی دور والا بھی اس میں شامل ہے۔

۴۰۴...... مسلمان کا مال بھی یونہی محترم ہے، جس طرح اس کا خون محترم ہے۔الحلیه، بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

دھوکہ سے قتل کی ممانعت

۴۰۵...... ایمان اپنے حامل یعنی مؤمن کو اس بات سے منع کرتا ہے کہ وہ کسی کو اس کی غفلت میں ناگہاں قتل کردے۔لہٰذا کوئی مؤمن کسی کا خون دھوکہ دہی سے نہ بہائے۔ التاریخ للبخاری رحمة الله علیه، ابوداؤد، المستدرک للحاکم، بروایت ابی هریره رضی الله عنه. مسندالامام احمد، بروایت الزبیر رضی الله عنه ومعاویه رضی الله عنه

۴۰۶...... مؤمن کی پشت محفوظ ہے، مگر ایمان ہی کے کسی حق کی وجہ سے۔الطبرانی فی الکبیر بروایت عصمة بن مالک

۴۰۷...... مسلمان کا سب کچھ مسلمان پر حرام ہے۔اس کا مال، اس کی آبرو اور اس کا خون سب کچھ محترم ہے۔آدمی کے شر کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔ابوداؤد، ابن ماجه بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۴۰۸...... کسی قوم کے مال مویشی، دوسروں پر حرام ہیں۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی امامة

۴۰۹۔۔۔ جس نے اسلام میں اپنی زندگی کو اچھی طرح سنوارا، اس سے زمانۂ جاہلیت کی لغزشوں کی باز پرس نہ ہوگی۔ اور جس نے زمانۂ اسلام میں بھی برائی کو جاری رکھا، اس سے اول وآخر کی باز پرس ہوگی۔ بخاری ومسلم، ابن ماجه، بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۴۱۰۔۔۔ اسلام کے دامن سے وابستہ ہوجا، خواہ تجھے ناپسند ہو۔ مسندالامام احمد، المسند لابی یعلی والضیاء بروایت انس رضی الله عنه

ایمان کے متفرق احکام میں ۔۔۔۔۔ مأخوذ از اکمال

۴۱۱۔۔۔ اے قتادہ! پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کرو، اور کفر کے بالوں سے نجات حاصل کرو۔

الطبرانی فی الکبیر، ابن شاهین، بروایت قتاده الرهاوی

۴۱۲۔۔۔ اے واصلة! جاؤ، اور کفر کے بال منڈوا کر آؤ۔ اور پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کرو۔

تمام، ابن عساکر، المستدرک للحاکم بروایت واصلة

۴۱۳۔۔۔ پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کرو، اور کفر کے بالوں سے نجات حاصل کرو۔

الصغیر للطبرانی رحمة الله علیه، الحلیه، بروایت واصلة

۴۱۴۔۔۔ ایک عورت بھی مسلمانوں پر کسی کو پناہ دے سکتی ہے۔ ترمذی، حسن غریب بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۴۱۵۔۔۔ اے لوگو! مجھے اس کا کوئی علم نہیں ہے ۔۔۔ حتیٰ کہ تم خود سن لو۔ اور مسلمانوں پر ان کا کوئی ادنیٰ شخص بھی کسی کو پناہ دے سکتا ہے۔

الطبرانی فی الکبیر، السنن للبیهقی رحمة الله علیه، المستدرک للحاکم، بروایت ام سلمه رضی الله عنها

۴۱۶۔۔۔ مسلمانوں پر، ان کا کوئی ادنیٰ شخص بھی کسی کو پناہ دے سکتا ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت انس رضی الله عنه. مسندالامام احمد. الطبرانی فی الکبیر، بروایت عمرو. الطبرانی فی الکبیر بروایت ام سلمه رضی الله عنها

۴۱۷۔۔۔ مسلمانوں کے حق میں ان کا کوئی بھی شخص کسی کو پناہ دے سکتا ہے۔

مسندالامام احمد، بروایت ابی عبیده رضی الله عنه. مسندالامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی امامه

۴۱۸۔۔۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے۔ نہ اس کو رسوا کرتا ہے۔ اور نہ کسی مصیبت میں اس کو بے آسرا چھوڑتا ہے۔ اور اگر عرب کے شرفاء، ومعززین اور آزاد کردہ طبقہ آپس میں محبت کرنے لگے، تو ان کو اس کے سوا چارہ کار نہیں۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۴۱۹۔۔۔ ایمان کسی کا اس کی غفلت میں خون بہانے سے آڑ ہے، لہٰذا کسی مؤمن کا خون دھوکہ دہی سے نہ بہایا جائے۔ مسندالامام احمد، المستدرک للحاکم، الطبرانی فی الکبیر، بروایت معاویه رضی الله عنه. الصحیح لابن حبان، البغوی فی الجعدیات، الاوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت الزبیربن العوام. ابن ابی شیبه، بخاری فی التاریخ، ابوداؤد، المستدرک للحاکم، بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۴۲۰۔۔۔ اے صخر! جب کوئی قوم اسلام کے آغوش میں آجاتی ہے، تو اپنے خون اور اموال کو محفوظ کر لیتی ہے۔

ابن سعد، مسندالامام احمد، الدارمی، البغوی، ابن قانع، الطبرانی فی الکبیر، بروایت صخر بن العیلة

۴۲۱۔۔۔ ایمان اور عمل دو ساتھی ہیں، اللہ تعالیٰ کسی ایک کو دوسرے کے بغیر قبول نہ فرمائیں گے۔

سنن فی التاریخ، الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه، بروایت علی رضی الله عنه

۴۲۲۔۔۔ ایمان قول اور عمل کا نام ہے۔ بڑھتا اور گھٹتا رہتا ہے۔ ابن النجار بروایت عبدالله بن ابی اوفی

۴۲۳۔۔۔ نماز ایمان ہے، جس نے اس کے لئے اپنے دل ودماغ کو فارغ کر لیا، ہمہ تن اس کے اوقات اور اس کے سنن کی محافظت کی، تو وہ مؤمن ہے۔ ابن النجار بروایت ابی سعید

۴۲۴.....اھل ذمہ جن اموال، حشم وخدم، علاقوں، زمین اور چوپایوں کے ساتھ اسلام لائیں، وہ انہی کے لئے برقرار رہیں گے۔ اور پھر ان پر ان چیزوں میں صرف صدقہ زکوٰۃ عائد ہوگی۔ السنن للبیھقی رحمة الله علیه، بروایت بریدة

۴۲۵.....اہل ذمہ جن اموال، حشم وخدم، علاقوں، زمین اور چوپایوں کے ساتھ اسلام لائیں، وہ انہی کے لئے برقرار رہیں گے۔ اور پھر ان پر ان چیزوں میں صرف صدقہ زکوٰۃ عائد ہوگی۔ مسندالامام احمد، بروایت سلیمان بن بریدہ عن ابیه

۴۲۶.....اہل کتاب میں سے جو شخص اسلام لے آیا، اس کو دوہرا اجر نصیب ہوگا۔ اور جو حقوق ہمیں حاصل ہیں، اس کو بھی حاصل ہوں گے۔ اور جو بات ہمارے لئے نقصان دہ ہے، اس کے لئے بھی نقصان دہ ہوگی۔ اور جو مشرک اسلام لے آئے، اس کو اکہرا اجر نصیب ہوگا۔ اور جو حقوق ہمیں حاصل ہیں، اس کو بھی حاصل ہوں گے۔ اور جو بات ہمارے لئے نقصان دہ ہے، اس کے لئے بھی نقصان دہ ہوگی۔

مسندالامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی امامه

۴۲۷.....اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ تم کہو کہ! میں نے اپنی ذات اللہ کے سپرد کی، اس کی طرف اپنا رخ کرلیا۔ اس کے لئے ہمہ تن یکسو ہوگیا۔ اور نماز قائم کرو۔ اور زکوٰۃ ادا کرو۔ ہر مسلمان کی جان ومال دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ ہر دو مسلمان بھائی بھائی ہیں، باہم مددگار ہیں۔ جان لو! اللہ تعالیٰ کسی ایسے شخص کا کوئی عمل قبول نہیں فرماتے، جو اسلام سے بہرہ مند ہونے کے بعد اس سے رشتہ توڑ لے..... حتیٰ کہ وہ دوبارہ مشرکوں کو چھوڑ کر مسلمانوں سے نہ آ ملے۔ آہ! دیکھو تو سہی میں تمہیں کمر سے پکڑ پکڑ کر جہنم سے ہٹا رہا ہوں، اور تم ہو کہ اس میں گرے جارہے ہو۔ آگاہ رہو! میرا رب مجھے بلانے والا ہے۔ آگاہ رہو..... میرا رب مجھ سے سوال کرے گا! کیا تم نے میرے بندوں تک یہ پیغام پہنچادیا؟ میں عرض کروں گا! ہاں پروردگار میں نے ان تک آپ کا پیغام پہنچادیا ہے۔ پس اے لوگو! جو حاضرین ہیں وہ غائبین تک یہ دعوت پہنچادیں۔ یاد رکھو! تم کو بلایا جانے والا ہے، اس حال میں کہ تمہارے مونہوں پر بندش لگی ہوگی۔ پھر سب سے پہلے کسی کا جو عضو گویا ہوگا، وہ اس کی ران اور ہتھیلی ہوگی۔

یہ تمہارا دین ہے۔ جہاں چلے جاؤ تمہارے لئے کافی ہوگا۔

مسندالامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، المستدرک للحاکم بروایت ابیه عن جدّہ

۴۲۸.....آہ! تم قیامت کے روز لا الٰہ الا اللہ کو کیا جواب دو گے؟ الطبرانی فی الکبیر، بروایت اسامة ابن زید رضی الله عنه

اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت اسامہ فرماتے ہیں! کہ میں نے ایک شخص کو اس حال میں نیزہ پار کردیا تھا کہ وہ لا الٰہ الا اللہ پکار اٹھا تھا۔ اس وقت آپ ﷺ نے مذکورہ بالا وعید فرمائی۔

۴۲۹.....نہیں تم اس کو قتل نہ کرو! ورنہ وہ تمہاری طرح معصوم الدم ہوجائے گا تمہارے اس کو قتل کرنے سے پیشتر۔ اور تم اس کی طرح مباح الدم ہوجاؤ گے، اس کے کلمہ لا الٰہ الا اللہ کہنے سے پیشتر۔

مسندالامام احمد، بخاری، الصحیح للامام مسلم رحمة الله علیه، مسندالبزار، بروایت المقدادبن عمروالکندی

اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ انہوں نے بارگاہ رسالت میں سوال کیا تھا، کہ یارسول اللہ! آپ کی کیا رائے ہے..... اگر میری کسی کافر سے مڈبھیڑ ہو، اور ہم باہم برسرپیکار ہوجائیں، لڑائی کے دوران وہ میرے ہاتھ پر تلوار کا وار کرکے اس کو کاٹ ڈالے، اور پھر میرے حملہ سے بچنے کے لئے وہ کسی درخت کی آڑ لے لیتا ہے اور اس وقت کہتا ہے میں اللہ کے لئے مسلمان ہوا۔ تو کیا میں اب اس کو قتل کرسکتا ہوں؟ یہ سن کر آپ ﷺ نے مذکورہ بالا جواب مرحمت فرما۔

۴۳۰.....جو شخص اسلام میں اچھا کردار اپنالے، اس سے زمانۂ جاہلیت کی لغزشوں کے بارے میں باز پرس نہ ہوگی۔ اور جو اسلام میں بھی برائی کا شیوہ نہ چھوڑے، اس سے زمانۂ جاہلیت اور اسلام دونوں کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت جابر رضی الله عنه

۴۳۱.....جو اسلام سے وابستہ ہوگیا، اس پر جزیہ نہیں ہے۔ الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه.

۴۳۲...... جو شخص کسی کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوا، وہی اس کا مولیٰ ہے۔ المصنف لعبدالرزاق بروایت تمیم الداری، اس روایت کی سند صحیح ہے۔

۴۳۳...... جو شخص کسی کے ہاتھوں مشرف باسلام ہوا، وہی اس کا مولیٰ ہے۔ اور میرا ہاتھ بھی اس کے ساتھ ہے۔

السنن لسعید، بروایت راشدبن سعدمرسلاً

۴۳۴...... جس کا دین مسلمانوں کے دین کے مخالف ہو، اس کا سر قلم کردو۔ اور جب کوئی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول للہ کی شہادت دے دے، تو اب اس کے خلاف کسی کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے۔ اِلا یہ کہ وہ کسی جرم کا مرتکب ہو جائے تو اس پر حد قائم کی جائے گی۔

الطبرانی فی الکبیر، المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۴۳۵...... تم عرب کے کسی علاقے سے گذرو اور تم کو وہاں اذان کی آواز سنائی دے، تو ان سے تعرض نہ کرو، اور جن علاقوں میں اذان کی آواز سنائی نہ دے، ان کو اسلام کی دعوت دو، اگر وہ دعوت قبول نہ کریں تو ان سے جہاد کرو۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت خالدبن سعیدبن العاص

۴۳۶...... افسوس اے ابوسفیان! میں تمہارے پاس دین و دنیا کی فلاح لے کر آیا ہوں۔ پس اسلام لا کر تم محفوظ ہو جاؤ۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت عبدالرحمن بن ابی لیلی عن ابیہ

۴۳۷...... روئے زمین میں کوئی کچا پکا گھر نہ رہے گا، مگر اللہ اس میں کلمۂ اسلام کو داخل کریں گے، عزیز کی عزت کے ساتھ، اور ذلیل کی ذلت کے ساتھ۔ یا تو اسلام کی بدولت ان کو عزت نصیب ہوگی، کہ وہ اسلام سے بہرہ مند ہو جائیں گے۔ یا اسلام کی وجہ سے ان کو رسوائی کا سامنا ہوگا، کہ اس کے آگے جزیہ دے کر سرنگوں ہوں گے۔

مسندالامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، السنن للبیهقی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم بروایت المقدادبن الاسود

۴۳۸...... اسلام میں کوئی فقیر و گمنام شخص نہ رہے گا، مگر اسلام کو وہ اپنے قبیلہ تک پہنچا کر رہے گا۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت کثیربن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ

عہد و پیمان کا لحاظ رکھنا

۴۳۹...... تمام مؤمنین کی جان ہم رتبہ اور ایک سی ہے۔ ان میں سے کسی ادنیٰ مسلمان کی بھی اٹھائی ہوئی ذمہ داری تمام مسلمانوں پر عاید ہوتی ہے۔ اور آگاہ رہو! کسی مؤمن کو کسی کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے گا۔ اور نہ کسی صاحبِ عہد ذمی شخص کو عہد کے ہوتے ہوئے قتل کیا جائے گا۔ اور دو مختلف ملتوں والے باہم ایک دوسرے کے وارث نہیں قرار دیئے جاسکتے۔ اور کسی عورت سے اس کی پھوپھی کے عقد میں ہوتے ہوئے نکاح نہیں کیا جاسکتا، نہ اس کی خالہ کے عقد میں ہوتے ہوئے نکاح کیا جاسکتا۔ اور عصر کے بعد غروب شمس تک کوئی نماز نہیں۔ اور کوئی عورت کسی ذی محرم کے بغیر تین رات سے زیادہ عرصہ کا سفر نہیں کرسکتی۔ السنن للبیهقی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عائشہ

۴۴۰...... تمام مسلمانوں کا خون مساوی ہے۔ اور وہ غیر مسلموں کے خلاف ہم پلّہ ہیں۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عمرو

۴۴۱...... تمام مسلمان غیر مسلموں کے خلاف ہم پلّہ ہیں۔ اور ان کا خون مساوی ہے۔ ان میں سے کسی ادنیٰ مسلمان کی بھی اٹھائی ہوئی ذمہ داری تمام مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔ اور آگاہ رہو! کسی مؤمن کو کسی کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے گا۔ اور نہ کسی صاحبِ عہد ذمی شخص کو عہد کے ہوتے ہوئے قتل کیا جائے گا۔ المصنف لعبدالرزاق، بروایت الحسن

۴۴۲...... تمام مسلمان اپنے غیروں کے خلاف ہم پلّہ ہیں۔ ان کا ادنیٰ شخص ان کے کسی دور دراز شخص کے بارے میں ذمہ داری اٹھا سکتا ہے۔ ان کا شہ سوار جنگ میں شریک نہ ہونے والے اپنے مسلمان بھائی کو مالِ غنیمت میں ساتھ رکھتا ہے۔ اور ان کا طاقتور اپنے کمزور کو سہارا دیتا ہے۔

العسکری فی الامثال، عمروبن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۴۴۳...... تمام مسلمان غیر مسلموں کے خلاف ہم پلّہ ہیں۔ اور ان کا خون مساوی ہے۔ ابن ماجہ، الطبرانی فی الکبیر، بروایت معقل بن یسار

۴۴۴..... تمام مسلمانوں کا خون مساوی ہے۔اور وہ غیر مسلموں کے خلاف ہم پلّہ ہیں۔ان میں سے کسی ادنیٰ مسلمان کی بھی اٹھائی ہوئی ذمہ داری تمام مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔ان کا دور والا مسلمان بھی تمام مسلمانوں پر حق رکھتا ہے۔ابن ماجه، بروايت ابن عباس رضى الله عنه

اللہ تعالیٰ کی شکل وشباہت منزہ ہے

۴۴۵..... جس شخص نے اللہ کو کسی چیز کے ساتھ تشبیہ دی، یا گمان کیا کہ اللہ کے مشابہ کوئی چیز ہے،تو وہ یقیناً مشرکین میں داخل ہے۔

ابو نعيم عن جويبر عن الضحاک عن ابن عباس

فصلِ پنجم ..... بیعت کے احکام میں

۴۴۶..... میں ان چیزوں پر تم سے بیعت لیتا ہوں، کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ چوری نہ کرو۔زنا کاری سے باز رہو۔اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔کوئی کھلا جھوٹ گھڑ کر بہتان طرازی نہ کرو۔اور کسی نیک بات میں میری نافرمانی نہ کرو۔جس نے اس بیعت کی پاسداری کی اس کا اجر اللہ پر ہے۔اگر کوئی ان میں سے کسی جرم کا مرتکب ہوا، اور دنیا میں اس پر مؤاخذہ ہو گیا،تو وہ اس گناہ کے لئے کفارہ اور پاکیز گی ہوگا۔اور جس گناہ پر اللہ نے پردہ پوشی فرمائی، اس کا حساب آخرت میں اللہ عز وجل پر ہے خواہ معاف فرمادے خواہ عذاب دے۔

مسند الامام احمد، بخاری ومسلم، ترمذی، النسائی، بروايت عبادة بن الصامت

۴۴۷..... میں اس بات پر تجھ سے بیعت لیتا ہوں کہ تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔فرض نماز قائم کرے۔زکوٰۃ ادا کرے اور ہر مسلمان کا بھلا چاہے۔اور شرک سے بری رہے۔مسند الامام احمد، النسائی، بروايت جرير

۴۴۸..... اپنے اس پروردگار کو یاد کرو، کہ اگر تمہیں کوئی مصیبت پہنچے، اور تم اس کو پکارو تو وہ تمہیں اس مصیبت سے چھٹکارا دلائے۔اور اگر تم کسی بے آب وگیاہ جنگل میں راہ بھٹک جاؤ اور تم اس کو پکارو تو وہ تمہیں سیدھی راہ لگادے۔اور اگر تم قحط سالی میں مبتلا ہو جاؤ اور اس کو پکارو تو وہ تمہارے لئے نباتات اُگادے۔مسند الامام احمد، ابو داؤد، بيهقى، بروايت ابى جرير

حاکم کی اطاعت

۴۴۹..... میں تمہیں تین باتوں کا حکم دیتا ہوں اور تین باتوں سے منع کرتا ہوں، میں تمہیں حکم کرتا ہوں کہ اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔اور اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رہو۔اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو۔اس شخص کی سنو اور اطاعت کرو، جس کو اللہ نے تم پر حاکم وامیر بنایا۔

اور تمہیں منع کرتا ہوں بے فائدہ بحث وتمحیص سے، کثرت سوال سے، اضاعتِ مال سے۔الحلیه، بروايت ابى هريرة رضى الله عنه

۴۵۰..... کیا تم اس بات پر میری بیعت نہیں کرتے، کہ اللہ کی عبادت کروگے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے۔پانچوں نمازوں کی پابندی کروگے۔فریضۂ زکوٰۃ کی ادائیگی کروگے۔سنوگے اور اطاعت کروگے۔اور لوگوں کے آگے دست سوال دراز نہ کروگے۔

الصحيح للامام مسلم رحمة الله عليه، النسائی، بروايت عوف بن مالک

۴۵۱..... حاضر کو غائب تک یہ بات پہنچادینا چاہئے۔الطبرانی فی الکبیر، بروايت وابصة

۴۵۲..... ہجرت کا زمانہ مہاجرین کے ساتھ پورا ہو گیا۔اب میں اسلام اور جہاد پر بیعت کرتا ہوں۔

بخاری ومسلم، بروايت مجاشع بن مسعود

۴۵۳......آؤ! میری بیعت کرو، کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ چوری نہ کرو۔ زنا کاری سے باز رہو۔ اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ کوئی کھلا جھوٹ گھڑ کر بہتان طرازی نہ کرو۔ اور کسی نیک بات میں میری نافرمانی نہ کرو۔ جس نے اس بیعت کی پاسداری کی اس کا اجر اللہ پر ہے۔ اگر کوئی ان میں سے کسی جرم کا مرتکب ہوا، اور دنیا میں اس پر مؤاخذہ ہو گیا، تو وہ اس گناہ کے لئے کفارہ اور پاکیزگی ہوگا۔ اور جس گناہ پر اللہ نے پردہ پوشی فرمائی، اس کا حساب آخرت میں اللہ عزوجل پر ہے خواہ معاف فرمادے خواہ عذاب دے۔ بخاری، بروایت عبادة بن الصامت

عورتوں کی بیعت

۴۵۴......میں عورتوں کے ہاتھ کو نہیں چھوتا۔ الأوسط للطبرانی رحمة الله عليه، بروايت عقيلة بنت عبيد

۴۵۵......میں تم سے بیعت نہ لوں، جب تک کہ تو اپنی ہتھیلیوں کی حالت تبدیل نہ کرلے گی، گویا درندوں کی ہتھیلیاں ہیں۔

ابو داؤد، بروايت عائشه رضى الله عنها

بیعت رضوان

۴۵۶......جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی، ان اشخاص میں سے کوئی جہنم میں داخل نہ ہوگا۔

مسندالامام احمد، ابو داؤد، ترمذی، بروايت جابر رضى الله عنه. الصحيح للامام مسلم رحمة الله عليه، بروايت ام مباشر

۴۵۷......جس نے درخت کے نیچے بیعت کی، وہ جہنم میں داخل نہ ہوگا، سوائے سرخ اونٹ والے کے۔ ترمذی، بروايت جابر

بیعت رضوان......از اکمال

۴۵۸......تم سب کی مغفرت کردی گئی، سوائے سرخ اونٹ والے کے۔ المستدرک للحاکم، بروايت جابر

بیعت کے احکام

۴۵۹......میں تجھ سے بیعت لیتا ہوں کہ تو اللہ کی عبادت کرے گا، نماز قائم کرے گا۔ زکوۃ ادا کرے گا۔ مسلمان کی خیر خواہی کرے گا۔ اہل شرک سے جدا رہے گا۔ المستدرک للحاکم، بروايت ابى اليسر

۴۶۰......میں ان چیزوں پر تم سے بیعت لیتا ہوں، کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اللہ نے جس نفس کو محترم قرار دیا ہے اس کو ناحق قتل نہ کرو۔ زنا کاری سے باز رہو۔ چوری نہ کرو۔ اور شراب نوشی نہ کرو۔ اگر کوئی ان میں سے کسی جرم کا مرتکب ہوا، اور دنیا میں اس پر مؤاخذہ ہو گیا، تو وہ اس گناہ کے لئے کفارہ اور پاکیزگی ہوگا۔ اور جس گناہ پر اللہ نے پردہ پوشی فرمائی، اس کا حساب آخرت میں اللہ عزوجل پر ہے۔ اور جو ان گناہوں سے باز رہا، تو میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ الأوسط للطبرانی رحمة الله عليه، هناد عن، عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده

۴۶۱......میں اس سے بیعت لیتا ہوں جہاد پر، اور آئندہ کے لئے فرض ہجرت کا عمل منقطع ہو چکا ہے۔

السنن للبیهقی رحمة الله عليه، المستدرک للحاکم بروايت يعلى بن امية

۴۶۲......اہل ہجرت ہجرت کا ثواب حاصل کر کے چلے گئے۔ اب میں صرف اسلام اور جہاد پر بیعت کرتا ہوں۔

الطبرانی فی الکبیر، المستدرک للحاکم بروايت مجاشع بن مسعود

۴۶۳......جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے کوئی بیعت نہ کی تھی، وہ جاہلیت کی موت مرا۔ مسندالامام احمد، ابن سعد، بروايت ابن عمر

۴۶۴.....جوشخص بغیر امام کے مرا، وہ جاھلیت کی موت مرا۔ مسند الامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت، معاویۃ

۴۶۵.....تم میں سے بارہ افراد میری طرف نکل آؤ، جو اپنی قوم کی نمائندگی کریں گے۔ جس طرح عیسیٰ بن مریم کے حواری تھے۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ اس کو چھوڑ کر دوسرے کو آگے کیا جائے گا، کیونکہ جبرئیل علیہ السلام افراد کو منتخب فرمائیں گے۔ ابن اسحاق، ابن سعد، بروایت عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ بیعت عقبہ میں شامل افراد کو حضور ﷺ نے یہ حکم فرمایا تھا۔

تین باتوں پر بیعت کرنا

۴۶۶.....تم میں سے کون ان تین آیتوں پر میری بیعت کرتا ہے؟ کہہ دیجئے! آؤ میں تم کو پڑھ کر سناؤں کہ تمہارے پروردگار نے تم پر کیا حرام فرمایا ہے؟ یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، والدین کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آؤ، اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ جس نے اس کی پابندی کی، اس کا اجر اللہ پر ہے۔ اور جس نے کچھ کوتاہی کی، اور اللہ نے دنیا ہی میں اس کی گرفت فرمالی، تو یہ اس کی سزا اور کفارہ ہوگی۔ اور جس کو اللہ نے آخرت تک مہلت عطا کی، اس کا حساب اللہ پر ہے، خواہ باز پرس کریں خواہ معاف فرمادیں۔

عبدبن حمیدفی تفسیرہ، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ، ابن مردویہ، المستدرک للحاکم بروایت عبادۃ بن الصامت

۴۶۷.....تم میں سے جو ان تین آیتوں پر میری بیعت کرتا ہے۔ کہہ دیجئے! آؤ میں تم کو پڑھ کر سناؤں کہ تمہارے پروردگار نے تم پر کیا حرام فرمایا ہے؟ یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، والدین کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آؤ، اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ جس نے اس کی پابندی کی، اس کا اجر اللہ پر ہے۔ اور جس نے کچھ کوتاہی کی، اور اللہ نے دنیا ہی میں اس کی گرفت فرمالی، تو یہ اس کی سزا اور کفارہ ہوگی۔ اور جس کو اللہ نے آخرت تک مہلت عطا کی، اس کا حساب اللہ پر ہے، خواہ باز پرس کریں خواہ معاف فرمادیں۔

المستدرک للحاکم بروایت عبادۃ بن الصامت

۴۶۸.....اے عبادۃ! امیر وقت کی سنو اور اطاعت کرو، حالات خواہ کیسے ہوں۔ (تنگی ہو، یا آسانی) تمہیں اچھا محسوس ہو، یا ناگوار۔ خواہ وہ تم پر اوروں کو ترجیح دیں، یا تمہارا مال کھا جائیں اور تمہیں سزا دیں (ہر حال میں ان کی اطاعت کرو) اِلا یہ کہ اللہ کی کھلم کھلا نافرمانی ہو تو پیچھے ہٹ جاؤ۔

الصحیح لابن حبان او الطبرانی فی الکبیر، بروایت عبادبن الصامت

آٹھ باتوں پر بیعت کرنا

۴۶۹.....کیا تم بھی انہی چیزوں پر میری بیعت نہیں کرتے، جن پر عورتوں نے میری بیعت کی ہے؟ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ چوری نہ کرو۔ زنا کاری سے باز رہو، اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ کوئی کھلا جھوٹ گھڑ کر بہتان طرازی نہ کرو۔ اور کسی نیک بات میں میری نافرمانی نہ کرو۔ اگر کوئی ان میں سے کسی جرم کا مرتکب ہوا، اور دنیا میں اس پر مؤاخذہ ہوگیا، تو وہ اس گناہ کے لئے کفارہ اور پاکیزگی ہوگا۔ اور جس گناہ پر اللہ نے پردہ پوشی فرمائی، اس کا حساب آخرت میں اللہ عزوجل پر ہے خواہ معاف فرمادے خواہ عذاب دے۔

النسائی، ابن سعد، بروایت عبادۃ بن الصامت

۴۷۰.....بہر حال جس چیز کا میں تم سے اپنے پروردگار کے لئے سوال کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس کی عبادت بجالاؤ، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور جس چیز کا میں تم سے اپنے لئے سوال کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ جن چیزوں سے اپنی حفاظت کرتے ہو، ان سے میری بھی حفاظت کرو۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۴۷۱.....بہر حال جس چیز کا میں تم سے اپنے پروردگار کے لئے سوال کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس پر ایمان لاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور جس چیز کا میں تم سے اپنے لئے سوال کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ میری پیروی کرو..... میں تمہیں سیدھی راہ پر لگادوں گا۔ اور میں اپنے

اور اپنے مہاجرین اصحاب کے لئے تم سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تم اپنے درمیان ہمارے ساتھ غم خواری سے پیش آؤ، اور جن چیزوں سے اپنی حفاظت کرتے ہو، ان سے ہماری بھی حفاظت کرو۔ اگر تم ان کاموں میں پورے اترے تو تمہارے لئے اللہ کے ذمہ جنت ہے۔ بمطابق منتخب کنز العمال! پھر ہم نے اپنے ہاتھ دراز کردیئے اور آپ کی بیعت کرلی۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن مسعود

۴۷۲...... میں تم سے بیعت نہ لوں گا...... جب تک کہ تم اس بات پر بیعت نہ کرو کہ ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی سے پیش آؤ گے۔

الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت جریر

۴۷۳...... اے خواتین! میں تم سے بیعت لیتا ہوں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گی۔ چوری نہ کروگی۔ زنا کاری سے باز رہوگی۔ اپنی اولاد کو قتل نہ کروگی۔ کوئی کھلا جھوٹ گھڑ کر بہتان طرازی نہ کروگی۔ اور کسی نیک بات میں میری نافرمانی نہ کروگی۔ خواتین نے عرض کیا! جی بالکل۔ آپ نے فرمایا! یہ کہو جس قدر ہم سے ہوسکا۔ مسندالامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت عائشہ بنت قدامہ بن مظعون

۴۷۴...... غالباً حضرت سودا رضی اللہ عنہا سے مخاطب ہوکر آپ ﷺ نے فرمایا! جاؤ پہلے خضاب لگا آؤ، پھر تم سے بیعت لوں گا۔

ابن سعد الطبرانی فی الکبیر، بروایت سودا رضی الله عنها

۴۷۵...... میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتا۔ ابن سعد بروایت اسماء بنت یزید

یعنی جب خواتین نے بیعت کے وقت ہاتھ میں ہاتھ لیکر مردوں کی طرح بیعت کرنے کی درخواست کی تب آپ ﷺ نے یہ جواب مرحمت فرمایا۔

۴۷۶...... میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتا۔ لیکن جو عہد و پیمان اللہ نے ان سے لئے ہیں، میں بھی ان سے وہی عہد و پیمان لیتا ہوں۔

مسندالامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت اسماء بنت یزید

۴۷۷...... میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتا۔ اور سو عورتوں سے بھی میری یہی بات ہے، جو ایک عورت سے ہے۔

ابن سعد بروایت عبدالله بن الزبیر مسندالامام احمد، ترمذی حسن صحیح. النسائی، ابن سعد، الطبرانی فی الکبیر السنن للبیهقی رحمة الله علیه، بروایت امیمة بنت رقیقه

ابن ماجہ نے اس کا شروع حصہ روایت فرمایا ہے۔

۴۷۸...... میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتا۔ اور ہزار عورتوں سے بھی میری یہی بات ہے، جو ایک عورت سے ہے۔

ابن سعد بروایت ام عامر اشهلیه

۴۷۹...... میں تم عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتا۔ لیکن جو عہد و پیمان اللہ نے تم سے لئے ہیں، میں بھی تم سے وہی عہد و پیمان لیتا ہوں۔

ابن سعد، بروایت اسماء بنت یزید

فصل ششم......ایمان بالقدر کے بارے میں

۴۸۰...... ایمان بالقدر توحید پرستی کا نظام ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه، بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۴۸۱...... ایمان بالقدر رنج و غم کو زائل کرتا ہے۔ المستدرک للحاکم فی تاریخه القضاعی بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۴۸۲...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! جو بندہ میری قضا و قدر پر راضی نہیں...... اسے چاہئے کہ میرے سوا اپنا کوئی اور خدا تلاش کرلے۔

شعب الایمان، بروایت انس رضی الله عنه

۴۸۳...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! جو بندہ میرے قضا یعنی فیصلہ پر راضی نہیں، اور میری نازل کردہ بلا پر اسے صبر نہیں، تو اسے چاہئے کہ میرے سوا اپنا کوئی اور خدا تلاش کرلے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی هندالداری

۴۸۴...... جس نے تقدیر کو جھٹلایا، اس نے میرے لائے ہوئے دین کو جھٹلایا۔ ابو داؤد، بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۴۸۵..... تقدیر خدا کا راز ہے۔ سو جو شخص اچھی بری تقدیر پر ایمان نہ لایا، میرا ذمہ اس سے بری ہے۔

المسند لابی یعلی. بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

انسان ازل سے تقدیر کے مسئلہ میں الجھتا آیا ہے، لیکن کبھی اس کی حقیقت کی تہہ تک رسائی نہ ہو سکی۔ اور بھلا خدا کے راز کی جھلک بھی کوئی پا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اس لئے انسان کو چاہئے کہ اس معاملہ میں محض سرِ تسلیم خم کئے بغیر چارہ کار نہ سمجھے۔ اور اس میدان میں حرف زنی سے ہمیشہ احتراز کرے۔

۴۸۶..... جو شخص اللہ کے فیصلہ قضائے الٰہی پر راضی نہ ہوا اور تقدیر خداوندی پر ایمان نہ لایا، وہ اللہ کے سوا کوئی اور خدا تلاش کر لے۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۴۸۷..... کوئی تدبیر و احتیاط تقدیرِ خداوندی کو نہیں ٹال سکتی۔ المستدرک للحاکم، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۴۸۸..... تقدیر توحید پرستی کا نظام ہے۔ پس جو اللہ کی توحید کا قائل ہوا، اور تقدیر الٰہی پر ایمان لایا، یقیناً اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس

۴۸۹..... اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو ان کی عمریں، ان کے اعمال، ان کے رزق کی مقدار بھی لکھ دی۔

خطیب بغدادی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۴۹۰..... اللہ عز و جل نے یحیٰی بن زکریا علیہ السلام کو شکم مادر سے ہی مؤمن پیدا فرمایا تھا، اور فرعون کو بھی شکمِ مادر سے ہی کافر پیدا فرمایا تھا۔

ابوداؤد، الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۴۹۱..... نیک بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں نیک بخت ہو گیا تھا۔ اور بد بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بد بخت ہو گیا تھا۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۴۹۲..... اللہ پاک ہر بندے کی پانچ چیزوں کے بارے میں فیصلہ فرما کر ان سے فارغ ہو چکے ہیں، عمر، رزق، زندگی، جائے قیام اور سعید یا شقی۔

مسند الامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی الدرداء

۴۹۳..... اللہ پاک ہر بندے کی پانچ چیزوں کے بارے میں فیصلہ فرما کر ان سے فارغ ہو چکے ہیں۔ عمل، عمر، رزق، زندگی، جائے قیام۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی الدرداء

۴۹۴..... اللہ تعالیٰ مخلوق کی چار چیزوں کے بارے میں فیصلہ فرما کر ان سے فارغ ہو چکے ہیں۔ پیدائش، اوصاف و اخلاق، رزق، مدت زندگی۔

ابن عساکر، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۴۹۵..... اللہ تعالیٰ تمام اعداد و شمار اور دنیا کے امور کے متعلق آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے فیصلہ فرما کر فارغ ہو چکے ہیں۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عمرو

۴۹۶..... اللہ تعالیٰ ابن آدم کی چار چیزوں کے بارے میں فیصلہ فرما کر ان سے فارغ ہو چکے ہیں۔ پیدائش، اوصاف و اخلاق، رزق، مدت زندگی۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابن مسعود

۴۹۷..... آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ تمام اعداد و شمار کو مقرر کرنے اور دنیا کے تمام امور کے متعلق فیصلہ فرمانے سے فارغ ہو چکے ہیں۔ مسند الامام احمد، ترمذی، بروایت ابن عمر

۴۹۸..... آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے، جبکہ عرش خداوندی ابھی پانی پر مستقر تھا، اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کے اعداد و شمار مقرر فرما دیئے۔ اور ان کو لکھ دیا۔ الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عمر

۴۹۹..... ہر چیز تقدیر سے متعلق ہے، حتیٰ کہ عجز اور عقل مندی بھی۔

مسند الامام احمد، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۵۰۰.....ابن آدم جس طرح موت سے بھاگتا ہے، اگر اسی طرح رزق سے بھاگے، تو رزق بھی اس کو یونہی ہر جگہ پہنچتا ہے، جس طرح موت اس کی تاک میں لگی ہوتی ہے۔ الحلیه بروایت جابر رضی اللہ عنه

۵۰۱.....اگر اسرافیل، جبرئیل، میکائیل اور عرش خداوندی اٹھانے والے فرشتے مجھ سمیت تیرے لئے دعا کریں، تب بھی تیری شادی اسی عورت سے ہوکر رہے گی جو تیرے لئے لکھی جاچکی ہے۔ ابن عساکر، بروایت محمد السعدی

۵۰۲.....جو فیصلہ لکھا جاچکا ہے، وہ ہوکر رہے گا۔ الدارقطنی، فی الافراد، الحلیه بروایت انس۔

۵۰۳.....تم میں سے کوئی ایک دوسرے سے زیادہ کمانے والا نہیں ہے۔ بے شک اللہ نے مصیبت اور موت کو لکھ دیا ہے۔ اور رزق اور عمل کو تقسیم فرمادیا ہے۔ لہٰذا لوگ اپنے اپنے انجام کی طرف کھنچے چلے جارہے ہیں۔ الحلیه بروایت ابن مسعود

۵۰۴.....مجھے کوئی مصیبت نہیں پہنچی، مگر وہ اس وقت سے میری قسمت میں لکھی جاچکی تھی، جبکہ آدم علیہ السلام ابھی مٹی کے قالب میں تھے۔

ابن ماجه، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه

۵۰۵.....زیادہ رنج وغم نہ کیا کر، جو تیری تقدیر میں لکھ دیا گیا، وہ ہوکر رہے گا۔ اور جو رزق تیرے نام لکھا جاچکا وہ بھی تجھ تک پہنچ کر رہے گا۔

الصحیح لابن حبان، بروایت مالک بن عبادة. البیهقی فی القدر بروایت ابن مسعود

۵۰۶.....جب تک تمہارے سر حرکت میں ہیں، رزق سے مایوس نہ ہو۔ یقیناً انسان کو جب اس کی ماں نے جنم دیا تھا وہ اس وقت ایسی نازک حالت میں تھا، کہ سرخ رنگ تھا، اس کے جسم پر کوئی چھلکا تک نہ تھا۔ لیکن رزق رساں پروردگار الٰہی نے پھر بھی اس کو رزق پہنچایا۔

مسند الامام احمد، ابن ماجه، الصحیح لابن حبان، الضیا بروایت حبه وسوا ابنی خالد

۵۰۷.....رزق انسان کو موت سے زیادہ شدت کے ساتھ طلب کرتا ہے۔ القضاعی بروایت ابی الدرداء

۵۰۸.....جب قدرت الٰہی کسی بندہ کو راہ سے بھٹکانا چاہتی ہے، اس کی تدبیروں کو نظروں سے اوجھل کردیتی ہے۔

الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیه، بروایت عثمان

تقدیر تدبیر پر غالب رہی ہے

۵۰۹.....جب پروردگار عزوجل اپنے فیصلہ اور تقدیر کو نافذ فرمانا چاہتے ہیں، عقل مندوں کی عقلوں کو سلب فرمالیتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب وہ فیصلہ اور تقدیر نافذ ہوجاتی ہے، تو ان کی عقلوں کو واپس لوٹا دیا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے سر سے پانی گذرنے کے بعد وہ نادم وپشیمان نظر آتے ہیں۔

الفردوس للدیلمی رحمة اللہ علیه بروایت الدیلمی

۵۱۰.....جب اللہ تعالیٰ کسی امر کو نافذ فرمانا چاہتے ہیں، تو ہر دانشور کی دانش کو سلب فرمادیتے ہیں۔ خطیب، بروایت ابن عباس

۵۱۱.....اللہ تعالیٰ جب کسی حکم کو جاری فرمانا چاہتے ہیں تو لوگوں کی عقل زائل فرمادیتے ہیں، یہاں تک کہ جب وہ حکم جاری ہوجاتا ہے تو ان کی عقل واپس لوٹادی جاتی ہے۔ اور وہ ندامت کے مارے حیران پریشان رہ جاتے ہیں۔

ابو عبدالرحمن السلمی فی سنن الصوفیة عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جده

۵۱۲.....جب پروردگار کسی چیز کو پیدا فرمانا چاہتا ہے، کوئی چیز اس کے لئے رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ الصحیح للامام مسلم رحمة اللہ علیہ۔ بروایت ابی سعید

۵۱۳.....عمل کرتے رہو..... ہر انسان کو اسی کی توفیق ملتی ہے، جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن عباس وعمران بن حصین

۵۱۴.....عمل کرتے رہو..... ہر انسان اس بات پر کاربند ہوتا ہے، جس کی اس کو ہدایت ملتی ہے۔ الطبرانی فی الکبیر بروایت عمران بن حصین

۵۱۵.....ہر انسان جس چیز کے لئے پیدا ہوا ہے، وہ اس کے لئے آسان کردی جاتی ہے۔

مسند الامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، المستدرک للحاکم بروایت ابی الدرداء

۵۱۶.....ہرانسان کواسی کی توفیق ملتی ہے جس کے لئے وہ پیدا ہوا ہے۔

مسندالامام احمد، بخاری ومسلم، ابوداؤد، بروایت عمران. ترمذی، بروایت عمر. مسندالامام احمد، بروایت ابی بکر

۵۱۷.....دونوں مقام میں سے جس کے لئے اللہ نے کسی کو پیدا فرمایا ہوتا ہے، اسی کے لئے عمل کرنے کی اس کو توفیق ملتی ہے۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت عمران

۵۱۸.....اللہ پاک جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں، وہ بھلائی کو پہنچ جاتا ہے۔ مسندالامام احمد، بخاری، بروایت ابی ہریرہ

۵۱۹.....جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے متعلق کوئی فیصلہ فرمادیتے ہیں، اس کے فیصلہ کو کوئی چیز ٹال نہیں سکتی۔

ابن قانع بروایت شرحبیل بن السمط

۵۲۰.....مادرِرحم میں جب نطفہ پر بیالیس راتیں بیت جاتی ہیں، اللہ عزّ وجلّ اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجتے ہیں۔ وہ اس کی صورت تشکیل دیتا ہے۔ اس کے کان، آنکھیں، جلد، گوشت اور ہڈیاں بناتا ہے۔ پھر وہ فرشتہ بارگاہِ خداوندی سے دریافت کرتا ہے! اے پروردگار! یہ جان مذکر ہے یا مؤنث؟ پھر پروردگار عز وجل اپنی مشیّت کے مطابق فیصلہ فرماتے ہیں اور فرشتہ اس کو لکھ لیتا ہے۔ فرشتہ دوبارہ عرض کرتا ہے۔ پروردگا! اس کی زندگی کتنی ہے؟ پھر پروردگار عز وجل اپنی مشیّت کے مطابق فیصلہ فرماتے ہیں اور فرشتہ اس کو لکھ لیتا ہے۔ فرشتہ دوبارہ عرض کرتا ہے..... پروردگا! اس کا رزق کتنا ہے؟ پھر پروردگار عز وجل اپنی مشیّت کے مطابق فیصلہ فرماتے ہیں اور فرشتہ اس کو لکھ لیتا ہے۔ اور پھر فرشتہ اس صحیفہ کو ہاتھوں میں لئے نکلتا ہے، اور اس حکم الٰہی میں کوئی کمی بیشی نہیں کرسکتا۔

الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت حذیفہ بن اسید

۵۲۱.....مادرِرحم میں جب نطفہ پر چالیس راتیں گزر جاتی ہیں۔ تو ایک فرشتہ اس کی صورت بناتا ہے۔ اور بارگاہِ الٰہی سے پوچھتا ہے! اے پروردگار! یہ جان مذکر ہے یا مؤنث؟ پھر اللہ تعالیٰ مشیّت کے مطابق اس کو مذکر یا مؤنث کردیتے ہیں۔ فرشتہ دوبارہ عرض کرتا ہے..... پروردگار! اس کو درست اور صحیح سالم پیدا کرنا ہے یا کچھ تبدیلی کرنا ہے؟ پروردگار اس کے متعلق بھی فیصلہ فرمادیتے ہیں۔ فرشتہ دوبارہ عرض کرتا ہے..... پروردگار! اس کی زندگی کتنی ہے؟ اس کا رزق کتنا ہے؟ اس کے اوصاف کیسے ہوں گے؟ پھر پروردگار عز وجل اپنی مشیّت کے مطابق اس کو نیک بخت یا بد بخت پیدا فرماتے ہیں۔ الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت حذیفہ بن اسید

۵۲۲.....نطفہ کے رحم مادرمیں چالیس رات تک مستقر رہنے کے بعد ایک فرشتہ اس کے پاس حاضر ہوتا ہے۔ اور پروردگار سے دریافت کرتا ہے! اے پروردگار! یہ جان نیک بخت ہے یا بد بخت؟ مذکر ہے یا مؤنث؟ تو اللہ تعالیٰ فیصلہ فرماتے ہیں۔ اور وہ لکھ دیا جاتا ہے۔ اور اس کا عمل، زندگی، مصیبت، رزق، اور اس کی موت کا وقت تک لکھ دیا جاتا ہے۔ اور اس صحیفہ کو ہمیشہ کے لئے بند کردیا جاتا ہے۔ اور آئندہ اس میں کچھ کمی بیشی نہیں کی جاسکتی۔ مسندالامام احمد، بروایت حذیفہ بن اسید

۵۲۳.....نطفہ جب چالیس دن اور رات تک رحم مادرمیں قرار پکڑے رہتا ہے، تو اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے، وہ دریافت کرتا ہے! اے پروردگار! یہ مذکر ہے یا مؤنث؟ وہ بتادیا جاتا ہے۔ فرشتہ دوبارہ عرض کرتا ہے..... پروردگار سعید ہے یا شقی؟ پھر وہ بھی بتادیا جاتا ہے۔

مسندالامام احمد، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۵۲۴.....جب تم میں سے کسی کی رحم مادر میں تخلیق کی جاتی ہے، تو چالیس دن میں وہ ایک نطفہ کی شکل میں آتا ہے، پھر اتنے ہی دنوں میں وہ منجمد خون کی شکل اختیار کرتا ہے، پھر اتنے ہی دنوں میں وہ لوتھڑا بنتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ کو بھیجتے ہیں اور اس کو چار باتوں کا حکم کیا جاتا ہے..... کہ لکھ! اس کا عمل، رزق، زندگی اور اس کا بد بخت یا نیک بخت ہونا۔ پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ یقیناً بعض اوقات کوئی شخص اہل جنت کے اعمال کرتا رہتا ہے.....

حتی کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے، لیکن اس پر نوشتۂ خداوندی غالب آجاتا ہے۔ اور وہ اہل جہنم کے عمل کرنے لگتا ہے۔ اور انجام کار جہنم میں داخل ہوجاتا ہے۔ اور بعض اوقات کوئی شخص اہل جہنم کے اعمال کرتا رہتا ہے..... حتی کہ اس کے اور جہنم

کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے، لیکن اس پر نوشتۂ خداوندی غالب آجاتا ہے۔ اور وہ اہلِ جنت کے عمل کرنے لگتا ہے۔ اور انجام کار جنت میں داخل ہوجاتا ہے۔ بخاری ومسلم بروایت ابن مسعود

اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے

۵۲۵..... بعض مرتبہ کوئی شخص ظاہراً اہلِ جنت کے عمل کرتا رہتا ہے، جب کے وہ اہلِ جہنم میں شامل ہوتا ہے۔ بعض مرتبہ کوئی شخص ظاہراً اہلِ جہنم کے عمل کرتا رہتا ہے، جب کے وہ اہل جنت میں شامل ہوتا ہے۔ بخاری ومسلم، بروایت سھل بن سعد

اور بخاری نے یہ اضافہ فرمایا ہے! اور اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔

۵۲۶..... کیا تم جانتے ہو ان دو کتابوں کی حقیقت کیا ہے؟ یہ کتاب پروردگار رب العالمین کی ہے، اس میں اہلِ جنت اور ان کے آباؤ اجداد اور ان کے قبائل وغیرہ کے نام ہیں۔ اور اسی پر ان کو جمع کیا جائے گا! کبھی بھی اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔ اور یہ کتاب پروردگار رب العالمین کی ہے، اس میں اہلِ جہنم اور ان کے آباواجداد اور ان کے قبائل وغیرہ کے نام ہیں۔ اور اسی پر ان کو جمع کیا جائے گا! کبھی بھی اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔ پس درست رہو اور قریب قریب رہو۔ بے شک صاحبِ جنت کا خاتمہ اہلِ جنت کے عمل پر ہوگا۔ خواہ وہ کیسے ہی اعمال کرتا رہے۔ اور بے شک صاحبِ جہنم کا خاتمہ اہلِ جہنم کے عمل پر ہوگا۔ خواہ وہ کیسے ہی اعمال کرتا رہے۔ اللہ بندوں کے فیصلہ سے فارغ ہوچکے ہیں۔ ایک فریق جنت میں ہے اور ایک فریق جہنم میں۔ مسند الامام احمد، بخاری ومسلم، النسائی، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۵۲۷..... اچھے اعمال بجالاتے رہو..... اگر انجام کار اچھا رہا تو یہی نوشتۂ الٰہی اور تقدیر الٰہی تھا۔ اور کاش کاش کی بات مت کرو، کیونکہ جس نے ایسا کرنا شروع کردیا، یقیناً اس پر شیطانی عمل کا اثر ہوگیا۔ خطیب بروایت عمر

اولادِ آدم سے عہد

۵۲۸..... اللہ تعالیٰ نے آدم کی تمام اولاد کو آدم کی پشت سے نکالا، اور ان سے شہادت لی کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں سب نے بیک زبان کہا کیوں نہیں؟ پھر اللہ تعالیٰ نے ان میں سے دو مٹھیاں بھریں اور ایک کے بارے میں فرمایا! یہ جنت میں جائیں گے۔ اور دوسری کی بارے میں فرمایا! یہ جہنم میں جائیں گے۔ اور اھل جنت کو اہلِ جنت کے اعمال کی توفیق ہوگی اور اہل جہنم کو اہل جہنم کے اعمال کی توفیق ہوگی۔

مسند البزار، الطبرانی فی الکبیر بیھقی فی الاسماء بروایت ھشام بن حکیم

۵۲۹..... اللہ نے آدم کو پیدا فرمایا! پھر ان کی پشت پر اپنا دایاں دست قدرت پھیرا تو اس سے ان کی اولاد کا ایک گروہ نکلا اللہ نے فرمایا! میں نے ان کو جنت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور یہ جنتی عمل کریں گے۔ اللہ نے پھر ان کی پشت پر اپنا دست قدرت پھیرا تو اس ان کی اولاد کا دوسرا گروہ نکلا اللہ نے فرمایا! میں نے ان کو جہنم کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور یہ جہنمی عمل کریں گے۔

اللہ تعالیٰ جس بندہ کو جنت کے لئے پیدا فرماتے ہیں، اس کو اس کے عمل میں مصروف فرمادیتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ جنتی اعمال پر مرتا ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمادیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس بندہ کو جہنم کے لئے پیدا فرماتے ہیں، اس کو اس کے عمل میں مصروف فرمادیتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ جہنمی اعمال پر مرتا ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں داخل فرمادیتے ہیں۔

مالک، مسند الامام احمد، ابوداؤد، ترمذی، المستدرک للحاکم، بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۵۳۰..... اللہ نے آدم کو پیدا فرمایا اور ان کی تمام اولاد کو ان کی پشت سے نکالا اور فرمایا! یہ جنت کے لئے ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اور یہ جہنم کے لئے ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ مسند الامام احمد، ابوداؤد، ترمذی، بروایت عبدالرحمٰن ابن قتادہ السلمی

۵۳۱..... اللہ پاک نے ایک مٹھی بھری اور فرمایا! یہ میری رحمت سے جنت میں جائیں گے۔ پھر دوسری مٹھی بھری اور فرمایا! یہ جہنم میں جائیں

گے۔اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔المسند لابی یعلی، انس رضی اللہ عنہ

۵۳۲۔۔۔۔اللہ نے ایک قوم پر احسان فرمایا، اوران کو خیر سجھائی، پھر اپنی رحمت میں ان کو داخل فرمالیا۔اوردوسری قوم کو آزمائش میں جکڑ ااوران کو رسوا کرڈالا، اور مذموم حرکتوں میں انکو مبتلا کر دیا۔پس اب وہ اس آزمائش کے جال سے نکل نہیں پاتے۔اور پروردگار ان کو عذاب فرمائیں گے اور یہ ان کے بارے میں پروردگار کا عین عدل ہے۔الدارقطنی فی الافراد، الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۳۳۔۔۔۔یہ دومشت ہیں۔ایک جہنم میں جائے گی، اورایک جنت میں۔مسندالامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت معاذ

۵۳۴۔۔۔۔اللہ نے جنت کو پیدا فرمایا اور جہنم کو پیدا فرمایا۔اوراُس کے اہل بھی پیدا فرمائے، اوراس کے اہل بھی پیدا فرمائے۔

الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳۵۔۔۔۔یقیناً اہلِ جنت کو اہل جنت کے اعمال میسرّ ہوں گے۔اوراہلِ جہنم کو اہل جہنم کے اعمال میسرّ ہوں گے۔

ابو داؤد، بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۵۳۶۔۔۔۔ہر بشر کا دنیا میں رزق مقدر ہے۔۔۔۔۔جو لامحالہ اس کو حاصل ہو کر رہے گا۔سو جو اس پر راضی ہو گیا، اسے اس میں برکت ہوگی اور فراخی میسر ہوگی۔اور جو اس پر راضی نہ ہوا، اسے اس رزق میں برکت ہوگی نہ فراخی میسر ہوگی۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۵۳۷۔۔۔۔اگر پروردگار عزوجل تمام اہل زمین وآسمان کو عذاب دیں، تو یہ پروردگار کا ان پر قطعاً ظلم نہ ہوگا۔اوراگر ان پر اپنی رحمت برسائیں، تو اس کی یہ رحمت ان کے اعمال کی وجہ سے نہیں، بلکہ ان سے کہیں بڑھ کر ہوگی۔

اوراگر تو اس کی راہ میں احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے، تو پروردگار اس کو اس وقت تک ہرگز قبول نہ فرمائیں گے۔۔۔۔۔جب تک کہ تو تقدیر پر ایمان نہ لائے، اوراس بات کا یقین نہ رکھے کہ تجھ کو پہنچنے والی مصیبت ہرگز ٹلنے والی نہ تھی، اور جس سے تو محفوظ رہا، وہ ہرگز تجھ کو پہنچنے والی نہ تھی۔اوراگر اس کے سوا کسی اعتقاد پر تیری موت آئی تو تو سیدھا جہنم میں جائے گا۔مسندالامام احمد، بروایت زیدبن ثابت۔مسندالامام احمد، ابن ماجہ، ابوداؤد، الصحیح لابن حبان، الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی بن کعب وزیدبن ثابت وحذیفۃ وابن ماجہ

۵۳۸۔۔۔۔کوئی جاندار نفس ایسا نہیں ہے، جس کے لئے اللہ نے جنت اور جہنم دونوں میں جگہ نہ بنائی ہو۔۔۔۔۔اوراس کے لئے شقاوت یا سعادت نہ لکھ دی ہو۔استفسار کیا گیا! تو کیا ہم بھروسہ نہ کر بیٹھیں؟ فرمایا نہیں، عمل کرتے رہو۔۔۔۔اور ہاتھ پر ہاتھ دھر کے نہ بیٹھو۔کیونکہ ہر شخص جس کام کے لئے پیدا ہوا ہے اسی کی اس کو توفیق ہوتی ہے۔پس سعادت مندوں کے لئے سعادت مندوں کے اعمال آسان کردیئے جاتے ہیں۔اور بدبختوں کے لئے بدبختوں کے اعمال آسان کردیئے جاتے ہیں۔مسندالامام احمد، بخاری ومسلم، بروایت علی

۵۳۹۔۔۔۔جس نے تقدیر کے بارے میں حرف زنی کی، اس سے قیامت کے روز بازپرس ہوگی۔اور جس نے اس بارے میں سکوت اختیار کیا اس سے اس کے بارے میں بازپرس نہ ہوگی۔ابن ماجہ بروایت عائشہ

کاش، کاش شیطانی عمل ہے

۵۴۰۔۔۔۔طاقتور مؤمن اللہ کے نزدیک کمزور مؤمن سے بہتر اور پسندیدہ ہے۔اور ہر ایک میں خیر ہے۔جو چیز تیرے لئے سودمند ہو اس کو سمیٹ لے۔اوراللہ سے نصرت کا طلبگار رہ۔لاچار اور مایوس ہو کر مت بیٹھ۔اگر کوئی مصیبت پہنچ جائے تو یوں مت کہہ کہ کاش! اگر یوں کر لیتا، تو یوں نہ ہوتا۔بلکہ یوں کہہ! اللہ نے تقدیر میں یہی لکھا تھا جو ضرور وقوع پذیر ہونا تھا۔کیونکہ کاش کاش، شیطانی عمل کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

مسندالامام احمد، ابن ماجہ، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۴۱۔۔۔۔کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا۔۔۔۔۔جب تک کہ خیر وسوئے تقدیر پر اس کا ایمان مستحکم نہ ہو۔اوراس بات کا یقین نہ رکھے کہ اس

کو پہنچنے والی مصیبت ہرگز ٹلنے والی نہ تھی، اور جس سے وہ محفوظ رہا، وہ ہرگز اس کو پہنچنے والی نہ تھی۔ ترمذی، بروایت جابر

۵۴۲..... کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا (جب تک کہ چار باتوں پر اس کا ایمان کامل نہ ہو) لا الـٰـه الا الله کی شہادت دے۔ اور اس بات کی شہادت دے کہ میں اللہ کا رسول ہوں، جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ موت اور بعث بعد الموت پر ایمان رکھے۔ اور اچھی بری تقدیر پر ایمان رکھے۔ مسند الامام احمد، ترمذی، ابن ماجه، المستدرک للحاکم بروایت علی رضی الله عنه

حدیث کے رواۃ ثقہ ہیں۔ سنن الترمذی ج ا س ۴۵۲

۵۴۳..... اے ابوھریرہ! جو تیرے ساتھ بیتنے والا ہے، اس پر تقدیر کا قلم خشک ہو چکا ہے۔ لہٰذا اس پر مضبوط رہ یا ہٹ جا۔

بخاری، النسائی بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۵۴۴..... اے عائشہ! اللہ نے جن کو جنت کے لئے پیدا فرمایا ہے، وہ جب اپنے آباؤ اجداد کی پشتوں میں تھے، تبھی سے اللہ نے ان کو جنتی لکھ دیا تھا۔ مسند الامام احمد، الصحیح للامام مسلم رحمة الله علیه، ابو داؤد، ابن ماجه بروایت عائشه

۵۴۵..... بسا اوقات آدمی زمانۂ دراز تک اہلِ جنت کے اعمال پر کاربند رہتا ہے۔ لیکن خاتمہ اہلِ جہنم کے اعمال پر ہو جاتا ہے۔ اور بسا اوقات آدمی زمانۂ دراز تک اہلِ جہنم کے اعمال پر کاربند رہتا ہے۔ لیکن خاتمہ اہل جہنم کے اعمال پر ہو جاتا ہے۔

الصحیح للامام مسلم رحمة الله علیه، بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۵۴۶..... مجھے تو محض داعی اور مبلغ بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اور ہدایت میرے ہاتھ میں نہیں ہے۔ ابلیس کو محض جھوٹی ملمع سازی کرنے والا بنا کر پیدا کیا گیا ہے۔ ورنہ کسی کی ضلالت اور گمراہی اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ الضعفاء للعقیلی رحمة الله علیه، ابو داؤد، بروایت عمر

۵۴۷..... آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کا باہم مناظرہ ہوا۔ اور آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔ خطیب بغدادی بروایت انس

۵۴۸..... آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کا باہم مناظرہ ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا! آپ ہی وہ برگزیدہ شخص ہیں، جن کو اللہ نے اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور پھر روح پھونکی اور آپ کو ملائکہ سے سجدہ کروایا اور جنت میں سکونت بخشی۔ پھر آپ نے اپنے گناہ کی بدولت ہم کو اور اپنے آپ کو جنت سے نکلوایا؟ اور ان کو اس سے محروم کر دیا؟ آدم علیہ السلام نے فرمایا! اے موسیٰ کیا تم وہی ہو..... جن کو اللہ نے اپنی رسالت کے لئے منتخب فرمایا؟ اپنے ساتھ کلام کے لئے چنا؟ اور آپ پر توراۃ نازل کی، اور اس کے باوجود آپ مجھے اس بات پر ملامت کرتے ہیں، جو اللہ نے میری قسمت میں میری پیدائش سے پہلے لکھ دی تھی؟ بالآخر آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

مسند الامام احمد، بخاری و مسلم، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجه، بروایت ابوهریره رضی الله عنه

آدم وموسیٰ علیہما السلام میں مناظرہ

۵۴۹..... موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے درخواست کی! اے پروردگار: مجھے آدم کی زیارت کروایئے، جنھوں نے اپنے کو اور ہم تمام لوگوں کو جنت سے نکلوایا؟ اللہ نے انکو آدم کی زیارت کروادی۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا! آپ ہی ہمارے جدامجد آدم علیہ السلام ہیں؟ آدم علیہ السلام نے فرمایا! جی ہاں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا! آپ میں اللہ نے روح پھونکی؟ اور آپ کو تمام اسماء سکھلائے۔ اور فرشتوں کو حکم کیا کہ وہ آپ کو سجدہ کریں؟ پھر کیوں آپ نے ہم کو اور اپنے آپ کو جنت سے نکلوایا؟ آدم علیہ السلام نے فرمایا! تم کون ہو؟ فرمایا میں موسیٰ ہوں۔ دریافت کیا! کیا بنی اسرائیل کے پیغمبر موسیٰ، جن سے اللہ تعالیٰ نے پس پردہ کلام کیا؟ فرمایا جی ہاں۔ دریافت کیا! کیا تم نے توراۃ میں نہیں پایا کہ اللہ نے اپنی کتاب میں میری پیدائش سے قبل یہ میری تقدیر میں لکھ دیا تھا؟ فرمایا جی ہاں۔ آدم علیہ السلام نے فرمایا! تو پھر کس وجہ سے تم مجھے ایسی بات پر ملامت کرتے ہو، جو اللہ نے مجھ سے پہلے میرے لئے فیصل کر دی تھی؟ تو آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

ابو داؤد، بروایت عمر رضی الله عنه

۵۵۰......اللہ تعالیٰ تمام اعدادوشماراوردنیا کے جمیع امور کے متعلق آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزارسال پہلے فیصلہ فرما کرفارغ ہوچکے ہیں۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عمرو

۵۵۱......اللہ تعالیٰ چار چیزوں کے بارے میں فیصلہ فرما کران سے فارغ ہوچکے ہیں۔ پیدائش،اوصاف واخلاق،رزق،مدت زندگی۔

ابن عساکر، بروایت انس

۵۵۲......اللہ پاک ہر بندے کی پانچ چیزوں کے بارے میں فیصلہ فرما کران سے فارغ ہوچکے ہیں عمل،عمر،رزق،زندگی،جائے قیام۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی افرع

فرقۂ قدریہ ومرجیہ کی مذمت میں

۵۵۳......اس امت کے مجوسی تقدیرخداوندی کوجھٹلانے والے ہیں۔لہٰذااگروہ مرض میں مبتلاہوجائیں، تو ان کی عیادت کونہ جاؤ۔ اوراگرمرجائیں،توان کے جنازے میں حاضرنہ ہو۔اوراگران سے ملاقات ہوجائے،توان کوسلام نہ کرو۔ابن ماجه، بروایت جابر

۵۵۴......ہرامت میں کچھ مجوسی لوگ ہوتے ہیں۔اوراس امت کے مجوسی، وہ لوگ ہیں جواللہ کی تقدیرکاانکارکرتے ہیں:لہٰذااگروہ مرض میں مبتلاہوجائیں،توان کی عیادت کونہ جاؤ۔اوراگرمرجائیں،توان کے جنازے میں حاضرنہ ہو۔ مسندالامام احمد، بروایت ابن عمر

۵۵۵......ہرامت میں کچھ مجوسی لوگ ہوتے ہیں۔اوراس امت کے مجوسی، وہ لوگ ہیں جواللہ کی تقدیرکاانکارکرتے ہیں:لہٰذااگروہ مرض میں مبتلاہوجائیں،تو ان کی عیادت کونہ جاؤ۔اوراگرمرجائیں،توان کے جنازے میں حاضرنہ ہو۔اوروہ دجّال کے گروہ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ضرورانکاانہی کےساتھ حشرفرمائیں گے۔بخاری ومسلم، النسائی، بروایت حذیفه

۵۵۶......یہ امت مسلسل خیر کے قریب رہے گی۔ جب تک کہ ولدان اورتقدیر کے مسئلہ میں نہ الجھے۔الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن عباس

۵۵۷......عنقریب میری امت میں ایسی اقوام آئیں گی، جوتقدیرکاانکارکریں گی۔

مسندالامام احمد، المستدرک للحاکم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه

۵۵۸......میری امت کی دوجماعتوں کااسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ مرجیۂ اورقدریہ بخاری فی التاریخ، النسائی، ابن ماجه، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنه، بروایت جابر.خطیب، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیه، بروایت ابی سعید

۵۵۹......میری امت کی دوجماعتوں کوقیامت کےروزمیری شفاعت حاصل نہ ہوگی۔

مرجیۂ اورقدریہ الحلیه.بروایت انس.الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیه، بروایت واثلةعن جابر

۵۶۰......میری امت کی دوجماعتیں قیامت کےروزحوض پرمجھ سے نہ مل سکیں گی۔اورنہ جنت میں داخل ہوسکیں گی۔

قدریہ اورمرجیہ الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیه، بروایت انس

۵۶۱......میں اپنی امت کوانتہائی سختی سے تاکیدکرتاہوں کہ وہ تقدیر کے مسئلہ میں کبھی نہ الجھیں۔خطیب، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه

۵۶۲......میں اپنی امت کوانتہائی سختی سے تاکیدکرتاہوں کہ وہ تقدیر کے مسئلہ میں کبھی نہ الجھیں۔اوراس مسئلہ کے متعلق اخیرزمانہ میں امت کے بدترین افرادالجھیں گے۔ابوداؤد، بروایت ابی ابو هریره رضی اللہ عنه

۵۶۳......سترانبیاء کی زبانی قدریہ پرلعنت کی گئی ہے۔الدارقطنی فی العلل، بروایت علی

۵۶۴......قدریہ کےساتھ نشست وبرخاست بھی نہ رکھو،اورنہ ان سے بات چیت کرنے میں پہل کرو۔

مسندالامام احمد، ابوداؤد، المستدرک للحاکم بروایت عمر

۵۶۵......قدریہ سےاحترازکرو، کیونکہ وہ نصاریٰ کاگروہ ہے۔ابن ابی عاصم، الطبرانی فی الکبیر، ابوداؤد، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنه

۵۶۶.....اس امت کے مجوسی قدریہ ہیں: لہٰذا اگر وہ بیماری میں مبتلا ہوجائیں، تو ان کی عیادت کو نہ جاؤ۔ اور اگر مرجائیں، تو ان کے جنازے میں حاضر نہ ہو۔ ابوداؤد، المستدرک للحاکم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۵۶۷.....اپنے بعد میں اپنی امت کے بارے میں دو خصلتوں سے ڈرتا ہوں، تقدیر کا انکار، اور ستارہ شناسی کی تصدیق۔

ابوداؤد، بروایت فی کتاب النجوم بروایت انس

یعنی ستارہ شناسوں (نجومیوں) سے غیب کی باتیں پوچھنا اور ان کی تصدیق کرنا۔

۵۶۸.....تقدیر کے متعلق آخری بحث ومباحثہ کرنے والے آخرزمانہ میں میری امت کے بدترین افراد ہوں گے۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۶۹.....قیامت کے روز ایک منادی ندادے گا.....اے وہ لوگو! جو اللہ کے دشمن ہیں کھڑے ہوجائیں، اور وہ قدریہ کی جماعت ہے۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عمر

ایمان بالقدر......ازاکمال

۵۷۰.....اچھے اعمال بجالاتے رہو.....اگر انجام کار اچھا رہا تو جان لو کہ یہی نوشتۂ الٰہی اور تقدیر الٰہی تھا۔ اور کاش کاش کی بات مت کرو، کیونکہ جس نے ایسا کرنا شروع کردیا، یقیناً اس پر شیطانی عمل کا اثر ہوگیا۔ خطیب، بروایت عمر خطیب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو المتفق والمفترق میں ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے: جس نے کاش کاش کرنا شروع کردیا! اس نے شیطانی عمل کو اپنی جان پر مسلط کرلیا۔ لیکن اس روایت میں اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ ایک راوی ہیں، جو متروک ہیں۔

۵۷۱.....جب پروردگار کسی نطفہ کو پیدا فرمانا چاہتے ہیں، تو رحم والا فرشتہ بارگاہ خداوندی میں عرض کرتا ہے! اے پروردگار یہ شقی ہوگا یا سعید؟ مذکر ہوگا یا مؤنث؟ سرخ رنگت ہوگا یا سیاہ؟ پھر پروردگار فیصلہ فرمادیتے ہیں۔ اور فرشتہ ہر اس خیر یا شر امر کو اس کی پیشانی پر لکھ دیتا ہے، جس سے بھی مستقبل میں اس کا سابقہ پیش آئے گا.....حتیٰ کہ غلہ کی مقدار جو اس کے نصیب میں ہے، وہ بھی لکھ دی جاتی ہے۔

ابن جریر، الدارقطنی فی الافراد، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۵۷۲.....جب رحم مادر میں نطفہ پر بہتر دن بیت جاتے ہیں.....تو رحم والا فرشتہ آتا ہے اور اس کا گوشت، ہڈیاں، کان اور آنکھیں بناتا ہے۔ پھر بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتا ہے! اے پروردگار! یہ شقی ہوگا یا سعید؟ پھر پروردگار اپنی مشیت کے مطابق فیصلہ فرمادیتے ہیں۔ اور فرشتہ اس کا رزق، عمر اور عمل لکھ لیتا ہے اور پھر نکل جاتا ہے۔ الباوردی بروایت ابی الطفیل عامر بن واثلہ بروایت حذیفۃ بن اسید

۵۷۳.....جب نطفہ پر پینتالیس راتیں بیت جاتی ہیں.....فرشتہ بارگاہ خداوندی میں عرض کرتا ہے! اے پروردگار! مذکر ہوگا یا مؤنث؟ پھر پروردگار فیصلہ فرمادیتے ہیں۔ اور فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ فرشتہ پھر بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتا ہے! اے پروردگار! یہ شقی ہوگا یا سعید؟ پروردگار فیصلہ فرمادیتے ہیں۔ اور فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ فرشتہ پھر بارگاہِ خداوندی میں اس کے رزق، عمر اور عمل کے متعلق سوال کرتا ہے اور فرشتہ اس کو لکھ لیتا ہے۔ اور اس صحیفہ کو ہمیشہ کے لئے لپیٹ دیتا ہے، آئندہ اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت حذیفہ بن اسید

۵۷۴.....اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو رحم میں پیدا ہونے والی جان پر وکیل بنایا ہے۔ وہ فرشتہ پھر بارگاہِ خداوندی میں ہر مرحلہ کی تبدیلی پر عرض کرتا ہے! اے پروردگار: وہ نطفہ کی شکل میں ہے۔ اے پروردگار! اس نطفہ نے اب منجمد خون کی شکل اختیار کرلی ہے۔ اے پروردگار! اس نے اب لوتھڑے کی شکل اختیار کرلی ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمانا چاہتے ہیں! تو فرشتہ بارگاہ خداوندی میں عرض کرتا ہے! اے پروردگار یہ شقی ہوگا یا سعید؟! اے پروردگار یہ مذکر ہوگا یا مؤنث؟ اے پروردگار! اس کا رزق کتنا ہوگا؟ اے پروردگار! اس کی عمر کتنی ہوگی؟ پھر فرشتہ حکم خداوندی کے مطابق مادرِ رحم میں ہی یہ چیزیں لکھ لیتا ہے۔ ابوداؤد الطیالسی، مسند الامام احمد، بخاری، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ،

ابوعوانہ عن عبداللہ بن ابی بکر بن انس عن جدہ عن حذیفہ بن اسید

۵۷۵..... جب نطفہ رحم مادر میں استقرار پکڑ لیتا ہے، اور اس پر چالیس یوم گزر جاتے ہیں تو رحم کا فرشتہ آتا ہے اور اس کی ہڈیاں، گوشت، خون، بال، کھال، کان اور آنکھ وغیرہ سب چیزوں کی صورت بناتا ہے۔ فرشتہ پھر بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتا ہے! اے پروردگار یہ مذکر ہوگا یا مؤنث؟ یہ شقی ہوگا یا سعید؟ تو پروردگار اپنی مشیت کے مطابق جو چاہتے ہیں، فرمادیتے ہیں۔ اور فرشتہ اس کو لکھ لیتا ہے۔ اور اس صحیفہ کو ہمیشہ کے لئے لپیٹ دیتا ہے، آیندہ قیامت تک اس کو کھولا نہیں جائے گا۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت حذیفہ بن اسید

۵۷۶..... جب تم میں سے کسی کی رحم مادر میں تخلیق کی جاتی ہے، تو چالیس دن میں وہ ایک نطفہ کی شکل میں آتا ہے، پھر اتنے ہی دنوں میں وہ منجمد خون کی شکل اختیار کرتا ہے، پھر اتنے ہی دنوں میں وہ لوتھڑا بنتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ کو بھیجتے ہیں اور اس کو چار باتوں کا حکم کیا جاتا ہے..... کہ لکھ! اس کا عمل، رزق، زندگی اور اس کا بد بخت یا نیک بخت ہونا۔ پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ یقیناً بعض اوقات کوئی شخص اہلِ جنت کے اعمال کرتا رہتا ہے..... حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے، لیکن اس پر نوشتۂ خداوندی غالب آجاتا ہے۔ اور وہ اہلِ جہنم کے عمل کرنے لگتا ہے۔ اور انجام کار جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات کوئی شخص اہلِ جہنم کے اعمال کرتا رہتا ہے..... حتیٰ کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے، لیکن اس پر نوشتۂ خداوندی غالب آجاتا ہے۔ اور وہ اہلِ جنت کے عمل کرنے لگتا ہے۔ اور انجام کار جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

مسندالامام احمد، بخاری، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن ابن مسعود

۵۷۷..... جب نطفہ کو بیالیس راتیں بیت جاتی ہیں اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو رحم میں پیدا ہونے والی جان پر وکیل بنایا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کچھ پیدا فرمانا چاہتے ہیں، تو فرشتہ بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتا ہے! اے پروردگار! یہ مذکر ہوگا یا مؤنث؟ اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمادیتے ہیں۔ فرشتہ اس کو لکھ لیتا ہے اور اس صحیفہ کو ہمیشہ کے لئے لپیٹ دیتا ہے، آیندہ اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت حذیفہ بن اسید

۵۷۸..... مادرِ رحم میں جب نطفہ پر چالیس راتیں گزر جاتی ہیں۔ تو ایک فرشتہ اس کی صورت بناتا ہے۔ اور بارگاہِ الٰہی سے پوچھتا ہے! اے پروردگار! یہ جان مذکر ہے یا مؤنث؟ پھر اللہ تعالیٰ مشیّت کے مطابق اس کو مذکر یا مؤنث کر دیتے ہیں۔ فرشتہ دوبارہ عرض کرتا ہے..... پروردگار! اس کو درست اور صحیح سالم پیدا کرنا ہے یا کچھ تبدیلی کرنی ہے؟ پروردگار اس کے متعلق بھی فیصلہ فرمادیتے ہیں۔ فرشتہ دوبارہ عرض کرتا ہے..... پروردگار! اس کو شقی لکھوں یا سعید؟

پھر پروردگار عز وجل اپنی مشیّت کے مطابق اس کو نیک بخت یا بد بخت پیدا فرماتے ہیں۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت حذیفہ بن اسید

۵۷۹..... اللہ تعالیٰ ہر پیدا ہونے والی جان کے متعلق، اس کے مادرِ رحم میں ہی فیصلہ فرمادیتے ہیں، کہ وہ نیک بخت ہوگا یا بد بخت۔

ابونعیم عن ثابت الحارث الانصاری

۵۸۰..... کوئی جی دار نفس ایسا نہیں ہے، جس کے لئے اللہ نے جنت اور جہنم دونوں میں جگہ نہ بنائی ہو..... اور اس کے لئے شقاوت یا سعادت نہ لکھ دی ہو۔ استفسار کیا گیا! تو کیا ہم بھروسہ نہ کر بیٹھیں؟ فرمایا نہیں، عمل کرتے رہو..... اور ہاتھ پر ہاتھ دھر کے نہ بیٹھو۔ کیونکہ ہر شخص جس کام کے لئے پیدا ہوا ہے اسی کی اس کو توفیق ہوتی ہے۔ پس سعادت مندوں کے لئے سعادت مندوں کے اعمال آسان کر دئیے جاتے ہیں۔ اور بد بختوں کے لئے بد بختوں کے اعمال آسان کر دئیے جاتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیۃ کریمہ تلاوت فرمائی فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی یعنی جس نے عطا کیا اور تقویٰ اختیار کیا اور اچھی بات کی تصدیق کی۔

مسندالامام احمد، بخاری، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، بروایت علی

۵۸۱..... آدمی اہلِ جنت کے عمل کرتا رہتا ہے۔ جبکہ کتاب میں وہ جہنمی لکھا ہوتا ہے۔ لہٰذا موت سے چند لمحات قبل اس کی حالت بدل جاتی ہے اور وہ اہل جہنم کے عمل شروع کر دیتا ہے۔ اور مر کر جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات اس کے برعکس آدمی اہل جہنم کے عمل کرتا

رہتا ہے۔جبکہ کتاب میں وہ جنتی لکھا ہوتا ہے۔لہٰذا موت سے چند لمحات قبل اس کی حالت بدل جاتی ہے اور وہ اہل جنت کے عمل شروع کردیتا ہے۔اور مرکر جنت میں داخل ہوجاتا ہے۔مسند الامام احمد، بروایت عائشه

۵۸۲.....بعض اوقات آدمی اہل جنت کے عمل کرتا رہتا ہے۔جبکہ وہ اہل جہنم میں شامل ہوتا ہے۔اور بعض اوقات اس کے برعکس آدمی اہل جہنم کے عمل کرتا رہتا ہے۔جبکہ وہ اہل جنت میں شامل ہوتا ہے۔اور روح نکلتے وقت شقاوت یا سعادت مسلط ہوجاتی ہے اور اسی پر اس کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔الطبرانی فی الکبیر، الحلیه، عن اکثم بن ابی الجون

۵۸۳.....اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کی پیدائش سے قبل ایک کتاب لکھی تھی، اور وہ اللہ کے پاس عرش پر موجود ہے۔اور تمام مخلوق کی تقدیر اس کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔ابن مردویہ، الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس

۵۸۴.....اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو ظلمت اور تاریکی کے سناٹے میں پیدا کیا۔پھر ان پر اپنے نور کی بارش کی۔جس کو نور پہنچ گیا، اس نے ہدایت پائی۔اور جس کو وہ نور نہ پہنچا، گمراہ ہوا۔اسی وجہ سے میں کہتا ہوں کہ قلم علم باری پر خشک ہوگیا ہے۔

مسند الامام احمد، ترمذی حسن، ابن جریر، الطبرانی فی الکبیر، المستدرک للحاکم، بخاری ومسلم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه

۵۸۵.....اللہ عزوجل نے جنت کو پیدا فرمایا اور اس کے اہل بھی چھوٹے بڑے قبیلوں کی صورت میں پیدا فرمایا۔اور اب ان میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔اور جہنم کو پیدا فرمایا اور اس کے اہل بھی چھوٹے بڑے قبیلوں کی صورت میں پیدا فرمایا۔اور اب ان میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔سو عمل کرتے رہو، ہر شخص کو وہی عمل میسر آتا ہے، جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا۔

الخطیب بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنه

۵۸۶.....اللہ تعالیٰ نے ایک مشت اپنے دائیں دست قدرت سے بھری اور دوسری بائیں دست قدرت سے بھری اور فرمایا! یہ اس کے لئے ہے اور یہ اس کے لئے۔اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔الصحیح للامام مسلم رحمة اللہ علیه، بروایت ابی عبداللہ

۵۸۷.....اللہ عزوجل فرماتے ہیں! میرے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں۔میں نے ہی خیر کو پیدا کیا، اور جس کے حق میں چاہا میں نے اسکو مقدر کیا۔کیا ہی بہتری ہے، اس کے لئے جس کو میں نے خیر کے لئے پیدا کیا، اور خیر کو اس کے لئے پیدا کیا۔اور خیر کو اس کے ہاتھوں سے جاری کردیا۔میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں۔میں نے ہی شر کو پیدا کیا، اور جس کے حق میں چاہا میں نے اسکو مقدر کیا۔افسوس! حسرت ہے اس شخص کے لئے، جس کو میں نے شر کے واسطے پیدا کیا اور شر کو اس کے واسطے پیدا کیا اور اس کے ہاتھوں سے شر کو جاری کردیا۔ابن النجار بروایت ابی امامه

۵۸۸.....اللہ عزوجل فرماتے ہیں! میں اپنے بندوں پر زمین میں زلزلہ برپا کرتا ہوں.....سو اس زلزلہ میں جن مؤمنین کی روح قبض کرتا ہوں، یہ زلزلہ ان کے لئے باعث رحمت ہوتا ہے۔اور یہی ان کی موت کا مقررہ وقت ہوتا ہے۔اور اس زلزلہ میں جن کافروں کی روح قبض کرتا ہوں، یہ زلزلہ ان کے لئے باعث عذاب اور رسوائی ہوتا ہے۔اور یہی ان کی موت کا مقررہ وقت ہوتا ہے۔

نعیم بن حماد فی الفتن بروایت عروة بن رویم مرسلا

۵۸۹.....تم کسی پر رشک اور تعجب مت کرو.....جب تک کہ اس کا خاتمہ اعمال نہ دیکھ لو۔بسا اوقات کوئی پرہیزگار اپنی زندگی کے عرصہ دراز تک نیک عمل انجام دیتا رہتا ہے حتیٰ کہ اگر اسی پر خاتمہ ہوجائے تو سیدھا جنت میں داخل ہو۔لیکن پھر اس کی زندگی نیا موڑ اختیار کرتی ہے، اور وہ برے اعمال میں منہمک ہوجاتا ہے۔اور بعض مرتبہ کوئی بندہ عرصہ دراز تک برائیوں میں مبتلا رہتا ہے حتیٰ کہ اگر اسی پر اس کا خاتمہ ہوجائے تو سیدھا جہنم میں جاگرے، مگر آخر میں اس کی زندگی کی کایا پلٹ ہوتی ہے اور وہ نیک اعمال میں مصروف ہوجاتا ہے۔اور جب پروردگار کسی بندہ کا بھلا چاہتے ہیں تو اس کو موت سے قبل عمل میں مصروف فرمادیتے ہیں۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا یارسول اللہ! کیسے عمل میں مصروف فرمادیتے ہیں؟ فرمایا نیک عمل کی توفیق عطا فرمادیتے ہیں۔اور اسی پر اس کی روح قبض کرلیتے ہیں۔

مسند الامام احمد، عبد بن حمید، ابن ابی عاصم، ابن منیع، بروایت ضیاء مقدسی بروایت انس رضی اللہ عنه

۵۹۰......بعض مرتبہ کوئی شخص ظاہراً لوگوں کی نگاہوں میں اہل جنت کے عمل کرتا رہتا ہے، جب کے وہ اہلِ جہنم میں شامل ہوتا ہے۔ بعض مرتبہ کوئی شخص ظاہراً لوگوں کی نگاہوں میں اہل جہنم کے عمل کرتا رہتا ہے، جب کے وہ اہلِ جنت میں شامل ہوتا ہے۔ اور اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔

مسندالامام احمد، بخاری، الطبرانی فی الکبیر، الدارقطنی فی الافرادبروایت سھل بن سعد

۵۹۱......رزق بندہ کو یونہی تلاش کرتا ہے، جس طرح موت اس کو تلاش کرتی ہے۔

۵۹۲......کوئی بندہ طویل ترین مدت تک مؤمن رہتا ہے۔ پھر مزید طویل ترین مدت تک مؤمن رہتا ہے۔ اور پھر انتقال کر جاتا ہے، مگر اس کے باوجود اللہ عزوجل اس پر برافروختہ اور ناراض ہوتے ہیں۔ اور بعض مرتبہ اس کے برعکس کوئی بندہ طویل ترین مدت تک کافر رہتا ہے۔ پھر مزید طویل ترین مدت تک کافر رہتا ہے۔ اور پھر انتقال کر جاتا ہے، مگر اس کے باوجود اللہ عزوجل اس سے راضی اور خوش ہوتے ہیں۔ اور جو اس حال میں مرا کہ طعنہ زنی اور چغل خوری، اور بندگانِ خدا کو برے القاب سے ستانا اس کی عادت تھی، تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی یہ نشانی مقرر فرمائیں گے کہ اس کے دونوں ہونٹوں کو اس کی ناک پر داغ دیں گے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه

۵۹۳......اگر تم اس درخت کے پاس نہ آتے تو یقیناً بہرصورت یہ کھجوریں تمہارے پاس آجاتیں۔

الطبرانی فی الکبیر، شعب الایمان، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه

۵۹۴......بندہ اپنی عمر کے طویل زمانہ تک یا بلکہ پوری زندگی تک اہل جنت کے عمل انجام دیتا رہتا ہے جبکہ وہ اللہ کے ہاں اہلِ جہنم میں لکھا ہوا ہوتا ہے۔ اور کبھی بندہ طویل زمانہ تک یا اپنی زندگی کے بیشتر زمانہ تک اہلِ جہنم کا عمل کرتا ہے، جبکہ وہ اللہ کے ہاں اہل جنت میں لکھا ہوا ہوتا ہے۔ خطط، بروایت عائشه رضی اللہ عنها

۵۹۵......بندہ مؤمن پیدا ہوتا ہے اور مؤمن بن کر جیتا ہے۔ لیکن کافر ہو کر مرتا ہے۔ اور کبھی اس کے عکس بندہ کافر پیدا ہوتا ہے اور کفر کی حالت میں جیتا ہے، مگر مؤمن ہو کر مرتا ہے۔ بسااوقات بندہ ایک زمانہ تک عمل کرتا رہتا ہے۔ لیکن پھر کتاب کا لکھا اس پر غالب آجاتا ہے اور وہ شقاوت کی موت مرتا ہے۔ اور بسااوقات اس کے برعکس بندہ ایک زمانہ تک شقاوت کے عمل کرتا رہتا ہے۔ لیکن پھر کتاب کا لکھا اس پر غالب آجاتا ہے اور وہ سعادت کی موت مرتا ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن مسعود

۵۹۶......سب سے بڑا خوف اپنی امت کے بارے میں جو مجھے دامن گیر ہے، وہ یہ ہے کہ لوگ ستارہ شناسوں کی تصدیق کرنا شروع ہوجائیں گے۔ اور تقدیرِ خداوندی کا انکار کرنا شروع ہوجائیں گے۔ اور جب تک خیر وبد، خوشگوار وتلخ تقدیر پر کامل ایمان نہ رکھیں گے، ہرگز ایمان کی حلاوت نہ پائیں گے۔ ابن النجار بروایت انس

۵۹۷......میری امت اس دین کو مسلسل مضبوطی کے ساتھ تھامے رہے گی، تاوقتیکہ وہ تقدیر کو نہ جھٹلائیں۔ اور جب وہ تقدیر کو جھٹلانے لگیں گے تو یہی ان کی ہلاکت کا زمانہ ہوگا۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی موسیٰ

۵۹۸......پروردگار کی سب سے پہلے تخلیق شدہ چیز قلم ہے۔ پھر جب پروردگار نے اسکو پیدا کرلیا تو اس سے فرمایا! لکھ......اس نے دریافت کیا کیا لکھوں؟ فرمایا! تقدیر لکھ۔ پس جو کچھ بھی قیامت تک ہونے والا تھا، سارا اس گھڑی لکھ دیا گیا۔

ابوحاتم، ابن ابی شیبه، ابن منیع، ابن جریر، المسند لابی یعلی الطبرانی فی الکبیر، السنن لسعید، بروایت ابی ذر رضی اللہ عنه

۵۹۹......تم سے پہلے لوگوں کی ہلاکت کا سبب ان کا اپنے انبیاء سے کثرتِ سوال اور آپس میں اختلاف کرنا تھا۔ اور یاد رکھو کوئی شخص اس وقت تک ہرگز مؤمن نہیں ہوسکتا، جب تک کہ اچھی بری تقدیر پر ایمان نہ لائے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت عمرو

۶۰۰......تم فلاح کے بارے میں جھگڑتے ہوئے دو حصوں میں بٹ گئے۔ جبکہ اسی وجہ سے تم سے پہلی اقوام قعرِ ہلاکت میں جاگریں۔ سنو! یہ رحمٰن ورحیم کی کتاب ہے۔ اس میں اہلِ جہنم اور ان کے آباواجداد اور ان کے قبائل وغیرہ کے نام ہیں۔ اور آخر میں لکھا ہوا ہے! ان میں سے کبھی ایک فرد کی کمی بھی نہیں ہوسکتی۔ اور ایک فریق جنت میں ہے۔ اور ایک فریق جہنم میں۔

اور یہ کتاب بھی رحمٰن ورحیم کی ہے۔ اس میں اہلِ جنت اور ان کے آباواجداد اور ان کے قبائل وغیرہ کے نام ہیں۔ اور آخر میں

لکھا ہوا ہے ان میں سے کبھی ایک فرد کی کمی بھی نہیں ہوسکتی۔ اور ایک فریق جنت میں ہے۔ اور ایک فریق جہنم میں۔

الدارقطنی فی الافراد بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

حدیث مذکور کا پس منظر یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ اپنے دولت کدہ سے باہر تشریف لائے، تو دیکھا کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تقدیر کے مسئلہ میں الجھ رہے ہیں۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ خطاب فرمایا۔

۶۰۱..... اہل جنت اپنے اور اپنے آباء کے اسماء کے ساتھ لکھ دیئے گئے ہیں۔ اس میں قیامت تک کوئی کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔ اہل جہنم اپنے اور اپنے آباؤ اور قبائل کے اسماء کے ساتھ لکھ دیئے گئے ہیں۔ اس میں قیامت تک کوئی زیادتی نہیں ہوسکتی۔ کبھی سعادت مندوں پر بھی شقاوت کی راہیں کھل جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ ان پر آوازے کسے جاتے ہیں کہ دیکھو ان کو، دیکھو ان کو۔ لیکن پھر فضل خداوندی ہوتا ہے۔ اور سعادت ان پر چھا جاتی ہے۔ اور شقاوت کی ظلمت سے ان کو نکال لاتی ہے۔ اور کبھی اہل شقاوت پر بھی سعادت کی راہیں کھل جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ ان کی تعریفیں کی جاتی ہیں! کہ دیکھو انکو، دیکھو انکو۔ لیکن پھر عدل خداوندی ہوتا ہے۔ اور شقاوت ان پر چھا جاتی ہے۔ اور سعادت سے انکو نکال لاتی ہے۔ سو ہر ایک کو اسی کی توفیق حاصل ہوتی ہے، جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت عبداللہ بن یسر

۶۰۲..... کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ یہ پروردگار رب العالمین کی کتاب ہے، اس میں اہل جنت اور ان کے آباواجداد اور ان کے قبائل وغیرہ کے نام ہیں۔ اور آخر میں لکھا ہوا ہے! کبھی اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا! پھر ہم عمل کیوں کریں؟ جبکہ اس امر سے فراغت ہوچکی ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا! سیدھے رہو اور قریب قریب رہو، کیونکہ صاحب جنت کا خاتمہ اہل جنت کے عمل پر ہوگا۔ خواہ پہلے کیسے ہی اعمال کرتا رہا ہو۔ اور صاحب جہنم کا خاتمہ اہل جہنم کے عمل پر ہوگا۔ خواہ پہلے کیسے ہی اعمال کرتا رہا ہو۔ تمہارا رب بندوں کے فیصلوں سے فارغ ہوچکے ہیں۔ اور تمہارا رب مخلوق سے بھی فارغ ہوچکا ہے۔ ایک فریق جنت میں ہے اور ایک فریق جہنم میں۔ اور اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔ ابن جریر بروایت رجل من الصحابہ

۶۰۳..... قریب ہے کہ تم کہیں مرجئہ نہ بن جاؤ، میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا! یا محمد اپنی امت کی خبر لیجئے۔ وہ راہ سے ہٹ رہی ہے۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت ثوبان

راوی کہتے ہیں! چالیس صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین قدر اور جبر کے بارے میں بحث کر رہے تھے۔ پھر رسول اللہ ان کے پاس تشریف لائے۔ اور مذکورہ خطاب فرمایا۔

۶۰۴..... اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا۔ اور ان کی عمریں، اعمال اور رزق بھی لکھ دیئے۔ الخطیب بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۰۵..... اے ابن خطاب! تمام چیزوں کے فیصلوں سے فراغت ہوچکی ہے، اور ہر ایک اسی کے موافق عمل میں مصروف ہے۔ سعادت مند سعادت کے عمل انجام دے رہا ہے اور اہل شقاوت شقاوت کا عمل انجام دے رہا ہے۔

مسندالامام احمد، ترمذی، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

پس منظر..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں سوال کیا تھا کہ بندہ جو عمل سرانجام دیتا ہے، وہ ازسرِ نو معاملہ ہوتا ہے یا پہلے سے اس کے بارے میں خدا کا فیصلہ ہوچکا ہوتا ہے؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ جواب مرحمت فرمایا۔

اس حدیث پر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حسن اور صحیح کا حکم جاری فرمایا ہے۔

۶۰۶..... جس کے بارے میں قلم لکھ کر خشک ہوچکا ہے، اور امورِ تقدیر جاری ہوچکے ہیں۔ عمل کرتے رہو (کیونکہ ہر ایک کو اسی کی توفیق حاصل ہوتی ہے، جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے) پھر آپ ﷺ نے یہ آیۂ کریمہ تلاوت فرمائی فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسرہ للیسری یعنی جس نے عطا کیا اور تقویٰ اختیار کیا اور اچھی بات کی تصدیق کی، ہم اس کو نیک کام میں سہولت دیں گے۔

عبدبن حمید، ابن شاہین، ابن قانع بروایت بشیربن کعب العدوی

پس منظر..... ایک سائل نے آپ ﷺ سے سوال کیا! یارسول اللہ! انسان عمل کس تحریک کی بناء پر انجام دیتا ہے؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ

جواب مرحمت فرمایا۔

اس حدیث کے مرسل ہونے کو ترجیح دی گئی ہے، کیونکہ راوی اوّل کی آپ ﷺ سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔

مسند الامام احمد، الصحیح للامام مسلم رحمة الله علیه، ابو عوانة، الصحیح لابن حبان بروایت جابر

۶۰۷.....اللہ عزوجل فرماتے ہیں! میری معرفت کی علامت میرے بندوں کے دلوں میں ہے۔

۶۰۸.....مجھے جبرئیل نے کہا اللہ عزوجلّ فرماتے ہیں! اے محمد جو شخص مجھ پر ایمان لایا، مگر خیر وشر تقدیر پر ایمان نہ لایا، تو وہ میرے سوا اپنا کوئی اور پروردگار تلاش کرلے۔ الشیرازی فی الالقاب، بروایت علی رضی الله عنه

اس روایت میں محمد بن عکاشہ الکرمانی ہے۔

۶۰۹.....شقی اور سعید ہر ایک کے متعلق قلم چل چکا ہے۔ اور چار چیزوں سے فراغت پاچکا ہے۔ تخلیق، اخلاق، رزق اور عمر۔

الدیلمی بروایت ابن مسعود

۶۱۰.....آخر زمانہ میں میری امت پر تقدیر ایک باب منکشف ہوگا، جس کا کوئی سدّ باب نہ ہوسکے گا۔ تمہیں اس سے نجات کے لئے یہی آیت کفایت کرسکے گی۔

ماأصاب من مصیبة فی الارض ولا فی انفسکم إلا فی کتاب

کوئی مصیبت دھرتی پر اور خود تم پر نہیں پڑتی، مگر پیشتر اس کے کہ ہم اس کو پیدا کریں ایک کتاب میں ہے۔

الدیلمی بروایت سلیم بن جابر الهجیمی

۶۱۱.....آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ نے تمام تقدیروں کو مقدر کردیا ہے، اور ان کو لکھ دیا ہے۔

مسند الامام احمد، ترمذی، الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عمرو

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ حدیث کو حسن صحیح اور غریب لکھا ہے۔

۶۱۲.....آدم علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا! آپ وہی آدم ہیں، جن کو اللہ نے اپنے دستِ قدرت سے پیدا کیا، اور اپنی جنت میں رہائش بخشی، اور فرشتوں سے آپ کو سجدہ کروایا۔ پھر آپ نے جو کیا، کیا۔ اور اپنی ذریت کو جنت سے نکلوادیا؟ آدم علیہ السلام نے فرمایا! آپ وہی موسیٰ ہیں؟ جن کو اللہ نے اپنی رسالت کے لئے منتخب فرمایا، اور آپ کو اپنے ساتھ شرف کلام سے بخشا، اور آپ کو راز ونیاز کے لئے اپنے قریب کیا؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا! جی ہاں۔ آدم علیہ السلام نے کہا! کیا میرا وجود مقدم ہے یا تقدیر کا؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا تقدیر کا۔ اور آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت جندب وابی هریرة رضی الله عنه

۶۱۳.....اگر کوئی بندہ رزق سے فرار ہو..... تو رزق اس کو موت کی طرح تلاش کرے گا۔ ابن عساکر، بروایت ابی الدرداء

۶۱۴.....اگر پروردگار عزوجل تمام اہل زمین وآسمان کو عذاب دیں، تو یہ پروردگار کا ان پر قطعاً ظلم نہ ہوگا۔ اور اگر ان پر اپنی رحمت برسائیں، تو اس کی یہ رحمت ان کے اعمال کی وجہ سے نہیں، بلکہ ان سے کہیں بڑھ کر ہوگی۔

اور اگر تو اس کی راہ میں احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے، تو پروردگار اس کو اس وقت تک ہرگز قبول نہ فرمائیں گے..... جب تک کہ تو تقدیر پر ایمان نہ لائے، اور اس بات کا یقین نہ رکھے کہ تجھ کو پہنچنے والی مصیبت ہرگز ٹلنے والی نہ تھی، اور جس سے تو محفوظ رہا، وہ ہرگز تجھ کو پہنچنے والی نہ تھی۔ اور اگر اس کے سوا کسی اعتقاد پر تیری موت آئی تو تو سیدھا جہنم میں جائے گا۔ ابو داؤد الطیالسی، مسند الامام احمد، بروایت زید

مسند الامام احمد، عبدبن حمید ترمذی، المسند لابی یعلی، الصحیح لابن حبان، الطبرانی فی الکبیر، ضیاء المقدسی شعب الایمان، بروایت ابی بن کعب و زیدبن ثابت وحذیفة وابن مسعود رضی الله عنهم۔

۶۱۵.....اگر پروردگار عزوجل تمام اہل زمین وآسمان کو عذاب دیں، تو یہ پروردگار کا ان پر قطعاً ظلم نہ ہوگا۔ اور اگر ان کو اپنی رحمت میں داخل

فرمائیں، تواس کی یہ رحمت ان کے گناہوں سے کہیں بڑھ کر ہوگی۔لیکن وہ جیسے چاہتا ہے فیصلہ فرماتا ہے، کسی کوعذاب کے شکنجہ میں جکڑتا ہے اور کسی پررحم فرماتا ہے۔جس کوعذاب سے دوچار کرتا ہے، بالکل برحق کرتا ہے۔اورجس پراپنی رحمت نچھاور کرتا ہے، وہ بھی برحق ہے۔اوراگرتو اس کی راہ میں احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے، تووہ تجھ سے اس وقت تک ہرگز قبول نہ کیا جائے گا! جب تک کہ تو اچھی بری تقدیر پرایمان نہ لائے۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت عمران بن حصین

۶۱۶......نہیں ہے ایسا کوئی نفس، جوموت کی آغوش میں چلا جائے، اور چیونٹی برابر بھی اس کی کوئی نیکی اللہ کے پاس ہو، مگراللہ تعالیٰ اس کو بھی گارے سے لیپ کرر کھیں گے۔الطبرانی فی الکبیر بروایت معاذ

گارے سے لیپ کرر کھنا کنایہ ہے اس کواچھی طرح محفوظ رکھنے سے۔

۶۱۷......جس نے دنیا میں تقدیر کے متعلق حرف زنی کی، اس سے قیامت کے روز باز پرس ہوگی۔اوراگراس سے لغزش ہوگئی توہلاک ہوجائے گا۔اورجس نے اس بارے میں سکوت اختیار کیا اس سے اس کے بارے میں باز پرس نہ ہوگی۔

الدارقطنی، فی الافراد بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۱۸......دونوں مقام میں سے جس کے لئے اللہ نے کسی کو پیدا فرمایا ہوتا ہے، اسی کے لئے عمل کرنے کی اس کوتوفیق ملتی ہے۔

مسندالامام احمد، بروایت عمران بن حصین

۶۱۹......جوشخص اللہ کے فیصلہ قضاء الٰہی پرراضی نہ ہوااور تقدیر خداوندی پرایمان نہ لایا، وہ اللہ کے سوا کوئی اورخدا تلاش کرلے۔

الخطیب، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۶۲۰......ٹھہرو! ٹھہرو! اے امت محمد، یہ دوگہری وادیاں ہیں، دوتاریک گڑھے ہیں، جوش واضطراب سے جہنم میں نہ گرو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! سنو! یہ رحمٰن ورحیم کی کتاب ہے۔اس میں اہل جنت اوران کے آباواجداداور امہات اوران کے قبائل وغیرہ کے نام ہیں۔تمہارا پروردگار بندوں کے فیصلہ جات سے فارغ ہوچکا ہے۔تمہارا پروردگار فارغ ہوچکا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! سنو: یہ رحمٰن ورحیم کی کتاب ہے۔اس میں اہل جہنم اوران کے آباواجداداورامہات اوران کے قبائل وغیرہ کے نام ہیں۔تمہارا پروردگار فارغ ہوچکا ہے۔تمہارا پروردگار فارغ ہوچکا ہے۔تمہارا پروردگار فارغ ہوچکا ہے۔ میں حجت قائم کرچکا، میں تمہیں ڈرا چکا۔اے اللہ! میں تیرا پیغام رسالت پہنچا چکا۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی الدرداء، وواثلة، وابی امامه، وانس

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم فرماتے ہیں! رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس اس حال میں تشریف لائے کہ ہم تقدیر سے متعلق بحث وتمحیص میں مصروف تھے، یہ دیکھ کرآپ ﷺ نے مذکورہ خطاب فرمایا۔

۶۲۱......ایسی کسی چیز میں جلد بازی سے کام مت لو، جس کے متعلق تمہارا گمان ہے کہ تم جلد بازی کے ساتھ اس کو حاصل کرلوگے، خواہ اللہ نے اس کوتمہارے لئے مقدر نہ کیا ہو۔اوراسی طرح ایسی کسی چیز میں تاخیر سے کام مت لو، جس کے متعلق تمہارا گمان ہے کہ تمہاری تاخیر کے ساتھ وہ چیز تمہارے سر سے ٹل جائے گی، خواہ اللہ نے اس کوتمہارے لئے مقدر کردیا ہو۔الطبرانی فی الکبیر بروایت معاذ

۶۲۲......تقدیر کے متعلق بحث نہ کرو، کیونکہ یہ اللہ کا راز ہے، پس اللہ کے راز کواس پرافشاء کرنے کی کوشش نہ کرو۔

الحلیه، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۶۲۳......کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا...... جب تک کہ تقدیر خداوندی پرایمان نہ لائے۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت سهل بن سعد

۶۲۴......کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اچھی بری تقدیر پرایمان نہ لائے۔مسنداحمد، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۶۲۵......مجھے کوئی مصیبت نہیں پہنچی، مگروہ اس وقت سے میری قسمت میں لکھی جاچکی تھی، جبکہ آدم علیہ السلام ابھی مٹی کے قالب میں تھے۔

ابن ماجه، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

پس منظر! راوی کہتے ہیں کہ امّ سلمہ رضی اللہ عنہ نے رسالت مآب ﷺ سے استفسار کیا یارسول اللہ! آپ کو ہر سال اس زہریلی بکری سے

تکلیف پہنچتی ہے؟ اس کی کیا وجہ ہے؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ بالا جواب مرحمت فرمایا تھا۔

۶۲۶ ...... کوئی بندہ اللہ سے ڈرنے کا حق اس وقت تک ادا نہیں کر سکتا ...... جب تک کہ یقین نہ کرلے کہ جو مصیبت اس کو پہنچی ہے وہ ہرگز چوک کرنے والی نہ تھی اور جو نہیں پہنچی وہ ہرگز پہنچنے والی نہ تھی۔ الخطیب، بروایت انس

۶۲۷ ...... کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کی حلاوت نہیں پا سکتا ...... جب تک کہ یقین نہ کرلے کہ جو مصیبت اس کو پہنچی ہے وہ ہرگز خطا ہونے والی نہ تھی۔ ابی عاصم، السنن لسعید، بروایت انس

۶۲۸ ...... کوئی تدبیر واحتیاط تقدیرِ خداوندی کو نہیں ٹال سکتی۔ لیکن دعا نازل شدہ اور غیر نازل شدہ ہر مصیبت کے لئے سودمند ہے، کیونکہ کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو دعا اس سے جا ملتی ہے، اور یوں وہ دونوں قیامت تک ایک دوسرے کو پچھاڑنے کی کوشش کرتی ہیں۔

ابو داؤد، المستدرک للحاکم وتعقب و الخطیب بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۲۹ ...... اے زبیر! رزق عرش خداوندی سے زمین کی گہرائیوں تک کھلا ہوا ہے۔ اور اللہ ہر بندہ کو اس کی ہمت اور وسعت کے بقدر رزق عطا کرتا ہے۔ الحلیہ، بروایت الزبیر رضی اللہ عنہ

۶۳۰ ...... اے سراقہ! جس بات پر تقدیر کا قلم خشک ہو چکا ہے، اور تقادیر کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اس کے لئے عمل کرتے رہو ...... یقیناً ہر ایک کو اسی کی توفیق ہوتی ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، سراقۃ بن مالک

۶۳۱ ...... اے لڑکے! اللہ کے حقوق کی حفاظت کر اللہ تیری حفاظت فرمائے گا۔ اللہ کے حقوق کی حفاظت کر تو اللہ کو اپنے سامنے پائے گا۔ اور جان لے اور جب تو سوال کرے تو صرف اللہ ہی کے آگے دست سوال دراز کر۔ اور جب مدد مانگے تو اللہ ہی سے مدد مانگ کہ اگر ساری امت اس بات پر متفق ہو جائے کہ تجھ کو کوئی نفع پہنچائے ...... جبکہ اللہ نے وہ نفع تیرے حق میں نہیں لکھا، تو تمام لوگ اس پر قادر نہیں ہو سکتے۔ اور اگر ساری امت اس بات پر متفق ہو جائے کہ تجھ کو کوئی ضرر پہنچائے ...... جبکہ اللہ نے وہ ضرر تیرے حق میں نہیں لکھا، تو تمام لوگ اس پر قادر نہیں ہو سکتے۔ ہر چیز کا فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ قلم خشک ہو چکے ہیں۔ صحیفے ہمیشہ کی لئے لپیٹ دیئے گئے ہیں۔ شعب الایمان، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فراخی اور خوشحالی میں اللہ کو یاد رکھنا

۶۳۲ ...... اے لڑکے! کیا میں تجھ کو ایسی بات نہ بتاؤں، جو تیرے لئے نفع رساں ہو ...... اللہ کے حقوق کی حفاظت کر اللہ تیری حفاظت فرمائے گا۔ اللہ کے حقوق کی حفاظت کر تو للہ کو اپنے سامنے پائے گا۔ فراخی وخوشحالی میں اللہ کو یاد رکھ وہ تجھے سختی وشدّت میں یاد رکھے گا۔ یہ یقین کرلے کہ جو مصیبت تجھ کو پہنچی ہے وہ ہرگز چوکنے والی نہ تھی اور جو نہیں پہنچی وہ ہرگز پہنچنے والی نہ تھی۔ اور یقین کر کہ اگر تمام مخلوق اس بات پر مجتمع ہو جائے کہ تجھے کوئی چیز عطا کرے، مگر پروردگار کی یہ منشاء نہ ہو تو وہ تمام لوگ اپنے فیصلہ پر قادر نہیں ہو سکتے۔ اور اگر تمام مخلوق تجھ سے کوئی چیز چھیننا چاہے، مگر پروردگار وہ چیز تجھے عطا کرنا چاہے، تو ساری مخلوق اپنے فیصلہ پر قادر نہیں ہو سکتی۔

قیامت تک رونما ہونے والی تمام چیزوں کو قلم لکھ کر خشک ہو چکا ہے۔ اور یاد رکھ! جب تو سوال کرے تو صرف اللہ ہی کے آگے دست سوال دراز کر۔ اور جب مدد مانگے تو اللہ ہی سے مدد مانگ۔ اور جب تو کسی سے حفاظت اور پناہ طلب کرے تو اللہ ہی سے طلب کر۔ شکر اور یقین کے ساتھ اللہ کی عبادت کر۔ جان لے! کہ ناپسند اور کراہت آمیز چیز پر صبر کرنا خیر کثیر کا باعث ہے۔ اور نصرتِ خداوندی بھی صبر پر موقوف ہے۔ کشادگی مصیبت وکرب کے ساتھ ہے۔ اور ہر تنگی کے ساتھ دوگنا آسانی ہے۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ. الصحیح لابن حبان، بروایت ابی سعید

۶۳۳ ...... اے نوجوان! کیا میں تجھے نفع دینے والی چند باتوں کا تحفہ نہ دوں؟ اور نہ سکھاؤں؟ اللہ کے حقوق کی حفاظت کر اللہ تیری حفاظت فرمائے گا۔ اللہ کے حقوق کی حفاظت کر تو اللہ کو اپنے سامنے پائے گا۔ اور جب تو مدد مانگے تو اللہ ہی سے مدد مانگ۔

اور جان لے! قیامت تک رونما ہونے والی تمام چیزوں کو قلم لکھ کر خشک ہو چکا ہے۔ اگر تمام مخلوقات تیرے لئے کسی چیز کا ارادہ کریں جو تیرے لئے نہ لکھی گئی ہو، تو وہ تمام مخلوقات اپنے فیصلہ پر قادر نہیں ہو سکتیں۔ اور جان لے! نصرتِ خداوندی صبر پر موقوف ہے۔ کشادگی مصیبت وکرب کے ساتھ ہے۔ اور ہر تنگی کے ساتھ دوگنا آسانی ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت عبداللہ بن جعفر

۶۳۴...... اے کعب...... یہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہیں۔ الصحیح لابن حبان، بروایت کعب بن مالک

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بن مالک نے آں حضرت ﷺ سے استفسار کیا تھا، کہ یارسول اللہ! کیا جو ہم دواؤں کے ساتھ علاج کرتے ہیں، اور جھاڑ پھونک کرتے ہیں یا دیگر اشیا جن کو ہم بطور تدابیر استعمال کرتے ہیں، وہ تقدیرِ خداوندی کو ٹال سکتی ہیں؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ جواب مرحمت فرمایا۔

۶۳۵...... جس بات کا فیصلہ کر دیا گیا (وہ واقع ہو کر رہے گی)۔ الدارقطنی فی الافراد، الحلیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

فرع! قدریہ اور مرجیہ کی مذمّت میں...... از الاکمال

۶۳۶...... اللہ عزوجل نے مجھ سے قبل جتنے پیغمبروں کو بھی مبعوث فرمایا، ہر ایک کے بعد اس کی امت میں مرجیہ اور قدریہ ضرور پیدا ہوئے۔ جو ان کے بعد ان کی امتوں کو غلط راہوں پر ڈالتے رہے۔ آگاہ رہو! کہ اللہ عزوجل نے مرجیہ اور قدریہ پر ستر انبیا کی زبانوں سے لعنت فرمائی ہے۔ خبردار! میری یہ امت، امتِ مرحومہ ہے۔ اس پر آخرت میں عذاب نہ ہوگا، اس کا عذاب تو دنیا ہی میں ہے، سوائے میری امت کے دو گروہوں کے، جو جنت میں قطعاً داخل ہی نہ ہوں گے، مرجیہ اور قدریہ۔ ابن عساکر، بروایت معاذ

آپ ﷺ کا ارشاد! کہ اس امت پر آخرت میں عذاب نہ ہوگا، اس کا عذاب تو دنیا ہی میں ہے، اس کا مقصود ہے کہ آخرت میں ان کو دائمی عذاب نہ ہوگا، جو گناہگار ہیں وہ بالآخر جنت میں ضرور داخل ہو جائیں گے سوائے مرجیہ اور قدریہ کے...... کہ وہ تقدیر کے انکار کی بنا پر کفر کے مرتکب ہوں گے اور پھر کفر کی وجہ سے دائمی عذاب کی لعنت میں گرفتار ہوں گے۔

۶۳۷...... میری امت کے دو گروہوں پر اللہ تعالیٰ نے ستر انبیا کی زبانوں سے لعنت فرمائی ہے، قدریہ اور مرجیہ۔ جو کہتے ہیں کہ ایمان فقط زبان سے اقرار کا نام ہے، جس میں عمل ضروری نہیں۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت حذیفہ

۶۳۸...... مرجیہ پر ستر انبیا کی زبانوں سے لعنت کی گئی ہے۔ جو کہتے ہیں کہ ایمان قول بلا عمل کا نام ہے۔ حاکم فی التاریخ، بروایت ابی امامہ

۶۳۹...... اللہ تعالیٰ نے جس بھی پیغمبر کو مبعوث فرمایا، اس کی امت میں قدریہ اور مرجیہ ضرور رہے۔ جو ان کی امت کو خراب کرتے رہے۔ آگاہ رہو! اللہ تعالیٰ نے قدریہ اور مرجیہ پر ستر انبیا کی زبانوں سے لعنت فرمائی ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت معاذ ابوداؤد بروایت ابن مسعود

۶۴۰...... اللہ تعالیٰ نے مجھ سے قبل جس پیغمبر کو مبعوث فرمایا اور اس کی امت سیدھی راہ پر جمع ہوئی، تو ضرور مرجیہ اور قدریہ نے ان کے درمیان دراڑیں ڈال دیں۔ آگاہ رہو! اللہ تعالیٰ نے قدریہ اور مرجیہ پر ستر انبیا کی زبانوں سے لعنت فرمائی ہے، اور ان میں سے آخری میں ہوں۔

ابن الجوزی فی الواھیات بروایت ابی ھریرہ

۶۴۱...... میری امت کے چار گروہوں کا اسلام میں کوئی حصہ ہے نہ جنت میں کوئی حصہ۔ نہ انہیں میری شفاعت نصیب ہوگی۔ اور نہ پروردگار ان کی طرف نظرِ رحمت فرمائیں گے، نہ ان سے ہمکلام ہوں گے۔ بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا مرجیہ، قدریہ، جہمیہ اور رافضیہ۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس

اس روایت میں ایک راوی اسحاق بن نجیح ہے۔

۶۴۲...... میری امت کے دو گروہوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں، اہلِ قدر اور اہلِ رجاء۔ ابوداؤد، بروایت معاذ

۶۴۳...... میری امت کے دو گروہوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں، مرجیہ اور قدریہ۔ دریافت کیا گیا! مرجیہ کون ہیں؟ فرمایا! جو ایمان میں محض قول

کے قائل ہیں اور عمل کا انکار کرتے ہیں۔ دریافت کیا گیا! قدریہ کون ہیں؟ فرمایا! جو شر کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر نہیں مانتے۔

السنن للبیھقی رحمة اللہ علیه، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنه

۶۴۴......میری امت کے دو گروہوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں، قدریہ اور مرجیہ۔ ان سے جہاد کرنا مجھے فارس دیلم اور روم والوں کے ساتھ جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمة اللہ علیه بروایت ابی سعید

۶۴۵......ہر امت میں مجوسی گذرے ہیں۔ اور میری اس امت کے مجوسی قدریہ ہیں۔

الشیرازی فی الالقاب، بروایت جعفربن محمدبروایت ابیه عن جده

۶۴۶......قدری شخص کی ابتداء مجوسیت سے ہوکر زندیقیت پر انتہاء ہوتی ہے۔ ابونعیم بروایت انس

۶۴۷......قدریہ میری امت کے مجوسی ہیں۔ الصحیح للبخاری رحمة اللہ علیه فی تاریخه بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه

۶۴۸......ہر امت میں مجوسی گذرے ہیں۔ اور قدریہ میری اس امت کے مجوسی ہیں۔ پس جب وہ بیمار ہوجائیں تو ان کی عیادت نہ کرو اور اگر مرجائیں تو انکے جنازے میں حاضر نہ ہو۔ مسنداحمد بروایت ابن عمر

۶۴۹......میری امت کے یہودی مرجیہ ہیں، پھر آپ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

﴿فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا قَوْلاً غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَهُمْ﴾

''سو جو ظالم تھے، انہوں نے اس لفظ کو جس کا انکو حکم دیا گیا تھا بدل کر اور لفظ کہنا شروع کر دیا۔''

ابونصرربیعه بن علی العجلی فی کتاب ھدم الاعتزال والرافعی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنه

۶۵۰......شاید تم میرے بعد ایک عرصہ تک زندہ رہو......حتیٰ کہ ایسی قوم کو پاؤ جو پروردگارِ عالم کی قدرت کو جھٹلائے گی اور اس کے بندوں کو گناہوں پر اکسائے گی......ان کی باتوں کا ماٴخذ اور سرچشمہ نصرانیت ہوگا۔ سو جب ایسی صورتِ حال پیدا ہوجائے تو ان سے تم اللہ کے لئے بیزاری کا اظہار کردو۔ الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنه

۶۵۱......اولاً جو چیز دین کو اوندھا کرے گی اور اس کا حلیہ بگاڑے گی جس طرح کہ برتن کو اوندھا کر دیا جاتا ہے، وہ لوگوں کا قدرتِ خداوندی میں کلام کرنا ہوگا۔ الفردوس للدیلمی رحمة اللہ علیه بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه

۶۵۲......قدریہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ خیر اور شر ہمارے ہاتھوں کا کرشمہ ہے۔ ایسے لوگوں کو میری شفاعت شمہ بھر نصیب نہ ہوگی۔ میرا ان سے کوئی تعلق، نہ انکا مجھ سے کوئی تعلق۔ ابوداؤد، بروایت انس

۶۵۳......اس امت میں بھی مسخ واقع ہوگا، آگاہ رہو! اس کا ظہور تقدیر کے جھٹلانے والے زندیقوں میں ہوگا۔

مسنداحمد بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه

۶۵۴......عنقریب آخر زمانہ میں ایک قوم آئے گی، جو تقدیر کو جھٹلائے گی۔ وہ اس امت کے مجوسی ہوں گے۔ پس اگر وہ مرض میں مبتلا ہوجائیں تو ان کی عیادت کو نہ جانا۔ اور اگر مرجائیں تو ان کے جنازے میں حاضر نہ ہونا۔ ابوداؤد، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه

۶۵۵......میرے بعد ایک قوم آئے گی جو تقدیر کا انکار کرے گی۔ خبردار! جو ان کو پائے وہ ان سے قتال کرے۔ میں ان سے بری ہوں، اور وہ مجھ سے بری ہیں۔ ان سے جہاد کرنا، ترک اور دیلم کے کافروں سے جہاد کی مانند ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمة اللہ علیه بروایت معاذ

۶۵۶......عنقریب آخر زمانہ میں ایک قوم آئے گی، جو کہیں گے! تقدیر کی کچھ حقیقت نہیں ہے۔ پس اگر وہ مرض میں مبتلا ہوجائیں تو ان کی عیادت کو نہ جانا۔ اور اگر مرجائیں تو ان کے جنازے میں حاضر نہ ہونا۔ یقیناً وہ دجّال کا گروہ ہے۔ اور اللہ پر لازم ہے کہ ان کا انہی کے ساتھ حشر فرمائے۔ ابوداؤد الطیالسی، بروایت حذیفه

۶۵۷......ایک قوم آئے گی جو کہے گی تقدیر کی کچھ حقیقت نہیں ہے، پھر وہ لوگ زندیقیت کے مرتکب ہوں گے۔ سو اگر تمہارا ان سے سامنا ہوجائے تو انکو سلام نہ کرو۔ اور اگر وہ مرض میں مبتلا ہوجائیں تو ان کی عیادت کو نہ جاؤ۔ اور اگر مرجائیں تو ان کے جنازے میں حاضر نہ

ہوئے۔یقیناً وہ دجّال کا گروہ ہے۔حاکم فی تاریخہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۶۵۸......دو جماعتیں، جنت میں داخل نہ ہوں گی۔ قدریہ اور مرجیہ۔ ابو داؤد، بروایت ابی بکر

۶۵۹......میری امت کے دو گروہ جنت میں داخل نہ ہوں گے، قدریہ اور حروریہ۔ ابو داؤد، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۶۶۰......اگر فرقۂ قدریہ یا مرجیہ کا کوئی شخص مرجائے، اور تین یوم بعد اس کی قبر کو کھودا جائے تو یقیناً اس کا رخ قبلہ رو نہ ملے گا۔

المستدرک للحاکم، بروایت معروف الخیّاط عن واثلہ

اس روایت میں معروف نامی جو راوی ہے، بہت زیادہ منکر الحدیث ہے۔ لہٰذا اس روایت کی صحت پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔

از سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

۶۶۱......کوئی امت سوائے شرک باللہ کے کسی اور گناہ کی وجہ سے قعرِ ہلاکت میں نہ پڑی، اور شرک کی تحریک وابتدا محض تکذیب بالقدر سے ہوئی۔

ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۶۶۲......کوئی امت سوائے شرک باللہ کے کسی اور گناہ کی وجہ سے قعرِ ہلاکت میں نہ پڑی، اور کوئی امت شرک کی نجاست میں اس وقت تک نہ ملوث ہوئے جب تک کہ تکذیب بالقدر میں مبتلا نہ ہوئے۔

الطبرانی فی الکبیر، تمام، ابن عساکر بروایت یحیٰی بن القاسم عن ابیہ عن جدہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

۶۶۳......جس نے ہمت اور استطاعت کو اپنی ذات پر منحصر سمجھا اس نے کفر کیا۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس

۶۶۴......جو کہے کہ تقدیر کی حقیقت کچھ نہیں، اس کو قتل کرڈالو۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۶۵......جس نے تقدیر کو جھٹلایا یا محفوظ رہا اس نے میرے لائے ہوئے دین سے کفر کیا۔ ابو داؤد بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۶۶۶......تجھے موت اس وقت تک نہیں آسکتی، جب تک کہ ایسی قوم کے بارے میں نہ سن لے جو تقدیر کا انکار کرے گی اور بندوں کو گناہوں میں مبتلا کرے گی......اپنی بات کا محور اور مرکز نصاریٰ کا قول بنائے گی۔ پس تو اللہ کے لئے ان سے بیزاری کا اظہار کردینا۔

الخطیب بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۶۷......یہ دین کا امر مسلسل درست قائم رہے گا، جب تک کہ لوگ اولاد اور تقدیر کے متعلق بحث ومباحثہ نہ کریں۔

المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۶۸......شیطان نے ایک مرتبہ ملکِ شام میں کاؤں کاؤں کی، جس کے نتیجہ میں شام کی دو تہائی آبادی تقدیر کی منکر ہوچلی۔

السنن للبیھقی رحمۃ اللہ علیہ، ابن عساکر بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۶۹......قیامت کے روز ایک منادی ندا دے گا خبردار! آج اللہ کے دشمن کھڑے ہوجائیں، اور وہ قدریہ ہیں۔ ابن راھویہ، المسند لابی یعلی

فصل ہفتم......مؤمنین کی صفات میں

۶۷۰......مؤمن کے اخلاق میں سے ہے کہ وہ دین میں قوی ہو۔ نرمی ومہربانی میں احتیاط پیشِ نظر ہو۔ اس کا ایمان یقین کے ساتھ متصف ہو۔ علم کا حریص ہو۔ ناراضگی میں شفقت کا دامن نہ چھوٹے۔ تونگری میں میانہ روی کو اختیار کرے۔ فاقہ کشی کی حالت میں استغناء اور جمال کو ملحوظ رکھے۔ حرص وطمع سے محفوظ رہے۔ حلال پیشہ کو اپنا وطیرہ بنائے۔ بھلی بات پر مستقیم رہے۔ راہ ھدایت میں خوشی کے ساتھ گامزن رہے۔ شہوت اور ہوس پرستی کا غلام نہ ہو۔ مشقت زدہ پر رحم کھائے۔

بندگانِ خدا میں سے مؤمن بندہ کبھی اپنے دشمن پر ظلم روا نہیں رکھتا۔ دوست کے بارے میں گناہ کا مرتکب نہیں ہوتا۔ امانت میں خیانت کا مرتکب نہیں ہوتا۔ حسد، طعن تشنیع اور لعنت بازی سے کوسوں دور رہتا ہے۔ حق بات کے آگے سر تسلیم خم کردیتا ہے، خواہ اس موقع پر موجود نہ

ہو۔ برے القاب کے ساتھ کسی مسلمان کوستا تانہیں ہے۔

نماز میں خشوع وخضوع کے ساتھ مستغرق ہوتا ہے۔ ادائیگی زکوۃ میں سبک روی کرتا ہے۔ حوادثات اور سختیوں میں وقار وسکینت کا دامن اس سے نہیں چھوٹتا۔ خوشی وآسانی کے مواقع پر شکرگزار رہتا ہے۔ موجود پر قانع رہتا ہے۔ غیر موجود کا دعویٰ نہیں کرتا۔ غصہ میں ظلم کی نہیں ٹھان بیٹھتا۔ کسی نیک کام میں بخل کو آڑے نہیں آنے دیتا۔ حصولِ علم کی خاطر لوگوں سے میل جول رکھتا ہے۔ لوگوں سے قابلِ فہم گفتگو کرتا ہے۔ اس پر ظلم وستم ڈھایا جائے تو صبر کرتا ہے..... حتیٰ کہ رحمن خود اس کا انتقام لیتا ہے۔ الحکیم بروایت جندب بن عبداللہ

۶۷۱..... مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ مسنداحمد، بخاری ومسلم، ، ترمذی، الصحیح لمسلم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ. مسنداحمد، الصحیح لمسلم، بروایت جابر. بخاری ومسلم، ابن ماجہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۷۲..... مؤمن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔

مسنداحمد، الصحیح المسلم، ترمذی، عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۷۳..... مؤمن مؤمن کا آئینہ ہے۔ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الضیاء بروایت انس رضی اللہ عنہ

۶۷۴..... مؤمن مؤمن کا آئینہ ہے۔ اور مؤمن مؤمن کا بھائی ہے۔ اس کے مال ومتاع کی حفاظت کرتا ہے اور اس کی عدم موجودگی میں اس کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ الأدب للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، ابو داؤد، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۷۵..... مؤمن مؤمن کے لئے مضبوط عمارت کی مانند ہے، کہ اس کا بعض حصہ دوسرے بعض حصہ کو تقویت پہنچاتا ہے۔

بخاری ومسلم، ترمذی بروایت ابی موسیٰ

۶۷۶..... جب مؤمن مؤمن سے ملاقات کرتا ہے تو وہ دونوں ایک عمارت کی مثل ہوتے ہیں، جس کے ارکان ایک دوسرے کو مضبوط کرتے ہیں۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت ابی موسیٰ

۶۷۷..... مؤمن صرف وہی شخص ہے، جس سے لوگ اپنی جان اور اپنے مال کے متعلق بے خوف وخطر ہو جائیں۔ اور اصل مہاجر وہ شخص ہے جو خطاؤں اور گناہوں کو ترک کردے۔ ابن ماجہ، بروایت فضالہ

۶۷۸..... مؤمن خندہ پیشانی کے ساتھ مرتا ہے۔ مسنداحمد، النسائی، ابن ماجہ، المستدرک للحاکم، ترمذی، بروایت بریدہ

۶۷۹..... مؤمن محبت والفت رکھتا ہے، اور جو کسی سے محبت والفت نہ رکھے اور نہ خود اس قابل ہو کہ کوئی اس سے محبت والفت رکھے تو اس شخص میں کوئی خیر نہیں ہے۔ مسنداحمد، بروایت سہل بن سعد

مومن محبت سے کام لیتا ہے

۶۸۰..... مؤمن خود بھی محبت والفت رکھتا ہے اور دوسرے بھی اس سے محبت رکھتے ہیں، اور جو کسی سے محبت والفت نہ رکھے اور نہ خود اس قابل ہو کہ کوئی اس سے محبت والفت رکھے تو اس شخص میں کوئی خیر نہیں ہے۔ اور لوگوں میں سب سے بھلا شخص وہ ہے جو لوگوں کے لئے سب سے زیادہ نفع رساں ہو۔ الدارقطنی فی الافراد، الضیاء بروایت جابر

۶۸۱..... مؤمن غیرت کھاتا ہے اور اللہ سب سے زیادہ غیرت مند ہے۔ الصحیح المسلم، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۸۲..... مؤمن غیر ضرر رساں اور کریم صفت ہوتا ہے۔ اور فاسق شخص دھوکہ باز اور کمینہ صفت ہوتا ہے۔

ابو داؤد، ترمذی، المستدرک للحاکم بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۸۳..... مؤمن ہر حال میں خیر وبھلائی کے ساتھ ہوتا ہے، اور اس کا سانس پہلوؤں کے درمیان سے یوں آسانی کے ساتھ نکلتا ہے، کہ وہ اللہ عزوجل کی حمد کررہا ہوتا ہے۔ النسائی، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۸۴..... اہل ایمان میں کوئی مؤمن بمنزلہ سر کے ہے جسم کے مقابلہ میں۔ مؤمن اہلِ ایمان کے لئے یوں تڑپ اٹھتا ہے، جس طرح سر کی تکلیف کی وجہ سے پورا جسم بے چین ہوجاتا ہے۔ مسنداحمد، بروایت سهل بن سعد

۶۸۵..... مؤمن کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔ المستدرک للحاکم، بروایت سعید

۶۸۶..... مؤمن اپنے شانہ پر ہلکا بار رکھتا ہے۔ الحلیه، شعب الایمان، بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۶۸۷..... جو مؤمن لوگوں سے میل جول رکھتا ہے، اوران کی ایذاءرسانیوں پر صبر کرتا ہے..... وہ اس مؤمن سے بدرجہا بہتر ہے جو لوگوں سے دور ہے اوران کی ایذاءرسانیوں پر صبر نہ کرسکے۔

مسند احمد، الأدب للبخاری رحمة الله علیه، بخاری ومسلم، ابن ماجه، عن ابن عمر رضی الله عنه

۶۸۸..... مؤمن مؤمن کا بھائی ہے، جو اس کی خیر خواہی سے کبھی نہیں اکتاتا۔ ابن النجار، عن جابر

۶۸۹..... مؤمن کو دنیا میں کوئی بھی تکلیف پہنچے اسے کوئی افسوس نہیں، افسوس تو کافر کو ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن مسعود

مؤمن کو افسوس اس لئے نہیں ہے کہ اس کو اس کا اجر آخرت میں ضرور ملے گا، بخلاف کافر کے، کہ اگر اس کو دنیا میں کوئی مصیبت پہنچی ہے تو آخرت میں اس کا کوئی مداوا نہ ہوگا۔

۶۹۰..... مؤمن عقل مند، سمجھداراور ہوشیار رہتا ہے۔ القضاعی بروایت انس رضی الله عنه

۶۹۱..... مؤمن سہل طبیعت اور نرم خو عادت کا مالک ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کی نرمی ومہربانی کی وجہ سے تمہیں اس کی بیوقوفی کا خیال گزرے گا۔

شعب الایمان بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۶۹۲..... مؤمن بے ضرر اور سادہ طبیعت کا مالک ہوتا ہے۔ سو جو شخص اسی حال پر اس دنیا سے کوچ کر جائے وہ کتنا سعادت مند ہے۔

مسندالبزار، بروایت جابر

۶۹۳..... مؤمن سراسر نفع رساں ہوتا ہے، اگر تم اس کے ساتھ چلو گے تو تم کو نفع پہنچائے گا۔ اگر اس سے مشورہ کرو گے نفع پہنچائے گا۔ اگر اس کے ساتھ شرکت کرو گے نفع پہنچائے گا۔ الغرض اس کا ہر کام نفع رساں ہوتا ہے۔ الحلیه، بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۶۹۴..... مؤمن لوگ سہل اور نرم طبیعت جیسے اوصاف کے مالک ہوتے ہیں نکیل پڑے ہوئے اونٹ کی مانند، اگر اسکو ہانکا جاتا ہے تو فرمانبرداری کے ساتھ چل دیتا ہے۔ اور اگر کسی سخت چٹان پر بٹھایا جاتا ہے تو وہاں بھی بیٹھ جاتا ہے۔

ابن المبارک، بروایت مکحول مرسلاً. شعب الایمان بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۶۹۵..... تمام مؤمنین ایک فرد کی مانند ہیں، اگر اس کا محض سر تکلیف زدہ ہوتا ہے تب بھی اس کا سارا جسم اس کی وجہ سے بخاراور بیداری کے ساتھ پریشان ہوجاتا ہے۔ الصحیح المسلم، بروایت النعمان بن بشیر

مؤمن جسم واحد کی طرح ہے

۶۹۶..... تمام مؤمنین ایک فرد کی مانند ہیں، اگر اس کا محض سر تکلیف زدہ ہوتا ہے، تو سارا جسم تکلیف کی لپیٹ میں آجاتا ہے، اوراگر آنکھ تکلیف زدہ ہوتی ہے تب بھی سارا جسم تکلیف کی لپیٹ میں آجاتا ہے۔ مسنداحمد، الصحیح المسلم، بروایت النعمان بن بشیر

۶۹۷..... ایمان کسی کا اس کی غفلت میں خون بہانے سے آڑ ہے، لھٰذا کسی مؤمن کا خون دھوکہ دہی سے نہ بہایا جائے۔

التاریخ للبخاری رحمة الله علیه، ابوداؤد، المستدرک للحاکم، بروایت ابو هریره رضی الله عنه، عن الزبیر عن معاویه

۶۹۸..... اللہ نے انکار فرمادیا ہے کہ اپنے مؤمن بندے کے جسم پر بلاء وتکلیف کی کوئی نشانی باقی چھوڑے۔

الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت انس رضی الله عنه

۶۹۹..... جب تجھے تیری نیکی اچھی محسوس ہو اور برائی سے تو دل گرفتہ ہو تو تو مؤمن ہے۔

مسند احمد الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه الصحیح لابن حبان المستدرک للحاکم شعب الإیمان الضیاء بروایت ابی امامة

۷۰۰..... جس کو نیکی اچھی محسوس ہو اور برائی سے دل گرفتہ ہو تو وہ مؤمن ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابی موسیٰ رضی الله عنه

۷۰۱..... مؤمن کی اس کے چہرے پر تعریف کی جاتی ہے تو ایمان اس کے دل میں بڑھتا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه المستدرک للحاکم بروایت اسامةبن زید

۷۰۲..... لوگوں میں سب سے زیادہ غم والا وہ مؤمن شخص ہے جو اپنی دنیا و آخرت دونوں کی فکر کرے۔ ابن ماجه بروایت انس رضی الله عنه

۷۰۳..... مؤمنین میں افضل ترین شخص ہے وہ جس کے اخلاق سب میں عمدہ ہوں۔

ابن ماجه المستدرک للحاکم بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۷۰۴..... مؤمنین میں افضل تر وہ شخص ہے جب وہ اللہ سے مانگے اسے عطا ہو۔ اور جب لوگوں کی طرف سے اسے نہ دیا جائے تو وہ بھی بے پرواہ ہو جائے۔

التاریخ للخطیب رحمة الله علیه بروایت ابن عمرو

۷۰۵..... مؤمنین میں افضل تر وہ شخص ہے جب فروخت کرے تب بھی نرمی برتے اور جب خریدے تب بھی نرمی برتے۔ جب فیصلہ کرے تب بھی نرمی کرے۔ الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابی سعید

۷۰۶..... شیطان مؤمن سے اس طرح مذاق کرتا ہے جس طرح سفر میں کوئی اپنے اونٹ سے کرتا ہے۔

مسند احمد الحکیم ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۷۰۷..... مؤمنین پر لازم ہے کہ ایک دوسرے کے لئے آزردہ خاطر ہوں جیسے سارا جسم محض سر کی تکلیف سے بیمار ہو جاتا ہے۔

ابو الشیخ فی التوبیخ بروایت محمد بن کعب مرسلا

۷۰۸..... مؤمن کو تو دیکھے گا کہ جس عمل کی طاقت رکھتا ہے اس میں انتہائی محنت و مشقت کرے گا اور جس کی طاقت نہیں رکھتا اس پر حسرت وافسوس کرے گا۔ مسند احمد فی الزهد بروایت عبیدبن عمر مرسلاً

۷۰۹..... عصا اٹھانا مؤمن کی علامت ہے۔ اور انبیاء کی سنت ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت انس رضی الله عنه

۷۱۰..... مؤمن کا بھی عجیب معاملہ ہے۔ اس کے سارے کام خیر ہیں۔ یہ بات صرف مؤمن ہی کو حاصل ہے۔ اگر اس کو راحت پہنچتی ہے تو شکر کرتا ہے، یہ سراسر خیر ہے۔ اور اگر اس کو مصیبت پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے، اور یہ سراسر خیر ہے۔ مسند احمد الصحیح المسلم بروایت صهیب

۷۱۱..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے مؤمن بندے مجھے بعض ملائکہ سے بھی زیادہ پسند ہیں۔

الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۷۱۲..... مؤمن اللہ کے ہاں بعض ملائکہ سے بھی زیادہ مکرم ہے۔ ابن ماجه بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۷۱۳..... اللہ کے ہاں مؤمن سے زیادہ مکرم کوئی شیء نہیں۔ الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۷۱۴..... مؤمن کا دل حلوان کو پسند کرتا ہے۔

شعب الإیمان بروایت ابی امامة. التاریخ للخطیب رحمة الله علیه بروایت ابی موسیٰ رضی الله عنه

۷۱۵..... مؤمن کے چار دشمن ہیں۔ مؤمن جو اس پر رشک کرتا ہے۔ منافق جو اس سے بغض رکھتا ہے۔ شیطان جو اس کی گمراہی کے درپے ہے۔ کافر جو اس کے قتل کی ٹھانے رہتا ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۷۱۶..... نہ ہوا اور نہ قیامت تک کوئی مؤمن ہوگا مگر اس کا ہمسایہ اس کو گزند پہنچائے گا۔ الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت علی

۷۱۷..... مؤمن اگر گوہ کے بل میں بھی چلا جائے وہاں بھی اللہ اس کے لئے ایذاءرساں پیدا کر دیں گے۔

الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه شعب الإیمان بروایت انس رضی الله عنه

۷۱۸۔۔۔۔مؤمن اگر سمندر میں کسی لکڑی پر بیٹھا ہو وہاں بھی اللہ اس کے لئے ایذاء رساں پیدا کردیں گے۔ ابن ابی شیبہ بروایت

۷۱۹۔۔۔۔نہ ہوا اور نہ قیامت تک کوئی مؤمن ہوگا مگر اس کا ہمسایہ اس کو گزند پہنچائے گا۔ ابوسعید النقاش فی معجمہ وابن النجار بروایت علی رضی اللہ عنہ

۷۲۰۔۔۔۔مؤمن۔۔۔۔طعنہ زن، لعنت کرنے والا اور فحش گو نہیں ہوتا۔

مسنداحمد الأدب للبخاری رحمة الله علیه د الصحیح لابن حبان المستدرک للحاکم بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۷۲۱۔۔۔۔مؤمن خیر کے سننے سے کبھی سیر نہیں ہوگا حتیٰ کہ جنت میں چلا جائے۔

الصحیح للترمذی رحمة الله علیه الصحیح لابن حبان بروایت ابی سعید

۷۲۲۔۔۔۔ہم محبت سے بڑھ کر مؤمن کے سوا کسی چیز کو نہیں جانتے۔ الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۷۲۳۔۔۔۔مؤمن ایک ہی سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاسکتا۔ مسنداحمد بخاری ومسلم السنن لأبی داؤد رحمة الله علیه ابن ماجه بروایت ابو هریره رضی الله عنه مسنداحمد ابن ماجه بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۷۲۴۔۔۔۔افضل الناس وہ مؤمن ہے جو دو کریم کے درمیان ہو۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت کعب بن مالک

۷۲۵۔۔۔۔مؤمنین کی ارواح آپس میں ایک دن رات کی مسافت سے مل لیتی ہیں، جبکہ ابھی ایک دوسرے کے چہرے نہیں دیکھے ہوتے۔

الأدب للبخاری رحمة الله علیه الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابن عمر رضی الله عنه

مومن ہر حال میں نافع ہے

۷۲۶۔۔۔۔مؤمن کی مثال عطر فروش کی سی ہے اگر تو اس کے ساتھ بیٹھے گا تو تجھے نفع دے گا اگر ساتھ چلے گا نفع دے گا اگر اس سے شرکت کرے گا نفع دے گا۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۷۲۷۔۔۔۔مؤمن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے، اس سے جو لے لو اس کی ہر شے نفع دہ ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۷۲۸۔۔۔۔مؤمن مؤمن سے ملتا اور سلام کرتا ہے تو ان کی مثال عمارت کی سی ہے جو ایک دوسرے کو تقویت پہنچاتی ہے۔

التاریخ للخطیب رحمة الله علیه بروایت ابی موسیٰ رضی الله عنه

۷۲۹۔۔۔۔مؤمن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے اچھا کھاتا ہے اور اچھا پھل دیتا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه الصحیح لابن حبان بروایت ابی رزین

۷۳۰۔۔۔۔مؤمن کی مثال نرم بالی کی ہے جو کبھی جھک جاتی ہے تو کبھی سیدھی ہوجاتی ہے۔ المسند لأبی یعلی بروایت انس رضی الله عنه

۷۳۱۔۔۔۔مؤمن کی مثال نرم بالی کی ہے جو کبھی سرخ ہوجاتی ہے اور کبھی زرد ہوجاتی ہے۔ اور کافر صنوبر کی طرح ہے۔

مسنداحمد بروایت ابی رضی الله عنه

۷۳۲۔۔۔۔مؤمن کی مثال نرم بالی کی ہے جو کبھی سیدھی اور سرخ ہوجاتی ہے۔ اور کافر کی مثال صنوبر کی طرح ہے۔ جو ہمیشہ سیدھا اکڑا رہتا ہے لیکن کبھی اچانک یوں اکھڑ جاتا ہے کہ احساس تک نہیں ہوتا۔ مسنداحمد بروایت جابر رضی الله عنه

۷۳۳۔۔۔۔مؤمن کی مثال کھیتی کے نوخیز پودے کی سی ہے۔ ہوا آتی ہے تو اس کو جھکنے پر مجبور کردیتی ہے۔ جب ہوا پرسکون ہوجاتی ہے تو وہ سیدھا ہوجاتا ہے۔ اسی طرح مؤمن کو مصائب وحالات جھکا دیتے ہیں اور کافر صنوبر کی طرح ہے۔ کہ ہمیشہ سیدھا اکڑا ہوتا ہے پھر بھی اللہ ہی جب چاہے اس کی بیخ کنی فرمادیتے ہیں۔

تلاوت کرنے والے مومن کی مثال

۷۳۴.....ایسے مؤمن کی مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا رہتا ہے، اترج لیموں کے پھل کی طرح ہے۔ جس کی خوشبو بھی عمدہ، اور ذائقہ بھی عمدہ۔ اور اس مؤمن کی مثال جو تلاوت قرآن سے غافل ہے، کھجور کی طرح ہے۔ جس کی خوشبو تو کچھ نہیں ہوتی، مگر اس کا ذائقہ میٹھا ہوتا ہے۔ اور منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے، خوشبودار پھول کی طرح ہے، جس طرح بخاری، مسلم کی خوشبو تو عمدہ ہوتی ہے، پر ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن کی تلاوت بھی نہیں کرتا ایلوے کی طرح ہے، جس کی بو بھی بد اور ذائقہ بھی کڑوا۔

مسند احمد، بخاری ومسلم، بروایت ابی موسی

۷۳۵.....مؤمن کی مثال شہد کی مکھی کی طرح ہے، کھائے بھی عمدہ شے اور دے بھی عمدہ شے۔ اور اگر کسی بوسیدہ لکڑی پر بیٹھ جائے تو لکڑی ٹوٹے بھی نہ۔ اور مؤمن کی مثال پگھلے ہوئے سونے کی طرح ہے۔ اگر تم اس کو پھونکو تو سرخ ہو جائے، اور وزن کرو تو وزن بھی کم نہ ہو۔

شعب الایمان، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۳۶.....مؤمن کی مثال ظاہراً اجڑے گھر کی ہے، لیکن اگر تم اس میں داخل ہو تو سنورا پاؤ۔ اور فاسق کی مثال رنگین اور اونچے مقبرے کی طرح ہے۔ دیکھنے والے کو دلکش لگے، مگر اس کا باطن بدبو سے پُر ہے۔ شعب الایمان، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۷۳۷.....مؤمنوں کی باہمی محبت اور شفقت ورحمت کی مثال ایک جسم کی مانند ہے۔ اگر اس کا ایک عضو تکلیف میں مبتلا ہو جائے تو سارا جسم اس کی وجہ سے بیداری اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ مسند احمد، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت النعمان بن بشیر

۷۳۸.....مسلمان تو وہی شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ الصحیح المسلم، بروایت جابر

۷۳۹.....مسلمان تو وہی شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مؤمن وہی شخص ہے جس سے انسانیت اپنے جان ومال کے بارے میں مطمئن ہو۔ مسند احمد، ترمذی، النسائی، المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۷۴۰.....مسلمان تو وہی شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مہاجر وہ شخص ہے جو پروردگار کی منہیات سے باز رہے۔ مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۴۱.....مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ ابوداؤد، بروایت سویدبن الحنظلہ

۷۴۲.....مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے لئے آئینہ ہے۔ جب اس کے ذریعہ اپنی کسی غلطی پر مطلع ہوتا ہے تو اس کی اصلاح کر لیتا ہے۔

ابن منیع بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

آئینہ کی خاصیت ہے کہ وہ اپنے مقابل چہرے کے عیوب کو صرف مقابل ہی پر ظاہر کرتا ہے۔ لہٰذا مسلمان کو بھی چاہئے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے عیوب کو صرف اسی پر بغرضِ اصلاح پیش کرے۔

۷۴۳.....تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، کسی کو کسی پر کوئی برتری نہیں مگر تقویٰ کی وجہ سے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت حبیب بن خراش

۷۴۴.....تو نے سچ کہا! واقعی مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ مسند احمد، ابن ماجہ، المستدرک للحاکم، بروایت سویدبن حنظلہ

۷۴۵.....مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم روا رکھتا نہ اس کے ساتھ گالی گلوچ سے پیش آتا ہے اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں مشغول ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں مشغول ہوتا ہے۔ اور جو شخص کسی مسلمان سے کوئی مشقت ومصیبت دور کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسکو مصیبتوں سے چھٹکارا نصیب فرمائیں گے۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔ مسند احمد، بخاری ومسلم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۴۶۔۔۔۔۔مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، دونوں کو پانی اور درخت کافی ہے۔ اور دونوں فتنہ انگیز پر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

ابو داؤد، بروایت صفیه و دحیبه دختران علیبه.

غالباً مقصود یہ ہے کہ مسلمان مسلمان کو ان چھوٹی موٹی چیزوں میں انکار نہیں کرتا بلکہ ضرورت کے موقع پر مہیا کر دیتا ہے۔ دوسرا حصہ! دونوں فتنہ انگیز پر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں: میں فتنہ انگیز سے مقصود شیطان لعین ہے۔ یعنی برائی کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

۷۴۷۔۔۔۔۔مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس سے خیانت کا مرتکب ہوتا ہے نہ اس کے ساتھ غلط بیانی سے کام لیتا ہے اور نہ اسکو رسوا کرتا ہے مسلمان پر ہر مسلمان کی آبرو، مال ومتاع اور اس کی جان حرام ہے۔ اور تقویٰ یہاں ہے۔ دل کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے اور آدمی کے شر کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ حقارت سے پیش آئے۔ ترمذی. بروایت ابو هریره رضی الله عنه

الاکمال

۷۴۸۔۔۔۔۔مؤمن وہ ہے جس سے انسانیت امن میں ہو، اور مسلمان تو وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مہاجر وہ ہے جو برائی کو خیر باد کہہ دے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! کوئی ایسا بندہ جنت میں داخل نہیں ہوسکتا، جس کی ایذا رسانیوں سے اس کے ہمسائے محفوظ نہ ہوں۔

مسنداحمد، النسائي، المسند لابی یعلی، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم العسکری فی الامثال بروایت انس رضی الله عنه

۷۴۹۔۔۔۔۔سنو! کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ مؤمن شخص کون ہے؟ مؤمن وہ ہے، جس سے لوگ اپنے مال اور جان کے بارے میں مطمئن ہوں۔ اور مؤمن وہ ہے جس سے انسانیت امن میں ہو، اور مسلمان تو وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مجاہد وہ شخص ہے، جو اللہ کی اطاعت میں اپنے نفس سے جہاد کرتا ہے۔ اور مہاجر وہ ہے جو خطاؤں اور معاصی سے اجتناب کرے۔

الصحیح لابن حبان، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، المستدرک للحاکم بروایت فضالة بن عبید

۷۵۰۔۔۔۔۔مسلمانوں میں سب سے افضل وہ شخص ہے، جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ مسنداحمد، الصحیح لابن حبان، الخرائطی فی مکارم الاخلاق بروایت جابر. الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، الخرائطی بروایت عمیر بن قتادہ اللیثی

۷۵۱۔۔۔۔۔سب سے افضل اسلام اس مسلمان کا ہے، جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

ابن النجار بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۷۵۲۔۔۔۔۔مؤمن وہ شخص ہے، جس کا نفس اس سے مشقت میں ہو، لیکن انسانیت اس سے راحت وآرام میں ہو۔

ابو نعیم بروایت انس رضی الله عنه

مسلمان کے مسلمان پر حقوق

۷۵۳۔۔۔۔۔مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم وستم ڈھاتا ہے۔ نہ اس کو رسوا کرتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! دو محبت کرنے والوں کے درمیان جدائی نہیں ہوتی مگر کسی ایک کے گناہ کی وجہ سے۔ جان لو! مسلمان آدمی پر اس کے بھائی کے لئے چھ حق لازم ہیں، جب اسکو چھینک آئے تو الحمد للہ کہے۔ مرض میں مبتلا ہو جائے تو اس کی عیادت کو جائے۔ وہ غائب ہو یا حاضر، اس کے ساتھ خیر خواہی رکھے۔ ملاقات ہو تو اسکو سلام کرے۔ دعوت دے تو اسکو قبول کرے۔ اور مر جائے تو جنازے کے ساتھ جائے۔

مسند احمد، بروایت ابوهریره رضی الله عنه

۷۵۴.....مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ جب اس سے ملاقات ہوتو اس کے سلام کا جواب دے، جیسا اس نے سلام کیا ہو یا اس سے بھی بڑھ کر۔ جب اس سے کوئی مشورہ طلب کرے تو اس کی خیر خواہی مطلوب رکھے۔ جب وہ اپنے دشمنوں کے خلاف مدد طلب کرے تو اس کی مدد کو جائے۔ جب اس سے درست راہ بیان کرنے کو کہے تو اس کو آسان اور سہل راہ سمجھا دے۔ جب دشمن کے خلاف سزا طلب کرے تو اس کی بات کو پورا کردے، لیکن اگر مسلمان کے خلاف طلب کرے تو انکار کردے۔ اگر ڈھال طلب کرے تو دے دے۔ اور حقیر اشیاء کے سوال کو رد نہ کرے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے استفسار کیا! یارسول اللہ حقیر اشیاء کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا! پتھر، پانی، اور لوہا وغیرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پھر استفسار کیا! یارسول اللہ لوہے سے کون سا لوہا مراد ہے؟ فرمایا! پیتل کی ہانڈی اور پھاوڑے کا پھل جس سے لوگ لکڑی وغیرہ کاٹتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پھر استفسار کیا! یارسول اللہ پتھر سے کون سا پتھر مراد ہے؟ فرمایا! پتھر کی ہانڈی۔

یعقوب بن سفیان، الباوردی، ابن السکن، ابن قانع بروایت الحارث ابن شریح النمیری

۷۵۵.....مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم روا رکھتا، نہ اس کو رسوا کرتا ہے، اور تقویٰ یہاں ہے۔ دل کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے: اور دو محبت کرنے والوں کے درمیان جدائی نہیں ہوتی مگر کسی ایک کی طرف سے نئی بات پیدا ہونے کے ساتھ، اور وہ نئی بات سراسر شر ہوتی ہے۔

مسنداحمد، البغوی، ابن قانع بروایت رجل من بنی سبط

۷۵۶.....مؤمن مؤمن کا بھائی ہے، جب وہ کہیں سفر پر روانہ ہوجاتا ہے تو اس کی عدم موجودگی میں اس کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے سامان کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ اور مؤمن مؤمن کا آئینہ ہے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق بروایت المطلب بن عبداللہ بن حنطب

۷۵۷.....مؤمن آپس میں ایک دوسرے کے خیر خواہ اور ایک دوسرے کو چاہنے والے ہیں خواہ ان کے وطن اور جسم جدا جدا ہوں۔ اور فاسق لوگ ایک دوسرے کو دھوکہ دینے والے ہیں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی فکر میں رہتے ہیں خواہ ان کی جائے سکونت اور جسم ایک جگہ ہوں۔

عبدالرزاق الجیلی فی الاربعین بروایت انس. الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت علی

۷۵۸.....تو مؤمنوں کو باہمی محبت اور شفقت ورحمت میں ایک جسم کی طرح دیکھے گا۔ اگر اس کا ایک عضو تکلیف میں پڑ جائے تو سارا جسم اس کی وجہ سے بیداری اور بخار میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، بروایت النعمان بن بشیر

۷۵۹.....تمام مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں اگر ایک عضو میں کوئی تکلیف ہوجائے تو سارا جسم بے چین ہوجاتا ہے۔

الامثال للرامهرمزی بروایت النعمان بن بشیر

۷۶۰.....تمام مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں، اگر اس کی آنکھ آشوب زدہ ہو تو سارا جسم شکایت آمیز ہوجاتا ہے۔ اور اگر سر میں درد ہو تب بھی سارے جسم میں تکلیف کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت النعمان بن بشیر

۷۶۱.....اہلِ ایمان کے مقابلہ میں مؤمن کی مثال ایسی ہے جیسے پورے جسم کے مقابلہ میں سر کی مثال، مؤمن اہلِ ایمان کی تکلیف کی وجہ سے ایسے ہی پریشان ہوجاتا ہے، جس طرح سر جسم کے کسی بھی حصہ کی وجہ سے درد میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت سھل بن سعد

۷۶۲.....مؤمن کا مرتبہ ایسا ہی ہے جیسا جسم میں سر کا مرتبہ، جسم کے کسی حصہ میں کوئی بھی تکلیف ہوجائے تو سر میں بھی تکلیف کی ٹیس اٹھنے لگتی ہیں۔

ابن قانع، ابن عساکر، ابونعیم، بروایت بشیر بن سعد ابو النعمان

لیکن اس حدیث کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۷۶۳.....اہلِ ایمان کے مقابلہ میں مؤمن کی مثال ایسی ہے جیسے پورے جسم کے مقابلہ میں سر کی مثال، مؤمن اہلِ ایمان کی تکلیف کی وجہ سے ایسے ہی پریشان ہوجاتا ہے، جس طرح سر جسم کے کسی بھی حصہ کی وجہ سے درد میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ ابن النجار بروایت سھل بن سعد

۷۶۴.....اہلِ ایمان کے مقابلہ میں مؤمن کا مرتبہ ایسا ہی ہے جیسا جسم میں سر کا مرتبہ، جب بھی جسم میں کوئی تکلیف ہوتی ہے تو سر میں درد ہوجاتا ہے۔ اور جب سر میں درد ہوتا ہے تو سارا جسم بیمار پڑ جاتا ہے۔ ابن السنی فی الطب بروایت قیس بن سعد

۷۶۵ ...... مؤمن اور اس کے بھائی کی مثال دو ہتھیلیوں کی مانند ہے، کہ ہر ایک دوسری ہتھیلی کو صاف کرتی ہے۔

ابن شاهين بروايت دينار عن انس

۷۶۶ ...... مؤمنوں کو چاہئے کہ وہ آپس میں ایک جسم کی مانند رہیں کہ جب اس کے کسی ایک عضو کو شکایت پہنچتی ہے تو سارا جسم تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ الكبير للطبرانی رحمة الله عليه، بروايت النعمان ابن بشير

۷۶۷ ...... مؤمن مؤمن کا آئینہ ہے۔ مؤمن مؤمن کا بھائی ہے، کہ جب بھی اس سے میل جول ہوتا ہے، اس کے سامان کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ اور اس کی عدم موجودگی میں اس کے سامان کی حفاظت کرتا ہے۔

ابو داؤد، العسكری، السنن للبيهقی رحمة الله عليه، ابن جرير بروايت ابو هريرة رضی الله عنه

۷۶۸ ...... مؤمن اپنے مؤمن بھائی کا آئینہ دار ہے۔ العسكری فی الامثال

۷۶۹ ...... جو مؤمن لوگوں سے میل جول رکھتا ہے، اور ان کی ایذا رسانیوں پر صبر کرتا ہے ...... وہ اس مؤمن سے بدرجہا بہتر ہے جو لوگوں سے دور ہے اور ان کی ایذاء رسانیوں پر صبر نہ کر سکے۔ شعب الايمان، عن ابن عمر رضی الله عنه

۷۷۰ ...... مؤمنین کی ارواح آپس میں ایک یوم کی مسافت سے ملاقات کر لیتی ہیں، جبکہ ابھی دونوں نے ملاقات نہیں کی ہوتی۔

مسند احمد، الدارقطنی بروايت ابن عمر رضی الله عنه

۷۷۱ ...... مؤمن خود بھی محبت والفت رکھتا ہے، اور دوسرے لوگ بھی اس سے محبت والفت رکھتے ہیں۔ اور اس شخص میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے، جو خود کسی سے محبت رکھے نہ اس سے کوئی محبت رکھے۔ اور لوگوں میں بہترین انسان وہ ہے جو سب سے زیادہ لوگوں کو نفع پہنچائے۔

الدارقطنی فی الافراد، الخلعی بروايت جابر

۷۷۲ ...... مؤمن کا مؤمن کے پاس آنا تازگی و خوشگواری ہے۔ اور مؤمن کا کافر کے پاس آنا حجت ہے۔ اور مؤمن کا نور اہل آسمان کے لئے چمکتا دمکتا ہے۔ الديلمی بروايت ابن عباس رضی الله عنه

۷۷۴ ...... جس نے تین باتوں میں عار محسوس نہ کی وہ مرد مؤمن ہے، اہل وعیال کی خدمت، فقراء کے ساتھ نشست و برخاست، اور خادم کے ساتھ کھانا پینا۔ یہ کام ان مؤمنین کی علامات میں سے ہیں، جن کے بارے میں حق جل مجدہ نے فرمایا!

اُولٰئِکَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا

یہی مؤمنین حق ہیں۔ الديلمی بروايت ابو هريرة رضی الله عنه

۷۷۵ ...... مؤمن کے اخلاق میں ہے کہ جب گفتگو کرے تو اچھی گفتگو کرے۔ اور جب اسے کچھ کہا جائے تو توجہ کے کان سے سنے۔ اور جب اس سے ملاقات ہو تو خوشخبری سنائے۔ اور وعدہ کرے تو وفاء کرے۔ الديلمی بروايت انس

۷۷۶ ...... دو خصلتیں کسی منافق میں جمع نہیں ہو سکتی، وقار کے ساتھ خاموشی اختیار کرنا، دین میں فقہ یعنی سمجھ بوجھ پیدا کرنا۔

ابن المبارک عن بن محمد بن عبدالله بن سلام مرسلا

۷۷۷ ...... مؤمن ایسا نرم مزاج ہوتا ہے کہ تم اسکو اس کی نرمی و مہربانی کی وجہ سے بیوقوف خیال کرو گے۔

شعب الايمان، الثقفی فی الثقفيات، الديلمی بروايت ابوهريرة رضی الله عنه

۷۷۸ ...... مؤمن نرم شانوں والا ہوتا ہے، اپنے بھائی پر وسعت و فراخی کرتا ہے۔ اور منافق کنارہ کش رہنے والا ہوتا ہے جو اپنے بھائی پر تنگی کرتا ہے۔ مؤمن ابتداء بالسلام کرتا ہے۔ اور منافق منتظر رہتا ہے کہ دوسرا خود مجھے سلام کرے۔ الدارقطنی فی الافراد بروايت انس

۷۷۹ ...... مؤمن اپنے اہل وعیال کی خواہش کے مطابق کھاتا ہے۔

۷۸۰ ...... مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ الطبرانی فی الكبير، بروايت سمرة

۷۸۱ ...... مؤمن اگر کسی چوہے کے بل میں بھی چلا جائے تو اللہ تعالیٰ وہاں بھی اس کے لئے موذی ہمسایہ پیدا فرما دیتے ہیں۔

الفردوس للدیلمی رحمة اللہ علیہ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

لیکن اس روایت میں ابومعین الحسن بن الحسن الرازی متفرد ہیں۔

۷۸۲..... نہ کوئی مؤمن گزرا، نہ آئندہ گزرے گا مگر اسکو کسی ایذاء رساں ہمسائے سے ضرور سابقہ پڑے گا۔ ابوسعدسعیدبن محمدبن علی بن عمرالنقاش الاصبہانی فی معجمہ، ابن النجار بروایت عبداللہ بن احمدبن عامرعن ابیہ عن علی الرضاعن آبائہ عن علی

لیکن میزان میں مصنف نے فرمایا ہے کہ یہ نسخہ جس سے یہ حدیث نقل کی گئی ہے، من گھڑت اور باطل ہے، جس کی کوئی اصل نہیں۔ مذکورہ عبداللہ یا اس کے والد کی طرف سے وضع شدہ ہے۔

۷۸۳..... مؤمنوں میں سب سے افضل وہ مؤمن ہے، جس کا قلب مخموم یعنی حسد وکینہ وغیرہ سے پاک صاف ہو، اور اس کی زبان سچائی کی عادی ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے استفسار کیا! یارسول اللہ یہ مخموم القلب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! وہ شخص جو متقی، گناہوں کی آلائش سے پاک صاف ہو، حسد اور کینہ وغیرہ سے پاک دل رکھتا ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے پھر استفسار کیا! ان صفات کے حامل شخص کے بعد کس کا مرتبہ ہوسکتا ہے؟ تو فرمایا! وہ لوگ جو دنیا سے غافل اور آخرت کو محبوب رکھنے والے ہیں، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے پھر استفسار کیا! ان کے بعد کس کا مرتبہ ہوسکتا ہے؟ تو فرمایا! وہ مؤمن جو عمدہ اخلاق سے متصف ہو۔

الحکیم، الخرائطی فی مکارم الاخلاق بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۸۵..... مؤمنین میں سب سے افضل وہ مؤمن ہے کہ جب وہ سوال کرے تو عطا کیا جائے بمطابق منتخب کنز العمال! اگر اس سے سوال کیا جائے تو وہ عطا کردے اور اگر اس کو محروم رکھا جائے تو مستغنی ہوجائے۔ خطیب، عمروبن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۷۸۶..... بے شک مؤمن کو راستہ سے کوئی تکلیف دہ شئی دور کرنے پر بھی اجر ملتا ہے۔ سیدھی راہ پر گامزن رہنے میں بھی اجر ملتا ہے۔ کسی سے اچھی گفتگو کرنے پر بھی اجر ملتا ہے۔ دودھ کا عطیہ دینے میں بھی اجر ملتا ہے..... حتیٰ کہ اس بات پر بھی اجر ملتا ہے کہ اس نے کپڑے میں سامان لپیٹ رکھا تھا اس نے اس کو چھونے کے لئے ہاتھ لگایا تو ہاتھ سامان کی جگہ سے چوک گیا تو اس ذرا سی دیر کی پریشانی پر بھی اجر ملتا ہے۔

المسند لابی یعلی، بروایت انس

۷۸۷..... کیا تم مجھ سے نہیں پوچھتے کہ میں کیوں ہنسا؟ مجھے پروردگار کے اپنے بندے کے لئے فیصلہ پر تعجب ہوا کہ اللہ تعالیٰ بندہ کے لئے جو بھی فیصلہ فرماتے ہیں وہ اس کے لئے سراسر خیر کا باعث ہوتا ہے۔ اور ایسا کوئی بندہ نہیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ سراسر خیر کا فیصلہ فرمائیں سوائے مسلم بندہ کے۔ الحلیہ بروایت صہیب

۷۸۸..... اللہ کا فیصلہ مسلم بندہ کے لئے عجیب تر ہے۔ کہ اگر اس کو کوئی خیر پہنچتی ہے، تو شکر ادا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے اجر سے نوازتے ہیں۔ اور اگر کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے اور اور اللہ تعالیٰ اسے اجر سے نوازتے ہیں۔ اور اللہ نے جو فیصلہ بھی مسلمانوں کے لئے فرمایا خیر کا سرچشمہ ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، بروایت صہیب

۷۸۹..... مؤمن کے لئے اللہ کے فیصلہ پر مجھے تعجب ہے کہ اگر اس کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو وہ اللہ کی حمد کرتا ہے، اور اس کا شکر بجالاتا ہے۔ اور اگر کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو اللہ کی حمد کرتا ہے اور صبر کرتا ہے۔ اور مؤمن کو ہر چیز میں اجر دیا جاتا ہے..... حتیٰ کہ اس لقمہ میں بھی اجر دیا جاتا ہے جو وہ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتا ہے۔ مسنداحمد، عبدبن حمید، السنن للبیہقی رحمة اللہ علیہ، السنن لسعید بروایت سعدبن ابی وقاص

۷۹۰..... مؤمن کی مثال اس درخت کی ہے جس کا پتہ نہیں گرتا: یعنی کھجور۔ الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۹۱..... مسلمان شخص کی مثال اس درخت کی سی ہے، جس کا پتہ گرتا ہے نہ جھڑتا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، الخطیب بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۹۲..... مؤمن کی مثال شہد کی مکھی کی سی ہے۔ جو کھاتی بھی عمدہ شے ہے اور دیتی بھی عمدہ شے ہے۔ اگر کسی چیز پر بیٹھ جائے تو اس کو توڑتی ہے نہ خراب کرتی ہے۔ اور مؤمن کی مثال سونے کے اس عمدہ ٹکڑے کی ہے، جس کو بھٹی میں خوب پھونکا گیا ہو تو وہ عین عمدہ ہوکر نکلے، اور پھر وزن کیا

جائے تووزن بھی کم نہ ہو۔الرامھرمزی فی الامثال، المستدرک للحاکم، شعب الایمان بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۹۳......مؤمن کی مثال شہد کی مکھی کی سی ہے۔اگر مؤمن کے ساتھ تم باہم مشورہ کروتو وہ تم کو نفع پہنچائے گا اور اگر اس کے ساتھ چلو گے تب بھی تم کو نفع پہنچائے گا۔الرامھرمزی فی الامثال، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

اس میں ایک راوی لیث بن سلیم ہیں۔

۷۹۴......قسم ہے اس پروردگار کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! کہ مؤمن کی مثال تو سونے کے اس ٹکڑے کی ہے،، جس پر اس کا مالک بھٹی میں خوب پھونکے مگر وہ متغیر ہو نہ کم وزن ہو۔اور قسم ہے اس پروردگار کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! مؤمن کی مثال تو شہد کی مکھی کی سی ہے۔جو کھاتی بھی عمدہ شئی ہے اور دیتی بھی عمدہ شئی ہے۔اگر کسی چیز پر بیٹھ جائے تو اسکو توڑتی ہے نہ خراب کرتی ہے۔

شعب الایمان بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۹۵......طاقت ور مؤمن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے۔اور کمزور مؤمن کی مثال کھیتی کے نوخیز پودے کی سی ہے۔

الرامھرمزی، الدیلمی، بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

اس میں ایک راوی ابورافع الصائغ ہیں۔

۷۹۶......مؤمن کی مثال اس شاخ کی ہے، جو کبھی تند ہوا سے جھک جاتا ہے، تو کبھی سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے۔۔اور کفر کی مثال صنوبر کے تناور درخت کی ہے، جو کبھی آخرِ کار یوں گر پڑتا ہے کہ احساس بھی نہیں ہو پاتا۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عمار

۷۹۷......یہ درخت مؤمن کی مثال ہے، جب وہ خشیت خداوندی سے لرز جاتا ہے تو اس کے گناہ محو ہو جاتے ہیں اور نیکیاں یوں ہی باقی رہ جاتی ہیں۔

الصحیح لابن حبان بروایت العباس

مؤمن کی مثال جنگل میں پڑے ہوئے اس پر کی ہے، جس کو ہوائیں کبھی کہیں اڑاتی ہیں تو کبھی کہیں۔مسندالبزار بروایت انس

۷۹۸......مؤمن کی مثال کھیتی کے اس نوخیز پودے کی ہے، جس کو ہوائیں کبھی آ کر سیدھا کرتی ہیں، تو دوبارہ جھکا دیتی ہیں......حتیٰ کہ اس کی مدت پورا ہونے کا وقت آ پہنچتا ہے۔اور کافر کی مثال صنوبر کے اس توانا اور اپنی جڑ پر سیدھے کھڑے ہوئے درخت کی ہے، جس کو کوئی چیز ہل نہیں دے سکتی۔حتیٰ کہ ایک ہی مرتبہ وہ ہمیشہ کے لئے جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔الرامھرمزی فی الامثال بروایت کعب بن مالک

مومن بندہ کی شہرت

۷۹۹......کیا تم جانتے ہو کہ مؤمن کون ہے؟ مؤمن وہ شخص ہے جس کی موت اس وقت تک نہ آئے جب تک کہ اس کے کان جی بھر کر اپنی مطلوب ومحبوب شے نہ سن لیں۔اور فاسق وہ شخص ہے، جس کی موت اس وقت تک نہ آئے جب تک کہ اس کے کان اپنی ناپسند ومکروہ شے اچھی طرح نہ سن لیں۔اور اگر اللہ کا کوئی بندہ ستر کمروں کے اندر بیٹھ کر اللہ کی عبادت کرے، اور ہر کمرہ پر لوہے کا دروازہ ہو تب بھی اللہ تعالیٰ اس کو اس کے عمل نیک عظمت کی چادر ضرور زیب تن فرمائیں گے۔حتیٰ کہ وہ لوگوں سے بیان کر کے اژدھام نہ کروائے۔

المستدرک للحاکم فی تاریخہ بروایت انس

۸۰۰......میری امت کا کوئی بندہ نیکی انجام نہیں دیتا اور اس کے نیکی ہونے کو نہیں جانتا مگر اللہ تعالیٰ اس کو ضرور اچھے اجر سے نوازتے ہیں۔اور کسی بندہ سے کوئی لغزش صادر نہیں ہوتی اور اس کو اس کے برائی ہونے کا یقین ہوتا ہے اور وہ اللہ سے استغفار کرتا ہے، اور جانتا ہے کہ اس کے سوا کوئی مغفرت نہیں کر سکتا تو ایسا بندہ یقیناً مؤمن ہے۔مسنداحمد، الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی رزین العقیلی

پس منظر! صحابی راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا! کہ کیسے مجھے علم ہو کہ میں مؤمن ہوں؟ تو آپ ﷺ نے یہ جواب مرحمت فرمایا۔

۸۰۱.....جومعصیت سے ڈرتا ہے اور نیکی کی امید رکھتا ہے وہ مؤمن ہے۔ابن النجار بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۸۰۲.....جومعصیت سے ڈرتا ہے اور نیکی کی امید رکھتا ہے پس یہ اس کے مؤمن ہونے کی علامت ہے۔

الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ فی التاریخ بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۸۰۳.....جس شخص کو اس کا گناہ نادم اور پریشان کردے وہ مؤمن ہے۔الطبرانی فی الکبیر المستدرک للحاکم بروایت علی

۸۰۴.....جس شخص کو اپنا گناہ برا محسوس ہو اور نیکی سے دل خوش ہو تو وہ مؤمن ہے۔الطبرانی فی الکبیر المستدرک للحاکم عن ابی امامہ تمام بروایت ابی امامہ وعمرو المسند لابی یعلی ابوسعید السمان فی مشیختہ بروایت عمر

یہ حدیث صحیح ہے۔

۸۰۵.....جس شخص کو اپنا گناہ برا محسوس ہو اور نیکی سے دل خوش ہو تو یہ اس کے مؤمن ہونے کی علامت ہے۔

البخاری فی التاریخ بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۸۰۶.....جس سے کوئی برائی سرزد ہوئی اور سرزد ہونے کے وقت اس کا دل اسکو ملامت کررہا تھا، یا کوئی نیکی کی، اس پر اس کا دل خوش ہوا تو وہ مؤمن ہے۔مسنداحمد، المستدرک للحاکم الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی موسیٰ

۸۰۷.....مؤمن پراگندہ بال، گردآلود، اجڑی ہوئی حالت دو پرانے کپڑے جسم پر ڈالے ہوئے اگر اللہ پر کوئی قسم کھا بیٹھے تو اللہ اس کو قسم سے بری فرمادیں گے۔ابن ابی عاصم، السنن لسعید، بروایت انس

۸۰۸.....مؤمن پر دو قسم کے خوف مسلط رہتے ہیں۔سابقہ گناہ، معلوم نہیں اللہ عزوجل اس کے بارے میں کیا فیصلہ صادر فرمائیں گے۔اور بقیہ لمحاتِ زندگی، معلوم نہیں اس میں کن کن ہلاکت خیز گناہوں سے واسطہ پڑے گا۔ابن المبارک بلاغاً

۸۰۹.....مؤمن پانچ سخت حالات کے درمیان زندگی بسر کرتا ہے، مؤمن اس سے حسد رکھتا ہے۔منافق اس سے نفرت اور بغض رکھتا ہے۔کافر اس سے قتال کے درپئے ہوتا ہے۔خود اس کا نفس اس سے نزاع کرتا رہتا ہے۔اور شیطان لعین ان کو گمراہ کرنے کے لئے گھات لگائے رہتا ہے۔ابن لال عن ابان عن انس

۸۱۰.....مؤمن کا گھر سرکنڈوں کا ہوتا ہے۔کھانا سوکھے ٹکڑے ہوتے ہیں۔کپڑے پھٹے پرانے اور بوسیدہ ہوتے ہیں۔پراگندہ بال سر ہوتا ہے۔لیکن اس کا دل خشوع سے پر اور خدا سے لولگائے ہوتا ہے۔اور کوئی چیز اس سے سلامتی کے بغیر صادر نہیں ہوتی۔

الدیلمی عن ابان عن انس

۸۱۱.....مؤمن کی زبان پر ایک فرشتہء خداوندی ہوتا ہے، جو کلام کرتا ہے۔اور کافر کی زبان پر ایک شیطان ہوتا ہے، جو ہرزہ سرائی کرتا ہے۔اور مؤمن اللہ کا حبیب ہے، اللہ اس کے کام بناتا ہے۔الدیلمی عن ابان عن انس

۸۱۲.....مؤمن عقل مند، ذہین محتاط، شبہات سے اجتناب کرنے والا، ثابت قدم، متین وباوقار، عالم اور پرہیزگار ہوتا ہے۔اور منافق نکتہ چیں، عیب گو، بے رحم، کسی شبہ سے اجتناب کرنے والا نہ حرام سے احتراز کرنے والا، رات کو لکڑیاں چننے والے کی مانند، جس کو کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ کہاں سے کمایا؟ کہاں خرچ کیا؟الدیلمی عن ابان عن انس

۸۱۳.....مؤمن دنیا میں اجنبی مسافر کی طرح ہے۔جو دنیا کے معززین سے انس حاصل کرتا ہے نہ اس کے شرپسند لوگوں کی شکایت کرتا ہے۔عوام الناس اس کے پاس اڈتے آتے ہیں، لیکن وہ اپنے حال میں مستغرق رہتا ہے۔انسانیت اس سے امن میں ہوتی ہے، لیکن خود اس کا جسم اس کی طرف سے مشقت میں پڑا ہوتا ہے۔ابونعیم بروایت بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۸۱۴.....مؤمن کو قرآن نے اس کی اکثر خواہشات سے باز رکھا ہے۔الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت معاذ

گریہ وزاری کرنے والے

۸۱۵..... میری امت کے بہترین لوگ جن کی مجھے ملأ اعلیٰ نے خبر دی، وہ لوگ ہیں جو ظاہراً تو اپنے رب کی رحمت کی وجہ سے ہنستے ہیں۔ لیکن درونِ دل اپنے رب کے عذاب کی وجہ سے گریہ وزاری کرتے ہیں۔ خدا کے پاکیزہ گھروں یعنی مساجد میں صبح وشام اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ اپنی زبانوں سے اللہ کو امید وبیم کی حالت میں پکارتے ہیں۔ اپنے ہاتھوں کو پست وبلند کرتے ہوئے اس سے بھیک مانگتے ہیں۔ دل کی گہرائیوں کے ساتھ اس کو بار بار یاد کرتے ہیں۔ آہ! لوگوں پر ان کا بوجھ انتہائی خفیف ہے۔ لیکن اپنی ذات کو انہوں نے گراں بار کر رکھا ہے۔ چیونٹی کی مانند اللہ کی دھرتی پر عاجزی کے ساتھ ننگے قدم چلتے ہیں نہ مدح سرائی سے ان کو کوئی سروکار بمطابق منتخب! نہ اتراہٹ وبڑائی جتاتے ہیں وقار وسکینت کے ساتھ قدم اٹھاتے ہیں۔ خدا سے فریاد کے وقت وسیلہ کا سہارا بناتے ہیں۔ تلاوتِ قرآن ان کا مشغلہ ہے۔ راہِ خدا میں قربانیوں سے تقرب حاصل کرتے ہیں۔ موٹا جھوٹا جو میسر ہو خوشی سے زیب تن کر لیتے ہیں۔ آہ! ایسے ہی بندوں کے جلو میں خدا کے نگہبان فرشتے حاضر رہتے ہیں۔ یہ لوگ خدا کی عطا کردہ فراست سے بندگانِ خدا کے چہروں کو پڑھ لیتے ہیں۔ دنیا میں عبرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان کے جسم دنیا میں، تو قلوب آخرت میں مستغرق ہوتے ہیں۔ انہیں کوئی فکر دامنگیر نہیں ہوتی سوائے آگے کے۔ انہوں نے اپنی قبروں کا توشہ تیار کر لیا ہے۔ اپنے راستے کا اجازت نامہ ساتھ لے لیا ہے۔ مقامِ محشر میں خدا کے سامنے کھڑے ہونے کی تیاری کر لی ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی!

﴿ذٰلِکَ لِمَنۡ خَافَ مَقَامِیۡ وَخَافَ وَعِیۡدِ﴾

یہ اس لئے کہ جو میرے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اور میرے عذاب سے ڈرا۔ الحلیہ، المستدرک للحاکم

لیکن اس پر علامہ بیہقی نے شعب الایمان میں کلام فرمایا ہے۔ اور ابن النجار نے عیاض بن سلیمان کے طریق سے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ علامہ ذہبی نے فرمایا یہ حدیث عجیب اور منکر ہے۔ عیاض کے متعلق نہیں معلوم کہ وہ کون تھا؟

۸۱۶..... اے معاذ! مؤمن حق کے ہاتھوں اسیر ہوتا ہے۔ وہ بخوبی جانتا ہے کہ اس کے کان، نگاہ، زبان، ہاتھ، پاؤں، شکم اور شرم گاہ پر بھی ایک نگہبان ہے۔ بے شک مؤمن کو قرآن نے اکثر خواہشات سے روک رکھا ہے۔ اور اللہ کے حکم سے از خود اپنے اور اپنی مہلک خواہشات کے درمیان آڑ بن چکا ہے۔ یقیناً مؤمن کا دل اللہ کے عذاب کی طرف سے مطمئن نہیں ہوتا۔ نہ اس کا ہیجان سکون پاتا ہے نہ اس کی اضطرابی کیفیت کو تسکین ملتی ہے وہ اسی حالت میں حیران وپریشان رہتا ہے..... حتیٰ کہ وہ پل صراط سے پار ہو جائے۔ اس کو صبح وشام موت کا کھٹکا لگا رہتا ہے۔ پس تقویٰ اس کا ہم سفر ساتھی ہے۔ قرآن اس کا رہنما ہے۔ خوف اس کا تازیانہ ہے۔ شوق اس کی سواری ہے۔ تدبیر واحتیاط اس کا ساتھی ہے۔ اللہ سے ڈرنا اس کا شعار ہے۔ نماز اس کی پناہ گاہ ہے۔ روزہ اس کی ڈھال ہے۔ صدقہ اس کی جان کا نذرانہ ہے۔ سچائی اور راست بازی اس کی امیر وفرمانروا ہے۔ حیاء اس کا وزیر ہے۔ اور ان تمام باتوں کے پسِ پردہ اس کا پروردگار گھات لگائے ہوئے ہے۔

اے معاذ! قیامت کے روز مؤمن سے اس کی تمام کاوشوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا..... حتیٰ کہ اس کے آنکھ میں سرمہ لگانے کے متعلق بھی استفسار کیا جائے گا۔ اے معاذ! میں تیرے لئے بھی وہی پسند کرتا ہوں، جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں۔ اور تجھے بھی ان چیزوں سے باز رکھنا چاہتا ہوں، جن سے جبرئیل نے مجھے باز رکھا۔ پس میں تم کو قیامت کے روز ایسی صورتِ حال میں نہ پاؤں کہ جس کام کی تمہیں خدا کی طرف سے توفیق ملی ہے، اس میں تم سے کوئی زیادہ سعادت مند ہو۔ الحلیہ، بروایت معاذ

۸۱۷..... اے خدا کے گھر! یقیناً اللہ تعالیٰ نے بہت با شرف اور با عظمت بنایا ہے۔ لیکن مؤمن تجھ سے حرمت میں بڑھا ہوا ہے۔

الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۸۱۸..... مرحبا اے خانۂ خدا کس قدر تیری عظمت ہے اور کس قدر تیری حرمت ہے؟ لیکن مؤمن تجھ سے حرمت میں بڑھا ہوا ہے۔

شعب الایمان ابو داؤد بروایت ابن عباس

۸۱۹..... اے کلمۂ لا الٰہ الا اللہ تو کتنا پاکیزہ ہے اور تیری خوشبو کتنی عمدہ ہے۔ لیکن مؤمن تجھ سے حرمت میں بڑھا ہوا ہے۔ اللہ نے تجھے محترم بنایا اور مؤمن کے بھی مال، جان اور آبرو کو محترم قرار دیا ہے۔ نیز یہ کہ اس کے ساتھ کوئی بدگمانی رکھی جائے اس کو بھی حرام قرار دیا ہے۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۸۲۰..... اے کعبہ! تیری خوشبو کتنی عمدہ ہے؟ اور اے حجر اسود! تیرا کتنا عظیم حق ہے؟ لیکن اللہ کی قسم! تم دونوں سے مؤمن کا حق زیادہ ہے۔

الضعفاء للعقیلی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۲۱..... مؤمن اللہ کے نزدیک مقرب ملائکہ سے زیادہ باعزت ہے۔ ابن النجار بروایت حکامۃ حدثنا عن اخیہ مالک بن دینار عن انس

۸۲۲..... مؤمن شبہات کے مواقع پر ٹھہر جاتا ہے۔ الدیلمی بروایت انس

۸۲۳..... مؤمن اللہ کے اس نور کے ساتھ دیکھتا ہے، جس سے وہ پیدا کیا گیا۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

مؤمنین کی تین قسمیں

۸۲۴..... مؤمنین دنیا میں تین قسموں کے ہیں۔ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، پھر کسی شک وشبہ میں مبتلا نہ ہوئے، اور اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ راہ خدا میں جہاد کیا۔ اور وہ لوگ جن سے انسان اپنے اموال وجان کے بارے میں مطمئن ہوں۔ پھر وہ شخص جس کے سامنے کوئی لالچ ظاہر ہو، مگر وہ اللہ عزوجل کی رضاء کے خاطر اس کو ترک کردے۔ مسند احمد، الحکیم بروایت ابی سعید

حدیث حسن ہے۔

۸۲۵..... مؤمن کی ہر روز ایک دعا ضرور قبول کی جاتی ہے۔ تمام فی جزء من حدیثہ بروایت ابی سعید

۸۲۶..... مؤمن کی خوشبو سے بہتر کوئی خوشبو نہیں ہے۔ اور اس کی خوشبو سارے آفاق میں مہکتی ہے۔ اور اس کی خوشبو اس کا عمل اور اس پر شکر ہے۔

ابو نعیم بروایت انس

۸۲۷..... مؤمن کی مثال ظاہراً اجڑے گھر کی ہے، لیکن اگر تم اس میں داخل ہو تو سنورا پاؤ۔ اور فاسق کی مثال رنگین اور اونچے مقبرے کی طرح ہے۔ دیکھنے والے کو دلکش لگے، مگر اس کا باطن بدبو سے پر ہے۔ ابو نعیم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۲۸..... مؤمن مؤمن ہو سکتا نہ اس کا ایمان کامل ہو سکتا ہے۔ جب تک کہ اس میں تین خصلتیں پیدا نہ ہو جائیں۔ تحصیل علم، مصائب پر صبر، نرمی کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا۔ اور تین باتیں منافق ہی میں پائیں جا سکتی ہیں! جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وفا نہ کرے، جب اس کو کوئی امانت سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو۔ ابو نعیم بروایت علی رضی اللہ عنہ

۸۲۹..... وہ شخص کامل الایمان مؤمن نہیں ہے، جو مصیبت کو نعمت نہ سمجھے۔ اور نرمی وآسانی کو مصیبت نہ سمجھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یہ کیسے ہو سکتا ہے، تو فرمایا کہ: ہر مصیبت کے بعد نرمی وفراخی اور ہر نرمی وفراخی کے بعد بلاء ومصیبت تو آتی ہی ہے۔ فرمایا: کوئی مؤمن کامل الایمان نہیں ہوتا سوائے نماز کی حالت کے۔ کیونکہ اس وقت وہ مکمل سنجیدگی وغم میں ہوتا ہے۔ عرض کیا وہ کیسے کیونکر؟ تو فرمایا اس لئے کہ بندہ نماز میں اللہ سے مناجات کرتا ہے اور غیر نماز میں ابن آدم سے گفتگو کرتا ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ

۸۳۰..... مؤمن ایک بل سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جا سکتا۔

مسند احمد، الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، ابو داؤد، ابن ماجہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ. الضعفاء للعقیلی رحمۃ اللہ علیہ بروایت جابر. ابو داؤد الطیالسی، ابن ماجہ، مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ

علیہ. الحکیم بروایت انس رضی اللہ عنہ. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت کثیر بن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ

۸۳۱..... مؤمن ایک سوراخ سے دوبارنہیں ڈسا جاسکتا۔ العسکری فی الامثال، ابن عساکر، الحلیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

اس سے ماقبل حدیث میں بھی ڈسے جانے کا ذکر تھا۔ ظاہراً کوئی فرق محسوس نہیں ہوتا، مگر ماقبل حدیث میں ڈنگ کے لئے لفظ لدغ استعمال ہوا ہے، جومنہ سے ڈسنے کے لئے استعمال ہوتا ہے اور اس حدیث میں 'لسع' کا لفظ استعمال ہوا ہے، جو ڈنک سے ڈسنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ نیز لدغ سانپ کے لئے اور لسع بچھو کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۸۳۲..... مؤمن ہر بات کا عادی ہوسکتا ہے، مگر جھوٹ اور خیانت کا عادی نہیں ہوسکتا۔ شعب الایمان، بروایت عبداللہ بن ابی اوفی

۸۳۳..... مؤمن تمام خصلتوں کا عادی ہوسکتا ہے، سوائے جھوٹ اور خیانت کے۔ مسند احمد بروایت ابی امامہ

۸۳۴..... مؤمن کی طبیعت ہر کام پر مصر ہوسکتی ہے مگر جھوٹ اور خیانت۔

الدار قطنی فی الافراد ابوداؤد، السنن للبیھقی رحمۃ اللہ علیہ، ابن النجار بروایت سعد

۸۳۵..... مؤمن ہر خصلت کا عادی ہوسکتا ہے، سوائے جھوٹ اور خیانت کے۔ مسند البزار بروایت سعد

حدیث حسن ہے۔

۸۳۶..... مؤمن ہر خصلت کا عادی ہوسکتا ہے، سوائے جھوٹ اور خیانت کے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۸۳۷..... اے ابوامامہ! بعض مؤمنین کے لئے میرا دل نرم پڑ جاتا ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، تمام بروایت ابی امامہ

۸۳۸..... اللہ نے تہیہ فرمالیا ہے کہ مؤمن کو ضرور ایسی جگہ سے رزق نوازیں گے، جہاں اس کا وہم وگمان بھی نہ ہوگا۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۳۹..... مؤمنوں کی موت ان کی پیشانی پر رکھی رہتی ہے۔ البزاز بروایت ابن مسعود

یعنی وہ موت کے لئے ہر گھڑی توشہ تیار رکھتے ہیں۔

۸۴۰..... مؤمن کی روح دھیرے دھیرے نکلتی ہے۔ اور میں گدھے کی موت کی مانند مرنے کو پسند نہیں کرتا، جو اچانک موت ہوتی ہے۔ اور کافر کی روح اس کی باچھوں سے نکلتی ہے۔ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن مسعود

آپ ﷺ کی روح بھی سہج سہج نکلی تھی۔ اسی وجہ سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں! حضور کی جان کنی کے عالم کو دیکھنے کے بعد اگر میں کسی کے متعلق سنتی ہوں کہ اس کی موت بھـدوءِ آ گئی تو مجھے اس سے کوئی خوشی نہیں ہوتی۔ اس صورت حال میں انسان کوئی وصیت وغیرہ کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔

۸۴۱..... مؤمن خیر کی بات سننے سے کبھی سیر نہیں ہوتا..... حتیٰ کہ اس کا آخری ٹھکانہ جنت ہوجائے۔

الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم، شعب الایمان، السنن لسعید عن ابی اسید

فصل ......منافقین کی صفات میں

۸۴۲..... منافق کی تین علامات ہیں! جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وفا نہ کرے، جب اس کو کوئی امانت سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو۔ بخاری ومسلم، النسائی، ترمذی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۴۳..... منافق کی علامات یہ ہیں! جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب اس کو کوئی امانت سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو اور وعدہ کرے تو وفا نہ کرے۔ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی بکر

۸۴۴..... ہمارے اور منافقوں کے درمیان امتیاز کرنے والی علامت! عشاء اور صبح کی نماز میں حاضر ہونا ہے، وہ ان دو نمازوں میں حاضر ہونے

کی طاقت نہیں رکھتے۔السنن لسعید بروایت سعیدبن المسیّب مرسلاً

۸۴۵.....زردرنگ کے چہرے والوں سے اجتناب کرو، کیونکہ اگر یہ کسی بیماری یا بیداری کی وجہ سے نہیں ہے تو ضرور یہ ان کے دلوں میں مسلمانوں سے حسد کی وجہ سے ہے۔الفردوس للدیلمی رحمة اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۸۴۶.....جب تم کسی شخص کا چہرہ زردرنگ دیکھو، جس کی کوئی وجہ یا بیماری نہ ہوتو یہ اس کے دل میں اسلام کی طرف سے کھوٹ کی وجہ سے ہے۔

ابن السنی ابونعیم فی الطب بروایت انس

لیکن دیلمی نے یہاں کچھ جگہ بیاض چھوڑی ہے۔

۸۴۷.....جب بندہ کا فسق وفجور پورا ہوجاتا ہے تو پھر وہ اپنی آنکھوں کا مالک ہے جتنا چاہے گریہ وزاری کرے۔

ابوداؤد بروایت عقبہ بن عامر

۸۴۸.....جس شخص میں یہ چار باتیں ہونگی، وہ خالص منافق ہوگا۔اگر کوئی ایک خصلت ہوگی تو نفاق کی ایک خصلت ہوگی، حتیٰ کہ اس کو ترک کرے۔جب گفتگو کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو وفاء نہ کرے، معاہدہ کرے تو دھوکہ دہی کرے، اورلڑائی کے وقت گالی گلوچ اختیار کرے۔

مسنداحمد، بخاری ومسلم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۸۴۹.....جس شخص میں یہ چار باتیں ہوں گی، وہ خالص منافق ہوگا۔اگر کوئی ایک خصلت ہوگی تو نفاق کی ایک خصلت ہوگی.....حتیٰ کہ اس کو ترک کرے۔جب اس کو کوئی امانت سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو، جب گفتگو کرے تو جھوٹ بولے، معاہدہ کرے تو دھوکہ دہی کرے، اورلڑائی کے وقت گالی گلوچ اختیار کرے۔بخاری ومسلم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۸۵۰.....مؤمن کا رونا اس کے دل سے ہوتا ہے۔اورمنافق کا رونا دماغ کی عیاری سے ہوتا ہے۔

الضعفاء للعقیلی رحمة اللہ علیہ، الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، الحلیہ بروایت حذیفہ

۸۵۱.....منافق میں تین خصلتیں ہوتی ہیں!جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وفا نہ کرے، جب اس کو کوئی امانت سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو۔مسندالبزار بروایت جابر

۸۵۲.....منافق اس بکری کی مانند ہے، جو دوریوڑوں کے درمیان حیران پریشان چکر لگاتی ہے، اورمعلوم نہیں ہو پاتا کہ وہ کس ریوڑ کے ساتھ ہے؟

مسنداحمد، النسائی، الصحیح للامام مسلم رحمة اللہ علیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۸۵۳.....جو شخص خشیۂ خداوندی کا وہ درجہ لوگوں میں ظاہر کرے جو اس کو حاصل نہیں ہے تو وہ شخص منافق ہے۔

ابن النجار بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۸۵۴.....منافق اپنی آنکھوں کا مالک ہے، روئے جتنا چاہے۔الفردوس للدیلمی رحمة اللہ علیہ بروایت علی

۸۵۵.....جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا، خواہ وہ روزے رکھے، نماز ادا کرے، حج وعمرہ کرے۔اور کہے کہ میں مسلم ہوں، وہ خصلتیں یہ ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وفاء نہ کرے، جب اس کو کوئی امانت سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو۔رُستہ فی الایمان، ابوالشیخ فی التوبیخ بروایت انس

رستہ!عبدالرحمن بن عمرابی الحسن الزہری الاصبہانی کا لقب ہے۔

۸۵۶.....میرے ساتھیوں میں بارہ اشخاص منافق ہیں، جن میں سے آٹھ تو قطعاً جنت میں داخل نہیں ہوسکتے اِلا یہ کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل ہو۔مسنداحمد، الصحیح للامام مسلم رحمة اللہ علیہ، بروایت حذیفہ

۸۵۷.....میری امت کے بارہ افراد منافق ہیں، وہ جنت میں داخل ہوں گے نہ اس کی خوشبو پائیں گے.....حتیٰ کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل ہو۔ان کیلئے یہی مصیبت کافی ہے، کہ جہنم کا ایک چراغ ان کی پشت پر ظاہر ہوگا اوران کے سینوں سے طلوع ہوگا۔

الصحیح للامام مسلم رحمة اللہ علیہ، بروایت حذیفہ

۸۵۸..... چھوڑو مجھے اے عمر! مجھے دونوں چیزوں کے درمیان اختیار دیا گیا ہے۔ مجھے کہا گیا ہے!
اِسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ اَوۡ لَا تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ اِنۡ تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ سَبۡعِيۡنَ مَرَّةً فَلَنۡ يَّغۡفِرَ اللّٰهُ لَهُمۡ.
آپ ان کے لئے استغفار کریں یا نہ کریں برابر ہے۔ اگر آپ ان کے لئے ستر مرتبہ بھی استغفار کریں گے، تب بھی اللہ ان کو ہرگز نہ بخشے گا۔
اگر مجھے علم ہوتا کہ ستر مرتبہ سے زائد استغفار کرنے سے ان کی بخشش ہو جائے گی تو میں زیادہ بھی کر لیتا۔

ترمذی، النسائی، بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۸۵۹..... میں فلاں اور فلاں شخص کے متعلق خیال نہیں کرتا کہ انہیں ہمارے دین کے بارے میں کچھ علم ہوگا۔

ترمذی، الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ بروایت عائشہ

۸۶۰..... منافق کو اپنا سردار مت کہو: اگر تم نے منافق کو اپنا سردار تسلیم کر لیا تو یقیناً تم نے خدا کو ناراض کر دیا۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، بروایت بریدہ

۸۶۱..... جس شخص نے کسی منافق کو اے ہمارے سردار! کے ساتھ مخاطب کیا بے شک اس نے اپنے رب کو غضب دلایا۔

المستدرک للحاکم، شعب الایمان بروایت بریدہ

منافق کو صرف سردار کہہ کر پکارنا ہی ممنوع نہیں ہے، بلکہ کسی طرح بھی اس کی تعظیم جائز نہیں ہے۔

الاکمال

۸۶۲..... منافقین کی بعض علامات ہیں جن کے ذریعہ وہ پہچانے جاتے ہیں، ان کا سلام لعنت ہوتا ہے۔ طعام لوٹ کا ہوتا ہے۔ ان کی غنیمت مالِ غنیمت میں خیانت کرنا ہوتا ہے۔ مساجد سے دور ہی رہتے ہیں۔ نمازوں میں شریک نہیں ہوتے، مگر بالکل آخر میں۔ ناحق بڑائی کرتے ہیں۔ محبت والفت خود رکھتے ہیں نہ ان سے کوئی رکھتا ہے۔ رات کو سخت اور کھردرے ہو جاتے ہیں۔ دن کو شور و غوغا برپا کئے رکھتے ہیں۔

مسند احمد، ابن نصر، ابو الشیخ، ابن مردویہ، شعب الایمان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۶۳..... منافق میں تین خصلتیں ہوتی ہیں! جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وفاء نہ کرے، جب اس کو کوئی امانت سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو۔ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الخرائطی فی مکارم الاخلاق بروایت جابر

۸۶۴..... جس شخص میں یہ تین خصلتیں ہوں گی وہ منافق ہوگا، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وفاء نہ کرے، جب اس کو کوئی امانت سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر دو صفات تو اس سے ختم ہو جائیں مگر صرف ایک باقی رہ جائے کیا تب بھی وعید ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! اس میں نفاق کا ایک شعبہ باقی رہے گا جب تک کہ ایک صفت بھی باقی ہے۔

ابن النجار بروایت ابی ہریرہ

۸۶۵..... جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا، خواہ وہ روزے رکھے، نماز ادا کرے، حج وعمرہ کرے۔ اور کہے کہ میں مسلم ہوں، وہ خصلتیں یہ ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب اس کو کوئی امانت سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو، جب وعدہ کرے تو وفاء نہ کرے۔ ابن النجار بروایت انس. الخرائطی فی مکارم الاخلاق بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۶۶..... منافق کی علامات یہ ہیں! جب بات کرے جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے۔ اور جب تو اس کے پاس امانت رکھوائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو۔ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی سعید

منافق کی خصلتیں یہ ہیں! جب بات کرے جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے۔ اور جب تو اس کے پاس امانت رکھوائے

تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو۔ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! کس طرح؟ فرمایا! جب وہ گفتگو شروع کرتا ہے تو اپنے دل میں خیال بٹھالیتا ہے کہ غلط بیانی سے کام لے گا۔ جب وعدہ کرتا ہے تو اسی وقت یہ تہیہ کرلیتا ہے کہ اسکو وفا نہ کرے گا۔ جب امانت اس کو سونپی جاتی ہے تو تبھی سے دل میں خیانت کرنے کا عزم کرلیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت سلمان

۸۶۸..... ہمارے اور منافقوں کے درمیان امتیاز کرنے والی علامت! عشاء اور صبح کی نماز میں حاضر ہونا ہے، وہ ان دو نمازوں میں حاضر ہونے کی طاقت نہیں رکھتے۔ الشافعی، السنن للبیھقی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عبدالرحمٰن بن حرملہ عن قتادہ مرسلاً

۸۶۹..... مؤمن، منافق اور کفر کی، مثال تین نفوس پر مشتمل ایک جماعت کی سی ہے، جو چلتے چلتے ایک نہر تک پہنچے۔ پہلے مؤمن نہر میں اترا اور عبور کرگیا۔ پھر منافق نہر میں اترا..... حتیٰ کہ وہ جب مؤمن کے قریب پہنچنے لگا تو کافر نے آواز دی! اوہ، میرے پاس آجاورنہ مجھے تیری ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ مؤمن نے بھی اس کو آواز دی کہ میرے پاس یہ یہ چیزیں ہیں تجھے دوں گا ادھر آجا، اب منافق حیران پریشان دونوں کو دیکھ رہا ہے مگر کوئی فیصلہ نہیں کر پارہا، وہ اسی پریشانی میں تھا کہ ایک موج نے آکر اس کو غرق کردیا۔ تو یوں منافق شک وشبہ میں رہا حتیٰ کہ اس کو موت نے آ دبوچا۔ تو یہی مثال منافق کی ہے۔ ابن جریر بروایت قتادہ مرسلاً

دوسرا باب..... کتاب وسنت کو لازم پکڑنے کے بیان میں

۸۷۰..... اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، اگر تم نے ان کو مضبوطی سے تھام لیا تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے، کتاب اللہ اور میرا خاندان یعنی اہل بیت۔ النسائی، بروایت جابر

۸۷۱..... اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، اگر تم نے ان کو مضبوطی سے تھام لیا تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے، کتاب اللہ اور میرا خاندان یعنی اہل بیت۔ ترمذی، بروایت جابر

۸۷۲..... میں تمہارے درمیان دو خلیفہ چھوڑے جارہا ہوں کتاب اللہ، یہ اللہ کی رسی آسمان اور زمین کے درمیان تک پہنچی ہوئی ہے۔ دوسرا میرا خاندان یعنی اہل بیت، اور کتاب اللہ اور میرا خاندان باہم کبھی جدا نہ ہوگا..... حتیٰ کہ دونوں حوض پر میرے پاس آئیں۔

مسنداحمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت زیدبن ثابت

۸۷۳..... میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، اگر تم نے ان کو مضبوطی سے تھام لیا تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے، ان میں سے ایک دوسرے سے بڑھ کر ہے، وہ ہے کتاب اللہ، یہ اللہ کی رسی آسمان اور زمین کے درمیان تک پہنچی ہوئی ہے۔ دوسرا میرا خاندان یعنی اہل بیت، اور کتاب اللہ اور میرا خاندان باہم کبھی جدا نہ ہوگا..... حتیٰ کہ دونوں حوض پر میرے پاس آئیں۔ سوخیال رکھنا کہ میرے بعد تم ان کے ساتھ کس طرح پیش آتے ہو؟ ترمذی، بروایت زیدبن ارقم

۸۷۴..... میں تمہیں اللہ کے تقویٰ اور امیر کی بات سننے اور اس کی اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں، خواہ تم پر کسی حبشی غلام کو امیر مقرر کردیا جائے۔ یقیناً جو میرے بعد عرصہ تک حیات رہا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا، سو تم پر میری سنت اور خلفاء راشدین مہدیین کی سنت تھامنا لازم ہے۔ ان کو مضبوطی سے تھام لو اور کچلی سے خوب سختی کے ساتھ پکڑلو۔ اور نئے پیدا شدہ امور سے ہمیشہ اجتناب کرو، بے شک ہرنئی چیز بدعت ہے۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ مسنداحمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، المستدرک للحاکم بروایت العرباض بن ساریۃ

امام ترمذی روایت کی تخریج کے بعد فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سنن الترمذی ج ۵ ص ۴۴

۸۷۵..... میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، ان کو تھامنے کے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ کتاب اللہ اور میری سنت اور ان دونوں چیزوں کے درمیان کبھی افتراق وانتشار نہیں ہوسکتا..... حتیٰ کہ یہ حوض کوثر پر میرے پاس آئیں۔

ابوبکر الشافعی فی الغیلانیات بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۸۷۶..... میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، ان کو تھامنے کے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ کتاب اللہ اور میری سنت اور یہ دونوں چیزیں باہم کبھی جدا نہیں ہوسکتی..... حتیٰ کہ حوضِ کوثر پر میرے پاس آئیں۔ المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

احادیث سے انکار خطرناک بات ہے

۸۷۷..... خبردار! قریب ہے کہ کسی شخص کے پاس میری حدیث پہنچے، اور وہ مسہری پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو، اور کہے! ہمارے تمہارے درمیان کتاب اللہ کافی ہے، ہم اس میں جو حلال پائیں گے اسکو حلال قرار دیں گے، اور جو حرام پائیں گے اسکو حرام قرار دیں گے۔

تو لوگو! یاد رکھو یہ شخص غلط کہہ رہا ہے بلکہ جو اللہ کے رسول نے حرام قرار دیا، وہ بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ نے حرام قرار دیا۔

ترمذی، عن المقدام بن معدیکرب

۸۷۸..... مجھے معلوم نہ ہو کہ کسی شخص کے پاس میری حدیث پہنچے اور وہ مسہری پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو اور کہے میں تو قرآن پڑھتا ہوں اور اس طرح وہ میری سنت سے اعراض کرے، یاد رکھو! جو میری طرف سے اچھی بات کہی گئی ہے، اس کا قائل میں ہوں۔ لہٰذا وہ بھی قرآن کی طرح قابلِ عمل ہے۔

ابن ماجه بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۸۷۹..... میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ اس کے پاس میری باتوں میں سے کوئی حکم یا ممانعت پہنچے لیکن وہ کہے کہ مجھے کچھ معلوم نہیں، بس ہم جو کتاب اللہ میں پائیں گے اسی کی اتباع کریں گے۔ مسنداحمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجه، المستدرک للحاکم بروایت ابی رافع

۸۸۰..... خبردار آگاہ رہو! مجھے کتاب دی گئی ہے، اور اس کے ساتھ اسی کے مثل کچھ اور دیا گیا ہے۔ خبردار شاید کوئی پیٹ بھرا مسہری پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو اور یہ کہے! تم پر صرف اس قرآن کو تھامنا کافی ہے۔ جو اس میں حلال پاؤ اس کو حلال سمجھو۔ اور جو حرام پاؤ اس کو حرام سمجھو۔ خبردار! تمہارے لئے اہلی گدھا حلال ہے، نہ کوئی ذی ناب درندہ حلال ہے۔ اور کسی معاہد ذمی شخص کا لقطہ بھی حلال نہیں، اِلا یہ کہ اس کا مالک اس سے بے پرواہ ہو جائے۔ اور جو کسی قوم کے پاس پہنچے تو ان پر اس کی مہمان نوازی لازم ہے۔ اگر وہ اپنا یہ ذمہ نہ نبھائیں، تو اس کے لئے جائز ہے کہ ان سے اپنی مہمان نوازی کی خاطر زبردستی کچھ وصول کرلے۔ مسنداحمد، ابو داؤد بروایت المقدام بن معدیکرب

۸۸۱..... کیا تم میں سے کوئی اپنی مسہری پر ٹیک لگائے یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض چیزوں کو حرام نہیں فرمایا، سوائے اس کے جو اس قرآن میں ہے۔ سو آگاہ و خبردار رہو! اللہ کی قسم! میں نے بھی بعض چیزوں کا حکم کیا ہے، اور نصیحت کی ہے، اور بعض چیزوں سے منع کیا ہے۔ وہ بھی قرآن کی طرح ہیں یا زیادہ، ..... اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال نہیں کیا کہ تم اہلِ کتاب کے گھروں میں بغیر اجازت کے داخل ہوجاؤ، نہ ان کی عورتوں کو مارنا، نہ ان کے پھلوں کو کھانا، جبکہ وہ اپنے ذمہ کے فرض کو ادا کر چکے ہوں۔ ابو داؤد، بروایت العرباض

۸۸۲..... قریب ہے کہ کوئی شخص اپنی مسہری پر بیٹھا ہوا میری حدیث بیان کرتا ہوا کہے! ہمارے تمہارے درمیان کتاب اللہ کافی ہے، ہم اس میں جو حلال پائیں گے اسکو حلال قرار دیں گے، اور جو حرام پائیں گے اسکو حرام قرار دیں گے۔

تو لوگو! یاد رکھو یہ شخص غلط کہہ رہا ہے بلکہ جو اللہ کے رسول نے حرام قرار دیا، وہ بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ نے حرام قرار دیا۔

مسنداحمد، ابن ماجه، المستدرک للحاکم بروایت المقدام بن معدیکرب

۸۸۳..... کیا کتاب اللہ کے ساتھ کھیلا جائے جائے گا حالانکہ ابھی تو میں تمہارے درمیان ہوں؟

الصحیح للامام مسلم رحمة الله علیه بروایت محمود بن لبید

۸۸۴..... میری امت میں فساد برپا ہونے کے وقت جو میری سنت کو تھامے رکھے گا، اس کے لئے شہید کا اجر ہے۔

کک فی تاریخه بروایت محمد بن عجلان عن ابیه

۸۸۵..... جس بات کا میں نے تم کو حکم دیا ہے، اس کو لے لو۔ اور جس بات سے تم کو روکا ہے، اس سے باز آجاؤ۔

ابن ماجه، بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۸۸۶......جو شخص ایک بالشت بھی جماعت سے منحرف ہوا،یقیناً اس نے اسلام کی مالا یعنی ہار کو اپنی گردن سے نکال پھینکا۔

مسنداحمد، ابو داؤد، المستدرک للحاکم بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

قرآن کومضبوطی سے تھامنے کا حکم

۸۸۷......یقیناً عنقریب فتنہ برپا ہوگا۔استفسار کیا گیا! تو اس سے خلاصی کی کیا صورت ہوگی؟ فرمایا! کتاب اللہ، اس میں ماقبل کی خبریں ہیں تو مابعد کی پیشین گوئی بھی ہے، یہ تمہارے درمیان اختلافات کا حکم اور فیصلہ ہے، یہ فیصلہ کن قول ہے کوئی ہزل گوئی نہیں ہے۔جس نے اس کو سرکشی کی وجہ سے ترک کیا، اللہ اس کو کاٹ کر رکھ دیں گے۔اور جس نے اس کے سوا کہیں اور ہدایت تلاش کی اللہ اس کو گمراہ کردیں گے۔ یہ اللہ کی مضبوط رسّی ہے۔دانائی کا تذکرہ ہے۔ سیدھی راہ ہے۔خواہشاتِ نفسانیہ اس میں کج روی پیدا نہیں کرسکتیں۔علماء اس سے سیر نہیں ہوتے۔زبانیں اس کے ساتھ ملتبس نہیں ہوتیں۔بار بار دھرانے سے پرانا نہیں ہوتا۔اس کے عجائبات کا خزانہ ختم نہیں ہوتا۔یہ وہی کلام ہے جس سے جن بھی دور نہ رہ سکے، قرآن سنا تو بے ساختہ پکار اٹھے! ہم نے عجیب کلام سنا، جو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔جس نے یہ کہا سچ کہا۔جس نے اس کے ساتھ فیصلہ کیا، عدل وانصاف کا فیصلہ کیا۔جو اس پر عمل بجالایا اجر پا گیا۔جس نے اس کی دعوت دی، اس کو سیدھی راہ کی رہنمائی مل گئی۔ترمذی، بروایت علی رضی اللہ عنہ

۸۸۸......لو خوشخبری سنو! یہ قرآن ہے، اس کا ایک سرا اللہ عزوجل کے دستِ قدرت میں ہے تو دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں۔پس اس کو مضبوطی سے تھام لو، پھر تم ہرگز ہلاک نہ ہوؤ گے، اور نہ اس کے بعد کبھی گمراہ ہوگے۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت جبیر

۸۸۹......میرے پاس جبرئیل تشریف لائے، اور کہا اے محمد! یقیناً آپ کے بعد امت آزمائش میں مبتلا ہوگی۔میں نے ان سے کہا! تو اس سے خلاصی کی کیا صورت ہوگی اے جبرئیل؟ کہا اللہ کی کتاب، اس میں ماقبل کی خبریں ہیں تو مابعد کی پیشین گوئی بھی ہے، تمہارے درمیان اختلافات کا حکم اور فیصلہ ہے۔اللہ کی مضبوط رسّی ہے۔سیدھی راہ ہے۔فیصلہ کن قول ہے، کوئی ھزل گوئی نہیں ہے۔جس کسی سرکش نے اس کو ترک کیا، اللہ اس کو تباہ کردیں گے۔جس نے اس کے سوا علم تلاش کیا اللہ اس کو گمراہ کردیں گے۔بار بار دھرانے سے اس کا لطف کم نہیں ہوتا۔اس کے عجائبات کا خزانہ ختم نہیں ہوتا۔جو اس کی بات کرتا ہے، سچ کہتا ہے۔اور جو اس کے ذریعہ فیصلہ کرتا ہے، عین عدل وانصاف کا فیصلہ کرتا ہے۔جو اس پر کاربند ہوتا ہے، اجر پاتا ہے۔اور جو اس کے ذریعہ تقسیم کرتا ہے، انصاف کرتا ہے۔مسنداحمد، بروایت علی رضی اللہ عنہ

۸۹۰......جیسے تم جانتے ہو، پڑھتے رہو۔اگلے لوگوں کو اسی بات نے برباد کیا کہ وہ اپنے انبیاء کے متعلق اختلاف کرنے لگے۔

ابن جریر فی تفسیرہ بروایت ابن مسعود

۸۹۱......یاد رکھو! تم سے پہلی اقوام اس وقت تک ہلاک نہ ہوئیں، حتیٰ کہ ان بحث وتمحیص میں پڑ گئے۔کلامِ الٰہی کا بعض حصہ بعض حصہ کے ساتھ ملا کر کہنے لگے، اس طرح جو حلال پاؤ، اس کو حلال سمجھو اور حرام پاؤ اس کو حرام سمجھو، اور جو مشتبہ اس پر فقط ایمان لے آؤ۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عمرو

۸۹۲......تم میں سے سب سے زیادہ مجھے محبوب اور سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو اسی عہد پر مجھ سے آ ملے، جس پر جدا ہوا تھا۔

المسند لابی یعلی، بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۸۹۳......بنی اسرائیل نے از خود ایک کتاب لکھ لی اور اسی کی اتباع کرنے لگے، اور توراۃ کو پسِ پشت ڈال دیا۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت ابی موسیٰ

۸۹۴......باہم اختلاف میں مت پڑو، کیونکہ تم سے پہلے لوگوں نے آپس میں اختلاف کیا تو اسی چیز نے ان کو تباہ کرڈالا۔

الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن مسعود

۸۹۵.....آپس میں اختلاف مت کرو.....ورنہ تمہارے دلوں میں بھی اختلاف پڑ جائے گا۔ مسند احمد، ابوداؤد، النسائی بروایت البراء

۸۹۶.....سنو! میری مثال، ایک شخص ہے، جس نے آگ کا الاؤ روشن کیا، جب آگ روشن ہوگئی تو آگ پر منڈلانے والے یہ پروانے اس کے گرد وپیش جھومنے لگے، اور آ آ کر اس میں کرنے لگے۔ اب وہ آدمی ان کو پکڑ پکڑ کر پیچھے ڈال رہا ہے۔ لیکن وہ پروانے اس پر غالب آرہے ہیں اور آگ میں گررہے ہیں۔ تو یہی میری اور تمہاری مثال ہے۔ میں تم کو کمر سے پکڑ پکڑ کر جہنم سے بچا رہا ہوں، کہ بچو اس آگ سے! بچو اس آگ سے! لیکن تم ہو کہ مجھ پر بڑھ بڑھ کے اس میں گرے جارہے ہو۔ مسند احمد، ترمذی، بخاری ومسلم بروایت ابو هريره رضی الله عنه

۸۹۷.....اللہ تعالیٰ نے جو ہدایت اور علم مجھے عطا فرما کر بھیجا، اس کی مثال اس موسلا دھار بارش کی سی ہے، جو کسی زمین پر برسی۔ اب اس زمین کے ایک حصہ نے جو صاف ستھرا تھا اس پانی کو اپنے اندر جذب کیا۔ اور اس کے نتیجہ میں نباتات اگائے اور دوسری گھاس پھونس اگائی۔ اور زمین کا ایک دوسرا حصہ جو نشیبی اور سخت تھا اس نے بھی پانی کو اپنے اندر روک لیا، اللہ نے اس کے ذریعہ لوگوں کو نفع پہنچایا اور انہوں نے اس سے پانی پیا اور جانوروں کو پلایا اور اپنی اپنی زمینوں کو بھی سیراب کیا۔ اس کے علاوہ زمین کا ایک اور حصہ تھا جو بالکل چٹیل تھا، پانی کو اپنے اندر روکتا تھا نہ نباتات اگاتا تھا۔

تو یہ مثال ہے اس شخص کی، جس کو اللہ نے دین کا علم عطا کیا اور جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے، اس کے ساتھ اس نے خوب نفع اٹھایا، خود بھی سیکھا اور اوروں کو بھی سکھایا۔ اور مثال ہے اس شخص کی، جس نے اس کی طرف توجہ کے لئے سر تک اوپر نہ اٹھایا۔ اور نہ اللہ کی اس ہدایت کو قبول کیا، جس کے ساتھ مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ بخاری ومسلم، بروایت ابی موسیٰ

۸۹۸.....امابعد! اے لوگو! بلاشبہ میں بھی ایک انسان اور بشر ہوں۔ قریب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا قاصد آجائے، اور میں اس کی دعوت پر لبیک کہہ دوں۔ تو دیکھو! میں تمہارے درمیان دو عظیم چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، کتاب اللہ جو ہدایت ونور کا سرچشمہ ہے۔ جس نے اس کو تھام لیا اور اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا تو یقیناً وہ ہدایت پر گامزن ہو چلا۔ اور جس نے اس کو بھلا دیا، گمراہ ہوگیا۔ سو اللہ کی کتاب کو تھام لو اور مضبوطی سے اس کو پکڑلو۔ اور دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں، ان کے بارے میں میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کہ ان کا خیال رکھنا۔

مسنداحمد، عبدبن حمید، الصحیح للامام مسلم رحمة الله علیه، بروایت زیدبن ارقم

دین اسلام پاکیزہ دین ہے

۸۹۹.....تمام ادیان میں اللہ کے نزدیک محبوب ترین دین تمام آلائشوں سے پاک اور صاف ستھرا دین دینِ محمدی ہے جو ملت ابراہیمی کا پرتو ہے۔

۹۰۰.....مجھے سیدھا اور توحید والا دین دے کر بھیجا گیا ہے۔ اور جس نے میری سنت کی مخالفت کی اس کا مجھ سے واسطہ نہیں۔

حطیب بروایت جابر

۹۰۱.....جب میرے اصحاب کا ذکر کیا جائے، تو اس کو لے لو اور جب ستاروں کا ذکر کیا جائے تو اس کو بھی لے لو۔ اور جب تقدیر کا ذکر کیا جائے اس کو بھی لے لو۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابن مسعود وبروایت ثوبان. ابودائود، بروایت عمر

۹۰۲.....جب تم میری طرف سے کوئی حدیث سنو، جس سے تمہارے دل مانوس ہوں، اور تمہارے بال اور کھال اس سے نرم پڑ جائیں اور تم محسوس کرو کہ وہ حدیث تمہارے اذہان سے قریب تر ہے، تو پس میں اس کے زیادہ لائق ہوں۔ یعنی واقعی وہ میرا کلام ہے

اور اگر ایسی کوئی حدیث سنو، جس سے تمہارے دل نامانوس ہوں، اور تمہارے بال اور کھال اس سے وحشت محسوس کریں، اور تم خیال کرو کہ وہ حدیث تمہارے اذہان سے دور ہے تو میں بھی اس سے دور ہوں۔ یعنی وہ میرا کلام نہیں ہے۔

مسنداحمد، المسند لابی یعلی، بروایت ابی اسید یاابی حمید

علم دین کو چھپانا گناہ ہے

۹۰۳...... جب بدعتوں کا ہر طرف چرچا ہو جائے۔ اور اس امت کا آخری طبقہ اول طبقہ کو لعن طعن کرنے لگے، تو چاہیے کہ جس کے پاس علم ہو وہ اس کو عام کرے۔ اگر اس نے اس روز علم کو چھپایا، تو گویا اس نے محمد پر نازل شدہ دین کو چھپایا۔ ابن عساکر، بروایت معاذ

۹۰۴...... جب آخری زمانہ ہوگا اور ہوس و خواہشات خوب ہو جائیں گی، تو ایسے وقت تم پر لازم ہے کہ دیہات والوں اور عورتوں کا دین لے کر بیٹھ جاؤ۔

الصحیح لابن حبان فی الضعفاء الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۹۰۵...... جب اس امت کا آخری طبقہ اول طبقہ کو لعن طعن کرنے لگے، تو اس وقت جس نے میری حدیث کو مخفی رکھا، اس نے اس دین کو مخفی رکھا جو اللہ عزّ وجلّ نے مجھ پر نازل فرمایا ہے۔ ابن ماجہ، بروایت جابر

۹۰۶...... جب تک میں تمہارے درمیان موجود ہوں، میری پیروی کرتے رہو۔ اور تم پر کتاب اللہ کا تھامنا لازم ہے، اس کے حلال کو حلال جانو اور اس کے حرام کو حرام جانو۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عوف بن مالک

۹۰۷...... میری حدیث کو کتاب اللہ پر پیش کرو اگر موافق نکلے تو سمجھ لو کہ وہ میری ہی حدیث ہے، اور میں ہی اس کا قائل ہوں۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت چوبان

۹۰۸...... جان لے اے بلال! جس نے میری کسی ایک سنت کو زندہ کیا، جو میرے بعد بھلائی جا چکی تھی، تو اس کو اس پر تمام عمل کرنے والوں کا اجر ملے گا، بغیر ان کے اجر میں کمی کیے۔ اور جس نے کوئی بدعت جاری کی، جس سے اللہ اور اس کا رسول راضی نہیں تھے تو اس کو اس پر عمل کرنے والے تمام لوگوں کا گناہ ہوگا، بغیر ان کے گناہ میں کچھ بھی کمی کیے۔ ترمذی، بروایت عوف بن مالک

۹۰۹...... میری امت کبھی کسی گمراہی پر جمع نہیں ہو سکتی۔ سو جب تم اختلاف کو دیکھو تو تم پر سوادِ اعظم یعنی بڑی جماعت کی اتباع لازم ہے۔

ابن ماجہ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۹۱۰...... سنت تو دو ہی ہیں، نبی کی یا امامِ عادل کی۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۹۱۱...... صاحبِ سنت اگر اچھا عمل کرے تو اس سے قبول کیا جائے گا۔ اور اگر کچھ خلط ملط ہو جائے تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

التاریخ للخطیب رحمۃ اللہ علیہ فی المؤتلف بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۹۱۲...... تم سے پہلے لوگ کتاب میں اختلاف کرنے کے باعث ہلاک ہو گئے۔ الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۹۱۳...... یقیناً آج تم ایک دین کے حامل ہو۔ اور میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دیگر امم پر فخر کروں گا۔ پس تم میرے بعد الٹے پاؤں واپس نہ پھر جانا۔ مسند احمد، بروایت جابر

۹۱۴...... میری اور اس چیز کی مثال جو اللہ نے مجھے دے کر بھیجی ہے، ایک شخص کی مانند ہے۔ جو ایک قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا! اے قوم میں نے اپنی آنکھوں سے ایک لشکر دیکھا ہے۔ اور میں کھلم کھلا تم کو اس سے ڈرانے والا ہوں۔ سو نجات کی راہ پکڑو، نجات کی راہ پکڑو۔ پس ان میں سے ایک قوم نے اس کی اطاعت کی اور رات کے آخری پہر ہی کوچ کر گئے، اور اطمینان و سکون کے ساتھ نجات پا گئے۔

اور دوسری قوم نے اس کی تکذیب کی۔ اور اپنے اپنے مقام پر جمے رہے، آخر کار صبح صبح دشمن کے لشکر نے ان کو آ لیا، اور ان کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا، اور ان کی بیخ کنی کر ڈالی۔ سو یہ مثال ہے اس جماعت کی، جس نے میری اتباع کی اور میرے لائے ہوئے دین کی اتباع کی۔ اور اس جماعت کی، جس نے میری نافرمانی کی اور میرے لائے ہوئے دینِ حق کی تکذیب کی۔

بخاری و مسلم، بروایت ابی موسی

۹۱۵...... یہ امت ایک عرصہ تک کتاب اللہ پر عمل پیرا رہے گی۔ پھر ایک عرصہ سنت رسول اللہ پر عمل پیرا رہے گی۔ پھر اپنی رائے پر عمل شروع

کردے گی، سو جب وہ اپنی رائے کو قابلِ عمل ٹھرالے گی، تو یہی وقت ہوگا کہ خود بھی گمراہ ہوگی، اور دوسروں کو بھی گمراہ کرے گی۔

المسند لابی یعلی، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۱۶..... میں نے تم کو چھوڑ دیا تم بھی مجھے چھوڑ دو۔ کیونکہ تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ انہوں نے کثرت سے سوال کرنا اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنا شروع کر دیا تھا۔ پس جب میں تم کو کوئی حکم کروں تو اس کو اپنی وسعت کے بقدر بجالاؤ۔ اور جب کسی چیز سے تم کو منع کروں تو باز آجاؤ۔ مسنداحمد، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، النسائی، ابن ماجہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۱۷..... میں نے اپنے پروردگار سے اپنے بعد اپنے اصحاب کے درمیان واقع ہونے والے اختلاف کے بارے میں سوال کیا تھا: تو مجھ پر وحی کی گئی کہ اے محمد! تیرے اصحاب میرے نزدیک آسمان کے تاروں کی طرح ہیں۔ بعض بعض سے زیادہ روشن ہیں۔ سو جس نے ان کے اختلافی پہلو سے بھی کچھ لیا وہ بھی میرے نزدیک ہدایت پر گامزن ہے۔ السجزی فی الابانہ وابن عساکر بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۹۱۸..... مسلسل بنی اسرائیل کا معاملہ اعتدال پذیر رہا..... حتیٰ کہ ان میں حرام کاری کی وجہ سے بچے پیدا ہونے لگے۔ اور دیگر مفتوح اقوام کی باندیوں سے پیدا ہونے والے بچوں کی کثرت ہوگئی، تو تب بنی اسرائیل اپنی رائے پر فیصلے کرنے لگے اور خود بھی گمراہ ہوئے دوسروں کو بھی گمراہ کر ڈالا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے

۹۱۹..... میرے بعد بری بری خصلتیں جنم لیں گی۔ پس جس کو تم دیکھو کہ جماعت سے جدا ہو رہا ہے، یا امتِ محمدیہ کی اجتماعیت کو پارہ پارہ کرنا چاہتا ہے، تو خواہ وہ کوئی شخص ہو اس کو قتل کر ڈالو۔ بے شک اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔ اور جماعت سے جدا ہونے والے کو شیطان ایڑ مارتا ہے۔ النسائی، الصحیح لابن حبان، بروایت عرفجہ

۹۲۰..... تم میرے پاس سے مجتمع ہو کر جارہے ہو، مگر افسوس کل روزِ قیامت کو منتشر ہو کر آؤ گے۔ اور اسی تفرقہ بازی نے تم سے پہلی اقوام کو تباہ کیا۔

مسنداحمد، بروایت سعد

صراط مستقیم کی مثال

۹۲۱..... اللہ نے سیدھی راہ کی مثال بیان فرمائی ہے، کہ اس راہ کے جانبین میں دو دیواریں ہیں۔ دیواروں میں دروازے کھلے ہوئے ہیں، اور دروازوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں، اور عین اس سیدھی راہ کے سرے پر ایک منادی ہے جو پکار پکار کر کہہ رہا ہے! اے انسانو! سب سیدھے رستہ پر چلے آؤ، اور ادھر ادھر دروازوں میں نہ مڑو۔ اور اس راہ کے اوپر کی طرف بھی ایک منادی پکار رہا ہے، اور جب کوئی شخص ان دروازوں میں سے کسی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو وہ منادی پکار اٹھتا ہے! تف ہو تجھ پر: اس دروازے کو مت کھول اگر کھولے گا تو اس میں داخل ہو جائے گا۔

پس یہ راہ اسلام کی سیدھی راہ ہے۔ اور اس کے جانبین کی دیواریں حدود اللہ ہیں۔ کھلے ہوئے دروازے اللہ کے محارم ہیں۔ اور راہ کے سرے پر کھڑا منادی، کتاب اللہ ہے۔ اور راہ کے اوپر کھڑا منادی واعظ اللہ، یعنی ہر سلیم الطبع انسان کا ضمیر ہے۔

ھمم، المستدرک للحاکم بروایت نواس

۹۲۲..... میں تمہیں ایک روشن ملت پر چھوڑے جارہا ہوں۔ جس کی رات بھی دن کے مانند روشن و چمکدار ہے۔ اس ملت سے میرے بعد کوئی منحرف نہ ہوگا، مگر وہی جس کے مقدر میں ہلاکت ہے۔ جو تم میں سے میرے بعد حیات رہا، وہ بہت سے اختلافات کو رونما دیکھے گا۔ پس تم پر میری سنت اور خلفاء راشدین مہدیین کی سنت کو لازم ہے، جس کو تم جانتے ہو۔ اپنی کچلی کے ساتھ مضبوطی سے اس کو تھام لینا۔ اور تم پر ہر حال میں امام کی اتباع لازم ہے، خواہ تم پر کسی حبشی غلام کو ہی کیوں نہ امیر بنا دیا جائے۔ کیونکہ مؤمن تو نکیل پڑے ہوئے اونٹ کی مانند ہے، اس

کو جہاں ہانکا جائے، خاموشی سے چل دیتا ہے۔مسند احمد، ابن ماجه، المستدرک للحاکم بروایت عرباض

۹۲۳..... کتاب اللہ، اللہ کی رسّی ہے۔ جو آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی ہے۔ابن ابی شیبه، ابن جریر بروایت ابی سعید

۹۲۴..... ہر ایسی شرط جو کتاب اللہ میں نہ ہو وہ باطل ہے۔خواہ سو شرائط کیوں نہ ہوں؟

البزار، الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۹۲۵..... اس وقت تمہاری کیا شان ہوگی؟ جب دین میں تم چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگے؟ جس چاند کو بس آنکھوں سے بینا شخص ہی دیکھ پائے گا۔ابن عساکر بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۹۲۶..... تمہاری کیا شان ہوگی جب دین میں تم کو چاند کی مانند دیکھا جائے گا۔ابن عساکر بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۲۷..... اگر موسیٰ علیہ السلام بھی نازل ہوں اور تم ان کی اتباع کرنے لگ جاؤ۔اور مجھے چھوڑ دو، تو یقیناً تم گمراہ ہو جاؤ گے۔نبیوں میں سے میں تمہارے لئے منتخب کیا گیا۔اور اقوام میں سے تم میرے لئے منتخب کئے گئے۔شعب الایمان بروایت عبدالله بن الحارث

فرقہ ناجیہ کی پہچان

۹۲۸..... ضرور میری امت پر بھی وہی حالات پیش آئیں گے، جو بنی اسرائیل پر پیش آئے، جس طرح کہ ایک جوتا دوسرے جوتے کی ہو بہو نقل ہوتا ہے۔حتیٰ کہ اگر ان کے کسی فرد نے علانیہ اپنی ماں کے ساتھ بدفعلی کی تھی، تو میری امت کا بھی کوئی فرد اس کا مرتکب ہوگا۔اور بنی اسرائیل بہتر گروہوں میں بٹ گئے تھے تو میری امت تہتر گروہوں میں بٹ جائے گی۔اور سوائے ایک کے سب گروہ جہنم میں جائیں گے۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے پوچھا وہ ایک کون سا گروہ ہے یا رسول اللہ؟ فرمایا! وہ جو میرے اور میرے اصحاب کے طریق پر پیرا عمل ہوگا۔

بخاری ومسلم، بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۹۲۹..... جس کسی امت نے اپنے پیغمبر کے بعد باہم نزاع واختلاف کیا، اس کے اہلِ باطل اہلِ حق پر غالب آ گئے۔

الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۹۳۰..... جس نے کتاب اللہ کی اتباع کی، سو اللہ نے اس کو ہدایت سے نواز دیا اور قیامت کے روز سخت حساب سے بچا لیا۔

الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۹۳۱..... جس نے اللہ کے سلطان کی عزت وتوقیر کی، قیامت کے روز اللہ اس کی عزت وتوقیر فرمائیں گے۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت ابی بکرة

۹۳۲..... جس نے دھرتی پر اللہ کے سلطان کی اہانت کی، اللہ اس کی اہانت فرمائیں گے۔ترمذی بروایت ابی بکرة

۹۳۳..... جس نے میری سنت کو زندہ کیا، اس نے مجھ سے محبت رکھی۔اور جس نے مجھ سے محبت رکھی اس کو جنت میں میرا ساتھ نصیب ہوگا۔

السجزی بروایت انس

۹۳۴..... جس نے میری سنت کو لیا وہ مجھ سے ہے۔اور جس نے میری سنت سے اعراض کیا، اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۹۳۵..... جس نے سنت کو تھام لیا، جنت میں داخل ہوگیا۔الدارقطنی فی الافراد بروایت عائشه رضی الله عنها

۹۳۶..... میری امت میں فساد برپا ہونے کے وقت جو میری سنت کو تھامے رکھے گا، اس کے لئے شہید کا اجر ہے۔

الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابوهریره رضی الله عنه

۹۳۷..... میری سنت کو تھامنے والا جبکہ میری امت نزاع واختلاف کا شکار ہوگی، ایسا ہے جیسا کہ انگارے کو تھامنے والا۔

الحکیم بروایت ابن مسعود

۹۳۸..... اے لوگو! میرے ساتھ کسی چیز کو مت جوڑو، جو میں نے حلال کیا وہ درحقیقت اللہ نے حلال کیا اور جو میں نے حرام کیا وہ درحقیقت اللہ نے حرام کیا۔ ابن سعدعن عائشه رضی الله عنها

۹۳۹..... میری محبت کسی قلب میں جاگزیں نہیں ہوئی، مگر اللہ نے اس کے جسم کو جہنم پر حرام کردیا۔ الحلیه بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۹۴۰..... خوشخبری سنو! کیا تم شہادت نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اور یہ اللہ کا قرآن ہے، اس کا ایک سرا اللہ عزوجل کے دست قدرت میں ہے تو دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں۔ پس اس کو مضبوطی سے تھام لو، پھر تم ہرگز گمراہ ہوگے نہ ہلاک ہوگے۔

ابن ابی شیبه، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، الصحیح لابن حبان، بروایت شریح الخزاعی

۹۴۱..... بے شک شیطان مایوس ہوگیا ہے کہ تمہاری اس سرزمین میں اس کی عبادت کی جائے۔ لیکن اس کے سوا جن اعمال کا تمہیں بھی خطرہ ہے ان میں وہ اپنی اطاعت کئے جانے پر راضی ہوگیا ہے۔ سو انتہائی محتاط رہو۔ میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جارہا ہوں، اگر تم اس کو مضبوطی سے تھام لوتو ہرگز کبھی گمراہی میں نہ پڑوگے، وہ اللہ کی کتاب، اور تمہارے نبی کی سنت ہے۔ بے شک ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ تمام مسلمان باہم بھائی بھائی ہیں۔ کسی شخص کے لئے اپنے بھائی کا مال حلال نہیں ہے، اِلا یہ کہ وہ خود اپنی رضا ورغبت سے دوسرے کو کچھ دیدے۔ اور ظلم وستم نہ ڈھاؤ۔ اور میرے بعد کافر ہوکر نہ پھر جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ المستدرک للحاکم، بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۹۴۲ میں تم میں کتاب اللہ چھوڑے جارہا ہوں، یہ اللہ کی رسی ہے۔ جو اس کے پیچھے چلا ہدایت پرگامزن ہوا۔ اور جس نے اس کو ترک کیا گمراہی کے راستے پر جاپڑا۔ ابن ابی شیبه، الصحیح لابن حبان، بروایت زیدبن ارقم

۹۴۳..... میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جارہا ہوں، اگر تم اس کو مضبوطی سے تھام لوتو ہرگز کبھی گمراہی میں نہ پڑوگے، وہ اللہ کی کتاب ہے۔ اس کا ایک سرا اللہ عزوجل کے دستِ قدرت میں ہے تو دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں۔ دوسرا میرا خاندان یعنی اہل بیت، اور کتاب اللہ اور میرا خاندان باہم کبھی جدا نہ ہوں گے حتیٰ کہ دونوں حوض پر میرے پاس آئیں۔ الباوردی بروایت ابی سعید

۹۴۴..... قریب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا قاصد آجائے، اور میں اس کی دعوت پر لبیک کہہ دوں۔ تو دیکھو! میں تمہارے درمیان دو عظیم چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، کتاب اللہ جو اللہ کی رسّی ہے۔ آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی ہے۔ دوسرا میرا خاندان یعنی اہل بیت۔ سو خیال رکھنا کہ میرے بعد تم ان کے کیسا سلوک کرتے ہو۔ ابن ابی شیبه، ابن سعد، مسنداحمد، المسند لابی یعلی بروایت ابی سعید

۹۴۵..... میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جارہا ہوں، اگر تم اس کو مضبوطی سے تھام لوتو ہرگز کبھی گمراہی میں نہ پڑوگے، وہ اللہ کی کتاب، اور میرا خاندان یعنی اہلِ بیت۔ اور یہ دونوں باہم کبھی جدا نہ ہوں گے..... حتیٰ کہ دونوں حوض پر میرے پاس آئیں۔

عبدبن حمید، ابن الانباری بروایت زیدبن ثابت

حوض کوثر کی صفت

۹۴۶..... میں تمہارے لئے آگے جانے والا ہوں، اور تم میرے پاس حوض پر آؤگے۔ جس کی چوڑائی صنعاء سے بصریٰ تک ہوگی۔ اس میں ستاروں کی طرح لاتعداد سونے چاندی کے آبخورے ہوں گے۔ پس خیال رکھنا کہ میرے بعد تمہارا ان دونوں عظیم چیزوں کے بارے میں کیا رویہ ہے۔ پوچھا گیا وہ دو عظیم چیزیں کیا ہیں یارسول اللہ؟ فرمایا! بڑی تو کتاب اللہ ہے، جس کا ایک سرا اللہ عزوجل کے دست قدرت میں ہے تو دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں۔ اس کو مضبوطی سے تھام لوتو ہرگز کبھی لغزش میں مبتلا ہوگے، نہ کبھی گمراہی میں پڑوگے۔ اور اس سے چھوٹی چیز میرا خاندان یعنی اہلِ بیت۔ اور یہ دونوں باہم کبھی جدا نہ ہوں گے..... حتیٰ کہ دونوں حوض پر میرے پاس آئیں۔ اور اس چیز کا میں نے ان کے

لئے اپنے پروردگار سے سوال کیا تھا۔ اورتم ان دونوں سے آگے بڑھنے کی کبھی مت سوچنا ورنہ ہلاک ہوجاؤ گے۔ اور نہ ان کو کچھ سکھانے کی کوشش کرنا، کیونکہ وہ تم سے زیادہ اعلم ہیں۔ الطبرانی فی الکبیر بروایت زیدبن ثابت رضی اللہ عنہ

۹۴۷ ..... میں تم میں دوخلیفہ چھوڑے جارہاہوں، کتاب اللہ جواللہ کی رسی ہے۔ آسمان وزمین کے درمیان پھیلی ہوئی ہے۔ دوسرا میرا خاندان یعنی اہلِ بیت۔ اور یہ یہ دونوں باہم کبھی جدانہ ہوں گے ..... حتیٰ کہ دونوں حوض پرمیرے پاس آئیں۔ مسنداحمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، السنن لسعید بروایت زیدبن ثابت رضی اللہ عنہ. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت زیدبن ارقم

۹۵۱ ..... میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جارہاہوں، اگرتم اس کومضبوطی سے تھام لوتو ہرگز کبھی گمراہی میں نہ پڑوگے، وہ اللہ کی کتاب، اور میرا خاندان یعنی اہلِ بیت۔ ابن ابی شیبہ، الخطیب فی المتفق والمفترق بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۹۵۲ ..... گویا میرا بلاوا آ گیا ہے۔ اور میں نے اس کی دعوت کوقبول کرلیا ہے۔ میں تم میں دوعظیم چیزیں چھوڑ کر جارہاہوں، کتاب اللہ جواللہ کی رسی ہے۔ آسمان وزمین کے درمیان پھیلی ہوئی ہے۔ دوسرا میرا خاندان یعنی اہلِ بیت۔ اور یہ یہ دونوں باہم کبھی جدانہ ہوں گے ..... حتیٰ کہ دونوں حوض پر میرے پاس آئیں۔ پس خیال رکھنا کہ میرے بعد تمہارا ان دونوں کے بارے میں کیا رویہ رہے؟

المسند لابی یعلی، الطبرانی فی الکبیر بروایت ابی سعید

۹۵۳ ..... گویا میرا بلاوا آ گیا ہے۔ اور میں نے اس کی دعوت کوقبول کرلیا ہے۔ میں تم میں دوعظیم چیزیں چھوڑ کر جارہاہوں، ایک کامرتبہ دوسرے سے بڑھاہوا ہے۔ کتاب اللہ اور میرا گھرانہ اہلِ بیت۔ پس خیال رکھنا کہ میرے بعد تمہارا ان دونوں کے بارے میں کیا رویہ رہے۔ اور یہ دونوں باہم کبھی جدانہ ہوں گے ..... حتیٰ کہ دونوں حوض پر میرے پاس آئیں۔ اللہ میرا مولیٰ ہے اور میں ہرمؤمن کا ولی ہوں۔ اور جس کا میں مولیٰ علی بھی اس کے مولی۔ اے اللہ جو ان سے محبت رکھے آپ بھی اس سے محبت رکھئے۔ اور جو ان سے دشمنی رکھے آپ بھی اس سے دشمنی رکھئے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، بروایت ابی الطفیل عن زیدبن ارقم

۹۵۴ ..... اے لوگو! میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جارہاہوں، اگرتم اس کومضبوطی سے تھام لوتو ہرگز کبھی گمراہی میں نہ پڑوگے، وہ اللہ کی کتاب، اوراس کے نبی کی سنت ہے۔ بخاری ومسلم، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۹۵۵ ..... اللہ کی کتاب، اور میری سنت دونوں باہم کبھی جدانہ ہوں گے ..... حتیٰ کہ دونوں حوض پر میرے پاس آئیں۔

ابونصر السجزی فی الابانہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

لیکن صاحبِ کتاب فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بہت ضعیف ہے۔

۹۵۶ ..... کتاب اللہ، اللہ کی رسی ہے جوآسمان وزمین کے درمیان پھیلی ہوئی ہے۔ ابن ابی شیبہ، ابن جریر بروایت ابی سعید

۹۵۷ ..... قریب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا قاصد آجائے، اور میں اس کی دعوت پرلبیک کہہ دوں۔ توتمہارا میرے متعلق کیا خیال ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا! آپ مکمل طور پرہمارے ساتھ خیرخواہی فرما چکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا! کیا تم شہادت نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا بندہ اوراس کا رسول ہوں۔ اور یہ کہ جنت حق ہے۔ جہنم حق ہے۔ دوبارہ اٹھایا جانا حق ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا ہم ضرور اس کی شہادت دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا! اور میں بھی تمہارے ساتھ شہادت دیتاہوں۔

توجہ سے میری بات سنو! میں تمہارے لئے آگے جانے والا ہوں، اورتم میرے پاس حوض پرآؤ گے۔ جس کی چوڑائی صنعاء سے بصریٰ تک ہوگی۔ اس میں ستاروں کی طرح لاتعداد سونے چاندی کے آبخورے ہوں گے۔ پس خیال رکھنا کہ میرے بعد تمہارا ان دونوں عظیم چیزوں کے بارے میں کیا رویہ ہے۔ پوچھا گیا وہ دوعظیم چیزیں کیا ہیں یارسول اللہ؟ فرمایا! بڑی تو کتاب اللہ ہے، جس کا ایک سرا اللہ عزوجل کے دست قدرت میں ہے تو دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں۔ اس کومضبوطی سے تھام لوتو ہرگز کبھی لغزش میں مبتلا ہوگے، نہ کبھی گمراہی میں پڑوگے۔ دوسرا میرا خاندان۔ اور مجھے لطیف وخبیر ذات نے خبر دی ہے کہ یہ دونوں کبھی باہم جدانہ ہوں گے، حتیٰ کہ یہ حوض پرمیرے پاس آجائیں۔ اوراس چیز کا میں نے ان کے لئے اپنے پروردگار سے سوال کیا تھا۔ سوتم ان دونوں سے آگے بڑھنے کی کبھی مت سوچنا ورنہ ہلاک ہوجاؤ گے۔ نہ ان کی

متعلق کوتاہی کرنا۔ نہ ان کو کچھ سکھانے کی کوشش کرنا، کیونکہ وہ تم سے زیادہ اعلم ہیں۔ اور میں ہر مؤمن کا ولی ہوں۔ اور جس کا میں مولیٰ علی بھی اس کے مولیٰ ہیں۔ اے اللہ جو ان سے محبت رکھے آپ بھی اس سے محبت رکھئے۔ اور جو ان سے دشمنی رکھے آپ بھی اس سے دشمنی رکھئے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی الطفیل بروایت زیدبن ارقم

۹۵۸.....اے لوگو! مجھے لطیف وخبیر ذات نے خبر دی ہے کہ کسی نبی نے اپنے سے پہلے نبی کی نصف عمر جتنی زندگی سے زیادہ زندگی نہیں پائی۔ سو قریب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا قاصد آ جائے، اور میں اس کی دعوت پر لبیک کہہ دوں۔ اور مجھ سے بھی سوال ہوگا اور تم سے بھی سوال ہوگا۔ تو تم کیا کہو گے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا ہم شہادت دیں گے کہ آپ نے حق تبلیغ ادا کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا! کیا تم شہادت نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ اور یہ کہ جنت حق ہے۔ جہنم حق ہے۔ موت کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا حق ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ قبروں کے مردوں کو دوبارہ اٹھائیں گے۔ اے انسانو! اللہ میرا مولا ہے۔ اور میں مؤمنین کا مولیٰ ہوں، ان کے نفوس سے زیادہ ان پر ولایت رکھتا ہوں پس جس کا میں مولیٰ ہوں علی بھی اس کے مولیٰ ہیں۔ اے اللہ جو انہیں دوست رکھے آپ بھی ان کو دوست رکھئے۔ اور جو ان سے دشمنی رکھے آپ بھی ان سے دشمنی رکھئے۔ میں تمہارے لئے آگے جانے والا ہوں، اور تم میرے پاس حوض پر آؤ گے۔ جس کی چوڑائی صنعاء سے بصریٰ تک ہوگی۔ اس میں ستاروں کی طرح لاتعداد سونے چاندی کے آبخورے ہوں گے۔ اور جب تم میرے پاس آؤ گے تو میں تم سے ان دو عظیم چیزوں کے بارے میں سوال کروں گا۔ کہ ان کے بارے میں تمہارا کیا رویہ رہا؟ ان میں سے بڑی اللہ کی کتاب ہے، جس کا ایک سرا اللہ عزوجل کے دستِ قدرت میں ہے تو دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں۔ اس کو مضبوطی سے تھام لو تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے اور دوسرا میرا خاندان اہلِ بیت ہے۔ اور مجھے لطیف وخبیر ذات نے خبر دی ہے کہ یہ دونوں کبھی ختم نہ ہوں گے، حتیٰ کہ میرے پاس حوض پر آئیں۔

الحکیم الطبرانی فی الکبیر بروایت ابی الطفیل عن حذیفہ بن اسید

۹۵۹.....اے لوگو! کوئی نبی مبعوث نہیں ہوئے مگر انہوں نے اپنے سے پہلے نبی کی نصف عمر جتنی زندگی پائی۔ سو قریب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا قاصد آ جائے، اور میں اس کی دعوت پر لبیک کہہ دوں میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ تم اس کے بعد ہرگز کبھی گمراہی میں نہ ہو گے، اور وہ اللہ کی کتاب ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت زیدبن ارقم

۹۶۰.....جب تک میں تمہارے درمیان ہوں، میری اطاعت کرتے رہو.....اور جب گزر کر جاؤں تو کتاب اللہ کو لازمی طور پر تھام لینا۔ اس کے حلال کو حلال، اور حرام کو حرام قرار دیتے رہنا۔ عنقریب قرآن پر ایک زمانہ آئے گا، کہ وہ ایک رات میں مصاحف اور قلوب سے نکل جائے گا۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۹۶۱.....میں محمد امّی پیغمبر ہوں۔ میں محمد امّی پیغمبر ہوں۔ میں محمد امّی پیغمبر ہوں۔ میرے بعد کوئی پیغمبر نہ آئے گا۔ مجھے ابتدائی کلمات، اختتامی کلمات اور جامع کلمات دیئے گئے۔ اور مجھے معلوم ہے کہ جہنم کے کتنے داروغے ہیں، اور حاملین عرش کی کیا تعداد ہے۔ اور میرے رب سے میں اپنے لیے اور اپنی امت کے لئے عافیت کا طلبگار ہوں سو جب تک میں تمہارے درمیان ہوں، مجھ سے سن سن کر اطاعت کرتے رہو۔ جب مجھے اٹھالیا جائے.....تو کتاب اللہ کو لازم پکڑلو۔ اس کے حلال کو حلال سمجھو اور حرام کو حرام۔ مسند احمد، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۹۶۲.....سب سے افضل بات کتاب اللہ کی ہے۔ اور سب سے اچھا طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔ اور سب سے بدتر امر دین میں نئی پیدا کردہ باتیں ہیں۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ جس نے مال چھوڑا وہ اس کے اہل وعیال کے لئے ہے۔ اور جس نے قرض یا بے آسرا اہل وغیرہ چھوڑے اس کا بوجھ میرے ذمہ ہے۔ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۹۶۳.....سب سے سچی بات کتاب اللہ کی ہے، سب سے عمدہ طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔ اور سب سے بدترین امر دین میں نئی پیدا کردہ باتیں ہیں۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ مسند احمد، بروایت ابن مسعود

۹۶۴.....کتاب اللہ پر عمل کرتے رہو، جو بات مشتبہ ہو جائے اسکو اہلِ علم سے دریافت کرلو وہ تمہیں خبر دیں گے۔ اور توراۃ اور انجیل پر بھی ایمان لاؤ۔ اور اس فرقان پر بھی ایمان لاؤ، اس میں ہر چیز کا بیان ہے۔ یہ شفاعت کنندہ اور مقبول الشفاعۃ بھی ہے۔ اور ایسا مزاحم ہے جس کی مزاحمت

تسلیم کی جاتی ہے۔المستدرک للحاکم، بروایت معقل بن یسار

۹۶۵..... قرآن پرعمل پیرا رہو۔اس کے حلال کوحلال اور حرام کوحرام جانتے رہو۔اس کی اقتداء کولازم پکڑلو۔اس کی کسی بات کاانکار ہرگز کبھی نہ کرنا۔جو بات مشتبہ ہوجائے،اس کومیرے کوچ کرجانے کے بعداللہ عزوجل اوراہلِ علم پر پیش کرو،وہ تمہیں خبردیں گے۔توراۃ انجیل زبور، اور جوکچھ دیگرانبیاء کودیا گیا ہے ان سب پرایمان لاؤ۔لیکن قرآن اور جوکچھ اس میں ہے،وہ تمہیں کافی ہے۔یہ شفاعت کنندہ اورمقبول الشفاعۃ بھی ہے۔اورایسامزاحم ہے جس کی مزاحمت تسلیم کی جاتی ہے۔آگاہ رہو،ہرآیت کاقیامت کے دن اپنانورہوگا،اور مجھے اول ذکرسے سورۂ بقرہ دی گئی ہے۔موسیٰ کی تختیوں سے طٰہٰ اورطواسین عطاکی گئی ہیں۔تحت العرش خزانہ سے سورۂ فاتحہ اورسورۂ بقرہ کی اختتامی آیات دی گئی ہیں۔اورمفصل کی سورتیں بطورنفل عطاکی گئی ہیں۔

محمدبن نصر، الطبرانی فی الکبیر، المستدرک للحاکم، بخاری ومسلم، ابن عساکر بروایت معقل بن یسار

۹۶۶..... تم پرقرآن تھامنالازم ہے،کیونکہ وہ رب العالمین کاکلام ہے۔اسی سے اس کاصدورہواہے۔اس کی متشابہ آیات پرایمان لاؤ۔اوراس کی امثال سے عبرت پکڑو۔الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت جابر

اوراس میں ایک راوی کدیمی ہیں..... جن کے الفاظ یہ ہیں! کیاتم کواسی بات کاحکم دیاگیاہے؟ کیاتم اسی لئے پیداکئے گئے ہوکہ کتاب اللہ کے حصوں کوایک دوسرے پرلےکرآپس میں بحث کرو؟ دیکھومیں جس بات کاحکم کروں اسے بجالاؤ۔جس سے منع کروں اس سے بازآجاؤ۔

نصرالمقدسی فی الحجه بروایت ابن عمرو

۹۶۷..... کیااسی بات کاتم کوحکم دیاگیاہے؟ کیاتم سے یہی مطلوب تھا؟ تم سے پہلے جولوگ ہلاکت میں پڑے،انہوں نے بھی اسی طرح کتاب اللہ کے حصوں کوایک دوسرے پرلےکرآپس میں بحث کرناشروع کردیاتھا۔پس جس بات کااللہ نے تم کوحکم دیاہے،اس پرکاربندہوجاؤ۔اور جس بات سے منع کیاہے،اس سے بازآجاؤ۔الدارقطنی فی الافراد، الالقاب للشیرازی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

راوی حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ایک قوم کودیکھاکہ باہم تقدیرکے مسئلہ میں الجھے ہوئے ہیں، توآپ ﷺ نے مذکورہ ارشادفرمایا۔

۹۶۸..... کیااسی کاتم کوحکم دیاگیاہے؟ کیایہی چیزدےکرمجھے تمہارے پاس بھیجاگیاہے؟ پہلے کےلوگ بھی اسی وجہ سے قعرِ ہلاکت میں پڑے جب انہوں نے ایسے مسائل میں جھگڑناشروع کردیا۔سومیں تم کوانتہائی سختی سے تاکیدکرتاہوں کہ تم ان مسائل میں مت الجھو۔

ترمذی، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

حدیث حسن ہے۔ترمذی

۹۶۹..... کیااسی بات کے ساتھ میں مبعوث کیاگیاہوں؟ کیااسی بات کاتم کوحکم ملاہے؟ خبردار! میرے بعدکافربن کرالٹے پاؤں نہ پھرجاناکہ ایک دوسرے کاسرقلم کرنےلگو۔مسندالبزار، ابن الضریس، الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی سعید مثلہ

۹۷۰..... تم سے پہلے لوگوں کے ہلاک ہونے کاسبب یہی تھاکہ انہوں نے اسی طرح کتاب اللہ کے بعض حصوں کوبعض حصوں کے ساتھ معارضانہ پیش کرکے بحث وتمحیص کادروازہ کھول لیاتھا۔حالانکہ کتاب اللہ اس طرح نازل ہوئی ہے کہ یہ آپس کے ایک دوسرے حصوں کی تصدیق کرتی ہے۔اوراس کاکوئی حصہ کسی حصہ کی تردیدیاتکذیب ہرگزنہیں کرتا۔پس اس کے متعلق جس بات کاتم کوعلم ہواس کوزبان پرلاسکتے ہواوراگرعلم نہیں ہےتواس کوعالم کے سپردکردو۔شعب الایمان، بروایت ابن عمرو

۹۷۱..... پہلےلوگوں کومحض ان کےاختلاف نےتباہی تک پہنچایا۔الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۲..... میں نےتم کوچھوڑدیاتم بھی مجھے چھوڑدو۔کیونکہ تم سے پہلےلوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ انہوں نے اپنے انبیاء سے اختلاف کرناشروع کردیاتھا۔پس جب میں تم کوکوئی حکم کروں تواس کواپنی وسعت کے بقدربجالاؤ۔اور جب کسی چیزسے تم کومنع کروں توہمت ووسعت کے مطابق اس سے بازآجاؤ۔الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۳..... میں نے تم کو چھوڑ دیا تم بھی مجھے چھوڑ دو۔ کیونکہ تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ انہوں نے کثرت سے سوال کرنا اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنا شروع کر دیا تھا۔ پس جب میں تم کو کوئی حکم کروں تو اس کو اپنی وسعت کے بقدر بجالاؤ۔ اور جب کسی چیز سے تم کو منع کروں تو باز آ جاؤ۔ الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت المغیرہ

عمل سے بچنے کے لئے سوالات نقصان دہ ہیں

۹۷۴..... میں نے تم کو چھوڑ دیا تم بھی مجھے چھوڑ دو۔ کیونکہ تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ انہوں نے کثرت سے اپنے انبیاء سے سوال کرنا اور ان سے اختلاف کرنا شروع کر دیا تھا۔ پس جب تم کو کوئی حکم دیا جائے تو اس کو اپنی وسعت کے بقدر بجالاؤ۔ اور جب کسی چیز سے منع کیا جائے تو اس سے باز آ جاؤ۔ اور جس بات کے متعلق میں تمہیں بتاؤں کہ وہ من جانب اللہ ہے تو اس میں کسی شک وشبہ کی قطعاً گنجائش نہیں۔

الصحیح لإبن حبان بروایت ابو هریرہ رضی الله عنه

۹۷۵..... اگر میں تم پر اشیاء کو یوں حرام قرار دینے لگ جاؤں تو تم شدت اور سختی کی وجہ سے بھسم ہو کر رہ جاؤ۔ کیونکہ اشیاء کو حرام قرار دینے کی پہاڑ بھی طاقت نہیں رکھتے۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت سمرة

۹۷۶..... عنقریب میری امت کے بعض لوگ آئیں گے، جو قرآن میں بعض مواضع سے دوسرے بعض مواضع پر اشکال کریں گے۔ تاکہ اس کو باطل قرار دے سکیں، اور اس کی متشابہ آیات میں غور وخوض کریں گے۔ اور وہ اس زعم باطل میں گرفتار ہوں گے کہ وہی اپنے رب کے دین میں سیدھی راہ پر گامزن ہیں۔ ہر دین میں مجوسی چلے آئے ہیں، اور میری امت کے مجوسی یہی لوگ ہیں، جو جہنم کے کتے ہیں۔

ابن عساکر بروایت البحتری بن عبیدعن ابیه عن ابی هریرہ رضی الله عنه

۹۷۷..... تمہیں کیا ہوا کہ کتاب خداوندی کی آیات کو دوسری آیات پر تضاد میں پیش کرتے ہو؟ جبکہ اسی وجہ سے اگلی اقوام ہلاک ہوئیں۔

مسنداحمد، بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۹۷۸..... ذرا ٹھہر و اے قوم! تم سے پہلی اقوام اسی وجہ سے تباہ وبرباد ہوئیں، کہ وہ اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے لگیں۔ اور کلام خداوندی کی آیات میں معارضہ پیش کرنے لگیں۔ بے شک قرآن یوں نازل نہیں ہوا کہ اس کی آیات آپس میں معارض ہوں، بلکہ اس کی آیات تو آپس میں ایک دوسرے مضمون کی تصدیق کرتی ہیں۔ سو جس کا تم کو علم ہو اس پر عمل بجالاؤ، اور جس سے ناواقف ہو اس کو کسی عالم پر پیش کر دو۔

۹۷۹..... جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو! جو متشابہ آیات کی تحقیق وجستجو میں سرگرداں ہیں تو جان لو کہ یہ وہی لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے تشخیص فرمائی ہے۔ پس ان سے اجتناب کرو۔ مسنداحمد، الصحیح للبخاری رحمة الله علیه، الصحیح للامام مسلم رحمة الله علیه، ابو داؤد، النسائی،

ابن ماجه، بروایت عائشه رضی الله عنها

۹۸۰..... اللہ عزّ وجل نے بعض فرائض مقرر فرمائے ہیں، ان کو پس پشت نہ ڈال بیٹھو، اور بعض حدود بھی مقرر فرمائی ہیں ان سے کبھی تجاوز نہ کرو، اور بعض اشیاء کو حرام قرار دیا ہے سو ان کے قریب بھی نہ پھٹکنا، اور بہت سی اشیاء سے بغیر کسی بھول اور نسیان کے محض تم پر نظر رحمت کرتے ہوئے سکوت فرمایا ہے، سو ان کے متعلق کھود کرید میں نہ پڑو۔ الطبرانی فی الکبیر، الحلیه، بخاری ومسلم بروایت ابی ثعلبة الخشنی

۹۸۱..... اللہ عزّ وجلّ نے بعض فرائض مقرر فرمائے ہیں، ان کو پس پشت نہ ڈال بیٹھو، اور بعض حدود بھی مقرر فرمائی ہیں ان سے کبھی تجاوز نہ کرو، اور بعض اشیاء کو حرام قرار دیا ہے سو ان کے قریب بھی نہ پھٹکنا، اور بہت سی اشیاء سے بغیر کسی بھول اور نسیان کے محض تم پر نظر رحمت کرتے ہوئے سکوت فرمایا ہے، سو ان کی خاطر مشقت میں نہ پڑو، بلکہ ان کو قبول کر لو۔ الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابی الدرداء رضی الله عنه

۹۸۲..... کیا تم میں سے کوئی اپنی مسہری پر ٹیک لگائے یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کی حرام کردہ اشیاء کے سوا کچھ بھی حرام نہیں فرمایا؟ حالانکہ میں نے بھی بعض اشیاء کا حکم دیا ہے اور نصیحت کی ہے، اور کئی اشیاء سے منع کیا ہے۔ اور وہ بھی قرآن کی طرح ہیں یا اس سے

بھی مرتبہ میں بڑھ کر آ گاہ رہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال نہیں فرمایا کہ تم کسی اہلِ کتاب کے گھر اس کی اجازت کے بغیر داخل ہو۔ نہ ان کی عورتوں کو مارنا، نہ ان کے پھلوں کو کھانا حلال فرمایا، جبکہ وہ اپنے ذمہ کے فرض کو ادا کر چکے ہوں۔

ابو داؤد، بخاری و مسلم، بروایت العرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ

٩٨٣.....قریب ہے کہ تمہارا کوئی فرد مسہری پر ٹیک لگائے ہوئے ہو اور اس کے پاس میری کوئی حدیث پہنچے تو وہ اس کی تکذیب کرے اور کہے کہ یہ رسول اللہ کا کہا، ترک کر دو.....صرف قرآن کے فرمان کو لو۔

ابو نصر السجزی فی الابانہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ. ابو نصر بروایت ابی سعید

حدیث غریب ہے۔

٩٨٤.....معاہدین کے اموال بغیر حق کے تمہارے لئے حلال نہیں۔ بعض لوگ آئیں گے اور کہیں گے! ہم جو کتاب اللہ میں حلال پائیں گے اس کو حلال قرار دیں گے اور جو اس میں حرام پائیں گے اس کو حرام قرار دیں گے۔ سو آگاہ رہو! میں معاہدین ذمیوں کے اموال کو اور ہر ذی ناب درندہ اور جن چوپایوں سے بیگار لی جاتی ہے، ان کو حرام قرار دیتا ہوں ماسوا ان کے جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت المقدام

٩٨٥.....میں تمہارے کسی شخص کو یوں نہ پاؤں کہ اس کے پاس میری حدیث پہنچے اور وہ تکیہ پر سہارا لئے ہوئے ہو اور کہے مجھے اس کے بجائے قرآن پڑھ کر سناؤ۔ پس آگاہ رہو! میری طرف سے جو بھلی بات تم کو پہنچے خواہ وہ میں نے کہی ہو یا نہ کہی ہو، اسے میرا ہی قول سمجھو۔ اور جو شر بات میری طرف سے تم کو پہنچے تو یاد رکھو کہ میں کبھی کوئی شر کی بات نہیں کیا کرتا۔ مسند احمد، بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

٩٨٦.....عنقریب تمہارا کوئی فرد یوں کہے گا! یہ کتاب اللہ ہے جو اس میں حلال ہے ہم اس کو حلال قرار دیتے ہیں اور جو اس میں حرام ہے ہم اس کو حرام قرار دیتے ہیں۔ خبردار! جس کو میری حدیث پہنچے اور وہ اس کی تکذیب کر دے تو گویا اس نے اللہ اور اس کے رسول اور اس حدیث کے مبلغ کی بھی تکذیب کر دی۔ ابو نصر السجزی فی الابانہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

٩٨٧.....اللہ کی قسم! لوگ میری طرف کسی چیز کو منسوب نہ کریں میں کسی چیز کو حلال کرتا اور نہ حرام، مگر جو اللہ نے اپنی کتابِ مقدس میں حرام فرما دیا۔

الشافعی، ابن سعد بخاری و مسلم بروایت عقبۃ بن عمیر اللیثی مرسلاً

٩٨٨.....لوگ مجھ پر کسی چیز کو نہ ڈالیں، میں کسی چیز کو حلال نہیں کرتا مگر جو اللہ نے حلال فرمایا اور کسی چیز کو حرام نہیں کرتا مگر جو اللہ نے حرام فرمایا۔

الشافعی، ابن سعد بخاری و مسلم بروایت عقبہ

٩٨٩.....مجھ پر کسی چیز کا بار نہ ڈالو میں کسی چیز کو حلال نہیں کرتا مگر جو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا اور کسی چیز کو حرام نہیں کرتا مگر جو اللہ نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا۔ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

٩٩٠.....لوگ میری طرف کسی چیز کو منسوب نہ کریں میں ان کے لئے کسی چیز کو حلال کرتا اور نہ حرام، مگر جو اللہ نے حرام فرما دیا۔

الشافعی، بخاری و مسلم فی المعرفۃ بروایت طاؤس

یہ حدیث مرسل ہے۔

٩٩١.....اے انسانو! اللہ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر اپنی کتاب نازل فرمائی۔ اور اس میں حلال کو حلال فرمایا اور حرام کو حرام۔ سو جو اپنی کتاب میں اپنے پیغمبر کی زبان سے حلال فرمایا وہ تا قیامت حلال رہے گا، اور جو اپنی کتاب میں اپنے پیغمبر کی زبان سے حرام فرمایا وہ تا قیامت حرام رہے گا۔

ابو نصر السجزی فی الابانہ بروایت انس بن عمیر اللیثی

یہ حدیث مرسل اور ضعیف ہے۔

حدیث رسول کا کتاب اللہ سے موازنہ

۹۹۲..... آگاہ رہو! اسلام کی چکی اپنے دائرہ میں رواں ہے، آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے یارسول اللہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا! میری حدیث کا کتاب اللہ سے تقابل کرو، سو جو موافق پاؤ تو جان لو کہ وہ حدیث مجھ سے صادر ہوئی ہے اور میں ہی اس کا قائل ہوں۔

الطبرانی فی الکبیر، سمویہ بروایت ثوبان

۹۹۳..... یہود سے موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے اس کے جواب میں مبالغہ کیا اور کمی بیشی کی..... حتیٰ کہ کفر کے مرتکب ہوگئے۔ اور عنقریب میری احادیث کی کثرت سے ترویج ہوجائے گی، پس تمہارے پاس جو میری حدیث پہنچے تو کتاب اللہ پڑھو اور حدیث کو کتاب اللہ پر قیاس کرو سو اگر موافق پاؤ تو جان لو کہ میں ہی اس حدیث کا قائل ہوں اور اگر وہ حدیث کتاب اللہ کے ناموافق پاؤ تو سمجھ لو کہ میں اس کا قائل نہیں ہوسکتا۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۹۹۴..... عنقریب بہت سے راویانِ حدیث میری طرف سے احادیث روایت کریں گے، سو تم ان احادیث کو کتاب اللہ پر پیش کرنا اگر وہ کتاب اللہ سے مطابقت رکھتی ہوں تو ان کو لے لینا، ورنہ ترک کردینا۔ ابن عساکر بروایت علی رضی اللہ عنہ

۹۹۵..... تم کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہو۔ قریب زمانہ میں تمہارا سابقہ ایسی قوم سے پڑے گا، جو میری احادیث سے بہت محبت رکھتی ہوگی۔ تو جس شخص نے میری طرف سے ایسی بات نقل کی جو میں نے نہیں کہی تو وہ شخص اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ اور جو شخص کچھ احادیث وغیرہ یاد کرے تو وہ اس کو آگے بیان کردے۔

ابن الضریس بروایت عقبۃبن عامر، مسنداحمد، المستدرک للحاکم، بروایت ابی موسی الغافقی

۹۹۶..... کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہو۔ عنقریب تمہارا سابقہ ایسی قوم سے پڑے گا، جو میری احادیث کو بہت چاہیں گے، سو جس کی سمجھ میں بات آجائے وہ اس کو بیان کردے اور جس نے مجھ پر افتراء بازی کی وہ اپنا ٹھکانہ اور گھر جہنم میں بنالے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت مالک بن عبداللہ الغافقی

۹۹۷..... آگاہ رہو! عنقریب فتنہ رونما ہوگا۔ دریافت کیا گیا یارسول اللہ اس سے خلاصی کی کیا صورت ہوگی؟ فرمایا! کتاب اللہ، اس میں تم سے ماقبل اور مابعد کی خبریں ہیں۔ اور تمہارے درمیان وقوع پذیر اختلاف کا فیصلہ ہے۔ یہ فیصلہ کن قول ہے، نہ کہ یاوہ گوئی۔ جس نے اس کو سرکشی کی وجہ سے ترک کیا، اللہ اس کو کاٹ کر رکھ دیں گے۔ اور جس نے اس کے سوا کہیں اور ہدایت تلاش کی اللہ اس کو گمراہ کردیں گے۔ یہ اللہ کی مضبوط رسّی ہے۔ دانائی کا تذکرہ ہے۔ سیدھی راہ ہے۔ خواہشاتِ نفسانیہ اس میں کج روی پیدا نہیں کرسکتیں۔ زبانیں اس میں ملتبس نہیں ہوسکتیں۔ علماء اس سے سیر نہیں ہوتے۔ بار بار دھرانے سے پرانا نہیں ہوتا۔ اس کے عجائبات کا خزانہ ختم نہیں ہوتا۔ یہ وہی کلام ہے جس سے جن بھی باز نہ رہ سکے، قرآن سنا تو بے ساختہ پکار اٹھے! ہم نے بہت ہی عجیب کلام سنا، جو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ سو ہم اس پر ایمان لائے۔ جس کا بھی یہ کلام ہے سچا کلام ہے۔ جس نے اس کے ساتھ فیصلہ کیا، عدل وانصاف کا فیصلہ کیا۔ جو اس پر عمل بجالایا اجر پاگیا۔ جس نے اس کی دعوت دی، اسے سیدھی راہ کی رہنمائی مل گئی۔ ترمذی، بروایت علی رضی اللہ عنہ

یہ حدیث ضعیف ہے۔

۹۹۸..... لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا، جس میں معیشت معصیت کے سوا باقی نہ رہ سکے گی..... حتیٰ کہ آدمی جھوٹ اور قسم بازی سے بھی دریغ نہ کرے گا۔ سو جب ایسا زمانہ سر پر منڈلائے تو راہِ فرار اختیار کرو۔ دریافت کیا گیا کس طرف راہِ فرار اختیار کریں یارسول اللہ! فرمایا: اللہ اور اس کی کتاب مقدس اور اس کے پیغمبر کی سنت کی طرف راہ پکڑو۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۹۹۹..... کیا حال ہوگا ایسی قوم کا، جو عیاش و مالدار لوگوں کو حسرت زدہ نگاہوں سے تکتے ہیں؟ اور عبادت گذار بندگانِ خدا کو حقارت کی نظر سے

دیکھتے ہیں؟اوراپنی ہوس وخواہشات کے موافق قرآن پرعمل کرتے ہیں، اورخواہشات کے مخالف احکام کوپسِ پشت ڈال دیتے ہیں، یوں وہ قرآن کے بعض حصوں پرایمان لاتے ہیں توبعض حصوں کی تکفیر کرتے ہیں، اورجوعمل، رزق، عمر وغیرہ ایسے اعمال ان کے مقدر میں بغیر سعی ومحنت کے لکھ دیئے گئے ہیں محض ان پراکتفا کر کے بیٹھ جاتے ہیں۔اورجوعظیم اجر، اورنہ ختم ہونے والی تجارت، سعی ومحنت پرموقوف ہےاس سے کتراتے ہیں۔الكبير للطبراني رحمة الله عليه، ابن منده في غرائب شعبه، الحليه، شعب الايمان، الخطيب عن ابن مسعود رضي الله عنه

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کوموضوع احادیث میں شمار کیا ہے۔

۱۰۰۰......جس نے کتابِ اللہ کی پیروی کی اللہ عزوجل اسے قعرِ ضلالت سے نکال کرنورِ ہدایت سے نوازیں گے۔اورروزِ قیامت حساب کتاب کی شدت سے مأمون فرمائیں گے۔اور یہ اس لئے کہ فرمانِ باری ہے ﴿فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَ لَا يَشْقَى﴾ سوجس نے میری ہدایت کی اتباع کی، وہ گمراہ ہوگا اورنہ بدبخت۔الأوسط للطبراني رحمة الله عليه، بروايت ابن عباس رضي الله عنهما

۱۰۰۱......اے حذیفہ!تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم کتاب اللہ کوتھام لو، اس کوسیکھو، اوراس کے فرمودات پرعمل پیرا ہوجاؤ۔

شعب الايمان، بروايت حذيفه رضي الله عنه

صحابہ کی پیروی راہ نجات ہے

۱۰۰۲......خبردار!تم کواللہ کی کتاب مل چکی ہے، اب اس پرعمل کرنالازم ہوگیا ہے۔کسی کواس کے ترک کرنے کا کوئی عذر نہیں۔سواگرکوئی بات کتاب اللہ میں نظر نہ آئے تومیری سنت جاریہ کوپکڑو۔اوراگراس کے متعلق میری سنت نہ پاؤ توپھرمیرے اصحاب کے قول کولازم پکڑلو۔بے شک میرے اصحاب آسمان کے تاروں کی مانند ہیں، کسی کی راہ بھی تھام لوہدایت یاب ہوجاؤگے۔اورمیرے اصحاب کا اختلاف تمہارے لئے باعثِ رحمت ہے۔

بخاري ومسلم في المدخل، ابونصر السجزي في الابانه، الخطيب، ابن عساكر، الديلمي بروايت سليمان بن ابي كريمه عن جويبر عن الضحاك عن ابن عباس رضي الله عنهما

سلیمان اورجویبر دونوں راوی حدیث ضعیف ہیں۔اورابونصرالسجزی نے بھی اس حدیث کوغریب فرمایا ہے۔

۱۰۰۳......یہ کیسی تمہاری لکھی ہوئی تحریرات میرے پاس پہنچتی ہیں۔کیا کتاب اللہ کی موجودگی میں کسی اورکتاب کے لکھنے کی گنجائش ہے؟ قریب ہے کہ اللہ اپنی کتاب کی وجہ سے غضبناک ہوجائے۔عنقریب رات کے وقت اس پرنظرثانی فرمائیں گےتوکسی کسی ورق پریاکسی دل پرکوئی نقش باقی نہیں چھوڑیں گے، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کاارادہ فرمائیں گےاس کے دل میں ''لاالٰہ الااللّٰہ'' کوباقی رکھیں گے۔

طبراني في الاوسط بروايت ابن عمر رضي الله عنهما)

۱۰۰۴......اےلوگو!یہ کون سی ہےجس کوتم لکھ رہے ہو؟ کیا کتاب اللہ کے ہوتے ہوئے اورکتاب لکھنے کی ضرورت ہے۔ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کی وجہ سے غضبناک ہواورکسی کاغذ میں یاکسی ہاتھ میں کوئی چیز نہ چھوڑے، سب کوملیامیٹ کردے۔پوچھا گیایارسول اللہ!اس زمانہ میں مومن مرداورعورت کاکیاحال ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایاجس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کاارادہ فرمائے گاتواس کے دل میں لاالٰہ الااللّٰہ کوباقی رکھے گا۔

ابن عساكر بروايت ابن عمر رضي الله عنهما

۱۰۰۵......مجھ سے قرآن کے سوانہ لکھو۔سوجس نے قرآن کے سوالکھاہووہ اس کومحوکردے۔اوربنی اسرائیل سے مروی روایات کوروایت کرلیاکروتواس میں کوئی حرج نہیں ہے۔اورجس نے مجھ پرجھوٹ باندھاوہ اپناٹھکانہ جہنم میں بنالے۔مسند البزار. بروايت ابي هريره

۱۰۰۶......اہل کتاب سے کسی چیز کے متعلق سوال نہ کرو کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ تم سے صدق بیانی سے کام لیں گےتوتب بھی تم ان کو جھٹلاؤگے۔یاوہ تم سے غلط بیانی کریں گےتوشاید تم ان کوسچا جان لو......لہٰذاتم پرقرآن کوتھامنالازم ہے۔کیونکہ اس میں تم سے اگلےلوگوں کی خبریں ہیں اورتم سے بعدوالوں کی بھی خبریں ہیں، اورتمہارے باہمی جھگڑوں کے فیصلے ہیں۔ابن عساكر بروايت ابن مسعود

۱۰۰۷......اہل کتاب سے کسی چیز کی بابت سوال نہ کرو، وہ ہرگز تمہارے لئے ہدایت رساں نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ خود گمراہ ہو چکے ہیں۔لہذا ممکن ہے کہ تم کسی باطل بات پر ان کی تصدیق کرنے لگو یا کسی حق بات پر ان کو جھٹلانے لگو۔ اور مزید برآں جان رکھو! اگر موسیٰ علیہ السلام بھی تمہارے درمیان حیات ہوتے تو ان کو بھی میری اتباع کے سوا چارۂ کار نہ ہوتا۔

شعب الإیمان، الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه ابو نصر السجزی فی الابانة بروایت جابر

۱۰۰۸......اپنے دینی مسائل کے استفسار کے لئے اہلِ کتاب سے رجوع مت کرو، کیونکہ وہ خود بھی گمراہ ہو چکے ہیں اور تم سے اگلی اقوام کو بھی کھلی گمراہی کی راہ پر ڈال چکے ہیں۔ کرر، بروایت ابی اسلم الحمصی عن ابی مالک عن الزھری عن انس رضی الله عنه

دین میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں

۱۰۰۹......اے ابن خطّاب! کیا تم اس ملت میں حیران وشک زدہ ہو؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں یہ خالص اور صاف ستھری ملت تمہارے پاس لایا ہوں۔لہذا تم اہلِ کتاب سے کسی مسئلہ کے متعلق سوال مت کرو، ممکن ہے کہ وہ تم سے حق بیانی سے کام لیں مگر تم ان کی تکذیب میں مبتلا ہو جاؤ۔ یا وہ دروغ گوئی کریں مگر تم ان کی تصدیق کرنے لگو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر موسیٰ علیہ السلام بھی حیات ہوتے تو انکو بھی میری اتباع کے سوا کوئی ٹھکانہ نہ ہوتا۔ مسنداحمدابن ماجه بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

روایت بالا کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضور انور ﷺ کی خدمتِ عالیہ میں اہلِ کتاب کی کتاب کا ایک نسخہ لے کر حاضرِ خدمت ہوئے، جس کی وجہ آنحضرت ﷺ غضبناک ہو گئے اور آپ ﷺ نے مندرجہ بالا وعید ارشاد فرمائی۔

۱۰۱۰......تم بھی یونہی حیران وسرگرداں پھرو گے، جس طرح یہود ونصاریٰ حیران و پریشان ہوئے۔ حالانکہ میں ایسی خالص اور صاف ستھری ملت تمہارے پاس لایا ہوں کہ اگر موسیٰ علیہ السلام بھی تمہارے درمیان حیات ہوتے تو ان کو بھی میری اتباع کے سوا گنجائش نہ ہوتی۔

الصحیح لإبن حبان، بروایت ابن جابر رضی الله عنه

۱۰۱۱......قسم ہے اس ہستی کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے، اگر تمہارے درمیان موسیٰ علیہ السلام بھی آ موجود ہوں اور پھر تم مجھے چھوڑ کر ان کی پیروی کرنے لگو تو ضرور تم انتہائی دور کی گمراہی میں جا گرو گے۔ آگاہ رہو تم تمام امم میں سے میرے لئے منتخب کر دیئے گئے ہو اور میں تمام انبیاء میں سے تمہارے لئے منتخب کیا جا چکا ہوں۔

ابن سعد، مسنداحمد، الحاکم فی الکنی، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، شعب الإیمان، بروایت عبدالله بن ثابت الانصاری. الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابی الدرداء، شعب الإیمان بروایت عبدالله بن الحارث

۱۰۱۲......قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر موسیٰ علیہ السلام بھی تمہارے لئے رونما ہو جائیں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی اتباع کو تھام لو تو یقیناً تم سیدھی راہ سے بھٹک جاؤ گے۔ اور اگر موسیٰ علیہ السلام حیات ہوں اور وہ میری نبوت کو پالیں تو ضرور میری پیروی کریں۔

الدارمی بروایت جابر

۱۰۱۳......قسم ہے اس پروردگار کی، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تمہارے پاس یوسف صدیق علیہ السلام بھی آ جائیں، جبکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں اور پھر تم مجھے چھوڑ کر ان کی پیروی کرنے لگو تو بے شک گمراہی میں جا پڑو گے۔

المصنف لعبدالرزاق، شعب الإیمان، بروایت الزهری مرسلاً

۱۰۱۴......میری اتباع کر لو آباد ہو جاؤ گے۔، در ہجرت کر لو تو اپنی اولاد کو عظمت و بزرگی کے وارث کر دو گے۔

العسکری فی الامثال بروایت انس رضی الله عنه

اس میں عباس بن بکار ایک راوی ہے، جو ضعیف ہے۔

۱۰۱۴...... میری، تمہاری اور دیگر انبیاء کی مثال اس جماعت کی سی ہے...... جو چلتے چلتے ایک ایسے بے نشان جنگل میں جا پہنچی۔ کہ انہیں یہ بھی معلوم نہیں ہو پار ہا کہ اب تک قطع کی ہوئی مسافت زیادہ ہے یا باقی ماندہ۔ حتیٰ کہ وہ اسی سرگردانی میں تھک ہار چکے، زادِراہ ختم ہو چکی۔ آخر جنگل کے درمیان بے آسرا گر پڑے۔ اب انہیں اپنی ہلاکت کا کامل یقین ہو گیا ہے۔ اسی یاس وقنوط کی حالت میں ان پر ایک بہترین پوشاک زیب تن کئے شخص کا گذر ہوا جس کے سر سے پانی کے قطرات ٹپک رہے ہیں۔ اسے دیکھ کر اہلِ جماعت آپس میں کہنے لگے یہ شخص تازہ تازہ کسی شاداب وتر وتازہ جگہ سے آیا ہے، یہ سوچ کر وہ اس کی طرف گئے۔ اس خوش عیش نے اس جماعت سے دریافت کیا یہ تمہارا کیا ماجرا ہے؟ کہنے لگے! تم دیکھ رہے ہو ہم انتہائی لاغر وناتواں ہو چکے ہیں، ہمارا زادِ سفر ختم ہو چکا ہے۔ اور جنگل کے درمیان بے آسرا پڑے ہیں، ہمیں یہ تک نہیں معلوم کہ کتنا سفر طے کر چکے ہیں؟ اب تک قطع کی ہوئی مسافت زیادہ ہے یا باقی ماندہ؟ اس خوش پوشاک نے کہا کہ اگر میں تمہیں کسی بہتے چشمے اور سرسبز وشاداب باغ میں اتار دوں تو میرا کیا صلہ ہوگا؟ اہلِ جماعت نے کہا ہم تمہیں منہ مانگا دیں گے۔ خوش عیش بھلا کیا تم مجھے اس بات کا عہد و پیمان دیتے ہو کہ میری نافرمانی نہ کرو گے؟ اہلِ جماعت نے اس شخص کو کامل یقین دلایا کہ وہ اس کی کسی حکم میں نافرمانی نہ کریں گے۔ آخر اس بھلے شخص نے ان کو شاداب باغات اور جاری چشموں کی جگہ پہنچا دیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد وہ نیک شخص بولا اب اٹھو اور ان باغات سے بڑھ کر عمدہ وشاداب باغات اور اس پانی سے بہتر پانی کی طرف چلو! اس پر قوم کے سر برآوردہ اشخاص بولے: یہی ہمارے لئے کافی ہے، ہم تو قریب تھا کہ اس پر بھی قادر نہ ہوتے۔ لیکن دوسرے کچھ لوگ بولے: کیا تم نے پہلے اس شخص سے قول وقرار نہ کئے تھے! کہ ہم تیری اطاعت سے منہ نہ موڑیں گے، اب اس کی پاسداری کیوں نہیں کرتے؟ اس نے پہلی بار تم سے سچ بولا تھا اور ضرور یہ دوسری بات بھی پہلی کی طرح سچی ہوگی...... لہٰذا وہ اس خیر خواہ کے ساتھ چل دیئے۔ اور اس نے انہیں پہلی سے بھی بدرجہا بہتر جگہ پر جا اتارا وہاں پانی کے میٹھے چشمے بہہ رہے تھے، اور سرسبز وشادابی اپنے عروج پر تھی۔ اور پچھلے جن لوگوں نے اس کی اطاعت سے سرتابی کی تھی، ان پر دشمن نے راتوں رات آکر یلغار کی...... حتیٰ کہ ان کی صبح اس حالت میں ہوئی کہ کچھ تہ تیغ ہو گئے اور بقیہ اسیر ہو گئے۔

الامثال للرامهرمزي، ابن عساكر برواية ابن المبارك. قال بلغنا عن الحسن. وقال ابن عساكر هذا مرسل وفيه انقطاع برواية ابن المبارك والحسن

۱۰۱۶...... میرے پاس گزشتہ رات دو فرشتے آئے، ایک میرے سرہانے اور دوسرا پائینتی بیٹھ گیا۔ ایک نے دوسرے سے کہا: اس کی اور اس کی امت کی کوئی مثال بیان کرو! دوسرا گویا ہوا: اس کی اور اس کی امت کی مثال اس مسافر قوم کی سی ہے، جو چلتے چلتے ایک بے آب وگیاہ جنگل کے سرے پر جا پہنچی...... لیکن ان کے ساتھ زادِراہ نہیں ہے، جس سے جنگل کو قطع کر سکیں یا واپس اپنے مستقر پر پہنچ سکیں۔ اسی پیچ وتاب میں تھے کہ ایک سنورے بالوں والا، یمنی چادر میں ملبوس شخص کا ان پر گزر ہوا۔ اور ان کی حالت زار پر رحم کھاتے ہوئے ان سے کہنے لگا: آؤ میں تم کو شاداب باغیچوں اور جاری پانی کے حوضوں پر اتار دوں۔ وہ چل دیئے۔ اور اس سرسبز مقام پر عیش وعشرت کے ساتھ کھاتے پیتے خوب فربہ ہو گئے۔ پھر اس ہمدرد نے ان کو دوبارہ کہا: کیا میں تمہارے پاس تمہاری سابقہ پریشانی اور پراگندہ ہیئت میں نہیں آیا تھا اور تم سے صدق بیانی سے کام لیا تھا؟ وہ بیک آواز بولے بے شک۔ اس پر اس شخص نے کہا تو آؤ اب! تمہارے آگے اس بھی کہیں زیادہ سرسبز عمدہ زمین اور بہتے چشمے ہیں۔ سو میری اتباع کرو۔ ایک جماعت نے کہا: بے شک یہ سچ گو انسان ہے، خدا کی قسم ہم اس کی ضرور پیروی کریں گے۔ دوسری جماعت انجام سے بے خبر بولی ہم تو اسی پر خوش ہیں، اور یہیں قیام کریں گے۔ المستدرک للحاکم، برواية سمرة

۱۰۱۷...... کیا میں تم کو اپنی اور پروردگار کے فرشتوں کی سرگذشت نہ سناؤں جو آج رات میرے ساتھ بیتی ہے۔ وہ میرے پاس آئے اور مجھ پر چھا گئے، میرے سرہانے، پائینتی، اور دائیں بائیں بیٹھ گئے۔ اور کہنے لگے! اے محمد ﷺ تیری آنکھ سوتی رہے مگر دل نہ سوئے۔ اور تیرا دل وہی کرے جو ہم کہیں۔ پھر ایک نے کہا! محمد ﷺ کے لئے کوئی مثال بیان کرو، دوسرے نے کہا: ان کی مثال اس شخص کی سی ہے، جس نے ایک گھر بنایا۔ اور ایک پیغام رساں کو بھیجا کہ جا کر لوگوں کو بلا لائے۔ پس جس نے داعی کی پکار پر لبیک کہا...... وہ گھر میں داخل ہو گیا اور وہاں کی دعوت میں شریک ہوا۔ اور جس نے داعی کی پکار پر توجہ نہ دی وہ گھر میں داخل نہ ہو سکا اور نہ شریک دعوت ہو سکا۔ اور سردار بھی اس پر غضبناک

ہوا۔ سوجان لو! سردار تو اللہ ہے۔ محمد داعی ہے۔ جس نے محمد کی دعوت پر لبیک کہا جنت میں داخل ہو گیا اور وہاں کی مرغوبات سے تناول کیا۔ اور جس نے محمد کی دعوت کو قبول نہ کیا وہ جنت میں داخل ہو سکا نہ وہاں کی نعمتوں سے متمتع ہو سکا۔

التاریخ للحاکم، الدیلمی بروایت عبدالرحمن بن سمرۃ

۱۰۱۸..... میں بیداری و خواب کی حالت کے درمیان تھا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے ایک دوسرے سے مخاطب ہوا کہ اس کی کوئی مثال بیان کرو..... تو دوسرے نے جواب دیا: ایک سردار نے گھر بنایا، اور دعوت کا اہتمام کیا۔ پھر کسی منادی کو بھیجا کہ لوگوں کو بلالائے۔ سو سردار اللہ ہے، گھر جنت ہے، دعوت اسلام ہے اور داعی محمد ﷺ ہیں۔ الامثال للرامھرمزی، بروایت جویبر عن الضحاک وغیرہ

۱۰۱۹..... مجھے کہا گیا: آپ کی آنکھ سوتی رہے، دل جاگتا رہے اور کان سنتے رہیں۔ پس میری آنکھ سوگئی، میرا دل جاگتا رہا اور میرے کان سنتے رہے۔ پھر کہا گیا: ایک سردار نے گھر بنایا پھر دسترخوان کا اہتمام کیا اور ایک پیغام رساں کو بھیجا، سو جس نے داعی کی پکار پر لبیک کہا گھر میں داخل ہو گیا اور وہاں کے دسترخوان سے کھایا اور جس نے داعی کے بلاوے کا لحاظ نہ کیا وہ گھر میں داخل ہو سکا اور نہ وہاں کی دعوت کھا سکا۔ اور سردار بھی اس پر ناراض ہوا۔ پس اللہ سردار ہے۔ اسلام گھر ہے۔ جنت دسترخوان ہے۔ داعی محمد ﷺ ہیں۔

ابن جریر بروایت ابی قلابہ، مرسلاً الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، عن ابی قلابہ عن عطیہ عن ربیعہ الجرشی

۱۰۲۰..... مجھے کہا گیا! اے محمد آپ کی آنکھ سوتی رہے۔ آپ کے کان سنتے رہیں۔ لیکن دل آپ کا بیدار رہے۔ پس میری آنکھ سوگئی۔ میرا دل بیدار رہا۔ اور میرے کان سنتے رہے۔ ابن سعد بروایت ابی بکر بن عبداللہ بن ابی مریم، مرسلاً

۱۰۲۱..... ایک سردار نے گھر بنایا اور دعوت کا اہتمام کیا پھر ایک قاصد کو بھیجا۔ سو سردار تو جبّار عزوجل کی ذات ہے۔ دعوت قرآن ہے۔ گھر جنت ہے۔ قاصد میں ہوں۔ اور قرآن میں میرا نام محمد ہے۔ انجیل میں احمد ہے۔ توراۃ میں احید ہے۔ اور احید میرا نام اس وجہ سے ہے کہ میں اپنی امت کو جہنم سے چھٹکارا دلاؤں گا۔ پس تم عرب کے ساتھ اپنے دل کی گہرائیوں سے محبت رکھو۔

ابن عدی، ابن عساکر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

اس میں ایک راوی اسحاق بن بشر متروک ہے۔ لہٰذا حدیث ضعیف ہے۔

اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانے والا

۱۰۲۲..... اے لوگو! کیا تمہیں علم ہے کہ میری اور تمہاری کیا مثال ہے؟ سو میری اور تمہاری مثال اس قوم کی سی ہے، جسے کسی آنے والے دشمن کا خوف ہو۔ جسکی وجہ سے انہوں نے ایک آدمی کو دشمن کی خبر لانے کے لئے بھیجا۔ ابھی قوم اسی پریشان کن حالت میں تھی کہ اس قاصد نے دشمن کو دیکھ لیا اور اپنی قوم کو ڈرانے کے لئے متوجہ ہوا، لیکن قاصد کو یہ خطرہ دامن گیر ہوا کہ کہیں اس کے اطلاع دینے سے قبل ہی دشمن میری قوم پر حملہ نہ کر بیٹھے، اس خطرہ کے پیش نظر قاصد نے دور ہی سے کپڑے کو زور زور سے ہلانا اور چلّانا شروع کر دیا! اے لوگو! تم گھیر لئے گئے..... اے لوگو! تم گھیر لئے گئے..... اے لوگو! تم گھیر لئے گئے۔ مسند احمد، الرویانی، السنن لسعید، بروایت عبداللہ بن یزید

۱۰۲۳..... میں تمہیں تین باتوں کا حکم کرتا ہوں۔ اور تین باتوں سے منع کرتا ہوں۔ ایک تو حکم کرتا ہوں کہ: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور یہ کہ فرماں برداری کا دامن عین مضبوطی سے تھامے رہو..... حتیٰ کہ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے فیصلہ کن امر آپہنچے اور تم اسی حالت پر کاربند ملو۔ اور تیسری بات یہ کہ ان صاحب اقتدار حاکموں سے خیر خواہی رکھو جو تمہیں اللہ کے اوامر کا حکم دیں۔ اور تمہیں لایعنی بحث ومباحثہ، کثرت سوال، اور اضاعۃ مال سے منع کرتا ہوں۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عمر ابن مالک الانصاری

۱۰۲۴..... اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تین باتوں میں راضی ہوا اور تین باتوں میں ناراض ہوا۔ تمہارے لئے راضی ہوا کہ تم اس کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کوئی ساجھی قرار نہ دو، اور یہ کہ سب مل کر اس کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہو اور آپس میں ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو جاؤ، اور اللہ نے جن بندوں کو تم

پر ولایت عطا کی ہے...... ان کی سنو اور اطاعت کرو۔ اور تمہارے لئے ناپسند کیا، بحث و تمحیص کو، کثرتِ سوال کو، مال کے ضائع کرنے کو۔

البغوی بروایت ابن جعدیه

۱۰۲۵...... دو کی جماعت تنہا شخص سے، تین کی دو سے، چار کی تین سے بہتر ہے۔ پس جماعت کو تھامے رہو، کیونکہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ میری تمام امت کو ہدایت کے سوا کسی بات پر جمع نہیں فرماتے۔ اور یاد رکھو! حق سے دور ہر شخص جہنم میں گرنے والا ہے۔

ابن عساکر عن البحتری ابن عبید عن ابیه عن ابی هریرة

۱۰۲۶...... شیطان انسان کے لئے بھیڑیا ہے، جس طرح بیڑیا ادھر ادھر بدکی ہوئی تنہا بکری کو دبوچ لیتا ہے، شیطان بھی جماعت سے برگشتہ شخص کو یونہی اپنے جال میں پھانس لیتا ہے۔ لہٰذا ٹکڑیوں میں بٹنے سے کلّی اجتناب کرو۔ اور جماعت اور عامۃ الناس کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور اللہ کے گھر مسجد کو لازم پکڑلو۔ المصنف لعبدالرزاق، مسنداحمد، بروایت معاذ

۱۰۲۷...... جس طرح بھڑیا بکری کا دشمن ہے، اسی طرح شیطان انسان کے لئے بھیڑیا ہے۔ اور اپنے ریوڑ سے جدا ہونے والی، بھٹکی ہوئی بکری کو بھیڑیا پکڑ لیتا ہے۔ پس تم بھی جماعت کو اور اس سے الفت رکھنے کو، عام الناس کو اور مساجد کو لازم پکڑلو۔ اور گروہوں میں منتشر ہو جانے سے بچو۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، السجزی فی الابانه بروایت معاذ

۱۰۲۸...... اے لوگو! جماعت کو مضبوطی سے تھام لو۔ اور فرقہ بازی سے اجتناب کرو۔ مسند احمد، بروایت رجل

۱۰۲۹...... میری امت گمراہی پر ہرگز کبھی جمع نہیں ہوسکتی۔ سو تم لوگ اجتماعیت قائم کئے رکھو۔ اور بے شک اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۱۰۳۰...... پروردگار عز وجل میری امت کا مسئلہ کبھی گمراہی پر جمع نہ فرمائیں گے۔ پس سوادِ اعظم بڑی جماعت کی اتباع کرو۔ اللہ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے۔ جو تنہا ہوا تنہا ہی جہنم کی نذر کیا جائے گا۔

الحکیم ابن جریر، المستدرک للحاکم، بروایت ابن عمر رضی الله عنهما المستدرک للحاکم ابن عباس رضی الله عنهما

۱۰۳۱...... اللہ کا دستِ نصرت جماعت پر ہے۔ اور جماعت سے کٹ جانے والوں کو شیطان ایڑ مارتا رہتا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت عرفجه

مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا

۱۰۳۲...... اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔ اور جب کوئی شخص جماعت سے کٹ جاتا ہے تو شیطان اس کو اچک لیتا ہے، جس طرح بھیڑیا ریوڑ سے بھاگی ہوئی بکری کو اچک لیتا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، ابن قانع، الدار قطنی، فی الافراد، المعرفة لابی نعیم بروایت اسامه بن شریک

۱۰۳۳...... جس کو خواہش ہو کہ وسطِ جنت میں گھر بنائے اس کو لازم ہے کہ جماعت کو مضبوطی سے تھامے رہے۔ اور بے شک شیطان تنہا شخص کے ہمراہ ہوتا ہے، اور دو سے دور بھاگتا ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه، بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۱۰۳۴...... جس نے جماعت کے ساتھ وابستگی رکھتے ہوئے کوئی نیک عمل کیا، اللہ اس کو قبول فرمائیں گے اور کوئی لغزش بھی صادر ہوئی تو اس کو درگذر فرمادیں گے۔ اور جو تفرقہ بازی کا خواہشمند ہوا، پھر کوئی نیک عمل انجام دیا، اللہ اس کو قبول نہ فرمائیں گے۔ اور اگر وہ کسی غلطی کا مرتکب ہوا، تب تو اس کو چاہئے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ منتخب کرلے۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۱۰۳۵...... جو شخص جماعت سے بالشت بھر بھی نکلا، اس نے اسلام کا قلادہ اپنی گردن سے نکال دیا...... حتیٰ کہ وہ واپس جماعت میں آجائے۔ اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس پر کوئی امیرِ جماعت نہ تھا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ المستدرک للحاکم، بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۱۰۳۶...... جس نے عصائے اسلام کو توڑ ڈالا، جبکہ تمام مسلمان باہم مجتمع تھے، تو بلاشبہ اس نے اسلام کی مالا اپنی گردن سے اتار پھینکی۔

الامثال للرامهرمزی، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، المتفق اوالمفترق للخطیب بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۱۰۳۷...... جو بالشت بھر بھی مسلمانوں سے علیحدہ ہوا، یقیناً اس نے اسلام کا طوق اپنی گردن سے نکال پھینکا۔ اور جس کی موت اس حال میں آئی کہ اس پر امام کا ہاتھ نہ تھا تو بے شک اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔ اور جو کسی اندھے گمراہی کے جھنڈے تلے عصبیت کی دعوت دیتا ہوا یا عصبیت کی نصرت کرتا ہوا مرا تو بے شک جاہلیت کی موت مرا۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۱۰۳۸...... جو مسلمانوں کی جماعت سے بالشت بھر جدا ہوا، اس نے اسلام کا طوق اپنی گردن سے نکال دیا۔ اور اپنے جھنڈے کو جدا کرنے والے قیامت کے روز ان جھنڈوں کو اپنے پسِ پشت نصب کئے ہوں گے۔ اور جو شخص اس حال میں مرا کہ امام جماعت کی سرپرستی میں نہ تھا تو وہ بلاشبہ جاہلیت کی موت مرا۔ المستدرک للحاکم، بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۱۰۳۹...... جو مسلمان جماعت سے ایک بالشت بھی کٹ گیا، جہنم میں داخل ہوگیا۔ المستدرک للحاکم، بروایت معاویه رضی الله عنه

۱۰۴۰...... جس شخص نے امت سے علیحدگی اختیار کی، یا ہجرت کے بعد اعرابیت اختیار کرتے ہوئے جاہلیت میں آ گیا، تو اب اس کے پاس نجات کے لئے کوئی حجت نہ رہی۔ المستدرک للحاکم، بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۱۰۴۱...... جو جماعت سے جدا ہوا اور امارتِ اسلامی کی اہانت کی، وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ کے ہاں اس کی کوئی وقعت نہ ہوگی اور انتہائی پست مرتبہ ہوگا۔ مسند احمد، المستدرک للحاکم، حذیفه رضی الله عنه

۱۰۴۲...... جو آدمی بالشت برابر جماعت سے منحرف ہوا وہ یقیناً اسلام ہی کو چھوڑ بیٹھا۔ النسائی، بروایت حذیفه

۱۰۴۳...... جس نے جماعت سے علیحدگی اختیار کی وہ اپنے چہرہ کے بل جہنم میں گرے گا، اس لئے کہ فرمانِ باری ہے:

امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء ویجعلکم خلفاء الارض

کون ہے جو مضطر حال کو جواب دیتا ہے جب وہ اس کو پکارتا ہے؟ اور وہ اس کی پریشانی کو دور کرتا ہے۔ اور تم کو زمین کی خلافت سونپتا ہے۔ پس خلافت من جانب اللہ ہے، اگر بھلی ہے تو وہ اس کو بھی لے جائے گا، اور اگر بری ہے تو اس کا مؤاخذہ کرے گا۔ سو تم پر اللہ کے حکم کے مطابق اطاعت واجب ہے۔ الخطیب، بروایت سعد بن عبادة

۱۰۴۴...... جو جماعت سے کنارہ کش ہو جائے اس کو قتل کر ڈالو۔ الخطیب بروایت ابن مسعود

۱۰۴۵...... جس نے میری امت میں تفرقہ ڈالا درانحالیکہ وہ سب باہم مجتمع تھے، تو اس کی گردن اڑا دو خواہ وہ شخص جو بھی ہو۔

ابن ابی شیبه، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت اسامةبن شریک

۱۰۴۶...... جو شخص خلافت پر جھگڑا کرے اس کو قتل کر ڈالو خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ الدیلمی بروایت ابی ذر رضی الله عنه

۱۰۴۷...... جس کو میری حدیث پہنچی پھر اس نے اس کی تکذیب کی تو درحقیقت اس نے تین کی تکذیب کی، اللہ کی، اس کے رسول کی، اور حدیث بیان کرنے والے کی۔ الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه ابن عساکر بروایت جابر رضی الله عنه

۱۰۴۸...... جس نے دین میں اپنے خیال سے حرف زنی کی، اس نے مجھ پر تہمت عائد کی۔ الدیلمی بروایت انس

۱۰۴۹...... دین میں قیاس آرائی مت کرو، کیونکہ دین میں قیاس کو دخل نہیں۔ اور سب سے پہلے قیاس کرنے والا شخص ابلیس تھا۔

الدیلمی بروایت علی رضی الله عنه

اس سے اس قیاس کی مذمت مقصود نہیں جو مجتہدین امت کرتے آئے ہیں۔ کیونکہ وہ درحقیقت قرآن وحدیث کے مخفی احکام سے پردہ اٹھانے کا نام ہے۔ اور شیطان نے قیاس اس طرح کیا کہ آدم کی اصل مٹی ہے اور میں آگ سے پیدا کردہ ہوں، اور مٹی کی فطرت پستی ہے اور آگ کی فطرت اوپر اٹھنا ہے۔ تو بھلا ایک عالی وبلند چیز مشت خاک کو کیوں سجدہ کرے؟

۱۰۵۰...... جس نے میری حدیث میں قیاس بازی سے کام لیا اس نے مجھ پر تہمت لگائی۔ الدیلمی بروایت انس رضی الله عنه

۱۰۵۱......جس نے اپنی رائے سے دین میں کلام کیا، اس نے دین میں مجھکو تہمت زدہ کیا۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۵۲......بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت کے مزید دو فرقے زیادہ ہوں گے۔ اور سب سے زیادہ مضرت رساں فرقہ، دین میں اپنی رائے سے حرف زنی کرنے والا ہوگا۔ وہ اللہ کی حرام کردہ اشیاء کو حلال قرار دیں گے۔ اور اللہ کی حلال کردہ اشیاء کو حرام بتلائیں گے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الکامل لابن عدی رحمۃ اللہ علیہ، الحلیہ، کرر، بروایت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

۱۰۵۳......بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے۔ ستر فرقے قعرِ ہلاکت میں پڑے، صرف ایک فرقہ نجات یافتہ تھا۔ اور میری امت بہتر فرقوں میں منتشر ہوجائے گی، صرف ایک فرقہ نجات پائے گا۔ استفسار کیا گیا یارسول اللہ وہ فرقہ کونسا ہے؟ فرمایا! جماعت، جماعت۔

مسند احمد بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۵۴......اہل کتاب نے اپنے دین میں بہتر فرقے بنالئے تھے اور یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، سب جہنم میں جائیں گے، سوائے ایک فرقہ کے۔ اور وہ جماعت ہے۔ اور میری امت میں سے ایسے فرقے نکلیں گے، کہ ہوائے نفسانی وخواہشات ان کی رگ وپے میں اس طرح سرایت کرجائے گی، جس طرح کسی کو کوئی پاگل کتا کاٹ لے۔ پس یہ بیماری ان کی رگ رگ اور ہر ہر جوڑ میں داخل ہوجائے گی۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، بروایت معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۵......بنی اسرائیل اکہتر ملتوں میں بٹ گئے تھے۔ اور بے شک گردشِ لیل ونہار اسی طرح جاری وساری رہے گی......حتیٰ کہ میری امت بھی اسی طرح پارہ پارہ نہ ہوجائے۔ اور ان میں سے ہر فرقہ جہنم رسید ہوگا سوائے ایک کے اور وہ جماعت ہے۔

عبد بن حمید بروایت سعد بن وقاص

۱۰۵۶......میری امت ستر سے زائد فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ان میں امت کے لئے سب سے زیادہ ضرر رساں فرقہ وہ ہوگا جو اپنی رائے سے مسائل کو قیاس کریں گے، پس حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار دیں گے۔ ابن عساکر، بروایت عوف بن مالک

۱۰۵۷......میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی۔ سوائے ایک کے سب جہنم میں جائیں گی، اور وہ ایک جماعت وہ ہے جس پر آج میں اور میرے اصحاب کاربند ہیں۔ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸......میری امت تہتر فرقوں میں منقسم ہوجائے گی، سب سے زیادہ فتنہ انگیز فرقہ وہ ہوگا جو دین کے مسائل اپنی رائے سے حل کریں گے۔ پس حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار دیں گے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ　بروایت عوف بن مالک

۱۰۵۹......جبرئیل علیہ السلام تمہارے پاس تشریف لائے ہیں اور تمہارے دین کی حفاظت کی تجدید کر رہے ہیں، یقیناً تم لوگ اپنے پیش رووں کے نقشِ قدم پر اس طرح ہو بہو چلو گے، جس طرح جوتا جوتے کے کلیۃً ہم مثل ہوتا ہے۔ اور عین انہی کی طرح ہو جاؤ گے۔ جس طرح بالشت بالشت کے بازو بازو کے اور ہاتھ ہاتھ کے بالکل ہم مثل ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ اگر وہ کسی گوہ کے بل میں داخل ہوئے تھے تو ضرور تم بھی گوہ کے بل میں داخل ہوگے۔ آگاہ رہو قوم بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام کی نبوت میں ستر فرقوں میں بٹ گئی تھی۔ تمام گمراہی پر جمع تھے، سوائے ایک فرقہ کے اور وہ اسلام اور اس کی جماعت تھی۔ پھر تم بھی بہتر فرقوں میں بٹ جاؤ گے اور سوائے ایک کے تمام گمراہی کے رستہ پر ہوں گے۔ اور وہ ایک ناجی فرقہ اسلام اور اس کی جماعت ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، بروایت کثیر بن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ

۱۰۶۰......میری امت پر بھی وہ تمام حالات گذریں گے، جو بنی اسرائیل پر گزرے، اس طرح ہم مثل ہوں گے جس طرح جوتا جوتے کے ہم مثل ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ اگر ان کے کسی شخص نے علانیہ اپنی ماں سے بدکاری کی تو تم میں سے بھی ضرور ایسا کوئی شخص پیدا ہوگا جو ایسی حرکت کرے گا۔ بے شک بنی اسرائیل بہتر ٹکڑوں میں منقسم ہوگئے تھے، اور عنقریب میری امت تہتر ٹکڑوں میں منقسم ہوجائے گی۔ سب جہنم کا ایندھن بنیں گے، سوائے ایک کے۔ استفسار کیا گیا وہ ایک کونسا فرقہ ہے؟ فرمایا: وہ جس پر میں اور میرے اصحاب کاربند ہیں۔

المستدرک للحاکم، ابن عساکر بروایت ابن عمرو

۱۰۶۱.....ضرور تم پچھلے لوگوں کی راہ اختیار کرو گے۔بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام پر ستر فرقوں میں بٹ گئے تھے۔اور تمام گمراہ ہوئے سوائے ایک فرقہ کے اور وہ ایک فرقہ اسلام اور اس کی جماعت ہے۔پھر یہ بنی اسرائیل عیسیٰ مسیح علیہ السلام پر اکہتر فرقوں میں بٹ گئے۔اور سوائے ایک کے تمام گمراہی کی راہ لگے،اور وہ ایک فرقہ علقہ اسلام اور اس کی جماعت ہے۔اور یقیناً تم بہتر فرقوں میں منتشر ہو جاؤ گے،اور سوائے ایک کے تمام گمراہ ہوں گے۔اور وہ ایک فرقہ اسلام اور اس کی جماعت ہے۔

المستدرک للحاکم، بروایت کثیر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو بن عوف عن ابیہ عن جدہ

۱۰۶۲.....میں تمہیں ایک روشن اور صاف ملت پر چھوڑ رہا ہوں،اس کی رات بھی اس کے دن کی مانند روشن ہے۔میرے بعد اس سے کوئی منحرف نہ ہوگا سوائے تباہ و برباد ہونے والے کے۔اور جو میرے بعد بھی حیات رہا وہ عنقریب بہت سے اختلافات دیکھے گا۔پس ایسے وقت تم کو جو میری سنن معلوم ہوں ان کو اور خلفاء راشدین کی سنن کو مضبوطی سے تھام لینا۔اور امیر کی سمع وطاعت کو اپنا شعار بنانا خواہ وہ امیر سیاہ فام حبشی غلام کیوں نہ ہو،ان باتوں کو اپنی کیچلیوں سے پکڑلو۔بے شک مؤمن نکیل پڑے اونٹ کی مانند ہے اس کو جہاں ہانکا جائے وہ چل پڑے۔

مسنداحمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت العرباض

۱۰۶۳.....اے گروہِ قریش!میرے بعد تم اس خلافت کے والی بنائے جاؤ گے،سو تم اسلام کے سوا کسی حالت پر اپنی جان نہ دینا۔اور تمام آپس میں ایک ہو کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہنا۔اور ٹکڑوں ٹکڑوں میں نہ بٹ جانا اور دیکھو!ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو باہم انتشار کا شکار ہو چلے.....حالانکہ ان کے پاس پہلے واضح نشانیاں بھی آچکی تھیں۔اور ان کو اسی بات کا پابند کیا گیا تھا کہ وہ خالص ایک اللہ کی پرستش کریں گے، ہر طرف سے کٹ کر اسی کے لئے دین کو خالص کریں گے،نماز قائم کریں گے،اور زکوٰۃ ادا کرتے رہیں گے۔اور یہی دین مستقیم ہے۔اے جماعتِ قریش!میرے اصحاب اور ان کی اولاد سے میرے رشتے ناطے کا خیال رکھنا،انصار اور آلِ انصار پر اللہ رحم فرمائے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ، بروایت کثیر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو بن عوف عن ابیہ عن جدہ

۱۰۶۴.....میں تم سے عہد و پیمان لیتا ہوں کہ نماز قائم کرتے رہنا، زکوٰۃ کی ادائیگی کرتے رہنا۔بیت الحرام کا حج کرتے رہنا۔رمضان کے روزے رکھنا،اور اس ماہ مقدس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔اور یاد رکھو!کہ مسلمان اور ذمی شخص کے خون و مال کی حرمت قائم رکھنا،اِلّا یہ کہ کسی حق کی وجہ سے اس کو جائز رکھا جائے۔اور اللہ کی اطاعت کرتے رہنا۔

شعب الإیمان، بروایت قرۃبن دعموص

۱۰۶۵.....میں تم کو تاکید کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔میری اور ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت کو لازم پکڑلو۔اور انتہائی مضبوطی سے ان کو تھام لو۔اور اگر کسی حبشی غلام کو بھی تم پر امارت دی جائے.....اس کی بھی سنو اور اطاعت کرو۔بے شک ہر بدعت گمراہی ہے۔

البغوی من طریق سعیدبن خیثم بروایت شیخ من اھل الشام

۱۰۶۶.....آج تم ایک دین برحق پر قائم ہو اور دیکھو!میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دیگر امتوں پر فخر کناں ہوں گا۔پس میرے بعد اس دین سے منہ موڑ کر الٹے پاؤں نہ پھر جانا۔مسند احمد، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷.....تم امتِ مرحومہ و مغفورہ ہو،سو ثابت قدم رہو!اور خلافت اسلام سے وابستہ رہو۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت مالک الأشعری

۱۰۶۸.....روزِ قیامت تم میں مجھ سے قریب ترین وہ شخص ہوگا،جو دنیا سے اسی حالت میں کوچ کر جائے۔جس حالت میں میں اس کو چھوڑ کر گیا تھا۔

مسنداحمد، ابن سعد، ہناد، الحلیہ، بخاری ومسلم، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۹.....آج کے روز تم اپنے پروردگار کی واضح دلیل پر قائم ہو۔امر بالمعروف نہی عن المنکر کر رہے ہو۔اور راہِ خدا میں جہاد بھی کر رہے ہو.....پھر عنقریب تم میں دو نشے سرایت کر جائیں گے۔عیش و عشرت کا نشہ اور جہالت کا نشہ۔اور عنقریب تم ان حالات کی طرف منتقل ہو جاؤ گے۔دنیا کی محبت تمہارے اندر گھر کر جائے گی۔پس جب یہ صورتِ حال پیدا ہو جائے تو تم امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو چھوڑ بیٹھو گے۔اور راہِ خدا میں جہاد بھی

تم سے چھوٹ جائے گا۔ایسے دن اپنے ظاہر وباطن میں کتاب وسنت کوتھامنے والے سابقین اولین کا مرتبہ پائیں گے۔

الحکیم عن الصلت بن طریف عن شیخ من اھل المداین

۱۰۷۰..... آج کے روز تم اپنے پروردگار کی واضح دلیل پر قائم ہو۔امر بالمعروف نہی عن المنکر کررہے ہو۔اورراہ خدامیں جہاد بھی کررہے ہو.....پھرعنقریب تم میں دونشے سرایت کرجائیں گے۔جہالت کانشہ،اوردنیاوی زندگی کی محبت کانشہ۔اورعن قریب تمہاری یہ دینی حالت بدل جائے گی۔پھرتم امر بالمعروف ونہی عن المنکر کوچھوڑ بیٹھوگے۔اورراہ خدامیں جہاد بھی تم سے چھوٹ جائے گا،اس دن کتاب اللہ اورسنت رسول اللہ پرقائم لوگوں کے لئے پچاس صدیقوں کااجرہوگا۔صحابہ کرام نے استفسارکیا!یارسول اللہ وہ پچاس صدیق ہم میں سے یاان میں سے ؟فرمایانہیں بلکہ تم میں سے۔الحلیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ۔الحلیہ بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۱..... میری امت کے فتنہ وفساد میں مبتلا ہونے کے وقت جومیری سنت کوتھامے رکھے گا،وہ شہید کااجرپائے گا۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الحلیہ، بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۲..... جس نے دنیامیں اللہ کے سلطان کااکرام کیا،قیامت کے روزاللہ اس کااکرام فرمائیں گے۔اورجس نے دنیامیں سلطان الٰہی کی توہین کی اللہ قیامت کے روزاس کوذلیل فرمائیں گے۔

مسنداحمد، التاریخ للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، الرویانی الکبیرللطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۳..... جس نے روئے زمین پرسلطان الٰہی کی اہانت کی اللہ اس کی تذلیل فرمائیں گے۔اورجس نے روئے زمین پراللہ کے سلطان کی توقیروعزت کی اللہ اس کااکرام فرمائیں گے۔الکبیرللطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

۱۰۷۴..... جوسلطان الٰہی کی طرف اس مذموم ارادے سے چلے کہ اس کوذلیل کرے گا،اللہ قیامت کے روزاس عذاب سے اس کوذلیل فرمائے گاجواس کے لئے ذخیرہ کررکھاہے۔السجزی فی الابانہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنھما

۱۰۷۵..... سب سے اول فرقہ جوروئے زمین پرسلطان کی اہانت کی غرض سے چلے گا،اللہ اس کوقیامت سے قبل ہی قعرِ مذلت میں ڈال دیں گے۔الدیلمی بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

اتباع سنت دخول جنت کا سبب ہے

۱۰۷۶..... اس پروردگار کی قسم!جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے.....تم سب جنت میں داخل ہوگے،سوائے اس شخص کے جس نے انکارکیااوراللہ کی اطاعت سے بدکے ہوئے اونٹ کی طرح نکل گیا۔پوچھاگیایارسول اللہ جنت میں داخل ہونے سے کس کوانکارہوگا؟ فرمایا:جس نے میری اطاعت کی جنت میں داخل ہوا،اورجس نے نافرمانی کی درحقیقت اس نے انکارکیا۔بمطابق اوسط للطبرانی کے وہ جہنم میں داخل ہوا۔الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الصحیح لابن حبان، بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۰۷۷..... اپنے اہل ملت کی تکفیرنہ کرو.....خواہ وہ کبائرکے مرتکب ہوں!اورہرامام کی اقتداء میں نمازپڑھو۔اورہرمیت پرنمازپڑھو۔اورہرامیر کے ماتحت جہادکرو۔ابن عمثلیق فی جزئہ، ابن النجاربروایت واثلۃ

۱۰۷۸..... کسی اہل قبلہ کومحض کسی گناہ کی وجہ سے کافرنہ کہو.....خواہ وہ کبائرکے مرتکب ہوں،اورہرامام کی اقتداء میں نمازپڑھو،اورہرامیر کے ماتحت جہادکرو۔الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت، عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۰۷۹..... اللہ رحم فرمائے اس شخص پرجواہل قبلہ کے متعلق حرف زنی کرنے سے اپنی زبان کوروک لے۔الایہ کہ اپنی مقدوربھرسعی کے موافق عمدہ طریق سے کلام کرے۔ابن ابی الدنیا فی الصمت،، بروایت ھشام بن عروۃ، معضلاً

ہدایا قبول کرنے کی شرط

۱۰۸۰..... ہدایا وعطایا وصول کرتے رہو، جب تک کہ وہ عطایا ہی رہیں، مگر جب وہ دین کے معاملہ میں رشوت بن جائیں تو ہاتھ روک لو۔ اور فقر وفاقہ اس سلسلہ میں رکاوٹ ثابت نہ ہوں۔ آگاہ رہو! کہ عنقریب کتاب اور امام جدا ہو جائیں گے مگر تم کتاب کو نہ چھوڑنا۔ خبر دار! عنقریب تم پر ایسے حاکم مسلط ہوں گے، جو اپنے لئے تو بہتر فیصلے کریں گے، مگر دوسروں کے لئے ایسے فیصلے نہ کریں گے، اگر تم ان کی نافرمانی کرو گے تو وہ تم کو تہ تیغ کر ڈالیں گے اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو وہ تم کو گمراہ کر ڈالیں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے استفسار کیا یا رسول اللہ پھر ہم کیا کریں؟ فرمایا: جس طرح عیسیٰ ابن مریم کے اصحاب نے کیا ..... وہ آریوں سے چیر دیئے گئے اور سولیوں پر لٹکائے گئے۔ اور جان رکھو! اللہ کی اطاعت میں مرجانا، اللہ کی معصیت میں زندگی گزارنے سے بدرجہا بہتر ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت معاذ رضی الله عنه

۱۰۸۱..... عطایا وصول کرتے رہو (جب تک کہ وہ عطایا رہیں) مگر جب وہ رشوت بن جائیں تو ترک کردو۔ اور میں تم کو نہ پاؤں کہ فقر وفاقہ تم کو ان کے وصول کرنے پر مجبور کردے۔ خبردار بنی مرجیہ کی چکی چل پڑی ہے۔ اور اسلام کی چکی بھی چل رہی ہے۔ اور یاد رکھو! کتاب اور امام عنقریب جدا جدا ہو جائیں گے، سو تم کتاب اللہ کے ساتھ ہو لینا ..... جہاں بھی وہ جائے۔ !عنقریب تم پر ایسے حاکم مسلط ہوں گے، اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو وہ تم کو گمراہ کر ڈالیں گے۔ اور اگر تم ان کی نافرمانی کرو گے تو وہ تم کو تہ تیغ کر ڈالیں گے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے استفسار کیا یا رسول اللہ پھر ہم کیا کریں؟ فرمایا: جس طرح عیسیٰ ابن مریم کے اصحاب نے کیا ..... وہ آریوں سے چیر دیئے گئے اور سولیوں پر لٹکائے گئے (اور جان رکھو!) اللہ کی اطاعت میں مرجانا، اللہ کی معصیت میں زندگی گزارنے سے بدرجہا بہتر ہے۔

ابن عساکر بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۱۰۸۲..... تین باتیں سنت کی ہیں: ہر امام کے پیچھے نماز ادا کرنا، تجھ کو نماز کا ثواب ضرور ملے گا، وہ اگر باطل پر ہوگا تو اس کو گناہ ہوگا۔ اور ہر امیر کے ساتھ جہاد کرنا، تجھ کو جہاد کا ثواب ملے گا، وہ اگر باطل پر ہوگا تو وہ اپنا گناہ خود اٹھائے گا۔ اور ہر توحید پرست پر نماز جنازہ ادا کرنا ..... خواہ وہ خودکشی کا مرتکب کیوں نہ ہو۔ الدار قطنی، ، الدیلمی بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۱۰۸۳..... عمل کے بغیر قول کا اعتبار نہیں، اور نیت کے بغیر قول کا اعتبار اور نہ ہی عمل کا اعتبار۔ اور احیاء سنت کے بغیر قول، عمل اور نیت کسی چیز کا اعتبار نہیں۔ الدیلمی بروایت علی رضی الله عنه

۱۰۸۴..... تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا ..... جب تک کہ اس کی خواہشات اس دین کے تابع نہ ہو جائیں جو میں لے کر آیا ہوں۔

الحکیم، ابو نصر السجزی فی الابانه، الخطیب عن ابن عمرو رضی الله عنه

ابو نصر فرماتے ہیں حدیث حسن اور غریب ہے۔

۱۰۸۵..... جس نے امر خلافت کو میری معصیت کے ساتھ حاصل کیا میں اس کی امیدوں کو خاک میں ملا دوں گا اور اور حوادث وخطرات کو اس کے قریب تر کر دوں گا۔ تمام، ابن عساکر، بروایت عبداللہ بن بشر المازنی۔

۱۰۸۶..... میری احادیث بعض بعض کو اسی طرح منسوخ کرتی ہیں ..... جس طرح قرآن بعض بعض کو منسوخ کرتا ہے۔

الدیلمی بروایت انس رضی الله عنه

۱۰۸۷..... احمقوں میں احمق ترین اور گمراہی کے گڑھے میں سب سے زیادہ دھنسنے والی وہ قوم ہے جو اپنے نبی کی تعلیمات سے اعراض کرکے دوسرے نبی کی تعلیمات کی خواہشمند ہو جائے۔ اور خود کو دوسری امت میں شامل ہونا پسند کرے۔

الدیلمی بروایت یحیی بن جعدة عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۰۸۸...... بنی اسرائیل باہمی نزاع واختلاف کا شکار ہوگئے...... پھر مسلسل اسی اختلاف وانتشار کی حالت میں تھے کہ آخرانہوں نے اختلاف کورفع کرنے کے لئے اپنے دونمائندوں کوحکم وفیصل بنا کر بھیجا...... مگر وہ دونوں خود بھی گمراہی کا شکار ہوئے اوردوسروں کوبھی گمراہی کے راستہ پرلگادیا۔اوریقیناً یہ امت بھی عنقریب افتراق وانتشار کا شکار ہوجائے گی۔اوریہ باہمی اختلاف ونزاع اسی طرح برقرار ہوگا کہ وہ دوفیصل بھیجیں گے،لیکن وہ دونوں خود بھی گمراہ ہوں گےاوراپنے متبعین کوبھی گمراہ کردیں گے۔بخاری ومسلم بروایت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۸۹...... بنی اسرائیل نے اپنی طرف سے ایک کتاب لکھ کرتوراۃ کوپس پشت ڈال دیا،اوراسی کی اتباع میں لگ گئے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۰...... جب تم کسی نوجوان کودیکھوکہ مسلمان کی ہیئت وتہذیب کواپنائے ہوئے ہے،تنگدستی وفراخی ہرحال میں تو وہ تم میں بہترین انسان ہے۔اوراگرکسی کواس حالت میں دیکھوکہ درازمونچھیں لئے ہوئے کپڑوں کوگھسیٹ رہا ہے۔پس وہ تم میں بدترین شخص ہے۔

الدیلمی بروایت ابی امامہ

۱۰۹۱...... جس بات کے متعلق میں تم کویہ اطلاع دوں کہ وہ منجانب اللہ ہےتواس میں شک وترددکی قطعاً گنجائش نہیں ہے۔البزاربروایت ھرر

۱۰۹۲...... سن کراطاعت کرنے والےفرمانبردار کےخلاف کوئی حجت نہیں اورسن کرنافرمانی کرنے والے عاصی کےحق میں کوئی حجت نہیں۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، السنن لسعید، بروایت معاویہ رضی اللہ عنہ

فصل......فی البدع

۱۰۹۳...... گھبراہٹ میں مبتلا کردینے والا امراورکمرتوڑنے والاگراں باراورایساشرجونہ ختم ہونے والا ہووہ بدعتوں کا غلبہ وظہور ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت الحکم بن عمیر

۱۰۹۴...... حاملین بدعت جہنمی کتے ہیں۔ابو حاتم الخزاعی فی جزئہ بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۵...... اہل بدعت شرالخلائق لوگ ہیں۔الحلیہ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶...... سنت کا کوئی معمولی ساعمل بھی بدعت کے بہت زیادہ عمل سے بدرجہا بہتر ہے۔

الرافعی بروایت ھریرہ. الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، السنن لسعید، بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷...... وہ شخص ہم میں سے نہیں جواغیار کی سنتوں پرعمل پیرا ہو۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۰۹۸...... کسی قوم نے کوئی بدعت ایجادنہیں کی مگراس کے مثل سنت ان سے اٹھالی گئی۔مسنداحمد، بروایت غضیف بن الحارث

۱۰۹۹...... جوشخص اس امت میں کوئی نئی چیز جاری کرے گاجس کا پہلے وجودنہ تھاتواس کا دائمی گناہ اس کے مرنے کے بعدبھی اس تک پہنچتارہے گا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۱۰۰...... کسی امت نے اپنے پیغمبر کی وفات کے بعدکوئی اپنے دین میں کوئی بدعت ایجادنہیں کی مگروہ اس کے مثل کوکھوبیٹھی۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، السنن لسعید، غضیب بن الحارث

۱۱۰۱...... جس نے ہمارے اس دین میں کوئی بات پیدا کی جواس میں داخل نہیں تووہ بلاشبہ مردود ہے۔

بخاری ومسلم، المسندلأبی یعلی، السنن لأبی داؤد رحمۃ اللہ علیہ، ابن ماجہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۱۰۲...... جس نے کسی بدعتی شخص کی توقیروعزت کی،یقیناً وہ اسلام کوڈھانے میں مددگار رہا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عبداللہ بن بشیر

۱۱۰۳...... اللہ نے کسی بدعتی شخص کے عمل کو قبول فرمانے سے انکار فرما دیا ہے...... جب تک کہ وہ اس بدعت سے کنارہ کش نہ ہو جائے۔

ابن ماجه، السنة لابن عاصم، بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۱۱۰۴...... کسی بدعتی سے دنیا کا پاک ہو جانا درحقیقت اسلام کی کھلی فتح ہے۔

الخطیب، الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه، السنن لسعید، بروایت انس رضی الله عنه

۱۱۰۵...... پروردگار عزّ وجلّ نے صاحبِ بدعت کے لئے توبہ کا دروازہ بند کر دیا ہے۔

ابن قیل، الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، شعب الإیمان، المسند لأبی یعلی، الضیاء بروایت انس رضی الله عنه

بدعتی شخص چونکہ بدعت کو عین دین خیال کر کے انجام دیتا ہے اس لئے اس کو اس سے توبہ کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ یہی مطلب ہے حدیث بالا کا ورنہ توبہ سے ہر گناہ معاف ہو جاتا ہے۔

۱۱۰۶...... اسلام اولاً پھلتا پھولتا جائے گا۔ پھر اس کی ترویج میں وقفہ آ جائے گا...... سو یاد رکھو! اس عرصہ میں جو بدعت وغلو کی طرف مائل ہوئے وہی درحقیقت جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابن عباس رضی الله عنهما، عائشه رضی الله عنهما

۱۱۰۷...... جب بھی اہلِ بدعت غلبہ پائیں گے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی کی زبان سے بھی ان پر حجت تام فرما دیں گے۔

حاکم فی التاریخ، بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۱۱۰۸...... اللہ تعالیٰ کسی بدعتی شخص کی نہ نماز قبول فرماتے، نہ روزہ، نہ صدقہ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد، نہ نفل، اور نہ ہی کوئی فرض...... حتیٰ کہ وہ اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے، جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال دیا جاتا ہے۔ ابن ماجه، بروایت حذیفه رضی الله عنه

۱۱۰۹...... جس نے ہمارے دین کے علاوہ کوئی بدعت رائج کی وہ بالکل مردود ہے۔ السنن لأبی داؤد، بروایت عائشه رضی الله عنها

۱۱۱۰...... جس داعی نے کسی کو کسی چیز کی دعوت دی تو وہ داعی روزِ قیامت اس چیز کے ساتھ کھڑا ہوگا اور وہ اس کے ساتھ اس طرح لازم ہوگی کہ اس سے جدا نہ ہو سکے گی۔ خواہ کسی نے کسی کو دعوت دی ہو۔ التاریخ للبخاری رحمة الله علیه، الدارمی، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، المستدرک للحاکم بروایت انس رضی الله عنه. ابن ماجه، بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۱۱۱۱...... اسلام میں جبر واکراہ اور تعذیب رسانی نہیں اور نہ آبادیوں سے دور جانے کا حکم اور نہ دنیا سے کنارہ کشی اور رہبانیت کا حکم ہے۔

شعب الإیمان، بروایت طاوس. مرسلاً

حدیث میں خزام، زمام، سیاحۃ اور تبتّل کے الفاظ آئے ہیں، خزام اونٹ کی ناک میں نکیل ڈالنے کو کہتے ہیں، جس کو محاورۂ اردو کے مطابق ''ناک میں نتھ ڈال دی'' بھی کہتے ہیں۔ یعنی اس کو مجبور و بے بس کر دیا۔ اور زمام کا بھی یہی مطلب ہے اور اس کا معنی لگام وعنان ڈالنا۔ دونوں کا مقصود ایک ہی ہے۔ سیاحۃ سے یہاں مقصود آبادیوں سے دور چلے جانا اور تجرد کی زندگی اپنانا ہے۔ تبتّل کا بھی یہی مطلب ہے۔

بدعت وتشیع......الاکمال

۱۱۱۲...... اتباع کرتے رہو...... اور کسی نئی بدعت میں نہ پڑو بے شک یہ دین تمہارے لئے کافی ووافی ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۱۱۱۳...... بدعات سے کلّیۃً اجتناب کرو۔ یقیناً ہر بدعت صریح گمراہی ہے۔ اور ہر گمراہی جہنم کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

ابن عساکر بروایت رجل

۱۱۱۴...... جب کوئی شخص بدعت کو اپنا شیوہ بنالیتا ہے، تو شیطان اس سے کنارہ کش ہو جاتا ہے۔ اور وہ عبادت میں منہمک ہو جاتا ہے۔ اور شیطان اس پر خشوع وخضوع اور خشیت طاری کر دیتا ہے۔ ابو نصر بروایت انس رضی الله عنه

درحقیقت کسی صاحب بدعت شخص کے قعرِ مذلت وگمراہی میں پڑنے کے لئے شیطان کا یہ کامیاب ترین حربہ ہے۔ بدعتی شخص اپنی ان کیفیات باطنیہ کو دیکھ کر اپنے حق ہونے کا پختہ یقین کر لیتا ہے۔ اور پھر اسے توبہ کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کسی بدعتی کا کوئی عمل ہی قبول نہیں فرماتے۔ اس طرح گمراہی کا یہ جال اپنی گرفت کو بدعتی شخص کے گرد سخت کرتا جاتا ہے۔ اعاذنا اللہ منہا۔

۱۱۱۵......اللہ تعالیٰ کسی بدعتی شخص کا نہ روزہ قبول فرماتے، نہ نماز، نہ صدقہ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد، نہ نفل، اور نہ ہی کوئی فرض...... حتیٰ کہ وہ اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے، جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال دیا جاتا ہے۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۶......اللہ تعالیٰ نے توبہ کو بدعتی سے پردہ میں مستور فرمادیا ہے۔ شعب الإیمان

اور ایک روایت میں احتجب کے بجائے حجب کا لفظ آیا ہے۔ المصنف لعبدالرزاق

اور ایک روایت میں احتجر کا لفظ آیا ہے۔ جس کے مطابق معنی یہ ہے: پروردگار عزّ وجلّ نے صاحبِ بدعت کے لئے توبہ کا دروازہ بند کردیا ہے۔ ابن قیل فی جزئہ، شعب الإیمان، الإبانہ، کرر، ابن النجار، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۷......جو بدعت پر عمل پیرا ہوتا ہے شیطان اس کی عبادتوں میں رخنہ ڈالنے سے پہلوتہی کر لیتا ہے۔ اور اس پر خشوع وخضوع اور خشیت طاری کردیتا ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۸......جس نے میری امت کو دھوکہ میں مبتلا کیا اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا یارسول اللہ دھوکہ دہی کیا؟ فرمایا: ان کے لئے کوئی بدعت ایجاد کرے اور پھر وہ لوگ اس پر عمل پیرا ہو جائیں۔

الدارقطنی فی الافراد بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۹......کسی سنت کا رواج اس وقت تک ختم نہیں ہوتا جب تک کہ اسی کے مثل کسی بدعت کی نحوست طاری نہ ہو جائے...... حتیٰ کہ سنت معدوم ہو جاتی ہے اور بدعت کا دوردورہ ہو جاتا ہے، اور پھر سنت سے بے بہرہ شخص بدعت ہی کو عین دین سمجھ کر گمراہ ہو جاتا ہے۔ سو جان لو! جس نے میری کسی مردہ و معدوم سنت کو زندہ کیا تو اس کو اس کا بھی اجر ملے گا اور جو بھی آئندہ اس سنت پر عمل پیرا ہوتے رہیں گے...... سب کا ثواب اس کو ملے گا۔ اور عمل کرنے والوں کے ثواب سے بھی کچھ کمی نہ کی جائے گی۔ اور جس نے کسی بدعت کو رواج دیا اس کا وبال تو اس پر ہوگا ہی بلکہ آئندہ جو بھی اس پر عمل کرتے رہیں گے سب کے گناہوں کا وبال اور مصیبت بھی اس پر پڑے گی، لیکن ان عمل کرنے والوں سے بھی کسی گناہ کو کم نہ کیا جائے گا۔ ابن الجوزی فی الواھیات بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

بدعتی پر اللہ تعالیٰ کی لعنت

۱۱۲۰......جس نے کوئی بدعت جاری کی یا کسی بدعتی کو پناہ دی یا اپنے کو کسی غیر باپ کی طرف منسوب کیا یا کسی غلام نے اپنے کو کسی غیر مولیٰ کی طرف منسوب کیا تو اس پر اللہ کی ملائکہ کی اور تمام فرشتوں کی لعنت ہے۔ روزِ قیامت اللہ اس کا کوئی فرض قبول فرمائیں گے اور نہ نفل۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ثوبان رضی اللہ عنہ. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۱۲۱......جس نے اس امت میں کوئی بدعت پیدا کی وہ اس وقت تک نہ مرے گا جب تک کہ اس کا وبال اس کو نہ پہنچ جائے۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المتفق والمفترق للخطیب بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۱۲۲......جس نے بالشت بھر بھی جماعتِ مسلمین کی مخالفت کی، اس نے اسلام کا قلادہ اپنی گردن سے نکال پھینکا۔

المستدرک للحاکم، بروایت ابی ذرّ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳......جو کسی بدعتی شخص کی تعظیم کے لئے قدم بھرتا ہے وہ یقیناً عمارتِ اسلام کو مسمار کرنے کا مددگار بنتا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الحلیہ بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۴...... ایک قوم آئے گی جو سنت نبی کو نیست ونابود کردے گی اور دین میں انتہائی غلو بازی سے کام لے گی۔ اس پر اللہ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے، فرشتوں اور جمیع مسلمانان کی لعنت ہے۔ الدیلمی بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۱۱۲۵...... اہل بدعت لوگ جہنمی کتے ہیں۔ الدارقطنی فی الافراد بروایت ابی امامه رضی الله عنه

۱۱۲۶...... اہلِ بدعت شریر ترین مخلوق ہیں۔ الحلیه، ابن عساکر، بروایت انس رضی الله عنه

۱۱۲۷...... تو اور تیری جماعت جنت میں جائے گی اور عن قریب ایک قوم آئے گی جس کا لقب رافضی ہوگا جب تمہارا ان سے مقابلہ ہو تو ان کو قتل کرو کیونکہ وہ مشرکین ہیں۔ الحلیه، بروایت علی رضی الله عنه

الصارم المسلول علی شاتم الرسول ج ۳ ص ۱۰۹۸-۷-۶ پر اس مضمون کی کئی احادیث ذکر کی گئی ہیں اور ان میں رافضیہ فرقہ سے متعلق مزید وضاحت مذکور ہے۔ منجملہ یہ بھی ہے کہ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ پر سب وشتم کریں گے۔

۱۱۲۸...... آخر زمانہ میں ایک قوم آئے گی جن کا نام رافضی پڑ جائے گا، وہ اسلام کو چھوڑ بیٹھیں گے۔ اور اسلام کو پھینک دیں گے۔ سو ان سے قتال کرو، وہ مشرک ہیں۔ عبدبن حمید، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابن عباس رضی الله عنه

۱۱۲۹...... تمہارا کیا خیال ہے ایسی قوم کے بارے میں جن کے قائدین وپیشوا تو جنت میں جائیں گے مگر ان کے متبعین وپیروکار جہنم واصل ہوں گے...... صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا: خواہ وہ متبعین اپنے پیشواؤں کا سا عمل کریں؟ فرمایا: خواہ وہ اپنے پیشواؤں کا سا عمل کریں۔ یہ پیشوا خدا کے فیصلہ کے مطابق جنت میں داخل ہوں گے، اور ان کے متبعین نئی نئی باتیں ایجاد کرنے کی بدولت جہنم جائیں گے۔

سمویه بروایت جندب البجلی رضی الله عنه

الباب الثالث...... تتمہ کتاب الإیمان

کتاب الإیمان کا تتمہ چھ فصلوں پر مشتمل ہے۔

فصل اول...... صفات کے بیان میں

۱۱۳۰...... اللہ کا دایاں دست مبارک خیر سے پُر ہے۔ اس کو کوئی خرچ کم نہیں کرسکتا۔ دن رات وہ بہتا ہے۔ کیا تم سوچ سکتے ہو کہ جب سے اللہ نے ارض وسماوات کو پیدا کیا کس قدر خرچ کر چکا ہے؟ لیکن اب تک اس کے خزانہ یمین میں کوئی سر مو بھی کمی نہیں آئی۔ اس کا عرش پانی پر ہے۔ اور اس کے دوسرے دست مبارک میں میزان ہے، جس کو بالا وپست کرتا رہتا ہے۔

مسند احمد، بخاری ومسلم، بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۱۱۳۱...... اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ اس کو خرچ کرنے سے ذرہ بھر کمی واقع نہیں ہوتی۔ وہ دن رات بہتا ہے۔ کیا خیال ہے کہ جب سے اللہ نے ارض وسماوٰت کو پیدا کیا کس قدر خرچ کر چکا ہے؟ لیکن اب تک اس کے خزانہ یمین میں کوئی سر مو بھی کمی نہیں ہوئی۔ اس کا عرش پانی پر ہے۔ اور اس کے دوسرے دستِ مبارک میں میزان ہے، جس کو پست وبالا کرتا رہتا ہے۔

مسند احمد، بخاری ومسلم، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۱۱۳۲...... تف ہو تجھ پر! اگر اللہ نہ چاہے تو اس کے آگے کسی کی سفارش نہیں چل سکتی۔ اللہ تو اس سے بہت عظیم ہے۔ افسوس! تجھے کیا علم! کہ اللہ کیسی عظیم ہستی ہے؟ اللہ عرش پر ہے، اور وہ عرش آسمانوں پر ہے۔ اور اس کی زمین قبہ کی مانند ہے۔ اور وہ عرش، خدائی جبروت وسطوت کی وجہ یوں چرچراتا ہے جس طرح کجاوہ سوار کی وجہ سے چرچراتا ہے۔ السنن لأبی داؤد بروایت جبیر بن مطعم

۱۱۳۳......اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: جس نے ایک نیکی انجام دی اس کے لئے اس کا دس مثل ہے۔ یا میں اس میں بھی اضافہ کرسکتا ہوں۔ اور جس سے کوئی لغزش سرزد ہوگئی تو اس کی سزا اسی کے مثل ہے، بلکہ عین ممکن ہے کہ میں اس کو بھی بخش دوں۔ اور جس نے زمین کی وسعتوں بھر گناہ کئے پھر مجھ سے اس حال میں آملا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا تھا تو میں اس کے لئے اسی قدر مغفرت عطا کروں گا۔ اور جو بالشت بھر بھی میرے قریب آیا میں ہاتھ بھر اس کی طرف بڑھوں گا۔ اور جو ہاتھ بھر مجھ سے قریب ہوا میں باع بھر اس کی طرف بڑھوں گا۔ اور جو میری طرف چل کر آیا میں اس کی طرف دوڑ کر آؤں گا۔ مسند احمد، ابن ماجه، الصحيح لمسلم، بروايت ابی ذرّ رضی الله عنه

۱۱۳۴......اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے ابن آدم! اگر تو مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں تجھے اپنے دل میں یاد کروں گا اور اگر تو مجھے کسی مجلس میں یاد کرے گا تو میں تجھے اس سے بہتر مجلس میں یاد کروں گا۔ اور اگر تو بالشت بھر بھی میرے قریب آئے گا تو میں ایک ہاتھ تیرے قریب آؤں گا اور اگر تو ہاتھ بھر میرے قریب آئے تو میں گز بھر تیرے قریب آؤں اور اگر تو میری طرف چل کر آئے میں تیری طرف دوڑ کر آؤں گا۔

الصحيح للترمذی رحمة الله عليه، بروايت انس رضی الله عنه

۱۱۳۵......اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں۔ اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں پس اگر وہ اپنے دل میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ کسی مجلس میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجلس میں اس کو یاد کرتا ہوں اور اگر وہ میری طرف بالشت بھر بڑھتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں۔ اور اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف سبقت کرتا ہے تو میں ایک گز اس کی طرف سبقت کرتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

مسند احمد، بخاری ومسلم، الصحيح للترمذی رحمة الله عليه، ابن ماجه، بروايت هريره

اللہ تعالیٰ بندہ کی توجہ سے خوش ہوتا ہے

۱۱۳۶......اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں۔ اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اور اللہ اپنے بندے کی توبہ سے بے انتہاء خوش ہوتا ہے تمہارے اس شخص سے بھی زیادہ جو کسی بیابان جنگل میں اپنی گمشدہ سواری کو پالے۔ اور جو بالشت بھر بھی میرے قریب آیا میں ہاتھ بھر اس کی طرف بڑھوں گا۔ اور جو ہاتھ بھر مجھ سے قریب ہوا میں باع بھر اس کی طرف بڑھوں گا۔ اور اگر میری طرف چل کر آیا میں اس کی طرف دوڑ کر آؤں گا۔ الصحيح لمسلم، بروايت ابی هريرة رضی الله عنه

۱۱۳۷......اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب بندہ میری طرف بالشت بھر بڑھتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں۔ اور اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف سبقت کرتا ہے تو میں ایک گز اس کی طرف سبقت کرتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

الصحيح للبخاری رحمة الله عليه، بروايت انس رضی الله عنه وبروايت ابی هريرة رضی الله عنه. الكبير للطبرانی رحمة الله عليه، بروايت سلمان

۱۱۳۸......اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے بندے میر اٹھ کھڑا ہو جا میں تیری طرف چل کر آؤں گا میری طرف چل کر آ میں تیری طرف دوڑ کر آؤں گا۔

مسند احمد، بروايت رجل

۱۱۳۹......اللہ عزوجل سوتے ہیں اور نہ سونا ان کو زیب دیتا ہے۔ ترازو کو پست وبالا کرتے رہتے ہیں۔ دن سے قبل ہی رات کے اعمال اس کی بارگاہ میں پہنچ جاتے ہیں۔ اور رات سے قبل دن کے اعمال پہنچ جاتے ہیں۔ اس کا پردہ نور ہے، اگر وہ اپنے پردے کو منکشف فرمادے تو اس کے چہرے کی کرنیں ہر اس چیز کو جلا کر بھسم کردے جہاں تک باری تعالیٰ کی نظر جائے۔

الصحيح لمسلم، ابن ماجه، بروايت ابی موسیٰ رضی الله عنه

الاکمال

۱۱۴۰..... جب تمہاری اپنے کسی بھائی سے لڑائی ہوجائے تو اس کو چہرے پر مارنے سے حتی الوسع احتراز کرے۔

مسنداحمد، بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۱۴۱..... جب تم میں سے کوئی قتال کرے تو چہرے پر نہ مارے کیونکہ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ فی السنۃ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۴۲..... جب تم میں سے کوئی قتال کرے تو چہرے پر مارنے سے احتراز کرے کیونکہ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔

عبد بن حمید بروایت ابی سعید

۱۱۴۳..... جب تم میں سے کوئی قتال کرے تو چہرے پر مارنے سے احتراز کرے، کیونکہ انسان کی صورت رحمٰن کی صورت پر پیدا کی گئی ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ فی السنۃ بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۴۴..... جب تم میں سے کوئی قتال کرے تو چہرے پر مارنے سے احتراز کرے۔

المصنف لعبدالرزاق، مسنداحمد، عبدبن حمید، المسندلأبی یعلی، الدارقطنی فی الافراد. السنن لسعید، بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۱۴۵..... جب تم میں سے کوئی کسی کو مارے تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے اور نہ کسی کو یوں بددعا دے کہ اللہ تیرے چہرے کو برا کرے، یا تیرے جیسے چہروں کا برا کرے۔

المصنف لعبدالرزاق، مسنداحمد، الدار قطنی فی الصفات، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ فی السنۃ ابن عساکرر بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۴۶..... جب تم میں سے کوئی کسی کو مارے تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے کیونکہ انسان کی صورت رحمٰن کی صورت پر پیدا کی گئی ہے۔

الدارقطنی فی الصفات بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۴۷..... جب تم کسی کو زدوکوب کرو تو چہرے کو بچاؤ کیونکہ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔ المصنف لعبدالرزاق، بروایت قتادہ مرسلاً

۱۱۴۸..... کسی کی شکل وصورت کو برا بھلا مت کہو۔ کیونکہ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔ اور دوسری روایت کے مطابق رحمٰن کی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔ الدار قطنی فی الصفات بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۱۴۹..... کسی کی صورت کو برا بھلا مت کہو۔ کیونکہ ابن آدم رحمٰن کی صورت پر پیدا کیا گیا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، کرر، المستدرک للحاکم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۱۵۰..... کوئی تم میں اپنے کسی بھائی کو یوں ہرگز بددعا نہ دے کہ اللہ تیرے چہرے کو برا کرے، یا تیرے جیسے چہروں کا برا کرے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ فی السنۃ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ. الخطیب بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۱۵۱..... میں نے اپنے پروردگار کو سب سے اچھی صورت میں دیکھا: تو مجھے پروردگا نے فرمایا: اے محمد! کیا جانتا ہے کہ ملاٴ اعلیٰ کے فرشتے کس بات میں بحث ومباحثہ کررہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: پروردگار! کفارات کے بارے میں۔ فرمایا کفارات کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: کراہت وتنگی کے باوجود وضوء کو کامل طریقہ سے ادا کرنا۔ نماز کی طرف قدموں کا اٹھانا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عبیداللہ بن ابی رافع بروایت ابیہ

۱۱۵۲..... میں نے اپنے رب کو ایک نوجوان کی صورت میں دیکھا، جس کے بال کانوں کی لوتک آئے ہوئے تھے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ فی السنۃ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

ابوزرعۃ سے منقول ہے کہ یہ حدیث صحیح وثابت ہے۔ علاّمہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ خواب پرمحمول ہے۔ اسی طرح آنے والی اس

قسم کی تمام احادیث خواب پر محمول ہیں۔

۱۱۵۳۔۔۔۔۔میں نے اپنے ربّ کو ایک نوجوان کی صورت میں دیکھا، جس کے بال طویل وشاداب تھے۔سونے کے دو جوتے پہنے ہوئے تھا اور چہرے پر بھی سونے کی چادر تھی۔الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه فی السنة بروایت ام الطفیل

۱۱۵۴۔۔۔۔۔میں نے اپنے پروردگار کو ایک نوجوان کی صورت میں فردوس کے حظیرۃ القدس یعنی جنت میں دیکھا، اس پر ایک ایسا منور تاج تھا جو نظروں کو خیرہ کئے دے رہا تھا۔الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه فی السنة بروایت معاذبن عفراء

اللہ کے کسی ولی کو ایذا مت دو

۱۱۵۵۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس نے میرے کسی ولی کی اہانت کی اس نے مجھے جنگ کے لئے دعوت مبارزت دیدی۔اے ابن آدم میرے پاس جو ہے وہ اس وقت تک تجھے نہیں مل سکتا جب تک کہ میرے فرض کردہ اوامر کو ادا نہ کرلے۔اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا تقرب حاصل کرتا رہتا ہے، حتیٰ کہ میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں۔پھر میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اور اس کی نگاہ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔اور اس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ کلام کرتا ہے۔اور اس کا دل بن جاتا ہوں جس سے وہ سوچتا ہے۔پس جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کو جواب دیتا ہوں۔اور جب وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں۔اور جب وہ مجھ سے مدد کا طلب گار ہوتا ہے تو میں اس کی مدد کرتا ہوں۔اور میرے نزدیک بندے کی محبوب ترین عبادت ہر دم میرا خیال رکھنا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه، الحلیه، فی الطب، بروایت ابی امامه

۱۱۵۶۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس نے میرے کسی ولی کو خوف زدہ کیا اس نے مجھے کھلے عام جنگ کی دعوت دی۔اور کوئی بندہ میرے فرائض کی ادائیگی کے سوا کسی اور چیز کے ذریعہ مجھ سے زیادہ تقرب حاصل نہیں کرسکتا۔اور بندہ مسلسل نفلی عبادات میں مشغول رہتا ہے تو وہ میرا محبوب بن جاتا ہے۔اور جس سے میں محبت کرتا ہوں اس کے لئے میں کان، آنکھ اور ہاتھ بن جاتا ہوں اور اس کا حمایتی و مددگار بن جاتا ہوں۔اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں۔اور مجھے پکارتا ہے تو میں اس کو جواب دیتا ہوں۔اور میں کسی چیز میں تردد کا شکار نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ جب میرے بندے کا آخری وقت آپہنچتا ہے اور وہ موت کو ناپسند کرتا ہے جبکہ میں اس کی برائی کو ناپسند کرتا ہوں۔اور اس کے سوا چارہ کار نہیں۔اور بعض میرے بندے اپنے لئے کسی عبادت کا دروازہ کھولنا چاہتے ہیں مگر میں اس بات کے پیش نظر اس دروازے کو اس پر بند رکھتا ہوں کہ کہیں وہ عجب میں مبتلا نہ ہوجائے۔اور یہ اس کے لئے تباہی کا پیش خیمہ بن جائے۔اور بعض میرے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو غنی و مالداری کے سوا کوئی چیز راس نہیں آتی۔اگر میں ان کو فقر میں مبتلا کردوں تو وہ ان کو فتنہ وفساد کا شکار کردے۔اور بعض میرے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو فقر ہی درست رکھتا ہے اگر میں ان کو غنی و مالداری بخش دوں تو یہی ان کی تباہی کا ذریعہ بن جائے۔اور بعض میرے بندے ایسے ہیں کہ ان کے لئے صحت وتندرستی خیر کا باعث بنتی ہے، اگر میں ان کو بیماری میں مبتلا کردوں تو یہ بیماری ان کو خراب کردے۔اور بعض میرے بندے ایسے ہیں کہ ان کو بیماری ہی مناسب رہتی ہے۔اگر میں ان کو صحت وتندرستی عنایت کردوں تو وہ فساد وخرابی کا شکار ہوجائیں۔میں اپنے بندوں کے دلوں کا بھید جانتے ہوئے ان کے ساتھ معاملہ کرتا ہوں میں علیم وخبیر ذات ہوں۔ابن عساکر

اس میں ایک راوی حسن بن یحیٰ الخشنی۔یہ راوی کمزور ہے۔الحسن بن یحی الخشنی واہ،المقتنی فی سرد الکنیٰ ج ۱/ص ۳۷۸

۱۱۵۷۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس نے میرے ولی کو ایذاء دی اس نے مجھ سے جنگ مول لے لی۔اور کوئی بندہ میرے فرائض کی ادائیگی کے سوا کسی اور چیز کے ذریعہ مجھ سے زیادہ تقرب حاصل نہیں کرسکتا۔اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا تقرب حاصل کرتا رہتا ہے، حتیٰ کہ میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں۔پھر میں اس کی نگاہ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔اور اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔۔اور اس کا دل بن جاتا ہوں جس سے وہ سوچتا ہے۔اور اس

کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ کلام کرتا ہے۔ وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کو جواب دیتا ہوں۔اور مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کوعطا کرتا ہوں۔اور میں کسی چیز میں تردد کا شکار نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ جب میرے بندے کا آخری وقت آ پہنچتا ہے اور وہ موت کو ناپسند کرتا ہے جبکہ میں اس کی برائی کو ناپسند کرتا ہوں۔مسند احمد، الحکیم المسند لأبی یعلی، الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، ابو نعیم فی الطب، السنن للبیهقی رحمة الله علیه فی الزهد، ابن عساکر بروایت عائشه رضی الله عنها

۱۱۵۸.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کوئی بندہ میرے فرائض کی ادائیگی کے سوا کسی اور چیز کے ذریعہ مجھ سے زیادہ تقرب حاصل نہیں کرسکتا۔اور بندہ مسلسل نفلی عبادات میں مشغول رہتا ہے تو تقرب حاصل کرتا رہتا ہے، حتیٰ کہ میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں۔ پھر میں اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔اور اس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ کلام کرتا ہے۔اور اس کا دل بن جاتا ہوں جس سے وہ سوچتا ہے۔

اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کوعطا کرتا ہوں۔اور اگر مجھے پکارتا ہے تو میں اس کو جواب دیتا ہوں۔

ابن السنی فی الطب، بروایت سمویه

۱۱۵۹.....اللہ عزوجل فرماتے ہیں: کوئی بندہ میرا تقرب اس سے بڑھ کر حاصل نہیں کرسکتا کہ وہ ان فرائض کی ادائیگی کرے جو میں نے اس پر فرض کردیئے ہیں۔الخطیب ابن عساکر بروایت علی رضی الله عنه

۱۱۶۰.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جس نے میرے کسی دوست کی اہانت کی اس نے میرے ساتھ اعلان جنگ کردیا۔اور میں اپنے اولیاء کی نصرت میں سب سے زیادہ سرعت سے کام لیتا ہوں۔اور ان کے لئے اس حملہ آور شیر کی طرح غضب ناک ہوتا ہوں۔اور میں کسی چیز میں تردد کا شکار نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ جب میرے بندے کا آخری وقت آ پہنچتا ہے اور وہ موت کو ناپسند کرتا ہے جبکہ میں اس کی برائی کو ناپسند کرتا ہوں۔اور اس کے سوا چارہ کار نہیں۔اور کسی بندے نے دنیا کی بے رغبتی سے بڑھ کر میری عبادت نہیں کی۔اور نہ کسی بندہ نے میرے فرائض کی ادائیگی کے سوا کسی اور چیز کے ذریعہ مجھ سے زیادہ تقرب حاصل کیا۔اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرے قریب ہوتا جاتا ہے، حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔اور جس سے میں محبت کرتا ہوں اس کے لئے میں کان، آنکھ اور ہاتھ بن جاتا ہوں اور اس کا حمایتی ومددگار بن جاتا ہوں۔اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کوعطا کرتا ہوں۔اور مجھے پکارتا ہے تو میں اس کو جواب دیتا ہوں۔اور بعض میرے بندے اپنے لئے کسی عبادت کا دروازہ کھولنا چاہتے ہیں مگر میں اس بات کے پیش نظر اس دروازے کو اس پر بند رکھتا ہوں کہ کہیں وہ عجب میں مبتلا نہ ہوجائے۔اور یہ اس کے لئے تباہی کا پیش خیمہ بن جائے۔اور بعض میرے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو غنی و مالداری کے سوا کوئی چیز راس نہیں آتی۔اگر میں ان کو فقر میں مبتلا کردوں تو وہ ان کو فتنہ وفساد کا شکار کردے۔اور بعض میرے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو فقر ہی درست رکھتا ہے اگر میں ان کو غنی و مالداری بخش دوں تو یہی ان کی تباہی کا ذریعہ بن جائے۔اور بعض میرے بندے ایسے ہیں کہ ان کے لئے صحت وتندرستی خیر کا باعث بنتی ہے، اگر میں ان کو بیماری میں مبتلا کردوں تو یہ بیماری ان کو خراب کردے۔اور بعض میرے بندے ایسے ہیں کہ ان کو بیماری ہی مناسب رہتی ہے۔اگر میں ان کو صحت وتندرستی عنایت کردوں تو وہ فساد وخرابی کا شکار ہوجائیں۔ میں اپنے بندوں کے دلوں کا بھید جانتے ہوئے ان کے ساتھ معاملہ کرتا ہوں میں علیم وخبیر ذات ہوں۔

ابن ابی الدنیا فی کتاب الاولیاء الحکیم وابن مردویه الحلیه فی الاسماء، ابن عساکر بروایت انس رضی الله عنه

۱۱۶۱.....اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: جس نے میرے کسی ولی سے عداوت مول لی اس نے مجھے محاربت کی دعوت دیدی اور میں کسی چیز میں تردد کا شکار نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ جب میرے بندے کا آخری وقت آ پہنچتا ہے اور وہ موت کو ناپسند کرتا ہے جبکہ میں اس کی برائی کو ناپسند کرتا ہوں۔اور بسا اوقات میرا دوست مؤمن مجھ سے غنی کا سوال کرتا ہے، لیکن میں اس کو فقر وفاقہ میں رکھتا ہوں۔اگر میں اس کو غنیٰ وتونگری عطا کردوں تو یہ اس کے لئے انتہائی برا ثابت ہو۔اور بسا اوقات میرا مؤمن دوست مجھ سے فقر وفاقہ کا متمنی ہوتا ہے، لیکن میں اس کو فراخی وکشادگی سے نہیں نکالتا۔اور اگر میں اس کو فقر وفاقہ کی مصیبت چکھادوں تو یہ اس کے لئے مصیبت وفتنہ کا باعث بن جائے۔

اللہ عزوجل فرماتے ہیں: میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! میرے عالی شان کی قسم! میرے حسن جمال جہاں آراء کی قسم! اور میرے بلند مرتبہ کی قسم! میرا جو بندہ میری خواہش وچاہت کے آگے اپنی خواہشات کی بھینٹ چڑھاتا ہے، اوران کو قربان کرتا ہے...... تو میں اس کی موت کا وقت اس کی نگاہوں میں پہلے سے پھیر دیتا ہوں۔ اورارض وسماوات کواس کے لئے رزق رسانی پر مامور کردیتا ہوں۔ اور ہرتاجر کی تجارت سے بڑھ کر میں اس کا ضامن وکفیل بن جاتا ہوں۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابن عباس رضی الله عنما

۱۱۶۲...... تمام آسمان وزمین اللہ کی مٹھی میں ہیں۔ الدیلمی بروایت ابی امامه رضی الله عنه

۱۱۶۳...... اللہ کا دایاں دست مبارک خیر سے پُر ہے۔ اس کو کوئی خرچ کم نہیں کرسکتا۔ دن رات وہ بہتا ہے۔ کیا تم سوچ سکتے ہو کہ جب سے اللہ نے ارض وسماوات کو پیدا کیا کس قدر خرچ کرچکا ہے؟ لیکن اب تک اس کے خزانہ یمین میں کوئی سرِ مو بھی کمی نہیں آئی۔ اس کا عرش پانی پر ہے۔ اوراس کے دوسرے دستِ مبارک میں میزان ہے، جس کو پست وبالا کرتا رہتا ہے۔ الدار قطنی فی الصفات بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۱۱۶۴...... بے شک تمام بنی آدم کے قلوب ایک قلب کی مانند اللہ کی دوانگلیوں کے درمیان ہیں، جس طرح چاہے الٹتا ہے۔

المستدرک للحاکم، بروایت جابر رضی الله عنه

۱۱۶۵...... بے شک تمام بنی آدم کے قلوب ایک قلب کی مانند اللہ کی دوانگلیوں کے درمیان ہیں، جب چاہتا ہے ان کو پھیر دیتا ہے اور جب چاہتا ہے ان کو دیکھ لیتا ہے۔ ابن جریر بروایت ابی ذرّ رضی اللہ عنہ

۱۱۶۶...... ہر آدمی کا دل رحمٰن کی دوانگلیوں کے درمیان رہتا ہے۔ چاہے تو اس کو کج رو کردے، اور چاہے تو سیدھا مستقیم رکھے۔ اور ہر دن میزان اللہ کے ہاتھوں میں ہوتی ہے، اقوام کو رفعت عطا کرتا ہے اور دوسری بعض کو پستی میں دھکیلتا رہتا ہے۔ اور قیامت تک یہی معاملہ جاری وساری ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت نعیم بن همار

۱۱۶۷...... اے ام سلمہ! کوئی ایسا آدمی نہیں ہے مگر اس کا دل اللہ تعالیٰ کی دوانگلیوں کے درمیان ہے، وہ اپنی مشیت سے اس کو مستقیم رکھے یا کج روکردے۔ الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، بروایت ام سلمه رضی الله عنها

۱۱۶۸...... کوئی ایسا دل نہیں ہے جو رحمٰن کی دوانگلیوں کے درمیان معلق نہ ہو، وہ اپنی مشیت سے اس کو مستقیم رکھے یا کج روکردے۔ اور میزان اللہ کے ہاتھوں میں ہے، اس کو قیامت تک اوپر نیچے کرتا رہے گا۔ ابن جریر، الدیلمی، بروایت سمرةبن فاتک الأسدی

۱۱۶۹...... تمام میزان اللہ کے ہاتھوں میں ہیں۔ وہ کسی قوم کو بلند کرتا ہے تو کسی کو پستی کا شکار کرتا ہے۔ اور بنی آدم کا دل پروردگار عزوجل کی انگلیوں میں سے دوانگلیوں کے درمیان ہے۔ جب چاہے ٹیڑھا کردے اور جب چاہے سیدھا کردے۔

ابن قانع، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، ابن منده فی غرائب شعبه. الدیلمی، ابن عساکر بروایت سبرة وقیل سمرة بن فاتک اخی خریم بن فاتک المستدرک للحاکم، بروایت النواس بن سمعان

۱۱۷۱...... مسلسل جہنم میں ڈالا جاتا رہے گا اور مسلسل پکارتی رہے گی هل من مزید...... حتیٰ کہ رب العزت اپنا قدم مبارک اس میں رکھ دیں گے تو جہنم کے بعض حصے بعض حصوں میں گھس جائیں گے۔ اور جہنم چیخ اٹھے گی تیری عزت کی قسم! تیرے کرم کی قسم! بس! بس! اور جنت میں آخر تک فراخی وکشادگی باقی رہے گی...... حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ایک جنت کو پُر فرمانے کے لئے دوسری مخلوق پیدا فرمائیں گے۔ اوران کو جنت کے باقی بچ جانے والے حصوں میں سکونت عطا فرمائیں گے۔ مسند احمد، عبدبن حمید، الصحیح لمسلم، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، حسن غریب. النسائی، ابوعوانه، الصحیح لابن حبان، بروایت انس رضی الله عنه

۱۱۷۲...... جہنم آخر تک زیادتی کی طلب گار رہے گی...... حتیٰ کہ جبارالٰہی اس میں اپنا قدم رکھ دیں گے، تو اس کے حصے ایک دوسرے میں اٹ پڑیں گے۔ اور جہنم قط! قط! بس! بس! پکار اٹھے گی۔ الدار قطنی فی الصفات بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۱۱۷۳...... مسلسل جہنم میں ڈالا جاتا رہے گا اور مسلسل پکارتی رہے گی هل من مزید...... حتیٰ کہ رب العزت اپنا قدم مبارک اس میں رکھ دیں گے اور وہ بس! بس! پکار اٹھے گی۔ الدار قطنی فی الصفات بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۱۱۷۴..... جہنم میں مسلسل اس کے اہل کوڈالا جاتا رہے گا......اوروہ هل من مزيد کی صدا بلند کرتی رہے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ آئیں گے اوراپنا قدم مبارک اس میں رکھ دیں گے اوروہ بس!بس!پکار اٹھے گی۔ الدار قطني في الصفات بروايت ابي هريرة رضي الله عنه

۱۱۷۵..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:اے بندے میرے اٹھ کھڑا ہو!میں تیری طرف چل کرآؤں گا میری طرف چل کرآ میں تیری طرف دوڑ کرآؤں گا۔
مسنداحمد، بروايت رجل

اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کی فضیلت

۱۱۷۶..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے ابن آدم!اگرتو مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں تجھے اپنے دل میں یاد کروں گا اوراگرتو مجھے کسی مجلس میں یاد کرے گا تو میں تجھے اس سے بہتر مجلس میں یاد کروں گا۔اوراگرتو بالشت بھر بھی میرے قریب آئے گا تو میں ایک ہاتھ تیرے قریب آؤں گا اوراگرتو ہاتھ بھر میرے قریب آئے تو میں گز بھر تیرے قریب آؤں اوراگرتو میری طرف چل کرآئے میں تیری کی طرف دوڑ کرآؤں گا۔
مسنداحمد، عبد بن حميدبروايت انس رضي الله عنه

۱۱۷۷..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے ابن آدم!اگرتو مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں تجھے اپنے دل میں یاد کروں گا اوراگرتو مجھے کسی مجلس میں یاد کرے گا تو میں تجھے اس سے بہتر مجلس میں یاد کروں گا۔اوراگرتو بالشت بھر بھی میرے قریب آئے گا تو میں ایک ہاتھ تیرے قریب آؤں گا اوراگرتو ہاتھ بھر میرے قریب آئے تو میں گز بھر تیرے قریب آؤں اوراگرتو میری طرف چل کرآئے میں تیری کی طرف دوڑ کرآؤں گا۔
مسنداحمد، عبدبن حميد بروايت انس رضي الله عنه

۱۱۷۸..... تمہارے پروردگارعزوجل نے فرمایا ہے:نیکی کی جزاء دس گناہ ہوگی اور بدی کی سزا ایک گناہ ہی رہے گی...... بلکہ ممکن ہے کہ میں اس کو بھی معاف فرمادوں۔اور جو زمین بھر گناہوں کے ساتھ مجھ سے اس حال میں ملے گا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ رکھتا ہو تو میں بھی اس سے زمین بھر مغفرت کے ساتھ ملوں گا۔جس نے نیکی کا فقط ارادہ ہی کیا اوراس کوانجام نہ دیا اس کے لئے بھی نیکی لکھ دی جائے گی۔اور جس نے برائی کا ارادہ کیا اوراس کا مرتکب نہ ہوا تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔اور جو میرے بالشت بھر قریب آئے گا تو میں ہاتھ بقدر اس کی طرف بڑھوں گا اوراگرکوئی ہاتھ بقدر میری طرف آئے گا تو میں ایک گز اس کے قریب آؤں گا۔ الكبير للطبراني رحمة الله عليه، بروايت ابي ذرّ رضي الله عنه

۱۱۷۹..... جو بندہ اللہ کی طرف ایک بالشت سبقت کرے گا...... اللہ اس کی طرف ایک ہاتھ سبقت فرمائیں گے۔اور جو اللہ کی طرف ایک ہاتھ بڑھے گا اللہ اس کی طرف ایک گز بڑھیں گے۔اور جو اللہ کی طرف چلتے ہوئے متوجہ ہوگا اللہ اس کی طرف دوڑتے ہوئے متوجہ ہوں گے۔اوراللہ بزرگ وبرتر ہیں۔اوراللہ بزرگ وبرتر ہیں۔ ابن ابي خيثمه، البغوي، ابن السكن، ابونعيم في المعرفة بروايت ابي زياد الغفاري..... وغيره الكبير للطبراني رحمة الله عليه، ابونعيم، الحسن بن سفيان بروايت ابي ذرّ رضي الله عنه

۱۱۸۰..... جو بندہ اللہ کی طرف ایک بالشت سبقت کرے گا...... اللہ اس کی طرف ایک ہاتھ سبقت فرمائیں گے۔اور جو اللہ کی طرف ایک ہاتھ بڑھے گا اللہ اس کی طرف ایک گز بڑھیں گے۔اور جو اس کی طرف چل کرآئے گا وہ اس کی طرف دوڑ کرآئے گا۔
مسنداحمد، بروايت ابي سعيد

۱۱۸۱..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے ابن آدم!اگرتو مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں تجھے اپنے دل میں یاد کروں گا اوراگرتو مجھے کسی مجلس میں یاد کرے گا تو میں تجھے اس سے بہتر مجلس میں یاد کروں گا۔اوراگرتو بالشت بھر بھی میرے قریب آئے گا تو میں ایک ہاتھ تیرے قریب آؤں گا اوراگرتو ہاتھ بھر میرے قریب آئے تو میں گز بھر تیرے قریب آؤں اوراگرتو میری طرف چل کرآئے میں تیری طرف دوڑ کرآؤں گا۔
ابن شاهين في الترغيب بروايت ابن عباس

اس میں معمر بن زائدۃ ایک راوی ہیں جن کی حدیث کا متابع نہیں ہے۔

۱۱۸۲...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب بندہ میری طرف بالشت بھر بڑھتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں۔ اور اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف سبقت کرتا ہے تو میں ایک گز اس کی طرف سبقت کرتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

طبرانی، مسنداحمد، الصحیح للبخاری رحمة الله علیه، بروایت قتاده الصحیح للبخاری رحمة الله علیه عن التیمی عن انس عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۱۸۳...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم میری طرف اٹھ کھڑا ہو! میں تیری طرف چل کر آؤں گا میری طرف چل کر آ میں تیری طرف دوڑ کر آؤں گا، اے ابن آدم! اگر تو بالشت بھر بھی میرے قریب آئے گا تو میں ایک ہاتھ تیرے قریب آؤں گا اور اگر تو ہاتھ بھر میرے قریب آئے گا تو میں گز بھر تیرے قریب آؤں گا۔ اور اگر تو اپنے دل میں کسی نیکی کو پیدا کرے گا خواہ اسے انجام نہ دیا ہوگا تو میں اس کی نیکی لکھ دوں گا۔ اور اگر تو اس پر عمل کر لے گا تو اس کا دس گناہ اجر لکھ دوں گا۔ اور اگر تو کسی بدی کا خیال دل میں کرے گا لیکن میرا خوف تجھے ارتکاب سے رکاوٹ بن جائے گا تو اس کا کوئی گناہ نہ لکھوں گا۔ اور اگر وہ گناہ سرزد ہو ہی گیا تو اس کو ایک گناہ ہی لکھوں گا۔

المستدرک للحاکم، ابن النجار بروایت ابی ذرّ رضی الله عنه

۱۱۸۴...... اللہ عزوجل بندوں کے ہجوم یاس وقنوط اور ان کی طرف بڑھتی ہوئی اپنی رحمت کا موازنہ کرتے ہوئے بندوں پر تعجب فرماتے ہیں۔

الخطیب بروایت عائشه رضی الله عنها

۱۱۸۵...... وہ سفید بادلوں میں تھا۔ ان بادلوں کے نیچے ہوا تھی پھر پروردگار نے اپنا عرش پانی پر پیدا فرمایا۔

ابن جریر، ابوالشیخ فی العظمة، بروایت ابی رزین

صحابی فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا کہ یارسول اللہ آسمان وزمین کی پیدائش سے قبل ہمارا پروردگار کہاں تھا؟ تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

اللہ عزوجلّ کی ذات سے متعلق گفتگو کی ممانعت......الاکمال

۱۱۸۶...... قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوسکتی جب تک کہ لوگ اپنے رب کے متعلق بحث ومباحثہ میں مشغول نہ ہو جائیں۔

ابو نصر و الدیلمی بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۱۱۸۷...... قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوسکتی جب تک کہ خدا کے بارے میں بحث آرائی کرتے ہوئے لوگ علی العلانیہ خدا کا انکار نہ کرنے لگ جائیں۔ المستدرک للحاکم فی تاریخه، الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۱۱۸۸...... عنقریب لوگوں کے قلوب شر سے پُر ہو جائیں گے...... حتیٰ کہ شر لوگوں کے درمیان ہر طرف پھوٹ پڑے گا، ہر ہر دل میں جگہ بنالے گا۔ لوگ ہر ہر چیز کے متعلق بحث وتمحیص میں مبتلا ہو جائیں گے...... حتیٰ کہ کہیں گے اگر تمام اشیاء سے قبل اللہ تھا تو اللہ سے قبل کیا تھا؟ پس جب تم کو یہ کہیں تو تم کہنا: ہر چیز سے قبل اللہ تھا اور اللہ سے قبل کچھ نہ تھا۔ اور وہی تمام چیزوں کے آخر میں بھی ہے۔ اس کے بعد کچھ نہیں۔ اور وہ ہر چیز پر غالب وبالا ہے۔ اس سے اوپر کچھ نہیں۔ اور وہی باطن بھی ہے اس سے ورے اور رازکی شی کچھ نہیں۔ اور ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔ پس اگر پھر بھی وہ لوگ اس بارے میں سوال آرائی کریں تو ان کے چہروں کی طرف تھوک دو۔ اگر پھر بھی باز نہ آئیں تو ان کو تہ تیغ کر ڈالو۔

الدیلمی بروایت ابی سعید رضی الله عنه

فصلِ ثانی......اسلام کی قلت وغربت کے بارے میں

۱۱۸۹......اسلام ٹکڑے ٹکڑے ہوکر بکھر جائے گا۔ مسنداحمد، بروایت فیروز الدیلمی

۱۱۹۰...... اسلام ٹکڑے ٹکڑے ہوکر بکھر جائے گا۔ جب بھی کوئی حکمِ اسلام ٹوٹے گا تو لوگ اس کے ساتھ والے حکم کو تھام لیں گے۔ اور سب سے پہلے اسلام کے مطابق فیصلہ کرنا چھوڑ دیا جائے گا اور سب سے آخر میں نماز کو ترک کردیا جائے گا۔

مسنداحمد، الصحیح لإبن حبان، المستدرک للحاکم بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۱۱۹۱...... اسلام اونٹ کے بچہ کی مانند نوخیزی وکس مپرسی کے عالم میں اٹھا۔ پھراس کے سامنے کے ثنائی دانت نکلے۔ پھر برابر کے رباعی دانت نکلے۔ پھر رباعی کے بعد والے دانت نکلے۔ پھر اسلام اپنے عنفوانِ شباب کے آخری مرحلہ پر آیا اوراس کے کیچلی والے دانت بھی نکل آئے۔ مسنداحمد، بروایت رجل اس روایت کے راوی غالباً حضرت العلاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور روایت میں اسلام کو ایک اونٹ کے بچے کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے اس کی ارتقائی منازل کو بیان کیا گیا ہے۔ آخری مرحلہ بزول کا فرمایا حالتِ بزول میں اونٹ آٹھویں سال میں داخل ہوجاتا ہے اور یہ اس کی قوت کا انتہائی زمانہ ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے دوسرے مقام پراس روایت کے آخر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ بزول کے بعد سوائے نقصان وتنزلی کے کچھ نہیں رہ جاتا۔ یعنی عنقریب اسلام اس حالت میں پہنچ کر حاملینِ اسلام کی زبوں حالی کی وجہ سے اپنا عروج واقبال کھو بیٹھے گا۔

۱۱۹۲......اسلام غربت واجنبی حالت میں اٹھا اور عنقریب اسی اجنبی حالت میں لوٹ جائے گا، سوخوشخبری ہو! غرباء کے لئے۔

الصحیح لمسلم، ابن ماجہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ. النسائی، ابن ماجہ، بروایت ابن مسعود، ابن ماجہ بروایت انس رضی اللہ عنہ. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت سلمان وسھل بن سعدوابن عباس رضی اللہ عنہما

حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ حاملین اسلام فقط غرباء رہ جائیں گے بلکہ غربت اجنبیت کے معنی میں ہے یعنی اسلام اوراس کے احکام کو نامانوس اور تعجب کی نگاہوں سے دیکھا جائے گا کہ یہ پرانے وقتوں کی دقیانوسیت کہاں سے آگئی۔

۱۱۹۳......اسلام غربت واجنبیت کے ساتھ شروع ہوا اور عنقریب اسی طرح اجنبیت کی حالت میں لوٹ جائے گا۔ اور صرف مسجدوں کی حدود تک اس طرح منحصر ہوکر رہ جائے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ کر چلا جاتا ہے۔ الصحیح لمسلم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۱۹۴...... بے شک دین سرزمین حجاز کی طرف یوں سمٹ آئے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ کر چلا آتا ہے۔ اور دین ارضِ حجاز کو قلعہ بنا کراس میں یوں جگہ پکڑ لے گا جس طرح اپنے ریوڑ سے بچھڑی ہوئی پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی کی طرف لپک کر قلعہ بند ہوجاتی ہے۔ یقیناً دین غربت واجنبیت کے عالم میں اٹھا اور اسی طرح غربت کے عالم میں واپس ہوجائے گا۔ پس خوشخبری ہو غرباء کے لئے جو میرے بعد میری سنن کو زندہ کریں گے۔ الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عمرو بن عوف المزنی

۱۱۹۵...... عنقریب دین اسی سرزمین مکہ کی طرف واپس آجائے گا، جہاں سے نکلا تھا۔ ابن النجار، بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۹۶...... حق کی طلب وتلاش غربت ہے۔ ابن عساکر بروایت علی رضی اللہ عنہ یعنی حق کو قبول کرنا اوراس کی راہ میں قدم اٹھانا ماند پڑ گیا ہے۔

۱۱۹۷...... ایمان مدینہ کی طرف یوں لپک آئے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف لپک آتا ہے۔

مسنداحمد، بخاری ومسلم، ابن ماجہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۱۹۸..... اسلام غربت واجنبی حالت میں اٹھا اور عنقریب اسی اجنبی حالت میں لوٹ جائے گا، سوخوشخبری ہو! غرباء کے لئے۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا یارسول اللہ! غرباء کون ہیں؟ فرمایا جو دین کے فساد کے وقت اس کی اصلاح کریں۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت سهل بن سعد. الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، الإبانه، بروایت عبدالرحمان ابن السَّنة

۱۱۹۹..... اسلام غربت واجنبی حالت میں اٹھا اور عنقریب اسی اجنبی حالت میں لوٹ جائے گا، سوقرب قیامت میں خوشخبری ہو غرباء کے لئے۔

نعیم بن حماد فی الفتن بروایت مجاهد. مرسلاً

۱۲۰۰..... اسلام غربت واجنبی حالت میں اٹھا اور عنقریب اسی اجنبی حالت میں لوٹ جائے گا۔سوایسے دن خوشخبری ہو غرباء کے لئے، جب لوگ فتنہ وفساد کا شکار ہو جائیں گے۔اور قسم ہے اس ہستی کی جس کے ہاتھ میں ابوالقاسم کی جان ہے! کہ ایمان ان دومسجدوں کی طرف اس طرح سمٹ کر منحصر ہو جائے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف لپک آتا ہے۔مسنداحمد، السنن لسعید، بروایت سعد بن ابی وقاص

۱۲۰۱..... اسلام غربت واجنبی حالت میں اٹھا اور عنقریب اسی اجنبی حالت میں لوٹ جائے گا۔سوایسے دن خوشخبری ہو غرباء کے لئے، جب لوگ فتنہ وفساد کا شکار ہو جائیں گے۔اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! ایمان مدینہ کی طرف یوں تیزی سے آئے گا جس طرح سیلاب نشیب میں آناً فاناً اتر جاتا ہے۔اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اسلام ان دومسجدوں کی طرف اس طرح سمٹ کر منحصر ہو جائے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف لپک کر داخل ہو جاتا ہے۔عبدالرحمن بن سنة الاسجعی

۱۲۰۲..... اسلام مکہ ومدینہ کے درمیان ہی منحصر ہو کر رہ جائے گا۔جس طرح سانپ اپنے بل میں محبوس ہو کر رہ جاتا ہے۔پھر اسی اثناء میں عرب اپنے اعراب لوگوں سے اعانت کے طلب گار ہوں گے تو اس آواز پر پیش روں میں سے صلاح کار اور پیچھے رہ جانے والوں میں سے معزز واخیار لوگ نکلیں گے اور پھر ان کے اور روم کے مابین جنگ چھڑ جائے گی۔الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت عبدالرحمٰن بن سنة

۱۲۰۳..... قریب ہے کہ اسلام دوسرے شہروں کو چھوڑ کر مدینہ میں آجائے۔جس طرح سانپ اپنے بل میں آٹھرتا ہے۔

الرامهرمزی فی الامثال بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۱۲۰۴..... اسلام مدینہ کی طرف یوں تیزی سے آئے گا جس طرح سیلاب نشیب میں آناً فاناً اتر جاتا ہے۔الخطیب بروایت عائشه رضی الله عنها

فصل سوم.....دل کے خطرات وتغیر کے بیان میں

۱۲۰۵..... دل بادشاہ ہے۔دیگر جمیع اعضاء اس کے لشکری ہیں۔پس جب بادشاہ درست ہوتا ہے تو اس کے لشکری بھی درست رہتے یں۔جب بادشاہ بگڑ جاتا ہے تو لشکری بھی بگڑ جاتے ہیں۔دونوں کان نہ بھرنے والے برتن ہیں، آنکھ اسلحہ ہے۔زبان ترجمان ہے، دونوں ہاتھ دوپر ہیں، دونوں ٹانگیں دوقاصد ہیں، جگر رحمت ہے، تلی ضحک وقہقہ ہے، دونوں گردے مکروخدع ہیں، پھیپھڑا نفس ہے۔

شعب الإیمان، بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۱۲۰۶..... دونوں آنکھیں دورہنما ہیں۔دونوں کان نہ بھرنے والے برتن ہیں۔زبان ترجمان ہے۔دونوں ہاتھ دوپر ہیں۔دونوں ٹانگیں دوقاصد ہیں۔جگر رحمت ہے، تلی ضحک وقہقہ ہے، دونوں گردے مکروخدع ہیں۔دل بادشاہ ہے۔پس جب بادشاہ درست ہوتا ہے تو اس کی عوام بھی درست رہتی ہے۔جب بادشاہ بگڑ جاتا ہے تو عوام بھی بگڑ جاتی ہے۔

ابوالشیخ فی العظمة ابونعیم فی الطب، بروایت ابی سعید. الحکیم بروایت عائشه

۱۲۰۷..... بعض اہلِ ارض اللہ کے لئے ظروف ہیں۔اور اس کے نیکوکار بندوں کے دل اللہ کے گھر ہیں۔اور اللہ کو سب سے زیادہ محبوب وہ بندہ جو سب سے زیادہ نرم و مہربان ہو۔الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، بروایت ابن عیینة

۱۲۰۸..... جنت میں ایسی اقوام داخل ہوں گی جن کے دل پرندوں کی طرح نرم و آشفتہ ہوں گے۔

مسنداحمد، الصحیح لمسلم، بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۰۹..... ہر دل پر ایک بادل سایہ فگن ہوتا ہے۔چاند کی مانند! کہ چاند اپنی آب و تاب پر ہوتا ہے کہ اچانک بادل اس کی روشنی پر چھا جاتا ہے ..... پھر بادل چھٹتا ہے تو دوبارہ چاند ضوفشاں ہو جاتا ہے۔الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیہ، بروایت علی رضی اللہ عنہ

۱۲۱۰..... دل کو دل اس کے ہر آن الٹنے پلٹنے کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔دل کی مثال چٹیل صحراء میں کسی درخت کی جڑ سے اٹکے پَر کی مانند ہے، جس کو ہوائیں الٹتی پلٹتی رہتی ہیں۔الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، بروایت ابی موسیٰ

۱۲۱۱..... دل کی مثال صحراء میں پڑے ہوئے پَر کی مانند ہے، جس کو ہوائیں الٹتی پلٹتی رہتی ہیں۔ابن ماجہ، بروایت ابی موسیٰ

۱۲۱۲..... ابن آدم کا دل اس ہانڈی سے زیادہ الٹتا پلٹتا ہے، جو شدت غلیان سے جوش مار رہی ہو۔

مسنداحمد، المستدرک للحاکم، بروایت المقداد بن الاسود

۱۲۱۳..... ابن آدم کا دل چڑیا کی مانند ہے، جو دن میں سات سے زیادہ مرتبہ بدلتا ہے۔شعب الإیمان، بروایت ابی عبیدةالجراح

۱۲۱۴..... ابن آدم کا دل چڑیا کی مانند ہے، جو دن میں سات سے زیادہ مرتبہ الٹتا پلٹتا ہے۔

ابن ابی الدنیافی الاخلاص، المستدرک للحاکم، شعب الإیمان، بروایت ابی عبیدة

۱۲۱۵..... ہر آدمی کا دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان رہتا ہے۔چاہے تو سیدھا مستقیم رکھے، اور چاہے تو اس کو کج رو کردے۔اور ہر دن میزان اللہ کے ہاتھوں میں ہوتی ہے، اقوام کو رفعت عطا کرتا ہے اور دوسری بعض کو پستی میں دھکیلتا رہتا ہے۔اور قیامت تک یہی معاملہ جاری و ساری ہے۔

مسنداحمد، ابن ماجہ، المستدرک للحاکم، بروایت النواس

۱۲۱۶..... تمام دل اللہ کے ہاتھوں میں ہیں وہ ان کو الٹتا پلٹتا ہے۔

مسنداحمد، الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۲۱۷..... بے شک تمام بنی آدم کے قلوب ایک قلب کی مانند اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں۔جیسے چاہے وہ ان کو الٹتا پلٹتا ہے۔

مسنداحمد، الصحیح لمسلم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۲۱۸..... اے ام سلمہ! کوئی ایسا آدمی نہیں ہے مگر اس کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے، وہ اپنی مشیت سے اس کو مستقیم رکھے یا کج رو کردے۔الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ، بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۱۲۱۹..... جو بھی قلبِ سلیم کا مالک ہوتا ہے، اللہ اس پر رحم کھاتا ہے۔الحکیم بروایت یزید

۱۲۲۰..... وہ شخص اندھا نہیں ہے، جس کی بصارت زائل ہو جائے، بلکہ اندھا تو وہ ہے جس کی بصیرت زائل ہو جائے۔

الحکیم، شعب الإیمان، بروایت عبداللہ بن الجراد

۱۲۲۱..... قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر تمہاری وہ حالت و کیفیت جو میری مجلس میں ہوتی ہے، ہر دم برقرار رہے تو فرشتے تم سے مصافحہ کرنے لگیں۔اور اپنے پروں کے ساتھ تم پر سایہ فگن ہو جائیں۔لیکن اے حنظلة! یہ تو وقت وقت کی بات ہوتی ہے۔

مسنداحمد، الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ، ابن ماجہ، بروایت حنظلة الأسدی

الاکمال

۱۲۲۲...... جب آدمی کا دل درست ہوتا ہے تو اس کا سارا جسم درست ہوتا ہے۔ جب دل خبیث ہو جائے تو پورا جسم خباثت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

ابن السنی، ابونعیم فی الطب، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۲۳...... انسان کے جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے، جب وہ صحیح ہوتا ہے تو سارا جسم صحیح ہوتا ہے۔ جب وہ بیمار پڑ جاتا ہے تو سارا جسم بیمار پڑ جاتا ہے۔ابن السنی، ابونعیم فی الطب، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، شعب الإیمان، بروایت النعمان بن بشیر

۱۲۲۴...... زمین میں اللہ کے کچھ برتن ہیں۔ اور اللہ کو سب سے زیادہ محبوب برتن وہ ہیں جو نرم وصاف ستھرے ہوں۔ اور اللہ کے یہ برتن زمین میں اللہ کے صالحین بندوں کے قلوب ہیں۔الحلیہ، بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۱۲۲۵...... زمین میں اللہ کے کچھ برتن ہیں، یاد رکھو! وہ قلوب ہیں۔ اور اللہ کو سب سے زیادہ محبوب برتن وہ ہیں جو نرم وصاف ستھرے ہوں اور مضبوط ہوں۔ بھائیوں کے لئے نرم ومہربان ہوں اور گناہوں سے صاف ستھرے ہوں۔ اور اللہ کے حقوق کی ادائیگی میں مضبوط وسخت ہوں۔

الحکیم بروایت سعد بن عبادہ

۱۲۲۶...... قلوب چار قسم کے ہیں:

ایک تو وہ قلب جو صاف ستھرا ہو، جیسے چراغ روشن ہو۔ وہ مؤمن کا قلب ہے اور اس میں نور کا چراغ روشن ہے۔

دوسرا وہ قلب جو پردہ میں مستور اور بند ہو، کافر کا قلب ہے، اس پر کفر کا پردہ پڑا ہوا ہے۔

اور تیسرا وہ قلب جو اوندھا ہو، منافق کا دل ہے کہ وہ اولاً ایمان سے آراستہ ہوا لیکن پھر کفر وانکار کی ظلمت میں اوندھا ہو گیا۔

چوتھا وہ قلب جو خلط ملط ہو، وہ ایسا قلب ہے جس میں بیک وقت ایمان کی روشنی بھی ہے اور نفاق کی ظلمت بھی، اس میں ایمان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ترکاری، جس کو عمدہ پانی شادابی میں فراوانی کرتا رہتا ہے۔ اور اس میں نفاق کی مثال اس ناسور زخم کی ہے، جس کو پیپ اور خون مزید بڑھاتے رہتے ہیں۔ پس دونوں طاقتوں میں سے جو غالب آ گئی، قلب اسی کا مسکن بن جائے گا۔

مسند احمد، الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی سعید

حدیث صحیح ہے۔ابن ابی شیبہ، بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

حدیث موقوف ہے۔ابن ابی حاتم بروایت سلمان موقوفاً

۱۲۲۷...... ہر دل پر ایک بادل سایہ فگن ہوتا ہے۔ چاند کی مانند! کہ چاند اپنی آب وتاب پر ہوتا ہے کہ اچانک بادل اس کی روشنی پر چھا جاتا ہے۔ پھر بادل چھٹتا ہے تو دوبارہ چاند ضوفشاں ہو جاتا ہے۔الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت علی رضی اللہ عنہ

۱۲۲۸...... اس دل کی مثال چٹیل صحراء میں پڑے ہوئے پَر کی مانند ہے، جس کو ہوائیں الٹتی پلٹتی رہتی ہیں۔

شعب الإیمان، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی موسی

۱۲۲۹...... دل کی مثال چٹیل صحراء میں پڑے ہوئے پَر کی مانند ہے، جس کو ہوائیں الٹتی پلٹتی رہتی ہیں۔

شعب الإیمان، ابن النجار بروایت انس رضی اللہ عنہ

چوتھی فصل......شیطان اور اس کے وساوس کے بیان میں

۱۲۳۰...... تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور اس کو کہتا ہے کہ تجھے کس نے پیدا کیا؟ بندہ کہتا ہے اللہ نے پیدا کیا، شیطان کہتا ہے اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ تو جب تم میں سے کسی کو ایسی صورتِ حال سے وابستہ پڑے تو وہ کہے: آمنت باللہ ورسولہ تو یہ کلمہ اس کے وسوسہ کو دفع

کردے گا۔مسند احمد، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

اس کے رواۃ ثقہ ہیں. مجمع الزوائد ج ۱ ص ۳۳

۱۲۳۱.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تیری امت مسلسل بحث وتمحیص میں مبتلا رہے گی.....حتیٰ کہ کہنے لگے گی: تمام مخلوق کو تو اللہ نے پیدا کیا لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ مسنداحمد، الصحیح لمسلم، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۲.....لوگ مسلسل اس سوال آرائی کا شکار رہیں گے کہ اللہ تو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہوا پھر اللہ کو کون پیدا کرنے والا ہے؟

الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۳.....شیطان کے پاس سرمہ ہے۔ چاٹنے والی شی ہے۔ اور سنگھانے والی شے ہے۔ چاٹنے والی شی تو جھوٹ ہے۔ سونگھانے والی شے غصہ ہے۔ اور اس کا سرمہ نیند ہے۔ شعب الإیمان، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۴.....شیطان کے پاس سرمہ ہے۔ چاٹنے والی شی ہے۔ پس جب وہ کسی کو وہ سرمہ لگا دیتا ہے تو اس پر نیند مسلط ہو جاتی ہے۔ اور جب وہ چاٹنے والی شی سے کسی کو چٹواتا ہے تو اس کی زبان ہذیان اور جھوٹ بازی میں محو ہو جاتی ہے۔

ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المصنف لعبدالرزاق، بروایت سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۳۵.....تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور اس کو کہتا ہے کہ یہ کس نے پیدا کیا؟ یہ کس نے پیدا کیا؟ حتیٰ کہ کہتا ہے: تیرے رب کو کس نے پیدا کیا؟ پس جب وہ اس پر پہنچے تو اس کو اللہ کی پناہ مانگنی چاہئے۔ بخاری ومسلم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۳۶.....ممکن ہے کہ لوگ آپس میں سوال آرائی کریں حتیٰ کہ ان میں سے کوئی فرد یہ کہے کہ اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا پھر اللہ کو کس نے پیدا فرمایا؟ پس جب لوگ یہ کہنے لگیں تو تم کہو:

قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوًا احد

اللہ تن تنہا ہے۔ بے نیاز ہے۔ اس نے کسی کو جنم دیا اور نہ ہی اس کو جنم دیا گیا، اور نہ اس کا کوئی ثانی وہمسر ہے۔

پھر وہ اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دے۔ اور شیطان مردود کے وساوس سے اللہ کی پناہ طلب کرے۔

السنن لأبی داؤد، ابن السنی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۳۷.....تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور اس کو کہتا ہے کہ آسمان کو کس نے پیدا کیا؟ وہ جواب دیتا ہے اللہ نے پیدا کیا۔ شیطان کہتا ہے اچھا زمین کو کس نے پیدا کیا؟ وہ جوابدیتا ہے اللہ نے پیدا کیا۔ پھر شیطان کہتا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ تو جب تم میں سے کسی کو ایسی صورت حال سے واسطہ پڑے تو وہ کہے: آمنت باللہ ورسولہ .الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۲۳۸.....تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور اس کو کہتا ہے کہ تجھے کس نے پیدا کیا؟ بندہ کہتا ہے اللہ نے پیدا کیا، شیطان کہتا ہے اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ تو جب تم میں سے کسی کو ایسی صورت حال سے واسطہ پڑے تو وہ کہے: آمنت باللہ ورسولہ تو یہ کلمہ اس کے وسوسہ کو دفع کردے گا۔ ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

شیطانی وسوسہ کی مدافعت

۱۲۳۹.....شیطان کے بہت سے پھندے اور جال ہیں۔ اور اس کے پھندے اور جال اللہ کی نعمتوں پر اکڑنا اور اس کی عطایا پر شیخی بگھارنا، بندگان الٰہی پر اپنی بڑائی جتانا، اور اللہ کی ناپسندیدہ اشیاء میں خواہشات کے پیچھے پڑنا۔ ابن عساکر بروایت النعمان بن بشیر

۱۲۴۰.....ابن آدم پر شیطان کا کچھ اثر ہوتا ہے اور فرشتہ کا کچھ اثر ہوتا ہے۔ جب شیطان کا اثر ہوتا ہے تو وہ شر کا القاء کرتا ہے اور حق کی تکذیب کرنے والا بنا دیتا ہے۔ اور جب فرشتہ کا اثر ہوتا ہے تو وہ خیر کا وعدہ کرتا ہے اور حق کا تصدیق کنندہ بنا دیتا ہے۔ پس جب کوئی اس صورت کو محسوس

کرے تو اس کو جاننا چاہئے، کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور پھر اس کا شکر کرنا چاہئے۔ اور جو پہلی صورت محسوس کرے تو اسے شیطان سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہئے۔ الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، النسائی، الصحیح لإبن حبان، بروایت ابن مسعود

۱۲۴۱..... لوگ مسلسل باہم سوال وجواب کا سلسلہ جاری رکھیں گے حتیٰ کہ کہا جائے گا کہ اللہ نے ساری مخلوق کو پیدا کیا پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ تو جو ایسی بات پائے تو کہہ دے: امنت بالله ورسوله۔ السنن لأبی داؤد، بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۱۲۴۲..... تم میں سے کوئی ایسا متنفس نہیں ہے جس کے ساتھ دو رقیب ہمہ وقت ساتھ نہ ہوں ایک جنوں میں سے دوسرا فرشتوں میں سے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے استفسار کیا: اور آپ؟ فرمایا: ہاں میرے ساتھ بھی، لیکن اس پر اللہ نے میری مدد فرمادی ہے، وہ میرا مطیع ہوگیا ہے، اب مجھے سوائے خیر کے کسی بات حکم نہیں کرتا۔ مسنداحمد، الصحیح لمسلم، بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۱۲۴۳..... تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کے ساتھ شیطان نہ ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے استفسار کیا: اور آپ کے ساتھ بھی؟ فرمایا: ہاں میرے ساتھ بھی، لیکن اس پر اللہ نے میری مدد فرمادی ہے، وہ میرا مطیع ہوگیا ہے۔

الصحیح لمسلم، بروایت عائشه رضی الله عنها

۱۲۴۴..... یوں مت کہہ: شیطان کا ناس ہو، برا ہو۔ کیونکہ اس سے وہ شیخی میں آکر پھول جاتا ہے، حتیٰ کہ ایک کمرے کے بقدر پھول جاتا ہے۔ اور کہتا ہے میں نے اس کو اپنی قوت وطاقت کے بل بوتے زیر کرلیا۔ بلکہ اس کو اس کے بجائے بسم اللہ کہہ لینی چاہئے، کیونکہ جب بندہ بسم اللہ کہتا ہے تو شیطان حقیر وچھوٹا ہوتا ہوتا مثل مکھی کے ہوجاتا ہے۔

مسنداحمد، السنن لأبی داؤد، النسائی، المستدرک للحاکم، بروایت والد ابی الملیح

۱۲۴۵..... جو شخص یہ وساوس محسوس کرے، اس کو چاہئے کہ تین بار کہے: امنت بالله ورسوله۔ کیونکہ یہ کلمہ ان وساوس کو دفع کردے گا۔

۱۲۴۶..... شیطان اس بات سے کلیۃً مایوس ہوگیا ہے کہ اب نمازی اس کی پرستش کریں گے۔ لیکن مسلمانوں کے آپس میں پھوٹ ڈالنے اور فتنہ وفساد برپا کرنے میں کامیاب ہوگیا ہے۔ مسنداحمد، الصحیح لمسلم، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، بروایت جابر رضی الله عنه

الاکمال

۱۲۴۷..... تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور اس کو کہتا ہے کہ آسمان کو کس نے پیدا کیا؟ وہ جواب دیتا ہے اللہ نے پیدا کیا۔ شیطان کہتا ہے اچھا زمین کو کس نے پیدا کیا؟ وہ جواب دیتا ہے اللہ نے پیدا کیا۔ پھر شیطان کہتا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ تو جب تم میں سے کسی کو ایسی صورتِ حال سے واسطہ پڑے تو وہ کہے: آمنت بالله ورسوله۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۱۲۴۸..... لوگوں میں یہ سوال اٹھے گا کہ اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا؟

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، عن ابی هریره رضی الله عنه

۱۲۴۹..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تیری امت مسلسل بحث وتمحیص میں مبتلا رہے گی..... حتیٰ کہ کہنے لگے گی: تمام مخلوق کو تو اللہ نے پیدا کیا لیکن کو کس نے پیدا کیا؟ مسنداحمد، الصحیح لمسلم، وابو عوانه بروایت انس رضی الله عنه

۱۲۵۰..... شیطان اس سے باز نہ آئے گا کہ تم میں سے کسی سے کہے: کس نے آسمان وزمین کو پیدا کیا؟ وہ کہے گا اللہ نے۔ شیطان کہے گا: تجھ کو کس نے پیدا کیا؟ وہ کہئے گا اللہ نے۔ شیطان کہے گا اور اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ پس جب کوئی اس بات کو محسوس کرے تو یوں کہہ لے: آمنت بالله ورسوله۔ الصحیح لإبن حبان، بروایت عائشه رضی الله عنها

۱۲۵۱..... لوگ مسلسل اس بات کو دھرائیں گے کہ اللہ ہر چیز سے پہلے تھا لیکن اللہ سے پہلے کیا تھا؟

النسائی، بروایت المحرربن ابی هریرة عن بیه

حدیث ضعیف ہے۔

۱۲۵۲..... لوگ مسلسل ہر ہر چیز کے متعلق بحث وتمحیص میں مبتلا ہوجائیں گے..... حتیٰ کہ کہیں گے اگر تمام اشیاء سے قبل اللہ تھا تو اللہ سے قبل کیا تھا؟ پس جب تم کو یہ کہیں تو تم کہنا: ہر چیز سے قبل اللہ تھا اور اللہ سے قبل کچھ نہ تھا۔ اور وہی تمام چیزوں کے آخر میں بھی ہے۔ اس کے بعد کچھ نہیں۔ اور وہ ہر چیز پر غالب وبالا ہے۔ اس سے اوپر کچھ نہیں۔ اور وہی باطن بھی ہے اس سے ورے اور راز کی شی کچھ نہیں۔ اور وہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

۱۲۵۳..... لوگ مسلسل اس سوال کو دھرائیں گے کہ اللہ ہر چیز سے پہلے تھا لیکن اللہ سے پہلے کیا تھا؟

مسند احمد، کرر بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۵۴..... لوگ مسلسل اس سوال کو دھرائیں گے کہ اللہ عزوجل کو کس نے پیدا کیا؟ سمویہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۲۵۵..... انسان کے پاس شیطان آتا ہے اور اس کو کہتا ہے کہ آسمان کو کس نے پیدا کیا؟ وہ جواب دیتا ہے اللہ نے پیدا کیا۔ شیطان کہتا ہے اچھا زمین کو کس نے پیدا کیا؟ وہ جوابدیتا ہے اللہ نے پیدا کیا۔ پھر شیطان کہتا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ تو جب تم میں سے کسی کو ایسی صورتِ حال سے واسطہ پڑے تو وہ کہے: آمنت باللہ ورسولہ

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عمرو اس میں ایک راوی ابن لہیعہ بھی ہیں. مجمع الزوائد ج ۱/ص ۳۲

۱۲۵۶..... اس کے ساتھ مؤمن کو آزمایا جاتا ہے؟ المسند لأبی یعلی بروایت عائشۃ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: آپ ﷺ سے وسوسہ کے بارے میں استفسار کیا گیا تو آپ نے تین بار اللہ اکبر کہا اور یہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۲۵۷..... یہ تو عین ایمان ہے۔ شیطان اولاً اس سے ہلکا حملہ کرتا ہے اگر اس سے بندہ محفوظ رہا تو پھر اس میں پڑ جاتا ہے۔

النسائی، بروایت عمار بن الحسن المازنی عن عمہ عن عبداللہ بن زید بن عاصم

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے آپ ﷺ سے وسوسہ کے بارے میں عرض کیا کہ اتنے کریہہ وحساس وساوس ہم کو گھیرتے ہیں کہ ثریا آسمان سے گرادیا جانا ہمیں اس سے زیادہ پسند ہے کہ ان وساوس کو نوکِ زبان پر لایا جائے۔ تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۲۵۸..... یہ تو واضح اور روشن ایمان ہے۔ مسنداحمد، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے آپ ﷺ کی خدمتِ عالیہ میں وساوس کا شکوہ کیا: تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشادفرمایا۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۲۵۹..... یہ تو صریح ایمان ہے۔ الصحیح لمسلم، السننالنسائی لأبی داؤد، النسائی، بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ. الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۲۶۰..... اس کلام سے تو مؤمن ہی کا سابقہ پڑتا ہے۔ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

ایک شخص نے بارگاہِ اقدس میں عرض کیا: کہ میں اپنے نفس میں ایسے ایسے خیالات محسوس کرتا ہوں کہ اگر ان کو زبان پر لاؤں تو میرے اعمال حبط وضائع ہوجائیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشادفرمایا۔ اس کی اسناد میں سیف بن عمیرہ ہیں علامہ ازدی فرماتے یہ متکلم فیہ راوی ہیں۔

مجمع الزوائد ج ۱/ص ۳۴

۱۲۶۱..... اللہ اکبر حمد وثناء اسی کے لئے ہے، جس نے اس کے مکر وخدع کو محض وسوسہ تک محدود کردیا۔

مسنداحمد، السنن لأبی داؤد بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۲۶۲..... تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہیں، جس نے شیطان کی قدرت کو تم پر وسوسہ اندازی ہی تک محدود رکھا۔

ابوداؤد الطیالسی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الإیمان، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۲۶۳..... تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہیں، شیطان اس بات سے بالکل مایوس ہوگیا ہے کہ میری اس سرزمین میں اس کی پرستش کی جائے، وہ

فقط تمہارے حقیر اعمال کو برباد کرنے پر راضی ہوگیا ہے۔الکبیر للطبرانی رحمة الله عليه، بروايت معاذ رضی الله عنه

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ میں اپنے دل میں ایسے خیالات ووساوس پاتاہوں کہ ان کو زبان پرلانے سے مجھے کوئلہ بن جانا زیادہ محبوب ہے۔تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۲۶۴..... وسوسہ صریح ایمان ہے۔محمدبن عفان الأذرعي في كتاب الوسوسه عن ابراهيم

۱۲۶۵..... نماز میں وساوس کا گھیرنا صریح ایمان ہے،اور یہ وساوس کسی مؤمن کو نہیں چھوڑتے۔الأوزاعي بروايت عقيل بن مدرک السلمی

۱۲۶۶..... ابلیس کی کتے کی طرح ایک سونڈ ہوتی ہے۔جس کو وہ ابن آدم کے قلب پر ڈالے رکھتا ہے۔اس کے ذریعہ سے وہ اس قلب میں شہوات اور لذات کی رغبت ڈالتا رہتا ہے۔اور طرح طرح کی تمنائیں دلاتا ہے۔اوراس کے قلب پر وسوسہ انگیزی کرتا ہے..... حتیٰ کہ اس کو اپنے رب کی ذات کے متعلق شکوک وشبہات کا شکار بنالیتا ہے۔پھر اگر بندہ یہ دعا پڑھ لے:

اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم واعوذ بالله ان يحضرون إن الله هو السميع العليم

کہہ لے تو شیطان ہڑ بڑا کر اپنی سونڈ فوراً کھینچ لیتا ہے۔الديلمیؒ بروايت معاذ رضی الله عنه

۱۲۶۷..... وسوسہ انداز شیطان کی پرندے کی مانند ایک چونچ ہوتی ہے، جب ابن آدم اللہ کے ذکر سے غافل ہوتا ہے تو وہ شیطان اپنی چونچ کے ذریعہ سے قلب کے کان میں وسوسہ اندازی شروع کردیتا ہے، پھر جب ابن آدم اللہ کا ذکر کرنے لگتا ہے تو وہ شیطان پیچھے ہٹ آتا ہے اور اپنی سونڈ کھینچ لیتا ہے۔۔اسی وجہ سے اس کا نام وسواس پڑ گیا ہے۔ابن شاهين فی الترغيب فی الذكر بروايت انس رضی الله عنه

حدیث ضعیف ہے۔

۱۲۶۸..... ہر دل کے لئے ایک وسوسہ انداز شیطان ہوتا ہے پس جب وہ شیطان دل کا پردہ پھاڑ دیتا ہے، تو اس بندہ کی زبان اسی کے بول بولتی ہے۔اور بندہ کو شیطانی خیالات گھیر لیتے ہیں۔لیکن اگر وہ پردہ نہ پھاڑ سکے اور نہ زبان اس زیر اثر کلام کرے تو تب کوئی حرج نہیں ہے۔

الديلمی، ابن عساكر، بروايت عائشه رضی الله عنها

اس روایت میں ایک راوی محمد بن سلیمان بن ابی کریمۃ ہیں، علامہ عقیلی ان کے متعلق فرماتے ہیں یہ شخص ایسی باطل احادیث بیان کرتا ہے جن کا کوئی ثبوت نہیں۔

نماز میں ہوا خارج ہونے کا وسوسہ

۱۲۶۹..... شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور وہ اپنی نماز میں مشغول ہوتا ہے، شیطان اس کی مقعد کو کھولتا ہے اور اس کے دل میں یہ خیال پیدا کرتا ہے کہ اس کی ہوا خارج ہوگئی ہے، اور اس کا وضوء ٹوٹ گیا ہے۔حالانکہ اس کا وضوء نہیں ٹوٹا ہوتا، تو جب کسی کو یہ صورت پیش آئے تو وہ نماز سے نہ لوٹے جب تک کہ اپنے کانوں سے اس کی آواز نہ سن لے یا اس ریح کی بو کا احساس نہ ہوجائے۔

الكبير للطبرانی رحمة الله عليه، بروايت ابن عباس رضی الله عنهما

۱۲۷۰..... شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور اس کی دبر کے پاس چونچ مارتا ہے، تو وہ اس وقت تک نماز سے نہ نکلے جب تک کہ آواز نہ سن لے یا ریح کے نکلنے کا یقینی احساس نہ ہوجائے۔یا خود عمداً ایسا نہ کرلے۔الكبير للطبرانی رحمة الله عليه، بروايت ابن عباس رضی الله عنهما

۱۲۷۱..... جب تم میں سے کوئی نماز میں مشغول ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اور جس طرح کوئی اپنے جانور کو کچوکے لگاتا ہے اسی طرح شیطان اس کو کچوکے لگاتا ہے، جب وہ پرسکون ہوجاتا ہے تو اس کو اپنی سرین کے قریب آواز محسوس ہوتی ہے تاکہ وہ شک میں مبتلا ہوجائے سو جب کوئی ایسی صورت سے دوچار ہو اور اس کو شک گزرے کہ کچھ خارج ہوا ہے یا نہیں؟ تو وہ وضو کے لئے مسجد سے ہرگز نہ نکلے، جب تک کہ آواز نہ سن لے یا ریح محسوس نہ کرلے۔مسند احمد، بروايت ابو هريره رضی الله عنه

۱۲۷۲......جب تم میں سے کوئی مسجد میں ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اور جس طرح کوئی اپنے جانور کو کچو کے لگاتا ہے اسی طرح شیطان اس کو کچو کے لگاتا ہے، جب وہ پرسکون ہو جاتا ہے تو شیطان اپنی لگام اور کڑوں کے ساتھ اس سے کھیلتا ہے۔

مسنداحمد، ابوالشیخ فی الثواب بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۱۲۷۳......جب تجھے یہ وسوسہ گزرے تو تو اپنی شہادت کی انگلی اپنی دائیں ران میں چھودے اور: بســـــم الله کہہ لے، پس یہ شیطان کے لئے چھری ہے۔ الحکیم، الباوردی، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابی الملیح عن ابیه

۱۲۷۴......یوں مت کہہ: شیطان کا ناس ہو، براہو۔ کیونکہ اس سے وہ شیخی میں آکر پھول جاتا ہے، حتیٰ کہ ایک کمرے کے بقدر پھول جاتا ہے۔ اور کہتا ہے میں نے اس کو اپنی قوت وطاقت کے بل بوتے زیر کرلیا۔ بلکہ اس کو اس کے بجائے بسم اللہ...... کہہ لینی چاہئے، کیونکہ جب بندہ بسم اللہ کہتا ہے تو شیطان حقیر و چھوٹا ہوتا ہوتا مثل مکھی کے ہو جاتا ہے۔

مسنداحمد، السنن لأبی داؤد، النسائی، المسندلأبی یعلی، الباوردی، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، ابن السنی فی عمل الیوم والليله، المستدرک للحاکم، الدار قطنی فی الأفراد، السنن لسعید، ، بروایت ابی الملیح عن ابیه.مسنداحمد، البغوی، الصحیح لابن حبان، بروایت ابی تمیمه الهجیمی عن ردیف النبی ﷺ

۱۲۷۵......تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کے ساتھ شیطان نہ ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے استفسار کیا: اور آپ کے ساتھ بھی؟ فرمایا: ہاں میرے ساتھ بھی، لیکن اس پر اللہ نے میری مدد فرمادی ہے، وہ میرا مطیع ہو گیا ہے۔

مسنداحمد، المسندلأبی یعلی، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، السنن لسعید، بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۱۲۷۶......تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کے ساتھ شیطان نہ ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا کہ اور نہ آپ؟ فرمایا ہاں نہ میں باقی بچا ہوں لیکن اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمادی ہے، وہ میرا مطیع ہو گیا ہے اور مجھے خیر کے سوا کوئی حکم نہیں کرتا۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت المغیرة رضی الله عنه

۱۲۷۷......تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کے ساتھ شیطان نہ ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا یا رسول اللہ: اور آپ کے ساتھ بھی؟ فرمایا: ہاں میرے ساتھ بھی، لیکن اس پر اللہ نے میری مدد فرمادی ہے، وہ میرا مطیع ہو گیا ہے۔ اور تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اپنے عمل کے زور پر جنت میں داخل ہو جائے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اور نہ آپ؟ فرمایا ہاں نہ میں، لیکن اللہ نے مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لیا ہے۔

الصحیح لابن حبان، البغوی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت شریک بن طارق

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں شریک کی اس کے سوا کسی اور روایت سے واقف نہیں۔

۱۲۷۸......کوئی بھی بندہ جب اپنے گھر سے نکلتا ہے تو وہ مخلوقِ خدا کے دو اطراف میں گھرا ہوتا ہے۔ مخلوقِ خدا اپنے ہاتھ پھیلائے منہ کھولے اس کی ہلاکت کی تاک میں ہوتی ہے۔ اگر اللہ نے اس کی نگہبانی کے لئے حفاظتی فرشتے مقرر نہ کئے ہوتے تو مخلوقِ خدا اس کو ہلاک کر ڈالتی۔ نگہبان فرشتے مسلسل ان کو دفع کرتے رہتے ہیں۔ اللہ عز وجل فرشتگان کو حفاظت کا حکم فرمادیتے ہیں، اور وہ ہر اس ہلاکت خیز بلاء ومصیبت کو اس سے ٹالتے رہتے ہیں جو لوح محفوظ میں اس کے مقدر میں نہیں لکھی ہوتی۔ لیکن جو مصیبت اس کے مقدر میں لکھی جا چکی ہے، اس کو فرشتے ہرگز دور نہیں کرتے۔ اگر ابن آدم ان شیاطین وغیر مرئی مخلوق کو دیکھ لے جو اس کو نقصان دہی کے درپے ہوتی ہیں تو یوں محسوس کرے گا جس طرح پہاڑوں وادیوں ہر جگہ میں کسی مردار پر مکھیوں کے بھٹ کے بھٹ اٹے پڑے ہیں۔ الدیلمی بروایت ابن عمرو

۱۲۷۹......مؤمن کی نگہبانی کے لئے تین سو ساٹھ فرشتے مأمور ہوتے ہیں، جو اس سے ہر غیر مقدر بلاء ومصیبت کو ہٹاتے رہتے ہیں۔ ان میں سے نو فرشتے آنکھ کی حفاظت کے لئے مقرر ہوتے ہیں۔ وہ اس طرح اس کی حفاظت کرتے ہیں جس طرح گرمی کے دن شہد کے پیالہ سے مکھیوں کو بار بار دور کیا جاتا ہے۔ اگر وہ ان دیکھی مخلوق تم پر ظاہر ہو جائے تو یوں محسوس کرو گے کہ پہاڑوں وادیوں ہر جگہ میں بلائیں اپنے ہاتھ

پھیلائے منہ کھولے اس کی ہلاکت کی تاک میں ہیں۔اور اگر بندہ کو پلک جھپکنے تک اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے تو شیاطین اس کو اچک لیں۔

ابن ابی الدنیافی مکائد الشیطان، ابن قانع، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابی امامه رضی الله عنه

شیطان وسوسے میں ڈالتا ہے

۱۲۸۰......شیطان مجھ پر آگ کے شرارے ڈال رہا تھا تاکہ میری نماز خراب کرے میں نے اس کو پکڑنے کا ارادہ کیا اور اگر میں اس کو پکڑ لیتا تو مجھ سے چھوٹ نہ پاتا حتیٰ کہ مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ باندھ دیا جاتا۔اور مدینہ کے بچے اس کو دیکھتے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، ، المصنف لعبدالرزاق، مسنداحمد، الباوردی، السنن لسعید، بروایت جابربن سمرة رضی الله عنه

۱۲۸۱......شیطان نے نماز میں میرے سامنے سے گزرنا چاہا، میں نے اس کو گردن سے دبوچ لیا......حتیٰ کہ میں نے اس کی زبان کی خنکی اپنے ہاتھ پر محسوس کی۔اور اللہ کی قسم! اگر میرے بھائی سلیمان کی بات نہ ہوتی تو وہ مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ بندھا ہوتا۔اور مدینہ کے بچے اس کے گرد گھومتے۔الدار قطنی، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بخاری ومسلم، بروایت جابربن سمرة رضی الله عنه

حضرت سلیمان کو جنوں پر حکومت حاصل تھی۔اور انہوں نے دعا فرمائی کہ یا اللہ مجھے ایسی سلطنت عطا فرما جو میرے بعد کسی کو میسر نہ ہو۔اس وجہ سے حضور ﷺ نے ابلیس جن کو نہ پکڑا کہ کہیں ان کی اس حکمرانی میں یک گونہ مجھے شرکت حاصل نہ ہو، یہ محض محبت اور قلبی تعلق کی خاطر آپ نے ایسا فرمایا۔

۱۲۸۲......دشمنِ خدا ابلیس میرے پاس آگ کا اک شعلہ لے کر آیا تاکہ میرے چہرے پر ڈال دے، میں نے تین بار کہا: اعوذ بالله منک پھر میں نے تین بار کہا: **العنک بلعنة الله التامّة**. لیکن وہ پیچھے نہ ہٹا تو میں نے ارادہ کیا کہ اس کو پکڑ لوں لیکن اگر میرے بھائی سلیمان کی دعا نہ ہوتی تو وہ شیطان صبح کو جکڑا ملتا اور مدینہ کے بچے اس سے کھیلتے۔الصحیح لمسلم، النسائی، بروایت ابی الدرداء رضی الله عنه

۱۲۸۳......اس شیطان نے میرے قدموں پر آگ کا ایک شعلہ ڈال دیا تاکہ میری نماز فاسد کردے، لیکن میں نے اس کو جھڑک دیا اور اگر میں اس کو پکڑ لیتا تو وہ مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ بندھا ہوتا۔اور مدینہ کے بچے اس کے گرد گھومتے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت جابر بن سمرة رضی الله عنه

پس منظر:......حضور اکرم ﷺ صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے سامنے کسی چیز کو دھتکارنے لگے، پھر نماز سے فراغت کے بعد ہمارے سوال کرنے پر مذکورہ ارشاد صادر فرمایا۔

۱۲۸۴......شیطان میرے پاس آیا اور مجھ سے بار بار مخاصمت کرنے لگا میں نے اس کو حلق سے پکڑ لیا۔پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! میں نے اس کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک کہ میں نے اس کی زبان کی خنکی اپنے ہاتھ پر محسوس نہ کی۔اور اللہ کی قسم! اگر میرے بھائی سلیمان کی دعا نہ ہوتی تو وہ مسجد میں پڑا ملتا۔ابن ابی الدنیافی مکائدالشیطان عن الشعبی.مرسلاً

۱۲۸۵......کاش تم مجھے اور ابلیس کو دیکھ لیتے کہ میں نے اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا اور مسلسل اس کا گلا گھونٹتا رہا......حتیٰ کہ میں نے اس کے تھوک کی خنکی اپنی ان دو انگلیوں پر محسوس کی۔اگر میرے بھائی سلیمان کی دعا نہ ہوتی تو وہ مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ صبح کو جکڑا ملتا اور مدینہ کے بچے اس سے کھیلتے۔پس اگر کوئی ایسا کرسکتا ہے کہ اس کے اور قبلہ کے درمیان نماز کے دوران کوئی نہ آئے تو وہ اس پر عمل کرے۔

مسنداحمد، بروایت ابی سعید رضی الله عنه

۱۲۸۶......شیطان نماز میں میرے سامنے سے گزرا، میں نے اس کو پکڑا اور گردن سے دبوچ لیا......حتیٰ کہ میں نے اس کی زبان کی خنکی اپنے ہاتھ پر محسوس کی۔اور وہ کہنے لگا! اوہ ماردیا، ماردیا۔اگر سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح کو مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ جکڑا ملتا اور مدینہ کے بچے اس کی طرف دیکھ رہے ہوتے۔مسنداحمد، السنن للبیهقی رحمة الله علیه، بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۱۲۸۷...... شیطان میرے پاس آیا میں نے اس کو جھڑک دیا اور اگر میں اس کو پکڑ لیتا تو وہ مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ بندھا ہوتا۔ اور مدینہ کے بچے اس کے گرد گھومتے۔ المستدرک للحاکم، بروایت عتبہ ابن مسعود

۱۲۸۸...... میں صبح کی نماز کے لئے نکلا، مسجد کے دروازے پر مجھے شیطان ملا۔ اور مجھ سے مزاحم ہوا حتیٰ کہ میں نے اس کے بالوں کے لمس کو محسوس کیا پھر میں نے اس پر قابو پالیا اور اس کا گلا گھوٹنا...... حتیٰ کہ میں نے اس کی زبان کی خنکی اپنے ہاتھ پر محسوس کی۔ اگر سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح کو مقتول پڑا ملتا، لوگ اس کی طرف دیکھتے۔ عبد بن حمید وابن مردویہ بروایت ابی سعید

شیطان کا تاج پہنانا

۱۲۸۹...... صبح کے وقت ابلیس اپنے لشکر کو بھیجتا ہے۔ کہتا ہے: جس نے آج کسی مسلمان کو گمراہ کیا ہوگا میں اس کو تاج پہناؤں گا۔ پس اس کے کارندے اس کے پاس اپنی سرگزشت لاتے ہیں، ایک کہتا ہے میں ایک شخص کو ورغلانے میں مسلسل مصروف رہا...... حتیٰ کہ بالآخر اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے ڈالی۔ شیطان کہتا ہے کہ یہ کوئی اہم کام سرانجام نہیں دیا ممکن ہے کہ یہ دوبارہ شادی کرلے۔ پھر دوسرا آگے بڑھتا ہے اور کہتا ہے میں آج مسلسل اس پر محنت میں مصروف رہا...... حتیٰ کہ اس نے اپنے والدین سے رشتہ توڑ لیا۔ شیطان کہتا ہے کہ یہ کوئی اہم کام سرانجام نہیں دیا ممکن ہے کہ وہ پھر حسن سلوک کرنے لگ جائے۔ پھر ایک اور آگے آتا ہے اور کہتا ہے میں فلاں بندے کے ساتھ مسلسل مصروف رہا حتیٰ کہ وہ شرک میں مبتلا ہو ہی گیا، شیطان کہتا ہے ہاں تو، تو واقعی کوئی کام کرآیا ہے، پھر شیطان اس کو تاج پہناتا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۲۹۰...... ابلیس اپنے عرش کو سمندر پر بچھاتا ہے۔ اور اپنے گردو پیش پردے حائل کرلیتا ہے، یوں وہ اس ہیئت کے ساتھ اللہ عزوجل کے ساتھ تشبہ اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پھر اپنے لشکر کو پھیلاتا ہے، اور پوچھتا ہے فلاں آدمی کو کون گمراہ کرے گا؟ دو شیطان کھڑے ہوتے ہیں، ابلیس ان کو کہتا ہے میں ایک سال کی تمہیں مہلت دیتا ہوں اگر تم نے اس کو گمراہ کردیا تو میں تم سے تکلیف کو دور کردوں گا ورنہ دونوں کو سولی چڑھادوں گا۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابن عساکر بروایت ابی ریحانۃ

فصلِ پنجم...... جاہلیت کے اخلاق اور حسب ونسب پر فخر کی مذمت

۱۲۹۱...... جب تم کسی کو جاہلیت کی نسبتوں پر فخر وشیخی جتلاتے دیکھو، اسے دور کردو اور اس کو کسی کنیت کے ساتھ بھی مت پکارو۔

مسند احمد، النسائی، الصحیح لابن حبان، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الضیاء بروایت ابی شرح

کنیت عرب میں بطور عزت کے خطاب کے استعمال ہوتی تھی۔ اس وجہ سے اس کے ساتھ ایسے شخص کو پکارنے سے منع کیا گیا۔

۱۲۹۲...... جب تم کسی کو جاہلیت کی نسبتوں پر فخر وشیخی جتلاتے دیکھو، اسے دور کردو اور اس کو کسی کنیت جو عزت کا خطاب ہے، اس کے ساتھ بھی مت پکارو۔ مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی

۱۲۹۳...... جو شخص اپنی عزت وتوقیر کی خاطر اپنے نو کافر آباء کے ساتھ نسبت جتلائے، وہ جہنم میں انہی کے ساتھ دسواں ہوگا۔

مسند احمد، السنن لأبی داؤد، بروایت ابی ریحانہ

علامہ ہیثمی فرماتے ہیں۔ مسند احمد کے رجال صحیح ہیں مجمع ج ۸ ص ۸۵

۱۲۹۴...... اللہ نے تم سے جاہلیت کے تفاخر اور آباء واجداد پر فخر وغرور کو دفع کردیا ہے۔ مؤمن متقی ہو یا فاسق شقی، تم سب آدم کے بیٹے ہو۔ اور آدم کی تخلیق مٹی سے ہے۔ پس لوگوں کو اپنے قبیلوں پر فخر وغرور کرنا ترک کردینا چاہئے۔ ایسے کفر کی حالت میں چلے جانے والے لوگ جہنم کے کوئلے

ہیں۔یاوہ،ان گبریلے جانو روں سے بھی زیادہ جوغلاظت وگندگی کواپنی ناک سے سونگھتے پھرتے ہیں،اللہ کے نزدیک ذلیل ترین ہیں۔

مسنداحمد، السنن لأبی داؤد، بروایت ابو هریره رضی الله عنه

شرح فحم، کوئله الجعل الذی یدهده الخرا بانفه

یعنی وہ گبریلا کی مانند جانور جوگندگی میں منہ مارتا ہو۔النهایه فی غریب الحدیث ج ۱ / ص ۲۷۷

۱۲۹۵......اقوام وقبائل والے اپنے مردہ آباءواجداد پرفخر سے باز آجائیں۔ایسے کفر کی حالت میں چلے جانے والے لوگ جہنم کے کوئلے ہیں۔یاوہ، ان گبریلے جانوروں سے بھی زیادہ جوغلاظت وگندگی کواپنی ناک سے سونگھتے پھرتے ہیں،اللہ کے نزدیک ذلیل ترین ہیں۔اللہ نے تم سے جاہلیت کے تفاخراور آباءواجداد پرفخر وغرور کودفع کردیا ہے۔مؤمن متقی ہو یا فاسق شقی،سب آدم کے بیٹے ہیں۔اورآدم کی تخلیق مٹی سے ہے۔

الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۱۲۹۶...... اے لوگو!اللہ نے تم سے جاہلیت کے تفاخراورآباءواجداد پرفخر کے ساتھ اپنی عظمت جتانے کوختم فرمادیا ہے۔سوتمام لوگ فقط دوقسموں پر منقسم ہیں:پارساومتقی شخص،یہ اللہ کے ہاں باعزت ومکرم ہے۔دوسرافاسق وفاجر شخص،یہ اللہ کے ہاں پست مرتبہ ہے۔اورسب انسان آدم کے فرزند ہیں۔اورآدم کواللہ نے مٹی سے پیدافرمایا ہے۔الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، بروایت ابن عمر رضی الله **عنهما**۔

۱۲۹۷......عہد موسوی علیہ السلام میں دوشخصوں نے اپنااپنا حسب ونسب بیان کیا،ایک نے کہامیں فلاں ابن فلاں ابن فلاں ہوں،اس طرح اس نے سات پشتوں کوگنوایا۔اوردوسرے سے کہا:توبتا!تیری ماں گم ہو،توکون ہے؟دوسرے نے کہامیں فلاں ابن فلاں اسلام کافرزند ہوں۔اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کووحی فرمائی کہ ان کوکہو!اے نوپشتوں تک اپنے نسب بیان کرنے والے تو توانہی نو کے ساتھ جہنم میں دسواں بن کرجائے گا۔اوراے دوپشتوں تک اپنے نسب پراکتفاء کرنے والے توجنت میں ان کاتیسرا ساتھی ہوگا۔

النسائی، شعب الإیمان، الضیاء بروایت ابی

عبداللہ بن احمد نے اس کوروایت کیااس کے اصحاب روایت صحیح کے اصحاب ہیں سوائے یزید بن زیاد بن ابی الجعد کے،اوروہ بھی ثقہ راوی ہے۔

مجمع ج ۸ / ص ۸۵

الاکمال

۱۲۹۸......عہد موسوی علیہ السلام میں دوشخصوں نے اپنااپنا حسب ونسب بیان کیا،ایک کافرتھادوسرامسلم تھا۔کافر نے نوآباءتک اپنانسب بیان کیا۔مسلم نے کہا:میں فلاں ابن فلاں ہوں اور باقی سے اپنی براءت کااظہار کرتاہوں۔توموسیٰ کافرستادہ منادی آپہنچااور کہنے لگا:اے اپنے نسب بیان کرنے والو!تمہارے متعلق فیصلہ کردیا گیاہے،لہٰذااے کافر!نوپشتوں تک اپنے نسب بیان کرنے والے تو توانہی نو کے ساتھ جہنم میں دسواں بن کرجائے گا۔اوراے مسلم!دومسلم پشتوں تک اپنے نسب پراکتفاءکرنے والے تونے ان کے ماسوا سے برأت کااظہار کیاتوجنت میں ان کاتیسرا ساتھی ہوگا۔تومسلم ہےاور باقی سے مبرّ ا ہے۔شعب الایمان، بروایت معاذ رضی الله عنه

۱۲۹۹......عہد موسوی علیہ السلام میں دوشخصوں نے اپنااپنا حسب ونسب بیان کیا،ایک کافرتھادوسرامسلم تھا۔کافر نے کہامیں فلاں ابن فلاں ہوں اس طرح اس نے سات پشتوں کوگنوایا۔پھردوسرے سے کہا:توبتا!تیری ماں گم ہوتوکون ہے؟دوسرے نے کہامیں فلاں ابن فلاں ہوں اور باقی سے اپنی براءت کااظہار کرتاہوں۔موسیٰ علیہ السلام نے لوگوں میں منادی کروائی اوران کوجمع کیا،پھرفرمایا:تمہارے متعلق فیصلہ کردیا گیاہے، لہٰذااے نوپشتوں تک اپنے نسب بیان کرنے والے توجہنم میں ان کی دس کی تعداد پوری کرے گا۔اوراے دوباپوں تک اپنے نسب پراکتفاء کرنے والے!تواہل اسلام کافرزند ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت معاذ رضی الله عنه.موقوف، رجال احد اسانید الطبرانی رجال الصحیح.مجمع ج۸ ص ۸۶

۱۳۰۰...... تمہارے یہ انساب کسی کے لئے گالی اور برتری کی چیز نہیں ہیں۔اے بنوآدم! تم ان پرصاع کی طرح ہو، اب تم اس کو بھرو۔ کسی کو کسی پرفوقیت وبرتری حاصل نہیں، مگرتقوی وعمل صالح کے ساتھ۔ کسی کے براوبدنسب ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ فاحش، ہزیان گو، بخیل اور بزدل ہو۔مسنداحمد، ابن جریر، الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، بروایت عقبة بن عامر شرح،انتم بنو آدم کطف الصاع ان تملئوہ

اس کی وضاحت یہ ہے کہ''طف الصاع'' ایسے صاع یعنی برتن کو کہتے ہیں جو بھرنے کے قریب تر ہولیکن مکمل بھرا ہوا نہ ہو۔تو مقصود یہ ہے کہ اے بنی آدم تم سب نسبت میں ان بھرے صاع کی طرح ایک باپ کی اولادہو یعنی ہم درجہ وہم رتبہ ہو، اور باقی ماندہ صاع کو پُر کرنا تمہارے اپنے اپنے عمل پرموقوف ہے۔الفائق: ج ۲/ص ۳۶۴

۱۳۰۱...... تمہارے یہ انساب کسی کے لئے گالی اور برتری کی چیز نہیں ہیں۔ ! تم سب بنوآدم ہو، اوربس۔ کسی کو کسی پرفوقیت وبرتری حاصل نہیں، مگر دین وتقوی کی وجہ سے۔ کسی کے براہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ فاحش، ہذیان گو، اور بخیل ہو۔

شعب الإیمان، بروایت عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۳۰۲...... جو قبائل کے ساتھ اپنی فاخرانہ نسبت کرے، اس کو انہی کے ساتھ کردو اور اس کو کنیت کے ساتھ مت پکارو۔ابن ابی شیبه، بروایت اُبیؓ

۱۳۰۳...... جو جاہلیت کی نسبتوں پرفخروشیخی جتلائے، اسے دورکردو اوراس کو کسی کنیت کے ساتھ بھی مت پکارو۔

مسنداحمد، ، الصحیح لابن حبان، الرؤیانی فی الأفراد، بروایت اُبیؓ

۱۳۰۴...... ایام جاہلیت میں مرجانے والے اپنے آباء پرفخروگھمنڈمت کرو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! یہ گندگی میں منہ مارنے والا گبریلا کی مانند جانوران سے بدرجہا بہتر ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، المصنف لعبدالرزاق، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۰۵...... ایامِ جاہلیت میں مرجانے والے اپنے آباء پرفخروگھمنڈ مت کرو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جانؒ ہے! یہ گندگی میں منہ مارنے والا گبریلا کی مانند جانوران ایامِ جاہلیت میں مرجانے والوں سے بدرجہا بہتر ہے۔

ابو داؤد الطیالسی، مسنداحمد، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

علامہ ہیثمی فرماتے ہیں مسنداحمد کے رجال صحیح ہیں۔مجمع ج ۸/ص ۸۵

فصلِ ششم......متفرقات کے بیان میں

۱۳۰۶...... ہرنومولود فطرتاً اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔حتی کہ وہ بات چیت کرنے کے لائق ہوتا ہے، پھراس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنادیتے ہیں۔المسند لأبی یعلی، الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، بیھقی، بروایت الأسود ابن سریع

۱۳۰۷...... ہرنومولود فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پھراس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مشرک بنادیتے ہیں۔ پوچھا گیا: اور اس سے قبل جو مرگئے؟ فرمایا: اللہ بہتر جانتا ہے، جس پروہ عمل کرنے والے تھے۔

الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ، بروایت ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

شرح:...... یعنی جو بچے سن شعور تک پہنچنے سے قبل وفات پاگئے اور وہ کافروں کے بچے ہیں ان کا کیا ہوگا؟ تو اس معاملہ کو حضور ﷺ نے اللہ کے سپرد فرمادیا۔اور یہی محتاط اور مناسب طریقہ ہے۔

۱۳۰۸...... ہرنومولود فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پھراس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنادیتے ہیں۔جس طرح جانور درست اعضاء والا بچہ جنتا ہے، کیا تم اس میں کوئی نک کٹا یا کوئی اور عضو کٹا دیکھتے ہو؟ بخاری ومسلم، السنن لأبی داؤد، بروایت، ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۹...... کوئی زانی زنا کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی چور چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی شراب نوشی کرنے والا شراب نوشی

کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی قاتل قتل کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔

مسند احمد، النسائی، الصحیح للبخاری رحمة اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۱۰......کوئی زانی زنا کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی شراب نوشی کرنے والا شراب نوشی کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی چور چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔ اور کوئی ڈاکہ زن کسی اعلیٰ شے پر ڈاکہ ڈالتے وقت مؤمن نہیں ہوتا جب کہ لوگ اس کی طرف بے بس نظریں اٹھائے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ مسند احمد، بخاری ومسلم، النسائی، ابن ماجہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

مسند احمد میں یہ اضافہ ہے کہ: اور کوئی خیانت کے وقت مؤمن نہیں ہوتا۔ سو اجتناب کرو، اجتناب کرو۔

۱۳۱۱......کوئی زانی زنا کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی چور چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی شراب نوشی کرنے والا شراب نوشی کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔ لیکن اس کے بعد توبہ پیش ہوتی ہے۔ الصحیح لمسلم، ۳، بروایت ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۳۱۲......ایمان کی مثال قمیص کی سی ہے، جس کو کبھی زیب تن کرلیا جاتا ہے اور کبھی اتار پھینکا جاتا ہے۔ ابن قانع بروایت معدان

نہایت ضعیف روایت ہے۔ المغیر ص: ۱۲۲

۱۳۱۳......ایمان تمہارے شکم میں مثل بوسیدہ کپڑے کے پرانا ہو جاتا ہے، پس اللہ سے سوال کرو کہ وہ تمہارے قلوب میں ایمان کو تازہ کردے۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، المستدرک للحاکم بروایت، ابن عمر رضی اللہ عنہما

حدیث کی اسناد حسن ہے۔ مجح، ج ۱/ص ۵۲

۱۳۱۴......اللہ تعالیٰ نے ظلمت و تاریکی میں اپنی مخلوق پیدا فرمائی پھر ان پر اپنا نور ڈالا، سو جس کو وہ نور پہنچا ہدایت یاب ہوا اور جو رہ گیا وہ گمراہ ہوا۔

مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۱۵......تم پچھلی خیر کے ساتھ اسلام میں داخل ہوئے ہو۔ مسند احمد، بخاری ومسلم، بروایت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ

شرح:......یعنی زمانہ جاہلیت میں تم نے جو خیر کے امور سرانجام دیئے تھے ان کا ثواب تم کو حاصل ہوگا۔

۱۳۱۶......اگر مجھ پر دس یہودی ایمان لے آئیں تو تمام یہودی ایمان لے آئیں۔

الصحیح للبخاری رحمة اللہ علیہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

یہاں دس یہود سے ان کے علماء مراد ہیں دوسری روایت سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ اور اس سے یہودیوں کی ہٹ دھرمی بیان کرنا مقصود ہے۔ اور درحقیقت حدیث مذکور قرآن کی اس آیت کی وضاحت وتفسیر ہے:

لتجدنّ اشد الناس عداوة للذین امنوا الیهود

یعنی اے نبی! تم مؤمنوں کے لئے سب سے سخت دشمن یہود کو پاؤ گے۔

۱۳۱۷......جس کو اللہ کی طرف سے کوئی بات پہنچی مگر اس نے اس کی تصدیق نہ کی تو وہ اس کو حاصل نہ کر سکے گا۔

الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیہ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۳۱۸......اللہ حکیم ہے۔ اور اسی کی طرف سب حکم لوٹتے ہیں۔

السنن لأبی داؤد، النسائی، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم، بروایت ھانی بن یزید

۱۳۱۹......ہر موجد اور اس کی ایجاد کا موجد وصانع اللہ ہے۔

البخاری رحمة اللہ علیہ فی خلق افعال العباد المستدرک للحاکم، البیھقی فی الأسماء بروایت حزیفه رضی اللہ عنہ

۱۳۲۰......تم سے قبل لوگوں کو اس طرح دین کے بارے میں ستایا جاتا کہ ایک شخص کو پکڑا جاتا اور زمین میں گڑھا کھود کر اس کے اندر اس کو ڈالا جاتا اور اوپر سے سر پر آرا رکھ کر دو ٹکڑے کردیا جاتا۔ لیکن اس کے باوجود وہ اس کو اس کے دین سے منحرف نہ کر سکتے تھے۔ اسی طرح لوہے کی کنگھیوں سے اس کے بدن کو چھلنی کرتے ہوئے اس کی ہڈیوں اور پٹھوں تک پہنچا دیتے۔ لیکن اس کے باوجود وہ اس کو اس کے دین سے منحرف نہ

کر سکتے تھے۔ اور اللہ کی قسم! یہ دین مکمل وتام ہو کر رہے گا ..... حتیٰ کہ ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک خدا کے سوا کسی اور کے خوف کو دامن گیر کئے بغیر چلا جائے گا اور بھیڑیئے سے بکریوں کو امن ملے گا۔ لیکن تم عجلت باز ہو۔

مسنداحمد، الصحیح للبخاری رحمة الله علیه، السنن لأبی داؤد، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، بروایت خباب رضی الله عنه

۱۳۲۱ ..... جاؤ اور پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کرو اور ان کفر کے بالوں سے نجات حاصل کرو۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت واثلة رضی الله عنه

۱۳۲۲ ..... اپنے سے ان کفر کے بالوں کو دور کرو (اور سنتِ ختنہ کی ادائیگی کرو)۔ مسنداحمد، السنن لأبی داؤد، بروایت ابی کلیب

الاکمال

۱۳۲۳ ..... ایمان قمیص کی طرح ہے، جس کو آدمی کبھی زیب تن کر لیتا ہے اور کبھی اتار پھینکتا ہے۔

الحکیم وابن مردویه عن عتبة بن عبدالله بن خالد بن معدان عن ابیه عن جده

ضعیف روایت ہے۔ المغیر ص: ۱۲۲

۱۳۲۴ ..... کوئی بندہ زنا کے وقت مؤمن نہیں رہتا اور کوئی بندہ چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی شراب نوشی کرنے والا شراب نوشی کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی قاتل قتل کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔

الضعفاء للعقیلی رحمة الله علیه مسنداحمد، النسائی، الصحیح للبخاری رحمة الله علیه، بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

اور المصنف لعبدالرزاق نے اس کا اضافہ کیا ہے کہ کوئی ڈاکہ زنی کے وقت بھی مؤمن نہیں رہتا۔

۱۳۲۵ ..... کوئی زانی زنا کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی چور چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی شراب نوشی کرنے والا شراب نوشی کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔ الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت عائشه رضی الله عنها مسندالبزار بروایت ابی سعید رضی الله عنه

۱۳۲۶ ..... کوئی آدمی زنا کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔ اور کوئی آدمی شراب نوشی کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔ اس حالت میں ایمان اس سے سلب کر لیا جاتا ہے۔ اور اس وقت تک نہیں لوٹتا جب تک کہ وہ توبہ کر لے، پس اگر وہ توبہ کر لیتا ہے (تو پروردگار اس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں) اور ایمان اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔ الحلیه، بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

زنا کے وقت ایمان سلب ہو جانا

۱۳۲۷ ..... کوئی آدمی زنا کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔ اور کوئی آدمی چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔ اور نہ کسی کی ذی شرف شی پر ڈاکہ ڈالتے وقت مؤمن رہتا پس اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو پروردگار اس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں۔ مسندالبزار، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، الخطیب، من طریق عکرمة عن ابن عباس رضی الله عنهما وابی هریرة رضی الله عنه وابن عمر رضی الله عنهما

۱۳۲۸ ..... کوئی زانی زنا کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی چور چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی شراب نوشی کرنے والا شراب نوشی کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔ اس سے ایمان نکل جاتا ہے پس اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو ایمان اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔

الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابی سعید رضی الله عنه

۱۳۲۹ ..... کوئی چور چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔ اور کوئی زانی زنا کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔ ایمان اللہ کے ہاں اس سے بہت مکرم ومعزز ہے۔ مسند البزار بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۱۳۳۰ ..... جس نے زنا کا ارتکاب کیا وہ ایمان سے نکل گیا۔ جس نے بغیر اکراہ وجبر کے شراب نوشی کی وہ ایمان سے نکل گیا۔ اور جس نے کسی اعلی

شی پڑا کہ ڈالا حالانکہ لوگ اس کی طرف بے بس نظریں اٹھائے دیکھ رہے ہیں، وہ بھی ایمان سے نکل گیا۔ ابن قانع عن شریک غیر منسوب

۱۳۳۱..... مؤمن اور ایمان کی مثال اس گھوڑے کی سی ہے جو اپنے احاطہ میں بندھا ہوا ہے۔ چکر لگاتا ہے پھر اپنے مرکز کی طرف عود کر آتا ہے۔ اسی طرح مؤمن بھول سے خطا کر بیٹھتا ہے، لیکن پھر ایمان کی طرف رجوع کر لیتا ہے۔ پس تم اپنا کھانا متقی لوگوں اور معروف مؤمنین کو کھلایا کرو۔

ابن المبارک، مسنداحمد، المسندلأبی یعلی، الصحیح لإبن حبان، الحلیه، شعب الإیمان، السنن لسعید، بروایت ابی سعید رضی الله عنه

۱۳۳۲..... مؤمن اور ایمان کی مثال اس گھوڑے کی سی ہے جو اپنے احاطہ میں بندھا ہوا ہے۔ چکر لگاتا ہے پھر اپنے مرکز کی طرف عود کر آتا ہے۔ اسی طرح مؤمن کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے، لیکن پھر ایمان کی طرف رجوع کر لیتا ہے۔ پس تم اپنا کھانا نیک، متقی لوگوں کھلایا کرو۔ اور اپنی نیکی و بھلائی کا رخ مؤمنین کی طرف خاص رکھا کرو۔ الرامھرمزی بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۱۳۳۳..... کسی مؤمن کو اس کے ایمان سے کوئی گناہ نہیں نکال سکتا۔ اسی طرح کسی کافر کو کوئی احسان کفر سے نہیں نکال سکتا۔

الدیلمی بروایت انس رضی الله عنه

۱۳۳۴..... اے انسانو! اللہ سے ڈرو! صبر کا دامن تھامے رکھو! بے شک اللہ کی قسم! تم سے قبل کسی مؤمن کے سر پر آرا رکھ کر دو ٹکڑے کر دیا جاتا۔ لیکن اس کے باوجود وہ اپنے دین سے منحرف نہ ہوتا تھا۔ سو اللہ سے ڈرو! وہی تمہارے لئے کشادگی فراہم کرے گا اور تمہارے کام بنائے گا۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، المستدرک للحاکم بروایت خباب رضی الله عنه

۱۳۳۵..... جس نے کسی کھوٹ کے بغیر اللہ اور اس کے رسول سے سچی محبت رکھی، اور مؤمنین سے ملا اور ان سے بھی سچی محبت رکھی اور امرِ جاہلیت یعنی کفر اس کے نزدیک آگ میں ڈالے جانے کی طرح ہو گیا تو یقیناً اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا یا فرمایا اس نے ایمان کی بلندی پالی۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت المقدادبن الأسود

ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے

۱۳۳۶..... ہر پیدا ہونے والا بچہ "خواہ کسی کافر کے ہاں جنم لے یا مسلم کے ہاں" وہ فطرتِ اسلام پر ہی پیدا ہوتا ہے۔ لیکن شیاطین ان کے پاس آتے ہیں اور ان کو ان کے دینِ اصلی سے بھٹکاتے ہیں۔ پس یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ اور ان کو اللہ کے ساتھ ان باطل معبودان کو شریک کرنے کا حکم دیتے ہیں، جن کے لئے اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی۔ الحکیم بروایت انس رضی الله عنه

۱۳۳۷..... ہر انسان کو اس کی ماں فطرت پر جنم دیتی ہے۔، پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ پس اگر ماں باپ مسلمان ہوں تو نومولود بھی مسلمان ہوتا ہے۔ اور ہر بچہ جب اس کی ماں اس کو جنم دیتی ہے تو اس کو شیطان شرمگاہ کے پاس کچوکے لگاتا ہے۔ سوائے مریم اور اس کے فرزند کے۔ شعب الإیمان، بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۱۳۳۸..... ہر نومولود فطرت پر جنم پاتا ہے۔ اور اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی بنا دیتے ہیں، جیسے اونٹ کا بچہ پیدا ہوتا ہے تو کیا تم اس میں کوئی ناک کان کٹا پاتے ہو؟ بلکہ تم خود ہی اس کا ناک یا کان وغیرہ کاٹ ڈالتے ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو بچپن ہی کی حالت میں وفات پا جائے اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔؟ فرمایا اللہ خوب جانتا ہے وہ کیا عمل کرنے والے تھے۔

مسنداحمد، بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۱۳۳۹..... انسان کے افضل الإیمان ہونے کی علامت یہ ہے کہ اس کو اس بات کا کامل یقین ہو جائے کہ وہ جہاں بھی ہو۔ اللہ اس کے ساتھ ہر جگہ موجود ہے۔ شعب الإیمان، بروایت عبادةبن الصامت رضی الله عنه

۱۳۴۰..... بندہ کا افضل ایمان یہ ہے کہ اس کو اس بات کا کامل یقین ہو جائے کہ وہ جہاں بھی ہو، اللہ اس کے ساتھ ہر جگہ موجود ہے۔

الحکیم، بروایت عبادةبن الصامت رضی الله عنه

۱۳۴۱۔۔۔۔۔۔تم پچھلی خیر کے ساتھ اسلام میں داخل ہوئے ہو۔المستدرک للحاکم بروایت عبادۃبن الصامت رضی اللہ عنہ

شرح:۔۔۔۔۔۔یعنی زمانہ جاہلیت میں تم نے جو خیر کے امور سرانجام دیئے تھے ان کا ثواب تم کو حاصل ہوگا۔

۱۳۴۲۔۔۔۔۔۔پچھلے اجر کے ساتھ تم مسلمان ہوئے ہو۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت صعصعۃ بن ناجیہ

۱۳۴۳۔۔۔۔۔۔اللہ عز وجل یہود پر اس بات سے شدت غضب میں آ گئے کہ انہوں نے عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا کہا۔اور نصاریٰ پر اس وجہ سے غضب نازل کیا کہ انہوں نے مسیح کو اللہ کا بیٹا گردانا۔اوران لوگوں پر اللہ شدید ترین غضبناک ہوئے جنہوں نے میرا خون بہایا اور میرے اہل کے بارے میں مجھے ایذاء پہنچائی۔ابن النجار بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۳۴۴۔۔۔۔۔۔اصنام جاہلیت میں سے سوائے ذوالخلصہ کے اور کوئی بت باقی نہ رہا۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت جریر

یہ اس زمانہ میں فارس کے شہروں میں پایا جاتا تھا۔

۱۳۴۵۔۔۔۔۔۔ضرور بالضرور یہ امر اسلام جاری وساری رہے گا۔۔۔۔۔۔جب تک کہ گردش لیل ونہار جاری ہے۔اور اللہ عز وجل کسی پختہ اور ناپختہ مکان کو نہ چھوڑیں گے۔۔۔۔۔۔بلکہ ہر گھر میں اس دین کو داخل فرمادیں گے۔معزز کو اس کی عزت کے ساتھ، ذلیل کو اس کی ذلت کے ساتھ۔یعنی اسلام ومسلمین کو اس کے ساتھ عزت سے ہمکنار فرمائیں گے۔اور کفر و کافرین کو اس کے ساتھ ذلیل ورسوا کریں گے۔

مسنداحمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، السنن للبیھقی رحمۃ اللہ علیہ، السنن لسعید، بروایت تمیم رضی اللہ عنہ

۱۳۴۶۔۔۔۔۔۔جو سر پر تلوار لٹکتے ہوئے اسلام لایا، اس شخص کا ہمسر نہیں ہوسکتا جو اپنی خوشی ورغبت کے ساتھ اسلام لایا۔

ابونعیم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۳۴۷۔۔۔۔۔۔اگر علماء یہود میں سے دس افراد بھی مجھ پر ایمان لے آئیں تو روئے زمین کے تمام یہودی مجھ پر ایمان لے آئیں۔

مسند احمد، بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۳۴۸۔۔۔۔۔۔جس یہودی یا نصرانی نے میری بات سنی لیکن میری اتباع نہ کی (وہ جہنم میں جائے گا)۔

الدارقطنی فی الأفراد بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۴۹۔۔۔۔۔۔میری امت میں سے کسی نے یا یہودی یا نصرانی نے میری بات سنی لیکن مجھ پر ایمان نہ لایا وہ جنت میں داخل نہ ہوسکے گا۔

مسنداحمد، ابن جریر، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۱۳۵۰۔۔۔۔۔۔تم میں سے کوئی کسی کو یوں نہ کہے کہ اس کو میرا دوست نہیں جانتا۔۔۔۔۔۔جب تک کہ اس کو علم نہ ہوجائے کہ وہ مؤمن ہے۔

الدیلمی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۵۱۔۔۔۔۔۔اے برادر تنوخ! میں نے کسریٰ کو خط لکھا تھا، مگر اس نے اس کو پھاڑ ڈالا۔اب اللہ اس کو اور اس کی سلطنت کو ٹکڑے ٹکڑے کرڈالے گا۔اور میں نے شاہ نجاشی کو دعوت نامہ لکھا تھا اس نے بھی پھاڑ ڈالا۔اللہ اس کو اور اس کی سلطنت کو ٹکڑے ٹکڑے کرڈالے گا۔اور اے تنوخ! میں نے تیرے ساتھی ھرقل کو بھی ایک دعوت نامہ لکھا تھا اور اس نے اس کو محفوظ رکھا۔سو جب تک زندگی میں اچھائی کو اختیار کئے رکھے گا، لوگ مسلسل اس سے جنگ کی حالت پائیں گے۔مسنداحمد، بروایت التنوخی قاصد ھرقل

حدیث میں جس نجاشی کا تذکرہ ہے یہ دوسرا نجاشی ہے اس سے پہلے والا نجاشی جس کا نام ''اصحمہ'' تھا، حضور پر ایمان لے آیا تھا اس نے مسلمانوں کو پناہ میسر کی تھی اور اسی کی حضور نے غائبانہ نماز جنازہ ادا کی تھی۔

۱۳۵۲۔۔۔۔۔۔اے قتادہ بیری کے پتوں اور پانی سے غسل کرو اور زمانہ کفر کے یہ بال اتروا آؤ۔بروایت قتادہ الرھاوی

۱۳۵۳۔۔۔۔۔۔بیری کے پتوں اور پانی سے غسل کرو اور اپنے سے کفر کے یہ بال منڈوادو۔الصغیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت واثلۃ

۱۳۵۴۔۔۔۔۔۔اے واثلہ! جاؤ اور کفر کے بال اپنے سے دھوڈالو اور پانی و بیری کے پتوں سے غسل کرلو۔

تمام، ابن عساکر بروایت واثلۃ رضی اللہ عنہ

کتاب الإيمان والإسلام من قسم الأقوال والأفعال

چار ابواب پر مشتمل ہے۔

باب اول......ایمان واسلام کی حقیقت اور مجاز میں

یہ باب چار فصول پر مشتمل ہے۔

فصل اول......ایمان کی حقیقت کے بیان میں

۱۳۵۵......از مسند عمر رضی اللہ عنہ یحیٰ بن یعمر، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت تھے، کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا۔ اس کے جسم پر دو سفید کپڑے تھے۔ متناسب الأعضاء اور اچھی شکل وصورت کا مالک تھا۔ اس نے آکر آپ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں آپ کے قریب ہوسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہوجاؤ قریب۔ تو وہ شخص قریب ہوتے ہوتے اتنا قریب آ گیا کہ اس کے گھٹنے رسول اللہ ﷺ کے گھٹنوں سے آ ملے۔ پھر اس نو وارد نے عرض کیا: کیا میں کچھ سوال کرسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: کرو سوال۔ عرض کیا: مجھے اسلام کے بارے میں خبر دیجئے؟ فرمایا اس بات کی شہادت دینا! کہ اللہ کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا، اور رمضان کے روزے رکھنا۔ اس شخص نے عرض کیا: تو کیا میں ان افعال کی ادائیگی کے بعد مسلمان ہوجاؤں گا؟ فرمایا: جی ہاں۔ اس شخص نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ اس پر ہم کو تعجب پیدا ہوا کہ وہ شخص سائل ہونے کے باوجود جو کہ لاعلم ہوتا ہے تصدیق کر رہا ہے۔ گویا اس کو پہلے اس کا علم تھا۔ پھر اس شخص نے سوال کیا یارسول اللہ! مجھے ایمان کے بارے میں خبر دیجئے؟ فرمایا یہ کہ تم اللہ اور اس کے ملائکہ اور فرشتوں اور رسولوں اور بعث بعد الموت پر ایمان لاؤ اور اس بات پر کہ جنت حق ہے، جہنم حق ہے، اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔ سائل نے عرض کیا اگر میں ایسا کرلوں تو کیا میں مؤمن ہوجاؤں گا؟ فرمایا: جی ہاں۔ سائل نے پھر سوال کیا: مجھے قیامت کے متعلق خبر دیجئے؟ فرمایا: اس کے متعلق مسئول کو سائل سے زیادہ علم نہیں ہے، یہ ان اشیاء خمسہ میں سے ہے، جن کا علم ماسوا اللہ کے کسی کو نہیں۔ بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کو ہے۔ وہی بارش برساتا ہے، الخ۔ اس پر سائل نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ ابو داؤد الطیالسی

۱۳۵۶......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایمان نیت اور زبان سے حاصل ہوتا ہے۔ اور ہجرت جان ومال کے ذریعہ ہوتی ہے۔ الدارقطنی فی الأفراد فرماتے ہیں کہ اس کی روایت میں ابو عصمہ نوح بن مریم متفرد ہے اور وہ کذاب ہے۔ لہٰذا اس روایت کا اعتبار نہیں۔

۱۳۵۷...... محارب بن دثار حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم حضور ﷺ کے پاس حاضر خدمت تھے کہ آپ کی خدمت میں ایک سفید لباس میں ملبوس، عمدہ خوشبو میں بسا ہوا شخص حاضر ہوا، اور اس نے آکر اپنا ہاتھ حضور ﷺ کے گھٹنوں پر رکھ کر بیٹھتے ہوئے کہا: ایمان کیا ہے، یارسول اللہ ﷺ؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ پر، یوم آخرت پر، ملائکہ پر، کتاب اللہ پر، اور انبیاء پر ایمان لاؤ۔ نیز جنت اور جہنم پر ایمان لاؤ، اور اس بات پر ایمان لاؤ کہ تقدیر اچھی اور بری برحق ہے۔ سائل نے عرض کیا اگر میں ایسا کرلوں تو کیا میں مؤمن ہوجاؤں گا؟ فرمایا: بالکل۔ سائل نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ اس پر ہم کو تعجب پیدا ہوا کہ وہ شخص سائل ہونے کے باوجود آپ کی تصدیق کر رہا ہے۔ سائل نے پھر سوال کیا اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، بیت اللہ کا حج کرو، ماہ صیام کے روزے رکھو۔ جنابت سے غسل کرو۔ سائل نے عرض کیا: تو کیا میں ان افعال کی ادائیگی کے بعد مسلمان ہوجاؤں گا؟ فرمایا: بالکل۔ سائل نے پھر سوال کیا:

احسان کیا چیز ہے؟ فرمایا: تم اللہ کے لئے یوں عمل کرو، گویا کہ اسے دیکھ رہے ہو...... پس اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے، وہ تو یقیناً تمہیں دیکھ ہی رہا ہے۔ سائل نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر سوال کیا: وقوعِ قیامت کب ہوگا؟ فرمایا: اس کے متعلق مسئول سائل سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔ سائل نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر سائل منہ موڑ کر چل دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سائل کو میرے پاس حاضر کرو، اور اس کو تلاش کرو۔ لیکن اصحاب رسول اس پر قادر نہ ہو سکے۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔ تمہیں تمہارا دین سمجھانے آئے تھے۔ اور سوائے اس مرتبہ کے، اس سے قبل جب بھی کسی صورت میں میرے پاس تشریف لائے میں نے ان کو پہچان لیا۔ رستہ فی الإیمان

۱۳۵۸......عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں کے ایک مجمع کے ساتھ رسول اکرم ﷺ کے گرد و پیش بیٹھے ہوئے تھے، کہ اچانک ایسا شخص حاضرِ مجلس ہوا، جس پر نہ تو آثار سفر تھے، اور نہ ہی وہ اہلِ شہر میں سے تھا۔ وہ اہلِ مجلس کو عبور کرتا رہا حتی کہ عین رسول اکرم ﷺ کے سامنے آکر دوزانو بیٹھ گیا، جس طرح ہم میں سے کوئی نماز میں بیٹھتا ہے۔ اور پھر اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھ دیئے۔ پھر کہا: اے محمد! اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی شہادت دو، کہ اللہ کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، بیت اللہ کا حج وعمرہ کرو، جنابت سے غسل کرو، وضوء کو تام کرو، ماہِ صیام کے روزے رکھو۔ سائل نے عرض کیا: تو کیا میں ان افعال کی ادائیگی کے بعد مسلمان ہو جاؤں گا؟ فرمایا: بالکل۔ سائل نے کہا آپ نے سچ فرمایا اے محمد! پھر پوچھا: ایمان کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ تم اللہ پر اور اس کے ملائکہ پر، کتابوں اور رسولوں پر ایمان لاؤ۔ نیز جنت، جہنم اور میزان پر ایمان لاؤ، اور بعث بعد الموت پر ایمان لاؤ اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔ سائل نے عرض کیا اگر میں ایسا کرلوں تو کیا میں مؤمن ہو جاؤں گا؟ فرمایا: جی۔ پھر کہا آپ نے سچ فرمایا۔ اللا لکائی بخاری ومسلم فی البعث

۱۳۵۹......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کے اخیر زمانہ میں ایک نوجوان سفید لباس میں ملبوس آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور آکر استفسار کیا: آپ اللہ کے رسول ہیں؟ فرمایا: بے شک۔ پھر اجازت طلب کی: کہ کیا میں آپ کے قریب ہو سکتا ہوں؟ فرمایا: قریب آسکتے ہو! پھر اس شخص نے اپنے ہاتھ آپ کے گھٹنوں پر رکھ دیئے۔ پھر اس نو وارد نے مکرر استفسار کیا: کیا آپ اللہ کے رسول ہیں؟ فرمایا یقیناً۔ دو مرتبہ یہ مکالمہ ہوا۔ پھر سائل نے سوال کیا: اسلام کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اس بات کی شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں، وہ تنہا معبود ہے اس کا کوئی شریک وساجھی نہیں، اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور یہ کہ تم نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، ماہِ صیام کے روزے رکھو، بیت اللہ کا حج کرو، پھر پوچھا: ایمان کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ تم اللہ پر اور اس کے ملائکہ پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور یوم آخرت اور ہر طرح کی تقدیر پر ایمان لاؤ۔ پھر پوچھا احسان کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ کی عبادت یوں کرو...... گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو، پس اگر تم نہیں دیکھ رہے، وہ تو یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہے۔ سائل نے عرض کیا اگر میں کیفیت کو پالوں تو کیا میں محسن شمار ہوں گا؟ فرمایا: بالکل۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اللہ کے پیغمبر ﷺ نے بیان کیا: کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت آدم سے سوال کیا: کیا آپ وہی آدم ہیں...... کہ اللہ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے تخلیق فرمایا؟ اور پھر آپ کو مسجودِ ملائکہ بنایا؟ اگر آپ اس عصیان کا ارتکاب نہ فرماتے تو آپ کی اولاد میں سے کوئی جہنم میں داخل نہ ہوتا! حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: کیا آپ وہی موسیٰ علیہ السلام ہیں؟ جن کو اللہ نے اپنی رسالت اور اپنے ساتھ کلام کرنے کے لئے منتخب فرمایا؟ اس کے باوجود تم مجھ پر ایسی چیز کے متعلق کیسے ملامت کر رہے ہو جبکہ اللہ نے اس کو میری پیدائش سے قبل میری تقدیر میں لکھ دیا تھا؟ الغرض دونوں کا مناظرہ ہوا اور حضرت آدم، موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے۔ ابن جریر

۱۳۶۰......از مسند علی رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ نے فرمایا: جب سے اللہ نے آدم علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تب سے ایمان یہی چلا آ رہا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دینا اور اس بات کا اقرار کرنا کہ ہر قوم کے لئے اللہ کے ہاں سے جو شریعت اور طریقہ نازل ہوا ہے، سب برحق ہے۔ اور کوئی اقرار کنندہ اپنی شریعت کو چھوڑنے والا نہیں ہو سکتا، لیکن غفلت وتساہل کی بناء پر اس کو ضائع کرنے والا ہو سکتا ہے۔ ابن جریر فی تفسیرہ

ایمان تین چیزوں کے مجموعے کا نام ہے

۱۳۶۱.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ نے فرمایا: کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سوال کیا: کہ ایمان کس چیز کا نام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قلبی معرفت، اقرار باللسان اور عمل بالأ عضاء کا نام ہے۔ ابو عمرو بن حمدان فی فوائدہ

۱۳۶۲.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ ایمان زبان سے اقرار کرنے، دل میں یقین رکھنے اور اعضاء کے ساتھ عمل بجالانے کا نام ہے۔ اور یہ گھٹتا و بڑھتا رہتا ہے۔ ابن مردویہ

اس کی اسنادی حیثیت ضعیف ہے۔

۱۳۶۳.....از مسند علقمہ رضی اللہ عنہ ابن سوید بن علقمہ بن الحارث، ابی سلیمان الدارانی سے روایت کرتے ہیں، کہ ابو سلیمان الدارانی نے کہا میں نے علقمہ بن سوید بن علقمہ بن الحارث سے سناوہ کہتے ہیں میں نے اپنے جد امجد علقمہ بن الحارث سے سناوہ فرمارہے تھے کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا، اور میں اپنی قوم کے حاضر ہونے والے دیگر افراد سمیت ساتواں شخص تھا، ہم نے حضور ﷺ کو سلام عرض کیا، آپ نے جواب مرحمت فرمایا۔ پھر ہم نے حضور سے گفتگو کی، آپ کو ہماری گفتگو خوشگوار گزری تو آپ نے پوچھا تم کون سے قبیلے کے لوگ ہو؟ ہم نے عرض کیا ہم مؤمن ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہر قول کی ایک حقیقت ہوتی ہے، تمہارے اس قول ایمانی کی حقیقت کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا: پندرہ باتیں اس قول کی حقیقت ہیں۔ پانچ کا آپ نے ہمیں حکم فرمایا تھا۔ اور دیگر پانچ ہمیں آپ کے قاصدوں کے ذریعہ معلوم ہوئیں۔ اور آخری پانچ وہ ہیں جن کے ساتھ ہم زمانہ جاہلیت میں متصف ہو گئے تھے۔ اور ہم اب تک ان باتوں پر عمل پیرا ہیں، اِلاَّ یہ کہ آپ کسی کی ممانعت فرمادیں.....آپ نے استفسار فرمایا: میری کہی ہوئی پانچ باتیں کونسی ہیں؟ ہم نے عرض کیا: آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اللہ پر اور اس کے ملائکہ پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائیں اور پانچویں یہ کہ اچھی و بری تقدیر پر بھی ایمان لائیں۔ آپ نے فرمایا: اور وہ پانچ جو میرے قاصدوں نے کہیں.....کونسی ہیں؟ ہم نے عرض کیا: آپ کے قاصدوں نے ہم کو حکم دیا کہ ہم اس بات کی شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور وہ تنِ تنہا ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں۔ اور آپ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور یہ کہ ہم فرض نماز قائم کریں۔ فرض زکوٰۃ ادا کریں۔ ماہِ رمضان کے روزے رکھیں۔ اور اگر جانے کی استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج بھی کریں۔ آپ نے مزید استفسار فرماتے ہوئے کہا اور وہ پانچ باتیں کونسی ہیں جن کو تم نے زمانہ جاہلیت میں اپنایا؟ ہم نے عرض کیا: فراخی کے وقت شکر کرنا، مصیبت کے وقت صبر کرنا، ملاقات کے وقت سچ بولنا، قضاء الٰہی پر راضی رہنا اور دشمنوں پر مصیبت آن پڑے تو اس پر خوشی نہ کرنا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ تو بڑے فقیہ و ادیب لوگ ہیں۔ ان خصال کو اپنانے سے ممکن ہے کہ نبوت کی فضیلت پالیں۔ پھر آپ ہماری طرف مسکراتے ہوئے متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں مزید پانچ باتوں کی تم کو بطورِ خاص نصیحت کرتا ہوں! تا کہ اللہ تمہارے لئے خیر کی تمام خصلتیں مکمل فرمادے.....جس چیز کو نہ کھانا ہو اسے جمع نہ کرو۔ جس جگہ رہائش اختیار نہ کرنی ہو اس کی تعمیر نہ کرو۔ جو چیز کہ کل کو تم سے چھوٹ جانے والی ہے اس میں مقابلہ بازی نہ کرو۔ اور اس اللہ سے ڈرتے رہو جس کی طرف تم کو جانا ہے۔ اور اس میں رغبت و کوشش کرو، جس کی طرف تم کو کوچ کرنا ہے اور جہاں تمہیں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے۔ المستدرک للحاکم

۱۳۶۴.....حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک اعرابی کی صورت میں رسولِ اکرم ﷺ کے پاس تشریف لائے۔ رسول اکرم ﷺ اس صورت میں ان کو پہچان نہ سکے۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا: اے محمد! ایمان کیا ہے؟ فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، یوم آخرت پر، ملائکہ پر، کتاب اللہ پر، نبیوں پر اور بعث بعد الموت پر ایمان لاؤ، نیز اچھی بری تقدیر پر بھی ایمان لاؤ۔ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا اگر میں ان پر ایمان لے آؤں تو کیا میں مؤمن ہو جاؤں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بالکل۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر استفسار کیا: اسلام کیا ہے؟ یہ کہ تم لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ بیت اللہ کا حج کرو۔ ماہِ صیام کے

روزے رکھو۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا اگر میں ان کو بجالاؤں تو کیا میں مسلمان ہو جاؤں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بالکل۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر استفسار کیا: احسان کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ کی عبادت یوں کرو کہ گویا تم اللہ کو دیکھ رہے ہو...... پس اگر یہ کیفیت نہیں حاصل ہوتی اور تم اللہ کو نہیں دیکھ رہے تو وہ تو یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہے۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر جبرئیل علیہ السلام لوٹ گئے۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان کی تلاش میں نکلے، مگر نہ پاسکے۔ پھر آپ نے فرمایا: یہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔ تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔ بمطابق دوسری روایت کے، تمہیں تمہارا امرِ دین سکھانے آئے تھے۔ کرر

فصلِ دوم......اسلام کی حقیقت کے بیان میں

۱۳۶۵......از مسند صدیق رضی اللہ عنہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما لوگوں کو اسلام سکھاتے تھے۔ اور فرماتے تھے: اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اللہ کی فرض کردہ نماز کو اس کے وقت پر ادا کرو، کیونکہ اس کی کوتاہی میں ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ اور اپنے نفس کی خوشی کے ساتھ ادائیگی زکوٰۃ کرو۔ ماہِ رمضان کے روزے رکھو۔ اور جس کو خلافت سونپی گئی ہو، اس کی سنو اور اطاعت کرو۔

المصنف لعبدالرزاق، ابن ابی شیبه، رسته ففی الإیمان، ابن جریر

۱۳۶۶......از مسندِ عمر رضی اللہ عنہ حضرت حسن سے مروی ہیکہ ایک اعرابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا، اور کہا اے امیر المؤمنین! مجھے دین کی تعلیم دیجئے۔ آپ نے فرمایا: یہ کہ تم لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ بیت اللہ کا حج کرو۔ ماہِ صیام کے روزے رکھو۔ اور تم ظاہر کے مکلف ہو، لہٰذا کسی کے اندرونی معاملات کی ٹوہ میں نہ پڑو۔ اور ہر ایسی چیز کے اختیار کرنے سے اجتناب کرو جس سے حیا کی جاتی ہے۔ پھر اگر تم اللہ سے ملاقات کرو تو کہہ دینا مجھے ان باتوں کا عمر نے حکم دیا تھا۔

شعب الإيمان، الأصبهاني في الحجة

علامہ بیہقی نے فرمایا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے۔ کیونکہ حضرت حسن نے حضرت عمر کو نہیں پایا۔ سعید بن عبدالرحمن الجمحی کے حوالہ سے آئندہ آنے والی مسند ابن عمر میں یہ حدیث اس مرسل مذکور سے زیادہ اصح ہے۔

۱۳۶۷......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ایمان کی زیب و زینت چار اشیاء ہیں۔ نماز، زکوٰۃ، جہاد اور امانت داری۔ ابن ابی شیبہ

۱۳۶۸......حضرت حسن سے مروی ہے کہ ایک اعرابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا، اور کہا اے امیر المؤمنین! مجھے دین کی تعلیم دیجئے۔ آپ نے فرمایا: یہ کہ تم لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ بیت اللہ کا حج کرو۔ ماہِ صیام کے روزے رکھو۔ اور تم ظاہر کے مکلف ہو، لہٰذا کسی کے اندرونی معاملات کی ٹوہ میں نہ پڑو۔ اور ہر ایسی چیز کے اختیار کرنے سے اجتناب کرو جس سے حیا کی جاتی ہے۔ پھر اگر تم اللہ سے ملاقات کرو تو کہہ دینا مجھے ان باتوں کا عمر نے حکم دیا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عبداللہ ان باتوں کو مضبوطی سے تھام لو۔ پھر جب پروردگار سے ملاقات ہو تو جو جی آئے کہو۔

الكامل لابن عدى رحمة الله عليه، شعب الإيمان، اللالكائی

ایمان کی مضبوطی چار چیزوں میں

۱۳۶۹......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایمان کی مضبوطی چار اشیاء ہیں۔ اپنے وقت پر نماز قائم کرنا، نفس کی رضاء و رغبت کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرنا، صلہ رحمی کرنا اور عہد کی پاسداری کرنا۔ سو جس نے ان میں سے کسی کو ترک کر دیا اس نے اسلام کا ایک مضبوط کڑا چھوڑ دیا۔

ابويعلى الخليلى فى جزء من حديثه

۱۳۷۰..... ازمسند علی رضی اللہ عنہ حضرت علی وحضرت ابو زبیر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بناء تین چیزوں پر ہے۔ اہل ''لاالٰہ الا اللہ'' سوتم کسی کلمہ گو کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ کہو۔ اور نہ ان پر شرک کرنے کی شہادت دو۔ اور تقادیر کے منجانب اللہ ہونے کی معرفت..... خواہ اچھی ہوں یا بری۔ اور یہ کہ جب سے اللہ نے محمد کو مبعوث کیا..... تب سے آخری مسلم جماعت تک جہاد جاری وساری رہے گا۔ کسی ظالم کا ظلم اور کسی عادل کا عدل اس کو گزند نہ پہنچا سکے گا۔ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ طبرانی فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ثوری، ابن جریج اور اوزاعی سے اسماعیل کے سوا کوئی اور روایت کرنے والا نہیں ہے۔

عن اسماعیل بن یحیی التیمی عن سفیان بن سعید عن الحارث عن علی وعن الأوزاعی عن یحی بن ابی کثیر عن سعید بن المسیب عن علی وعن ابن جریج عن ابی الزبیر عن رسول اللہ ﷺ

۱۳۷۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایمان کے قائم ہونے کے تین سہارے ہیں۔ ایمان، نماز اور جماعت۔ پس کوئی نماز ایمان کے بغیر مقبول نہیں۔ پھر جس نے ایمان اختیار کیا، نماز ادا کی۔ اور جس نے نماز ادا کی، جماعت کے ساتھ شامل ہوا۔ اور جو جماعت سے بالشت بھر بھی جدا ہوا، اس نے اسلام کا قلادہ اپنی گردن سے نکال پھینکا۔ ابن ابی شیبہ فی الإیمان، اللالکائی

حدیث کے الفاظ ''انما الإیمان ثلاثۃ اثافی'' کا ترجمہ کیا گیا ہے: ایمان کے قائم ہونے کے تین سہارے ہیں۔ اثافی اُثْفِیَۃ کی جمع ہے۔ اثافی چولہے کے تین کونے جن پر ہانڈی رکھی جاتی ہے۔ اس مناسبت سے اس کا ترجمہ سہارا کیا گیا ہے۔ مختار الصحاح ج ۱/ص ۳۶

۱۳۷۲..... جنابِ حارث سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے روایت کی کہ: نماز ایمان کا ستون ہے۔ جہاد عمل کی کوہان ہے۔ اور زکوٰۃ اس کو پختہ کرتی ہے۔ یہ فرمان آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ ابو نعیم فی عوالیہ

۱۳۷۳..... ازمسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بوڑھا اعرابی، جس کو علقمہ بن علاثہ کہا جاتا تھا، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا یا رسول اللہ! میں ایک انتہائی بوڑھا آدمی ہوں اور قرآن سیکھنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ لیکن اس بات کی عین یقین کے ساتھ شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول اور اس کے بندے ہیں۔ پھر جب وہ بوڑھا آپ کی خدمت سے اٹھ کر چلا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی فقیہ ہے، یا فرمایا تمہارا ساتھی فقیہ ہے۔ ابن عساکر

۱۳۷۴..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم کو حضور ﷺ سے زیادہ سوال کرنے سے ممانعت کی گئی تھی تو ہماری یہ خواہش ہوتی تھی، کہ آپ کے پاس کوئی دیہاتی شخص آکر سوال کرے اور ہم بھی اسے سنیں۔ تو ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے محمد! ہمارے پاس تیرا ایک قاصد آیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ تم اس بات کا دعوی کرتے ہو کہ اللہ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ کیا یہ سچ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ دیہاتی نے پوچھا: آسمان کو کس نے پیدا کیا؟ آپ نے فرمایا اللہ نے۔ یہاتی نے پھر پوچھا: زمین کو کس نے پیدا کیا؟ فرمایا اللہ نے۔ پھر پوچھا: ان پہاڑوں کو ان کی جگہ کس نے نصب کیا؟ فرمایا اللہ نے۔ پوچھا: اس میں ان منافع کو کس نے رکھا؟ فرمایا اللہ نے۔ پھر دیہاتی نے کہا پس آپ کو اس ذات کی قسم! اور اس کا واسطہ! جس نے آسمان وزمین کو پیدا کیا پہاڑوں کو نصب کیا اور ان میں منافع کو رکھا..... کیا واقعی اللہ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: بالکل۔ دیہاتی نے کہا: اور آپ کے قاصد کا خیال ہے کہ ہمارے دن ورات میں پانچ نمازیں فرض کی گئی ہیں؟ فرمایا: اس نے سچ کہا۔ دیہاتی نے کہا: آپ کو اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو مبعوث فرمایا: کیا واقعی اللہ نے اس کا آپ کو حکم فرمایا ہے؟ فرمایا بالکل۔ دیہاتی نے کہا: اور آپ کے قاصد کا یہ بھی خیال ہے کہ ہم پر ایک سال میں ایک ماہ کے روزے فرض کئے گئے ہیں؟ فرمایا: اس نے سچ کہا۔ دیہاتی نے کہا: آپ کو اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو مبعوث فرمایا: کیا واقعی اللہ نے اس کا آپ کو حکم فرمایا ہے؟ فرمایا بالکل۔ پھر دیہاتی نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو مبعوث فرمایا میں اس میں کچھ بھی کمی زیادتی نہ کروں گا۔ پھر جب دیہاتی چلا گیا تو آپ نے فرمایا: اگر اس نے سچ بولا ہے تو جنت میں ضرور داخل ہو جائے گا۔ کرر

۱۳۷۵..... تم ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کی شہادت دو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ ماہِ صیام کے روزے رکھو۔ بیت اللہ کا حج کرو۔ لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنی ذات کے لئے پسند کرتے ہو۔ اور لوگوں کے لئے بھی اس چیز سے کراہت کرو جس سے اپنی ذات کے

لئے کراہت کرتے ہو۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت جریر

پس منظر......ایک شخص نے آکر حضور ﷺ سے اسلام کے بارے میں دریافت کیا، تو آپ نے یہ جواب عنایت فرمایا۔

۱۳۷۶......از مسند جریر جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: مجھے اسلام سکھائیے! آپ نے فرمایا: تم اس بات کی شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ ماہِ صیام کے روزے رکھو۔ بیت اللہ کا حج کرو۔ لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنی ذات کے لئے پسند کرتے ہو۔ اور لوگوں کے لئے بھی اس چیز سے کراہت کرو جس سے اپنی ذات کے لئے کراہت کرتے ہو۔ ابن جریر

۱۳۷۷......از مسند حکیم بن معاویۃ النمیری حکیم رضی اللہ عنہ بن معاویۃ سے مروی ہے کہ وہ حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا! یارسول اللہ! ہمارے رب نے آپ کو کس بات کے ساتھ مبعوث کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور ہر مسلمان کی جان و مال دوسرے مسلمان کے لئے حرام ہے۔ اے حکیم بن معاویۃ یہ تیرا دین ہے۔ تو جہاں بھی ہو یہ تیرے لئے کافی ہے۔ ابو نعیم

دوسروں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند ہو

۱۳۷۸......از مسند سراقہ رضی اللہ عنہ بن مالک مغیرۃ بن سعد بن الأخزم اپنے والد سے یا اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضور ﷺ سے کچھ سوال کرنے کی غرض سے حاضر ہوا، مجھے بتایا گیا کہ آپ میدانِ عرفات میں ہیں۔ میں آپ کے پاس پہنچا اور اونٹنی کی مہار میں نے تھام لی۔ آپ کے اصحاب یہ دیکھ کر مجھ پر چیخے! مگر آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو! معلوم ہو کہ اس کی کیا حاجت ہے؟ پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے ایسا کوئی عمل بتادیجئے جو مجھے جنت سے قریب تر اور جہنم سے بعید تر کردے؟ آپ نے فرمایا: گرچہ تو نے مختصر سی بات کہی ہے، مگر درحقیقت یہ بہت بڑی اور عظیم بات ہے۔ پھر آپ نے کچھ سکوت اختیار کیا اور پھر آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، ماہِ صیام کے روزے رکھو۔ لوگوں کے لئے بھی وہی پسند کرو جو لوگوں سے اپنے لئے چاہتے ہو۔ اور جو بات کہ لوگوں سے اپنے لئے ناپسند کرتے ہو لوگوں کے لئے بھی اس کو چھوڑ دو۔ اب ناقہ کی زمام چھوڑ دو۔ ابن جریر

۱۳۷۹......از مسند عبداللہ بن الشخیر عبداللہ بن عامر المنتفق سے سروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ کے متعلق خبر ملی تو میں آپ کی تلاش میں نکلا۔ کسی نے مجھے کہا کہ آپ ﷺ وادی منیٰ میں ہیں یا میدانِ عرفات میں۔ میں آپ کے پاس پہنچا اور آپ کی سواری کی نکیل میں نے تھام لی۔ پھر میں نے کہا میں آپ سے دو چیزوں کے بارے میں سوال کروں گا! یہ کہ مجھے کیا چیز جہنم سے نجات دلائے گی اور کیا چیز جنت میں دخول کا سبب بنے گی۔ پھر آپ ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا: گرچہ تو نے مختصر سی بات کہی ہے، مگر درحقیقت یہ بہت بڑی اور عظیم بات ہے۔ اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، فرض نماز قائم کرو۔ فریضہ زکوٰۃ ادا کرو۔ رمضان کے روزے رکھو۔ اور لوگوں کا جو سلوک اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی ان کے ساتھ بھی کرو۔ اور جو بات کہ لوگوں سے اپنے لئے ناپسند کرتے ہو لوگوں کے لئے بھی اس کو چھوڑ دو۔ اب سواری کا راستہ چھوڑ دو۔ الدیلمی

۱۳۸۰......از مسند ابن عمر رضی اللہ عنہما ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: دین پانچ اشیاء کا نام ہے۔ ان میں سے اللہ کسی کو دوسری کے بغیر قبول نہ فرمائیں گے۔ اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول اور اس کے بندے ہیں۔ اور اللہ پر، اس کے ملائکہ پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، اور جنت و جہنم پر اور اس موت کے بعد ایک مرتبہ دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لانا۔ یہ ایک چیز ہوئی۔ اور دوسری نماز ہے اور پنج گانہ نماز اسلام کا ستون ہے۔ اللہ تعالیٰ ایمان کو نماز وز کوٰۃ جو تیسرا رکن ہے کے بغیر قبول نہ فرمائیں گے۔ اور جس نے ان کو انجام دیا لیکن رمضان کے روزے جو چوتھا رکن ہے عمداً چھوڑ دیئے، تب بھی اللہ ایمان کو قبول نہ فرمائیں گے۔

اور جس نے ان چاروں اشیاء کو انجام دیا اور اس کے لئے حج کی کشادگی میسر ہوئی لیکن اس نے حج نہیں کیا اور نہ اس کی طرف سے اس کے اہل نے حج بدل کیا، تو اللہ اس کے ایمان کو قبول فرمائیں گے اور نہ نماز کو، اور نہ ہی زکوٰۃ اور روزوں کو قبول فرمائیں گے۔ آگاہ رہو...... حج اللہ کے فریضوں میں سے ایک فریضہ ہے۔ اور اللہ فرائض میں سے کسی کو کسی کے بغیر قبول نہ فرمائیں گے۔ ابن جریر

اس کی اسنادی حیثیت ضعیف ہے۔

۱۳۸۱...... از مسند عبدالرحمن بن غنم الأشعری عبدالرحمن بن غنم سے مروی ہے، وہ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ کے پاس جبرئیل علیہ السلام اس صورت میں تشریف لائے جس میں آپ پہلے سے ان کو پہچانتے نہ تھے۔ اور انہوں نے آکر آپ ﷺ کے گھٹنوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ اور کہا یارسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اپنی ذات اللہ کے سپرد کردو۔ ''لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ'' کی شہادت دو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا اگر میں ان کو بجالاؤں تو کیا میں مسلمان ہو جاؤں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بالکل۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر استفسار کیا: ایمان کیا ہے یارسول اللہ؟ فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، یوم آخرت پر، ملائکہ پر، کتاب اللہ پر، انبیاء پر، ممات پر اور حیات بعد الممات پر، ایمان لاؤ۔ نیز حساب کتاب پر، میزان پر اور جنت وجہنم پر ایمان لاؤ۔ اور ہر بھلی وبری تقدیر پر ایمان لاؤ۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا اگر میں یہ کرلوں تو کیا میں مؤمن ہو جاؤں گا؟ فرمایا جی۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر استفسار کیا: احسان کیا ہے یارسول اللہ؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ سے یوں ڈرو گویا اسے دیکھ رہے ہو...... جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر استفسار کیا: قیامت کب واقع ہوگی یارسول اللہ؟ فرمایا سبحان اللہ! سبحان اللہ! غیب کی پانچ باتوں کو اللہ کے ماسوا کوئی نہیں جانتا۔ اور اس بارے میں جس سے سوال کیا گیا ہے وہ خود سائل سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔

ان اللہ عنده علم الساعة وينزل الغيث ويعلم مافی الأرحام وماتدری نفس ماذا تكسب غدا وماتدری نفس بأی ارض تموت

''بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کو ہے۔ وہی بارش نازل کرتا ہے۔ اور رحموں میں جو کچھ ہے اس کو جانتا ہے۔ اور کل آئندہ کو کوئی جی کیا کمانے والا ہے؟ کوئی نہیں جانتا۔ اور کوئی جی نہیں جانتا کہ اس کی کہاں موت آئے گی۔''

اور اگر تم قبل از قیامت کے متعلق کچھ جاننا چاہو تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اس کی کیا علامات ہیں؟ وہ یہ ہیں کہ جب باندی اپنی مالکہ کو جنم دینے لگے، اور عمارتیں فلک بوس ہونے لگیں، اور تو ننگے پاؤں والے فقیر لوگوں کو دیکھے کہ وہ لوگوں کی گردنوں کے مالک بنے بیٹھے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ لیکن پھر وہ سائل شخص منہ موڑ کر چلا گیا آپ ﷺ نے پوچھا سائل کہاں ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا: ہم پھر اس کا راستہ نہیں پاسکے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ جبرئیل علیہ السلام تھے تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔ اور جب بھی وہ میرے پاس آئے میں نے ان کو پہچان لیا سوائے آج کی اس صورت کے۔ ابن عساکر

قیامت کے روز ہر سے سوال ہوگا

۱۳۸۲...... از مسند معاویہ بن حیدۃ بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! میں آپ کے پاس اپنی ان انگلیوں کے شمار برابر قسم اٹھا کر آیا ہوں، اس بات پر کہ میں آپ کی اتباع کروں گا اور نہ آپ کے دین کی اتباع کروں گا، کیونکہ آپ ایسی بات لائے ہیں جو میں نہیں سمجھ سکا سوائے اس کے اب اللہ اور اس کا رسول جو کچھ سکھادیں۔ پس اب میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ تیرے رب نے کس بات کے ساتھ تجھ کو مبعوث کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ پھر فرمایا اسلام کے ساتھ۔ میں نے کہا اسلام کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ تم ''لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ'' کی شہادت دو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ شرک سے قطعاً جدا ہو جاؤ، اور ہر مسلمان کی جان و مال دوسرے مسلمان کے لئے حرام ہے۔ دونوں بھائی بھائی ہیں۔ باہم

مددگار ہیں۔جس نے اسلام کے ساتھ کسی کو شریک کیا اللہ اس کا کوئی عمل قبول نہ فرمائیں گے۔اور میرا رب مجھے بلانے والا ہے۔پھر مجھ سے سوال کرے گا کہ میرے بندوں کو دعوت پہنچادی یا نہیں؟ پس تم میں سے حاضرین غائبین کو یہ دعوت پہنچادیں۔اورتم قیامت کے روز مونہوں پر مہر لگے ہوئے بلائے جاؤ گے۔پس سب سے پہلے جو کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جائے گا وہ ران اور ہاتھ ہیں، میں نے کہا یارسول اللہ! کیا یہ ہمارا دین ہے؟ فرمایا ہاں اورتم جہاں ہوگے یہ تمہیں کافی ہوگا۔اورتم اس حالت میں جمع کئے جاؤ گے کہ کچھ تم میں سے مونہوں کے بل آئیں گے اور کچھ قدموں پر اور کچھ سوار ہو کر آئیں گے۔شعب الإیمان

۱۳۸۳......عروۃ بن رویم، معاویہ بن حکیم القشیر ی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔اور کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق اور دین برحق کے ساتھ مبعوث کیا کہ میں آپ تک اس وقت تک نہیں آیا جب تک کہ اپنی قوم کو ان دونوں ہاتھ کی انگلیوں کے شمار برابر حلف نہیں دیا کہ میں آپ کی اتباع کروں گا اور نہ آپ پر ایمان لاؤں گا، اور آپ کی تصدیق بھی نہ کروں گا۔سو میں آپ کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے بتایئے کہ اللہ نے آپ کو کس بات کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔آپ نے فرمایا: اسلام کے ساتھ۔میں نے پوچھا اسلام کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اپنی ذات اللہ کے سپرد کردو۔اس کے لئے اپنے نفس کو فارغ کرلو۔پوچھا پھر ہماری ازواج کا ہم پر کیا حق ہے؟ فرمایا جب تم کو کھانا ملے تو ان کو بھی کھلاؤ اور جب تمہیں پہننے کو ملے تو انہیں بھی پہناؤ۔چہرے پر نہ مارو۔ برا بھلا نہ کہو اور ان سے جدائی گھر سے باہر نہ کرو۔جبکہ تم ان سے صحبت کر چکے ہو اور وہ تم سے عہد واثق بھی لے چکی ہیں۔پھر آپ ﷺ نے شام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: کہ تم وہاں سوار، پیدل اور مہر زدہ چہروں کے بل پیش کئے جاؤ گے۔اور اول چیز جو کلام کرے گی وہ اس کی ران ہوگی۔کرر

۱۳۸۴......حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں ذکر کیا گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب فرماتے تھے کہ اسلام کے مضبوط کڑے......لا الہ الا اللہ کی شہادت، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، اور اللہ کے قائم کردہ مسلمان حاکم کی اطاعت کرنا۔رستہ فی الإیمان

۱۳۸۵......سوید بن جحیر سے مروی ہے کہ میں آپ ﷺ سے عرفہ ومزدلفہ کے درمیان ملا تو میں نے آپ کی ناقہ کی نکیل تھام لی اور کہا مجھے ایسا عمل بتادیجئے جو مجھے جنت سے قریب اور جہنم سے دور کردے؟ فرمایا: اگرچہ تو نے مختصر سی بات کہی ہے، مگر درحقیقت یہ بہت بڑی اور عظیم بات ہے۔فرض نماز قائم کرو۔فریضہ زکوٰۃ ادا کرو۔بیت اللہ کا حج کرو۔اور لوگوں کا جو سلوک اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی ان کے ساتھ بھی کرو۔اور جو بات کہ لوگوں سے اپنے لئے ناپسند کرتے ہو لوگوں کے لئے بھی اس کو چھوڑ دو۔اب ناقہ کی لگام چھوڑ دو۔ابن جریر

فصلِ سوم......ایمان کے مجازی معنی اور حصوں کے بیان میں

۱۳۸۶......از مسند عمر رضی اللہ عنہ سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔اور کہا کہ اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔حضور ﷺ نے فرمایا کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا...... جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی ذات سے اس کے اہل سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم آپ مجھے میری جان اور میرے اہل سے زیادہ محبوب ہیں۔المدنی و رستہ فی الإیمان

۱۳۸۷......از مسند علی رضی اللہ عنہ علاء بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف اٹھ کر کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے امیر المؤمنین ایمان کیا ہے۔؟ فرمایا ایمان چار ستونوں پر قائم ہے، صبر، عدل، یقین اور جہاد۔شعب الإیمان

۱۳۸۸......قبیض بن جابر الأسدی سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے امیر المؤمنین ایمان کیا ہے۔؟ فرمایا ایمان چار ستونوں پر قائم ہے، صبر یقین، جہاد اور عدل۔پھر صبر کے چار شعبے ہیں، شوق، خوف، زہد اور انتظار۔جو جنت کا مشتاق ہوا وہ شہوتوں سے کنارہ کش ہوگیا۔اور جس کو جہنم کا خوف دامن گیر ہوا وہ محرمات کے ارتکاب سے باز آ گیا۔اور جس نے دنیا کی حقیقت کو دیکھ لیا اس پر دنیا کے مصائب آسان ہوگئے۔اور یہی زہد ہے۔اور جو موت کا منتظر ہوا، امورِ خیر کی طرف سرعت سے رواں ہوا۔

اور یقین کے بھی چار شعبے ہیں، ذہانت میں غور وفکر کرنا، دانائی وحکمت کو سمجھنا، عبرت انگیزی اختیار کرنا، اگلے لوگوں کی سنت اپنانا۔سو جس نے ذہانت میں غور وتدبر سے کام لیا، حکمت ودانائی کو جان گیا۔اور جس نے حکمت ودانائی کو پالیا اس نے عبرت حاصل کرلی۔اور جس نے عبرت حاصل کرلی وہ درحقیقت اولین میں شمار ہے۔اور عدل کے بھی چار شعبے ہیں، تعمق فہم، رونق علم، شریعت حکم، روضۂ حلم۔سو جس نے تعمق فہم سے کام لیا، اس نے جمیع علوم کی تفسیر کرلی۔اور جس نے علم کو جان لیا، اس نے احکام شرائع کی معرفت حاصل کرلی۔اور جو احکام شریعت پر مستحکم ہوا، اس نے دین میں کوئی کمی نہ چھوڑی اور وہ لوگوں میں بھی راحت وفراخی کے ساتھ جی سکے گا۔اور جہاد کے بھی چار شعبے ہیں، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، ہر کام میں سچائی اور فاسقین کے فسق سے بغض۔سو جس نے معروف ونیکی کا حکم دیا، اس نے مؤمن کی پشت پناہی کی۔اور جس نے منکر وشنیع بات سے منع کیا، اس نے منافق کی ناک مٹی میں ملادی۔اور جس نے ہر کام میں سچائی اختیار کی، اپنے پر پڑنے والی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوا۔اور جس نے فاسقین سے ان کے فسق کی وجہ سے بغض رکھا، اور اللہ ہی کے لئے غضب آلود ہوا، اللہ اس کے لئے غضب ناک ہوا۔

اس کے بعد سائل کھڑا ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر اقدس کو بوسہ دیا۔

ابن ابی الدنیا فی الأمر بالمعروف ونھی عن المنکر، اللالکائی، کرر

اسلام کی بنیاد چار چیزوں پر

۱۳۸۹......خلاس بن عمرو سے مروی ہے فرمایا کہ ہم حضرت علی بن ابی طالب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے پاس خزاعہ قبیلہ کا ایک شخص آیا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ نے رسول اکرم ﷺ سے اسلام کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ فرمایا: ہاں میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اسلام کی بناء چار چیزوں پر ہے، صبر، یقین، جہاد اور عدل۔پھر صبر کے چار شعبے ہیں، شوق، خوف، زہد اور انتظار۔جو جنت کا مشتاق ہوا وہ شہوتوں سے کنارہ کش ہوگیا۔اور جس کو جہنم کا خوف دامن گیر ہوا وہ محرمات کے ارتکاب سے باز آ گیا۔اور جس نے دنیا کی حقیقت کو دیکھ لیا اس پر دنیا کے مصائب آسان ہوگئے۔اور یہی زہد ہے۔اور جو موت کا منتظر ہوا، امور خیر کی طرف سرعت رواں ہوا۔

اور یقین کے بھی چار شعبے ہیں، ذہانت میں غور وفکر کرنا، دانائی وحکمت کو سمجھنا، عبرت انگیزی اختیار کرنا، اگلے لوگوں کی سنت اپنانا۔سو جس نے ذہانت میں غور وتدبر سے کام لیا، حکمت ودانائی کو جان گیا۔اور جس نے حکمت ودانائی کو پالیا اس نے عبرت حاصل کرلی۔اور جس نے عبرت حاصل کرلی سنت کا متبع ہوگیا۔اور جس نے سنت کی اتباع کرلی وہ درحقیقت اولین میں شمار ہے۔اور جہاد کے بھی چار شعبے ہیں، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، ہر کام میں سچائی اور فاسقین کے فسق سے بغض۔سو جس نے معروف ونیکی کا حکم دیا، اس نے مؤمن کی پشت پناہی کی۔اور جس نے منکر وشنیع بات سے منع کیا، اس نے منافق کی ناک مٹی میں ملادی۔اور جس نے ہر کام میں سچائی اختیار کی، اپنے پر پڑنے والی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوا اور اس نے اپنے دین کی حفاظت کرلی۔اور جس نے فاسقین سے ان کے فسق کی وجہ سے بغض رکھا، اور اللہ ہی کے لئے غضب آلود ہوا، اللہ اس کے لئے غضب ناک ہوا۔عدل کے بھی چار شعبے ہیں گہری سوچ وبچار، علم کی فراوانی، احکام سے متعلق شریعت اور حلم وبردباری کی شادابی۔سو جس نے گہرے غور وتدبر سے کام لیا اس نے مجمل ولاینحل کی وضاحت حاصل کرلی۔اور جس نے ذخیرہ علم کا محفوظ کرلیا، اس نے احکام سے متعلق شریعت کو جان لیا۔اور جو حلم وبردباری کے شاداب باغ میں اترا وہ دین میں کامل رہا اور وہ لوگوں میں بھی ہنسی خوشی بسر کرے گا۔الحلیہ

فرمایا کہ خلاس بن عمرو نے اس کو مرفوعاً روایت کیا ہے۔اور حارث نے اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مختصراً روایت کیا ہے۔اور قبیصہ بن جابر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اپنے قول سے روایت کیا ہے۔اور علاء بن عبدالرحمٰن نے بھی حضرت علی سے اپنے قول کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۳۹۰......از مسند ایاس بن سہل الجہنی رحمۃ اللہ علیہ ایاس بن سہل الجہنی سے روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے

نبی! کونسا ایمان افضل ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ کے لئے محبت کرو اور اللہ ہی کے لئے نفرت رکھو......اور اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں تر وتازہ رکھو۔ابن مندہ، ابونعیم ایاس بن سہل الجہنی رحمۃ اللہ علیہ کو بعض متأخرین نے صحابہ کرام میں شمار کیا ہے۔لیکن بندہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا خیال ہے کہ یہ تابعین میں سے ہیں۔

۱۳۹۱......از مسند براء بن عازب رضی اللہ عنہ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ ایمان کا کونسا کڑا مضبوط ترین ہے؟ فرمایا اللہ ہی کے لئے محبت اور اللہ ہی کے لئے نفرت۔ شعب الإیمان

۱۳۹۲......از مسند جابر رضی اللہ عنہ محمد بن منکدر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ سے ایمان کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: صبر وسخاوت۔المسند لأبی یعلی، شعب الإیمان

۱۳۹۳......حضرت حسن، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا: صبر وسخاوت۔ المسند لأبی یعلی، شعب الإیمان

۱۳۹۴......حضرت حسن ہی سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ایمان صبر وسخاوت کا نام ہے اور صبر اللہ کے محرمات سے اجتناب کرنا اور فرائض الٰہی کی ادائیگی کرنا۔شعب الإیمان

۱۳۹۵......از مسند ابن عباس رضی اللہ عنہما ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا بتاؤ! ایمان کا مضبوط ترین کڑا کونسا ہے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ ہی کے لئے دوستی کا رشتہ استوار کرنا، اور اللہ ہی کے لئے کسی سے محبت کرنا اور اللہ ہی کے لئے کسی سے نفرت کرنا۔شعب الإیمان

۱۳۹۶......مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ ہی کے لئے دشمنی مول لو اور اللہ ہی کے لئے دوستی رکھو۔کیونکہ ولایت الٰہی اس کے سوا حاصل نہیں ہوسکتی۔اور کوئی شخص ایمان کا مزہ نہیں چکھ سکتا خواہ نماز روزوں کی کتنی ہی کثرت کرلے......جب تک کہ وہ اس بات کو نہ پالے یعنی اللہ ہی کے لئے دشمنی ودوستی۔شعب الإیمان

۱۳۹۷......از مسند عمار رضی اللہ عنہ فرمایا جس میں تین خصائل پیدا ہوگئے اس نے اپنا ایمان مکمل کرلیا یا فرمایا تین باتیں ایمان کی تکمیل ہیں، تھوڑے میں سے تھوڑا خرچ کرنا، اپنی جان سے انصاف کرنا، عالم کو سلام کرنا۔ابن جریر

خرچ کرنے کا مصرف عام ہے خواہ اہل وعیال پر کیا جائے یا کسی مفلس وتنگدست پر۔علامہ نووی فرماتے ہیں یہاں اگر عالم کو سلام کی تاکید ہے تو دوسرے مقام پر آیا ہے کہ سلام کرو ہر مسلمان شخص کو خواہ اس سے تعارف ہو یا نہیں۔اور سلام کو خوب رواج دو۔اور یہی چیز باہمی فسادات کا قلع قمع کرنے والی بھی ہے۔

اور اپنے نفس سے انصاف کرو: اس ارشاد نبوی کا مطلب یہ ہے کہ اپنی ذات سے جو حقوق متعلق ہیں ان کی ادائیگی میں کوتاہی مت کرو، خواہ خالقِ خداوندی کے حقوق ہوں یا بندگانِ خالق کے، سب کو بکمالہ ادا کرو۔اور اپنے نفوس پر زائد از طاقت بوجھ ڈالنے سے بھی گریز کرو۔نیز اپنے لئے ایسا دعوی نہ کرو جس کے تم حامل نہیں۔

۱۳۹۸......از مسند عمار رضی اللہ عنہ فرمایا جس میں تین خصائل پیدا ہوگئے اس نے اپنا ایمان مکمل کرلیا، تنگدستی میں بھی خرچ کرنا یعنی اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھتے ہوئے خرچ کرنا، اور اپنی جان سے انصاف کرنا......مثلاً کسی کو سلطان وقت کے پاس اس وقت تک نہ لے جائے جب تک کہ خود اس کو قصوروار نہ گردان لے، اور عالم کو سلام کرنا۔ابن جریر

۱۳۹۹......حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا تین باتیں ایمان سے تعلق رکھتی ہیں۔جس نے ان کو جمع کرلیا اس نے یقیناً ایمان کو جمع کرلیا۔تھوڑے میں سے تھوڑا خرچ کرنا اس بات پر اعتماد رکھتے ہوئے کہ اللہ اس کا عمدہ بدل ضرور دے گا۔اور اپنی جان سے انصاف کرنا (مثلاً لوگوں کو قاضی کے پاس بغیر جرم کے نہ کھینچنا)۔اور عالم کو سلام کرنا۔کرد

۱۴۰۰......از مسند عمیر بن قتادہ اللیثی۔عبداللہ بن عبید اللیثی سے مروی ہے وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ دریں اثناء

کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں آیا اور استفسار کیا کہ یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ فرمایا: صبر وسخاوت۔ استفسار کیا یا رسول اللہ! کونسا اسلام افضل ہے؟ فرمایا وہ جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے مسلمان محفوظ رہیں۔ استفسار کیا یا رسول اللہ! کونسی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا: جو برائیوں سے ہجرت یعنی کنارہ کشی کرلے۔ استفسار کیا یا رسول اللہ! کونسا جہاد افضل ہے؟ فرمایا: جس میں خون بہہ پڑے اور گھوڑا زخمی ہوجائے۔ استفسار کیا یا رسول اللہ! کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: کم میں سے بھی خرچ کرنا۔ استفسار کیا یا رسول اللہ! کونسی نماز افضل ہے؟ فرمایا: جس میں قیام طویل ہو۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الایمان

۱۴۰۱...... ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا ایمان کی بلندی چار چیزوں میں ہے: حکم الٰہی پر صابر رہنا، قضاء پر راضی رہنا، توکل میں اخلاص رکھنا اور ربّ کے آگے جھکا رہنا۔ ابن عساکر

۱۴۰۲...... حضرت ابورزین کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ ایمان کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا:

تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ گردانو! اور تمہارے نزدیک اللہ اور اس کا رسول ان کے ماسوا ہر ایک سے زیادہ محبوب ہوں۔ اور تمہیں آگ میں جل جانا اس سے کہیں زیادہ محبوب ہو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ، اور کسی سے بھی خواہ وہ غیر صاحب نسب ہو، اللہ ہی کے لئے محبت کرو۔ پس جب تم اس حال کو پہنچ جاؤ گے تو یقیناً ایمان تمہارے دل میں یوں داخل ہوجائے، جس طرح کہ تپتے دن میں پیاسے کو پانی کی محبت دل میں گھر کر جاتی ہے۔ ابن عساکر

۱۴۰۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کونسا ایمان افضل ہے؟ فرمایا اللہ پر ایمان لانا پوچھا گیا پھر کیا افضل ہے؟ فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ۔ پوچھا گیا پھر کیا؟ فرمایا گناہوں سے پاک حج۔ النسائی ا

فصلِ چہارم......شہادتین کی فضیلت میں

۱۴۰۴...... از مسند صدیق رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اصحاب رسول ﷺ حضور ﷺ کی وفات پر سخت غمزدہ اور افسوسناک تھے ...... حتیٰ کہ لوگ طرح طرح کے وساوس کا شکار ہورہے تھے۔ میں بھی انہی میں سے تھا۔ میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا اللہ نے اپنے نبی کو اٹھالیا اور میں اس دین کی نجاۃ کے متعلق سوال نہ کرسکا! ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس بارے میں سوال کرچکا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ مجھ سے جس نے وہ کلمہ قبول کرلیا جو میں نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا لیکن انہوں نے انکار فرمادیا تھا...... پس وہی اس دین کی نجاۃ ہے۔

ابن سعد، ابن ابی شیبہ، مسند احمد، المسند لأبی یعلی فی الأفراد، الضعفاء للعقیلی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الإیمان، السنن لسعید

۱۴۰۵...... عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے دل میں یہ تمنا اٹھی کہ کاش میں نے آپ ﷺ سے سوال کرلیا ہوتا کہ شیطان ہمارے دلوں میں جو وسوسے ڈالتا ہے اس کے لئے کیا چیز نجات دہندہ ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بارے میں آپ سے پوچھ چکا ہوں! آپ نے فرمایا تھا کہ اس کی نجات یہ ہے کہ تم وہی کلمہ کہو...... جس کا میں نے اپنے چچا کو ان کی موت کے وقت حکم دیا تھا، کہ اس کو کہہ لیں مگر انہوں نے نہیں کیا۔ مسند احمد، المسند لأبی یعلی، السنن لسعید

۱۴۰۶...... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس بات کی نجاۃ کس چیز میں ہے۔ جس میں ہم ہیں؟ فرمایا: جس نے لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دیدی یہی اس کے لئے نجاۃ ثابت ہوگا۔

المسند لأبی یعلی، ابن منیع، الضعفاء للعقیلی رحمۃ اللہ علیہ، الدار قطنی فی الأفراد

۱۴۰۷...... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ نکل کر جاؤ اور لوگوں میں منادی کردو کہ جس نے شہادت دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، اس کے لئے جنت واجب ہوگئی! میں نکلا تو مجھے عمر رضی اللہ عنہ ملے اور مجھ سے سوال کیا تو میں نے خبر دیدی لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ ﷺ کے پاس واپس جائیں اور آپ ﷺ سے کہیں کہ لوگوں کو عمل کرنے دیجئے کیونکہ مجھے خوف

ہے کہ لوگ بھروسہ کر کے بیٹھ رہیں گے۔ میں حضور ﷺ کے پاس واپس آیا اور آپ کو حضرت عمر کی بات کہی، آپ نے فرمایا عمر نے سچ کہا پس میں رک جاتا ہوں۔ المسند لأبی یعلی، اللالکائی فی الذکر

اس میں ایک راوی سوید بن عبدالعزیز متروک ہے۔ نیز حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب احادیث میں سے یہ حدیث بہت غریب ہے۔ لیکن حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث محفوظ ہے۔

۱۴۰۸......حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہیکہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس بات کی نجاۃ کس چیز میں ہے؟ فرمایا اسی کلمہ میں جس کو میں نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا مگر انہوں نے انکار فرمادیا تھا وہ ''لا إله الا الله محمد رسول الله'' کی شہادت ہے۔ دوسری جگہ محمد کی بجائے ''انی'' کا لفظ ہے۔ معنی میں کوئی تفاوت نہیں۔ الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، ابو مسهر فی نسخته

لا الٰہ الا اللہ نجات دہندہ ہے

۱۴۰۹......ابووائل سے مروی ہے کہ مجھے بیان کیا گیا کہ حضرت ابوبکر کی طلحۃ بن عبیداللہ سے ملاقات ہوئی تو طلحۃ نے آپ سے پوچھا کہ میں نے ایک کلمہ کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے سنا تھا کہ وہ جنت کو واجب کرنے والا ہے، مگر مجھے اس کلمہ کے متعلق سوال کرنے کی نوبت نہیں آئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں وہ کلمہ جانتا ہوں وہ لا اله الا الله ہے۔

ابن راھویه، المسند لأبی یعلی، ابن منیع، الدار قطنی فی الأفراد، المعرفه لأبی نعیم

اس کے رواۃ ثقہ لوگ ہیں۔

۱۴۱۰......ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا اس امر کی نجاۃ کس چیز میں ہے؟ فرمایا: جس نے مجھ سے وہ کلمہ قبول کرلیا جو میں نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا، مگر انہوں نے انکار فرمادیا تھا، تو وہ کلمہ اس کے لئے نجاۃ ثابت ہوجائے گا۔

المسند لأبی یعلی، المحاملی فی امالیه

۱۴۱۱......محمد بن جبیر سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حضرت عثمان پر گزر ہوا اور ان کو سلام کیا، مگر انہوں نے جواب نہ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر اس کی شکایت کی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان سے پوچھا: کیا بات ہے تم نے اپنے بھائی کے سلام کا جواب کیوں نہیں دیا؟ حضرت عثمان نے عرض کیا: اللہ کی قسم میں نے ان کا سلام سنا ہی نہیں، میں تو اپنے آپ میں مگن تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کن خیالات میں محو تھے؟ عرض کیا: شیطان کے خلاف کچھ خیالات تھے وہ میرے نفس میں ایسے ایسے خیالات القاء کررہا تھا، کہ جن کو میں روئے زمین کے خزانوں کے عوض بھی اپنی زبان پر بھی لانا پسند نہیں کرتا۔ جب شیطان میرے دل میں ایسے وساوس پیدا کرتا ہے تو میرے دل میں تمنا اٹھتی ہے کہ کاش میں ان سے نجاۃ کے متعلق حضور سے سوال کرچکا ہوتا...... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی تھی اور اس سے نجاۃ کے متعلق بھی سوال کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اس سے نجاۃ کے لئے تم وہی کلمہ کہو جو میں نے اپنے چچا پر ان کی موت کے وقت پیش کیا تھا، مگر انہوں نے انکار فرمادیا تھا۔ المسند لأبی یعلی

علامہ بویصری زوائد العشرہ میں اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس کی سند حسن ہے۔

۱۴۱۲......ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے ہمارے قلوب میں جنم لینے والے وساوس کے بارے میں سوال کیا تھا آپ نے فرمایا لا إله الا الله کی شہادت ہے۔ ابوبکر الشافعی فی الغیلانیات

۱۴۱۳......امام زہری رحمۃ اللہ علیہ، سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے، سعید عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے، عبداللہ عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان سے، وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اس امر کی نجاۃ اسی کلمہ میں ہے، جو میں نے اپنے چچا ابوطالب پر ان کی موت کے وقت پیش کیا تھا وہ ہے لا إله الا الله کی شہادت۔ خطط

۱۴۱۴......از مسند عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن الخطاب سے سنا وہ طلحہ بن عبید اللہ کو فرما رہے تھے کہ کیا بات ہے کہ جب سے حضور ﷺ کی وفات ہوئی ہے...... میں تمہیں پراگندہ وغبار آلود اور پریشان دیکھ رہا ہوں؟ شاید تمہیں اپنے چچازاد بھائی کی امارت سے گرانی گزری ہے! طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا معاذ اللہ ایسی بات نہیں ہے۔ بلکہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ جو شخص موت کے وقت اس کو کہہ لے وہ روح نکلتے وقت ایک نئی روح اور تازگی محسوس کرے گا اور وہ کلمہ قیامت کے روز اس کے لئے نور ثابت ہوگا۔ لیکن پھر میں رسول اللہ ﷺ سے اس کلمہ کے بارے میں پوچھ نہ سکا، اور نہ آپ نے مجھے اس کی خبر دی پس یہی بات میرے لئے پریشان کن ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کلمہ میں جانتا ہوں۔ حضرت طلحہ نے کہا اللہ ہی کے لئے اس پر تمام تعریفیں ہیں، وہ کونسا کلمہ ہے؟ فرمایا وہ وہی کلمہ **لا إلٰه الا الله** ہے جو آپ ﷺ نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا۔ طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ نے سچ کہا۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، النسائی، المسند لأبی یعلی، الدار قطنی فی الأفراد، المعرفہ لأبی نعیم رواہ مسند احمد، المسند لأبی یعلی، ابن ماجہ، المستدرک للحاکم، ابو نعیم، السنن لسعید، عن طلحہ بن عمر رضی اللہ عنہ

کیا آپ کو چچازاد کی امارت سے گرانی گزری ہے؟ اس سے خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ مراد ہے۔

۱۴۱۵......حمران سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ کوئی بندہ تہہ دل سے اس کو نہیں کہتا کہ وہ پھر اسی پر مرجائے مگر اللہ اسکو جہنم کی آگ پر حرام فرمادیں گے۔ عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب نے فرمایا: میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کونسا کلمہ ہے؟ وہ وہی کلمہ اخلاص ہے جو اللہ نے محمد اور اس کے اصحاب کے لئے لازم کیا۔ اور وہ وہی کلمہ تقویٰ ہے، جس پر اللہ کے نبی نے اپنے چچا ابو طالب کو اصرار کیا...... وہ لا إلٰه الا الله کی شہادت ہے۔

مسند احمد، المسند لأبی یعلی، الشافعی، ابن خزیمہ الصحیح لإبن حبان، بخاری ومسلم، المستدرک للحاکم فی البعث، السنن لسعید

۱۴۱۶......یحییٰ بن طلحہ بن عبید اللہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے طلحہ بن عبید اللہ کو غمگین والم زدہ دیکھا۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ فرمایا میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں۔ اور دوسری روایت کے مطابق میں ایسے کلمات جانتا ہوں۔ جن کو کوئی بندہ موت کے وقت نہیں کہتا مگر اس کو کشادگی مل جاتی ہے۔ اور دوسری روایت کے مطابق اللہ اس کو مصیبت سے نجات وکشادگی میسر فرمادیتے ہیں۔ اور اس کی وجہ سے اس کا چہرہ منور وروشن ہوجاتا ہے۔ اور وہ خوش کن چیزیں دیکھتا ہے۔ لیکن میں اس کے بارے میں قسمت سے سوال نہ کرسکا...... حتیٰ کہ آپ کی وفات ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ وہ کونسا کلمہ ہے؟ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا کوئی کلمہ اس کلمہ سے بہتر جانتے ہو جس کی طرف رسول اکرم ﷺ نے اپنے چچا کو ان کی موت کے وقت بلایا تھا حضرت طلحہ چونک کر بولے ہاں وہی! اللہ کی قسم ہاں وہی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ لا إلٰه الا الله ہے۔

مسند احمد، المسند لأبی یعلی، الجوھری فی امالیہ

۱۴۱۷......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے حکم فرمایا: کہ میں لوگوں میں منادی اعلان کردوں کہ جس نے اخلاص کے ساتھ اس بات کی شہادت دیدی کہ ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں'' وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! تب تو لوگ اعتماد کرکے بیٹھ جائیں گے۔ تو آپ نے فرمایا پھر چھوڑ دو۔

المسند لأبی یعلی، ابن جریر، الصحیح لإبن حبان

زوجہ طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا طلحہ رضی اللہ عنہ پر گزر ہوا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا بات ہے کہ میں تم کو پریشان وپراگندہ ہیئت دیکھ رہا ہوں کیا تم کو اپنے چچازاد کی امارت ناگوار گزری ہے؟ حضرت طلحہ نے عرض کیا ہرگز نہیں، لیکن میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر کوئی اس کو اپنی موت کے وقت کہہ لے تو وہ کلمہ اس کے صحیفہ اعمال کے لئے نور ثابت ہوگا، اور اس کے جسم وروح موت کے لمحہ میں اس کی وجہ سے ایک نئی روح اور فرحت محسوس کریں گے۔ لیکن میں آپ ﷺ سے اس کلمہ کو پوچھ نہ سکا...... حتیٰ کہ آپ کی وفات ہی ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جانتا ہوں وہ

وہی کلمہ ہے، جوآپ ﷺ نے اپنے چچا پران کی موت کے وقت پیش کیا تھا۔اورآپ کواگراس سے زیادہ نجاۃ دینے والا کوئی اورکلمہ معلوم ہوتاتوضروراس کاحکم فرماتے۔النسائی، ابن ماجه، البغوی، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، ابن خزیمه، المسند لأبی یعلی، الصحیح لابن حبان، المروزی فی الجنائز، ابن منده فی غرائب شعبة، السنن لسعید

۱۴۱۸......ازمسندانس بن مالک رضی اللہ عنہ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اخلاص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا جنت میں داخل ہو جائے گا۔حضرت انس نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا میں لوگوں کوخوشخبری نہ سنادوں؟ فرمایا: نہیں مجھے خوف ہے کہ لوگ بھروسہ کرکے بیٹھ رہیں گے۔ابن النجار

۱۴۱۹......ازمسندعبداللہ بن سلام عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کولاإلٰــــہ الا اللہ کی شہادت دیتے ہوئے سنااوراس کے ساتھ آپ فرمارہے تھے کہ میں اس بات کی گواہی دیتاہوں کہ جوبندہ اس کی شہادت دے گاوہ جہنم سے بری قرار پائے گا۔

ابو الشیخ فی الأذان

۱۴۲۰...... یوسف بن عبداللہ بن سلام سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے روایت کی وہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ محو سفر تھے، کہ آپ ﷺ نے ایک قوم کی بات سنی، وہ آپ سے دریافت کررہی تھی کہ یارسول اللہ! کونساعمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ پرایمان لانا، راہِ خدامیں جہاد کرنا، اورگناہوں کی آلائش سے پاک حج کرنا۔ پھرآپ نے وادی میں کسی کوسناکہ وہ ''اشھد ان لاالٰہ الا اللہ واشھد ان محمدارسول اللہ'' کہہ رہاتھا، آپ نے فرمایامیں بھی شہادت دیتاہوں کہ کوئی اس کلمہ کی شہادت نہ دے گا مگروہ شرک سے بری ہوجائے گا۔ابن عساکر

۱۴۲۱......ازمسندعبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما...... اللہ عزّ وجلّ قیامت کے روزمیری امت کے ایک فردکوتمام مخلوق کے سامنے بلائیں گے۔ پھراس کے اعمال ناموں کے ننانوے دفتراس کے سامنے پیش ہوں گے۔ہردفتر انتہائے نظرتک پھیلاہوگا۔پھراللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائیں گے! کیا تو ان میں سے کسی چیز کاانکارکرتاہے؟ شایداعمال نامہ لکھنے والے محافظ فرشتوں نے کچھ ظلم کردیاہو؟ وہ عرض کرے گا!نہیں پروردگار...... پھراللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائیں گے! کیاتیرے پاس ان کاکوئی عذرہے؟ وہ عرض کرے گانہیں پروردگار...... پھراللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائیں گے!لیکن ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے، اورآج کے دن تجھ پرکوئی ظلم نہ ہوگا...... پھرایک کاغذ کاپرزہ نکالاجائے گاجس میں اشھد ان لاالٰہ الا اللہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ درج ہوگا۔اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے!جااس کووزن کرالے۔بندہ عرض کرے گا پروردگار!اتنے عظیم دفتروں کے مقابلے میں یہ اتناساپرزہ کیاکرے گا؟ کہاجائے گاآج کے دن تجھ پرکوئی ظلم نہ ہوگا...... اورپھرتمام دفتروں کوایک پلڑے میں اوراس کاغذ کے پرزے کودوسرے پلڑے میں رکھ دیاجائے گا...... اورکاغذ کاوہ پرزہ اس قدروزنی ہوجائے گاکہ وہ تمام دفتراڑتے پھریں گے...... بےشک اللہ کے نام کے مقابلہ میں کوئی شی وزن نہیں رکھتی۔

مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، حسن غریب. المستدرک للحاکم، شعب الإیمان، بروایت ابن عمرو رضی الله عنه

۱۴۲۲......علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب فرماتے ہیں میں نے حضور ﷺ کوفرماتے ہوئے سناآپ فرمارہے تھے کہ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے سناکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اللہ ہوں میرے سواکوئی پرستش کے لائق نہیں۔اے میرے بندو! جومیرے پاس اس حال میں آیاکہ اخلاص کے ساتھ لاإلٰــــہ الا اللہ کی شہادت دے رہاہوتووہ میرے قلعہ میں داخل ہوجائے گا۔اورجومیرے قلعہ میں داخل ہوگیاوہ میرے عذاب سے مامون ہوگیا۔ابن عساکر

۱۴۲۳......عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضرہوااورعرض کیاکہ میں نابیناانسان ہوں، میرے اورمیری قوم کی مسجد کے درمیان کیچڑوغیرہ کاپانی پڑتاہے، تومیری خواہش ہے کہ آپ میرے گھرتشریف لائیں اورمیرے گھرکی مسجد میں ایک مرتبہ نمازادافرمادیں، تاکہ میں اس مقام کونمازکے لئے منتخب کرلوں۔حضور ﷺ نے فرمایا: ان شاء اللہ میں کرلوں گا۔ پھرآپ ﷺ حضرت ابوبکررضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے توحضرت ابوبکررضی اللہ عنہ کوآپ ﷺ نے اپنے ساتھ چلنے کافرمایا۔حضرت ابوبکررضی اللہ عنہ آپ ﷺ

کے ساتھ چل دیئے۔آپ عتبان بن مالک کے گھر پہنچ کر اندر آنے کے لئے اجازت طلب کی۔پھر اجازت ملنے پر اندر داخل ہو گئے۔پھر آپ نے بیٹھنے سے قبل دریافت کیا کہ تم کہاں مجھ سے نماز پڑھوانا چاہتے ہو؟ حضرت عتبان کہتے ہیں میں نے اپنی مطلوبہ جگہ کی طرف اشارہ کر دیا۔پھر نماز سے فراغت کے بعد ہم نے آپ کو خزیرہ گوشت اور آٹے سے تیار شدہ کھانے پر روک لیا، جو ہم نے آپ کے لئے تیار کیا تھا۔پھر اہلِ محلّہ کو بھی آپ کی آمد کی اطلاع ہو گئی اور آپ سے ملاقات کی خواہش میں لوگوں کا جم غفیر ہو گیا...... حتیٰ کہ گھر لوگوں سے بھر گیا۔آپ ﷺ نے دریافت کیا: مالک بن الدخشن یا الدخیشن کہاں ہے؟ مجمع میں سے ایک شخص نے کہا: وہ منافق آدمی ہے، اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا۔حضور ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کہو، کیونکہ وہ لا الہ الا اللہ کا قائل ہے اور اس کے ساتھ اللہ کی رضاء کا متلاشی ہے۔لوگوں نے کہا ہم تو یارسول اللہ اس کے چہرے اور اس کی باتوں کو منافقین ہی کی طرف مائل دیکھتے ہیں آپ نے فرمایا ایسا کہنا مناسب نہیں، کیونکہ وہ لا الہ الا اللہ کا قائل ہے اور اس کے ساتھ اللہ کی رضاء کا طالب ہے۔لوگوں نے کہا یارسول اللہ! بے شک۔پھر آپ نے فرمایا: قیامت کے روز کوئی شخص اللہ کی رضاء کے لئے لا الہ الا اللہ کہتا ہوا نہ آئے گا، مگر اس کو آگ پر حرام کر دیا جائے گا۔المصنف لعبدالرزاق

۱۴۲۴......حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے خبر دی کہ لا الہ الا اللہ کا قائل کوئی شخص جہنم میں نہ داخل ہو گا۔

رواہ ابن عساکر

۱۴۲۵......اے ابوذر! لوگوں میں خوشخبری پہنچا دو کہ جس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا جنت میں داخل ہو جائے گا۔

ابو داؤد الطیالسی، بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

فضائل الإیمان متفرقہ

۱۴۲۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہم اور تم پہلے بنی عبد مناف کہلاتے تھے آج سے ہم فقط بنی عبداللہ ہیں۔

الشیرازی فی الألقاب

۱۴۲۷......از مسند حصین بن عوف الخثعمی، حصین بن عوف الخثعمی سے روایت ہے کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے پاس جمعہ کے روز پہنچے تو آپ ﷺ نے ہم سے سوال کیا کہ ہم کون ہیں؟ ہم نے عرض کیا بنی عبد مناف۔آپ نے فرمایا نہیں تم بنی عبداللہ ہو یعنی اللہ کے بندے ہو اور اب آباء واجداد پر فخر کرنا ترک کر دو! الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت جھم البلوی

۱۴۲۸......از صدیق رضی اللہ عنہ۔طارق بن الشہاب رافع بن الطائی سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ نے اپنے نبی کو ہدایت دے کر مبعوث فرمایا، لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔بعض تو ایسے ہیں کہ وہ اسلام میں داخل ہوئے تو اللہ نے ان کو ہدایت سے نوازا، اور بعض ایسے ہیں کہ ان کو اسلام میں تلوار کے ذریعہ مجبور کیا گیا پھر اللہ نے اسی کی بدولت ان کو ظلم وستم کا نشانہ بننے سے امان بخشی، اور یہ سب اللہ کے اعوان وانصار ہیں، اور اللہ کے عہد اور ذمہ میں اللہ کے ہمسائے ہیں۔اور جو ان پر ظلم کرے گا وہ درحقیقت اللہ کے ذمہ کو توڑنے والا ہو گا۔ابن راھویہ، ابن ابی عاصم، البغوی، ابن خزیمہ

۱۴۲۹......سعید بن عامر جویریہ بن اسماء سے روایت کرتے ہیں کہ کسی یوم ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ابوسفیان سے سخت کلامی ہو گئی۔ابوقحافہ والدِ ابی بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم کیا کہتے ہو ابوسفیان کو؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! اے ابا جان اللہ نے اسلام کے ذریعہ بعض گھرانوں کو ہدایت سے سرفراز فرمایا، اور بعض کو پست ورسوا کیا۔سو میرا گھر ان گھرانوں میں شامل ہے، جن کو رفعت عطا کی گئی۔اور ابوسفیان کا گھر ان گھرانوں میں ہے، جن کو اللہ نے پست ورسوا کیا۔ابن عساکر

۱۴۳۰......ابو بشر جعفر بن ابی وحشیہ سے مروی ہے کہ قبیلہ خولان کا ایک شخص اسلام سے مشرف ہو گیا تو اس کی قوم نے اس کو کفر میں داخل کرنا چاہا اور اس پر ظلم ڈھایا...... حتیٰ کہ اس کو آگ میں ڈال دیا، لیکن ان کے جسم کے فقط وہ حصے جل سکے جن کو پہلے وضوء کا پانی مس نہ ہوتا تھا۔وہ

شخص ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے لئے بخشش کی دعا مانگو، اس شخص نے عرض کیا آپ زیادہ حق دار ہیں تو آپ نے فرمایا تم آگ میں ڈالے گئے، لیکن آگ تم کو نہ جلا سکی۔ پھر آپ نے ان کے لئے استغفار کیا۔ پھر وہ شخص وہاں سے چلے آئے اور ملکِ شام میں سکونت اختیار کر لی۔ لوگ ان کو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تشبیہ دینے لگے۔ ابن عساکر

آگ کا نہ جلانا

۱۴۳۱..... شرحبیل بن مسلم الخولانی سے مروی ہے کہ اسود بن قیس بن ذی الخمار نے یمن میں نبوت کا دعوی کیا۔ پھر اس نے ابی مسلم الخولانی کو پیغام بھیجا، وہ اس کے پاس پہنچے تو اسود نے ان سے پوچھا کیا تم میرے رسول اللہ ہونے کی شہادت دیتے ہو؟ ابو مسلم الخولانی نے فرمایا میں نے سنا نہیں کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ اسود نے کہا کیا تم محمد کے رسول اللہ ہونے کی شہادت دیتے ہو؟ ابو مسلم نے فرمایا: بالکل۔ اس پر اسود نے آگ بھڑکانے کا حکم دیا، پھر ابو مسلم کو اس میں ڈال دیا۔ لیکن آگ ان پر کچھ بھی اثر انداز نہ ہو سکی۔ اسود بن قیس کو کسی نے مشورہ دیا کہ اگر تم اس شخص کو اپنے ہاں سے نہ نکالو گے تو یہ تمہارے پیروکاروں کو بھی تم سے گمراہ کر دے گا۔ تو اسود نے ان کے نکلنے کا حکم دے دیا۔ یہ مدینہ تشریف لائے، اس وقت آپ ﷺ کی وفات ہو چکی تھی۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلافت کی ذمہ داری سونپ دی گئی تھی۔ ابو مسلم نے اپنی سواری کو مسجد کے دروازے پر بٹھایا۔ اور اتر کر مسجد کے ستون کے عقب میں نماز ادا کرنے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عمر بن الخطاب کی نظر ان پر پڑ گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کر ان کی طرف آئے۔ اور دریافت کیا کس علاقے کے باشندے ہو؟ ابو مسلم نے کہا اہلِ یمن سے تعلق ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: اس شخص کا کیا ہوا جس کو کذاب اسود نے نذر آتش کر دیا تھا؟ عرض کیا: وہ عبداللہ بن ثوب ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم ہی وہ شخص ہو؟ عرض کیا: اللہ کا فضل ہے ہاں میں وہی شخص ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے لپٹ پڑے اور رو دیئے، پھر ان کو لے کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور اپنے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درمیان ان کو بٹھا لیا۔ فرمایا تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، جس نے مجھے موت سے قبل امت محمدیہ میں وہ شخص دکھا دیا، جس کے ساتھ ابراہیم خلیل اللہ کا سا سلوک ہوا لیکن آگ اس کو گزند نہ پہنچا سکی۔ ابن عساکر

۱۴۳۲..... از مسند عمر رضی اللہ عنہ۔ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ہر مسلمان کا پشت پناہ ہوں۔

الشافعي، المصنف لعبدالرزاق، ابن ابی شیبه، بخاری ومسلم

۱۴۳۳..... عقبہ بن عامر، حضرت عمر بن الخطاب سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو اللہ پر یقین تام رکھتے ہوئے وفات کر جائے تو وہ جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔ ابن مردویه

۱۴۳۴..... از مسند علی رضی اللہ عنہ۔ حضرت علی رضی اللہ سے منقول ہے کہ لوگوں میں فصیح ترین اور اعلم باللہ وہ شخص ہوگا، جو اہل لا الہ الا اللہ کی تعظیم و حرمت میں تمام لوگوں سے سخت اور زیادہ محبت کرنے والا ہوگا۔ الحلیه

۱۴۳۵..... از مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔ حضور ﷺ باہر نکلنے لگے تو دروازے میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو پایا۔ فرمایا: اے معاذ! عرض کیا لبیک یا رسول اللہ۔ فرمایا جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، جنت میں داخل ہو جائے گا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا لوگوں کو خوشخبری نہ سنادوں؟ فرمایا چھوڑ دو! تاکہ اعمال میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی سعی و کوشش جاری رکھیں، کیونکہ مجھے ان کے اعتماد کر کے بیٹھے رہنے کا خوف ہے۔ الحلیه

۱۴۳۶..... حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ حضور ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں کو خوشخبری سنادو کہ جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، جنت میں داخل ہو جائے گا۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مجھے یہ ڈر ہے کہ کہیں لوگ بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں۔ تو فرمایا پھر چھوڑ دو۔ الحلیه، المسند لأبی یعلی

۱۴۳۷......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اس شخص کی جزاء وانعام جس پر اللہ نے توحید کا انعام فرمایا، جنت ہی ہے۔ابن النجار

۱۴۳۸......از مسند بشر بن سحیم الغفاری۔ بشر بن سحیم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جاؤ اور لوگوں میں نداء کردو کہ جنت میں مسلم جان کے سوا کوئی داخل نہ ہوسکے گا۔ یا فرمایا مؤمن کے سوا کوئی داخل نہ ہوسکے گا۔ اور ایام تشریق کھانے پینے کے ایام ہیں۔ ان میں روزہ نہ رکھو۔

ابو داؤد الطیالسی، ابن جریر، ابو نعیم، ابن عساکر

ایام تشریق پانچ ایام ہیں۔عیدین اور عیدالأضحیٰ کے بعد کے تین یوم۔

۱۴۳۹......بشر بن سحیم سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایام حج میں خطبہ دیا اور فرمایا کہ جنت میں مسلم جان کے سوا کوئی داخل نہ ہوسکے گا۔ یا فرمایا مؤمن کے سوا کوئی داخل نہ ہوسکے گا۔ اور یہ کھانے پینے کے ایام ہیں۔ یعنی ایام تشریق۔ابن جریر

۱۴۴۰......از مسند جابر بن عبداللہ۔ جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں آیا اور اور عرض کیا یا رسول اللہ! دو واجب کرنے والی چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا: جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ اور جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا تھا تو وہ جہنم میں داخل ہوجائے گا۔الدیلمی

۱۴۴۱......از مسند الجارود بن المعلی ۔ الجارود العبدی سے مروی ہے کہ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں ایک دین پر کاربند ہوں، اب اگر میں اپنا دین ترک کرکے آپ کا دین اپنالوں تو کیا مجھے یہ پروانہ مل سکتا ہے کہ اللہ مجھے آخرت میں عذاب نہ فرمائیں؟ فرمایا: جی ہاں۔ابو نعیم

۱۴۴۲......از مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اور فرمایا: جس کی خواہش ہو کہ اس کو جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کردیا جائے......تو اس کی موت اس حال میں آنی چاہئے کہ وہ اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔ اور لوگوں کے ساتھ بھی وہی سلوک روا رکھے جو اپنے لئے پسند کرتا ہو۔ابن جریر

۱۴۴۳......از مسند عقبہ بن عامر الجہنی ۔عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم کسی سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ اور ہر دن ہم میں سے کسی کی اونٹوں کو چرانے کی باری ہوتی تھی۔ تو جس دن میری باری آئی، میں لوٹا تو دیکھا کہ رسول اکرم ﷺ ایک حلقہ میں اصحاب کرام رضی اللہ عنہم سے فرمارہے ہیں کہ: جس نے اچھی طرح وضوء کیا، پھر دو رکعات نماز اللہ ہی کی رضاء کے لئے ادا کیں......تو اللہ اس کے گزشتہ گناہوں کو معاف فرمادیں گے۔ یہ سن کر میں نے خوشی کے مارے اللہ اکبر کہا۔ پیچھے سے کسی نے میرے شانوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا میں متوجہ ہوا تو دیکھا کہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ موجود ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن عامر اس سے پہلی بات اس سے زیادہ افضل وخوش کن ہے۔ میں نے عرض کیا وہ کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ جو لاالٰــہ الااللہ کہتا ہوا اور اس کی زبان اس کے دل کی تصدیق کرتی ہو تو وہ جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہوجائے۔ابن النجار

۱۴۴۴......عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں بارہ سواروں کے ساتھ چلا......حتیٰ کہ ہم دربار رسول ﷺ میں پہنچ گئے۔ پھر میرے رفقاء نے کہا: ہمارے پیچھے سے کون ہمارے اونٹوں کو چرائے گا تاکہ ہم آپ ﷺ کے ملفوظات سے کچھ اقتباس کرآئیں؟ پس جب وہ جائے گا تو تب ہم سننے جائیں گے۔ میں نے یہ کام اپنے ذمہ لے لیا۔ اور چند یوم کرتا رہا۔ پھر میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ شاید میں دھوکہ میں پڑگیا ہوں کہ جو میرے ساتھی سنتے ہوں گے وہ مجھے کہاں نصیب ہوگا؟ اور وہ جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے سیکھتے ہوں گے میں اس سے محروم رہ جاتا ہوں۔ تو پھر میں بھی ایک دن حاضر ہوا، ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کہہ رہا ہے: نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے وضوء کامل طریقہ سے ادا کیا وہ گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہوجائے گا، جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔ میں نے اس پر تعجب کا اظہار کیا، تو مجھے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اس سے قبل کا کلام سن لیتے تو اس سے زیادہ تعجب کرتے۔ میں نے عرض کیا مجھے سنائیے، اللہ مجھے آپ پر قربان کرے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی اس حال میں وفات آئے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو اللہ اس کے لئے

جنت کے تمام دروازے کھول دیتے ہیں، جس سے وہ چاہے داخل ہو جائے، اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے نکلے تو میں آپ ﷺ کے سامنے رخ پر بیٹھ گیا۔لیکن آپ ﷺ نے مجھ سے اپنا رخِ زیبا موڑ لیا۔ میں پھر سامنے آ گیا آپ ﷺ نے پھر چہرہ اقدس موڑ لیا کئی مرتبہ ایسا ہوا آخر چوتھی مرتبہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ مجھ سے بے رخی کیوں فرما رہے ہیں؟ پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تجھے ایک محبوب ہے یا بارہ؟ پھر میں نے یہ صورتِ حال دیکھی تو میں لوٹ گیا۔

رواہ ابن عساکر

۱۴۴۵......عمرو بن مرۃ الجہنی فرماتے ہیں: قبیلہ قضاعہ کا ایک شخص حضور انور ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! اگر میں شہادت دوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں، اور پنجگانہ نماز ادا کروں، ادائیگی زکوۃ کروں، ماہِ صیام کے روزے رکھوں اور اس کی راتوں میں قیام کروں تو میں کون ہوں گا؟ فرمایا: تم صدیقین اور شہداء میں شامل ہو جاؤ گے۔ یا فرمایا: جو اس حالت میں وفات پا جائے وہ صدیقین اور شہداء میں شامل ہوگا۔ابن مندہ، ابن عساکر، ابن الجارود

۱۴۴۶......از مسند کعب رضی اللہ عنہ بن مالک۔کعب رضی اللہ عنہ بن مالک سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے انہیں اور اوس بن الحدثان کو ایام تشریق میں یہ پیغام دے کر اعلان کرنے کے لئے بھیجا "کہ جنت میں مؤمن کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا۔اور ایامِ منیٰ"۔ اور بمطابق دوسری روایت کے ایامِ تشریق کھانے پینے کے دن ہیں۔ابن جریر، ابونعیم

۱۴۴۷......از مسند معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل۔معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل سے مروی ہے کہ میں ایک گدھے پر، جس کا نام عفیر تھا، رسولِ اکرم ﷺ کے پیچھے سوار تھا۔حضور ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔فرمایا: اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اس کی پرستش کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔اور بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ جو اس کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو اس کو اپنے عذاب سے مامون رکھے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا میں لوگوں کو خوشخبری نہ سنا دوں؟ فرمایا: ان کو خوشخبری مت سناؤ، ممکن ہے کہ وہ اسی پر اعتماد و بھروسہ کر کے بیٹھ رہیں گے۔ابن عساکر

۱۴۴۸......از مسند ابی ثعلبہ الخشنی۔ابی ثعلبہ الخشنی سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے۔اور مسجد میں داخل ہو کر دوگانہ ادا کی، اور آپ کو یہ بات محبوب تھی کہ جب بھی سفر سے واپس تشریف لاتے تو مسجد جا کر دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ پھر حضرت فاطمہ کے ہاں تشریف لے جاتے، پھر ازواجِ مطہرات کے ہاں جاتے۔تو اسی طرح ایک مرتبہ سفر سے واپسی کے بعد حضرت فاطمہ کے ہاں ازواجِ مطہرات سے قبل تشریف لے گئے۔ پہنچے تو دروازے پر ہی حضرت فاطمہ سے سامنا ہو گیا۔حضرت فاطمہ آپ ﷺ کے چہرہ انور کو بوسہ دینے لگیں، اور دوسرے الفاظ میں آپ ﷺ کے دہانِ منہ مبارک اور آنکھوں کو بوسہ دینے لگیں۔اور ساتھ میں رونے لگیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: کیا بات ہے کیوں رو رہی ہو؟ عرض کیا: یارسول اللہ میں دیکھ رہی ہوں کہ فقر و افلاس کی وجہ سے آپ کا چہرہ انور فق ہو گیا ہے۔اور آپ کے کپڑے بھی بوسیدہ ہو چکے ہیں...... آپ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! مت رو، بلاشک اللہ نے تیرے والد کو ایسے امر پر مبعوث فرمایا ہے، کہ روئے زمین پر کوئی ایسا گھر باقی نہ رہے گا کچا نہ پکا، مگر اللہ اس میں اسلام کو ضرور داخل فرما دیں گے۔معزز کی عزت کے ساتھ، اور ذلیل کی ذلت کے ساتھ۔حتیٰ کہ یہ اسلام وہاں تک جا پہنچے گا، جہاں تک کہ رات اپنے تاریکی کے پردے ڈالتی ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الحلیہ، المستدرک للحاکم

۱۴۴۹......از مسند ابوالدرداء رضی اللہ عنہ۔کثیر بن عبداللہ ابوادریس سے اور وہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز قائم کی، زکوۃ ادا کی اور پھر اس حال میں مرا کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا تھا تو اللہ پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرما دے، خواہ اس نے ہجرت کی ہو یا اپنے شہر میں۔ بمطابق دوسرے الفاظ کے، اسی سرزمین میں وفات کر گیا ہو جہاں اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا ہم لوگوں کو خوشخبری نہ پہنچا دیں؟ فرمایا: جنت میں سو مراتب ہیں ہر دو مرتبوں کے مابین زمین و آسمان جتنا فاصلہ ہے۔اللہ نے ان مراتب کو راہِ خدا کے مجاہدین کے لئے تیار کیا ہے۔ مجھے مؤمنین پر مشقت کا خوف ہے۔اور میں اس قدر سواریاں بھی

نہیں پاتا کہ سب کو مہیا کردوں، اوران کو میرے جہاد میں جانے کے بعد پیچھے رہ جانے پر گرانی بھی گزرے گی ......اگر یہ باتیں نہ ہوتیں تو میں کسی غزوہ سے کبھی پیچھے نہ رہتا۔اور میری تمنا ہے کہ میں راہِ خدا میں قتل ہوجاؤں پھر زندگی ملے اور پھر قتل ہوجاؤں۔

النسائی، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، ابن عساکر

۱۴۵۰......حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے ایک حدیث بیان کرنے سے یہ خوف مانع ہے کہ کہیں تم سعی وعمل میں نرم وست نہ پڑجاؤ، وہ حدیث یہ ہے کہ میں تم کو خوشخبری سناتا ہوں کہ ”جو اس حال میں مرا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، تو وہ جنت میں ضرور داخل ہوجائے گا۔“ ابن عساکر

۱۴۵۱......ازمسند بدیل بن ورقاء۔ سلمہ کہتے ہیں: میرے والد بدیل بن ورقاء نے ایک خط حوالہ کرکے فرمایا: اے فرزند یہ رسول اللہ کا خط ہے، اگر تم اس کو محفوظ رکھو تو تم ہمیشہ خیر وبھلائی میں رہوگے...... جب تک کہ یہ اللہ کا نام تمہارے درمیان موجود ہے۔ قال ابن ابی عاصم ثنا عبدالرحمٰن ابن محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن بشر بن عبدالله عن ابیه عبدالله بن سلمة ابن بدیل بن ورقاء. حدثنی ابی عن ابیه عبدالرحمٰن عن ابیه محمد بن بشر بن عبدالله عن ابیه عبدالله بن سلمة عن ابیه سلمة قال......الخ

۱۴۵۲......تمیم الداری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو کوئی سفر درپیش تھا تو فرمایا: ہم رات کی تاریکی میں سفر جاری رکھیں گے، لہٰذا ہمارے ساتھ کوئی لاغر سواری یا اڑیل سواری والا ہم رکاب نہ ہو۔ لیکن اس کے باوجود ایک شخص ایک اڑیل ناقہ پر ہمارے ساتھ ہولیا۔ اورانجام کار اسی ناقہ نے اس کو پچھاڑا اور گرادیا اوراس کی ران ٹوٹ گئی...... پھر اسی تکلیف میں وہ چل بسا۔ آپ ﷺ نے اس پر نمازِ جنازہ ادا کی اور بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ لوگوں میں اعلان کردو! کہ جنت کسی عاصی کے لئے حلال نہیں۔

مسنداحمد، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، المستدرک للحاکم، بروایت زیاد بن نعیم

۱۴۵۳......عمارۃ بن حزم، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: جو شخص ایمان کی چار چیزوں کے ساتھ آیا، وہ مسلمانوں میں شمار ہوگا اور جو کسی ایک کو ترک کر آیا، اس کو بقیہ تین کوئی نفع نہ دیں گی۔ میں نے حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: وہ کیا ہیں؟ فرمایا نماز، روزہ، صومِ رمضان اور حج۔ ابن عساکر

۱۴۵۴......حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسولِ اکرم ﷺ کے پیچھے سواری پر ہم رکاب تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میرے ساتھ خلوت میں ہوتے ہو تو مجھ سے سوال کیوں نہیں کرتے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اوراس کا رسول زیادہ اعلم ہیں، پھر فرمایا: اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ عرض کیا: اللہ اوراس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اس کی پرستش کریں اوراس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ آپ نے پھر فرمایا: اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ جب بندے یہ کام کرلیں تو ان کا اللہ پر کیا حق ہے؟ عرض کیا: اللہ اوراس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: یہ ہے کہ وہ ان کو جنت میں داخل فرمادے۔ ابن عساکر

۱۴۵۵......ابن المنتفق یا ابوالمنتفق سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: مجھ سے کسی نے رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ کیا تو میں مکہ میں آپ کی تلاش کے لئے نکل کھڑا ہوا۔ پھر مجھے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ منیٰ میں ہیں۔ میں منیٰ میں آپ کے پاس پہنچا وہاں سے معلوم ہوا کہ آپ میدانِ عرفات میں ہیں۔ میں وہاں آپ کے پاس پہنچا...... اورآپ کے سامنے جا کھڑا ہوا مجھے کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کا راستہ چھوڑ دو! لیکن آپ ﷺ نے فرمایا آدمی کو چھوڑدو...... پھر میں لوگوں سے چھوٹ کر آپ کے پاس پہنچا اور آپ کی سواری کی نکیل یا فرمایا لگام تھام لی اور ہم دونوں کی سواریوں کی گردنیں آپس میں مل گئیں اورآپ ﷺ نے مجھے بالکل منع نہ فرمایا پھر میں نے عرض کیا میں آپ سے دو چیزوں کے بارے میں سوال کروں گا! یہ کہ مجھے کیا چیز جہنم سے نجات دلائے گی اور کیا چیز جنت میں دخول کا سبب بنے گی۔ پھر آپ ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا: اگرچہ تو نے مختصر سی بات کہی ہے، مگر درحقیقت یہ بہت بڑی اور عظیم بات ہے۔ سو یاد رکھ! کہ اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، فرض نماز قائم کرو۔ فریضہ زکوٰۃ ادا کرو۔ رمضان کے روزے رکھو۔ اور بیت اللہ کا حج وعمرہ کرو۔ اور لوگوں کا جو سلوک اپنے لئے پسند کرتے ہو، وہی

سلوک ان کے ساتھ بھی کرو۔ اور جو بات کہ لوگوں سے اپنے لئے ناپسند کرتے ہو لوگوں کے لئے بھی اس کو چھوڑ دو۔ اب سواری کا راستہ چھوڑ دو۔

مسنداحمد، ابن جریر، البغوی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۵۶..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک رات عوام الناس چاند کو دیکھ کر کہنے لگے: کیسا خوبصورت چاند ہے؟ کتنا بالا وق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اور اس وقت تمہاری کیسی شان ہوگی، جب تم دین میں مثل چودھویں رات کے چاند کے ہوگے؟ اور تمہاری وقعت کا صحیح اندازہ کوئی صاحبِ بصیرت ہی کر سکے گا۔ ابن عساکر، الدیلمی اس کی اسناد میں کوئی حرج نہیں ہے۔

فصلِ پنجم ..... اسلام کے حکم میں

شہادتین کا حکم ..... از مسند اوس بن اوس الثقفی

۱۴۵۷..... اوس بن اوس الثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم مسجد کے ایک قبہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر آپ ﷺ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا۔ آپ کے ساتھ اس نے کچھ سرگوشی کی۔ ہمیں نہیں معلوم کہ کیا بات ہوئی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور ان کو کہو کہ اسے تہ تیغ کر ڈالیں۔ لیکن آپ نے اس کو پھر واپس بلایا اور کہا: شاید وہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہو! اس شخص نے عرض کیا جی ہاں۔ تب آپ نے فرمایا: تو ان کو کہیں کہ اسے چھوڑ دیں، کیونکہ مجھے حکم ملا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک قتال کروں جب تک کہ وہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ نہیں کہہ لیتے..... پس جب وہ یہ کہہ لیں تو ان کا خون اور ان کا مال محترم ہو جائے گا الا یہ کہ اسی کا کوئی حق ہو، اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ ابو داؤد الطیالسی، مسنداحمد، الدارمی، الطحاوی

۱۴۵۸..... عبداللہ بن عدی الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا اور آپ کے ساتھ سرگوشی کی حالت میں ایک منافق کی گردن اڑانے کی اجازت کا خواہشمند ہوا۔ آپ نے بانگِ بلند فرمایا: کیا وہ لاالہ الااللہ کی شہادت نہیں دیتا؟ عرض کیا شہادت تو دیتا ہے لیکن اس کی شہادت کا کیا اعتبار؟ پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا وہ میرے رسول اللہ ہونے کی شہادت نہیں دیتا؟ عرض کیا شہادت تو دیتا ہے لیکن اس کی شہادت کا کیا اعتبار؟ پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا وہ نماز ادا کرتا ہے؟ عرض کیا کیوں نہیں لیکن اس کی کیا نماز؟ تب آپ ﷺ نے فرمایا: انہی لوگوں کے متعلق قتال سے ممانعت کی گئی ہے۔

المصنف لعبدالرزاق، الحسن بن سفیان

۱۴۵۹..... از مسندِ نامعلوم شخص۔ نعمان بن سالم کسی صاحب رسول ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم مسجد کے قبہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ قبہ کے ایک ستون کو تھام کر ہمیں کچھ بیان فرمانے لگے..... اچانک ایک شخص آپ کے پاس آیا اور آپ کے ساتھ اس نے کچھ سرگوشی کی۔ مجھے نہیں معلوم کہ کیا بات ہوئی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اُس کو لے جاؤ اور قتل کر دو..... جب وہ شخص پشت دے کر چل دیا تو آپ ﷺ نے اس کو دوبارہ بلایا اور کہا: شاید وہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہو! اس شخص نے عرض کیا جی ہاں۔ تب آپ نے فرمایا: تو ان کو کہیں کہ اسے چھوڑ دیں، کیونکہ مجھے حکم ملا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک قتال کروں جب تک کہ وہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ نہیں کہہ لیتے..... پس جب وہ یہ کہہ لیں تو ان کا خون اور ان کا مال محترم ہو جائے گا الا یہ کہ اسی کا کوئی حق ہو، اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۴۶۰..... اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ میں بھیجا۔ ہم نے صبح کے وقت قبیلہ جہینہ کی ایک شاخ حرقات پر حملہ کیا۔ میں نے ایک شخص کو جالیا اس نے لاالہ الااللہ کہا مگر میں نے اس کو نیزہ مار دیا۔ لیکن پھر میرے دل میں اس سے خلجان پیدا ہوا۔ اور میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے لاالــــہ الااللہ کہا، اس کے باوجود تم نے اس کو قتل کر ڈالا؟

میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس نے اسلحہ کے خوف سے وہ کہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم نے اس کا سینہ کیوں نہ چیر کر دیکھ لیا، تاکہ تمہیں علم ہو جاتا کہ اس نے اس خوف سے کلمہ کہا تھا یا نہیں؟ تمہارا کون حامی ہوگا جب قیامت کے روز "لاالــــه الااللہ" آئے گا؟ آپ ﷺ اس کو بار بار دھراتے رہے ...... حتیٰ کہ میرے دل میں تمنا پیدا ہوئی کہ کاش میں اسی دن اسلام قبول کرتا۔

الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیه، مسنداحمد، الصحیح للبخاری رحمة اللہ علیه خ، الصحیح لمسلم، العدنی، السنن لأبی داؤد، النسائی، ابوعوانه، الطحاوی، الصحیح لإبن حبان، المستدرک للحاکم، بخاری ومسلم

کاش میں اسی دن اسلام قبول کرتا، اس قول کی وجہ یہ پیش آئی کہ اسی دن اسلام قبول کرنے سے میرا یہ فعل معاف ہو جاتا کیونکہ اسلام تمام گناہوں کو دھو دیتا ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ میں اس سے قبل اسلام کی حالت میں نہ ہوتا بلکہ اسی دن اسلام قبول کرتا۔ اور اس طرح مسلمان نہ ہونے کی وجہ سے جنگ میں شرکت ہوتی اور نہ یہ قتل مجھ سے سرزد ہوتا۔

۱۴۶۱ ...... حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ میں نے ایک شخص پر ہتھیار اٹھایا اور اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا، اس نے لاالــــه الااللہ کہا مگر پھر بھی میں نے اس کو جلدی سے ختم کر ڈالا۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا اس نے لاالہ الااللہ کہا، اس کے باوجود تم نے اس کو قتل کر ڈالا؟ تم کیا کرو گے جب قیامت کے روز "لا الــــه الااللہ" آئے گا؟ آپ واس کو بار بار دھراتے رہے ...... حتیٰ کہ میرے دل میں تمنا پیدا ہوئی کہ کاش میں اسی گھڑی اسلام کو قبول کرتا۔ الدار قطنی، البزار

مصنف فرماتے ہیں: ابوعبدالرحمان السلمی عن اسامۃ کا طریق کہیں اور نہیں ہے۔

۱۴۶۲ ...... اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اور ایک انصاری شخص نے مرداس بن نہیک پر تلوار سونت لی، اس نے کہا "اشھد ان لاالــه الااللہ" لیکن ہم اس سے ہٹے نہیں ...... حتیٰ کہ ہم نے اس کو قتل کر ڈالا۔ پھر جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ کو اس کی خبر دی۔ آپ نے فرمایا: اے اسامہ! لاالہ الااللہ" کے مقابلہ میں تیرا کون ساتھ دیگا میں نے عرض کیا اس نے قتل سے بچاؤ کے لئے یہ کہا تھا۔ آپ نے پھر فرمایا: اے اسامہ! لاالــه الااللہ" کے مقابلہ میں تیرا کون ساتھ دے گا؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم! آپ اسی بات کو دھراتے رہے ...... حتیٰ کہ میرے دل میں تمنا پیدا ہوئی کہ کاش میں اس سے قبل اسلام کی حالت میں نہ ہوتا بلکہ اسی دن اسلام قبول کرتا۔ اور اس طرح یہ قتل مجھ سے سرزد نہ ہوتا۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ عہد دیا کہ آئندہ میں کسی لاالــه الااللہ" کے قائل کو ہرگز قتل نہ کروں گا آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد، اے اسامہ۔ میں نے عرض کیا جی آپ کے بعد۔ ابن عساکر

۱۴۶۳ ...... حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے روز مجھے اس خصم اور مدمقابل کے سوا کسی اور کا اس قدر خطرہ نہیں جس قدر اس خصم اور مدمقابل کا خطرہ ہے کہ قیامت کے روز اس کی گردن کی رگیں خون کا فوارہ ابل رہی ہوں اور وہ مجھے میزان کے پاس گھیر لے، اور بارگاہِ ذوالجلال میں فریاد کرے ...... کہ پروردگار اپنے اس بندے سے پوچھ! کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟ اور میں اس کے متعلق نہ کہہ سکوں کہ یہ کافر تھا، کہ کہیں رب ذوالجلال فرمائیں کیا تم میرے بندے کو مجھ سے زیادہ جانتے تھے؟ ابونعیم

۱۴۶۴ ...... از مسند عقبہ بن مالک۔ رسول اکرم ﷺ نے ایک سریہ کسی مہم پر روانہ فرمایا۔ اس سریہ نے ایک قوم پر حملہ کیا۔ دورانِ جنگ اس قوم کا ایک شخص جدا ہو کر بھاگ کھڑا ہوا۔ سریہ کا بھی ایک سپاہی اس کے تعاقب میں تلوار سونتے ہوئے روانہ ہو گیا۔ اس بچ کر بھاگ نکلنے والے نے پیچھے ان کو آواز دی کہ میں مسلمان ہوں۔ لیکن اس سپاہی نے اس کے باوجود اس کو قتل کر ڈالا۔ یہ بات حضور ﷺ تک پہنچی، حضور ﷺ نے اس پر سخت تنبیہ ونکیر فرمائی۔ آپ کے تنبیہ فرمانے کے دوران ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! اس مقتول نے وہ بات اپنے قتل سے محفوظ ہونے کے لئے کہی تھی۔ آپ ﷺ نے اس سے اور اس کے ہم خیال افراد سے اعراض فرمالیا۔ پھر دوبارہ اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! اس نے قتل سے اپنی حفاظت کی غرض سے کہا تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے اور اس کے ہم خیال افراد سے اعراض فرمالیا۔ اور اپنے خطبہ میں شروع ہو گئے۔ لیکن اس شخص سے نہ رہا گیا تو اس نے پھر وہی بات کہی کہ اس نے قتل سے اپنی حفاظت کی غرض سے کہا تھا۔ پھر آپ ﷺ اس شخص کی

طرف متوجہ ہوئے اور ناگواری آپ کے رخِ انور سے عیاں تھی، اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مؤمن کے قاتل کے لئے مجھ سے ممانعت فرمادی ہے۔

الخطیب فی المتفق و المفترق

۱۴۶۵.....مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میرا اور کسی مشرک کا ٹکراؤ ہو جائے، اور دونوں جانبین سے تلواریں چل پڑیں۔ اور وہ میرا ہاتھ کاٹ ڈالے، پھر جب میں اس کی طرف حملہ کی غرض سے بڑھوں تو وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ لے، تو میں اس کو قتل کر دوں یا یونہی چھوڑ دوں؟ فرمایا: چھوڑ دے۔ میں نے عرض کیا اگرچہ اس نے میرا ہاتھ کاٹ ڈالا ہو؟ آپ نے فرمایا: ہاں خواہ اس نے ایسا کر دیا ہو۔ دو یا تین بار میرا اور آپ کا یہی مکالمہ ہوا..... پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اس کو قتل کرتے ہو جبکہ وہ اس سے قبل لا الٰہ الا اللہ کہہ چکا ہے تو تم اس کے مثل سزاوارِ قتل ہو جاتے ہو اس کے لا الٰہ الا اللہ کہنے سے قبل۔ اور وہ تمہارے مثل معصوم الدم ہو جائے گا تمہارے اس کو قتل کرنے سے قبل۔ الشافعی، المصنف لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، مسند احمد، السنن لأبی داؤد، النسائی

شرح: ....فرمایا: اگر تم اس کو قتل کرتے ہو جبکہ وہ اس سے قبل لا الٰہ الا اللہ کہہ چکا ہے۔ لہٰذا وہ مسلمان ہے، اور مسلمان کو قتل کرنا موجب قصاص ہے لہٰذا اب اس کو قتل کرنے سے قصاص لازم آئے گا۔ اور وہ تمہارے مثل معصوم الدم ہو جائے گا تمہارے اس کو قتل کرنے سے قبل۔ کیونکہ جب تک تم نے اس کو قتل نہیں کیا تم پر قصاص نہیں بلکہ تمہارا خون کرنا حرام ہے۔ تو اب وہ بھی مسلمان ہونے کے ناطہ سے معصوم الدم ہے۔

ارتداد اور اس کے احکام

۱۴۶۶.....از مسند عمر رضی اللہ عنہ۔ عبدالرحمٰن القاری فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے لوگوں کے حالات کے متعلق خیریت دریافت کی، تو اس نے خبر دی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: کہ کیا تمہارے درمیان کوئی نیا حادثہ رونما ہوا ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں! ایک شخص اسلام میں داخل ہونے کے بعد کفر کا مرتکب ہو گیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ عرض کیا ہم نے اسے جا کر قتل کر دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کہ کیا تم نے اس کو تین یوم مہلت کی غرض سے محبوس رکھا تھا؟ اور ہر دن اس کو عمدہ کھانا مثلاً چپاتی وغیرہ کھلائی تھی؟ پھر اس کے بعد تم نے اس سے توبہ طلب کی تھی؟ شاید وہ تائب ہو جاتا اور اللہ کے امرِ دین میں واپس آ جاتا..... اے اللہ! میں اس موقعہ پر حاضر تھا، اور نہ میں نے اس کا حکم دیا، اور بات مجھ تک پہنچی تو میں اس پر راضی بھی نہیں تھا۔

مالک، الشافعی، المصنف لعبدالرزاق، الغریب لابی عبید، بخاری و مسلم

مرتد وہ شخص ہے، جو اسلام کے دائرہ سے نکل کر کفر کے ظلمت کدہ میں چلا جائے۔ احناف کے نزدیک اس کا یہ حکم ہے، کہ اس پر اسلام کی دعوت دوبارہ پیش کی جائے اور اس کے اشکالات، جن کی وجہ سے وہ اسلام سے منحرف ہوا ہے، کو دور کیا جائے، اگرچہ یہ واجب نہیں ہے کیونکہ اسکو اسلام کی دعوت پہلے پہنچ چکی ہے۔ لیکن مستحب ضرور ہے۔ اور یہ بھی مستحب ہے کہ اسکو تین یوم کے لئے قید کر دیا جائے، تا کہ اسکو کچھ مہلت مل جائے۔ اور بعض اہلِ علم کے نزدیک مہلت مرتد کی طلب پر منحصر ہے۔ ورنہ مہلت کی ضرورت نہیں۔ جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مہلت دینا واجب ہے۔ انجام کار اگر وہ راہِ راست پر آ جائے تو یہی اسلام کا مطلوب ہے، ورنہ اسکو قتل کر دیا جائے۔

مرتد عورت کا حکم! اگر کوئی عورت مرتد ہو جائے تو اس کو قتل نہ کیا جائے بلکہ جب تک کہ وہ مسلمان نہ ہو جائے اس کو قید میں ڈالے رکھا جائے اور ہر تیسرے دن اس کو بطور تنبیہ مارا جائے تا کہ وہ اپنے ارتداد سے توبہ کر کے دائرہ اسلام میں آ جائے لیکن اگر کوئی شخص کسی مرتد عورت کو قتل کر دے تو قاتل پر کچھ واجب نہیں ہوگا۔

۱۴۶۷.....عمرو رحمۃ اللہ علیہ بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے اور شعیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے دادا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو

رضی اللہ عنہ بن العاص سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سوال لکھا کہ ایک شخص اسلام میں داخل ہونے کے بعد کفر کا مرتکب ہوا، اور پھر اسلام قبول کر کے دوبارہ کفر کا مرتکب ہوا ہے...... حتیٰ کہ اس نے یہ حرکت کئی مرتبہ کی۔تو اب اس کا اسلام لانا قبول کیا جائے یا نہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ: جب تک اللہ اس سے اسلام کو قبول فرماتا ہے...... تم بھی قبول کرتے رہو! یعنی ہر بار اس کا اسلا قبول کر لو۔اور اب اس کو اسلام پیش کرو اگر وہ قبول کرتا ہے تو چھوڑ دو، ورنہ اس کی گردن اڑا دو۔

مسدد ابن الحکم

۱۴۶۸...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فتح کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔

اور قبیلہ بکر بن وائل کے چھ افراد اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گئے تھے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ان کی متعلق پوچھا: بکر بن وائل کے اس گروہ نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! وہ قوم اسلام سے برگشتہ ہو کر مشرکوں سے جا ملی ہے۔لہٰذا اب ان کو قتل کے سوا چارہ کار نہیں ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں ان کو اسلام کی حالت میں پالوں تو مجھے یہ ہر اس چیز سے محبوب ہے جس پر آفتاب طلوع ہوتا ہے خواہ وہ سونا چاندی ہو۔میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اگر آپ ان کو پالیں تو آپ ان کے ساتھ کیا معاملہ فرمائیں گے؟ آپ نے مجھے فرمایا: میں ان پر وہی دروازہ پیش کروں گا، جس سے وہ نکل گئے ہیں کہ وہ دوبارہ اس میں داخل ہو جائیں۔ اگر انہوں نے ایسا کر لیا تو میں ان کے اسلام کو قبول کر لوں گا...... ورنہ ان کو قید خانہ کے سپرد کر دوں گا۔المصنف لعبدالرزاق

۱۴۶۹...... یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتدہ کو دومۃ الجندل میں اس کے غیر اہلِ مذہب کے ہاتھوں فروخت کر دیا تھا۔المصنف لعبدالرزاق

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فیصلہ کسی حکمت وسیاست پر مبنی تھا۔

۱۴۷۰...... از مسند عثمان رضی اللہ عنہ۔ابن شہاب سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: جو ایمان کے بعد اپنی خوشی سے کفر کا مرتکب ہو جائے اس کو قتل کیا جائے گا۔بخاری ومسلم

۱۴۷۱...... سلیمان رحمۃ اللہ علیہ بن موسیٰ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مرتد کو تین مرتبہ اسلام کی دعوت پیش فرماتے تھے۔پھر عدم قبول کی صورت میں اس کو قتل فرما دیتے تھے۔بخاری ومسلم

۱۴۷۲...... سلیمان رحمۃ اللہ علیہ بن موسیٰ سے مروی ہے کہ ان کو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی جانب سے یہ خبر پہنچی کہ کسی انسان نے ایمان کے بعد کفر کا ارتکاب کیا۔آپ نے اس کو تین مرتبہ اسلام کی طرف دعوت دی، لیکن اس نے انکار کیا، تو آپ نے اس کو قتل فرما دیا۔

المصنف لعبدالرزاق، بخاری ومسلم

۱۴۷۳...... عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اہلِ عراق کی ایک قوم جو اسلام سے برگشتہ ہو گئی تھی، کو پکڑا۔اور ان کے متعلق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو لکھا، حضرت عثمان نے جواب میں لکھا کہ ان پر دینِ حق اور لا الٰـــہ الا اللہ کی شہادت پیش کرو۔اگر وہ قبول کر لیتے ہیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔ ورنہ ان کو قتل کر ڈالو۔المصنف لعبدالرزاق، بخاری ومسلم

۱۴۷۴...... ابو عثمان النہدی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک شخص سے، جو اسلام کے بعد کفر کا مرتکب ہو گیا تھا، ایک مہینہ تک توبہ کا مطالبہ فرماتے رہے۔آخر تک وہ انکار کرتا رہا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل فرما دیا۔المصنف لعبدالرزاق

۱۴۷۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مرتد سے تین مرتبہ توبہ قبول کی جائے گی۔اس کے بعد بھی کفر کا مرتکب ہو تو اس کو قتل کر دیا جائے گا۔بخاری ومسلم

۱۴۷۶...... ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اس لشکر میں شامل تھا، جس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بنی ناجیہ کی طرف بھیجا تھا۔ہم وہاں پہنچے ہم نے ان کو تین گروہوں میں بٹا ہوا پایا۔امیر لشکر نے ان میں سے ایک گروہ سے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم پہلے نصاریٰ تھے، پھر ہم نے اسلام قبول کر لیا اور اب اسی پر ثابت قدم ہیں۔دوسرے گروہ سے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم پہلے بھی نصاریٰ تھے، اور اب تک

اسی پر ثابت قدم ہیں۔ تیسرے گروہ سے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم پہلے نصاری تھے، پھر ہم نے اسلام قبول کرلیا لیکن پھر اپنے سابق مذہب نصرانیت کی طرف لوٹ گئے ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس سے بہتر دین اور کوئی نہیں پایا۔ امیرِ لشکر نے اس تیسرے گروہ سے فرمایا: تم اسلام لے آؤ۔ لیکن انہوں نے انکار کردیا۔ امیرِ لشکر نے فرمایا: جب میں اپنے سر پر تین مرتبہ ہاتھ پھیروں تو تم ان پر ہلّہ بول دینا۔ انہوں نے حکم کی تعمیل کی اور مرتدین کے جنگجوؤں کو تہِ تیغ کردیا اور ان کی آل واولاد کو قید کرلیا۔ یہ قیدی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ پھر مستقلۃ بن ہبیرۃ آیا اور اس نے ان تمام قیدیوں کو دو لاکھ دراہم میں خرید لیا۔ پھر صرف ایک لاکھ پیش کئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ وصول فرمانے سے انکار کردیا۔ مستقلہ نے اپنے دراہم لئے اور ان قیدیوں کو آزاد کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے جاملا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا آپ وہ دراہم وصول فرمالیں۔ لیکن آپ نے فرمایا رہنے دو۔ اور آپ نے ان سے کچھ تعرض نہ کیا۔ بخاری ومسلم

۱۴۷۷..... عبدالملک بن عمیر فرماتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ قبیلہ بنی عجل کے ایک شخص مستورد بن قبیصہ کو آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا، اس نے اسلام قبول کرنے کے بعد نصرانیت اختیار کرلی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تمہارے متعلق مجھے کیا خبر ملی ہے؟ اس نے کہا میری طرف سے آپ کو کوئی اطلاع نہیں ملی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے خبر موصول ہوئی ہے کہ تم نے نصرانیت اختیار کرلی ہے؟ اس نے کہا: میں دینِ مسیح علیہ السلام پر قائم ہوگیا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دینِ مسیح علیہ السلام پر تو میں بھی قائم ہوں، تیرا اس کے متعلق کیا خیال ہے؟ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کوئی مخفی بات کہی، جس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اس کو ماریں اور روندیں۔ تو اس کو اتنا مارا گیا کہ وہ جان گنوا بیٹھا۔ میں نے اپنے برابر بیٹھے ہوئے ایک شخص سے دریافت کیا کہ اس نے آہستہ سے کیا کہا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ: اس نے کہا تھا کہ میرا تو مسیح ہی پروردگار ہے۔ الدار قطنی، بخاری ومسلم

مرتد کا قتل

۱۴۷۸..... حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ نے یمن کی طرف بھیجا۔ کسی دن میرے پاس ایک ایسا یہودی بیٹھا تھا جو پہلے مسلمان تھا پھر یہودیت اختیار کرلی تو اس وقت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور کہا جب تک تم اس یہودی کی گردن نہ اڑاؤ گے میں تمہارے پاس ہرگز نہ بیٹھوں گا۔ چونکہ اس سے قبل اس کو چالیس یوم تک اسلام کی طرف دوبارہ لوٹ آنے کی مسلسل دعوت دی جاتی رہی تھی۔ ابن ابی شیبہ

۱۴۷۹..... از مسند ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ۔ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضورر ﷺ نے عیینہ بن حصین کو زمین کا ایک ٹکڑا بطور جاگیر کے عطا فرمایا تھا۔ لیکن جب حضور ﷺ کی وفات کے بعد عیینہ دوبارہ کافر ہوگیا، تو حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے وہ زمین اس سے واپس لے لی۔ عیینہ دوبارہ مسلمان ہوگیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تاکہ اس کو جاگیر دوبارہ واپس کردی جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک رقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نام لکھ دیا کہ اس کو اس کی زمین واپس کردی جائے۔ یہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس وہ خط لے کر پہنچا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ خط پھاڑ دیا اور فرمایا کہ اگر تم اسلام سے مرتد نہ ہوتے تو تم کو زمین ضرور مل جاتی لیکن اب زمین واپس نہیں ہوسکتی۔ عیینہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ امیر آپ ہیں یا وہ عمر؟ انہوں نے وہ خط لے کر پھاڑ دیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان شاء اللہ امیر وہی ہیں۔ انہوں نے جو فیصلہ کیا وہ میرے اور تمہارے دونوں کے لئے بہتر اور سودمند ہے۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۴۸۱..... معمر بن قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: کہ مرتد عورت کو قیدی بنایا جائے گا اور فروخت کردیا جائے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی مرتدین کی خواتین کے ساتھ یہی سلوک فرمایا تھا، کہ ان کو فروخت کرڈالا تھا۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۴۸۱..... یزید بن ابی مالک الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو، جس کا نام ام قرفہ لیا جاتا تھا، اس

کے مرتد ہونے کی بناء پر اس کو قتل کر ڈالا۔السنن لسعید، بخاری ومسلم

۱۴۸۲......سعید بن عبدالعزیز التنوخی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک عورت، جس کا نام ام قرفہ لیا جاتا تھا، اسلام کے بعد کفر کی مرتکب ہوگئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے توبہ طلب کی، مگر اس نے توبہ کرنے سے انکار کردیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کر ڈالا۔

الدار قطنی، بخاری ومسلم

احکام متفرقہ

۱۴۸۳......از مسند عمر رضی اللہ عنہ۔عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا لوگوں کے ساتھ ہمیں وہی غرض ہے، جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی کہ وہ نماز قائم کرتے رہیں اور ادائیگی زکوۃ کرتے رہیں اور رمضان کے روزے رکھتے رہیں......اور پھر ان کی بقیہ زندگی میں ان کو ان کے رب کے حوالہ کرکے ان کا راستہ چھوڑ دیا جائے۔

ابو محمد بن عبداللہ بن عطا الإبراهيمي في كتاب الصلاة

۱۴۸۴......ابی عون محمد بن عبید الثقفی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں دونوں نے فرمایا: جب کوئی شخص مسلمان ہوجائے اور وہ زمین کا مالک ہوتو ہم اس سے جزیہ لینا ختم کردیں گے۔فقط زمین کا خراج وصول کریں گے۔ابن ابی شیبہ

مسلمان کفار پر طاقت کے بل غلبہ حاصل کرلیں اور علاقہ کو فتح کرلیں تو امام وقت کو دو اختیار حاصل ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ کافروں سے زمین لے لے اور مسلمانوں میں تقسیم کردے۔دوسرا اختیار یہ ہوتا ہے کہ کافروں کو ہی زمین واپس کردے اور ان کے افراد پر فرداً فرداً کچھ لازم کردے اور ان کی زمینوں پر خراج لازم کردے، یعنی پیداوار میں سے کچھ حصہ۔بدایہ ج ۱/ص ۱۱۶

۱۴۸۵......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: کہ اگر کسی مشرک کے پاس کوئی غلام ہو، پھر وہ غلام اسلام قبول کرلے تو اس غلام کو اس کے مشرک مالک سے چھین لیا جائے گا اور کسی مسلمان کے ہاتھوں فروخت کردیا جائے گا اور اس کی قیمت اس مشرک مالک کو لوٹا دی جائے گی۔

ابن ابی شیبہ

۱۴۸۶......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: کہ اسلام میں گرجا گھری اور خصی ہوجانے کا کوئی تصور نہیں۔ابو عبیدۃ

گرجا گھری سے مقصود، دنیا سے کٹ کر بالکل علیحدہ ہوجانے کی مذمت مقصود ہے۔اور خصی ہونے سے ممانعت کا مطلب ہے کہ آدمی نکاح سے اجتناب کرنے کے لئے خصی ہوجائے۔یہ دونوں چیزیں نصاری نے خود اختیار کی تھیں۔اسلام میں ان کا کوئی تصور نہیں ہے۔

۱۴۸۷......ابوامامہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب نے فرمایا: گھوڑوں کو جنگ کے لئے سدھاؤ۔اور عجمیوں کے اخلاق سے اجتناب کرو۔خنزیروں کے ماحول سے بچو۔اور اس بات سے قطعاً احتراز کرو کہ تمہارے درمیان کہیں صلیب آویزاں نہ ہو۔ابو عبیدہ

۱۴۸۸......عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ اہل شام کے ایک شیخ نے ان کو خبر دی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب نے ایک اہل کتاب عورت کو جو کسی مسلمان سے حاملہ ہوئی تھی، اس کے شکم کے مسلمان بچہ کی وجہ سے مسلمانوں ہی کے قبرستان میں دفن کیا۔

المصنف لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، بخاری ومسلم

۱۴۸۹......از مسند ابن عمر رضی اللہ عنہما۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے خالد بن الولید کو بنی جذیمہ کی طرف بھیجا۔خالد بن الولید نے ان کو اسلام کی دعوت دی۔لیکن وہ اپنی زبان کی وجہ سے اچھی طرح یوں کہنے پر قادر نہ ہوسکے کہ: اسلمنا یعنی ہم مسلمان ہوگئے۔بلکہ ان کی زبان سے یہ الفاظ نکلنے لگے: صبأنا، صبأنا۔یعنی ہم اپنے پرانے دین سے پھر گئے، ہم اپنے پرانے دین سے پھر گئے۔حضرت خالد ان کا مطلب سمجھ نہ سکے وہ سمجھے کہ انہوں نے دین قبول کرنے سے انکار کردیا ہے، لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو قتل کرنے اور قیدی بنانے لگ گئے۔اور ہم میں سے ہر شخص کو ایک ایک قیدی حوالہ کردیا......حتیٰ کہ ایک دن خالد بن ولید کہنے لگے کہ ہر شخص اپنے قیدی کو قتل کرے۔میں نے

کہا اللہ کی قسم میں اپنے قیدی کو ہرگز قتل نہ کروں گا......اور نہ میرے حامی ساتھیوں میں سے کوئی اپنے قیدی کو قتل کرے گا۔ہم اسی حال میں حضور ﷺ کے پاس پہنچے اور خالد بن الولید کا ماجرا آپ کی خدمت میں ذکر کیا گیا۔حضور ﷺ نے سنتے ہی اپنے ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے اور کہا: اے اللہ! میں خالد بن الولید کے اس فعل سے بری الذمہ ہوں۔اے اللہ! میں خالد بن الولید کے اس فعل سے بری الذمہ ہوں۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۴۹۰......از مسند ابی الدرداء رضی اللہ عنہ۔ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایمان گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ابن عساکر

۱۴۹۱......از مسند ابی الطّویل۔ابی الطّویل سطر الممد ودیا شطب الممد ود سے مروی ہے کہ وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔اور عرض کیا یارسول اللہ! آپ کی رائے ہے کہ اگر کسی شخص نے ہر طرح کے گناہ انجام دیئے ہوں، کوئی گناہ اس کے کرنے سے نہ رہا ہو، کوئی خواہش نفسانی ایسی نہ ہو، جس کو اس نے لپک کر پورا نہ کیا ہو۔تو اب فرمائیے کہ کیا ایسے شخص کے لئے بھی توبہ کا دروازہ کھلا ہے؟ فرمایا کیا تم مسلمان ہو؟ عرض کیا میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں۔اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔حضور ﷺ نے فرمایا ہاں اس کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔اس نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا اور اسی طرح اللہ اکبر کہتا ہوا نظروں سے اوجھل ہوگیا۔

رواہ ابن عساکر

داجۃ یہاں مہمل المغنی ہے جس طرح پانی وانی میں وانی غیر مقصود لفظ ہے۔الغریب لابن قتیبہ ج ۱ ص ۴۱۰

۱۴۹۲......مسند علی رضی اللہ عنہ۔ابی الھیاج الاسدی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: میں تم کو اسی کام کے لئے بھیج رہا ہوں، جس کام کے لئے حضور ﷺ نے مجھے بھیجا تھا یعنی تم جاؤ اور کسی گھر میں کوئی مورتی نہ چھوڑو مگر اس کا نام ونشان تک مٹاڈالو۔اور نہ کسی قبر کے قبہ کو اونچا چھوڑو مگر اس کو زمین کے برابر کردو۔

ابو داؤد الطیالسی، مسنداحمد، العدنی، السنن لسعید، السنن لأبی داؤد، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، الدورقی، ابن جریر

۱۴۹۳......از مسند طلق رضی اللہ عنہ بن علی۔طلق رضی اللہ عنہ بن علی فرماتے ہیں کہ ہم ایک وفد کی صورت میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔اور عرض کیا کہ ہمارے دیس میں ایک گرجا گھر ہے۔ہمیں آپ اپنا وضو کا بچا ہوا پانی عطا فرمادیں۔آپ ﷺ نے وضو کے لئے پانی منگوایا، اور وضو شروع فرمایا، اور کلی کر کے ہمارے برتن میں ڈال دی۔پھر فرمایا کہ یہ اپنے ساتھ اپنے علاقہ میں لے جاؤ اور وہاں پہنچ کر اس گرجا گھر کو مسمار کرڈالو اور اس جگہ اس پانی کو چھڑک دو۔پھر اس جگہ مسجد بنالو۔ابن ابی شیبہ

۱۴۹۴......ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک ایسی نصرانیہ عورت کے لئے، جو کسی نصرانی کے عقدِ نکاح میں آئی تھی لیکن ابھی نصرانی نے اس سے مجامعت نہیں کی تھی کہ وہ عورت مشرف با اسلام ہوگئی، فرمایا: کہ دونوں کے درمیان تفریق کردی جائے گی اور عورت کو کچھ بھی مہر نہ ملے گا۔

المصنف لعبدالرزاق

میاں بیوی دونوں مسلمان ہو جائیں تو نکاح برقرار رہے گا

۱۴۹۵......ابن جریج سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضور ﷺ نے لوگوں کو اسلام سے قبل کے نکاح، طلاق اور میراث پر برقرار رکھا تھا؟ فرمایا ہمیں اس کے سوا کچھ خبر نہیں پہنچی کہ آپ نے انہی سابقہ عقدوں کو برقرار رکھا۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۴۹۶......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اسلام نے چار عورتوں اور ان کے خاوندوں کے درمیان تفریق وجدائی کردی ہے۔حبیبہ بنت ابی طلحہ بن عبدالعزی بن عثمان ابن عبدالدار، یہ خاتون پہلے خلف بن سعد بن عامر بن بیاضۃ الخزاعی کے عقدِ نکاح میں تھی۔پھر الأسود بن الخلف کے عقدِ نکاح میں چلی گئیں۔اور فاختہ بنت الأسود بن

عبدالمطلب بن اسد، یہ پہلے امیہ بن خلف کے عقدِ نکاح میں تھیں، پھر ابوقیس بن الأسلت ایک انصاری شخص کے عقد میں آ گئیں۔اور ملیکہ بنت خارج بن سنان بن ابی خارج، یہ پہلے زبان بن سنان کے عقد میں تھیں، پھر منظور بن زبان بن سنان کے عقد میں آ گئیں۔اور جب اسلام طلوع ہوا تو قیس بن حارث بن عمیرۃ الأسدی کے پاس آٹھ عورتیں تھیں۔حضور ﷺ نے ان کو فرمایا: کہ چار کو اپنے پاس رکھ لو اور بقیہ کو طلاق دے کر فارغ کردو۔اور صفوان بن امیہ بن خلف کے پاس چھ عورتیں تھیں۔اور عروہ بن مسعود کے پاس دس عورتیں تھیں۔اور سفیان بن عبداللہ الثقفی کے پاس نو عورتیں تھیں۔اور ابوسفیان بن حرب کے پاس چھ عورتیں تھیں۔المصنف لعبدالرزاق

فصلِ ششم......عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت

۱۴۹۷......عبداللہ بن عکیم سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اپنے اس ہاتھ پر بیعت ہوا کہ میں جہاں تک ہوسکا سنوں گا اور اطاعت کروں گا۔ابن سعد

۱۴۹۸......عمیر بن عطیۃ اللیثی کہتے ہیں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب سے بیعت کے لئے حاضر ہوا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین! اپنا ہاتھ بڑھایئے "اللہ اس کو ہمیشہ بلند رکھے" میں آپ کی اللہ اور اس کے رسول کی سنت پر بیعت کرتا ہوں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا دست اقدس بڑھادیا اور فرمایا: ہمارے لئے تم پر حجت ہے اگر تم اس بیعت کی پاسداری نہ کرو۔اور تمہارے لئے ہم پر حجت ہے۔اگر ہم تمہاری صحیح رہنمائی نہ کریں۔ابن سعد

۱۴۹۹......حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے مروی ہے کہ میں مدینہ آیا اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوچکی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کاندھوں پر خلافت کا بار آن پڑا تھا۔میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میں آپ سے بیعت ہونے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم میرے امیر سے بیعت نہیں ہوئے، اس کی بیعت میری بیعت ہے۔ابن سعد

یعنی تمہارے علاقے میں میرے مقرر کردہ عامل و امیر کی بیعت کرنا میری بیعت کرنے کے مترادف ہے۔کیونکہ اس کو میں نے بیعت پر اپنا وکیل ونائب بنایا ہے اور وکیل سے بیعت ہونا درحقیقت مؤکل سے بیعت ہونا ہوتا ہے۔

۱۵۰۱......بشر بن قحیف سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا، اور ان الفاظ میں آپ سے بیعت ہونے لگا: کہ ہر اس چیز میں جو میری طبیعت کے موافق یا مخالف ہے، میں آپ سے بیعت ہوتا ہوں۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں بلکہ یوں کہو کہ جس قدر مجھ سے ممکن ہے، اس کے مطابق میں آپ سے بیعت ہوتا ہوں۔۔ابن سعد کیوں کہ ہر چیز میں کما حقہ اطاعت بجالانا بسا اوقات انسانی وسعت سے باہر ہوجاتا ہے۔اور پھر اس صورت میں وعدہ شکنی لازم آتی ہے۔

۱۵۰۲......بشر بن قحیف سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب کے پاس حاضر ہوا دیکھا کہ آپ کھانا کھانے میں مشغول ہیں۔اسی اثناء میں ایک شخص آپ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا میں آپ سے بیعت ہونے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے میرے امیر کی بیعت نہیں کی؟ عرض کیا کیوں نہیں، فرمایا اس کی بیعت میری بیعت ہے۔اس شخص نے عرض کیا: لیکن میری خواہش ہے کہ میرے ہاتھوں کو آپ کے ہاتھوں کا لمس نصیب ہو۔حاضرین مجلس بھی کھانے میں چونکہ شریک تھے، اس لئے فرمایا: اللہ کے بندو! ہڈیوں سے سارا گوشت اچھی طرح نوچ لیا کرو پھر آپ بھی اس میں منہمک ہوئے۔اور ہڈی صاف کر کے ایک طرف ڈالدی اور ایک ہاتھ کو دوسرے سے پونچھا اور پھر فرمایا میں تم سے بیعت لیتا ہوں کہ تم سنتے رہو گے اور اطاعت کرتے رہو گے۔ابن جریر

۱۵۰۳......ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو آپ نے انصار کی خواتین کو ایک گھر میں جمع فرمایا۔اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہمارے پاس بھیجا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ آ کر کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے، میں تمہارے پاس تمہارے رسول کا رسول یعنی قاصد بن کر آیا ہوں۔پھر فرمایا: کیا تم ان باتوں پر میری بیعت کرتی ہو...... کہ بدکاری نہ کروگی؟ چوری نہ کروگی؟ اپنی اولاد کو قتل

نہ کروگی؟ اور اپنے ہاتھوں پیروں سے کوئی جھوٹ گھڑ کر نہ لاؤ گی؟ اور کسی نیکی کے کام میں نافرمانی نہ کروگی؟ ہم سب عورتوں نے کہا: بالکل، پھر ہم نے اپنے ہاتھ کمرے میں پھیلا دیئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کمرے سے باہر اپنا ہاتھ دراز کرلیا۔ اوراس کے علاوہ ہم کو یہ حکم بھی دیا کہ ہم حائضہ اور قریب البلوغ عورتوں کو بھی نماز عیدین میں شریک کیا کریں۔ اور جنازوں کے پیچھے جانے سے ہم کو ممانعت فرمائی۔ اور فرمایا کہ ہم پر نماز جمعہ فرض نہیں ہے۔ کسی عورت نے کہا کہ وہ نیکی کی بات کونسی ہے، جس کی مخالفت نہ کرنے کا ہم سے عہد لیا گیا؟ فرمایا: یہ کہ تم مرنے والوں پر نوحہ بازی نہ کرو۔

ابن سعد، عبدبن حميد، الكجي في سننه، المسندلأبي يعلى، الكبير للطبراني رحمة الله عليه، ابن مردويه، بخاري ومسلم، السنن لسعيد

اپنے ہاتھوں پیروں سے کوئی جھوٹ گھڑ کر نہ لاؤ گی۔ یہ محاورہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ کسی سے بدکاری کے نتیجہ میں اولاد پیدا ہوئی اور اس کو شوہر کے سر تھونپ دیا کہ یہ تمہارے تعلق سے ہے۔ پھر ہم نے اپنے ہاتھ کمرے میں پھیلا دیئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کمرے سے باہر اپنا ہاتھ دراز کرلیا۔ اس کا مطلب ہے کہ حضرت عمر کمرے سے باہر تھے اور عورتیں اندر تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان عورتوں کے ہاتھوں کو دیکھا یا چھوا، اور نہ ہی عورتوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو دیکھا یا چھوا۔ بلکہ جانبین سے ہاتھ پھیلا کر محض بیعت کی شکل اختیار کرلی تھی۔

۱۵۰۴......از مسند عثمان رضی اللہ عنہ۔ سلیم ابی عامر سے مروی ہے کہ الحمراء کا ایک وفد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور وہ اس بات پر آپ رضی اللہ عنہ سے بیعت ہوئے کہ: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ نماز قائم کریں گے۔ زکوۃ ادا کریں گے۔ رمضان کے روزے رکھیں گے۔ اور مجوسیوں کی عید میں کسی طرح کی بھی شرکت سے باز رہیں گے۔ پھر جب انہوں نے ان باتوں پر اقرار کرلیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیعت لے لی۔ مسند احمد فی السة

۱۵۰۵......از مسند اسود بن خلف الخزاعی۔ محمد بن الأسود بن خلف سے مروی ہے کہ ان کے والد اسود نے ان کو قرن عصقلہ کے پاس یہ روایت بیان کی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو لوگوں سے بیعت لیتے ہوئے دیکھا کہ مرد اور عورتیں، بچے اور بوڑھے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اسلام اور شہادتین پر آپ سے بیعت ہوئے۔ روایت کے ایک راوی عبداللہ بن عثمان بن خثیم کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ شہادة کیا چیز ہے؟ تو محمد بن الأسود رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: شہادت یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

مسنداحمد، البغوي، ابن السكن، المستدرك للحاكم، ابونعيم

۱۵۰۶......از مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔ حضرت انس سے مروی ہے کہ میں اس ہاتھ سے آپ ﷺ سے اپنی سعی وامکان بھر سمع وطاعت پر بیعت ہوا۔ ابن جرير

۱۵۰۷......از مسند جریر رضی اللہ عنہ۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم آپ سے انہی باتوں پر بیعت ہوئے جن باتوں پر عورتیں آپ سے بیعت ہوئیں۔ اور جس نے مرتے دم تک ان باتوں میں کمی کوتاہی نہ کی، آپ ﷺ اس کے لئے جنت کے ضامن بنے۔ اور جو اس حال میں مرا کہ اس سے کوئی کوتاہی سرزد ہوئی تھی، لیکن اس پر حد خداوندی کا اجراء ہوگیا تھا تو وہ حد اس کے لئے کفارہ ثابت ہوگی۔ اور جو اس حال میں مرا کہ اس سے کوئی کوتاہی سرزد ہوئی تھی، اور اس پر پردہ پڑا رہا تو اس کا حساب کتاب اللہ کے ذمہ ہے۔

ابن جرير، الكبير للطبراني رحمة الله عليه

۱۵۰۸......حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے مجھ سے نماز اور ہر مسلمان سے خیر خواہی کا برتاؤ رکھنے پر بیعت لی۔

ابن جرير رضي الله عنه

ہر مسلمان پر خیر خواہی کا حکم

۱۵۰۹..... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور ﷺ سے اسلام پر بیعت ہونے حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا مزید اور یہ کہ تم ہر مسلمان سے خیر خواہی کا سلوک رکھو گے۔ ابن جریر رضی اللہ عنہ

۱۵۱۰..... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ میں سمع وطاعت پر آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہوں..... خواہ مجھے خوشگوار ہو یا ناگوار ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کی استطاعت رکھتے ہو یا فرمایا کیا تم اس کی طاقت رکھتے ہو؟ یوں کہنے سے احتراز کرو اور یوں کہو جس قدر مجھ سے ہو سکا..... پھر آپ ﷺ نے مجھے منجملہ دیگر باتوں کے ساتھ اس بات پر بیعت فرمالیا کہ تمام مسلمانوں سے خیر خواہی کا برتاؤ کرو گے۔ ابن جریر

۱۵۱۱..... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! اپنا دست اقدس پھیلایئے تاکہ ہم آپ کی بیعت کریں؟ اور ساتھ میں شرط بھی عائد فرمادیجئے کیونکہ آپ مجھ سے زیادہ شرط کو جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو، مسلمانوں کے خیر خواہ رہو، اور مشرکین سے جدائی اختیار کرو۔ ابن جریر

۱۵۱۲..... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ان سے اس بات پر بیعت لی کہ مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کا سلوک رکھو گے اور کافروں سے قتال جاری رکھو گے۔ ابن جریر

۱۵۱۳..... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور ﷺ سے اس بات پر بیعت ہوا کہ نماز قائم کروں گا، زکوٰۃ ادا کروں گا، اور ہر مسلمان سے خیر خواہی رکھوں گا۔ ابن جریر

۱۵۱۴..... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور ﷺ سے سمع وطاعت اور ہر مسلمان سے خیر خواہی رکھنے پر بیعت ہوا۔ ابن جریر

طاقت کے مطابق اطاعت گذاری

۱۵۱۵..... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے جریر! اپنا ہاتھ دراز کرو، حضرت جریر نے عرض کیا: کس بات کے لئے؟ فرمایا یہ کہ تم اپنی ذات اللہ کے سپرد کردو، اور ہر مسلمان سے خیر خواہی رکھو۔ حضرت جریر نے رخصت طلب کی کہ یارسول اللہ! جس کی میں استطاعت رکھوں؟ تو آپ نے اجازت مرحمت فرمادی۔ یہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی عقل مندی تھی جس کی وجہ سے ان کے بعد دوسرے لوگوں کے لئے بھی یہ رخصت متعین ہوگئی۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۱۶..... از مسند سہل بن سعد الساعدی۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اور ابوذر رضی اللہ عنہ، عبادۃ رضی اللہ عنہ بن الصامت، ابوسعید الخذری رضی اللہ عنہ، محمد رضی اللہ عنہ بن مسلمہ اور ایک اور چھٹا شخص تھا، ہم حضور ﷺ سے اس بات پر بیعت ہوئے کہ ہمیں اللہ کے بارے میں کسی ملامت کنندہ کی ملامت کی کوئی پرواہ نہ ہوگی۔ لیکن چھٹے شخص نے اس بیعت سے ہاتھ کھینچ لیا اور آپ ﷺ نے بھی اس سے بیعت واپس لے لی۔ الشاشی، ابن عساکر

۱۵۱۷..... از مسند عبادۃ رضی اللہ عنہ بن الصامت۔ عبادۃ بن الولید، عبادۃ رضی اللہ عنہ بن الصامت سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کی اس بات پر بیعت کی کہ تنگدستی ہو یا فراخی، خوشگواری ہو یا ناگواری، اور خواہ ہم پر لوگوں کو ترجیح دی جائے..... ہر حال میں ہم امیر وقت کی بات سنیں گے اور اس کی اطاعت کریں گے۔ اور اہل حکومت سے حکومت کے لئے منازعت نہ کریں گے۔ اور جہاں کہیں ہوں گے (حق بات) کہنے سے دریغ نہ کریں گے اللہ کے لئے کسی کام میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خیال ہرگز نہ کریں گے۔

ابن ابی شیبہ، ابن جریر، الخطیب فی المتفق والمفترق

۱۵۱۸..... عبادۃ رضی اللہ عنہ بن الصامت سے مروی ہے کہ عقبۂ اولیٰ میں ہم کل گیارہ افراد تھے۔ ہم حضور ﷺ سے عورتوں کی بیعت پر بیعت ہوئے، اور ابھی جہاد فرض نہ ہوا تھا۔ تو ہم نے بیعت کی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ چوری نہ کریں گے۔ بدکاری نہ کریں گے۔ کوئی جھوٹ گھڑ کر نہ لائیں گے۔ اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گے۔ اور کسی نیک بات میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گے۔ سو جس نے ان کی پاسداری کی..... اس کے لئے جنت ہے۔ اور جس نے کچھ دھوکہ دہی سے کام لیا اس کا حساب اللہ پر ہے، چاہے تو عذاب دے یا مغفرت فرمادے۔ پھر آئندہ سال بھی اس بیعت کی تجدید کرنے کے لئے واپس آئے۔ ابن اسحاق، ابن جریر، ابن عساکر

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں عورتوں سے بیعت لینے کا حکم فرمایا اور اس میں جن جن باتوں پر بیعت لی گئی مردوں سے بھی ان باتوں پر بیعت لی جاتی تھی، یہی مطلب ہے کہ ہم عورتوں کی بیعت پر بیعت ہوئے گا۔

۱۵۱۹..... عبادۃ رضی اللہ عنہ بن الصامت سے مروی ہے، فرمایا کہ میں ان ساتھیوں میں سے ہوں، جنہوں نے عقبہ اولیٰ میں حضور ﷺ کی بیعت کی۔ اور فرمایا کہ ہم ان باتوں پر آپ سے بیعت ہوئے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ چوری نہ کریں گے۔ بدکاری نہ کریں گے۔ اور کسی جان کو قتل نہ کریں گے جس کو اللہ نے محترم قرار دیا ہو، مگر کسی حق کی وجہ سے۔ اور نہ لوٹ مار کریں گے۔ اور نہ نافرمانی کریں گے۔ اور اگر ہم ان پر عملدرآمد رہے تو ہمارے لئے جنت ہے۔ اگر کسی چیز میں خیانت کے مرتکب ہوئے تو اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

الصحیح لمسلم

۱۵۲۰..... عبادۃ رضی اللہ عنہ بن الصامت سے مروی ہے، کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے یونہی عہد و پیمان لیا، جس طرح عورتوں سے لیا تھا۔ یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے۔ بدکاری نہ کرو گے۔ اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے۔ ایک دوسرے پر بہتان طرازی نہ کرو گے۔ کسی نیکی کا حکم کروں تو میری نافرمانی نہ کرو گے۔ اور جو کسی قابل حد جرم کا مرتکب ہوا، اور اس کو دنیا ہی میں اس کی سزا مل گئی تو یہ سزا اس کے گناہ کے لئے کفارہ ثابت ہوگی۔ اور جس کی سزا آخرت پر ٹل گئی..... تو اس کا حساب اللہ پر ہے، چاہے تو عذاب سے دوچار کرے یا مغفرت فرمادے۔ دوسرے الفاظ میں چاہے رحم فرمادے۔ الرؤیانی، ابن جریر، ابن عساکر

۱۵۲۱..... عبادۃ رضی اللہ عنہ بن الصامت سے مروی ہے، کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری اس بات پر بیعت کرو، کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے۔ چوری نہ کرو گے۔ بدکاری نہ کرو گے۔ جس نے ان عہد کو نبھایا اس کا اجر اللہ پر ہے۔ اور جو ان میں سے کسی بات کا مرتکب ہوا، اور دنیا ہی میں اس کو سزا دے دی گئی تو یہ سزا اس کے لئے کفارہ ہوگی۔ اور جو کسی بات کا مرتکب تو ہوا مگر اللہ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے، چاہے تو عذاب سے دوچار کرے یا مغفرت فرمادے۔ ابن جریر

۱۵۲۲..... از مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ سے سمع وطاعت پر بیعت ہوتے تھے تو آپ ﷺ ہم کو تلقین فرماتے تھے کہ استطاعت بھر کی قید عائد کرلو۔ ابن جریر

۱۵۲۳..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ سے سمع وطاعت پر بیعت ہوتے تھے تو آپ ﷺ ہم کو تلقین فرماتے تھے کہ جس قدر تم میں استطاعت ہے۔ النسائی

از مسند عتبۃ بن عبد السلمی۔ عتبۃ بن عبد سے مروی ہے کہ میں رسول اکرم ﷺ سے سات بار بیعت ہوا پانچ طاعت پر اور دو محبت پر تھیں۔
البغوی، ابونعیم، ابن عساکر

بیعت عقبہ کا واقعہ

۱۵۲۴..... از مسند عقیل بن ابی طالب۔ عم رسول حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کا حضور ﷺ پر سے گزر ہوا اس وقت تک حضرت عباس رضی اللہ عنہ مسلمان نہ ہوئے تھے۔ آپ ﷺ بیعت عقبہ کے نقباء نقباء سے محو تکلم تھے۔ حضرت عباس آپ کی آواز پہچان کر اپنی سواری سے

اتر آئے اور سواری باندھ کر رفقاء رسول ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے۔اور کہنے لگے: اے اوس وخزرج کی جماعتو! یہ میرا بھتیجا ہے۔تمام انسانوں میں مجھے محبوب ترین ہے۔سواگرتم اس کی تصدیق کرتے ہو،اوراس پرایمان لاتے ہو،اور مکہ سے نکال کراپنے ہاں بسانا چاہتے ہو......تو میرا دل کرتا ہے کہ میں تم سے کچھ عہد و پیمان لوں، جس سے میری جان مطمئن ہوجائے۔وہ یہ کہ تم اس کے ساتھ کبھی رسوانہ کرنا۔اس کو دھوکہ نہ دینا۔یقیناً تمہارے گرد وپیش یہودی آباد ہیں، اور وہ تمہارے کھلے دشمن ہیں۔اس وجہ سے میں اس بھتیجے کے بارے میں ان کے مکروخداع سے مامون نہیں ہوں۔

اسعد بن زرارہ کو عباس کی باتیں شاق گذریں۔کیونکہ حضرت عباس نے گویا ان پراوران کے رفقاء پرالزام عائد کیا تھا۔تو اسعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں ان کو جواب دوں......میری کسی بات سے آپ کے سینہ اطہر کو کوئی ٹھیس نہ پہنچے گی۔اورآپ کو ناگوار گذرنے والی کسی بات سے میں تعرض نہ کروں گا۔فقط آپ کی دعوت پر ہمارے لبیک کہنے کی صداقت اورآپ پرایمان لانے کی حقانیت واضح کروں گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: جواب تو دولیکن کسی تہمت زدہ بات سے احتراز کرو۔

اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی طرف رخ کر کے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہر دعوت کا ایک راستہ ہوتا ہے......خواہ وہ نرم ہو یا دشوار گزار ہو۔آج آپ نے ہمیں ایسی دعوت دی ہے، جس سے لوگ ترش روئی کے ساتھ پیش آرہے ہیں۔وہ دعوت لوگوں پر سخت اور گراں بار ہے۔آپ نے ہمیں ہمارے دین کو چھوڑ کر اپنے دین میں آنے کی دعوت دی ہے،یقیناً یہ انتہائی کٹھن مرحلہ ہے......لیکن اس کے باوجود ہم نے آپ کی دعوت پر صدقِ دل سے لبیک کہا۔اورآپ نے ہم کو لوگوں سے رشتہ ناطہ، ہرطرح کی قرابت داری، قریب کی ہو دور کی ہو......جو بھی آپ کی دعوت میں آڑے بنے اس سے قطع تعلق کا حکم فرمایا، یہ بھی یقیناً بہت سخت اور انتہائی دشوار مرحلہ ہے......لیکن اس کے باوجود ہم نے ہرطرح کی مخالفت مول لے کر آپ کی دعوت پر لبیک کہا۔اورآپ نے ہم کو دعوت دی، جبکہ ہم ایک عزت منداور شان وشوکت اور طاقت والی جماعت ہیں،کوئی ہم پر فتح یابی کی طمع نہیں کرسکتا، چہ جائیکہ ایک ایسا شخص جس کو اس کی قوم نے تنہا چھوڑ دیا ہو، اس کے چچاؤں نے اس کو بے آسرا کر کے دوسروں کے حوالہ کر دیا ہو......وہ ہم پر سرداری کرے۔یا رسول اللہ بلاشبہ یہ انتہائی مشکل اور صبر آزما مرحلہ ہے، لیکن اس کے باوجود ہم نے آپ کی دعوت پر سرور وفرحت کے ساتھ لبیک کہا۔بے شک یہ تمام مراحل لوگوں کے نزدیک سخت اور ناپسند ہیں......سوائے ان اشخاص کے، جن کی بھلائی کے لئے اللہ نے عزم فرمالیا ہو۔اور جن کے لئے بہترین انجام مطلوب ومقصود ہوجائے۔اور ہم نے اس بھلائی کی طرف اپنی زبانوں اوراپنے قلب وجگر کے ساتھ آپ کو لبیک کہا، جو آپ نے لاکر پیش فرمایا ہم اس پرایمان لائے ،اوراس معرفت کے ساتھ تصدیق کی جو ہمارے دلوں کی اقلیم میں جگہ پکڑ چکی ہے۔پس ہم اس پرآپ سے بیعت ہوتے ہیں اوراللہ سے بیعت ہوتے ہیں جو ہمارا اورآپ کا پروردگار ہے، اس حال میں کہ اللہ کا ہاتھ ہمارے ہاتھوں پر۔اور ہمارے خون آپ کے مقدس خون کے لئے نچھاور ہیں۔ہمارے ہاتھ آپ کے ہاتھ میں ہیں۔ہم ہراس چیز سے آپ کی حفاظت کریں گے، جس سے اپنی جانوں کی اوراپنے بچوں اور عورتوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ہم اگر ان عہد وپیمان کی وفاداری کریں تو درحقیقت اللہ سے وفاداری کرنے والے ہوں گے۔اور ہم اس وفاداری سے سعادت مند ونیک بخت ہوجائیں گے۔اوراگر ہم خدانخواستہ غدر کریں تو بلاشبہ یہ اللہ کے ساتھ غدر ہوگا، اور ہم اس کی وجہ سے شقی وبدبخت ہوجائیں گے۔بس یہ ہمارا صدق واخلاص ہے، یا رسول اللہ! اوراللہ ہی ہمارا مددگار ہے۔

پھر حضرت اسعد رضی اللہ عنہ بن زرارہ حضرت عباس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کہ اے حضور ﷺ کے متعلق ہم پر اعتراض کرنے والے؟ اللہ بہتر جانتا ہے جو آپ کے دل میں ہے......آپ نے کہا کہ یہ میرا بھتیجا ہے اور لوگوں میں مجھے محبوب ترین ہے! تو ہم نے قریب اور دور کے سب رشتے ناطے اور قرابت داری آپ ﷺ کے لئے توڑ لی ہیں۔اور ہم شہادت دیتے ہیں کہ یہ اللہ کے رسول ہیں۔اللہ نے اپنی طرف سے ان کو بھیجا ہے۔یہ کذاب نہیں ہیں۔اور جو یہ لے کر آئے ہیں کسی بشر کے کلام کے مشابہ نہیں ہے۔اور جو آپ نے ذکر کیا کہ اس کے بارے میں میرا دل مطمئن نہیں ہوگا جب تک آپ ہم سے عہد وپیمان نہ لے لیں۔تو یہ بات ہم رسول اللہ کے لئے کسی پر رد نہیں کریں گے بلکہ جو عہد

و پیمان آپ لینا چاہیں بالکل لیں۔

پھر حضرت اسعد رضی اللہ عنہ بن زرارہ آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اپنے لئے جو عہد ہم سے لینا چاہیں ضرور لیں۔ اور اپنے ربّ کے لئے جو بھی شرط ہم پر عائد فرمانا چاہیں ضرور فرمائیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا میں اپنے رب کے لئے تم سے یہ شرط لیتا ہوں کہ تم اسی کی عبادت کروگے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے۔ اور جن چیزوں سے اپنی جان، اولاد اور عورتوں کی حفاظت کرتے ہو ان سے میری ذات کی حفاظت بھی تمہارے ذمہ ہے۔ رفقاء نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ کو اس کا پختہ عہد دیتے ہیں۔ ابو نعیم. عن ابی اسحاق السبیعی عن الشعبی وعن عبداللہ بن عمیر عن عبداللہ بن عمر عن عقیل بن ابی طالب. ومحمد بن عبداللہ بن اخی الزہری عن الزہری ان العباس بن عبدالمطلب مرّ بالنبی ﷺ

۱۵۲۶۔۔۔۔۔از مسندِ عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ۔ عوف بن مالک الاشجعی سے مروی ہے کہ ہم نو یا آٹھ یا سات افراد رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اللہ کے رسول سے بیعت نہیں ہوتے، یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ دہرائی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ سے پہلے بیعت ہو چکے ہیں، اب دوبارہ کس بات پر بیعت ہوں؟ فرمایا یہ کہ تم اللہ کی عبادت کروگے۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ گردانو گے۔ پنجگانہ نمازوں کا اہتمام کروگے۔ پھر آپ نے آہستہ آواز سے فرمایا اور یہ کہ کبھی کسی کے آگے دستِ سوال دراز نہ کروگے۔

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد ان ساتھیوں میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس کا کوڑا نیچے گرا ہو اور اس نے کسی سے اٹھانے کے لئے کہا ہو۔ الرؤیانی، ابن جریر، ابن عساکر

۱۵۲۷۔۔۔۔۔مجاشع رضی اللہ عنہ بن مسعود سے مروی ہے کہ میں اور میرا بھائی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم سے ہجرت پر بیعت لیجئے۔ فرمایا ہجرت اپنے اہل کے ساتھ گذر گئی۔ میں نے عرض کیا پھر ہم کس بات پر آپ سے بیعت ہوں؟ یا رسول اللہ! فرمایا: اسلام اور جہاد پر۔ راوی حدیث ابوعثمان مالک کہتے ہیں میں مجاشع کے بھائی سے ملا اور ان سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا مجاشع سچ کہتے ہیں۔ ابن ابی شیبہ، من مسند مالک بن عبداللہ الخزاعی عن ابی عثمان مالک عن مجاشع بن مسعود

۱۵۲۸۔۔۔۔۔از مراسیل شعبی۔ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عباس حضور ﷺ کے ہمراہ انصار کے پاس گئے۔ اور انصار سے فرمایا: بات شروع کرو لیکن بات کو زیادہ طول مت دو۔ جاسوسوں کی آنکھیں تمہاری نگرانی کر رہی ہیں۔ اور مجھے تم پر کفار قریش کا بھی خطرہ ہے۔ تو حاضرین مجلس میں سے ایک شخص جس کی کنیت ابوامامہ تھی، اور وہ ان دنوں میں انصار کے خطیب سمجھے جاتے تھے۔ اور ان کا نام اسعد بن زرارہ تھا۔ وہ بات کرنا شروع ہوئے، اور آپ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم سے اپنے رب کے لئے سوال کیجئے۔ اور اپنی ذات کے لئے سوال کیجئے۔ اور اپنے اصحاب کے لئے بھی سوال کیجئے؟ اور ساتھ میں یہ بھی فرمادیجئے کہ ہم کو اس پر کیا ثواب حاصل ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے اپنے رب کے لئے یہ سوال کرتا ہوں کہ اس کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور اپنی ذات کے لئے یہ سوال کرتا ہوں کہ مجھ پر ایمان لاؤ، اور ان چیزوں سے میری حفاظت کرو جن سے تم اپنی جانوں کی حفاظت کرتے ہو۔ اور میں اپنے اصحاب کے لئے تم سے سوال کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ تم غم خواری کا معاملہ کرو۔ انصار نے عرض کیا اگر ہم ایسا کریں تو ہمارے لئے کیا ثواب ہوگا؟ فرمایا: تمہارے لئے اللہ کے ذمہ جنت واجب ہوگی۔

ابن ابی شیبہ، ابن عساکر

۱۵۲۹۔۔۔۔۔از مراسیل عروۃ رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ بیعتِ عقبہ میں جب رسول اکرم ﷺ ستر انصاری صحابہ کرام سے وفاداری کا حلف لے رہے تھے تو اس وقت حضرت عباس بن عبدالمطلب نے آپ ﷺ کا دستِ اقدس تھاما ہوا تھا اور آپ نے انصار سے آپ ﷺ کے لئے کچھ معاہدے کئے اور چند شرائط بھی عائد کیں۔ اور اللہ کی قسم یہ اسلام کے طلوع کا بالکل ابتدائی زمانہ تھا۔ اور ابھی تک کسی نے اعلانیہ اللہ کی عبادت نہ کی تھی۔ ابن عساکر

بیعت رضوان کا ذکر

۱۵۳۰...... جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بیعتِ شجرہ خصوصاً حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے لئے تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر کفار نے واقعۃً عثمان کو قتل کردیا ہے تو میں ان سے کئے معاہدہ کو توڑتا ہوں۔ پھر ہم آپ ﷺ سے بیعت ہوئے۔ بیعت میں صراحۃً موت کا ذکر نہ تھا بلکہ ہم نے اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم میدانِ جنگ سے آخر دم تک راہِ فرار اختیار نہ کریں گے۔ اور اس وقت ہماری تعداد تیرہ سو کے قریب تھی۔ الضعفاء للعقیلی رحمۃ اللہ علیہ، ابن عساکر

۱۵۳۱...... محمد بن عثمان بن حوشب اپنے والد عثمان سے اور عثمان محمد کے دادا یعنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ عزوجل نے محمد ﷺ کو ظاہر فرمادیا تو میں نے چالیس شہسواروں کا دستہ عبدشر کی ہمراہی میں آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ یہ قافلہ مدینہ پہنچا تو عبدشر نے اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم سے کہا کہ تم میں سے محمد کون ہے؟ اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم نے آپ ﷺ کی طرف اشارہ کردیا۔ عبدشر نے کہا کہ آپ فرمائیے کہ ہمارے پاس کیا لائے ہیں؟ اگر وہ سچ ہوا تو ہم آپ کی اتباع کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، جانوں کا احترام کرو، امر بالمعروف کرو، نہی عن المنکر کرو۔ عبدشر نے کہا بے شک یہ چیز تو بہت اچھی ہے۔ لائیے اپنا ہاتھ دراز کیجئے۔ (تاکہ میں آپ سے بیعت ہو جاؤں) آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا نام کیا ہے؟ عرض کیا: عبدشر یعنی شر کا بندہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں تم عبدِ خیر ہو یعنی خیر کے بندے ہو۔ پھر آپ ﷺ نے عبدخیر کو حوشب ذی ظلیم کے لئے جواب لکھوا کر بھیجا۔ تو حوشب بھی ایمان لے آئے۔ ابن مندہ ابن عساکر

ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حوشب ذی ظلیم نے آنحضرت ﷺ کا مبارک زمانہ تو پایا لیکن زیارت سے مشرف نہ ہوسکے۔ حضور ﷺ نے ان کے ساتھ بذریعہ جریر بن عبداللہ مراسلت بھی فرمائی۔ اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے مرسلاً روایت کیا ہے۔ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ بن محمد بن عیسیٰ سے روایت کرتے ہوئے آگے ذکر فرماتے ہیں کہ احمد بن محمد نے ذی ظلیم الھانی حوشب کو حضور ﷺ کے زمانہ سے متصل طبقہ محدثین میں شمار کیا اور فرمایا کہ یہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور چونکہ نبی اکرم ﷺ ان کی تعریف فرما گئے تھے، تو اس حوالہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو پہچان لیا۔

۱۵۳۲...... ایاس بن سلمہ اپنے والد سلمہ سے روایت کرتے ہیں: کہ قریش نے خارجۃ بن کرز کو بطور ہراول دستہ کے آپ ﷺ کی طرف بھیجا تاکہ آپ کی عسکری قوت کے احوال وکوائف لے کر آئے۔ تو یہ اس مہم سے واپس آیا اور آپ ﷺ اور آپ کی عسکری کی مدح وثناء کرنے لگا۔ قریش نے اس کو کہا کہ تو ایک دیہاتی آدمی ہے، انہوں اپنے اسلحہ وغیرہ کی جھنکار سے تجھے مرعوب کرلیا، اسی میں تیرا دل اُڑ گیا ہے۔ پھر قریش نے عروۃ بن مسعود کو اس غرض کے لئے بھیجا۔ یہ آکر آپ ﷺ سے مخاطب ہوا اور کہنے لگا: اے محمد! یہ کیا بات ہے؟ تم اللہ کی طرف دعوت دیتے ہو...... اور اپنی قوم کے پاس اوباش قسم کے لوگوں کا انبوہ جمع کرلائے ہو؟ کوئی پتہ نہیں وہ کون ہیں کون نہیں ہیں۔ اس کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ اس طرح تم صلہ رحمی کا ناطہ توڑو، اور اہلِ قرابت کی حرمتوں کو پامال کرو، ان کی جانوں اور مالوں سے کھیلو۔

حضور ﷺ نے ان کے جواب میں ارشاد فرمایا: بلکہ میری آمد کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ میں ٹوٹے ہوئے رشتوں کو پھر سے جوڑوں۔ اور یہ کہ اللہ ان کی قوم والوں کو ان کے دین سے بہتر دین مرحمت فرمائے۔ اور ان کو ان کی معیشت سے اعلیٰ معیشت عطا فرمائے۔

یہ شخص بھی بالآخر آپ کی مدح وثناء گاتے ہوئے واپس پہنچا۔

حضرت سلمہ فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد ان مسلمان قیدیوں پر، جو مشرکین کے ہاتھوں میں تھے، ظلم وستم کی چکی سخت ہوگئی۔ تو حضور ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور پوچھا: اے عمر! کیا تم اپنے مسلمان قیدی بھائیوں کو میرا پیغام پہنچا سکتے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! نہیں...... کیونکہ اللہ کی قسم! مکہ میں مجھ سے بڑے خاندان والا کوئی نہیں ہے۔ اور میری وجہ سے ان کو گزند پہنچنے کا قوی امکان ہے۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلا کر اس مہم پر روانہ فرمایا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر سوار ہو کر مشرکین کے

لشکر میں جا پہنچے۔ مشرکین نے آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ناز یبا برتاؤ کیا اور آپ کو برا بھلا کہنا شروع کیا۔ پھر آپ کے چچازاد ابان بن سعید نے آپ کو پناہ دیدی۔ اور اپنے پیچھے زین پر بٹھالیا۔ پھر آپ کے اترنے پر آپ کے چچازاد نے کہا: اے ابن عم! کیا بات ہے کہ میں تمہیں بہت زیادہ منکسر المزاج دیکھ رہا ہوں کہ تم نے اپنے ازار کو بہت زیادہ اونچا کر رکھا ہے؟ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ازار اس وقت نصف پنڈلیوں تک تھا۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے ساتھی (حضور ﷺ) کا ازار اسی طرح ہوتا ہے۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مکہ میں کسی مسلمان قیدی کو آپ ﷺ کا پیغام پہنچائے بغیر نہ چھوڑا۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ادھر ہم لوگ دوپہر کے وقت قیلولہ کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے منادی نے نداء دی: کہ اے لوگو! بیعت کی طرف بڑھو (بیعت کی طرف بڑھو)۔ جبرئیل امین کوئی حکمِ خداوندی لے کر اترے ہیں۔ تو ہم رسول اللہ ﷺ کی طرف تیزی سے لپکے۔ آپ ﷺ ببول کے درخت کے سایہ میں تھے، تو وہیں ہم آپ ﷺ سے بیعت ہوئے۔ اور یہی واقعہ ہے جس کے متعلق فرمان الٰہی ہے:

﴿لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذیبا یعونک تحت الشجرۃ﴾

''اے پیغمبر! جب مؤمن تم سے درخت کے نیچے بیعت ہو رہے تھے، تو اللہ ان سے خوش ہوا۔''

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس بیعت میں آپ ﷺ نے حضرت عثمان کی جانب سے اپنے ایک ہاتھ پر دوسرے ہاتھ سے بیعت لی۔ لوگوں نے کہا ابوعبداللہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مبارک ہو کہ وہ تو بیت اللہ کے طواف میں مشغول ہوں گے، اور ہم ادھر اس سعادت سے محروم ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ اتنے سالوں تک بھی وہاں ٹھہرے رہیں..... پھر بھی میرے بغیر ہرگز طواف نہ کریں گے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۱۵۳۳..... ابوعقیل زھرہ بن معبد اپنے دادا عبداللہ بن ھشام سے روایت کرتے ہیں، اور عبداللہ بن ھشام نے نبی اکرم ﷺ کا زمانہ مبارک پایا تھا تو ان کی والدہ زینب بنت حمید ان کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لے کر گئیں۔ اور عرض کیا یارسول اللہ! اس کو بیعت فرمالیجئے! آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی یہ بچہ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ان کے سر پر اپنا دستِ شفقت پھیرا۔ اور ان کے لئے دعا بھی فرمائی۔ اور یہ عبداللہ بن ہشام اپنے جمیع اہلِ خانہ کے لئے ایک بکری قربانی کرتے تھے۔ ابن عساکر

۱۵۳۴..... عقبہ بن عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ نے عقبہ کی کھوہ میں یوم اضحیٰ کو عہد و پیمان لیا۔ ہم ستر اشخاص تھے۔ میں ان میں سب سے کم سن تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ہمارے پاس تشریف لا کر فرمایا: مختصر بات کرو، کیونکہ مجھے تم پر کفارِ قریش کا خطرہ ہے۔

ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ ہم سے اپنے رب کے لئے سوال کیجئے۔ اپنی ذات کے لئے سوال کیجئے۔ اور اپنے اصحاب کے لئے بھی سوال کر لیجئے۔ اور یہ بھی بتادیجئے کہ ہمارے لئے اللہ پر اور آپ پر کیا اجر ہوگا؟ فرمایا: میں اپنے رب کے لئے تم سے یہ سوال کرتا ہوں کہ اس پر ایمان لاؤ۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور تم سے سوال کرتا ہوں کہ میری اطاعت و فرماں برداری کرو۔ میں تمہیں سیدھی راہ دکھاؤں گا۔ اور میں اپنے اور اپنے اصحاب کے لئے یہ سوال کرتا ہوں کہ تم ہم سے غم خواری کا سلوک کرو۔ اور جن خطرات سے اپنی حفاظت کرتے ہو، ان سے ہماری بھی حفاظت کرو۔ جب تم یہ کرلو گے تو تمہارے اللہ اور میرے ذمہ جنت کا وعدہ ہے۔ انصار فرماتے ہیں پھر ہم نے اپنے ہاتھ دراز کئے اور آپ ﷺ سے بیعت ہو گئے۔ ابن ابی شیبہ، ابن عساکر

۱۵۳۵..... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: بیعت رضوان میں سب سے پہلے جو شخص نبی اکرم ﷺ سے بیعت ہوا، وہ ابوسنان بن وھب الاسدی تھے۔ پہلے یہ بیعت ہوئے اس کے بعد لوگوں کا تانتا بندھ گیا اور سب نے ان کے بعد بیعت کی۔ ابن ابی شیبہ

الفصل السابع......ایمان بالقدر کے بیان میں

۱۵۳۶......از مسند صدیق رضی اللہ عنہ۔ طلحہ رحمۃ اللہ علیہ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بن عبدالرحمان رضی اللہ عنہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد عبداللہ سے سنا، وہ بھی فرما رہے تھے کہ ان کے والد عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اپنے والد حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! عمل کے بارے میں فیصلہ کیا جاچکا ہے؟ یا عمل از سرِ نو انجام پاتا ہے۔ فرمایا: نہیں بلکہ عمل کے متعلق فیصلہ سے فراغت ہوگئی ہے۔ عرض کیا پھر عمل کرنے کا فائدہ؟ فرمایا ہر انسان کو اسی عمل کی توفیق ہوتی ہے، جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، ابوزکریا ابن منده فی جزء من روی عن النبی ا هو وولده وولد ولده

۱۵۳۷......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا آپ کا کیا خیال ہے کہ زناء کا تعلق بھی تقدیر سے ہے؟ فرمایا: بالکل۔ وہ شخص کہنے لگا: تو اللہ نے اس کو مقدر میں لکھا پھر اس کی وجہ سے مجھے عذاب بھی کرتا ہے؟ فرمایا: بالکل، اے غیر مختون عورت کے بیٹے! اگر میرے پاس ابھی کوئی شخص ہوتا تو میں اس کو حکم کرتا کہ وہ تیری ناک کاٹ دیتا۔

ابن شاهین و اللالکائی معاً فی السنة

عرب عورتوں میں ختنہ کا رواج تھا۔ وہ پردہ بکارت سے اوپر ایک جھلی کو کٹوا دیتی تھیں۔ اور غیر مختون عورت کے بیٹے! بسا اوقات ان کے ہاں برا بھلا کہتے وقت استعمال کرتے تھے۔

۱۵۳۸......عبدالرحمٰن بن سابط کہتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ نے ایک مخلوق کو پیدا فرمایا۔ پھر وہ اس کی مٹھی میں آ گئی۔ اللہ نے دائیں ہاتھ والی مخلوق کو فرمایا: تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہوجاؤ۔ اور دوسرے ہاتھ والی مخلوق کو فرمایا: تم جہنم میں داخل ہوجاؤ۔ اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ تو قیامت تک اسی کے مطابق فیصلہ ہوگا۔ حسین بن اصرم فی الاستقامة. واللالکائی فی السنة

۱۵۳۹......محمد بن عکاشہ الکرمانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی۔ وہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! ہمیں سلمہ نے خبر دی۔ وہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! ہمیں عبداللہ بن کعب نے خبر دی۔ وہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! ہمیں عبداللہ بن عباس نے خبر دی۔ وہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! ہم سے علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہمیں حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ وہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے اپنے محبوب محمد ﷺ سنا۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں نے جبرئیل امین علیہ السلام سے سنا۔ وہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے میکائیل علیہ السلام سے سنا۔ وہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے اسرافیل علیہ السلام سے سنا۔ وہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے لوح محفوظ سے سنا لوح محفوظ کہتا ہے اللہ کی قسم میں نے قلم سے سنا۔ قلم کہتا ہے اللہ کی قسم! میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک میں اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں...... جو مجھ پر ایمان لایا لیکن اچھی اور بری تقدیر پر ایمان نہ لایا تو وہ میرے سوا کوئی اور پروردگار تلاش کرلے، میں اس کا پروردگار نہیں ہوں۔ الحافظ ابوالحسین علی بن الفضل المقدسی. فی مسلسلاته

اس روایت میں محمد بن عکاشہ کذاب راوی ہے۔ ابوالقاسم محمد بن عبدالواحد نے اس روایت کو اپنے اس رسالہ میں ذکر کیا ہے جس کی احادیث کی اسناد میں چار چار صحابہ کرام راوی ہیں۔ اور عقبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محدث ابوالقاسم بن بشکوال نے فرمایا کہ اس حدیث شریف کی اسناد میں چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود ہیں: اور وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، اور عبداللہ بن کعب بن مالک کی صحابیت میں اختلاف ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک ان کی صحابیت تسلیم ہے۔ تو اس طرح یہ اس روایت کے چار صحابہ میں سے چوتھے صحابی شمار ہوں گے۔ اور اس طرح کی اسناد نادر الوجود ہیں۔

۱۵۴۰......عبداللہ بن شداد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ اللہ نے دو مٹھی مخلوق پیدا فرمائی اور ان

دائیں والوں کو فرمایا تم جنت میں خوشی کے ساتھ داخل ہو گئے۔ اوران بائیں والوں کو فرمایا: تم جہنم میں جاؤ اور مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔

حسين في الإستقامة

۱۵۴۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ فرماتی ہیں کہ ایک دعا تھی جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صبح وشام مانگا کرتے تھے:

اللهم اجعل خير عمري آخره وخير عملي خواتمه وخير ايامي يوم القاك.

"اے اللہ میری عمر کا بہترین حصہ آخری حصہ بنا۔ اور میرے اعمال میں عمدہ ترین اعمال خاتمے کے وقت کے بنا۔ اور میرے لئے بہترین دن وہ دن بنا جس میں میری آپ سے ملاقات ہو۔"

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ یہ دعا مانگتے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھی اور "ثانی اثنین فی الغار" ہیں؟ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی بسا اوقات زمانہ بھر اہلِ جنت کے عمل کرتا رہتا ہے، لیکن اس کا خاتمہ اہلِ جہنم کے عمل پر ہوجاتا ہے۔ اور بسا اوقات آدمی عرصہ دراز تک اہلِ جہنم کے عمل کرتا رہتا ہے لیکن اس کا خاتمہ اہلِ جنت کے عمل پر ہوجاتا ہے۔ رواہ حسین

۱۵۴۲..... سفیان بن عیینہ اپنی جامع میں عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے، اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق پیدا فرمائی اور وہ دو مٹھی میں آگئی۔ دائیں ہاتھ والوں کو فرمایا تم جنت میں خوشی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ اور بائیں ہاتھ والوں کو فرمایا: تم جہنم میں جاؤ اور مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔

تقدیر کے متعلق بحث کرنے کی ممانعت

۱۵۴۳..... از مسند عمر رضی اللہ عنہ۔ یحییٰ بن یعمر فرماتے ہیں سب سے پہلے تقدیر کے متعلق بصرہ میں جس نے بحث آرائی کی وہ معبد الجہنی تھا۔ تو میں حمید بن عبدالرحمن الحمیری کے ہمراہ نکلا۔ ہمارا ارادہ حج یا عمرہ کا تھا۔ ہم نے کہا کاش اگر کوئی صاحبِ رسول ﷺ مل جائے تو ہم ان سے تقدیر کے متعلق بحث کرنے والوں کے بارے میں سوال کریں۔ تو اتفاق سے ہمارا سامنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہوگیا، آپ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہو رہے تھے کہ ہم نے آپ کو جالیا، ہم میں سے ایک آپ رضی اللہ عنہ کی دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب ہوگیا۔ میرا غالب خیال یہی تھا کہ میرا ساتھی گفتگو کرنے کا موقع مجھے دے گا لہٰذا میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوعبدالرحمن! ہمارے دیار میں چند ایسے لوگ سر ابھار رہے ہیں، جو قرآن کی تلاوت کرتے ہیں۔ اور علم کی باتیں کرتے ہیں۔ پھر اور بھی ان کے کچھ حالات گنوائے۔ نیز یہ کہ ان کا خیال ہے کہ تقدیر کا کوئی وجود نہیں، بلکہ ہر کام از سرِ نو انجام پاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تمہاری ان سے ملاقات ہو تو ان کو یہ خبر دے دینا کہ میرا ان سے کوئی واسطہ نہیں، میں ان سے بَری، اور وہ مجھ سے بری ہیں۔ اور قسم ہے اس ہستی کی، کہ عبداللہ بن عمر جس کی قسم اٹھایا کرتا ہے! کہ اگر ان میں سے کوئی شخص احد پہاڑ برابر سونے کا مالک ہو، اور وہ اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کر ڈالے..... تب بھی وہ اس کی جانب سے اس وقت تک ہرگز شرفِ قبولیت کو نہ پہنچے گا، جب تک کہ وہ تقدیر پر ایمان نہ لائے۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے بیان کیا کہ میرے والد عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب نے مجھے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضرِ مجلس تھے کہ ایک ایسا شخص ہمارے پاس آیا کہ اس کے کپڑے انتہائی سفید، اور بال گھنے سیاہ تھے۔ اس کے جسم پر آثارِ سفر بھی نہ تھے۔ اور ہم میں سے کوئی شخص بھی ان کو پہچانتا نہ تھا۔ وہ اس قدر نبی ﷺ کے قریب آکر بیٹھا کہ اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں کے ساتھ ملادیئے۔ اور آپ ﷺ کی رانوں پر اپنے ہاتھ رکھ دیئے۔ پھر کہنے لگا اے محمد مجھے اسلام کے بارے میں خبر دیجئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم۔ "لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ" کی شہادت دو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ ماہِ صیام کے روزے رکھو۔ اگر جانے کی استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرو۔ اس شخص نے کہا آپ نے سچ فرمایا ہمیں اس کی بات سے تعجب ہوا کہ سوال کرتا ہے اور پھر خود ہی اس کی تصدیق کرتا ہے۔ پھر استفسار کیا: مجھے خبر دیجئے کہ ایمان کیا ہے؟ فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، ملائکہ پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر،

یوم آخرت پرایمان لاؤ۔اور ہر بھلی و بری تقدیر پرایمان لاؤ۔ کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر استفسار کیا: احسان کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ کی یوں عبادت کرو گویا اسے دیکھ رہے ہو...... ورنہ وہ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے۔ پھر کہا: مجھے قیامت کے متعلق خبر دیجئے کہ کب واقع ہوگی؟ فرمایا: اس بارے میں مسئول سائل سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔ پھر کہا: اچھا مجھے اس کی علامات کے متعلق خبر دیجئے؟ فرمایا: یہ کہ باندی اپنی مالکہ کو جنم دینے لگے، اور عمارتیں فلک بوس ہونے لگیں۔ پھر وہ سائل شخص چلا گیا۔ پھر میں کچھ وقت ٹھہرا رہا پھر آپ ﷺ نے پوچھا اے عمر! جانتے ہو سائل کون تھا؟ عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ جبرئیل تھے تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الصحیح لمسلم، السنن لأبی داؤد، الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ، النسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن خزیمہ، ابو عوانہ، الصحیح لابن حبان، ق فی الدلائل

ابن خزیمہ اور ابن حبان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ کہ تم نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ حج وعمرہ کرو۔ غسل پاکی کرو۔ اور وضوء کو تام کرو۔ اور ماہِ صیام کے روزے رکھو۔ اور ابن حبان میں اس بات کا اضافہ ہے: لیکن اگر تم چاہو تو میں تم کو اس کی علامات کی خبر دے دیتا ہوں۔ وہ یہ کہ جب تم دیکھو کہ فقیر لوگ، ننگے پاؤں والے، ننگے جسموں والے لمبی لمبی عمارتوں کے بنانے میں مقابلہ بازی کر رہے ہیں، اور وہ بادشاہ بن بیٹھے ہیں۔ پوچھا گیا: کہ ''ما العالة الحفاة العراة'' یعنی یہ فقیر لوگ، ننگے پاؤں والے، ننگے جسموں والے کون ہیں؟ فرمایا: عرب۔ اور یہ کہ تم باندی کو دیکھو کہ وہ اپنی مالکہ کو جنم دینے لگی ہے، تو جان لو کہ یہ قیامت کی علامات ہیں۔ اور الجامع الترمذی کے الفاظ یہ ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ مجھ سے تین یوم بعد ملے تو مجھ سے دریافت کیا کہ اے عمر! جانتے ہو سائل کون تھا؟ پھر فرمایا: یہ جبرئیل تھے، تمہیں تمہارے دین کی بات سکھانے آئے تھے۔

اور بخاری کے الفاظ یہ ہیں: اور باندیاں اپنی آقاؤں کو جنم دینے لگیں گی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس اس سائل کو تلاش کر کے لاؤ۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس کو تلاش کیا۔ لیکن وہاں اس کے کچھ آثار بھی نہ پا سکے۔ پھر آپ ﷺ ایک دن یا دو یا تین دنوں تک ٹھہرے رہے پھر پوچھا: اے ابن الخطاب! جانتے ہو وہ سائل کون تھا؟...... پھر آگے وہی تفصیل ہے۔

''باندیاں اپنی آقاؤں کو جنم دینے لگیں گی'' کا مطلب یہ ہے کہ ماں جس اولاد کو جنم دے گی وہ اولاد ماں کی اس قدر نافرمان اور سرکش اور اس پر اپنا حکم چلانے والی ہوگی گویا ماں اس کی باندی ہے اور وہ اولاد اس کی آقا ہے۔ گویا ماں نے بیٹے کو کیا جنم دیا...... بلکہ اپنے مالک کو جنم دے دیا۔ یہ مطلب ہے کہ باندیاں اپنی آقاؤں کو جنم دینے لگیں گی۔

۱۵۴۴...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مزینہ یا جہینہ کے ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کس بناء پر عمل کرتے ہیں! کیا عمل اس وجہ سے کرتے ہیں کہ اس کے متعلق فیصلہ ہو گیا اور وہ گزر گیا کہ انسان اس کو ضرور انجام دے گا؟۔ یا عمل از سرِ نو ہوتا ہے؟ کہ پہلے کوئی فیصلہ نہیں ہوا بلکہ انسان کی مرضی پر منحصر ہے کہ کرے یا نہ کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اسی کے مطابق ہوتا ہے جو اس کے متعلق حکم صادر ہو چکا اور گزر گیا۔ تو اسی شخص نے یا قوم کے کسی اور فرد نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر عمل کا کیا فائدہ؟ فرمایا: اہلِ جنت کو اہلِ جنت ہی کے عمل میں لگایا جاتا ہے۔ اور اہلِ جہنم کو اہلِ جہنم ہی کے عمل میں لگایا جاتا ہے۔

مسند احمد، السنن لأبی داؤد، الشاشی، السنن لسعید

۱۵۴۵...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے کہ ہم جو عمل کرتے ہیں...... یہ از سرِ نو ہوتا ہے یا اس سے فراغت ہو گئی ہے؟ فرمایا اس کے بارے میں پہلے فیصلہ ہو چکا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا تو کیوں نہ پھر ہم توکل کر کے بیٹھ جائیں؟ فرمایا ابن خطاب! عمل کرتا رہ۔ ہر شخص کو اسی کی توفیق ملتی ہے، جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے۔ جو اہلِ سعادۃ سے ہے، وہ سعادت ہی کا عمل کرتا ہے۔ اور جو اہلِ شقاوت سے ہے وہ شقاوت ہی کا عمل کرتا ہے۔

ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد

مسدد نے اس روایت کو یہاں تک روایت کیا ہے ''وقد فرغ منہ'' یعنی اس کے بارے میں پہلے فیصلہ ہو چکا ہے۔ اور مزید یہ اضافہ بھی ہے۔ ''قلت ففیم العمل؟ قال لا ینال الا بالعمل قلت اذاً نجتھد'' یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ پھر عمل کا کیا فائدہ؟

فرمایا: وہ نوشتہ تقدیر یعنی تقدیر کا فیصلہ بھی عمل کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔ عرض کیا تب تو ہم خوب سعی و محنت کریں گے۔ الشاشی، قط فی الأفراد، الرد علی الجهمیه لعثمان بن سعید الدارمی، السنن لسعید، خلق افعال العبادللبخاری رحمة الله علیه، ابن جریر، الإستقامة لحسین

۱۵۴۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

''فمنهم شقی و منهم سعید''

''ان میں بعض بد بخت ہیں اور بعض سعید''۔

تو میں نے رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ اے اللہ کے نبی! ہم عمل کس بناء پر کریں آیا اس بنا پر کہ فیصلہ صادر ہو چکا ہے کہ کون شقی ہوگا اور کون سعید؟ یا نہیں ہوا؟ فرمایا بلکہ ہر چیز کے فیصلہ سے فراغت ہوگئی ہے۔ اور قلم ان پر چل چکے ہیں اے عمر! لیکن ہر ایک اسی عمل میں مصروف ہوتا ہے جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے۔

الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، حدیث حسن غریب. المسندلأبی یعلی ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، ابن مردویه

۱۵۴۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے مقام پر خطبہ دیا اللہ کی حمد وثناء بیان کی، پھر کہا اللہ جس کو ہدایت پر گامزن رکھنا چاہے اس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا۔ اور جس کو وہ ہی گمراہ کردے اس کو کوئی سیدھی راہ پر نہیں لاسکتا۔ اس موقعہ پر ایک عیسائی راہب نے، جو آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے بیٹھا تھا، فارسی میں کچھ بات کہی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ترجمان سے دریافت کیا: یہ کیا کہہ رہا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اس کا خیال ہے کہ اللہ کسی کو گمراہ نہیں کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: اللہ کے دشمن تو جھوٹ بولتا ہے۔ دیکھ اللہ ہی نے تجھے پیدا کیا پھر اسی نے اب تجھ کو گمراہ کررکھا ہے۔ اور وہی تجھے جہنم رسید بھی کرے گا انشاء اللہ۔ اگر میں مصالحت نہ کر چکا ہوتا تو ابھی تیری گردن اڑا دیتا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اللہ نے آدم کو تخلیق فرمایا تو اسی وقت اس کی ذریت کو چیونٹیوں کی شکل میں پھیلایا۔ اور اہل جنت اور ان کے اعمال لکھ دیئے۔ اور اہل جہنم اور ان کے اعمال لکھ دیئے۔ پھر اللہ نے فرمایا یہ مخلوق اس کیلئے ہے اور وہ اس کے لئے۔ تو تبھی سے لوگ مختلف بٹ گئے ہیں، اور ان کی تقدیر بھی مختلف ہے۔

ابوداؤد فی کتاب القدریة، ابن جریر، ابهن ابی حاتم، ابوالشیخ، ابوالقاسم بن بشران فی امالیه، الرد علی الجهمیه لعثمان بن سعید الدارمی، الإستقامة لحسین، اللالکائی فی السنة الأصبهانی فی الحجة، ابن خسر، مسند ابی حنیفه

۱۵۴۸..... عبدالرحمٰن بن ابزی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ سے ذکر کیا گیا چند لوگ تقدیر کے متعلق بحث آرائی کرتے ہیں۔ تو آپ رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اور فرمایا: اے لوگو! تم سے پہلے لوگ صرف اسی وجہ سے قعرِ ھلاکت میں پڑے کہ وہ تقدیر کے مسئلہ میں الجھنے لگ گئے۔ اور قسم ہے اس ہستی کی جس کے قبضہ قدرت میں عمر کی جان ہے کہ آئندہ میں کوئی بھی دو شخصوں کو تقدیر کے مسئلہ میں گفتگو کرتے نہ دیکھوں ورنہ ان کی گردن تن سے جدا کردوں گا۔ تو لوگ سر جھکائے اس مسئلہ سے بالکل خاموش ہوگئے۔ پھر اس میں حرف زنی کسی نے نہ کی..... حتیٰ کہ پھر حجاج کے زمانہ میں ملکِ شام میں یہ بولنے والا معبد الجہنی پیدا ہوا۔

الإستقامة لحسین، اللالکائی، ابن عساکر

۱۵۴۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: کہ ہر چیز تقدیر کے ساتھ معلق ہے، حتیٰ کہ کم ہمتی اور دانائی بھی۔ سفیان رحمة الله علیه

آدم اور موسیٰ علیہما السلام کا مناظرہ

۱۵۵۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار! آدم علیہ السلام سے میری ملاقات کرائیے، جنہوں نے ہم کو اپنے سمیت جنت سے نکلوایا؟ تو اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام سے ان کا سامنا کروادیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ ہی ہمارے باپ آدم ہیں؟ فرمایا: جی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ ہی میں اللہ نے اپنی

روح پھونکی؟ اور تمام اسماء کی آپ کو تعلیم دی؟ اور فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: جی بالکل۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: پھر کس بات نے آپ کو اس پر اکسایا کہ آپ نے ہم کو بھی اور اپنے آپ کو بھی جنت سے نکلوایا؟

حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: اور تم کون ہو؟ کہا میں موسیٰ ہوں۔ فرمایا: کیا تم وہی بنی اسرائیل کے پیغمبر ہو، جن کو اللہ نے اپنے ساتھ بغیر کسی قاصد کے صرف پردے کے حجاب میں کلام کرنے کا شرف بخشا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: جی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا تو کیا تم نے اپنی کتاب میں نہیں پایا کہ یہ فیصلہ تو میری تخلیق سے قبل ہی میرے لئے لکھ دیا گیا تھا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: جی ہاں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: تو پھر کس بات پر تم مجھے ملامت کرتے ہو کیا ایسی بات پر جسکا فیصلہ مجھ سے پہلے ہو گیا تھا۔

حضور ﷺ نے اس موقعہ پر فرمایا: پس آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

السنن لأبي داؤد، ابن ابي عاصم في السنة، ابن جرير، ابن خزيمة، ابوعوانه، الشاشي، ابن منده في الرد على الجهميه، الأجرى في الثمانين، الأصبهاني في الحجة، السنن لسعيد

۱۵۵۱......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس امر تقدیر کو اس حال میں پایا کہ مخلوق کی پیدائش سے قبل ہی اس کے متعلق فیصلہ سے فراغت ہو گئی ہے۔ اور مال کے جمع ہونے سے قبل اس کی تقسیم کر دی گئی ہے۔ اور لوگ تقدیر الٰہی کے موافق کھینچے چلے جا رہے ہیں۔ اور کوئی جی موت کے گھاٹ نہیں اترتا مگر اللہ کے ہاں اس پر حجت ہوتی ہے، اب وہ چاہے تو اس کو عذاب کرے اور چاہے تو مغفرت کرے۔

الإستقامة لحسين

۱۵۵۲......از مسند علی رضی اللہ عنہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم بقیع الغرقد (جنت البقیع) میں کسی جنازہ کے ساتھ تھے، کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، اور بیٹھ گئے۔ ہم بھی آپ کے گرد و پیش بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی، جس سے آپ زمین کریدنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی نگاہ اٹھائی، اور فرمایا: کوئی ایسا جی نہیں ہے، جس کے لئے جنت یا جہنم کا ٹھکانہ نہ لکھ دیا گیا ہو، جس کے لئے شقی یا سعید ہونا نہ لکھ دیا گیا ہو۔ قوم نے عرض کیا یا رسول اللہ! تو پھر کیوں نہ ہم اپنے متعلق لکھے ہوئے پر ٹھہر جائیں؟ اور عمل چھوڑ بیٹھیں؟ کیونکہ جو اہلِ سعادت سے ہو گا وہ سعادت ہی کی طرف لوٹے گا۔ اور جو اہلِ شقاوت سے ہو گا وہ شقاوت ہی کی طرف لوٹے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ عمل کرتے رہو...... ہر ایک کو مصروف کر دیا گیا ہے۔ سو جو اہلِ شقاوت سے ہے، اسے اہلِ شقاوت ہی کے عمل کی توفیق دی گئی ہے۔ اور جو اہلِ سعادت سے تعلق رکھتا ہے اسے اہلِ سعادت ہی کے عمل کی توفیق دی گئی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿فأما من اعطى واتقى وصدق بالحسنى فسنيسره لليسرى﴾

''سو جس نے راہِ خدا میں عطا کیا، اور پرہیز گاری اختیار کی، اور نیکی کی بات کو سچ مانا تو ہم اس کو آسان راستے کی توفیق دیں گے۔''

ابوداؤد الطيالسي، مسنداحمد، الصحيح للبخاري رحمة الله عليه، الصحيح لمسلم، السنن لأبي داؤد، الصحيح للترمذي رحمة الله عليه، النسائي، ابن ماجه، خشيش في الإستقامة، المسندلأبي يعلى، الصحيح لإبن حبان، شعب الإيمان

۱۵۵۳......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کی، اور فرمایا: ایک کتاب ہے جس میں اللہ نے اہلِ جنت اور ان کے اسماء اور انساب لکھے ہیں۔ اسی پر ان کو جمع کیا جائے گا! قیامت تک کبھی بھی اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ پھر فرمایا: ایک کتاب اور ہے جس میں اللہ نے اہل جہنم اور ان کے اسماء اور انساب لکھے ہیں۔ اسی پر ان کو جمع کیا جائے گا! قیامت تک کبھی بھی اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ صاحب جنت کا خاتمہ اہلِ جنت ہی کے عمل پر ہو گا خواہ کیسے ہی اعمال کرتا رہا ہو۔ صاحب جہنم کا خاتمہ اہل جہنم ہی کے عمل پر ہو گا خواہ کیسے ہی اعمال کرتا رہا ہو۔ کبھی اہل سعادت میں اہلِ شقاوت کا طریقہ رائج ہو جاتا ہے...... حتیٰ کہ کہا جانے لگتا ہے کہ یہ لوگ کس بری طرح ان بدبختوں کے ہو بہو ہو گئے ہیں۔ لیکن پھر سعادت ان کو جا لیتی ہے اور ان کو اس سے نجات دیتی ہے۔ اور کبھی اہل شقاوت میں اہل سعادت کا طریقہ رائج ہو جاتا ہے...... حتیٰ کہ کہا جانے لگتا ہے کہ یہ لوگ کس قدر نیک بختوں کے مشابہ ہو گئے ہیں۔ لیکن پھر شقاوت ان کو جا لیتی ہے اور ان کو اس سے نکال لاتی ہے۔ جس کے لئے اللہ نے ام الکتاب یعنی لوح محفوظ میں سعید ہونا لکھ دیا ہے، اس

کو اللہ دنیا سے نہیں نکالے گا، جب تک کہ اس کو موت سے قبل اہل سعادت کے عمل میں نہ لگا دے...... خواہ وہ وقت اونٹنی کے دودھ دوہنے کی دودھاروں کے درمیانی وقفہ کے بقدر ہو۔ اور جس کے لئے اللہ نے ام الکتاب یعنی لوح محفوظ میں شقی ہونا لکھ دیا ہے، اس کو اللہ دنیا سے نہیں نکالے گا، جب تک کہ اس کو موت سے قبل اہل شقاوت کے عمل میں نہ لگا دے...... خواہ وہ وقت اونٹنی کے دودھ دوہنے کی دودھاروں کے درمیانی وقفہ کے بقدر ہو۔ پس اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔ الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، ابو سهل الجند یسابوری فی الخامس من حدیثه

۱۵۵۴...... حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہم کو خطبہ دیا اس میں فرمایا: اس شخص کا ہم سے کوئی سروکار نہیں جو اچھی بری تقدیر پر ایمان نہ رکھے۔ ابن بشران

۱۵۵۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم کوئی جی دار نفس ایسا نہیں ہے، جس کے لئے بدبختی یا نیک بختی نہ لکھ دی گئی ہو۔ یہ سن کر ایک شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور کہنے لگا یارسول اللہ! پھر عمل کس لئے کریں؟ فرمایا عمل کرتے رہو...... کیونکہ ہر شخص کو اسی عمل کی توفیق ملتی ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ السنة لابن ابی عاصم

تقدیر مبرم کا ذکر

۱۵۵۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ امر مبرم کو بھی دفع فرما دیتے ہیں۔ جعفر الفریابی فی الذکر امر مبرم

تقدیر دو حصوں میں منقسم ہوتی ہے امر مبرم امر معلق، امر مبرم کا مطلب ہے جس کا وقوع قطعی و یقینی ہو۔ اور امر معلق کا مطلب ہے جو بندہ کے اختیار پر محمول ہو کہ اگر وہ ایسا کرے گا تب تو اس کا وقوع ہو گا ورنہ نہیں۔

۱۵۵۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایمان کسی کے قلب میں اخلاص کے ساتھ ہرگز اس وقت تک جگہ نہیں بنا سکتا جب تک کہ وہ مکمل یقین کے ساتھ، جس میں شک وشبہ کی گنجائش نہ ہو، اس بات کا یقین نہ کرلے کہ جو چیز اس کو پہنچی وہ ہرگز چوکنے والی نہ تھی اور وہ جو نہیں پہنچی وہ ہرگز پہنچنے والی نہ تھی۔ اور ہر شی تقدیر کے ساتھ مقرر ہے۔ اللالکائی

۱۵۵۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ان کے پاس کسی نے تقدیر کا مسئلہ چھیڑا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت اور اس کے برابر والی انگلی اپنے منہ میں ڈالی اور پھر ہتھیلی کے میں ان کو پھیرا اور فرمایا: میں شہادت دیتا ہوں کہ ان دو انگلیوں کے ساتھ یہ لکھنا بھی یقیناً علم الکتاب یعنی لوح محفوظ میں تھا۔ اللالکائی

مقصود یہ ہے کہ انسان کا ہر عمل خواہ اختیاری ہو یا غیر اختیاری سب تقدیر کے ساتھ بندھا ہوا ہے۔

۱۵۵۹...... جعفر بن محمد اپنے والد محمد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ یہاں ایک ایسا شخص ہے جو مشیت یعنی قدرت میں کلام کرتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس شخص کی طرف متوجہ ہو کر مخاطب ہوئے اور فرمایا: اے اللہ کے بندے! بتا کہ اللہ نے جب چاہا تجھے پیدا کیا یا تو نے جب چاہا تب تجھے پیدا کیا؟ عرض کیا کہ جب اللہ نے چاہا پیدا کیا۔ دریافت فرمایا: جب وہ چاہتا ہے تب تجھے بیمار کرتا ہے یا جب تو چاہتا ہے تب تجھے بیمار کرتا ہے؟ عرض کیا جب وہ چاہتا ہے تب بیمار کرتا ہے۔ فرمایا: جب وہ چاہے گا تجھے موت دے گا یا جب تو چاہے گا تب تجھے موت دے گا؟ عرض کیا جب وہ چاہے گا موت دے گا۔ فرمایا پھر جہاں وہ چاہے گا، تجھے داخل کرے گا یا جہاں تو چاہے گا داخل کرے گا؟ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم اس کے سوا کوئی اور جوب دیتے تو میں تمہارا یہ سر قلم کر دیتا جس میں یہ دو آنکھیں ہیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

﴿وما تشاؤون الا ان یشاء الله﴾...... ﴿هو اهل التقوى واهل المغفرة﴾

"تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر جو خدا کو منظور ہو۔ وہی ڈرنے کے لائق اور بخشش کا مالک ہے۔"

ابن ابی حاتم الأصبهانی، اللالکائی، الخلعی فی الخلعیات

قضاء وقدر کا مطلب

۱۵۶۰ ..... محمد بن زکریا العلائی سے مروی ہے کہ ہم کو عباس بن البکار نے بیان کیا وہ حضرت عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ صفین سے واپس تشریف لائے، تو آپ کے اصحاب میں سے ایک شیخ نے کھڑے ہو کر سوال کیا، اے امیر المؤمنین! ہمیں بتائیے کہ کیا ہمارا شام کی طرف یہ سفر کرنا قضاء وقدر کے موجب تھا؟ فرمایا قسم ہے اس ہستی کی! جس نے دانے کو چاک کیا، جان کو پیدا کیا، ہم نے کوئی وادی طے کی، اور نہ کوئی ٹیلہ عبور کیا مگر سب قضاء وقدر کے موجب تھا۔ شیخ نے عرض کیا پھر تو میں اللہ کے ہاں اپنی جہد وسعی پر ثواب کی امید رکھتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ اللہ تعالیٰ تمہارے کسی بلندی کو عبور کرنے اور کسی نشیب میں اترنے پر بھی اجر عظیم مرحمت فرمائیں گے۔ اور یہ یاد رکھو! کہ تم اپنے کسی بھی معاملہ میں کراہۃً وجبراً مصروف نہیں کئے جاتے! اس پر شیخ نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین تو کیا قضاء وقدر ہم کو اس طرف نہیں کھینچتی؟ فرمایا افسوس! شاید تم اس کو قضاء لازمی اور تقدیر حتمی سمجھ بیٹھے ہو؟ اگر یہ بات ہوتی تو خوشخبری ووعید کالعدم ہو جاتیں۔ اور کارخانہ ثواب وعذاب بے کار ہو جاتا۔ اور اللہ کی طرف سے کسی گناہ گار پر کوئی ملامت ہوتی، اور نہ ہی کسی محسن پر کوئی مدحت ہوتی۔ اور کوئی محسن احسان کی وجہ سے گناہ کی بجائے ثواب کا زیادہ مستحق نہ ہوتا۔ لہٰذا یہ بات کہ انسان مجبورِ محض ہو کر عمل سرانجام دیتا ہے بتوں کے پجاریوں کی بات ہے۔ اور شیطان کے کارندوں، رحمان کے دشمنوں کی بات ہے۔ اور یہ لوگ اس امت کے مجوسی اور قدریہ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے خیر کا اختیار بخشا، اور شر سے ڈرایا۔ اور کسی کو مغلوب و بے بس کر کے گناہ کروایا، اور نہ ہی کسی سے جبراً اطاعت کروائی۔ اور نہ کسی کو مکمل مالک بنا دیا۔ اور نہ آسمان وزمین اور ان میں نظر آنے والی اشیاء کو بے مقصد پیدا کیا۔ یہ خیال کہ سب یونہی بے مقصد ہے، اور حساب کتاب کا وجود نہیں ان لوگوں کا ہے جو کفر کے مرتکب ہوئے۔ سو ہلاکت ہے ان لوگوں کے لئے جو جہنم کے انکاری ہیں۔ شیخ نے عرض کیا یا امیر المؤمنین! پھر کیا ہماری یہ آمد ورفت قضاء وقدر تھی؟ فرمایا یہ اللہ کا امر اور اس کی حکمت تھی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وقضى ربك الاتعبدوا الا اياه﴾

''تیرے رب نے فیصلہ کیا ہے کہ تم محض اسی کی پرستش کرو۔'' ابن عساکر

اس روایت کے دونوں راوی محمد بن زکریا العلائی اور عباس بن البکار کذاب ہیں۔

۱۵۶۱ ..... حارث رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کرنے لگا اے امیر المؤمنین! مجھے تقدیر کے متعلق کچھ بتا دیجئے، فرمایا: یہ انتہائی تاریک راہ ہے، اس پر مت چل۔ عرض کیا: اے امیر المؤمنین! مجھے تقدیر کے متعلق کچھ بتا دیجئے، فرمایا: یہ اتھاہ گہرا سمندر ہے، اس میں مت گھس۔ عرض کیا اے امیر المؤمنین! مجھے تقدیر کے متعلق کچھ بتا دیجئے، فرمایا: یہ اللہ کا راز ہے، اس سے پردہ اٹھانے کی کوشش مت کر۔ عرض کیا اے امیر المؤمنین! مجھے تقدیر کے متعلق کچھ بتا دیجئے، فرمایا: اے سائل! اچھا بتا، جیسے پروردگار نے چاہا، تجھے پیدا کیا؟ یا جیسے تو نے چاہا پیدا کیا؟ عرض کیا جیسے اللہ نے چاہا پیدا کیا۔ فرمایا اور جیسے اللہ نے چاہا تجھے کام میں لگایا یا جیسے تو نے چاہا اس کے مطابق تجھے کام میں لگایا؟ عرض کیا: جیسے اس نے چاہا کام میں لگا دیا۔ فرمایا قیامت کے روز جس حالت میں وہ چاہے گا تجھے اٹھائے گا یا جس حالت میں تو چاہے گا ویسے اٹھائے گا؟ عرض کیا: جس حالت میں وہ چاہے گا اٹھائے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا: اے سائل! بتا: کیا تو اللہ سے، جو تیرا رب ہے عافیت مانگتا ہے یا نہیں؟ عرض کیا ضرور۔ فرمایا تو کس چیز سے عافیت مانگتا ہے، آیا اس مصیبت سے جس نے تجھے گھیر رکھا ہے یا اس مصیبت سے جس نے کسی اور کو پریشان کر رکھا ہے؟ عرض کیا اس مصیبت سے جس نے مجھے گھیر رکھا ہے۔ پھر فرمایا: اے سائل! تیرا اعتقاد ہے کہ گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی پر عمل پیرا ہونے کی قوت صرف اس ہستی کی بدولت ہے؟ بتا وہ کون سی ہستی ہے؟ عرض کیا: اللہ ..... جو عالی شان اور عظیم المرتبت ہے۔ فرمایا بس اسی کی تفسیر جان لے تیرا مقصود حل ہو جائے گا عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اللہ نے جو آپ کو سکھایا مجھے بھی سکھا دیجئے۔ فرمایا اس کی تفسیر یہ ہے کہ بندہ کو طاعتِ خداوندی کی قدرت ہے اور نہ ہی معصیت

خداوندی کی قوت، وہ دونوں معاملوں میں اللہ کا محتاج ہے۔اے سائل! بتا کیا اللہ کی مشیت وارادے کے ساتھ تیری مشیت بھی شامل ہے، پھر اگر تو کہتا ہے کہ تیری مشیت اللہ کی مشیت کے تابع ہے تو بس تجھے اپنی مشیت مشیت ایزدی کی طرف سے کفایت کرے گی۔اور اگر خدانخواستہ تیرا یہ خیال ہے کہ تیری مشیت مستقل بالذات ہے جس میں خدائی مشیت کو کوئی دخل نہیں پھر تو یقیناً اللہ کے ساتھ اس کی مشیت میں دعویٰ ءشرک کا مرتکب ہو چکا ہے۔اے سائل! اللہ ہی زخمی کرتا ہے پھر وہی اس کی دوا کرتا ہے۔تو دوا دارو کا سر چشمہ وہی ہے تو داء ومرض بھی اسی کی طرف سے ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سائل سے دریافت کیا کیا اب اللہ کے امر قدرت کو سمجھے؟ شیخ نے کہا: جی بالکل۔ پھر آپ نے دیگر حاضرین کو مخاطب ہو کے فرمایا: اب جا کے تمہارا بھائی مسلمان ہوا ہے، اٹھو اور اس سے مصافحہ کرو۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میرے پاس کوئی قدری شخص وہ جس کا عقیدہ ہو کہ انسان مجبور محض ہے ہوتا تو میں اس کی گردن دبوچتا...... اور اس کو گلا گھونٹتے گھونٹتے مارڈالتا۔ کیونکہ بے شک یہ لوگ اس امت کے یہودی، نصرانی اور مجوسی ہیں۔ابن عساکر

۱۵۶۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا کہ ہر بندہ پر نگہبان فرشتے مقرر ہیں۔ جو اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں، کہ کہیں اس پر کوئی دیوار نہ آگرے۔ یا یہ کسی کنویں میں گر کر ہلاک نہ ہو جائے۔ یا کوئی جانور اس پر حملہ نہ کر بیٹھے...... حتیٰ کہ جب تقدیر کا لکھا آ جاتا ہے تو فرشتے اس کی راہ چھوڑ دیتے ہیں، اور پھر جو اللہ کو منظور ہوتی ہے، وہ مصیبت اس کو آ لیتی ہے۔السنن لأبی داؤد فی القدر

۱۵۶۳..... ابو نصیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہم اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص ہاتھ میں نیزہ تھامے آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم تو اس کو نہ پہچان سکے، مگر آپ رضی اللہ عنہ پہچان گئے۔اس نے کہا اے امیر المؤمنین؟ فرمایا: جی! عرض کیا: آپ اس وقت...... میں بے دھڑک نکلتے ہیں۔ جبکہ آپ سے جنگ چھڑی ہوئی ہے؟ فرمایا: اللہ کی طرف سے ایک ڈھال میری حفاظت پر مامور ہے جو میرے لئے قلعہ گاہ بھی ہے۔ پس جب نوشتۂ تقدیر آ جائے گا تو کوئی چیز مفید نہ رہے گی۔ بے شک کوئی انسان ایسا نہیں ہے، جس پر کوئی نگہبان فرشتہ مقرر نہ ہو۔ کوئی بھی جانور یا کوئی اور شے اسے گزند پہنچانے کا ارادہ کرتی ہے تو وہ فرشتہ اسے کہتا ہے کہ ہٹو! ہٹو! پس جب قدرت کا فیصلہ آ جاتا ہے تو وہ فرشتہ اس کی راہ چھوڑ دیتا ہے۔ابو داؤد فی القدر، ابن عساکر

ہر آدمی پر حفاظتی فرشتے مقرر ہیں

۱۵۶۴..... یعلی بن مرۃ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رات میں مسجد جا کر نوافل ادا فرماتے تھے۔ تو ہم آپ کی چوکیداری کی غرض سے حاضر ہوئے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ فارغ ہوئے تو ہمارے پاس تشریف لائے، اور فرمایا کس چیز نے تمہیں بٹھا رکھا ہے؟ ہم نے عرض کیا ہم آپ کی چوکیداری کر رہے ہیں۔ فرمایا: کیا آسمان والوں سے میری حفاظت کر رہے ہو یا زمین والوں سے؟ ہم نے عرض کیا زمین والوں سے۔ فرمایا زمین میں کوئی شی نقصان رساں نہیں ہو سکتی تاوقتیکہ آسمان پر اس کا فیصلہ نہ کر دیا جائے۔ بے شک کوئی انسان ایسا نہیں ہے، جس پر دو نگہبان فرشتے مقرر نہ ہوں۔ جو اس سے ہر مصیبت کو دفع کرتے رہتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو اس کی حفاظت سپرد کرتے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس کی تقدیر آ جاتی ہے، پس جب اس کی تقدیر آ جاتی ہے تو وہ فرشتے اس کے اور تقدیر کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں۔ اور اللہ کی طرف سے ایک ڈھال میری حفاظت پر مامور ہے جو میرے لئے قلعہ گاہ ہے۔ سو جب میرا وقت آ جائے گا تو مجھ سے یہ حفاظت اٹھ جائے گی۔ اور بے شک کوئی شخص ایمان کا مزہ اس وقت تک نہیں چکھ سکتا جب تک وہ اس بات کا یقین نہ کر لے کہ جو چیز اس کو پہنچی وہ ہرگز چوکنے والی نہ تھی اور وہ جو نہیں پہنچی وہ ہرگز پہنچنے والی نہ تھی۔ابو داؤد فی القدر، خشیش فی الإستقامة، ابن عساکر

۱۵۶۵..... حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زندگی کی آخری رات آئی، تو آپ اپنی جگہ ٹھہرتے نہ تھے۔ اہل خانہ کو تشویش لاحق ہوئی، اور وہ آپس میں آپ کو روکنے کے لئے حیلہ سازی کرنے لگے۔ پھر جمع ہو کر آپ کو رک جانے کے لئے واسطے دیئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک کوئی انسان ایسا نہیں ہے، جس پر دو نگہبان فرشتے مقرر نہ ہوں۔ جو اس سے ہر غیر

مقدر مصیبت کو دفع کرتے رہتے ہیں یا فرمایا جب تک کہ تقدیر نہیں آجاتی۔ پس جب تقدیر آجاتی ہے تو وہ فرشتے اس کے اور تقدیر کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں۔ یہ فرما کر آپ رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف گئے اور شہید کردیئے گئے۔ ابو داؤد فی القدر، ابن عساکر

۱۵۶۶...... ابی مجلز سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ مسجد میں نماز میں مشغول تھے۔ اس شخص نے آکر عرض کیا اپنی حفاظت کا کچھ خیال کیجئے کیونکہ مراد کے لوگ آپ کے قتل کے درپے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک ہر آدمی پر دو نگہبان فرشتے مقرر ہوتے ہیں جو اس کی ہر غیر مقدر مصیبت کی طرف سے حفاظت کرتے رہتے ہیں۔ پس جب تقدیر آجاتی ہے تو وہ فرشتے اس کے اور تقدیر کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں۔ اور موت خود انسان کے لئے ایک ڈھال اور قلعہ گاہ ہے۔

ابن سعد، ابن عساکر

۱۵۶۷...... محمد بن ادریس الشافعی، یحییٰ بن سلیم سے۔ اور یحی، جعفر بن محمد سے۔ جعفر اپنے والد عبداللہ بن جعفر سے۔ عبداللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: انسان کے اندر عجیب ترین شے اس کا دل ہے۔ جو حکمت و دانائی کا ذخیرہ ہے تو اس کی اضداد کے لئے بھی جائے پناہ ہے۔ اگر اس میں امید کو آسرا ملتا ہے تو طمع اس کو مجبور کردیتی ہے۔ اور اگر طمع بھڑکتی ہے تو حرص اس کو ہلاک کر ڈالتی ہے۔ اور اگر یاس و ناامیدی کا ہجوم اس میں گھر بساتا ہے تو حسرت وافسوس اس کو قتل کئے دیتا ہے۔ اور اگر اس پر غصہ طاری ہوتا ہے، تو غضبنا کی اس میں بھڑک اٹھتی ہے۔ اور اگر اس کو رضاء بالقضاء کی سعادت میسر ہوتی ہے تو یہ اپنی حفاظت سے غافل ہوجاتا ہے۔ اور اگر خوف اس پر مسلط ہوتا ہے تو یہ حزن وملال کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔ اگر اس پر کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو آہ، واویلا! اس کو کاٹ ڈالتا ہے۔ اگر یہ مال حاصل کرلیتا ہے تو غنی واسراف اس کو سرکشی میں مبتلا کئے دیتے ہیں۔ اگر اس کو فاقہ کاٹتا ہے تو بلاء ومصیبت اس کو گھیر لیتی ہے۔ اور اگر بھوک اس کو لاچار کرتی ہے تو ضعف وکسمپرسی اس کو لے بیٹھتی ہے۔ الغرض ہر کمی اس کے لئے مضر ہے۔ اور ہر طرح کی فراوانی اس کے بگاڑ وفساد کا سرچشمہ ہے۔

ایک شخص جو جنگ جمل میں آپ کے ہمراہ تھا کھڑا ہوا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین! ہمیں تقدیر کے متعلق کچھ بتادیجئے، فرمایا: یہ اتھاہ گہرا سمندر ہے، اس میں مت گھس۔ اس نے پھر اصرار کیا اے امیر المؤمنین! ہمیں تقدیر کے متعلق کچھ بتادیجئے، فرمایا: یہ خدائی راز ہے اس کی کلفت میں مت پڑ۔ اس نے پھر اصرار کیا اے امیر المؤمنین! ہمیں تقدیر کے متعلق کچھ بتادیجئے، فرمایا: اگر تم نہیں مانتے تو سنو کہ یہ دو راہوں کے درمیان ایک راہ ہے۔ جس میں کلی جبر ہے، اور نہ مکمل اختیار وتفویض۔ اس نے عرض کیا: امیر المؤمنین! یہاں ایک شخص آپ کے پاس حاضر ہے، جس کا خیال ہے کہ ہر شی کا تعلق بندہ کی استطاعت کے ساتھ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کو سامنے لاؤ لوگوں نے اس کو کھڑا کردیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار چار انگلیوں کئے برابر نیام سے سونتی اور اس سے دریافت فرمایا: کیا تم اللہ کے ساتھ ہوکر استطاعت رکھنے کا دعوی کرتے ہو یا اللہ کے بغیر استطاعت رکھنے کا دعوی کرتے ہو؟ اور یاد رکھو کسی ایک کے متعلق بھی ہاں کہی تو تم مرتد ہوجاؤ گے اور پھر میں تمہاری گردن اڑا دوں گا۔ اس شخص نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! تو پھر میں کیا کہوں؟ فرمایا: کہو کہ میں استطاعت رکھتا ہوں اللہ کی مدد سے اگر وہ چاہتا ہے تو مجھے اس کا مالک بنادیتا ہے۔ الحلیہ

۱۵۶۸...... یحی بن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کی گئی کہ کیا ہم آپ کی حفاظت نہ کریں؟ فرمایا: موت انسان کی حفاظت کرتی ہے۔ الحلیہ یعنی جب تک موت کا وقت نہ آئے تو کوئی چیز گزند ونقصان نہیں پہنچا سکتی۔ تو گویا موت ہی اس کی حفاظت کرتی ہے۔

۱۵۶۹...... از مسند ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔ ابو الاسود الدؤلی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے، اور عرض کیا کہ میرا اہل القدر تقدیر کے منکرین سے جھگڑا ہوگیا ہے، حتیٰ کہ انہوں نے مجھے تنگ کر ڈالا ہے۔ لہٰذا مجھے کوئی حدیث سنائیے! شاید اس کے ذریعہ اللہ مجھے نفع دے۔ فرمایا: اگر میں کچھ کہوں تو شاید تمہارے کانوں کو مایوسی کا سامنا کرنا پڑے، گویا تم اس کو سنی ان سنی کردو۔ میں نے عرض کیا: میں اس لئے حاضر [illegible] آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اللہ تبارک وتعالیٰ ساتوں آسمان اور ساتوں زمین والوں

کوعذاب میں مبتلا فرمادیں تواس کاذرہ بھران پرظلم نہ ہوگا۔اوراگران سب کواپنی رحمت میں ڈھانپ لےتواس کی رحمت سب کے گناہوں پرحاوی ہوگی۔جیسا کہ اس ذات نے خودفرمایا:

یعذب من یشاء ویرحم من یشاء

''وہ جس کوچاہے عذاب دےاور جس کوچاہےرحم کرے۔''

وہ جس کوبھی عذاب سے دوچارکرے،عین برحق ہے۔اور جس پربھی رحم کرے،عین برحق ہے۔

اگرسارے پہاڑسونے یاچاندی کے ہوجائیں اوروہ شخص جواچھی بری تقدیرکامنکرہے،ان کوراہِ خدامیں صرف کرڈالےتوتب بھی کچھ نفع نہ دے۔اب تم جاؤاوردیگرصحابہ سے بھی سوال کرو۔ابوالأسود الدؤلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں مسجد کی طرف نکلاتووہاں حضرت عبداللہ بن مسعودرضی اللہ عنہ اورابی بن کعب رضی اللہ عنہ کوپایا۔میں نے دونوں سے سوال کیاتوحضرت عبداللہ بن مسعود نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایااے ابی!اس کوبتاؤ۔حضرت ابی نے فرمایا:آپ ہی فرمائیں اے ابوعبدالرحمٰن!توحضرت عبداللہ بن مسعودرضی اللہ عنہ نے عین اسی کے مثل فرمایاجوحضرت عمران بن حصین فرماچکے تھے،کچھ بھی کمی بیشی نہ فرمائی،گویاانہی سے سن کرجواب دیاہے۔پھرحضرت عبداللہ بن مسعودرضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایااے ابی!کیاتم بھی یہی کہتے ہو؟انہوں نے فرمایا:بالکل۔ابن جریر

۱۵۷۰.....ازمسندِ اکثم بن الجون الخزاعی رضی اللہ عنہ۔ابونہیک رحمۃ اللہ علیہ،شبل بن خلید المزنی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں،اوروہ اکثم بن ابی الجون سے روایت کرتے ہیں،وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیایارسول اللہ!فلاں شخص قتال میں بڑاہی جرأت مندہے۔آپ ﷺ نے فرمایا:وہ توجہنمی ہے۔ہم نے عرض کیایارسول اللہ!اگروہ فلاں شخص اپنی عبادت اورجدوجہداورنرم رویہ کے باوجودجہنمی ہےتوہم کس کھاتے میں ہوں گے؟فرمایایہ محض نفاق کی عجز وانکساری ہے۔اوریہ جہنم میں جائے گی۔راوی کہتے ہیں:پھرہم قتال میں ان کی خاص نگرانی رکھتے تھےتو دیکھاکہ اس کے پاس سے کوئی بھی شہسواریاپیادہ پاگزرتاہےتویہ اس پرکودکرحملہ آورہوجاتاہے..... حتیٰ کہ یہ زخموں سے چورہوگیا۔یہ ماجرادیکھ کرہم بارگاہِ نبوی میں حاضرہوئے اورعرض کیایارسول اللہ!وہ توشہیدہوجاتاہے؟تب بھی آپ ﷺ نے فرمایا:وہ جہنمی ہے۔توبالآخرجب وہ زخموں کی تاب نہ لاسکاتواس نے اپنی تلوارتھامی اورعین اپنے سینے کے درمیان رکھی اورپھراس پراپنازورصرف کرڈالا..... حتیٰ کہ وہ تلواراس کی پشت سے جانکلی۔اکثم بن ابی الجون الخزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضرہوااورکہاکہ میں شہادت دیتاہوں کہ آپ واقعی اللہ کے سچے رسول ہیں۔تب آپ ﷺ نے فرمایا:آدمی اہلِ جنت کاعمل کرتارہتاہے،جبکہ وہ جہنمیوں میں داخل ہوتاہے۔اورکبھی آدمی اہلِ جہنم کاعمل کرتارہتاہے،جبکہ وہ جنتیوں میں داخل ہوتاہے۔لیکن روح نکلتے وقت اس کوشقاوت یاسعادت آلیتی ہے۔اوراسی پراس کاخاتمہ ہوجاتاہے۔ابن مندہ، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابونعیم

ریش تھامنے کا واقعہ

۱۵۷۱.....ازمسندِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔ابن عساکررحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں ابوالحسن علی بن مسلم الفقیہ نے اپنی ریش تھامے ہوئے بیان کیا،وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں عبدالعزیزبن احمد نے اپنی ریش تھامے ہوئے بیان کیا،وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں ابوعمروعثمان بن ابی بکرنے اپنی ریش تھامے ہوئے خبردی،وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں محمدبن اسحاق العبدی نے اپنی ریش تھامے ہوئے بیان کیا،وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں احمدبن مہران نے اپنی ریش تھامے ہوئے خبردی،وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں سلیمان بن شعیب الکلیسانی نے اپنی ریش تھامے ہوئے بیان کیا،وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں شہاب بن خراش نے اپنی ریش تھامے ہوئے بیان کیا،وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یزیدالرقاشی نے اپنی ریش تھامے ہوئے بیان کیا،وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنی ریش تھامے ہوئے بیان کیا،وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم ﷺ کواپنی ریش مبارک تھامے ہوئے یہ فرماتے ہوئے سناکہ بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتاجب تک کہ وہ اچھی بری،شیریں وتلخ ہرطرح کی تقدیرپرایمان نہ

لائے۔پھر آپ ﷺ نے اپنی ریش مبارک کو مٹھی میں پکڑتے ہوئے فرمایا: میں بھی ہر تقدیر پر خواہ اچھی ہو یا بری، اور شیریں ہو یا تلخ، ایمان لاتا ہوں۔اور سنو! آدمی بسا اوقات عرصہ دراز تک اہلِ جہنم کے عمل کرتا رہتا ہے۔پھر اس کے سامنے جنت کی راہوں میں سے کوئی راہ پیش آجاتی ہے۔اور وہ اس پر گامزن ہو جاتا ہے...... حتیٰ کہ پھر اسی پر اس کی موت آتی ہے۔اور یہ محض اس لئے ہوتا ہے کہ اس کے مقدر میں یہی لکھا تھا۔اور بسا اوقات آدمی عرصہ دراز تک اہل جنت کے عمل کرتا رہتا ہے۔پھر اس کے سامنے جہنم کی راہوں میں سے کوئی راہ پیش آجاتی ہے۔اور وہ اس پر گامزن ہو جاتا ہے...... حتیٰ کہ پھر اسی پر اس کی موت آتی ہے۔اور یہ محض اس لئے ہوتا ہے کہ اس کے مقدر میں یہی لکھا تھا۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت الغرس بن عمیرة

مسئلہ تقدیر میں بحث کرنا گمراہی ہے

۱۵۷۲...... حضرت ثوبان سے مروی ہے کہ چالیس اصحابِ رسول ﷺ جمع ہوئے اور قدر و جبر میں گفتگو کرنے لگے۔انہی میں حضرات شیخین یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔اسی اثناء میں حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس نازل ہوئے اور فرمایا: اے محمد! اپنی امت کی خبر لیجئے، وہ گمراہ ہو رہی ہے۔آپ ﷺ اسی گھڑی ان کے پاس پہنچے۔حالانکہ اس وقت آپ کبھی نہیں نکلتے تھے۔صحابہ کرام کو یہ بات اجنبی محسوس ہوئی۔اور آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس کا رنگ غصہ کی وجہ سے سرخی میں بھڑک رہا تھا۔اور آپ کے رخسار مبارک ایسے محسوس ہو رہے تھے گویا ان پر ترش انار کے دانے نچوڑ دیئے گئے ہوں۔آپ ﷺ کی یہ حالت دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ہتھیلیاں اور بازو خوف کے مارے پھڑ پھڑا اٹھے، اور وہ سب اپنی آستینیں چڑھاتے ہوئے اٹھے اور لجاجت آمیز لہجے میں بولے: یارسول اللہ! ہم اللہ اور اس کے رسول کے آگے تائب ہوتے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: قریب تھا کہ تم جہنم کو اپنے پر واجب کر بیٹھتے۔میرے پاس ابھی جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے تھے انہوں نے فرمایا: اے محمد! اپنی امت کی خبر لیجئے، وہ گمراہ ہو رہی ہے۔الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه

۱۵۷۳...... ازمسند زید بن ثابت رضی اللہ عنہ۔ابن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے دل میں تقدیر کی طرف سے کچھ خلجان واقع ہو گیا ہے، لہٰذا مجھے کچھ بیان کیجئے تاکہ وہ میرے دل کو صاف کر دے۔تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اللہ تبارک وتعالیٰ تمام آسمان اور زمین والوں کو عذاب میں مبتلا فرما دیں تو اس کا ذرہ بھر ان پر ظلم نہ ہوگا۔اور اگر ان سب کو اپنی رحمت میں ڈھانپ لے تو اس کی رحمت سب کے اعمال سے بڑھ کر ہوگی۔اور اگر تو اس کی راہ میں احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تب بھی اللہ اس کو تجھ سے اس وقت تک ہرگز قبول نہ فرمائیں گے، جب تک کہ تو تقدیر پر ایمان نہ لائے۔اور اس بات کا اچھی طرح یقین نہ کرلے کہ جو چیز تجھ کو پہنچی وہ ہرگز چوکنے والی نہ تھی اور وہ جو نہیں پہنچی وہ ہرگز پہنچنے والی نہ تھی۔اور اگر تو اس کے علاوہ کسی اور عقیدہ پر مر گیا تو تو جہنم واصل ہوگا۔ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ پھر میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے بھی بعینہ اسی کے مثل بات بیان فرمائی۔پھر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے بھی بعینہ اسی کے مثل بات بیان فرمائی۔پھر میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے بھی بعینہ اسی کے مثل نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان فرمائی۔ابن جریر

۱۵۷۴...... ازمسند سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ۔سہل بن سعد سے مروی ہے کہ ایک شخص جو عظیم مسلمانوں میں سے تھا، اس نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں مسلمانوں کی حمایت میں لڑتے ہوئے خوب مشقت اٹھائی۔رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو فرمایا: جو کسی جہنمی شخص کو دیکھنا چاہتا ہو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔تو قوم کا ایک شخص اس کی ٹوہ میں لگ گیا۔دیکھا کہ وہ اسی سخت جانفشانی میں ہے، مشرکین پر حملوں میں سب سے زیادہ سخت ہے۔حتیٰ کہ وہ زخمی ہو گیا۔لیکن تکلیف ومصیبت کی تاب نہ لاتے ہوئے اس نے موت کی از خود آرزو کی اور اپنی تلوار کی نوک عین سینے کے درمیان رکھ دی...... حتیٰ کہ وہ اس کے شانوں سے جا نکلی۔تو یہ شخص جو اس کی ٹوہ میں تھا، تیزی سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا اور عرض کیا یارسول اللہ! میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا بات ہے؟ عرض

کیا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ جو کسی جہنمی شخص کو دیکھنا چاہتا ہو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ جبکہ وہ ہم میں سب سے زیادہ مسلمانوں کی حمایت میں مشقت اٹھانے والا تھا تو میں نے کہا کہ یہ شخص اس حالت پر نہیں مرسکتا۔ پس جب وہ زخمی ہو گیا تو اس نے از خود موت کی جلد آرزو کی۔ اور اپنے آپ کو قتل کر ڈالا۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی اہلِ جنت کا عمل کرتا رہتا ہے، جبکہ وہ جہنمیوں میں داخل ہوتا ہے۔ اور کبھی آدمی اہل جہنم کا عمل کرتا رہتا ہے، جبکہ وہ جنتیوں میں داخل ہوتا ہے۔ لیکن اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔ السنن لأبی داؤد

۱۵۷۵..... از مسند عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ۔ ولید بن عبادۃ سے مروی ہے کہ جب حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ کا آخری وقت آیا تو ان کے فرزند نے پوچھا: اے ابا جان مجھے کچھ وصیت فرما دیجئے! فرمایا: اے بیٹے اللہ سے ڈرتے رہو..... اور تم اللہ سے ڈرنے کا مقام اس وقت تک پیدا نہیں کرسکتے جب تک کہ اللہ پر ایمان نہ لاؤ۔ اور اللہ پر اس وقت تک ہرگز ایمان نہیں لاسکتے جب تک کہ اچھی بری تقدیر پر ایمان نہ لاؤ۔ اور اس بات کا یقین نہ کرلو کہ جو چیز تجھ کو پہنچی وہ ہرگز چوکنے والی نہ تھی اور وہ جو نہیں پہنچی وہ ہرگز پہنچنے والی نہ تھی۔ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تقدیر یہی ہے۔ سو جو اس کے علاوہ پر مرا، اللہ اس کو جہنم میں داخل فرما دیں گے۔ ابن عساکر

۱۵۷۶ از مسندِ ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ اپنے ہاتھوں میں کوئی شے لئے ہوئے باہر تشریف لائے۔ پھر آپ ﷺ نے دایاں ہاتھ کھولا اور فرمایا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: یہ رحمٰن ورحیم کی کتاب ہے۔ اس میں اہلِ جنت کی تعداد اور ان کے حسب ونسب وغیرہ کے ہیں۔ اور اسی پر ان کو اٹھایا جائے گا۔

کبھی بھی اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا بایاں ہاتھ کھولا اور فرمایا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: یہ رحمٰن ورحیم کی کتاب ہے۔ اس میں اہلِ جہنم کی تعداد اور ان کے حسب ونسب وغیرہ کے ہیں۔ اور اسی پر ان کو اٹھایا جائے گا۔ کبھی بھی اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔ کبھی اہل شقاوت میں اہل سعادت کا طریقہ رائج ہو جاتا ہے..... حتیٰ کہ کہا جانے لگتا ہے کہ یہ لوگ کس قدر نیک بختوں کے مشابہ ہو گئے ہیں۔ لیکن پھر شقاوت ان کو جا لیتی ہے اور ان کو اس سے نکال لاتی ہے۔ کبھی اہلِ سعادت میں اہلِ شقاوت کا طریقہ رائج ہو جاتا ہے..... حتیٰ کہ کہا جانے لگتا ہے کہ یہ لوگ کس بری طرح ان بدبختوں کے ہو بہو ہو گئے ہیں۔ لیکن پھر سعادت ان کو جا لیتی ہے اور ان کو اس سے نجات دیتی ہے۔ پس اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔ پس اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔ ابن جریر

۱۵۷۷..... از مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اول شے جو اسلام کو اوندھا کر دے گی جس طرح کہ برتن کو اوندھا کر دیا جاتا ہے، وہ لوگوں کا تقدیر کے بارے میں گفتگو کرنا ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۵۷۸..... ابن الدیلمی سے مروی ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ مجھے آپ کی طرف سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ قلم خشک ہو چکا ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: اللہ نے انسانوں کو تاریکی میں پیدا کیا۔ پھر اپنے نور میں سے ان پر نور ڈالا۔ سو جس کو چاہا اس کو وہ نور پہنچا اور جس کو چاہا نہیں پہنچا۔ اور پہنچنے والوں میں سے نہ پہنچنے والوں کو اللہ نے اچھی طرح جان لیا ہے۔ سو جس کو نور پہنچا وہ ہدایت یاب ہوا۔ اور جس کو خطا کر گیا وہ گمراہ ہوا۔ تو اس موقعہ پر میں کہتا ہوں کہ: قلم خشک ہو چکا ہے۔

رواہ ابن جریر

۱۵۷۹..... از مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ چار چیزوں سے فراغت ہو چکی ہے۔ تخلیق، اخلاق، رزق، اور موت۔ ابن عساکر

۱۵۸۰..... راشد بن سعد سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے عبدالرحمٰن بن قتادہ السلمی نے بیان کیا جو اصحاب رسول ﷺ میں سے تھے۔ وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ نے آدم کو پیدا فرمایا پھر ان کی پشت سے ان کی تمام اولاد کو لیا اور فرمایا یہ جنت میں جائیں گے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں اور یہ جہنم میں جائیں گے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ ایک کہنے والے نے کہا یا رسول اللہ! پھر ہم عمل کس لئے کریں؟ فرمایا: تقدیر کے وقوع کے لئے۔ ابن جریر

۱۵۸۱..... از مسندِ محمد بن عطیہ بن عروۃ السعدی۔ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ منقول ہے کہ محمد بن عطیہ کو عروہ بن محمد السعدی سے

ملاقات حاصل ہے لہٰذا دونوں کے درمیان انقطاع نہ ہوگا۔ اور عروہ اپنے والد محمد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایک عورت سے نکاح کرنے کا خواہشمند ہوں سو میرے لئے دعا فرمائیے، آپ ﷺ نے اس سے اعراض فرمایا اس نے تین مرتبہ کہا اور ہر مرتبہ آپ ﷺ نے اعراض فرمایا۔ پھر آپ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے، اور فرمانے لگے کہ اگر اسرافیل علیہ السلام، جبرائیل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام اور حاملینِ عرش مجھ سمیت تیرے لئے دعا مانگیں تب بھی تیرا نکاح اسی عورت سے ہوگا جو تیرے لئے لکھ دی گئی ہے۔ ابن مندۃ، حدیث غریب ہے۔ ابن عساکر

۱۵۸۲......ازمسند ابی الدرداء رضی اللہ عنہ۔ اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ، حسان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ اہلِ دمشق نے حضرت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ کو پھلوں کی کمی کی شکایت کی، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے ان باغوں کی دیواروں کو طویل کردیا ہے، اوران پر پہریداری سخت کردی ہے۔ جس کی وجہ سے اوپر سے وباء آ گئی ہے۔ ابن جریر

۱۵۸۳......ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کی رائے ہے کہ جو ہم عمل کرتے ہیں ان کے وقوع کا فیصلہ ہو چکا ہے یا وہ عمل ازسرنو ہوتا ہے؟ فرمایا: اس کے فیصلہ سے فراغت ہوچکی ہے۔ عرض کیا پھر فیصلہ ہوجانے کے بعد عمل کیسے ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر آدمی کو اسی عمل میں لگایا جاتا ہے جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے۔ ابن جریر

۱۵۸۴......حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہلِ دمشق نے حضرت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ کو پھلوں کی کمی کی شکایت کی، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے ان باغوں کی دیواروں کو طویل کردیا ہے، اوران پر پہریداری سخت کردی ہے۔ جس کی وجہ سے اوپر سے وباء آ گئی ہے۔

رواہ ابن عساکر

۱۵۸۵......ازمسند ابی ذر رضی اللہ عنہ۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اپنے آپ کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں: اے ابوذر! اس شخص سے امید وآس قطع مت کر، جو شر میں لگا ہوا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ خیر کی طرف لوٹ آئے اور پھر اسی حالت پر اس کی موت آ جائے۔ اور کسی خیر پر کاربند شخص سے بھی مطمئن مت ہو، ممکن ہے کہ وہ شر کی طرف واپس چلا جائے اور اسی پر اس کی موت آ جائے۔ یہ بات ذہن نشین رکھتا کہ یہ بات تجھے لوگوں سے اعراض کرکے اپنے آپ میں مشغول کردے۔ ابن السنی بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۸۶　ازمسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔ ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ آدم وموسیٰ علیہما السلام کا مناظرہ ہوا۔ آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: آپ موسیٰ ہیں...... جن کو اللہ نے کسی وقت میں تمام مخلوق میں سے منتخب کیا؟ اور اپنے پیغامات کے ساتھ تمہیں مبعوث کیا؟ پھر تم نے کیا جو کیا یعنی ایک جان کو قتل کرڈالا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے کہا آپ وہی ہیں ناں! کہ اللہ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا کیا؟ اور پھر آپ کو مسجودِ ملائکہ بنایا؟ پھر اپنی جنت میں آپ کو سکونت بخشی؟ پھر آپ نے کیا جو کیا؟ اگر آپ وہ نہ کرتے تو آپ کی ذریت بھی جنت میں داخل ہوجاتی؟ آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا: کیا تم مجھے ایسی بات پر ملامت کرتے ہو...... جس کا وقوع میری تخلیق ہی سے قبل مقدر ہو چکا تھا؟ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا: پس آدم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔ ابن شاہین فی الافراد

مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ واحد روایت ایسی ہے جس میں حضرت آدم علیہ السلام اولاً حضرت موسیٰ علیہ السلام پر قتل کا الزام وارد کرتے ہیں۔ ابن عساکر

۱۵۸۷......ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے جنت کو تخلیق فرمایا، تو اس کے اہل کو بھی ان کے خاندان اور قبائل کے ساتھ تخلیق فرمایا۔ سو ان میں کسی ایک فرد کی زیادتی ہوسکتی ہے اور نہ ہی کمی۔ عرض کیا یا رسول اللہ! پھر عمل کس لئے؟ فرمایا: عمل کرتے رہو...... کیونکہ ہر شخص کو اسی کی توفیق ہوتی ہے جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے۔ الخطیب

۱۵۸۸......اے ابوہریرۃ! جو تم کو پیش آنے والا ہے، قلم اس پر خشک ہوچکا ہے۔ پس اسی پر اختصار کرلو یا چھوڑ دو۔

الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، النسائی، بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۹......از مسندِ ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو تو چند اصحاب رضی اللہ عنہ کو تقدیر کا ذکر کرتے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم دو جانبوں میں بٹ گئے ہو اور ہر ایک اپنی جانب کی گہرائی میں اتر گیا ہے۔ اسی میں تو تم سے قبل اہلِ کتاب تباہ ہوئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کسی دن آپ نے ایک کتاب نکالی اور اس کو پڑھتے ہوئے فرمایا: یہ کتاب رحمٰن ورحیم کی ہے۔ اس میں اہلِ جہنم کے نام ان کی آباء وجداد اور خاندان وقبائل کے ناموں سمیت درج ہیں اسی پر ان کو جمع کیا جائے گا۔ ان میں کوئی کمی متصور نہیں۔ ایک فریق جنت میں اور دوسرا جہنم میں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ایک اور کتاب نکالی اور فرمایا: یہ رحمٰن ورحیم کی ہے۔ اس میں اہل جنت کے نام ان کی آباء ولجداد اور خاندان وقبائل کے ناموں سمیت درج ہیں۔ اسی پر ان کو جمع کیا جائے گا۔ ان میں کسی فردِ واحد کی کمی بھی متصور نہیں۔ ایک فریق جنت میں اور دوسرا جہنم میں ہے۔ ابن جریر

۱۵۹۰......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ نے مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا۔ پھر اپنا دستِ مبارک اپنی پشت کے پیچھے لاکر مجھے متنبہ کرتے ہوئے فرمایا: اے لڑکے! کیا میں تجھے ایسی باتیں نہ بتاؤں کہ اگر تو ان کی حفاظت رکھے تو اللہ تیری حفاظت رکھے؟ اللہ کے حقوق کی رعایت کر، تو تو اس کو ہر کٹھن وقت میں اپنے سامنے پائے گا۔ اقلام خشک ہو چکے ہیں۔ اور صحائف اٹھ چکے ہیں۔ پس جب تو سوال کرے تو اللہ ہی سے سوال کر۔ اور جب تو مدد کا محتاج ہو تو اللہ ہی سے مدد کا طلب گار ہو۔ اور قسم ہے اس ذات کی! جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے، اگر ساری امت اس امر پر متفق ہو جائے کہ تجھے کسی چیز کا ضرر پہنچائے تو ہرگز وہ تجھ کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتی مگر اسی چیز کا جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دی ہے۔ اور اگر ساری امت تجھے نفع رسانی کا ارادہ کرے تو ہرگز تجھ کو کوئی نفع نہیں پہنچا سکتی مگر اسی چیز کا جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دی ہے۔ السنن لأبی داؤد

۱۵۹۱......ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدم وموسیٰ علیہم السلام کی ملاقات ہوئی پھر موسیٰ علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے کہا آپ وہی آدم ہیں ناں! کہ اللہ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا کیا؟ اور پھر آپ کو مسجودِ ملائکہ بنایا؟ پھر اپنی جنت میں آپ کو سکونت بخشی؟ پھر آپ نے ہم کو جنت سے نکلوا دیا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: آپ وہی موسیٰ ہیں ناں کہ اللہ نے آپ کو اپنی رسالت کے لئے منتخب کیا اور آپ کو راز ونیاز کے لئے اپنا قرب بخشا؟ اور آپ پر توراۃ نازل کی۔؟ پس میں آپ سے اس ذات کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جس نے آپ کو یہ سب عطا فرمایا کہ کتنا عرصہ قبل یہ میرے لئے لکھ دیا گیا تھا؟ فرمایا میں تورات میں اس کو آپ سے دو ہزار سال قبل لکھا پاتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پس آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔ پس آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔ پس آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

۱۵۹۲......از مسندِ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ۔ عمران بن حصن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اہلِ جنت کا اہلِ جہنم سے امتیاز کر دیا گیا ہے؟ فرمایا: بالکل۔ عرض کیا پھر عمل کس لئے؟ فرمایا: عمل کرتے رہو...... کیونکہ ہر شخص کو اسی کی توفیق ہوتی ہے جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے۔ ابن عساکر یا ابن جریر

۱۵۹۳......ابی مجلز سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے عرض کیا اپنی حفاظت کا کچھ خیال کیجئے کیونکہ لوگ آپ کے قتل کے درپے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک ہر آدمی پر دو نگہبان فرشتے مقرر ہوتے ہیں جو اس کی ہر غیر مقدر مصیبت کی طرف سے حفاظت کرتے رہتے ہیں۔ پس جب تقدیر آ جاتی ہے تو وہ فرشتے اس کے اور تقدیر کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں۔ اور موت خود انسان کے لئے ایک ڈھال اور قلعہ گاہ ہے۔ ابن جریر

۱۵۹۴......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: کہ لوگوں کی راہ مت اپناؤ۔ آدمی طویل عرصہ تک اہل جنت کے عمل کرتا رہتا ہے۔ اگر وہ مر جائے تو تم یقیناً کہو کہ وہ جنتی ہے۔ لیکن پھر وہ علمِ الٰہی کی وجہ سے منقلب ہو جاتا ہے۔ اور اہلِ جہنم کے عمل کرنے لگتا ہے۔ اور اسی حالت پر مر کر جہنم واصل ہو جاتا ہے۔ اور کبھی آدمی طویل عرصہ تک اہلِ جہنم کے عمل کرتا رہتا۔ لیکن پھر وہ علمِ الٰہی کی وجہ سے منقلب ہو جاتا ہے۔ اور اہلِ جنت

کے عمل شروع کر دیتا ہے اور اسی پر مر کر اہلِ جنت میں سے ہو جاتا ہے۔ پس اگر تم بھروسہ کرنا ہی چاہتے ہو تو مردوں پر کرو نہ کہ زندوں پر۔

خشیش فی الإستقامة، ابن عبدالبر

۱۵۹۵.....از مسند رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ۔ عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں حضرت سعید بن المسیّب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا تھا کہ اصحابِ مجلس نے ایک قوم کا ذکر چھیڑا کہ اس کا کہنا ہے کہ اللہ نے اعمال کے ماسوا ہر چیز کو مقدر فرمایا ہے۔ عمرو کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے حضرت سعید بن المسیّب رحمۃ اللہ علیہ کو اس وقت سے زیادہ غضبناک کبھی نہیں دیکھا..... حتیٰ کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شدتِ غضب سے کھڑے ہونے کا ارادہ فرمایا لیکن پھر ٹھنڈے ہو گئے۔ اور فرمایا: ان کو کہو: کہ مجھے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے ایک قوم ہوگی جو اللہ اور قرآن کا انکار کرے گی، لیکن ان کو اس بات کا شعور بھی نہ ہوگا۔ جس طرح یہود ونصاریٰ نے کفر کا ارتکاب کیا: رافع کہتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ پر فداء ہوں یہ کس طرح ہوگا؟ فرمایا: وہ بعض تقدیر کا اقرار کریں گے تو بعض کا انکار کریں گے۔ میں نے عرض کیا وہ کیا کہیں گے؟ فرمایا: خیر اللہ کی طرف سے ہے اور شر ابلیس کی طرف سے، اور پھر وہ اس پر قرآن پڑھیں گے اور اس سے غلط استدلال کریں گے۔ اور یوں وہ ایمان ومعرفت کے بعد قرآن کا بھی انکار کریں گے، اس میں میری امت کو ان کی طرف سے بغض وعداوت اور جنگ وجدال بھی پیش آئے گی۔ یہ اپنے وقت میں اس امت کے زندیق لوگ ہوں گے۔ سلطانِ وقت کا ظلم وستم ان کا سایہ اور پناہ گاہ ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان پر طاعون کی وباء مسلط فرما دیں گے جو ان کی کثرت کو فناء کر دے گی۔ پھر ان کو زمین میں دھنسایا جائے گا۔ اور بہت کم اس سے بچ سکیں گے۔ مؤمن اس وقت قلیل تعداد ہوں گے۔ ان کی خوشی بھی شدتِ غم سے عبارت ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ ان اکثر منکرین کی صورتوں کو بندروں اور خنزیروں کی صورت سے مسخ فرما دیں گے۔ پھر اسی حالت میں خروجِ دجال ہوگا۔ پھر آپ ﷺ رو پڑے، ہم بھی آپ کے رونے کی وجہ سے رو پڑے اور عرض کیا آپ کو کیا چیز رلا رہی ہے؟ فرمایا: ان کی بیخ کنی پر رحم کھاتے ہوئے کہ ان مبتلائے عذاب میں عبادت گزار تہجد گزار بھی ہوں گے۔ اور یہ پہلے لوگ نہ ہوں گے جنہوں نے تقدیر کے انکار میں یہ بات کہی ہوگی، جس کے بوجھ کو اٹھاتے ہوئے ان کے ہاتھ شل ہو گئے۔ بلکہ اکثر بنی اسرائیل تقدیر کے جھٹلانے کی وجہ سے ہی گرفتار ہلاکت ہوئے۔ کہا یا رسول اللہ! میں آپ پر فداء ہو جاؤں! مجھے بتائیے کہ کیسے تقدیر پر ایمان لایا جائے؟ فرمایا: اللہ وحدہ پر ایمان لاؤ، اور اس بات پر کہ اس کے ساتھ کوئی بھی ضرر ونفع رسانی کا مالک نہیں ہے، اور جنت وجہنم پر ایمان لاؤ۔ اور اس بات پر ایمان لاؤ کہ اللہ نے تخلیق خلق سے قبل ہی تقدیر کو پیدا فرما دیا تھا۔ پھر مخلوق کو پیدا فرمایا۔ اور جس کو چاہا جنت کا اہل بنایا اور جس کو چاہا جہنم کا اہل بنا دیا اور یہ بلاشک وشبہ اس کی طرف سے سراسر عدل وانصاف ہے۔ اور ہر ایک اسی پر عمل پیرا ہے جو اس کے لئے طے ہو چکا ہے۔ اور وہ اپنی تقدیر کی طرف بڑھتا جا رہا ہے۔ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول نے بالکل سچ فرمایا۔

علامہ طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو عمرو بن شعیب سے دو طریق کے ساتھ روایت فرمایا۔ پہلے میں حجاج بن نصیر ضعیف ہے۔ اور دوسرے میں ابن لہیعہ ہے۔ سو حدیث حسن ہے۔ اور حارث عقیلی نے اس کو دوسرے دو طریق کے ساتھ انہی سے روایت کیا۔ عقیلی اور علامہ خطیب نے اس کو المسند لأبي يعلى المتفق والمفترق میں حارث کے طریق سے روایت کیا اور اس کی اسناد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں بی ایک مجہول رواۃ ہیں۔

فرع.....فرقہ قدریہ کے بیان میں

۱۵۹۷.....از مسندِ علی رضی اللہ عنہ۔ حاتم بن اسماعیل سے مروی ہے کہ میں جعفر بن محمد کے پاس تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چند لوگوں کی ایک جماعت حاضر ہوئی۔ اور کہنے لگی اے رسول اللہ کے فرزند! ہمیں بتائیے کہ ہم میں سے کس کی بات شر انگیز ہے؟ فرمایا: لاؤ تمہیں کیا بات پیش آئی؟ وہ کہنے لگے ہم میں سے ایک قدری ہے، اور دوسرا مر جی ہے، اور تیسرا خارجی ہے۔ حضرت جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھے میرے

والد محمد نے بیان کیا، وہ اپنے والد علی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں، اور وہ اپنے والد حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد بزرگوار حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا آپ ﷺ امامۃ الباھلی رضی اللہ عنہ کو فرما رہے تھے کہ تو کسی قدری کے پاس بیٹھ اور نہ ہی کسی مرجی کے پاس، اور نہ کسی خارجی کے پاس بیٹھ۔ وہ دین کو یوں اوندھا کرنے والے ہیں جس طرح برتن کو اوندھا کر دیا جاتا ہے۔ اور وہ اس طرح غلو بازی سے کام لینے والے ہیں جس طرح یہود ونصاری نے غلو بازی سے کام لیا۔ ہر امت میں کچھ مجوسی ہوتے ہیں اور اس امت کے مجوسی قدری ہیں۔ پس ان کی جماعت میں نہ جاؤ۔ خبردار! وہ بندروں اور خنزیروں کی صورت میں مسخ کر دیئے جائیں گے۔ اور اگر میرے رب کا مجھ سے وعدہ نہ ہوتا کہ میری امت میں خسف زمین میں دھنسایا جانا نہیں ہوگا تو وہ اس دنیا میں ضرور خسف میں مبتلا ہو جاتے۔ اور مجھے میرے والد نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ خوارج دین سے یوں دور نکل گئے ہیں جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ اور وہ اپنی قبروں میں کتوں کی شکل میں ہو جائیں گے۔ اور روز قیامت بھی کتوں ہی کی شکل میں اٹھائے جائیں گے۔ اور یہ جہنم کے کتے ہیں۔ اور مجھے میرے والد نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کے دو گروہوں کو میری شفاعت نصیب نہ ہوگی، مرجیہ اور قدریہ۔ قدریہ وہ ہیں جو تقدیر کا انکار کرتے ہیں، اور وہ اس امت کے مجوسی ہیں۔ اور مرجیہ وہ ہیں جو قول وعمل میں تفریق کرتے ہیں۔ اور یہ اس امت کے یہودی ہیں۔ السلفی فی انتخاب حدیث القراء

مرجیہ کہتے ہیں کہ جس طرح کفر کے ساتھ کوئی عمل مقبول نہیں اسی طرح ایمان کے ساتھ کوئی معصیت مضر نہیں۔ فقط ایمان قول کا نام ہے، عمل کی حاجت نہیں اس طرح یہ عمل اور قول میں فرق کرتے ہیں، جبکہ ایمان عمل اور قول ہر دو کا نام ہے۔

قدریہ کے چہرے مسخ ہوں گے

۱۵۹۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے، کہ لوگ تقدیر کا انکار کرنے لگیں گے۔ حتی کہ کوئی عورت سامان لینے بازار نکلے گی اور واپس آ کر دیکھے گی کہ اس کے شوہر کا چہرہ تقدیر کے انکار کی وجہ سے مسخ ہو چکا ہے۔ اللالکائی

۱۵۹۹..... از مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ۔ ابوالزاھریۃ سے مروی ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص، جن کو حضور ﷺ ان کے والد عمرو بن العاص پر بھی فوقیت دیتے تھے، وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ ہمارے پاس آئے اور قدریہ کے متعلق حدیث بیان فرمائی۔ ابن عساکر

۱۶۰۰..... از مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔ ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا ''العادیات ضبحا'' ان سرپٹ دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم! جو ہانپ اٹھتے ہیں۔ سورہ العادیات کیا ہے؟ یارسول اللہ! آپ ﷺ نے اس سے اعراض فرمالیا۔ وہ شخص آئندہ روز پھر حاضر ہوا اور عرض کیا ''الموریات قدحا'' وہ جو پتھر پر نعل مار کر آگ نکالنے والے ہیں کیا ہے؟ یارسول اللہ؟ آپ ﷺ نے پھر اس سے اعراض برتا۔ پھر تیسرے روز حاضر ہوا اور عرض کیا ''المغیرات صبحا'' جو صبح کو چھاپہ مارنے والے ہیں کیا ہے؟ یارسول اللہ؟ آپ ﷺ نے چھڑی کے ساتھ اس کے سر سے عمامہ اور ٹوپی اتاری تو دیکھا کہ وہ گھنے بالوں والا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اس کو بالوں سے بے نیاز پاتا تو اس سر کو اڑا دیتا، جس میں اس کی دو آنکھیں ہیں۔ حاضرین مجلس گھبرا گئے اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: میری امت میں عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن کے بعض حصوں کو بعض حصوں کے ساتھ تعارض میں پیش کریں گے، تا کہ اس کو باطل کریں اور اس میں متشابہ آیات جن کی مراد صرف اللہ کو معلوم ہے ان سے تعرض کریں گے۔ اور وہ خیال کریں گے کہ ان کا دین میں اپنا نیا راستہ ہے۔ اور ہر دین میں مجوسی ہوتے ہیں اور یہ لوگ اس امت کے مجوسی اور جہنم کے کتے ہوں گے۔ آپ فرماتے تھے کہ وہ قدری ہوں گے۔ ابن عساکر اس روایت میں ایک راوی البختری بن عبید ضعیف ہے۔

۱۶۰۱...... ازمراسیل محمد بن کعب القرظی۔ محمد بن کعب القرظی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کہ یہ آیات اہل قدر کے بارے میں نازل ہوئیں ہیں: ﴿ان المجرمین فی ضلال وسعر۔ الخ﴾ کہ یقیناً مجرمین گمراہی اور جہنم میں ہیں۔ ابن عساکر

۱۶۰۲...... ازمراسیل مکحول رحمۃ اللہ علیہ۔ مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے غیلان سے فرمایا: افسوس تجھ پر اے غیلان! مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ اس امت میں غیلان نامی ایک شخص ہوگا جو شیطان سے زیادہ اس پر ضرر رساں اور بھاری ہوگا۔

ابو داؤد فی القدر، ابن عساکر

۱۶۰۳...... ازمراسیل مکحول رحمۃ اللہ علیہ۔ مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے غیلان سے فرمایا: افسوس تجھ پر اے غیلان! مجھے رسول اللہ ﷺ سے روایت پہنچی ہے کہ اس امت میں غیلان نامی ایک شخص ہوگا جو شیطان سے زیادہ اس پر ضرر رساں اور بھاری ہوگا۔ تو تو اللہ سے ڈر اور وہ نہ بن۔ اللہ نے جو پیدا کرنا ہے وہ لکھ دیا ہے اور جس پر خلق کو عمل کرنا ہے وہ بھی لکھ دیا ہے۔ ابو داؤد فی القدر

آٹھویں فصل......مؤمنین کی صفات میں

۱۶۰۴...... ازمسند عمر رضی اللہ عنہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا تم مؤمن کو کذاب نہ پاؤ گے۔

ابن ابی الدنیا فی الصمت، شعب الإیمان

۱۶۰۵...... حارث بن سوید رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ مجھے خطرہ ہے کہ کہیں میں منافق نہ ہو جاؤں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا منافق اپنے نفس پر نفاق کا خوف نہیں کرتا۔ ابن خسرو

۱۶۰۶...... محمد بن سلیم، یعنی ابو ھلال رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابان نے حسن سے یہی سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: تم نفاق کا خوف کرتے ہو؟ مجھے بھی اس سے امن نہیں ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی اس کا دھڑکا لگا رہتا تھا۔ جعفر الفریابی فی صفة المنافقین

۱۶۰۷...... ازمسند علی رضی اللہ عنہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا مؤمن مؤمن آپس میں ایک دوسرے کے لئے خیر خواہ اور محبت کرنے والے ہوتے ہیں۔ خواہ ان کے مراتب میں تفاوت ہو۔ اور فاسقین ایک دوسرے کے لئے دھوکہ باز اور خیانت کے مرتکب ہوتے ہیں، خواہ ان کے اجسام ایک جگہ جمع ہوں۔ الدیلمی

۱۶۰۸...... ازمسند نضلة بن عمرو الغفاری۔ محمد بن معن بن نضلة اپنے والد معن سے اور وہ محمد کے دادا یعنی اپنے والد نضلة سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے مقام مران میں ملے۔ ان کے ساتھ چند اونٹ تھے۔ تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے ایک برتن میں دودھ دوھا اور آپ کو پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ نے صرف اس ایک برتن کے دودھ کو نوش فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! اگر میں سات مرتبہ نہ پیوں تو میں سیر ہی نہیں ہوتا۔ اور نہ میرا پیٹ بھرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔ الصحیح للبخاری رحمة اللہ علیه، ابن عساکر فی تاریخه، ابن منده البغوی

سات آنتوں کا یہ مطلب نہیں کہ حقیقت میں وہ سات آنتیں رکھتا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ چونکہ اللہ کے نام سے ابتداء نہیں کرتا جس کی وجہ شیطان اس کے ساتھ شریکِ طعام ہو جاتا ہے۔

۱۶۰۹...... ابی امامۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مؤمن دنیا میں چار طرح کے لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ مؤمن کے ساتھ جو اس سے رشک اور مسابقت کی کوشش رکھتا ہے۔ منافق، جو اس سے بغض رکھتا ہے۔ کافر، جو اس کے قتل کے درپے ہوتا ہے۔ شیطان، اس کے تو مؤمن حوالہ ہی کر دیا جاتا ہے۔ ابن عساکر

۱۶۱۰...... ازمسند ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کی مثال کھجور کے درخت

کی سی ہے۔ اگر تم اس کے ساتھ رہو گے تو وہ تمہیں نفع پہنچائے گا۔ اور اگر اس سے مشاورت کرو گے تب بھی نفع پہنچائے گا۔ اور اگر اس کے ساتھ مجالست کرو گے تب بھی نفع پہنچائے گا۔ الغرض اس کی ہر شان نفع مند ہے۔ اسی طرح کھجور کی بھی ہر چیز نفع مند ہے۔ شعب الایمان

۱۶۱۱...... جہجاہ الغفاری سے مروی ہے کہ میں اپنی قوم کے چند لوگوں کے ساتھ جو اسلام لانا چاہتے تھے، آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر مغرب کی نماز میں آپ کے ساتھ شریک ہوئے۔ پھر جب آپ ﷺ نے نماز سے سلام پھیرا تو فرمایا: کہ ہر شخص اپنے ساتھ بیٹھنے والے کا ہاتھ تھامنے کا مقصد تھا کہ اپنے اپنے ساتھ ایک ایک مہمان یا مستحق شخص لے جائے اور اس کی خاطر مدارات کرے۔ تو مسجد میں میرے اور رسول اللہ ﷺ کے سوا کوئی باقی نہ رہا، میں چونکہ بہت طویل قد و قامت والا تھا میرے سامنے کوئی نہ آیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے۔ میرے لئے بکری کا دودھ دوہا تو میں اس کو پی گیا حتیٰ کہ آپ ﷺ نے سات مرتبہ دوہا میں سب پی گیا۔ چونکہ اس میں حضور ﷺ کا بھی حصہ تھا تو آپ ﷺ کی باندی ام ایمن بولی: اللہ بھوکا ہی رکھے اسے، جس نے آج رسول اللہ ﷺ کو بھوکا رکھا۔ آپ ﷺ نے اس کو فرمایا: رکو! رکو! ام ایمن، اس نے اپنا ہی رزق کھایا ہے۔ اور ہمارا رزق اللہ کے ذمہ ہے۔ پھر صبح ہوئی تو آپ ﷺ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم جمع ہوئے۔ تو کوئی آدمی بیان کرنے لگا کہ اس کی کیا خاطر تواضع ہوئی۔ میں نے بھی کہا کہ آپ ﷺ نے میرے لئے سات مرتبہ دودھ دوہا اور میں سب پی گیا۔ اور ایک ہانڈی کھانا مزید میرے لئے تیار کیا گیا وہ بھی کھا گیا۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی۔ اور آپ ﷺ نے پھر فرمایا: کہ ہر شخص اپنے ساتھ بیٹھنے والے کا ہاتھ تھام لے۔ تو مسجد میں میرے اور رسول اللہ ﷺ کے سوا کوئی باقی نہ رہا، میں چونکہ بہت طویل قد و قامت والا تھا میرے سامنے کوئی نہ آیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے۔ میرے لئے بکری کا دودھ دوہا تو میں اس دفعہ اس کو پی کر سیر ہو گیا۔ ام ایمن بولی: یا رسول اللہ! کیا یہ ہمارا وہی مہمان نہیں ہے؟ فرمایا کیوں نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن بات یہ ہے کہ آج رات اس نے مؤمن کی آنت میں کھایا ہے۔ اور اس سے پہلے کافر کی آنت میں کھاتا رہا ہے۔ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے تو مؤمن ایک آنت میں۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابو نعیم

۱۶۱۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مؤمن میٹھا خوشگوار طبیعت کا ہوتا ہے۔ اور میٹھے کو پسند کرتا ہے۔ اور جس نے اس کو اپنے پر حرام کیا، اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ اللہ کی کسی نعمت کو اور پاکیزہ اشیاء کو اپنے پر حرام نہ کرو۔ کھاؤ پیو اور شکر ادا کرو۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو عقوبتِ الٰہی تمہیں لازم ہو جائے گی۔ الدیلمی

منافقین کی صفات

۱۶۱۳...... از مسندِ حذیفہ رضی اللہ عنہ۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ نفاق کیا چیز ہے؟ فرمایا: آدمی اسلام کا دعویٰ تو کرے مگر اس پر عمل پیرا نہ ہو۔ ابن جریر

۱۶۱۴...... ابو یحییٰ سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ منافق کون ہے؟ فرمایا: وہ جو اسلام کی باتیں تو کرے مگر اس پر عمل پیرا نہ ہو۔ ابن ابی شیبہ

۱۶۱۵...... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آج جو منافقین تمہارے ساتھ ہیں یہ ان سے بدترین منافقین ہیں، جو رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں تھے۔ کیونکہ وہ تو اپنا نفاق مخفی رکھتے تھے۔ اور یہ اپنے نفاق کا اعلان کرتے ہیں۔ ابن ابی شیبہ

۱۶۱۶...... ابوالبختری سے مروی ہے کہ ایک شخص نے یوں بد دعا کی کہ اے اللہ منافقین کو ھلاک فرما! حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر وہ سب ہلاک ہو گئے تو کیا تم اپنے دشمنوں سے آدھے نہ ہو جاؤ گے؟ ابن ابی شیبہ

۱۶۱۷...... از مسندِ ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا کہ تمہارا اور ابو انیس کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا ہمارا اور اس کا یہ حال ہے کہ جب ہم اس سے ملاقات کرتے

ہیں تو اس کی دل پسند باتیں کرتے ہیں۔اور جب اس کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو کچھ اور کہتے ہیں۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے تو اس کو نفاق شمار کرتے تھے۔ابن عساکر

۱۶۱۸......ازمسندِ عبداللہ بن عمرو۔رضی اللہ عنہ عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ جس شخص میں یہ تین باتیں پائی جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے کہ تم اس کے نفاق کی شہادت دو، جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے۔اور جب امانت اس کے سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو۔اور جو ایسا ہو کہ جب بات کرے تو سچائی اختیار کرے۔اور وعدہ کرے تو وفا کرے اور جب امانت اس کے سپرد کی جائے تو اس کو ادا کردے۔تو ایسے شخص کے متعلق مؤمن ہونے کی شہادت دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ابن النجار

۱۶۱۹......ازمسند عمار رضی اللہ عنہ۔عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: کہ تین اشخاص کے حق کی اہانت کوئی کھلا منافق ہی کرسکتا ہے، امام عادل، بھلائی کی تعلیم دینے والا معلم اور وہ جس پر اسلام میں بڑھاپے کی سفیدی طاری ہوگئی ہو۔ابن عساکر

۱۶۲۰......سلیم بن عامر، معاویہ رضی اللہ عنہ الہذلی سے، جو اصحابِ رسول ﷺ میں سے ہیں، روایت کرتے ہیں کہ منافق نماز پڑھتا ہے تب بھی اللہ کو جھٹلاتا ہے۔اور صدقہ کرتا ہے تب بھی اللہ کو جھٹلاتا ہے۔اور قتال کرتا ہے، تو قتل ہوجانے پر جہنم جاتا ہے۔ابن النجار

۱۶۲۱......صلۃ بن زفر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ تم نے منافقین کو کیسے جان لیا؟ جب کہ نبی ﷺ کے اصحاب میں سے کوئی ان کو نہ جان سکا حتیٰ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ بھی اس سے لاعلم رہے؟ فرمایا ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے چلا جارہا تھا تو آپ ﷺ اپنی سواری ہی پر سوگئے۔میں نے کچھ لوگوں کو سنا کہ اگر ہم اس محمد ﷺ کو سواری سے گرادیں تو اس کی گردن ٹوٹ جائے گی اور اس طرح ہم اس سے آرام پاجائیں گے۔تو یہ سن کر میں ان کے اور آپ ﷺ کے درمیان چلنے لگا اور باآوازِ بلند قرآت کرنے لگا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ بیدار ہوگئے۔اور آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: حذیفہ۔آپ ﷺ نے پھر دریافت فرمایا: اور یہ کون ہیں؟ میں نے ان کو گنواتے ہوئے کہا کہ فلاں فلاں......آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اور وہ جو کچھ کہہ رہے تھے تم نے سنا؟ میں نے عرض کیا: جی اور اسی وجہ سے میں آپ کے اور ان کے درمیان چلنے لگا۔آپ ﷺ نے فرمایا: یہ منافق ہیں فلاں فلاں اور تم کسی کو بتانا مت۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ

حضور ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو منافقین کے نام بتادیئے تھے۔اور یہ اس وجہ رسول اللہ ﷺ کے رازداں کہلاتے تھے۔

منافقین کے جنازے میں شرکت نہ کرنا

۱۶۲۲......حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا میرے پاس سے گذر ہوا میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: اے حذیفہ! فلاں کا انتقال ہوگیا اس کے جنازہ میں حاضری دو۔یہ کہہ کر آپ چلے گئے۔جب مسجد سے نکلنے کے قریب ہوئے تو پھر مجھ پر نظر پڑی تو دوبارہ میرے پاس لوٹ آئے دیکھا کہ میں ابھی تک بیٹھا ہوا ہوں تو آپ رضی اللہ عنہ جان گئے کہ جنازہ کسی منافق کا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ میرے پاس آکر کہنے لگے اے حذیفہ! میں تم کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں خدارا بتادو کہ کیا میں بھی انہی منافق قوم میں تو شامل نہیں ہوں؟ میں نے کہا اللہ مددگار ہو، آپ ان میں شامل نہیں ہیں لیکن آئندہ آپ کے بعد ہرگز کسی کو برأت نامہ پیش نہیں کروں گا۔پھر میں نے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ کی آنکھیں بہہ پڑی ہیں۔ابن عساکر

بابِ دوم...... کتاب وسنت کو تھامنے کا بیان

۱۶۲۳......ازمسند صدیق رضی اللہ عنہ۔عبیداللہ بن ابی زید سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی مسئلہ کی بابت سوال کیا جاتا تو اگر وہ قرآن میں صراحۃً موجود ہوتا آپ رضی اللہ عنہ اس سے جواب مرحمت فرمادیتے۔اور اگر قرآن میں نہ ہوتا اور حدیث

رسول میں ہوتا تو اس سے جواب مرحمت فرمادیتے۔ اوور اگر قرآن وحدیث ددونوں میں نہ ہوتا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہوتا تو اس سے جواب مرحمت فرمادیتے۔ اور اگر ان میں سے کسی میں نہ ہوتا تو اپنی رائے سے جواب دے دیتے۔

ابن سعد فی السنة، العدنی و ابن جریر

۱۶۲۴.....عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: آگاہ رہو! کہ جو طریقہ رسول اللہ ﷺ اور ان کے دو ساتھیوں نے جاری کر دیا وہ عینِ دین ہے۔ ہم اس سے ابتداء کرتے ہیں تو اسی پر انتہاء بھی کرتے ہیں۔ اور ان کے ماسوا کے طریقہ کو ہم مؤخر کر دیتے ہیں۔ ابن عساکر

۱۶۲۵.....از مسند عمر رضی اللہ عنہ۔ خالد بن عرفطہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عبدالقیس کے ایک شخص کو آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا تم فلاں عبدی ہو؟ عرض کیا جی ہاں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے لکڑی کے ساتھ اس کو مارا۔ آدمی نے کہا اے امیر المؤمنین میرا کیا قصور ہے؟ فرمایا بیٹھ جاؤ، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر ان آیات کی تلاوت فرمائی:

آلر تلک آیات الکتاب المبین ......تا......الغافلین.

''آلر، یہ کھلی کتاب کی آیات ہیں......''

آپ نے ان آیات کی تین بار تلاوت فرمائی۔ اور تین بار اس شخص کو بھی مارا۔ اس نے کہا اے امیر المؤمنین میرا کیا قصور ہے؟ فرمایا: تم نے ہی کتاب دانیال کو نقل کر کے لکھا ہے؟ اس نے عرض کیا تو آپ اور حکم دیدیجئے میں اس کی اتباع کرلوں گا۔ فرمایا جاؤ اور اس کو گرم پانی اور اون کے ساتھ مٹا ڈالو۔ اور اس کو قطعاً نہ پڑھو اور نہ کسی اور کو پڑھاؤ۔ اگر مجھے اطلاع مل گئی کہ تم نے اس کو پڑھا یا کسی کو پڑھایا ہے تو سخت سزا دوں گا۔

نزول قرآن سے دوسری آسمانی کتابیں منسوخ ہوگئیں

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کا اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے اہلِ کتاب کا ایک نسخہ تیار کر کے چمڑے میں لپیٹ کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کیا ہے؟ عرض کیا ایک کتاب کا نسخہ ہے، جو میں نے تیار کیا ہے، تاکہ ہمارے علم میں مزید اضافہ ہو جائے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ اس قدر غضبناک ہوئے کہ آپ کے دونوں رخسار مبارک سرخ ہوگئے۔ پھر لوگوں کو جمع کرنے کے لئے نماز کا اعلان کیا گیا۔ انصار نے کہا تمہارے نبی غضب ناک ہوگئے ہیں، اسلحہ لو! اسلحہ لو! لوگوں نے جلدی سے منبر رسول کو گھیر لیا۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! مجھے جامع ترین اور آخری کلمات دیئے گئے ہیں۔ اور مجھے کلام کا خلاصہ اور نچوڑ دیا گیا۔ اور میں تمہارے پاس صاف ستھری شریعت لے کر آیا ہوں۔ پس تم تذبذب اور تردد کا اشکار مت ہو جاؤ، اور یہ مضطرب لوگ یہود و نصاریٰ تمہیں حیران پریشان نہ کردیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا اور عرض کیا: رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبک رسولا۔ کہ میں اللہ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے پر اور آپ کے رسول ہونے پر راضی ہوا۔ پھر آپ ﷺ منبر سے نیچے اتر آئے۔

المسند لأبی یعلی ابن المنذر، ابن ابی حاتم الضعفاء للعقیلی رحمة اللہ علیه. نصر المقدسی. السنن لسعید فی الحجة

اور اس کا ایک اور طریق بھی ہے۔

۱۶۲۶.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے توراۃ کی تعلیم کے متعلق سوال کیا، فرمایا تم اس کو نہ سیکھو بلکہ جو تم پر نازل کیا گیا ہے اسی کو سیکھو اور اس پر ایمان لاؤ۔ شعب الایمان

حدیث ضعیف ہے۔

دوسری آسمانی کتابیں محرف ہیں

۱۶۲۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا کہ دین میں اپنی رائے کو ہیچ سمجھو، کیونکہ میں نے اپنے آپ کو بھی دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے امر میں ہیچ رائے ہوں۔ وہ لوگ یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حق سے سرِ موانحراف کرنے والے نہ تھے۔ اور یہ ابی جندل کے واقعہ والا دن ہے۔ کہ مصالحت نامہ آپ ﷺ اور اہلِ مکہ کے سامنے رکھا ہوا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ لکھو ﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾ اہلِ مکہ کہنے لگے آپ ہمیں کیا خیال کرتے ہیں اگر یہ لکھا گیا تب تو ہم نے آپ کی بات کی تصدیق کرلی۔ لہٰذا وہی لکھئے جو پہلے سے لکھتے آرہے ہیں۔ یعنی باسمک اللھم۔ آپ ﷺ اس پر راضی ہوگئے، لیکن میں نے ان کو انکار کردیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جب میں راضی ہوگیا ہوں تو بھی تم انکار کرتے ہو؟

البزار، ابن جریر فی الأفراد، ابونعیم فی المعرفة، اللالکائی فی السنة، الدیلمی

۱۶۲۸..... جبیر بن نفیر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے زمانہ حیات میں چلا اور خیبر پہنچا۔ وہاں ایک یہودی کو پایا جو ایک بات کہتا تھا جو مجھے بہت پسند آئی میں نے اس کو کہا: کیا تم یہ بات میرے لئے لکھ دو گے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا: تو میں ایک چمڑا لے کر اس کے پاس پہنچا اور وہ مجھے لکھوانے لگا۔ جب میں لوٹا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ایک یہودی کو بہت اچھی بات کہتے ہوئے پایا تھا میرا خیال ہے آپ کے بعد کسی اور نے ایسی بات نہیں کہی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: امید ہے تم نے وہ لکھ لی ہوگی؟ عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا لاؤ۔ تو میں گیا اور وہ تحریر لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھو اور اس کو پڑھ کر سناؤ۔ میں نے تھوڑی دیر اس کو پڑھا، پھر آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس کی طرف نظر کی تو دیکھا کہ آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس کا رنگ بدل چکا ہے۔ پھر تو مجھ پر ایسی گھبراہٹ طاری ہوئی کہ مزید اس کا ایک حرف بھی نہ پڑھ سکا۔ پھر میں نے وہ تحریر آپ ﷺ کو دیدی۔ آپ ﷺ اس کے ایک ایک حرف کو اپنے لعاب مبارک سے محو فرمانے لگے۔ اور ساتھ ساتھ یہ فرمارہے تھے: ان لوگوں کے پیچھے نہ پڑو یہ تو راہ بھٹک چکے ہیں۔ اس طرح آپ ﷺ نے اس سارے کو مٹا ڈالا۔ الحلیہ

۱۶۲۹..... حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے کتاب نازل فرمائی۔ اور کچھ فرائض مقرر کئے، سوان میں کمی نہ کرو۔ اور کچھ حدود متعین فرمائی ہیں ان کو تبدیل مت کرو۔ اور کچھ چیزوں کو حرام قرار دیا ہے سوان کے قریب بھی نہ جاؤ۔ اور کچھ چیزوں سے سکوت فرمایا ہے، بغیر کسی بھول کے۔ یہ اللہ کی رحمت ہے سو اسے قبول کرو۔ اور اپنی رائے کو فوقیت دینے والے سنتوں کے دشمن ہیں۔ ان لوگوں کی یادداشت سے میری سنتیں سلب ہو جاتیں ہیں، اور ان کے لئے ان کو محفوظ رکھنا عاجز کر دیتا ہے۔ اور پھر یہ بات بھی ان سے سلب کرلی جاتی ہے کہ وہ لاعلمی کا اظہار کرسکیں پھر وہ سنن کا اپنی رائے سے مقابلہ کرنے لگ جاتے ہیں۔ سو ان سے بچو!۔ بے شک حلال واضح ہے۔ اور حرام واضح ہے۔ اور ممنوع چراگاہ کے اردگرد چرانے والا قریب ہے کہ چراگاہ میں پھنس جائے۔ پس آگاہ رہو ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے۔ اور اللہ کی چراگاہ روئے زمین پر اس کی حرام کردہ اشیاء ہیں۔ نصر اس روایت میں ایک راوی ایوب بن سوید ضعیف ہے۔

۱۶۳۰..... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رائے زنی وقیاس کرنے والوں سے اجتناب کرو۔

مسند احمد فی السنةفی اتباع الکتاب و السنةو ذم الرای، وابو عبید فی الغریب

۱۶۳۱..... میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! ہم نے مدائن شہر فتح کیا تو وہاں مجھے ایک کتاب دریافت ہوئی، جس میں بہت عمدہ کلام ہے۔ پوچھا کیا اللہ کا کلام ہے؟ عرض کیا نہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دُرّہ منگوایا اور اس کو زدوکوب کرنے لگے۔ اور یہ آیت تلاوت فرمائی:

آلر تلک آیات الکتاب المبین انا انزلناه قرآناعربیا..... تا..... وان کنت من قبله لمن الغافلین

''آلر! یہ روشن کتاب کی آیات ہیں۔ ہم نے اس قرآن کو عربی میں نازل کیا ہے..... اور تم اس سے پہلے بے خبر تھے۔''

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ وہ اپنے علماء اور پادریوں کی کتابوں پر اس قدر جھک گئے کہ توراۃ اور انجیل کو چھوڑ بیٹھے۔ حتیٰ کہ وہ دونوں کتابیں مٹ گئیں۔ اور ان کے اندر کا علم بھی چلا گیا۔ نصر

۱۶۳۲...... ابراہیم النخعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، فرمایا: کہ کوفہ میں ایک شخص دانیال علیہ السلام کی کتابیں تلاش کرتا تھا۔ اور یہ اس کی عادت وطبیعت تھی۔ تو اس کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے حکم آیا کہ اس کو ان کے پاس پیش کیا جائے۔ تو یہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچا آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر دُرّہ اٹھالیا اور یہ آیات تلاوت فرمانے لگے۔

آلر تلک آیات الکتاب المبین...... تا...... الغافلین.

اس نے کہا میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقصود سمجھ گیا اور عرض کرنے لگا اے امیر المؤمنین! مجھے چھوڑ دیجئے اللہ کی قسم! میں ان کتابوں میں سے کوئی کتاب نذرِ آتش کئے بغیر نہ چھوڑوں گا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے چھوڑ دیا۔

المصنف لعبدالرزاق، ابن الضریس فی فضائل القرآن، العسکری فی المواعظ، الخطیب

۱۶۳۳...... عبداللہ بن علیم سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ سب سے سچی بات اللہ کی ہے۔ اور آگاہ رہو سب سے اچھا طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔ اور بدترین امورنئے پیدا کردہ بدعتیں ہیں۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ اور آگاہ رہو جب تک لوگ علم کو اپنے بڑوں سے حاصل کرتے رہیں گے اور چھوٹا بڑے پر کھڑا نہ ہوگا...... خیر میں رہیں گے۔ اور جب چھوٹا بڑے پر کھڑا ہو جائے گا تو خیر مفقود ہو جائے گی۔

اللالکائی فی السنة

۱۶۳۴...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن کے شبہات کو لے کر تم سے جھگڑیں گے، تو تم ان کو سنتوں کے ساتھ پکڑنا۔ یقیناً سنتوں کا عالم کتاب اللہ کو زیادہ جاننے والا ہے۔

الدارمی، نصر المقدسی فی الحجة، اللالکائی فی السنة، ابن عبدالبر فی العلم، ابن ابی زمنین فی اصول السنة، الأصبهانی فی الحجة، ابن النجار

۱۶۳۵...... از مسند علی رضی اللہ عنہ۔ ابو جحیفہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا آپ کے پاس قرآن کے سوا رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کچھ ہے؟ فرمایا: نہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو چاک کیا اور جان کو پیدا کیا۔ کہ قرآن کی سمجھ بوجھ اور اس صحیفہ کے سوا کچھ نہیں۔ میں نے عرض کیا اس صحیفہ میں کیا ہے؟ فرمایا: دیت اور قیدی کی رہائی کے احکام اور ایک یہ بات کہ کسی مسلمان کو کسی کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے۔ ابو داؤد الطیالسی، المصنف لعبدالرزاق. الحمیدی. مسنداحمد. العدنی والدارمی. الصحیح للبخاری رحمة الله علیه خ، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، النسائی، ابن ماجه، المسندلأبی یعلی. ابن قانع. ۴. ابن الجارود، الطحاوی وابن جریر

۱۶۳۶...... حارث اعور رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، میرا مسجد سے گذر ہوا تو دیکھا کہ لوگ بحث ومباحثہ میں مشغول ہیں۔ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین! کیا آپ لوگوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ بحث ومباحثہ میں مصروف ہیں؟ آپ نے تاکیداً دریافت فرمایا: کیا واقعی وہ ایسا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے آپ فرمارہے تھے کہ عنقریب ایک فتنہ رونما ہوگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس سے خلاصی کی کیا صورت ہوگی؟ فرمایا: اللہ کی کتاب، جس میں تم سے پہلے اور بعد والے لوگوں کی خبریں ہیں اور تمہارے درمیان کے اختلاف کا فیصلہ ہے۔ اور یہ فیصلہ کن کتاب ہے نہ کہ ہزل گوئی۔ جس نے بڑائی کی وجہ سے اس کو ترک کر دیا اللہ اس کو ہلاک فرمادے گا۔ اور جس نے اسے چھوڑ کر کہیں اور ہدایت تلاش کی اللہ اس کو گمراہ کر دے گا۔ یہ اللہ کی مضبوط رسی ہے۔ اور یہ ذکر اور دانائی کا کلام ہے۔ اور یہ سیدھا راستہ ہے۔ خواہشات نفسانیہ اس میں کجی پیدا کر سکتیں ہیں اور نہ ہی اس میں زبانوں کا التباس ہو سکتا ہے۔ علماء اس سے سیر نہیں ہوتے۔ بار بار پڑھنے سے اس کی تروتازگی میں کچھ فرق نہیں آتا۔ اس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوتے۔ یہ وہی ہے کہ جنوں نے اس کو سنا تو رہ نہ سکے اور بے اختیار پکار اٹھے:

﴿انا سمعنا قرآنا عجبا یهدی الی الرشد فامنا به﴾

''ہم نے ایک عجیب قرآن سنا، جو ہدایت کی راہ بتاتا ہے۔ سو ہم اس پر ایمان لے آئے۔''

جس نے اس کے ساتھ بات کی، سچ بات کی۔جس نے اس پر عمل کیا، اجر پایا۔جس نے اس کے ساتھ فیصلہ کیا، عدل وانصاف کا تقاضہ پورا کیا۔اور جس نے اس کی طرف دعوت دی، وہ ہدایت کی راہ پر گامزن ہوا۔

اے اعور! اس کو مضبوطی سے تھام لو۔ابن ابی شیبہ ، الدارمی، حمید بن زنجویه فی ترغیبه، الدورقی ومحمدبن نصر فی الصلاة، ابن حاتم، ابن الأنباری فی المصاحف، ابن مردویه، شعب الإیمان. الصحیح للترمذی رحمة الله علیه

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد مجہول ہے۔اور حارث کی حدیث میں کلام ہے۔

۱۶۳۷......کندہ کے ایک شیخ سے مروی ہے کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔کہ نجران کا ایک پادری آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے جگہ کشادہ فرمادی۔اس پر ایک شخص نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ اس (نصرانی) کے لئے کشادگی فرماتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ لوگ جب رسول ﷺ کے پاس آتے تھے تو آپ ﷺ بھی ان کے لئے کشادگی فرماتے تھے۔

پھر حاضرین مجلس میں سے ایک شخص نے اس نصرانی سے پوچھا کہ اے اسقف! اب نصرانیت کتنے فرقوں میں بٹ چکی ہے؟ اس نے کہا بے شمار فرقوں میں بٹ چکی ہے، جو میرے شمار کرنے سے باہر ہیں۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے زیادہ میں جانتا ہوں کہ کتنے فرقوں میں نصرانیت بٹ چکی ہے، اگرچہ یہ نصرانی ہے۔وہ اکہتر فرقوں میں بٹ چکی ہے۔اور یہودیت بہتر فرقوں میں بٹ چکی ہے۔اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ یہ ملتِ حنیفیہ تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔بہتر جہنم میں جائیں گے اور صرف ایک فرقہ جنت میں جائے گا۔العدنی

۱۶۳۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔اور سب سے بدترین فرقہ وہ ہوگا جو ہمارے اندر تحریف کرے گا اور اس دین سے جدا ہو جائے گا۔الحلیه

سنت کی پیروی کرنے والا خیر میں ہے

۱۶۳۹......جری بن کلیب سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ کسی چیز کا حکم فرمارہے ہیں اور حضرت عثمان اس سے منع فرمارہے ہیں۔میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ دونوں کے درمیان کچھ رنجش ہے؟ فرمایا: خیر کے سوا کچھ نہیں۔لیکن ہم میں سب سے زیادہ خیر والا وہ ہے جو اس دین کی زیادہ اتباع کرنے والا ہے۔مسدد، ابو عوانه، الطحاوی

۱۶۴۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین چیزوں کے ساتھ کوئی عمل شرفِ قبولیت نہیں پاسکتا، شرک، کفر، اور کتاب وسنت کو چھوڑ کر رائے زنی کرنا۔لوگوں نے کہا اے امیر المؤمنین! یہ رائے کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ کی کتاب اور رسول کی سنت کو ترک کر کے اپنی رائے پر عمل کرنے لگو۔ابن بشران

۱۶۴۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہود اکہتر فرقوں میں بٹ چکے تھے اور نصاریٰ بہتر فرقوں میں بٹ چکے تھے۔اور تم تہتر فرقوں میں بٹ جاؤ گے اور ان میں سب سے خبیث ترین فرقہ وہ ہوگا جو جدا گروہ بنالے گا یا فرمایا جو شیعہ جدا گروہ ہو جائے گا۔

ابن ابی عاصم

۱۶۴۲......سوید بن غفلۃ سے مروی ہے، فرمایا: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ دریائے فرات کے کنارے چلا جارہا تھا۔تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور ﷺ کا ارشاد ہے: کہ بنی اسرائیل نے باہم اختلاف کیا......پھر وہ اسی اختلاف پر قائم رہے حتیٰ کہ انہوں نے اپنے دو آدمیوں کو ثالث وفیصل بنایا، لیکن وہ دونوں خود بھی گمراہ ہوگئے اور انہوں نے اپنے متبعین کو بھی گمراہ کر دیا۔اور عنقریب یہ امت بھی اختلاف وانتشار کا شکار ہوگی اور ان کا اختلاف جاری ہوگا کہ یہ دو آدمیوں کو فیصل وثالث بن کر بھیجیں گے لیکن یہ دونوں خود بھی گمراہ ہوں گے اور اپنے

متبعین کو بھی گمراہ کریں گے۔السنن للبیھقی رحمة الله علیه فی الدلائل

۱۶۴۳.....حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوعمر! یہود کتنے فرقوں میں بٹ گئے تھے؟ میں نے عرض کیا: میں اس سے لاعلم ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اکہتر فرقوں میں۔ اور وہ سوائے ایک فرقہ کے سب جہنم میں جائیں گے، صرف وہ ایک فرقہ نجات یافتہ ہوگا۔ اور اس امت کے بارے میں جانتے ہو کہ یہ کتنے فرقوں میں بٹ جائے گی؟ میں نے عرض کیا! نہیں، فرمایا تہتر فرقوں میں اور سوائے ایک فرقہ ناجی کے سب جہنم میں جائیں گے۔ اور نیز یہ امت بارہ فرقوں میں بھی بٹے گی جن میں سے صرف ایک فرقہ نجات یافتہ ہوگا اور تو بھی اسی میں سے ہے۔ابن عساکر

اس روایت میں ایک راوی عطاء بن مسلم الخفار ضعیف ہے۔

۱۶۴۴.....سلیم بن قیس العامری سے مروی ہے، فرمایا کہ ابن الکوا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنت و بدعت اور جماعت وفرقہ بازی کے متعلق سوال کیا! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب مرحمت فرمایا: اے ابن الکوا! تو نے اچھا سوال یاد کیا ہے، سو اس کا جواب بھی ذہن نشین کر لے۔ سنت! اللہ کی قسم سنت تو صرف محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔ اور بدعت وہ ہے جو اس سنت سے کنارہ کش طریقہ ہو۔ اور جماعت! اللہ کی قسم! اہلِ حق سے اجتماعیت قائم رکھنا ہے۔ خواہ ان کی تعداد تھوڑی کیوں نہ ہو؟ اور فرقہ انگیزی! اہلِ بطلان سے اجتماعیت رکھنا ہے، خواہ ان کی تعداد کثیر ہو۔

رواہ العسکری

۱۶۴۵.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عنقریب ایک قوم رونما ہوگی۔ جو تم سے جھگڑے گی۔ تو تم سنتوں کے ساتھ ان کا تعاقب کرنا! کیونکہ اصحابِ سنن ہی کتاب اللہ کو زیادہ جاننے والے ہیں۔اللالکائی فی السنة، الأصبهانی فی الحجة

۱۶۴۶.....ابوالطفیل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: کہ انبیاء کے لائق ترین افراد وہ ہیں، جو ان کی پیش کردہ شرائع سے بخوبی واقف ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

﴿ان اولی الناس بابراهیم للذین اتبعوه وهذا النبی﴾

''ابراہیم سے قرب رکھنے والے تو وہ لوگ ہیں جو ان کی پیروی کرتے ہیں اور یہ نبی آخر الزماں''۔آل عمران ۶۸

یعنی محمد ﷺ اور آپ کے متبعین۔ سو ان میں تغیر و تبدل کی کوشش مت کرو۔ اور محمد ﷺ کا دوست وہ ہے جو اللہ کا مطیع ہے اور محمد ﷺ کا دشمن وہ ہے جو اللہ کا عاصی ہے۔ خواہ آپ سے اس کی قرابت و رشتہ داری ہو۔اللالکائی

۱۶۴۷.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ آپ کی امت آپ کے بعد فتنہ وفساد میں مبتلا ہو جائے گی؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے سوال کیا کہ اس سے خلاصی کی کیا صورت ہوگی؟ فرمایا: کتابِ خداوندی، جو غالب و برتر ہے۔ باطل اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتا، سامنے سے اور نہ ہی پیچھے سے۔ یہ صاحبِ حکمت ولائقِ حمد ذات کی طرف سے نازل شدہ ہے۔ابن مردویه

۱۶۴۸.....عبداللہ بن الحسن سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو حَکَم اور فیصلہ کنندگان کے بارے میں فرمایا: کہ میں تمہیں حَکَم بناتا ہوں اس شرط پر کہ تم کتاب اللہ سے رجوع کرو گے۔ اور تمام کتاب اللہ میرے حق میں ہے۔ پس اگر تم نے حلِ فیصلہ میں کتاب اللہ سے رجوع نہ کیا تو تمہاری حکومت کالعدم ہو جائے گی۔ابن عساکر

۱۶۴۹.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا امام وحاکم قریش سے ہوں گے۔ اور جس نے بالشت بھر بھی جماعت سے دوری اختیار کی، سو اس نے اسلام کی مالا اپنی گردن سے نکال پھینکی۔بخاری ومسلم

۱۶۵۰.....محمد بن عمر بن علی اپنے والد عمر رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو چیز میں تمہارے درمیان چھوڑے جا رہا ہوں، اگر تم اسے تھامے رہو گے تو ہرگز گمراہی میں نہ پڑو گے۔ کتاب اللہ! یہ ایک رسی ہے۔ جس کا ایک سرا خدا کے دستِ قدرت میں ہے تو دوسرا سرا تمہارے اور میرے اہلِ بیت کے ہاتھوں میں ہے۔ابن جریر

حدیث صحیح ہے۔

۱۶۵۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے انسانو! کیابات ہے کہ تم اس راہ سے اعراض کررہے ہو؟...... جس پر تمہارے پیش روگامزن تھے، اور تمہارے نبی کی سنت بھی اسی کی راہ بتاتی ہے۔ یقیناً تم سے پہلے لوگ اسی بناء پر ہلاک کیے گئے کہ انہوں نے اللہ کی کتاب کے بعض حصوں کو بعض حصوں کے ساتھ ٹکرانا شروع کردیا تھا۔ نصر

۱۶۵۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہےکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ابن النجار

۱۶۵۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے۔ اور فرمایا: اے محمد! تیری امت تیرے بعد اختلاف کا شکار ہوجائے گی۔ میں نے دریافت کیا: پھر اس سے گلوخلاصی کی کیا صورت ہے؟ اے جبرئیل علیہ السلام! فرمایا: کتاب خداوندی۔ جو ہر سرکش کو تباہ کردے گی۔ اور جو اس کو مضبوطی سے تھام لے گا نجات پاجائے گا۔ جو اس کو چھوڑ بیٹھے گا برباد ہوجائے گا۔ یہ فیصلہ کن قول ہے۔ ہزل گوئی نہیں ہے۔ ابن مردویہ

۱۶۵۴...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو چاہتا ہے کہ اللہ تجھے عین جنت کے درمیان میں سکونت بخشے؟ تو پھر تجھ پر جماعت کا دامن تھامنا لازم ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۶۵۵...... عبداللہ بن ربیعۃ سے مروی ہے انہوں نے ایک نصرانی کی بات ذکر کی، کہ کچھ لوگ ملک شام میں ایک نصرانی کے گرد جمع ہوگئے تو اس نے ان کو آپ ﷺ کے بعد آنے والے خلفاء کی صفات بیان کی۔ پھر یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب کو پہنچی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے نصرانی کی باتیں دریافت کیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو بلوایا، اور ان سے دریافت فرمایا: کہ مجھے فلاں نصرانی کی بات بتاؤ۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے ایک نصرانی کا واقعہ بتایا جو آپ ﷺ کے مبارک عہد میں آپ ﷺ کے پاس وفد نجران کے ہمراہ آیا تھا۔ اور آپ ﷺ نے لوگوں کے اس نصرانی سے سوال کرنے کو ناپسند فرمایا تھا۔ ابن عساکر

حدود اللہ کی پابندی کرنا

۱۶۵۶...... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر فرمائے ہیں لہٰذا ان کو ضائع مت کرو۔ اور کچھ حدود مقرر فرمائی ہیں ان کے قریب بھی مت جاؤ۔ اور کچھ چیزوں کو حرام قرار دیا ہے، سو ان کی حرمت کو مت توڑو۔ اور بہت سی چیزوں کے بارے میں سکوت اختیار فرمایا ہے، بغیر کسی بھول کے سو ان کی تکلیف میں مت پڑو، یہ اللہ کی رحمت ہے اس کو قبول کرلو۔ آگاہ رہو! تقدیر: اچھی ہو یا بری، ضرر رساں ہو یا نفع رساں اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ وہ کسی بندے کو تفویض کی گئی اور نہ ہی بندے کی مشیت کو کامل اختیار دیا گیا۔ ابن النجار

۱۶۵۷...... ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انسانو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں...... اگر تم ان کو مضبوطی سے تھام لو تو میرے بعد ہرگز کبھی گمراہی کا شکار نہ ہوگے۔ ان میں سے ایک کا رتبہ دوسری سے بڑھا ہوا ہے۔ وہ کتاب اللہ ہے، جو اللہ کی رسی ہے۔ آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی ہے۔ اور میری آل۔ یہ دونوں چیزیں آپس میں کبھی جدا نہ ہوں گی...... حتیٰ کہ میرے پاس حوض پر آئیں۔ ابن جریر

۱۶۵۸...... حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم آپس میں گفتگو کرتے تھے کہ اور یہ کہ شر ہے۔ (یعنی یہ کہا کرتے کہ اپنی طرف سے رائے زنی کرنا شر ہے) اپنی آراء کو غلط سمجھو۔ اور جماعت کو مضبوطی سے تھامو۔ کیونکہ اللہ امت محمد ﷺ کو کسی گمراہی پر جمع نہ فرمائے گا۔ ابن ابی شیبہ

۱۶۵۹...... معمر رحمۃ اللہ علیہ، قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت عبداللہ بن سلام سے دریافت فرمایا: کہ بنی اسرائیل کتنے فرقوں بٹ گئی تھی؟ عرض کیا اکہتر یا بہتر فرقوں میں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت بھی اسی قدر یا اس سے بھی مزید ایک فرقہ زیادہ فرقوں میں بٹ جائے گی۔ سوائے ایک کے سب جہنم میں جائیں گے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۶۶۰.....از مسند ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پر راہِ الٰہی اور راہِ سنت لازم ہے۔ پس روئے زمین پر کوئی بندہ ایسا نہیں جو راہِ الٰہی اور راہِ سنت گامزن ہو، اور وہ رحمٰن کا ذکر کرے اور اس کی آنکھیں خشیت خداوندی سے بہہ پڑیں تو اللہ ایسا نہیں ہے کہ اس کو عذاب کرے۔ اور روئے زمین پر کوئی بندہ ایسا نہیں جو راہِ الٰہی اور راہِ سنت گامزن ہو، اور وہ اللہ کا ذکر کرے اور اس پر خوفِ خداوندی سے کپکپی طاری ہو جائے، تو اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی خشک پتوں والا درخت ہے، اور بادِ صرصر ان کو خوب جھاڑ دیتی ہے۔ تو اسی طرح اس بندہ کے گناہوں کو بھی اللہ تعالیٰ ختم فرما دیتے ہیں جس طرح درخت سے یہ پتے گرتے ہیں۔ اور راہ الٰہی میں معاش کی فکر کرنا راہِ الٰہی کے سوا میں جہاد کرنے سے بھی افضل و بہتر ہے۔ سو دیکھو! کہ جہاد ہو یا فکرِ معاش انبیاء اور ان کی سنت کے مطابق اختیار کرو۔

اللالكائي في السنة

۱۶۶۱.....از مسندِ انس بن مالک۔ یوسف بن عطیہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: ہمیں قتادہ رحمۃ اللہ علیہ، مطر الورق رحمۃ اللہ علیہ اور عبداللہ الداناج رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ گھر کے دروازہ سے ہجرہ شریف میں جانے کے لئے نکلے تو ایک قوم کو دیکھا کہ قرآن کے بارے میں بحث و مباحثہ کر رہے ہیں، کیا اللہ نے اس اس آیت میں یوں نہیں فرمایا؟ کیا اللہ نے اس اس آیت میں یوں نہیں فرمایا؟ رسول اللہ ﷺ نے حجرہ کا دروازہ اس غصہ کے عالم میں کھولا کہ گویا آپ کے رخِ زیبا پر کسی نے انار کے دانے نچوڑ دیئے ہوں۔ پھر فرمایا: کیا اسی کا تم کو حکم ملا ہے؟ کیا یہی تمہارا مقصود و مراد ہے۔ اسی طرح تو تم سے پہلے لوگ قعرِ ہلاکت میں پڑے۔ کہ انہوں کتاب اللہ کے بعض حصوں کو بعض حصوں کے ساتھ ٹکرانا شروع کر دیا تھا۔ تم کو اللہ نے جس بات کا حکم فرمایا: اس کی پیروی کرلو۔ اور جس بات سے منع فرمایا ہے اس سے باز آجاؤ۔

راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد انہوں نے کسی کو بھی تقدیر کے متعلق بحث کرتے نہیں دیکھا۔ حتیٰ کہ حجاج بن یوسف کا زمانہ آیا تو سب سے پہلے معبد الجھنی نے اس میں کلام شروع کیا، تو حجاج بن یوسف نے اس کو پکڑوا کر تہ تیغ کر دیا۔

اسی روایت کے دوسرے الفاظ یہ ہیں: حضور ﷺ اپنے گھر سے نکلے تو ایک قوم کو سنا کہ تقدیر کے بارے مذاکرہ کر رہے ہیں۔ تو آپ ﷺ ان کے پاس اس حال میں تشریف لے گئے، گویا آپ کے رخِ زیبا پر کسی نے انار کے دانے نچوڑ دیئے ہوں۔ پھر فرمایا: کیا اسی لئے تم پیدا کئے گئے ہو؟ کیا یہی تم سے مقصود و مطلوب ہے؟ اسی طرح کی باتوں کی وجہ سے تو تم سے پہلے لوگ قعرِ ہلاکت میں پڑے۔ دیکھو! تم کو اللہ نے جس بات کا حکم فرمایا: اس کی پیروی کرلو۔ اور جس بات سے منع فرمایا ہے اس سے باز آجاؤ، بس۔

الدارقطني في الأفراد، الشيرازي في الألقاب، ابن عساكر

۱۶۶۲.....از مسند بریدۃ بن الحصیب الأسمی۔ بریدۃ بن الحصیب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن باہر تشریف لائے تو تین مرتبہ نداء دی کہ اے لوگو! میری اور تمہاری مثال اس قوم کی سی ہے، جو کسی دشمن سے خوف زدہ ہے کہ کہیں وہ ان پر حملہ آور نہ ہو جائے۔ تو انہوں نے اپنے ایک فرستادہ کو اس غرض سے بھیجا کہ وہ ان کے پاس دشمن کی خبر لائے۔ وہ اسی حال پر تھے کہ فرستادہ نے دشمن کو دیکھ لیا۔ وہ اپنی قوم کو متنبہ کرنے کے لئے متوجہ ہوا تو اسے یہ خطرہ دامن گیر ہوا کہ کہیں دشمن اس کے ڈرانے پہلے ہی ان کو نہ جالے۔ تو اس نے اپنے کپڑے اتارے اور چلاتا ہوا پہنچا کہ لوگو! تم گھیر لئے گئے۔ تم گھیر لئے گئے۔ تم گھیر لئے گئے۔ الرامهرمزي في الأمثال

عرب کے زمانہ جاہلیت میں انتہائی درجہ پر کسی خطرہ سے آگاہ کرنا مقصود ہوتا تو اعلان کنندہ لباس اتار کر ہاتھوں میں لئے خبردار کرتا ہوا آتا تھا۔

۱۶۶۳.....از مسند بشیر رضی اللہ عنہ بن ابی مسعود۔ ابن حلبس سے مروی ہے کہ بشیر رضی اللہ عنہ بن ابی مسعود نے، جو اصحاب رسول میں سے تھے، فرمایا: جماعت کو مضبوطی سے تھام لو۔ کیونکہ اللہ امتِ محمد ﷺ کو کسی گمراہی پر جمع نہ فرمائے گا۔ ابو العباس الأصم في الثالث من فوائده

۱۶۶۴.....از مسندِ جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ۔ عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ کو اس حال میں دیکھا کہ ان کے دستِ مبارک میں تلوار اور قرآن شریف تھا، اور وہ فرما رہے تھے: کہ ہمیں حضور ﷺ نے حکم فرمایا ہے کہ جو اس کی مخالفت کرے، ہم اس کو اس سے اڑا دیں۔ ابن عساكر

۱۶۶۵.....ازمسندِ الحارث بن الحارث الأشعری رحمۃ اللہ علیہ۔ الحارث بن الحارث الأشعری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ عز وجل نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں تم کو پانچ باتوں کا حکم دوں: جہاد کرو۔ امیر کی بات سنو۔ اس کی اطاعت کرو۔ ہجرت اختیار کرو۔ اور جماعت! کہ جس نے جماعت سے ایک کمان کے بقدر بھی دوری اختیار کرلی تو اس کی نماز قبول ہوگی اور نہ روزہ۔ اور یہ لوگ جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی مالک الأشعری

۱۶۶۶.....ازمسندِ حذیفہ رضی اللہ عنہ۔ حذیفہ سے مروی ہے، فرمایا: کہ جس نے ایک بالشت جماعت سے بُعد اپنایا اس نے اسلام کا طوق اپنی گردن سے نکال پھینکا۔ ابن ابی شیبہ

۱۶۶۷.....ازمسندِ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ۔ زید بن ثابت حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے اندر اپنے دو نائب چھوڑے جارہا ہوں۔ کتاب اللہ اور میرے اہل بیت۔ یہ دونوں اکٹھے میرے پاس حوض پر آئیں گے۔ ابن جریر

۱۶۶۸.....ازمسندِ ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرمایا: جس نے ایک بالشت جماعت سے بُعد اپنایا وہ جاہلیت کی موت مرا۔ ابن ابی شیبہ

ایک زمانہ آئے گا سونا چاندی نافع نہ ہوگا

۱۶۶۹.....ازمسندِ ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: اس جماعت اور طاعت کو مضبوطی سے تھام لو۔ کیونکہ یہ وہی اللہ کی رسی ہے، جس کا اس نے حکم فرمایا ہے۔ اور جو امور تمہیں جماعت میں ناپسند محسوس ہوں وہ فرقہ بازی کے محبوب اعمال سے بھی بہتر ہیں۔ اللہ نے کسی چیز کو پیدا نہیں فرمایا، مگر اس کی انتہاء بھی مقرر فرمادی۔ سو یہ دین بھی تام ہو چکا ہے، لہٰذا اب یہ نقصان وزوال کی طرف لوٹے گا۔ اور اس کی علامت یہ ہے کہ قرابت ورشتہ داری منقطع ہوں گی۔ مال ناحق وصول کیا جائے گا۔ خونریزی ہوگی۔ صاحب قرابت قرابت کا شکوہ کرے گا مگر خود اس کا خیال نہ کرے گا۔ بھکاری پھریں گے مگر ان کے ہاتھ میں کچھ نہ دیا جائے گا۔ اسی دوران زمین گائے کی مانند ڈکارے گی، ہر انسان یہ محسوس کرے گا کہ یہ آواز ان کے علاقہ کی طرف سے آرہی ہے۔ پھر اسی اثناء میں زمین اپنے جگر گوشے یعنی سونے چاندی باہر نکال پھینکے گی۔ لیکن اس کے بعد سونا سودمند ہوگا اور نہ ہی چاندی۔ ابن ابی شیبہ

۱۶۷۰.....حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسولِ اکرم ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے آنے کا فرمایا: تو ہم دونوں چل پڑے ..... حتیٰ کہ ایک جگہ پہنچے، تو رسولِ اکرم ﷺ نے ایک خط کھینچا اور مجھے فرمایا: اس کے درمیان ہی رہنا، اگر اس سے باہر نکلے تو ہلاک ہوجاؤ گے۔ تو میں اس میں ٹھہر گیا اور آپ ﷺ چلے گئے۔ یا فرمایا تھوڑی دور گئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کے ہیولے دیکھے چکّی کی طرح گھومتے ہوئے۔ ان پر کپڑے بھی نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود ان کی شرم گاہیں بھی نظر نہیں آتی۔ اونچے اونچے قد آور ہیں۔ جسموں پر معمولی معمولی سا گوشت ہے۔ وہ آئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سوار کرایا اور رسول اللہ ﷺ ان پر قرآن کی تلاوت فرمانے لگے۔ اور کچھ میرے اردگرد چکر لگانے لگے حتیٰ کہ وہ میری حد سے تجاوز کرنے لگے تو میں ان سے سخت گھبرا گیا اور بیٹھ گیا، غالباً آپ نے یہی فرمایا یا جو کچھ بھی فرمایا۔ پھر جب صبح کی پو پھٹی تو وہ جانے لگے۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، آپ تکان سے بوجھل اور تکلیف میں مبتلا تھے شاید انہوں نے آپ کو سوار کرا رکھا تھا اسی وجہ سے طبیعت گراں بار ہوگئی تھی۔ آکر آپ ﷺ نے فرمایا: میری طبیعت بھاری ہوگئی ہے، پھر آپ ﷺ میری گود میں سر اقدس رکھ کر استراحت پذیر ہوگئے۔ پھر دوبارہ کچھ ہیولے نمودار ہوئے، اب کے ان کے جسموں پر سفید لباس تھے، قد آور جسموں کے مالک تھے۔ رسول اللہ ﷺ پر مدہوشی طاری ہوچکی تھی۔ تو اس دفعہ میں پہلے سے زیادہ گھبراہٹ میں مبتلا ہوگیا۔ پھر ان میں سے کسی نے کہا: اس نے یعنی آپ ﷺ نے بھلی چیز عطا کی ہے، یہی کہا یا شاید کچھ اور کہا۔ پھر کہا: اس کی آنکھیں سورہی ہیں یا کہا کہ اس کی آنکھ سورہی ہے۔ اور دل اس کا بیدار ہے۔ پھر انہوں آپس میں کہا کہ آؤ! اب اس کی کوئی مثال بیان کریں۔ ہم مثال بیان کرتے ہیں اور تم اس کی تعبیر بیان کرو یا تم مثال بیان کرو

اور ہم اس کی تعبیر بیان کرتے ہیں۔ تو بعض نے کہا: اس کی مثال ایسی ہے کہ کسی سردار نے قلعہ نما عمارت تعمیر کروائی، پھر لوگوں کی طرف کھانے کے لئے دعوت بھیجی۔ سو جس نے اس کی دعوت کو قبول نہ کیا سردار اسے عذاب کرے گا۔ پھر دوسروں نے اس کی تعبیر کہی کہ سردار تو اللہ رب العالمین ہے۔ اور قلعہ نما عمارت اسلام ہے۔ کھانا جنت ہے۔ اور یہ نبی ﷺ داعی ہے۔ سو جس نے اس کی اتباع کی، وہ جنت میں جائے گا۔ اور جس نے اتباع نہ کی، وہ عذاب میں مبتلا ہوگا۔

پھر آپ ﷺ بیدار ہوگئے۔ اور مجھ سے دریافت کیا اے ام عبد! تم نے کیا کچھ دیکھا؟ عرض کیا ایسا ایسا ماجرا دیکھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے جو کچھ کہا مجھ سے کچھ بھی مخفی نہ رہا۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ملائکہ کا ایک گروہ تھا یا فرمایا وہ ملائکہ تھے یا جو اللہ چاہے، وہی تھے۔

ابن عساکر

۱۶۷۱..... ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسولِ اکرم ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: لوگوں کو کیا ہوگیا؟ کہ رسول اللہ ﷺ کی قرابت بھی حوض پر نفع مند نہیں ہوگی، اور لوگ کہیں گے: یارسول اللہ! میں فلاں ابن فلاں ہوں، میں کہوں گا: نسب تو میں جان گیا ہوں لیکن تم نے میرے بعد نیا دین بنالیا تھا اور الٹے پاؤں پھر گئے تھے۔ ابن النجار

۱۶۷۲..... ازمسند عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ الجہنی۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنی امت پر شراب سے زیادہ دودھ کا خوف ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یہ کیسے یارسول اللہ! فرمایا: وہ دودھ پسند کرتے ہیں اور عیش وعشرت میں نماز کی جماعتوں سے دور ہوجاتے ہیں۔ اور ان کو ضائع کرتے ہیں۔ نعیم بن حماد فی الفتن

۱۶۷۳..... عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ستارہ شناسوں سے کچھ مت پوچھو۔ اور نہ قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرو۔ اور میرے اصحاب میں سے کسی کو سب وشتم نہ کرو۔ یہ چیز محض ایمان ہے۔ الخطیب فی کتاب النجوم

فصل...... بدعت کے بیان میں

۱۶۷۴..... ازمسند عمر رضی اللہ عنہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عنقریب ایسے لوگ آئیں گے، جو دجال کی تکذیب کریں گے۔ اور مغرب سے طلوعِ شمس کا انکار کریں گے۔ عذابِ قبر کا انکار کریں گے۔ شفاعت کا انکار کریں گے۔ حوض کا انکار کریں گے۔ اور اس قوم کا انکار کریں گے، جو جہنم سے جھلس جانے کے بعد نکلیں گے۔

المصنف لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، الحارث، بخاری ومسلم فی البعث

۱۶۷۵..... ازمسندِ حکم بن عمیر الثمالی۔ موسیٰ بن ابی حبیب حکم بن عمیر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھبراہٹ میں مبتلا کردینے والا امر، کمر توڑ دینے والا بوجھ، اور نہ ختم ہونے والا شر بدعتوں کا غلبہ ہے۔ الحسن بن سفیان، ابونعیم

۱۶۷۶..... ازمسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔ ابراہیم بن ہدبۃ، انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی صاحبِ بدعت کو دیکھو، تو ترش روئی کے ساتھ اس سے پیش آؤ۔ کیونکہ اللہ ہر صاحبِ بدعت سے بغض رکھتے ہیں۔ ان میں سے کوئی پل صراط سے نہیں گزرے گا مگر وہ جہنم میں پت جھڑ کے پتوں کی طرح ٹوٹ ٹوٹ کر گریں گے، جیسے ٹڈیوں اور مکھیوں کے بھٹ گرتے ہیں۔

رواہ ابن عساکر

۱۶۷۷..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: کہ میں دو جماعتوں کو جانتا ہوں جو جہنم میں جائیں گی۔ ایک وہ قوم جس کا کہنا ہے: ایمان سارا محض کلام ہے۔ جس میں عمل کی ضرورت نہیں۔ اور یہ مرجیہ کا عقیدہ ہے۔ اور دوسری قوم جو کہے گی کہ پانچ نمازوں کی کیا ضرورت ہے؟ دو نمازیں کافی ہیں۔ ابن جریر

۱۶۷۸..... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، فرمایا: تین جماعتیں ہیں جن کا امتِ محمد ﷺ سے کوئی واسطہ نہیں۔ بخیل، المنانی (احسان جتانے

والا) اور قدری (تقدیر کا منکر)۔ ابن عساکر

باب سوم...... کتاب الاِیمان کا تتمہ وملحقات

فصل...... صفات کے بیان میں

۱۶۷۹...... از مسند علی رضی اللہ عنہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کہ ارشادِ حق سبحانہ وتقدس ہے کہ کوئی بندہ اس چیز کی ادائیگی کے سوا مجھ سے کسی اور چیز کے ساتھ زیادہ قرب نہیں پا سکتا جو میں نے خود اس پر فرض کر دی ہے۔ الخ ابن عساکر

۱۶۸۰...... از مسندِ انس رضی اللہ عنہ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے، اور آپ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے، اور حضرت جبرئیل اللہ تبارک وتعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے میرے دوست کو خوف زدہ کیا یا دوسرے الفاظ میں میرے دوست کی اہانت کی اس نے مجھے کھلے عام جنگ کی دعوت دیدی۔ اور کوئی بندہ اس چیز کی ادائیگی کے سوا مجھ سے کسی اور چیز کے ساتھ زیادہ قرب نہیں پا سکتا جو میں نے خود اس پر فرض کر دی ہے۔ اور بندہ مسلسل نفلی عبادات میں مشغول رہتا ہے تو وہ میرا محبوب بن جاتا ہے۔ اور جس سے میں محبت کرتا ہوں اس کے لئے میں کان، آنکھ اور ہاتھ بن جاتا ہوں اور اس کا حمایتی ومددگار بن جاتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں۔ اور مجھے پکارتا ہے تو میں اس کو جواب دیتا ہوں۔ دوسرے الفاظ میں مجھے پکارتا ہے پس میں اس کو جواب دیتا ہوں۔ وہ مجھ سے سوال کرتا ہے اور میں اسے عطا کرتا ہوں۔ اور وہ میرے لیے مخلص ہوجاتا ہے تو میں اس کے لئے مخلص وخیر خواہ ہوجاتا ہوں۔ اور میں کسی چیز میں تردد کا شکار نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ جب میرے بندے کا آخری وقت آپہنچتا ہے، پھر وہ موت کو ناپسند کرتا ہے جبکہ میں اس کی برائی کو ناپسند کرتا ہوں۔ اور اس کے سوا چارہ کار نہیں۔ اور بعض میرے بندے اپنے لئے کسی عبادت کا دروازہ کھولنا چاہتے ہیں مگر میں اس بات کے پیش نظر اس دروازے کو اس پر بند رکھتا ہوں کہ کہیں وہ عجب وپندارِ نفس میں مبتلا نہ ہوجائے۔ اور یہ اس کے لئے تباہی کا پیش خیمہ بن جائے۔ اور بعض میرے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا ایمان ان کو غنی ومالداری کے سوا کوئی چیز راس نہیں دیتا۔ اگر میں ان کو فقر میں مبتلا کردوں تو وہ ان کو فتنہ وفساد کا شکار کردے۔ اور بعض میرے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا ایمان ان کو فقر ہی میں درست رکھتا ہے اگر میں ان کو غنی ومالداری بخش دوں تو یہی ان کی تباہی کا ذریعہ بن جائے۔ اور بعض میرے بندے ایسے ہیں کہ ان کا ایمان ان کے لئے صحت وتندرستی کو خیر کا باعث بناتا ہے، اگر میں ان کو بیماری میں مبتلا کردوں تو یہ بیماری ان کو خراب کردے۔ اور بعض میرے بندے ایسے ہیں کہ ان کا ایمان ان کو بیماری ہی میں مناسب رکھتا ہے۔ اگر میں ان کو صحت وتندرستی عنایت کردوں تو وہ فساد وخرابی کا شکار ہوجائیں۔ میں اپنے بندوں کے دلوں کا بھید جانتے ہوئے ان کی تدبیر کرتا ہوں میں علیم وخبیر ذات ہوں۔

ابن ابی الدنیا فی کتاب الأولیاء، الحلیہ، ابن عساکر

اس میں صدقۃ بن عبداللہ ہے جس کو امام احمد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور نسائی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ اور امام ابوحاتم الرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ محدثین میں صدق کا مرتبہ رکھتے ہیں یعنی کسی قدر ضعف ہے، لیکن قدریہ ہونے کا شبہ ہونے کی وجہ سے اس موضوع تقدیر کی روایت ان سے درست نہیں۔ اور علامہ ذھبی کہتے ہیں کہ ان کی روایت کو بیان کرنے کی گنجائش ہے لیکن ان سے استدلال درست نہیں ہے۔ اس کے لئے اور نیز ان راوی کے متعلق مفصل جرح وقدح کے لئے دیکھئے سیر اعلام النبلاء ج ۷ ص ۳۱۶۔

۱۶۸۱...... از مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ۔ زبیر سے مروی ہے کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پل صراط پر سے گزرنے کے متعلق پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ شرط کہ ہر مؤمن اس سے ضرور گزرے گا، مؤمنین کے لئے ہنستے مسکراتے پوری ہوجائے گی۔ الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، ابو داؤد الطیالسی فی الصفات

۱۶۸۲...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ اکثر یہ دعا فرماتے تھے:

یامقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک

''اے دلوں کے پھیرنے والے میرا دل اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔''

اس پر آپ ﷺ کے بعض اہلِ خانہ نے سوال کیا یارسول اللہ! کیا آپ اب بھی ہم پر خوف کرتے ہیں، جبکہ ہم آپ پر اور آپ کے لائے ہوئے دین پر ایمان لے آئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دل ہمہ وقت رحمٰن کی انگلیوں میں سے دوانگلیوں کے درمیان رہتا ہے۔ اور رحمٰن یوں کرتا رہتا ہے، انگلیوں کو حرکت دیتے ہوئے فرمایا۔ الدار قطنی فی الصفات

۱۶۸۳..... ازمسندِ ابی رزین العقیلی۔ ﴿وسع کرسیه السموات و الأرض﴾ کی تفسیر کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرمایا: کہ کرسی جائے قدمین ہے۔ اور عرش کی وسعت کا اندازہ کوئی شئی نہیں کرسکتی۔ الدار قطنی فی الصفات

۱۶۸۴..... ازمسند نواس رضی اللہ عنہ بن سمعان الکلابی۔ نواس رضی اللہ عنہ بن سمعان سے مروی ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر دل رب العالمین کی انگلیوں میں سے دوانگلیوں کے درمیان رہتا ہے۔ چاہے تو وہ اس کو سیدھا مستقیم رکھے اور چاہے تو کج رو کردے۔ تو رسول اللہ ﷺ اسی وجہ سے فرماتے تھے کہ اے دلوں کے پھیرنے والے ہمارے دل اپنے دین پر ثابت قدم رکھ اور میزان تقدیر اللہ کے ہاتھ میں ہے اس کو پست وبالا کرتا رہتا ہے۔ اور دوسرے الفاظ یہ ہیں کہ دل اس کی انگلیوں کے درمیان ہے۔ چاہے تو اسے سیدھا رکھے، چاہے تو اسے ٹیڑھا کردے۔ اور میزان اس کے ہاتھ میں ہے۔ سو وہ اقوام کو رفعت عطا کرتا ہے اور پست کرتا ہے، اور قیامت تک یہی معاملہ جاری وساری ہے۔

الدار قطنی فی الصفات

۱۶۸۵..... ازمسندِ ابی رزین العقیلی۔ ابی رزین العقیلی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا رب بندے کی یاس وقنوط اور اپنی رحمت اس کے قریب ہونے پر مسکراتا ہے۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا پروردگار بھی مسکراتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا پروردگار مسکرائے تو ہم خیر سے ہرگز محروم نہ ہوں گے۔ الدار قطنی فی الصفات

۱۶۸۶..... شہر بن حوشب سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں میں نے ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آپ ﷺ جب آپ کے پاس ہوتے تو آپ کی دعا اکثر کیا ہوتی تھی؟ فرمایا آپ کی دعا اکثر یہ ہوتی تھی:

یامقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک

''اے دلوں کے پھیرنے والے میرا دل اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔''

پھر آپ ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا: اے ام سلمۃ! ہر آدمی کا دل اللہ کی انگلیوں میں سے دوانگلیوں کے درمیان رہتا ہے۔ چاہے تو وہ اس کو سیدھا مستقیم رکھے اور چاہے تو کج رو کردے۔ ابن ابی شیبه

۱۶۸۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ یہ دعا مانگتے تھے:

یامقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک

''اے دلوں کے پھیرنے والے میرا دل اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔''

میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ ﷺ اور یہ دعا مانگتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تو نہیں جانتی کہ ابن آدم کا دل اللہ کی انگلیوں کے درمیان ہے۔ چاہے تو وہ اسے ہدایت کی طرف پلٹ دے اور چاہے تو اسے گمراہی کی طرف لوٹادے، تو وہ یوں پلٹ دینے پر قادر ہے۔

ابن ابی شیبه

اسلام اپنے شباب کو پہنچا

۱۶۸۸..... ازمسندِ عمر رضی اللہ عنہ۔ ایک شخص سے مروی ہے کہ میں مدینہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب کی مجلس میں موجود تھا کہ آپ رضی

اللہ عنہ نے اپنے کسی ہم نشیں سے فرمایا: تم نے حضور ﷺ کو اسلام کی صفت کس طرح بیان کرتے ہوئے سنا؟ اس نے کہا میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: اسلام اونٹ کے بچہ کی مانند نوخیزی و کسمپرسی کے عالم میں اٹھا۔ پھر اس کے سامنے کے ثنائی دانت نکلے۔ پھر برابر کے رباعی دانت نکلے۔ پھر رباعی کے بعد والے دانت نکلے۔ پھر اسلام اپنے عنفوانِ شباب کے آخری مرحلہ بزول پر آیا اور اس کے کچلی والے دانت بھی نکل آئے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ بزول کے بعد سوائے نقصان وتنزلی کے کچھ نہیں رہ جاتا۔

مسنداحمد، المسند لأبی یعلی، بروایت رجل

اس روایت میں مجھول راوی غالباً حضرت العلاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور روایت میں اسلام کو ایک اونٹ کے بچے کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے اس کی ارتقائی منازل کو بیان کیا گیا ہے۔ آخری مرحلہ بزول کا فرمایا حالتِ بزول میں اونٹ آٹھویں سال میں داخل ہوجاتا ہے اور یہ اس کی قوت کا انتہائی اور بڑھاپے کا ابتدائی زمانہ ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے روایت کے آخر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ بزول کے بعد سوائے نقصان وتنزلی کے کچھ نہیں رہ جاتا۔ یعنی عنقریب اسلام اس حالت میں پہنچ کر حاملینِ اسلام کی زبوں حالی کی وجہ سے اپنا عروج واقبال کھو بیٹھے گا۔

۱۶۸۹......از مسندِ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما۔ ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام اجنبی و پردیسی حالت میں اٹھا اور عنقریب اسی طرح لوٹ جائے گا جس طرح اٹھا تھا۔ سو غرباء کے لئے خوشی کا مقام ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ غرباء کون ہیں؟ فرمایا: اپنے دین کی حفاظت کے لئے اس کو لے کر گناہوں کے مقام سے راہِ فرار اختیار کرنے والے۔ ان کو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ اٹھائے گا۔ ابن عساکر

۱۶۹۰......از مسندِ ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: اسلام کی تلوار میں کند پڑ گیا تو پھر اس کو کبھی کوئی چیز درست نہ کرسکے گی۔ ابن عساکر

یعنی اسلام کا انحطاط شروع ہوگیا تو پھر اس کی ترقی رُوبہ زوال ہی رہے گی۔

۱۶۹۱......از مسندِ عبدالرحمٰن بن سمرة بن حبیب العبسی۔ عبدالرحمٰن بن سمرة رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسولِ اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اسلام ان دو مسجدوں کی طرف اس طرح سمٹ کر منحصر ہوجائے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف لپک کر داخل ہوجاتا ہے۔ اور ایمان مدینہ کی طرف یوں تیزی سے آئے گا جس طرح سیلاب نشیب میں آناً فاناً اتر جاتا ہے۔ پھر اسی اثناء میں عرب اپنے اعراب گنوار لوگوں سے اعانت کے طلب گار ہوں گے تو ان کی آواز پر پیش روں میں سے صلاح کار اور پیچھے رہ جانے والوں میں سے معزز و اخیار لوگ اپنے مددگاروں کے ہمراہ نکلیں گے اور پھر ان کے اور روم کے مابین جنگ چھڑ جائے گی۔ لیکن جنگ ان پر حالتِ شکست میں الٹ جائے گی۔ پھر یہ انطاکیہ کے نشیبی مقام پر جمع ہوں گے اور وہاں جنگ چھڑے گی۔ اور تین دنوں تک جنگ کے شعلے بھڑکیں گے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ دونوں فریقوں سے مدد اٹھالیں گے...... حتیٰ کہ خون کا بازار اس قدر گرم ہوگا کہ گھوڑوں کے پاؤں مکمل خون میں ڈوب جائیں گے۔ تب ملائکہ بارگاہِ رب العزت میں عرض کریں گے اے الٰہ! تو کیوں اپنے بندوں کی مدد نہیں فرمارہا؟ پروردگار فرمائیں گے: ابھی ان کے شہداء کی تعداد بڑھنے دو۔

پھر ان کے ایک تہائی لوگ شہادت پالیں گے۔ اور ایک تہائی نصرت یاب ہوجائیں گے اور ایک تہائی سختیء جنگ کی شکایت کرتے ہوئے منہ موڑ کر چلے جائیں گے اور یہ لوگ زمین میں دھنس جائیں گے۔

تب اہلِ روم کہیں گے کہ ہم تمہیں اس وقت تک نہ چھوڑیں گے جب تک کہ تم ہماری اصل کے (عجمی) لوگوں کو ہمارے سپرد نہ کردو...... تو عرب عجم سے کہیں گے کہ جاؤ تم اہلِ روم کے ساتھ شامل ہوجاؤ۔ عجم کہیں گے: کیا ایمان کے بعد کفر کے مرتکب ہوتے ہو؟ کہ پہلے ہم کو اپنی حمایت میں جنگ کی چکی میں پیسا اور اب انہی اغیار دشمن کے حوالہ کرتے ہو؟ تب عرب ان کی حمیت میں غضبناک ہوں گے۔ اور روم پر حملہ آور ہوجائیں گے۔ اور قتال کریں گے۔ اور اس وقت اللہ بھی غصہ میں آئیں گے اور اپنی تلوار و نیزہ چلائیں گے۔ دریافت کیا گیا اے عبداللہ بن عمر

رضی اللہ عنہ! اللہ کی تلوار و نیزہ کیا ہے؟ فرمایا: مؤمن کی تلوار و تیزہ۔ پھر تمام اہلِ روم نیست و نابود ہو جائیں گے۔ سوائے کسی مخبر کے کوئی بچ کر نہ جا سکے گا۔ پھر یہ مسلمان روم کے شہروں کا رخ کریں گے۔ اور اس کے قلعوں اور شہروں کو فقط ''اللہ اکبر'' کی گونج ہی سے فتح کر لیں گے۔ تکبیر کہیں گے تو اس کی دیواریں گر پڑیں گی۔ ایک بار تکبیر کہیں گے تو اس کی ایک دیوار گر پڑے گی۔ ایک اور بار تکبیر کہیں گے تو دوسری دیوار بھی گر جائے گی۔ صرف بحیری دیوار گرنے سے رہ جائے گی۔ پھر یہ رومیہ کی طرف بڑھیں گے اور اس کو بھی تکبیر کے ساتھ فتح کر لیں گے۔ اور اس دن غنیمت کا مال کثرت کی وجہ سے انداز ے کے ساتھ تقسیم کیا جائے گا۔ ابو نعیم

ابن عمر و رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پانچ بڑی جنگیں چھڑیں گی دو ہو چکی ہیں اور بقیہ تین میں سے پہلی ترک کے ساتھ عظیم جنگ ہوگی۔ دوسری اعماق میں یعنی اہلِ روم کے ساتھ جس کا ابھی ذکر ہوا۔ تیسری دجال کے ساتھ۔ ان کے بعد جنگ نہ ہوگی۔ اور روایت بالا کے شروع میں حضرت ابن عمرو کا کچھ فرمان جو یہاں مذکور نہیں ہے وہ یہ ہے کہ روم میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو قدرتاً بہت جلد جوانی کی منازل طے کر لے گا وہ روم کی سلطنت کا مالک بنے گا اور کہے گا کہ یہ مسلمان آخر کب تک ہمارے علاقوں پر قابض رہیں گے سو یا تو میں نہ رہوں یا اس مذہب کو صفحہ ہستی سے مٹاڈالوں گا۔ اس کے مقابلے میں مصر شام وغیرہ کے لوگ نکلیں گے جن کے ساتھ عجم بھی ہوں گے یہ دیارِ عرب میں جمع ہو کر روم کے خلاف جنگ ترتیب دیں گے۔ اور عرب کے اعراب کو بھی مدد کے لئے پکاریں گے جیسا کہ ذکر کیا گیا۔ یہ جنگوں میں سے سب سے عظیم ترین جنگ ہوگی۔ جس میں جیت بالآخر مسلمانوں کی ہوگی۔ اس فتح سے فراغت ہوتے ہی مسلمانوں کو خوش کن خبر ملے گی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لا چکے ہیں یہ لوگ بیت المقدس میں مقامِ ایلیاء پر آپ علیہ السلام سے جا کر ملیں گے۔ اور ان کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے۔

خلاصہ از ''الفتن، لنعیم بن حماد''

فصل ...... دل اور اس کے تغیرات کے بیان میں

۱۶۹۲ ...... از مسندِ عمر رضی اللہ عنہ۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے انقطاعاً روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: اس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ جو بسا اوقات حاضر دماغ رہتا ہو اور نہ حاضر عقل، اور اس کی یادداشت بھی برقرار نہ رہتی ہو؟ اور بسا اوقات اس کا دماغ اور عقل کام کرنے لگ جاتے ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ہم نشینوں نے کہا: ہم اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ اے امیر المؤمنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دل بھی چاند کی مانند گرہن ہو جاتا ہے۔ پس جب یہ کیفیت دل پر طاری ہوتی ہے تو اس کا دماغ، عقل اور یادداشت بھی ماؤف ہو جاتی ہے۔ اور جب اس کیفیت کے بادل دل سے چھٹتے ہیں تو دماغ، عقل اور یادداشت سب دوبارہ لوٹ آتی ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاسراف

۱۶۹۳ ...... حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہمیں کسی نے ذکر کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: کہ میں اپنے دل کا تو مالک نہیں ہوں۔ لیکن اس کے سوا میں عدل کرنے کی بھرپور کوشش کرتا ہوں۔ ابن جریر

۱۶۹۴ ...... از مسند انس رضی اللہ عنہ۔ زید الرقاشی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسولِ اکرم ﷺ اکثر یہ دعا فرماتے تھے:

یامقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک

''اے دلوں کے پھیرنے والے میرا دل اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔''

اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا یا رسول اللہ! کیا آپ اب بھی ہم پر خوف کرتے ہیں، جبکہ ہم آپ پر اور آپ کے لائے ہوئے دین پر ایمان لے آئے ہیں؟ آپ ﷺ نے انگلیوں سے اشارہ فرمایا: یعنی دل ہمہ وقت رحمٰن کی انگلیوں کے درمیان متحرک رہتا ہے۔

ابن ابی شیبہ، الدارقطنی فی الصفات

۱۶۹۵......حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ اکثر یہ دعا فرماتے تھے:

یامقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک

''اے دلوں کے پھیرنے والے میرا دل اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔''

اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا یا رسول اللہ! کیا آپ اب بھی ہم پر ڈرتے ہیں، جبکہ ہم آپ پر ایمان لے آئے ہیں اور آپ کے لائے ہوئے دین پر یقین کرلیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کیا جانو! تمام مخلوق کے دل اللہ عزوجل کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں۔

الدار قطنی فی الصفات

۱۶۹۶......از مسند حنظلۃ بن الربیع الأسیدی۔ حنظلۃ الأسیدی، جو رسول اللہ ﷺ کے کاتبین میں شامل ہیں، فرماتے ہیں کہ ہم آپ ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے جنت وجہنم کا ذکر کیا تو ہم پر ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ گویا ہم اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ پھر میں کھڑا ہوا، اور اپنے اہل خانہ کی طرف چلا گیا۔ اور وہاں اپنے اہل وعیال کے ساتھ ہنسی کھیل میں مشغول ہوگیا۔ پھر مجھے حضور ﷺ کی محفل میں طاری ہونے والی وہ کیفیت یاد آ گئی۔ میں نکلا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملا۔ اور عرض کیا: اے ابوبکر! (اوہ) میں تو منافق ہوگیا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا: ہم جب نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوتے ہیں اور آپ ہم سے جنت وجہنم کا تذکرہ فرماتے ہیں تو گویا وہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ پھر جب ہم وہاں سے نکلتے ہیں تو اولاد اور بیویوں کے ساتھ لہو ولعب اور بے کار چیزوں میں مشغول ہوجاتے ہیں۔ اور اس وقت کو بھول جاتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے۔ پھر میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے حنظلۃ! اگر اہل وعیال کے پاس بھی تمہاری وہی کیفیت برقرار رہے جو میرے ہاں ہوتی ہے تو فرشتے تم سے بستروں پر مصافحہ کرنے لگیں۔ دوسری روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: لیکن اے حنظلۃ! یہ تو وقت وقت کی بات ہوتی ہے۔ الحسن بن سفیان، ابو نعیم

۱۶۹۷......حنظلۃ الأسیدی، سے مرروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اہل وعیال کے پاس بھی تمہاری وہی کیفیت برقرار رہے جو میرے ہاں ہوتی ہے تو فرشتے تم پر اپنے پَروں کا سایہ کرنے لگیں۔ ابو داؤد الطیالسی، ابو نعیم، ۴

اللہ تعالیٰ طلب مغفرت کو پسند فرماتے ہیں

۱۶۹۸......حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ جب ہم آپ کے پاس حاضر ہوتے ہیں تو ہمارے قلوب پر رقت طاری ہوتی ہے؟ اور دنیا سے ہم بے رغبت ہوتے ہیں؟ اور آخرت کا شوق ہمارے دلوں پر طاری ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میرے پاس سے جانے کے بعد بھی تمہاری وہی کیفیت برقرار رہے جو میرے ہاں ہوتی ہے تو فرشتے تمہاری زیارت کو آئیں۔ اور راہ چلتے تم سے مصافحہ کرنے لگیں۔ لیکن اگر تم سے گناہ ہونے معدوم ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ دوسری ایسی قوم کو لا بسائے گا جو گناہ کی مرتکب ہوگی حتیٰ کہ ان کے گناہ آسمان سے باتیں کرنے لگیں گے۔ پھر وہ اللہ سے مغفرت کے طلبگار ہوں گے، تو ان سے جو کچھ بھی سرزد ہوا، ان سب کے باوجود اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائیں گے اور اسے کوئی پرواہ نہیں۔ ابن النجار

۱۶۹۹......حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ جب ہم آپ کے پاس حاضر ہوتے ہیں تو ہمارے قلوب پر رقت طاری ہوتی ہے؟ اور دنیا سے ہم بے رغبت ہوتے ہیں؟ اور آخرت کا شوق ہمارے دلوں پر طاری ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اسی حال پر رہو...... جو میرے ہاں ہوتا ہے، تو فرشتے تمہاری زیارت کو آئیں۔ اور راہ چلتے تم سے مصافحہ کرنے لگیں۔ لیکن اگر تم سے گناہ ہونے معدوم ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ دوسری ایسی قوم کو لا بسائے گا جو گناہ کی مرتکب ہوگی حتیٰ کہ ان کے گناہ آسمان سے باتیں کرنے لگیں گے۔ پھر وہ اللہ سے مغفرت کے طلبگار ہوں گے، تو ان سے جو کچھ بھی سرزد ہوا، ان سب کے باوجود اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائیں گے اور اسے

کوئی پرواہ نہیں۔ ابن النجار

۱۷۰۰..... از مسندِ عبداللہ بن رواحۃ۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحۃ میرا ہاتھ تھام کر فرماتے تھے: آؤ کچھ دیر ایمان تازہ کرلیں۔ کیونکہ دل اس ہانڈی سے زیادہ، جو شدتِ جوش سے ابل رہی ہو، متغیر ہوتا رہتا ہے۔ ابو داؤد الطیالسی

۱۷۰۱..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرتِ عبداللہ بن رواحۃ ب مجھ سے ملاقات کرتے تو فرماتے عویمر! آؤ بیٹھو، چند گھڑی مذاکرہ کریں۔ تو ہم کچھ دیر بیٹھ کر ایمان کا مذاکرہ کرتے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ فرماتے کہ یہ ایمان کی مجلس ہے۔ اور ایمان کی مثال قمیص کی سی ہے۔ کہ کبھی تم پہنی ہوئی قمیص کو اتارتے ہو۔ اور کبھی اتاری ہوئی قمیص کو پہن لیتے ہو۔ دل اس ہانڈی سے، جو شدتِ جوش سے ابل رہی ہو، زیادہ الٹ پلٹ ہوتا ہے۔ ابن عساکر

۱۷۰۲..... از مسند ابن عمرو رضی اللہ عنہ۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تمام بنی آدم کے دل ایک دل کی مانند رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان رہتے ہیں، وہ جیسے چاہتا ہے ان کو الٹتا پلٹتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے دعا فرمائی:

اللهم مصرف القلوب صرف قلوبنا الی طاعتک

اے دلوں کے پھیرنے والے! ہمارے دل اپنی طاعت وفرماں برداری کی طرف پھیر دے۔ ابن عساکر

۱۷۰۳..... از مسندِ ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: کہ دل کو کسی بات پر مجبور نہ کر کیونکہ دل کوئی جب مجبور کیا جاتا ہے تو وہ اندھا ہو جاتا ہے۔ محمد بن عثمان الأذرعی فی کتاب الوسوسه

فصل..... شیطان اور اس کے وساوس کے بیان میں

۱۷۰۴..... از مسند طلحہ رضی اللہ عنہ۔ ابورجاء العطاردی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ اور ہلکی نماز پڑھائی۔ ہم نے عرض کیا: اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: مجھے وساوس نے گھیر لیا تھا۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۷۰۵..... از مسند زبیر رضی اللہ عنہ۔ ابورجاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی تو ہلکی نماز پڑھائی۔ عرض کیا گیا: اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: مجھے وساوس جلد گھیر لیتے ہیں۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۷۰۶..... حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہیں ایک شخص نے کہا: اے اصحابِ رسول! یہ تم لوگوں کی کیا بات ہے کہ تم سب لوگوں سے زیادہ ہلکی نماز پڑھاتے ہو؟ فرمایا: ہمیں وساوس جلد گھیر لیتے ہیں۔ ابن عساکر، ابن النجار

۱۷۰۷..... از مسند ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قسم ہے اس ذات کی، جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے کہ میں اپنے دل میں ایسے ایسے وساوس پاتا ہوں کہ مجھے ان کو ظاہر کرنے سے جل کر کوئلہ بن جانا زیادہ محبوب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں! یقیناً شیطان مایوس ہوگیا ہے کہ اس زمین میں اس کی دوبارہ پرستش کی جائے گی۔ لیکن وہ تمہارے چھوٹے چھوٹے اعمال سے راضی ہوگیا ہے۔ ابن راهویه

۱۷۰۸..... از مسندِ ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ سے وسوسہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ عینِ ایمان ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، ابن عساکر

۱۷۰۹..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے آپ ﷺ سے ایسے کسی شخص کے بارے میں سوال کیا، جو اپنے دل میں ایسے وسوسے جنم پاتا ہے کہ اس کو وہ وساوس زبان پر لانے سے زیادہ محبوب ہے کہ وہ آسمان سے نیچے گرے اور پرندے اس کو اچک لیں؟ فرمایا: یہ عینِ ایمان ہے۔ یا فرمایا: یہ واضح ایمان ہے۔ ابن عساکر

۱۷۱۰.....از مسند عبید بن رفاعۃ۔ مروی ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت پر شیطان کا اثر ہو گیا۔ شیطان نے اس کے اہل خانہ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ اس کا علاج صرف فلاں راہب کے پاس ہے۔ اور راہب صومعہ میں رہتا تھا۔ اس عورت کے اہلِ خانہ نے اس راہب سے مسلسل بات چیت کی، حتیٰ کہ اس راہب نے عورت کو قبول کر لیا۔ پھر شیطان اس راہب کے پاس آ کر وسوسہ اندازی کرنے لگا حتیٰ کہ وہ راہب عورت کے ساتھ غلط کاری میں ملوث ہو گیا اور اس کو حاملہ کر دیا۔ پھر شیطان آ کر کہنے لگا کہ اس کے اہلِ خانہ آئیں گے تو تو رسوا و فضیحت ہو جائے گا۔ لہٰذا ایسا کر کہ اس عورت کو قتل کر کے دفن کر دے جب وہ آئیں تو کہہ دینا کہ وہ مرگئی تھی، میں نے اس کو دفن کر دیا ہے۔ سو اس نے ایسا ہی کیا اور اس کو قتل کر کے دفن کر دیا۔ اس کے اہلِ خانہ آئے تو شیطان نے ان کے دل میں ڈالا کہ اس نے خود قتل کر کے اسے دفن کیا ہے۔ انہوں نے آ کر اس سے یہ سوال کیا۔ اس نے کہا وہ مرگئی تھی، میں نے اس کو دفن کر دیا ہے۔ شیطان نے اس راہب کو مزید ورغلایا کہ دیکھ! میں ہی اس عورت پر اثر انداز ہوا تھا۔ اور اس کے اہل خانہ کے دل میں یہ بات ڈالی تھی کہ اس کا علاج صرف تیرے پاس ہے۔ پھر میں نے تجھے وسوسہ میں مبتلا کیا، کہ اس کو قتل کر کے دفن کر دے۔ پھر میں نے ہی اس کے اہلِ خانہ کے دل میں ڈالا کہ تو نے اس کو خود قتل کر کے دفن کر دیا ہے۔ تو اب تو میری قوت کا اندازہ کر ہی چکا ہے۔ سو اب اگر تو میری بات مان لے تو میں تجھے نجات دلوا سکتا ہوں۔ بس مجھے دو سجدے کر دے۔ راہب نے شیطان کو دو سجدے کر دیئے۔ یہی مطلب ہے اس فرمانِ باری کا:

﴿کمثل الشیطان اذقال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بریء منک﴾

''شیطان کی مثال تو یہ ہے کہ وہ انسان کو کہتا ہے کہ کفر کر! جب وہ کفر کر لیتا ہے تو کہتا ہے کہ میں تجھ سے بری ہوں۔''

ابن ابی الدنیافی مکائدالشیطان، ابن مردویہ، شعب الإیمان

۱۷۱۱.....عبید بن رفاعۃ الزرقی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے نماز اور قرآت میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس شیطان کا نام خنزیر ہے۔ پس جب تجھے اس کا احساس ہو تو اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دے۔ اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگ لے۔ المصنف لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، مسنداحمد، الصحیح لمسلم

۱۷۱۲.....صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اپنے دلوں میں ایسے وساوس محسوس کرتے ہیں کہ اگر ہمیں دنیا اور اس کا ساز و سامان مل جائے تب بھی ہم اس کے عوض ان خیالات کو زبان پر لانا پسند نہیں کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا واقعی تم ایسے خیالات پاتے ہو؟ عرض کیا جی یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو خالص ایمان ہے۔ محمد بن عثمان الأذرعی فی کتاب الوسوسة

۱۷۱۳.....شہر بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں اپنے ماموں کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے ماموں نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ام المؤمنین! ہم میں سے کوئی شخص اپنے نفس میں ایسی بات پاتا ہے، کہ اگر اس کو ظاہر کرے تو اس کو قتل کر دیا جائے اور اگر مخفی رکھے تو اس کی آخرت خراب ہونے کا سوال ہے؟ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے تین بار اللہ اکبر کہا اور فرمایا: اس کا احساس بھی مؤمن ہی کو ہوتا ہے۔ محمد بن عثمان الأذرعی فی کتاب الوسوسة ایمان کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔

۱۷۱۴.....حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: کہ آدمی کی فقاہت میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ اس بات کا اندازہ رکھے کہ دین کی فقہ و سمجھ بوجھ میں اضافہ ہو رہا ہے یا نقصان ہو رہا ہے؟ اور آدمی کی فہم و دانائی میں یہ بات شامل ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھے کہ شیطان کے حملے کس کس جانب سے ہو رہے ہیں؟ محمد بن عثمان الأذرعی فی کتاب الوسوسة

۱۷۱۵.....از مسند نامعلوم۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ بنی حارثہ انصار کے یحییٰ نامی کسی شخص نے ان کو خبر دی کہ حضور ﷺ کے کچھ صحابہ کرام حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ کا اس کے بارے میں کیا خیال ہے، کہ ہم شیطان کے ایسے وسوسے اپنے سینوں میں پاتے ہیں، کہ ہم میں سے کوئی ثریا ستارے کی بلندی سے نیچے گرے..... اس کو یہ اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ اس وسوسہ کو زبان پر لائے۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا واقعی تم یہ خیال پاتے ہو؟ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: یہ تو کھلا ایمان ہے۔ شیطان تو اس سے بھی نیچے گرانا چاہتا ہے لیکن بندہ اگر اس سے محفوظ رہ جائے تو اس میں مبتلا کر دیتا ہے۔ محمد بن عثمان الأذرعی فی کتاب الوسوسة

۱۷۱۶..... ثابت رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں دورانِ حج ایک حلقہ میں پہنچا تو اس میں ایسے دو شخصوں کو پایا جنہوں نے نبی ﷺ کو پایا تھا۔ دونوں بھائی تھے۔ میرا گمان ہے کہ ان میں سے ایک کا نام محمد تھا۔ وہ دونوں وسوسہ کے متعلق آپ ﷺ سے منقول حدیث کا مذاکرہ کر رہے تھے۔ کہ کسی نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ اگر کوئی آسمان سے نیچے گر جائے، اس کو یہ اس سے زیادہ محبوب ہوگا کہ وہ ان وساوس کو نوکِ زبان پر لائے۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ بات تم کو پیش آئی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی یا رسول اللہ! فرمایا: یہ تو عینِ ایمان ہے۔ ثابت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اس موقعہ پر کہا: کاش! اللہ مجھے اس عین سے بھی نجات دے دے۔ اس پر ان دونوں بھائیوں نے مجھے سختی سے جھڑکا اور اس سے منع کیا، کہا کہ ہم تجھے رسول اللہ ﷺ کی حدیث نقل کر رہے ہیں اور تو ہے کہ اللہ مجھے اس سے بچا کر راحت میں رکھے۔ البغوی

حدیث غریب ہے۔

۱۷۱۷..... عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: کہ شیطان انسان کو وضوء، بال اور ناخنوں جیسی معمولی معمولی باتوں میں مشغول رکھتا ہے۔ السنن لسعید

۱۷۱۸..... ھشیم کہتے ہیں کہ ہمیں عوام بن حوشب نے خبر دی، وہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہا جاتا ہے کہ وسوسہ اندازی سب سے پہلے وضوء میں شروع ہوتی ہے۔ السنن لسعید

فصل ..... اخلاقِ جاہلیت کی مذمت میں

۱۷۱۹..... از مسند عمر رضی اللہ عنہ۔ قبیلہ بنی سلیم کے ایک شخص، جس کو قبیصہ کہا جاتا تھا، سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں ہم بصرہ کے ایک مقامِ الخزیبہ میں عتبہ بن غزوان کے ہمراہ تھے۔ انہوں نے سورۃ البقرۃ کے اصحاب کے حوالہ سے لوگوں کو پکارنا شروع کیا۔ ادھر دوسرا آدمی بھی آلِ شیبان کے حوالہ سے لوگوں کو پکارنے لگا اور یہ جاہلیت کا تفاخر وغرور تھا تو میں اس پر حملہ آور ہوا۔ اس نے بھی مجھ پر نیزہ تان لیا اور کہنے لگا مجھ سے دور رہو۔ میں نے اس کے نیزے کو اپنی کمان پر لیا۔ اور اس کی ڈاڑھی اپنی مٹھی میں تھام لی۔ اور اسے پکڑ کر حضرت عتبہ کے پاس لے آیا۔ عتبہ نے ان کو محبوس کر لیا۔ اور اس کی روداد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہِ خلافت میں لکھ بھیجی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب ارسال فرمایا: کہ اگر وہ تمہارا قیدی ہے اور جاہلیت کے دعوی پر مصر ہے تو اس کی گردن اڑا دیتے، لیکن اگر وہ محض نظر بند ہے تو اس کو دعوت دو۔ اور اس سے بیعت لو، اور اس کی راہ چھوڑ دو۔ محمد بن شیبان القزاز فی حزبه

۱۷۲۰..... فضلۃ الغفاری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ باہر نکلے تو ایک شخص کو اپنی بڑائی کا دعوی کرتے ہوئے سنا کہ: میں بطحاء (والیٔ مکہ) کا فرزند ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس ٹھہر گئے اور فرمایا: اگر تو صاحبِ دین ہے تو تو واقعی مکرّم ہستی ہے۔ اور اگر تو صاحبِ عقل وفراست ہے، تب بھی تو صاحبِ مروّت وعزت ہے۔ اور اگر تو صاحبِ مال ہے تو بھی تو صاحبِ شرافت ہے۔ اور اگر یہ کچھ بھی نہیں تو تیرے اور ایک گدھے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ الدینوری، العسکری فی الأمثال

۱۷۲۱..... از مسندِ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عہد نبوی ﷺ میں دو شخص آپس میں حسب نسب بیان کرنے لگے۔ ایک نے کہا میں فلاں بن فلاں بن فلاں ہوں۔ لیکن بتا تو کون ہے؟ تیری ماں تجھے کھو بیٹھے! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عہدِ موسوی علیہ السلام میں دو آدمی آپس میں حسب نسب بیان کرنے لگے، الخ۔ ابن ابی شیبه، عبدبن حمید

آگے حدیث مکمل ذکر نہیں کی، چونکہ مکمل حدیث پچھلے ابواب میں گزر چکی ہے۔

۱۷۲۲..... از ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، فرمایا: ہم کو حکم ہے، کہ جب ہم کسی کو جاہلیت کی طرف نسبت کرتے

دیکھیں تو اس کو باپ کے سوا، انہی کے ساتھ لازم ملزوم کردیں۔ اور اس کو کنیت کے ساتھ نہ پکاریں۔

ابن عساکر، الخطیب فی المتفق والمفترق، النسائی، عمم، السنن لسعید، المسند لأبی یعلی

۱۷۲۳.....عمرو رحمۃ اللہ علیہ بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مغیرۃ رضی اللہ عنہ بن شعبۃ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے درمیان بات بڑھ گئی۔ حضرت مغیرۃ رضی اللہ عنہ نے ان کو برا بھلا کہا۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس، اے ھصیص! عمرو رضی اللہ عنہ کے کسی جد امجد کا نام ہے مجھے مغیرۃ برا بھلا کہتا ہے؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کے فرزند عبداللہ بن عمرو نے اپنے والد سے عرض کیا: انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے جاہلی قبائل والا دعویٰ کیا؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے نادم ہو کر تیس غلام آزاد کیے۔

ابن عساکر

۱۷۲۴.....ازمسند معاویۃ بن حیدۃ رضی اللہ عنہ۔ بہز بن حکیم اپنے والد حکیم سے اور حکیم بہز کے دادا یعنی اپنے والد معاویۃ رضی اللہ عنہ بن حیدۃ سے نقل کرتے ہیں، فرمایا: حضور ﷺ کے پاس دو آدمی فخر بازی کرنے لگے۔ ایک بنی مضر سے تھا دوسرا یمن سے تعلق رکھتا تھا۔ یمانی نے کہا: میں حمیر سے ہوں نہ کہ مضر و ربیع سے ہوں۔ اس کو حضور ﷺ نے فرمایا: یہ تیرے نصیبہ و شرافت کی بدبختی ہے، تیرے دادا کی ہلاکت ہے اور تیرے پیغمبر سے تیری دوری ہے۔ ابن عساکر

۱۷۲۵.....ازمسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔ حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے فرمایا: جب اہلِ نزار عصبیت میں کہنے لگیں: اے نزار! اور اہلِ یمن کہنے لگیں: اے قحطان! تو ضرور شر آتا ہے۔ اور مدد و نصرت اٹھ جاتی ہے۔ اور جنگ مسلط کردی جاتی ہے۔ ابو نعیم

۱۷۲۶.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ان کے پاس اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ اور یوں کہنے لگا: معزز و شرفاء کے فرزند کو اجازت دی جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو اجازت دیدو۔ آنے پر اس سے دریافت فرمایا: تو کون ہے؟ کہا: میں فلاں بن فلاں بن فلاں ہوں اور یوں زمانہ جاہلیت کے کئی اشراف و معززین کے نام گنوائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں تو یوسف علیہ السلام بن یعقوب علیہ السلام بن اسحاق علیہ السلام بن ابراہیم علیہم السلام ہے؟ کہا: نہیں۔ فرمایا: پھر معزز و شرفاء کے فرزند تو وہ ہیں۔ تو بدترین لوگوں کا فرزند ہے، جن کا شمار اہلِ جہنم میں ہوتا ہے۔ المستدرک للحاکم

۱۷۲۷.....حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ کہ ایک مہاجری نے انصاری کو کسی بات پر دھتکار دیا۔ انصاری نے حمایت کے لئے پکارا: اے انصار..... مہاجری نے بھی پکارا: اے مہاجرین..... رسول اللہ ﷺ نے سنا تو فرمایا: یہ کیا جاہلیت کے نعرے لگ رہے ہیں؟ لوگوں نے حقیقتِ حال کی خبر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دعوے چھوڑ دو، یہ انتہائی متعفن اور غلیظ ہیں۔

تو چونکہ حضور ﷺ کے ہجرت فرمانے کے وقت مہاجرین قلیل تعداد میں تھے۔ پھر مہاجرین کی تعداد میں اضافہ ہوگیا۔ اور یہ بات بھی عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین کو پہنچی جو پہلے ہی سے مہاجرین کی بڑھتی ہوئی تعداد سے خار کھائے بیٹھا تھا تو اس نے اپنے لوگوں سے پوچھا کیا واقعی ایسا ہوا ہے؟ اچھا! جب ہم مدینہ پہنچیں گے تو ہم معزز و شرفاء لوگ ان رذیلوں کو وہاں سے دربدر کردیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے، کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چھوڑ و اس کو، لوگوں میں چہ میگوئیاں ہوں گی، کہ محمد اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کرنے لگ گیا ہے۔ المصنف لعبدالرزاق

چوتھا باب.....امورِ متفرقہ کے بیان میں

۱۷۲۸.....ازمسند عمر رضی اللہ عنہ۔ سعید بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر موصول ہوئی کہ ملکِ شام میں ایک شخص اپنے مؤمن ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہاں کے امیر کو پیغام بھیجا کہ اس کو میرے پاس بھیج دو۔ جب وہ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کیا تو اپنے مؤمن ہونے کا مدعی ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: تفوہ! وہ

کیسے؟ عرض کیا کیا آپ لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تین اصناف کے لوگ نہ تھے؟ مشرک، منافق، مؤمن۔ تو آپ رضی اللہ عنہ کن میں سے تھے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی بات کو سمجھ گئے اور از راہِ خوشی اس کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس کا ہاتھ تھام لیا۔ شعب الإیمان

یہود کے میلہ اور تہوار میں شرکت کی ممانعت

۱۷۲۹...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے فرمایا: دشمنِ خدا لوگوں، یعنی یہود کی عید ومحافلِ سرور میں جانے سے اجتناب کرو۔

التاریخ للبخاری رحمة الله علیه، بخاری ومسلم

۱۷۳۰...... حضرت قتادة سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو دعوی کرے کہ "میں عالم ہوں" درحقیقت وہ جاہل ہے۔ اور جو مؤمن ہونے کا دعوی کرے وہ کافر ہے۔ رستہ فی الإیمان حدیث غیر ثابت وموضوع ہے۔ دیکھئے: التی لا اصل لھا فی الإحیاء ص ۲۹۲۔ نیز دیکھئے: تحذیر المسلمین، ۱۱۲، اور بہت سی کتب میں اس کو ضعیف وموضوع قرار دیا گیا ہے جن کا ذکر موجبِ طوالت ہے۔ ان کے حوالہ جات کی تفصیل کے لئے رجوع فرمائیے: موسوعة الأحادیث والآثار الضعیفة والموضوعة ج ۱۰۔ ص ۱۵۴۔

۱۷۳۱...... سعید بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر موصول ہوئی کہ ملکِ شام میں ایک شخص اپنے مؤمن ہونے کا دعوی کرتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہاں کے امیر کو پیغام بھیجا کہ اس کو میرے پاس بھیج دو۔ جب وہ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کیا تو اپنے مؤمن ہونے کا مدعی ہے؟ عرض کیا آپ لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تین اصناف کے لوگ نہ تھے؟ مؤمن، کافر، منافق؟۔ تو اللہ کی قسم میں کافر نہیں ہوں اور نہ میں نے نفاق کیا؟ حضرت عمر نے اس کی بات پر از راہِ خوشی فرمایا: ہاتھ دو۔

ابن ابی شیبه فی الإیمان

۱۷۳۲...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے فرمایا: دشمنِ خدا لوگوں، یعنی یہود ونصاری کی عیدوں میں ان کے مجمع کو جانے سے اجتناب کرو۔ کیونکہ ان پر خدائے تعالیٰ کی ناراضگی اترتی ہے تو مجھے خطرہ ہے کہ کہیں وہ تم پر بھی نہ اتر جائے۔ اور یہ کہ تم ان کے باطن سے تو واقف ہو نہیں پھر کہیں انہی کے رنگ میں نہ رنگ جاؤ۔ التاریخ للبخاری رحمة الله علیه، شعب الإیمان

۱۷۳۳...... از مسندِ علی رضی اللہ عنہ۔ علقمہ رحمۃ اللہ علیہ بن قیس سے مروی ہے، کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کوفہ کی جامع مسجد کے منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسولِ اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے: کوئی آدمی زنا کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔ اور کوئی آدمی چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔ اور نہ کسی کی ذی شرف شی پر ڈاکہ ڈالتے وقت، حالانکہ لوگ اس کی طرف نگاہیں بھرے دیکھ رہے ہوتے ہیں، مؤمن رہتا۔ اور کوئی آدمی شراب نوشی کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔

ایک شخص نے سوال کیا: اے امیر المؤمنین! تو کیا جس نے زناء کیا، کفر کیا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے کہ رخصت کی احادیث کو مبہم رکھیں۔ کوئی مؤمن زناء کے وقت مؤمن نہیں رہتا جبکہ وہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ زناء اس کے لئے حلال ہے۔ کیونکہ اس کی حلت پر ایمان لانا صریحاً کفر ہے۔ اسی طرح کوئی آدمی چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا جبکہ وہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ چوری اس کے لئے حلال ہے۔ کیونکہ اس کی حلت پر ایمان لانا صریحاً کفر ہے۔ اسی طرح کوئی آدمی شراب نوشی کے وقت مؤمن نہیں رہتا جبکہ وہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ شراب نوشی اس کے لئے حلال ہے۔ کیونکہ اس کی حلت پر ایمان لانا صریحاً کفر ہے۔ اسی طرح کسی کی ذی شرف شی پر ڈاکہ ڈالتے وقت مؤمن نہیں رہتا، حالانکہ لوگ اس کی طرف نگاہیں بھرے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ جبکہ وہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ ڈاکہ زنی اس کے لئے حلال ہے۔ کیونکہ اس کی حلت پر ایمان لانا صریحاً کفر ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، الصغیر للطبرانی رحمة الله علیه

اس میں ایک راوی اسماعیل بن یحیی التیمی متروک ومتہم ہے لہذا اس کا اعتبار نہیں۔

۱۷۳۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، فرمایا: کہ ایمان دل میں ایک سپید نکتہ کی مانند شروع ہوتا ہے۔ پھر جیسے جیسے ایمان بڑھتا ہے

تو وہ سپیدی بھی پھیلتی جاتی ہے۔پس جب ایمان کامل ہو جاتا ہے تو سارا دل سپید اور صاف شفاف ہو جاتا ہے۔اور نفاق دل میں ایک سیاہ نکتہ کی مانند شروع ہوتا ہے۔پھر جیسے جیسے نفاق بڑھتا جاتا ہے، وہ دل کی سیاہی بھی بڑھتی جاتی ہے۔پس جب نفاق کامل ہو جاتا ہے تو سارا دل سیاہ پڑ جاتا ہے۔اللہ کی قسم اگر تم کسی مؤمن دل کو چیر کر دیکھو تو اس کو سپید پاؤ۔اور اگر تم کسی منافق دل کو چیر کر دیکھو تو اس کو سیاہ پاؤ گے۔

ابن المبارک فی الزھد، ابو عبید فی الغریب، رستة وحسین فی الإستقامة، شعب الإیمان، اللالکائی فی السنة، الأصبھانی فی الحجة

اللہ تعالیٰ کی نہ ابتداء ہے نہ انتہاء

۱۷۳۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی آیا۔اور آپ سے سوال کیا کہ: ہمارا رب کب سے ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ کے چہرہ کا رنگ غصہ کی وجہ سے بدل گیا۔اور فرمایا: جب کچھ نہ تھا وہ تب بھی تھا۔اور جس طرح ازل میں تھا اسی طرح آج بھی ہے۔اور وجود وعدم کی کیفیات کچھ نہ تھیں وہ تب سے ہے۔نہ ابتداء تھی اور نہ ہی کوئی انتہاء تھی، وہ تب سے ہے۔اس کی ذات کے آگے تمام غایات ختم ہیں۔بلکہ وہی ہر غایت کی غایت ہے۔

اس معجزانہ کلام نے یہودی پر وہ اثر کیا کہ اس نے اسلام قبول کر لیا۔ابن عساکر

۱۷۳۶......الأصبغ بن نباتة سے مروی ہے کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی حاضر ہوا۔اور کہنے لگا: یا امیر المؤمنین! اللہ کب سے موجود ہوا؟ ہم اس کی طرف لپکے اور اس قدر اس کو زدوکوب کیا، کہ قریب تھا کہ اس کی جان لے بیٹھتے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسکو چھوڑ دو۔پھر خود اس سے مخاطب ہوئے، کہ اے یہود کے بھائی! جو میں تجھے کہوں اسے اپنے کانوں سے سن۔اور دل میں اس کو محفوظ رکھ۔میں تجھے تیری کتاب ہی سے، جو موسیٰ بن عمران علیہ السلام لے کر آئے، جواب دوں گا۔اگر تو نے اپنی کتاب پڑھ کر یاد رکھی ہو گی تو تو میری بات کو اسی کی مانند پائے گا۔

سن "وہ کب وجود میں آیا" یہ اس ذات کے متعلق پوچھا جا سکتا ہے، جو پہلے موجود نہ ہو۔پھر وجود میں آئی ہو۔بہر حال جو ہستی لازوال ہو، وہ بغیر کسی کیفیت کے ہوتی ہے۔اور بغیر حدوث وجود میں آئے موجود ہوتی ہے۔وہ ہمیشہ سے لازوال ہے۔وہ ابتداء سے بھی پہلے سے ہے۔اور انتہاء سے بھی آخر میں ہے۔وہ بغیر کسی کیفیت وغایت وانتہاء کے لازوال ہے۔اس پر تمام غایات منقطع ہو جاتی ہیں۔وہ ہر غایت کی غایت ہے۔

اس بات کو سن کر یہودی رو پڑا۔اور عرض کیا یا امیر المؤمنین! اللہ کی قسم! یہ بات حرفاً حرفاً توراۃ میں موجود ہے۔سو اب میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ الاصبھانی فی الحجة

۱۷۳۷......محمد بن اسحٰق، نعمان بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ چالیس یہودی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: ہمیں اپنے رب کے اوصاف بیان کرو، جو آسمان میں ہے۔کہ وہ کن کیفیات کے ساتھ ہے؟ کیسے وجود پذیر ہوا؟ کب ہوا؟ اور کس چیز پر وہ مستوی ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے گروہِ یہود! سنو مجھ سے۔اور یہ پرواہ نہ کرو کہ کسی اور سے بھی سوال کرو گے۔

میرا پروردگار عز وجل وہ ایسی اول ترین ہستی ہے، جس کی کسی چیز سے ابتداء نہیں ہوئی۔جس کی کسی چیز سے ترکیب نہیں ہوئی۔وہ کسی موہومی کیفیت کا نام نہیں۔اور نہ ہی کسی جسمانی ہیولے کا نام ہے، جو نظروں میں قریب ودور ہو سکتا ہو۔وہ کسی پردے میں محجوب نہیں کہ جگہ کا محتاج ہو۔وہ کسی حادثے و وقوعہ سے وجود پذیر نہیں ہوا، کہ اس کو فانی کہا جا سکے۔بلکہ وہ اس بات سے عظیم وبالاتر ہے کہ اشیاء کی کیفیات، خواہ جو بھی ہوں، کے ساتھ متصف ہو۔وہ زوال پذیر ہوا، اور نہ کبھی ہو گا۔نہ اس کی ایک شان فنا ہو کر دوسری سے تبدیل ہو گی۔آخر اس کو کس طرح اجسام واشباہ کے ساتھ متصف کیا جا سکتا ہے؟ اور کیسے فصیح ترین زبانوں کے ساتھ اس کی صفات بیان کی جا سکتی ہیں؟ وہ اشیاء میں داخل ہی نہیں تھا کہ کہا جائے کہ اس نے وجود پا لیا۔اور نہ کسی چیز سے اس کی بناء ہوئی کہ کہا جائے وہ بن گیا۔بلکہ وہ ہر کیفیت سے آزاد ہے۔وہ شہ رگ سے قریب

تر ہے۔جسم وشباہت میں ہرشی سے بعیدتر ہے۔اس پر بندوں کا ایک لحظہ،اور ایک لفظ کا نکلنا،ایک قدم کا قریب ہونا،اور ایک قدم کا دور ہونا،خواہ انتہائی تاریک رات کے آخری پہر میں ہو تب بھی ان چیزوں کی نقل وحرکت اللہ سے مخفی نہیں رہتی۔چودھویں رات کے ماہتاب اور بھڑ کتے دن کے آفتاب کے اپنے اپنے محوروں کی گردش کا کوئی لمحہ،روشنی وشعاعوں سمیت اس سے پوشیدہ نہیں ہوتا۔اپنی ظلمتوں سمیت آنے والی رات اور اپنی ضیاء پاشیوں سمیت جانے والے دن کی کوئی کیفیت اس سے اوجھل نہیں ہوتی۔بلکہ وہ اپنی قدرتِ تکوینیہ میں جو چاہے،اس پر پوری طرح حاوی ومحیط ہے۔وہ ہر کون ومکان،ہر لمحہ وگھڑی،ہر انتہاء ومدت کو خوب خوب جاننے والا ہے۔مُدت وغایت صرف مخلوق پر مسلط ہے۔حدود کا دائرہ اس کے سواء ہر ایک کو محیط ہے۔اس نے اشیاء کو پہلے سے کسی طے شدہ اصول کے مطابق تخلیق نہیں فرمایا۔اور نہ اپنے سے اول ترین اشیاء کی مدد سے پیدا کیا۔بلکہ جس کو جیسے چاہا پیدا کیا اور اس کی تخلیق کو مکمل قائم فرمایا،اور اس کی صورت گری کی۔اور بہترین صورت بنائی۔وہ اپنی علو شان میں یکتا ہے۔کسی شی کی اس کو رکاوٹ نہیں۔اس کو اپنی مخلوق کی طاعت سے ذرہ بھر نفع نہیں۔پکارنے والوں کی حاجت روائی کرنا اس کا وطیرہ ہے۔ملائکہ آسمان وزمین کی وسعتوں میں اس کی اطاعت پر سرافگندہ ہیں۔بوسیدہ ہوجانے والے مردوں کے ذرہ ذرہ کا علم اس کو یوں ہے،جس طرح جیتے جی پھرنے والوں کے متعلق اس کا علم۔بلند وبالا آسمانوں کے اندر جو کچھ ہے،اس کو اسی طرح معلوم ہے،جس طرح پست زمینوں کے ذرات تک کا علم ہے۔اس کا علم ہر چیز کو محیط ہے،اس کو آوازوں کے اختلاط سے چنداں حیرانی پریشانی کا سامنا نہیں۔طرح طرح کی بولیاں اس کو ایک دوسرے سے مشغول نہیں کرتیں۔وہ ہر طرح کی مختلف آوازوں کو سنتا اور بھرپور سمجھتا ہے۔وہ بغیر اعضاء وجوارح کے ان کے ساتھ مانوس ہے۔صاحب تدبیر،بصیر اور تمام امور کا بخوبی جاننے والا ہے۔زندہ پائندہ ہے،ہر عیب سے منزہ ہے۔اس نے موسیٰ علیہ السلام سے اعضاء والات کے بغیر اور ہونٹ اور دیگر مخارج اصوات کے بغیر کلام کیا۔وہ پاکیزہ وعالی شان ہر طرح کی کیفیات سے مبرّ اومنزہ ہے۔جس نے گمان کیا کہ ہمارا الٰہ ممدود ومحدود ہے،وہ درحقیقت اپنے خالق ومعبود سے جاھل ہے۔اور جس نے کہا کہ کون ومکان اس کو گھیرے ہوئے ہیں،وہ حیران پریشان اور ملتبس رہے گا۔وہ تو بلکہ اس کے برعکس ہر مکان کو گھیرے ہوئے ہے۔پس اگر اے مکلف انسان!تو رحمٰن کی صفات قرآن کے خلاف بیان کرسکتا ہے تو تو اتنا ہی کرکے دکھا کہ ہمیں جبرئیل علیہ السلام میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام کی صفات اور شکل وصورت بیان کردے؟صد افسوس تو اپنی مثل مخلوق کی ہیئت وصفت بیان نہیں کرسکتا تو خالق ومعبود کی ہیئت وصفت بیان کرنے پر کیسے آمادہ ہمت ہوا؟تو ان ہیئت والات کے رب کی صفت کا ادراک ہی نہیں کرسکتا؟چہ جائے کہ اس ذات کا ادراک کرے،جسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند،اور جو کچھ آسمان وزمین میں ہے،اور ان کے درمیان ہے وہ سب اسی کا ہے۔اور وہ عرش عظیم کا پروردگا ہے۔الحلیہ

صاحب حلیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ نعمان کی حدیث ہے۔ابن اسحاق نے بھی اس کو اسی طرح مرسلاً روایت کیا ہے۔

۱۷۳۸......ازمسند ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یوں کہنے کو ناپسند فرماتے تھے کہ میں اس اس بات میں اسلام لایا۔کیونکہ اسلام تو محض اللہ ہی کے لئے۔المصنف لعبد الرزاق

اسلام کے معنی ہیں کسی کے آگے کلی طور پر سرِ تسلیم خم ہوجانا۔تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس معنی کے خیال سے لفظِ اسلام کو دوسرے کے لئے استعمال کرنے کو ناپسند جانتے تھے۔

۱۷۳۹......فضالۃ بن عبید رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے،فرمایا:اسلام تین کمروں پر مشتمل ہے۔نیچے والا،اوپر والا اور بالا خانہ۔نیچے والا اسلام ہے۔یعنی اس کے فرائض وواجبات۔اوپر والا کمرہ نوافل کا ہے۔اور بالا خانہ جہاد ہے۔ابن عساکر

۱۷۴۰......ازمسند ابی الدرداء رضی اللہ عنہ۔ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا:کہ قسم ہے اس ذات کی،جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے!ایمان قمیص کی مانند ہے کہ آدمی کبھی اس کو زیبِ تن کرلیتا ہے اور کبھی اتار پھینکتا ہے۔المصنف لعبد الرزاق

۱۷۴۱......مراسیل سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ۔فرمایا:بندہ جب کسی شی کے متعلق کہتا ہے کہ اللہ کو پہلے اس کا علم نہ تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرا بندہ اس بات سے عاجز ہوگیا کہ جان لیتا کہ میرا رب جانتا ہے۔ابن عساکر

۱۷۴۲......مراسیلِ قتادۃ رحمۃ اللہ علیہ۔حضرت قتادۃ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے،کہ رسولِ اکرم ﷺ نے بنی نجران کے پادری سے فرمایا:اے ابوالحارث

اسلام لے آ!اس نے کہا: میں دینِ حق کا مسلمان ہوں۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اسلام لے آ! اس نے کہا: میں آپ سے پہلے ہی مسلمان ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو جھوٹ بولتا ہے۔ اسلام سے تجھے تین باتیں مانع ورکاوٹ ہیں۔ اللہ کے لئے تیرا اولاد کو ماننا، تیرا خنزیر کھانا، اور تیرا شراب پینا۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۴۳...... مسور بن مخرمۃ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسلام کو ظاہر فرمایا اور پھر ایک وقت تمام اہل مکہ مسلمان ہو گئے، جبکہ ابھی نماز بھی فرض نہیں ہوئی تھی۔ حتیٰ کہ اگر آپ سجدہ والی آیت تلاوت فرما کر سجدہ کرتے تو سب لوگ سجدہ ریز ہو جاتے تھے۔ حتیٰ کہ کثرتِ ازدھام کی وجہ بعض لوگ سجدہ نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن پھر سردارانِ قریش طائف سے آ گئے ولید بن مغیرۃ ابوجہل وغیرہ تو انہوں نے ان لوگوں کو کہا تم اپنے آبائی دین کو چھوڑ بیٹھے ہو؟ پھر یہ لوگ کافر ہو گئے۔ ابن عساکر

۱۷۴۴...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص حبشی باندی لئے حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ! میری ماں مرگئی ہے اور اس کے ذمہ ایک مؤمن جان آزاد کرنا واجب ہے تو کیا یہ اس کی طرف سے کفایت کرے گی؟ آپ ﷺ نے اس باندی کے مؤمنہ ہونے کی تصدیق کرنے کے لئے اس سے باندی پوچھا: اللہ کہاں ہے؟ باندی نے سر کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا میں کون ہوں؟ باندی نے عرض کیا: اللہ کے رسول۔ تو آپ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: اسی کو آزاد کردو، کیونکہ یہ بھی مؤمنہ ہے۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۴۵...... حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کے پاس باندی تھی جو اس کی بکریاں چراتی تھی۔ ریوڑ میں مالک کی ایک ایسی بکری بھی تھی جو اسے بہت مرغوب وپسندیدہ تھی۔ جس کے متعلق مالک کا ارادہ تھا کہ وہ بکری آپ ﷺ کو ہدیہ کردے گا۔ لیکن سوءِ اتفاق سے بھیڑیئے نے آکر اسی بکری پر حملہ کیا اور اس کے تھن کھینچ لئے۔ مالک کو غصہ آیا تو اس نے چرواہی باندی کو منہ پر طمانچہ رسید کیا۔ لیکن پھر نادم ہو کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اس کے ذمہ پہلے سے ایک مؤمن جان آزاد کرنا واجب تھا۔ تو طمانچہ مارتے وقت اسے خیال آیا کہ اب اسی کو آزاد کر دیا جائے؟ آپ ﷺ نے اس باندی کو بلوایا اور اس سے سوال کیا: کیا تو لا الٰـــہ الا اللہ کی شہادت دیتی ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بات کی بھی کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں؟ عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بات کی بھی کہ مرنا اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا برحق ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بات کی بھی کہ جنت وجہنم برحق ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ تو اس کے بعد آپ ﷺ نے مالک کو فرمایا: اس کو آزاد کر سکتے ہو اور روکنے کا بھی اختیار ہے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۷۴۶...... یحییٰ بن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی باندی کو تھپڑ رسید کر دیا تھا۔ پھر وہ اسے لے کر بارگاہِ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا۔ اور آپ سے اس کی آزادی کے متعلق مشورہ طلب کیا۔ آپ ﷺ نے اس باندی کے مؤمنہ ہونے کی تصدیق کرنے کے لئے اس باندی سے پوچھا: اللہ کہاں ہے؟ باندی نے سر کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا میں کون ہوں؟ باندی نے عرض کیا: اللہ کے رسول۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ پھر آپ نے بعث بعد الموت اور جنت وجہنم کا تذکرہ بھی فرمایا پھر اس شخص سے فرمایا: اسی کو آزاد کردو، کیونکہ یہ بھی مؤمنہ ہے۔ المصنف لعبدالرزاق

الکتاب الثانی

از حرفِ ہمزہ۔ ذکر واذکار از قسم الأقوال

یہ کتاب آٹھ ابواب پر مشتمل ہے۔

بابِ اول...... ذکر اور اس کی فضیلت کے بیان میں

۱۷۴۷...... اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے اعمال نامہ لکھنے کے سوا زمین میں گھومتے پھرتے ہیں، وہ اہلِ ذکر کو تلاش کرتے ہیں۔ جب وہ ایسی قوم

کو جو ذکر اللہ میں مشغول ہو، پا لیتے ہیں تو آپس میں پکارتے ہیں: آؤ تمہارا مقصود مل گیا۔ پھر وہ ان کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور ایک دوسرے کے اوپر صف بندی کرتے ہوئے آسمان تک جا پہنچتے ہیں۔ پھر فرشتے ختم مجلس پر بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے سوال کرتے ہیں، حالانکہ وہ اپنے بندوں کے احوال کو بخوبی جانتا ہے، کہ بتاؤ میرے بندے کیا کہہ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: تیری تسبیح و تمجید اور تکبیر و تحمید کر رہے تھے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں اللہ کی قسم! دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے: اگر دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ عرض کرتے ہیں: تیری عبادت میں اور زیادہ منہمک ہو جاتے اور خوب تیری بڑائی بیان کرتے اور تیری تسبیح کثرت سے کرتے۔ ارشاد ہوتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟ عرض کرتے ہیں: وہ آپ سے جنت کے طلب گار تھے۔ ارشاد ہوتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں اللہ کی قسم! دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے: اگر دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ عرض کرتے ہیں: اور زیادہ اس کی حرص کرتے، اور شدت سے اس کی طلب میں لگ جاتے۔ ارشاد ہوتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ عرض کرتے ہیں: جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے۔ ارشاد ہوتا ہے کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں اللہ کی قسم! دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے: اگر دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ عرض کرتے ہیں: اور زیادہ اس سے دور بھاگتے، اور مزید اس کا خوف ان میں پیدا ہو جاتا۔ ارشاد ہوتا ہے: گواہ رہنا کہ میں نے ان سب کی مغفرت کر دی ہے۔ ایک فرشتہ عرض کرتا ہے: کہ ایک شخص ان میں شامل نہیں تھا لیکن اپنی کسی حاجت سے ان کے پاس آیا تھا؟ ارشاد ہوتا ہے: یہ ایسی قوم ہے، کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔

مسنداحمد، بخاری ومسلم، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۴۸...... سب سے افضل ذکر "لا الٰہ الا اللہ" ہے۔ اور سب سے افضل دعاء "الحمد للہ" ہے۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، النسائی ابن ماجہ، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۴۹...... ذکر اللہ کی نعمت ہے۔ اس کی توفیق میسر ہو تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرو۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت نبیط بن شریط

۱۷۵۰...... وہ ذکر جس کو نگہبان فرشتے بھی نہ سن سکیں اس ذکر پر جس کو وہ فرشتے سن سکیں ستر درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

شعب الایمان، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۷۵۱...... اللہ کا ذکر دلوں کی شفاء ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۷۵۲...... اللہ کے نزدیک محبوب ترین عمل یہ ہے کہ تیری موت اس حال میں آئے کہ تیری زبان ذکر اللہ میں تر ہو۔

الصحیح لابن حبان، ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الصحیح لابن حبان بروایت معاذ

۱۷۵۳...... اس کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرو کہ لوگ تمہیں مجنون کہنے لگ جائیں۔

مسنداحمد، المسند لابی یعلی، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم، شعب الایمان بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۵۴...... اس کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرو کہ منافق لوگ تمہیں کہنے لگیں کہ یہ ریاء کار لوگ ہیں۔

السنن لسعید، مسنداحمد فی الزھد، شعب الایمان بروایت ابی الجوزاء مرسلاً

۱۷۵۵...... اللہ کا ذکر کرو کہ یہ تمہارے مطلوب کام میں مددگار ہے۔ ابن عساکر بروایت عطاء بن ابی مسلم مرسلاً

۱۷۵۶...... اللہ کا ذکر یوں کرو کہ منافق لوگ تمہیں کہنے لگیں کہ یہ ریاء کار لوگ ہیں۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۵۷...... مضمحل انداز میں اللہ کا ذکر کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف سے دریافت کیا گیا کہ اس کا کیا مطلب؟ فرمایا: مخفی و پست آواز میں ذکر۔

ابن المبارک فی الزھد بروایت ضمرۃ بن حبیب مرسلاً

۱۷۵۸...... قیامت کے دن میری شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق وسعادت مند وہ شخص ہوگا، جس نے دل کے اخلاص اور گہرائی کے ساتھ "لا الٰہ الا اللہ" کہا ہوگا۔ الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۹.....قیامت کے دن سب سے افضل المراتب بندے، اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے ہوں گے۔

مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۶۰.....سب سے افضل علم "لاالٰہ الا اللہ " ہے۔ اور سب سے افضل دعا استغفار ہے۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۱....."لاالٰہ الا اللہ " کی شہادت کثرت سے ادا کیا کرو قبل اس کے کہ تمہارے اور اس کے درمیان کوئی موت کا پردہ حائل ہو جائے۔ اور اپنے مردوں کو اس کی تلقین کیا کرو۔ المسند لأبی یعلی، الکامل لابن عدی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۲.....اللہ تعالیٰ نے جہنم پر ہر اس شخص کو حرام فرما دیا ہے، جس نے اللہ کی رضاء کے لئے "لاالٰہ الا اللہ" کہا ہو۔

بخاری ومسلم بروایت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۷۶۳.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں، جب تک کہ وہ میرا ذکر کرتا رہے اور اس کے ہونٹ میرے ذکر سے متحرک رہیں۔ مسند احمد، ابن ماجه، المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۴.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرا جو بھی بندہ میرا ذکر کرتا ہے، تو وہ اپنے دوست اللہ سے ملاقات کر رہا ہوتا ہے۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عمارۃ بن زعکرۃ

۱۷۶۵.....ہر شی کی انتہاء مقرر ہے۔ اور بنی آدم کی انتہاء موت ہے۔ پس تم پر اللہ کا ذکر لازم ہے۔ کیونکہ یہ تمہاری مشکل آسان کرے گا اور تم کو آخرت کی رغبت دلائے گا۔ البغوی بروایت جلاس بن عمرو

۱۷۶۶.....بندہ اپنے مولیٰ کے قریب ترین رات کے آخری پہر میں ہوتا ہے۔ پس اگر تجھ سے ہو سکے تو اس گھڑی میں اللہ کو ضرور یاد کر۔

النسائی، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، الضعفاء للعقیلی رحمۃ اللہ علیہ، عمرو بن عبسة

۱۷۶۷.....کیا میں تم کو سب سے بہتر عمل، جو تمہارے مالک کے نزدیک پاکیزہ عمل ہے، اور تمہارے درجات میں سب سے زیادہ ترقی کا سبب ہے، اور اللہ کی راہ میں سونے چاندی کے خرچ کرنے سے بھی افضل ہے، اور یہ کہ دشمنوں سے تمہاری مڈبھیڑ ہو اور تم ان کی گردن اڑاؤ اور وہ تمہاری گردن اڑائیں، اس سے بھی بڑھ کر عمل.....وہ اللہ کا ذکر ہے۔

المستدرک للحاکم، بخاری ومسلم، ابن ماجه، النسائی بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۷۶۸....."لاالٰہ الا اللہ " کی کثرت کے ساتھ اپنے ایمانوں کو تازگی بخشتے رہا کرو۔

مسند احمد، المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۹.....مجھے جبرئیل علیہ السلام نے بتایا: کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے کہ "لاالٰہ الا اللہ "میرا قلعہ ہے۔ جو اس میں داخل ہو گیا، وہ میرے عذاب سے مامون ومحفوظ ہو گیا۔ ابن عساکر بروایت علی رضی اللہ عنہ

۱۷۷۰.....ملک الموت ایک قریب المرگ شخص کے پاس حاضر ہوئے۔ اس کے اعضاء کو ٹٹول کر دیکھا لیکن کسی عضو سے کوئی نیک عمل انجام شدہ نہیں پایا۔ پھر دل کو دیکھا، اس میں بھی کچھ بھلائی نہ ملی۔ اس کے جبڑوں کو دیکھا تو وہاں دیکھا کہ اس کی زبان کا کنارہ تالو کے ساتھ چپکا ہوا تھا۔ اور وہ "لاالٰہ الا اللہ" کہہ رہا تھا۔ اللہ نے اسی کلمہ اخلاص پر اس کی بخشش فرما دی۔

ابن ابی الدنیا فی کتاب المحتضرین، شعب الایمان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۷۱.....بہترین ذکر، ذکرِ خفی ہے۔ اور بہترین رزق وہ ہے، جو بقدرِ کفایت ہو۔ مسند احمد، شعب الایمان بروایت سعد

۱۷۷۲.....بہترین عمل یہ ہے کہ دنیا سے تیرا اس حال میں کوچ ہو کہ تیری زبان ذکر الٰہی میں رطب اللسان ہو۔ الحلیہ بروایت عبداللہ بن بشر

۱۷۷۳..... مفردون یعنی لوگوں سے بچھڑ کر ذکراللہ ہی کے ہوکررہ جانے والے سبقت لے گئے۔ یہ ذکر ان سے گناہوں کے بوجھ کو ہٹادے گا۔ سووہ قیامت کے روز ہلکے پھلکے حاضر ہوں گے۔

بخاری ومسلم، المستدرک للحاکم بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۷۷۴..... چلواس جمدان پہاڑ پر! ذکراللہ کے شیدائی جواللہ کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں مردہوں یا عورتیں سب پرسبقت لے گئے۔

مسنداحمد بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۷۵..... شیطان ابن آدم کے دل پراپنا منہ لگائے وسوسہ اندازی کرتا ہے۔ پس جب بندہ اللہ عز وجل کا ذکر کرتا ہے تو فوراً علیحدہ ہوجاتا ہے۔ پھر جب غافل ہوتا ہے تو دوبارہ اپنی سونڈ ڈال دیتا ہے۔ الحکیم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۷۷۶..... اللہ تعالیٰ سے محبت کی علامت ذکراللہ سے محبت ہے۔ اوراللہ سے بغض کی علامت اللہ عز وجل کے ذکر سے بغض ہے۔

شعب الایمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۷۷۷..... ہر چیز کے لئے ایک صیقل ہوتا ہے۔ جواس کے زنگ یا کسی بھی طرح کے میل کچیل کوزائل کرتا ہے اوردل کا صیقل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ اوراللہ کے عذاب سے نجات دینے والی ذکراللہ سے بڑھ کرکوئی شئی نہیں۔ خواہ تو تلوار اس قدر چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے۔

شعب الایمان بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۸..... جس نے "لاالٰہ الااللہ" کہا، یہ اپنے قائل کواس کی زندگی میں موت سے پہلے کسی بھی دن کسی ناگہانی آفت سے نفع دے گا۔

البزار شعب الایمان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۷۹..... جس نے اخلاص کے ساتھ "لاالٰہ الااللہ" کہا وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ البزار بروایت ابی سعید

۱۷۸۰..... جس شخص کا آخری کلام "لاالٰہ الااللہ" ہووہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔

مسنداحمد، ابوداؤد، المستدرک للحاکم بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۱..... "لاالٰہ الااللہ" سے کوئی عمل بازی نہیں لے جاسکتا اور نہ یہ کسی گناہ کو باقی چھوڑتا ہے۔ ابن ماجہ بروایت ام ھانی رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲..... شیطان ابن آدم کے دل پراپنی سونڈ لگائے وسوسہ اندازی کرتا ہے۔ پس جب بندہ اللہ عز وجل کا ذکر کرتا ہے تو فوراً علیحدہ ہوجاتا ہے۔ پھر جب غافل ہوتا ہے تو دوبارہ اپنی سونڈ ڈال دیتا ہے۔

ابن ابی الدنیا، شعب الایمان، المسند لأبی یعلی بروایت انس رضی اللہ عنہ

اولیاءاللہ کی پہچان

۱۷۸۳..... اللہ کے اولیاء وہ ہیں کہ ان کو دیکھو تو اللہ یاد آجائے۔ الحکیم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۸۴..... تم میں افضل ترین لوگ وہ ہیں کہ ان کو دیکھو تو محض دیکھنے کی وجہ سے اللہ یاد آجائے۔ الحکیم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۵..... میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں کہ ان کو دیکھو تو اللہ یاد آجائے۔ اورمیری امت کے شریرترین لوگ وہ ہیں، جو چغل خوری کرتے ہیں۔ دوستوں کے درمیان تفرقہ پیدا کرتے ہیں۔ پاکیزہ لوگوں پہ بہتان تراشی کے مواقع تلاش کرتے ہیں۔

مسنداحمد بروایت عبدالرحمن بن عاصم او ابن غنم. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عبادۃ بن الصامت

۱۷۸۶..... تم میں بہترین لوگ وہ ہیں کہ ان کو دیکھو تو اللہ یاد آجائے۔ اورتم میں شریرترین لوگ وہ ہیں، جو چغل خوری کرتے ہیں۔ دوستوں کے درمیان تفرقہ پیدا کرتے ہیں۔ پاکیزہ لوگوں پر بہتان تراشی کے مواقع تلاش کرتے ہیں۔ شعب الایمان ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۸۷..... تم میں بہترین انسان وہ ہے کہ محض اس کا دیکھنا ہی تم کو خدا کی یاد تازہ کردے۔ اوراس کا بولنا تمہارے علم میں اضافہ کا باعث

ہو۔اور اس کا عمل تم کو آخرت کی رغبت دلائے۔الحکیم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۸۸.....سنو! کیا میں تم کو تم میں بہترین لوگوں کی خبر نہ دوں؟ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں کہ ان کو دیکھو تو اللہ یاد آ جائے۔

مسند احمد، ابن ماجہ بروایت اسماء بنت یزید

۱۷۸۹.....کچھ لوگ یادِ الٰہی کی چابیاں ہیں کہ ان کو دیکھو تو از خود اللہ یاد آ جاتا ہے۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۷۹۰.....''لاالٰہ الااللہ'' جنت کی قیمت ہے۔الکامل لابن عدی رحمۃ اللہ علیہ، ابن مردویہ بروایت انس رضی اللہ عنہ۔

عبد بن حمید فی تفسیرہ عن الحسن مرسلا

۱۷۹۱.....شروع وقت میں تم پر اللہ کا ذکر اور درود لازم ہے، اس سے اللہ عزوجل تمہارے عمل کو بڑھاتے چلے جائیں گے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عرباض

۱۷۹۲.....تم پر ''لاالٰہ الااللہ'' اور استغفار لازم ہے۔دونوں کی خوب کثرت کرو، کیونکہ ابلیس کہتا ہے: میں نے لوگوں کو گناہوں میں تباہ و برباد کر دیا۔لیکن انہوں نے بھی مجھے ''لاالٰہ الااللہ'' اور استغفار کے ساتھ تباہ و برباد کر دیا۔پس جب میں نے یہ صورت دیکھی تو ان کو ایسی خواہشات میں ہلاک کر دیا کہ وہ اپنے آپ کو ہدایت یاب ہی سمجھتے رہیں گے۔المسند لأبی یعلی بروایت ابی بکر

۱۷۹۳.....مجالسِ ذکر کا مال غنیمت جنت ہے۔مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۴.....تین چیزوں میں غفلت ہوتی ہے۔ذکر اللہ سے، صبح کی نماز کے بعد طلوعِ شمس تک، اور انسان کی اپنے دین کے بارے میں غفلت۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الإیمان بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۵.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! فجر و عصر کے بعد چند گھڑی مجھے یاد کر لیا کر، میں تیری ان کے درمیانی اوقات میں کفایت کروں گا۔

الحلیۃ، المصنف لعبدالرزاق ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۹۶.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کوئی بندہ مجھے اپنے دل میں یاد نہیں کرتا مگر میں اس کو اپنے ملائکہ کی مجلس میں یاد کرتا ہوں۔اور کوئی بندہ کسی مجلس میں مجھے یاد نہیں کرتا مگر میں رفیقِ اعلیٰ میں اس کو یاد کرتا ہوں۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۷.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے بندے جب تو مجھے خلوت میں یاد کرتا ہے تو میں بھی تجھے خلوت میں یاد کرتا ہوں۔اور اگر تو مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں اور زیادہ یاد کرتا ہوں۔شعب الإیمان بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۹۸.....دو کلمات ایسے ہیں کہ ان میں سے ایک کے مرتبے کی تو عرش تلے انتہاء ہی نہیں ہے۔اور دوسرا آسمان و زمین کے درمیانی خلا کو پُر کر دیتا ہے۔''لاالٰہ الااللہ'' اور ''اللہ اکبر''۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

فجر اور عصر کے بعد ذکر کرنا

۱۷۹۹.....میں کسی قوم کے ساتھ نمازِ صبح کے بعد طلوعِ شمس تک اللہ کے ذکر میں مشغول رہوں یہ مجھے دنیا اور اس کے ساز و سامان سے زیادہ محبوب ہے۔اور کسی قوم کے ساتھ عصر کے بعد سے غروبِ شمس تک اللہ کے ذکر میں مشغول رہوں یہ مجھے دنیا اور اس کے ساز و سامان سے زیادہ محبوب ہے۔

شعب الإیمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۰.....میں کسی ایسی قوم کے ساتھ صبح کی نماز سے طلوعِ شمس تک بیٹھ جاؤں، جو اللہ کے ذکر میں مشغول ہو یہ مجھے اولادِ اسماعیل کے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔اور اسی طرح میں کسی ایسی قوم کے ساتھ عصر کے بعد سے غروبِ شمس تک بیٹھ جاؤں، جو اللہ کے ذکر میں مشغول ہو یہ بھی مجھے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ الصحیح لابن حبان، ابو داؤد بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۸۰۱.....ہر چیز کی ایک چابی ہوتی ہے۔اور آسمانوں کی چابی ''لاالٰہ الااللہ'' کہنا ہے۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت معقل بن یسار

۱۸۰۲۔۔۔۔کوئی شخص اگر اپنے گھر میں بیٹھا دراہم تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا شخص اللہ کا ذکر کر رہا ہو تو اللہ کا ذکر کرنے والا بہتر ہے۔

الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابی موسیٰ رضی الله عنه

۱۸۰۳۔۔۔۔ذکر صدقہ سے بہتر ہے۔ابو الشیخ بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۱۸۰۴۔۔۔۔کوئی صدقہ ذکر اللہ سے افضل نہیں ہے۔الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۱۸۰۵۔۔۔۔کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو سو مرتبہ "لا الٰــه الا الله" کہے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے روز اس حال میں اٹھائیں گے کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند دمکتا ہوگا۔اور اس دن اس عمل سے بڑھ کر کسی کا عمل او پر نہیں جاتا، اِلّا یہ کہ کوئی اس کے برابر یا اس سے بھی زیادہ تعداد میں یہ کلمہ کہے۔الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابی الدرداء رضی الله عنه

۱۸۰۶۔۔۔۔اہلِ جنت کو اس گھڑی کے سوا کسی چیز پر حسرت و افسوس نہیں ہوگا، جس میں وہ ذکر اللہ سے غافل رہے ہوں گے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، شعب الإیمان بروایت معاذ رضی الله عنه

۱۸۰۷۔۔۔۔کوئی قوم اللہ کا ذکر کرنے نہیں بیٹھتی، مگر آسمان سے ایک منادی نداء دیتا ہے کہ اٹھو! تمہاری مغفرت کردی گئی۔

مسنداحمد، الضیاء بروایت انس رضی الله عنه

۱۸۰۸۔۔۔۔کوئی قوم اللہ کا ذکر کرنے نہیں بیٹھتی، پھر وہ فارغ ہوتی ہے، مگر یہاں تک ان کو کہا جاتا ہے کہ اٹھو! اللہ نے تمہارے گناہوں کی مغفرت کردی۔اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا ہے۔الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، شعب الإیمان بروایت سهیل بن الحنظلیة

۱۹۸۰۹۔۔۔۔کوئی قوم اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہو کر نہیں بیٹھتی، پھر جب وہ جدا ہوتی ہے تو ان کو کہا جاتا ہے اٹھو! تمہاری مغفرت کردی گئی۔

الحسن بن سفیان بروایت سهیل بن الحنظلیة

۱۸۱۰۔۔۔۔جو قوم کسی مجلس میں جمع ہو کر اللہ کا ذکر، نبی ﷺ پر درود بھیجے بغیر اٹھ جاتی ہے، وہ مجلس ان کے لئے قیامت کے دن حسرت و افسوس کا باعث بنے گی۔مسنداحمد، الصحیح لا بن حبان بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۱۸۱۱۔۔۔۔کوئی قوم کسی مجلس میں نہیں بیٹھتی، پھر وہ اللہ کا ذکر کرتی ہے اور نہ نبی ﷺ پر درود بھیجتی ہے، مگر ان پر یہ وبال ونقصان ہوگا کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب کرے یا مغفرت فرمادے۔الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، ابن ماجه بروایت ابو هریره رضی الله عنه وابی سعید

۱۸۱۲۔۔۔۔جو قوم کسی مجلس میں جمع ہو کر اللہ کا ذکر کئے بغیر اور نبی ﷺ پر درود بھیجے بغیر اٹھ جاتی ہے، تو وہ ایسا ہے جیسے بدبودار مردار پر سے اٹھے ہوں۔

الطیالسی، شعب الإیمان بروایت حابر رضی الله عنه

۱۸۱۳۔۔۔۔جو قوم کسی مجلس میں جمع ہو کر اللہ کا ذکر کئے بغیر اور نبی ﷺ پر درود بھیجے بغیر اٹھ جاتی ہے، تو وہ ایسا ہے جیسے بدبودار مرے ہوئے گدھے پر سے اٹھے ہوں۔مسنداحمد بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۱۸۱۴۔۔۔۔ابن آدم نے ذکر اللہ کے سوا ایسا کوئی عمل انجام نہیں دیا جو اس کو اللہ کے عذاب سے زیادہ نجات دینے والا ہو۔

مسند احمد بروایت معاذ رضی الله عنه

۱۸۱۵۔۔۔۔کسی بندے نے اخلاص کے ساتھ "لا الـه الا الله" کبھی نہیں کہا مگر اس کلمہ کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔حتیٰ کہ وہ عرش پر پہنچ جاتا ہے جب تک کہ بندہ کبائر سے اجتناب کرتا رہے۔

الصحیح للترمذی رحمة الله علیه بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۱۸۱۶۔۔۔۔"لا الٰه الا الله" سے بڑھ کر کوئی ذکر افضل نہیں ہے۔اور استغفار سے بڑھ کر کوئی دعا افضل نہیں ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

قطعہ زمین کا مقر رہونا

۱۸۱۷..... جس کسی قطعہ زمین پر اللہ کا نام لیا جاتا ہے، وہ قطعہ زمین اللہ کے ذکر کی وجہ سے ساتوں زمین سے لے کر اپنی انتہاء تک خوش ہوجاتا ہے۔اور زمین کے دوسرے ٹکڑوں پر فخر کناں ہوتا ہے۔اور جب مؤمن بندہ کسی زمین کو نماز کے لئے منتخب کرنے کا ارادہ کرتا ہے، تو وہ زمین اس کے لئے سنور جاتی ہے۔ابو الشیخ فی العظمة بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۸..... وہ گھر جس میں اللہ کا نام لیا جائے، آسمان والوں کے لئے اس طرح چمکتا ہے، جس طرح زمین والوں کے لئے ستارے چمکتے ہیں۔

ابونعیم فی المعرفة بروایت سابط

۱۸۱۹..... ابن آدم پر جو گھڑی بھی بغیر ذکر اللہ کے بیت جاتی ہے، وہ اس کے لئے قیامت کے روز حسرت وافسوس کا سبب بنے گی۔

الحلیه، شعب الإیمان بروایت عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۲۰..... وہ گھر جس میں اللہ کا نام لیا جائے، اور وہ گھر جس میں اللہ کا نام نہ لیا جائے۔زندہ اور مردہ کے مثل ہے۔

بخاری ومسلم بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۸۲۱..... مجالس ذکر پر سکینہ نازل ہوتی ہے۔اور ملائکہ ان کو گھیر لیتے ہیں۔اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔اور اللہ عزوجل عرش پر ان کا تذکرہ فرماتے ہیں۔الحلیه بروایت ابو هریرہ رضی اللہ عنہ وابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۸۲۲..... جو قوم اللہ کے ذکر میں مشغول ہوتی ہے، ملائکہ ان کو گھیر لیتے ہیں۔اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔اور سکینہ ان پر نازل ہوتی ہے۔اور اللہ اپنے پاس والوں سے ان کا ذکر کرتے ہیں۔ابن ماجہ، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۸۲۳..... کوئی قوم اللہ کا ذکر کرنے نہیں بیٹھتی، مگر ملائکہ ان کو گھیر لیتے ہیں۔اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔اور سکینہ ان پر نازل ہوتی ہے۔اور اللہ اپنے پاس والوں سے ان کا ذکر کرتے ہیں۔الصحیح لابن حبان بروایت ابو هریرہ رضی اللہ عنہ وابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۸۲۴..... کوئی قوم اللہ کا ذکر کرنے نہیں بیٹھتی، مگر ملائکہ ان کو گھیر لیتے ہیں۔اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔اور سکینہ ان پر نازل ہوتی ہے۔اور اللہ اپنے پاس والوں سے ان کا ذکر کرتے ہیں۔مسنداحمد، الصحیح لمسلم بروایت ابو هریرہ رضی اللہ عنہ وابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۸۲۵..... جنت کی چابیاں "لا الہ الا اللہ" کی شہادت ہے۔مسنداحمد بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۸۲۶..... جس نے اللہ کی اطاعت کی، اس نے اللہ کا ذکر کیا۔خواہ اس کی نماز روزے اور تلاوت قرآن قلیل ہی ہو۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت واقد

۱۸۲۷..... جس نے کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کیا، وہ نفاق سے بری ہوگیا۔الصغیر للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت ابو هریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۲۸..... جو کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرتا ہے اللہ اس کو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں۔الدار قطنی بروایت عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۲۹..... جو کسی چیز سے محبت رکھتا ہے، طبعاً کثرت کے ساتھ اس کا ذکر کرتا ہے۔الفردوس للدیلمی رحمة اللہ علیه بروایت عائشة رضی اللہ عنہا

۱۸۳۰..... جس شخص نے اللہ کا ذکر کیا، پھر خشیت کی وجہ سے اس کی آنکھیں بہہ پڑیں..... حتیٰ کہ زمین پر بھی کچھ قطرات گر گئے، تو اللہ قیامت کے روز اس کو عذاب نہ فرمائیں گے۔المستدرک للحاکم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۸۳۱..... غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ غازیوں کے ہمراہ جہاد میں صبر کرنے والا۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔نصیحة الداعیةص ۲۰

۱۸۳۲..... غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کی مثال یوں ہے جیسے غازیوں کے ہمراہ قتال کرنے والے کی۔اور غافلین کے درمیان

اللہ کا ذکر کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے تاریک گھر میں چراغ۔اور غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کی مثال اس مرسبز وشاداب درخت کی سی ہے جو پت جھڑ درختوں کے جھنڈ میں ہو۔جن کے پتے سردی کی وجہ سے جھڑ گئے ہوں۔اور غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا ٹھکانہ بھی شناخت کروادیتے ہیں۔اور غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کی اللہ تعالیٰ ہر انسان وجانور کی تعداد برابر مغفرت فرماتے ہیں۔الحلیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ص ۲۹۰۹۔الکشف الالٰہی ص ۳۹۷۔

۱۸۳۳۔۔۔۔۔۔خلوت میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ کفار کی صفوں کے درمیان دشمنوں کو للکارنے والا۔

الشیرازی فی الألقاب بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

حدیث میں ضعف ہے۔

۱۸۳۴۔۔۔۔۔۔میں طہارت کے بغیر اللہ کے ذکر کو ناپسند سمجھتا ہوں۔

ابوداؤد، النسائی، الصحیح لإبن حبان، المستدرک للحاکم بروایت مہاجر بن قنفذ

۱۸۳۵۔۔۔۔۔۔لوگوں میں عظیم ترین درجات کے مالک، اللہ کا ذکر کرنے والے ہیں۔شعب الایمان بروایت ابی سعید

۱۸۳۶۔۔۔۔۔۔ہر حال میں اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔کیونکہ اللہ کے ذکر سے بڑھ کر اللہ کو کوئی شئی محبوب نہیں اور بندے کے لئے بھی دنیا و آخرت میں اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز عذاب سے زیادہ نجات دلانے والی نہیں۔شعب الایمان بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۸۳۷۔۔۔۔۔۔اللہ کا ذکر شفاء ہے اور لوگوں کا ذکر بیماری ہے۔شعب الایمان بروایت مکحول مرسلاً

حدیث ضعیف ہے۔

۱۸۳۸۔۔۔۔۔۔صبح یا شام میں اللہ کا ذکر، جہاد میں تلواریں توڑنے سے زیادہ بہتر ہے۔الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے التنزیہ ج ۲ ص ۳۲۷۔ذخیرۃ الحفاظ ۴۴۳۷۔ذیل اللآلی ۱۶۹

۱۸۳۹۔۔۔۔۔۔وہ لوگ جو اپنی زبان اللہ کے ذکر میں تروتازہ رکھتے ہیں، وہ جنت میں ہنستے مسکراتے داخل ہوجائیں گے۔

ابوالشیخ فی الثواب بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کثرت کلام قساوت قلب کا سبب ہے

۱۸۴۰۔۔۔۔۔۔ذکر اللہ کے سوا کثرت کلام سے اجتناب کرو۔کیونکہ ذکر اللہ کے سوا کثرت کلام دل کو قساوت کا شکار کردیتا ہے۔اور لوگوں میں اللہ سے سب سے زیادہ دور قسی القلب سخت دل شخص ہے۔الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۸۴۱۔۔۔۔۔۔تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر میں تروتازہ رہے۔

مسنداحمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، ابن ماجہ، الصحیح لإبن حبان، المستدرک للحاکم بروایت عبداللہ بن بسر

۱۸۴۲۔۔۔۔۔۔اے لوگو! اللہ کا ذکر کرتے رہو۔راجفہ صور اول گویا کہ آچکا۔اس کے پیچھے پیچھے رادفہ صور ثانی بھی آگیا ہے۔راجفہ آچکا۔اس کے پیچھے پیچھے رادفہ بھی آگیا ہے۔کیونکہ موت آئی تو ان سمیت آگئی۔

مسنداحمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم بروایت ابی

راجفہ صور اول پھونکے جانے کا نام ہے، جس کا معنی زلزلہ وبھونچال ہے۔کیونکہ صور اول کی وجہ سے اس سے بھی ہولناک کیفیت پیدا ہوگی، اور تمام مخلوق فنا کے گھاٹ اتر جائے گی۔پھر چالیس سال بعد دوبارہ صور پھونکا جائے گا جس کو رادفہ کہا گیا جس کے معنی پیچھے آنے والا۔چونکہ اول کے بعد یہ آئے گا اور اس سے تمام مردے جی اٹھیں گے۔

۱۸۴۳......اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جہنم سے ہراس شخص کو نکال لو، جس نے مجھے کسی دن بھی یاد کیا ہو یا کسی موقع پر مجھ سے ڈرا ہو۔

الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیه، المستدرک للحاکم بروایت انس رضی اللہ عنه

۱۸۴۴......اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کا ذکر فرماتے ہیں، تو اس کا نام ومرتبہ عظیم و برتر ہو جاتا ہے۔المستدرک للحاکم بروایت معاویه رضی اللہ عنه

الاکمال

۱۸۴۵......قیامت کے روز اللہ کے نزدیک سب سے بلند مرتبہ وہ لوگ ہوں گے، جو کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرتے تھے۔ پوچھا گیا! کہ فی سبیل اللہ جہاد کرنے والے کون ہیں؟ فرمایا: وہ جو کفار ومشرکین سے اس قدر شمشیر زنی کریں کہ ان کی شمشیر ٹوٹ جائے، اور خون آلود ہو جائے۔ تو اللہ کا کثرت کے ساتھ ذکر کرنے والا اس سے بھی افضل درجہ میں ہوگا۔مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیه

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے۔ابن الشاهین فی الذکر بروایت ابی سعید رضی اللہ عنه

۱۸۴۶......فرمایا ان میں سب سے زیادہ کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنے والا!

مسند احمد الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه، بروایت معاذبن انس رضی اللہ عنه

حضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا مجاہد سب سے زیادہ اجر کا مستحق ہے؟ اور کون سا روزہ دار سب سے زیادہ اجر کا مستحق ہے؟ اسی طرح نماز، زکوۃ، حج، اور صدقہ سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے سب کے جواب میں مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔

۱۸۴۷......اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔ کیونکہ اللہ کے ذکر سے بڑھ کر اللہ کو کوئی شے محبوب نہیں اور بندے کے لئے بھی دنیا وآخرت میں اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز خوف وڈر سے زیادہ نجات دلانے والی نہیں۔ لوگوں کو جس طرح ذکر کا حکم دیا گیا ہے، اگر وہ اس پر جمع ہو جائیں تو راہِ خدا میں کوئی جہاد کرنے والا نہ رہے۔

شعب الإیمان بروایت معاذ رضی اللہ عنه حدیث ضعیف ہے۔

۱۸۴۸......ہر چیز کے لئے ایک صیقل ہوتا ہے۔ جو اس کے زنگ یا کسی بھی طرح کے میل کچیل کو زائل کرتا ہے اور دلوں کا صیقل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ اور اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی ذکر اللہ سے بڑھ کر کوئی شے نہیں۔ خواہ تو تلوار اس قدر چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے۔

شعب الإیمان بروایت ابن عمر رضی اللہ عنهما

۱۸۴۹......کیا میں تمہیں سب سے بہتر عمل، جو پاکیزہ، اور تمہارے درجات میں سب سے زیادہ ترقی کا سبب ہے، اور اللہ کی راہ میں سونے چاندی کے خرچ کرنے سے بھی افضل ہے، اور یہ کہ تمہاری صبح کو دشمنوں سے مڈبھیڑ ہو اور تم ان کی گردن اڑاؤ اور وہ تمہاری گردن اڑائیں، اس سے بھی بڑھ کر عمل...... وہ اللہ کا ذکر ہے۔شعب الإیمان بروایت ابن عمر رضی اللہ عنهما

۱۸۵۰......صبح وشام اللہ کا ذکر، جہاد میں تلواریں توڑنے سے زیادہ بہتر ہے۔ اور خوب مال لٹانے سے بھی۔

ابن شاهین فی الترغیب فی الذکر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنهما۔ابن ابی شیبه

موقوفاً ضعیف ہے۔ دیکھئے التنزیہ ج ۲ ص ۳۲۷۔ ذخیرۃ الحفاظ ۴۴۳۷۔ ذیل اللآلی ۱۴۹

۱۸۵۱......کسی آدمی نے ذکر اللہ سے بڑھ کر کوئی عمل عذابِ خداوندی سے زیادہ نجات دینے والا نہیں کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا! کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ فرمایا: نہ جہاد فی سبیل اللہ۔ الا یہ کہ تم اپنی تلوار کے ساتھ اس قدر لڑو کہ وہ ٹوٹ جائے۔ پھر دوسری کے ساتھ لڑو، اور وہ بھی ٹوٹ جائے۔ پھر تیسری کے ساتھ لڑو، اور وہ بھی ٹوٹ جائے۔

ابن ابی شیبه، مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت معاذ رضی اللہ عنه

۱۸۵۲......تم میں سے جو شخص اس بات سے عاجز ہو کہ رات کی مشقت برداشت کرے، اور مال خرچ کرنے سے بھی بخل رکاوٹ ہو، اور دشمن

سے جہاد کرنے سے بزدلی مانع ہو، تو اس کو چاہئے کہ وہ کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرے۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، شعب الایمان، ابن النجار بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۸۵۳...... تم میں سے جو شخص رات کی مشقت برداشت کرنے سے ڈرتا ہو، اور دشمن سے جہاد کرنے سے بھی خوف مانع ہو، اور مال خرچ کرنے سے بھی بخل رکاوٹ ہو، تو اس کو چاہئے کہ وہ کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرے۔ ابن الشاھین فی الترغیب بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۵۴...... تم میں سے جو شخص رات کی مشقت برداشت کرنے سے کرزتا ہو، ور مال خرچ کرنے سے بھی بخل مانع ہو، اور دشمن سے جہاد کرنے سے بھی بزدلی آڑے آئے۔ تو اس کو چاہئے کہ کثرت کے ساتھ سبحان اللہ وبحمدہ کہتا رہے۔ کیونکہ یہ اللہ کے نزدیک اس کی راہ میں سونے چاندی کے پہاڑ خرچ کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، ابن الشاھین، ابن عساکر بروایت ابی امامة

۱۸۵۵...... غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ دوران جہاد راہ فرار اختیار کرنے والوں کے درمیان، جہاد میں صبر کرنے والا۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔ نصیحۃ الداعیۃ ص ۲۰

ذاکرین کی مثال

۱۸۵۶...... غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ دوران جہاد راہ فرار اختیار کرنے والوں کے درمیان، جہاد میں صبر کرنے والا۔ اور غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے تاریک گھر میں چراغ۔ اور غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کو اس کا ٹھکانہ شناخت کروادیا جاتا ہے۔ اور اس کے بعد اس سے عذاب کو دفع کردیا جاتا ہے۔ اور غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کو ہر انسان وحیوان کے برابر اجر ملتا ہے۔ غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ ایسی نظر سے دیکھتے ہیں کہ اس کے بعد اس کو عذاب نہ فرمائیں گے۔ اور بازار میں اللہ کا ذکر کرنے والے کے لئے ہر بال کے بدلے، قیامت کے دن ملاقات کے وقت ایک ایک نور ہوگا۔

شعب الایمان بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۵۷...... غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کی مثال یوں ہے جیسے غازیوں کے ہمراہ قتال کرنے والے کی۔ اور غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے تاریک گھر میں چراغ۔ اور غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کی مثال اس سرسبز وشاداب درخت کی سی ہے جو پت جھڑ درختوں کے جھنڈ میں ہو۔ جن کے پتے سردی کی وجہ سے جھڑ گئے ہوں۔ اور غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کی اللہ تعالیٰ ہر انسان وجانور کی تعداد برابر مغفرت فرماتے ہیں۔ اور غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا ٹھکانہ بھی شناخت کروادیتے ہیں۔

الحلیۃ، شعب الایمان، ابن صصری فی امالیہ، ابن النجار، ابن الشاھین فی الترغیب بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

فرمایا کہ حدیث صحیح الاسناد اور عمدہ متن لیکن غریب وضعیف الفاظ پر مشتمل ہے۔

۱۸۵۸...... ذکر راہ خدا میں مال خرچ کرنے سے سوگنا زیادہ اجر رکھتا ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۵۹...... ذکر صدقہ سے بہتر ہے۔ ذکر روزوں سے بہتر ہے۔ ابو الشیخ بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۶۰...... اگر کوئی شخص اپنے حجرہ میں بیٹھ کر دراہم خرچ کررہا ہو اور دوسرا اللہ کے ذکر میں مشغول ہو تو اللہ کا ذکر کرنے والا بہتر ہے۔

ابن الشاھین فی الترغیب فی الذکر بروایت ابی موسی رضی اللہ عنہ

اس میں جابر بن الوزاع راوی ہے، جس سے امام مسلم نے روایت کی ہے۔ لیکن امام نسائی رحمة اللہ علیہ نے فرمایا: کہ وہ منکر الحدیث ہے۔

۱۸۶۱...... ذکر راہ خدا میں مال خرچ کرنے سے سات سوگنا زیادہ اجر رکھتا ہے۔

ابن الشاھین فی الترغیب فی الذکر بروایت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

ابن لہیعۃ کے سوا اس روایت میں کوئی متکلم فیہ راوی نہیں ہے۔

۱۸۶۲..... جو تم اللہ کا ذکر کرتے ہو، تسبیح وتحمید، تکبیر وتہلیل یہ سب عرش خداوندی کے گرد محو گردش رہتے ہیں۔ شہد کی مکھیوں کی مانند ان کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے، اس طرح وہ اپنے پڑھنے والے کا ذکر کرتی رہتی ہیں۔ تو کیا اب بھی کوئی یہ پسند نہ کرے گا کہ رحمن کے ہاں ہمیشہ اس کا کوئی ذکر کرانے والا رہے۔ الحکیم بروایت النعمان بن بشیر

۱۸۶۳..... جو تم اللہ کا ذکر کرتے ہو، تسبیح وتحمید، تکبیر وتہلیل یہ سب عرشِ خداوندی کے گرد محوِ گردش رہتے ہیں۔ شہد کی مکھیوں کی مانند ان کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے، اس طرح وہ اپنے پڑھنے والے کا ذکر کرتی رہتی ہیں۔ تو کیا اب بھی کوئی یہ پسند نہ کرے گا کہ رحمن کے ہاں ہمیشہ اس کا کوئی ذکر کرانے والا رہے۔ مسند احمد، ابن ابی شیبہ، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم بروایت النعمان بن بشیر

۱۸۶۴..... جس طرح دونوں ہونٹ پر آپس میں نہیں ملتے، اسی طرح کوئی آسمان اس کلمہ کو اوپر جانے کے لئے بند نہیں ہوتا، حتیٰ کہ وہ عرش پر جا پہنچتا ہے۔ اور شہد کی مکھی کی مانند اس کی آواز ہوتی ہے، وہ اپنے پڑھنے والے کے لئے شفاعت کرتا ہے۔ الدیلمی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۶۵..... اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی اے موسیٰ کیا تو چاہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ تیرے گھر میں رہوں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے آگے سجدہ میں گر پڑے۔ اور عرض کیا: پروردگار! آپ میرے ساتھ میرے گھر میں رہیں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ: کیا تجھے علم نہیں کہ جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اور بندہ جہاں کہیں مجھے تلاش کرتا ہے، پالیتا ہے۔

ابن الشاهين فی الترغیب فی الذکر بروایت جابر رضی اللہ عنہ

اس میں ایک راوی محمد بن جعفر المدائنی ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اس سے کبھی روایت نہیں کرتا۔ اور محمد بن جعفر المدائنی سلام بن مسلم المدائنی سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان کی روایت زید العمی سے روایت کرتے ہیں جو قوی نہیں ہے۔

۱۸۶۶ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب بندہ مجھے خلوت میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو خلوت میں یاد کرتا ہوں۔ اور اگر وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۸۶۷..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بندہ مجھے اپنے دل میں یاد نہیں کرتا مگر میں اس کو ملائکہ کی مجلس میں یاد کرتا ہوں۔ اور کوئی بندہ کسی مجلس میں مجھے یاد نہیں کرتا مگر میں رفیقِ اعلیٰ میں اس کو یاد کرتا ہوں۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۶۸..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب بندہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور اگر وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اسکو اس سے بہتر اور بڑی مجلس میں یاد کرتا ہوں۔ ابن ابی شیبہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۶۹..... تمہارے پروردگار عزوجل کا فرمان ہے: بندہ جب تک میرا ذکر کرتا رہتا ہے، اور اس کے ہونٹ میرے لئے متحرک رہتے ہیں، میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ ابن عساکر بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

ذکر کرنے والا اللہ کا محبوب ہے

۱۸۷۰..... موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں: اے پروردگار! میں جاننا چاہتا ہوں کہ کونسا بندہ تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے؟ تاکہ میں بھی اس سے محبت رکھوں۔ فرمایا: جب تو کسی کو دیکھے کہ وہ کثرت کے ساتھ میرا ذکر کر رہا ہے، تو سمجھ لے کہ میں نے ہی اس کو اس میں مصروف کیا ہے۔ اور میں اس سے محبت رکھتا ہوں۔ اور جب تو کسی بندہ کو دیکھے کہ وہ میرا ذکر نہیں کر رہا تو جان لے کہ میں نے ہی اس کو اس سے باز رکھا ہے۔ اور میں اس سے بغض رکھتا ہوں۔ الدارقطنی فی الافراد، ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۸۷۱..... موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ رب العزت میں عرض کیا: اے پروردگار! کیا تو مجھ سے قریب ہے کہ میں تجھ سے سرگوشیاں اور مناجات کروں؟ یا دور ہے کہ میں تجھے پکاروں؟ کیونکہ میں تیری آواز کو محسوس کر رہا ہوں، پر تجھے نہیں دیکھ پا رہا! سو تو کہاں ہے؟ اللہ نے فرمایا: میں

تیرے پیچھے بھی ہوں اور آگے بھی۔ تیرے دائیں بھی ہوں تو بائیں بھی۔اے موسیٰ! جب بندہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کا ہمنشیں ہوتا ہوں۔اور جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔الدیلمی بروایت ثوبان

۱۸۷۲.....اللہ عزوجلّ فرماتے ہیں: جب بندہ زیادہ تر میرے ساتھ مشغول رہتا ہے تو میں اس کا مطلوب اور اس کی لذت اپنا ذکر بنا دیتا ہوں۔ پس جب اس کا مطلوب اور اس کی لذت میرا ذکر ہوجاتا ہے تو اسے مجھ سے عشق ہوجاتا ہے۔اور مجھے اس سے عشق ہوجاتا ہے۔ جب یہ منزل آجاتی ہے تو میں اپنے اور اس کے درمیان سے پردے اٹھا دیتا ہوں۔اور پھر اکثر وقت اس پر یہ کیفیت طاری کردیتا ہوں اسی وجہ سے جب اور لوگ غفلت وبھول چوک کا شکار ہوجاتے ہیں تو وہ اس سے محفوظ رہتا ہے۔پھر ایسے لوگوں کا کلام انبیاء کے کلام کے، مشابہ ہوجاتا ہے۔یہی مردانِ حق ہیں۔یہی ہیں کہ جب میں روئے زمین والوں پر عذاب مسلط کرنا چاہتا ہوں لیکن پھر ان کا خیال آتا ہے اور میں اہلِ زمین سے عذاب کو ہٹالیتا ہوں۔الحلیہ المسند لأبی یعلینن الحسن مرسلاً

۱۸۷۳.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب بندہ میرے ذکر کی مشغولیت کی وجہ سے سوال نہیں کرسکتا تو میں اس کو مانگنے سے قبل ہی عطا کردیتا ہوں۔

الحلیہ، الدیلمی بروایت حذیفة رضی اللہ عنہ

۱۸۷۴.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب بندہ میرے ذکر کی مشغولیت کی وجہ سے سوال نہیں کرسکتا تو میں اس کو مانگنے والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں۔الصحیح للبخاری رحمة اللہ علیہ فی خلق افعال العباد، ابن الشاهین فی الترغیب فی الذکر، ابونعیم فی المعرفة. شعب الإیمان بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما المصنف لعبدالرزاق بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۷۵.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب بندہ میرے ذکر کی مشغولیت کی وجہ سے سوال نہیں کرسکتا تو میں اس کو مانگنے والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں۔ابن ابی شیبہ بروایت عمرو بن مرة مرسلاً

۱۸۷۶.....اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے سیر کرتے ہیں۔اور ذکر کے حلقے تلاش کرتے ہیں۔پس جب کسی ذکر کے حلقہ پر ان کا گزر ہوتا ہے تو آپس میں ایک دوسرے کو کہتے ہیں: آؤ بیٹھ جاؤ! پھر جب قوم دعا میں مشغول ہوتی ہے تو وہ ان کی دعاؤں پر آمین کہتے ہیں۔جب قوم والے آپ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں تو یہ بھی ان کے ساتھ آپ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔حتیٰ کہ جب وہ فارغ ہوجاتے ہیں تو یہ آپس میں ایک دوسرے کو ان کے متعلق کہتے ہیں: ان کے لئے خوشی کا مقام ہے کہ یہ بخشے بخشائے واپس لوٹ رہے ہیں۔ابن النجار بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

ذکر کی مجالس جنت کے باغات ہیں

۱۸۷۷.....فرشتگانِ خدا کی کچھ جماعتیں فارغ رہتی ہیں۔یہ زمین پر ذکر کی مجالس میں ٹھہرتی ہیں۔سو تم جنت کے باغات میں چرا کرو۔دریافت کیا گیا: جنت کے باغات کہاں ہیں؟ فرمایا: ذکر کی مجالس۔پس تم بھی صبح وشام اللہ کے ذکر میں مشغول رہو۔اور اپنے دلوں کو بھی اس کے ذکر سے منور کرو۔جو اللہ کے ہاں اپنا مرتبہ جاننا چاہتا ہو، اس کو چاہئے کہ اپنے ہاں اللہ کا مرتبہ دیکھ لے! کیونکہ اللہ تعالیٰ بندہ کو اسی مرتبہ میں رکھتے ہیں جس میں بندہ اپنے دل میں اللہ کو مرتبہ دیتا ہے۔

عبدبن حمید، الحکیم. المستدرک للحاکم. ابن الشاهین فی الترغیب فی الذکر بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۷۸.....اللہ تعالیٰ کے کچھ فاضل فرشتے ذکر کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔جہاں ذکر ہورہا ہوتا ہے وہاں جمع ہوجاتے ہیں۔اور ذکر کی کسی مجلس میں پہنچتے ہیں تو اوپر تلے صف بندی کرتے ہوئے عرشِ خداوندی تک چلے جاتے ہیں۔پھر فرشتے ختمِ مجلس پر بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے سوال کرتے ہیں، حالانکہ وہ اپنے بندوں کے احوال کو بخوبی جانتا ہے، کہ کہاں سے آرہے ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: تیرے بندوں کے پاس سے جو تجھ سے جنت طلب کررہے تھے، جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے، اور تجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت کے طلب گار تھے۔ارشاد ہوتا ہے: وہ جنت طلب کررہے تھے، لیکن اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ وہ جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے، لیکن اگر

جہنم دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ پس میں نے ان سب کی مغفرت کردی ہے۔ عرض کرتے ہیں: پروردگار! آپ کا ایک گناہ گار بندہ ان میں شامل نہیں تھا بلکہ وہ اپنی کسی حاجت کے لئے آیا تھا۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں: یہ ایسے ہم نشیں ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔ ابن الشاھین فی الترغیب فی الذکر بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ ابن الشاھین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ذکر میں یہ حدیث احسن اور اصح السند ہے۔

۱۸۷۹...... آپ ﷺ نے اپنے سامنے بیٹھی ایک مجلس کے متعلق فرمایا: یہ اللہ کا ذکر کررہے تھے تو سکینۃ مثل قبہ کے ان پر اتر رہی تھی، جب ان کے قریب پہنچی تو ان میں سے ایک شخص نے کوئی باطل بات کہہ دی جس سے وہ دوبارہ اٹھالی گئی۔ ابن عساکر بروایت سعد بن مسعود مرسلاً

۱۸۸۰...... ہر ایسی مجلس جو اللہ کے ذکر میں مشغول ہو، ملائکہ اس کو گھیر لیتے ہیں: حتیٰ کہ کہتے ہیں اللہ تمہیں برکت دے، ذکر اور زیادہ کرو۔ ذکر ان میں بڑھتا رہتا ہے، اور فرشتے ان پر پر پھیلائے رہتے ہیں۔ ابو الشیخ بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۸۱...... کوئی قوم اللہ کے ذکر پر جمع نہیں ہوتی، مگر ملائکہ ان پر چھا جاتے ہیں اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔

حدیث ضعیف ہے۔

رزق اللہ التمیمی فی المجلس الذی املاہ باصبھانی عن ابیہ عبدالوھاب عن ابیہ ابی الحسن عبدالعزیز عن ابیہ بکر بن الحارث عن ابیہ اسد عن ابیہ سلیمان عن ابیہ الاسود عن ابیہ صفیان عن ابیہ یزید، عن ابیہ اکینۃ عن ابیہ الھیثم عن ابیہ عبداللہ التمیمی، ورواہ ابن النجار من طریقہ، قال الذھبی اکثر ھؤلاء الآباء لاذکر لھم فی تاریخ ولا فی اسماء الرجال العلاء فی الوشی المعلم لہ

۱۸۸۲...... اے لوگو! فرشتگان خدا کی کچھ جماعتیں زمین پر ذکر کی مجالس میں آتی اور ٹھیر جاتی ہیں۔ سو تم جنت کے باغات میں چرا کرو۔ دریافت کیا گیا: جنت کے باغات کہاں ہیں؟ فرمایا: ذکر کی مجالس۔ پس تم بھی صبح وشام اللہ کے ذکر میں مشغول رہو۔ اور اپنے دلوں کو بھی اس کے ذکر سے منور کرو۔ جو اللہ کے ہاں اپنا مرتبہ جاننا چاہتا ہو، اس کو چاہئے کہ اپنے ہاں اللہ کا مرتبہ دیکھ لے! کیونکہ اللہ تعالیٰ بندہ کو اسی مرتبہ میں رکھتے ہیں جس میں بندہ اپنے دل میں اللہ کو مرتبہ دیتا ہے۔ المستدرک للحاکم،

ابن ماجہ نے اس پر کلام فرمایا ہے۔ مسند البزار، الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الإیمان، ابن عساکر بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۸۳...... میں نے تم سے کسی قسم تم پر کسی تہمت وشک کی وجہ سے نہیں لی، بلکہ میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تھے۔ انہوں نے آکر مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے ملائکہ پر فخر فرمارہے ہیں۔

مسند احمد، ابن ابی شیبہ، الصحیح لمسلم، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، النسائی، الصحیح لابن حبان بروایت معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۸۴...... جب تمہارا جنت کے باغات سے گذر ہو تو وہاں بیٹھ جایا کرو۔ دریافت کیا گیا: جنت کے باغات کیا ہیں؟ فرمایا: اہل ذکر کے حلقے۔

ابن الشاھین بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۸۵...... جب تمہارا جنت کے باغات سے گذر ہو تو ان میں خوب چرا کرو، دریافت کیا گیا: جنت کے باغات کیا ہیں؟ فرمایا: اہل ذکر کے حلقے۔ مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ابن الشاھین فی الترغیب فی الذکر، شعب الإیمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۸۸۶...... کہاں ہیں بازی لے جانے والے؟ جو محض اللہ کے ذکر ہی کے ہو رہے؟ جو جنت کے باغات میں چرنا چاہے، ذکر خوب کیا کرے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۸۸۷...... جو جنت کے باغات میں چرنا چاہے، اس کو چاہئے کہ ذکر زیادہ کیا کرے۔

ابن ابی شیبہ، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت معاذ بن جبل

۱۸۸۸...... کوئی قوم اللہ کے ذکر کے لئے نہیں بیٹھتی، مگر آسمان سے ایک منادی انہیں نداء دیتا ہے کہ اٹھو! تمہاری مغفرت کردی گئی۔

مسند احمد، المسند لأبی یعلی، الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، السنن لسعید بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۸۸۹......کوئی قوم اللہ کے ذکر کے لئے مجتمع نہیں ہوتی، مگر آسمان سے ایک منادی انہیں نداء دیتا ہے کہ اٹھو! تمہاری مغفرت کردی گئی۔ اور تمہاری برائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں۔شعب الایمان بروایت عبداللہ بن معقل

۱۸۹۰......کوئی قوم اللہ کے ذکر پر مجتمع نہیں ہوتی، مگر پھر وہ اٹھتی ہے تو ان کو کہا جاتا ہے اٹھو! تمہاری مغفرت کردی گئی۔

الحسن بن سفیان بروایت سهل بن الحنظلية

۱۸۹۱......جو قوم اللہ عزوجل کا ذکر محض اس کی رضاء کے لئے کرنے بیٹھتی ہے تو ان کو آسمان سے نداء دی جاتی ہے: اٹھو! تمہاری مغفرت کردی گئی۔ اور تمہاری برائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں۔ابن الشاھین فی الترغیب فی الذکر بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۲......جو قوم اللہ عزوجل کا ذکر محض اس کی رضاء جوئی کے لئے کرتی ہے تو ان کو آسمان سے نداء دی جاتی ہے: اٹھو! میں نے تمہاری بخشش کردی اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا۔العسکری فی الصحابه، ابو موسیٰ بروایت الحنظلية العبشمی

حدیث ضعیف ہے۔

۱۸۹۳......قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ایسی اقوام کو اٹھائیں گے، کہ ان کے چہروں میں نور عیاں ہوگا، وہ لوء لوء کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے۔ لوگ رشک آمیز نگاہیں ان پر اٹھائیں گے۔ لیکن وہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء۔ وہ تو محض اللہ کی محبت میں مختلف قبائل اور مختلف علاقوں کے لوگ ہوں گے، جو اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہوئے ہوں گے۔ اور اس کا ذکر کرتے ہوں گے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابی الدرداء رضی الله عنه

۱۸۹۴......ذکر اللہ کے ساتھ کثرتِ کلام کرو۔ کیونکہ ذکر اللہ کے سوا کثرت کلام دل کو قساوت کا شکار کردیتا ہے۔ اور لوگوں میں اللہ سے سب سے زیادہ دور قسی القلب سخت دل شخص ہے۔ابو الشیخ فی الثواب بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۱۸۹۵......ذکر اللہ کے سوا کثرت کلام سے اجتناب کرو۔ کیونکہ ذکر اللہ کے سوا کثرت کلام دل کو قساوت کا شکار کردیتا ہے۔ اور لوگوں میں اللہ سے سب سے زیادہ دور قسی القلب سخت دل شخص ہے۔الصحیح للترمذی رحمة الله علیه،

نیز فرمایا حدیث غریب ہے۔ابن الشاهین فی الترغیب فی الذکر، شعب الایمان، بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۱۸۹۶......اے حفصہ کثرتِ کلام سے اجتناب کر، کیونکہ ذکر اللہ کے سوا دل کو مردہ کردیتا ہے۔ پس تجھ پر ذکر اللہ کے ساتھ کثرتِ کلام ضروری ہے، کیونکہ یہ چیز دل کو زندہ رکھتی ہے۔الدیلمی بروایت حفصة رضی الله عنها

۱۸۹۷......اس قدر اللہ کا ذکر کرو کہ کہا جانے لگے: تم توریا کار ہو۔ابن الشاهین فی الترغیب فی الذکر بروایت ابن عباس رضی الله عنه

۱۸۹۸......اس کثرت سے اللہ کا ذکر کرو کہ منافق تمہیں کہنے لگیں: تم توریا کار ہو۔

ابن ابی شیبه، مسند احمد فی الزهد، شعب الایمان بروایت ابی الجوزاء مرسلاً

۱۸۹۹......اس امت کے بہترین لوگ وہ ہیں کہ ان کو دیکھو تو اللہ یاد آجائے۔ اور اس امت کے شریر ترین لوگ وہ ہیں، جو چغل خوری کرتے ہیں۔ دوستوں کے درمیان تفرقہ پیدا کرتے ہیں۔ پاکیزہ لوگوں پر بہتان تراشی کے مواقع تلاش کرتے ہیں۔

الخرائطی فی مکارم الأخلاق من طریق عبدالرحمن بن غنم عن ابی مالک الأشعری

۱۹۰۰......کیا میں تمہیں اس امت کے بہترین افراد نہ بتاؤں! وہ لوگ ہیں جب لوگ ان کو دیکھتے ہیں تو ان کو اللہ کی یاد آجاتی ہے۔ اور جب ان لوگوں کے پاس اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ بھرپور معاونت کرتے ہیں۔

ابن الشاهین فی الترغیب فی الذکر بروایت محمد بن عامر بن ابراهیم الأصبهانی عن ابیه عن نهشل عن الضحاک عن ابن عباس رضی الله عنهما

یہ اسناد کمزور اور نا قابلِ اعتماد ہے۔

۱۹۰۱......اے لوگو! کیا میں تمہارے بہترین افراد کی نشاندہی نہ کروں! وہ لوگ ہیں کہ محض ان کا دیکھنا ہی تم کو خدا کی یاد تازہ کردے۔ اور کیا میں تمہارے شریر ترین افراد کی نشاندہی نہ کروں؟ لوگ وہ ہیں، جو چغل خوری کرتے ہیں۔ دوستوں کے درمیان تفرقہ پیدا کرتے ہیں۔ پاکیزہ لوگوں

پر بہتان تراشی کے مواقع تلاش کرتے ہیں۔مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید

۱۹۰۲...... اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندوں میں میرے دوست، اور میری مخلوق میں سے میرے محبوب ترین افراد وہ ہیں کہ میرے ذکر کے ساتھ ان کا ذکر کیا جاتا ہے اور ان کے ذکر کے ساتھ میرا ذکر کیا جاتا ہے۔ الحکیم، الحلیہ بروایت عمرو بن الجموح

۱۹۰۳...... یہ کہ شام ہو یا صبح ہر دم تمہاری زبان اللہ عزوجل کی یاد میں تروتازہ رہے۔ ابن النجار بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کونسا عمل سب سے بہتر؟ اور اللہ اور اس کے رسول کے اقرب ترین ہے؟ تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۰۴...... وہ لوگ، جو اللہ کے ذکر میں رطب اللسان رہتے ہیں۔ وہ جنت میں ہنستے مسکراتے داخل ہوں گے۔

ابن الشاهين فی الترغيب في الذکر بروايت ابی ذر رضی اللہ عنہ. ابو الشيخ فی الثواب بروايت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ' ابن ابی شيبہ. موقوفاً

سب سے افضل ترین عمل

۱۹۰۵...... کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ قیامت کے روز اہل ارض میں سب سے افضل ترین عمل کس کا ہوگا! وہ شخص جو ہر روز اخلاص کے ساتھ سو بار "لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ" کا ورد کرے۔ الّا یہ کوئی اس سے زیادہ یہ عمل کرے۔ وہ اس سے بڑھ سکتا ہے۔

الديلمی بروايت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۰۶...... تم ساری رات دن سمیت ذکر کرو، اور سارا دن رات سمیت ذکر کرو...... کیا میں تجھے اس سے بھی بڑھ کر عمل نہ بتاؤں؟ وہ یہ ہے کہ تم ان کلمات کا ورد کرو:

الحمدُللہ عددَ ماخلقَ، والحمدُللہ ملأ ماخلقَ، والحمدللہ عددَ مافی السمواتِ والارضِ، والحمدُللہ عدد ماأحصی کتابہ، والحمدُللہ عددِ کلِ شیءٍ، والحمدللہ ملأ کلِ شیءٍ، وسبحان اللہ عدد ماخلقَ، وسبحان اللہ ملأ ماخلقَ، وسبحان اللہِ عددَ مافی السمواتِ والأرض، وسبحان اللہ عددَ ماأحصی کتابُہُ، وسبحان عقبَک من بعدِک

"تمام تعریفیں مخلوقات کی تعداد بھر اللہ ہی کے لئے ہیں۔ تمام تعریفیں مخلوق بھر اللہ ہی کے لئے ہیں۔ آسمان وزمین میں جو کچھ ہے، سب کی تعداد برابر اللہ کی بڑائی ہو۔ لوح تقدیر میں جو کچھ ہے سب کے برابر اللہ کی بڑائی ہو۔ ہر چیز کے بقدر اللہ کی بڑائی ہو۔ ہر چیز بھر تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہوں۔ مخلوقات کی تعداد بھر اللہ کی پاکی ہو۔ مخلوق بھر اللہ کی پاکی ہو۔ آسمان وزمین میں جو کچھ ہے، سب کی تعداد برابر اللہ کی پاکی ہو۔ لوح تقدیر میں جو کچھ ہے سب کے برابر اللہ کی پاکی ہو۔ ہر چیز کی تعداد برابر اللہ کی پاکی ہو۔ ہر چیز بھر اللہ کی پاکی ہو۔ تم ان کلمات کو سیکھ لو اور اپنے علاوہ اوروں کو بھی سکھاؤ"۔

النسائی، وابن خزیمۃ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ وسمویہ وابن عساکر، السنن لسعید عن ابی أُمامۃ، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ.

۱۹۰۷...... موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ رب العزت میں عرض کیا: اے پروردگار! مجھے کوئی ایسا کلمہ سکھا، جس کے ذریعہ میں تجھے یاد کیا کروں اور اس کے وسیلہ تجھ سے مانگا کروں۔ ارشادِ باری ہوا: اے موسیٰ علیہ السلام! "لا الہ الا اللہ" کہا کر۔ عرض کیا: اے پروردگار! یہ کلمہ تو تیرے سب بندے کہتے ہیں۔ ارشادِ باری ہوا: "لا الٰـــہ الا اللہ" کہا کر۔ عرض کیا: اے پروردگار! بے شک تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ لیکن میں تو ایسا کلمہ جاننا چاہتا ہوں، جو آپ میرے لئے خاص کردیں۔ ارشادِ باری ہوا: اے موسیٰ علیہ السلام! اگر ساتوں آسمان اور ان میں میرے سوا جو کچھ آباد ہے، اور ساتوں زمین ایک پلڑے میں رکھ دیئے جائیں، اور دوسرے پلڑے میں "لا الٰـــہ الا اللہ" رکھ دیا جائے تو "لا الٰـــہ الا اللہ" والا پلڑا ان سب

پر بھاری ہوجائے گا۔ المسند لأبي يعلى، الحكيم، الصحيح لإبن حبان، المستدرك للحاكم، الحليه في الأسماء بروايت ابی سعيد

۱۹۰۸..... "لا الٰہ الا اللہ" سے افضل کوئی ذکر نہیں۔ اور استغفار سے بڑھ کر کوئی دعا نہیں۔

الكبير للطبرانی رحمة الله عليه بروايت ابن عمر رضی الله عنهما

۱۹۰۹..... جو بندہ "لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر" کہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی چوتھائی جان جہنم سے آزاد فرما دیتے ہیں۔ اور جو اس کلمہ کو دو مرتبہ کہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی نصف جان جہنم سے آزاد فرما دیتے ہیں۔ اور جو بندہ اس کلمہ کو چار مرتبہ کہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے مکمل آزادی مرحمت فرما دیتے ہیں۔ الكبير للطبرانی رحمة الله عليه بروايت ابی لدرداء رضی الله عنه

۱۹۱۰..... اے معاذ دن میں تو اللہ کا کتنا ذکر کرتا ہے؟ کیا تو دس ہزار بار ذکر کرتا ہے؟ تو کیا میں اس سے آسان کلمات نہ بتاؤں، کہ وہ دس ہزار اور دس ہزار سے بھی زیادہ ثواب رکھتے ہوں گے۔ وہ یہ ہے کہ تم یوں کہو:

لا الٰہ الا اللہ مخلوقِ خدا کے برابر۔ لا الٰہ الا اللہ عرشِ خداوندی کے برابر۔ لا الٰہ الا اللہ آسمانوں کے برابر۔ لا الٰہ الا اللہ مزید اس کے بقدر۔ اور اللہ اکبر اسی کے بقدر الحمد للہ اسی کے بقدر۔ اس اس قدر کے کوئی فرشتہ نہ اور کوئی اس کو شمار کر سکے۔ ابن النجار بروایت ابی شبل بروایت اپنے دادا کے جو صحابی رسول تھے۔

۱۹۱۱..... اے معاذ! کیا بات ہے کہ تم ہر صبح ہمارے پاس نہیں آتے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کے پاس حاضر ہونے سے قبل ہر صبح کو سات ہزار بار تسبیح کرتا ہوں۔ فرمایا: کیا میں اس سے آسان کلمات نہ بتاؤں، جو میزان میں اس سے بھی زیادہ وزنی ہوں گے؟ جن کا ثواب فرشتے شمار کر سکیں گے اور نہ ہی اہل ارض۔ تو کہو:

لا الٰہ الا اللہ، اللہ کی رضاء برابر۔ لا الٰہ الا اللہ عرشِ خداوندی کے برابر۔ لا الٰہ الا اللہ مخلوقِ خدا کے برابر لا الٰہ الا اللہ آسمانوں بھر لا الٰہ الا اللہ زمین بھر لا الٰہ الا اللہ آسمان و زمین کے درمیان جو کچھ ہے سب کے برابر۔ ابن بر کان، الديلمی بروايت ابن مسعود رضی الله عنه

۱۹۱۲..... ہر شجر و حجر کے پاس اللہ کا ذکر کرو۔ مسند احمد فی الزهد بروايت عطاء بن يسار مرسلاً

۱۹۱۳..... تو جہاں کہیں ہو اللہ کا ذکر کرتا رہ۔ لوگوں کے ساتھ عمدہ اخلاق سے ساتھ پیش آ۔ جب بھی کوئی برائی سرزد ہو جائے اس کے بعد کوئی نیکی انجام دے لے، تاکہ وہ اس برائی کو محو کر دے۔ ابن الشاهين فی الترغيب فی الذكر بروايت ابی ذر رضی الله عنه

۱۹۱۴..... اے بندگانِ خدا! ذکر الٰہی کرتے رہو۔ کیونکہ بندہ جب سبحان اللہ و بحمدہ کہتا ہے تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ اور دس بار پڑھنے سے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ اور سو بار پڑھنے سے ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ اور جو زیادہ کرتا ہے اللہ اس کا اجر بھی زیادہ کرتا ہے۔ اور جو اللہ سے مغفرت کا طلب گار ہوتا ہے، اللہ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔ ابن شاهين بروايت ابن عمر رضی الله عنهما

رواہ الخطیب اور اس میں یہ اضافہ مذکور ہے: جس کی سفارش حدود اللہ نافذ کرنے میں حائل ہوتی، وہ اللہ کی سلطنت میں اللہ سے ضد اور دشمنی کرتا ہے۔ اور جس نے بغیر علم کے کسی خصومت و جھگڑے میں حمایت و مدد کی، اس نے اللہ کی ناراضگی مول لے لی۔ اور جس نے کسی مؤمن مرد یا عورت کو تہمت زنی کی، اللہ اس کو ردغۃ الخبال جہنمیوں کے خون و پیپ سے بھری ہوئی جہنم کی وادی میں قید فرمائیں گے۔ حتیٰ کہ وہ اس کا سبب و عذر لائے۔ اور جو اپنے اوپر قرض لے کر مرا، اس کی نیکیوں میں سے اس کا بدلہ لیا جائے گا۔ کیونکہ وہاں درہم و دینار نہ ہوں گے۔

التاريخ للخطيب رحمة الله عليه بروايت ابن عمر رضی الله عنهما

ذکر الٰہی شکر کی بجا آوری ہے

۱۹۱۵..... پروردگار عز و جل فرماتے ہیں: اے ابن آدم جب تو میرا ذکر کرتا ہے تو درحقیقت میرا شکر ادا کرتا ہے۔ اور جب مجھ سے غفلت و بھول

میں پڑ جاتا ہے تو میری ناشکری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

ابن الشاهين في الترغيب في الذكر، الخطيب، الديلمي، ابن عساكر بروايت ابو هريره رضي الله عنه

لیکن اس روایت میں ایک راوی المعلی بن الفضل ہے، جس کی احادیث منکر و نا قابل قبول ہوتی ہیں۔

۱۹۱۶..... ابلیس نے کہا: اے پروردگار! تو نے اپنی اور مخلوق کا رزق مقدر فردیا، لیکن میرا رزق کیا ہے؟ ارشادِ باری ہوا: جس پر میرا نام نہ لیا جائے، وہ تیرا رزق ہے۔ ابو الشیخ في العظمة بروايت ابن عباس رضي الله عنهما

۱۹۱۷..... ابلیس نے کہا: اے پروردگار! تو نے اپنی ہر مخلوق کی روزی اور معیشت مقرر فرمادی میرا رزق کیا ہے؟ ارشادِ باری ہوا: جس پر میرا نام نہ لیا جائے، وہ تیرا رزق ہے۔ الحلیه بروايت ابن عباس رضي الله عنهما

۱۹۱۸..... کوئی شکار شکار ہوتا ہے تو محض اس وجہ سے کہ اس کے ذکر کرنے میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرے کو پیدا فرمادیتے ہیں۔ اور ایک فرشتہ بھی اس پر مقرر فرمادیتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتا ہے..... یہاں تک کہ قیامت آجائے۔ اور اسی طرح کوئی درخت بھی اسی وقت کٹتا ہے، جب اس کے ذکر کرنے میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اور یونہی کسی شخص کو ناگوار بات تبھی پیش آتی ہے، جب اس سے کوئی گناہ سرزد ہو جاتا ہے۔ اور جن گناہوں کو اللہ تعالیٰ درگذر فرمادیتے ہیں وہ تو بہت زیادہ ہیں۔

ابن عساكر بروايت ابي بكر الصديق رضي الله عنه وعمر رضي الله عنه معاً

مصنف علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے۔ اور اس کی اسناد میں دو راوی بالکل ضعیف و مجہول ہیں۔

۱۹۱۹..... کوئی شکار شکار نہیں ہوتا ہے، اور کوئی درخت نہیں کٹتا..... مگر ترکِ تسبیح کی وجہ سے۔ اور ہر مخلوق خدا کی تسبیح کرتی ہے، اور اس کی ادائیگی میں اپنی تخلیق شدہ کیفیت سے بدل جاتی ہے۔ کبھی تم بھی بعض چیزوں کو سنتے ہوگے، وہی تسبیح ہوتی ہے۔

ابو نعيم بروايت ابو هريره رضي الله عنه

۱۹۲۰..... کوئی شکار شکار نہیں ہوتا ہے، اور کوئی شاخ نہیں کٹتی، اور کوئی درخت نہیں کٹتا..... مگر قلتِ تسبیح کی وجہ سے۔

ابن راهويه بروايت ابي بكر رضي الله عنه

اس روایت کی سند انتہائی ضعیف ہے۔

۱۹۲۱..... تمام جانور خواہ وہ جوئیں، مچھر، ٹڈی، گھوڑے، خچر اور گائیں وغیرہ سب کی موت تسبیح سے متعلق ہوتی ہے۔ جب ان کی تسبیح ختم ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی ارواح قبض فرمالیتے ہیں۔ اور ملک الموت کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔

الضعفاء للعقيلي رحمة الله عليه، ابو الشيخ بروايت انس رضي الله عنه

علامہ عقیلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ روایت غیر ثابت الأصل ہے۔ اور ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو موضوعات میں شمار فرمایا ہے۔

۱۹۲۲..... جس قطعہ زمین پر اللہ کا نام لیا جاتا ہے، وہ قطعہ زمین اللہ کے ذکر کی وجہ سے ساتوں زمین سے لے کر اپنی انتہاء تک خوش ہو جاتا ہے۔ اور زمین کے دوسرے ٹکڑوں پر فخر کناں ہوتا ہے۔ اور جب مؤمن بندہ کسی زمین کو نماز کے لئے منتخب کرنے کا ارادہ کرتا ہے، تو وہ زمین اس کے لئے سنور جاتی ہے۔ ابن الشاهين في الترغيب في الذكر بروايت انس رضي الله عنه

اس روایت میں ابن موسیٰ بن عبیدہ الربذی، یزید الرقاشی سے روایت کرتے ہیں۔ اور یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔

۱۹۲۳..... وہ گھر جس میں اللہ کا نام لیا جائے، اور وہ گھر جس میں اللہ کا نام نہ لیا جائے۔ زندہ اور مردہ کے مثل ہے۔

مسند احمد، الصحيح لمسلم، الصحيح لابن حبان بروايت يزيد عن ابي بردة عن ابي موسىٰ رضي الله عنه

۱۹۲۴..... جس نے اللہ کی اطاعت کی، اس نے اللہ کا ذکر کیا۔ خواہ اس کی نماز روزے اور تلاوتِ قرآن قلیل ہی ہوں۔ اور جس نے اللہ کے ذکر کو ترک کیا اس نے اللہ کی نافرمانی کی خواہ اس کی نماز روزے اور تلاوتِ قرآن بہت زیادہ کیوں نہ ہوں۔ الحسن بن سفيان، الكبير للطبراني رحمة الله عليه، ابن عساكر بروايت واقد مولیٰ رسول الله صلى الله عليه وسلم، السنن لسعيد، شعب الإيمان بروايت ابن ابي عمران مرسلاً

۱۹۲۵.....جس نے کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کیا، وہ نفاق سے بری ہو گیا۔

ابن الشاهين فی الترغيب فی الذكر بروايت ابو هريره رضی الله عنه

اس روایت کے راوی ثقہ لوگ ہیں۔

۱۹۲۶.....اللہ تعالیٰ سے محبت کی علامت ذکر اللہ سے محبت ہے۔ اور اللہ سے بغض کی علامت، اللہ عزوجل کے ذکر سے بغض ہے۔

ابن الشاهين فی الترغيب فی الذكربروايت انس رضی الله عنه

یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۹۲۷.....جب تک تو ذکر خدا میں مشغول رہے گا نماز وعبادت میں رہے گا، خواہ تو کھڑا ہو یا بیٹھا، بازار میں ہو یا مجلس میں، یا جہاں کہیں بھی ہو۔

شعب الإيمان بروايت يحی بن ابی كثير. مرسلاً

۱۹۲۸.....اے مؤمنوں کی خواتین! تم پر تہلیل وتسبیح اور تقدیس لازم ہے۔ اور غفلت میں نہ پڑو، ورنہ رحمت سے بھی محروم ہو جاؤ گی۔ اور انگلیوں کے پوروں پر شمار کیا کرو، کیونکہ ان اعضاء سے بھی سوال ہوگا اور یہ کلام کریں گے۔

مسنداحمد، ابن سعد، الكبير للطبرانی رحمة الله عليه بروايت هانیء بن عفان عن امه حميضة بنت ياسر عن جدتها يسيرة

۱۹۲۹.....وہ ذکر جس کو نگہبان فرشتے بھی نہ سن سکیں، اس ذکر پر جس کو وہ فرشتے سن سکیں ستر درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

ابن ابی الدنيا، شعب الإيمان بروايت عائشه رضی الله عنها

یہ حدیث ضعیف ہے۔

۱۹۳۰.....اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جہنم سے ہر اس شخص کو نکال لو، جس نے مجھے کبھی یاد کیا ہو۔ یا کسی مقام پر مجھ سے ڈرا ہو۔

ابن الشاهين فی الترغيب فی الذكرشعب الإيمان بروايت انس رضی الله عنه

اس میں ایک راوی مبارک بن فضالۃ ہے، جس کو ایک جماعت نے ثقہ دوسری نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۹۳۱.....قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اب عنقریب مجمع کو اہلِ کرم کا علم ہو جائے گا! پوچھا جائے گا: اہلِ کرم کون ہیں؟ ارشاد ہوگا: وہ جو مساجد میں اللہ کا ذکر کرتے تھے۔ مسنداحمد، المسند لأبی يعلی، السنن لسعيد، الصحيح لابن حبان، ابن الشاهين فی الترغيب فی الذكرشعب الإيمان بروايت ابی سعيد رضی الله عنه

۱۹۳۲.....تم کیا باتیں کر رہے تھے؟ میں نے دیکھا کہ رحمت تم پر نازل ہو رہی ہے، تو مجھے بھی خواہش ہوئی کہ تمہارے ساتھ اس میں شریک ہو جاؤں۔

المستدرک للحاكم بروايت سلمان رضی الله عنه

آپ رضی اللہ عنہ ایک جماعت کے ہمراہ بیٹھے ہوئے ذکر اللہ میں مشغول تھے، کہ آپ ﷺ کا ان کے پاس سے گزر ہوا اور آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

باب دوم......اسماء حسنیٰ کے بیان میں

۱۹۳۳.....اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسماء گرامی ہیں، یعنی سو سے ایک کم، جو ان کو یاد کرلے جنت میں داخل ہوگا۔

بخاری ومسلم، الصحيح للترمذی رحمة الله عليه، ابن ماجه بروايت ابو هريره رضی الله عنه، ابن عساكر بروايت عمر رضی الله عنه

۱۹۳۴.....اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسماء گرامی ہیں، یعنی سو سے ایک کم، جو ان کو یاد کرلے جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔ بخاری ومسلم بروايت ابو هريره رضی الله عنه

۱۹۳۵.....اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسماء گرامی ہیں، یعنی سو سے ایک کم، اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔ اور جو بندہ ان کے ساتھ اللہ کو یاد کرے

گا،اس کے لئے جنت واجب ہوجائے گی۔الحلیہ بروایت علی رضی اللہ عنہ

۱۹۳۶......اللہ تعالیٰ کے ایک کم ننانوے نام ہیں جس نے ان کے ساتھ دعا کی اللہ اس کو قبول فرمائیں گے۔

ابن مردویہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۷......اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو ان کو یاد کرلے جنت میں داخل ہوگا۔

ترجمہ:......وہ اللہ ہے۔جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔نہایت مہربان۔بہت رحم کرنے والا۔بادشاہ۔ہرعیب سے پاک۔ہرآفت سے سلامت رکھنے والا۔امن دینے والا۔نگہبانی کرنے والا۔زبردست۔بدی کو طاقت سے دفع کرنے والا۔بڑائی کا مالک۔پیدافرمانے والا۔ٹھیک ٹھیک بنانے والا۔صورت بنانے والا۔بہت بخشنے والا۔غلبہ رکھنے والا۔خوب دینے والا۔رزق رساں۔بڑا فیصلہ کرنے والا۔بہت جاننے والا۔رزق وغیرہ تنگ کرنے والا۔وسعت وفراخی بخشنے والا۔پست کرنے والا۔بلند کرنے والا۔عزت دینے والا۔ذلت دینے والا۔سننے والا۔دیکھنے والا۔اٹل فیصلہ والا۔عین انصاف کرنے والا۔بھیدوں کا جاننے والا۔مکمل خبر رکھنے والا۔بردبار۔عظمت کا مالک۔بے انتہاء بخشنے والا۔قدر دان،اورتھوڑے پر بہت عطا کرنے والا۔بلند مرتبہ والا۔بہت بڑا۔حفاظت کرنے والا۔خوراک رساں۔حساب کرنے والا۔بڑی بزرگی والا۔بے مانگے عطافرمانے والا۔نگران۔دعاؤں کا قبول کرنے والا۔وسعت والا۔بڑی حکمت والا۔بہت محبت والا۔بڑی بزرگی والا۔زندہ کرکے قبروں سے اٹھانے والا۔حاضر وموجود۔اپنی سب صفات کے ساتھ ثابت۔کام بنانے والا۔قوت والا۔نہایت قوت والا۔کارساز۔مستحق حمد۔ذرہ ذرہ کا شمار رکھنے والا۔پہلی بار پیدا کرنے والا۔دوبارہ پیدا کرنے والا۔زندہ کرنے والا۔موت دینے والا۔ہمیشہ زندہ۔سب کی ہستی قائم رکھنے والا۔بالفعل ہرکمال سے متصف۔بزرگی والا۔ایک۔بے نیاز۔بہت زیادہ قدرت والا۔آگے بڑھانے والا۔پیچھے ہٹانے والا۔سب سے اول۔سب سے آخر۔آشکارا۔پوشیدہ۔پوری کائنات کا متولی۔صفاتِ مخلوق سے برتر۔بہت بڑا محسن۔بہت توبہ قبول فرمانے والا۔انعام کرنے والا۔انتقام لینے والا۔معاف فرمانے والا۔بہت شفقت رکھنے والا۔پورے ملک کا مالک۔بزرگی وبخشش والا۔بڑا انصاف والا۔سب کو جمع کرنے والا۔سب سے بے نیاز۔دوسروں کو غنی بنانے والا۔روکنے والا۔نقصان پہنچانے والا۔نفع پہنچانے والا۔سب کو روشن کرنے والا۔ہدایت دینے والا۔بے مثال پیدافرمانے والا۔ہمیشہ رہنے والا۔سب کے فنا ہونے کے بعد باقی رہنے والا۔ہدایت والا۔بہت برداشت کرنے والا۔

الاکمال

۱۹۴۰......اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں،تمام قرآن میں ہیں۔جس نے ان کو یاد کرلیا جنت میں داخل ہوگا۔

ابن جریر بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

فصل......اللہ کے اسم اعظم کے بیان میں

۱۹۴۱......اللہ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے:

﴿والهكم اله واحد لا اله الا هو الرحمن الرحيم﴾

﴿آلم الله لا اله إله الا هو الحى القيوم﴾

مسند احمد، الصحيح للترمذی رحمة الله عليه، ابن ماجه بروايت اسماء بنت يزيد

۱۹۴۲......اللہ کا اسم اعظم وہ،جس کے ذریعہ سے جو دعا کی جائے قبول ہوتی ہے۔اور وہ قرآن کی تین سورتوں میں ہے۔البقرة، ال عمران، طه

ابن ماجه، المستدرک للحاکم، الکبير للطبرانی رحمة الله عليه بروايت ابی امامة

۱۹۴۳......اللہ کا اسم اعظم وہ، جس کے ذریعہ سے جو دعا کی جائے قبول ہوتی ہے، وہ اس آیت میں ہے:

﴿قل اللھم مالک الملک﴾ الخ۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۹۴۴......اللہ کا اسم اعظم وہ، جس کے ذریعہ سے جو دعا کی جائے قبول ہوتی ہے، جو مانگا جائے، عطا ہوتا ہے، وہ حضرت یونس بن متی کی دعا لاالٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ہے۔ابن جریر بروایت سعد

۱۹۴۵......اللہ کا اسم اعظم سورۂ حشر کی آخری چھ آیات ہیں۔الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۹۴۶......اے عائشہ! کیا تو نہیں جانتی کہ اللہ نے مجھے وہ اسم بتادیا ہے، جس کے ذریعہ جب بھی دعا کی جائے، قبول ہوتی ہے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا وہ کیا ہے؟ فرمایا: اے عائشہ! وہ تیرے لئے مناسب نہیں ہے۔ابن ماجہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۱۹۴۷......کیا میں تمہیں اللہ کا اسم اعظم بتاؤں؟ وہ حضرت یونس علیہ السلام کی دعا ہے۔ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا وہ دعا حضرت یونس علیہ السلام کے لئے خاص تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اس کے بارے میں فرمانِ باری نہیں سنا:

﴿ونجیناہ من الغم وکذالک ننجی المؤمنین﴾

''اور ہم نے اس یونس کو نجات دی۔اسی طرح ہم اور مؤمنین کو بھی نجات دیتے ہیں۔''

اور جو مسلمان بھی اس دعا کو اپنے مرض میں چالیس مرتبہ پڑھے گا اگر اس کی اسی مرض میں موت آگئی تو شہادت کی موت مرے گا اور اگر صحت یاب ہوگیا تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔المستدرک للحاکم بروایت سعد

۱۹۴۸......اس نے اللہ کے اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے، جس کے ذریعہ جو مانگا جاتا ہے، عطا ہوتا ہے۔اور جب بھی اس کے ذریعہ دعا کی جاتی ہے، قبول ہوتی ہے۔ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابوداؤد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ ، النسائی، ابن ماجہ، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم، السنن لسعید بروایت انس رضی اللہ عنہ

حضور ﷺ نے کسی شخص کو یوں دعا کرتے سنا تھا:

اللھم انی اسئلک بأن لک الحمد لاالٰہ الا انت وحدک لاشریک لک المنان بدیع السموات والأرض ذوالجلال والإکرام

''اے اللہ میں تجھ سے اس واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ تمام تعریفیں تجھے ہی لائق۔تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔تو تنہا ہے۔تیرا کوئی ساجھی نہیں۔تو احسان کرنے والا ہے۔آسمان وزمین کو بے مثل پیدا کرنے والا ہے۔بڑی بزرگی وعظمت والا ہے۔اے ہمیشہ زندہ اے ہر شئے کو سنبھالنے والے!''

یہ سن کر آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۴۹......تو نے اللہ سے اس کے اسم اعظم کے ذریعہ سوال کیا تھا، جس کے ذریعہ جو مانگا جاتا ہے، عطا ہوتا ہے۔اور جب بھی اس کے ذریعہ دعا کی جاتی ہے، قبول ہوتی ہے۔ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم بروایت بریدۃ

حضور ﷺ نے کسی شخص کو یوں دعا کرتے سنا تھا:

اللھم انی اسئلک بأنک انت اللہ لاالٰہ الا انت الأحد الصمد، الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوًا احد

''اے اللہ میں تجھ سے اس واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے۔تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔تو تنہا و بے نیاز ہے۔جس نے کسی کو جنم دیا ہے اور نہ خود اس کو جنم دیا گیا ہے۔''

یہ سن کر آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۵۰......قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! تو نے اللہ سے اس کے اسمِ اعظم کے ذریعہ سوال کیا، جس کے ذریعہ جب دعا کی جاتی ہے، قبول ہوتی ہے۔ اور اس کے ذریعہ جو مانگا جاتا ہے، عطا ہوتا ہے۔

مسنداحمد، النسائی، الصحیح لابن حبان بروایت انس رضی اللہ عنہ

اللھم انی اسئلک بأن لک الحمد لاالٰہ الا انت الحنان المنان بدیع السموات والأرض ذوالجلال والإکرام

''اے اللہ میں تجھ سے اس واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ تمام تعریفیں تجھے ہی لائق۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو بڑا شفقت فرمانے والا اور احسان کرنے والا ہے۔ آسمان وزمین کو بے مثل پیدا کرنے والا ہے۔ اے بڑی بزرگی وعظمت والے! اے ہمیشہ زندہ! اے ہر شے کو سنبھالنے والے!''

یہ سن کر آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

تیسرا باب......الحوقلۃ کے بیان میں

۱۹۵۱......کیا میں تم کو وہ کلمہ نہ بتاؤں جو عرش کے نیچے خزینۂ جنت سے ہے؟ یہ کہ تم کہو:

''لاحول ولاقوۃ الاباللہ''

''بندہ جب یہ کلمہ کہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرا بندہ مسلمان ہوگیا اور میرے سامنے سرِ تسلیم خم ہوگیا۔''

المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۲......کیا میں تم کو جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ نہ بتاؤں؟ وہ ''لاحول ولاقوۃ الاباللہ'' ہے۔

مسنداحمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم بروایت قیس بن سعد بن عبادۃ

۱۹۵۳......''لاحول ولاقوۃ الاباللہ'' کثرت سے کہا کرو۔ کیونکہ یہ ننانوے مصائب کے دروازے بند کرتا ہے۔ جن میں سے ادنیٰ غم ہے۔

الضعفاء للعقیلی رحمۃ اللہ علیہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۴......''لاحول ولاقوۃ الاباللہ'' اہل آسمان کا کلام ہے۔ التاریخ للخطیب رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۹۵۵......جس پر اللہ نے کوئی نعمت نازل فرمائی ہو، اور وہ اس کو آئندہ بھی باقی رکھنا چاہتا ہو تو اس کو کثرت سے ''لاحول ولاقوۃ الاباللہ'' پڑھنا چاہئے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عقبۃبن عامر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶......''لاحول ولاقوۃ الاباللہ'' ننانوے بیماریوں کی دواء ہے۔ جن میں سے ادنیٰ بیماری رنج وغم ہے۔

ابن ابی الدنیافی الفرج عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۷......''لاحول ولاقوۃ الاباللہ'' کثرت سے کہا کرو۔ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔

الکامل لابن عدی رحمۃ اللہ علیہ، المسند لأبی یعلی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی ایوب

۱۹۵۸......''لاحول ولاقوۃ الاباللہ'' کثرت سے کہا کرو۔ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔

الکامل لابن عدی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۹......جنت میں کثرت سے درخت اگاؤ۔ کیونکہ اس کا پانی میٹھا اور اس کی مٹی عمدہ ہے۔ تو ''لاحول ولاقوۃ الاباللہ'' پڑھ کر کثرت سے درخت اگاؤ۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۹۶۰...... کیا میں تمہیں "لاحول ولاقوۃ الاباللہ" کی تفسیر نہ بتاؤں؟ وہ یہ کہ مجھے کسی معصیت سے بچنے کی طاقت اللہ کی حفاظت کے بغیر نہیں ہے۔ اور کسی نیکی کی قوت اللہ کی مدد کے سوا نہیں ہے۔ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے یہی بتایا ہے، اے ابن ام عبد۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ. ابن النجار بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۶۱...... "لاحول ولاقوۃ الاباللہ" کثرت سے کہا کرو۔ کیونکہ یہ ننانوے مصائب کے دروازے بند کرتا ہے۔ جن میں سے ادنیٰ غم ہے۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۶۲...... "لاحول ولاقوۃ الاباللہ" کثرت سے کہا کرو۔ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔ اور جو اس کو کثرت سے پڑھے گا، اللہ اس کی طرف نظرِ رحمت فرمائیں گے اور جس کی طرف اللہ نظرِ رحمت فرمائیں، اسے دونوں جہاں کی بھلائیاں میسر ہوگئیں۔

ابن عساکر بروایت ابی بکر رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۳۔ کشف الخفاء ۵۰۲۔

۱۹۶۳...... روئے زمین پر کوئی ایسا بندہ نہیں ہے، جو کہے:

"لاالٰہ الااللہ واللہ اکبر لاحول ولاقوۃ الاباللہ"

"مگر اس کی تمام خطاؤں کا کفارہ ہو جائے گا...... خواہ سمندر کی جھاگ کے بقدر ہوں۔"

مسنداحمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۹۶۴...... اے ابوذر! کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں! وہ "لاحول ولاقوۃ الاباللہ" ہے۔

مسنداحمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، النسائی، ابن ماجہ، الصحیح لابن حبان، بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۶۵...... اے حازم "لاحول ولاقوۃ الاباللہ" کثرت سے کہا کرو۔ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔

ابن ماجہ، بروایت حازم بن حرملۃ الأسلمی رضی اللہ عنہ

۱۹۶۶...... اے عبداللہ بن قیس! تجھے ایک ایسا کلمہ نہ بتاؤں، جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے؟ وہ "لاحول ولاقوۃ الاباللہ" ہے۔

مسنداحمد، بخاری ومسلم بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۶۷...... "لاحول ولاقوۃ الاباللہ" کثرت سے کہا کرو۔ کیونکہ یہ اپنے پڑھنے والے سے ننانوے مصائب کے دروازے بند کرتا ہے۔ جن میں سے ادنیٰ غم ہے۔ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۶۸...... "لاحول ولاقوۃ الاباللہ" اپنے پڑھنے والے سے ننانوے مصائب کے دروازے بند کرتا ہے۔ جن میں سے ادنیٰ غم ہے۔

ابن عساکر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۹۶۹...... "لاحول ولاقوۃ الاباللہ" جس نے کہا، اس کے لئے یہ ننانوے بیماریوں کی دوا ہے۔ جن میں سے سب سے ہلکی غم ہے۔

المستدرک للحاکم، بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۰...... "لاحول ولاقوۃ الاباللہ" کثرت سے کہا کرو۔ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ اور اس میں ننانوے بیماریوں کی دوا ہے۔ جن میں سے سب سے اول بیماری غم ہے۔ میسرۃ بن علی فی مشیختہ بروایت بھزبن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۱۹۷۱...... "لاحول ولاقوۃ الاباللہ" جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ جس نے اس کو کہا: اللہ تعالیٰ اس سے ستر شرور دفع فرما دیں گے۔ جن میں سے ادنیٰ غم ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابن عساکر، بروایت بھزبن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۱۹۷۲......جب بندہ ''لاالـــہ الااللہ '' کہتا ہے تواللہ تعالیٰ اس کی تصدیق فرماتے ہیں کہ میرے بندہ نے سچ کہا اور جب بندہ ''لاالـــہ الااللہ لاحول و لاقوۃ الاباللہ'' کہتا ہے تو اس کو جہنم کی آگ نہیں چھوتی۔

المستدرک للحاکم فی تاریخه، اسماعیل بن عبدالغافر الفارسی فی الأربعین، الدیلمی بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۱۹۷۳......کیا میں تجھے جنت کا دروزہ نہ بتاؤں؟ وہ ''لاحول و لاقوۃ الاباللہ'' ہے۔مسنداحمد، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ابـن سـعـدٗالـمستـدرک لـلـحاکم. الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، شعب الإیمان بروایت قیس بن سعد بن عبادة. مسنداحمد بروایت معاذ رضی الله عنه

۱۹۷۴......جب مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر میرا گذر ہوا تو آپ علیہ السلام نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا: آپ کے ساتھ یہ کون ہیں؟ پھر ان کے بتانے پر کہ یہ محمد ﷺ ہیں انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور مجھے سلام کیا۔اور کہا اپنی امت کو کہنا: کہ جنت میں کثرت سے درخت اگالیں۔کیونکہ اس کی مٹی عمدہ ہے۔اورزمین کشادہ ہے۔میں نے کہا: جنت کے درخت کیا ہیں؟ فرمایا: لاحول و لاقوۃ الاباللہ

شعب الإیمان بروایت ابی ایوب

جنت میں درخت لگائیں

۱۹۷۵......جس رات مجھے سیر کرائی گئی، حضرت ابراہیم علیہ السلام پر میرا گذر ہوا تو آپ علیہ السلام حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا: آپ کے ساتھ یہ کون ہیں؟ کہا: محمد۔اس پر انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور مجھے سلام کیا۔ااور کہا اپنی امت کو کہنا: کہ جنت میں کثرت سے درخت اگالیں۔کیونکہ اس کی مٹی عمدہ ہے۔اورزمین کشادہ ہے۔میں نے کہا: جنت کے درخت کیا ہیں؟ فرمایا: لاحول و لاقوۃ الاباللہ.

مسنداحمد، المسندلأبی یعلی. الصحیح لإبن حبان، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه. السنن لسعید بروایت ابی ایوب

۱۹۷۶......جس رات مجھے سیر کرائی گئی، حضرت ابراہیم علیہ السلام پر میرا گذر ہوا تو آپ علیہ السلام نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا: آپ کے ساتھ یہ کون ہیں؟ کہا: محمد۔اس پر انہوں نے کہا اے محمد! اپنی امت کو کہنا: کہ جنت میں کثرت سے درخت اگالیں۔کیونکہ اس کی مٹی عمدہ ہے۔اورزمین کشادہ ہے۔میں نے کہا: جنت کے درخت کیا ہیں؟ فرمایا: لاحول و لاقوۃ الاباللہ''

الصحیح لابن حبان بروایت ابی ایوب

۱۹۷۷......کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں! وہ لاحول و لاقوۃ الاباللہو لاملجأمن الله الاالیه ہے۔

شعب الإیمان بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۱۹۷۸......کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں! وہ ''لاحول و لاقوۃ الاباللہ'' ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت زیدبن اسحاق

۱۹۷۹......کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں! وہ ''لاحول و لاقوۃ الاباللہ'' ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت معاذ رضی الله عنه

۱۹۸۰ کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں! وہ یہ کہ تم کثرت سے ''لاحول و لاقوۃ الاباللہ'' کہا کرو۔

عبدبن حمیدٗالکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت زیدبن ثابت رضی الله عنه

۱۹۸۱......اے ایوب! کیا میں تجھے ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے! وہ یہ کہ کثرت سے ''لاحـــول و لاقـــوۃ الاباللہ'' کہا کرو۔الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابی ایوب رضی الله عنه

۱۹۸۲......جو جنت کے خزانے چاہتا ہو، اس پر ''لاحول و لاقوۃ الاباللہ'' لازم ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، ابن النجار بروایت فضالة بن عبید

۱۹۸۳..... "لاحول ولاقوۃ الاباللہ" کے بغیر آسمان سے کوئی فرشتہ اتر سکتا ہے اور نہ چڑھ سکتا ہے۔

الدیلمی من طریق صفوان بن سلیم بروایت انس بن مالک عن ابی بکر الصدیق عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۴..... اے معاذ! کیا میں تمہیں "لاحول ولاقوۃ الاباللہ" کی تفسیر نہ بتاؤں؟ وہ یہ کہ مجھے کسی معصیت سے بچنے کی طاقت اللہ کی حفاظت کے بغیر نہیں ہے۔ اور کسی نیکی کی قوت اللہ کی مدد کے سوا نہیں ہے۔ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے یہی بتایا ہے، اے معاذ!

الدیلمی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

باب چہارم ..... تسبیح کے بیان میں

۱۹۸۵..... ہر دن، جب بندگانِ خدا صبح کرتے ہیں، ایک منادی نداء دیتا ہے: مقدس بادشاہ کی پاکی بیان کرو۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت الزبیر

۱۹۸۶..... ہر روز بندوں کی صبح کے وقت، ایک منادی نداء دیتا ہے: پاک ہے، وہ ذات، جو تمام سلطنتوں کا مالک اور مقدس صفات کا حامل ہے۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت الزبیر

۱۹۸۷..... ہر صبح کے اجالے میں ایک چیخنے والا چیختا ہے: اے مخلوقِ خدا! مقدس بادشاہ کی پاکی بیان کرو۔ المسند لابی یعلی، ابن السنی الزبیر

۱۹۸۸..... جس نے سبحان اللہ العظیم وبحمدہ کہا، اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۸۹..... جس رات مجھے سیر کرائی گئی، ابراہیم علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی اور آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنی امت کو میرا اسلام دیجیو گا اور یہ خبر بھی، کہ جنت کی مٹی عمدہ اور پانی میٹھا ہے۔ وہ چٹیل میدان ہے۔ اس کے درخت" سبحان اللہ والحمدللہ ولاالہ الااللہ واللہ اکبر" ہیں۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۹۰..... لیلۃ الاسراء میں، میری حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! اپنی امت کو میرا اسلام کہنا اور ان کو یہ خبر دینا، کہ جنت کی مٹی عمدہ اور پانی میٹھا ہے۔ وہ چٹیل میدان ہے۔ اس کے درخت" سبحان اللہ والحمدللہ ولاالہ الااللہ واللہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الاباللہ" ہیں۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۹۱..... جس نے" سبحان اللہ وبحمدہ" سومرتبہ کہا، اس کی تمام خطائیں محو کر دی جائیں گی۔ خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

مسند احمد، بخاری ومسلم، النسائی ابن ماجہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۲..... اللہ کو محبوب کلام، یہ ہے کہ بندہ" سبحان اللہ وبحمدہ" کہے۔

مسند احمد، الصحیح لمسلم، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۳..... اللہ کے نزدیک محبوب کلمات چار ہیں" سبحان اللہ والحمدللہ ولاالہ الااللہ واللہ اکبر" تم کسی کے ساتھ ذکر کی ابتدا کرو، کوئی حرج نہیں۔ مسند احمد، الصحیح لمسلم بروایت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ

۱۹۹۴..... چار کلمات افضل الکلام ہیں:" سبحان اللہ والحمدللہ ولاالہ الااللہ واللہ اکبر" کسی سے ابتداء کرو، تمہیں کوئی ضرر نہیں۔

ابن ماجہ، بروایت سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۵..... افضل ترین کلام" سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الااللہ واللہ اکبر" ہے۔ مسند احمد، بروایت رجل

۱۹۹۶..... "سبحان الملک القدوس، رب الملائکۃ والروح جللت السموات والأرض بالعزۃ والجبروت"

پاک ہے وہ ذات جو ملک کا مالک اور ہر عیب سے منزہ ہے۔ ملائکہ اور روح الامین جبرئیل کا پروردگار ہے۔ بے شک تو نے آسمان وزمین

کو اپنی عزت وطاقت کے ساتھ عظیم کردیا۔ کثرت سے پڑھا کرو۔

ابن السنی الخرائطی فی مکارم الأخلاق، ابن عساکر بروایت البراء رضی اللہ عنہ

۱۹۹۷......"سبحان اللہ وبحمدہ" یہ دو متصل کلمے کثرت سے کہا کرو۔ التاریخ للحاکم بروایت علی رضی اللہ عنہ

۱۹۹۸......ہم کو حکم ہے، کہ فرض نمازوں کے بعد تینتیس بار "سبحان اللہ" اور تینتیس بار "الحمدللہ" اور چونتیس بار "اللہ اکبر" کہا کریں۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۹۹۹......اللہ تعالیٰ نے کلام میں سے چار کلمات کو منتخب فرمالیا ہے "سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الااللہ واللہ اکبر" سو جو شخص "سبحان اللہ" کہتا ہے، اس کیلئے بیس نیکی لکھی جاتی ہیں۔ اور بیس خطائیں مٹائی جاتی ہیں۔ اور جو "اللہ اکبر" کہتا ہے اس کو بھی اسی قدر اجر ملتا ہے۔ اور جو "لاالٰہ الااللہ" کہتا ہے اس کو بھی اسی قدر اجر ملتا ہے۔ اور جو اپنی طرف سے "الحمدللہ رب العالمین" کہتا ہے، اس کیلئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور تیس خطائیں مٹائی جاتی ہیں۔ مسنداحمد، المستدرک للحاکم، الضیاء بروایت ابی سعید وابی ہریرہ رضی اللہ عنہما

۲۰۰۰......کیا میں تجھے اس سے بہتر شجر کاری نہ بتاؤں؟ "سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الااللہ واللہ اکبر" کہہ لے۔ ہر کلمہ کے بدلہ جنت میں ایک درخت لگادیا جائے گا۔ ابن ماجہ، المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۱......"سبحان اللہ" نصف میزان ہے۔ "الحمدللہ" اس کو بھر دیتا ہے۔ "لاالٰہ الااللہ" اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب حائل نہیں، حتیٰ کہ اس کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے۔ الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۰۰۲......بہترین کلمات چار ہیں "سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الااللہ واللہ اکبر" کسی سے ابتداء کرو کوئی ضرر نہیں۔

ابن النجار بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۳......"سبحان اللہ والحمدللہ ولا الٰہ الااللہ واللہ اکبر" خطاؤں کو اسی طرح ختم کردیتا ہے، جس طرح درخت موسم سرما میں تند و تیز ہواؤں کی وجہ سے پتے گرادیتے ہیں۔ مسنداحمد، الحلیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۰۴......تجھ پر "سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الااللہ واللہ اکبر" لازم ہے۔ کیونکہ یہ کلمات گناہوں کو اس طرح ساقط کردیتے ہیں، جیسے درخت پتوں کو۔ ابن ماجہ، بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۰۰۵......تم پر "سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الااللہ واللہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الاباللہ" یہ پانچ کلمے لازم ہیں۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۶......اے خواتین! تم پر "سبحان اللہ، لاالٰہ الااللہ اورسبحان الملک القدوس" کا ورد لازم ہے۔ اور ان کو اپنی انگلیوں کے پوروں پر شمار کرنے کا معمول بناؤ۔ کیونکہ ان سے بھی سوال ہوگا اور ان کو بلوایا جائے گا۔ غفلت میں نہ پڑو ورنہ تم بھی رحمت سے محروم ہوجاؤ گی۔

النسائی، المستدرک للحاکم بروایت یسیرۃ

۲۰۰۷......دو کلمے ایسے ہیں، جو زبان پر ہلکے ہیں۔ میزان میں گرانقدر ہیں۔ رحمٰن کے ہاں محبوب ترین ہیں۔

"سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم"

مسنداحمد، ابن ماجہ، بخاری ومسلم، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۸......مجھے "سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الااللہ واللہ اکبر" کہنا، ان تمام چیزوں سے بدرجہا محبوب ہے، جن پر آفتاب اپنی کرنیں ڈالتا ہے۔ مسنداحمد، الصحیح لمسلم، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۹......کوئی شکار دام صیاد نہیں آتا اور کوئی درخت نہیں کاٹا جاتا، مگر محض ان کی تسبیح کو ضائع کرنے کی وجہ سے۔

الحلیہ بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۰......اللہ کو وہی کلام محبوب ہے، جس کو ملائکہ نے پسند فرمایا ہے، یعنی "سبحان ربی وبحمدہ، سبحان ربی وبحمدہ، سبحان ربی

وبحمدہ" الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ. المستدرک للحاکم. الصحیح لابن حبان بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۱۱..... اللہ تعالیٰ نے کلام میں سے تمہارے لئے چار کلمات پسند فرمائے ہیں۔ وہ قرآن تو نہیں، مگر قرآن میں سے ہیں: "سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الااللہ واللہ اکبر" الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۰۱۲..... "الحمدللہ، سبحان اللہ، لاالہ الااللہ اور اللہ اکبر" سے بندہ کے گناہ یوں جھڑتے ہیں، جس طرح اس درخت کے پتے جھڑ رہے ہیں۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۱۳..... "سبحان اللہ اور اللہ اکبر" صدقہ سے افضل ہیں۔ بخاری ومسلم بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۱۴..... "سبحان اللہ وبحمدہ" سو بار کہو۔ جس نے اس کو ایک بار کہا، اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور جس نے دس بار کہا، اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور جس نے سو بار کہا، اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ جو اضافہ کرتا جائے گا، اللہ بھی اس کو اجر میں اضافہ کرتے جائیں گے۔ اور جو اللہ سے مغفرت کا طلبگار ہوگا، اللہ اس کی مغفرت فرمادیں گے۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۰۱۵..... میں نے اور نہ مجھ سے قبل انبیاء نے "سبحان اللہ والحمدللہ ولاالہ الااللہ واللہ اکبر" سے بہتر کوئی تسبیح نہیں کہی۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۶..... جس نے صبح کی نماز کے بعد سو بار "سبحان اللہ" کہا اور سو بار "لا الہ الااللہ" کہا، اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے مثل ہوں۔ النسائی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۷..... بخل جس کو مال خرچ کرنے کی اجازت دیتا ہو اور نہ ہی اس میں رات کی مشقت برداشت کرنے کی ہمت ہو، تو اس کو "سبحان اللہ وبحمدہ" پڑھنا چاہئے۔ ابو نعیم فی المعرفۃ بروایت عبداللہ بن حبیب

۲۰۱۸..... "سبحان اللہ" نصف میزان ہے۔ "الحمدللہ" اس کو بھر دیتا ہے۔ اللہ اکبر آسمان وزمین کے درمیانی خلا کو پُر کر دیتا ہے۔ طہارت نصف ایمان ہے۔ روزہ نصف صبر ہے۔ مسند احمد، شعب الایمان. بروایت رجل من بنی سلیم

۲۰۱۹..... "سبحان اللہ" نصف میزان ہے۔ "الحمدللہ" اس کو بھر دیتا ہے۔ اللہ اکبر آسمان وزمین کے درمیانی خلا کو پُر کر دیتا ہے۔ روزہ نصف صبر ہے۔ طہارت نصف ایمان ہے۔ الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت رجل من بنی سلیم

۲۰۲۰..... "سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الااللہ واللہ اکبر" مؤمن کے گناہوں کو یوں کھا جاتا ہے، جس طرح عضو کو سڑا دینے والی بیماری ابن آدم کے پہلو میں اس کو کھا جاتی ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۰۲۱..... "سبحان اللہ" نصف ایمان ہے۔ "الحمدللہ" میزان کو بھر دیتا ہے۔ اللہ اکبر آسمان وزمین کو پُر کر دیتا ہے۔ لاالہ الااللہ کے لئے اللہ تک پہنچنے میں کوئی رکاوٹ حائل نہیں ہوتی۔ السجزی فی الإبانۃ بروایت ابن عمرو. ابن عساکر بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۲۲..... اللہ کے نزدیک محبوب کلام "سبحان اللہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر، لاحول ولاقوۃ الا باللہ سبحان اللہ وبحمدہ" ہے۔ البخاری فی الأدب بروایت ابی ذر

۲۰۲۳..... اللہ کے نزدیک محبوب کلام چار ہیں "سبحان اللہ، والحمدللہ ولا الہ الااللہ" کسی سے ابتداء کرو کوئی ضرر نہیں۔

اپنے کسی لڑکے کا نام یسار، رباح، نجیح اور افلح نہ رکھو۔ کیونکہ تم پوچھوگے: کیا وہ وہاں ہے؟ مجیب کہے گا نہیں۔

مسند احمد. ابن ابی شیبہ. الصحیح لمسلم. الصحیح لابن حبان. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ. ابن شاھین فی الترغیب فی

الذکر بروایت سمرۃبن جندب رضی اللہ عنہ

یسار کا معنی سہولت۔ رباح کا معنی نفع مند۔ نجیح کا معنی کامیاب۔ اورافلح بھی اسی کے ہم معنی ہے۔ تو مثلاً نجیح کے جواب میں کہا جائے گا کہ وہ نہیں ہے۔ تو گویا اس کے متعلق معنی کا لحاظ کرتے ہوئے کہا گیا کہ وہ کامیاب نہیں ہے۔

۲۰۲۴..... افضل الکلام چار کلمات ہیں "سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الااللہ واللہ اکبر" تم کسی کے ساتھ ذکر کی ابتداء کرو کوئی حرج نہیں۔

ابن ابی شیبہ. الصحیح لابن حبان، بروایت سمرۃبن جندب رضی اللہ عنہ

۲۰۲۵..... جب میں تم کو حدیث کہوں تو چار کلمات پر چنداں اضافہ نہ کرنا۔ وہ چار کلمات سب سے عمدہ کلام ہیں۔ قرآن نہیں ہیں۔ تم کسی کے ساتھ ذکر کی ابتداء کرو کوئی حرج نہیں۔ "سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الااللہ واللہ اکبر" ابوداؤد الطیالسی بروایت سمرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۶..... کیا میں تمہیں اللہ کے ہاں محبوب ترین کلمہ کا پتہ نہ بتاؤں؟ وہ سبحان اللہ وبحمدہٖ ہے۔

الصحیح لمسلم بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۲۷..... اللہ کے کو پسندیدہ کلمہ یہ ہے کہ بندہ سبحان ربی وبحمدہٖ کہے۔ النسائی بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۲۸..... چار کلمات کہنے میں جنبی کو ممانعت ہے اور نہ کسی حائضہ کو "سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الااللہ واللہ اکبر"

التاریخ للحاکم رحمۃ اللہ علیہ. ابوالشیخ. الدیلمی بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۹..... جب بندہ سبحان اللہ کہتا ہے تو اللہ تو تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے نے سچ کہا کہ میری پاکی اور حمد بیان کی، جس کی تسبیح میرے سوا کسی اور کے لئے زیب نہیں۔ الدیلمی بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۰۳۰..... جب تو نے سبحان اللہ کہا تو اللہ کا ذکر کیا پس اللہ نے بھی تیرا ذکر کیا۔ اور جب تو نے الحمدللہ کہا تو اللہ کا شکر ادا کیا پس اللہ تعالیٰ تیری نعمت میں مزید اضافہ فرمائیں گے۔ اور جب تو نے لا الٰہ الااللہ کہا تو یہ ایسا کلمہ توحید ہے، کہ جو اس کو بغیر شک وشبہ اور بغیر بڑائی وسرکشی کے کہے، اللہ اس کو جہنم سے آزاد فرما دیتے ہیں۔ التاریخ للحاکم رحمۃ اللہ علیہ بروایت الحکم بن عمیر الثمالی

۲۰۳۱..... "سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الااللہ واللہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الاباللہ" یہ باقیاتِ صالحات باقی رہنے والے اعمال ہیں۔ جو گناہوں کو ایسے ہی گراتے ہیں، جیسے درخت پتوں کو۔ نیز یہ جنت کے خزانے سے ہیں۔

الرامھرمزی فی الأمثال بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

اس روایت میں عمر بن راشد یمانی ایک راوی ہے، جس کو "المغنی" میں ضعیف شمار کیا ہے۔

۲۰۳۲..... اللہ تعالیٰ نے تم میں اخلاق کو اسی طرح تقسیم فرما دیا ہے، جس طرح تمہارے درمیان رزق کو تقسیم فرما دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مال ہر شخص کو عطا فرماتا ہے، خواہ اس سے محبت ہو یا نہیں۔ لیکن ایمان اس کو عطا فرماتا ہے، جس سے محبت ہو۔ سو جب وہ کسی سے محبت فرماتا ہے تو اس کو ایمان سے نوازتا ہے۔

باقیات الصالحات

بخل جس کو مال خرچ کرنے کی اجازت دیتا ہو اور نہ ہی اس میں رات کی مشقت برداشت کرنے کی ہمت ہو اور دشمن سے جہاد کرنے سے بھی خوف مانع ہو تو اس کو چاہئے کہ "سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الااللہ واللہ اکبر" کثرت سے پڑھا کرے۔ کیونکہ یہ کلمات آگے سے، دائیں بائیں سے اور پیچھے سے حفاظت کریں گے۔ اور یہی باقیاتِ صالحات باقی رہنے والے اعمال ہیں۔

شعب الإیمان بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۳۳..... "لاالٰہ الااللہ، اللہ اکبر، الحمدللہ اورسبحان اللہ" گناہوں کو ایسے ہی گراتے ہیں، جیسے اس درخت کے پتے۔ اے

ابوالدرداء! ان کو محفوظ کرلے، اس سے قبل کہ تیرے اوران کے درمیان کوئی شے حائل ہوجائے۔ کیونکہ یہ باقیاتِ صالحات ہیں۔ نیز یہ جنت کے خزانے سے ہیں۔ابن عساکر بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۰۳۴..... "لاالٰہ الااللہ، سبحان اللہ، الحمدللہ اور اللہ اکبر گناہوں کو ایسے ہی زائل کرتے ہیں، جیسے اس درخت کے پتے گر رہے ہیں۔

ابن صھری فی امالیہ بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۳۵..... تجھ پر "سبحان اللہ والحمدللہ و لا الٰہ الااللہ" لازم ہے۔ کیونکہ یہ گناہوں کو ایسے ہی گراتے ہیں، جیسے درخت اپنے پتوں کو گراتا ہے۔ابن ماجہ بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶..... بندہ "سبحان اللہ و الحمدللہ و لاالٰہ الااللہ و اللہ اکبر و لاحول و لاقوۃ الاباللہ" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرا بندہ مسلمان ہوگیا اور میرے آگے سرِ تسلیم خم ہوگیا ہے۔المستدرک للحاکم بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۷..... بندہ جب ان کلمات کو کہتا ہے تو ایک فرشتہ ان کو اپنے پر میں رکھ کر آسمان کی طرف نکلتا ہے اور ملائکہ کی کسی جماعت پر سے گزرتا ہے تو وہ ملائکہ ان کلمات پر اوران کے قائلین پر رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ ان کے آگے اپنے پر بچھادیتے ہیں۔ وہ کلمات یہ ہیں: "سبحان اللہ والحمدللہ و لاالٰہ الااللہ و اللہ اکبر و لاحول و لاقوۃ الاباللہ" اور بندہ کا "سبحان اللہ" کہنا، اللہ کو تمام نقائص سے منزہ گردانتا ہے۔

ابن ابی شیبہ بروایت موسیٰ بن طلحۃ مرسلاً

درست لفظ غالباً تنزیہ اللہ ہے۔

۲۰۳۸..... جنت میں چٹیل میدان ہے۔ لہٰذا اس میں کثرت سے شجرکاری کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کی شجرکاری کیا ہے؟ فرمایا: "سبحان اللہ والحمدللہ و لا الٰہ الااللہ و اللہ اکبر"۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت سلمان

۲۰۳۹..... لیلۃ الاسراء میں، میری حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! اپنی امت کو میرا سلام کہنا اوران کو یہ خبر دینا، کہ جنت کی مٹی عمدہ اور پانی میٹھا ہے۔ وہ چٹیل میدان ہے۔ اس کے درخت "سبحان اللہ والحمدللہ و لا الٰہ الااللہ واللہ اکبر و لاحول و لاقوۃ الا باللہ" ہیں۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۴۰..... جس رات مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی، ساتویں آسمان پر ابراہیم علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! اپنی امت کو میرا سلام دیئے گا اور یہ خبر بھی، کہ جنت کا پانی میٹھا ہے۔ اس کا پینا خوشگوار ہے۔ جنت وہ چٹیل میدان ہے۔ اس کے درخت "سبحان اللہ و الحمدللہ و لاالٰہ الااللہ و اللہ اکبر" ہیں۔ابن شاھین فی الترغیب فی الذکر بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۴۱..... جب اللہ عزوجل نے جنت کو پیدا فرمایا، اس کے درخت وغیرہ "سبحان اللہ والحمدللہ و لاالٰہ الااللہ واللہ اکبر و لاحول و لاقوۃ الاباللہ" قرار دیئے۔ پھر جنت کو مخاطب ہوکر فرمایا: اے جنت مؤمنین فلاح پاگئے۔ تو مجھ سے کلام کر! جنت حکمِ ربی سے گویا ہوئی: آپ اللہ ہیں۔ آپ کے سوا کوئی پرستش کا مستحق نہیں۔ آپ ہمیشہ زندہ رہنے والے اور ہر شے کو قائم فرمانے والے ہیں۔ اور یقیناً جو مجھ میں داخل ہوا، سعادت و فیروز مند ہوا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: میں اپنی عزت اور مخلوق پر اپنی بڑائی کی قسم اٹھاتا ہوں! کہ اے جنت تجھ میں زناء پر مصر شخص، ہروقت شراب کا دھت اور چغل خور داخل نہ ہوں گے۔الشیرازی فی الألقاب بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۴۲..... حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا: اے پروردگار! جو تیری حمد بیان کرے، اس کی کیا جزاء ہے؟ فرمایا: حمد شکر کی چابی ہے۔ شکر حمد کو رب العالمین کے عرش تک لے جاتا ہے۔ پھر سوال عرض کیا: اور جو تیری تسبیح سبحان اللہ کرے، اس کی کیا جزا ہے؟ فرمایا: تسبیح کی حقیقت اللہ رب العالمین کے سوا کوئی نہیں جانتا۔الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۴۳..... میں تمہارے لئے اس سے سہل و آسان اور افضل چیز بتاتا ہوں:

سبحان اللہ عدد ماخلق فی السماء، سبحان اللہ عدد ماخلق فی الأرض سبحان اللہ عدد ماھو خالق واللہ اکبر مثل ذالک الحمدللہ مثل ذالک ولاحول ولاقوۃ الاباللہ مثل ذالک

آسمانوں میں جو پیدا کیا، اس کے بقدر اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں۔ زمین میں جو پیدا کیا، اس کے بقدر اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور آئندہ اللہ پاک جو پیدا فرمانے والے ہیں اس کے بقدر اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں۔ اور اللہ اکبر بھی اسی کے مثل۔ الحمد للہ بھی اسی کے مثل۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ بھی اسی کے مثل۔ ابو داؤد

عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ ایک عورت کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ اس کے آگے گٹھلیاں اور کنکریاں رکھی ہیں اور وہ ان پر تسبیح کر رہی ہے۔ تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۲۰۴۴..... تم ساری رات، دن سمیت ذکر کرو، اور سارا دن، رات سمیت ذکر کرو..... کیا میں تجھے اس سے بھی بڑھ کر عمل نہ بتاؤں؟ وہ یہ ہے کہ تم ان کلمات کا ورد کرو:

سبحان اللہ عددَ ماخلقَ، وسبحان اللہ ملأماخلقَ، وسبحان اللہِ عددَ مافی الأرض والسماء، سبحان اللہ ملأمافی الأرض والسماء، سبحان اللہ عددَ ماأحصی کتابُہٗ، سبحان اللہ عدد کلِ شیءٍ والحمدللہ مثل ذالک

مخلوقات کی تعداد بھر اللہ کی پاکی ہو۔ مخلوق بھر اللہ کی پاکی ہو۔ آسمان وزمین میں تمام تعریفیں مخلوقات کی تعداد بھر اللہ ہی کے لئے ہیں۔ تمام تعریفیں مخلوق بھر اللہ ہی کے لئے ہیں۔ آسمان وزمین میں جو کچھ ہے، سب کی تعداد برابر اللہ کی پاکی ہو۔ آسمان وزمین بھر اللہ کی پاکی ہو۔ لوح تقدیر میں جو کچھ ہے سب کے برابر اللہ کی پاکی ہو۔ ہر چیز کے بقدر اللہ کی پاکی ہو۔ ہر چیز بھر اللہ کی پاکی ہو۔ اسی کے بقدر اللہ کی تعریف ہو۔ الصحیح لابن حبان بروایت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۴۵..... تم نے جو چار کلمات تین مرتبہ دھرائے، وہ تمہارے تمام ذکر واذکار سے افضل ہیں:

سبحان اللہ عددَ خلقہ، سبحان اللہ رضاء نفسہ، سبحان اللہ زنۃ عرشہ، سبحان اللہ مداد کلماتہ. والحمدللہ مثل ذالک.

اللہ کی مخلوق کی تعداد کے مطابق اس کی پاکی ہو۔ اس قدر اس کی پاکی بیان کرتا ہوں جس سے وہ خوش ہو جائے۔ اس کے عرش کے وزن کے بقدر اس کی پاکی بیان کرتا ہوں۔ اس کے تمام کلمات کے بقدر اس کی پاکی بیان کرتا ہوں۔ اسی قدر اس کی تعریف وثناء کرتا ہوں۔ مسند احمد بروایت ابن عباس رضی اللہ عنھما

۲۰۴۶..... کیا تم میں سے کوئی ہر روز جبلِ احد کے بقدر سونا نہیں کما سکتا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کون اس کی ہمت رکھ سکتا ہے یا رسول اللہ! فرمایا: تم سب اس کی ہمت رکھتے ہو! سبحان اللہ احد سے بڑھ کر ہے۔ لاالٰہ الا اللہ احد سے بڑھ کر ہے۔ اللہ اکبر احد سے بڑھ کر ہے۔ الحمد للہ احد سے بڑھ کر ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ. الرافعی. ابن النجار بروایت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

۲۰۴۷..... کیا میں تم کو حضرت نوح علیہ السلام کی، حالتِ مرگ میں کی ہوئی اپنے بیٹے کو وصیت نہ سناؤں؟ انہوں نے فرمایا: میں تجھے چار کلمات دیئے جا رہا ہوں۔ آسمان وزمین کا قیام انہی کے مدار پر ہے۔ اللہ کے ہاں پہنچنے والے کلمات میں سب سے اول ہیں۔ اور نکلنے والے کلمات میں سے بھی سب سے آخر میں ہیں۔ اگر تمام بنی آدم کے اعمال ان کے ساتھ وزن کئے جائیں تو یہ کلمات ان سے زیادہ وزن دار ہوں گے۔ سوان پر عمل کر۔ اور ان کو مضبوطی سے تھام لے..... حتیٰ کہ تو مجھ سے آ ملے وہ کلمات یہ ہیں:

سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الا اللہ واللہ اکبر

قسم ہے اس ذات والا صفات کی، جس کے ہاتھ میں نوح کی جان ہے! اگر آسمان وزمین اور جو کچھ ان کے من میں ہے اور جو ان کے نیچے ہے سب کا ان کلمات کے ساتھ وزن کیا جائے تو یہ کلمات ان سے وزن دار نکلیں گے۔ الحکیم، الدیلمی بروایت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۴۸..... کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھاؤں، جو نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو سکھائے تھے! انہوں نے بیٹے کو فرمایا۔ میں تجھے لاالٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھوعلی کل شیءٍ قدیر کا حکم کرتا ہوں۔ کیونکہ اگر سارے آسمانوں کو ایک پلڑے میں رکھا جائے۔ تب بھی اس کلمہ کا وزن ان سے زیادہ ہوگا۔ اور اگر سب آسمان اس کے مقابلہ میں ایک حلقہ ہو جائیں تو یہ سب کو توڑ کر نکل جائے

گا۔اور میں تجھے سبحان اللہ وبحمدہٖ کا حکم دیتا ہوں کیونکہ یہ ساری مخلوق کی نماز و تسبیح ہے۔اسی کی بدولت سب کو رزق مہیا ہوتا ہے۔

ابن ابی شیبہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۴۹......دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے اور میزانِ عمل میں بھاری اور رحمٰن کے ہاں محبوب ہیں سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم۔

مسند احمد، الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ. ابن ابی شیبہ. الصحیح لمسلم. الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ. الصحیح لابن حبان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۰ ''سبحان اللہ'' نصف میزان ہے۔''الحمدللہ''اس کو بھر دیتا ہے۔لاالٰہ الااللہ آسمان وزمین کے درمیانی خلا کو پُر کر دیتا ہے۔ طہارت نصف ایمان ہے۔نماز نور ہے۔زکوٰۃ برہان ہے۔صبر روشنی ہے۔قرآن حجت ہے تیرے حق میں یا تیرے خلاف۔ہر انسان صبح کو نکلتا ہے اور اپنی جان فروخت کرآتا ہے۔یا تو اس کو جہنم سے آزاد کرانے والا ہوتا ہے یا شیطان کے ہاتھوں فروخت کرکے اس کو قعرِ ہلاکت میں دھکیل دیتا ہے۔عبدالرزاق بروایت ابی سلمۃبن عبدالرحمن

سو غلام آزاد کرنے والا

۲۰۵۱......جس نے سو مرتبہ''سبحان اللہ وبحمدہٖ'' کہا اس کے لئے سو غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔اور جس نے سو مرتبہ''الحمدللہ'' کہا اس کے لئے سو گھوڑے مع زین ولگام کے راہِ خدا میں دینے کا ثواب ہوگا۔اور جس نے سو مرتبہ''اللہ اکبر'' کہا اس کے لئے سو اونٹ مکہ میں قربان کرنے کا ثواب ہوگا۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ،شعب الإیمان بروایت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۲......جس نے صبح وشام ہر دو وقت''سبحان اللہ وبحمدہٖ'' سو سو مرتبہ کہا اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔الصحیح لابن حبان،المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۳......''اللہ اکبر'' سو بار کہو،وہ تیرے لئے سو اونٹ اپنے پالان سمیت جو مکہ کو ہولئے ہوں،ان سے بھی بہتر ہے۔''الحمدللہ'' سو بار کہو، وہ تیرے لئے سو گھوڑے مع زین ولگام کے راہِ خدا میں دینے سے بھی بہتر ہے۔''سبحان اللہ'' سو بار کہو،وہ تیرے لئے بنی اسماعیل کے سو غلام اللہ کے لئے آزاد کرنے سے بھی بہتر ہے۔اور لاالٰہ الااللہ کہو،تجھے کوئی گناہ نہ پہنچ سکے گا۔اور کوئی عمل اس سے آگے نہ بڑھ سکے گا۔

مسند احمد او الحلیہ بروایت ام ہانی

۲۰۵۴ ''سبحان اللہ'' سو بار کہو،وہ تیرے لئے اللہ کے واسطے سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔''الحمدللہ'' سو بار کہو،وہ تیرے لئے سو گھوڑے مع زین ولگام کے راہِ خدا میں دینے کے برابر ہوگا۔''اللہ اکبر'' سو بار کہو،وہ تیرے لئے سو اونٹ اپنے پالان سمیت جو مکہ کو ہولئے ہوں،کے برابر ہوگا۔اور لاالٰہ الااللہ کہہ کر اللہ کی وحدانیت کہو،تو شرک کے بعد تجھے کوئی گناہ نہ پہنچ سکے گا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی امامۃ

شرک کے بعد تجھے کوئی گناہ نہ پہنچ سکے گا۔یعنی شرک کے سوا ہر گناہ قابلِ معافی ہوگا نہ کہ قابلِ ہلاکت۔

۲۰۵۵......جس نے سو مرتبہ''لا الٰہ الااللہ'' کہا،اور سو مرتبہ''سبحان اللہ'' کہا،اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

الأدب للبخاری رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۶......تین کلمات کا کہنے والا یا فرمایا کرنے والا خائب وخاسر نہیں ہوگا۔ہر فرض نماز کے بعد تینتیس بار''سبحان اللہ''. تینتیس بار ''الحمدللہ'' چونتیس بار''اللہ اکبر''ابن النجار بروایت کعب بن عجرۃ

گناہوں کی بخشش ہوگی

۲۰۵۷.....جس نے غروب شمس کے وقت ستر بار "سبحان اللہ" کہا اس کے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

الدیلمی بروایت بھزبن حکیم عن ابیه عن جده

۲۰۵۸.....جس نے کہا، اس کے لئے جنت میں ہزار درخت اگادیئے جائیں گے جن کی جڑیں سونے کی اور شاخیں موتیوں کی اور خوشے کنواری عورتوں کے پستان کی مانند مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ میٹھے ہوں گے۔ جب بھی ان سے کچھ توڑا جائے گا، پھر دوبارہ وہ اپنی اصلی حالت کی طرف لوٹ جائے گا۔ التاریخ للحاکم الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنه

حدیث موضوع ہے۔ اس کی اصل نہیں۔ دیکھئے المتناھیہ ۱۳۹۲

۲۰۵۹.....جس نے ایک بار اللہ عزوجل کی تسبیح کی یعنی سبحان اللہ کہا۔ یا ایک بار حمد کی یعنی "الحمدللہ" کہا۔ یا ایک بار "لاالہ الااللہ" کہا۔ یا ایک بار "اللہ اکبر" کہا، اس کے لئے جنت میں ایک درخت اگادیا جاتا ہے۔ جس کی جڑیں موتیوں سے جڑا ہوا سرخ یاقوت ہوتا ہے۔ اور خوشے کنواری عورتوں کے پستان کی مانند شہد سے زیادہ میٹھے اور مکھن سے زیادہ نرم ہوتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت سلمانؓ

۲۰۶۰.....جس نے سبحان اللہ العظیم کہا، اس کے لئے جنت میں ایک درخت اگ آتا ہے۔ اور جس نے قرآن پڑھا اور اس کو مضبوطی سے تھاما اور جو اس میں ہے، اس پر عمل کیا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے والدین کو ایسا تاج پہنائیں گے، جس کی روشنی چاند کو ماند کرنے والی ہوگی۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت معاذبن انس رضی اللہ عنه

۲۰۶۱.....سبحان اللہ کہنا اللہ کو ہر عیب سے منزہ قرار دینا ہے۔ الدیلمی بروایت طلحة

۲۰۶۲.....اے پروردگار تو ہر عیب سے پاک ذات ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت معاویة رضی اللہ عنه

۲۰۶۳.....پاک ہے وہ ذات سلطنت و بزرگی والی، پاک ہے وہ ذات عزت وقدرت والی، پاک ہے وہ ذات جو زندہ کبھی اس کو فنا نہیں۔

الدیلمی بروایت معاذ رضی اللہ عنه

بابِ پنجم......استغفار اور تعوذ کے بیان میں

یہ باب دو فصلوں پر مشتمل ہے۔

فصل اول......استغفار کے بیان میں

۲۰۶۴.....استغفار نامہ اعمال میں نور بن کر چمکتا رہتا ہے۔ ابن عساکر. الفردوس للدیلمی رحمة اللہ علیه بروایت معاویة بن جندب

۲۰۶۵.....جس کی منشاو خواہش ہو کہ اس کا نامہ اعمال اس کے لئے خوشگوار ثابت ہو تو اس کو چاہئے کہ اس میں استغفار کی کثرت کرے۔

شعب الإیمان، الضیاء بروایت زبیر

۲۰۶۶.....جس نے ہر فرض نماز کے بعد اللہ سے یوں استغفار کیا:

استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھوالحی القیوم واتوب الیه

میں اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش کا طلبگار ہوں، جس کے سوا کوئی پرستش کا مستحق نہیں۔ وہ ہمیشہ سے زندہ ہے۔ اور ہر شے اسی کے دم سے قائم ہے۔ اور میں اسی کی طرف رجوع وتوبہ تائب ہوتا ہوں۔ تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ خواہ جنگ سے بھاگنے کا گناہ

کیوں نہ ہو؟ المسند لأبی یعلی، ابن السنی بروایت البراء رضی اللہ عنہ

٢٠٦٦...... جس نے ہر روز ستر بار اللہ سے استغفار کیا، اس کو جھوٹے لوگوں میں سے نہ لکھا جائے گا۔ اور جس نے ہر رات ستر بار اللہ سے استغفار کیا، اس کو غافلین میں نہ شمار کیا جائے گا۔ ابن السنی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

٢٠٦٧...... جس نے مؤمن مرد وعورتوں کے لئے استغفار کیا، اس کے لئے ہر مؤمن مرد وعورت کے بدلے ایک ایک نیکی لکھی جائے گی۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت عبادة رضی اللہ عنہ

٢٠٦٨...... جس نے مؤمن مرد وعورتوں کے لئے ہر روز ستائیس بار اللہ سے استغفار کیا، اس کو مستجاب الدعوات میں لکھا جائے گا جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور ان کے طفیل اہل ارض کو رزق رسانی ہوتی ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت ابیؓ الدرداء رضی اللہ عنہ

٢٠٦٩...... جس نے استغفار کی کثرت کی، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مشکل آسان فرمادیں گے اور ہر تنگی سے نجات کا راستہ فراہم فرمائیں گے۔ اور اس کو ایسی ایسی جگہ سے روزی پہنچے گی جہاں اس کا وہم وگماں تک نہ جائے گا۔

مسند احمد، المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

٢٠٧٠...... اللہ کی قسم! میں ہر روز ستر سے زیادہ مرتبہ بارگاہِ الٰہی میں توبہ استغفار کرتا ہوں۔

الصحیح للبخاری رحمة اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

٢٠٧١...... استغفار گناہوں کو مٹادینے والا ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمة اللہ علیہ بروایت حذیفة رضی اللہ عنہ

٢٠٧٢...... شیطان نے کہا: تیری عزت وجلال کی قسم، اے پروردگار! میں تیرے بندوں کو جب تک روح ان کے جسموں میں موجود ہے، بہکاتا رہوں گا۔ پروردگار نے فرمایا: میری عزت وجلال کی قسم، میں بھی، جب تک وہ استغفار کرتے رہیں گے، بخشش کرتا رہوں گا۔

مسنداحمد، المسند لأبی یعلیٰ، المستدرک للحاکم بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

٢٠٧٣...... پروردگار بندے پر ازراہِ رحمت ومحبت تعجب فرماتا ہے، جب وہ کہتا ہے: اے پروردگار! میرے گناہ بخش دے، اور جانتا ہے کہ میرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں ہے۔ ابو داؤد، الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ بروایت علی رضی اللہ عنہ

٢٠٧٤...... دل بھی لوہے کی مانند زنگ آلود ہوجاتے ہیں۔ ان کی جلاء استغفار ہے۔

الحکیم، الکامل لابن عدی رحمة اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

٢٠٧٥...... میرے دل پر بھی پردہ سا آجاتا ہے۔ اور میں ایک دن میں سو سے زائد بار استغفار کرتا ہوں۔

مسنداحمد، الصحیح لمسلم، ابو داؤد، النسائی بروایت اغر المزنی

٢٠٧٦...... اپنے رب سے مغفرت طلب کرو، میں ہر دن میں سو سے زائد بار توبہ واستغفار کرتا ہوں۔ البغوی بروایت اغر

٢٠٧٧...... میں ایک دن میں ستر سے زائد بار اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔ الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

٢٠٧٨...... میں اللہ سے ایک دن میں ستر سے زائد بار توبہ کرتا ہوں۔ النسائی، الصحیح لابن حبان بروایت انس رضی اللہ عنہ

٢٠٧٩...... میں نے کوئی دن ایسا بسر نہیں کیا، جس میں اللہ سے سو بار استغفار نہ کی ہو۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

٢٠٨٠...... اگر تم استغفار کی کثرت کر سکتے ہو تو دریغ نہ کرو۔ کیونکہ اللہ کے ہاں اس سے زیادہ نجات دہندہ اور محبوب کوئی شے نہیں ہے۔

الحکیم بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

٢٠٨١...... اللہ نے میری امت کے لئے مجھ پر دو امان نازل کی ہیں:

وماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم وماکان اللہ معذبھم وھم یستغفرون

"جب تک آپ ان میں موجود ہیں اللہ ان کو عذاب میں مبتلا نہ کرے گا اور جب تک وہ اپنے گناہوں پر استغفار کرتے رہیں گے

تب بھی اللہ ان کو عذاب میں مبتلا نہ کرے گا۔"
سو جب میں گذر جاؤں گا تو قیامت تک کے لئے عذاب الٰہی سے امن کے واسطے تمہارے اندر استغفار چھوڑ جاؤں گا۔
الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۰۸۲......کیا میں تجھے سید الاستغفار نہ بتاؤں؟ وہ یہ ہے:

اللھم انت ربی لاالہ الاانت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک مااستطعت اعوذبک من شر ماصنعت، ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفرلی ذنوبی انہ لایغفر الذنوب الاانت

"اے اللہ تو ہی میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے ہی مجھے پیدا کیا۔ میں تیرا بندہ ہوں۔ اپنی ہمت ووسعت کے بقدر تیرے ساتھ کئے ہوئے عہد وپیمان پر کاربند ہوں۔ اور اپنے کاموں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تیری مجھ پر نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقراری ہوں۔ پس میرے گناہوں کو بخش دے یقیناً تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں۔"

جو بندہ شام کو یہ کہتا ہے اور پھر صبح سے قبل اس کی موت آ جاتی ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ اور جو بندہ صبح کو یہ کہتا ہے اور پھر شام سے قبل اس کی موت آ جاتی ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ بروایت شداد بن اوس

۲۰۸۳......جس نے استغفار کو اپنے لئے لازم کر لیا، اللہ تعالیٰ اس کو ہر تنگی سے نجات کا راستہ فراہم فرمائیں گے اور ہر مشکل آسان فرما دیں گے۔ اور اس کو ایسی ایسی جگہ سے روزی پہنچائیں گے، جہاں اس کا وہم وگمان تک نہ ہوگا۔ ابو داؤد، ابن ماجہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنھما

۲۰۸۴......کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں، کہ جب تم انہیں کہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرما دیں گے، خواہ پہلے ہو چکی ہو۔ کہو:

لاالٰہ الااللہ العلی العظیم لاالٰہ الااللہ الحلیم الکریم لاالٰہ الااللہ سبحان رب السمٰوات ورب العرش العظیم الحمدللہ رب العالمین

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو عالی شان اور عظیم ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو بردبار اور کریم ذات ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو ہر عیب سے پاک اور آسمانوں کا رب اور عرشِ عظیم کا رب ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔" الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ بروایت علی رضی اللہ عنہ

خطیب نے اس کو ان الفاظ میں روایت کیا ہے: جب تم ان کلمات کو کہو۔ التاریخ للخطیب رحمة اللہ علیہ گے اور ذرات کے برابر تمہارے گناہ ہوں گے تب بھی اللہ تمہاری ساری خطاؤں کو بخش دیں گے۔

۲۰۸۵......سب سے بہتر دعا استغفار ہے۔ التاریخ للحاکم رحمة اللہ علیہ. بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۰۸۶......میری امت کے بہترین افراد وہ ہیں، کہ جب ان سے برائی سرزد ہو جاتی ہے تو استغفار کر لیتے ہیں۔ اور جب ان سے کوئی نیکی کا کام انجام پا جاتا ہے تو خوش ہوتے ہیں۔ اور جب سفر پر گامزن ہوتے ہیں تو خدا کی رخصت قبول کرتے ہوئے نماز میں قصر اور روزوں میں افطار کرتے ہیں۔
الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۸۷......کیا میں تجھے سید الاستغفار نہ بتاؤں؟ وہ یہ ہے:

اللھم انت ربی لاالہ الاانت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک مااستطعت اعوذبک من شر ماصنعت، ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفرلی ذنوبی انہ لایغفر الذنوب الاانت

"اے اللہ تو ہی میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے ہی مجھے پیدا کیا۔ میں تیرا بندہ ہوں۔ اپنی ہمت ووسعت کے بقدر تیرے ساتھ کئے ہوئے عہد وپیمان پر کاربند ہوں۔ اور اپنے کاموں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تیری مجھ پر نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقراری ہوں۔ پس میرے گناہوں کو بخش دے یقیناً تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے

والا کوئی نہیں۔''
جس نے دن کے وقت اس کلمہ کو دل کے یقین کے ساتھ کہا اور پھر شام سے قبل موت نے آلیا تو وہ اہل جنت میں شمار ہوگا۔
مسند احمد، الصحیح للبخاری رحمة الله علیه. النسائی بروایت شداد بن اوس
نسائی میں یہ اضافہ ہے کہ اور جس نے اس کلمہ کو رات کے وقت دل کے یقین کے ساتھ کہا اور پھر صبح سے قبل موت نے آلیا تو وہ اہل جنت میں شمار ہوگا۔
۲۰۸۸..... واہ کیا ہی خوشی کا مقام ہوگا اس شخص کے لئے جو اپنے نامہ اعمال میں کثرت سے استغفار پائے گا۔
ابن ماجه. بروایت عبدالله بن بسر. الحلیه بروایت عائشه رضی الله عنها. مسند احمد فی الزهد بروایت ابی الدرداء موقوفاً
۲۰۸۹..... ہر مرض کی دواء ہے۔ اور گناہوں کی دواء استغفار ہے۔ الصحیح لمسلم بروایت علی رضی الله عنه
۲۰۹۰..... کوئی بندہ یا بندی ہر دن اللہ سے ستر بار استغفار نہیں کرتے، مگر اللہ تعالیٰ اس کے لئے سات سو گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ اور خائب وخاسر ہو وہ بندہ اور بندی جو دن ورات میں سات سو سے بھی زیادہ گناہ کرتا ہو۔ شعب الإیمان بروایت انس رضی الله عنه
۲۰۹۱..... جو بندہ حالتِ سجدہ میں تین مرتبہ کہتا ہے ''اللهم اغفرلی''، تو اس کے سر اٹھانے سے قبل ہی اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔
الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت والد ابی مالک الأشجعی

الإکمال

۲۰۹۲..... کیا میں تمہیں تمہارا مرض اور اس کی دوا نہ بتاؤں؟ تمہارا مرض گناہ ہیں اور تمہاری دوا استغفار ہے۔ الدیلمی بروایت انس رضی الله عنه
۲۰۹۳..... زمین میں دو امن نامے ہیں۔ میں امن ہوں۔ اور استغفار امن ہے۔ مجھے تو اٹھا لیا جائے گا۔ لیکن استغفار والا امن باقی رہ جائے گا۔ پس تم پر ہر نئے وقوعہ اور ہر گناہ کے وقت استغفار لازم ہے۔ الدیلمی بروایت عثمان بن ابی العاص
درحقیقت یہ حدیث آیتِ ذیل کی تفسیر ہے:
وماکان الله لیعذبهم وانت فیهم وماکاالله معذبهم وهم یستغفرون
''جب تک آپ ان میں موجود ہیں اللہ ان کو عذاب میں مبتلا نہ کرے گا اور جب تک وہ اپنے گناہوں پر استغفار کرتے رہیں گے تب بھی اللہ ان کو عذاب میں مبتلا نہ کرے گا۔''
۲۰۹۴..... بندہ مستقل عذابِ الٰہی سے امن میں ہوتا ہے، جب تک کہ وہ اپنے گناہوں پر استغفار کرتا رہے۔
ابن عساکر بروایت یعقوب بن محمد بن فضالة بن عبید عن ابیه عن جده
۲۰۹۵..... ادائیگی حقوق اور حفظِ امانات میرا اور مجھ سے قبل انبیاء کا فرض رہا ہے۔ اور تم کو وہ چیزیں عطا کی گئی ہیں، جو تم سے قبل کسی امت کو نہیں عطا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے استغفار کو قرب کا ذریعہ بنایا ہے۔ اور تمہاری پانچ نمازوں کو اذان واقامت کے ساتھ بنایا ہے، تم سے پہلے کسی امت نے ان کو نہیں پڑھا۔ سو اپنی نمازوں پر محافظت کرو۔ اور جو بندہ فرض نماز کے بعد دس بار استغفار کرے گا تو اس کے اپنی جگہ سے کھڑے ہونے سے قبل اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ خواہ وہ ریت کے ذرات سے اور تہامہ کے پہاڑوں سے بھی زیادہ ہوں۔
التاریخ للخطیب رحمة الله علیه بروایت ابن عباس رضی الله عنهما
فرماتے ہیں: یہ روایت بہت ہی منکر ناقابل اعتبار ہے۔ ابوعمرو القاسم بن عمربن عبدالله بن مالک بن ابی ایوب الأنصاری
۲۰۹۶..... جب بندہ اللہ سے یوں استغفار کرتا ہے:
استغفر الله الذی لااله الاهو الحی القیوم واتوب الیه

''میں اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش کا طلبگار رہوں، جس کے سوا کوئی پرستش کا مستحق نہیں۔ وہ ہمیشہ سے زندہ ہے۔ اور ہر شے اسی کے دم سے قائم ہے۔ اور میں اسی کی طرف رجوع وتوبہ تائب ہوتا ہوں''۔

تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ خواہ جنگ سے بھاگنے کا گناہ کیوں نہ ہو؟

التاریخ للخطیب رحمة اللہ علیہ. ابن النجار بروایت دینارؒ ابن عساکر بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۷..... بندہ سے گناہ سرزد ہوجاتا ہے تو کہتا ہے: اے پروردگار! میری بخشش فرمادے، فرشتے کہتے ہیں: اے رب! بندے کو یہ گناہ زیب نہیں دیتا۔ پروردگار عزوجل فرماتے ہیں: لیکن مجھے زیب دیتا ہے کہ میں اس کی بخشش کردوں۔ الحکیم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۸..... کوئی بندہ غروبِ شمس کے وقت جب دن کا اعمال نامہ بند ہوتا ہے، استغفار نہیں کرتا مگر اس سے پہلے کے گناہ مٹادیئے جاتے ہیں۔

الدیلمی بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

غروب شمس کے وقت استغفار کرنا

۲۰۹۹..... جو بندہ غروبِ شمس کے وقت ستر بار استغفار کرلے، تو اللہ تعالیٰ اس کے سات سو گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔ اور انشاء اللہ کوئی بندہ دن ورات میں سات سو سے بھی زیادہ گناہ نہ کرتا ہوگا۔ الدیلمی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۰..... ابلیس نے اپنے رب کو کہا: تیری عزت وجلال کی قسم، اے پروردگار! میں تیرے بندوں کو جب تک روح ان کے جسموں میں موجود ہے، بہکاتا رہوں گا۔ پروردگار نے فرمایا: میری عزت وجلال کی قسم، میں بھی، جب تک وہ استغفار کرتے رہیں گے، بخشش کرتا رہوں گا۔

الحلیہ بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۰۱..... ماہِ رجب میں کثرت کے ساتھ استغفار کرو۔ کیونکہ اس ماہ کی ہر گھڑی میں اللہ کی طرف جہنم سے لوگوں کو آزاد کیا جاتا ہے اور بہت سے اللہ کے شہر ہیں، جن میں وہی داخل ہوسکتے ہیں، جو ماہِ رجب میں روزے رکھیں۔ الدیلمی بروایت علی رضی اللہ عنہ

حدیث نہایت ضعیف ہے۔ دیکھئے: تذکرۃ الموضوعات ۱۱۶۔ التنزیہ ج ۲ رص ۳۳۵۔ ذیل اللآ لی ۱۵۵ الفوائد المجموعۃ ۱۲۶۱

۲۱۰۲..... دل بھی لوہوں کی مانند زنگ آلود ہوجاتے ہیں۔ ان کی جلاء استغفار ہے۔ شعب الایمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۳..... ہر زنگ کے لئے کوئی جلاء بخشنے کی چیز ہوتی ہے۔ اور دلوں کی جلا بخش چیز استغفار ہے۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۴..... جس نے ہر نماز کے بعد اللہ عزوجل سے ستر مرتبہ استغفار کیا، اس کے کئے ہوئے تمام گناہ معاف ہوجائیں گے۔ اور وہ دنیا سے اس وقت تک نہ جائے گا جب تک کہ اپنی جنتی بیویوں اور اپنے محلات کو نہ دیکھ لے۔ الدیلمی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵..... جس نے ستر مرتبہ استغفار کیا، اللہ تعالیٰ اس کے سات سو گناہ بخش دیں گے اور خائب وخاسر ہو وہ شخص، جو ایک دن رات میں سات سو سے زیادہ گناہ کرے۔ الحسن بن سفیان الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۶..... جس نے تین بار کہا:

استغفر اللہ العظیم الذی لاالہ الاھوالحی القیوم واتوب الیہ

''میں اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش کا طلبگار رہوں، جو عظیم ہے، جس کے سوا کوئی پرستش کا مستحق نہیں۔ وہ ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہر شے اسی کے دم سے قائم ہے۔ اور میں اسی کی طرف رجوع وتوبہ تائب ہوتا ہوں''۔

تو اس کے تمام گناہ خواہ وہ ریت کے ذرات، سمندر کے جھاگ اور آسمان کے تاروں سے زیادہ ہوں۔ ابن عساکر بروایت ابی سعید

۲۱۰۷..... جس نے تین بار کہا:

استغفر اللہ الذی لاالہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

''میں اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش کا طلبگار ہوں،، جس کے سوا کوئی پرستش کا مستحق نہیں۔ وہ ہمیشہ سے زندہ ہے۔ اور ہر شیء اسی کے دم سے قائم ہے۔ اور میں اسی کی طرف رجوع وتوبہ تائب ہوتا ہوں''۔

تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ خواہ جنگ سے بھاگنے کا گناہ کیوں نہ ہو؟

المستدرک للحاکم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۰۸...... جس نے سبحان اللہ وبحمدہ، واستغفر اللہ واتوب الیہ کہا، تو اس کلمہ کو اسی طرح لکھ دیا جاتا ہے، جس طرح کہنے والے نے کہا۔ پھر اس کو عرشِ خداوندی پر معلق کردیا جاتا ہے۔ تاکہ بندہ کے کئے ہوئے گناہ معاف کرتا رہے، حتیٰ کہ وہ اللہ سے جاملے اور وہ اس کو اسی طرح مہرزدہ پائے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۰۹...... جس نے کہا:

استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ

''میں اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش کا طلبگار ہوں'' جس کے سوا کوئی پرستش کا مستحق نہیں۔ وہ ہمیشہ سے زندہ ہے۔ اور ہر شے اسی کے سہارے قائم ہے۔ اور میں اسی کی طرف رجوع وتوبہ تائب ہوتا ہوں''۔

تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ خواہ جنگ سے بھاگنے کا گناہ کیوں نہ ہو؟ الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ غریب ہے۔

ابن سعد. البغوی. ابن مندہ. الباوردی. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ. السنن لسعید. ابن عساکر بروایت بلال بن یسار عن زیدمولی رسول اللہ ﷺ عن ابیہ عن جدہ.

قال البغوی میں بلال کی کوئی اور حدیث نہیں جانتا۔

ابن عساکر بروایت انس رضی اللہ عنہ، ابن ابی شیبہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ومعاذ موقوفاً علیھم

۲۱۱۰...... اللہ کے ہاں بلند مقام کا کلمہ یہ ہے:

اللھم انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت ذنبی ولا یغفر الذنوب الا انت ای رب فاغفرلی

''اے اللہ تو میرا رب ہے۔ میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنے نفس پر ظلم کرلیا۔ سو میں اپنے گناہ کا معترف ہوں۔ اور تیرے سوا کوئی گناہ معاف کرنے والا نہیں ہے۔ پس اے رب میرے گناہ معاف فرمادے۔''

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی مالک الأشعری

۲۱۱۱...... تم سید الاستغفار سیکھو:

اللّٰھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت اعوذبک من شر ما صنعت، ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفرلی ذنوبی انہ لا یغفر الذنوب الا انت

''اے اللہ تو ہی میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے ہی مجھے پیدا کیا۔ میں تیرا بندہ ہوں۔ اپنی ہمت ووسعت کے بقدر تیرے ساتھ کئے ہوئے عہدو پیمان پر کاربند ہوں۔ اور اپنے کاموں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تیری مجھ پر نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقراری ہوں۔ پس میرے گناہوں کو بخش دے۔ یقیناً تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں''۔

عبدبن حمید ا. ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ. السنن لسعید. المسند لأبی یعلی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۱۲...... بہترین دعا استغفار ہے۔ اور بہترین عبادت لا الہ الا اللہ کہنا ہے۔ الحاکم فی التاریخ بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۱۱۳...... میں اللہ سے دن میں ستر بار توبہ استغفار کرتا ہوں۔ ابن ماجہ بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۴...... میں اللہ سے دن میں سو بار توبہ استغفار کرتا ہوں۔

ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ. ابن السنی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۵.....میں اللہ سے دن میں ستر سے زیادہ بار توبہ استغفار کرتا ہوں۔مسنداحمد بروایت ابو هريره رضی الله عنه

۲۱۱۶.....اے حذیفہ! تو استغفار کرنے سے کہاں رہ گیا؟ میں تو دن رات میں سومرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

مسند احمد، النسائی. الصحيح للترمذی رحمة الله عليه. ابوداؤد الطيالسی. وهنا ابو داود، ابن ماجه. المستدرک للحاکم. المسندلأبی يعلی. الرويانی. شعب الإيمان. الحليه. السنن لسعيد بروايت حذيفة رضی الله عنه

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! میں تیز زبان آدمی ہوں تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب فرمایا۔

۲۱۱۷.....اے لوگو! اللہ سے توبہ استغفار کرتے رہا کرو، میں بھی دن رات میں سو یا سو سے زائد بار توبہ استغفار کرتا ہوں۔ابن ابی شيبه. مسند احمد، الكبير للطبرانی رحمة الله عليه. ابن مردويه بروايت ابی بردة عن رجل من المهاجرين. الحكيم بروايت ابی بردة عن الأغر

دوسری فصل.....تعوذ کے بیان میں

۲۱۱۸.....جس نے اللہ کی پناہ مانگی، اس نے مضبوط جائے پناہ مانگی۔مسنداحمد بروايت عثمان وابن عمر

۲۱۱۹.....عذابِ قبر سے اللہ کی پناہ مانگو۔عذاب جہنم سے اللہ کی پناہ مانگو۔مسیح دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگو۔زندگی وموت کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگو۔الصحيح لمسلم. النسائی بروايت ابو هريره رضی الله عنه

۲۱۲۰.....شیطان کو برا بھلا کہنے کی بجائے، اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو۔الملخص بروايت ابو هريره رضی الله عنه

۲۱۲۱ جن کلمات کے ساتھ تعوذ کیا جاتا ہے.....کیا میں ان میں سب سے افضل کلام نہ بتاؤں؟ وہ قرآنی دوسورتیں ہیں "قل اعوذ برب الفلق اورقل اعوذ برب الناس" ہیں۔الكبير للطبرانی رحمة الله عليه بروايت عقبةبن عامر رضی الله عنه

۲۱۲۲.....میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر کوئی شخص اس کو کہہ لے تو جو وساوس وہ محسوس کرتا ہے، سب دفع ہو جائیں گے۔"اعوذ بالله من الشيطان الرجيم" کہ اگر اس کو کہہ لے تو وساوس دور ہو جائیں گے۔مسنداحمد. بخاری ومسلم، النسائی بروايت سليمان بن صرد

۲۱۲۳.....اعوذبالله الذی لا اله الاانت الذی لاتموت، والجن والإنس يموتون.

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔تجھے کبھی فنا نہیں۔جبکہ جن وانس ہر مخلوق فنا کے گھاٹ اترنے والی ہے۔

الصحيح للبخاری رحمة الله عليه بروايت ابن عباس رضی الله عنهما

۲۱۲۴.....اعيذک بالله الأحد الصمد الذی لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفواً احد من شر ماتجد ياعثمان

"اے عثمان! میں تجھے اس بیماری سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں، جو یکتا و بے نیاز ہے۔جس نے کسی کو جنم دیا ہے اور نہ اس کو جنم دیا گیا ہے۔اور کوئی اس کا ہمسر وثانی نہیں۔"

ان کلمات کے ساتھ تعوذ کر۔تو نے ایسے کلمات کے ساتھ تعوذ نہیں کیا ہے۔

مسنداحمد. ابو داؤد. الصحيح للترمذی رحمة الله عليه بروايت معاذ رضی الله عنه

مریض خود تعوذ کرے تو اعيذک بالله کے بجائے اعوذبالله کہے۔

۲۱۲۵.....اعيذک بالله الأحد الصمد الذی لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفواً احد من شر ماتجد ياعثمان

"میں تجھے اس بیماری سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں، جو یکتا و بے نیاز ہے۔جس نے کسی کو جنم دیا ہے اور نہ اس کو جنم دیا گیا ہے۔اور کوئی اس کا ہمسر وثانی نہیں۔"

یہ سورۃ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔جس نے اس کے ساتھ تعوذ کیا، اس نے اللہ کی اس نسبت کے ساتھ تعوذ کیا جس سے وہ اپنے لئے خوش ہے۔الحكيم بروايت عثمان

الاکمال

۲۱۲۶.....اے ابوذر! انس وجن کے شیاطین سے خدا کی پناہ مانگو۔عرض کیا: یارسول اللہ! کیا انسانوں میں بھی شیاطین ہوتے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں۔عرض کیا: یارسول اللہ! نماز کیا ہے؟ فرمایا: بہترین عمل مقرر کیا گیا ہے۔کوئی کم کرے یا زیادہ۔عرض کیا: یارسول اللہ! روزہ؟ فرمایا: کفایت شعاری کا سبق انگیز فرض ہے۔عرض کیا: یارسول اللہ! صدقہ؟ فرمایا: وہ عمل ہے جس میں اضافہ دراضافہ ہوتا ہے۔اور اللہ کے ہاں کوئی کمی نہیں۔عرض کیا: یارسول اللہ! پھر کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: تھوڑے میں سے تھوڑا خرچ کرنا۔اور فقیر کو رازداری کے ساتھ دینا۔عرض کیا: کون سے نبی اول اول تھے؟ فرمایا: آدم۔عرض کیا: سب سے اول نبی حضرت آدم علیہ السلام تھے؟ فرمایا: جی ہاں اوران پر کلام یعنی صحیفہ بھی پیش کیا گیا تھا۔عرض کیا: رسول کتنے گذرے ہیں؟ فرمایا: تین سودس سے کچھ زائد۔عرض کیا یارسول اللہ! آپ پر جو نازل کیا گیا، اس میں عظیم ترین شے کونسی ہے؟ فرمایا: آیۃ الکرسی۔ابوداؤد الطیالسی. مسنداحمد. النسائی. المسندلأبی یعلی. المستدرک للحاکم. شعب الإیمان، السنن لسعید بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ. مسنداحمد. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۷.....جب شیطان پر لعنت کی جاتی ہے.....تو وہ کہتا ہے: وہ تو پہلے سے ملعون ہے، جس پر تو لعنت کررہا ہے۔اور لیکن اگر اعوذ باللہ پڑھ کر اس سے اللہ کی پناہ مانگو تو وہ کہتا ہے: تو نے میری کمر توڑ دی۔الدیلمی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۸.....آدمی کو جہنم کی طرف گھسیٹا جائے گا تو جہنم سکڑ جائے گی اور اس کے حصے ایک دوسرے میں جکڑ جائیں گے۔اس کیفیت کے ساتھ گویا وہ اس شخص کو اپنے اندر جگہ دینے سے انکار کرے گی۔رحمٰن اس سے دریافت فرمائیں گے: کیا بات ہے؟ وہ کہے گی: یہ شخص مجھ سے پناہ مانگتا تھا۔اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: میرے بندے کو چھوڑ دو۔الدیلمی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۱۲۹.....اے حابس! جن کلمات کے ساتھ تعوذ کیا جاتا ہے.....کیا ان میں سب سے افضل کلام نہ بتاؤں؟ وہ قرآنی دوسورتیں ہیں "قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس" یہ معوذتین ہیں۔شعب الإیمان بروایت ابو حابس الجهنی

۲۱۳۰.....اے عقبۃ! ان کے ساتھ تعوذ کرو۔کیونکہ کسی متعوذ نے ان جیسے کلام کے ساتھ تعوذ نہیں کیا۔یعنی سورۃ المعوذتین۔

ابوداؤد. شعب الإیمان بروایت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۱.....میں تیری ناراضگی سے تیری رضاء کی پناہ مانگتا ہوں۔اور تیرے غضب سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں۔اور تیرے عذاب سے تیری رحمت کی پناہ مانگتا ہوں۔اور تجھ سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں۔میں کما حقہ تیری مدح وثناء کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔بس تو ایسا ہی ہے، جیسا تو نے خود اپنی توصیف بیان فرمائی۔الدار قطنی فی الافراد بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۳۲.....میں تیری ناراضگی سے تیری رضاء کی پناہ مانگتا ہوں۔اور تیرے عذاب سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں۔اور تجھ سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں۔میں کما حقہ تیری مدح وثناء کرنے تک رسائی نہیں پا سکتا۔

المستدرک للحاکم السنن للبیهقی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۳۳.....میں جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔زندگی وموت کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔المستدرک للحاکم بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۳۴.....میں اس دل سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، جو ڈرے نہیں۔اور اس علم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، جو نفع نہ دے۔اور اس دعا سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، جو سنی نہ جائے۔اور اس نفس سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، جو کبھی سیر نہ ہو۔اور بھوک سے، کہ وہ برا ساتھی ہے۔

ابن ابی شیبہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۳۵.....میں جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔اور ہلاکت ہے اہل جہنم کے لئے۔ابن ماجہ. ابوداؤد بروایت عبدالرحمن بن ابی لیلی

۲۱۳۶...... میں جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔عذابِ قبر سے اللہ کی پناہ مانگو۔مسیح دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگو۔زندگی وموت کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگو۔ابن ابی شیبہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۷...... میں کفر اور قرض سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔عرض کیا گیا: کیا آپ کفر کو قرض کے برابر ٹھہراتے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں۔

مسند احمد، عبدبن حمید، المسند لأبی یعلی، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم، السنن لسعید بروایت ابی سعید

باب ششم......آپ ﷺ پر درود کے بیان میں

۲۱۳۸...... میرے پاس میرے پروردگار کا ایک قاصد آیا اور کہا: آپ کی امت کا جو فرد آپ پر ایک درود بھیجے گا، اللہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھیں گے اور دس برائیاں مٹادیں گے اور اس کے دس درجات بلند فرمادیں گے۔مسند احمد. السنن لسعید بروایت ابی طلحة رضی الله عنه

۲۱۳۹...... ہر جمعہ کی شب اور جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔شعب الإیمان بروایت ابو ہریرہ رضی الله عنه. الکامل لابن عدی رحمة الله علیه بروایت انس رضی الله عنه. السنن لسعید بروایت الحسن وخالدبن معدان

۲۱۴۰...... جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔کیونکہ وہ ملائکہ کی حاضری کا دن ہے۔اور کوئی مجھ پر درود نہیں پڑھتا مگر وہ ضرور مجھ پر پڑھنے والے کی فراغت تک پیش کردیا جاتا ہے۔ابن ماجہ بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۱۴۱...... ہر جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔کیونکہ میری امت کا درود ہر جمعہ کو مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔پس جو مجھ پر زیادہ درود بھیجنے والا ہوتا ہے وہی مجھ سے قریب تر ہوتا ہے۔شعب الإیمان بروایت ابی امامة رضی الله عنه

۲۱۴۲...... ہر جمعہ کے دن اور اس کی رات مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔جو ایسا کرے گا میں روز محشر کو اس کے لئے گواہ اور شفاعت کنندہ بنوں گا۔

شعب الإیمان بروایت انس رضی الله عنه

۲۱۴۳...... مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔کیونکہ تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہارے گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے۔اور میرے لئے درجہ ووسیلہ طلب کرو۔کیونکہ میرے رب کے ہاں میرا مقامِ وسیلہ پر فائز ہونا تمہارے لئے شفاعت کا باعث ہوگا۔

ابن عساکر بروایت الحسن بن علی رضی الله عنه

۲۱۴۴...... لوگوں میں بخیل ترین شخص وہ ہے، جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔الحارث بروایت عوف بن مالک

۲۱۴۵...... روز محشر مجھ سے قریب تر وہ شخص ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔

التاریخ للبخاری رحمة الله علیه. الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، الصحیح لابن حبان بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۲۱۴۶...... لوگوں میں بخیل شخص وہ ہے، جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

مسنداحمد. الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، النسائی بروایت الحسن بن علی رضی الله عنه

۲۱۴۷...... تم جہاں کہیں بھی ہو، مجھ پر درود بھیجو۔کیونکہ مجھ پر تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت الحسن بن علی رضی الله عنه

۲۱۴۸...... ہلاک ہو وہ شخص جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔اور ہلاک ہو وہ شخص جس پر ماہِ رمضان آجائے اور اس کی بخشش سے قبل چلا جائے۔اور ہلاک ہو وہ شخص جس کے پاس اس کے والدین بڑھاپے کو پہنچ جائیں اور وہ اس کو اس کی خدمت کی بدولت جنت میں داخل نہ کرادیں۔الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی الله عنه

۲۱۴۹...... مجھ پر درود بھیجنا پل صراط پر نور ثابت ہوگا۔سو جس نے جمعہ کے روز مجھ پر اسّی مرتبہ درود بھیجا اس کے اسّی سال کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔الأزدی فی الضعفاء، الدار قطنی فی الأفراد بروایت ابو ہریرہ رضی الله عنه

حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۳۵۶۴

۲۱۵۰...... کہو: ترجمہ! اے اللہ محمد اور آلِ محمد پر درود نازل فرمائیے، جیسے کہ آپ نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر جہاں میں درود نازل فرمایا۔ بے شک آپ مستحق حمد اور بزرگ صفات ذات ہیں۔ السنن للبیھقی رحمۃ اللہ علیہ. ابو داؤد النسائی، ابن ماجہ بروایت کعب بن عجرہ

۲۱۵۱...... بخل کے لئے اتنا کافی ہے کہ کسی کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ السنن لسعید بروایت الحسن مرسلاً

۲۱۵۲...... اس شخص کے بخل میں کوئی دقیقہ نہیں، جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

شعب الإیمان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۵۳...... ہر دعا پردے میں ہوتی ہے جب تک کہ نبی ﷺ پر درود بھیجا جائے۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ. شعب الإیمان بروایت علی رضی اللہ عنہ موقوفاً

۲۱۵۴...... میری امت کا کوئی بندہ صدقِ دل کے ساتھ مجھ پر درود نہیں بھیجتا، مگر اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے۔ اور اس کی دس برائیاں محو فرماتا ہے۔ الحلیہ بروایت سعید بن عمیر الأنصاری

۲۱۵۵...... کوئی بندہ مجھ پر درود نہیں بھیجتا، مگر ملائکہ اس پر اس وقت کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے۔ پس بندہ کا اختیار ہے، اس میں کمی کرے یا اضافہ کرے۔ مسنداحمد، ابن ماجہ، الضیاء بروایت عامر بن ربیعۃ

۲۱۵۶...... کس قدر ظلم ہے کہ کسی شخص کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ المصنف لعبدالرزاق بروایت قتادۃ مرسلاً

۲۱۵۷...... جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے، وہ یقیناً شقی انسان ہے۔ ابن السنی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۵۸...... جس کے پاس میرا ذکر ہو، اور وہ مجھ پر درود بھیجنے سے خطا کر جائے تو وہ شخص جنت کا راستہ بھی خطا کر جائے گا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت الحسین

۲۱۵۹...... جس کے پاس میرا ذکر ہو، اسے چاہئے کہ وہ مجھ پر درود بھیجے۔ کیونکہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ النسائی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۱۶۰...... جو مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا در حقیقت وہ جنت کا راستہ خطا کر گیا۔ ابن ماجہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنھما

۲۱۶۱...... کوئی مجھ پر سلام نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ میری روح مجھ میں لوٹاتا ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

ابو داؤد بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۶۲...... جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

مسنداحمد. الصحیح لمسلم. ۳ بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۶۳...... جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کی دس برائیاں محو فرماتا ہے۔ اور دس درجات بلند فرماتا ہے۔ مسنداحمد. الأدب للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، النسائی، المستدرک للحاکم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۱۶۴...... جس نے صبح و شام کے وقت مجھ پر دس بار درود بھیجا روزِ قیامت اس کو میری شفاعت نصیب ہوگی۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۱۶۵...... جس نے میری قبر کے پاس درود پڑھا اسے میں خود سنوں گا اور جس نے دور سے مجھ پر درود پڑھا وہ مجھ تک پہنچا دیا جائے گا۔

شعب الإیمان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۶۶...... جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک قیراط ثواب لکھیں گے۔ اور قیراط احد کے برابر ہوگا۔

المصنف لعبدالرزاق بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۱۶۷......مجھ پر درود پڑھو۔ کیونکہ مجھ پر تمہارا درود تمہارے لئے زکوٰۃ و پاکیزگی ہے۔

ابن ابی شیبۃ ابن مردویہ بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۶۸......مجھ پر درود پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت نازل فرمائے گا۔ بروایت ابن عمرو و ابوھریرہ رضی اللہ عنھما

۲۱۶۹......مجھ پر درود پڑھو اور دعا میں خوب الحاح وزاری کرو اور کہو۔

مسند احمد النسائی. ابن سعد سمویہ البغوی البارودی ابن قانع. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت زید بن خارجۃ

۲۱۷۰......اللہ کے انبیاء و رسل پر درود پڑھو۔ کیونکہ ان کو بھی اللہ ہی نے مبعوث فرمایا تھا، جس طرح مجھے مبعوث فرمایا ہے۔ ابن ابی عمر شعب الإیمان بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔ التاریخ للخطیب رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۱۷۱......جب تم مجھ پر درود کا تذکرہ کرو تو دیگر انبیاء پر بھی درود پڑھو۔ کیونکہ وہ بھی مبعوث کئے گئے ہیں جیسے مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔

الشاشی. ابن عساکر بروایت وائل بن حجر

۲۱۷۲......میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا: اے محمد! کیا آپ اس پر خوش نہیں کہ آپ کے پروردگار نے فرمایا: آپ پر آپ کی امت کا کوئی فرد ایک بار درود نہیں بھیجے گا مگر میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا۔ آپ کی امت کا کوئی فرد آپ پر ایک بار سلام نہیں کرے گا مگر میں اس پر دس سلامتی بھیجوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس پر کیوں خوش نہ ہوں؟ اے پروردگار!

مسند احمد. النسائی. الصحیح لابن حبان. المستدرک للحاکم الضیاء بروایت ابی طلحۃ

۲۱۷۳......میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا: اے محمد! آپ کی امت کا جو فرد آپ پر ایک درود بھیجے گا، اللہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھیں گے اور دس برائیاں مٹا دیں گے اور اس کے دس درجات بلند فرما دیں گے۔ اور فرشتہ بھی اس کو یوں ہی دعا دے گا جس طرح اس نے آپ پر درود بھیجا۔ میں نے پوچھا اے جبرئیل! وہ فرشتہ کونسا ہے؟ جواب دیا کہ جب سے اللہ نے آپ کو پیدا فرمایا ہے آپ کی بعثت تک آپ پر دو فرشتے مقرر فرما دیئے ہیں کہ جو بھی آپ کی امت کا فرد آپ پر درود بھیجے تو وہ فرشتہ اس کو کہے: اللہ بھی تجھ پر رحمت نازل فرمائے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی طلحۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۷۴......میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور کہا: اے محمد! کیا آپ اس پر خوش نہیں کہ آپ کے پروردگار نے فرمایا: آپ پر آپ کی امت کا کوئی فرد ایک بار درود نہیں بھیجے گا مگر میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا۔ آپ کی امت کا کوئی فرد آپ پر ایک بار سلام نہیں کرے گا مگر میں اس پر دس سلامتی بھیجوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس پر کیوں خوش نہ ہوں؟ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی طلحۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۷۵......جس کی خواہش ہو کہ اس کا اعمال نامہ بڑی ترازو میں تلے، تو اسے چاہئے کہ جب وہ ہم اہلِ بیت پر درود بھیجے تو یوں کہے:

''اے اللہ! محمد پر اور آپ کی ازواج امہات المؤمنین پر اور آپ کی اٰل پر اور آپ کے گھر والوں پر یونہی درود و رحمت بھیج، جس طرح آپ نے اٰلِ ابراہیم پر بھیجا۔ بے شک آپ ستودہ صفات بزرگ ہستی ہیں''۔ النسائی بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۷۶......ہر جمعہ کے دن اور اس کی رات مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ الشافعی بروایت صفوان بن سلیم

۲۱۷۷......جب جمعرات کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیجتے ہیں، جن کے ساتھ چاندی کے صحیفے اور سونے کے قلم ہوتے ہیں۔ وہ جمعرات دن کو اور جمعہ کی رات کو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھنے والے کا نام لکھتے ہیں۔ ابن عساکر بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۷۸......جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ کیونکہ جمعہ کے دن جو مجھ پر درود پڑھا جاتا ہے وہ مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

المستدرک للحاکم شعب الإیمان بروایت ابی مسعود الأنصاری

۲۱۷۹......جمعہ کے دن اور اس کی شب مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

بیھقی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۱۸۰......جمعہ کی شب اور جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ شعب الإیمان بروایت ابن عباس رضی اللہ عنھما

۲۱۸۱.....مجھ پر کثرت کے ساتھ درود پڑھو کیونکہ اللہ نے میری قبر کے ایک فرشتہ کو مقرر فرمایا ہے۔پس جب میری امت کا کوئی فرد مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ کہتا ہے: اے محمد! فلاں بن فلاں نے اس وقت آپ پر درود پڑھا ہے۔الفردوس للدیلمی رحمة اللہ علیه بروایت ابی بکر

الاکمال

۲۱۸۲.....مجھ پر درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا سبب ہے۔اور اللہ سے میرے لئے مقام وسیلہ مانگو۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا: یہ جنت کا اعلیٰ ترین درجہ ہے۔ جسے ایک شخص کے سوا کوئی نہیں حاصل کر سکتا۔اور مجھے امید ہے کہ میں ہی وہ شخص ہوں۔هنا ابو داؤد البزار بروایت ابو هريره رضی اللہ عنه

۲۱۸۳.....ان کلمات کو جبرئیل علیہ السلام نے میرے ہاتھ میں شمار کیا اور کہا کہ اسی طرح یہ پروردگار رب العزت کی طرف سے نازل کئے گئے ہیں:

''اے اللہ! محمد اور آلِ محمد پر درود نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر درود نازل فرمایا۔ بے شک آپ سزاوارِ حمد اور بزرگ ہستی ہیں۔اے اللہ! محمد اور آلِ محمد پر برکت نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک آپ سزاوارِ حمد اور بزرگ ہستی ہیں۔اے اللہ! محمد اور آلِ محمد پر رحمت نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی۔ بے شک آپ سزاوارِ حمد اور بزرگ ہستی ہیں۔اے اللہ! محمد اور آلِ محمد پر سلامتی نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر سلامتی نازل فرمائی۔ بے شک آپ سزاوارِ حمد اور بزرگ ہستی ہیں۔''

شعب الإيمان حدیث ضعیف ہے۔الديلمی بروايت عمر رضی اللہ عنه

۲۱۸۴.....کہو:

''اے اللہ! محمد اور آلِ محمد پر درود نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر سلامتی نازل فرمائی۔ بے شک آپ سزاوارِ حمد اور بزرگ ہستی ہیں۔'' شعب الإيمان حدیث ضعیف ہے۔الديلمی بروايت عمر رضی اللہ عنه

۲۱۸۵.....کہو:

''اے اللہ! محمد اور آلِ محمد پر درود نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم پر درود نازل فرمایا۔اور محمد اور آلِ محمد پر برکت نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم پر جہاں میں برکت نازل فرمائی۔''

اور سلام کس طرح بھیجو گے وہ تم کو معلوم ہے۔عبدالرزاق بروايت محمد بن عبدالله بن يزيد

۲۱۸۶.....کہو:

''اے اللہ اپنی رحمتیں اور برکتیں محمد اور آلِ محمد پر درود نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم برکت نازل فرمائی۔ بے شک آپ سزاوارِ حمد اور بزرگ ہستی ہیں۔'' مسنداحمد. بروايت بريدة

حدیث ضعیف ہے۔

۲۱۸۷.....کہو:

''اللہ! محمد اور آلِ محمد پر درود نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر درود نازل فرمایا۔اے اللہ! محمد اور آلِ محمد پر رحمت نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی۔اے اللہ! محمد اور آلِ محمد پر برکت نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک آپ سزاوارِ حمد اور بزرگ ہستی ہیں۔''

اور سلام کس طرح بھیجو گے وہ تم کو معلوم ہے۔ابن عساکر بروايت الحكم بن عبدالله عن القاسم عن عائشه رضی اللہ عنها

پس منظر! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں جمعہ کی رات اور دن کو آپ پر کثرت سے درود پڑھنے کا حکم ہوا ہے۔ اور ہمارے پڑھنے کا سب سے اچھا درود وہی ہے جو آپ پسند کریں تو آپ بتائیے ہم کونسا درود پڑھیں تب آپ ﷺ نے ارشاد بالا فرمایا۔

اس روایت کا راوی الحکم انتہائی جھوٹا شخص ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی تمام مرویات من گھڑت ہیں۔

۲۱۸۸ ... جس نے محمد ﷺ پر درود بھیجا اور یوں کہا:

''اے اللہ! ان کو قیامت کے روز اپنے پاس مقرب ٹھکانہ بخشئے، تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔''

مسنداحمد. ابن قانع بروایت رویفع بن ثابت

۲۱۸۹ ... جس نے کہا:

''اے اللہ! محمد پر درود نازل فرما اور ان کو قیامت کے روز اپنے پاس مقرب ٹھکانہ بخشئے، تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔'' مسنداحمد. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، البغوی بروایت رویفع بن ثابت

۲۱۹۰ ... اللہ سے میرے لئے مقام وسیلہ مانگو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا: یہ جنت کا اعلیٰ ترین درجہ ہے۔ جسے ایک شخص کے سوا کوئی نہیں حاصل کر سکتا۔ اور مجھے امید ہے کہ میں ہی وہ شخص ہوں۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، ابن مردویہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۹۱ ... اللہ سے میرے لئے مقامِ وسیلہ مانگو۔ کیونکہ کوئی بندہ دنیا میں میرے لئے اس کی دعا نہیں کرتا مگر قیامت کے روز میں اس کے لئے گواہ اور سفارشی بنوں گا۔ ابن ابی شیبہ، الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابن مردویہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

اس میں ایک راوی موسیٰ بن عبیدۃ ہے۔

۲۱۹۲ ... جس نے اللہ سے میرے لئے مقام وسیلہ مانگا اس کے لئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔ ابن النجار بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۱۹۳ ... جب تم مجھ پر درود پڑھو تو اچھی طرح درود پڑھو۔ کیونکہ تمہیں علم نہیں کہ وہ مجھ پر پیش کیا جائے گا۔ بمطابق منتخب کے آئندہ حدیث اسی کے ساتھ متصل ہے۔ اس صورت میں اس کا حوالہ اس کے لئے کافی ہے۔

۲۱۹۴ ... کہو:

''اے اللہ! اپنی رحمتیں اور برکتیں سید المرسلین پر نازل فرما، جو امام المتقین، خاتم النبین ہیں۔ آپ کے بندے اور رسول ہیں امام الخیر، قائد الخیر اور امام الرحمۃ ہیں۔ اے اللہ! ان کو اس مقامِ محمود پر فائز فرما، جس پر اولین و آخرین رشک کریں گے۔''

الدیلمی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ظاہر یہ ہے کہ یہ روایت آپ رضی اللہ عنہ پر موقوف ہو۔

۲۱۹۵ ... تم مجھ پر اپنے ناموں اور علامات کے ساتھ پیش کئے جاتے ہو، سو مجھ پر اچھی طرح درود پڑھو۔

عبدالرزاق بروایت مجاهد رحمۃ اللہ علیہ

یہ حدیث مرسل وصحیح ہے۔

۲۱۹۶ ... کوئی بندہ میری قبر کے پاس مجھ پر درود نہیں بھیجتا، مگر اللہ اس پر ایک فرشتہ مقرر فرما دیتے ہیں جو اس درود کو مجھ تک پہنچاتا ہے۔ اور اس بندہ کے دنیا و آخرت کے کاموں کی کفالت کر دی جاتی ہے۔ اور قیامت کے روز میں اس کے لئے گواہ اور شفاعت کنندہ بنوں گا۔

شعب الإیمان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۹۷ ... جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھا میں خود اس کو سنوں گا اور جس نے دور سے پڑھا، اللہ نے اس پر ایک فرشتہ مقرر فرما دیا ہے جو اس درود کو مجھ تک پہنچاتا ہے۔ اور اس بندہ کے دنیا و آخرت کے کاموں کی کفالت کر دی جاتی ہے۔ اور میں اس کے لئے گواہ اور شفاعت کنندہ

بنوں گا۔ شعب الإیمان. الخطیب بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۹۸.....جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھا میں خود اس کو سنوں گا اور جس نے دور سے پڑھا، اس کا بھی مجھے علم ہو جائے گا۔

ابو الشیخ بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۹۹.....میری قبر کو عید نہ بناؤ۔ اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ اور تم جہاں کہیں ہو مجھ پر درود و سلام بھیجو۔ تمہارا درود و سلام مجھ تک پہنچ جائے گا۔

الحکیم بروایت علی بن الحسین عن ابیہ عن جدہ

میری قبر کو عید نہ بناؤ، کا مطلب ہے کہ اس کو اس قدر مرجع نہ بناؤ کہ اس پر شرک و بدعت پرستی شروع کردو۔ جیسا کہ فی زمانہ اولیاء کے مقبروں کے ساتھ سلوک کیا جارہا ہے۔

۲۲۰۰.....کوئی مجھ پر سلام نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ میری روح مجھ میں لوٹاتا ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

ابو داؤد، السنن للبیھقی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۲۰۱.....کوئی بندہ مجھ پر درود نہیں بھیجتا، مگر ملائکہ اس پر اس وقت تک کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے۔ پس بندہ کا اختیار ہے، اس میں کمی کرے یا اضافہ کرے۔ شعب الإیمان بروایت عامر بن ربیعۃ

۲۲۰۲.....تمہارے دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے۔ اسی میں آدم کی تخلیق ہوئی۔ پھر اسی میں ان کی روح قبض ہوئی۔ اسی میں صور اول وثانی پھونکا جائے گا۔ سو اس دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو، تمہارا درود مجھ پر پیش کردیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمارا درود پڑھنا آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا جبکہ آپ بوسیدہ ہو چکے ہوں گے؟ فرمایا: اللہ نے زمین پر انبیاء کے جسم حرام فرمادیئے ہیں۔

مسند احمد. ابن ابی شیبہ. النسائی. ابو داؤد. ابن ماجہ. الدارمی. ابن خزیمۃ، الصحیح لإبن حبان، المستدرک للحاکم.

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ. السنن للبیھقی رحمۃ اللہ علیہ. السنن لسعید بروایت اوس بن اوس الثقفی

مصنف نے یہی روایت ''کتاب الصلاۃ'' میں بیان کی تو وہاں شداد بن اوس راوی کا حوالہ دیا ہے۔ امام مزنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ مصنف کا وھم ہے۔

۲۲۰۳.....کوئی بندہ مجھ پر درود نہیں بھیجتا، مگر ملائکہ اس پر اس وقت کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے۔ پس بندہ کا اختیار ہے، اس میں کمی کرے یا اضافہ کرے۔ شعب الإیمان بروایت عامر بن ربیعۃ

۲۲۰۴.....کوئی بندہ مجھ پر درود نہیں بھیجتا، مگر ایک فرشتہ اسے لے کر آسمان پر جاتا ہے، حتیٰ کہ رحمٰن کی بارگاہ میں اس کو پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس کو میرے بندے کی قبر پر لے جاؤ، یہ اس کے پڑھنے والے کے لئے استغفار کرے گا اور میرے بندے کی آنکھیں اس سے ٹھنڈی ہوں گی۔ الدیلمی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۲۰۵.....جس نے مجھ پر درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر رحمتیں نازل فرمائے گا۔ پس تمہارا اختیار ہے، اس میں کمی کرو یا اضافہ کرو۔

الحاکم فی الکنیٰ، شعب الإیمان بروایت عامر بن ربیعۃ

۲۲۰۶.....جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ پس بندہ کا اختیار ہے، اس میں کمی کرے یا کثرت کرے۔

شعب الإیمان بروایت ابی طلحۃ

۲۲۰۷.....جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اس پر ایک فرشتہ مقرر ہے، جو اس درود کو مجھ تک پہنچائے گا۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۲۲۰۸.....جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے، وہ مجھ درود پڑھے اور جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

ابو داؤد الطیالسی. النسائی، ابن السنی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۰۹.....جبرئیل علیہ السلام میرے پاس میرے رب کی طرف سے خوشخبری لے کر آئے اور کہا اللہ عزوجل نے مجھے بھیجا ہے کہ آپ کو خوشخبری

سناؤں کہ آپ کی امت کا کوئی بندہ آپ پر ایک بار درود نہیں پڑھے گا مگر اللہ اور اس کے فرشتے اس پر دس بار رحمتیں بھیجیں گے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس ابی طلحۃ

۲۲۱۰..... جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا اللہ عزوجل نے فرمایا ہے: کہ جو آپ پر ایک بار درود پڑھے گا میں اور میرے فرشتے اس پر دس بار رحمتیں بھیجیں گے۔ اور جو آپ پر ایک بار سلام بھیجے گا میں اور میرے فرشتے اس پر دس بار سلامتی بھیجیں گے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی طلحۃ

۲۲۱۱..... جبرئیل ابھی میرے پاس آئے اور کہا اپنی امت کو خوشخبری سنائیے کہ جو آپ پر ایک بار درود پڑھے گا، اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور دس برائیاں مٹائی جائیں گی۔ اور دس درجات بلند کئے جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ بھی اس کو یوں ہی جواب مرحمت فرمائیں گے، جس طرح اس نے کہا۔ اور وہ درود آپ پر روزِ قیامت پیش کیا جائے گا۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ عنہ

۲۲۱۲..... جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا اے محمدؐ آپ کے رب فرماتے ہیں: کیا آپ اس سے خوش نہیں ہیں؟ آپ کی امت کا کوئی بندہ آپ پر ایک بار درود نہیں پڑھے گا مگر میں اللہ اس پر دس بار رحمتیں بھیجوں گا۔ اور آپ کی امت کا کوئی بندہ آپ پر ایک بار سلام نہیں بھیجے گا مگر میں اللہ اس پر دس بار سلامتی بھیجوں گا۔ النسائی بروایت عبداللہ بن ابی طلحۃ عن ابیہ

۲۲۱۳..... جبرئیل ابھی میرے پاس آئے اور کہا اے محمد! جو آپ پر ایک بار درود پڑھے گا، اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور دس برائیاں مٹائی جائیں گی۔ اور دس درجات بلند کئے جائیں گے۔ ابن النجار، السنن لسعید بروایت سھل بن سعد

۲۲۱۴..... مجھے جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمتیں بھیجے گا۔

الضعفاء للعقیلی رحمۃ اللہ علیہ فی تاریخہ بروایت عبدالرحمن بن عوف

پس منظر:..... حضور ﷺ نے ایک مرتبہ سجدہ انتہائی طویل فرمایا۔ پھر جب آپ ﷺ نے سجدہ سے سرِ اقدس اٹھایا تو آپ سے اس کا سبب پوچھا گیا تو آپ نے اس حدیث کے مانند الفاظ ارشاد فرمائے۔ علامہ عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے اور شیخین کی شرائط پر اترتی ہے۔ لیکن مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سجدہ شکر کے متعلق اضافہ بھی صحت کو پہنچتا ہے یا نہیں واللہ اعلم۔

۲۲۱۵..... جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیں گے۔

مسند احمد، الصحیح لابن حبان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۲۱۶..... میرے پاس میرے پروردگار کا ایک قاصد آیا اور خبر دی ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت فرمائیں گے۔ شعب الایمان بروایت ابی طلحۃ

ایک بار درود دس رحمتوں کا سبب ہے

۲۲۱۷..... مجھ پر کثرت کے ساتھ درود پڑھو کیونکہ جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت فرمائیں گے۔

ابن النجار بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۱۸..... اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو ساری مخلوق کی آواز سننے کی طاقت دی اور وہ قیامت تک کے لئے میری قبر پر کھڑا ہے۔ کوئی مجھ پر درود نہیں پڑھتا، مگر وہ فرشتہ اس کے نام اور اس کے والد کے نام کے ساتھ مجھے کہتا ہے کہ اے محمد! فلاں بن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ضمانت دی ہے کہ میں اس پر ہر درود کے بدلے دس بار رحمت بھیجوں۔ ابن النجار بروایت عمار بن یاسر

۲۲۱۹..... جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا اے محمد میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ اللہ نے آپ کو آپ کی امت کی طرف سے کیا عطا کیا اور آپ کی امت کو آپ کی بدولت کیا عطا ہوا؟ جو شخص آپ پر درود بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائیں گے۔

اور جو آپ پر سلام بھیجے گا اللہ اس پر سلامتی فرمائیں گے۔ابن عساکر بروایت عبدالرحمن بن عوف

۲۲۲۰...... میں جب بستان میں داخل ہوا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی۔انہوں نے فرمایا: اے محمد میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ جو آپ پر سلام بھیجے گا، میں بھی اس پر سلامتی بھیجوں گا۔اور جو آپ پر درود بھیجے گا میں بھی اس پر رحمت نازل کروں گا۔آپ ﷺ فرماتے ہیں: یہ سن کر میں بطور شکرانہ کے اللہ کے لئے سجدہ ریز ہو گیا۔

مسند احمد. السنن للبیهقی رحمة الله علیه. المستدرک للحاکم بروایت عبدالرحمن بن عوف

۲۲۲۱...... مجھ سے جبرئیل نے کہا: جو آپ پر درود بھیجے گا اس کو دس نیکیاں ملیں گی۔البخاری فی تاریخه ابن عساکر بروایت انس رضی الله عنه

۲۲۲۲...... مجھ سے جبرئیل نے کہا: آپ کی امت کا جو شخص آپ پر درود بھیجے گا میں بھی اس کے لئے دس بار دعائے رحمت کروں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا میں بھی اس پر دس بار سلام بھیجوں گا۔ابن قانع بروایت ابی طلحة

۲۲۲۳...... میری امت کا کوئی فرد اپنے دل کی سچائی سے مجھ پر ایک بار درود نہیں بھیجے گا، مگر اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت فرمائیں گے اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھیں گے اور اس کے دس درجات بلند فرمادیں گے۔اور اس کی دس برائیاں مٹادیں گے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابی بردة بن یسار

۲۲۲۴...... جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ اور اس کے ملائکہ اس پر ستر بار رحمت بھیجیں گے۔وہ کمی کرے یا کثرت کرے۔

مسند احمد بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۲۲۲۵...... اور مجھے کیا مانع ہے؟ جبکہ جبرئیل علیہ السلام ابھی میرے ہاں سے نکل کر گئے ہیں۔انہوں نے مجھے خوشخبری دی ہے، کہ جو بندہ مجھ پر ایک بار درود بھیجے، اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس درجات بلند کئے جائیں گے اور اس کی دس برائیاں مٹادی جائیں گی۔نیز جیسے اس نے درود پڑھا، وہ اسی طرح مجھ کو پیش کر دیا جائے گا اور اس کا جواب بھی مجھ پر لوٹایا جائے گا۔

عبدالرزاق بروایت ابی طلحة رضی الله عنه

ابی طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ انتہائی مسرور وخوش ہیں۔میں نے وجہ پوچھی تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۲۲۲۶...... اے ابوطلحہ! مجھے کیا مانع ہے، کہ میں یوں خوشی نہ کروں؟ جبکہ جبرئیل علیہ السلام ابھی ابھی مجھ سے جدا ہو کر گئے ہیں۔انہوں نے کہا: اے محمد! آپ کے رب نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے۔اور یہ فرمایا: آپ کی امت کا جو فرد آپ پر ایک درود بھیجے گا، اللہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھیں گے اور دس برائیاں مٹادیں گے اور اس کے دس درجات بلند فرمادیں گے۔اور اس درود کے عرش باری تک پہنچنے کے لئے کوئی انتہاء نہیں ہوگی۔اور وہ درود جب بھی کسی فرشتہ کے پاس سے گذرے گا وہ کہے گا: اس کے قائل کے لئے بھی دعائے رحمت کرو۔جس طرح اس نے محمد پر رحمت کی دعا کی۔الخطیب بروایت انس رضی الله عنه عن ابی طلحة

فرمایا کہ ابوالجنید الحسین بن خالد الضریر اس روایت میں متفرد تنہا ہیں، اور چونکہ وہ ثقہ نہیں ہیں لہٰذا ان کے تفرد پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔

۲۲۲۷ اے عمار! اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو ساری مخلوق کی آواز سننے کی طاقت دی اور وہ میری موت سے قیامت تک کے لئے میری قبر پر کھڑا ہے۔کوئی مجھ پر درود نہیں پڑھتا، مگر وہ فرشتہ اس کے نام اور اس کے والد کے نام کے ساتھ مجھے کہتا ہے کہ اے محمد! فلاں بن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے۔اور اللہ تعالیٰ اس پر ہر درود کے بدلے دس بار رحمت نازل فرمائیں گے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت عمار بن یاسر

۲۲۲۸...... اے لوگو! قیامت کی ہولناکیوں اور اس کے سخت مقامات سے تم میں سب سے زیادہ نجات یافتہ وہ شخص ہوگا، جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ کثرت سے درود خوانی کرتا ہوگا۔اللہ اور اس کے ملائکہ کے لئے یہی چیز کافی تھی تبھی فرمایا:

ان الله وملائکته یصلون علی النبی

''اللہ اور اس کے ملائکہ نبی پر درود بھیجتے ہیں''۔
اسی وجہ سے مؤمنین کو اس کا حکم دیا تا کہ اس پر ان کو اجر سے نوازے۔الديلمي بروايت انس رضي الله عنه

۲۲۲۹......جس کی خواہش ومنشا ہو کہ کل روز قیامت اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ وہ اس پر خوش ہو تو اس کو چاہئے کہ مجھ پر درود کی کثرت کرے۔الديلمي بروايت عائشه رضي الله عنها

۲۲۳۰......تب تو اللہ تعالیٰ تیرے دنیا و آخرت کے سارے غموں کی طرف سے کافی ہو جائے گا۔مسند احمد. عبدبن حميد
کسی شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ اگر میں اپنے نفلی نماز کا سارا وقت آپ پر درود کے لئے صرف کردوں تو کیسا ہے؟ تو آپ ﷺ نے یہ جواب ارشاد فرمایا۔عبدان۔ابن شاهين
ایوب بن بشر الأنصاری سے منقول ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے عزم کیا ہے کہ اپنا سارا نفلی وقت آپ پر درود کے لئے وقف کردوں تو آپ ﷺ نے یہ جواب ارشاد فرمایا۔الكبير للطبراني رحمة الله عليه
محمد بن حبان بن منقذ عن ابیہ عن جدہ طریق سے روایت کرتے ہیں کہ کسی شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ اگر میں اپنے نفلی نماز کا سارا وقت آپ پر درود کے لئے صرف کردوں تو کیسا ہے؟ تو آپ ﷺ نے یہ جواب ارشاد فرمایا۔شعب الإيمان
محمد بن یحییٰ بن حبان مرسلاً نیز فرمایا یہ مرسل حدیث عمدہ سند کے ساتھ ہے۔

۲۲۳۱......علم الفرائض کا اہتمام کرو۔کیونکہ یہ بیس غزوات سے زیادہ اجر رکھتا ہے۔اور مجھ پر درود پڑھنا ان سب کے برابر ہے۔
الديلمي بروايت عبدالله بن الجراد

۲۲۳۲......جس نے مجھ پر دن میں سو مرتبہ درود پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجات پوری فرمائیں گے۔ستر آخرت سے اور تیس دنیا سے متعلق ہوں گی۔
ابن النجار بروايت جابر رضي الله عنه

۲۲۳۳......جس نے مجھ پر دن میں ہزار مرتبہ درود پڑھا، وہ اس دنیا سے کوچ نہ کرے گا۔حتیٰ کہ اس کو جنت کی بشارت نہ مل جائے۔
ابو الشيخ بروايت انس رضي الله عنه

۲۲۳۴......جب جمعہ کا دن اور اس کی رات ہو، مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔الشافعي في المعرفة بروايت صفوان بن سليم

۲۲۳۵......جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔کیونکہ جمعہ کے دن کا تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔
المستدرك للحاكم. شعب الإيمان بروايت ابي مسعود الأنصاري

۲۲۳۶......جمعہ کے روشن دن اور اس کی روشن رات کو مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔
الأوسط للطبراني رحمة الله عليه بروايت ابوهريره رضي الله عنه

۲۲۳۷......روز قیامت ہر مقام پر تم میں سے مجھ سے قریب ترین شخص وہ ہوگا جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا ہوگا۔جس نے مجھ پر جمعہ کے دن اور اس کی رات میں سو مرتبہ درود پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجات پوری فرمائیں گے۔ستر آخرت سے اور تیس دنیا سے متعلق ہوں گی۔پھر اللہ تعالیٰ اس درود پر ایک فرشتہ مقرر فرمادیں گے جو اس درود کو لے کر میری قبر میں آئے گا جس طرح تمہارے لئے کوئی ہدیہ لے کر آتا ہے۔اور پھر وہ فرشتہ پڑھنے والے کا اور اس کے والد کا نام اور قبیلہ تک کا نام لے کر مجھے خبر دے گا۔اور میں اس کو اپنے پاس موجود ایک سفید بیاض میں محفوظ کرلوں گا۔شعب الإيمان، ابن عساكر بروايت انس رضي الله عنه

۲۲۳۸......اللہ تعالیٰ کے کچھ ملائکہ ہیں جو نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔وہ صرف جمعہ کے دن اور اس کی رات کو زمین پر اترتے ہیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے قلم اور چاندی کی دوات اور نور کی بیاض ہوتی ہیں۔وہ صرف مجھ پر پڑھا گیا درود لکھتے ہیں۔الدیلمی بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۲۳۹......جس نے مجھ پر جمعہ کے دن درود پڑھا، یہ اس کے لئے قیامت کے روز میرے پاس شفاعت بنے گا۔
الديلمي بروايت عائشه رضي الله عنها

۲۲۴۰.....جس نے مجھ پر جمعہ کے دن میں سومرتبہ درود پڑھا، وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کے ساتھ ایسا نور ہوگا کہ اگر وہ ساری مخلوق کو تقسیم کردیا جائے تو سب کو محیط ہوجائے۔ الحلیہ بروایت علی بن الحسین بن علی عن ابیہ عن جدہ

۲۲۴۱.....جس نے مجھ پر جمعہ کے دن میں دوسومرتبہ درود پڑھا، اس کے دوسوسال کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

الدیلمی بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۲۴۲.....جس نے مجھ پر جمعہ کے دن اور اس کی رات میں سومرتبہ درود پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجات پوری فرمائیں گے۔ ستر آخرت سے اور تیس دنیا سے متعلق ہوں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اس درود پر ایک فرشتہ مقرر فرمادیں گے جو اس درود کو لے کر میری قبر میں آئے گا جس طرح تمہارے لئے کوئی ہدیہ لے کر آتا ہے۔ اور میری موت کے بعد بھی میرا علم حیات کی طرح کامل درست ہے۔

الدیلمی بروایت حکامۃ عن ابیھا عن عثمان بن دینار عن اخیہ مالک بن دینار عن انس رضی اللہ عنہ

۲۲۴۳.....جس نے کسی کتاب میں مجھ پر درود پڑھا یعنی اس میں لکھا تو ملائکہ اس وقت تک اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے جب تک وہ درود وہاں لکھا ہوا ہے۔ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۲۴۴ جب تم رسولوں پر درود پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو کیونکہ میں رب العالمین کا رسول ہوں۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۴۵.....اللہ کے دیگر انبیاء ورسل پر بھی درود پڑھو۔ جیسے مجھ پر پڑھتے ہو۔ کیونکہ ان کو بھی اللہ ہی نے مبعوث فرمایا تھا، جس طرح مجھے مبعوث فرمایا ہے۔ ابوالحسین احمد بن میمون فی فوائدہ. الخطیب بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۲۴۶.....لوگوں میں بخیل ترین شخص وہ ہے، جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

شعب الإیمان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۲۴۷.....آدمی کے بخل کے لئے یہ کافی ہے کہ اس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

المستدرک للحاکم فی تاریخہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۲۴۸.....جبرئیل علیہ السلام نے سوئے عرش سے مجھے نداء دی: اے محمد! رحمٰن عزوجل آپ کو فرماتا ہے: جس کے روبرو آپ کا تذکرہ ہو، اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے، وہ شخص جہنم واصل ہوگا۔ الدیلمی بروایت عبداللہ بن الجراد

۲۲۴۹.....جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کی راہ بھی بھٹک جائے گا۔ شعب الإیمان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۲۵۰.....جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کی راہ بھی بھٹک جائے گا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنھما، عبدالرزق بروایت محمدبن علی مرسلاً

۲۲۵۱.....کوئی قوم اللہ عزوجل کے ذکر کے لئے نہیں بیٹھتی اور پھر اپنے نبی پر درود پڑھے بغیر مجلس برخاست کردیتی ہے، تو وہ مجلس روزِ قیامت ان کے لئے وبالِ جان ہوگی۔ اور کوئی قوم ذکر اللہ کے بغیر اٹھ جاتی ہے تو وہ مجلس بھی ان کے لئے حسرت وشرمندگی کا باعث بنے گی۔

المستدرک للحاکم بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۲۵۲.....مجھے سوار کے پیالہ کی مانند محض ضرورت کی شیء نہ بناؤ۔ کہ سوار پیالہ میں پانی بھرتا ہے اور اس کو کسی جگہ لٹکا دیتا ہے۔ پھر اپنے کام سے فراغت پر پیالہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اگر پینے کی خواہش ہوتی ہے تو پی لیتا ہے۔ اور اگر پینے کی طلب نہیں ہوتی تو اس سے ہاتھ منہ دھولیتا ہے۔ لیکن اگر اس کی بھی ضرورت نہیں ہوتی تو اس کو زمین پر انڈیل دیتا ہے۔ سواپنے رسول کے ساتھ ایسا سلوک نہ کرو بلکہ اپنی دعا کے اول وآخر اور درمیان میں مجھے یاد رکھو۔ شعب الإیمان بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۲۵۳.....مجھے سوار کے پیالہ کی مانند وقتی ضرورت کی شیء نہ بناؤ۔ کہ جب مسافر سفر کا قصد کرتا ہے تو ضروریاتِ سفر لیتا ہے۔ اور پیالہ کو پانی سے لبریز کرلیتا ہے۔ پھر اگر وضوء کی حاجت ہوتی ہے تو وضوء کرلیتا ہے۔ اور اگر پینے کی طلب ہوتی ہے تو پی لیتا ہے۔ لیکن اگر اس کی بھی ضرورت

نہیں ہوتی تو اس کو زمین پر انڈیل دیتا ہے۔ بلکہ اپنی دعا کے اول و آخر اور درمیان میں اور گا ہے بگا ہے مجھے یاد رکھو۔

عبدالرزاق، عبدبن حمید بروایت جابر رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

۲۲۵۴..... مجھے سوار کے پیالہ کی مانند نہ بناؤ کہ وہ پیالہ کو پانی سے لبریز کر لیتا ہے۔ پھر اگر پینے کی طلب ہوتی ہے تو پی لیتا ہے۔ ورنہ بہا دیتا ہے۔ بلکہ اپنی دعا کے اول و آخر اور درمیان میں مجھے یاد رکھو۔ ابن النجار بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۲۵۵..... تین مواقع پر مجھے یاد نہ کرو۔ کھانے پر بسم اللہ کہتے وقت۔ جانور ذبح کرتے وقت اور چھینک آنے پر۔

السنن للبیھقی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عبدالرحمن بن زید العمی عن ابیہ مرسلاً

حدیث ضعیف ہے۔

۲۲۵۶..... تین مواقع پر مجھے یاد نہ کرو۔ چھینک آنے پر۔ جانور ذبح کرتے وقت اور تعجب کے وقت۔ المستدرک للحاکم فی تاریخہ

باب ہفتم ..... تلاوتِ قرآن اور اس کے فضائل کے بیان میں

یہ پانچ فصول پر مشتمل ہے۔

فصلِ اول فضائل قرآن میں

۲۲۵۷..... جب کوئی شخص اپنے رب سے ہم کلام ہونا چاہے تو قرآن کی تلاوت میں مشغول ہو جائے۔

التاریخ للخطیب رحمۃ اللہ علیہ، الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۵۸..... بندہ جب قرآن ختم کرتا ہے، تو ختم قرآن کے موقعہ پر ساٹھ ہزار ملائکہ قاری کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عمرو بن شعیب

۲۲۵۹..... میری امت کے برگزیدہ لوگ حاملینِ قرآن، اصحابِ قرآن اور شب زندہ دار ہیں۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الایمان بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۲۶۰..... لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گذار شخص وہ، جو سب سے زیادہ قرآن کی تلاوت کرتا ہو۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۲۶۱..... لوگوں میں سب سے غنی افراد حاملینِ قرآن۔ جن کے سینوں میں اللہ نے قرآن کو آباد کر دیا ہے۔

ابن عساکر بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۲۶۲..... آنکھوں کو بھی عبادت کا حصہ دو۔ یعنی قرآن میں دیکھو اور اس میں غور و تدبر کرو اور اس کے عجائبات سے درسِ عبرت لو۔

الحکیم، الصحیح لابن حبان بروایت ابی سعید

۲۲۶۳..... افضل ترین عبادت، تلاوتِ قرآن ہے۔ ابن قانع بروایت اسیر بن جابر۔ السجزی فی الابانۃ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۶۴..... میری امت کی افضل ترین عبادت، تلاوتِ قرآن ہے۔ شعب الایمان بروایت النعمان بن بشیر

۲۲۶۵..... میری امت کی افضل ترین عبادت، نظروں کے ساتھ تلاوتِ قرآن ہے۔ الحکیم بروایت عبادۃ بن الصامت

۲۲۶۶..... قرآن کا ماہر، نیکوکار کاتبِ قرآن فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ اور وہ شخص جو قرآن کو اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور مشقت اٹھاتا ہے، اس کو دہرا

اجر ہوگا۔بخاری ومسلم، ابوداؤد بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۲۶۷..... وہ شخص جو قرآن پڑھتا ہے اور اس میں ماہر ہے۔ وہ کاتبین، نیکوکار اور سردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ اور وہ شخص جو قرآن کو مشقت کے ساتھ پڑھتا ہے، اس کے لئے دوگنا اجر ہے۔مسنداحمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۲۶۸..... قرآن کا قاری خیانت دار ہونا ناممکن ہے۔ابن عساکر بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۶۹..... قرآن سیکھو۔ اس کو پڑھو اور پھر سنو۔ قرآن کی مثال ایسی ہے کہ جس شخص نے اس کو سیکھا پھر پڑھا اور اس کے ساتھ رات کو نوافل میں پڑھتے ہوئے قیام کیا..... وہ شخص مشک کی اس تھیلی کی مانند ہے، جس کا منہ کھلا ہوا ہے۔ اور اس کی خوشبو سارے مکان میں مہک رہی ہے۔ اور اس شخص کی مثال جس نے قرآن کو سیکھا۔ پھر سینے میں لئے ہوئے سو گیا وہ اس مشک کی تھیلی کی مانند ہے، جس کا منہ بند ہو۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ. النسائی. ابن ماجہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۲۷۰..... قرآن پڑھو اور اس پر عمل پیرا ہو۔ اس سے اعراض نہ کرو۔ نہ اس میں خیانت سے کام لو۔ اس کے ساتھ دنیا نہ کھاؤ اور نہ اس کو مال جمع کرنے کا ذریعہ بناؤ۔مسنداحمد، المسند لأبی یعلی. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ. شعب الإیمان. بروایت عبدالرحمن بن شبل

۲۲۷۱..... قرآن پڑھو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس دل کو عذاب سے دوچار نہیں کرتے، جس نے قرآن کو یاد رکھا ہو۔تمام بروایت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۲۷۲..... جنت کے درجات، آیاتِ قرآنیہ کے بقدر ہیں۔ سو جو قاریِ قرآن جنت میں داخل ہوا اس سے اوپر کوئی درجہ نہ ہوگا۔

ابن مردویہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۲۷۳..... جنت کے درجات، آیاتِ قرآنیہ کے بقدر ہیں۔ سو جو قاریِ قرآن جنت میں داخل ہوا اس سے اوپر کوئی درجہ نہ ہوگا۔

شعب الإیمان بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۲۷۴..... حاملینِ قرآن کا احترام کرو۔ جس نے ان کا احترام کیا، گویا میرا احترام کیا۔الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۲۷۵..... اللہ تعالیٰ اس قرآن کی بدولت بہت سی اقوام کو رفعت و بلندی عطا فرماتے ہیں اور بہت سی اقوام کو پستی و ذلت کا شکار کرتے ہیں۔

الصحیح لمسلم. ابن ماجہ بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۲۲۷۶..... جس کے سینے میں کچھ بھی قرآن نہیں ہے، وہ ویران واجڑے گھر کی مانند ہے۔

مسنداحمد. الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ. المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۲۷۷..... انسانوں میں سے کچھ لوگ اللہ کے گھر والے ہیں۔ وہ اہل اللہ اور اس کے خواص ہیں۔

مسنداحمد. النسائی. ابن ماجہ. المستدرک للحاکم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۷۸..... اہلِ قرآن اہل اللہ اور اس کے خاص لوگ ہیں۔ابو القاسم بن حیدر فی مشیختہ بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۲۷۹..... اہلِ قرآن اہل اللہ ہیں۔الخطیب فی روایۃ مالک بن انس رضی اللہ عنہ

۲۲۸۰..... صاحبِ قرآن کی ہر ختم پر دعا قبول ہوتی ہے۔ اور جنت میں ایک درخت ہے۔ اگر کوا اس کی جڑ سے اڑے تو بڑھاپے تک اس کی شاخوں کی انتہا تک نہیں پہنچ سکے گا۔التاریخ للخطیب رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۸۱..... صاحبِ قرآن کی دعا قبول ہوتی ہے۔ اب اس کا اختیار ہے، خواہ دنیا میں عجلت سے کام لے یا آخرت کے لئے کچھ مانگ لے۔

ابن مردویہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۲۸۲..... ایک فرشتہ قرآن پر مامور ہے۔ جو قرآن پڑھتا ہے اور اس کو درست نہیں پڑھ سکتا تو وہ فرشتہ اس کو درست کر کے اوپر لے جاتا ہے۔ابوسعید السمان فی مشیختہ. الرافعی فی تاریخہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۸۳..... ایک فرشتہ قرآن پر مامور ہے۔ جو عجمی یا عربی قرآن پڑھتا ہے اور اس کو درست نہیں پڑھ سکتا تو وہ فرشتہ اس کو درست کر کے صحیح حالت میں اوپر لے جاتا ہے۔الشیرازی فی الألقاب بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۸۴.....قاری جب قرآن پڑھتا ہے اور چھوٹی یا بڑی غلطی کرتا ہے یا وہ عجمی ہے تو فرشتہ اس کو اسی طرح لکھتا ہے، جس طرح نازل کیا گیا تھا۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۲۸۵.....یہ قرآن اللہ کا دستر خوان ہے۔ سو جتنا ہو سکے لے لو۔ المستدرک للحاکم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

قرآن اللہ تعالیٰ کا دستر خوان ہے

۲۲۸۶.....ہر میزبان اپنا دستر خوان پیش کرنا پسند کرتا ہے۔ اور اللہ کا دستر خوان قرآن ہے۔ سو اس کو مت چھوڑو۔ شعب الإیمان بروایت سمرۃ

۲۲۸۷.....تم اللہ کے پاس اس سے بہتر کوئی شئی نہیں لے جاسکتے، جو خود اس سے نکلی ہے۔ یعنی قرآن۔

مسند احمد فی الزھد الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت جبیر بن نفیر مرسلاً، المستدرک للحاکم بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۲۸۸.....اہل قرآن اہل جنت کے نقباء وسرداران ہوں گے۔ الحکیم بروایت ابی مامۃ

۲۲۸۹.....حاملین قرآن قیامت کے روز اہلِ جنت کے نقباء ہوں گے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت الحسین بن علی رضی اللہ عنہ

۲۲۹۰.....قراءلوگ اہلِ جنت کے سردار ہوں گے۔ ابن جمیع فی معجمہ، الضیاء بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۹۱.....وہ گھر جس میں قرآن پڑھا جاتا ہے، اہلِ آسمان کے لئے ایسے چمکتا ہے، جیسے اہلِ ارض کے لئے ستارے۔

شعب الإیمان بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۲۹۲.....حاملِ قرآن منازلِ جنت پر آخر تک ترقی کرتا جائے گا۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عثمان

۲۲۹۳.....کتاب اللہ کے حامل کے لئے مسلمانوں کے بیت المال میں ہر سال دو سو دینار ہیں۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت سلیک الغطفانی

۲۲۹۴.....حامل قرآن اسلام کا جھنڈا اٹھائے ہوئے ہے۔ جس نے اس کی توقیر وعزت کی، اس نے اللہ کی توقیر وعزت کی۔ اور جس نے اس کی اہانت کی، اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

اس روایت میں ایک راوی الکدیمی ہے جو اہلِ صدق میں سے نہیں ہے۔ الجرح والتعدیل ج۸ص ۱۲۲

۲۲۹۵.....حاملینِ قرآن اولیاء اللہ ہیں۔ جس نے ان سے دشمنی مول لی، اس نے درحقیقت اللہ سے جنگ مول لی۔ جس نے ان سے دوستی نبھائی، درحقیقت اللہ سے دوستی کی۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، ابن النجار بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۲۹۶.....تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن کو سیکھیں اور اس کو سکھائیں۔ ابن ماجہ بروایت سعد

۲۲۹۷.....تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن کو پڑھیں اور اس کو پڑھائیں۔ ابن الضریس۔ ابن مردویہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۲۹۸.....کیا ہی خوشی کا مقام ہے، اس شخص کے لئے، جو قیامت کے روز اس حال میں اٹھایا جائے کہ اس کا اندر قرآن علم الفرائض اور علم دین سے پُر ہو۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۲۹۹.....حاملِ قرآن کی فضیلت اس شخص پر جو حاملِ قرآن نہیں ہے، ایسی ہے جیسے خالق کی فضیلت مخلوق پر۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۳۰۰.....قرآن کو مضبوطی سے تھام لو۔ اس کو امام اور پیشوا بناؤ۔ کیونکہ یہ رب العالمین کا کلام ہے۔ وہی اس کا منبع ہے اور وہی معاد۔ سو اس کی متشابہ آیات پر کھوج میں پڑے بغیر ایمان لے آؤ اور اس کے امثال سے عبرت حاصل کرو۔

ابن شاھین فی السنۃ، ابن مردویہ بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۳۰۱..... قرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے، جیسے رحمٰن کی فضیلت تمام مخلوق پر۔

المسند لأبی یعلی فی معجمہ شعب الإیمان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

دیکھ کر قرآن پڑھنے کی فضیلت

۲۳۰۲..... قرآن دیکھ کر قرآن پڑھنے کی فضیلت، اس شخص پر جو بغیر دیکھے قرآن پڑھ رہا ہے، ایسی ہے جیسے فرض کی فضیلت نفل پر۔

ابی عبید فی فضائلہ بروایت بعض الصحابة

۲۳۰۳..... نماز میں قرآن کی تلاوت غیر نماز کی حالت سے فضیلت رکھتی ہے۔ اور غیر نماز میں قرآن کی تلاوت دیگر تسبیح و تکبیر پر فضیلت رکھتی ہے۔ اور تسبیح صدقہ سے فضیلت رکھتی ہے۔ صدقہ روزے سے فضیلت رکھتا ہے۔ اور روزہ جہنم سے ڈھال ہے۔

الدارقطنی فی الافراد، شعب الإیمان بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۳۰۴..... آدمی کا یادداشت کے زور پر تلاوتِ قرآن ہزار درجہ فضیلت رکھتا ہے۔ اور قرآن میں دیکھ کر تلاوت دو ہزار درجہ تک فضیلت پالیتا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ. شعب الإیمان بروایت اوس بن اوس الثقفی

۲۳۰۵..... تیرا دیکھ کر قرآن پڑھنا یادداشت کے زور پر پڑھنے سے ایسے ہی زیادہ فضیلت رکھتا ہے، جیسے فرض نفل پر فضیلت رکھتا ہے۔

ابن مردویہ بروایت عمرو بن اوس

۲۳۰۶..... قرآن ایسا شفاعت کنندہ ہے، جس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے اور ایسا مدعی ہے، جس کا دعویٰ تسلیم کیا جاتا ہے۔ جس نے اس کو اپنے آگے آگے رکھا، یہ اس کو جنت تک پہنچادے گا۔ اور جس نے اس کو پسِ پشت ڈال دیا، اسے جہنم تک ہانک کر آئے گا۔

الصحیح لابن حبان، شعب الإیمان بروایت جابر رضی اللہ عنہ ،الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، شعب الإیمان بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۳۸۸۰

۲۳۰۷..... قرآن ایسی غنیٰ و مالداری ہے، جس کے حصول کے بعد فقر و افلاس کا شائبہ نہیں۔ اور اس کے بغیر غنی کا تصور نہیں۔

المسند لأبی یعلی محمد بن نصر بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۳۰۸..... قرآن دس لاکھ ستائیس ہزار حروف کا مجموعہ ہے۔ جس نے اس کو صبر اور ثواب کی امید کے ساتھ پڑھا اس کیلئے ہر حرف کے بدلہ ایک حورِ عین ہوگی۔ الصغیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت عمر رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔ المغیر ۱۰۶

۲۳۰۹..... قرآن کھلا نور ہے، حکمت و دانائی کا ذکر ہے اور راہِ مستقیم ہے۔ شعب الإیمان بروایت رجل

۲۳۱۰..... قرآن دواء ہے۔ السجزی فی الابانہ۔ القضاعی بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۳۱۱..... قرآن کی ہر آیت جنت کا ایک درجہ ہے اور تمہارے گھروں میں ایک روشن چراغ ہے۔ الحلیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۳۱۲..... اگر قرآن کسی چمڑے میں ہوتو آگ اس کو جلا نہ سکے گی۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت عقبة بن عامر وبروایت عصمةبن مالک

۲۳۱۳..... اگر قرآن کو کسی چمڑے میں بند کر دیا جائے، تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ سے نہ جلائیں گے۔

الصحیح لابن حبان بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۳۱۴..... ہر ختمِ قرآن پر دعا قبول ہوتی ہے۔ شعب الإیمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۳۱۵..... حاملِ قرآن کی دعا قبول ہوتی ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمة اللہ علیہ بروایت ابی امامة

۲۳۱۶......جس نے قرآن کی ایک آیت کی طرف سننے کے لئے کان لگائے، اس کے لئے ایک ایسی نیکی لکھی جائے گی، جو چند در چند ہوتی جائے گی۔ اور جس نے قرآن کی ایک آیت تلاوت کی، وہ روزِ قیامت اس کے لئے نور ثابت ہوگی۔

مسند احمد بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۳۱۷......جس کو اللہ نے اپنی کتاب یاد کرنے کی توفیق مرحمت فرمائی، پھر اس نے کسی اور دنیاوی شان و شوکت والے کے متعلق گمان کیا کہ وہ اس سے افضل النعمت ہے۔ تو درحقیقت اس نے افضل ترین نعمت کی حقارت و ناقدری کی۔

التاریخ للبخاری رحمۃ اللہ علیہ. شعب الإیمان بروایت رجاء الغنوی مرسلاً

۲۳۱۸......جس نے قرآن کو محفوظ کیا، اللہ تعالیٰ اس کو اس کی عقل کے ساتھ متمتع فرماتے رہیں گے حتیٰ کہ اس کا وقتِ آخری آجائے۔

الکامل لابن عدی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۳۱۹......جو شخص صبح کے وقت ختمِ قرآن کرے ملائکہ شام تک اس کے لئے دعا گو رہتے ہیں۔ اور جو شام کو ختم کرے اس کے لئے صبح تک دعا گو رہتے ہیں۔ الحلیہ بروایت سعد

۲۳۲۰......کوئی قوم کسی گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت و ورد نہیں کرتی، مگر ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے۔ رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے پاس موجود ملائکہ سے کرتے ہیں۔ ابو داؤد بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۳۲۱......قرآن پڑھتے رہو، اجر پاؤ گے۔ میں نہیں کہتا کہ "الم" ایک حرف ہے۔ بلکہ الف ایک حرف ہے۔ جس پر دس نیکیاں ملیں گی۔ لام ایک حرف ہے۔ جس پر دس نیکیاں ملیں گی۔ میم ایک حرف ہے۔ جس پر دس نیکیاں ملیں گی۔ اس طرح کل تیس نیکیاں ہوئیں۔

ابو جعفر النحاس فی الوقف والإبتداء والسجزی فی الإبانة التاریخ للخطیب رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۳۲۱......جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا، اس کے لئے ایک نیکی ہے۔ اور ہر نیکی کا اجر دس گنا ہے۔ میں نہیں کہتا کہ "الم" ایک حرف ہے۔ بلکہ الف ایک حرف ہے۔ لام ایک حرف ہے۔ میم ایک حرف ہے۔

التاریخ للبخاری رحمۃ اللہ علیہ. الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ. المستدرک للحاکم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۳۲۳......قرآن کی مثال مشک کی اس سر بند تھیلی کی طرح ہے۔ کہ اگر تم اس کا منہ کھولو گے تو مشک کی خوشبو مہک جائے گی۔ ورنہ مشک اپنی جگہ رکھی ہے۔ اسی طرح قرآن ہے پڑھو، ورنہ سینے میں بند رہے گا۔ الحکیم بروایت عثمان رضی اللہ عنہ

۲۳۲۴......تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ صبح تڑکے وادیء بطحان و عقیق جائے اور دو سرخ، کوہان والی اونٹنیاں بغیر کسی گناہ اور قطع رحمی کے پکڑ لائے؟ تو وہ شخص صبح سویرے مسجد کو جائے اور کتاب اللہ کی دو آیات پڑھ کر یا سیکھ کر آجائے۔ یہ اس کے لئے ان دو اونٹنیوں سے بدرجہا بہتر ہے۔ اسی طرح تین آیتیں تین اونٹنیوں سے اور چار چار سے، اسی طرح اونٹنیوں کی تعداد سے آیات کی تعداد بہتر ہے۔

مسند احمد. الصحیح لمسلم. ابو داؤد بروایت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۲۳۲۵......کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر لوٹے تو وہاں تین موٹی تازی گابھن اونٹنیاں پائے۔ پس کسی کا تین آیات پڑھنا، تین موٹی تازی گابھن اونٹنیوں سے بہتر ہے۔ الصحیح مسلم، ابن ماجہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۳۲۶......قرآن کے ساتھ تبرّک لو کیونکہ وہ کلام الٰہی ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت الحکم بن عمیر

۲۳۲۷......حاملِ قرآن جو اس پر عمل پیرا ہو، اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام گردانتا ہو......وہ اپنے اہل خانہ میں سے دس ایسے افراد، جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی تھی، ان کی شفاعت کا حقدار ہوگا۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۳۲۸......قرآن قیامت کے روز فق رنگ شخص (کسی بیماری یا بیداری کی وجہ سے اڑے ہوئے رنگ کے چہرے والے) کی صورت میں آئے گا۔ اور اپنے ساتھی سے کہے گا: میں نے تیری راتیں بیدار رکھیں، تیرے دن پیاسے رکھے۔ ابن ماجہ۔ المستدرک للحاکم بروایت بریدۃ

قرآن پڑھنے والے کو تاج پہنایا جائے گا

۲۳۲۹.....قرآن قیامت کے روز آئے گا اور کہے گا: اے پروردگار! اس کو خلعتِ عزت سے نوازیں۔ پھر اس پڑھنے والے کو ایک تاج پہنا دیا جائے گا۔ قرآن کہے گا اے اللہ مزید اضافہ فرمائیے! پھر اس کو مکمل خلعت عزت زیب تن کر دی جائے گی۔ قرآن کہے گا اے اللہ! اب اس کو اپنی رضاء و خوشنودی کا پروانہ عطا کر دیجئے۔ تو پروردگار اس سے راضی وخوش ہو جائیں گے اور اس کو کہا جائے گا: پڑھتا جا چڑھتا جا۔ اور اس کو ہر حرف کے عوض ایک نیکی دی جائے گی۔ الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ۔ المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۳۳۰.....صاحبِ قرآن کو کہا جائے گا پڑھتا جا چڑھتا جا۔ اور دھیرے دھیرے یونہی پڑھ، جیسے دنیا میں پڑھتا تھا۔ تیری منزل وہ آخری درجہ ہے جہاں تیری آخری آیت کی تلاوت ختم ہو۔ مسند احمد۔ ابن ماجہ۔ الصحیح لابن حبان۔ المستدرک للحاکم بروایت ابن عمرو

۲۳۳۱.....صاحبِ قرآن جب جنت میں داخل ہوگا، اس کو کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور ترقی کرتا جا۔ تو وہ ہر آیت پر ایک ایک درجہ ترقی کرتا جائے گا۔ حتیٰ کہ اپنے پاس محفوظ کلام اللہ میں سے آخری آیت پڑھے۔ مسند احمد۔ ابن ماجہ بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۳۳۲.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب بندہ میرے ذکر کی مشغولیت اور قرآن کی وجہ سے سوال نہیں کرسکتا تو میں اس کو مانگنے والوں سے افضل عطا کرتا ہوں۔ قرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے، جیسے رحمٰن کی فضیلت تمام مخلوق پر۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۳۳۳.....جو شخص قرآن پڑھنے کے بعد اس کو بھول جائے، اسے قیامت کے روز کٹے ہوئے ہاتھ پاؤں والا اور بغیر حجت کے اٹھایا جائے گا۔

مسند احمد۔ الدارمی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ۔ الصحیح لابن حبان بروایت سعد بن عبادۃ

۲۳۳۴.....جس نے قرآن پڑھا پھر حفظ کیا اور اس کی نگہداشت رکھی۔ اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا.....اللہ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے اہلِ خانہ میں سے دس ایسے افراد، جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی تھی، کے لئے اس کی شفاعت قبول فرمائے گا۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ۔ ابن ماجہ بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۳۳۵.....جس نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا، اس کے والدین کو قیامت کے روز ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا، جس کی روشنی اس آفتاب کی روشنی کو ماند کرنے والی ہوگی۔ تو پھر خود عمل کرنے والے کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟

مسند احمد، ابو داؤد، المستدرک للحاکم بروایت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

۲۳۳۶.....قرآن کو سفر میں ساتھ مت لے جاؤ، مجھے خطرہ ہے کہ کہیں دشمن اس کو نہ چھین لے۔ الصحیح لمسلم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہم

۲۳۳۷.....اس مؤمن کی مثال، جو قرآن پڑھتا ہے، اس اترجہ پھل کی مانند ہے، جس کی خوشبو بھی عمدہ اور ذائقہ بھی اچھا۔ اور اس مؤمن کی مثال، جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور کی مانند ہے۔ جس کا ذائقہ تو عمدہ ہوتا ہے لیکن خوشبو ومہک سے محروم ہوتا ہے۔ اور اس فاسق کی مثال، جو قرآن پڑھتا ہے، ریحانہ پھول کی طرح ہے۔ جس کی خوشبو عمدہ لیکن ذائقہ تلخ۔ اور اس فاسق کی مثال، جو قرآن نہیں پڑھتا ایلوے کی طرح ہے۔ ذائقہ تلخ تو خوشبو بھی ندارد۔

اچھے ہم نشیں کی مثال مشک والے کی طرح ہے۔ اگر مشک نہ لگی تو خوشبو ضرور پہنچے گی۔ اور برے ہم نشیں کی مثال لوہار کی دھونکنی والے کی مانند ہے۔ اگر کوئی شعلہ نہ لگا دھواں تو پہنچ کر رہے گا۔ ابو داؤد، النسائی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۳۳۸.....اس مؤمن کی مثال، جو قرآن پڑھتا ہے، اس اترجہ پھل کی مانند ہے، جس کی خوشبو بھی عمدہ اور ذائقہ بھی اچھا۔ اور اس مؤمن کی مثال، جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور کی مانند ہے۔ جس کا ذائقہ تو عمدہ ہوتا ہے لیکن خوشبو ومہک سے محروم ہوتا ہے۔ اور اس فاسق کی مثال، جو قرآن پڑھتا ہے، ریحانہ پھول کی طرح ہے۔ جس کی خوشبو عمدہ لیکن ذائقہ تلخ۔ اور اس فاسق کی مثال، جو قرآن نہیں پڑھتا ایلوے کی طرح ہے۔ ذائقہ تلخ

تو خوشبو بھی ندارد۔ مسند احمد، بخاری ومسلم ۴ بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

حسد صرف دو قسم لوگوں پر جائز ہے

۲۳۳۹......غبطہ ورشک دو شخصوں کے سوا کسی میں جائز نہیں۔ ایک وہ، جس کو اللہ نے قرآن عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا رہا۔ دوسرا وہ شخص، جس کو اللہ نے مال خوب عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کو خرچ کرنے میں مصروف ہو۔

مسند احمد. بخاری ومسلم. الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ. ابن ماجہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۳۴۰......غبطہ ورشک دو شخصوں کے سوا کسی میں جائز نہیں۔ ایک وہ، جس کو اللہ نے قرآن سکھایا ہو اور وہ دن رات اس کی تلاوت میں مصروف ہو۔ اس کا پڑوسی اس کو سنے اور کہے: کاش مجھے بھی یہ عطا ہوتا تو میں بھی یوں ہی عمل کرتا۔ دوسرا وہ شخص، جس کو اللہ نے مال خوب عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کو راہِ حق میں خرچ کرنے میں مصروف ہو۔ تو کوئی اس کو دیکھ کر کہے: کاش مجھے بھی یہ عطا ہوتا تو میں بھی یوں ہی عمل کرتا۔

مسند احمد. الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۳۴۱......اہلِ قرآن اہل اللہ ہے۔ خطیب فی روایۃ مالک من طریق محمد بن بزیع المدنی عن مالک عن الزهری عن انس رضی اللہ عنہ
ابن بزیع مجہول راوی ہے۔ اور میزان میں اس کے متعلق کہا گیا ہے کہ یہ باطل راوی ہے۔

۲۳۴۲......انسانوں میں دو گروہ اللہ تعالیٰ کے اہل ہیں۔ دریافت کیا گیا: وہ کون ہیں! فرمایا: وہ اہل اللہ اور اس کے خواص لوگ ہیں۔

ابو داؤد الطیالسی. مسند احمد. النسائی. ابن ماجہ. الدارمی. ابن الضریس. العسکری فی الأمثال. المستدرک للحاکم. الصحیح لإبن حبان. الحلیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ. ابن النجار بروایت النعمان بن بشیر

۲۳۴۳......حاملینِ قرآن کی توقیر وعزت کرو، جس نے ان کی عزت کی، اس نے اللہ کی توقیر وعزت کی۔ خبردار! ان حاملینِ قرآن کی حق تلفی نہ کرنا۔ کیونکہ وہ اللہ کے ہاں ایسے مرتبہ پر فائز ہیں کہ قریب تھا وہ انبیاء ہو جاتے، مگر ان کی طرف وحی نہیں کی جاتی۔

الدیلمی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۳۴۴......حامل قرآن اسلام کا جھنڈا اٹھائے ہوئے ہے۔ جس نے اس کی توقیر وعزت کی، اس نے اللہ کی توقیر وعزت کی۔ اور جس نے اس کی اہانت کی، اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ
اس روایت میں ایک راوی الکدیمی ہے جو اہلِ صدق میں سے نہیں ہے۔ الجرح والتعدیل ج ۸ ص ۱۲۲

۲۳۴۵......حاملینِ قرآن کلام اللہ سکھانے والے ہیں اور اللہ کے نور کو پہننے والے ہیں۔ جس نے ان سے دوستی کی، درحقیقت اللہ سے دوستی کی۔ جس نے ان سے دشمنی مول لی، اس نے درحقیقت اللہ سے جنگ مول لی۔

المستدرک للحاکم فی تاریخہ بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۳۴۶......جس نے تہائی قرآن یاد کرلیا اور اس پر عمل پیرا ہو گیا اس نے تہائی امرِ نبوت حاصل کرلیا۔ اور جس نے نصف قرآن یاد کرلیا اور اس پر عمل پیرا ہو گیا اس نے نصف امرِ نبوت حاصل کرلیا۔ اور جس نے مکمل قرآن یاد کرلیا اور اس پر عمل پیرا ہو گیا اس نے مکمل امرِ نبوت حاصل کرلیا۔

ابن الأنباری فی المصاحف. شعب الإیمان بروایت الحسن مرسلاً

۲۳۴۷......جس نے قرآن پڑھا، اس نے نبوت کو اپنی پسلیوں کے درمیان لے لیا۔ صرف یہ کہ اس پر وحی نہیں اترتی۔ صاحب قرآن

کو ہرگز زیب نہیں دیتا کہ کسی غصہ ور کے ساتھ غصہ کرے۔اور کسی جاہل کے ساتھ جہالت کا برتاؤ کرے۔جبکہ اس کے سینے میں اللہ کا کلام ہے۔

المستدرک للحاکم، شعب الإیمان بروایت ابن عمرو

جنت میں صاحب قرآن کا اونچا مقام

۲۳۴۸.....جس نے تہائی قرآن یاد کرلیا اس کو تہائی امر نبوت عطا کردیا گیا۔اور جس نے نصف قرآن یاد کرلیا اس کو نصف امر نبوت عطا کردیا گیا۔اور جس نے دو تہائی قرآن یاد کرلیا اس کو دو تہائی امر نبوت عطا کردیا گیا اور جس نے مکمل قرآن یاد کرلیا اس کو مکمل امر نبوت عطا کردیا گیا۔صرف یہ کہ اس پر وحی نہیں اترتی۔اور اس کو کہا جائے گا پڑھتا جا چڑھتا جا۔پھر وہ ہر آیت پر ایک ایک درجہ بلند ہوتا جائے گا۔حتیٰ کہ قرآن کا آخری مقام آجائے گا۔پھر اس کو کہا جائے گا کہ اپنی مٹھی بند کر۔وہ مٹھی بند کرے گا۔پھر اس سے پوچھا جائے گا کیا جانتے ہو تمہاری مٹھی میں کیا ہے؟ دیکھے گا تو ایک ہاتھ میں جنت الخلد کا پروانہ اور دوسری میں جنت النعیم کا پروانہ ہے۔

ابن الأنباری فی المصاحف، شعب الإیمان، ابن عساکر بروایت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو من گھڑت روایات میں شمار کیا ہے۔لیکن یہ بات درست نہیں۔

الخطیب بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۳۴۹.....جس نے قرآن پڑھا، اس نے نبوت کو اپنی پسلیوں کے درمیان لے لیا۔صرف یہ کہ اس پر وحی نہیں اترتی۔اور جس نے قرآن پڑھا، پھر اس نے کسی اور دنیاوی شان و شوکت والے کے متعلق گمان کیا کہ وہ اس سے افضل نعمت ہے۔تو درحقیقت اس نے ذلیل و پست چیز کو عظیم خیال کیا۔اور افضل ترین نعمت کی حقارت و ناقدری کی۔اور حامل قرآن کو مناسب نہیں کہ کسی بے وقوف کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرے اور یہ کہ کسی غصہ ور کے ساتھ غصہ کرے۔اور کسی سخت طبع کے ساتھ سختی و تیزی کا سلوک کرے۔بلکہ اسے چاہئے کہ فضیلت قرآنیہ کی وجہ سے عفو درگزر سے کام لے۔

محمد بن نصر، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمرو رضی اللہ عنہ۔ابن ابی شیبہ عنہ موقوفاً

۲۳۵۰.....جس نے قرآن پڑھا، پھر اس نے کسی اور دنیاوی شان و شوکت والے کے متعلق گمان کیا کہ وہ اس سے افضل نعمت ہے۔تو درحقیقت اس نے ذلیل و پست چیز کو عظیم خیال کیا۔اور افضل ترین نعمت کی حقارت و ناقدری کی۔اور حامل قرآن کو مناسب نہیں کہ کسی سخت طبع کے ساتھ سختی و تیزی کا سلوک کرے۔اور نہ یہ کہ کسی جاہل کے ساتھ جہالت کا برتاؤ کرے۔بلکہ اسے چاہئے کہ عظمت قرآنیہ کی وجہ سے عفو درگزر سے کام لے۔الخطیب بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۳۵۱.....تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اسے سکھائے۔ابن عساکر بروایت عثمان

۲۳۵۲.....تم میں بہترین اور معزز شخص وہ ہے، جو قرآن سیکھے اور اسے سکھائے۔ابن عساکر بروایت عثمان

۲۳۵۳.....تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اسے سکھائے۔اور قرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے، جیسے اللہ کی فضیلت تمام مخلوق پر۔نیز یہ کہ یہ قرآن کا منبع بھی وہی ذات قدسی ہے۔ابن الضریس، شعب الإیمان بروایت عثمان

۲۳۵۴.....تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۳۵۵.....تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔حامل قرآن کی دعا قبول ہوتی ہے وہ جو مانگتا ہے قبول ہوتا ہے۔

شعب الإیمان بروایت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۳۵۶.....یہ قرآن اللہ کا دسترخوان ہے۔سو جتنا ہو سکے، سیکھ لو۔اور یہ قرآن اللہ کی رسی اور واضح نور ہے۔شفاء دینے والا نفع مند ہے۔جس نے اس کو تھاما وہ محفوظ ہو گیا۔جس نے اس کی پیروی کی، اس کے لئے نجات دہندہ ہے۔اس کی راہ کج نہیں ہوتی، جس کو درست کیا جائے۔نہ جادۂ حق سے منحرف ہوتی کہ اس کو واپس لایا جائے۔اس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے۔بار بار دہرانے سے بوسیدہ نہیں ہوتا۔اس کی تلاوت

کرو۔ اللہ تمہیں ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں مرحمت فرمائے گا۔ میں نہیں کہتا کہ "الم" ایک حرف ہے۔ بلکہ الف ایک حرف ہے۔ جس پر دس نیکیاں ملیں گی۔ لام ایک حرف ہے۔ اور میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ ٹانگ پر ٹانگ دھرے نخوت وغرور سے سورۂ بقرہ کو ترک کئے بیٹھا ہے۔ اس کی تلاوت کرو کیونکہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے، جس میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے۔ گھروں میں سے خالی وویران گھر وہ دل ہے، جو کتاب اللہ سے خالی ہو۔

ابن ابی شیبه. محمد بن نصر. ابن الأنباری فی کتاب المصاحف، المستدرک للحاکم، شعب الإیمان بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۲۳۵۷...... افضل ترین عبادت تلاوتِ قرآن ہے۔ ابن قانع بروایت اسیر بن جابر التمیمی۔ ابونصر السجزی فی الإبانة بروایت انس رضی الله عنه

۲۳۵۸...... میری امت کی افضل ترین عبادت دیکھ کر تلاوتِ قرآن کرنا ہے۔ الحکیم بروایت عبادة بن الصامت

۲۳۵۹...... میری امت کی افضل ترین عبادت قرآتِ قرآن ہے۔ شعب الإیمان السجزی فی الإبانة بروایت النعمان بن بشیر

۲۳۶۰...... قرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے، جیسے اللہ کی فضیلت تمام مخلوق پر۔ ابن الضریس بروایت شهر بن حوشب مرسلاً

۲۳۶۱...... قرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے، جیسے اللہ کی فضیلت تمام مخلوق پر۔ کیونکہ وہی اس کا منبع وسرچشمہ ہے اور وہی انتہاء ومعاد۔

ابن النجار بروایت عثمان

تم اس کے پاس ہرگز اس سے بہتر چیز نہیں لے جاسکتے جو خود اس کی ذات سے نکلی ہے یعنی قرآن۔

المستدرک للحاکم بروایت جبیر بن نفیر عن ابن عامر

قرآن پاک افضیلت کا بیان

۲۳۶۲...... قرآن اللہ کے سوا ہر چیز سے افضل ہے۔ قرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے، جیسے اللہ کی فضیلت تمام مخلوق پر۔ جس نے قرآن کی توقیر کی، اس نے اللہ کی توقیر کی۔ جس نے قرآن کی توقیر نہ کی، اس نے اللہ کے حق کی اہانت کی۔ اللہ کے ہاں قرآن کی حرمت وعظمت ایسی ہے، جیسے کہ والد کے ہاں اپنی اولاد کی۔ قرآن ایسا شفاعت کنندہ ہے، جس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے اور ایسا مدعی ہے، جس کا دعویٰ تسلیم کیا جاتا ہے۔ جس کے لئے قرآن نے شفاعت کی، سن لی گئی۔ جس کے خلاف جھگڑا کیا، اسے تسلیم کیا گیا۔ جس نے اس کو اپنے آگے آگے رکھا، یہ اس کو جنت تک پہنچادے گا۔ اور جس نے اس کو پس پشت ڈال دیا، اسے جہنم تک ہانک کر آئے گا۔ حاملینِ قرآن ہی اللہ کی رحمت کے سائے میں ہیں۔ اس کے نور کے ساتھ متصف ہین۔ کلام الٰہی کو سیکھنے والے ہیں۔ جس نے ان سے دشمنی مول لی، اس نے درحقیقت اللہ سے جنگ مول لی۔ جس نے ان سے دوستی نبھائی، درحقیقت اللہ سے دوستی کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے حاملینِ کتاب اللہ! اس کی کتاب کی عزت وعظمت قائم کرو، اور اللہ کی اس پکار کا جواب دو۔ وہ تم سے بڑھ کر محبت کرے گا اور اپنی مخلوق کے ہاں بھی تم کو ہر دلعزیز کردے گا۔ سننے کے لئے قرآن کی طرف کان لگانے والے سے دنیا کی تکلیف دفع کردی جاتی ہے۔ اور پڑھنے والے سے آخرت کی مصیبت دفع کردی جاتی ہے۔ قرآن کی ایک آیت سننے والے کے لئے یہ سونے کے پہاڑ سے بہتر ہے۔ اور قرآن کی ایک آیت تلاوت کرنے والے کے لئے یہ آسمان کے تلے کی تمام اشیاء سے بہتر ہے۔ قرآن میں ایک سورت ہے، جس کو اللہ کے ہاں عظیمہ سے پکارا جاتا ہے۔ اس کے پڑھنے والے کو اللہ کے ہاں بلایا جائے گا اور یہ سورت اس کے لئے قبیلہ ربیعہ ومضر سے زیادہ افراد کے بارے میں شفاعت کرے گی۔ اور یہ "سورۃ یٰسٓ" ہے۔

السجزی فی الإبانة بروایت عائشه رضی الله عنها.

یہ حدیث حسن ہے اس کی اسناد میں مقبول سے کم سے کم درجہ راوی نہیں ہے۔ الحکیم بروایت محمد بن علی، مرسلاً

المستدرک للحاکم فی تاریخه بروایت محمد بن الحنفیه عن علی بن ابی طالب موصولا

۲۳۶۳...... قرآن اللہ کے ہاں آسمان وزمین اور جو کچھ ان میں ہے، سب سے زیادہ محبوب ہے۔ ابونعیم بروایت ابن عمرو

۲۳۶۴.....قرآن کے ساتھ تبرک لو کیونکہ وہ کلام الٰہی ہے۔الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، ابن قانع بروایت الحکیم بن عمیر

۲۳۶۵.....خود اللہ سے جو چیز نکلی ہے، بندہ اس کے سوا کسی اور چیز کے ساتھ اللہ کا زیادہ تقرب حاصل نہیں کر سکتا، یعنی قرآن۔

مطین. ابن منده بروایت زیدبن ارطاة عن جبیربن نوفل رضی اللہ عنه

۲۳۶۶.....، بندے اس کے سوا کسی اور چیز کے ساتھ اللہ کا زیادہ تقرب حاصل نہیں کر سکتے..... جو خود اس سے نکلی ہے، یعنی قرآن۔

ابن السنی بروایت زیدبن ارطاة عن ابی امامة

۲۳۶۷.....قرآن کو مضبوطی سے تھام لو۔ کیونکہ یہ رب العالمین کا کلام ہے۔ وہی اس کا منبع ہے۔ اور اس کے امثال سے عبرت حاصل کرو۔

ابوعمرو الدانی فی طبقات القراء بروایت علی رضی اللہ عنه

اس کی اسنادی حیثیت کمزور ہے۔

۲۳۶۸.....تم پر قرآن سیکھنا، اس کی کثرت سے تلاوت کرنا اور اس کے عجائبات میں غور وفکر کرنا لازم ہے۔ اس طرح تم جنت کے عالی درجات تک رسائی پالو گے۔ابو الشیخ وابونعیم بروایت علی رضی اللہ عنه

۲۳۶۹.....قرآن سیکھو۔ اس کے عجائب کی جستجو کرو۔ اس کے عجائب فرائض ہیں۔ فرائض حدود ہیں۔ حدود حلال، حرام نا قابلِ تاویل آیات واحکام، مشتبہ المعنی آیات اور امثال کو محیط ہیں۔ سو اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانو۔ نا قابلِ تاویل آیات واحکام پر عمل پیرا رہو۔ متشابہ آیات پر کھوج میں پڑے بغیر ایمان لے آؤ اور امثال سے عبرت حاصل کرو۔الدیلمی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنه

قرآن کے مختلف مضامین

۲۳۷۰.....قرآن مختلف مضامین پر نازل ہوا ہے، امر، نہی، حلال، حرام، محکم اور متشابہ وغیرہ۔ سو اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانو۔ جس کا حکم ہوا ہے، اس کی تعمیل کرو۔ جس سے ممانعت کی گئی ہے، اس سے باز رہو۔ محکم یعنی نا قابلِ تاویل آیات واحکام پر عمل پیرا رہو۔ متشابہ یعنی مشتبہ المعنی آیات پر کھوج میں پڑے بغیر ایمان لے آؤ۔ اور یوں کہو" ہم اس پر ایمان لے آئے اور یہ سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے۔"

الدیلمی بروایت ابی سعید رضی اللہ عنه

۲۳۷۱.....اول کتاب ایک ہی عنوان اور ایک ہی لغت میں نازل ہوئی تھی۔ جبکہ قرآن سات عنوان اور سات لغات پر نازل ہوا ہے۔ نہی، امر، حلال، حرام، محکم، متشابہ اور امثال۔ سو اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانو۔ جس کا حکم ہوا ہے، اس کی تعمیل کرو۔ جس سے ممانعت کی گئی ہے، اس سے باز رہو۔ امثال سے عبرت حاصل کرو۔ محکم یعنی نا قابلِ تاویل آیات واحکام پر عمل پیرا رہو۔ متشابہ یعنی مشتبہ المعنی آیات پر کھوج میں پڑے بغیر ایمان لے آؤ۔ اور یوں کہو' ہم اس پر ایمان لے آئے اور یہ سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے۔

المستدرک للحاکم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنه

۲۳۷۲.....قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ علم الفرائض میراث سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ کیونکہ مجھے ایک وقت اٹھالیا جائے گا۔ اور علم بھی اٹھ جائے گا فتنے رونما ہو جائیں گے..... دین سے اس قدر لاعلمی ہو جائے گی کہ دو آدمیوں کا کسی میراث کے مسئلہ میں اختلاف ہو جائے گا لیکن کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں ملے گا۔السنن للبیهقی رحمة اللہ علیه. المستدرک للحاکم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنه

۲۳۷۳.....کتاب اللہ سیکھو اور اس کی نشر وتوزیع کا کام انجام دو۔ اس کی حفاظت کرو اور اس کو خوش الحانی سے پڑھو۔ پس قسم ہے اس ہستی کی، جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! یہ لوگوں کے سینوں سے فوراً نکل جانے والا ہے، اونٹنی کے اپنی رسی سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه، الصحیح لابن حبان، شعب الإیمان بروایت عقبةبن عامر رضی اللہ عنه

۲۳۷۴.....قرآن سیکھو اور لوگوں کو پڑھاؤ۔ اور جو آسانی سے ہو سکے پڑھو۔ پس قسم ہے اس ہستی کی، جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! یہ لوگوں

کے سینوں سے فوراً نکل جانے والا ہے،اونٹنی کے اپنی رسی سے بھی زیادہ۔

جان لو جس نے رات کے پہر پچاس آیات کی تلاوت کرلی،اسے غافلین میں شمار نہ کیا جائے گا۔جس نے سو آیات کی تلاوت کرلی،اسے قانتین اطاعت شعار بندوں میں لکھا جائے گا۔اور جس نے دوسو آیات کی تلاوت کرلی، اس رات کے متعلق قرآن اس کے خلاف حجت نہیں کرے گا۔اور جس نے رات کے وقت پانچ سو سے ہزار تک آیات کی تلاوت کرلی،اس کے لئے جنت کا خزانہ ہوگا۔

ابونصر بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۳۷۵......لو یاد رکھو! جس نے قرآن سیکھا اور اسے اوروں کو سکھایا اور اس پر عمل پیرا ہو، پس میں اس کو جنت تک لے جانے کا ذمہ دار اور رہنما ہوں۔

ابن عساکر بروایت ابراھیم بن ھدبۃ عن انس رضی اللہ عنہ

قرآن سیکھنے سکھانے کی فضیلت

۲۳۷۶......جس نے قرآن سیکھا اور اسے اوروں کو سکھایا۔اس کے احکام کو لیا، تو میں اس کے لئے شفاعت کنندہ اور جنت کی راہ بتانے والا ہوں گا۔ابن عساکر بروایت ابی ھدبۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۳۷۷......اے علی! قرآن سیکھ، اور لوگوں کو سکھا۔تجھے ہر حرف پر دس نیکیاں ملیں گی۔اگر اسی پر مرا تو شہید مرے گا۔اے علی! قرآن سیکھ، اور لوگوں کو سکھا۔اگر اسی پر مرا تو ملائکہ تیری قبر کا طواف کیا کریں گے، جیسے انسان بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں۔ابونعیم بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۳۷۸......قرآن سیکھو اور اس کی تلاوت کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہیں ہر حرف پر دس نیکیاں عطا فرمائیں گے۔اور میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے۔

ابن الضریس بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۳۷۹......قرآن سیکھو اور اس کی بدولت اللہ سے جنت کا سوال کرو قبل اس کے کہ وہ قوم آجائے، جو اس کی بدولت دنیا کا سوال کریں گے۔قرآن پڑھنے والے تین طرح کے لوگ ہیں۔ایک وہ جو اس کے ساتھ دوسروں پر فخر و غرور کرتا ہے۔دوسرا وہ جو اس کے ذریعہ کھاتا ہے۔تیسرا وہ، جو اسے محض اللہ کے لئے پڑھتا ہے۔ابن نصر، شعب الایمان بروایت ابی سعید

۲۳۸۰......جو قرآن پڑھے، وہ اس کے ذریعہ اللہ سے سوال کرے۔عنقریب ایسی اقوام آئیں گی، جو قرآن پڑھیں گی اور اس کے ذریعہ لوگوں سے سوال کریں گی۔ابن ابی شیبہ، ابوداؤد الطیالسی، شعب الایمان، مسندالبزار بروایت عمربن حصین

۲۳۸۱......جس نے قرآن کو جوانی میں پڑھا، یہ اس کے گوشت پوست اور رگ وپٹے میں رچ جائے گا۔جس نے اس کو بڑھاپے میں پڑھا، یہ اس سے نکلے گا وہ دوبارہ پڑھے گا تو یوں بھی دگنا اجر پائے گا۔المستدرک للحاکم، التاریخ للبخاری رحمۃ اللہ علیہ المرھبی فی طلب العلم، ابونعیم، شعب الایمان، المصنف لعبدالرزاق، ابن النجار، المسند لأبی یعلینن ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۳۸۲......جس نے کسی شخص کو قرآن پڑھا دیا، وہ اس کا آقا ہے۔لیکن اب اسکو رسوا نہ کرے اور نہ اس پر اوروں کو ترجیح دینے لگ جائے۔

شعب الایمان بروایت حماد

۲۳۸۳......جس نے ایک آیت یا دین کا ایک مسئلہ کسی کو سکھا دیا، اللہ اس کے لئے ثواب کی ایک مٹھی بھر دیں گے۔اور اللہ کے ہاں اس سے افضل کوئی شیء نہیں جو خود اس کی ذات سے وابستہ ہے۔الحلیہ بروایت الأوزاعی مرسلاً

۲۳۸۴......جس نے کسی غلام کو کتاب اللہ کی ایک آیت سکھادی وہ اس کا مولی ہے۔لیکن اس کو لائق نہیں کہ اس کو اب رسوا نہ کرے اور نہ اس پر اوروں کو ترجیح دینے لگ جائے۔اگر ایسا کرے گا تو اسلام کے مضبوط رشتے کو کاٹنے والا ہوگا۔

الکامل لابن عدی رحمۃ اللہ علیہ، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابن مردویہ، شعب الایمان ابن النحار بروایت ابی امامۃ

۲۳۸۵......جس نے کسی کو کتاب اللہ کی ایک آیت سکھادی وہ آیت اس کو قیامت کے روز پائے گی اور اس کے ساتھ ہنس مسکرائے گی۔بشرطیکہ

اس شخص نے اس پر کوئی اجرت نہ لی ہو۔ ابن النجار بروایت ابی امامۃ

۲۳۸۶...... جس نے اپنی اولاد کو قرآن سکھایا اللہ تعالیٰ اس والد کو ایسا ہار پہنائیں گے جس پر اولین وآخرین سب رشک کریں گے۔

ابونعیم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۳۸۷...... جس نے قرآن پڑھا، اس کو سیکھا اور اس پر عمل کیا، قیامت کے روز اس کو ایسا تاج پہنایا جائے گا، جو چاند کی طرح چمکتا ہوگا۔ اس کے والدین کو ایسا لباس پہنایا جائے گا، ساری دنیا جس کی قیمت پیش کرنے سے قاصر ہوگی۔ وہ عرض کریں گے ہمیں کس وجہ سے یہ فضیلت لباس دیا گیا کہا جائے گا تمہاری اولاد کے قرآن یاد کرنے کی وجہ سے۔ المستدرک للحاکم بروایت عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ

۲۳۸۸...... ایک فرشتہ قرآن پر مامور ہے۔ جو قرآن پڑھتا ہے اور اس کو درست نہیں پڑھ سکتا تو وہ فرشتہ اس کو درست کر کے اوپر لے جاتا ہے۔

ابو سعید السمان فی مشیختہ، والرافعی فی تاریخہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۳۸۹...... جس نے قرآن پڑھا اور اچھا کر کے پڑھا اس کے لئے ہر حرف کے عوض چالیس نیکیاں ہوں گی۔ اور جس نے کچھ صحیح اور کچھ غلط پڑھا اس کے لئے ہر حرف کے عوض بیس نیکیاں ہوں گی۔ اور جس نے مجبوراً سارا غلط پڑھا اس کے لئے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں ہوں گی۔

ابو عثمان الصابونی فی المأتین، شعب الإیمان بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۲۳۹۰...... جس نے قرآن پڑھا اور اچھا کر کے پڑھا اس کے لئے ہر حرف کے عوض بیس نیکیاں ہوں گی۔ اور جس نے مجبوراً سارا بغیر تجوید کے پڑھا اس کے لئے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں ہوں گی۔ شعب الإیمان بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۳۹۱...... جس نے قرآن کو تجوید سے پڑھا، اس کو شہید کا ثواب ہوگا۔ ابونعیم بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۲۳۹۲...... جس نے قرآن پڑھا اور اچھا کر کے نہ پڑھ سکا اس پر ایک فرشتہ مامور ہے جو اس کو ویسے ہی درست لکھے گا جیسے نازل ہوا تھا اور اس کے لئے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں ہوں گی۔ اور اگر اس نے کچھ صحیح اور کچھ غلط پڑھا اس پر دو فرشتے مامور ہیں وہ اس کے لئے ہر حرف کے عوض بیس نیکیاں لکھیں گے۔ اور اگر اس نے سارا قرآن اچھا کر کے پڑھا اس پر چار فرشتے مامور ہیں وہ اس کے لئے ہر حرف کے عوض ستر نیکیاں لکھیں گے۔

ابن الأنباری فی الوقف بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۳۹۳...... جس نے کتاب اللہ کی ایک آیت تلاوت کی، وہ روز قیامت اس کے لئے نور ثابت ہوگی۔ جس نے کتاب اللہ کی ایک آیت کی طرف سننے کے لئے کان لگائے، اس کے لئے ایک ایسی نیکی لکھی جائے گی، جو چند در چند ہوتی جائے گی۔

شعب الإیمان بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۳۹۴...... جس نے قرآن کا ایک حرف پڑھا، اس کے لئے اللہ ایک نیکی لکھ دیں گے۔ اور میں نہیں کہتا کہ "بسم اللہ" سارا ایک حرف ہے۔ بلکہ باء، سین، میم جدا جدا حرف ہیں۔ اور میں نہیں کہتا کہ "الٓمٓ" ایک حرف ہے۔ بلکہ الف، لام، میم جدا جدا حرف ہیں۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ

۲۳۹۵...... جس نے قرآن کا ایک حرف پڑھا، اس کے لئے اللہ ایک نیکی لکھ دیں گے۔ اور میں نہیں کہتا کہ "الٓمٓ ذالک الکتاب" ایک ہی ہے۔ بلکہ الف، لام، میم، ذال، لام، کاف جدا جدا حرف ہیں۔ المصنف لعبدالرزاق بروایت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ

۲۳۹۶...... جس نے قرآن پڑھا، اس کے لئے اللہ ہر حرف کے عوض دس نیکیاں لکھ دیں گے۔ اور جس نے قرآن سنا، اس کے لئے اللہ ہر حرف کے عوض ایک نیکی لکھ دیں گے۔ اور اس کو ان لوگوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا جو پڑھتے جائیں گے اور منازل ترقی عبور کرتے جائیں گے۔

الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۳۹۷...... قسم ہے اس ہستی کی، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قرآن کی ایک آیت سننا سونے کا پہاڑ صدقہ کرنے سے زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ اور ایک آیت پڑھنا عرش کے تلے کی تمام اشیاء سے افضل ہے۔ ابو الشیخ، والدیلمی بروایت صہیب

۲۳۹۸...... جس نے قرآن پڑھا اور شب و روز اس کی تلاوت کی۔ اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا...... اللہ تعالیٰ اس کے گوشت و خون کو

جہنم کی آگ پر حرام فرمادیں گے۔ اور کاتبین، نیکوکار اور سردار فرشتوں کی رفاقت میسر فرمائیں گے۔ حتیٰ کہ جب قیامت کا دن آئے گا تو یہ قرآن اس کے لئے حجت ہوگا۔ الصغیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۲۳۹۹...... جس نے قرآن پڑھا، اللہ پر لازم ہے کہ آگ اس کو نہ کھائے۔ بشرطیکہ اس نے اس میں خیانت نہ کی ہو۔ اس کے ساتھ دنیا نہ کھائی ہو۔ اس کے ذریعہ دکھاوے و ریاکاری میں مبتلا نہ ہوا ہو اور اس کو کسی غیر کے سپرد نہ کردیا ہو۔ الدیلمی بروایت ابی عتبة الحمصی

۲۴۰۰...... یہ قرآن جو تمہارے ہاں آویزاں ہیں تمہیں غفلت میں نہ ڈال دیں کہ تم ان کو بھول جاؤ۔ بے شک اللہ تعالیٰ ایسے دل کو عذاب میں مبتلا نہیں کرتا جس نے قرآن کو محفوظ کر رکھا ہو۔ الحکیم بروایت ابی امامة رضی الله عنه

۲۴۰۱...... اللہ اس بندے کو عذاب نہ فرمائیں گے جس نے قرآن کو یاد کر رکھا ہو۔ الدیلمی بروایت عقبةبن عامر

۲۴۰۲...... اگر قرآن کو کسی چمڑے میں کردیا جائے اور آگ میں ڈال دیا جائے تو آگ اس کو جلا نہ سکے گی۔ مسنداحمد بروایت عقبةبن عامر

۲۴۰۳...... اگر قرآن کسی چمڑے میں ہو تو آگ اس کو جلا نہ سکے گی۔ ابن الضریس. الحکیم بروایت عقبةبن عامر

۲۴۰۴...... اگر قرآن کسی چمڑے میں ہو تو آگ اس کو چھو نہ سکے گی۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت سهل بن سعد. شعب الإیمان بروایت عقبةبن عامر

۲۴۰۵...... جس نے قرآن مصحف شریف قرآن میں دیکھ کر پڑھا، اس کے لئے دو ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور جس نے قرآن مصحف شریف میں دیکھے بغیر پڑھا، اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی۔ الکامل لابن عدی رحمة الله علیه، شعب الإیمان بروایت اوس الثقفی

۲۴۰۶...... جس نے مصحف شریف میں دیکھنے پر پابندی و دوام کیا جب تک دنیا میں رہے گا اس کو آنکھوں سے فائدہ پہنچتا رہے گا۔

ابوالشیخ بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۲۴۰۷...... جس نے قرآن دیکھ کر پڑھا اس کی بینائی محفوظ رہے گی۔ ابن النجار بروایت انس رضی الله عنه

۲۴۰۸...... جس نے ہر روز قرآن کی دو سو آیات دیکھ کر پڑھیں، اس کی قبر کے آس پاس والی سات قبروں کے لئے اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے والدین سے عذاب ہلکا کردیں گے خواہ وہ مشرک ہی کیوں نہ ہوں۔

ابی داؤد فی المصاحف، الدیلمی بروایت ابی الدرداء رضی الله عنه

اس روایت میں اسمٰعیل بن عیاش، یحییٰ بن سعد سے روایت کرتے ہیں۔ اور محدثین کا خیال ہے کہ اسمٰعیل کی روایت حجازیین سے درست نہیں ہوتی بخلاف شامیین کے۔ لیکن علامہ شمس الدین ذھبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں فی الجملہ ان کی روایت کو قابلِ استدلال تسلیم نہیں کرتا۔ من تکلم فیه. ج ۲ ص ۴۷

۲۴۰۹...... جس نے دو سو آیات کی تلاوت کرلی اس نے بہت بڑا عمل انجام دیا۔ ابونعیم بروایت المقدام

۲۴۱۰...... جس نے راہِ خدا میں ہزار آیات کی تلاوت کرلی، قیامت کے روز اس کا نام نبیین، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ لکھا جائے گا۔ جن کی رفاقت کا کیا ہی کہنا؟ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، مسنداحمد ابن السنی، المستدرک للحاکم، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه بروایت معاذبن انس رضی الله عنه

۲۴۱۱...... جس نے رات کے پہر چالیس آیات کی تلاوت کرلی، اسے غافلین میں شمار نہ کیا جائے گا۔ اور جس نے سو آیات کی تلاوت کرلی، اسے قانتین اطاعت شعار بندوں میں لکھا جائے گا۔ اور جس نے دو سو آیات کی تلاوت کرلی، اس رات کی بابت قرآن اس کے خلاف حجت نہیں کرے گا۔ اور جس نے رات کے وقت پانچ سو آیات کی تلاوت کرلی، اس کے لئے جنت کا خزانہ ہوگا۔

شعب الإیمان بروایت انس رضی الله عنه

۲۴۱۲...... جس نے رات کو تیس آیات کی تلاوت کی، اس رات کوئی درندہ یا چور اس کو ضرر نہ پہنچا سکے گا۔ بلکہ وہ اور اس کے اہلِ خانہ اور مال سب خیر و عافیت میں رہیں گے حتیٰ کہ صبح ہوجائے۔ الدیلمی بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۲۴۱۳......جس نے رات کو "الم سجدہ، اقتربت الساعة، تبارک الذی" ان تین سورتوں کی تلاوت کی، تو یہ اس کے لئے شیطان اور اس کے شر سے حفاظت کا ذریعہ بنیں گی اور اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کے درجات بلند فرمائیں گے۔ ابو الشیخ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۴۱۴......جس نے دل کی یادداشت کے ساتھ یاد کیھ کر قرآن کا ختم کیا، اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں ایک درخت عطا فرمائیں گے۔

ابن مردویہ بروایت ابن الزبیر

۲۴۱۵......جس نے دل کی یادداشت کے ساتھ یاد کیھ کر قرآن پڑھا حتیٰ کہ پورا کرلیا تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے ایک ایسا درخت اگادیں گے، اگر کوئی کوا اس کے پتے میں انڈے دے۔ پھر وہ اٹھے اور اڑنے لگے تو اس کو موت آجائے گی مگر اسی پتے کی مسافت قطع نہیں ہوسکے گی۔

الرافعی بروایت حذیفة، الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، المستدرک للحاکم تعقب شعب الایمان وابن مردویہ بروایت ابن الزبیر

سات دن میں ختم قرآن

۲۴۱۶......جس نے سات دن میں قرآن ختم کرلیا، اللہ اس کو محسنین میں لکھ دیں گے۔ لیکن تین دن سے کم میں ختم نہ کرو بلکہ جو پڑھنے میں نشاط ورغبت محسوس کرے تو وہ حسنِ تلاوت میں وقت لگائے۔ الدیلمی بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۴۱۷......جس نے سات دن میں قرآن ختم کیا تو یہ مقربین کا عمل ہے۔ اور جس نے پانچ دن میں قرآن ختم کیا تو یہ صدیقین کا عمل ہے۔ اور جس نے تین دن میں قرآن ختم کیا تو یہ نبیین کا عمل ہے اور پُر از مشقت ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ تم اس کی طاقت رکھو گے۔ اِلا یہ کہ کوئی رات بھر مشقت اٹھائے، یا سورۃ شروع کرلے اور اس کو آخر تک پہنچانے کا ارادہ کرلے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا تین دن سے کم میں بھی ختم کیا جاسکتا ہے؟ فرمایا: نہیں بلکہ جو پڑھنے میں نشاط ورغبت محسوس کرے تو وہ حسنِ تلاوت میں وقت لگائے۔

الحکیم بروایت مجاھد مرسلا

۲۴۱۸......جس نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا اور جماعتِ مسلمین کے ساتھ ہی مرگیا اللہ اس کو قیامت کے روز کاتبین فرشتوں کے ساتھ اٹھائیں گے۔ ابو نصر السجزی فی الابانة بروایت معاذ

حدیث حسن غریب ہے۔

۲۴۱۹......جس نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا اور جماعتِ مسلمین کے ساتھ ہی مرگیا اللہ اس کو قیامت کے روز کاتبین اور سردار فرشتوں کے ساتھ اٹھائیں گے۔ اور جس نے قرآن پڑھا اور وہ اس میں اٹکتا ہے لیکن پھر بھی چھوڑتا نہیں تو اس کو دگنا اجر ہوگا۔ اور جو قرآن کا حریص ہے لیکن اس کو پڑھ بھی نہیں سکتا اور چھوڑتا بھی نہیں، اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے روز اس کے خاندان کے اشراف ومعزز لوگوں میں اٹھائیں گے۔ اور ان کو مخلوق پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہوگی، جیسی سرخاب کو تمام پرندوں پر ہے۔ اور جیسے چراگاہ میں چشمہ کو آس پاس کی ساری زمین پر فوقیت ہوتی ہے۔ پھر ایک منادی نداء دے گا: کہاں ہیں وہ لوگ، جن کو جانوروں کا چرانا میری کتاب کی تلاوت سے مانع نہیں ہوتا تھا؟ وہ کھڑے ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک کو کرامت وعزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پروانۂ نور اس کے دائیں ہاتھ اور پروانۂ خلد بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ اس کے والدین مسلمان ہوں گے تو ان کو دنیا اور اس کے ساز وسامان سے قیمتی جوڑا پہنایا جائے گا۔ وہ کہیں گے: یہ کس سبب سے؟ کہا جائے گا: تمہاری اولاد کے قرآن پڑھنے کی وجہ سے۔ ابن زنجویہ الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ شعب الایمان بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۲۴۲۰......جس نے قرآن پڑھا اور دن رات اس کی تلاوت کی۔ اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا...... اللہ تعالیٰ قرآن اس کے گوشت پوست اور رگ وپٹے میں بسادیں گے۔ اور کاتبین، نیکوکار اور سردار فرشتوں کی رفاقت میسر فرمائیں گے۔ حتیٰ کہ جب قیامت کا دن آئے گا تو یہ قرآن اس کے لئے حجت ہوگا۔ اور قرآن بارگاہِ رب العزت میں کہے گا: اے پروردگار! ہر شخص دنیا میں عمل کرکے اپنی اجرت لیتا تھا سوائے اس شخص کے۔ یہ شب وروز مجھ ہی میں مصروف رہتا تھا۔ میرے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانتا تھا۔ پس پروردگار! اس کو نواز دیجئے۔ پھر اس شخص

کو بادشاہی کا تاج پہنایا جائے گا اور عزت وکرامت کا حلّہ زیب تن کیا جائے گا۔اللہ تعالیٰ قرآن سے فرمائیں گے: کیا اب تو راضی ہے؟ وہ کہے گا: پروردگار! میں تو اس کے لئے اس سے زیادہ کا خواہشمند تھا۔تب اللہ تعالیٰ پروانۂ سلطنت اس کے دائیں اور پروانۂ ابدالآباد بائیں ہاتھ میں مرحمت فرمائیں گے۔پھر اللہ تعالیٰ قرآن سے فرمائیں گے: کیا اب تو راضی ہے؟ وہ کہے گا: پروردگار! جی پروردگار! اب میں راضی ہوں۔
اور جو شخص اس قرآن کو سن رسیدگی کے بعد حاصل کرے گا اور اس میں اٹکے گا اللہ تعالیٰ اس کو دہرا اجر مرحمت فرمائیں گے۔

شعب الایمان بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۴۲۱......جو شخص اپنے بیٹے کو قرآن پڑھائے، تو قیامت کے روز اس کے والدین کو بادشاہت کا تاج اور ایسا لباس پہنائیں گے، کہ کسی انسان کی نظر سے ایسا لباس نہ گذرا ہوگا۔ابن عساکر بروایت ابان بن ابی عیاش. عن رجاء بن حیوۃ عن معاذبن جبل

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث منکر ہے۔ابان راوی ضعیف ہے۔نیز رجاء کی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں۔

۲۴۲۲......قرآن اپنے قاری کے لئے قیامت کے روز کیا ہی بھلا شفاعت کنندہ ہوگا؟ بارگاہِ رب العزت میں کہے گا: اس کے ساتھ اکرام کا معاملہ فرمائیے! اس کو عزت وکرامت کا تاج پہنا دیا جائے گا۔قرآن پھر کہے گا پروردگار! ابھی اور اضافہ فرمائیے۔پھر اس کو عزت وکرامت کا مکمل لبادہ پہنا دیا جائے گا۔قرآن پھر کہے گا پروردگار! اب یوں اور اضافہ فرمائیے، کہ اس کو اپنی رضاء کا پروانہ عطا کر دیجئے۔کیونکہ اللہ کی رضاء کے بعد کوئی شے بڑی نہیں۔ابونعیم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ. ابن ابی شیبہ عنہ موقوفاً

۲۴۲۳......قیامت کے دن صاحبِ قرآن آئے گا تو قرآن کہے گا: یارب! اس کو خلعت مرحمت فرمائیے۔اس کو عزت وکرامت کا تاج پہنا دیا جائے گا۔قرآن پھر کہے گا پروردگار! اب یوں اور اضافہ فرمائیے، کہ اس کو اپنی رضاء کا پروانہ عطا کر دیجئے۔تو پروردگار اس کو رضاء کا پروانہ عطا فرما دیں گے۔اور اس کو کہا جائے گا: قرآن پڑھتا اور اس کو ہر آیت کے بدلے ایک ایک نیکی عطا کی جائے گی۔

بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۴۲۴......جنت کے درجات کی تعداد آیاتِ قرآنیہ کے بقدر ہے۔قارئینِ قرآن میں سے جو فرد جنت میں داخل ہوگا اس سے اوپر کوئی درجہ نہ ہوگا۔

ابن مردویہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

جنت کے درجات کی تعداد

۲۴۲۵......جنت کے درجات کی تعداد آیاتِ قرآنیہ کے بقدر ہے۔ہر آیت کے مقابلہ میں ایک ایک درجہ ہے۔قرآن کی آیات چھ ہزار دو سو سولہ ہیں۔جنت کے ہر دو درجوں کے درمیان آسمان وزمین کی مسافت ہے۔اس طرح یہ جنتی شخص قرآن کے ذریعہ جنت کے اعلیٰ علیین سب سے بلند درجہ تک پہنچ جائے گا۔جس کے ستر ہزار ستون ہیں۔اور وہ مکمل عمارت ایک یاقوت ہے۔جو کئی دن ورات کی مسافت سے روشن نظر آتا ہے۔الدیلمی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۴۲۶......قرآن دس لاکھ ستائیس ہزار حروف کا مجموعہ ہے۔جس نے اس کو صبر اور ثواب کی امید کے ساتھ پڑھا اس کے لئے ہر حرف کے بدلہ ایک حورِعین ہوگی۔الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ. ابن مردوویہ. ابونصر السجزی فی الإبانۃبروایت عمر رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے مصنف فرماتے ہیں ابونصر کی روایت سند ومتن دونوں ضعف رکھتے ہیں۔نیز اس میں قرآن کے مضمون کی مخالفت بھی ہے۔لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ تلاوت منسوخ ہوگئی ہو جبکہ مضمون کی افادیت یونہی موجود وثابت ہو۔

خلاصہ کلام:......احقر عرض کرتا ہے حدیث ضعیف ہے، دیکھئے: المغیر ۱۰۶۔

۲۴۲۷......جس نے حالتِ قیام میں نماز میں قرآن پڑھا، اس کے لئے ہر حرف کے عوض سو نیکیاں ہوگی۔جس نے بیٹھ کر نماز میں قرآن پڑھا، اس کے لئے ہر حرف کے عوض پچاس نیکیاں ہوگی۔جس نے بغیر نماز کے پڑھا اس کے لئے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں ہوگی۔جس نے قرآن

کوسنااس کے لئے ہر حرف کے عوض ایک نیکی ہوگی۔الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنه

۲۴۲۸.....نماز میں قرآن پڑھناغیرِ نماز میں قرآن پڑھنے سے افضل وبہتر ہے۔غیرِ نماز میں قرآن پڑھنادوسرے ذکرواذکار سے بہتر ہے۔ذکر صدقہ سے بہتر ہے۔صدقہ روزے سے بہتر ہے۔روزہ جہنم سے ڈھال ہے۔عمل کے بغیر قول کا اعتبار نہیں۔عمل اور قول ہر دو کا نیت کے بغیر اعتبار نہیں۔عمل،قول اور نیت کسی چیز کا اتباعِ سنت کے بغیر اعتبار نہیں۔ ابو نصر السجزی فی الإبانةبروایت ابو هریرہ رضی اللہ عنه

حدیث کا مضمون وسند ہر دو ضعیف ہیں۔

۲۴۲۹.....جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف سنا،اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔دس خطائیں محو کی جائیں گی۔دس درجات بلند کئے جائیں گے۔جس نے بیٹھ کر نماز میں قرآن پڑھا،اس کے لئے ہر حرف کے عوض پچاس نیکیاں لکھی جائیں گی۔پچاس خطائیں محو کی جائیں گی۔پچاس درجات بلند کئے جائیں گے۔

اور جس نے حالتِ قیام میں نماز میں قرآن کا ایک حرف پڑھا،اس کے لئے اس کے عوض سونیکیاں لکھی جائیں گی۔سوخطائیں محو کی جائیں گی۔سودرجات بلند کئے جائیں گے۔اور جس نے اتنا پڑھا کہ ختم تک پہنچا دیا اللہ اس کی دعا قبول فرمائیں گے خواہ تاخیر کیوں نہ ہوجائے۔

الکامل لابن عدی رحمة الله علیه، شعب الإیمان بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۲۴۳۰.....جو قرآن کی فاتحہ میں یعنی کسی کے قرآن شروع کرتے وقت حاضر ہواوہ گویا کہ راہِ خدا میں کسی معرکہ کی فتح میں شریک ہوا۔جو ختمِ قرآن پر حاضر ہوااہ گویا کہ مالِ غنیمت کی تقسیم کے موقعہ پر حاضر ہوا۔محمد بن نصر .ابن الضریس بروایت ابی قلابة مرسلاً

۲۴۱۳.....جو قرآن کی فاتحہ میں حاضر ہواوہ گویا کہ راہِ خدا میں لڑے جانے والے معرکوں کی فتح میں شریک ہوا۔جو ختمِ قرآن پر حاضر ہواوہ گویا کہ مالِ غنیمت کی تقسیم کے موقعہ پر حاضر ہوا۔ابوالشیخ۔الدیلمی بروایت مختلف اسناد کے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے۔

۲۴۳۲.....قرآن پڑھتارہ،قرآن پر سکینہ نازل ہوتی ہے۔

مسند احمد. الصحیح للبخاری رحمة الله علیه. الصحیح لمسلم بروایت البراء رضی الله عنه

ایک شخص نے سورۂ کہف کی تلاوت کی تو گھر میں بندھا ایک جانور بدکنے لگا دیکھا تو ایک بادل سا چھایا ہوا ہے۔اس کا ذکر آپ ﷺ سے کیا تو آپ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

سورۂ کہف کی فضیلت

۲۴۳۳.....اے اسید پڑھتا رہتا۔کیونکہ ملائکہ تیری آواز سن رہے تھے۔اگر تو یوں ہی پڑھتا رہتا تو آسمان وزمین کے درمیان بادل کا سا سائبان رونما ہوجاتا،جسے تمام لوگ دیکھتے اور اس میں ملائکہ ہوتے۔الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت محمود بن لبید عن اسید بن حضیر

حضرت اسید رضی اللہ عنہ بن حضیر سے مروی ہے کہ انہوں نے رات کے پہر تلاوت شروع کی۔ان کا گھوڑا بندھا ہوا تھا،وہ اپنے دائرے میں چکر کاٹنے لگا۔تو انہوں نے تلاوت موقوف کردی اور حضور ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب مرحمت فرمایا۔

۲۴۳۴.....اے اسید پڑھتا رہتا۔کیونکہ یہ تو ایک فرشتہ تھا،جو قرآن سن رہا تھا۔المصنف لعبدالرزاق رحمة الله علیه الکبیر للطبرانی رحمة الله علیــه بروایت ابی سلمة حضرت اسید رضی اللہ عنہ بن حضیر شب کو نماز میں مشغول تھے۔وہ خود فرماتے ہیں:اچانک میں نے دیکھا کہ مجھے ابر کے ٹکڑے نے ڈھانپ لیا اور اس میں چراغ سے جل رہے ہیں۔تو میں نے نماز موقوف کردی۔اور حضور ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب مرحمت فرمایا۔

۲۴۳۵.....کوئی قوم مجتمع ہوکر کتاب اللہ کا آپس میں دور نہیں کرتی،مگر وہ اللہ کی مہمان بن جاتی ہے۔اور ملائکہ ان کو گھیر لیتے ہیں۔یہاں تک کہ وہ اس مجلس سے کھڑے ہوجائیں یا کسی اور گفتگو میں مصروف ہوجائیں۔

اور جو بندہ اس خطرہ کے پیشِ نظر، کہ کہیں علم ناپید ہو جائے، علم کی تلاش و جستجو میں نکل کھڑا ہوا۔ یا کوئی بندہ اس خوف کے دامن گیر ہونے پر کہ کہیں علم مٹ جائے، اس کو لکھنے اور نقل کرنے کی غرض سے نکلا...... وہ شب و روز جہاد فی سبیل اللہ میں مصروف غازی کی طرح ہوگا۔ اور جس کو اس کا عمل پیچھے چھوڑ جائے، اس کا حسب نسب اس کو کبھی آگے نہیں بڑھا سکتا۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابی الرزین

۲۴۳۶...... اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں کوئی قوم مجتمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت اور آپس میں اس کا درس نہیں دیتی، مگر ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے۔ رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور ملائکہ ان کو گھیر لیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکرِ خیر اپنے پاس حاضر ملائکہ سے فرماتے ہیں۔ اور جس کو اس کا عمل پیچھے چھوڑ جائے، اس کا حسب نسب اس کو کبھی آگے نہیں بڑھا سکتا۔ المصنف لعبدالرزاق بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۲۴۳۷...... جس گھر میں اللہ کی کتاب کی تلاوت کی جاتی ہے، اس مبارک گھر میں ملائکہ حاضری دیتے ہیں۔ شیاطین اور آسیبی اثرات وہاں سے دفعان ہو جاتے ہیں۔ اس گھر والوں میں وسعت و فراخی خوب ہو جاتی ہے۔ خیر بڑھ جاتا ہے، شر کم ہو جاتا ہے۔ اور جس گھر میں قرآن کی تلاوت نہیں کی جاتی...... شیاطین اور برے اثرات اس گھر میں ڈیرہ ڈال لیتے ہیں۔ ملائکہ وہاں سے چلے جاتے ہیں۔ اس گھر والوں کے مال و رزق وغیرہ میں عسرت و تنگدستی ہو جاتی ہے۔ خیر کم ہو جاتا ہے۔ شر بڑھ جاتا ہے۔

محمدبن نصر بروایت انس رضی الله عنهٗ ابن ابی شیبه. محمد بن نصر بروایت ابو هریره رضی الله عنه موقوفا

۲۴۳۸...... یحییٰ بن زکریا علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو فرمایا: اے بنی اسرائیل! اللہ تعالیٰ تمہیں حکم فرماتا ہے: اس کی کتاب پڑھو...... اور اس کی کتاب پڑھنے والوں کی مثال یوں ہے کہ ایک قوم اپنے قلعہ میں ہے۔ ان کا دشمن اس قلعہ کا رخ کرتا ہے۔ اہلِ قلعہ قلعہ کے ہر ہر گوشہ میں پہرا بٹھا دیتے ہیں۔ دشمن آ کر جس جانب کا بھی رخ کرتا ہے وہاں محافظین قلعہ کو چوکس پاتا ہے، جو اس کو ہر اطراف سے دھکیل دیتے ہیں۔ تو بس یہی مثال قرآن پڑھنے والوں کی ہے۔ جو اپنے قلعہ و حفاظت گاہ میں محفوظ و پر امن ہیں۔

السنن للبیهقی رحمة الله علیه بروایت علی رضی الله عنه

۲۴۳۹...... اے معاذ! اگر تو خواہشمند ہے...... سعادت مندوں کی زندگی کا! شہیدوں کی موت کا! یومِ حشر کی نجات کا! یوم خوف سے امن کا! تاریکیوں کے دن روشنی کا! تپتے دن سائے کا! پیاس و تشنگی کے دن سیرابی کا! بے سروسامانی کے دن وزنِ اعمال کا! گمراہی و بھٹکنے کے دن سیدھی راہ کا! تو...... تو قرآن کو سینے سے لگا اور اس کو پڑھ۔ بے شک وہ رحمٰن کا ذکر ہے۔ شیطان سے حفاظت ہے اور میزان عمل میں گراں وزن ہے۔

الدیلمی بروایت غضیف بن الحارث

۲۴۴۰...... اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں: جس کو تلاوتِ قرآن نے مجھ سے دعا و سوال کرنے سے مشغول رکھا، میں اس کو شکر گذاروں سے افضل عطا کروں گا۔ ابن الأنباری فی الوقف وابوعمرو الدانی فی طبقات القراء بروایت ابی سعید

۲۴۴۱...... دل بھی لوہے کی مانند زنگ آلود ہو جاتے ہیں۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ان کی جلاء کیا ہے؟ فرمایا: تلاوتِ قرآن۔

محمد بن نصر، الخرائطی فی اعتلال القلوب، الحلیه، شعب الإیمان، الخطیب بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۲۴۴۲...... اس کی تلاوتِ قرآن کریم عنقریب اسکو اس سے روک دے گی۔ السنن لسعید بروایت جابر رضی الله عنه

حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی حدیث کہتے ہیں آپ ﷺ کو کسی نے کہا کہ فلاں شخص رات کو قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے لیکن صبح کو چوری کرتا ہے تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۲۴۴۳...... جس نے قرآن پڑھا اور اس کی تفسیر و معانی کو بھی جان لیا لیکن پھر بھی اس پر عمل نہ کیا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

ابو نعیم بروایت انس رضی الله عنه

قرآن کریم کی شفاعت

۲۴۴۴......روزِ قیامت قرآن آدمی کے حلیہ میں آئے گا۔پس ایک شخص کو پیش کیا جائے گا،جس نے اس قرآن کو آدمی کے حلیہ میں اٹھا رکھا ہوگا۔لیکن اس اٹھانے والے نے اس کا حق نہ ادا کیا ہوگا۔تو وہ اس کے خلاف مدعی بنے گا اور کہے گا:اے پروردگار!اس نے مجھے اٹھایا۔لیکن یہ برا اٹھانے والا ہے۔اس نے میری حدود کو پامال کیا۔میرے فرائض کو ضائع کیا۔میری نافرمانی کا ارتکاب کیا۔میری طاعت کو خیرآباد کہا۔سو اس طرح قرآن اس کے خلاف طرح طرح کے الزامات عائد کرے گا۔آخر اس کو کہا جائے گا:تمہارا اختیار ہے،اس کے ساتھ جو چاہو کرو۔وہ اس کا ہاتھ پکڑ لے گا اور اس وقت تک نہیں چھوڑے گا...... جب تک کہ اس کو منہ کے بل جہنم میں نہ گرادے۔پھر ایک نیکوکار شخص کو لایا جائے گا اس نے بھی اس کو اٹھا رکھا ہوگا۔اور اس کے حقوق کی حفاظت کی ہوگی۔اس کے لئے اس پر سوار قرآن حمایتی بن کر سامنے آئے گا اور کہے گا:اس نے مجھے اٹھایا اور میری حدود کی رعایت کی۔میرے فرائض پر عمل کیا۔میری نافرمانی سے اجتناب کیا۔میری طاعت کا متبع رہا۔اس طرح قرآن اس کے حق میں طرح طرح کی خوبیاں شمار کرائے گا۔حتیٰ کہ اسے کہا جائے گا جا تیرا اختیار ہے،اس کے ساتھ جو چاہے کر۔وہ اس کا ہاتھ پکڑ لے گا اور اس وقت تک نہیں چھوڑے گا...... جب تک کہ اس کو ریشم کا حلّہ زیبِ تن نہ کرادے اور بادشاہت کا تاج اس کے سر پر نہ رکھوادے اور جام شراب نہ پلوادے۔ابن ابی شیبہ۔ابن الضریس بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۲۴۴۵......جس نے کسی امیر کے پاس حرص کے تقاضا سے کتاب اللہ پڑھی،اللہ تعالیٰ ہر حرف کے بدلے اس پر لعنت فرمائیں گے۔اور پھر اس پر یہ ایک لعنت دس لعنتیں بن کر برسیں گی۔اور روزِ قیامت قرآن اس سے جھگڑے گا۔تب یہ شخص اپنی ہلاکت کو روئے گا۔انہی لوگوں کے متعلق کہا گیا ہے"آج اپنے لئے صرف ایک ہلاکت پر اکتفاء نہ کرو بلکہ اپنے لئے بہت سی ہلاکتیں پکارو۔الآیۃ۔

المسند لأبی یعلی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہا الدیلمی بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

دیلمی کی روایت میں ایک راوی عمرو بن بکر السکسکی ہے۔اور یہ راوی غیر معتبر ہے اس کی مرویات منکر ہیں۔مزید تفصیل دیکھئے میزان الاعتدال ج ۵/ص ۳۰۰۔

۲۴۴۶...... چاہت و رشک دو شخصوں کے سوا کسی میں جائز نہیں۔ایک وہ،جس کو اللہ نے قرآن عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا رہا۔دوسرا وہ شخص،جس کو اللہ نے مال خوب عطا کیا ہو اور وہ دن و رات اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہو۔

محمد بن نصر فی الصلاۃ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۴۴۷......قرآن پڑھنے والے کے لئے فقر و افلاس کا شائبہ نہیں۔اور اس کے بغیر غنی کا تصور نہیں۔ابن ابی شیبہ بروایت الحسن مرسلاً

۲۴۴۸......اے حاملین قرآن!اہل آسمان اللہ کے ہاں تمہارا ذکر کرتے ہیں۔پس تم مزید خوب کتاب اللہ کی تلاوت کر کے اس کے ہاں مقامِ محبت پیدا کرو۔اور وہ اپنی محبوبیت کے ساتھ ساتھ اپنے بندوں کے ہاں بھی تم کو محبوب بنادے۔ابو نعیم بروایت صہیب

۲۴۴۹......جس نے قرآن پڑھنا شروع کیا لیکن حفظ کرنے سے قبل ہی موت نے اسے آلیا،تو اس کی قبر میں ایک فرشتہ اس کو پڑھائے گا حتیٰ کہ وہ حافظ ہوجائے۔ابوالحسن بن بشران فی فوائدہ وابن النجار بروایت ابی سعید

۲۴۵۰......جس نے قرآن پڑھا۔اپنے رب کی حمد و ثناء کی۔اپنے پیغمبر ﷺ پر درود بھیجا۔اور اپنے رب سے استغفار کی،تو اس نے خیر کو صحیح جگہ تلاش کرلیا۔شعب الایمان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

یہ حدیث ضعیف ہے۔

۲۴۵۱......جس نے قرآن کی ایک آیت پڑھی اسے جنت میں ایک درجہ نصیب ہوا اور نور کا چراغ اس کے لئے روشن ہوا۔

شعب الایمان بروایت ابن عمرو

۲۴۵۲..... جس نے حدِ بلوغت سے قبل ہی قرآن پڑھ لیا، اسے بچپن ہی میں حکمت ودانائی عطا ہوگئی۔

ابن مردویه. شعب الإیمان بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۲۴۵۳..... جس نے قرآن یاد کرلیا اللہ کے ہاں اس کی ایک دعا ضرور قبول ہوگی اب اس کا اختیار ہے خواہ دنیا ہی میں اس سے کچھ مانگ لے یا آخرت کے لئے کچھ مانگ کر ذخیرہ کرلے۔ عبدالجبار الخولانی فی تاریخ داریا بروایت جابر رضی الله عنه

۲۴۵۴..... جو اولین وآخرین کا علم جمع کرنے کا خواہشمند ہو، وہ قرآن میں غور وتدبر کرے۔ الدیلمی بروایت انس رضی الله عنه

۲۴۵۵..... قرآن کا ماہر، نیکوکار کاتب قرآن فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ اور وہ شخص، جو قرآن کو پڑھتا ہے اور مشقت اٹھاتا ہے، اس کو دہرا اجر ہوگا۔

الصحیح لإبن حبان بروایت عائشه رضی الله عنها

۲۴۵۶..... جس شخص کو قرآن اور ایمان کی دولت عطا ہوئی، وہ اس اترجّہ پھل کی مانند ہے، جس کا ذائقہ بھی اچھا اور خوشبو بھی عمدہ۔ اور جو شخص قرآن اور ایمان ہر دو کی دولت سے محروم رہا وہ ایلوے کی طرح ہے۔ ذائقہ تلخ تو خوشبو بھی ندارد۔ اور اس شخص کی مثال، جس کو ایمان تو عطا ہوا لیکن قرآن کی دولت سے محروم ہے کھجور کی مانند ہے۔ جس کا ذائقہ تو عمدہ ہوتا ہے لیکن خوشبو ومہک نہیں ہوتی۔ اور اس شخص کی مثال، جس کو قرآن عطا ہوا لیکن ایمان کی دولت سے محروم ہے، ریحانہ پھول کی طرح ہے۔ جس کا ذائقہ تلخ لیکن خوشبو عمدہ۔ الصحیح لإبن حبان بروایت ابی موسیٰ رضی الله عنه

۲۴۵۷..... قرآن اور انسانوں کی مثال ..... اس پیاسی زمین اور بارش کی سی ہے۔ جو بنجر ومردہ ہوچکی تھی۔ اللہ نے اس پر بارش برسائی تو وہ زمین لہلہا اٹھی۔ اللہ نے مزید موسلا دھار بارش برسائی۔ تو زمین مزید شاداب وتروتازہ ہوگئی۔ مینہ مسلسل برستا رہا ..... حتیٰ کہ وادیاں بہہ پڑیں اور زمین کی سوتوں سے بیج نکل آئے اور اگنا شروع ہوئے۔ اللہ نے زمین سے اس کی زیب وزینت اور انسانوں اور جانوروں کا رزق نکالا۔ تو بس قرآن نے بھی انسانوں کے ساتھ یہی برتاؤ کیا۔ ابونعیم والدیلمی بروایت ابی سعید

۲۴۵۸..... کوئی مؤمن مرد یا عورت ایسا نہیں جس کا جنت میں کوئی نائب نہ ہو۔ اگر مؤمن قرآن پڑھتا ہے تو وہ اس کے لئے محل تعمیر کرتا ہے۔ اگر تسبیح کرتا ہے تو اس کے لئے درخت اگاتا ہے۔ مؤمن اگر قرآن وتسبیح کی رسد رسانی سے رک جاتا ہے تو وہ بھی رک جاتا ہے۔

الصحیح للبخاری رحمة الله علیه فی تاریخه. الدیلمی بروایت انس رضی الله عنه

اس میں ایک راوی یحیٰی بن حمید ہے، ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی مرویات درست نہیں۔

۲۴۵۹..... اول کتاب ایک ہی عنوان اور ایک ہی لغت میں نازل ہوئی تھی۔ جبکہ قرآن سات عنوان اور سات لغات میں نازل ہوا ہے۔ نہی، امر، حلال، حرام، محکم، متشابہ اور امثال۔ سو اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانو۔ جس کا حکم ہوا ہے، اس کی تعمیل کرو۔ جس سے ممانعت کی گئی ہے، اس سے باز رہو۔ امثال سے عبرت حاصل کرو۔ محکم یعنی ناقابلِ تاویل آیات واحکام پر عمل پیرا رہو۔ متشابہ یعنی مشتبہ المعنی آیات پر کھوج میں پڑے بغیر ایمان لے آؤ۔ اور یوں کہو "ہم اس پر ایمان لے آئے اور یہ سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے۔

ابن حزم. الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه. المستدرک للحاکم. ابونصر السجزی فی الإبانة بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۲۴۶۰..... تم پر تلاوتِ قرآن لازم ہے۔ شعب الإیمان

واثلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ کو شکایت کی کہ اس کے حلق میں تکلیف ہے تو آپ ﷺ نے یہ فرمایا۔

۲۴۶۱..... اللہ عزوجل نے کوئی ایسی آیت نازل نہیں کی، جس کا ظاہری وباطنی معنی نہ ہو۔ ہر حرف کی ایک حد ہے اور ہر حد کی ابتداء ہے۔

ابوعبید فی فضائله. ابونصر السجزی فی الإبانة بروایت الحسن مرسلا

۲۴۶۲..... قرآن محض تلاوت کا نام نہیں علم محض روایت کرنے کا نام نہیں ..... بلکہ قرآن ہدایت اور علم درایت سمجھنے کا نام ہے۔

الدیلمی بروایت انس رضی الله عنه

۲۴۶۳..... جنت میں ایک نہر ہے، جس کو ریان کہا جاتا ہے۔ اس پر مرجان کا ایک شہر آباد ہے۔ اس کے سونے چاندی کے ستر ہزار دروازے ہیں۔ وہ حاملِ قرآن کے لئے ہوگا۔ ابن عساکر بروایت انس رضی الله عنه

اس میں ایک راوی کثیر بن حکیم متروک ہے۔

۲۴۶۴......حاملین قرآن اہل جنت کے نقباء ہیں جن کا درجہ سردار سے قدرے کم ہوتا ہے اور شہداء اہل جنت کے دل ہیں۔اور انبیاء اہل جنت کے سردار ہیں۔ابن النجار بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۴۶۵......قرآن سارا درست ہے۔ البخاری رحمۃ اللہ علیہ فی تاریخہ بروایت رجل صحابی

۲۴۶۶......قرآن کسکسہ یا کشکشہ میں نازل نہیں ہوا بلکہ خالص عربی میں نازل ہوا ہے۔ابو نعیم بروایت بریدۃ

عرب ہی کا قبیلہ بنی بکر سین کو کاف سے اور قبیلہ تمیم شین کو کاف سے بدل دیتا تھا۔ یہ کسی بھی وجہ سے ہو، فصاحت سے مانع ہے۔اس وجہ قرآن میں اس کو استعمال نہیں کیا گیا۔الغریب لابن قتیبہ ج ۲ /ص ۴۰۴

۲۴۶۷......قرآن اس شخص پر مشکل اور دشوار ہے، جو اس سے طبیعت میں کراہت و گرانی رکھتا ہو۔اور آسان ہے اس شخص پر جو اس کا متبع ہو۔اور یہ فیصلہ کن قول ہے۔اور میری حدیث بھی اس شخص پر مشکل اور دشوار ہے، جو اس سے طبیعت میں کراہت و گرانی رکھتا ہو۔لیکن جس نے میری حدیث کو مضبوطی سے تھاما اور اس کو سمجھا، حفظ کیا تو یہ بھی قرآن کے ساتھ آئے گی۔اور جس نے قرآن و حدیث میں سستی و کاہلی برتی، اس نے دنیا و آخرت میں خسارہ اٹھایا۔ابو نعیم بروایت الحکم بن عمیر

قرآن و حدیث سے محبت کرو

۲۴۶۸......قرآن اس شخص پر دشوار ہے، جو اس سے طبیعت میں گرانی رکھتا ہو۔اور آسان ہے اس شخص پر جو اس کا متبع ہو۔اور میری حدیث بھی اس شخص پر دشوار ہے، جو اس سے طبیعت میں کراہت رکھتا ہو۔لیکن اپنے متبع پر آسان ہے۔جس نے میری حدیث کو سنا سمجھا اور حفظ کیا۔پھر اس پر عمل بھی کیا تو یہ حدیث روز قیامت قرآن کے ساتھ آئے گی۔جس نے میری حدیث میں لاپرواہی کا ثبوت دیا اس نے قرآن میں بھی تساہل سے کام لیا اور جس نے قرآن و حدیث میں سستی و کاہلی برتی، اس نے دنیا و آخرت میں خسارہ اٹھایا۔

الخطیب فی الجامع بروایت الحکم بن عمیر الثمالی

۲۴۶۹......قرآن مختلف مراتب وحیثیات رکھتا ہے۔پس تم عمدہ حیثیات میں اس کے حامل بن جاؤ۔ابو نعیم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۴۷۰......قرآن اللہ عزوجل کا کلام ہے۔پس صاحب قرآن محارم الٰہیہ سے اجتناب کر کے اپنے رب کی عظمت کرے۔

ابو نعیم بروایت جویبر عن الضحاک بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۴۷۱......تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ صبح تڑکے وادیٔ بطحان وعقیق جائے اور دو سرخ، کوہان والی اونٹنیاں بغیر کسی گناہ اور قطع رحمی کے پکڑ لائے؟ تو وہ شخص صبح سویرے مسجد کو جائے اور کتاب اللہ کی دو آیات پڑھ کر یا سیکھ کر آ جائے۔یہ اس کے لئے ان دو اونٹنیوں سے بدرجہا بہتر ہے۔اسی طرح تین آیتیں تین اونٹنیوں سے اور چار چار سے، اسی طرح اونٹنیوں کی تعداد سے آیات کی تعداد بہتر ہے۔

ابو داؤد، المسند لأبی یعلی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الإیمان بروایت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۲۴۷۲......آگاہ رہو......جو اپنے رب کا مشتاق ہے وہ اس کا کلام سنے۔کیونکہ قرآن کی مثال مشک کی اس تھیلی کی سی ہے جس کا منہ کھول دیا گیا ہو اور اس کی خوشبو و مہک ہر سو پھوٹ پڑی ہو۔الدیلمی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۴۷۳......کیا میں تم کو تجارت میں اس سے زیادہ نفع اٹھانے والا نہ بتاؤں، وہ شخص جو قرآن کی دس آیات سیکھ لے۔

المسند لأبی یعلی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، شعب الإیمان، السنن لسعید بروایت ابی مامۃ رضی اللہ عنہ

۲۴۷۴......قرآن ایسا شفاعت کنندہ ہے، جس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے اور ایسا مدعی ہے، جس کا دعویٰ تسلیم کیا جاتا ہے۔قیامت کے دن

جس کے لئے قرآن نے شفاعت کردی وہ نجات پا گیا۔اوراس روز جس کے خلاف دعویٰ کردیا اللہ اس کو جہنم میں اوندھا گرادیں گے۔

محمد بن نصر بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۴۷۵..... جب صاحبِ قرآن اپنی قبر سے اٹھے گا یہ قرآن خوبرو نوجوان کی شکل میں اس سے ملے گا اور کہے گا کیا تو مجھے جانتا ہے؟ وہ نفی میں جواب دے گا۔قرآن کہے گا میں تیرا ساتھی قرآن ہوں۔میں نے تجھے گرمیوں شدید دوپہر میں تشنہ رکھا تیری راتوں کو بیدار رکھا اور ہر شخص دنیا میں تجارت کر کے اپنا نفع لیتا تھا۔سو آج میں تیرے لئے ہر تجارت سے زیادہ نفع مند بنوں گا۔پھر پروانۂ سلطنت اس کے دائیں اور پروانۂ ابدالآباد بائیں ہاتھ میں مرحمت کر دیا جائے گا۔اوراس کے سر پر وقار وعظمت کا تاج رکھ دیا جائے گا اوراس کے والدین کو ایسا لباس زیبِ تن کیا جائے گا۔کہ ساری دنیا اس کی قیمت نہیں ہو سکتی۔والدین کہیں گے یہ کس وجہ سے؟ کہا جائے گا: تمہاری اولاد کے قرآن پڑھنے کی وجہ سے۔پھر اس کو کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجات اور بالا خانوں پر ترقی کرتا جا تو جب تک وہ پڑھتا رہے گا چڑھتا رہے گا خواہ سبک روی سے پڑھے یا دھیرے دھیرے۔ابن ابی شیبہ، محمدبن نصر، ابن الضریس بروایت بریدۃ

۲۴۷۶..... قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے پاس آئے گا جس وقت وہ اس کے سخت محتاج ہوں گے۔وہ مسلمان سے کہے گا: میں وہی ہوں جس سے تم محبت کرتے تھے اوراس کی جدائی تم پر شاق گذرتی تھی۔جو تمہیں بھوکا پیاسا اور مسلسل محنت ومشقت میں ڈالے رکھتا تھا۔وہ بندہ کہے گا: شاید تو قرآن ہے؟ پھر قرآن اس کو ساتھ لے کر پروردگار عزوجل کے ہاں پہنچے گا۔پھر پروانۂ سلطنت اس کے دائیں اور پروانۂ ابدالآباد بائیں ہاتھ میں مرحمت کر دیا جائے گا۔اوراس کے سر پر وقار وعظمت کا تاج رکھ دیا جائے گا اوراس کے والدین کو ایسا لباس زیبِ تن کیا جائے گا، کہ ساری دنیا کئی گنا ہو کر بھی اس کی قیمت نہیں ہو سکتی۔والدین کہیں گے یہ کس وجہ سے جبکہ ہمارے اعمال تو اس درجہ تک نہ تھے؟ کہا جائے گا: تمہاری اولاد کے قرآن پڑھنے کی وجہ سے۔ابن الضریس بروایت ابی امامۃ

۲۴۷۷..... اول کتاب ایک ہی عنوان اور ایک ہی لغت میں نازل ہوئی تھی۔جبکہ قرآن سات عنوان اور سات لغات پر نازل ہوا ہے۔نہی، امر، حلال، حرام، محکم، متشابہ اور امثال۔سو اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جان۔جس کا حکم ہوا ہے، اس کی تعمیل کر۔جس سے ممانعت کی گئی ہے، اس سے باز رہ۔محکم یعنی نا قابلِ تاویل آیات واحکام پر عمل پیرا رہ۔متشابہ مشتبہ المعنی آیات پر کھوج میں پڑے بغیر ایمان لے آؤ اور توقف اختیار کرو۔امثال سے عبرت حاصل کر۔اور جان رکھو یہ سب اللہ کی طرف سے ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عمر بن سلمۃ

۲۴۷۸..... جس دل میں کچھ بھی قرآن نہیں وہ ویران واجڑے گھر کی مانند ہے۔مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، نیز فرمایا: حسن صحیح ہے۔

ابن منیع، ابن الضریس، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، ابن مردویہ، شعب الایمان، السنن لسعید بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۴۷۹..... جو قرآن کو اونچی آواز سے پڑھتا ہے وہ اعلانیہ صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔اور جو پست آواز میں قرآن پڑھتا ہے وہ خفیہ صدقہ کرنے والے کی مانند ہے۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی امامۃ

۲۴۸۰..... بے شک کمترین وبے وقعت گھر وہ ہے جس میں کچھ بھی کلامِ الٰہی نہیں۔قرآن پڑھتے رہو، ہر حرف پر دس نیکیاں ملیں گی۔میں نہیں کہتا کہ "الم" ایک حرف ہے۔بلکہ الف۔لام۔میم جدا جدا حرف ہیں۔شعب الایمان بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۴۸۱..... مؤمنین کے گھر عرش والوں کے ہاں روشن چراغ ہیں، جن کو ساتوں آسمان کے ملائکہ مقربین جانتے ہیں۔وہ کہتے ہیں: یہ مؤمنین کے گھر ہیں جن میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے۔الحکیم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۴۸۲..... اللہ تعالیٰ اس قرآن کی وجہ سے بہت سی اقوام کو رفعت وبلندی عطا فرماتے ہیں اور بہت سی اقوام کو پستی وذلت کا شکار کرتے ہیں۔

الصحیح لابن حبان بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۲۴۸۳..... اللہ تعالیٰ غضب میں نہیں آتے اور جب آتے ہیں تو ملائکہ غضبِ الٰہی کی وجہ سے تسبیح میں مشغول ہو جاتے ہیں۔پھر جب

پروردگار زمین کی طرف دیکھتے ہیں اور بچوں کو قرآن پڑھتا پاتے ہیں تو خوشی سے بھر جاتے ہیں۔

الکامل لابن عدی رحمة الله علیه، الشیرازی فی الألقاب، الدیلمی، ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

مصنف فرماتے ہیں حدیث منکر ہے۔ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو من گھڑت احادیث میں شمار کیا ہے۔

۲۴۸۴..... جب اللہ تعالیٰ غضب میں آتے ہیں تو ملائکہ غضبِ الٰہی کی وجہ سے تسبیح میں مشغول ہوجاتے ہیں۔ پھر جب پروردگار حاملینِ قرآن کی طرف دیکھتے ہیں تو خوشی سے بھر جاتے ہیں۔الدیلمی بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۲۴۸۵..... اللہ تعالیٰ قرآن کے لئے توجہ فرماتے ہیں اور اس کو اس کے اہل سے سنتے ہیں۔الدیلمی بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۲۴۸۶..... جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ بذاتِ خود قرآن کی تلاوت فرمائیں گے، تو لوگوں کو محسوس ہوگا آج سے پہلے کبھی سنا ہی نہیں۔ پھر مؤمنین اس کو یاد کرلیں گے اور منافقین بھول جائیں گے۔الدیلمی بروایت ابوهریره رضی الله عنه

۲۴۸۷..... قرآن کا اکرام کرو۔اس کو کچے پکے پتھروں پر نہ لکھو۔ بلکہ ایسی اشیاء پر لکھو جن سے مٹایا جاسکے، اور اس کو تھوک سے نہ مٹاؤ بلکہ پانی سے مٹاؤ۔الدیلمی بروایت عائشه رضی الله عنها

۲۴۸۸..... جب حاملِ قرآن مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زمین کو حکم فرماتے ہیں اس کا گوشت نہ کھانا۔زمین عرض کرتی ہے: الٰہی! میں کیسے اس کا گوشت کھاسکتی ہوں؟ جبکہ تیرا کلام اس کے پیٹ میں ہے۔الدیلمی بروایت جابر رضی الله عنه

۲۴۸۹..... اللہ کی رسی قرآن ہے۔الدیلمی بروایت زیدبن ارقم رضی الله عنه

فصلِ دوم.....سور و آیاتِ قرآنیہ اور بسم اللہ کے فضائل میں

۲۴۹۰..... "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" ہر کتاب کی مفتاح ہے۔الخطیب فی الجامع بروایت ابی جعفر مرسلاً

۲۴۹۱..... ہر مہتم بالشان امر، جس کی ابتداء "بِسْمِ اللّٰهِ" سے نہ کی جائے، وہ بے برکت رہتا ہے۔

عبدالقادر الرهاوی فی الأربعین بروایت ابو هریره رضی الله عنه

الاکمال

۲۴۹۲..... سنو، کیا میں تمہیں ایسی آیت نہ بتاؤں، جو حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے بعد میرے سوا کسی پر نازل نہیں ہوئی..... وہ "بسم الله الرحمٰن الرحیم" ہے۔الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت سلیمان بن بریدةعن ابیه

۲۴۹۳..... مسجد سے نہ نکلنا..... تاوقتیکہ میں تمہیں ایک سورۃ کی ایسی آیت نہ بتاؤں، جو حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے بعد میرے سوا کسی پر نازل نہیں ہوئی۔ پھر آپ ﷺ نے اسی شخص سے دریافت کیا: تم کس چیز سے اپنی نماز و قرآت کی ابتداء کرتے ہو؟ عرض کیا "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" سے فرمایا: بس یہی یہی۔الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه بروایت بریدة

حدیث ضعیف ہے۔

۲۴۹۴..... جس نے "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" چھوڑ دی اس نے کتاب اللہ کی ایک آیت چھوڑ دی۔مجھ پر ام الکتاب کی جو آیات نازل ہوئیں انہی میں "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" بھی ہے۔الدیلمی بروایت طلحة بن عبیدالله

سورۂ فاتحہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ۝ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۝ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ۝ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۝ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ۝ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ۝ آمین

۲۴۹۵......سورۂ فاتحہ تہائی قرآن کے مساوی ہے۔عبدبن حمید بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۴۹۶......اللہ تعالیٰ نے انجیل وتوراۃ میں بھی ام القرآن جیسی سورت نازل نہیں فرمائی اور وہ بار بار پڑھی جانے والی سات آیات ہیں۔اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان تقسیم شدہ ہے۔اس میں جو بندے کے سوال ہیں وہ اس کو عطا ہوں گے۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، النسائی بروایت ابی رضی اللہ عنہ

۲۴۹۷......قسم ہے اس ہستی کی، جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! قرآن میں، نہ زبور میں، نہ انجیل میں اور نہ فرقانِ حمید میں ام القرآن کی مثل کوئی سورت نازل نہیں ہوئی۔اور وہ بار بار پڑھی جانے والی سات آیات ہیں، اور قرآنِ عظیم جو مجھے عطا کئے گئے۔

مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۴۹۸......فاتحۃ الکتاب اس چیز کی طرف سے بھی کفایت کرتی ہے جس کے لئے قرآن کافی نہیں۔اگر فاتحۃ الکتاب کو ایک پلے میں اور قرآن کو دوسرے پلے میں رکھ دیا جائے تو فاتحہ قرآن پر سات مرتبہ بھاری ہوگی۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۴۹۹......فاتحۃ الکتاب زہر سے بھی شفاء دیتی ہے۔السنن لسعید، الصحیح لابن حبان اوشعب الایمان بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ ابوالشیخ فی الثواب بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ و ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۵۰۰......فاتحۃ الکتاب ہر بیماری سے شفاء ہے۔شعب الایمان عبدالملک بن عمیر مرسلاً

۲۵۰۱......فاتحۃ الکتاب عرش کے نیچے خزانے سے نازل کی گئی ہے۔ابن راھویہ بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۵۰۲......بندہ کسی گھر میں فاتحۃ الکتاب اور آیۃ الکرسی پڑھ لے تو اس دن اس گھر والوں کو کسی انسان یا جن کی نظرِ بد نہیں لگ سکتی۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عمران بن حصین

۲۵۰۳......افضل القرآن فاتحۃ الکتاب ہے۔المستدرک للحاکم، شعب الایمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۵۰۴......چار چیزیں عرش کے نیچے خزانے سے اتری ہیں، ام الکتاب سورۂ فاتحہ آیۃ الکرسی، سورۂ بقرہ کی اختتامی آیات اور سورۂ کوثر۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابوالشیخ، الضیاء بروایت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

سورۃ البقرۃ کی آخری آیات کا جہاں بھی ذکر ہو اس سے امن الرسول سے آخر تک کی آیات مراد ہیں

۲۵۰۵......الحمدللہ رب العالمین ام القرآن، ام الکتاب اور سبع المثانی بار بار پڑھی جانے والی سات آیات ہے۔

ابوداؤد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

فاتحہ بندہ اور رب کے درمیان منقسم ہے

۲۵۰۶......اللہ نے مجھ پر جن چیزوں کا خاص احسان فرمایا ہے، انہی میں مجھے فرمایا: میں تجھے فاتحۃ الکتاب عطا کرتا ہوں اور یہ میرے عرش

کے نیچے خزانوں میں سے ہے۔ اس کو میں نے اپنے اور تیرے درمیان نصف نصف تقسیم کرلیا ہے۔

ابن الضریس، شعب الإیمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

نصف نصف تقسیم کرلیا ہے۔ یعنی الحمد سے مالک یوم الدین میں رب کی توصیف وثناء ہے۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین مشترک ہے اور اھدنا سے آخر تک بندہ کے لئے دعا ہے۔

۲۵۰۷..... ام القرآن اپنے سوا ہر شیٔ کا بدل ہوسکتی ہے۔ لیکن اس کا بدل کوئی شے نہیں ہوسکتی۔ الدار قطنی، المستدرک للحاکم بروایت عبادۃ

۲۵۰۸..... کیا میں تمہیں قرآن کی سورتوں میں سب سے بہتر سورت نہ بتاؤں؟ وہ الحمدللہ رب العالمین ہے۔

مسند احمد بروایت عبداللہ بن جابر البیاض

۲۵۰۹..... ہر مہتم بالشان اور اہم کام، جس کی ابتداء "الحمدللہ" سے نہ کی جائے، وہ بے برکت رہتا ہے۔ بیھقی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۵۱۰..... ہر ذی شان اور اہم کام، جس کی ابتداء الحمدللہ اور مجھ پر درود سے نہ کی جائے وہ بے برکت اور دم بریدہ انجام تک نہ پہنچنے والا رہتا ہے۔ اس سے ساری برکت اٹھ جاتی ہے۔ الرھاوی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۵۱۱..... ہر مہتم بالشان جس میں الحمد للہ سے ابتداء نہ کی جائے وہ ادھورا رہتا ہے۔ ابو داؤد بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۵۱۲..... آمین بندگانِ مؤمنین کی زبان پر رب العالمین کی مہر ہے۔

الکامل لابن عدی رحمۃ اللہ علیہ، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ فی الدعاء بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

یعنی دعا اور سورۂ فاتحہ کے اخیر میں آمین کہنا، گویا اس کی قبولیت پر اللہ سے مہر لگوالینا ہے۔

الاکمال

۲۵۱۳..... قرآن میں سب سے عظیم سورت الحمدللہ رب العالمین ہے۔ بروایت ابی سعید بن المعلی

۲۵۱۴..... کیا میں تجھے افضل القرآن نہ بتاؤں؟ وہ الحمدللہ رب العالمین ہے۔

سمویہ، ابن ابی شیبہ، المستدرک للحاکم، شعب الإیمان ضض بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۵۱۵..... اے عبداللہ بن جابر! کیا میں تمہیں فرقان کی سورتوں میں سب سے بہترین سورۃ نہ بتاؤں؟ وہ الحمدللہ رب العالمین ہے۔

مسند احمد، السنن لسعید بروایت عبداللہ بن جراد البیاضی

عبداللہ بن جراد البیاضی کے متعلق کوئی ذکر نہیں کہ وہ کیسا شخص تھا لہٰذا اس کی روایت درست نہیں۔ میزان ج ۲ / ص ۴۰۰

۱۵۱۶..... اے جابر! کیا میں تمہیں وہ بہترین سورۃ نہ بتاؤں، جو قرآن میں نازل ہوئی ہے۔ وہ فاتحۃ الکتاب ہے۔ اس میں ہر بیماری کی شفاء ہے۔

شعب الإیمان بروایت جابر

۲۵۱۷..... کیا میں تمہیں وہ بہترین سورۃ نہ بتاؤں جو توراۃ میں اور نہ زبور میں، اور نہ ہی انجیل و قرآن میں نازل ہوئی؟ عرض کیا کیوں نہیں۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: تم جب نماز پڑھنے کھڑے ہوتے ہو تو کیا پڑھتے ہو؟ عرض کیا فاتحۃ الکتاب۔ فرمایا بس وہی وہی۔ اور یہ بار بار دھرائی جانے والی سورت ہے۔ یہ اور قرآن مجھے عطا کیا گیا ہے۔

عبد بن حمید، الدارمی، ابن خزیمہ، الزوائد لابن احمد، المستدرک للحاکم بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

۲۵۱۸..... تورات وانجیل میں ام القرآن جیسی کوئی سورت نہیں۔ اور یہ بار بار دھرائی جانے والی سورت ہے۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان تقسیم شدہ ہے۔ اس میں جو بندے کے سوال ہیں وہ اس کو عطا ہوں گے۔

الصحیح لابن حبان بروایت ابی رضی اللہ عنہ بن کعب

۲۵۱۹......الحمدللہ رب العالمین سات آیات ہیں ان میں سے ایک "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" ہے۔اور یہ سبع مثانی اور قرآن کریم ہے۔یہی ام القرآن ہے۔یہی فاتحۃ الکتاب ہے۔السنن للبیهقی رحمة الله علیه بروایت ابو هریره رضی الله عنه

حدیث ضعیف ہے۔النافلۃ ص ۱۴۵

۲۵۲۰......اللہ نے مجھ پر جن چیزوں کا خاص احسان فرمایا ہے، انہی میں مجھے فرمایا: میں تجھے فاتحۃ الکتاب عطا کرتا ہوں اور یہ میرے عرش کے نیچے خزانوں میں سے ہے۔اس کو میں نے اپنے اور تیرے درمیان نصف نصف تقسیم کر لیا ہے۔

ابن الضریس، شعب الإیمان بروایت انس رضی الله عنه

نصف نصف تقسیم کرلیا ہے۔یعنی الحمد سے مالک یوم الدین میں رب کی توصیف وثناء ہے۔ایاک نعبد وایاک نستعین مشترک ہے اور اھدنا سے آخر تک بندہ کے لئے دعا ہے۔

۲۵۲۱......فاتحۃ الکتاب عرش کے نیچے خزانوں میں سے نازل ہوئی ہے۔الدیلمی بروایت علی رضی الله عنه

۲۵۲۲......جس نے ام القرآن اور قل هو الله احد پڑھی، گویا اس نے ایک تہائی قرآن پڑھ لیا۔ ابونعیم بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

سورۃ البقرۃ

۲۵۲۳......قرآن میں افضل ترین سورت سورۃ البقرۃ ہے۔اور اس میں عظیم ترین آیت آیۃ الکرسی ہے۔شیطان جس گھر میں سورۃ البقرۃ پڑھی جاتی سن لے، اس سے نکل جاتا ہے۔الحارث وابن الضریس، محمد بن نصر بروایت الحسن مرسلاً

۲۵۲۴......اپنے گھروں میں سورۃ البقرۃ پڑھا کرو، کیونکہ شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا جس میں سورۃ البقرۃ پڑھی جاتی ہو۔

المستدرک للحاکم، شعب الإیمان بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۲۵۲۵......قرآن میں افضل ترین سورت سورۃ البقرۃ ہے۔اور افضل ترین آیت آیۃ الکرسی ہے۔البغوی فی معجمه بروایت ربیعة الجرشی

۲۵۲۶......جس نے اپنے گھر میں رات کے پہر سورۃ البقرۃ پڑھی، شیطان اس گھر میں تین رات تک داخل نہ ہوگا۔اور جس نے اس کو اپنے گھر دن میں پڑھا تین دن تک داخل نہ ہوگا۔

المسند لأبی یعلی، الصحیح لابن حبان، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، شعب الإیمان بروایت سهل بن سعد

۲۵۲۷......ہر چیز کی کوہان بلندی ہوتی ہے۔اور قرآن کی کوہان سورۃ البقرۃ ہے۔اس میں ایک آیت ہے، جو آیاتِ قرآنیہ کا سردار ہے۔وہ آیۃ الکرسی ہے۔الصحیح للترمذی رحمة الله علیه بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۲۵۲۸......مجھے پہلے صحائف سے سورۃ البقرۃ دی گئی اور الواحِ موسیٰ علیہ السلام یعنی انجیل کی تختیوں سے طٰہٰ، طواسین اور حوامیم عطا کی گئی ہیں۔اور سورۃ الفاتحۃ اور سورۃ البقرۃ کی آخری آیات عرش کے نیچے سے عطا کی گئیں۔

التاریخ للبخاری رحمة الله علیه، ابن الضریس بروایت الحسن مرسلاً

۲۵۲۹......مجھے یہ سورۃ البقرۃ کی آخری آیات عرش کے نیچے سے عطا ہوئی ہیں، جو پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئیں۔

مسنداحمد، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، شعب الإیمان بروایت حذیفه رضی الله عنه. مسنداحمد بروایت ابی ذر رضی الله عنه

۲۵۳۰......اپنے گھروں میں سورۃ البقرۃ پڑھا کرو۔اور ان کو قبرستان نہ بناؤ۔جس نے سورۃ البقرۃ پڑھی اسے جنت میں تاج پہنایا جائے گا۔

شعب الإیمان بروایت الصلصال بن دهمس

۲۵۳۱......جس نے سورۃ البقرۃ پڑھی اسے جنت میں تاج پہنایا جائے گا۔شعب الإیمان بروایت الصلصال

۲۵۳۲......جس سورت میں "بقرۃ" گائے کا ذکر ہے، وہ سورت قرآن کا خیمہ ہے۔اس کو سیکھو۔اس کا سیکھنا موجبِ برکت۔اس کا ترک کرنا

موجبِ حسرت ہے۔ باطل لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۵۳۳..... مجھے آیۃ الکرسی تحت العرش سے ملی ہے۔ التاریخ للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، ابن الضریس بروایت الحسن مرسلاً

۲۵۳۴..... جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی، اس کو دخولِ جنت سے موت کے سوا کوئی شے مانع نہیں۔

الصحیح لابن حبان بروایت ابی امامۃ

۲۵۳۵..... جس نے رات کے پہر سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات پڑھیں، یہ اس کے لئے کافی ہو جائیں گی۔ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۵۳۶..... آیۃ الکرسی چوتھائی قرآن ہے۔ ابو الشیخ فی الثواب

۲۵۳۷..... دو آیتیں وہی قرآن ہیں۔ وہ شفاعطا کرنے والی ہیں۔ اللہ ان کو بہت محبوب رکھتا ہے۔ وہ سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات ہیں۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۵۳۸..... سورۃ البقرۃ کی ان دو آخری آیات کو پڑھو۔ میرے رب نے مجھے یہ عرش کے نیچے سے عطا کی ہیں۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عقبۃ بن عامر

۲۵۳۹..... قرآن کی سب سے عظمت والی آیت آیۃ الکرسی ہے۔ سب سے عدل والی آیت "ان اللہ یأمر بالعدل والإحسان" الخ۔ سب سے خوف زدہ کرنے والی آیت "فمن یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ، ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ"۔ سب سے زیادہ امید رساں اور دل کو تقویت بخش آیت "قل یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لاتقنطوا من رحمۃ اللہ" ہے۔

الشیرازی فی الألقاب، ابن مردویہ، الھروی فی فضائلہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۵۴۰..... اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ کا اختتام ایسی دو آیات پر فرمایا ہے، جو اس نے مجھے تحت العرش خزانے سے عطا کی ہیں۔ پس تم خود بھی ان کو سیکھو اور اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی سکھاؤ۔ کیونکہ وہ درود، قرآن اور دعا سب کچھ ہے۔ المستدرک للحاکم بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۵۴۱..... اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو تخلیق کرنے سے دو ہزار سال قبل ایک کتاب لکھی؟ جو عرش کے پاس ہے۔ اسی سے دو آیات نازل کیں جن پر سورۃ بقرہ کا اختتام فرمایا۔ یہ دو آیات کسی گھر میں نہیں پڑھی جاتی مگر شیطان تین رات تک اس گھر کے قریب نہیں پھٹک سکتا۔

بخاری ومسلم، النسائی، المستدرک للحاکم، المسند لأبی یعلی عن النعمان بن بشیر

۲۵۴۲..... جس نے رات کے پہر سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات پڑھیں، یہ اس کے لئے کافی ہو جائیں گی۔

مسند احمد بخاری رمسلم ابن ماجہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

سورۃ آلِ عمران

۲۵۴۳..... جس نے روزِ جمعہ کو وہ سورت پڑھی، جس میں آلِ عمران یعنی حضرت عمران اور ان کی دختر مریم علیہا السلام علیہ السلام اور نواسے عیسیٰ علیہ السلام وغیرہ کا ذکر ہے، تو غروبِ شمس تک اللہ اور اس کے ملائکہ اس پر رحمت بھیجیں گے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۵۴۴..... قرآن پڑھو کیونکہ یہ روزِ قیامت اپنے اصحاب کے لئے شفاعت گار بن کر آئے گا۔ دو روشن سورتیں یعنی سورۃ البقرۃ و سورۃ آل عمران پڑھو۔ کیونکہ وہ روزِ حشر اپنے پڑھنے والوں پر بادل کی مانند چھا جائیں گی یا صف درصف پرندوں کے غول کی مانند آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کی حمایت میں جھگڑیں گی۔ سورۃ البقرۃ پڑھو۔ کیونکہ اس کا پڑھنا باعثِ برکت اور ترک کرنا باعث حسرت وندامت ہے۔ باطل لوگ اس کی ہمت نہیں رکھتے۔ مسند احمد. الصحیح لمسلم بروایت ابی امامۃ

۲۵۴۵..... قرآن اور اس کے اپنے پڑھنے والے آئیں گے۔ سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران آگے آگے ہوں گی وہ یوں ہوں گی گویا بادل کے دو

ٹکڑے ہیں اوران کے بیچ سے روشنی پھوٹ رہی ہے۔یادوسیاہ بادل ہیں۔یا صف درصف پرندوں کے دوغول ہیں جواپنے صاحبان کی طرف سے جھگڑ رہے ہیں۔مسنداحمد، الصحیح لمسلم، الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ بروایت النواس بن سمعان

۲۵۴۶..... اللہ تعالیٰ اس بندے کوخائب وخاسر نہ فرمائیں گے جورات کے اندھیرے میں اٹھے اورنماز شروع کردے اوراس میں سورۃ البقرۃ اورسورۃ آل عمران شروع کردے۔پس مردمؤمن کے لئے سورۃ البقرۃ اورسورۃ آل عمران کیا ہی عظیم خزانہ ہے۔

الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیہ، الحلیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۵۴۷..... قرآن میں افضل ترین سورت سورۃ البقرۃ ہے۔اورافضل ترین آیت آیۃ الکرسی ہے۔البغوی فی معجمہ بروایت ربیعة الجرشی

۲۵۴۸..... سورۃ البقرۃ قرآن کی کوہان اوراس کی بلندی وعظمت ہے۔اس کی ہرآیت کے ساتھ اسی اسی ملائکہ نازل ہوتے ہوئے ہیں۔اور "اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم" عرش کے نیچے سے نازل ہوئی ہے۔اوراسی تک پہنچتی ہے۔اورسورۂ یٰس قرآن کا دل ہے۔کوئی شخص اللہ کی رضاء اورآخرت سنوارنے کے لئے نہیں پڑھتا مگر اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمادیتے ہیں۔اس کواپنے مردوں پربھی پڑھا کرو۔

مسنداحمد، الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، ابوالشیخ بروایت معقل بن یسار

۲۵۴۹..... ہرشیء کی ایک کوہان یعنی عظمت وبلندی کی چیز ہوتی ہے۔قرآن کی کوہان اوراس کی بلندی وعظمت سورۃ البقرۃ ہے۔جس نے اپنے گھر میں رات کے پہر سورۃ البقرۃ پڑھی،شیطان اس گھر میں تین رات تک داخل نہ ہوگا۔اورجس نے اس کواپنے گھر دن میں پڑھا تین دن تک داخل نہ ہوگا۔المسند لأبی یعلیٰ، الصحیح لابن حبان، الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، شعب الإیمان، السنن لسعید بروایت سھل بن سعد

۲۵۵۰..... قرآن پڑھو۔قسم ہے اس ذات کی جس کی ہاتھ میں میری جان ہے! کہ جس گھر میں سورۃ البقرۃ پڑھی جاتی ہے،شیطان اس گھر سے نکل جاتا ہے۔الکامل لابن عدی رحمة اللہ علیہ بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۵۵۱..... میں کسی کو نہ پاؤں کی وہ ٹانگ پرٹانگ دھرے نخوت وغرور سے گاناگارہا ہےاورسورۂ بقرہ کوترک کئے بیٹھا ہے۔اس کی تلاوت کرو کیونکہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے،جس میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے۔گھروں میں سے خالی وویران گھر وہ دل ہے، جوکتاب اللہ سے خالی ہو۔شعب الإیمان بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۵۵۲..... جس سورت میں "بقرۃ" گائے کاذکرہے،وہ سورت قرآن کاخیمہ ہے۔اس کوسیکھو۔اس کا سیکھنا موجبِ برکت ہےاوراس کاترک کرنا موجبِ حسرت ہے۔باطل لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔الفردوس للدیلمی رحمة اللہ علیہ بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۵۵۳..... اپنے گھروں میں سورۃ البقرۃ پڑھاکرو۔اوران کوقبرستان نہ بناؤ۔شعب الإیمان بروایت الصلصال

۲۵۵۴..... جس نے سورۃ البقرۃ پڑھی اسے جنت میں تاج پہنایاجائے گا۔

شعب الإیمان بروایت محمدبن نصر عن الصلصال بن دھمس عن ابیہ عن جدہ

۲۵۵۵..... جس نے سورۃ البقرۃ پڑھی اسے جنت میں تاج پہنایاجائے گا۔ابونعیم بروایت ابن عمرو

آیۃ والھکم.....ازالاکمال

۲۵۵۶..... مردودسرکش جنوں کے لئے سورۃ البقرۃ کی ان دوآیات "والھکم الہ واحد" سے بڑھ کرکوئی سخت چیزنہیں ہے۔

الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

آیۃ الکرسی......از الاکمال

۲۵۵۷.....سورۃ البقرۃ جس میں قرآن کی تمام آیات کی سردار آیت ہے کسی گھر میں نہیں پڑھی جاتی، مگر شیطان اس سے نکل جاتا ہے۔ اور وہ سردار آیت آیۃ الکرسی ہے۔ المستدرک للحاکم، شعب الإیمان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۵۵۸.....البقرۃ جس میں قرآن کی تمام آیات کی سردار آیت ہے۔ کسی ایسے گھر میں نہیں پڑھی جاتی جس میں شیطان ہو مگر وہ اس سے نکل جاتا ہے۔ اور وہ سردار آیت آیۃ الکرسی ہے۔ المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۵۵۹.....اے ابومنذر! کیا جانتے ہو کہ قرآن میں سب سے عظیم آیت کونسی ہے؟ عرض کیا: آیۃ الکرسی۔ فرمایا: اے ابومنذر! یہ علم تجھے مبارک ہو۔ قسم ہے اس ہستی کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! قیامت کے دن اس کی ایک زبان ہوگی دو ہونٹ ہوں گے اور یہ پایۂ عرش کے پاس خداوندِ بادشاہ کی پاکی بیان کررہی ہوگی۔ ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، عبد بن حمید. شعب الإیمان بروایت ابی بن کعب

اس روایت کا شروع حصہ عن ابی سے یا اباالمنذر تک مسلم، ابوداؤد اور مستدرک للحاکم نے بھی ذکر کیا ہے۔

۲۵۶۰.....قرآن کی سب سے عظمت والی آیت آیۃ الکرسی ہے۔ سب سے عدل والی آیت "ان اللہ یأمر بالعدل والإحسان" الخ۔ سب سے خوف زدہ کرنے والی آیت "فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ، ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ". سب سے زیادہ امید رساں اور دل کو تقویت بخش آیت "قل یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لاتقنطوا من رحمۃ اللہ" ہے۔

الشیرازی فی الألقاب، ابن مردویہ، الھروی فی فضائلہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۵۶۱.....بہرحال وہ سچ کہہ گیا اگرچہ وہ ہے جھوٹا ہے کیا جانتا ہے مسلسل تین راتوں سے کون تیرا مخاطب تھا عرض کیا نہیں، فرمایا وہ شیطان تھا۔

الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۵۶۲.....وہ تجھ سے سچ کہہ گیا اگرچہ وہ جھوٹا ہے۔

المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنھما. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی اسید

۲۵۶۳.....مجھے آیۃ الکرسی عرش کے نیچے سے عطا ہوئی ہیں، جو پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئی۔ الدیلمی بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۵۶۴.....جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی، دوسری نماز تک اس کی حفاظت کی جائے گی۔ اور اس پر نبی یا صدیق یا شہید کے سوا کسی نے بھی مواظبت نہیں کی۔ شعب الإیمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

۲۵۶۵.....جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی، دوسری نماز تک وہ اللہ کی حفاظت اور ذمہ میں رہے گا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت الحسین بن علی رضی اللہ عنہ. الدیلمی بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۵۶۶.....جس نے آیۃ الکرسی پڑھی اللہ کے سوا کوئی اس کی روح قبض نہ فرمائے گا۔ الخطیب بروایت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۲۵۶۷.....جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی، ذوالجلال والإکرام کے سوا کوئی اس کی روح قبض نہ کرے گا۔ اور یہ شخص انبیاء و رسل کی طرف سے لڑنے والے کی طرح ہوگا جو حتی کہ شہید ہوگیا ہو۔ الحکیم بروایت زید لمروزی

سندِ روایت میں انقطاع ہے۔

ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنا

۲۵۶۸.....جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی، ذوالجلال والإکرام کے سوا کوئی اس کی روح قبض نہ کرے گا۔ اور یہ شخص انبیاء و رسل کی

طرف سے لڑنے والے کی طرح ہوگا جو حتیٰ کہ شہید ہو گیا ہو۔ ابن السنی والدیلمی بروایت ابی امامة رضی اللہ عنه

۲۵۶۹..... جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی، اس کو دخولِ جنت سے موت کے سوا کوئی شیء مانع نہیں۔ اور جس نے اس کو بستر پر لیٹتے وقت پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے گھر اور اس کے پڑوسی کے گھر اور آس پاس کے گھروں کی حفاظت فرمائیں گے۔

شعب الإیمان بروایت علی رضی اللہ عنه

حدیث ضعیف ہے۔

۲۵۷۰..... جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی، اس کو دخولِ جنت سے موت کے سوا کوئی شے حائل نہیں ہوگی۔

ابن السنی بروایت ابی امامة رضی اللہ عنه

۲۵۷۱..... جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی، اس کو دخولِ جنت سے موت کے سوا کوئی شے مانع نہیں۔ وہ مرتے ہی جنت میں داخل ہو جائے گا۔ شعب الإیمان بروایت الصلصال

۲۵۷۲..... جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی اور قل ھو اللہ احد پڑھی، اس کو دخولِ جنت سے موت کے سوا کوئی شے مانع نہیں۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت ابی امامة رضی اللہ عنه

۲۵۷۳..... مجھے سورۃ البقرۃ کی آخری آیات عرش کے نیچے سے عطا کی گئیں ہیں۔ اور یہ مجھ سے قبل کسی نبی کو عطا نہیں ہوئیں۔

مسند احمد، شعب الإیمان، السنن لسعید بروایت ابی ذر رضی اللہ عنه

سورۃ البقرۃ کی آخری آیات کا جہاں بھی ذکر ہو اس سے امن الرسول سے آخر تک کی آیات مراد ہیں۔

۲۵۷۴..... جس نے رات کو سورۃ البقرۃ کی آخری آیات ختم تک پڑھیں اس کے لئے یہ اس رات کے نوافل کی طرف سے کافی ہو جائیں گی۔

الدیلمی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنه

سورۂ ال عمران ...... از الاکمال

۲۵۷۵..... جس نے ال عمران کی آیات "من شھد اللہ انه لا الٰه الا ھو والملائکة واولو العلم ..... تا عند اللہ الإسلام" تک پڑھیں پھر کہا وانا اشھد بما شھد اللہ به واستودع اللہ ھذہ الشھادة وھی لی عند اللہ ودیعة "اور میں بھی شہادت دیتا ہوں جس کی اللہ شہادت دیتے ہیں اور اپنی یہ شہادت اللہ کے ہاں بطور امانت رکھواتا ہوں۔" تو جب قیامت کا دن ہوگا اور اس بندے کو لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اس بندے نے میرے پاس ایک امانت رکھوائی تھی اور میں سب سے زیادہ عہد کے وفا کرنے کا حق دار ہوں۔ پس میرے بندے کو جنت میں داخل کر دو۔ ابو الشیخ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنه

۲۵۷۶..... افسوس اس شخص پر جس نے یہ آیت پڑھی:

"ان فی خلق السماوات والأرض" الخ ال عمران ۱۹۰

"بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات و دن کے بدل بدل کر آنے جانے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔"

لیکن اس میں کچھ غور و فکر نہ کیا۔ الدیلمی بروایت عائشه رضی اللہ عنها

دو روشن سورتیں ...... از الاکمال

۲۵۷۷..... دو روشن سورتیں یعنی سورۃ البقرۃ و سورۃ ال عمران پڑھو۔ کیونکہ وہ روزِ حشر اپنے پڑھنے والوں پر بادل کی مانند چھا جائیں گی یا صف درصف پرندوں کے دو غولوں کی مانند آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کی حمایت میں جھگڑیں گی۔ سورۃ البقرۃ پڑھو۔ کیونکہ اس کا پڑھنا باعثِ

برکت اور ترک کرنا باعثِ حسرت وندامت ہے۔ باطل لوگ اس کی ہمت نہیں رکھتے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۵۷۸.....سورۃ البقرۃ پڑھو۔ کیونکہ اس کا پڑھنا باعثِ برکت اور ترک کرنا باعثِ حسرت وندامت ہے۔ باطل لوگ اس کی ہمت نہیں رکھتے۔ دو روشن سورتیں یعنی سورۃ البقرۃ وسورۃ آل عمران پڑھو۔ کیونکہ وہ روزِ حشر اپنے پڑھنے والوں پر بادل کی مانند چھا جائیں گی یا صف در صف پرندوں کے دو غولوں کی مانند آئیں گی۔ جب صاحبِ قرآن اپنی قبر سے اٹھے گا یہ قرآن خوبرو نوجوان کی شکل میں اس سے ملے گا اور کہے گا کیا تو مجھے جانتا ہے؟ وہ نفی میں جواب دے گا۔ قرآن کہے گا میں تیرا ساتھی قرآن ہوں۔ میں نے تجھے گرمیوں کی شدید دوپہر میں تشنہ رکھا تیری راتوں کو بیدار رکھا اور ہر شخص دنیا میں تجارت کرکے اپنا نفع لیتا تھا۔ سو آج میں تیرے لئے ہر تجارت سے زیادہ نفع مند بنوں گا۔ پھر پروانۂ سلطنت اس کے دائیں اور پروانۂ ابدالآباد بائیں ہاتھ میں مرحمت کردیا جائے گا۔ اور اس کے سر پر وقار وعظمت کا تاج رکھ دیا جائے گا اور اس کے والدین کو ایسا لباس زیبِ تن کیا جائے گا۔ کہ ساری دنیا اس کی قیمت نہیں ہوسکتی۔ والدین کہیں گے یہ کس وجہ سے؟ کہا جائے گا: تمہاری اولاد کے قرآن پڑھنے کی وجہ سے۔ پھر اس کو کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجات اور بالاخانوں پر ترقی کرتا جا تو جب تک وہ پڑھتا رہے گا چڑھتا رہے گا خواہ سبک روی سے پڑھے یا دھیرے دھیرے۔ مسند احمد، الدارمی، الرویانی، الضعفاء للعقیلی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، شعب الإیمان بروایت عبداللہ بن زید او بریدۃ عن ابیہ

ابن ماجہ نے اس کو مختصراً روایت کیا ہے۔

۲۵۷۹.....قرآن اور اس کے اپنے پڑھنے والے آئیں گے۔ سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران آگے آگے ہوں گی وہ یوں ہونگی گویا بادل کے دو ٹکڑے ہیں اور ان کے بیچ سے روشنی پھوٹ رہی ہے۔ یا دو سیاہ بادل ہیں۔ یا صف در صف پرندوں کے دو غول ہیں جو اپنے صاحبان کی طرف سے جھگڑ رہے ہیں۔ مسند احمد، الصحیح لمسلم بروایت النواس بن سمعان

سورۃ الإنعام.....از الإکمال

۲۵۸۰.....اس سورت نے ملائکہ سے افق کو بھر دیا۔ یعنی سورۃ الإنعام نے۔ المستدرک للحاکم تعقبہ شعب الإیمان بروایت جابر

السبع الطوال

۲۵۸۱.....اللہ تعالیٰ نے مجھے تورات کے بدلے سبع مثانی عطا کیں۔ اور انجیل کے بدلے رآءات سے طواسین تک عطا کیں۔ اور زبور کے بدلے طواسین وحوامیم کی درمیانی سورتیں عطا کیں۔ مزید حوامیم اور مفصل کے ساتھ مجھے افضلیت عطا ہوئی، یہ سورہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئیں۔

محمد بن نصر بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۵۸۲.....مجھے تورات کے بدلے سبع مثانی عطا ہوئیں۔ اور زبور کے بدلے مئین عطا ہوئیں۔ اور انجیل کے بدلے مثانی عطا ہوئیں۔ اور مفصل مجھے زائد عطا کی گئیں۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ ب بروایت واثلۃ

۲۵۸۳.....جس نے سبع طوال کو یاد کرلیا یہ بہت بہتر ہے۔ المستدرک للحاکم، شعب الإیمان بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۲۵۸۴.....جس نے قرآن کی سبعِ اُوَل یاد کرلیں وہ بہت بہتر ہے۔ مسند احمد، الخطیب بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۵۸۵.....مجھے تورات کے بدلے رب نے سبع مثانی عطا کیں۔ انجیل کے بدلے مئین عطا فرمائیں۔ مفصل کے ساتھ مجھے فضیلت

عطا کی۔الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابی امامة رضی الله عنه

سورۃ ھود علیہ السلام

۲۵۸۶...... مجھے سورۂ ھود اوراس کی بہنوں نے سفید بالوں والا کردیا۔الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت عقبةبن عامر رضی الله عنه
آپ ﷺ کا یہ فرمان مجھے سورۂ ھود اوراس کی بہنوں نے سفید بالوں والا کردیا اس بناء پر ہے کہ ان سورتوں میں قیامت کی ہولنا کیوں کا ذکر ہے۔ اور بہنوں سے مراد دوسری چند سورتیں ہیں جن کا ذیل کی احادیث میں ملاحظہ فرمائیں۔

۲۵۸۷...... مجھے سورۂ ھود اوراس کی بہنوں سورة الواقعہ، سورة الحاقة، سورة کورت نے سفید بالوں والا کردیا۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت سهل بن سعد

۲۵۸۸...... مجھے ھود، واقعہ، مرسلات، عم یتساءلون اوراذا الشمس کورت نے بوڑھا کردیا۔

المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس رضی الله عنهما. المستدرک للحاکم بروایت ابی بکر. ابن مردویه بروایت سعد

۲۵۸۹...... مجھے بڑھاپے سے قبل ہی سورۂ ھود اوراس کی بہنوں نے سفید بالوں والا کردیا۔ابن مردویه بروایت ابی بکر

۲۵۹۰...... مجھے سورۂ ھود اوراس کی بہنوں سورة الواقعہ، سورة القارعة، سورة الحاقة، سورة کورت اور سورۂ سأل سآئل نے سفید بالوں والا کردیا۔

ابن مردویه بروایت انس رضی الله عنه

۲۵۹۱...... مجھے سورۂ ھود اوراس کی بہنوں اوراگلی اقوام کے حالات نے بوڑھا کردیا۔(ابن عساکر بروایت محمد بن علی مرسلاً) اگلی اقوام کے حالات نے بوڑھا کردیا......سورۂ ھود میں اگلی اقوام کے حالات مذکور ہیں ان کی طرف اشارہ ہے۔

۲۵۹۲...... مجھے سورۂ ھود اوراس کی بہنوں اور قیامت کے ذکراوراگلی اقوام کے حالات نے بوڑھا کردیا۔

الزوائدلابن احمد، ابوالشیخ فی تفسیره بروایت ابی عُمران الجونی مرسلا

سورۂ سبحان

۲۵۹۳...... آیة العزت "الحمدلله الذی لم یتخذ ولدا" الخ، بنی اسرائیل ۱۱۱ ہے۔جس کا معنی ہے تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے کوئی بیٹا نہیں اپنایا۔یہ سورۂ بنی اسرائیل کی آخری آیت ہے۔الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت معاذ بن انس

الاکمال

۲۵۹۴...... جس نے صبح یا شام کو" قل ادعوا الله او ادعوا الرحمن" بنی اسرائیل ۱۱۲ کو سورت کے اخیر تک پڑھا اس دن اور رات اس کا دل مردہ نہ ہوگا۔ترجمہ آیت کہ دو تم خدا کو جس نام سے پکارو اللہ سے یا رحمٰن سے اس کے سب نام اچھے ہیں۔

الدیلمی بروایت ابی موسیٰ رضی الله عنه

سورۃ الکہف

۲۵۹۵...... کیا میں تم کو ایسی سورت نہ بتاؤں جس کی عظمت سے آسمان وزمین کا خلاء بھی پُر ہے۔اوراس کے لکھنے والے کو بھی اتنا ہی اجر ملتا ہے۔اور جو اس کو جمعہ کے روز پڑھتا ہے، دوسرے جمعہ تک اور مزید تین یوم کے اس کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔اور جو شخص سوتے

وقت اس کی آخری پانچ آیات پڑھ لے، تو اللہ تعالیٰ اس کو جس وقت بھی وہ چاہے بیدار فرما دیتے ہیں۔ وہ سورت سورۃ الکہف ہے۔

ابن مردويه بروايت عائشه رضی الله عنها

۲۵۹۶......سورۃ الکہف کو تورات میں ''حائلہ'' کہا گیا کیونکہ یہ اپنے قاری اور جہنم کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔

شعب الإيمان بروايت ابن عباس رضی الله عنهما

۲۵۹۷......سورۃ الکہف، جس کو تورات میں ''حائلہ'' کہا گیا یہ اپنے قاری اور جہنم کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔

شعب الإيمان، الفردوس للديلمی رحمة الله عليه بروايت ابن عباس رضی الله عنه

۲۵۹۸......جس نے جمعہ کو سورۃ الکہف پڑھی، اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے گھر کے درمیان تک نور روشن فرما دیں گے۔

شعب الإيمان بروايت ابی سعيد

۲۵۹۹......جس نے سورۃ الکہف کی آخری دس آیات پڑھیں، وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ ہو جائے گا۔

الصحيح للترمذی رحمة الله عليه او النسائی بروايت ابی الدرداء رضی الله عنه

۲۶۰۰......جس نے سورۃ الکہف کی اول تین آیات پڑھ لیں وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ ہو جائے گا۔

الصحيح للترمذی رحمة الله عليه بروايت ابی الدرداء رضی الله عنه

۲۶۰۱......جس نے سورۃ الکہف کی اول دس آیات حفظ کر لیں وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ ہو جائے گا۔

مسنداحمد، الصحيح لمسلم، ابوداؤد، النسائی بروايت ابی الدرداء رضی الله عنه

الاکمال

۲۶۰۲......کیا میں تم کو ایسی سورت نہ بتاؤں جس کی عظمت سے آسمان وزمین کا خلاء بھی پُر ہے۔ اور اس کے لکھنے والے کو بھی اتنا ہی اجر ملتا ہے۔ اور جو اس کو جمعہ کے روز پڑھتا ہے، دوسرے جمعہ تک اور مزید تین یوم کے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اور جو شخص سوتے وقت اس کی آخری پانچ آیات پڑھ لے، تو اللہ تعالیٰ اس کو جس وقت بھی وہ چاہے بیدار فرما دیتے ہیں۔ وہ سورت سورۃ الکہف ہے۔

ابن مردويه الديلمی بروايت عائشه رضی الله عنها

۲۶۰۳......جس نے سورۃ الکہف کی دس آیات پڑھ لیں، وہ ازسرتاپا ایمان سے بھر جائے گا اور جس نے اس کو جمعہ کی رات پڑھا اس کے لئے صنعاء وبصری کے درمیان جتنا نور ہوگا اور جس نے اس کو جمعہ کے دن جمعہ سے پہلے یا اس کے بعد پڑھا اس کی دوسرے جمعہ تک حفاظت کی جائے گی۔ اگر ان دونوں جمعوں کے درمیان خروج دجال ہو گیا تو وہ اس کا پیچھا نہ کر سکے گا۔ ابوالشيخ بروايت ابن عباس رضی الله عنهما

اس میں ایک راوی سوار ہے۔

۲۶۰۴......جس نے کہف جمعہ کے دن پڑھی وہ آٹھ دن تک ہر فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ اگر دجال نکلا اس سے بھی مامون رہے گا۔

ابن مردويه، السنن لسعيد بروايت علی رضی الله عنه

۲۶۰۵......جس نے جمعہ کے دن سورۃ الکہف پڑھی، اس کے قدموں سے آسمان تک نور چمکے گا جو قیامت کے دن اس کے لئے روشن ہو جائے گا۔ اور دونوں جمعوں کے درمیانی گناہوں کی بخشش کر دی جائے گی۔ ابن مردويه بروايت ابن عمر رضی الله عنهما

۲۶۰۶......جس نے سورت الکہف پڑھی... تین دن تک گناہوں سے محفوظ رہے گا۔ ابن النجار بروايت ابی رضی الله عنه

۲۶۰۷......جس نے سورۃ الکہف کی آخری دس آیات پڑھیں، وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ ہو جائے گا۔

ابوعبيده فی فضائله، مسنداحمد، الصحيح لمسلم، النسائی، ابن ماجه، الصحيح لابن حبان بروايت ابی الدرداء رضی الله عنه

۲۶۰۸.....جس نے سورۃ الکہف کی اول تین آیات پڑھ لیں وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ ہو جائے گا۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

حدیث حسن وصحیح ہے۔

۲۶۰۹.....جس نے سوتے وقت کہف کی دس آیات پڑھیں وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ اور جس نے کہف کی آخری آیات سوتے وقت پڑھیں، قیامت کے دن وہ از سرتا پا نور میں نہایا ہوگا۔ ابن مردویہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۶۱۰.....جس نے سورۃ الکہف پڑھی، جیسے وہ نازل ہوئی تھی، تو قیامت کے دن اس کے مقام سے مکہ تک نور ہی نور ہوگا۔ اور جس نے اس کی آخری دس آیات پڑھ لیں اور پھر دجال آ گیا تو وہ اس پر قادر نہ ہو سکے گا۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، ابن مردویہ، السنن للبیھقی رحمۃ اللہ علیہ، السنن لسعید بروایت ابی سعید

۲۶۱۱.....جس نے سورۃ الکہف کا اول وآخر پڑھا قیامت کے دن وہ از سرتا پا نور میں ہوگا۔ اور جس نے اس کو مکمل پڑھا اس کے لئے آسمان تا زمین نور ہی نور ہوگا۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابن السنی ابن مردویہ بروایت معاذبن انس رضی اللہ عنہ

۲۶۱۲.....جس نے سورۃ الکہف پڑھی، جیسے وہ نازل ہوئی تھی، تو اس کے پڑھنے کے مقام سے مکہ تک نور ہی نور ہوگا۔ اور جس نے وضو کے وقت "سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک" اے اللہ میں آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور آپ کی حمد کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں سو میں آپ سے توبہ واستغفار کرتا ہوں۔ تو ان کلمات کو ایک تختی پر لکھ کر عرش کے نیچے رکھ دیا جائے گا حتیٰ کہ اس کا پڑھنے والا قیامت کے دن اس کو پالے گا۔ الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی سعید

۲۶۱۳.....جس گھر میں سورۃ الکہف پڑھی جاتی ہے شیطان اس رات گھر اس گھر میں داخل نہیں ہوتا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابن مردویہ، ابوالشیخ فی الثواب بروایت عبداللہ بن مغفل

۲۶۱۴.....سورۃ الکہف، جس کو تورات میں "حائلہ" کہا گیا یہ اپنے قاری اور جہنم کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔ الدیلمی بروایت ابن عمرو

اس میں سلیمان بن قارع منکر الحدیث ہے۔

۲۶۱۵.....سورۃ الکہف جب نازل ہوئی اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے تھے۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۶۱۶.....اگر میری امت پر سورۂ کہف کی آخری آیات کے سوا کچھ نازل نہ ہوتا، تب بھی یہی ان کے لئے کافی تھا۔ ابونعیم بروایت ابی حکیم

سورۃ الحج

۲۶۱۷.....سورۃ الحج کو بقیہ قرآن پر دو سجدوں کی وجہ سے فضیلت حاصل ہے۔

المستدرک للحاکم، ابوداؤد فی مراسیلہ حقق بروایت خالدبن معدان

۲۶۱۸.....سورۃ الحج کو دو سجدوں کی وجہ سے فضیلت حاصل ہے۔ سو جو یہ سجدے بھی ادا نہ کرے تو وہ ان کو نہ پڑھے۔

مسند احمد، بخاری ومسلم، المستدرک للحاکم، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عقبۃ بن عامر

قد افلح یعنی سورۃ المؤمنون

۲۶۱۹.....مجھ پر دس ایسی آیات نازل ہوئی ہیں، جس نے ان پر عمل کیا جنت میں داخل ہو جائے گا۔ شروع آیت "قد افلح" سے دس آیات تک۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۲۶۲۰......مجھ پر دس ایسی آیات نازل ہوئی ہیں، جس نے ان پر عمل کیا جنت میں داخل ہو جائے گا۔ "قد افلح" سے دس آیات تک۔
مسند احمد المستدرک للحاکم بروایت عمر رضی اللہ عنہ

الحوامیم...... ہر وہ سورت جس کی ابتداء حٰم سے ہو

۲۶۲۱......حوامیم سات ہیں۔ جہنم کے دروازے بھی سات ہیں۔ ہر حامیم ایک ایک دروازے پر کھڑی ہو جائے گی۔ اور کہے گی: اے اللہ! جو بھی مجھ پر ایمان لایا اور میری قرآت کی اسے اس دروازے سے داخل نہ کیجئے۔ شعب الایمان بروایت الخلیل بن مرة مرسلاً
۲۶۲۲......حوامیم قرآن کا ریشم ہے۔ ابو الشیخ فی الثواب بروایت انس رضی اللہ عنہ۔ المستدرک للحاکم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
۲۶۲۳......حوامیم جنت کے باغات ہیں۔ ابن مردویہ بروایت سمرة

سورۂ یٰسٓ

۲۶۲۴......ہر شے کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل یٰسٓ ہے۔ جس نے یٰسٓ پڑھی اللہ اس کی قرآت پر دس قرآن پڑھنے کا ثواب لکھ دیتے ہیں۔
الدارمی، الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ
۲۶۲۵......جس نے ہر رات یٰسٓ پڑھی اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ شعب الایمان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ
۲۶۲۶......جس نے رات کو یٰسٓ پڑھی صبح کو بخشش شدہ اٹھے گا۔ الحلیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
۲۶۲۷......جس نے ایک بار یٰسٓ پڑھی گویا دو مرتبہ قرآن پڑھ لیا۔ شعب الایمان بروایت ابی سعید
۲۶۲۸......جس نے ایک بار یٰسٓ پڑھی گویا دس مرتبہ قرآن پڑھ لیا۔ شعب الایمان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ
۲۶۲۹......جس نے اللہ کی رضا کے لئے یٰسٓ پڑھی اللہ اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرما دے گا۔ پس اس کو اپنے مردوں پر بھی پڑھا کرو۔
شعب الایمان بروایت معقل بن یسار

سورة الزمر

۲۶۳۰......مجھے یہ ہرگز پسند نہیں کہ مجھے ساری دنیا اس آیت کے عوض دے دی جائے: "قل یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لاتقنطوا من رحمة اللہ" مسند احمد بروایت ثوبان

سورة الدخان

۲۶۳۱......جس نے کسی رات حٰم الدخان پڑھی، وہ صبح کو اس حال میں اٹھے گا کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کر رہے ہوں گے۔
الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ
۲۶۳۲......جس نے جمعہ کی رات حٰم الدخان پڑھی، اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔
الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ والنسائی بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ
۲۶۳۳......جس نے کسی رات حٰم الدخان پڑھی، اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ابن الضریس بروایت الحسن مرسلاً

۲۶۳۴......جس نے جمعہ کی رات یا اس کے دن حم الدخان پڑھی، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائیں گے۔
الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت ابی امامة رضی اللہ عنہ

انا فتحنا......یعنی سورۃ الفتح

۲۶۳۵......اس رات مجھ پر ایسی سورت نازل ہوئی جو مجھے ہر اس شیء سے زیادہ محبوب ہے، جس پر سورج طلوع ہوتا ہو۔ وہ ہے "انافتحنالک فتحامبینا" مسنداحمد، الصحیح للبخاری رحمة اللہ علیہ، بخاری ومسلم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنھما

۲۶۳۶......مجھ پر ایسی سورت نازل ہوئی جو مجھے دنیا کی ہر شے سے زیادہ محبوب ہے۔ وہ ہے "انافتحنالک فتحامبینا"
الصحیح لمسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ

"اقتربت الساعة"......یعنی سورۂ قمر

۲۶۳۷......"اقتربت" کا قاری کو تورات میں المبیضہ کہا گیا ہے۔ یعنی جس دن بہت سے چہرے سیاہ پڑے ہوں گے اس دن اس کا قاری سفید چہرے والا ہوگا۔ شعب الایمان بروایت ابن عباس رضی اللہ عنھما

سورۃ الرحمٰن

۲۶۳۸......ہر ایک شے کی دلہن ہوتی ہے اور قرآن کی دلہن سورۃ الرحمٰن ہے۔ شعب الایمان بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۶۳۹......میں نے لیلۃ الجن میں سورۂ رحمٰن جنوں پر پڑھی تھی۔ وہ تم سے زیادہ اچھا جواب دینے والے نکلے۔ میں جب بھی 'فبأی الآء ربکما تکذبن'' "تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ پڑھتا وہ کہتے'' ولابشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد '' پروردگار ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلا سکتے تیرے ہی لئے ساری تعریفیں ہیں۔ الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

سورۃ الواقعة

۲۶۴۰......جس نے ہر رات سورۃ الواقعہ پڑھی، اسے فاقہ کبھی نہ چھو سکے گا۔ شعب الایمان بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۶۴۱......اپنی عورتوں کو سورۃ الواقعہ سکھاؤ کیونکہ یہ سورۃ الغنی ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمة اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۶۴۲......سورۃ الحدید اور سوۃ الواقعہ کا پڑھنے والا آسمانوں اور زمینوں میں فردوس کا رہائشی پکارا جاتا ہے۔
شعب الایمان الفردوس للدیلمی رحمة اللہ علیہ بروایت فاطمة رضی اللہ عنہ

سورۃ الحشر

۲۶۴۳......جس نے سورۂ حشر کی آخری آیات دن یا رات کے کسی پہر پڑھ لیں اور اسی دن یا رات اس کا انتقال ہوگیا، تو اس نے اپنے لئے جنت واجب کرلی۔ الکامل لابن عدی رحمة اللہ علیہ، شعب الایمان بروایت ابی امامة رضی اللہ عنہ

سورۃ الطلاق

۲۶۴۴.....اے ابوذر! میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں کہ اگر ساری انسانیت اس کو لے لے تو یہ سب کو کفایت کر جائے گی۔ وہ ہے: "ومن یتق الله یجعل له مخرجا ویرزقه من حیث لایحتسب" کہ جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ بنا دیں گے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچائیں گے، جہاں اس کا وہم وگمان تک نہ ہوگا۔

مسنداحمد، النسائی، ابن ماجة، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم بروایت ابی ذر رضی الله عنه

سورۃ تبارک الذی

۲۶۴۵.....قرآن کی ایک سورت تیس آیات پر مشتمل ہے۔ وہ اپنے پڑھنے والے کے لئے شفاعت کرتی ہے حتیٰ کہ اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ وہ تبارک الذی بیده الملک ہے۔

مسنداحمد، الکامل لابن عدی رحمة الله علیه، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۲۶۴۶.....کتاب اللہ کی ایک سورت جو تیس آیات پر مشتمل ہے، اپنے پڑھنے والے کے لئے شفاعت کرتی ہے.....حتیٰ کہ اس کو جہنم سے نکلوا کر جنت میں داخل کرا دیتی ہے۔ المستدرک للحاکم بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۲۶۴۷.....یہ عذاب قبر کو روکنے والی اور اس سے نجات دینے والی ہے، یعنی تبارک الذی. الخ

صحیح للترمذی رحمة الله علیه بروایت ابن عباس رضی الله عنه

۲۶۴۸.....میری خواہش ہے کہ تبارک الذی بیده الملک ہر مؤمن کے دل میں ہو۔

المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۲۶۴۹.....سورۃ تبارک عذاب قبر کو روکنے والی ہے۔ ابن مردویه بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

سورۃ اذا زلزلت

۲۶۵۰.....اذا زلزلت نصف قرآن کے برابر ہے۔ اور قل یاایها الکفرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ اور قل هو الله احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔ النسائی، المستدرک للحاکم، شعب الایمان بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۲۶۵۱.....جس نے اذا زلزلت پڑھی اس کو نصف قرآن کا ثواب حاصل ہوگا اور جس نے قل یاایها الکفرون پڑھی اس کو چوتھائی قرآن کا ثواب حاصل ہوگا۔ اور جس نے قل هو الله احد پڑھی اس کو تہائی قرآن کا ثواب حاصل ہوگا۔

الصحیح للترمذی رحمة الله علیه بروایت انس رضی الله عنه

الھاکم التکاثر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ○ حَتّٰى زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ ○ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ○ ثُمَّ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ○ كَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ

عِلۡمَ الۡيَقِيۡنِO لَتَرَوُنَّ الۡجَحِيۡمَO ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيۡنَ الۡيَقِيۡنِO ثُمَّ لَتُسۡأَلُنَّ يَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِيۡمِ O

۲۶۵۲......الهاكم التكاثر پڑھنے والا عالمِ ملکوت میں حقِ شکر ادا کرنے والا پکارا جاتا ہے۔

الفردوس للديلمي رحمة الله عليه بروايت اسماء بنت عميس

قل ھو اللہ احد

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌO اَللّٰهُ الصَّمَدُO لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُوۡلَدۡO وَلَمۡ يَكُنۡ لَه، كُفُوًا اَحَدٌO

۲۶۵۳......قل هو الله احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔

مالک مسنداحمد الصحيح للبخاری رحمة الله عليه ابوداؤد الصحيح للترمذی رحمة الله عليه بروايت ابی سعيد رضی الله عنه. الصحيح للبخاری رحمة الله عليه بروايت قتادة الصحيح لمسلم بروايت ابی الدرداء رضی الله عنه. الصحيح للترمذی رحمة الله عليه ابن ماجه بروايت ابو هريره رضی الله عنه النسائی بروايت ابی ايوب. مسنداحمد ابن ماجه بروايت ابی مسعود الأنصاری. الكبير للطبرانی رحمة الله عليه بروايت ابن مسعود رضی الله عنه ومعاذ رضی الله عنه. مسنداحمد ام كلثوم بنت عقبة. البزار بروايت جابر رضی الله عنه. ابوعبيدة بروايت ابن عباس رضی الله عنهما

۲۶۵۴......قل هو الله احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔ اورقل ياايها الكفرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔

الكبير للطبرانی رحمة الله عليه، المستدرک للحاكم بروايت ابن عمر رضی الله عنهما

۲۶۵۵......جس نے قل هو الله احد پڑھی گویا اس نے تہائی قرآن پڑھا۔ مسنداحمد، النسائی، الضياء بروايت ابی رضی الله عنه

۲۶۵۶......جس نے قل هو الله احد تین بار پڑھی گویا اس نے پورا قرآن پڑھا۔ الضعفاء للعقيلی رحمة الله عليه بروايت رجاء الغنوی

۲۶۵۷......جس نے قل هو الله احد دس بار پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائیں گے۔

مسنداحمد بروايت معاذبن انس رضی الله عنه

۲۶۵۸......جس نے قل هو الله احد بیس بار پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنائیں گے۔ ابن زنجويه بروايت خالد بن يزيد

۲۶۵۹......جس نے قل هو الله احد پچاس بار پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہ معاف فرمادیں گے۔

ابن نصر بروايت انس رضی الله عنه

۲۶۶۰......جس نے نماز یا غیر نماز میں سو دفعہ قل هو الله احد پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم سے برآت کا پروانہ لکھ دیں گے۔

الكبير للطبرانی رحمة الله عليه بروايت فيروز

۲۶۶۱......جس نے قل هو الله احد سو بار پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہ معاف فرمادیں گے، بشرطیکہ وہ چار باتوں سے اجتناب کرتا رہے ناحق خونریزی۔ ناجائز مال۔ زناکاری اور شراب نوشی۔ الكامل لابن عدی رحمة الله عليه، شعب الإيمان بروايت انس رضی الله عنه۔

۲۶۶۲......جس نے قل هو الله احد دوسو بار پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے دوسو سال کے گناہ معاف فرمادیں گے۔

شعب الإيمان بروايت انس رضی الله عنه

۲۶۶۳......جس نے دن میں دوسو بار قل هو الله احد پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے ڈیڑھ ہزار نیکیاں لکھ دیں گے الا یہ کہ اس پر کوئی قرض ہو۔

المصنف لعبدالرزاق، شعب الإيمان بروايت انس رضی الله عنه

یعنی قرض اور حقوق العباد کسی عبادت سے معاف نہیں ہوں گے۔

۲۶۶۴......جس نے قل ھو اللہ احد ہزار بار پڑھی، اس نے اللہ تعالیٰ سے اپنی جان خرید لی۔
الخیازجی فی فوائدہ بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۲۶۶۵......ساتوں آسمان اور ساتوں زمین کی بنیاد قل ھو اللہ احد پر قائم ہے۔تمام بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۶۶۶......شمار کرنا، میں تم پر ابھی تہائی قرآن پڑھتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے قل ھو اللہ احد پڑھی۔اور فرمایا: یاد رکھو یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔
مسند احمد، الصحیح لمسلم، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۶۶۷......بے شک سورۃ الاخلاص قل ھو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔الحلیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۶۶۸......کیا تم میں سے کوئی عاجز ہے کہ ہر رات تہائی قرآن پڑھ لیا کرے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن کو تین حصوں میں تقسیم فرمایا ہے ایک حصہ قل ھو اللہ احد ہے۔مسند احمد، الصحیح لمسلم بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۶۶۹......کیا تم میں سے کوئی عاجز ہے کہ ہر رات تہائی قرآن پڑھ لیا کرے۔ کیونکہ جس نے قل ھو اللہ احد اللہ الصمد پڑھی اس نے اس رات تہائی قرآن پڑھ لیا۔مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، النسائی بروایت ابی ایوب

۲۶۷۰......قل ھو اللہ احد اور معوذتین صبح وشام تین تین بار پڑھ لینا یہ تیرے لئے ہر شے سے کافی ہو جائے گا۔عبداللہ بن خبیب

۲۶۷۱......قل ھو اللہ احد اللہ عزوجل کا حسب ونسب ہے۔الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۶۷۲......جس نے ہر دن میں دو سو بار قل ھو اللہ احد پڑھی، اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے الا یہ کہ اس پر کوئی قرض ہو۔الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ
یعنی قرض اور حقوق العباد کسی عبادت سے معاف نہیں ہوں گے۔

معوذتین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ○ مِنۡ شَرِّ مَاخَلَقَ ○ وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ○ وَمِنۡ شَرِّحَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ○

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِکِ النَّاسِ ○ اِلٰہِ النَّاسِ مِنۡ شَرِّالۡوَسۡوَاسِ الۡخَنَّاسِ○ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ○ مِنَ الۡجِنَّۃِ وَالنَّاسِ○

۲۶۷۳......مجھ پر چند ایسی آیات نازل ہوئیں ہیں، جن کی مثال کوئی نہیں دیکھی گئی۔"قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس"
الصحیح لمسلم، مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، النسائی بروایت عقبۃ بن عامر

۲۶۷۴......معوذتین پڑھو کیونکہ تم نے ان جیسی کوئی سورت نہ پڑھی ہوگی۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عقبۃ بن عامر
یعنی "قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس"

۲۶۷۵......مجھے جبرئیل علیہ السلام نے کہا: کہو! قل اعوذ برب الفلق میں نے پڑھ دی پھر کہا کہو! قل اعوذ برب الناس تو میں نے وہ بھی پڑھ دی۔مسند احمد، الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، النسائی بروایت ابی رضی اللہ عنہ

۲۶۷۶......اللہ کے ہاں قل اعوذ برب الفلق سے زیادہ بلیغ چیز نہیں پڑھی گئی۔النسائی بروایت عقبۃ بن عامر

۲۶۷۷......اے عقبہ! سب سے بہترین دو سورتیں نہ بتاؤں؟ وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ' ہیں۔اے عقبہ! جب بھی

سونے اور اٹھنے لگوتو ان کو پڑھ لیا کرو۔ کسی سائل نے ان سے بہتر سوال اور کسی پناہ مانگنے والے ان جیسی پناہ نہیں مانگی۔
مسند احمد، النسائی، المستدرک للحاکم بروایت عقبۃبن عامر

۲۶۷۸..... اے عقبہ! ان کے ساتھ تعوذ کر، کسی نے ان جیسی آیات سے تعوذ نہ کیا ہوگا۔ ابن ماجه بروایت عقبۃبن عامر

۲۶۷۹..... اے عقبہ! قل هو الله احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کہہ کیونکہ ان جیسی آیات سے تعوذ نہ کیا ہوگا۔
النسائی بروایت عقبۃبن عامر

۲۶۸۰..... ہر فرض نماز کے بعد معوذات پڑھ۔ ابوداؤد الصحیح لإبن حبان بروایت عقبۃبن عامر

بقیہ متفرق سورتوں کے فضائل.....ازالاکمال

طٰہٰ

۲۶۸۱..... اللہ تعالیٰ نے سورۂ طٰہٰ اور یٰس کو آدم کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل پڑھا۔ ملائکہ نے اس قرآن کو سنا تو پکار اٹھے! واہ خوشخبری ہو اس امت کو جس پر یہ قرآن نازل ہوگا اور خوشخبری ہو ان سینوں کو جو اس کو یاد رکھیں گے۔ اور خوشخبری ہو ان زبانوں کو جو اس کو پڑھیں گی۔
الدارمی، ابن ابی عاصم، ابن خزیمه، الضعفاء للعقیلی رحمة الله علیه الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه الکامل لإبن عدی رحمة الله علیه ابن مردویه، شعب الإیمان الخطیب فی المتفق والمفترق بروایت ابوہریرہ رضی الله عنه
علامہ عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں..... اس روایت میں ابراہیم بن المہاجر بن مسمار منکر الحدیث ہے۔ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔ لیکن علامہ بن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر ان کی گرفت فرمائی ہے۔ الدیلمی بروایت انس رضی الله عنه

سورۃ المؤمنین.....ازالاکمال

۲۶۸۲..... اگر کوئی شخص دل کے یقین کے ساتھ ان آیات کو "افحسبتم انما خلقناکم عبثا" الخ۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ یونہی بے کار پیدا کئے گئے ہو؟ آخر آیت تک۔ پہاڑ پر بھی پڑھو تو وہ اپنی جگہ سے ٹل جائے۔ الحلیه بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۲۶۸۳..... جو شخص اپنے گھر میں "الٓم تنزیل الکتاب لاریب فیه من رب العالمین" تو تین دن تک شیطان اس گھر کا رخ نہ کرے گا۔ الدیلمی بروایت ابی فروۃالأشجعی

۲۶۸۴..... جس نے "الٓم تنزیل السجدۃ اور تبارک" دونوں سورتیں سونے سے قبل پڑھیں تو عذاب قبر سے نجات پا جائے گا اور فتنہ انگیزوں سے بھی مامون رہے گا۔ اور جس نے سورۂ کہف کی دس آیات پڑھیں وہ از سرتا قدم ایمان سے لبریز ہو جائے گا۔
ابوالشیخ، الدیلمی بروایت البراء رضی الله عنه
اس میں ایک راوی مصعب متروک جس کا اعتبار نہیں۔

۲۶۸۵..... یٰس پڑھو..... کیونکہ اس میں دس برکات وفوائد ہیں۔ کوئی بھوکا اس کو پڑھے تو سیر ہو جائے۔ کسی ننگے پر پڑھی جائے تو لباس میں ملبوس ہو جائے۔ مجرد پڑھے تو شادی ہو جائے۔ خوف زدہ پڑھے تو امن پا جائے۔ رنجیدہ وغمگین پڑھے تو مسرور وخوش ہو جائے۔ مسافر پڑھے تو سفر میں مدد ہو۔ کوئی اپنی کسی گمشدہ شے پر پڑھے تو اس کو پالے۔ میت پر پڑھی جائے عذاب میں تخفیف ہو جائے۔ تشنہ لب پڑھے تو سیراب ہو جائے۔ اور مریض پڑھے تو چنگا بھلا ہو جائے۔ الدیلمی بروایت علی رضی الله عنه

روایت میں مسعدۃ ابن الیسع کذاب شخص ہے۔

سورۂ یٰسٓ

۲۶۸۶......تورات میں اس کو معمہ کہا گیا ہے یعنی اپنے پڑھنے والے کو دنیا و آخرت کی کامیابیاں دلانے والی اور اس سے دنیا و آخرت کی مشقت و مصیبت دور کرنے والی۔ آخرت کی ہولناکیوں کو دفع کرنے والی۔ اسی کو الدافعہ اور القاضیہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ یہ اپنے پڑھنے والے سے ہر برائی اور تکلیف کو دور کرتی ہے۔۔ اس کی تمام حاجات پوری کرتی ہے۔۔ جو اس کو پڑھے یہ اس کے لئے دس حجوں کے برابر ہوگی۔ جو اس کو محض سنے، یہ اس کے لئے ہزار دینار راہ خدا میں دینے کے برابر ہوگی۔ جو اس کو لکھ کر اس کا پانی نوش کرے اس کے شکم میں ہزار بیماریوں کی دوائیں، ہزار نور، ہزار یقین، ہزار برکات اور ہزار رحمتیں داخل ہو جائیں گی، اور اس سے ہر کھوٹ اور بیماری نکال لی جائے گی۔

الحکیم، شعب الإیمان بروایت ابی بکر

حدیث ضعیف ہے۔

۲۶۸۷......تورات میں ایک سورت ہے جس کو عزیزہ اور اس کے پڑھنے والے کو عزیز کہا گیا ہے۔ وہ یٰسٓ ہے۔ الدیلمی بروایت صهیب

۲۶۸۸......جس نے یٰس لکھی پھر اس کو گھول کر پی لیا اس کے شکم میں ہزار نور، ہزار برکات اور ہزار بیماریوں کی دوائیں داخل ہو جائیں گی۔ اور اس سے ہزار بیماریاں نکل جائیں گی۔ الرافعی بروایت علی رضی الله عنه

۲۶۸۹......جس نے یٰسٓ پڑھی، گویا اس نے دس بار قرآن پڑھا۔ شعب الإیمان بروایت حسان بن عطیه مرسلاً

۲۶۹۰......جس نے اللہ کی رضاء کے لئے رات کو یٰسٓ پڑھی اللہ رات ہی کو اس کی مغفرت فرمادیں گے۔

شعب الإیمان بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۲۶۹۱......جس نے اللہ کی رضاء کے لئے رات کو یٰسٓ پڑھی، اس کی مغفرت کردی جائے گی۔

الصحیح لابن حبان السنن لسعید بروایت الحسن عن جندب البجلی، الدارمی، الضعفاء للعقیلی رحمة الله علیه، ابن السنی، ابن مردوویه بروایت الحسن بروایت ابو هریره رضی الله عنه درست ہے۔

۲۶۹۲......جس نے یٰس پڑھی، گویا اس نے دو بار قرآن پڑھا۔ شعب الإیمان بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۲۶۹۳......جس نے رات کو یٰس پڑھی، وہ یٰسٓ کے سوا بقیہ قرآن پر دس درجہ زیادہ ہوگی۔ اور جس نے اس کو شروع دن میں پڑھا پھر اپنی حاجت پیش کی تو اس کی حاجت روائی ہوگی۔ ابو الشیخ بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۲۶۹۴......جس نے جمعہ کے روز یٰسٓ اور صافات پڑھیں، پھر اللہ سے اپنا سوال مانگا اس کو ضرور عطا ہوگا۔

ابن ابی الدنیافی فضائله، ابن النجار بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

لیکن ابن النجار کی روایت ضعیف ہے۔

سورۃ الزمر

۲۶۹۵......میں تم پر سورۃ الزمر کی آخری آیات پڑھتا ہوں، جو ان پر رویا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ پس جس کو رونا نہ آئے وہ رونے کی کوشش کرے۔ پھر آپ ﷺ نے "وماقدروا الله حق قدره" سے آخر سورت تک پڑھا۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت جریر

۲۶۹۶......جو چاہتا ہو کہ جنت کے باغات میں کھائے پئے اور گھومے پھرے وہ حوامیم کی تلاوت کرے۔

ابو نعیم بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

حوامیم وہ سورتیں جن کی ابتداء میں حٰمٓ آتا ہے۔

سورۃ الدخان

۲۶۹۷...... جو جمعہ کی رات سورۃ الدخان پڑھے، صبح کو مغفرت کی حالت میں اٹھے گا اور حور عین سے اس کا عقد کیا جائے گا۔

الدیلمی بروایت ابی رافع

۲۶۹۸...... جو جمعہ کی رات سورۃ حٰمٓ الدخان اور سورۂ یٰسٓ پڑھے، صبح کو مغفرت کی حالت میں اٹھے گا۔ ابن الضریس شعب الإیمان، بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ضعیف ہے۔

الواقعہ

۲۶۹۹...... اپنی عورتوں کو سورۃ الواقعہ سکھاؤ کیونکہ یہ سورۃ الغنی ہے۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۷۰۰...... جس نے ہر رات سورۃ الواقعہ پڑھی اسے کبھی فاقہ کشی کی نوبت نہ آئے گی۔ اور جس نے ہر رات "لااقسم بیوم القیامۃ" پڑھی، وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند دمکتا ہوگا۔

ابن عساکر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۷۰۱...... جس نے ہر رات سورۃ الواقعہ پڑھی اسے کبھی فاقہ کشی کی نوبت نہ آئے گی۔

ابن السنیؒ شعب الإیمانؒ ابن عساکر بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

سورۃ الحدید

۲۷۰۲...... سورۃ الحدید سہ شنبہ منگل کے روز نازل ہوئی۔ اور اللہ نے لوہے کو بھی اسی دن پیدا کیا اور ابن آدم نے اپنے بھائی کو اسی دن قتل کیا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

سورۃ الحشر

۲۷۰۳...... جس نے سورۂ حشر کا اخیر حصہ "لو انزلنا هذا القرآن علی جبل" آخر تک پڑھا اور اسی رات انتقال ہوگیا تو شہادت کی موت مرا۔

ابو الشیخ بروایت ابی امامۃ

سورۃ الملک تیس آیات

۲۷۰۴...... سورۃ الملک عذاب قبر کو روکتی ہے۔ اور تورات میں اس کا نام مانعہ ہے۔ الدیلمی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۷۰۵...... قرآن میں ایک سورۃ جو صرف تیس آیات پر مشتمل ہے، اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑتی ہے...... حتیٰ کہ اس کو جنت میں داخل کرواتی ہے۔ اور وہ سورۂ تبارک ہے۔ الصغیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہؒ السنن لسعید بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۷۰۶...... قرآن میں ایک سورۃ جو تیس آیات پر مشتمل ہے، اپنے پڑھنے والے کے لئے دعائے مغفرت کرتی رہتی ہے حتیٰ کہ اس کی مغفرت

کردی جاتی ہے۔اوروہ" تبارک الذی بیدہ الملک" ہے۔الصحیح لابن حبان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۷۰۷.....قرآن میں ایک سورۃ جوتیس آیات پر مشتمل ہے، اپنے پڑھنے والے کے لئے مسلسل شفاعت کرتی ہے حتیٰ کہ اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔اوروہ" تبارک الذی بیدہ الملک" ہے۔

مسنداحمد، ابوداؤد، المستدرک للحاکم، شعب الایمان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۷۰۸.....میں کتاب اللہ میں ایک ایسی سورت پاتا ہوں، جوتیس آیات کی ہے۔جواس کوسونے سے قبل پڑھے اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔تیس برائیاں مٹائی جاتی ہیں۔اورتیس درجات بلند کئے جاتے ہیں۔اوراللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجتے ہیں جواس پراپنے پر پھیلائے رکھتا ہےاوراس کے بیدارہونے تک ہرمصیبت سے اس کی حفاظت کرتا ہے۔اوروہ قبرمیں اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑتی ہے۔.....اوروہ" تبارک الذی بیدہ الملک" ہے۔الدیلمی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنھما

۲۷۰۹.....اللہ تعالیٰ نے اس سے زیادہ امیدودھارس بندھانے والی کوئی آیت نازل نہیں فرمائی:" ولسوف یعطیک ربک فترضی" کہ آپ کارب آپ کوعنقریب اس قدرعطا کرے گا کہ آپ راضی ہوجائیں گے۔تومیں نے یہ وعدہ قیامت کے روزاپنی امت کے فائدہ کے لئے ذخیرہ کررکھا ہے۔الدیلمی بروایت علی رضی اللہ عنہ اس میں ایک راوی حرب بن شریح ہے جس میں قدرے ضعف ہےاوربقیہ رواۃ ثقہ ہیں۔

سورۃ القدر

۲۷۱۰.....جس نے" انا انزلناہ فی لیلۃ القدر" پڑھی، یہ چوتھائی قرآن کے برابرہوگی۔الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

لم یکن یعنی سورۃ البینۃ

۲۷۱۱.....اللہ تعالیٰ"لم یکن الذین کفروا" کی قرآت سنتے ہیں، توفرماتے ہیں: میں اپنے بندے کوخوشخبری دیتاہوں کہ میری عزت کی قسم! میں تجھے جنت میں ایساٹھکانہ مرحمت کروں گا کہ توخوش ہوجائے گا۔ابونعیم فی المعرفۃ

اس طریق سے.....عبداللہ بن اسلم، ابن شہاب سے، وہ اسماعیل بن ابی حکیم المدنی سے، پھربنی فضیل کے کسی شخص سے۔مصنف فرماتے ہیں یہ روایت منقطع ہے درمیان میں کوئی راوی چھوٹاہواہے۔کیونکہ اسماعیل تابعی ہیں۔اورحافظ ابن حجررحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صحیح یہ ہے کہ بنی فضیل کے کسی شخص پرموقوف ہو۔لیکن اس سے صرف نظر کریں تب بھی عبداللہ آخری راوی کوامام دارقطنی نے ضعیف قراردیا ہے۔

سورۃ الزلزلۃ

۲۷۱۲.....جس نے رات کواذازلزلت الأرض زلزالھا پڑھی یہ اس کے لئے نصف قرآن کے برابرہوگی۔اورجس نے قل یاایھا الکفرون پڑھی یہ اس کے لئے نصف قرآن کے برابرہوگی۔اورجس نے قل ھواللہ احد پڑھی یہ اس کے لئے تہائی قرآن کے برابرہوگی۔

ابن السنی بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

سورۃ الھاکم

۲۷۱۳.....کیاتم میں سے کوئی اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ ہرروزایک ہزارآیات قرآنیہ پڑھ لیاکرے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے عرض کیا: کس

میں اس کی ہمت ہوسکتی ہے؟ فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص اس کی ہمت بھی نہیں رکھتا کہ الھاکم التکاثر پڑھ لیا کرے۔

المستدرک للحاکم، شعب الإیمان بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۷۱۴.....جس نے رات کو ہزار آیات پڑھیں، وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا، کہ پروردگار اس سے مسکراتے ہوئے پیش آئیں گے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کون ہزار آیات کے پڑھنے کی قدرت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی اور اس کے بعد الھاکم التکاثر آخر تک پڑھی۔ پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق دے کر بھیجا کہ یہ ہزار آیات کے برابر ہے۔

الدیلمی رضی اللہ عنہ، الخطیب فی المتفق و المفترق بروایت عمر.

لیکن فرماتے ہیں یہ حدیث غیر ثابت الأصل ہے۔

۲۷۱۵.....میں تم پر ایک سورۃ پڑھتا ہوں، جو اس پر رویا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ پس جس کو رونا نہ آئے وہ رونے کی کوشش کرے۔

شعب الإیمان بروایت عبدالملک بن عمیر مرسلا

۲۷۱۶..... میں تم پر سورۃ الھاکم پڑھتا ہوں، جو اس پر رویا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ میں اس کو دوبارہ پڑھتا ہوں جو اس پر رویا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی، پس جس کو رونا نہ آئے وہ رونے کی کوشش کرے۔ الحاکم و المنتخب، شعب الإیمان

یہ روایت جریر سے ضعیف ہے۔

الکافرون

۲۷۱۷.....قل یاایھا الکفرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ اذازلزلت چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ اذا جاء نصر اللہ و الفتح چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ شعب الإیمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۷۱۸.....جس نے قل یاایھاالکفرون پڑھی گویا اس نے چوتھائی حصہ قرآن پڑھا۔ جس نے قل ھو اللہ احد پڑھی گویا اس نے تہائی حصہ قرآن پڑھا۔

شعب الإیمان بروایت سعد

۲۷۱۹.....جو اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ اس کے ساتھ دو سورتیں قل یاایھا الکفرون اور قل ھو اللہ احد ہوں تو اس پر حساب کتاب نہ ہوگا۔ ابونعیم بروایت زیدبن ارقم

قل ھو اللہ احد

۲۷۲۰.....تمہیں کیا بات مانع ہے کہ ہر رات قل ھو اللہ احد پڑھ لیا کرو۔ یہ پورے قرآن کے برابر ہے۔

ابن الأنباری فی المصاحف بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۷۲۱.....جس نے قل ھو اللہ احد اللہ الصمد پڑھ لی گویا تہائی قرآن پڑھ لیا۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۷۲۲.....قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ یعنی قل ھو اللہ احد.

الصحیح لابن حبان بروایت ابی سعید

۲۷۲۳.....کیا تم اس بات سے عاجز ہو کہ ہر رات تہائی قرآن پڑھ لیا کرو؟ عرض کیا: ہم واقعی اس سے عاجز اور ضعیف ہیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن کو تین حصوں میں تقسیم فرمایا ہے ایک حصہ قل ھو اللہ احد ہے۔

مسنداحمد، الصحیح لمسلم بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۷۲۴......کیا کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ہر رات تہائی قرآن پڑھ لیا کرے؟ یہ بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بہت بڑی محسوس ہوئی تو آپ نے فرمایا: وہ قل ھو اللہ احد پڑھے یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ مسند احمد، الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، المسند لأبی یعلی بروایت ابی سعید. الصحیح لإبن حبان، ابن السنی، الحلیۃ، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن مسعود. شعب الإیمان بروایت ابی ایوب. الخطیب بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۷۲۵......کیا تم میں سے کوئی اس بات کی ہمت نہیں رکھتا کہ ہر رات تہائی قرآن پڑھ لیا کرے؟

۲۷۲۶......کیا ہی بہترین ہیں دو سورتیں قل ھو اللہ احد یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ قل یاایھا الکفرون یہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنھما

۲۷۲۷......کوئی اس وقت تک نہ سوئے جب تک کہ تہائی قرآن نہ پڑھ لے! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ فرمایا: کیا اس کی طاقت بھی نہیں رکھتا کہ قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس پڑھ لیا کرے؟ المستدرک للحاکم شعب الإیمان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۷۲۸......جس نے ایک بار قل ھو اللہ احد پڑھ لی گویا تہائی قرآن پڑھ لیا۔ جس نے دو بار پڑھ لی گویا دو تہائی قرآن پڑھ لیا۔ اور جس نے تین بار پڑھ لی گویا پورا قرآن پڑھ لیا۔ الرافعی بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۷۲۹......جس نے رات یا دن میں تین بار قل ھو اللہ احد پڑھ لی تو یہ قرآن کی مقدار ہوگئی۔ ابن النجار بروایت کعب بن عجرہ

۲۷۳۰......جس نے تین بار قل ھو اللہ احد پڑھ لی گویا پورا قرآن پڑھ لیا۔ الضعفاء للعقیلی رحمۃ اللہ علیہ بروایت رجاء الغنوی

۲۷۳۱......جس نے دس بار قل ھو اللہ احد پڑھ لی اللہ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا تب تو ہم بہت گھر بنالیں گے فرمایا: اللہ اس سے بھی زیادہ اور اچھا عطا کرنے والا ہے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابن السنی بروایت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

۲۷۳۲......جس نے ہر فرض نماز کے بعد دس بار قل ھو اللہ احد پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنی رضاء و مغفرت واجب فرمادیں گے۔

ابن النجار بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۷۳۳......جس نے فجر کے بعد بارہ بار قل ھو اللہ احد پڑھی گویا اس نے چار بار قرآن پڑھ لیا۔ اور یہ اس دن روئے زمین پر متقی ترین شخص ہوگا بشرطیکہ تقویٰ اختیار کئے رکھے۔ شعب الإیمان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۷۳۴......جس نے صبح کی نماز کے بعد کسی سے گفتگو کرنے سے قبل سو بار قل ھو اللہ احد پڑھی، اس روز اس کے لئے پچاس صدیقین کا عمل لکھا جائے گا۔ البراء بن عازب اس میں ایک راوی سلیمان بن ربیع ہیں وہ کادح بن رحمۃ سے روایت میں ضعیف ہے اور خود کادح کذاب شخص ہے۔ لہٰذا اس روایت پر اعتماد نہیں۔

۲۷۳۵......جس نے نماز کی طرح کامل وضوء و طہارت کے ساتھ سورۂ فاتحہ سے ابتداء کر کے سو بار قل ھو اللہ احد پڑھی۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر حرف پر دس نیکی لکھیں گے۔ اور ہر حرف پر دس برائیاں مٹائیں گے اور ہر حرف پر دس درجات بلند فرمائیں گے۔ اور اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائیں گے۔ اور اس دن اس کے لئے سارے بنی آدم کے اعمال کے بقدر ثواب لکھیں گے۔ اور اس کا یہ عمل ایسا ہوگا گویا کہ قرآن تینتیس بار پڑھا۔ نیز شرک سے برائت اور ملائکہ کا قرب، شیطان سے بعد لکھ دیں گے۔ اور اس کے لئے عرش کے نزدیک کچھ آوازیں ہوں گی جو اپنے پڑھنے والے کا ذکر کریں گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھیں گے اور جب اس کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھ لیں گے تو کبھی اس کو عذاب سے دوچار نہ کریں گے۔ الکامل لإبن عدی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الإیمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۷۳۶......کوئی مسلم بندہ مرد یا عورت ایسا نہیں جو دن و رات میں دو سو مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے مگر اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہوں کی مغفرت فرمادیں گے۔ ابن السنی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۷۳۷.....جو شخص عرفہ کی شام ہزار مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو جو بھی مانگے عطا فرما دیں گے۔

ابو الشیخ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۷۳۸.....جس نے ایک بار قل ھو اللہ احد پڑھی، اس پر برکت نازل کی جائے گی۔ اگر دو مرتبہ پڑھی اس پر اور اس کے اہلِ خانہ برکت نازل کی جائے گی۔ اگر تین مرتبہ پڑھی، تو اس پر اور اس کے اہلِ خانہ اور اس کے ہمسایوں پر بھی برکت نازل کی جائے گی۔ اگر بارہ مرتبہ پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں بارہ گھر بنائیں گے۔ اور محافظ فرشتے آپس میں کہیں گے چلو اپنے بھائی کے گھر دیکھ کر آئیں۔ اگر سو مرتبہ پڑھی تو پچیس سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا سوائے خون اور اموال کے۔ اگر دو سو مرتبہ پڑھی تو پچاس سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا سوائے خون اور اموال کے۔ اگر تین سو مرتبہ پڑھی تو چار ایسے شہیدوں کا ثواب لکھ دیں گے، جن کے گھوڑے زخمی ہو گئے ہوں اور انکا خون بہہ گیا ہو۔ اگر ہزار مرتبہ پڑھ لی تو وہ اس وقت تک نہ مرے گا جب تک کہ جنت میں اپنا گھر نہ دیکھ لے۔

ابن عساکر بروایت ابان عن انس رضی اللہ عنہ

۲۷۳۹.....جس نے گھر میں داخل ہوتے وقت قل ھو اللہ احد پڑھ لی، اس کے گھر اور اس کے ہمسایوں کے ہاں سے فقر و افلاس اٹھ جائے گا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت جریر

۲۷۴۰.....تیری اس سے محبت تجھے جنت میں داخل کر دے گی۔ یعنی قل ھو اللہ احد سے۔

مسند احمد، الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ تعلیقاً، الدارمی، عبد بن حمید، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ حسن غریب المسند لأبی یعلی، ابن خزیمہ، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم، ابن السنی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۷۴۱.....جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا: اے محمد! معاویہ بن معاویہ مزنی وفات پا گئے ہیں کیا آپ ان کی نماز پڑھنا پسند کرتے ہیں؟ پھر جبرئیل علیہ السلام نے اپنا پر مارا جس سے درمیان کے تمام شجر و حجر صاف ہو گئے اور ان کے جنازہ کی چارپائی سامنے آ گئی۔ پھر آپ ﷺ نے ملائکہ کی دو صفوں کے ساتھ ان پر نماز پڑھی ہر صف ستر ہزار ملائکہ پر مشتمل تھی۔ میں نے کہا اے جبرئیل! ان کو یہ مقام کس وجہ سے حاصل ہوا؟ کہا ان کی قل ھو اللہ احد کے ساتھ محبت کی وجہ سے، یہ آتے جاتے، بیٹھے اور کھڑے ہر حال میں اس کو پڑھتے رہتے تھے۔

سمویہ، السنن للبیہقی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

المعوذتین

۲۷۴۲.....مجھ پر آج رات ایسی آیات نازل ہوئی ہیں جن کی مثل کوئی نہیں دیکھی گئی۔ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس

النسائی بروایت عقبۃ بن عامر

۲۷۴۳.....دو سورتوں کی کثرت کیا کرو، اللہ تعالیٰ ان کی بدولت تمہیں آخرت میں بلند درجات تک پہنچا دے گا وہ معوذتین ہیں۔ جو قبر کو روشن کرتی ہیں اور شیطان کو بھگاتی ہیں۔ نیکیوں اور درجات میں اضافہ کراتی ہیں۔ میزان عمل کو وزن دار کرتی ہیں اور اپنے پڑھنے والے کو جنت کا رستہ دکھلاتی ہیں۔ الدیلمی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۷۴۴.....اے جابر! "قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس" پڑھ۔ تو نے ان کی مثل کوئی سورت نہ پڑھی ہوگی۔

النسائی، الصحیح لابن حبان بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۷۴۵.....اے عقبہ بن عامر! تو نے کوئی سورت اللہ کے ہاں "قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس" سے زیادہ محبوب اور زیادہ پہنچ والی نہیں پڑھی ہوگی! پس اگر تجھ سے ہو سکے کہ یہ تجھ سے نماز میں نہ چھوٹیں تو کر لے۔

الصحیح لابن حبان، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، شعب الإیمان بروایت عقبہ بن عامر

۲۷۴۶...... تو نے اللہ کے ہاں قل اعوذ برب الفلق سے زیادہ مرتبہ والی کوئی سورت نہ پڑھی ہوگی۔

الصحیح لابن حبان، شعب الإیمان، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عقبہ بن عامر

۲۷۴۷...... کسی سائل نے معوذتین جیسا سوال نہیں کیا اور کسی پناہ مانگنے والے نے ایسی پناہ نہیں مانگی۔ ابن ابی شیبہ بروایت عقبہ بن عامر

فصلِ سوم......تلاوت کے آداب میں

۲۷۴۸...... لوگوں میں سب سے اچھی قرآت والا شخص وہ ہے جب قرآن پڑھے تو اس میں رنجیدہ و سنجیدہ ہو۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۷۴۹...... لوگوں میں سب سے اچھی قرآت والا شخص وہ ہے جب قرآن پڑھے تو اس میں رنجیدہ ہو۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۷۵۰...... لوگوں میں سب سے اچھی قرآت والا شخص وہ ہے جب تو اس کو پڑھتا دیکھے تو سمجھے کہ وہ اللہ سے ڈر رہا ہے۔

محمدبن نصر فی کتاب الصلاۃ، شعب الإیمان، التاریخ للخطیب رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما. السجزی فی الإبانۃ بروایت ابن عمرو الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۷۵۱...... تمہارے منہ قرآن کے راستے ہیں سوان کو مسواک کے ساتھ صاف کرلیا کرو۔

ابونعیم فی کتاب السواک والسجزی فی الإبانۃ بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۷۵۲...... اپنے مونہوں کو مسواک کے ساتھ صاف کرو کیونکہ یہ قرآن کے راستے ہیں۔

الکجی فی سننہ بروایت وضین مرسلا لسجزی فی الإبانۃ عنہ عن بعض الصحابۃ

۲۷۵۳...... اپنے مونہوں کو مسواک کے ساتھ صاف کرو کیونکہ یہ قرآن کے راستے ہیں۔ شعب الإیمان بروایت سمرۃ

۲۷۵۴...... صاحبِ قرآن کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کے مالک کی طرح ہے۔ اگر وہ اس کی نگہبانی کرے گا تو روکے رکھے گا اور چھوڑے گا تو وہ بھاگ جائے گا۔ مالک، مسنداحمد، بخاری ومسلم، النسائی، ابن ماجہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۷۵۵...... قرآن کی حفاظت کرتے رہو، میری جان کے مالک کی قسم! وہ لوگوں کے دلوں سے اونٹ کے اپنی رسی سے زیادہ جلدی نکل جانے والا ہے۔ مسنداحمد، بخاری ومسلم بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۷۵۶...... کتاب اللہ سیکھو اور اس کی نگہبانی کرو اور اس کو خوش الحانی سے پڑھو۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! وہ اونٹنی کے اپنی رسی سے زیادہ جلد نکل جانے والا ہے۔ مسنداحمد بروایت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۲۷۵۷...... قرآن کی دیکھ بھال رکھو۔ وہ لوگوں کے دلوں سے جانور کے اپنی رسی سے زیادہ جلدی نکل جانے والا ہے۔

مسنداحمد، بخاری ومسلم، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، النسائی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۷۵۸...... آواز سے قرآن پڑھنے والا اعلانیہ صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔ اور پست آواز سے قرآن پڑھنے والا خفیہ صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔ ابوداؤد الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ النسائی بروایت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ۔ المستدرک للحاکم بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۲۷۵۹...... کم سن بچے کا قرآن حفظ کرنا ایسا ہے جیسے پتھر پر نقش۔ اور سن رسیدہ کا قرآن حفظ کرنا ایسا ہے جیسے پانی پر لکھنا۔

الخطیب فی الجامع بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۷۶۰...... جس کی خواہش ہو کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرے تو وہ قرآن دیکھ کر پڑھے۔

الحلیہ، شعب الإیمان بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۷۶۱..... کبھی اس میں تو کبھی اُس میں، یعنی قرآن اور شعر۔ ابن الأنباری فی الوقف بروایت ابی بکرۃ

۲۷۶۲..... اللہ تعالیٰ اس حسن الصوت بندے کی آواز زیادہ اہتمام سے سنتے ہیں جو قرآن کو اچھی آواز میں سنوار سنوار کر اور اونچی آواز سے پڑھے، بنسبت اس شخص کے جو اپنی گانے والی باندی کا گانا سن رہا ہو۔

الصحیح لإبن حبان، المستدرک للحاکم، شعب الإیمان بروایت فضالة بن عبید

۲۷۶۳..... اللہ تعالیٰ اچھی و بلند آواز میں قرآن پڑھنے والے ایک نبی کی آواز پر جتنا کان لگاتے ہیں، اتنا کسی چیز پر کان نہیں لگاتے۔

مسند احمد، ابوداؤد، بخاری ومسلم، النسائی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۷۶۴..... حسین آواز قرآن کی زینت ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنه

۲۷۶۵..... اپنی اچھی آواز کے ساتھ قرآن پڑھو۔ کیونکہ حسن صوت قرآن کے حسن کو نکھار دیتا ہے۔

الدارمی ابن نصر فی الصلاۃ بروایت البراء

۲۷۶۶..... قرآن کو اچھی آواز کے ساتھ زینت بخشو۔ مسند احمد، ابوداؤد، النسائی الصحیح لإبن حبان المستدرک للحاکم بروایت البراءً. ابونصر السجزی فی الإبانة بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنه. الدار قطنی فی الأفراد، الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت ابن عباس رضی اللہ عنه الحلیه بروایت عائشه رضی اللہ عنها

۲۷۶۷..... قرآن کو اچھی آواز کے ساتھ زینت بخشو، کیونکہ حسن صوت قرآن کے حسن کو دوبالا کر دیتا ہے۔ المستدرک للحاکم بروایت البراء

۲۷۶۸..... ہر چیز کا زیور ہوتا ہے اور قرآن کا زیور عمدہ آواز ہے۔ المصنف لعبدالرزاق، الضیاء بروایت انس رضی اللہ عنه

۲۷۶۹..... وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن کو سنوار کر نہ پڑھے۔

الصحیح للبخاری رحمة اللہ علیه بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنه، مسند احمد، ابوداؤد، الصحیح لإبن حبان، المستدرک للحاکم بروایت سعد، ابوداؤد بروایت ابی لبابة بن المنذر، المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنه، ابوداؤد بروایت عائشه رضی اللہ عنها

۲۷۷۰..... قرآن ہر حال میں پڑھو، اِلا یہ کہ تم غسل کی حاجت میں ہو۔ ابوالحسن بن صخر فی فوائدہ بروایت علی رضی اللہ عنه

۲۷۷۱..... ہر ماہ میں ایک قرآن پڑھ لو۔ ہر دس دن میں ایک قرآن پڑھ لو۔ ہر ہفتہ میں ایک قرآن پڑھ لو۔ بس اس سے کم دن میں پورا نہ کرو۔

بخاری ومسلم، ابوداؤد بروایت ابن عمر رضی اللہ عنهما

۲۷۷۲..... ہر ماہ میں ایک قرآن پڑھ لو۔ ہر پچیس دن میں ایک قرآن پڑھ لو۔ ہر پندرہ دن میں ایک قرآن پڑھ لو۔ ہر دس دن میں ایک قرآن پڑھ لو۔ ہر ہفتہ میں ایک قرآن پڑھ لو۔ اور جس نے تین دن سے کم میں قرآن پڑھ لیا اس نے قرآن کو سمجھا نہیں۔

مسند احمد بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنه

۲۷۷۳..... چالیس دن میں ایک قرآن پڑھ لو۔ الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیه بروایت ابن عمر رضی اللہ عنهما

۲۷۷۴..... پانچ دن میں ایک قرآن پڑھ لو۔ الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت ابن عمر رضی اللہ عنهما

۲۷۷۵..... اگر ہو سکے تو تین دن میں قرآن پڑھ لو۔ مسند احمد الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت سعد بن المنذر

۲۷۷۶..... قرآن پڑھتا رہ جب تک کہ وہ تجھے منع کرے اور باز رکھے۔ پس اگر وہ تجھے منع نہیں کرتا تو تو قرآن نہیں پڑھ رہا۔ الفردوس للدیلمی رحمة اللہ علیه بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ مقصود یہ کہ اپنے من میں قرآن کی تاثیر پیدا کرو کہ وہ تمہیں گناہوں سے روکنے لگ جائے اگر یہ کیفیت پیدا نہیں ہو رہی تو اس کو پیدا کرو۔ یہ مطلب نہیں کہ اس کو چھوڑ کر بیٹھ جاؤ۔

۲۷۷۷..... قرآن حزن وملال کے ساتھ پڑھو، کیونکہ یہ اسی طرح نازل ہوا ہے۔

المسند لأبی یعلیٰ، الحلیه، الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت بریدة

۲۷۷۸.....قرآن پڑھتے رہو جب تک تمہارے دل اس سے مانوس رہیں۔ جب اضطراب پیدا ہو جائے تو اٹھ جاؤ۔

مسند احمد، بخاری ومسلم، النسائی بروایت جندب

یہ حکم ایسے لوگوں کے لئے ہے جو قرآن پڑھنے کے دلدادہ ہیں، ان کو اگر وقتی نامانوسیت پیدا ہو جائے تو کچھ وقفہ کرلیں۔ ورنہ جو لوگ پڑھتے ہی نہیں ان کو چاہئے کہ ذرا جبر کر کے پہلے قرآن سے محبت وانس پیدا کریں۔

۲۷۷۹.....عرب کے لہجے اور آواز میں قرآن پڑھو۔ اہل کتاب اور فساق لوگوں کے لہجے اختیار کرنے سے اجتناب کرو۔ عنقریب میرے بعد ایسے لوگ آئیں گے، جو قرآن کو گانے اور اہل کتاب اور نوحہ کرنے والوں کی طرح پڑھیں گے۔ یہ قرآن ان کے حلقوں سے آگے نہیں بڑھے گا۔ ان کے دل فتنہ زدہ ہوں گے اور جن کو ان کی آواز اچھی لگے گی ان کو بھی فتنہ میں مبتلا کریں گے۔

الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، شعب الإیمان بروایت حذیفة رضی الله عنه

۲۷۸۰.....قرآن پڑھو اور اس کے ذریعہ اللہ کی رضاء وخوشنودی کے متلاشی رہو، قبل اس سے کہ ایک ایسی قوم آئے، جو قرآن کے الفاظ کو تیر کی طرح سیدھا کریں گے، لیکن وہ اس کا معاوضہ دنیا ہی میں جلد حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور آخرت کی تاخیر چھوڑ دیں گے۔

مسند احمد، ابوداؤد بروایت جابر رضی الله عنه

۲۷۸۱.....قرآن کو تجوید کے ساتھ پڑھو اور اس کے معانی وغرائب میں غور کرو۔

ابن ابی شیبة، المستدرک للحاکم، شعب الإیمان بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۲۷۸۲.....قرآن کو تجوید کے ساتھ پڑھو اور اس کے معانی وغرائب میں غور کرو۔ اس کے غرائب ہی اس کے فرائض وحدود ہیں۔ کیونکہ قرآن پانچ عنوان میں نازل ہوا ہے، حلال، حرام، محکم، متشابہ اور امثال۔ پس حلال پر عمل کرو۔ حرام سے اجتناب برتو۔ محکم صریح المعنی کے پیچھے لگو ان پر عمل اور غور وفکر کرو۔ اور متشابہ غیر واضح المعنی پر بغیر کھوج میں پڑے ایمان لے آؤ۔ اور امثال سے عبرت پکڑو۔

شعب الإیمان بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۲۷۸۳.....روزمرہ کی اپنی گفتگو صاف لہجے میں کیا کرو تاکہ قرآن بھی اچھا کر کے پڑھ سکو۔

ابن الأنباری فی الوقف والمرهبی فی فضل العلم بروایت ابی جعفر معضلا

۲۷۸۴.....جب تم میں سے کوئی قرآن ختم کرے تو یہ دعا پڑھے" اللهم انس وحشتی فی قبری" اے اللہ مجھے قبر میں سامانِ انس عطا فرما۔

الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت ابی امامة

۲۷۸۵.....جب صاحبِ قرآن کھڑا ہو کر دن رات اس کو پڑھتا رہتا ہے تو اس کو یاد رہتا ہے۔ اور اگر اس کی نگہبانی نہ کرے تو بھول جاتا ہے۔

محمدبن نصر فی الصلاة بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۲۷۸۶.....اللہ کے ہاں محبوب ترین عمل منزل پا کر پھر کوچ کر دینے والا عمل ہے۔ یعنی قرآن کے اول سے سفر شروع کرتا ہے اور آخر تک پہنچتا ہے تو پھر آخر سے اول کی طرف چل پڑتا ہے۔ گویا جیسے ہی منزل پائی پھر کوچ کرلیا۔

الصحیح للترمذی رحمة الله علیه بروایت ابن عباس رضی الله عنهما، ابوداؤد بروایت زرارة بن ابی اوفی مرسلا

یہ اصح ہے۔

۲۷۸۷.....قرآن پڑھو اور اس کے ذریعہ اللہ سے سوال کرو قبل اس سے کہ ایسی قوم آئے جو اس کو پڑھ کر لوگوں کے آگے دستِ سوال دراز کرے۔

مسنداحمد، شعب الإیمان، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت عمران بن حصین

۲۷۸۸.....لوگوں میں سب سے اچھی قرآت والا شخص وہ ہے جب تو اس کو پڑھتا دیکھے تو سمجھے کہ وہ اللہ سے ڈر رہا ہے۔

ابن ماجه بروایت جابر رضی الله عنه

۲۷۸۹.....یہ حزن وکرب کے عالم میں نازل ہوا، پس جب تم اسے پڑھو تو رویا کرو۔ اگر رونا نہ آئے تو بتکلف رویا کرو۔ اور اس کو حسنِ صوت کے

ساتھ پڑھو۔ جو اس کو سنوار کر نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔ابن ماجه، محمد بن نصر فی کتاب الصلاة ،شعب الإیمان بروایت سعد

۲۷۹۰......مجھ پر قرآن کا ایک حصہ اترا، تو میں نے اسے پورا کرنے سے قبل نکلنے کو ناپسند خیال کیا۔

مسنداحمد، ابوداؤد، ابن ماجه بروایت اویس بن حذیفة

۲۷۹۱......دیکھو! تم میں ہر کوئی اپنے رب سے مناجات کرتا ہوگا سو آپس میں ایک دوسرے کو ایذاء رسانی سے اجتناب کرو۔اور ایک دوسرے سے بلند آواز میں قرآت نہ کرو۔مسنداحمد، ابوداؤد، المستدرک للحاکم بروایتِ ابی سعید

۲۷۹۲......جو شخص سورۃ التین والزیتون پڑھے اور اس کے ختم " الیس الله باحکم الحاکمین " پر پہنچے تو اس کو کہنا چاہئے "بلی وانا علی ذالک من الشاهدین" آیت کے آخر حصہ کا معنی ہے: کیا اللہ حاکموں کا حاکم نہیں ہے؟ جس کا جواب دے: کیوں نہیں میں بھی اس پر شہادت دیتا ہوں کہ آپ ہی احکم الحاکمین ہیں۔اور جو سورۂ قیامہ پڑھے اور آخر میں اس آیت پر پہنچے "الیس ذالک بقادر علی ان یحی الموتی " تو کہے 'بلیٰ'۔ آیت کے آخر حصہ کا معنی ہے: کیا وہ اللہ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر نہیں ہے؟ تو جواب دے کیوں نہیں۔اور جو سورۂ مرسلات پڑھے اور آخر میں اس آیت پر پہنچے " فبای حدیث بعده یؤمنون "تو کہے اٰمنا بالله. آیت کے آخر حصہ کا معنی ہے: اس بات کے سوا اور کس بات پر ایمان لاؤ گے؟ جواب ہم اللہ پر ایمان لے آئے۔ ابوداؤد، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۲۷۹۳......اللہ فلاں بندہ پر رحم کرے، اس نے مجھے فلاں آیت یاد دلائی جو میں فلاں سورۃ سے بھول گیا تھا۔

مسنداحمد، بخاری ومسلم، ابوداؤد بروایت عائشه رضی الله عنها

الاکمال

۲۷۹۴......قرآن پڑھو اور حالتِ گریہ طاری کرو۔ اگر رونا نہ آئے تو رونے کی کوشش کرو۔اور وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن کو اچھی طرح نہ پڑھے۔

ابن نصربروایت سعدبن ابی وقاص

۲۷۹۵......اللہ تعالیٰ اس عمدہ آواز شخص کے قرآن پڑھنے پر کان لگاتا ہے جو قرآن کو خوش الحانی سے پڑھ رہا ہو۔

المصنف لعبدالرزاق بروایت البراء

۲۷۹۶......قرآن عالمِ حزن ہی میں نازل ہوا ہے۔ سو اس کو حزن وملال کے ساتھ پڑھو۔ابن مردویه بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۲۷۹۷......وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے۔

المصنف لعبدالرزاق، ابن ابی شیبه، ابوداؤد الطیالسی،مسنداحمد ،عبدبن حمید ،العدنی والدارمی، ابوداؤد وابوعوانة، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم ،السنن للبیهقی رحمة الله علیه، السنن لسعید بروایت سعد بن ابی وقاص ، ابوداؤد، البغوی وابن قانع الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، السنن للبیهقی رحمة الله علیه بروایت ابی لبابة بن عبدالمنذر ، الخطیب وابن نصر فی الإبانة المستدرک للحاکم، السنن للبیهقی رحمة الله علیه بروایت ابو هریره رضی الله عنه، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، المستدرک للحاکم ابو نصر فی الإبانة بروایت ابن عباس رضی الله عنهما.ابونصر بروایت ابن الزبیر.ابن النضر وابو نصر ، المستدرک للحاکم بروایت عائشه.الخطیب فی المتفق والمفترق بروایت انس رضی الله عنه

۲۷۹۸......اللہ تعالیٰ اتنا کسی چیز میں کان نہیں لگاتے جتنا اس بندہ کی آواز پر کان لگاتے ہیں جو قرآن کو عمدہ آواز سے پڑھ رہا ہو۔

المصنف لعبدالرزاق بروایت ابی سلمة مرسلا وابونصر السجزی فی الإبانة بروایت ابی سلمة

۲۷۹۹......اللہ تعالیٰ اتنا کسی چیز میں کان نہیں لگاتے جتنا اس بندہ کی آواز پر کان لگاتے ہیں جو قرآن کو عمدہ آواز سے پڑھ رہا ہو۔

ابن ابی شیبه بروایت ابی سلمة

۲۸۰۰......اللہ تعالیٰ اتنا کسی چیز میں کان نہیں لگاتے جتنا اس بندہ کی آواز پر کان لگاتے ہیں جو قرآن کو بلند آواز اور خوش الحانی سے پڑھ رہا ہو۔

الصحیح لابن حبان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۰۱......افسوس تجھ پر اے شہاب! تو قرآن کو اچھی آواز میں کیوں نہیں پڑھتا؟ ابونعیم بروایت زید بن ارقم عن سالم بن ابی سلام

۲۸۰۲......قرآن تو اسی شخص سے سنا جاتا ہے جو رغبت اور خوفِ الٰہی سے پڑھ رہا ہو۔

ابن المبارک بروایت طاؤس مرسلاً. ابونصر السجزی فی الإبانة عن طاؤوس عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

قرآن کی اشاعت کرنے کا حکم

۲۸۰۳......اہلِ قرآن قرآن کے ساتھ تکیہ نہ لگاؤ۔ اور جیسا کہ اس کا حق ہے، اس کی شب وروز تلاوت کرو۔ اس کی نشر واشاعت کرو۔ خوش الحانی سے پڑھو۔ اس میں غور وفکر کرو یقیناً تم فلاح پاجاؤ گے اور دنیا ہی میں اس کی اجرت طلب نہ کرو کیونکہ آخرت میں اس کا ثواب ملنے والا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، شعب الإیمان، ابونعیم، ابن عساکر بروایت عبیدة الملیکی

۲۸۰۴......اپنے منہ صاف ستھرے رکھو کیونکہ یہ قرآن کے راستے ہیں۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۸۰۵......قرآن پڑھتے رہو جب تک انس محسوس کرتے رہو جب طبیعت بے چین ہو تو اٹھ جاؤ۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ الحلیہ بروایت جندب

۲۸۰۶......قرآن تجوید کے ساتھ پڑھو۔ الرافعی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۰۷...... پڑھتا رہ اے معاذ! اور التاریخ للخطیب رحمة اللہ علیہ جھٹکے نہ مار۔ التاریخ للخطیب رحمة اللہ علیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۰۸......جس طرح حفظ کرنا سیکھتے ہو اسی طرح خوش الحانی اور عمدہ آواز پیدا کرنا بھی سیکھو۔ الدیلمی بروایت ابی رضی اللہ عنہ

۲۸۰۹......اپنے بھائی کی رہنمائی کرو۔ المستدرک للحاکم بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو غلط قرآن پڑھتے سنا تو آپ ﷺ نے دوسرے اصحاب کو فرمایا۔

۲۸۱۰...... جب قرآن کی کوئی آیت مشتبہ ہو جائے کہ یہ لفظ مؤنث ہے یا مذکر تو قرآن کو دیکھ کر یاد کرو۔

ابن قانع بروایت بشیر او بشیر بن الحارث

۲۸۱۱......جب کوئی رات کو نفل نماز کے لئے کھڑا ہو لیکن قرآن پڑھنے سے عاجز ہو جائے، پتہ نہ چلے کہ کیا پڑھ رہا ہے؟ تو وہ واپس سو جائے۔

المصنف لعبدالرزاق، مسند احمد، الصحیح لمسلم، ابوداؤد، ابن ماجة، الصحیح لابن حبان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۱۲......افضل الأعمال منزل پا کر پھر کوچ کر دینے والا عمل ہے۔ پوچھا گیا اس کا مطلب تو فرمایا: یعنی قرآن ختم کر کے پھر شروع کرنا۔

محمد بن نصر من طریق ابن المبارک

۲۸۱۳......ہمیں اسکندریہ کے ایک شخص نے حدیث بیان کی: افضل الأعمال منزل پا کر پھر کوچ کر دینے والا عمل ہے۔ یعنی قرآن کے اول سے سفر شروع کرتا ہے اور آخر تک پہنچتا ہے تو پھر آخر سے اول کی طرف چل پڑتا ہے۔ گویا جیسے ہی منزل پائی پھر کوچ کر لیا۔

المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

اس پر المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تعاقب فرمایا۔

۲۸۱۴......تجھ پر منزل پا کر پھر کوچ کر دینے والا عمل ہے۔ یعنی قرآن کے اول سے سفر شروع کرتا ہے اور آخر تک پہنچتا ہے تو پھر آخر سے اول کی طرف چل پڑتا ہے۔ گویا جیسے ہی منزل پائی پھر کوچ کر لیا۔ شعب الإیمان بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۵......فرمایا: ہر ماہ میں ایک قرآن پڑھ لو عرض کیا: میں اس سے زیادہ قوت پاتا ہوں فرمایا: بیس راتوں میں ایک قرآن پڑھ لو عرض کیا: میں اس سے زیادہ قوت پاتا ہوں فرمایا: دس راتوں میں ایک قرآن پڑھ لو عرض کیا: میں اس سے زیادہ قوت پاتا ہوں فرمایا: فرمایا: سات رات میں ایک قرآن پڑھ

لواوراس سے زیادہ مت کرو۔الصحیح للبخاری رحمة الله علیهٔ الصحیح لمسلم ج ۲ ص ۸۱۴ ابوداؤد بروایت ابن عمرو

۲۸۱۶..... فرمایا: ہرماہ میں ایک قرآن پڑھ لوعرض کیا: میں اس زیادہ قوت پاتا ہوں فرمایا: تین راتوں میں ایک قرآن پڑھ لو۔

ابو داؤد الحلیه بروایت ابن عمرو

۲۸۱۷..... چالیس دن میں ایک قرآن پڑھ لو۔الصحیح للترمذی رحمة الله علیه حسن غریب بروایت ابن عمرو

۲۸۱۸..... پانچ دن میں ایک قرآن ختم کرلو۔الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابن عمرو

۲۸۱۹..... اتنا بوجھ نہ اٹھا جس کو سہار نہ سکے۔ بلکہ تم پر سجدے لازم ہیں۔الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه ابن عساکر بروایت ابی ریحانة انہوں نے عرض کیا کہ قرآن مجھ سے چھوٹ جاتا ہے اور پڑھنا دشوار ہو جاتا ہے تو آپ ﷺ نے یہ فرمایا۔

۲۸۲۰..... قرآن پڑھو اور اس میں جو کچھ ہے اس پر عمل کرو۔الدیلمی بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۲۸۲۱..... قرآن پڑھو اور اس کے ذریعہ اللہ کی رضاء وخوشنودی کے متلاشی رہو،قبل اس سے کہ ایک ایسی قوم آئے،جو قرآن کے الفاظ کو تیر کی طرح سیدھا کریں گے،لیکن وہ اس کا معاوضہ دنیا ہی میں جلد حاصل کریں گے اور آخرت سے سروکار نہ رکھیں گے۔

ابن ابی شیبه بروایت محمد بن المنکدر مرسلاً

۲۸۲۲..... تیرے قرآن دیکھ کر قرآن پڑھنے کی فضیلت،بغیر دیکھے قرآن پڑھنے پر ایسی ہے،جیسے فرض کی فضیلت نفل پر۔

ابن مردویه بروایت عثمان بن عبدالله بن اوس الثقفی بروایت عمرو بن اوس

۲۸۲۳..... کیا بات ہے میں تم کو بالکل خاموش دیکھ رہا ہوں؟ جواب دینے میں تم سے جن زیادہ بہتر تھے۔میں جب بھی ''فبأی الآء ربکما تکذبن'' ''تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ پڑھتا وہ کہتے و''لا بشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد'' پروردگار ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلا سکتے تیرے ہی لئے ساری تعریفیں ہیں۔

الحسن بن سفیان، المستدرک للحاکم، شعب الإیمان بروایت جابر رضی الله عنه

۲۸۲۴..... کوئی آنکھ ایسی نہیں جو تلاوتِ قرآن سے اشکبار ہو جائے،مگر وہ قیامت کے دن ٹھنڈی ہو جائے گی۔

الدیلمی بروایت انس رضی الله عنه

۲۸۲۵..... یوں مت کہو کر وسورۃ البقرۃ سورۃ آل عمران۔جس کا معنی ہے گائے کی سورت آل عمران کی سورت۔بلکہ یوں کہا کرو: وہ سورت جس میں بقرہ کا ذکر ہے وہ سورت جس میں آل عمران کا ذکر ہے۔اسی طرح تمام قرآن میں کہا کرو۔شعب الایمان بروایت انس رضی الله عنه ضعیف

۲۸۲۶..... مجھے قرآن سناؤ عرض کیا یا رسول اللہ! میں اور آپ کو قرآن سناؤں؟ آپ پر تو قرآن نازل ہوا ہے! فرمایا: میری خواہش ہے کہ میں کسی اور سے سنوں۔الصحیح للبخاری رحمة الله علیهٔ الصحیح لمسلمٔ ابوداؤد بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

تم دیکھ رہے ہو میں نے اللہ کے فضل سے بیتی رات کو سبع طوال پڑھیں۔

ابن خزیمهٔ المسند لأبی یعلیٰ الصحیح لابن حبانٔ المستدرک للحاکمٔ شعب الإیمانٔ السنن لسعید بروایت انس رضی الله عنه

فصل.....تلاوت کے مکروہات اور چند حقوق کے بیان میں

۲۸۲۷..... میری امت میں ایسی قوم بھی آئے گی،جو قرآن کو ردی کھجوروں کی طرح پڑھے گی۔المسند لأبی یعلی بروایت حذیفه رضی الله عنه

۲۸۲۸..... اس نے قرآن کو سمجھا نہیں،جس نے تین دن سے کم میں قرآن پورا کر دیا۔

ابو داؤد الصحیح للترمذی رحمة الله علیهٔ ابن ماجه بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۲۸۲۹..... قرآن کو طہارت کے بغیر مت چھوؤ۔الکبیر للطبرانی رحمة الله علیهٔ الدار قطنیٔ المستدرک للحاکم بروایت حکیم بن حزام

۲۸۳۰..... قرآن کو باوضوء شخص کے سوا کوئی نہ مس کرے۔ابو داؤد الصحیح للترمذی رحمة الله علیه بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۲۸۳۱.....یوں کہنا کتنا برا ہے میں نے فلاں آیت بھلادی۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے مجھے فلاں آیت بھول گئی یا بھلادی گئی۔

مسنداحمد، السنن للبیهقی رحمة الله علیه، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۲۸۳۲.....کوئی یوں کہے میں نے فلاں فلاں آیت بھلادی۔ بلکہ اسے بھلادی گئی۔ الصحیح لمسلم بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۲۸۳۳.....مجھ پر اپنی امت کے اجر پیش کئے گئے۔ حتیٰ کہ اس تنکے کا اجر بھی، جو کسی مسجد سے نکال دے۔ اور مجھ پر اپنی امت کے گناہ بھی پیش کئے گئے اور میں نے اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی نے کوئی سورت یاد کی پھر بھلادی۔

ابو داؤد، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه بروایت انس رضی الله عنه

۲۸۳۴.....نہیں کوئی شخص جو قرآن سیکھے پھر اسے بھلادے مگر وہ قیامت کے دن اللہ سے کوڑھی حالت میں ملاقات کرے گا۔

الصحیح لمسلم، الدارمی، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، شعب الإیمان بروایت سعد بن عبادة

۲۸۳۵.....نہیں کوئی شخص جو قرآن پڑھے پھر اسے بھلادے مگر وہ قیامت کے دن اللہ سے کوڑھی حالت میں ملاقات کرے گا۔

ابو داؤد بروایت سعد بن عبادة

۲۸۳۶.....قرآن میں جھگڑا مت کرو کیونکہ اس میں جھگڑنا کفر ہے۔ الطیالسی، شعب الإیمان بروایت ابن عمرو

۲۸۳۷.....قرآن میں جھگڑا و جدال کرنا کفر ہے۔ ابن ماجه، المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریره رضی الله عنه

۲۸۳۸.....قرآن میں تنازعہ کرنا کفر ہے۔ ابو داؤد، المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریره رضی الله عنه

۲۸۳۰.....قرآن میں تنازعہ سے ممانعت کی گئی ہے۔ السجزی فی الإبانة بروایت ابی سعید

۲۸۴۰.....دشمنانِ دین کی سرزمین میں قرآن لے کر سفر کرنے سے ممانعت کی گئی ہے۔ بخاری ومسلم ابو داؤد ابن ماجه بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۲۸۴۱.....جس نے قرآن کی تعلیم پر ایک کمان بھی لی، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن آگ کی کمان گلے میں ڈالیں گے۔

الحلیه، بیهقی بروایت ابی الدرداء رضی الله عنه

۲۸۴۲.....جس نے قرآن پر اجرت لی، بس قرآن سے اس کا یہی حصہ ہوگا۔ الحلیه بروایت ابو ہریره رضی الله عنه

۲۸۴۳.....جو قرآن پڑھ کر لوگوں سے کھاتا ہے، وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا اس کا چہرہ محض ہڈیوں کی کھوپڑی ہوگی، اس پر گوشت نام کی کوئی شے نہ ہوگی۔ شعب الإیمان بروایت بریده

۲۸۴۴.....وہ قرآن پر ایمان ہی نہیں لایا، جس نے اس کی حرام کردہ اشیاء کو حلال ٹھہرایا۔

الصحیح للترمذی رحمة الله علیه بروایت صهیب رضی الله عنه

۲۸۴۵.....دنیا میں غریب ترین چار چیزیں ہیں جن کا کوئی پرسان حال نہیں وہ قرآن، جو کسی ظالم کے سینے میں ہے۔ کسی قوم کے محلّہ کی وہ مسجد، جس میں نماز نہ ادا کی جاتی ہو۔ کسی گھر میں وہ قرآن جس کی تلاوت نہ کی جاتی ہو۔ اور وہ نیکوکار شخص، جو برے لوگوں کے ساتھ رہ رہا ہو۔

الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت ابو ہریره رضی الله عنه

الاکمال

۲۸۴۶.....عظیم ترین گناہ جو قیامت کو میری امت کا میرے سامنے آئے گا وہ کتاب اللہ کی وہ سورت ہوگی جو کسی کو یاد تھی لیکن اس نے بھلادی۔

محمد بن نصر بروایت انس رضی الله عنه

۲۸۴۷.....مجھ پر گناہ پیش کئے گئے۔ لیکن میں نے اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی کو قرآن عطا ہوا پھر اس نے اسے چھوڑ دیا۔

ابن ابی شیبه بروایت الولید بن عبدالله بن ابی مغیث

۲۸۴۸......نہیں کوئی شخص جو قرآن پڑھے پھر اسے بھلا دے مگر وہ قیامت کے دن اللہ سے کوڑھی حالت میں ملاقات کرے گا۔

محمد بن نصیر بروایت سعد بن عبادة

۲۸۴۹......یوں کہنا کتنا برا ہے میں نے فلاں آیت بھلا دی۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے مجھے فلاں آیت بھلا دی گئی۔ قرآن کو یاد کرتے رہو، پس قسم ہے اس ہستی کی، جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! یہ لوگوں کے سینوں سے فوراً نکل جانے والا ہے، بنسبت جانور کے اپنی رسی سے زیادہ جلد۔

مسند احمد، الصحیح للبخاری رحمة اللہ علیہ، الصحیح لمسلم، النسائی، الصحیح لابن حبان بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۵۰......قرآن کی نگہبانی کرتے رہو۔ یہ جلد نامانوس ہو جانے والا ہے۔ وہ اونٹ کے اپنی رسی سے زیادہ جلدی لوگوں کے سینوں سے نکل جانے والا ہے۔ اور کوئی یوں ہرگز نہ کہے: میں نے فلاں آیت بھلا دی، یا بھول گیا۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے مجھے فلاں آیت بھلا دی گئی۔

محمد بن نصر، الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، المستدرک للحاکم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ابن ابی شیبہ موقوفاً

۲۸۵۱......کوئی یوں ہرگز نہ کہے: میں نے فلاں آیت بھلا دی، یا بھول گیا۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے مجھے فلاں آیت بھلا دی گئی۔ کیوں کہ وہ نہیں بھولتا بلکہ بھلا دیا جاتا ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۵۲......قرآن کی نگہبانی کرتے رہو۔ پس قسم ہے اس ہستی کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! یہ لوگوں کے سینوں سے جلد نکل جانے والا ہے، اس بدکے ہوئے جانور سے زیادہ جلد جو اپنی رسی سے چھوٹ کر اپنی جگہ پہنچ جاتا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، الخطیب بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ابن ابی شیبہ موقوفاً

۲۸۵۳......قرآن کی نگہبانی کرتے رہو۔ پس قسم ہے اس ہستی کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! یہ جانور کے اپنی رسی سے زیادہ جلدی لوگوں کے سینوں سے نکل جانے والا ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۸۵۴......قرآن کی مثال جب اس کی کوئی نگہبانی کرتا ہو اور دن رات اس کو پڑھتا ہو اس اونٹ کی طرح ہے جس کو اس کے مالک نے رسی سے باندھ رکھا ہے۔ پس اگر باندھے رکھے گا تو حفاظت کر لے گا ورنہ رسی چھوڑے گا تو اونٹ فوراً نکل جائے گا۔ سو اسی طرح قرآن ہے۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الصحیح للبخاری رحمة اللہ علیہ، الصحیح لمسلم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۸۵۵......قرآن کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کی مانند ہے۔ اگر اس کا مالک اس کی رسی کی حفاظت رکھے گا تو روکے رکھے گا ورنہ غفلت میں پڑے گا تو وہ چلا جائے گا۔ تو جب صاحبِ قرآن اس کو شب و روز پڑھتا رہے گا یاد رہے گا چھوڑ بیٹھے گا تو بھلا دیا جائے گا۔

الرامہرمزی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۸۵۶......شیطان کو بھگا! شیطان کو بھگا! شیطان کو بھگا! اے عمر...... قرآن سارا درست ہے۔ جب تک کہ مغفرت کو عذاب نہ بنائے اور عذاب کو مغفرت نہ بنائے۔ البغوی بروایت اسحاق بن حارثة الأنصاری عن ابیہ عن جدہ

یعنی شیطان کے وسوسہ میں پڑ کر بہت زیادہ عین تیر کی مانند سیدھا کرنے کے پیچھے لگ کر تلاوت ترک نہ کردو بلکہ معنی صحیح ادا ہونے کا لحاظ رکھو۔

۲۸۵۷...... اے عمر! ...... قرآن سارا درست ہے۔ جب تک کہ مغفرت کو عذاب نہ بنائے اور عذاب کو مغفرت نہ بنائے۔

مسند احمد، سمویہ بروایت اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحة عن ابیہ عن جدہ

۲۸۵۸......قرآن میں اختلاف و تنازعہ کرنے کو چھوڑ دو۔ تم سے قبل امتیں بھی تبھی ملعون ہوئیں جب انہوں نے قرآن میں اختلاف کرنا شروع کر دیا۔ بے شک قرآن میں اختلاف و انتشار کفر ہے۔ ابو نصر السجزی فی الإبانة

۲۸۵۹......قرآن کے ساتھ جھگڑا مت کرو۔ اور نہ بعض کو بعض کے ساتھ ٹکراؤ۔ اللہ کی قسم مؤمن جھگڑتا ہے غالب آ جاتا ہے اور منافق جھگڑتا ہے تو ماخوذ ہوتا ہے۔ اور اس سے غلط رائے قائم کرنے کی جوابدہی کرنا ہوتی ہے۔ الدیلمی بروایت عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر عن ابیہ عن جدہ

۲۸۶۰......قرآن میں جھگڑا مت کرو۔ بے شک قرآن میں اختلاف و انتشار کفر ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت زید بن ثابت. الحسن بن سفیان بروایت سعد مولی عمرو بن العاص

حسن بن سفیان کے متعلق تابعی ہونے کا قول ہے۔

۲۸۶۱۔۔۔اے قوم! تم سے قبل امتیں بھی اسی وجہ سے قعرِ ہلاکت میں پڑیں۔ قرآن تو بعض بعض کی تصدیق ہی کرتا ہے۔ پس قرآن کو آپس میں بعض کو بعض کے ساتھ مت ٹکراؤ۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابن عمرو

ابن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک قوم کے پاس تشریف لائے دیکھا کہ وہ قرآن میں جھگڑ رہے ہیں تو آپ نے یہ فرمایا۔

۲۸۶۲ قرآن کا کچھ حصہ بھی دشمن کی سرزمین میں مت لے جاؤ۔ ابن ابی داؤد فی المصاحف بروایت ابن عمر و صحیح ہے۔

۲۸۶۳۔۔۔دشمنانِ دین کی سرزمین میں قرآن لے کر سفر نہ کرو کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں دشمن اس کو چھین نہ لے۔

الحلیه' ابن ابی داؤد فی المصاحف' المستدرک للحاکم بروایت ابن عمر

۲۸۶۴۔۔۔اگر تو نے اس پر کمان لی، تو گویا جہنم کی کمان لی۔ بیہقی بروایت ابی بن کعب ضعیف ہے

کہتے ہیں میں نے کہا: میں نے کسی کو قرآن سکھایا تھا اس نے مجھے یہ کمان ہدیہ کی ہے۔ تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب فرمایا۔

۲۸۶۵۔۔۔تیرے شانوں کے درمیان ایک انگارہ ہے جو تو گردن میں ڈالے گا۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه' المستدرک للحاکم' السنن للبیهقی رحمة الله علیه بروایت عبادة بن الصامت

عرض کیا: میں نے کسی کو قرآن سکھایا تھا اس نے مجھے یہ کمان ہدیہ کی ہے۔ تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب فرمایا۔

۲۸۶۶۔۔۔اگر تو چاہتا ہے کہ اس کے بدلے جہنم کی آگ کی ایک کمان اپنی گردن میں ڈالے تو قبول کرلے۔

مسند احمد' ابن منیع' عبد بن حمید' الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه' المستدرک للحاکم' السنن لسعید' السنن للبیهقی رحمة الله علیه' ابو داؤد' ابن ماجة' المسند لأبی یعلی بروایت عبادة بن الصامت رضی الله عنه

۲۸۶۷۔۔۔اگر تو چاہتا ہے کہ اللہ تجھے آگ کی ایک کمان گردن میں ڈالے، تو قبول کرلے۔ الحلیه بروایت ابی الدرداء رضی الله عنه

ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

۲۸۶۸۔۔۔جس نے قرآن کی تعلیم پر ایک کمان لے لی، اللہ تعالیٰ اسے آگ کی ایک کمان گردن میں ڈالے گا۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابی الدرداء رضی الله عنه

۲۸۶۹۔۔۔جس نے قرآن کی تعلیم پر اجرت لی، اس نے اپنی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں جلد وصول کرلیا۔ اب قیامت کے دن قرآن اس سے جھگڑے گا۔

ابونعیم بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۲۸۷۰۔۔۔قرآن تین حصوں میں ہے۔ حلال، اس کی اتباع کرو۔ حرام، اس سے اجتناب کرو۔ متشابہ، جس کا معنی تم پر مشتبہ ہو جائے، اسے اس کے عالم کے سپرد کردو۔ الدیلمی بروایت معاذ رضی الله عنه

۲۸۷۱۔۔۔جس نے اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کی اور وہ باوضو تھا تو اسے چاہئے کہ دوبارہ وضو کرلے۔

الدیلمی بروایت ابو هریرہ رضی الله عنه

۲۸۷۲۔۔۔میری امت کی ہلاکت کتاب اور دودھ میں ہے۔ کتاب میں یوں کہ وہ اسے پڑھتے ہیں اور اپنی طرف سے اس کی غلط تاویل کرتے ہیں اور دودھ میں یوں کہ اس کو اتنا پسند کرتے ہیں کہ اس کے لئے دیہاتوں میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور پھر جمعوں جماعتوں کو چھوڑ بیٹھتے ہیں۔

مسند احمد' شعب الإیمان' ابو نصر السجزی فی الإبانة بروایت عقبه بن عامر

۲۸۷۳۔۔۔جنبی حالت میں قرآن مت پڑھ۔ البزار بروایت علی رضی الله عنه وابی موسی رضی الله عنه

۲۸۷۴۔۔۔قرآن کو ناپاکی کی حالت میں مت چھو۔ ابن ابی داؤد فی المصاحف بروایت عثمان بن العاص

۲۸۷۵۔۔۔اللہ لعنت کرے اس پر جس نے یہ کیا۔ قرآن کو اسی کی جگہ رکھو۔ الحکیم بروایت عمر بن عبدالعزیز

حضور ﷺ زمین پر پڑے ہوئے قرآن کے ٹکڑے کے پاس سے گذرے تو آپ ﷺ نے اس کے مرتکب پر لعنت فرمائی۔

۲۸۷۶...... کتاب کو پاؤں کے ساتھ مت مٹاؤ۔ ابو نصر السجزی فی الإبانة

حدیث غریب ہے۔

۲۸۷۷...... اے حاملِ قرآن! قرآن کے ساتھ زینت اپنا۔ اللہ تجھے مزین کرے گا۔ اور لوگوں کے لئے اس کو زینت مت بنا، اللہ تجھے ذلیل ومعیوب کردے گا۔ حاملِ قرآن کو چاہئے کہ رات کو طویل نماز پڑھے۔ اور لوگوں میں طویل حزن وملال والا ہو جبکہ لوگ خوش ہوں اور قہقہے مار رہے ہوں۔

۲۸۷۸...... ایک دوسرے پر اپنی آواز بلند نہ کرو۔ یہ بات نمازی کو ایذاء پہنچاتی ہے۔ الخطیب بروایت جابر رضی اللہ عنه

۲۸۷۹...... ہاں میں اس کو بطن سے پڑھتا ہوں اور تم اس کو پشت سے پڑھتے ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا بطن سے پڑھنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: میں اس کو پڑھتا ہوں اور غور وفکر کرتا ہوں اور اس پر عمل کرتا ہوں اور تم پڑھتے ہو تو یوں استغنائی اشارہ فرماتے ہوئے فرمایا۔

محمد بن نصر عن عمیر بن ھانی

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا بات ہے! کہ ہم خلوت میں جب قرآن پڑھتے ہیں تو وہ کیفیات محسوس نہیں کرتے جو آپ کرتے ہیں؟ تب آپ نے یہ فرمایا۔

حاملین قرآن کی تین قسمیں

۲۸۸۰...... حاملینِ قرآن تین طرح کے ہیں۔ ایک، جس نے اس کو ذریعہ تجارت بنالیا۔ دوسرا، جس نے اس کو فخر ومباہات کا ذریعہ بنالیا وہ منبر پر گانے بجانے کی طرح خوب فخر کرتا ہے کہتا ہے اللہ کی قسم مجھ سے غلطی نہیں ہوسکتی کوئی ایک حرف بھی مجھ سے چھوٹ نہیں سکتا۔ تو یہ گروہ میری امت کے بدترین گروہ ہیں۔ اور ایک اور گروہ نے اس کو اٹھایا اور اس کا سینہ اس کے ساتھ ٹھنڈا ہوا اور اس کے دل میں اس کا الہام ہوا اور اس نے اپنے دل کو محراب بنالیا۔ پس یہ عافیت میں ہے لیکن اس کا نفس مصیبت میں ہے۔ اور ایسے لوگ میری امت میں کبریت احمر کی طرح قلیل التعداد ہیں۔

ابو نصر السجزی فی الإبانةو ابن السنی والدیلمی بروایت الحسن عن انس رضی اللہ عنه

ابو نصر کہتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے اور اس کو مؤمل بن عبدالرحمٰن کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا۔ اور اس میں کلام ہے۔ البتہ حسن سے ان کا قول محفوظ ہے۔

۲۸۸۱...... حاملینِ علم دنیا میں انبیاء کے خلفاء اور آخرت میں شہداء ہیں۔ الخطیب بروایت ابن عمر رضی اللہ عنهما

۲۸۸۲...... قرآن کے قاری تین ہیں۔ ایک وہ شخص، جس نے قرآن پڑھا اور اس کو سامانِ رزق بنالیا بادشاہوں کے ہاں اس کی حرمت کو پامال کیا۔ لوگوں کو اس کے ذریعہ مائل کیا۔ دوسرا وہ شخص، قرآن پڑھا اس کے حروف کو خوب خوب سیدھا کیا۔ لیکن اس کی قائم کردہ حدود کو ضائع کردیا۔ تو قارئین قرآن کے یہ گروہ بہت ہیں اللہ ان کو برکت نہ دے۔ اور ایک وہ شخص ہے جس نے قرآن سیکھا اور اس کو اپنے دل کے مرض کی دواء بنایا۔ پس قرآن نے اس کی راتوں کو بیدار رکھا اس کے دنوں کو پیاسا رکھا۔ وہ لوگ مسجدوں میں کھڑے رہتے ہیں اپنے لباس میں سہارا لئے اس میں غور وفکر کرتے ہیں۔ پس یہی لوگ ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بلاؤں اور خطرات کو ٹال دیتے ہیں۔ دشمنوں کو دفع کردیتے ہیں۔ آسمان سے بارش نازل کرتے ہیں۔ پس اللہ کی قسم! یہ قرآء کبریت احمر سے زیادہ نایاب ہیں۔

الصحیح لابن حبان فی الضعفاء، ابو نصر السجزی فی الإبانة والدیلمی بروایت بریدة

سجزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حدیث میں ضعف ہے۔ اس کو احمد بن متیم کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا اور وہ بھی متکلم فیہ ہے۔

شعب الإیمان بروایت الحسن رحمة اللہ علیه

اللہ کے فضل و کرم سے جزء اوّل مکمل ہوا ۔ اب اس کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ دوسرا جزء شروع ہورہا ہے، اس کی پہلی فصل تفسیر کے بیان میں ہے
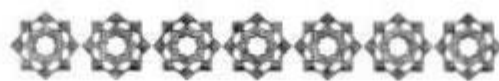
اردو ترجمہ کنز العمال

حصہ دوم

مترجم
محمد اصغر مغل
فاضل جامعہ دار العلوم، کراچی

فصل چہارم۔۔۔۔۔۔تفسیر کے بیان میں

مذکورہ فصل قرآن اوراس کے فضائل سے متعلق ساتویں باب کی فصلوں میں سے مذکورہ باب حرف الھمزہ کی دوسری کتاب کتاب الاذکار میں سے ہے۔

کتاب الاذکارقسم الاقوال میں سے ہے۔ جوکہ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال کی ایک قسم ہے۔

۲۸۸۳۔۔۔۔۔سورۂ فاتحہ۔الحمدللّٰہ رب العالمین یعنی سورۂ فاتحہ بار بار پڑھی جانے والی سات آیتیں ہیں جو مجھے قرآن عظیم کے ساتھ عطا کی گئی ہیں۔بخاری، ابوداؤد، بروایت سعید بن المعلیٰ

تشریح:۔۔۔۔۔۔نماز کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ تلاوت کی جاتی ہے۔اس لئے اس کو''السبع المثانی'' بار بار پڑھی جانے والی سات آیت کا نام دیا گیا۔

۲۸۸۴۔۔۔۔۔السبع المثانی سے مراد فاتح الکتاب ہے۔(المستدرک للحاکم بروایت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

تشریح:۔۔۔۔۔۔سورۂ فاتحہ کو فاتحہ الکتاب اس لئے کہا گیا کیونکہ یہ کتاب اللہ کے لئے بمنزلہ دروازہ کے ہے اس سے کتاب اللہ کا افتتاح ہوتا ہے۔

۲۸۸۵۔۔۔۔۔سورۂ فاتحہ میں''مغضوب علیھم''جن پرغضب (خداوندی) کیا گیا سے مراد قوم یہود ہے۔اور''الضالین'' گمراہ ہوجانے والے سے مراد نصاریٰ ہیں۔ترمذی بروایت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ

تشریح:۔۔۔۔۔۔یہود سب کچھ جانتے ہوئے بھی ہٹ دھرمی سے حق کا انکار کرتے تھے اس وجہ سے ان پر خدا کا غضب اترا جبکہ نصاریٰ کی جہالت کی وجہ سے حق سے منحرف ہوگئے۔ یہود کو ہٹ دھرمی کا یہ ثمرہ ملا کہ حق کی طرف ان کا آنا بہت محال ہوگیا جبکہ نصاریٰ سے جب بھی جہالت کی دبیز تہہ ہٹی وہ حق کی طرف آتے گئے۔ مذکورہ تین احادیث سورۂ فاتحہ سے متعلق وارد ہوئی ہیں جو مستند اسناد سے مروی ہیں۔

۲۸۸۶۔۔۔۔۔سورۂ بقرہ۔ بنی اسرائیل کو کہا گیا:

ادخلوا الباب سجداً وقولوا حطة بقرہ:۵۸

''(شہر کے) دروازے میں (عاجزی کے ساتھ) جھکتے ہوئے اور مغفرت (مغفرت) کہتے ہوئے داخل ہو۔''

لیکن انہوں نے بات کو بدل دیا اور اپنی سرینوں کے بل اکڑتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے داخل ہوئے حبة فی شعیرة (حبة فی شعیرة) گندم جو میں، گندم جو میں۔مسند احمد، بخاری ومسلم، ابوداؤد ترمذی بروایت حضرت ابو ہریرة رضی اللہ عنہ

(اصل کے حاشیہ اور منتخب کنز العمال اور نسخۂ انتظامیہ کے حواشی میں ابوسعید ہے۔ص)

تشریح:۔۔۔۔۔۔مذکورہ فرمان قوم بنی اسرائیل سے متعلق نازل ہوا تھا جب کہ وہ ایک ہی قسم کا کھانا''من وسلویٰ'' کھاتے کھاتے اکتا گئے تو موسیٰ علیہ السلام سے کہہ کر خدا سے دعا کرائی کہ ان کو دیگر اقسام کے کھانے بھی عطا کئے جائیں۔تب پروردگار نے ان کو شہر میں داخل ہونے کا حکم فرمایا۔ یہ لوگ خدا کے حکم کا تمسخر اڑاتے ہوئے شہر میں داخل ہوئے۔

امت محمدیہ ﷺ معتدل امت ہے

۲۸۸۷۔۔۔۔۔وکذلک جعلناکم امة وسطا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدًا بقرة ۱۴۳

اور اسی طرح ہم نے تم کو امت معتدل بنایا ہے تا کہ تم لوگوں پر گواہ بنو۔ (اور رسول تم پر گواہ بنیں) قیامت کے روز نوح اور اس کی امت آئے گی۔ اللہ پاک نوح علیہ السلام کو فرمائیں گے: کیا تم نے پیغام رسالت پہنچا دیا تھا؟ وہ عرض کریں گے جی ہاں اے پروردگار! پروردگار ان کی قوم سے پوچھیں گے کیا تم کو پیغام مل گیا تھا؟ وہ کہیں گے: نہیں ہمارے پاس کوئی نبی نہیں آیا۔ پروردگار حضرت نوح علیہ السلام سے دریافت فرمائیں گے: کیا تمہارے پاس کوئی گواہ ہے؟ حضرت نوح علیہ السلام محمد (ﷺ) اور آپ ﷺ کی امت کا نام لیں گے۔ یہی مذکورہ فرمان الٰہی کا مطلب ہے۔ پھر امت کو بلایا جائے گا اور تم پیغمبر کے حق میں پیغام رسالت پہنچانے کی گواہی دو گے اور میں تم پر گواہی دوں گا۔ مسند احمد، بخاری ترمذی، نسائی، ابن ماجہ بروایت ابو سعید رضی اللہ عنہ

اس حدیث کی مزید وضاحت ذیل کی حدیث سے ہوتی ہے۔

۲۸۸۸...... قیامت کے روز ایک نبی آئے گا اور اس کے ساتھ فقط ایک امتی ہوگا اور کسی نبی کے ساتھ دو امتی ہوں گے اور کسی نبی کے ساتھ تین امتی ہوں گے۔ اور کسی کے ساتھ اس سے زیادہ ہوں گے پس اس نبی سے کہا جائے گا کیا تم نے اپنی قوم کو پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ کہے گا جی ہاں، پھر اس کی قوم کو بلایا جائے گا۔ ان سے پوچھا جائے گا: کیا تم کو اس نے پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے نہیں۔ تب پیغمبر سے پوچھا جائے گا کہ تمہارا کون گواہ ہے؟ وہ کہے گا: محمد ﷺ اور اس کی امت۔ پس محمد ﷺ اور اس کی امت کو بلایا جائے گا۔ ان سے پوچھا جائے گا کیا اس پیغمبر نے اپنی قوم تک پیغام خداوندی پہنچا دیا تھا؟ امت محمد یہ عرض کرے گی جی ہاں! امت محمدیہ سے پوچھا جائے گا: تمہیں اس بات کا کیسے علم ہوا؟ وہ کہیں گے ہمارے نبی نے ہمیں خبر دی تھی کہ تمام رسولوں نے اپنی قوموں تک پیغام خداوندی پہنچا دیا ہے۔ لہٰذا ہم نے اپنے پیغمبر (محمد ﷺ) کی تصدیق کی۔ پس یہی اس فرمانِ باری (وکذلک جعلناکم) کا مطلب ہے۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ بروایت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا لطیفہ

۲۸۸۹......حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر. بقرہ:۱۸۷

حتی کہ رات کے سیاہ دھاگہ سے صبح کا سفید دھاگہ واضح ہو جائے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: تب تو تمہارا تکیہ بڑا طویل وعریض ہے۔ اس سے مراد تو رات کی تاریکی اور دن کی سفیدی ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، بروایت عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم

روزے کے متعلق جب مذکورہ حکم نازل ہوا کہ اس وقت تک کھانے پینے کی اجازت ہے۔ تو ایک صحابی اس کا لفظی معنی مراد لیتے ہوئے اپنے تکیے کے نیچے دو دھاگے ایک سفید اور سیاہ رکھ کر سو گئے کہ جب تک یہ ایک دوسرے سے ممتاز نہ ہو جائیں کھانے پینے کی گنجائش ہے۔

صبح کو جب یہ واقع حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں گوش گذار کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا تکیہ تو بہت لمبا چوڑا ہے جس کے نیچے رات اور دن آگئے۔ اس سے مراد صبح کی شفق کا رات کی تاریکی سے ممتاز ہونا ہے۔

۲۸۹۰......آل عمران۔ وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلاً۔ ال عمران:۹۷

اور لوگوں پر اللہ کے لئے اس کے گھر کا حج ہے۔ جو شخص اس کی راہ کی طاقت رکھتا ہو۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا: السبیل توشہ اور سواری ہے۔

(الشافعی، ترمذی، ابن عمر رضی اللہ عنہ سنن البیہقی عائشہ رضی اللہ عنہا

تشریح: ......یعنی جو شخص آنے جانے کے خرچ اور سواری کی طاقت رکھتا ہو اور پیچھے رہ جانے والے اہل وعیال کے خرچ کا بندوبست کر کے بیت اللہ کو جا سکتا ہو اس پر حج فرض ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے فقہی کتب ملاحظہ فرمائیں۔

امانت داری کا حکم

۲۸۹۱......القنطار سے مراد ہزار اوقیہ ہے۔المستدرک للحاکم بروایت انس رضی اللہ عنہ

تشریح:......ومنهم من ان تأمنه بقنطار يؤده اليک ومنهم من ان تأمنه بدينار لايؤده اليک .آل عمران:۷۵

اور بعض اہل کتاب وہ ہیں کہ اگر تو ان کے پاس امانت رکھے (قنطار) ڈھیر مال کا تو ادا کردیں تجھ کو اور بعضے ان میں وہ ہیں کہ اگر تو ان کے پاس امانت رکھے ایک اشرفی تو ادا نہ کریں۔

اوقیہ سات مثقال کا ایک مقرر وزن ہوتا ہے۔جو رطل کا بارہواں حصہ بنتا ہے۔

حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل کتاب یعنی یہود ونصاریٰ میں سے کچھ تو ایسے امانت دار ہیں کہ اگر ان کے پاس ہزار اوقیہ کے برابر سونا بھی امانتاً رکھوا دیا جائے تو واپس کردیں گے۔

۲۸۹۲......قنطار بارہ ہزار اوقیہ ہے اور ہر اوقیہ آسمان وزمین کے درمیان کے خزانے سے بہتر ہے۔

ابن حیان، ابن ماجه بروایت ابوهریره رضی الله عنه

تشریح:......یعنی جو امانت واپس کردی جائے اس کا ثواب آسمان وزمین کے درمیان کے خزانے کو راہ خدا میں خیرات کرنے سے بہتر ہے۔

۲۸۹۳......قنطار بارہ ہزار اوقیہ ہے۔ابن جریر بروایت ابی رضی الله عنه

کلام:......اس روایت کو سنداً ضعیف کہا گیا ہے۔دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۴۴

۲۸۹۴......قنطار بارہ ہزار دینار ہیں۔ابن جریر بروایت مرسلاً از حسن

کلام:......ضعیف ہے۔ضعیف الجامع ۴۱۴۲

۲۸۹۵......سورۃ الانعام۔اللہ پاک یہود پہ لعنت فرمائے۔اللہ تعالیٰ نے جب ان پر چربیوں کو حرام قرار دیا تو انہوں نے اس کو پگھلا کر فروخت کیا اور اس کے پیسے سے کھانے لگے۔

مسند احمد، بخاری مسلم، ابن ماجه، ترمذی، ابو داؤد، نسائی بروایت جابر رضی الله عنه. بخاری، مسلم بروایت ابوهریرة رضی الله عنه، مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجه، عمر رضی الله عنه

تشریح:......ومن البقر والغنم حرمنا عليهم شحومهما الا ماحملت ظهورهما اوالحوايا اوما اختلط بعظم(۱۴۶)

اور گائے اور بکری میں سے حرام کی تھی ان کی چربی مگر جو لگی ہو پشت پر یا آنتوں پر یا جو چربی ملی ہو ہڈی کے ساتھ۔

اللہ عزوجل نے یہود بنی اسرائیل پر بطور سزا مذکورہ جگہوں کے علاوہ گائے اور بکری کی چربی حرام قرار دی تھی۔مگر انہوں نے اس کو پگھلا کر تیل بنایا اور اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت کھانے پینے لگے۔جیسے کہ آجکل بعض لوگ اللہ کی حرام کردہ اشیاء کو مختلف حیلے بہانوں سے استعمال کرتے ہیں۔ان پر آپ ﷺ نے مذکورہ حدیث میں لعنت فرمائی ہے۔

مسلمانوں کے لئے مذکورہ چربی بالکل حلال ہے جو کہ یہود کے لئے حرام کی گئی تھی۔

۲۸۹۶......طوفان موت ہے۔ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویه بروایت عائشه رضی الله عنها

تشریح:......فارسلنا عليهم الطوفان ۔الاعراف:۱۳۳

پھر ہم نے بھیجا ان پر طوفان۔

فاخذهم الطوفان وهم ظالمون .العنكبوت:۱۴

پھر پکڑا ان کو طوفان نے اور وہ ظالم تھے۔

مذکورہ آیات میں طوفان سے مراد موت کو قرار دیا گیا ہے۔

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۳۶۶۰

۲۸۹۷ ...... (سورۃ الاعراف) اصحاب الاعراف وہ قوم ہے جو اپنے آباء واجداد کی معصیت کی وجہ سے خدا کی راہ میں قتل ہوئے۔ لہٰذا جہنم میں جانے سے ان کو خدا کی راہ میں مرنے نے روک لیا اور جنت میں جانے سے ان کے ان کے آباء واجداد کی معصیت نے روک لیا۔

السنن لسعید بن منصور، عبد بن حمید ابن منیع، الحارث، الطبرانی فی الکبیر، السنن للبیهقی بروایت عبدالرحمن المزنی

کلام: ...... مذکورہ روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۸۸۴

۲۸۹۸ ...... جب حواء علیہا السلام حاملہ ہوئیں تو ابلیس ان کے پاس آیا۔ حضرت حواء کا کوئی بچہ زندہ نہ بچتا تھا۔ ابلیس نے آپ کو کہا: بچے کا نام عبدالحارث رکھ دینا، پھر وہ بچہ جئے گا۔ حضرت حواء نے بچے کا نام عبدالحارث رکھا تو واقعی وہ جیا۔ یہ شیطان کے بہکانے سے ہوا۔

مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم ایضاء بروایت حضرت سمرۃ بن جندب

تشریح مع کلام: ...... فلما تغشها حملت حملاً خفیفاً فمرت به . الاعراف: ۱۸۹

جب مرد نے عورت کو ڈھانکا تو حمل رہا ہلکا سا حمل تو چلتی پھرتی رہی اس کے ساتھ۔

اس آیت کی تفسیر میں مذکورہ روایت نقل کی جاتی ہے۔ صرف امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو مرفوع روایت کیا ہے۔ جس کے متعلق امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ تین وجہ سے معلول ہے (لہٰذا اس سے دلیل پکڑنا درست نہیں)۔

اس کے علاوہ باقی آثار ہیں اور غالباً وہ اہل کتاب سے ماخوذ ہیں۔ چنانچہ آیت میں جو آگے فرمان ہے کہ پھر وہ ماں باپ بچے کی پیدائش کے بعد شرک کرنے لگتے ہیں اس سے مراد حضرت آدم اور حضرت حواء علیہا السلام نہیں ہو سکتے کیونکہ پیغمبروں سے شرک جیسا بڑا گناہ سرزد ہونا محال ہے۔ شروع آیت میں حضرت آدم وحواء علیہما السلام ہی کا ذکر ہے بعد میں علم سے جنس کی طرف تحویل ہوئی ہے جیسا کہ قرآن پاک میں بعض مقامات پر ایسا ہوا ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں۔ تفسیر عثمانی بذیل. سورۃ الاعراف: ۱۸۹

۲۸۹۹ ...... سورۃ الانفال۔ آگاہ رہو! طاقت پھینکنے میں ہے۔ آگاہ رہو! طاقت پھینکنے میں ہے۔ آگاہ رہو طاقت پھینکنے میں ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ بروایت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

ترمذی میں یہ اضافہ منقول ہے: خبردار! عنقریب اللہ تعالیٰ تمہارے لئے زمین فتح فرمائے گا۔ اور تم مشقت سے بچ جاؤ گے۔ پس کوئی شخص اپنے تیر و کمان اور دیگر اسلحہ جات سے کھیلنا نہ بھولے۔

تشریح: ...... وما رمیت اذ رمیت ولکن اللّٰہ رمی (الانفال: ۱۷)

اور (اے محمد!) جس وقت تم نے کنکریاں پھینکی تھیں تو وہ تم نے نہیں پھینکی تھیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں۔

مذکورہ آیت میں رمی سے متعلق فرمانِ باری کی توضیح وشرح مذکورہ بالا روایت میں کی گئی ہے۔

۲۹۰۰ ...... اے ابی! جب میں نے تم کو پکارا تو کس چیز نے تمہیں مجھے جواب دینے سے روکا اللہ تعالیٰ نے جو مجھ پر وحی فرمائی ہے، کیا اس میں یہ حکم نہیں پاتے:

استجیبو اللّٰہ وللرسول اذا دعاکم لمایحییکم . الانفال: ۲۴

اللہ اور رسول کی پکار کا جواب دو جب وہ تمہیں پکاریں اس کام کے لئے جس میں تمہاری زندگی ہے۔

(مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

تشریح: ...... حضرت ابی رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ ﷺ نے ان کو آواز دی وہ نماز کی وجہ سے جواب نہ دے پائے تو بعد میں آپ ﷺ نے ان کو یہ ارشاد فرمایا۔

۲۹۰۱ ...... سورۃ التوبہ۔ حج اکبر کا دن قربانی کا دن ہے۔ ترمذی بروایت علی رضی اللہ عنہ

٢٩٠٢...... چھوڑو مجھے اے عمر! مجھے اختیار دیا گیا تھا چنانچہ میں نے اختیار کرلیا۔ مجھے کہا گیا:

استغفرلهم ان تستغفرلهم سبعين مرة فلن يغفر الله لهم. التوبہ: ٨٠

تم ان کے لئے بخشش مانگو یا نہ مانگو (بات ایک ہے) اگر ان کے لئے ستر دفعہ بھی بخشش مانگو گے تو بھی خدا ان کو نہ بخشے گا۔

پھر فرمایا:...... اگر مجھے علم ہوتا کہ ستر دفعہ سے زیادہ استغفار کرنے پر اس کی مغفرت ہوجائے گی تو زیادہ بھی استغفار کرتا۔

ترمذی، نسائی بروایت عمر رضی اللہ عنہ

تشریح:...... رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کا انتقال ہوا تو آپ علیہ السلام نے اپنی قمیص میں اس کو کفن دلایا اور اپنا لعاب مبارک اس کے منہ میں ڈالا۔ نماز جنازہ پڑھی اور دعائے مغفرت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا دامن مبارک پکڑ کر التجاء کی کہ اس منافق کو اس قدر اعزاز نہ بخشیں تب آپ ﷺ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

پھر بعد میں ارشاد خداوندی نازل ہوا:

''اور (اے پیغمبر!) ان میں سے کوئی مرجائے تو کبھی اس کے (جنازے) پر نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر (جا کر) کھڑے ہونا۔''

سورة التوبہ: ٨٤

٢٩٠٣...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا اور فرمایا:

استغفرلهم او لاتستغفرلهم ان تستغفرلهم سبعين مرة. التوبہ: ٨٠

چنانچہ میں ستر سے زیادہ مرتبہ بھی استغفار کروں گا۔ مسلم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

٢٩٠٤...... ''السائحون'' سے مراد صائموں یعنی روزہ دار ہیں۔ (مستدرک الحاکم بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

تشریح:...... فرمان الٰہی ہے: التائبون العٰبدون الحامدون السائحون الخ. التوبہ: ١١٢

توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے۔

یعنی قرآنی آیت میں ''السائحون'' سے مراد الصائمون روزہ دار ہیں۔

کلام:...... یہ روایت معلول ہے دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ٣٢٨٢۔ ضعیف الجامع ٣٣٣٠۔

فرعون کا ایمان غیر معتبر ہے

٢٩٠٥...... سورۂ یونس۔ جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کیا تو وہ بولا میں ایمان لایا اس بات پر کہ کوئی معبود نہیں سوائے اس ذات کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! آپ مجھے اس وقت دیکھتے کہ میں نے سمندر کی کیچڑ اٹھائی اور اس کے منہ میں ٹھونسنے لگا۔ اس ڈر سے کہ کہیں اس پر خدا کی رحمت نہ آجائے۔ مسند احمد، ترمذی بروایت ابن عباس

کلام:...... الجامع المصنف ٤٢ میں اس روایت پر جرح کی گئی ہے۔

٢٩٠٦...... مجھے جبرئیل نے کہا: آپ مجھے اس وقت دیکھتے میں سمندر کی کیچڑ لے کر فرعون کے منہ میں ٹھونس رہا تھا اس ڈر سے کہ کہیں اس کو رحمت الٰہی نہ پہنچ جائے۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ٣٧٣٠۔

٢٩٠٧...... سورۃ الاسراء۔ زوال شمس سے مراد سورج کا ڈھلنا ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

تشریح:...... سورۃ الاسراء آیت ٧٨ میں نمازوں کے اوقات کا ذکر ہے، فرمان الٰہی ہے:

اقم الصلوة لدلوک الشمس الى غسق الليل وقرآن الفجر. الاسراء: ٧٨

(اے محمد) سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک (ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی) نمازیں اور صبح کو قرآن پڑھا کرو۔
مذکورہ حدیث میں ''دلوک'' لفظ کی تشریح ہے کہ اس کے معنی زوال اور ڈھلنے کے ہیں۔
کلام:......ضعیف الجامع ۳۱۷۶ پر اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔
۲۹۰۸......ہر انسان کی قسمت (کا پرندہ) اس کی گردن میں ہے۔ابن جریر بروایت جابر رضی اللہ عنہ
تشریح:......فرمان الٰہی ہے:
وکل انسان الزمنہ طائرہ فی عنقہ. الاسراء:۱۳
اور ہر آدمی کو ہم نے اس کے اعمال (بصورت کتاب) اس کے گلے میں لٹکا دیئے ہیں۔
یعنی ہر انسان کے عمل اس کی گردن میں آویزاں ہیں جو قیامت میں کھلی کتاب کی شکل میں ہوں گے۔
۲۹۰۹......ہر بندے کی قسمت اس کی گردن میں ہے۔عبد بن حمید بروایت جابر رضی اللہ عنہ
۲۹۱۰......سورۃ الکہف۔جس بچے کو خضر علیہ السلام نے قتل کیا جس دن اس کو پیدا کیا گیا کافر پیدا کیا گیا۔اگر وہ زندہ رہتا تو اپنے والدین کو بھی سرکشی اور کفر میں مبتلا کردیتا۔مسلم، ترمذی، ابو داؤد بروایت ابی رضی اللہ عنہ
تشریح:......سورۃ الکہف آیت ۸۴ میں اس واقعہ کا ذکر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام دونوں جارہے تھے راستے میں ایک بچہ ملا جس کو حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کردیا۔اس طرح کے دو اچھنبے واقعے اور پیش آئے بعد میں حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بچہ قتل کرنے کی وجہ بتائی کہ اگر وہ مزید زندہ رہتا تو اپنے والدین کو بھی کفر میں مبتلا کردیتا۔
۲۹۱۱......سورۂ مریم۔الورود سے مراد دخول ہے۔کوئی نیک بچے گا نہ فاجر مگر جہنم (کے راستے) میں ضرور داخل ہوگا۔پس وہ مؤمنین پر ٹھنڈی اور باعث سلامتی ہوجائے گی، جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوئی تھی۔حتیٰ کہ مؤمنوں کی ٹھنڈک کی وجہ سے جہنم کی چیخیں نکلیں گی۔پھر اللہ تعالیٰ متقین کو اس سے نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں اوندھے منہ چھوڑ دیں گے۔

مسند احمد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم بروایت جابر رضی اللہ عنہ

تشریح:......فرمان الٰہی ہے:
وان من منکم الا واردھا کان علی ربک حتما مقضیاً.
اور تم میں کوئی (شخص) نہیں مگر اس کو اس پر گزرنا ہوگا۔یہ تمہارے پروردگار پر لازم اور مقرر ہے۔
ثم ننجی الذین اتقوا و نذر الظالمین فیھا جثیا. مریم ۷۱.۷۲
پھر ہم پرہیزگاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔
مذکورہ حدیث اس آیت کریمہ کی تشریح ہے۔جس میں ہر شخص کے پل صراط سے گزرنے کا ذکر ہے۔
کلام:......علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف الجامع ۶۱۰۶ پر اس روایت کو ضعیف شمار کیا ہے۔
۲۹۱۲......جب پروردگار عزوجل کسی بندہ سے محبت فرماتے ہیں تو جبرئیل کو فرماتے ہیں:
میں فلاں شخص کو محبوب رکھتا ہوں تم بھی اس سے محبت رکھو۔چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمان میں اعلان کرتے ہیں۔پھر اس کی محبت زمین والوں (کے دلوں) میں اتر جاتی ہے۔پس یہی فرمان باری عزاسمہ:
ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات سیجعل لھم الرحمٰن وداً. مریم:۹۶
بے شک جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کئے خدا ان کی محبت (مخلوقات کے دل میں) پیدا کردے گا۔
آگے فرمایا: اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے نفرت فرماتے ہیں تو جبرئیل علیہ السلام کو فرماتے ہیں: میں فلاں شخص سے بغض رکھتا ہوں۔ چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمان میں اس کا اعلان فرمادیتے ہیں۔جس کی وجہ سے زمین (والوں کے دلوں میں) اس سے نفرت

پیدا ہو جاتی ہے۔ترمذی بروایت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۹۱۳.....سورۃ المؤمنون۔تم میں سے ہر شخص کے دو گھر ہیں۔ایک جنت میں اور دوسرا جہنم میں۔پس جب وہ مر کر جہنم میں داخل ہوتا ہے تو اہل جنت اس کے گھر کے وارث بن جاتے ہیں۔یہی فرمان باری ہے:

أولئک هم الوارثون. المؤمنون:۱۰

یہی لوگ میراث حاصل کرنے والے ہیں۔ابن ماجہ بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

رملہ فلسطین کا ذکر

۲۹۱۴.....''الربوۃ'' سے مراد الرملہ ہے۔ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ بروایت مرۃ البھری رضی اللہ عنہ

تشریح وکلام:.......فرمان الٰہی ہے:

وجعلناابن مریم وامه اٰیة واٰوینهماالی ربوة ذات قرار ومعین .المؤمنون:۵۰

اور ہم نے مریم کے بیٹے (عیسیٰ) اور ان کی ماں کو (اپنی) نشانی بنایا تھا۔اور ان کو رہنے کے لائق ایک اونچی جگہ میں جہاں نتھرا ہوا پانی جاری تھا پناہ دی تھی۔

آیت میں ربوۃ مقام کا جو ذکر ہے اس سے رملہ فلسطین کا شہر مراد ہے۔یہی حدیث کا مطلب ہے لیکن اس روایت کو ضعیف الجامع ۳۱۴۸ پر ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

شاید یہ وہی ٹیلہ یا اونچی زمین ہو جہاں وضع حمل کے وقت حضرت مریم تشریف رکھتی تھیں۔چنانچہ سورۂ مریم کی آیات ''**فناداها من تحتها ان لا تحزنی قدجعل ربک تحتک سریاوهزی اٰلیک بجذع النخلة تساقط علیک رطباجنیا**'' دلالت کرتی ہیں کہ وہ جگہ بلند تھی۔نیچے چشمہ یا نہر بہہ رہی تھی۔اور کھجور کا درخت نزدیک تھا (کذافسرہ ابن کثیر رحمہ اللہ) لیکن عموماً مفسرین لکھتے ہیں کہ یہ حضرت مسیح کے بچپن کا واقعہ ہے۔ایک ظالم بادشاہ ہیرودس نامی نجومیوں سے سن کر کہ حضرت عیسیٰ کو سرداری ملے گی لڑکپن ہی میں ان کا دشمن ہو گیا تھا اور قتل کے درپے تھا۔حضرت مریم الہام ربانی سے ان کو لے کر مصر چلی گئیں اور اس ظالم کے مرنے کے بعد پھر شام واپس چلی آئیں۔چنانچہ ''انجیل متی'' میں بھی یہ واقعہ مذکور ہے اور مصر کا اونچا ہونا باعتبار رودنیل کے ہے ورنہ غرق ہو جاتا اور ''ماء معین'' رودنیل ہے بعض نے ''ربوہ'' (اونچی جگہ) سے مراد شام یا فلسطین لیا ہے۔اور کچھ بعید نہیں کہ جس ٹیلہ پر ولادت کے وقت موجود تھیں وہیں اس خطرہ کے وقت بھی پناہ دی گئی ہو۔واللہ اعلم۔بہر حال اہل اسلام میں کسی نے ''ربوہ'' سے مراد کشمیر نہیں لیا۔نہ حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کشمیر میں بتلائی۔البتہ ہمارے زمانہ کے بعض زائغین نے ''ربوہ'' سے کشمیر مراد لیا ہے اور وہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بتلائی ہے جس کا کوئی ثبوت تاریخی حیثیت سے نہیں۔محض کذب و دروغ بیانی ہے۔محلّہ ''خان یار'' شہر سری نگر میں جو قبر ''یوز آسف'' کے نام سے مشہور ہے اور جس کی بابت ''تاریخ اعظمی'' کے مصنف نے محض عام افواہ نقل کی ہے کہ ''لوگ اس کو کسی نبی کی قبر بتاتے ہیں وہ کوئی شہزادہ تھا اور دوسرے ملک سے یہاں آیا'' اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بتانا پرلے درجہ کی بے حیائی اور سفاہت ہے۔ایسی اٹکل پچو قیاس آرائیوں سے حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات کو باطل ٹھہرانا بجز خبط اور جنون کے کچھ نہیں اگر اس قبر کی تحقیق مطلوب ہو اور یہ کہ ''یوز آسف'' کون تھا تو جناب منشی حبیب اللہ صاحب امرتسری کا رسالہ دیکھو جو خاص اس موضوع پر نہایت تحقیق و تدقیق سے لکھا گیا ہے اور جس میں اس مہمل خیال کی دھجیاں بکھیر دی گئی ہیں۔**فجزاه اللہ تعالیٰ عناوعن سائر المسلمین احسن الجزاء** .بحوالہ تفسیر عثمانی

کلام:.......حدیث بالا ضعیف ہے۔دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۳۸۔

۲۹۱۵.....سورۃ النور۔فاحشائیں وہ عورتیں ہیں جو اپنا نکاح بغیر گواہوں کے خود ہی کر لیتی ہیں۔ترمذی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الترمذی ۱۸۸۔ضعیف الجامع ۲۳۷۵۔

۲۹۱۶......سورۃ النحل۔بلقیس کے ماں باپ میں سے ایک جن تھا۔

ابو الشیخ فی العظمۃ، ابن مردویہ فی التفسیر. ابن عساکر بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف ہے۔ذخیرۃ الحفاظ ۱۲۱۔ضعیف الجامع ۱۷۵۔الضعیفۃ ۱۸۱۸۔

۲۹۱۷......سورۃ القصص۔میں نے جبرئیل علیہ السلام سے سوال کیا کہ موسیٰ علیہ السلام نے کونسی مدت پوری کی تھی؟فرمایا: دونوں میں سے کامل اور تام۔

مسند ابی یعلیٰ، مستدرک الحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

تشریح:......سورۃ القصص میں آیت ۲۲ سے ۲۸ تک میں اس واقعہ کا ذکر ہے جس کی طرف حدیث میں اشارہ ہے۔جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی ایک بیٹی کا نکاح حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اس مہر پر کر دیا تھا کہ تم آٹھ سال تک میرا کام کاج کرو گے۔اور اگر تم دس سال پورے کر دو تو تمہاری مرضی میری طرف سے کوئی دباؤ نہیں۔لہٰذا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دس سال پورے فرمائے۔

۲۹۱۸......سورۃ الروم۔البضع تین سے نو تک پر اطلاق کیا جاتا ہے۔(طبرانی فی الکبیر، ابن مردویہ بروایت دینار بن مکرم

تشریح:......سورۂ الروم کی ابتدائی آیات میں بضع سنین کا لفظ آیا ہے جس کے معنی ہیں چند سال۔اس چند سے یعنی بضع سے کیا مراد ہے اس کا مطلب حدیث بالا میں بیان کیا گیا ہے۔

۲۹۱۹......کیا نہیں شمار کیا تم نے اے ابوبکر؟بضع تو تین سے نو سال پر بولا جاتا ہے۔ترمذی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

تشریح:......فرمان باری ہے:

ألم تر ان الفلک تجری فی البحر بنعمة اللّٰه لیریکم من اٰیته. لقمان: ۳۱

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا کی نعمت (مہربانی) سے کشتیاں دریا میں چلتی ہیں تاکہ وہ تم کو اپنی کچھ نشانیاں دکھائے۔

اس آیت میں سمندر میں کشتیوں کا چلنا اور نہ ڈوبنا خدا کی نعمت قرار دیا۔اس نعمت کے لفظ پر حدیث میں ارشاد فرمایا گیا کہ اور سب سے بڑی نعمت جہنم سے خلاصی اور جنت میں دخول ہے۔اور بے شک یہی سب سے بڑی نعمت ہے جس کے طفیل خدا کا دیدار بھی میسر ہوگا اور اس کی رضاء حاصل ہوگی۔

کلام:......ضعیف الجامع ۵۲۹۶۔

پانچ چیزوں کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے

۲۹۲۱......پانچ چیزیں ہیں جن کا علم صرف اللہ کو ہے۔اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے۔وہ بارش کب برسائے گا، وہی جانتا ہے جو (ماؤں کے) رحموں میں ہے اور کوئی نفس یہ نہیں جانتا کل وہ کیا کمائے گا۔(اور اسے کل کیا کچھ پیش آئے گا) اور کوئی نفس یہ نہیں جانتا کہ کس جگہ مرے گا۔

مسند احمد، الرویانی، بروایت بریدہ رضی اللہ عنہ

تشریح:......سورۃ لقمان کی آخری آیات کی ترجمان یہ حدیث ہے۔

۲۹۲۲......غیب کی چابیاں ہیں۔جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔کوئی نہیں جانتا کہ کل کو کیا ہوگا سوائے اللہ کے۔نیز اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ رحموں میں کیا ہے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب واقع ہوگی۔کوئی نفس یہ نہیں جانتا کہ کل کو کیا کمائے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ کون سی زمین میں مرے گا۔سوائے اللہ کے اور یہ بھی کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب ہوگی سوائے اللہ کے۔

مسند احمد، بخاری بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

حضور ﷺ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے محبت

۲۹۲۳.....میں تجھے ایک بات ذکر کروں گا اور تو اس میں فیصلہ کرنے میں جلدی نہ کرنا حتیٰ کہ اپنے والدین سے مشورہ نہ کرلے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

یاایھا النبی قل لازواجک.....الی قولہ عظیما. ترمذی، نسائی، ابن ماجہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

تشریح:.....حضور ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب ہو کر مذکورہ ارشاد فرمایا تھا کہ خدا کا یہ حکم نازل ہوا ہے اس میں غور کر کے والدین سے مشورہ کر کے مجھے جواب دینا فرمان الٰہی کا ترجمہ ہے:

"اے پیغمبر اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت وآرائش کی خواہش رکھتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ مال دے دوں اور اچھی طرح سے رخصت کروں۔ اور اگر تم خدا اور اس کے پیغمبر اور عاقبت کے گھر (جنت) کی طلبگار ہو تو تم میں جو نیکی کرنے والی ہیں ان کے لئے خدا نے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔ بعض بیویوں نے حضور علیہ السلام فداہ ابی وامی سے زیادہ نان ونفقہ کا مطالبہ کیا تھا۔"

احزاب: ۲۸-۲۹

جس کی وجہ سے حضور علیہ السلام تنگ دل ہوئے تو عرش والے کو بھی بیویوں کا مطالبہ ناگوار گزرا اس لئے فرمان نازل کیا۔

چونکہ حضور علیہ السلام کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بہت محبت تھی اس لئے آپ علیہ السلام نے انکو فرمایا کہ فیصلہ میں جلدی نہ کرنا اور والدین سے مشورہ کر لینا کیونکہ وہ یہی مشورہ دیں گے کہ اللہ ورسول کو نہ چھوڑو۔ بلکہ تھوڑی دنیا پر قناعت کرلو۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فوراً فرمایا اس میں مشاورت کی کیا ضرورت میں آپ کو ہرگز نہیں چھوڑ سکتی، زندگی جیسے بھی گزرے گزار لوں گی۔ اس جواب پر آپ ﷺ فداہ ابی وامی بہت خوش ہوئے۔

ساٹھ سال کی زندگی بڑی مہلت ہے

۲۹۲۴.....سورۃ فاطر۔ جب قیامت کا روز ہوگا نداء دی جائے گی: کہاں ہیں ساٹھ سال عمر والے؟ اور یہ وہی عمر ہے جس کے بارے میں فرمان الٰہی ہے:

اولم نعمرکم مایتذکر فیہ من تذکر. فاطر: ۳۷

کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی کہ اس میں جو سوچنا چاہتا سوچ لیتا۔

الحکیم، المعجم الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:.....یہ روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۶۶۸۔

۲۹۲۵.....ہمارا مسابق تو سابق ہے۔ ہمارا میانہ رو نجات یافتہ ہے۔ اور ہمارا ظالم مغفرت پائے گا۔

ابن مردویہ والبیہقی فی البعث بروایت عمر رضی اللہ عنہ

تشریح:.....فرمان الٰہی ہے: ثم اورثنا الکتب الذین اصطفینا من عبادنا فمنھم ظالم لنفسہ ومنھم مقتصد ومنھم سابق بالخیرت باذن اللّٰہ. فاطر: ۳۲

پھر ہم نے ان لوگوں (امت محمدیہ) کو کتاب کا وارث بنایا جن کو اپنے بندوں میں سے منتخب کیا تو کچھ ان میں سے اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں اور کچھ میانہ رو ہیں اور کچھ خدا کے حکم سے نیکیوں میں آگے نکل جانے والے ہیں۔

مذکورہ حدیث اسی فرمان الٰہی کی تفسیر ہے۔
کلام :......اس حدیث پر ضعف کی وجہ سے کلام کیا گیا ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۳۔ضعیف الجامع ۳۱۹۹
۲۹۲۶......سورۃ السجدۃ۔لوگوں نے پہلے کہہ لیا لیکن پھر اکثروں نے انکار کردیا۔پس جو موت تک اس پر ثابت قدم رہے وہی لوگ استقامت والے ہیں۔(مصنف ابن ابی شیبہ۔بروایت انس رضی اللہ عنہ)
تشریح:......فرمان الٰہی ہے:

ان الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا و لاتحزنوا وابشرو با لجنۃ التی کنتم توعدون. حٰمٓ السجدۃ:۳۰

”جن لوگوں نے کہا ہمارا پروردگار خدا ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے ان پر فرشتے اتریں گے (اور کہیں گے) کہ نہ خوف کرو اور نہ غمناک ہو اور جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا خوشی مناؤ“
مذکورہ بالا حدیث اسی فرمان ایزدی کی تشریح وتفسیر ہے۔
کلام :......ضعیف الجامع ۳۰۷۹۔
۲۹۲۷......سورۃ الواقعۃ۔اگر کوئی فرش کی بالائی سے پھینکا جائے تو وہ سو سال کے عرصہ میں نیچے پہنچ کر جگہ پکڑے گا۔یہی فرمان الٰہی ہے”وفرش مرفوعۃ“(واقعہ ۳۴) اور اونچے بچھونے۔المعجم الکبیر بروایت حضرت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ
کلام :......ضعیف الجامع ۴۸۲۶ پر اس روایت کو ضعیف شمار کیا ہے۔
۲۹۲۸......(نئی جوانی پر) اٹھائی گئی وہ عورتیں ہیں جو دنیا میں بوڑھی چندھیائی اور پیپ زدہ آنکھوں والی تھیں۔ترمذی بروایت انس رضی اللہ عنہ
فرمان الٰہی ہے:

انا انشأنٰھن انشآء. فجعلنٰھن ابکاراً. عربا اترابًا. لاصحب الیمین. ۳۵.۳۷

”ہم نے اٹھالیا ان عورتوں کو ایک اچھی اٹھان پر کیا ان کو کنواریاں پیار دلانے والیاں (اور) ہم عمر اصحاب الیمین کے لئے۔“
مذکورہ آیت کی تشریح وتفسیر ہی سے متعلق حدیث بالا وارد ہوتی ہے۔
کلام :......روایت سنداً ضعیف کے درجہ میں ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۹۷۔

ادبار نجوم کی تفسیر

۲۹۲۹......سورۃ طور۔فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت (سنتیں) ادبار النجوم (ستاروں کا پیٹھ دے کر چلے جانا) ہے اور مغرب کے بعد دو رکعت (سنتیں) ادبار السجود (سجدہ کے بعد والی) ہیں۔مستدرک الحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ
تشریح:......فرمان الٰہی ہے:

وسبح بحمد ربک حین تقوم. ومن اللیل فسبحہ وادبارَ النجوم. (الطور:۴۸.۴۹

”اور پاکی بیان کر اپنے رب کی خوبیاں جس وقت تو اٹھتا ہے۔اور کچھ رات میں لوگ اس کی پاکی اور پیٹھ پھیرتے وقت تاروں کے۔“
دوسری جگہ فرمان باری ہے:

ومن اللیل فسبحہ وادبار السجود. ق:۴۰

اور کچھ رات میں بول اس کی پاکی۔اور پیچھے سجدہ کے۔
مذکورہ فرمان نبوی ﷺ ان دو فرمادات الٰہیہ کی تفسیر ہے۔یعنی ستاروں کے جانے (ادبار النجوم) کے بعد پاکی بیان کر یعنی صبح کی دو سنتیں ادا

کر۔اور (ادبار السجود) سجدہ کے بعد یعنی مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد پاکی بیان کر یعنی دوسنتیں ادا کر۔

مستدرک الحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۳۱۶۵۔

۲۹۳۰......ادبار النجوم فجر سے پہلے دو رکعات ہیں اور ادبار السجود مغرب کے بعد دو رکعات ہیں (الخطیب التاریخ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ)

کلام:......ضعیف الجامع ۲۴۸۔ضعیف الترمذی ۶۴۵۔الضعیفۃ ۲۱۷۸۔

۲۹۳۱......سورہ القمر۔مہینے کا آخری بدھ دائمی منحوس دن ہے۔

وکیع فی الغرر، ابن مردویہ فی التفسیر، التاریخ للخطیب بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

تشریح:......فرمان الٰہی ہے:

کذبت عاد فکیف کان عذابی ونذر. انا ارسلناعلیھم ریحًا صرصرًا فی یوم نحس مستمر

سورہ قمر:۱۸۔۱۹

''عاد نے بھی تکذیب کی تھی۔سو (دیکھ لو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہوا۔ہم نے ان پر سخت منحوس دن میں آندھی چلائی۔''

یہ دن اگرچہ بدھ کا ہو لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہر بدھ یا مہینے کا آخری بدھ منحوس ہو جائے۔یہ منحوس ہونا صرف عاد قوم کے لئے ہی تھا۔کیونکہ اس روز وہ تباہ و برباد ہوئے۔اب اگر اس دن کسی قوم یا فرد کو خدا کی نعمتیں ملیں تو یہی دن اس کے لئے باعث خیر اور نیک فال ہوگا۔اور حدیث بالا سراسر ضعیف اور من گھڑت ہے۔

کلام:......حدیث مذکور موضوع اور من گھڑت ہے۔دیکھئے اسنی المطالب ۲۔الاتقان ۱۵۹۵ تحذیر المسلمین ۱۲۷۔التنزیہ ۵۵/۲۔ضعیف الجامع ۳۔الضعیفۃ ۱۵۸۱۔الکشف الالٰہی ۱۱۹۔کشف الخفاء ۳۔اللآلی ۴۸۵/۱۔الموضوعات ۷۳/۲۔النوافح ۸۔

۲۹۳۲......سورۃ القلم۔العتل الزنیم سے مراد فاحش اور لئیم (کمینہ) انسان ہے۔ابن ابی حاتم بروایت مرسلاً موسیٰ بن عقبہ

تشریح:......سورۃ القلم کی ابتدائی آیات میں کافر کی صفات میں مذکورہ الفاظ آئے ہیں۔جن کی تشریح حدیث میں کی گئی۔

کلام:......ضعیف الجامع ۳۸۴۷۔

۲۹۳۳......العتل ہر بڑے پیٹ والا، بڑے حلق والا، بہت کھانے پینے والا، مال جمع کرنے والا اور مال میں بخل کرنے والا ہے۔

ابن مردویہ بروایت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۳۸۴۸۔

جبرائیل علیہ السلام کا دیدار

۲۹۳۴......سورۃ المدثر۔مجھ سے وحی ایک زمانہ تک منقطع رہی۔ایک مرتبہ میں جارہا تھا کہ آسمان سے ایک آواز سنی۔میں نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی۔دیکھا تو وہی فرشتہ جو غار حراء میں مجھے ملا تھا۔آسمان و زمین کے درمیان ایک (عظیم) تخت پر (جلوہ افروز) ہے۔میں گھبراہٹ کے مارے زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔اور زمین بوس ہو گیا۔پھر میں (اس فرشتے کے جانے کے بعد) خدیجہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: ''وترونی وترونی'' مجھے چادر اڑھاؤ۔چنانچہ مجھے چادر اڑھادی گئی پھر جبرئیل علیہ السلام (دوبارہ) تشریف لائے اور مجھے لات لگا کر کہنے لگے:

یاایھا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطھر والرجز فاھجر .سورۃ المدثر ابتدائی آیات

اے (محمد) جو چادر لپیٹے پڑے ہو۔اٹھو اور (لوگوں کو) ڈراؤ۔اور اپنے پروردگار کی تعریف بیان کرو اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو۔اور ناپاکی

سے دور رہو۔ الطیالسی، مسند احمد، صحیح مسلم بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۹۳۵......الصعود: آگ کا ایک پہاڑ ہے۔ کافر اس پر ستر سال تک چڑھے گا۔ پھر اسی طرح (اتنے عرصے میں) اترے گا۔

مسند احمد، ترمذی، ابن حیان، مستدرک الحاکم بروایت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

تشریح:......سورۃ المدثر کی ۷۱ نمبر آیت میں کافر سے متعلق فرمان الٰہی ہے: سارهقه صعوداً ہم اسے صعود پر چڑھائیں گے۔ اس صعود کی تشریح مذکورہ بالا حدیث میں فرمائی گئی ہے۔

کلام:......ضعیف الترمذی ۶۵۷۔ ضعیف الجامع ۳۵۵۲۔ پر اس کو ضعیف شمار کیا گیا ہے۔

۲۹۳۶......سورۃ النازعات۔ فرعون نے دو کلمات (کفر) کہے تھے۔ ایک ماعلمت لکم من اله غیری (القصص: ۳۸) میں اپنے سوا تمہارے لئے کوئی معبود نہیں جانتا اور دوسرا کلمہ انا ربکم الاعلیٰ (النازعات: ۲۴) میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔ ان دونوں کلمات کے درمیان چالیس سال کا عرصہ تھا۔ فاخذه الله نکال الآخرة والاولی. پھر اللہ نے اس کو پکڑ لیا آخرت اور دنیا کے عذاب میں۔

ابن عساکر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۴۲۶۷۔

۲۹۳۷......سورۃ المطففین۔ ویل (للمکذبین) (جھٹلانے والوں کے لئے ویل ہے) ویل جہنم میں ایک وادی ہے۔ کافر اس پر ستر سال تک نیچے گرتا رہے گا پھر جا کر وہ اس کی گہرائی میں گرے گا۔

مسند احمد، ترمذی، ابن حبان، مستدرک الحاکم بروایت ابو سعیدخدری رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الترمذی ۶۱۷۔ ضعیف الجامع ۶۱۴۸۔

گناہگار کے دل میں سیاہ نقطہ

۲۹۳۸......"الران" جس کا اللہ نے اپنے فرمان میں ذکر کیا: کلا بل ران علی قلوبهم ما کانوا یکسبون. مطففین: ۱۴ دیکھو یہ جو (اعمال بد) کرتے ہیں۔ ان کا ان کے دلوں پر زنگ بیٹھ گیا ہے۔

مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم، نسائی ابن ماجه، ابن حبان، شعب للبیهقی بروایت ابو هریره رضی اللہ عنہ

تشریح:......تفسیر روح المعانی میں اس آیت کے ذیل میں یہ حدیث مکمل ذکر کی گئی ہے جس سے اس کا مطلب یونہی طرح سمجھ آجاتا ہے۔ فرمان نبوی علیہ السلام ہے: بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے پس اگر وہ توبہ کرلے اور اس گناہ کو چھوڑ کر اللہ سے استغفار کرلے تو اس کا صیقل وصاف ہوجاتا ہے اور اگر وہ (بجائے توبہ واستغفار کے) دوبارہ گناہ کرتا ہے تو وہ سیاہ نقطہ زیادہ ہوجاتا ہے حتیٰ کہ ہوتے ہوتے اس کا پورا دل سیاہ ہوجاتا ہے۔ پس یہی ران ہے یعنی زنگ۔

۲۹۳۹......سورۃ البروج۔ الیوم الموعود (جس دن کا وعدہ کیا گیا) وہ قیامت کا دن ہے۔ اور الشاھد (حاضر ہونے والا) جمعہ کا دن ہے۔ (جو تمام لوگوں کے پاس حاضر ہوجاتا ہے) اور المشہود (جس دن لوگ (عرفہ) میں داخل ہوتے ہیں) وہ عرفہ کا دن ہے۔ اور جمعہ کا دن اللہ نے ہمارے لئے ذخیرہ کیا ہے (جو کسی اور قوم کو نہیں ملا) اس طرح صلاۃ الوسطیٰ عصر کی نماز بھی ہمارے لئے ذخیرہ کر رکھی تھی۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ

۲۹۴۰......الیوم الموعود قیامت کا دن ہے۔ الیوم المشہود عرفہ کا دن ہے اور الشاہد جمعہ کا دن ہے۔ اور اس سے افضل کسی دن پر سورج طلوع ہوتا ہے نہ غروب۔ اس میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں کوئی بندۂ مسلمان اللہ سے خیر کی دعا نہیں کرتا مگر اللہ اس کو ضرور قبول فرماتے ہیں اور کسی چیز سے پناہ نہیں مانگتا مگر اللہ پاک اسے ضرور پناہ عطا فرماتے ہیں۔ ترمذی، السنن للبیهقی بروایت ابو هریره رضی اللہ عنہ

تشریح:......وہ خیر کی گھڑی جمعہ کے دو خطبوں کے درمیان ہے اور عصر اور مغرب کے درمیان۔
کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۶۵۹۷ میں ضعف کے حوالہ سے اس روایت پر کلام کیا گیا ہے۔
۲۹۴۱......الشاہد عرفہ کا دن ہے اور جمعہ کا دن اور المشہود قیامت کا دن جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی بروایت ابو هریره رضی الله عنه

کلام:......حدیث ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۳۲۷۔
۲۹۴۲......سورۃ الطارق۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو چار اشیاء کا ضامن بنایا ہے (کہ ان کی حفاظت کریں) نماز، زکوٰۃ، روزہ اور جنابت سے غسل کرنا۔ اور سرائر ہیں۔ جن کے متعلق فرمان بری ہے:

یوم تبلی السرائر. سوره الطارق

جس دن رازوں کو کھول دیا جائے گا۔ شعب الایمان للبیهقی بروایت ابوالدرداء رضی الله عنه
۲۹۴۳......سورۃ الفجر۔ دس راتوں سے مراد اُضحیٰ قربانی والے ماہ کی ابتدائی دس راتیں ہیں۔ وتر عرفہ کا دن ہے شفع قربانی کا دن ہے۔

مستدرک الحاکم، مسند احمد بروایت جابر رضی الله عنه

تشریح:......فرمان الٰہی ہے:

والفجر ولیال عشر والشفع والوتر

قسم ہے دس راتوں کی اور جفت اور طاق کی۔
یعنی ذوالحجہ کی ابتدائی دس راتوں کی قسم ہے اور شفع (جفت) کی یعنی قربانی کے دن کی جو دس ذوالحجہ ہوتا ہے اور طاق عرفہ کی قسم ہے جو ذوالحجہ ہوتا ہے۔
کلام:......دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۶۲۔
۲۹۴۴......عشرہ سے مراد عشرۃ ذی الحجہ ہے۔ وتر عرفہ کا دن ہے اور شفع قربانی کا دن ہے۔ (مسند احمد، بروایت جابر رضی الله عنه
کلام:......ضعیف الجامع ۱۵۰۸۔
۲۹۴۵......سورۃ الشمس۔ لوگوں میں سب سے بد بخت قوم ثمود کی اونٹنی کی کونچیں کاٹنے والا تھا۔ اور آدم کا وہ بیٹا (قابیل) جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا۔ زمین پر کوئی خون نہیں بہایا جاتا مگر اس کا گناہ اس کو بھی ملتا ہے کیونکہ وہی پہلا شخص ہے جس نے قتل کی سنت جاری کی۔

الطبرانی فی الکبیر مستدرک الحاکم، حلیه، بروایت ابن عمر رضی الله عنه

کلام:......ضعیف الجامع ۸۷۸۔ الضعیفۃ ۱۹۸۷۔
۲۹۴۶......سورۃ الم نشرح۔ ایک مشکل دو آسانیوں پر کبھی غالب نہیں آسکتی۔ فرمان الٰہی ہے: **ان مع العسر یسراً ان مع العسر یسراً**. بے شک تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔ مستدرک الحاکم بروایت مرسلاً حسن رضی الله عنه
تشریح:......قرآنی آیت کے طرز کلام اور عربی گرامر کے اصول کے لحاظ سے واقعی یہ مطلب نکلتا ہے کہ ایک تنگی کے ساتھ دو آسانیاں ہیں اور دو آسانیوں پر ان شاء اللہ ایک تنگی غالب نہیں آسکتی لیکن یہ کلام حدیث کا نہیں ہے بلکہ بزرگوں سے منقول ہے اس کو حدیث کہنا موضوع اور خود ساختہ ہے کنز العمال میں بعض بعض مقامات پر ایسی روایات درج ہیں۔ انشاء اللہ ہم ان سے آگاہ کرتے چلیں گے وبعونہ سبحانہ وتعالیٰ۔
کلام:......یہ روایت حدیث نہیں ہے۔ خود ساختہ اور من گھڑت حدیث ہے۔ دیکھئے الاتقان ۱۴۷۳۔ اسنی المطالب ۱۱۶۲۔ تذکرۃ الموضوعات ۱۹۰۔ التمییز ۱۳۲۔ الشذرۃ ۷۵۰۔ ضعیف الجامع ۴۸۴۷ الضعیفۃ ۱۴۰۳۔ الغمازہ ۲۱۹۔ الکشف الالٰھی ۷۳۰۔ کشف الخفاء ۲۰۷۹۔ مختصر المقاصد ۸۱۲۔ المشتھر ۵۱۔ المقاصد الحسنۃ ۸۷۷۔ النوافح ۱۵۲۱۔

۲۹۴۷.....اگر ایک تنگی آجائے اور اس سوراخ میں داخل ہوجائے پھر آسانی آکر اس سوراخ میں داخل ہوجائے تو یقیناً تنگی کو نکال باہر کرے گی۔
مستدرک الحاکم بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:.......ضعیف۔الاتقان ۱۵۰۸۔ضعیف الجامع ۴۸۲۰۔

۲۹۴۸.....اگر تنگی کسی سوراخ میں داخل ہوجائے (یعنی نکلنے کا نام نہ لے تب بھی) آسانی آکر اس کو نکال دے گی۔
الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام:.....الاتقان ۱۵۰۸۔ضعیف الجامع ۴۸۳۴۔

۲۹۴۹.....سورۃ الزلزال۔یومئذ تحدث اخبارھا۔جس دن زمین اپنی سب چیزیں بیان کردے گی۔کیا تم جانتے ہو کہ اس کی خبریں کیا ہیں۔ اس کی خبریں یہ ہیں کہ یہ ہر بندے اور بندی پر گواہی دے گی ہر اس عمل کی جو اس نے اس کی پشت پر کیا ہوگا۔زمین کہے گی اس نے مجھ پر فلاں فلاں دن یہ عمل کیا۔یہ اس کی خبریں ہیں۔مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۹۵۰.....سورۃ العادیات۔(سورۃ میں ہے کہ انسان اپنے رب کا کنود ہے) الکنود وہ شخص ہے جو اکیلا کھائے اپنے ساتھ والوں سے روکے اور اپنے غلام کو مارے۔الطبرانی فی الکبیر. بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

کلام:.......ضعیف الجامع ۴۰۴۳ ضعیف ہے۔

امت میں فتح کی علامت کا دیکھنا

۲۹۵۱.....سورۃ النصر۔میرے رب نے مجھے خبر دی ہے کہ میں اپنی امت میں علامت (فتح) دیکھوں گا۔پس جب میں وہ دیکھوں تو یہ کلمات کثرت سے پڑھوں گا۔سبحان اللہ وبحمدہ. استغفر اللہ واتوب الیہ. چنانچہ میں نے وہ علامت (فتح) دیکھ لی۔فرمان الٰہی ہے:

اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجًا فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابًا.

جب اللہ کی مدد اور فتح مکہ آجائے اور تو لوگوں کو اللہ کے دین میں فوج درفوج داخل ہوتا دیکھ لے (اور یہی نشانی ہے آپ ﷺ کے دنیا سے بلاوے کی) تو اپنے رب کی حمد بیان کر اور اس سے استغفار کر بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔
مسلم بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۹۵۲.....سورۃ الاخلاص۔الصمد (بے نیاز) وہ ذات ہے جس کا جوف (بیٹا) نہ ہو۔الطبرانی فی الکبیر بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:.......روایت ضعیف ہے۔دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۵۸۔ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۳۴۔

۲۹۵۳.....المعوذتین۔فلق جہنم میں منہ ڈھکا ہوا ایک کنواں ہے۔ابن جریر، بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۹۵۴.....فلق جہنم میں ایک قید خانہ ہے جس میں سرکش اور تکبروں کو قید کیا جائے گا۔جہنم اس قید خانہ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہے۔
ابن مردویہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۹۵۵.....اے عائشہ! اس غاسق سے اللہ کی پناہ مانگو۔یہ وہی غاسق (رات کو چھانے والا اندھیرا) ہے۔
(مسند احمد، ترمذی، مستدرک الحاکم بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

فصل......(رابع) کے متعلقات کی ایک فرع

۲۹۵۶.....قرآن دس حروف (یہاں حروف سے مضامین مراد ہیں) پر نازل کیا گیا ہے۔(بشیر) خوشخبری دینے والا۔(نذیر) ڈرانے والا۔

(ناسخ) حکم بدلنے والا۔ (منسوخ) تبدیل شدہ حکم (موعظۃ) نصیحت والا۔ (مثل) مثالوں والا۔ (محکم) واضح اور کھلے حکم والا۔ (متشابہ) مخفی معنی والا۔ حلال اور حرام۔ السجزی فی الابانہ بروایت علی رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۱۳۳۹۔

۲۹۵۷......جس نے اپنی رائے سے قرآن میں کچھ کیا پھر وہ درست بھی ہوا تب بھی اس نے خطا کی۔

ترمذی، ابوداؤد، نسائی بروایت جندب رضی اللہ عنہ

سلف صالحین کے اقوال کا لحاظ کرنا

تشریح:......قرآن کی تفسیر اور اس کے معنی وہی بیان کرنے چاہئیں جو تفاسیر میں سلف صالحین سے منقول ہوئے ہیں کیونکہ انہوں نے احادیث اور قرآن کو ملحوظ رکھ کر تشریح کی ہے۔ اپنی طرف سے بیان کردہ تشریح و تفسیر درست بھی ہو تب بھی بیان کرنے والا خطا کار ہے۔ کیونکہ اس نے کلام اللہ پر جسارت اور جرات کا مظاہرہ کیا کہ وہ خدا کے کلام کو از خود سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

۲۹۵۸......جس نے بغیر علم کے قرآن میں کوئی بات کہی وہ ٹھکانا جہنم میں بنالے۔ ابوداؤد، ترمذی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۹۵۹......قرآن کا ہر وہ مضمون جس میں قنوت کا ذکر ہو اس سے مراد اطاعت و فرمانبرداری ہے۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، صحیح ابن حبان بروایت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت محل کلام ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۲۵۔

۲۹۶۰......قرآن کی ترتیب وتدوین تمام مِن جانب اللہ ہے۔ جبرئیل میرے پاس تشریف لائے۔ مجھے حکم دیا کہ اس آیت (ان اللّٰہ یأمر بالعدل والاحسان) (النحل: ۹۰) کو فلاں سورت کی اس جگہ رکھوں۔ مسند احمد، بروایت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ

تشریح:......قرآن پاک ایسی آسمانی کتاب ہے جو تیئس سال کے عرصے میں موقع بموقع حسب ضرورت نازل ہوئی ہے۔ نزول قرآن موجودہ ترتیب کے مطابق نہیں ہوا۔ یہ ترتیب بعد میں من جانب اللہ نازل کردہ ہے۔

کلام:......ضعیف الجامع ٦٦۔

۲۹۶۱......میرا کلام (حدیث رسول) اللہ کے کلام کو منسوخ نہیں کرسکتا۔ اللہ کا کلام میرے کلام کو منسوخ کرسکتا ہے اور اللہ کا کلام بعض بعض کو منسوخ کرسکتا ہے۔ الکامل لابن عدی سنن دارقطنی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۴۴۰۲، ضعیف الجامع ۴۲۸۵، الکشف الالٰھی ٦٧٠، المتناھیۃ ۱۹۰، المغیر ۱۱۱

۲۹۶۲......ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہونے والے صحیفے رمضان کی پہلی رات میں نازل ہوئے۔ تورات چھ رمضان کو نازل ہوئی۔ زبور شریف اٹھارہ ۱۸ رمضان کو نازل ہوئی۔ اور قرآن شریف چوبیس ۲۴ رمضان کو نازل ہوا۔ الطبرانی فی الکبیر بروایت واثلہ رضی اللہ عنہ

تشریح:......قرآن ایک مرتبہ آسمان دنیا پر مذکورہ تاریخ میں نازل ہوگیا جبکہ روئے زمین پر محمد ﷺ پر تیئس سال کے عرصے میں وقتاً فوقتاً نازل ہوتا رہا۔ جبکہ دیگر کتب سماوی اور صحائف پیغمبروں پر ایک ایک مرتبہ ہی نازل ہوئے ہیں۔

۲۹۶۳......اسماعیل علیہ السلام کی زبان ناپید ہوگئی تھی۔ پھر جبرئیل علیہ السلام اسے لے کر میرے پاس آئے اور مجھے یاد کرادی۔

العظریف فی جزئہ. ابن عساکر بروایت عمر رضی اللہ عنہ

تشریح:......یعنی قرآن پاک اصل عربی زبان میں نازل شدہ ہے جو اسماعیل علیہ السلام کی زبان ہے۔

کلام:......روایت ضعیف الجامع ۔۱۹۱۹۔ الضعیفۃ ۴۶۵۔

۲۹۶۴......اے ابن آدم! کیا تو جانتا ہے تمام نعمت کیا ہے؟ تمام نعمت جہنم سے خلاصی اور جنت کا داخلہ ہے۔

مسند احمد، ادب البخاری، ترمذی بروایت معاذ بن الأکوع

نوٹ :.......ماقبل میں بیان کردہ حدیث ۲۹۲۰ پر اس کی تشریح ملاحظہ فرمائیں۔
۲۹۶۶....جہد البلاء قتل الصبر۔اشدترین مصیبت ظلماً قتل کیا جانا ہے۔

ابو عثمان الصابونی المائتین، فردوس للدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ
تشریح:.......جبکہ یہی روایت قلۃ الصبر کے الفاظ کے ساتھ بھی منقول ہے جس کے معنی ہوں گے عظیم ترین مصیبت صبر کا فقدان ہے۔
کلام:.......ضعیف الجامع ۲۶۴۰۔
تفسیر (قرآن کریم) زوائد جامع صغیر۔
۲۹۶۷....سورۂ فاتحہ۔الصراط المستقیم یعنی سیدھا راستہ دین اسلام ہے۔حج کا راستہ ہے اور راہ خدا میں غزوہ وجہاد کرنا ہے۔

الفردوس للدیلمی بروایت جابر رضی اللہ عنہ
۲۹۶۸....اے عدی بن حاتم! کیا تو اس بات سے بھاگتا ہے کہ لا الہ الا اللہ کہنا پڑے گا؟ بتا کیا اللہ کے سوا کوئی معبود ہے؟ کیا تو اللہ اکبر کہنے سے بھاگ رہا ہے بتا کیا اللہ سے بڑی کوئی شے ہے؟ (یاد رکھ!) یہود پر غضب خداوندی اترا (اور وہ مغضوب علیہم کے مصداق ٹھہرے) اور نصاریٰ راہ راست سے بھٹکے (اور وہ الضالین کے مصداق ٹھہرے)۔الطبرانی فی الکبیر بروایت عدی بن حاتم

رب العالمین سے ہمکلامی

۲۹۶۹....تیرے رب نے فرمایا ہے: اے ابن آدم! تجھ پر سورۂ فاتحہ کی سات آیات نازل کی گئی ہیں۔تین میرے لئے ہیں اور تین تیرے لئے جبکہ ایک آیت میرے اور تیرے درمیان ہے۔
الحمد للہ رب العالمین۔الرحمٰن الرحیم۔ملک یوم الدین میرے لئے ہیں اور ایاک نعبد و ایاک نستعین میرے اور تیرے درمیان ہے، تیری طرف سے تو عبادت ہے اور مجھ پر تیری مدد لازم ہے۔اور اھدنا الصراط المستقیم۔صراط الذین انعمت علیھم۔غیر المغضوب علیھم ولا الضالین تیرے لئے ہیں۔الامام الطبرانی فی الصغیر. بروایت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ
۲۹۷۰....سورۃ البقرہ۔یہ تورات کی تاریکی اور دن کی سفیدی ہے یعنی فرمان الٰہی: الخیط الابیض من الخیط الاسود (سفید دھاری سیاہ دھاری سے ممتاز ہو جائے)۔بخاری، مسلم، ترمذی، مسند احمد بروایت عدی بن معاتم رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ
نوٹ :.......اس روایت کی تشریح اسی جلد میں حدیث نمبر ۲۸۸۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔
۲۹۷۱....الرفث کے معنی الاعرابہ اور تعریض للنساء بالجماع کے ہیں یعنی عورتوں سے فحش کلام کرنا اور صحبت و جماع کے لئے ان کے درپے ہونا اور فسوق تمام قسم کے گناہوں کو شامل ہے اور "الجدال" کسی شخص کا اپنے ساتھ والے سے جھگڑنا۔الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ
تشریح:.......فرمان ایزدی عزوجل ہے:

فمن فرض فیھن الج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج۔بقرہ:۱۹۷

"پھر جس نے لازم کرلیا ان (ایام حج) میں حج تو بے حجاب ہونا جائز نہیں عورت سے اور نہ گناہ کرنا اور نہ جھگڑا کرنا حج کے زمانہ میں۔"
مذکورہ آیت میں رفث فسوق اور جدال تین الفاظ آئے ہیں جن کی تشریح مذکورہ حدیث میں کی گئی ہے۔
کلام:.......ضعیف الجامع ۳۱۵۷۔
۲۹۷۲....مؤمن کی نیکی بیس لاکھ تک بڑھادی جاتی ہے۔(الدیلمی بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)
۲۹۷۳....القنطار سو رطل ہیں اور رطل بارہ اوقیہ ہے اور اوقیہ سات دینار ہیں اور دینار چوبیس قیراط کا ہے۔الدیلمی بروایت جابر رضی اللہ عنہ
نوٹ :.......۲۸۹۱ پر روایت کی تشریح ملاحظہ فرمائیں۔

کلام:......اس روایت کے روایت میں ایک راوی خلیل بن مرہ ہیں جن کو امام بخاری نے منکر الحدیث قرار دیا ہے۔لہٰذا اس بنا پر یہ روایت محل کلام اور ضعیف ہے۔

تکالیف گناہوں کا کفارہ ہے

۲۹۷۴.....سورۃ النساء۔اے عائشہ! اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ بندہ کو یوں دیتا ہے کہ اس کو بخار، بڑھاپا اور سامان گم ہونا وغیرہ پیش آجاتا ہے۔کوئی سامان اپنی آستین (جیب) میں رکھتا ہے پھر دیکھتا ہے تو گم پاتا ہے لیکن پھر اس کو پالیتا ہے۔اس طرح (معمولی تکالیف میں) وہ مؤمن اپنے گناہوں سے یوں نکل آتا ہے جس طرح بھٹی سے سرخ سونا (صاف ستھرا) نکال لیا جاتا ہے۔ابن جریر بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

تشریح:......فرمان الٰہی ہے: **من یعمل سوئًا یجزبه.** جو کوئی برا عمل کرے گا اس کی سزا پائے گا۔اس آیت کے بارے میں عائشہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے مذکورہ بالا فرمان جواب دیا۔

۲۹۷۵.....سورۃ المائدہ۔جس کے پاس گھر اور خادم ہو وہ بادشاہ ہے۔الزبیر بن بکر فی الموفقیات، ابن جریر بروایت مرسلاً زید بن اسلم

۲۹۷۶.....اے اہل مدینہ! اللہ تعالیٰ شراب کا تذکرہ فرمارہے ہیں میں نہیں جانتا ممکن ہے اس کے بارے میں کوئی حکم نازل فرمادیں۔پھر (کچھ عرصہ) بعد میں فرمایا اے اہل مدینہ! اللہ تعالیٰ نے مجھ پر شراب کی حرمت نازل کردی ہے۔پس جو شخص یہ آیت جانتا ہو اور اس کے پاس شراب ہو وہ اس میں سے نہ پیئے۔شعب الایمان للبیهقی بروایت ابوهریرہ رضی اللہ عنہ

شراب کی حرمت میں حکمت وتدبیر الٰہی

تشریح:......فرمان الٰہی ہے:

یاایها الذین اٰمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والأزلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوه لعلکم تفلحون ٥ انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوة والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللّٰه وعن الصلوة فهل انتم منتهون. المائدۃ: ۹۰۔۹۱

’’اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے (یہ سب) ناپاک کام اعمال شیطان سے ہیں۔سو ان سے بچتے رہنا تاکہ نجات پاؤ۔شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے سبب تمہارے آپس میں دشمنی اور بغض ڈلوادے اور تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو تم کو (ان کاموں سے) باز رہنا چاہئے۔‘‘

’’انصاب‘‘ اور ’’ازلام‘‘ کی تفسیر اسی سورت کی ابتداء میں ’’**وماذبح علی النصب وان تستقسموا بالازلام**‘‘ کے تحت میں گزرچکی ہے۔

اس آیت سے پہلے بھی بعض آیات خمر (شراب) کے بارہ میں نازل ہوچکی تھیں۔اول یہ آیت نازل ہوئی۔**یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیهمآ اثم کبیر ومنافع للناس واثمهمآ اکبر من نفعهما** (بقرہ: رکوع ۲۷) گو اس سے نہایت واضح اشارہ تحریم خمر کی طرف کیا جارہا تھا مگر چونکہ صاف طور اس کے چھوڑنے کا حکم نہ تھا اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سن کر کہا اللّٰهم بین لنا بیاناً شافیاً اس کے بعد دوسری آیت آئی **یاایها الذین اٰمنو لاتقربو الصلوٰة وانتم سکاریٰ الیٰ** آخر الآیۃ (نساء رکوع ۶) اس میں بھی تحریم خمر کی تصریح نہ تھی۔ گو نشہ کی حالت میں نماز کی ممانعت ہوئی اور یہ قرینہ اسی کا تھا کہ غالباً یہ چیز عنقریب کلیۃً حرام ہونے والی ہے۔مگر چونکہ عرب میں شراب کا رواج انتہاء کو پہنچ چکا تھا اور اس کا دفعۃً چھڑادینا مخاطبین کے لحاظ سے سہل نہ تھا اس لئے نہایت حکیمانہ تدریج سے اولاً قلوب میں اس کی نفرت بٹھلائی گئی

اورآہستہ آہستہ حکم تحریم سے مانوس کیا گیا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس دوسری آیت کو سن کر پھر وہی لفظ کہے اللھم بین لنا بیانا شافیاً آخرکار مائدہ کی یہ آیتیں جو اس وقت ہمارے سامنے ہیں "یاایھا الذین امنوا" سے "فھل انتم منتھون" تک نازل کی گئیں جس میں صاف صاف بت پرستی کی طرح اس گندی چیز سے بھی اجتناب کرنے کی ہدایت کی تھی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ "فھل انتم منتھون" سنتے ہی چلا اٹھے "انتھینا انتھینا" لوگوں نے شراب کے مٹکے توڑ ڈالے، مے خانے برباد کردیئے۔ مدینے کی گلی کوچوں میں شراب پانی کی طرح بہتی پھرتی تھی۔ سارا عرب اس گندی شراب کو چھوڑ کر مغفرت ربانی اور محبت واطاعت نبوی کی شراب طہور سے مخمور ہو گیا اور ام الخبائث کے مقابلہ پر حضور ﷺ کا یہ جہاد ایسا کامیاب ہوا جس کی نظیر تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ خدا کی قدرت دیکھو کہ جس چیز کو قرآن کریم نے اتنا پہلے اتنی شدت سے روکا تھا آج سب سے بڑے شراب خوار ملک امریکہ وغیرہ اس کی خرابیوں اور نقصانات کے محسوس کر کے اس کے مٹا دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ فللّٰہ الحمد والمنتہ۔

۲۹۷۷..... تمہاری قوم کی اونٹنیوں نے صحیح کانوں والے بچے جنے ہوں کیا تم چھری لے کر ان کے کان کاٹ دو گے پھر کہو گے یہ بحیرہ اس کا دودھ ہے۔ بتوں کے نام اور ان کی کھالیں کاٹ دو گے اور کہو گے یہ حروم (حرام) ہیں پھر تم ان کو اپنے اوپر اور اپنے اہل وعیال پر حرام کرلو گے، جس کو اللہ نے تمہارے لئے حلال کیا ہے۔ اللہ کا بازو تمہارے بازو سے زیادہ مضبوط ہے اور اللہ کی چھری تمہاری چھری سے زیادہ تیز ہے۔

مسند احمد، الطبرانی فی الکبیر ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی، بروایت ابی الاحوص عن ابیہ

تشریح:..... مشرکین عرب کسی جانور کا دودھ بتوں کے نام وقف کردیا کرتے تھے اس کو بحیرہ کہتے تھے۔ اور کسی جانور کو بت کے نام وقف کر کے اس کا کھانا اور اس سے کسی بھی طرح کا نفع اٹھانا اپنے اوپر حرام کر لیتے تھے۔ اس کی ممانعت مذکورہ حدیث میں کی گئی ہے۔ یہ حدیث سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۱۰۳ کی تشریح ہے۔ جبکہ آیت میں اور بھی انواع مذکور ہیں جن کو مشرکین اپنے لئے حرام تصور کرتے تھے۔ مذکورہ آیت کی تفسیر میں مزید تفصیل ملاحظہ کیجئے۔ آخر میں حدیث میں سمجھایا گیا ہے کہ اگر یوں کان کاٹ کر یا کھال کاٹ کر کوئی چیز حرام کی جاسکتی ہے تو کیا خدا یہ نہیں کرسکتا اس کا بازو اور اس کی چھری تمہارے بازو اور تمہاری چھری سے زیادہ طاقتور ہیں۔

۲۹۷۸..... عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے مناظرہ کیا اور اپنے رب پر غالب آگئے اور اللہ ہی نے ان کو (غالب آنے کے لئے) صحت دلیل تلقین فرمائی تھی۔ لقولہ: أأنت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین من دون اللّٰہ. الخ. الدیلمی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

واذقال اللّٰہ یعیسٰی ابن مریم ء انت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین من دون اللّٰہ قال سبحانک مایکون لیٓ ان اقول مالیس لی بحقٍ ان کنت قلتہ فقد علمتہ تعلم مافی نفسی ولا اعلم مافی نفسک انک انت علام الغیوب۔ ماقلت لھم الا مآامرتنی بہٖ ان اعبدوا اللّٰہ ربی وربکم وکنت علیھم شھیدا مادمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علٰی کل شیءٍ شھید ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفرلھم فانک انت العزیز الحکیم. المائدہ: ۱۱۶۔ ۱۱۸

"اور اس وقت کو بھی یاد رکھو جب خدا فرمائے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کے سوا مجھے اور میری والدہ کو معبود مقرر کرو؟ وہ کہیں گے تو پاک ہے مجھے کب شایاں تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کا مجھے کچھ حق نہیں اگر میں نے ایسا کہا ہوگا تو تجھ کو معلوم ہوگا (کیونکہ) جو بات میرے دل میں ہے تو اسے جانتا ہے اور جو تیرے ضمیر میں ہے اسے میں نہیں جانتا بے شک تو علام الغیوب ہے۔ میں نے ان سے کچھ نہیں کہا بجز اس کے جس کا تو نے مجھے حکم دیا ہے وہ یہ کہ تم خدا کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا پروردگار ہے۔ اور جب تک میں ان میں رہا ان (کے حالات) کی خبر رکھتا رہا جب تو نے مجھے دنیا سے اٹھالیا تو تو ان کا نگراں تھا اور تو ہر چیز سے خبردار ہے اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں۔ اور اگر بخش دے تو (تیری مہربانی ہے) بے شک تو غالب (اور) حکمت والا ہے۔"

مذکورہ حدیث انہی آیات کی تفسیر وتشریح ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام پر انعامات الٰہیہ

۲۹۷۹..... جب قیامت کا دن ہوگا انبیاء اور ان کی امتوں کو بلایا جائے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بلایا جائے گا اللہ پاک ان کو اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کا اقرار فرمائیں گے۔ اللہ پاک فرمائیں گے:

یعیسٰی ابن مریم اذکر نعمتی علیک وعلی والدتک اذأیدتک بروح القدس.

جب خدا (عیسیٰ سے) فرمائے گا: اے عیسیٰ بن مریم! میرے ان احسانوں کو یاد کر جو میں نے تم پر اور تمہاری والدہ پر کیے جب میں نے روح القدس (جبرئیل) سے تمہاری مدد کی۔

پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

أأنت قلت للناس اتخذونی وامی الھین من دون اللّٰہ۔

کیا تم نے لوگوں کو کہا تھا کہ خدا کو چھوڑ کر مجھے اور میری والدہ کو معبود بنالو؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کا انکار فرمائیں گے کہ میں نے ہرگز ایسا نہیں کہا تھا۔ پھر نصاریٰ کو بلایا جائے گا اور ان سے سوال کیا جائے گا وہ کہیں گے: جی ہاں انہی نے ہم کو حکم دیا تھا۔ (اس بات کو سن کر غم وغصہ کی وجہ سے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بال (کھڑے ہوکر) اس قدر لمبے ہوجائیں گے کہ آپ کے سر اور بدن کے ایک ایک بال کو ایک فرشتہ تھامے گا پھر اللہ تعالیٰ کے روبرو ہزار سال تک ان کا حساب کتاب ہوگا حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حجت نصاریٰ پر غالب آجائے گی۔ پھر نصاریٰ کے لئے (ایک صلیب بلند کی جائے گی جس کے پیچھے چل کر وہ جہنم میں داخل ہوجائیں گے۔ ابن عساکر بروایت ابی بردہ بن ابی موسیٰ عن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

۲۹۸۰..... سورۃ الانعام۔ بہرحال یہ آنے والا تھا لیکن بعد میں ٹال دیا گیا۔ مسند احمد، ترمذی بروایت سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص

فائدہ:..... جب فرمان الٰہی نازل ہوا:

قل ھوالقادر علی ان یبعث علیکم عذابًا من فوقکم. الانعام: ۶۵

''کہہ دے اس کو قدرت ہے اس پر کہ عذاب بھیجے تم پر۔''

تو نبی کریم ﷺ نے اس پر مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تم پر عذاب بھیجنے پر پوری طرح قادر ہے لیکن اس کی رحمت ہے کہ اس نے تم پر بھیجنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔

کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو حسن غریب قرار دیا ہے یعنی ایک طریق سے یہ روایت حسن ہے اور قابل اعتبار۔

۲۹۸۱..... لم یلبسوا ایمانھم بظلم کا یہ مطلب نہیں ہے جو تم کہہ رہے ہو ظلم سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے لقمان علیہ السلام کی بات نہیں سنی: ان الشرک لظلم عظیم. بخاری، مسلم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... فرمان الٰہی ہے:

الذین اٰمنو ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اؤلئک لھم الامن وھم مھتدون۔

جو لوگ یقین لے آئے اور نہیں ملایا اپنے ایمان میں کوئی ظلم انہی کے واسطے ہے دلجمعی اور وہی ہیں سیدھی راہ پر۔

جب مذکورہ فرمان باری نازل ہوا تو صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے کون ایسا شخص ہے جس نے اپنی جان پر ظلم نہ کیا ہو؟ تب آپ ﷺ نے فرمایا یہاں ظلم سے شرک مراد ہے یعنی ایمان لانے کے بعد شرک سے کلی اجتناب برتا۔ یونہی حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو فرمایا تھا: اے بیٹے شرک نہ کرنا۔ اللہ کی قسم شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ سورئہ لقمان: ۱۳

۲۹۸۲..... ہلاکت ہو بنی اسرائیل کی۔ اللہ نے ان پر چربیوں کو حرام کیا۔ انہوں نے ان کو نرم کیا اور اس کو فروخت کرکے اس کے پیسے سے کھانے

لگے۔ یونہی تم (مسلمانوں) پراللہ نے شراب حرام فرمائی ہے۔(الطبرانی فی الکبیر بروایت عمر رضی اللہ عنہ

یہود کے نقش قدم پر چلنے کی ممانعت

فائدہ:...... نبی ﷺ کا فرمان ہے تم بھی ان کے قدم بقدم چلو گے اگروہ (یہود) ایک سوراخ میں گھسے تھے تم بھی اس میں گھسو گے۔ اللہ معاف فرمائے آج مسلمان بھی شراب کو مختلف ناموں اور مختلف شکلوں میں استعمال کرنے لگے ہیں۔ نشہ آور شے ہر طرح حرام ہے اس سے احتراز واجب ہے۔

۲۹۸۳...... یہود پر اللہ لعنت فرمائے۔ یہود پر اللہ لعنت فرمائے۔ یہود پر اللہ لعنت فرمائے۔ گائے اور بکریوں کی جو چربیاں ان پر حرام کی گئی تھیں انہوں نے ان کو لے کر پگھلایا اور اپنی کھانے والی اشیاء کے بدلے فروخت کر دیا۔ (یاد رکھو!) شراب حرام ہے اور اس کی قیمت بھی حرام ہے۔ شراب حرام ہے اور اس کی قیمت بھی حرام ہے۔ شراب حرام ہے اور اس کی قیمت بھی حرام ہے۔(مسند احمد بروایت عبدالرحمن بن غنم

۲۹۸۴...... اللہ یہود پر لعنت فرمائے ان پر بکریوں کی چربی حرام کی گئی تو وہ اس کی قیمت کھانے لگے۔

مسند ابی یعلی هشیم بن کلیب الشاشی، مستدرک الحاکم، سنن سعید بن منصور بروایت اسامه بن زید رضی اللہ عنه

۲۹۸۵...... اللہ عزوجل نے مغرب میں ایک دروازہ بنایا ہے اس دروازے کا عرض (چوڑائی) ستر سال کی مسافت کے بقدر ہے۔ وہ باب التوبہ ہے۔ وہ بند نہیں ہوگا جب تک کہ سورج مغرب کی جانب سے طلوع نہ ہو اور یہی فرمان باری عزوجل ہے:

یوم یأتی بعض آیات ربک لاینفع نفسًا ایمانها. الانعام:۱۵۸

جس روز تمہارے پروردگار کی نشانیاں آجائیں گی تو جو شخص پہلے ایمان نہ لایا ہوگا اس وقت اسے ایمان لانا کچھ فائدہ نہیں دے گا۔

ابن زنجویه بروایت صفوان بن عسال

۲۹۸۶...... اے عائشہ رضی اللہ عنہا! ان الذین فرقوا دینهم وکانوا شیعا. الانعام: ۱۵۹

جنہوں نے راہیں نکالیں اپنے دین میں اور ہو گئے بہت سے فرقے۔ ایسے لوگ بدعت والے اور خواہش پرست لوگ ہیں۔ ان کی کوئی توبہ نہیں (گمراہی پر قائم رہتے ہوئے) میں ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں۔

الطبرانی فی الصغیر بروایت عمر رضی اللہ عنه

۲۹۸۷...... اے عائشہ رضی اللہ عنہا! جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور وہ بہت سے گروہوں میں بٹ گئے وہ بدعت اور گمراہی میں پڑنے والے ہیں۔ (گمراہیوں میں پڑے ہوئے) ان کی کوئی توبہ قبول نہیں جب کہ ہر گناہ گار کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا ہے سوائے ان اصحاب البدعت اور خواہش پرستوں کے۔ میں ان سے بری ہوں وہ مجھ سے بری ہیں۔

الحکیم ابن ابی حاتم، ابو الشیخ فی التفسیر، حلیة الاولیاء، شعب للبیهقی بروایت عمر رضی اللہ عنه

اصحاب الیمین، اصحاب الشمال

۲۹۸۸...... سورة الاعراف۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق پیدا فرمائی اور فیصلہ فرمادیا او پیغمبروں سے عہد لیا۔ اس وقت اللہ کا عرش پانی پر تھا۔ اللہ نے اہل یمین کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیا اور اصحاب الشمال کو بائیں ہاتھ میں لیا اور رحمٰن کے دونوں ہاتھ یمین (صاحب برکت) ہیں۔ پھر فرمایا: اے اصحاب الیمین! (انہوں نے جواب میں عرض کیا) لبیک ربنا وسعدیک. حاضر ہیں ہم اے پروردگار! اور تمام بھلائیاں تجھ ہی سے ہیں۔ پروردگار نے فرمایا: الست بربکم؟ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں اے پروردگار! بے شک آپ ہی ہمارے

پروردگار ہیں۔ (اصل نسخہ میں آئندہ کا اضافہ نہیں لیکن منتخب کنز العمال یہ اضافہ موجود ہے۔) پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے اصحاب الشمال! انہوں نے عرض کیا: حاضر ہیں اے ہمارے پروردگار! اور تو ہی تمام سعادتوں کا سرچشمہ ہے۔ فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ ہی ہمارے رب ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے اصحاب الاعراف! انہوں نے بھی عرض کیا لبیک ربنا وسعدیک۔ فرمایا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ ہی ہمارے رب ہیں۔ منتخب کنز العمال

پھر اللہ تعالیٰ نے ان سب کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ خلط ملط کر دیا۔ کسی نے ان میں سے کہا: اے پروردگار: ہمیں (اچھوں اور بروں کو) ایک دوسرے کے ساتھ کیوں خلط ملط کر دیا؟ ارشاد خداوندی ہوا: تمام لوگوں کے سامنے ان کے اپنے اپنے اعمال ہیں جن پر ہر ایک کاربند ہے۔ (یہ سب سوال وجواب میں نے اس لئے کیا) کہیں تم قیامت کے دن کہو ہم اس سے غافل تھے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان سب کو آدم علیہ السلام کی پشت میں لوٹا دیا۔ پس اہل جنت جنت ہی کے اہل ہیں اور اہل جہنم جہنم ہی کے لائق ہیں۔ کسی نے سوال کیا یا رسول اللہ! (جب جنت اور جہنم ہر ایک کے لئے اس کے اہل لکھے جا چکے ہیں) پھر عمل کا کیا فائدہ؟ فرمایا: ہر قوم اپنے مرتبہ (جنت یا جہنم) کے مطابق ہی عمل کرتی ہے۔

عبد بن حمید، الضعفاء للعقيلي، العظمت لابی الشیخ، ابن مردویه بروایت ابی امامه رضی الله عنه

نوٹ:.......اس حدیث مضمون کی مکمل تفصیل سورۃ الاعراف ۱۷۲ پر تفاسیر میں ملاحظہ فرمائیں۔

کلام:.......ذخیرۃ الحفاظ ۲۷۸۹ پر یہ روایت معمولی اختلاف کے ساتھ نقل کی گئی ہے اور اس کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۲۹۸۹.....جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا اور ان کا فیصلہ کر دیا (کہ کون جنت یا جہنم میں جائے گا تو) پھر اہل یمین (جنت والوں) کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیا اور اہل شمال (جہنم والوں) کو بائیں ہاتھ میں لیا پھر فرمایا: اے اصحاب الیمین۔ اصحاب الیمین نے جواب دیا لبیک وسعدیک۔ فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ بولے: بے شک آپ ہمارے رب ہیں۔ پھر فرمایا: اے اصحاب الشمال: اصحاب الشمال بولے: لبیک وسعدیک فرمایا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ عرض کیا بے شک آپ ہمارے رب ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو باہم خلط ملط کر دیا۔ ایک نے سوال کیا: یارب! ان کو آپس میں ملا جلا کیوں دیا۔ فرمایا: ہر ایک کے اپنے اپنے اعمال ہیں (جن سے وہ ممتاز ہو جائیں گے)۔ اب تم یہ نہ کہہ سکو گے قیامت کے دن کہ ہم تو اس سے لاعلم تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سب کو آدم کی پشت میں واپس کر دیا۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت ابی امامه رضی الله عنه

کلام:.......دیکھئے ۲۷۸۹ ذخیرۃ الحفاظ۔

۲۹۹۰.....اللہ پاک موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے۔ یقیناً سنی ہوئی خبر کا حال خود آنکھوں دیکھا جیسا نہیں ہوتا۔ اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام کو خبر دی کہ ان کی قوم گمراہ ہو چکی ہے۔ تب (غصہ میں) تورات کی تختیاں نہیں پھینکی لیکن جب واپس آ کر خود دیکھا اور ان کا معائنہ کیا تو (غصہ کے مارے) تورات کی تختیاں پھینک دیں۔ مستدرک الحاکم بروایت ابن عباس رضی الله عنه

نوٹ:.......سورۃ الاعراف آیت ۱۵۰ پر یہ واقعہ مذکور ہے۔

حواء علیہ السلام کی نذر

۲۹۹۱.....حضرت حواء کا بچہ زندہ نہ رہتا تھا۔ پھر آپ نے نذر مانی کہ اگر اس کا بچہ جئے گا تو اس کا نام عبدالحارث رکھیں گی۔ چنانچہ ان کا بچہ زندہ رہا اور حوا نے اس کا نام عبدالحارث رکھ دیا۔ اور یہ سب شیطان کے بہکاوے کی وجہ سے تھا۔ مستدرک الحاکم بروایت سمرة رضی الله عنه

نوٹ:.......اسی جلد کے گذشتہ صفحات میں حدیث ۲۸۹۸ پر اس حدیث کی مکمل تفصیل وتشریح ملاحظہ فرمائیں۔

۲۹۹۲.....سورۃ البراءۃ۔ المتر بصون وہ گناہ گار ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہو۔ الدیلمی بروایت عبدالله بن جراد

فائدہ:......سورۂ براءت ۹۸ میں اللہ پاک بدو منافقین کی مذمت کرتے ہوئے ذکر فرماتے ہیں کہ وہ تم مسلمانوں پر مصیبت پڑنے کے منتظر رہتے ہیں یتربص بکم الدوائر ایسے لوگ فقط نام کے مسلمان ہیں ورنہ وہ خدا کے ہاں منافق اور جہنم کے مستحق ہیں۔

۲۹۹۳......سورۂ یونس۔ اللہ عزوجل قیامت کے دن ایک منادی کو کھڑا کریں گے جو اہل جنت کو نداء دے گا جس کی نداء اول و آخر سب لوگ سنیں گے۔ وہ کہے گا:

اللہ تعالیٰ نے تم سے حسنیٰ اور زیادتی کا وعدہ فرمایا تھا، جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

للذین احسنو الحسنی وزیادة. یونس: ۲۶

''جن لوگوں نے نیکوکاری کی تھی ان کے لئے بھلائی ہے اور (مزید براں) اور بھی۔''

پس حسنیٰ جنت ہے اور زیادتی رحمٰن کے چہرے کی زیارت ہے۔ ابن جریر بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۹۹۴......جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا، اے محمد! آپ مجھے دیکھتے کہ میں ایک ہاتھ سے فرعون کو ڈبو رہا تھا اور دوسرے سے اس کے منہ میں کیچڑ ٹھونس رہا تھا اس ڈر سے کہ کہیں اس کے کلمہ پڑھنے کی وجہ سے اس کو خدا کی رحمت نہ پہنچ جائے اور اس کی بخشش کردی جائے۔

ابن جریر، شعب الایمان للبیھقی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

نوٹ:......یہی روایت گذشتہ صفحات میں رقم الحدیث ۲۹۰۵ کے تحت گزر چکی ہے۔

۲۹۹۵......جبرئیل علیہ السلام فرعون کے منہ میں کیچڑ ٹھونس رہے تھے اس ڈر سے کہ کہیں وہ لا الٰہ الا اللہ نہ کہہ لے جس کی وجہ سے اللہ اس پر رحم نہ فرمادیں۔

ابن جریر، مستدرک الحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۹۹۶......مجھے جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! تیرا پروردگار اس قدر کسی پر غضب ناک نہیں ہوا جس قدر کہ فرعون پر ہوا جب اس نے یہ کہا: انا ربکم الاعلیٰ. میں تمہارا سب سے بڑا پروردگار ہوں۔ پس جب وہ غرق ہونے لگا اور اس نے خدا کو پکارنا چاہا تو میں اس کا منہ بند کرنے لگا اس ڈر سے کہ کہیں اس کو رحمت الٰہی نہ پہنچ جائے۔ ابن عساکر بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۲۹۹۷......جبرئیل علیہ السلام فرعون کے منہ میں مٹی ٹھونس رہے تھے اس ڈر سے کہ کہیں وہ لا الٰہ الا اللہ نہ کہہ لے۔

مستدرک الحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۹۹۸......سورۂ ھود۔ الاوّاہ کے معنی سے مراد خشوع کرنے والا اور عاجزی کرنے والا ہے۔

ابن جریر بروایت عبداللہ بن شداد بن الھاد مرسلاً

فائدہ:......فرمان الٰہی ہے:

ان ابراھیم لحلیم اواہ منیب. سورہ ھود: ۷۵

''بے شک ابراہیم بڑے تحمل والے نرم دل اور رجوع کرنے والے تھے۔''

اس آیت میں اواہ کا لفظ آیا ہے۔ اسی کی تشریح مذکورہ بالا حدیث میں مقصود ہے۔

مؤمنین اور کافرین کی شفاعت کرنے والے

سورۂ ابراہیم۔ جب اللہ پاک اولین و آخرین کو جمع فرمائیں گے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما کر فارغ ہوجائیں گے تو مؤمنین عرض کریں گے: ہمارا پروردگار ہمارے درمیان فیصلہ فرماچکا ہے۔ پس کون ہمارے رب کے ہاں ہماری شفاعت کا بیڑہ اٹھائے گا؟ پھر آپس میں کہیں گے: چلو آدم علیہ السلام کے پاس چلتے ہیں۔ وہ ہمارے والد ہیں۔ اللہ نے ان کو اپنے دست مبارک سے پیدا فرمایا ہے اور ان کو ہم کلام ہونے کا شرف بخشا ہے۔

لہٰذا تمام مؤمنین ان کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور ان سے بات چیت کریں گے کہ وہ چل کر ان کی شفاعت کریں! حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے. تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ چنانچہ (وہ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو) نوح علیہ السلام ان کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس بھیجیں گے۔ ابراہیم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کا پتہ بتائیں گے۔ موسیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حوالہ دیں گے پھر مؤمنین عیسیٰ کے پاس آئیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: میں تم کو نبی امی کے پاس جانے کا کہتا ہوں (انشاء اللہ وہاں سے تم ناامید نہ ہوں گے)۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں: چنانچہ مؤمنین میرے پاس آئیں گے۔

پس اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے اپنے سامنے کھڑے ہونے کی اجازت مرحمت فرمائیں گے۔

چنانچہ میرے بیٹھنے کی جگہ ایسی خوشبو سے معطر ہوجائے گی جو کبھی کسی نے نہ سونگھی ہوگی۔ پھر میں اپنے پروردگار عزوجل کے حضور میں حاضر ہوں گا (منتخب میں ہے پھر میں اپنے پروردگار کی ثناء بیان کروں گا۔ پس پروردگار مجھے سفارش کا موقعہ عنایت فرمائیں گے۔ اور مجھے سر کے بالوں سے پاؤں کے ناخنوں تک نور سے منور فرمادیں گے۔

پھر کافر کہیں گے کہ مؤمنوں کو تو ان کا سفارشی مل گیا ہمارا کون سفارشی بنے گا؟ پس وہ ابلیس ہی ہوسکتا ہے جس نے ہمیں گمراہ کیا ہے چنانچہ وہ ابلیس کے پاس آئیں گے اور اس کو کہیں گے: مؤمنوں نے تو اپنے لئے سفارشی پالیا پس تو بھی کھڑا ہو اور ہمارے لئے سفارش کر۔ کیونکہ تو نے ہی ہمیں سیدھے راستے سے بھٹکایا تھا۔ چنانچہ وہ اٹھے گا تو اس کی جگہ سخت ترین بدبو سے متعفن ہوجائے گی۔ ایسی بدبو کبھی کسی نے نہ سونگھی ہوگی۔ پھر وہ جہنم میں جانے کے لئے بہت موٹا ہوجائے گا۔ فرمان الٰہی ہے:

ویقول الشیطان لماقضی الامر ان اللہ وعدکم وعدالحق ووعدتکم فاخلفتکم ابراہیم: ۲۲

جب (حساب کتاب کا) فیصلہ ہوچکے گا تو شیطان کہے گا (جو) وعدہ خدا نے تم سے کیا تھا (وہ تو) سچا (تھا) اور (جو) وعدہ میں نے تم سے کیا تھا وہ جھوٹا تھا۔ ابن المبارک، ابن جریر، ابن ابی حاتم، طبرانی، ابن مردویہ، ابن عساکر بروایت عقبہ رضی اللہ عنہ بن عامر

کلام: ...... علامہ عداءالدین ہندی (مؤلف کنز العمال) فرماتے ہیں: اس روایت میں ایک راوی عبدالرحمٰن بن زیاد ضعیف ہے۔

امت کے بہترین لوگ

۳۰۰۰ ...... میری امت کے بہترین لوگ جیسا کہ مجھے ملاءاعلیٰ (فرشتوں کی جماعت) نے خبر دی وہ لوگ ہیں۔ جو اپنے پروردگار کی رحمت کی فراخی اور کشادگی پر کھلے بندوں ہنستے اور خوش ہوتے ہیں۔ جبکہ اس کے عذاب کے ڈر سے چھپ چھپ کر روتے ہیں۔ پاکیزہ گھروں یعنی مساجد میں صبح وشام اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ شوق اور ڈر میں اپنی زبانوں کے ساتھ اس کو پکارتے ہیں۔ ہاتھ اٹھا اٹھا کر اس سے مانگتے ہیں دلوں کے ساتھ خدا کے حضور بار بار متوجہ ہوتے ہیں۔ ان کا بوجھ لوگوں پر ہلکا ہے۔ اپنی جانوں پر زیادہ ہے۔ زمین پر عاجزی کے ساتھ ننگے پاؤں یوں چلتے ہیں جیسے چیونٹی رینگتی ہے نہ اکڑ نہ اتراہٹ۔ اطمینان اور وقار کے ساتھ چلتے ہیں۔ وسیلہ (طفیل انبیاء و بزرگان دین) کے ذریعے خدا کی بارگاہ میں قرب حاصل کرتے ہیں۔ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں۔ خدا کی راہ میں قربانیاں دیتے ہیں۔ موٹا چھوٹا پہنتے ہیں۔ اللہ کی جانب سے ان پر فرشتے حاضر رہتے ہیں۔ نگہبان آنکھ ان کی حفاظت کرتی ہے۔

بندوں کو اندر سے جانتے ہیں۔ زمین اور کائنات میں غور وفکر کرتے ہیں۔ ان کی جانیں دنیا میں جبکہ دل آخرت میں اٹکے ہوتے ہیں۔ ان کو آگے کے سوا کوئی فکر نہیں۔ انہوں نے قبروں کے لئے سامان سفر تیار کرلیا ہے۔ آخرت کے سفر کے لئے پروانہ (ویزا) حاصل کرلیا ہے۔ خدا کے آگے کھڑے ہونے کے لئے مستعد ہوچکے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ذلک لمن خاف مقامی وخاف وعید

''یہ انعام اس شخص کے لئے ہے جو میرے آگے کھڑا ہونے سے ڈرا اور میری سزا سے ڈرا۔''

حلیۃ الاولیاء، مستدرک الحاکم ابن النجار، بروایت عیاض بن سلیمان

کلام:.......امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث منکر اور نا قابل اعتبار ہے۔اس کا راوی عیاض کا کچھ علم نہیں وہ کون ہے؟ جبکہ ابن النجار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابوموسیٰ مدینی نے ان (عیاض راوی) کو صحابہ کرام میں شمار کیا ہے۔امام حاکم نے اس کو روایت کیا ہے حافظ نے اس پر گرفت فرمائی ہے اور اس کو غلط قرار دیا ہے۔

۳۰۰۱..... مؤمن گواہی دیتا ہے کہ لا الـٰـه الا اللہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور جانتا ہے کہ محمد اپنی قبر میں (بقید حیات وسالم جسم) ہیں اور یہ فرمان باری عزوجل کا مطلب ہے:

یثبت اللہ الذین اٰمنوا بالقول الثابت فی الحیاۃ الدنیا وفی الآخرۃ. ابراھیم:۲۷

خدا مؤمنوں کے دلوں کو (صحیح اور) پکی بات سے دنیا کی زندگی میں بھی مضبوط رکھتا ہے اور آخرت میں بھی رکھے گا۔

(صحیح ابن حبان بروایت براء رضی اللہ عنہ

۳۰۰۲......(وہ پانی) اس کے منہ کے قریب کیا جائے گا وہ اس سے کراہت کرے گا۔ جب وہ پانی اس کے منہ کے قریب ہوگا اس کا چہرہ جھلس جائے گا اور اس کے سر کی کھال گر جائے گی جب اس کو پئے گا تو اس کی آنتیں کٹ کٹ کر اس کے پاخانہ کے مقام سے نکل جائیں گی۔

ترمذی، مستدرک الحاکم بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:......فرمان الٰہی ہے: ویسقیٰ من ماء صدید. ابراھیم:۱۷

اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا (اور وہ اس کو گھونٹ گھونٹ پئے گا

مذکورہ حدیث اسی آیت مبارکہ کی تفسیر ہے۔(اعاذنا اللہ من ماء جھنم)

کلام:......امام ترمذی نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔ وقال غریب۔

۳۰۰۳......(ایک وقت) اہل جہنم کہیں گے: چلو ہم صبر کرتے ہیں۔ پھر وہ پانچ سو سال صبر کریں گے۔لیکن جب دیکھیں گے کہ یہ صبر ان کے کسی کام کا نہیں تو پھر کہیں گے آؤ ہم چیخ وپکار کریں۔چنانچہ وہ پانچ سو سال تک چیخ وپکار کرتے رہیں گے۔ جب وہ دیکھیں گے کہ ان کا رونا دھونا بھی انہیں کچھ فائدہ نہیں دے رہا ہے تب وہ کہیں گے، فرمان الٰہی ہے:

سواء علینا اجزعنا ام صبرنا مالنا محیص. ابراھیم:۲۱

اب ہم گھبرائیں یا صبر کریں ہمارے حق میں برابر ہے۔کوئی جگہ (چھٹکارے اور) رہائی کی ہمارے لئے نہیں ہے۔

الطبرانی فی الکبیر روایت کعب رضی اللہ عنہ بن مالک

۳۰۰۴......سورۃ النحل۔ قیامت سے قبل مغرب کی طرف سے تم پر ایک سیاہ بادل چھا جائے گا جیسے تلوار کی ڈھال ہو۔وہ آسمان کی طرف بلند ہوتا ہوا پھیلتا رہے گا حتیٰ کہ سارے آسمان کو بھر دے گا۔پھر ایک منادی ندا دے گا اے لوگو!

اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ. النحل:۱

خدا کا حکم (عذاب) آپہنچا تو اس کے لئے جلدی مت کرو۔

پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے: دو شخص کپڑا پھیلائیں گے لیکن اس کو لپیٹ نہ پائیں گے۔کوئی شخص اپنے حوض کی لیپائی کرے گا لیکن کبھی اس سے کچھ پی نہ سکے گا اور کوئی شخص اپنی اونٹنی کا دودھ دوہے گا مگر کبھی بھی اس کو پی نہ سکے گا۔(کیونکہ اس سے پہلے ہی خدا کا عذاب ان کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔الطبرانی فی الکبیر بروایت عقبہ رضی اللہ عنہ بن عامر

۳۰۰۵......قیامت سے قبل تم پر مغرب کی جانب سے ایک سیاہ بادل ڈھال کی مانند آئے گا، وہ آسمان کی طرف بلند ہوتا جائے گا حتیٰ کہ سارا آسمان اس بادل سے چھپ جائے گا۔ پھر ایک منادی ندا دے گا: اے لوگو! لوگ اس آواز کو سن کر متوجہ ہوں گے اور ایک دوسرے کو کہیں گے ہم نے یہ آواز سنی؟ کوئی ہاں کرے گا اور کوئی شک کرے گا۔ وہی آواز پھر بلند ہوگی، اے لوگو! تم نے سنا؟ لوگ کہیں گے: ہاں ہاں۔ چنانچہ ندا آئے گی اے لوگو! اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ (النحل:۱) اللہ کا حکم (عذاب) آپہنچا ہے پس جلدی نہ کرو۔ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی

جس کے دست قدرت میں میری جان ہے دو شخصوں نے کپڑا کھولا ہوگا (جس طرح کپڑا فروش خریدار کو معائنہ کرانے کے لئے تھان کھولتے ہیں) پھر وہ لپیٹ نہ پائیں گے۔ایک شخص نے اپنے حوض کا چونا کیا ہوگا لیکن وہ اس سے پانی پی نہ سکے گا اور ایک شخص نے اپنی اونٹنی کا دودھ نکالا ہوگا لیکن وہ پی نہ پائے گا اس طرح تمام لوگ اپنے اپنے روزمرہ کے کاموں میں مشغول ہوں گے (کہ حکم عذاب آجائے گا)۔

مستدرک الحاکم بروایت عقبہ رضی اللہ عنہ بن عامر

۳۰۰۶......سورۃ الاسراء۔اس (وقت پڑھے جانے والے قرآن) پر دن اور رات کے ملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔

ترمذی حسن صحیح بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:......تہجد میں پڑھے جانے والے قرآن کی فضیلت مذکورہ حدیث صحیح میں بیان کی گئی ہے۔فرمان الٰہی ہے:

ان قرآن الفجر کان مشهودًا. الاسراء:۷۸

بے شک صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا موجب حضور (ملائکہ) ہے۔

اس وقت رات کے فرشتے انسان کے اعمال نامہ دن کے فرشتوں کے حوالہ کر کے واپس جاتے ہیں۔گویا اس مقرب وقت میں دن اور رات کے ملائکہ اکٹھے ہوجاتے ہیں اور تہجد میں قرآن سنتے ہیں۔اسی وجہ سے منقول ہے کہ تہجد صالحین کا شعار ہے۔ہر نیک انسان کو اسے اپنی زندگی کا جزو لازم پڑھا جانے والا بنانا چاہئے۔

۳۰۰۷......سورۃ الکہف۔خضر علیہ السلام نے لڑکے کو دیکھا تو اس کا سر تھام کر اس کی گردن کو جھٹکا دیا اور اسے قتل کردیا اس پر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا فرمان الٰہی ہے:

أقتلت نفسازکیة بغير نفس. سورة الكهف

(موسیٰ نے) کہا آپ نے ایک بے گناہ شخص کو (ناحق) بغیر قصاص کے مارڈالا۔ابوداؤد بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۳۰۰۸......وہ لڑکا جس کو حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کیا وہ کافر پیدا ہوا تھا اور اس کے والدین کو اس کی محبت دلوں میں جاگزیں ہوگئی تھی۔

السنن لدارقطنی، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ عن ابی رضی اللہ عنہ

۳۰۰۹......اللہ پاک موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائیں، اگر آپ جلدی نہ فرماتے تو (خضر) اس سے زیادہ قصے بیان فرماتے۔

مستدرک الحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۰۱۰......قیامت کے روز ایک انتہائی لمبے چوڑے، بہت زیادہ کھانے اور پینے والے شخص کو حاضر کیا جائے گا۔لیکن وہ اللہ کے ہاں مچھر کے پر سے زیادہ وزن نہیں رکھے گا۔اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو:

فلانقيم لهم يوم القيامة وزناً. الكهف:۱۰۵

پس ہم قیامت کے دن ان کے لئے کچھ بھی وزن قائم نہیں کریں گے۔

الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیهقی. بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے کیونکہ ابن عدی کی کتاب الکامل ضعیف احادیث پر مشتمل ہے۔نیز ذخیرۃ الحفاظ ۴۶۳۹ پر بھی اس روایت کا ضعف ملاحظہ فرمائیں۔جبکہ شعب الایمان میں صحیح ضعیف وغیرہ ہر طرح کی روایات ہیں۔

۳۰۱۱......سورۃ مریم۔بچوں نے یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو کہا آؤ کھیلیں کودیں! یحییٰ علیہ السلام نے (جو اس وقت تک بچے تھے) فرمایا کہا ہم کھیل کود کے لئے پیدا کئے گئے ہیں؟ آؤ ہم نماز پڑھنے چلتے ہیں۔پس یہی فرمان خداوندی ہے:

وآتيناه الحكم صبيًا. مريم:۱۲

اور ہم نے ان (یحییٰ علیہ السلام) کو لڑکپن ہی میں دانائی عطا کی تھی۔

التاریخ للحاکم بروایت نہشل بن سعید عن الضحاک عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

مومن کی قبر کی حالت

۳۰۱۲ ..... سورۂ طٰہٰ ۔ مؤمن کی قبر کے اندر ایک سبز باغ میں ہوتا ہے۔ جو ستر ہاتھ تک کشادہ کر دیا جاتا ہے۔ اور چودہویں رات کے چاند کی مانند اس کے لئے قبر روشن کر دی جاتی ہے۔ کیا تم جانتے ہو یہ آیت کس بارے میں نازل ہوئی: فان لہ معیشۃ ضنکًا (طٰہٰ: ۱۲۴) اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی۔ یہ عذاب قبر کے بارے میں ہے۔ قسم ہے میری جان کے مالک کی! اس پر ننانوے اژدھے ایسے مسلط کر دیئے جائیں گے جن میں سے ہر ایک اژدہے کے نو سر ہوں گے۔ وہ اس پر دھنکارتے رہیں گے، ڈستے رہیں گے اور اس کو ہر بار گوشت آتا رہے گا (اور وہ اس کو کھاتے رہیں گے)۔ الحکیم بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام: ..... یہ روایت حکیم ترمذی کی ہے جو انہوں نے نوادر الاصول میں بیان فرمائی ہے اور غیر مستند ہے۔

جہنمیوں کی تعداد میں کثرت

۳۰۱۳ ..... سورۂ حج۔ کیا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے؟۔ (روح المعانی میں ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواباً عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں) پھر فرمایا یہ دن وہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو فرمائیں گے: اے آدم علیہ السلام! کھڑا ہو اور جہنم کا حصہ نکال۔ آدم علیہ السلام عرض کریں گے اے پروردگار! جہنم کا حصہ کتنا ہے؟ پروردگار فرمائیں گے: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے جہنم کا حصہ ہیں اور ایک جنت کے لئے ہے۔

یہ بات مسلمانوں کو شاق گزری تب آپ ﷺ نے فرمایا: سیدھے سیدھے رہو، قریب قریب رہو اور مجھ سے خوشخبری سنو! قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم لوگوں میں ایسے ہو جیسے اونٹ کے پہلو میں تل یا جانور کے ہاتھ میں معمولی گھاس۔ اور یقین کرو تمہارے ساتھ دو ایسی چیز پیدا کی گئی ہیں جو کسی کے ساتھ بھی ہوں اس کو کثیر تعداد کر دیتی ہیں۔ یاجوج ماجوج اور جن وانس کے کفار۔ (اور نو سو ننانوے انہی میں سے ہوں گے اور ایک مسلمانوں میں سے ہوگا ان شاء اللہ)۔ عبد بن حمید، مستدرک الحاکم بروایت انس

فرمایا: جب قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی:

یاایھا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شیءٌ عظیم. الحج: ۱

اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، بے شک قیامت کا جھٹکا عظیم شے ہے۔

تب آپ ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد صادر فرمایا۔

مسند احمد، السنن الترمذی حسن صحیح، الطبرانی فی الکبیر، مستدرک الحاکم، بروایت عمران بن حصین مستدرک ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۰۱۴ ..... اللہ عزوجل قیامت کے دن ایک منادی کو کھڑا فرمائیں گے جو نداء دے گا: اے آدم! اللہ پاک آپ کو حکم دیتے ہیں کہ اپنی اولاد میں سے جہنم کے لئے حصہ نکالئے۔ آدم علیہ السلام عرض کریں گے: اے پروردگار! کتنے میں سے کتنا؟ کہا جائے گا: ہر سو میں سے ننانوے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم جانتے ہو لوگوں میں تمہاری کیا نسبت ہے؟ تم لوگوں میں (تعداد کے اندر یوں ہو جیسے اونٹ کے پہلو میں تل۔

مسند احمد بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

امت محمدیہ کی کثرت

فائدہ: ..... دوسری روایات میں آیا ہے کہ امت محمدیہ تمام امتوں میں سب سے زیادہ تعداد والی ہے، جب یہ قیامت کے روز سامنے آئے گی تو

افق کو بھر دے گی۔ جبکہ مذکورہ حدیث میں قلت کی طرف اشارہ ہے۔ دونوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ کیونکہ اس حدیث میں آدم علیہ السلام سے لے کر آخری آنے والے تمام مسلمانوں کے لئے کہا گیا ہے کہ یہ سب دوسری قوموں کی نسبت اونٹ کے جسم میں تل کے برابر ہیں۔ دوسرے تمام کفار اور یاجوج ماجوج اور جن کفار یہ سب اس قدر تعداد میں ہوں گے جیسے تل کے مقابلے میں پورا جسم۔ پھر تمام مسلمانوں میں امت محمدیہ کے مسلمان اسی قدر زیادہ ہیں جیسے ایک تل کے مقابلہ میں پورا جسم۔ دیگر تمام انبیاء کے مسلمان امتی تل کی مانند ہیں اور امت محمدیہ ﷺ کے امتی پورے جسم کے مانند ہیں۔ **الحمدللہ علی ذلک۔**

۳۰۱۵...... قیامت کے روز اللہ عزوجل آدم علیہ السلام کو فرمائیں گے، کھڑے ہو اور اپنی اولاد میں سے (ہر ہزار میں سے) نوسوننانوے جہنم کے لئے اور ایک جنت کے لئے نکال دے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میری امت دیگر امتوں میں کالے بیل کے جسم میں سفید بال کی مانند ہے۔ مسند احمد بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۳۰۱۶...... اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے روز فرمائیں گے: اے آدم اٹھ اور اپنی اولاد میں سے (ہزار میں سے) نوسوننانوے جہنم کے لئے اور ایک جنت کے لئے نکال۔ حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کو سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بہت رنجیدہ خاطر ہوئے اور رونے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے سر اٹھاؤ، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میری امت دیگر امتوں کے مقابلہ میں یوں ہے جیسے سیاہ بیل کے جسم میں سفید بال۔ الطبرانی فی الکبیر بروایت اب الدرداء رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... ان دونوں حدیثوں میں امت محمدیہ کی نسبت سفید بال کی بتائی گئی ہے۔ یہاں تمام اقوام کے تمام لوگوں جن وانس اور یاجوج ماجوج کے مقابلہ میں یہ نسبت ملحوظ ہے۔ اس سے سابقہ تشریح مزید واضح ہوجاتی ہے۔

۳۰۱۷...... ہاں، اور جو شخص ان مقامات پر سجدہ نہ کرے تو وہ ان کی تلاوت بھی نہ کرے۔ ابو داؤد بروایت عقبہ رضی اللہ عنہ بن عامر

فائدہ:...... حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا سورۃ حج میں دو سجدے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد صادر فرمایا۔

ابلیس کو سب سے پہلے آگ کا لباس پہنایا جائے گا

۳۰۱۸...... سورۃ الفرقان۔ سب سے پہلے جس شخص کو آگ کا لباس پہنایا جائے گا وہ ابلیس ہے۔ اس کے کاندھے پر وہ لباس ڈال دیا جائے گا اور وہ اس کو اپنے پیچھے پیچھے کھینچتا چلا جائے گا اور اس کے پیروکار اس کے پیچھے پیچھے ہیں گے۔ ابلیس یہ ندا دیتا ہوگا: ہائے ہلاکت و بربادی! اس کے پیروکار بھی یہی پکارتے ہوں گے: ہائے ہلاکت و بربادی! حتیٰ کہ شیطان ابلیس جہنم کے کنارے جا کھڑا ہوگا اور وہ اور اس کے پیروکار اپنی تباہی و بربادی کو کوس رہے ہوں گے۔ تب ان کو کہا جائے گا:

لاتدعوا الیوم ثبورًا واحدًا وادعوا ثبورًا کثیرًا. الفرقان: ۱۴

آج ایک ہی موت کو نہ پکارو بہت سی موتوں کو پکارو۔ مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت محل کلام ہے دیکھئے: الضعیفۃ ۱۱۴۳۔

۳۰۱۹...... ''القرن'' قرن چالیس سال کا عرصہ کہلاتا ہے۔ ابن جریر بروایت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ مرسلاً

فائدہ:...... فرمان الٰہی ہے:

وعادو ثمود واصحاب الرس وقرونا بین ذلک کثیرًا. الفرقان: ۳۸

اور عاد اور ثمود اور کنوئیں والوں اور ان کے درمیان بہت سے زمانے والوں کو ہلاک کیا۔

آیت بالا میں فرمایا گیا ہے کہ ہم نے بہت سے زمانے والوں کو ہلاک کیا۔ اس کے لئے لفظ قرون استعمال کیا جو قرن کی جمع ہے اور قرن

کے بارے میں حدیث بالا میں وضاحت کی گئی ہے کہ قرن چالیس سال کا عرصہ ہوتا ہے۔

۳۰۲۰......سورۃ القصص۔ اللہ عزوجل نے تورات کے زمین پر نازل کرنے کے بعد آسمانی عذاب کے ساتھ کسی قوم، اہل زمانہ، امت اور کسی بستی والوں کو ہلاک نہیں کیا۔ سوائے اس ایک بستی کے جس کے اہل کو اللہ عزوجل نے بندروں کی شکل کردی تھی۔ کیا تم نے اللہ عزوجل کا یہ فرمان نہیں پڑھا:

ولقد اٰتینا موسی الکتاب من بعد ما اھلکنا القرون الاولیٰ. القصص: ۴۳

''اور ہم نے پہلی امتوں کے ہلاک کرنے کے بعد موسیٰ کو کتاب دی۔''

نسائی، ابن المنذر، مستدرک الحاکم. ابن مردویہ بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۳۰۲۱......اگر تم سے سوال کیا جائے کہ موسیٰ علیہ السلام نے کون سی مدت پوری کی تھی؟ تو کہو دونوں میں سے بہتر اور کامل اور اگر سوال کیا جائے کہ موسیٰ نے دونوں بہنوں میں کس سے شادی کی تھی؟ تو کہو چھوٹی سے، جو موسیٰ کو بلانے آئی تھی اور اسی نے اپنے والد (شعیب علیہ السلام) کو کہا تھا: اے اباجان اس کو مزدوری پر رکھ لیجئے۔ الرویانی بروایت ابوذر رضی اللہ عنہ

نوٹ: ......سورۃ القصص آیت ۲۲ تا ۲۸ پر اس واقعہ کی مکمل تفصیلات ملاحظہ فرمائیں۔

۳۰۲۲......اگر اس دن فرعون کہہ دیتا یہ بچہ (موسیٰ) میری بھی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے جس طرح تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ جیسا کہ اس کی بیوی (آسیہ) نے کہا تھا تو اللہ پاک ضرور اس کو بھی ہدایت سے نواز دیتے جیسے اس کی بیوی کو نوازا تھا۔ لیکن جو اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے ہی ہدایت سے محروم کردیا گیا تھا اللہ نے اسے محروم ہی رکھا۔ فی المبتدأ الاسحاق بن بشر، ابن عساکر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ: ......فرمان عزوجل ہے:

وقالت امرات فرعون قرۃ عین لی ولک. القصص: ۹

اور فرعون کی بیوی نے کہا کہ (یہ بچہ) میری اور تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

اس کے جواب میں فرعون نے کہا تھا کہ تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگا میرے لئے یہ آنکھوں کی ٹھنڈک نہیں ہے۔ کیونکہ یہ پیغمبر کی بے ادبی تھی۔ بے ادب محروم ماند از فضل رب

اس وجہ سے اللہ نے اس کی گستاخی کی بدولت اس کو ہدایت سے محروم کردیا۔ اللہ پاک ہمیں انبیاء واولیاء کی بے ادبی سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

۳۰۲۳......سورۂ لقمان۔ کیا تم جانتے ہو تمام نعمت کیا ہے؟ تمام نعمت (نعمت کی انتہاء) جنت کا داخلہ اور جہنم سے نجات ہے۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

نوٹ: ......حدیث ۲۹۲۰ پر یہ روایت گزر چکی ہے تفسیر وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

استغفار سے گناہ مٹ جاتا ہے

۳۰۲۴......ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ﷺ سے سوال کیا: فرمان الٰہی: واسبغ علیکم نعمہ ظاھرۃ وباطنۃ (لقمان: ۲۰) اور اللہ نے تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کردی ہیں۔ کا کیا مطلب ہے؟ حضور علیہ السلام نے جواب ارشاد فرمایا:

ظاہری نعمتیں تو اسلام اور تمہارا اچھا اخلاق اور خدا کا تمہیں دیا ہوا رزق ہے۔ جبکہ باطنی نعمتیں اے عباس کے فرزند! وہ ہیں کہ پروردگار نے تمہارے عیوب لوگوں سے پردہ میں رکھے۔ نیز یہ کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں: میں نے مؤمن کی وفات کے بعد اس کے مال کا ایک تہائی حصہ اس کے لئے چھوڑ دیا ہے (کہ وہ چاہے تو اس کو راہ خدا میں وصیت کر جائے) جس کے بدلے میں اس کے گناہوں کو بخش دوں گا۔ نیز پروردگار

فرماتے ہیں: میں مؤمن مردوں اور عورتوں کو اس کے لئے استغفار میں لگا دیتا ہوں اور اس کے ایسے ایسے گناہ چھپا لیتا ہوں کہ اگر اس کے گھر والوں کو بھی اس کا علم ہو جائے تو وہ اس کو چھوڑ دیں۔ (یہ خدا کی باطنی نعمتیں ہیں)۔

ابن مردویہ، شعب الایمان للبیہقی، الدیلمی، ابن النجار بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۰۲۵......(جبرئیل علیہ السلام انسانی شکل میں حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت دیگر صحابۂ کرام بھی خدمت میں موجود تھے انہی کی تعلیم کے لئے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ سے سوال کیا: یارسول اللہ! مجھے قیامت کا بتائیے کب آئے گی؟ تو آپ ﷺ نے ذیل کا فرمان ارشاد فرمایا:

سبحان اللہ! یہ غیب کی پانچ چیزوں میں سے ہے جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا: ان اللّٰہ عندہٗ علم الساعة، وینزل الغیث، ویعلم مافی الارحام، وماتدری نفس ماذاتکسب غدًا وماتدری نفس بای ارض تموت ان اللّٰہ علیم خبیر.

لقمان: آخری آیت

خدا ہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی (حاملہ کے) پیٹ کی چیزوں کو جانتا ہے (کہ نر ہے یا مادہ) اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کام کرے گا اور کوئی متنفس نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں اسے موت آئے گی بے شک خدا ہی جاننے والا (اور) خبردار ہے۔

مذکورہ آیت تلاوت فرما کر آپ ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام کو فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تم کو قیامت کی علامات بتا دیتا ہوں نہ کہ حتمی وقت۔ وہ یہ کہ تو باندی کو دیکھے گا کہ وہ اپنے آقا کو جنے گی۔ (یعنی اولاد ماں پر یوں حکم چلائے گی گویا وہ ان کی باندی ہے نہ کہ ماں) اور تم بکریوں کے چرواہوں کو دیکھو گے کہ وہ بلند و بالا عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے کا مقابلہ کریں گے۔ اور تم ننگوں اور بھوکوں کو لوگوں کا سردار بنتے دیکھو گے۔ پس یہ قیامت کی علامات اور اس کی نشانیاں ہیں۔ مسند احمد، مسند البزار بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ. مسند احمد بروایت ابی عامر رضی اللہ عنہ وابی مالک رضی اللہ عنہ، ابن عساکر بروایت ابن تمیم رضی اللہ عنہ

۳۰۲۶......بنی عامر کے ایک شخص نے حضور ﷺ سے بہت سے سوالات کئے پھر عرض کیا: کیا علم کی کوئی ایسی شے باقی ہے یارسول اللہ! جس کا آپ کو بھی علم نہیں ہے؟ تب رسول اکرم ﷺ نے ذیل کا فرمان ارشاد فرمایا:

ان اللّٰہ عندہ علم الساعة وینزل الغیث ویعلم مافی الارحام وماتدری نفس ماذاتکسب غداً وماتدری نفس بای ارض تموت ان اللّٰہ علیم خبیر. لقمان: آخری آیت

خدا ہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی (حاملہ کے) پیٹ کی چیزوں کو جانتا ہے (کہ نر ہے یا مادہ) اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کام کرے گا اور کوئی متنفس نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں اسے موت آئے گی بے شک خدا ہی جاننے والا (اور) خبردار ہے۔

مسند احمد، عن رجل من بنی عامر

۳۰۲۷ سورۃ الاحزاب۔ یہ ایک پوشیدہ بات تھی اگر تم اس کے بارے میں سوال نہ کرتے تو میں تم کو نہ بتاتا، اللہ عزوجل نے دو فرشتے مجھ پر مقرر فرمائے ہیں۔ کسی بھی مسلمان بندے کے پاس میرا ذکر کیا جاتا ہے اور وہ بندہ مسلمان مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ دو فرشتے اس سے کہتے ہیں: اللہ تیری مغفرت کرے اور اللہ اور دوسرے فرشتے ان دو فرشتوں کو کہتے ہیں: آمین۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت حکم بن عبداللہ بن خطاف عذام انیس بنت الحسین بن علی عن ابیہ

فائدہ:......فرمان الٰہی ہے:

ان اللّٰہ وملائکة یصلون علی النبی. الاحزاب: ۵۶

اللہ اور اس کے فرشتے نبی (ﷺ) پر درود بھیجتے ہیں۔

اس آیت کے متعلق صحابہ کرام نے آپ ﷺ سے سوال کیا تھا۔ جس کے بارے میں آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۳۰۲۸ سورۃ سبا۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی امر (کام) کو وحی فرمانا چاہتے ہیں تو اس کا کلام کرتے ہیں پس جب پروردگار (وحی کا) کلام

فرماتے ہیں تو آسمانوں پر سخت کپکپی طاری ہوجاتی ہے بوجہ اللہ تعالیٰ کے خوف کے۔ اور جب آسمان والے اس کلام کو سنتے ہیں تو بے ہوش ہوجاتے ہیں اور پھر (ہوش میں آنے کے بعد) سجدے میں گر جاتے ہیں۔ پھر سب سے پہلے حضرت جبرئیل علیہ السلام سر اٹھاتے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ ان کو وحی فرماتے ہیں۔ جبرئیل اس وحی کو لے کر فرشتوں کے پاس آتے ہیں۔ جس جس آسمان پر ان کا گزر ہوتا ہے اس کے اہل جبرئیل علیہ السلام سے سوال کرتے ہیں: ہمارے رب نے کیا فرمایا؟ اے جبرئیل! جبرئیل علیہ السلام فرماتے ہیں: اللہ نے حق کہا اور وہ بلند شان والی بڑی ذات ہے۔ چنانچہ تمام فرشتے جبرئیل علیہ السلام کی طرح ایک دوسرے سے کلام کرتے ہیں۔ پھر جبرئیل علیہ السلام اس حکم کو لے کر آسمان و زمین میں جہاں کا حکم ہوتا ہے لے کر جاتے ہیں۔

ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ فی العظمة، ابن مردویہ، البیہقی فی الاسماء والصفات، الطبرانی فی الکبیر بروایت نواس بن سمعان

فائدہ:......فرمان الٰہی ہے:

یعلم مایلج فی الارض ومایخرج منہا وما ینزل السماء ومایعرج فیہا وہو الرحیم الغفور .سورۃ سبا: ۲

جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو کچھ اس میں سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس پر چڑھتا ہے سب اس کو معلوم ہے اور وہ مہربان اور بخشنے والا ہے۔

ومایـنـزل من السماء اور جو آسمان سے اترتا ہے یعنی کائنات میں تصرف کے حوالہ سے ہر حکم خدا کی طرف سے نازل ہوتا ہے اس کے متعلق مذکورہ حدیث میں تشریح بیان کی گئی ہے۔

سلیمان علیہ السلام کے سامنے درخت اگنا

۳۰۲۹.... اللہ کے پیغمبر حضرت سلیمان علیہ السلام جب بھی اپنے جائے نماز میں کھڑے ہوتے اپنے آگے ایک نیا درخت اگا دیکھتے۔ آپ اس سے پوچھتے: تیرا نام کیا ہے؟ وہ عرض کرتا: یہ نام ہے۔ آپ دریافت فرماتے: کس چیز کے لئے تم پیدا کئے گئے ہو؟ درخت کہتا: فلاں فلاں کام کے لئے مجھے پیدا کیا گیا ہے۔

چنانچہ اگر وہ دوا کے لئے استعمال کا ہوتا تو اس کے لئے لکھ لیتے اور اگر اگانے کے لئے ہوتا تو اس کو اگا لیتے۔ یونہی ایک مرتبہ آپ علیہ السلام نماز ادا فرما رہے تھے کہ سامنے ایک نیا درخت دیکھا آپ نے اس کا نام پوچھا تو اس نے خرنوب بتایا۔ آپ نے پوچھا تم کس کام کے لئے پیدا ہوئے ہو؟ درخت نے عرض کیا: اس گھر کو ویران اور خراب کرنے کے لئے۔ تب حضرت سلیمان علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں التجاء کی: اے اللہ! میری موت کو جنوں پر مخفی رکھ! تاکہ انسانوں کو معلوم ہوجائے کہ جن غیب کا علم نہیں جانتے۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے اس درخت میں سے لاٹھی بنائی اور اس پر ٹیک لگالی۔ (اور آپ کی روح قبض ہوگئی) پھر دیمک نے آپ کی لاٹھی اندر سے کھوکھلی کردی اور اس میں ایک سال کا عرصہ لگ گیا پھر لاٹھی ٹوٹی اور آپ کا لاشہ زمین پر گرا۔ تب انسانوں کو معلوم ہوا کہ جن اگر غیب کا علم جانتے تو ایک سال تک کام کی مشقت میں مبتلا نہ رہتے۔ چنانچہ جنوں نے دیمک کا شکر ادا کیا۔ پس اسی شکرانہ میں جن ان کے پاس پانی پہنچاتے ہیں جہاں کہیں بھی وہ ہوں۔

مستدرک الحاکم، ابن السنی، الطب لابی نعیم، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:......خرنوب اور خروب کانٹے دار سیب کے درخت کی مانند ایک درخت ہے جس پر سینگوں کی طرح کے بدمزہ پھل لگتے ہیں۔ اس کے پتے ہمیشہ رہتے ہیں۔ جانوروں کے چارے کے لئے بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں یہ درخت پایا جاتا ہے۔ کتب تفاسیر میں اس قصے کی تفصیلات ملاحظہ فرمائیں۔

کلام:......روایت ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۱۰۳۳۔

۳۰۳۰.... سبا زمین کا نام ہے اور نہ کسی عورت کا۔ سبا عرب کا ایک مرد تھا جس کی دس نرینہ اولاد تھی۔ چھ ان میں سے صاحب برکت اور سعادت

مند نکلے اور چار بد بخت۔ المعجم الکبیر، مستدرک الحاکم

فائدہ: ...... اس کی تشریح دوسری روایات میں یوں آئی ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: یارسول اللہ! ہمیں سبا کا بتایئے (جس کے نام پر قرآن کی سورت ہے) کہ وہ کیا شئی ہے؟ کوئی زمین ہے یا کسی عورت کا نام ہے؟ تب آپ ﷺ نے فرمایا: مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

مسند احمد، عبد بن حمید، الکامل لابن عدی، مستدرک الحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ، الطبرانی فی الکبیر بروایت یزید بن حصین السلمی

۳۰۳۱ ..... سورۂ فاطر۔ فرمان الٰہی ہے:

ثم اورثنا الکتب الذین اصطفینا من عبادنا فمنھم ظالم لنفسہ ومنھم مقتصد ومنھم سابق بالخیرات باذن اللّٰہ. فاطر: ۳۲

پھر ہم نے ان لوگوں کو کتاب کا وارث ٹھہرایا جن کو اپنے بندوں میں سے برگزیدہ کیا تو کچھ تو ان میں سے اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں اور کچھ میانہ روی اور کچھ خدا کے حکم سے نیکیوں میں آگے نکل جانے والے ہیں۔

(آخری قسم) آگے نکل جانے والے وہ لوگ ہیں جو بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔ اور (درمیانی قسم) میانہ رو وہ لوگ ہیں جن سے آسان حساب کتاب لیا جائے گا۔ اور اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے (پہلی قسم) وہ لوگ ہیں جو محشر میں آخر تک روکے جائیں گے۔ آخر میں پروردگار اپنی رحمت کے ساتھ ان کے گناہوں کو معاف فرمائیں گے۔ پس یہی لوگ ہیں جو کہیں گے:

الحمدللّٰہ الذی اذھب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ لایمسنا فیھا نصب و لایمسنا فیھا لغوب. فاطر: ۳۴. ۳۵

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم سے غم دور کر دیا۔ بے شک ہمارا پروردگار بخشنے والا (اور) قدر دان ہے۔ جس نے اپنے فضل سے ہم کو ہمیشہ کے رہنے کے گھر میں اتارا یہاں نہ تو ہم کو رنج پہنچے گا اور نہ ہمیں تھکان ہی ہوگی۔

مسند احمد، بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

دیدار الٰہی کا ذکر

۳۰۳۲ ..... سورۂ یٰسٓ۔ (روزمرہ کی طرح) اہل جنت اپنی عیش وعشرت میں مصروف ہوں گے کہ اچانک نور روشن ہوگا۔ وہ اپنا سر اٹھائیں گے تو دیکھیں گے کہ پروردگار اوپر سے ان کو دیکھ رہے ہیں۔ پروردگار فرمائیں گے: السلام علیکم یا اھل الجنۃ۔ یہی پروردگار کا فرمان ہے:

سلام قولاً من رب رحیم. یٰسٓ: ۵۸

پروردگار مہربان کی طرف سے سلام۔

پس پروردگار ان کو دیکھیں گے اور کسی نعمت کی طرف ذرہ بھر التفات نہ کریں گے۔ مسلسل وہ دیدار الٰہی کرتے رہیں گے۔ حتیٰ کہ پروردگار فرمائیں گے۔ اور پروردگار باقی رہے گا اور اس کی برکتیں اہل جنت کے گھروں میں رہیں گی۔ ابن ماجہ، نسائی، ابن ابی الدنیا فی صفۃ اھل الجنۃ الشریعۃ لابن ابی حاتم والآجری، ابن مردویہ، السنن لسعید بن منصور بروایت جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ...... روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے: ضعیف ابن ماجہ ۳۳۔ مع اختلاف یسیر فی ترتیب الموضوعات ۱۱۴۴، ۱۱۴۵۔ التنزیہ ۳۸۴/۲۔ القدسیہ ۶۴۔ اللآلی ۴۶۰/۲۔

۳۰۳۳ ..... سورۃ الصافات۔ جو شخص کسی کو کسی کام کی دعوت دے گا وہ قیامت کے دن اس کے ساتھ کھڑا رہے گا اور ہرگز جدا نہ ہوگا (جب تک

اس دعوت کے بارے میں سوال نہ کرلے) پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وقفوهم انهم مسئولون. الصافات: ۲۴

اوران کوٹھہرائے رکھو ان سے (کچھ) پوچھنا ہے۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۰۳۴.....جو کسی کو کسی چیز کی طرف بلائے گا قیامت کے دن اس کے ساتھ ہوگا اس کے ساتھ کھڑا رہے گا اور اس سے جدا نہ ہوگا خواہ کسی نے کسی کو بھی بلایا ہو۔ پھر آپ علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وقفوهم انهم مسئولون. البخاری فی التاریخ، سنن الدارمی، ترمذی غریب، مستدرک الحاکم بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:.......روایت ضعیف ہے دیکھئے: ضعیف الترمذی ۶۳۲ ۔ ضعیف الجامع ۵۱۷۰۔

۳۰۳۵.....سورۂ ص۔ الاوّاب یعنی خدا کی طرف رجوع کرنے والا وہ شخص ہے جو بیت الخلاء میں (بھی) اپنے گناہوں کو یاد کرتا ہے پس اللہ اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔ مسند الدیلمی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۰۳۶.....داؤد علیہ السلام نے اس مقام پر توبہ کے لئے سجدہ کیا تھا اور ہم اس مقام پر سجدۂ شکر ادا کرتے ہیں۔

القدیم للشافعی بروایت عمر بن ذر عن ابیہ مرسلاً

فائدہ:.......سورۂ ص میں آیت ۲۴ پر سجدہ ہے اسی کے متعلق فرمایا کہ یہ سجدۂ شکر ہے اور اس مقام پر سجدہ کرنا واجب ہے۔

کلام:.......ضعاف الدار قطنی ۳۵۵۔

۳۰۳۷.....تم نے اچھا دیکھا ہے اور اچھا ہی ہوگا تمہاری آنکھ سوگئی اور (اب) نبی کی توبہ کو یاد کرو۔ اور تم اس کے ساتھ مغفرت تلاش کرو۔ اور ہم بھی تمہارے لئے اسی شئی کی جستجو کرتے ہیں جس کی تم کرتے ہو۔ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلہ بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

کافر کے اعمال صالحہ کا بدلہ

۳۰۳۸.....سورۂ غافر۔ جس کسی مسلمان یا کافر نے کوئی اچھائی اور نیکی کی ہوگی اللہ پاک اس کو اس کا بدلہ ضرور عطا فرمائیں گے۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: کافر کو کیا بدلہ ملے گا؟ فرمایا: اگر اس نے صلہ رحمی کی ہوگی یا کوئی صدقہ کیا ہوگا یا کوئی بھی نیک عمل کیا ہوگا تو اللہ پاک اس کو اس کے بدلہ میں مال، اولاد، صحت وتندرستی اور اس طرح کی نعمتیں عطا فرمائیں گے۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: پھر آخرت میں اس کو کیا بدلہ ملے گا؟ فرمایا: عذاب درعذاب۔

پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ادخلوا آل فرعون اشد العذاب. سورۂ غافر: المؤمن ۴۶

فرعون والوں کو سخت عذاب میں داخل کردو۔

مستدرک، شعب للبیہقی، الخمرائطی فی مکارم، ابن شاہین بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۰۳۹.....سورۃ السجدۃ۔ پہلے لوگوں نے (کلمہ ایمان) کہہ لیا۔ پھر ان میں سے اکثر نے کفر کیا۔ پس جو اسی کلمہ پر مرا اور ثابت قدم رہا وہ صاحب استقامت لوگوں میں سے ہے۔ ترمذی غریب، نسائی بروایت انس رضی اللہ عنہ

نوٹ:.......گذشتہ صفحات میں ۲۹۲۶ رقم الحدیث پر یہی روایت گزر چکی ہے تشریح وفائدہ اس مقام پر ملاحظہ فرمائیں۔

کلام:.......روایت ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۰۷۹۔

۳۰۴۰.....سورۃ الشوریٰ۔ اے عثمان تم سے پہلے کسی نے مجھ سے یہ سوال نہیں کیا۔ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تھا کہ له مقالید السموات والارض (الشوریٰ: ۱۲) آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں اس کی کیا تفسیر ہے؟ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا:) اس کی تفسیر لاالہ الااللہ واللہ اکبر سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ ولاحول ولاقوۃ الاباللہ الاول والاخر

والظاھر والباطن بیدہ الخیر یحی ویمیت وھو علی کل شیٔ قدیر۔ (ہے یعنی آسمانوں اور زمین کی کنجیاں یہی ہیں) اے عثمان! صبح وشام جس شخص نے یہ کلمات دس دس مرتبہ کہہ لئے اللہ پاک اس کو چھ خصلتیں عطا فرمائے گا۔ پہلی یہ کہ ابلیس اور اس کے لشکر سے اس کی حفاظت فرمائے گا۔ دوسری ایک قنطار اس کو اجر مرحمت فرمائے گا (یعنی ہزار اوقیہ)۔ تیسری خصلت یہ کہ جنت میں اس کا درجہ بڑھا دیا جائے گا۔ چوتھی یہ کہ حورعین سے اس کی شادی کروادی جائے گی۔ پانچویں یہ کہ موت کے وقت بارہ ہزار فرشتے اس کے استقبال کے لئے حاضر ہوں گے۔ چھٹی خصلت یہ کہ اللہ پاک اس کو اتنا اجر عطا فرمائیں گے گویا اس نے قرآن، تورات، انجیل اور زبور سب کی مکمل تلاوت کرلی۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کو حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا ایسے حج وعمرہ کا جو بارگاہ خدا میں قبول کرلئے گئے ہوں۔ پس اگر وہ اس دن مرا تو شہداء کے زمرے میں اٹھایا جائے گا۔

یوسف القاضی فی سننہ، مسند ابی یعلی، الضعفاء للعقیلی، ابن ابی لیلۃ، ابن مردویہ، نسائی فی الاسماء بروایت عثمان رضی اللہ عنہ

کلام:...... مصنف فرماتے ہیں علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوع روایات میں شمار کیا ہے۔ اور یہ غیر تسلیم شدہ امر ہے۔

۳۰۴۱...... سورۂ دخان۔ ہر مؤمن کے لئے آسمان میں دو دروازے ہیں۔ ایک دروازے سے اس کا عمل آسمان پر چڑھتا ہے اور دوسرے دروازے سے اس کا رزق اترتا ہے۔

پس جب بندۂ مؤمن وفات پا جاتا ہے تو دونوں دروازے اس پر روتے ہیں۔ یہی اس فرمان باری کا مطلب ہے:

فمابکت علیھم السماء والارض. سورۃ دخان: ۲۹

پھر نہ تو آسمان ان پر رویا نہ زمین۔ ترمذی، غریب ضعیف بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں اس روایت کو نقل کرنے کے بعد اس کو غریب اور ضعیف قرار دیا ہے۔ لہذا یہ غیر مستند ہے۔

۳۰۴۲...... سورۃ الاحقاف۔ قوم عاد جس ہوا سے ہلاک ہوئے وہ ہوا اللہ تعالیٰ نے ان پر صرف انگوٹھی کے بقدر چھوڑی تھی۔ اس ہوا نے قوم عاد کے اہل دیہات اور ان کے مویشیوں کو اٹھایا اور زمین وآسمان کے درمیان لے گئی۔ پس جب قوم عاد کے شہر والوں نے اپنے اوپر بھرا ہوا بادل دیکھا تو کہنے لگے یہ بادل ہم پر پانی برسائے گا۔ لیکن ہوا نے ان پر دیہات والوں کو اور ان کے مویشیوں کو اٹھا کر پھینکا (اور اہل دیہات اور اہل شہر سب کو نیست ونابود کردیا)۔ مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

نوٹ:...... سورۃ الاحقاف ۲۱ تا ۲۶ ایک پورا رکوع اس واقعہ کی تفصیل بیان کرتا ہے۔ تفاسیر میں رجوع فرمائیں۔

۳۰۴۳...... سورۃ محمد۔ ہر بندہ کے چہرہ پر دو آنکھیں ہیں جن سے وہ دنیا کے معاملات کو دیکھتا ہے اور دو آنکھیں دل میں ہیں جن سے وہ آخرت کو دیکھتا ہے۔ لہذا جب اللہ پاک کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرما لیتے ہیں تو اس کے دل کی دونوں آنکھیں کھلوا کر دیتے ہیں۔ پس وہ ان غائب کی چیزوں کو مشاہدہ کرتا ہے جن کا اس کے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے۔

چنانچہ وہ غیب پر غیب کے ساتھ ایمان لے آتا ہے۔ اور اگر خدا کو اس کے ساتھ بھلائی منظور نہ ہوتی تو اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیتا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ام علی قلوب اقفالھا. سورہ محمد: ۲۴

یا (ان کے) دلوں پر تالے لگ گئے ہیں۔ مسند الدیلمی عن معاذ رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے کیونکہ مسند الفردوس علامہ دیلمی کی ضعیف مرویات کا مجموعہ ہے۔

۳۰۴۴...... سورۃ الحجرات: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

یاایھا لناس انا خلقنا کم من ذکر و انثی وجعلنا کم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عنداللہ اتقاکم

سورۃ الحجرات: ۱۳

لوگو! ہم نے تم کوایک مرداورایک عورت سے پیدا کیا اورتمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تا کہ ایک دوسرے کی شناخت کرو (اور) خدا کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والاوہ ہے جوزیادہ پرہیز گار ہے۔

پس کسی عربی کوکسی عجمی پرفضیلت نہیں، نہ کسی گورے کوکسی کالے پرفضیلت ہے مگرتقویٰ کے ساتھ۔اے گروہ قریش! تم دنیا کوکاندھے پر لادے ہوئے نہ آنا کہ اورلوگ آخرت کولے کرآئیں میں اللہ کی طرف سے تمہارے لئے کوئی فائدہ نہیں کرسکتا۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت عداد بن خالد

فائدہ:...... عداد بن خالد مقام رنجح میں وفات پانے والے آخری صحابی رسول ہیں۔ اللہ پاک ہم کوتقویٰ کے ساتھ برتری عطا فرمائے۔آمین۔

۳۰۴۵...... سورۂ طور۔ اللہ تعالیٰ مؤمن کی اولادکوبھی مؤمن تک بلندفرمادیں گے حتیٰ کہ اس کے درجہ میں اولادکوبھی جگہ عطافرمادیں گے۔خواہ اس سے عمل میں کم تر کیوں نہ ہو۔تا کہ اس طرح مؤمن کی آنکھ ٹھنڈی ہو۔مسند الفردوس للدیلمی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

فائدہ:...... یہ روایت اگرچہ مسندالدیلمی کی ہے لیکن قرآن پاک سے اس مضمون کی تائید ہوتی ہے فرمان الٰہی ہے:

والذین امنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنابھم ذریتھم ومالتنھم من عملھم من شیء. الطور: ۲۱

''اور جولوگ ایمان لائے اوران کی اولادبھی (راہ) ایمان میں ان کے پیچھے چلی ہم ان کی اولادکوبھی (ان کے درجے) تک پہنچادیں گےاوران کے اعمال میں سے کچھ کمی نہ کریں گے۔''

بڑی آنکھوں والی حور

۳۰۴۶...... سورۃ الرحمٰن۔ ''حور'' جنتی حور گوری اور بڑی بڑی آنکھوں والی ہوگی، اس کی آنکھوں کی سفیدی انتہائی سفیداورسیاہی انتہائی ہوگی۔ بڑی بڑی پلکیں یوں ہوں گی گویاباز کے پردہ یوں صاف شفاف چمکتی ہوں گی گویاصدف میں موتی جس کوابھی کسی نے چھوا تک نہ ہو۔

وہ''خیرات حسان'' ہیں (نیک سیرت اورخوبصورت عورتیں) ہیں جوعمدہ اخلاق کی مالک ہیں۔ایسے خوبصورت چہروں کی مالک ہیں گویاچھپا کررکھے گئے انڈے۔اوران کی کھال ایسی نازک اور پتلی ہوگی جیسے انڈے کے اندرکی جھلی۔الطبرانی فی الکبیر بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۳۰۴۷...... گویاوہ (حوریں) یاقوت اورمرجان ہیں۔ان کے چہرے آئینوں سے زیادہ صاف شفاف ہوں گے جن میں چہرہ دیکھا جائے ان پر کم تر سے کم تر موتی جوہوگا وہ مشرق ومغرب کے درمیان کوروشن کردے گا۔ایک حور پرسترستر لباس ہوں گے۔لیکن ایسے نفیس کہ نظران سب میں سے گزرکراس کی پنڈلی کے گودے تک پہنچے گی۔مستدرک بروایت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ

۳۰۴۸...... ھل جزاء الاحسان الا الاحسان (رحمن: ۶۰) نیکی کابدلہ نیکی کے سوا کچھ نہیں۔کیاتم جانتے ہوتمہارارب کیافرماتا ہے؟ وہ فرماتا ہے، جس پرہم نے توحید کے ساتھ انعام فرمایااس کابدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔ ابو نعیم والدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۰۴۹...... اللہ عزوجل نے سورۂ رحمٰن میں یہ آیت اجمالاً نازل فرمائی تھی، کافراورمسلمان دونوں کے لئے:

ھل جزاء الاحسان الاالاحسان۔ ابوالشیخ، ابن مردویہ، شعب الایمان للبیھقی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:...... روایت ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۹ ۷۔

۳۰۵۰...... سورۃ الواقعۃ: اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کودوقسموں میں پیدا کیا ہے اور مجھے ان دونوں میں سے اچھی قسم میں شامل فرمایا ہے۔ پس فرمان باری تعالیٰ میں انہی دواقسام کی طرف اشارہ ہے:

اصحاب الیمین واصحاب الشمال. الواقعۃ

دائیں ہاتھ والے اور بائیں ہاتھ والے۔
چنانچہ میں اصحاب الیمین یعنی دائیں ہاتھ والوں میں سے ہوں۔ اور داہنے ہاتھ والوں میں سے بھی بہترین لوگوں میں سے ہوں۔ اسی طرح پروردگار سبحانہ وتعالیٰ نے گھروں کی بھی دو قسمیں بنائی ہیں اور مجھے ان میں سے اچھے گھر والا بنایا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:
واصحاب المیمنة مااصحاب المیمنة واصحاب المشئمة مااصحاب المشئمة والسابقون السابقون.
سورة الواقعة: ۸. ۱۰
تو داہنے ہاتھ والے (سبحان اللہ) داہنے ہاتھ والے کیا (ہی چین میں) ہیں اور بائیں ہاتھ والے (افسوس) بائیں ہاتھ والے کیا (گرفتار عذاب) ہیں۔ اور آگے بڑھنے والے ہیں (ان کا کیا ہی کہنا) وہ آگے ہی بڑھنے والے ہیں۔
پس میں سابقین میں سے بہتر ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو قبائل میں تقسیم فرمایا۔ چنانچہ مجھے بہترین قبیلہ کا فرد بنایا۔ اور وہ یہ فرمان الٰہی ہے:
وجعلناکم شعوبا وقبائل. حجرات: ۱۳
اور ہم نے تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے۔
سو میں اولاد آدم میں سب سے زیادہ صاحب التقویٰ ہوں۔ اور خدا کے ہاں سب سے زیادہ مکرم ہوں لیکن مجھ کو اس پر کوئی بڑائی مطلوب نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے قبائل کو گھروں میں تقسیم کیا اور مجھے بہترین گھر والا بنایا۔ فرمان باری عزاسمہ ہے:
انما یریداللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرًا. الاحزاب: ۳۳
اے (رسول کے) گھر والو خدا چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی (میل کچیل) دور کردے اور تمہیں بالکل پاک صاف کردے۔
الطبرانی فی الکبیر، ابن مردویه، ابو نعیم والبیهقی فی الدلائل بروایت ابن عباس رضی اللّٰہ عنه

جنتی فرش کی اونچائی

۳۰۵۱..... قسم ہے اس پاک پروردگار کی جس کی مٹھی میں میری جان ہے جنتی فرش کی اونچائی ایسے ہے جیسے آسمان وزمین کے درمیان کا فاصلہ۔ اور آسمان وزمین کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔
مسند احمد، مسلم اصل نسخہ میں مسلم کا حوالہ ہے لیکن منتخب میں نہیں ہے۔ ترمذی غریب، نسائی، مسند ابی یعلی، صحیح ابن حبان، العظمة لابی الشیخ، البیهقی فی البعث، ابن ماجه الضیاء المقدسی بروایت ابی سعیدخدری رضی اللّٰہ عنه
فائدہ:...... فرمان الٰہی ہے وفرش مرفوعة جنتی بلند ہوں گے۔ اس آیت کی تشریح میں یہ حضور ﷺ کا فرمان ہے۔ ۲۹۲۷ رقم الحدیث پر یہ وضاحت گزر چکی ہے۔
کلام:...... ضعیف الجامع ۶۱۰۹ پر روایت پر کلام کیا گیا ہے۔ لہٰذا یہ روایت محل کلام ہے۔
۳۰۵۲..... اگر جنتی فرش کی بلندی سے کوئی شے گرائی جائے تو نیچے تک سو سال میں پہنچے گی۔ الطبرانی فی الکبیر بروایت ابی امامه رضی اللّٰہ عنه
کلام:...... دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۲۶۔
۳۰۵۳..... فرمان الٰہی ہے: فی سدر مخضود (واقعة) بغیر کانٹوں کی بیری (میں وہ عیش کریں گے) اللہ تعالیٰ اس کے کانٹوں کو ختم فرمادیں گے۔ اور ہر کانٹے کی جگہ پھل پیدا فرمادیں گے۔ وہ بیری ایسے پھل اگائیں گی کہ ہر پھل میں بہتر بہتر ذائقے ہوں گے اور ہر ذائقہ دوسرے ذائقے سے مختلف ہوگا۔ مستدرک الحاکم، البعث للبیهقی بروایت ابی امامه رضی اللّٰہ عنه
۳۰۵۴..... سورۃ الانفطار۔ جب اللہ تعالیٰ کسی جان کو پیدا فرمانا چاہتے ہیں تو آدمی عورت سے جماع کرتا ہے۔ پس اس شخص کا پانی اس کی ہر رگ

اور پٹھے میں پہنچ جاتا ہے۔ جب ساتواں دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پانی کو عورت میں جمع فرماتے ہیں پھر اس کے اور آدم علیہ السلام کے درمیان تمام پرکھوں کی رگوں کو حاضر کرتے ہیں پھر فی أیّ صورة ماشاء رکبک (الانفطار) جس صورت میں چاہتے ہیں اس کو جوڑ دیتے ہیں۔

اس حدیث سے یہ بات مستفاد ہوتی ہے کہ ہر پیدا ہونے والا بچہ آدم علیہ السلام تک اپنے کسی نہ کسی باپ دادے وغیرہ کی شکل سے مشابہ ہوتا ہے۔ زیادہ تر قریبی باپ دادا، بہن بھائی وغیرہ کی شکل پر ہوتا ہے ورنہ اوپر کسی نہ کسی کے مشابہ ہوتا ہے جو والدین کے علم میں نہیں ہوتا۔

الطبرانی فی الکبیر، ابو نعیم فی الطب بروایت مالک بن الحویرث

۳۰۵۵...... نطفہ جب رحم مادر میں ٹھہر جاتا ہے تو اللہ پاک اس کے اور آدم علیہ السلام کے درمیان کے تمام نسبوں کو حاضر فرماتے ہیں اور پھر ان صورتوں میں سے کسی بھی صورت میں اس کو پیدا فرمادیتے ہیں۔ کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی:

فی ای صورة ماشاء رکبک جس صورت میں چاہا اس کو ترکیب دیا۔ بخاری فی التاریخ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن شاہین، ابن قانع، الباوردی، الطبرانی فی الکبیر، ابن مردویہ بروایت موسیٰ بن علی بن رباح عن ابیہ عن جدہ

۳۰۵۶...... سورۃ المطففین۔ اولئک انهم مبعوثون لیوم عظیم یوم یقوم الناس لرب العالمین۔ المطففین

وہ لوگ اٹھائے جائیں گے ایک عظیم دن (میں پیشی) کے لئے۔ جس دن لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

تمہارا یہ سوال کہ لوگ رب العالمین کے حضور (کتنے عرصے) کھڑے ہوں گے اور مؤمن کو اس مقام پر کیا مشقت پیش آئے گی تو جان لو کہ قیامت کے دن ایک ہزار سال تک تو کسی کو (خدا سے بولنے اور وہاں سے ٹلنے کی) اجازت نہیں ہوگی۔ پھر مؤمن کی دو قسمیں ہیں مؤمنین سابقین تو ان دو شخصوں کی طرح ہیں جو آپس میں سرگوشی کرنے لگیں اور ان کی بات چیت لمبی ہوجائے پھر وہ مڑ کر جنت میں داخل ہو جائیں۔

جنت اور جہنم کے درمیان ایک حوض ہے اس کے کنارے ایک طرف جنت پر ہیں اور دوسری طرف جہنم پر۔ اس حوض کی لمبائی اور چوڑائی ایک ایک ماہ کی مسافت کے بقدر ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس حوض میں چاندی اور شیشوں کے پیالے ہیں۔ جو شخص اس حوض سے ایک مرتبہ پانی پی لے گا وہ پیاس محسوس کرے گا اور نہ بھوک حتیٰ کہ بندوں کے درمیان حساب کتاب ہو کر فیصلہ کیا جائے گا۔ پھر وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ المعجم الکبیر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

مؤمن کی بیماری دفع درجات کا سبب ہے

۳۰۵۷...... سورۃ الانشقاق۔ اے عائشہ! کیا نہیں جانتی کہ مؤمن کو جو تکلیف پہنچتی ہے جو کانٹا لگتا ہے پس اس سے اس کے برے عمل کو معاف کر دیا جاتا ہے اور جس سے حساب کیا گیا وہ گرفتار عذاب ضرور ہوگیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کا تو یہ فرمان ہے:

فسوف یحاسب حسابًا یسیرًا۔ الانشقاق

پس عنقریب آسان حساب کتاب لیا جائے گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو صرف پیشی ہوگی اے عائشہ! ورنہ جس سے بھی حساب ہوا وہ مبتلائے عذاب ضرور ہوگیا۔

ابو داؤد بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۰۵۸...... مؤمن کو اس کے اپنے برے عمل کے بدلے مرض، مشقت اور مصیبت دی جاتی ہے (تاکہ اس کے برے عمل معاف ہوجائیں)۔ اے عائشہ! قیامت کے دن جس شخص سے بھی حساب لیا گیا وہ عذاب میں پکڑا گیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: کیا اللہ تعالیٰ نہیں فرماتے:

یحاسب حسابًا یسیرًا

اس سے آسان حساب لیا جائے گا؟ فرمایا یہ صرف (خدا کے سامنے) پیشی (اور حضوری) ہے۔ ورنہ جس سے پوچھ گچھ کی گئی وہ عذاب میں جکڑ لیا گیا۔ ابن جریر بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۰۵۹...... کیا تو جانتی ہے یہ حساب کیا ہے؟ جس سے حساب کتاب میں پوچھ گچھ اور تفتیش کی گئی وہ خدا کے سامنے مورد الزام ٹھہر گیا۔

مستدرک الحاکم بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں دعا کر رہی تھی: اے اللہ مجھ سے آسان حساب کیجئے گا! اسی دوران رسول اللہ ﷺ کا میرے پاس سے گذر ہوا۔ (تو میری دعا سن کر مذکورہ ارشاد صادر فرمایا)

۳۰۶۰...... سورۃ الفجر۔ تمہاری موت کے وقت فرشتہ اس آیت کو کہے گا۔ الحکیم بروایت ابی بکر رضی اللہ عنہ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول ﷺ کے سامنے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی گئی:

یاایتھا النفس المطمئنۃ......الفجر

تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ آیت کس قدر عمدہ ہے!!! تو آپ ﷺ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

۳۰۶۱...... سورۃ الشمس۔ **اذانبعث اشقاھا** (الشمس) جب اس قوم کا ایک سرکش، بدخواور رذیل انسان ابی زمعہ کی طرح کا کھڑا ہوا (اور اس نے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں)۔ (مسند احمد، بخاری مسلم، نسائی بروایت عبداللہ بن زمعۃ، اصل نسخہ میں عبداللہ بن ابی ربیعہ ہے)

۳۰۶۲...... صالح علیہ السلام کی اونٹنی (کو مار ڈالنے) کے لئے اپنی قوم کا ایک بڑا اور سرکش انسان ابوزمعہ کی طرح کا آگے بڑھا۔

بخاری بروایت عبداللہ بن زمعہ

۳۰۶۳...... سورۃ الم نشرح۔ اگر مشکل اور تنگی ایک سوراخ میں ہوتو اس میں آسانی اور کشادگی بھی ضرور داخل ہوگی حتی کے اس تنگی کو نکال دے گی۔ پھر آپ ﷺ نے تلاوت فرمائی:

ان مع العسر یسرًا (الم نشرح) بے شک تنگی کے ساتھ آسانی (بھی) ہے۔

المعجم الکبیر، ابن مردویہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام: ......الاتقان ۱۵۰۸۔ ضعیف الجامع ۴۸۳۴۔ ضعیف ہے۔

۳۰۶۴...... العادیات۔ کیا تم جانتے ہو الکنود کیا ہے وہ رب کا ناشکرا ہے۔ جو کہیں بھی اکیلا رہتا ہے، اپنے ساتھ والوں سے بخل کرتا ہے، اپنا اوج (شکم) بھرتا ہے اور اپنے غلام کو بھوکا پیٹ رکھتا ہے۔ مصیبت میں قوم (کی مدد نہیں کرتا اور ان) کو کچھ دیتا نہیں ایسے لوگوں میں سے ایک ولید بن مغیرہ بھی ہے۔ **مسند الفردوس للدیلمی بروایت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ)**

۳۰۶۵...... سورۃ النصر۔ اے ابن مسعود (اس سورت میں) مجھے اپنی موت کی خبر سنائی گئی ہے۔ مسند احمد بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... سورۂ نصر آخری نازل ہونے والی آیات میں سے ہے جس کا مضمون حضور علیہ السلام کو آپ کے سفر آخرت کی یاد دلاتا ہے۔ کیونکہ جب افواج کی افواج لوگ مسلمان ہونے لگے اور مکہ فتح ہوگیا اور لوگوں کو خدا سے روشناس کرادیا گیا تو آپ کو حکم ملا کہ بس اب خدا کی طرف رجوع کرو اور بقیہ اوقات توبہ واستغفار میں صرف کرو۔

تفسیر کے ذیل میں۔

از الاکمال

۳۰۶۶...... قرآن تین جگہ نازل ہوا ہے۔ مکہ، مکہ مدینہ اور شام۔ ابن عساکر بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... زیادہ تر قرآن پاک مکہ اور مدینہ میں نازل ہوا شام میں صرف اس وقت نازل ہوا ہے جب آپ ﷺ نے بغرض جہاد تبوک کا سفر

کیا تھا اور شام تشریف لے گئے تھے۔

۳۰۶۷......مجھ پر تین مقامات میں قرآن نازل کیا گیا: مکہ مدینہ اور شام۔ یعقوب بن سفیان، ابن عساکر بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

پانچویں فصل

ملحق باب۔ اس میں تین فروع ہیں۔

پہلی فرع......قرأت سبعہ کے بیان میں

۳۰۶۸......مجھے جبرئیل علیہ السلام نے ایک حرف پر قرآن پڑھایا تھا۔ پھر میں نے ان سے رجوع کیا اور مزید حرفوں کا تقاضا کرتا رہا اور وہ بڑھاتے رہے حتیٰ کہ سات حرفوں تک پہنچ گئے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:......سات حروف سے کیا مراد ہے اس میں انتہائی زیادہ اختلافات ہیں۔ ان میں سے اکثر اختلافات تفصیل کے ساتھ حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب علوم القرآن میں بیان فرمائے ہیں۔ پھر راجح ترین قول کو بھی تفصیل سے بیان کیا ہے۔ جس کو ہم ذیل میں من وعن بغیر کسی ترمیم کے نقل کرتے ہیں۔ جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء

''سبعۃ احرف'' کی راجح ترین تشریح

ہمارے نزدیک قرآن کریم کے ''سات حروف'' کی سب سے بہتر تشریح اور تعبیر یہ ہے کہ حدیث میں ''حروف کے اختلاف'' سے مراد ''قراءتوں کا اختلاف'' ہے اور سات حروف سے مراد ''اختلاف قرأت'' کی سات نوعیتیں ہیں، چنانچہ قراءتیں تو اگرچہ سات سے زائد ہیں، لیکن ان قراءتوں میں جو اختلافات پائے جاتے ہیں، وہ سات اقسام میں منحصر ہیں، (ان سات اقسام کی تشریح آگے آرہی ہے)۔

ہمارے علم کے مطابق یہ قول متقدمین میں سے سب سے پہلے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں ملتا ہے، مشہور مفسر قرآن علامہ نظام الدین قمی نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر غرائب القرآن میں لکھتے ہیں کہ احرف سبعہ کے بارے میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مذہب منقول ہے اس سے مراد قراءات میں مندرجہ ذیل سات قسم کے اختلافات ہیں:

۱......مفرد اور جمع کا اختلاف، کہ ایک قرأت میں لفظ مفرد آیا ہو اور دوسری میں صیغہ جمع، مثلاً وتمت کلمۃ ربک، اور کلمات ربک.

۲......تذکیر وتانیث کا اختلاف، کہ ایک میں لفظ مذکر استعمال ہوا اور دوسری میں مؤنث جیسے لا یقبل اور لا تقبل.

۳......وجوہ اعراب کا اختلاف، کہ زیر زبر وغیرہ بدل جائیں۔ مثلاً ھل من خالق غیر اللہ اور غیر اللہ

۴......صرفی ہیئت کا اختلاف، جیسے یعرشون اور یعرشون.

۵......ادوات (حروف نحویہ) کا اختلاف، جیسے لکن الشیاطین اور لکن الشیاطین۔

۶......لفظ کا ایسا اختلاف جس سے حروف بدل جائیں، جیسے تعلمون اور یعلمون اور ننشزھا اور ننشرھا،

۷......لہجوں کا اختلاف، جیسے تخفیف، تفخیم، ترقیق، امالہ، مد، قصر، اظہار و ادغام وغیرہ۔

النیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ: غرائب القرآن ور غائب الفرقان، ھاش ابن جریر، ص ۲۱ ج ۱ المطبعۃ المیمنۃ مصر

پھر یہی قول علامہ ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ، امام ابو الفضل رازی رحمۃ اللہ علیہ، قاضی ابوبکر بن الطیب باقلانی رحمۃ اللہ علیہ اور محقق ابن اجزری رحمہم اللہ نے اختیار فرمایا ہے (ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ، ابو الفضل رازی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن الجزری رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال، فتح الباری،

ص ۲۵ و ۲۶ ج ۹، اور اتقان ص ۴۷ ج ۱ میں موجود ہیں۔ اور قاضی ابن الطیب رحمۃ اللہ علیہ کا قول تفسیر القرطبی رحمۃ اللہ علیہ ص ۴۵ ج ۱ میں دیکھا جاسکتا ہے) محقق ابن الجزری رحمۃ اللہ علیہ جو قرأت کے مشہور امام ہیں اپنا یہ قول بیان کرنے سے قبل تحریر فرماتے ہیں:

''میں اس حدیث کے بارے میں اشکالات میں مبتلا رہا، اور اس پر تیس (۳۰) سال سے زیادہ غور و فکر کرتا رہا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اس کی ایسی تشریح کھول دی جو ان شاء اللہ صحیح ہوگی''۔ النشر فی القرأت العشر، ص ۲۶ ج ۱

یہ سب حضرات اس بات پر تو متفق ہیں کہ حدیث میں 'سات حروف' سے مراد اختلاف قرأت کی سات نوعیتیں ہیں، لیکن پھر ان نوعیتوں کی تعیین میں ان حضرات کے اقوال میں تھوڑا تھوڑا فرق ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ ہر ایک نے قرأت کا استقراء اپنے طور پر الگ کیا ہے، ان میں جن صاحب کا استقراء سب سے زیادہ منضبط مستحکم اور جامع و مانع ہے، وہ امام ابوالفضل رازی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں، کہ قرأت کا اختلاف سات اقسام میں منحصر ہے:

۱.....اسماء کا اختلاف، جس میں افراد، تثنیہ و جمع اور تذکیر و تانیث دونوں کا اختلاف داخل ہے، (اس کی مثال وہی تمت کلمة ربک ہے، جو ایک قرأت میں تمت کلمات ربک بھی پڑھا گیا ہے)۔

۲.....افعال کا اختلاف، کہ کسی قرأت میں صیغہ ماضی ہو، کسی میں مضارع اور کسی میں امر (اس کی مثال ربنا باعد بین اسفارنا ہے کہ ایک قرأت میں اس کی جگہ ربنا بعد بین اسفارنا بھی آیا ہے)۔

۳.....وجوہ اعراب، کا اختلاف، جس میں اعراب یا حرکات مختلف قرأتوں میں مختلف ہوں (اس کی مثال ولا یضار کاتب اور لا یضار کاتب اور ذوالعرش المجید اور ذوالعرش المجید)۔

۴.....الفاظ کی کمی بیشی کا اختلاف، کہ ایک قرأت میں کوئی لفظ کم اور دوسری میں زیادہ ہو (مثلاً ایک قرأت میں وما خلق الذکر والانثیٰ ہے اور دوسری میں والذکر والانثیٰ ہے اور اس میں وما خلق کا لفظ نہیں ہے، اسی طرح ایک قرأت میں تجری من تحتها الانهر اور دوسری میں تجری تحتها الانهر)

۵.....تقدیم و تاخیر کا اختلاف، کہ ایک قرأت میں کوئی لفظ مقدم اور دوسری میں موخر ہے (مثلاً وجاءت سکرة الموت بالحق اور جاءت سکرة الحق بالموت)

۶.....بدلیت کا اختلاف، کہ ایک قرءات میں ایک لفظ ہے اور دوسری قرأت میں اس جگہ دوسرا لفظ (مثلاً ننشزها اور ننشرها، نیز فتبینوا، فتثبتوا اور طلح اور طلع)

۷.....لہجوں کا اختلاف، جس میں تفخیم، ترقیق، امالہ قصر، مد، ہمز، اظہار اور ادغام وغیرہ کے اختلافات شامل ہیں۔ الفتح الباری ص ۲۴ ج ۹ (مثلاً، موسیٰ ایک قراءت میں امالہ کے ساتھ ہے، اور اسے موسٰی کی طرح پڑھا جاتا ہے، اور دوسری میں بغیر امالہ کے ہے)۔

علامہ ابن الجزری رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی ابوطیب رحمۃ اللہ علیہ کی بیان کردہ وجوہ اختلاف بھی اس سے ملتی جلتی ہیں، البتہ امام ابوالفضل رازی رحمۃ اللہ علیہ کا استقراء اس لئے زیادہ جامع معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کسی قسم کا اختلاف چھوٹا نہیں ہے۔ اس کے برخلاف باقی تین حضرات کی بیان کردہ وجوہ میں آخری قسم یعنی لہجوں کا اختلاف تو بیان کیا گیا ہے، لیکن الفاظ کی کمی بیشی، تقدیم و تاخیر اور بدلیت کے اختلافات کی پوری وضاحت نہیں ہے، اس کے برخلاف امام ابوالفضل رازی رحمۃ اللہ علیہ کے استقراء میں یہ تمام اختلافات وضاحت کے ساتھ جمع ہو گئے ہیں، محقق ابن الجزری رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے تیس سال سے زائد غور و فکر کرنے کے بعد سات احرف کو سات وجوہ اختلاف پر محمول کیا ہے انہوں نے بھی امام ابوالفضل رحمۃ اللہ علیہ کا قول بڑی وقعت کے ساتھ نقل فرمایا ہے، اور اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ بلکہ ان کے مجموعی کلام سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ انہیں امام ابوالفضل رحمۃ اللہ علیہ کا استقراء خود اپنے استقراء سے بھی زیادہ پسند آیا ہے (النشر فی القرأت العشر، ص ۲۷ و ۲۸ ج ۱) اس کے علاوہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے بھی یہ محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے ان تینوں اقوال میں امام ابوالفضل رازی رحمۃ اللہ علیہ کے استقراء کو ترجیح دی ہے، کیونکہ انہوں نے علامہ ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کر کے لکھا ہے کہ هذا وجه حسن (یہ

اچھی توجیہ ہے) پھر امام ابوالفضل رحمۃ اللہ علیہ کی بیان کردہ سات وجوہ بیان کر کے تحریر فرمایا ہے:

قلت وقد اخذ کلام ابن قتیبه ونقحه

میرا خیال ہے کہ امام ابوالفضل رازی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن قتیبہ کا قول اختیار کر کے اسے اور نکھار دیا ہے۔فتح الباری ص ۲۴ ج ۹

آخری دور میں شیخ عبدالعظیم الزرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی انہی کے قول کو اختیار کر کے اس کی تائید میں متعلقہ دلائل پیش کئے ہیں۔

مناهل العرفان فی علوم القرآن ص ۱۵۴ تا ۱۵۶ ج ا

بہرکیف! استقراء کی وجوہ میں تو اختلاف ہے لیکن اس بات پر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ علامہ ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ، امام ابوالفضل رازی رحمۃ اللہ علیہ، محقق ابن الجزری رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی باقلانی پانچوں حضرات متفق ہیں جو سات نوعیتوں میں منحصر ہیں۔

احقر کی ناچیز رائے ہیں ''سبعۃ احرف'' کی یہ تشریح سب سے زیادہ بہتر ہے، حدیث کا منشاء یہی معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کے الفاظ کو مختلف طریقوں سے پڑھا جاسکتا ہے اور یہ مختلف طریقے اپنی نوعیتوں کے لحاظ سے سات ہیں۔ان سات نوعیتوں کی کوئی تعیین چونکہ کسی حدیث میں موجود نہیں ہے اس لئے یقین کے ساتھ تو کسی کے استقراء کے بارے میں نہیں کہا جاسکتا کہ حدیث میں وہی مراد ہے لیکن بظاہر امام ابوالفضل رازی رحمۃ اللہ علیہ کا استقراء زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہ موجودہ قراءات کی تمام انواع کو جامع ہے۔

اس قول کی وجوہ ترجیح

''سبعۃ احرف'' کی تشریح میں جتنے اقوال حدیث تفسیر اور علوم قرآن کی کتابوں میں بیان ہوئے ہیں۔ ہمارے نزدیک ان سب میں یہ قول (کہ سات حروف سے مراد اختلاف قرأت کی سات نوعیتیں ہیں) سب سے زیادہ راجح، قابل اعتماد اور اطمینان بخش ہے اور اس کی مندرجہ ذیل وجوہ ہیں:

ا......اس قول کے مطابق ''حروف'' اور ''قرأت'' کو دو الگ الگ چیزیں قرار دینا نہیں پڑتا، علامہ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ اور امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال میں ایک مشترک الجھن یہ ہے کہ یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت میں دو قسم کے اختلافات تھے، ایک حروف کا اختلاف اور دوسرے قرأت کا اختلاف، حروف کا اختلاف اب ختم ہوگیا، اور قرأت کا اختلاف باقی ہے، حالانکہ احادیث کے اتنے بڑے ذخیرہ میں کوئی ایک ضعیف حدیث بھی ایسی نہیں ملتی جس سے یہ ثابت ہو کہ ''حروف'' اور ''قرأت'' دو الگ الگ چیزیں ہیں، احادیث میں صرف حروف کے اختلاف کا ذکر ملتا ہے اور اسی کے لئے کثرت سے ''قرأۃ'' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔اگر ''قرأت'' ان ''حروف'' سے الگ ہوتیں تو کسی نہ کسی حدیث میں ان کی طرف کوئی اشارہ تو ہونا چاہئے تھا آخر کیا وجہ ہے کہ ''حروف'' کے اختلاف کی احادیث تو تقریباً تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں، اور قرأت کے جداگانہ اختلاف کا ذکر کسی ایک حدیث میں بھی نہیں ہے؟ محض اپنی قیاس سے یہ کہہ دینا کیوں کر ممکن ہے کہ اختلاف حروف کے علاوہ قرآن کریم کے الفاظ میں ایک دوسری قسم کا اختلاف بھی تھا؟

مذکورہ بالا قول میں یہ الجھن بالکل رفع ہوجاتی ہے، اس لئے کہ اس میں ''حروف'' اور ''قرأت'' کو ایک ہی چیز قرار دیا گیا ہے۔

۲......علامہ بن جریر رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر یہ ماننا پڑتا ہے کہ سات حروف میں سے چھ حروف منسوخ یا متروک ہوگئے، اور صرف ایک حرف قریش باقی رہ گیا، (موجودہ قرأت اسی حرف قریش کی ادائیگی کے اختلافات ہیں) اور اس نظریہ کی قباحتیں ہم آگے تفصیل کے ساتھ بیان کریں گے مذکورہ بالا آخری قول میں یہ قباحتیں نہیں ہیں، کیونکہ اس کے مطابق ساتوں حروف آج بھی باقی اور محفوظ ہیں،

۳......اس قول کے مطابق ''سات حروف'' کے معنی بلا تکلف صحیح ہوجاتے ہیں جبکہ دوسرے اقوال میں یا ''حروف'' کے معنی میں تاویل کرنی پڑتی ہے یا ''سات'' کے عدد میں۔

۴......''سبعۃ احرف'' کے بارے میں جتنے علماء کے اقوال ہماری نظر سے گذرے ہیں، ان میں سب سے زیادہ جلیل القدر اور عہد رسالت ﷺ

سے قریب تر ہستی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی ہے، اور وہ علامہ نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کے مطابق اسی قول کے قائل ہیں۔
۵......علامہ ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ اور محقق ابن الجزری رحمۃ اللہ علیہ دونوں علم قرأت کے مسلم الثبوت امام ہیں، اور دونوں اسی قول کے قائل ہیں، اور مؤخر الذکر کا یہ قول پہلے گذر چکا ہے کہ انہوں نے تیس (۳۰) سال سے زائد اس حدیث پر غور کرنے کے بعد اس قول کو اختیار کیا ہے۔

اس قول پر وارد ہونے والے اعتراضات اور ان کا جواب

اب ایک نظر ان اعتراضات پر بھی ڈال لیجئے جو اس قول پر وارد ہو سکتے ہیں یا وارد کئے گئے ہیں:
۱......اس پر ایک اعتراض تو یہ کیا گیا ہے کہ اس قول میں جتنی وجوہ اختلاف بیان کی گئی ہیں وہ زیادہ تر صرفی اور نحوی تقسیمات پر مبنی ہیں، حالانکہ آنحضرت ﷺ نے جس وقت یہ حدیث ارشاد فرمائی اس وقت صرف ونحو کی یہ فنی اصطلاحات اور تقسیمات رائج نہیں ہوئی تھیں، اس وقت اکثر لوگ لکھنا پڑھنا بھی نہیں جانتے تھے ایسی صورت میں ان وجوہ اختلاف کو "سبعۃ احرف" قرار دینا مشکل معلوم ہوتا ہے، حافظ ابن حجر نے یہ اعتراض نقل کرکے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ:

ولا یلزم من ذلک توھین ما ذھب الیہ ابن قتیبۃ رحمۃ اللّٰہ علیہ لاحتمال ان یکون الانحصار المذکور فی ذلک وقع اتفاقًا وانما اطلع علیہ بالاستقراء وفی ذلک من الحکمۃ البالغۃ مالایخفیٰ

فتح الباری، ص ۲۴ ج ۹

"اس سے ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی کمزوری لازم نہیں آتی۔ اس لئے کہ یہ ممکن ہے کہ مذکورہ انحصار اتفاقاً ہو گیا ہو، اور اس کی اطلاع استقراء کے ذریعے ہوگئی ہو۔ اور اس میں جو حکمت بالغہ ہے وہ پوشیدہ نہیں۔"

ہماری ناچیز فہم کے مطابق اس جواب کا حاصل یہ ہے کہ یہ درست ہے کہ عہد رسالت میں یہ اصطلاحات رائج نہ تھیں۔ اور شاید یہی وجہ ہو کہ آنحضرت ﷺ نے "سبعۃ احرف" کی تشریح اس دور میں نہیں فرمائی۔ لیکن یہ ظاہر ہے کہ یہ فنی اصطلاحات جن مفاہیم سے عبارت ہیں وہ مفاہیم تو اس دور میں بھی موجود تھے، اگر آنحضرت ﷺ نے ان مفاہیم کے لحاظ سے وجوہ اختلاف کو سات میں منحصر قرار دے دیا ہو تو اس میں کیا تعجب ہے؟ ہاں اس دور میں اگر سات وجوہ اختلاف کی تفصیل بیان کی جاتی۔ تو شاید عامۃ الناس کی سمجھ سے بالاتر ہوتی، اس لئے آپ ﷺ نے اس کی تفصیل بیان فرمانے کے بجائے صرف اتنا واضح فرما دیا کہ یہ وجوہ اختلاف کل سات میں منحصر ہیں بعد میں جب یہ اصطلاحات رائج ہو گئیں تو علماء نے استقراء تام کے ذریعہ ان وجوہ اختلاف کو اصطلاحی الفاظ سے تعبیر کر دیا، یہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ کسی خاص شخص کے استقراء کے بارے میں یقین کامل سے یہ کہنا تو مشکل ہے کہ رسول اقدس ﷺ کی مراد یہی تھی، لیکن جب مختلف لوگوں کا استقراء یہ ثابت کر رہا ہے کہ وجوہ اختلاف کل سات ہیں تو اس بات کا قریب قریب یقین ہو جاتا ہے کہ "سبعۃ احرف" سے آپ ﷺ کی مراد سات وجوہ اختلاف تھیں، خواہ ان کی تفصیل بعینہ وہ نہ ہو جو بعد میں استقراء کے ذریعہ معین کی گئی ہے، بالخصوص جبکہ "سبعۃ احرف" کی تشریح میں کوئی اور صورت معقولیت کے ساتھ بنتی ہی نہیں ہے۔

سات حروف کے ذریعہ کیا آسانی پیدا ہوئی؟

(۲)......اس قول پر دوسرا اعتراض یہ ہو سکتا ہے کہ قرآن کریم کو سات حروف پر اس لئے نازل کیا گیا، تاکہ امت کے لئے تلاوت قرآن میں آسانی پیدا کی جائے، یہ آسانی علامہ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر تو سمجھ میں آتی ہے، کیونکہ عرب میں مختلف قبائل کے لوگ تھے اور ایک قبیلے کے

لئے دوسرے قبیلے کی لغت پر قرآن پڑھنا مشکل تھا لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن الجزری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے اس قول پر تو ساتوں حروف ایک لغت قریشی ہی سے متعلق ہیں، اس میں یہ بات واضح نہیں ہوتی کہ جب قرآن کریم ایک ہی لغت پر نازل کرنا تھا تو اس میں قرأت کا اختلاف باقی رکھنے کی کیا ضرورت تھی؟

اس اعتراض کی بنیاد اس بات پر ہے کہ آنحضرت ﷺ نے تلاوت قرآن میں سات حروف کی جو سہولت امت کے لئے مانگی تھی اس میں قبائل عرب کا اختلاف لغت آپ ﷺ کے پیش نظر تھا، حافظ ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی بناء پر ''سات حروف'' کو سات لغات عرب'' کے معنی پہنائے ہیں۔ حالانکہ یہ وہ بات ہے جس کی تائید کسی حدیث سے نہیں ہوتی، اس کے برعکس ایک حدیث میں سرکار دو عالم ﷺ نے صراحت ووضاحت کے ساتھ یہ بیان فرمادیا ہے کہ سات حروف کی آسانی طلب کرتے ہوئے آپ ﷺ کے پیش نظر کیا بات تھی؟ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ:

لقی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم جبریل عندالحجار المرؤه فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لجبریل: انی بعثت الٰی امةٍ امیین فیهم الشیخ الفانی والعجوز الکبیرة والهلام، قال فمرهم فلیقرء وا القراٰن علٰی سبعة احرف. بحواله النشر فی القراٰءات العشر، ص ۲۰ ج ۱

''رسول اللہ ﷺ کی ملاقات مردہ کے پتھروں کے قریب حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ہوئی۔ آپ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا: میں ایک ان پڑھ امت کی طرف بھیجا گیا ہوں جس میں لب گور بوڑھے بھی ہیں، اور بچے بھی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کو حکم دیجئے کہ وہ قرآن کو سات حروف پر پڑھیں''۔

ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ہی کی دوسری روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا:

انی بعثت الٰی امةٍ امیین منهم العجوز والشیخ والکبیر والغلام والجاریة والذی لم یقرأ کتاباقط

جامع الترمذی رحمة اللّٰه علیه، ص ۱۳۸ ج ۲، قرآن محل کراچی

''مجھے ایک ان پڑھ امت کی طرف بھیجا گیا ہے، جن میں بوڑھیاں بھی ہیں، بوڑھے بھی، سن رسیدہ بھی، لڑکے بھی اور لڑکیاں بھی اور ایسے لوگ بھی جنہوں نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی''۔

اس حدیث کے الفاظ صراحت اور وضاحت کے ساتھ بتلا رہے ہیں کہ امت کے لئے سات حروف کی آسانی طلب کرنے میں آنحضرت ﷺ کے پیش نظر یہ بات تھی کہ آپ ﷺ ایک امّی اور ان پڑھ قوم کی طرف مبعوث ہوئے ہیں، جس میں ہر طرح کے افراد ہیں، اگر قرآن کریم کی تلاوت کے لئے صرف ایک ہی طریقہ متعین کردیا گیا تو امت مشکل میں مبتلا ہو جائے گی، اس کے برعکس اگر کئی طریقے رکھے گئے تو یہ ممکن ہوگا کہ کوئی شخص ایک طریقے سے تلاوت پر قادر نہیں ہے تو وہ دوسرے طریقے سے انہی الفاظ کو ادا کردے، اس طرح اس کی نماز اور تلاوت کی عبادات درست ہو جائیں گی، اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بوڑھوں، بوڑھیوں یا ان پڑھ لوگوں کی زبان پر ایک لفظ ایک طریقہ سے چڑھ جاتا ہے اور اس کے لئے زیر زبر کا معمولی فرق بھی دشوار ہوتا ہے، اس لئے آپ ﷺ نے یہ آسانی طلب فرمائی کہ مثلاً کوئی شخص معروف کا صیغہ ادا نہیں کرسکتا تو اس کی جگہ دوسری قرأت کے مطابق مجہول کا صیغہ ادا کرلے، یا کسی کی زبان پر صیغہ مفرد نہیں چڑھتا تو وہ اسی آیت کو صیغہ جمع سے پڑھ لے، کسی کے لئے لہجہ کا ایک طریقہ مشکل ہے تو دوسرا اختیار کرلے، اور اس طرح اس کو پورے قرآن میں سات قسم کی آسانیاں مل جائیں گی۔

آپ نے مذکورہ بالا حدیث میں ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ اس میں آنحضرت ﷺ نے سات حروف کی آسانی طلب کرتے وقت یہ نہیں فرمایا کہ میں جس امت کی طرف بھیجا گیا ہوں وہ مختلف قبائل سے تعلق رکھتی ہے، اور ان میں سے ہر ایک کی لغت جدا ہے، اس لئے قرآن کریم کو مختلف لغات پر پڑھنے کی اجازت دی جائے، اس کے برخلاف آپ ﷺ نے قبائلی اختلافات سے قطع نظر ان کی عمروں کا تفاوت اور ان کے اُمّی ہونے کی صفت پر زور دیا، یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ سات حروف کی آسانی دینے میں بنیادی عامل قبائلی کا لغوی اختلاف نہ تھا، بلکہ امت کی ناخواندگی کی پیش نظر تلاوت میں ایک عام قسم کی سہولت دینا پیش نظر تھا، جس سے امت کے تمام افراد فائدہ اٹھا سکیں۔

سبعہ احرف کی وضاحت

(۳)......اس قول پر تیسرا اعتراض یہ ہوسکتا ہے کہ اختلاف قرأت کی جو سات نوعیتیں بیان کی گئی ہیں وہ خواہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یا ابوالفضل رازی رحمۃ اللہ علیہ کی بیان کی ہوئی ہوں یا علامہ ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ، محقق ابن الجزری رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی ابو الطیب رحمۃ اللہ علیہ کی، بہرحال ایک قیاس اور تخمینہ کی حیثیت رکھتی ہیں، اسی وجہ سے ان حضرات میں سے ہر ایک نے ان سات وجوہ اختلاف کی تفصیل الگ الگ بیان کی ہے، ان کے بارے میں یقین کے ساتھ یہ کیونکر باور کرلیا جائے کہ آنحضرت ﷺ کی مراد یہی تھی۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ''سبعۃ احرف'' کی کوئی واضح تشریح کسی حدیث یا کسی صحابی کے قول میں نہیں ملتی، اس لئے اس باب میں جتنے اقوال ہیں، ان سب میں روایات کو مجموعی طور پر جمع کر کے کوئی نتیجہ نکالا گیا ہے اس لحاظ سے یہ قول زیادہ قرین صحت معلوم ہوتا ہے، کیونکہ اس پر کوئی بنیادی اعتراض واقع نہیں ہوتا، روایات کو مجموعی طور پر دیکھنے کے بعد ہمیں معلوم ہوا کہ اس اختلاف قرأت کی سات نوعیتیں ہیں، رہی ان نوعیتوں کی تعیین و تشخیص، سو اس کے بارے میں ہم پہلے بھی یہ عرض کر چکے ہیں کہ اسے معلوم کرنے کا ذریعہ استقراء کے سوا اور کوئی نہیں، امام ابوالفضل رازی رحمۃ اللہ علیہ کا استقراء ہمیں جامع و مانع ضرور معلوم ہوتا ہے، مگر یقین کے ساتھ ہم کسی کے استقراء کے بارے میں یہ نہیں کہہ سکتے، کہ حضور ﷺ کی مراد یہی تھی لیکن اس سے یہ اصولی حقیقت مجروح نہیں ہوتی کہ ''سبعۃ احرف'' سے آنحضرت ﷺ کی مراد اختلاف قرأت کی سات نوعیتیں تھیں، جن کی تفصیل کا یقینی علم حاصل کرنے کا نہ ہمارے پاس کوئی راستہ ہے اور نہ اس کی کوئی چنداں ضرورت ہے۔

۴......اس قول پر چوتھا اعتراض یہ ممکن ہے کہ اس قول میں ''حروف سبعہ'' سے الفاظ اور ان کی ادائیگی کے طریقوں کا اختلاف مراد لیا گیا ہے، معانی سے اس میں بحث نہیں ہے، حالانکہ ایک روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد سات قسم کے معانی ہیں، امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں:

كان الكتاب الاول ينزل من باب واحد على حرف واحد ونزل القران من سبعة ابواب على سبعة احر زاجر وامر وحلال وحرام ومحكم ومتشابه وامثال، الخ

پہلے کتاب ایک باب سے ایک حرف پر نازل ہوتی تھی اور قرآن کریم سات ابواب سے سات حروف پر نازل ہوا۔ وہ سات حروف یہ ہیں:

۱......زاجر (کسی بات سے روکنے والا) ۲......آمر (کسی چیز کا حکم دینے والا)

۳......حلال ۴......حرام

۵......محکم (جس کے معنی معلوم ہیں) ۶......متشابہ (جس کے یقینی معنی معلوم نہیں) ۷......امثال

اسی بناء پر بعض علماء سے منقول ہے کہ انہوں نے سات حروف کی تفسیر سات قسم کے معنی سے کی ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ مذکورہ بالا روایت سند کے اعتبار سے کمزور ہے، امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اس کی سند پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اسے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، حالانکہ ابوسلمہ کی ملاقات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نہیں ہوئی۔ مشکل الآثار، ص ۱۸۵ ج ۴

اس کے علاوہ قدیم زمانہ کے جن بزرگوں سے اس قسم کے اقوال منقول ہیں، ان کی تشریح کرتے ہوئے حافظ ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ان کا مقصد ''سبعۃ احرف'' والی حدیث کی تشریح کرنا نہیں تھا، بلکہ ''سبعۃ احرف'' کے زیر بحث مسئلہ سے بالکل الگ ہوکر یہ کہنا چاہتے تھے کہ قرآن کریم اس قسم کے مضامین پر مشتمل ہے۔ تفسیر ابن جریر، ص ۱۵ ج ۱

رہے وہ لوگ جنہوں نے ''سبعۃ احرف'' والی حدیث کی تشریح ہی میں اس قسم کی باتیں کہی ہیں، ان کا قول بالکل بدیہی البطلان ہے، اس لئے کہ پیچھے جتنی احادیث نقل کی گئی ہیں، ان کو سرسری نظر ہی سے دیکھ کر ایک معمولی عقل کا انسان بھی یہ سمجھ سکتا ہے کہ حروف کے اختلاف سے

مراد معانی اور مضامین کا اختلاف نہیں، بلکہ الفاظ کا اختلاف ہے چنانچہ محقق علماء میں سے کسی ایک نے بھی اس قول کو اختیار نہیں کیا، بلکہ اس کی تردید کی ہے۔ تفصیلی تردید کیلئے ملاحظہ ہو الاتقان ص ۴۹ ج ۱ نوع ۱۶۔ اور النشر فی القراء ت العشر لابن الجزری رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۵ ج ۱۔ بشکریہ حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب از علوم القرآن

آپ کا پروردگار آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی امت کو سات حرفوں پر قرآن پڑھائیے۔ پس ان میں سے جس حرف پر بھی وہ قرآن پڑھیں گے درست کریں گے۔ ابو داؤد، نسائی بروایت ابی رضی اللہ عنہ بن کعب

۳۰۷۵...... میرے پاس جبرئیل (پیغامبر وحی) اور میکائیل (کائنات کا نظام سنبھالنے والے دونوں فرشتے) حاضر ہوئے۔ جبرئیل علیہ السلام میرے دائیں طرف بیٹھ گئے اور میکائیل علیہ السلام بائیں طرف۔ جبرئیل علیہ السلام فرمانے لگے: اے محمد! قرآن ایک حرف پر پڑھو۔ میکائیل علیہ السلام بولے! آپ زیادتی طلب کیجئے۔ چنانچہ میں نے کہا: مجھے مزید حروف عطا کریں۔ جبرئیل علیہ السلام بولے: دو حرفوں پر پڑھو۔ میکائیل علیہ السلام پھر مجھے مخاطب ہوئے: زیادتی طلب کرو۔ میں نے کہا: مزید اضافہ کرو۔ جبرئیل علیہ السلام بولے: تین حرفوں پر پڑھو۔ میکائیل علیہ السلام بولے: زیادتی طلب کرو۔ میں نے کہا: مزید اضافہ کرو۔ اسی طرح اضافہ ہوتا رہا حتی کہ جبرئیل علیہ السلام سات حرفوں پر پہنچ گئے اور فرمایا: سات حرفوں (یعنی سات قرأت) پر قرآن پڑھو۔ ہر ایک کافی شافی ہے۔ مسند احمد، عبد بن حمید، نسائی، مسلم بروایت ابی بن کعب، مسند احمد، المعجم الکبیر بروایت ابی بکرۃ، ابن الضریس بروایت عبادۃ رضی اللہ عنہ بن الصامت

قرآن کریم کی سات لغات

۳۰۷۶...... میرے پروردگار نے میری طرف پیغام بھیجا کہ قرآن ایک حرف پر پڑھو، میں نے اپنی امت پر آسانی کا سوال کیا تو مجھے دو حرفوں پر پڑھنے کا حکم ملا۔ میں نے مزید آسانی کا سوال کیا تو فرمایا کہ سات حرفوں پر قرآن پڑھو۔ اور تمہارے لئے ہر مرتبہ سوال کرنے پر ایک ایک دعا قبول کی جاتی ہے۔ پس میں نے کہا اے اللہ! میری امت کی مغفرت فرما۔ اے اللہ میری امت کی مغفرت فرما۔ اور تیسری دعا میں نے اس دن کے لئے ذخیرہ کرلی ہے۔ جس دن ساری مخلوق حتی کہ ابراہیم علیہ السلام بھی میری طرف امید لگائیں گے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی بروایت ابی رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... حضور علیہ السلام نے تین مرتبہ خدا سے حروف میں زیادتی کا سوال کیا تا کہ امت پر نرمی اور آسانی ہو۔ اللہ پاک نے تین کے بجائے سات حروف پر پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور مزید ہر مرتبہ سوال کرنے پر ایک دعا کی قبولیت بھی نوازی۔ چونکہ آپ علیہ السلام نے تین مرتبہ سوال کیا تھا لہٰذا تین دعائیں قبول ہونے کی بشارت سنائی پہلی دو دعائیں تو آپ علیہ السلام نے اپنی امت کی مغفرت کے لئے فرمالیں جبکہ تیسری قیامت میں ساری مخلوق کیلئے محفوظ فرمالی۔ جزی اللہ عنا محمدًا ماھو اھلہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۳۰۷۷...... جو شخص چاہتا ہو کہ قرآن کو بعینہ اسی طرح پڑھے جس طرح وہ نازل ہوا ہے تو وہ ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود) کی قرأت پر قرآن پڑھے۔

مسند احمد، مسلم، مستدرک بروایت ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہ

۳۰۷۸...... اے ابی! اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے وحی فرمائی کہ قرآن کو ایک حرف پر پڑھو۔ میں نے خدا سے رجوع کیا کہ میری امت پر نرمی کا معاملہ فرمائیں تو مجھے دوبارہ وحی فرمائی کہ دو حرفوں پر قرآن پڑھو۔ میں نے پھر نرمی کا مطالبہ کیا تو اللہ پاک نے تیسری مرتبہ وحی فرمائی کہ سات حروف پر قرآن پڑھو۔ اور فرمایا تمہارے لئے ہر مرتبہ جو تم نے سوال کیا ایک دعا مقبول ہے تو میں نے عرض کیا: اللھم اغفر لامتی۔ اللھم اغفر لامتی اور تیسری دعا میں نے اس دن کے لئے ذخیرہ کرلی جس دن ساری مخلوق حتی کہ ابراہیم علیہ السلام بھی میری طرف آس لگائے ہوں گے۔ مسند احمد، مسلم بروایت ابی رضی اللہ عنہ

۳۰۷۹...... اے ابی! مجھ پر سات حروف میں قرآن نازل کیا گیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کافی شافی ہے۔ نسائی بروایت ابی رضی اللہ عنہ

۳۰۸۰......اے ابی! مجھے ایک حرف یا دوحرفوں پر قرآن پڑھایا گیا۔ میرے ساتھ والے فرشتے نے مجھے کہا: کہو دوحرفوں پر۔ میں نے کہا دوحرفوں پر۔ چنانچہ مجھے کہا گیا دوحرفوں پر یا تین حرفوں۔ فرشتے نے پھر کہا: کہو تین حرفوں پر۔ میں نے کہا تین حرفوں پر حتیٰ کہ (رخصت) سات حرفوں پر پہنچ گئی پھر کہا کہ ان میں ہر ایک کافی شافی ہے اگر تم سے سمیع علیم، عزیز اور حکیم ذات کو کہا۔ جب تک کہ آیت عذاب کو رحمت کے ساتھ اور رحمت کو عذاب کے ساتھ ختم نہ کیا۔ ابو داؤد بروایت ابی رضی اللہ عنہ

فائدہ:......قرأت کا اختلاف جب تک ہے جیسا کہ شروع میں تفصیل کے ساتھ مذکور ہوا اس وقت قرآن رحمت ہی رحمت اور شافی کافی ہے۔ لیکن اگر آیت رحمت کو عذاب کے ساتھ یا اس کے برعکس کر دیا تو یہ باعث عذاب ہے۔

۳۰۸۱......قرآن کو چار اشخاص سے حاصل کرو۔ ابن مسعود، ابی بن کعب، معاذ بن جبل اور ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم سے رضی اللہ عنہم اجمعین۔

(ترمذی، مستدرک بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۰۸۲......قرآن تو سات حروف پر پڑھایا جاتا ہے اور تم قرآن میں جھگڑا مت کرو۔ کیونکہ قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔

مسند احمد بروایت ابی جهیم

۳۰۸۳......قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔

مسند احمد، ترمذی بروایت ابی رضی اللہ عنہ. مسند احمد بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۰۸۴......قرآن سات ابواب سے سات حروف پر نازل کیا گیا ہے، ان میں سے ہر ایک کافی شافی ہے۔ المعجم الکبیر بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

فائدہ:......سات ابواب سے سات مضامین مراد ہیں مثلاً امر، نہی، حلال، حرام، بشیر، نذیر اور ناسخ منسوخ وغیرہ یا جنت کے سات دروازے مراد ہیں اور ثانی الذکر معنی زیادہ قرین قیاس ہے اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ یہ سات قرأت جنت کے سات دروازوں سے نکلی ہیں اور سات احرف سے مراد سات قرأت مراد ہیں۔

۳۰۸۵......قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا جو شخص ان میں سے کسی ایک حرف پر پڑھنا شروع کردے وہ دوسرے حرف کی طرف منتقل نہ ہو بوجہ پہلے سے منہ موڑ کر۔ المعجم الکبیر بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

فائدہ:......یعنی کسی قرأت سے اکتا کر دوسری قرآت شروع نہ کردے۔ اسی طرح جب نماز میں ایک قرآت پر قرآن شروع کیا تو آخر تک وہی قرأت برقرار رکھے۔

کلام:......روایت پر ضعف کا کلام کیا گیا ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۳۷۔

۳۰۸۶......قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ ہر حرف کے لئے ایک ظاہر ہے اور ایک باطن اور ہر حرف کے لئے ایک حد ہے اور مطلع ہے۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ. مسلم برقم ۸۱۸

۳۰۸۷......قرآن تین حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ مسند احمد، المعجم الکبیر، مستدرک بروایت سمرہ رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ: ۷۷۔ ضعیف الجامع ۱۳۳۵۔

۳۰۸۸......قرآن تین حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ لہٰذا تم اس میں اختلاف نہ کرو۔ اور اس میں جھگڑا نہ کرو۔ کیونکہ ہر ایک حرف مبارک ہے۔ پس تم کو جیسے قرآن پڑھایا جائے ویسے ہی پڑھتے رہو۔ ابن الضریس بروایت سمرہ رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۳۶۔

۳۰۸۹......قرآن عظیم تفخیم کے ساتھ نازل کیا گیا ہے۔ ابن الانباری فی الوقت، مستدرک بروایت زید رضی اللہ عنہ بن ثابت

فائدہ:......تفخیم سے مراد لہجوں کا اختلاف ہے۔ اور تفخیم سے لغوی مراد الفاظ کو پر کر کے پڑھنا بھی ہے یعنی جو حروف تجوید میں مفخم ہیں ان کو تفخیم کے ساتھ یعنی پر کر کے پڑھنا۔

کلام:......روایت محل کلام ہے، مسند نہیں۔ دیکھئے الکشف الالٰہی ۱۰۵۔

الاکمال

۳۰۹۰......جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: قرآن ایک حرف پر پڑھو۔

ابن منیع، سنن سعید بن منصور بروایت سلیمان بن صرد

۳۰۹۱......جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: قرآن سات حروف پر پڑھو۔ ابن الضریس بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۰۹۲......مجھے حکم ہے کہ قرآن سات حروف پر پڑھوں۔ ان میں سے ہر ایک حرف کافی شافی ہے۔ ابن جریر بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۰۹۳......قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے اور قرآن میں جھگڑنا کفر ہے۔ پس جو تم کو معلوم ہے اس پر عمل کرتے رہو اور جس بات سے جاہل ہو اس کو اسکے عالم پر پیش کرو۔ ابن جریر، ابن حبان، الحجة لنصر المقدسی، الابانه، الخطیب بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:......حضرت ھشام بن حکیم رضی اللہ عنہ قریشی صحابی کسی قرأت پر قرآن پڑھ رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سنا تو اس کو مختلف پایا جبکہ دونوں کو حضور علیہ السلام نے سکھایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو بارگاہ نبوت میں لے گئے۔ ایسے مواقع پر آپ علیہ السلام نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۳۰۹۴......قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے ہر ایک حرف شافی اور کافی ہے۔ ابن جریر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۰۹۵......قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ جس حرف پر بھی پڑھو گے درست ہوگا۔

(مسند احمد، ابن جریر، الکبیر، الابانه بروایت ام ایوب رضی اللہ عنہا

۳۰۹۶......قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے آمر (حکم دینے والا) زاجر (روکنے والا) ترغیب (خوشخبری دینے والا) ترہیب (ڈرانے والا) جدل (مناظرہ کرنے والا) قصص اور مثالیں۔ ابن جریر بروایت ابی قلابہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:......اس حدیث اور اس کی دوسری روایات اور اقوال سے بعض علماء نے سات حروف سے سات قرأت مراد نہیں لی ہیں بلکہ سات معانی اور مضامین مراد لئے ہیں۔ یہ رائے محل نظر اور بدیہی البطلان ہے۔ کیونکہ اس مضمون کی مرویات سے مراد صرف قرآن کے مضامین بیان کرنا مقصود ہیں نہ کہ قرأت۔ یہ دونوں بالکل جداگانہ چیزیں ہیں۔ کیونکہ حروف سے متعلق پیچھے جس قدر مرویات گزری ہیں سرسری نظر میں ان سے واضح ہوجاتا ہے کہ ان سے الفاظ کا اختلاف مراد ہے نہ کہ معانی کا۔ نیز مضامین سے متعلق روایت جیسا کہ ابھی گزری اکثر درجہ صحت سے نیچے ہیں اور وہ بھی کم ہیں جبکہ حروف سے متعلق مرویات جن سے قرأت مراد ہیں تواتر کے ساتھ کثیر تعداد میں منقول ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۳۰۹۷......قرآن چار حروف پر نازل کیا گیا ہے ایک تو حلال وحرام ہے اس سے جہالت کی وجہ سے کوئی معذور نہیں قرار دیا جاسکتا۔ اور ایک تفسیر ہے جو عرب تفسیر کریں اور وہ تفسیر جو علماء بیان کریں۔ اور ایک حرف متشابہ ہے۔ جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جان سکتا۔ اور اللہ کے سوا جو اس کو جاننے کا دعوی کرے وہ کاذب ہے۔ ابن جریر، الابانه بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:......علامہ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کی سند میں نظر ہے اور اس کو روایت کیا ہے ابن جریر، وابن المنذر اور ابن الانباری نے الوقت میں بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ۔

۳۰۹۸......اللہ عزوجل نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ ایک حرف پر قرآن پڑھاؤ۔ میں نے عرض کیا: اے پروردگار! میری امت پر آسانی کا معاملہ فرمائیے۔ پروردگار نے فرمایا: دو حرفوں پر پڑھاؤ۔ اور (پھر) مجھے حکم دیا کہ سات حرفوں پر قرآن پڑھاؤ۔ جو جنت کے سات دروازوں سے نکلے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کافی شافی ہے۔ ابن جریر بروایت ابی رضی اللہ عنہ

۳۰۹۹......قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ پس تم قرآن میں نزاع مت کرو کیونکہ اس میں نزاع کفر ہے۔

ابن جریر والباوردی. ابونصر فی الابانه بروایت ابن جهیم بن الحارث بن الصمة الانصاری

۳۱۰۰..... قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ پس جو حرف آسان لگے اس پر قرآن پڑھو۔ بخاری، نسائی بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۳۱۰۱..... قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ پس جس حرف کی تم تلاوت کرو صحیح ہے۔ لیکن اس میں نزاع مت کرو۔ کیونکہ اس میں نزاع کفر ہے۔

الکبیر، الابانہ، لابی نصر عن عمر رضی اللہ عنہ وبن العاص

۳۱۰۲..... یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ پس (کسی حرف پر بھی) پڑھو کوئی حرج نہیں۔ لیکن رحمت کے ذکر کو عذاب کے ساتھ نہ جمع کرو اور نہ عذاب کا ذکر رحمت کے ساتھ۔ ابن جریر بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

نوٹ:..... ۳۰۸۰ رقم الحدیث پر اسی مضمون کی روایت گذری ہے تشریح ملاحظہ فرمالیں۔

۳۱۰۳..... یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے پس جس حرف کو پڑھو درستی پر رہو گے لیکن اس میں جھگڑا مت کرو۔ کیونکہ اس میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔ مسند احمد، بروایت عمر رضی اللہ عنہ وبن العاص

۳۱۰۴..... یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس میں نزاع مت کرو۔ کیونکہ اس میں نزاع باعث کفر ہے۔

البغوی فی المشکوٰۃ شعب الایمان للبیهقی بروایت ابی جهیم الانصاری

۳۱۰۵..... مجھے جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: آپ کی امت سات حروف پر قرآن پڑھے گی۔ پس جو شخص ایک حرف پر قرآن پڑھے وہ ایسے ہی اپنے علم کے مطابق پڑھتا رہے اور اس سے دوسرے حرف کی طرف نہ لوٹے۔ دوسرے لفظوں میں آپ نے فرمایا: آپ کی امت میں ضعیف بھی ہیں۔ پس جو ایک حرف پر شروع کرے وہ اس سے اکتا کر (متنفر ہو کر) دوسرے حرف پر پڑھنا نہ شروع کردے۔

مسند احمد، بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۱۰۶..... ہمارے قرآنوں کو قریش یا ثقیف کے لڑکوں کے علاوہ اور کوئی نہ قریب لگیں۔

(الخطیب بروایت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... جن دنوں میں قرآن لکھا جا رہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ قریش اور ثقیف کے نوجوان ہی قرآن پاک لکھوائیں ان کی فصیح زبان ہونے کی وجہ سے۔ ورنہ یہ مطلب نہیں کہ ان کے علاوہ اور کوئی چھوئے بھی نہ۔

کلام:..... اس کو متفرد بیان کرنا صرف احمد بن ابی العجوز سے منقول ہے۔ یعنی یہ حضور ﷺ سے منقول ہونا موصوف کے علاوہ کسی اور سے ثابت نہیں۔ جبکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے یہ قول ثابت اور محفوظ ہے۔

فائدہ:..... اس زمانے میں پڑھے لکھے حضرات زیادہ تر انہی دو قبائل سے تعلق رکھتے ہوں گے اس وجہ سے ایسا فرمایا۔ کیونکہ ان پڑھ قرآن کو کچھ کا کچھ پڑھیں گے۔ لہٰذا پڑھے لکھے حضرات خود پڑھ کر ان پڑھوں کو پڑھائیں اس کے بعد ان کے لئے مصاحف قرآن چھونے کی اجازت ہے۔ اس مضمون کی تائید ذیل کی حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

۳۱۰۷..... میں جبرئیل علیہ السلام سے مراء (قباء) کے پتھروں کے پاس ملا۔ میں نے کہا: اے جبرئیل علیہ السلام! مجھے ایسی ان پڑھ قوم کی طرف بھیجا گیا ہے جس میں مرد، عورت، غلام، لونڈی اور قریب المرگ بوڑھے ہیں جو کتاب نہیں پڑھ سکتے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا، قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ مسند احمد، بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

دوسری فرع..... سجدۃ تلاوت کے بیان میں

۳۱۰۸..... جب ابن آدم آیت سجدہ تلاوت کرتا ہے پھر اس موقع پر سجدہ بھی کر لیتا ہے تو شیطان اس سے ہٹ کر روتا ہوا کہتا ہے: ہائے تباہی و بربادی! ابن آدم کو سجدہ کا حکم ملا، اس نے سجدہ کر لیا پس اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ اور مجھے سجدہ کا حکم ملا لیکن میں نے انکار کر دیا پس میرے لئے جہنم واجب ہوگئی۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۰۹......سورۂ ص میں موجود سجدہ داؤد علیہ السلام نے توبہ کے واسطہ کیا تھا اور ہم یہ سجدہ (پروردگار کے) شکر میں ادا کرتے ہیں۔
الکبیر، حلیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۱۱۰......یہ ایک نبی کی توبہ ہے یعنی سورۂ ص کا سجدہ۔ ابو داؤد، مستدرک بروایت ابوسعید رضی اللہ عنہ

تیسری فرع......حفظ قرآن کی نماز کے بیان میں

کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جن کے ساتھ اللہ تجھے نفع دے اور جس کو تو آگے سکھائے اس کو بھی نفع دے۔ جمعہ کی رات کو چار رکعات پڑھ۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ یٰس تلاوت کر۔ دوسری رکعت میں فاتحہ اور سورۂ دخان تلاوت کر۔ تیسری رکعت میں فاتحہ اور سورۂ الم تنزیل سجدہ تلاوت کر اور چوتھی رکعت میں سورۂ تبارک الذی تلاوت کر۔ پس جب تو آخری رکوت کے قعدہ میں تشہد سے فارغ ہو جائے تو اللہ کی حمد و ثناء کر، تمام پیغمبروں پر درود پڑھ۔ اور مؤمنین کے لئے استغفار کر۔

پھر یہ دعا پڑھو۔

اللھم ارحمنی بترک المعاصی ابدًا ماابقیتنی وارحمنی اَن اتکلف مالایعنینی وارزقنی حسن النظر فیمایرضیک عنی، اللھم بدیع السمٰوات والارض ذالجلال والاکرام والعزۃ التی لاترام، اسئلک یااللّٰہ یارحمٰن بجلالک ونوروجھک ان تلزم قلبی حفظ کتابک کما علمتنی وارزقنی ان اتلوہ علی النحوالذی یرضیک عنی واسألک ان تنور بالکتاب بصری وتطلق بہ لسانی وتفرج بہ عن قلبی، وتشرح بہ صدری وتستعمل بہ بدنی وتقوینی علی ذلک وتعیننی علیہ۔ فانہ لا یعیننی علی الخیر غیرک ولایرفق لہ الا انت۔

''اے مجھ پر رحم فرما کہ میں گناہوں کو چھوڑ دوں جب تک تو مجھے زندہ رکھے۔ اور مجھ پر رحم فرما کہ میں غیر مفید کاموں میں نہ لگوں اور مجھے ان کاموں میں مشغول رکھ جو تجھ کو مجھ سے راضی کریں۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، بزرگی اور عظمت کے مالک اور ایسی عزت کے مالک جو کبھی سرنگوں نہ ہوگی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ! اے رحمٰن! تیرے جلال کے طفیل، تیرے چہرے کے نور کے صدقہ یہ کہ تو میرے دل کو اپنی کتاب کے حفظ کرنے میں لازم کر دے۔ جیسے کہ تو نے مجھے وہ کتاب سکھائی ہے اور مجھے توفیق بخش کہ میں اس کی اسی طرح تلاوت کرتا رہوں جس طرح تو مجھ سے راضی ہو جائے۔ اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اپنی کتاب کے ساتھ میری آنکھوں کو منور کر دے، میری زبان کو کھول دے، میرے دل کو کھول دے اور میرا سینہ کشادہ کر دے، اسی کتاب میں میرے بدن کو مصروف رکھ اور اس کتاب پر مجھ کو قوت دے اور میری مدد فرما دے کیونکہ کسی خیر کے کام پر تیرے سوا کوئی میری مدد نہیں کرسکتا اور تیرے سوا کوئی خیر کی توفیق نہیں بخش سکتا۔''

یہ عمل تو تین جمعہ یا پانچ جمعہ یا سات جمعہ تک کر، ان شاء اللہ تو کتاب اللہ کو حفظ کرلے گا اور جو مؤمن یہ عمل کرے گا انشاء اللہ وہ حفظ کرنے سے پیچھے نہ رہے گا اور اس کا حفظ خطا نہ ہوگا۔ ترمذی، الکبیر، مستدرک بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:......ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوعات (خود ساختہ) احادیث میں شمار کیا ہے۔ مؤلف کتاب الجامع الصغیر علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لیکن ان کی یہ بات صائب نہیں ہے۔

نیز اس روایت پر ضعف کا کلام کرتے ہوئے الکشف الالٰہی ۱۰۸ اور ضعیف الجامع ۲۱۷۲ میں یہ روایت ذکر کی گئی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

قوت حافظہ کانسخہ

۳۱۱۲......اے ابوالحسن (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کنیت) میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاں جن کے ساتھ اللہ تجھے نفع دے اور یہ کلمات تو جس کو سکھائے اس کو بھی نفع دے اور جو تو سیکھے تیرے سینے میں از بر کردے۔

پس جب جمعہ کی رات ہو اگر ہو سکے تو رات کے آخری تیسرے پہر میں کھڑا ہوجا کیونکہ یہ وقت فرشتوں کی حضوری کا ہے اور اس وقت دعا قبول ہوتی ہے۔اور میرے بھائی یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو کہا تھا سوف استغفر لکم ربی انہ ھو الغفور الرحیم میں عنقریب تمہارے لئے اپنے رب سے استغفار کروں گا۔لہٰذا انہوں نے جمعہ کی رات (اس گھڑی) میں دعا کی۔لیکن اگر اس وقت نہ ہو سکے تو درمیان رات میں کھڑا ہوجا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو شروع رات میں کھڑا ہوجا۔اور چار رکعات نماز پڑھ۔پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور یٰسٓ پڑھ۔دوسری میں فاتحہ اور سورۂ دخان پڑھ تیسری میں فاتحہ اور الٓمٓ تنزیل السجدۃ پڑھ اور چوتھی رکعت میں فاتحہ اور تبارک الذی پڑھ۔پس جب تو تشہد سے فارغ ہوجائے تو اللہ کی حمد کر اور اچھی طرح اس کی ثناء بیان کر اور مجھ پر اچھی طرح درود بھیج اور تمام انبیاء پر درود بھیج اور اللہ سے تمام مؤمن مردوں اور عورتوں اور اپنے بھائیوں کے لئے استغفار کر جو تجھ سے پہلے جاچکے ہیں۔پھر آخر میں یہ دعا پڑھ:

اللھم ارحمنی بترک المعاصی ابدًا مابقیتنی وارحمنی ان اتکلف مالایعنینی وارزقنی حسن النظر فیمایرضیک عنی، اللھم بدیع السموات والارض ذالجلال والاکرام والعزۃ التی لاترام اسألک یااللہ یارحمٰن بجلالک ونور وجھک ان تنور بکتابک بصری وان تطلق بہ لسانی وان تفرج بہ عن قلبی وان تشرح بہ صدری وان تعمل بہ بدنی فانہ لایعیننی علی الحق غیرک ولایؤتیہ الاأنت ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم.

اے ابوالحسن! اللہ کے حکم سے تم یہ عمل تین یا پانچ یا سات جمعوں تک کرو۔قسم ہے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کرنے والے کی! یہ عمل کسی مؤمن کو حفظ سے خطانہیں کرے گا۔

ترمذی حسن غریب، الکبیر ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ، مستدرک وتعقب بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:......ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوع من گھڑت احادیث میں شمار کیا ہے۔لیکن ان کا یہ کہنا محل نظر ہے۔علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث منکر اور شاذ ہے۔اور مجھے اس کے موضوع ہونے کا اندیشہ ہے۔مؤلف کتاب فرماتے ہیں واللہ مجھے اس روایت کی عمدہ سند نے متحیر کردیا ہے۔

اس کو امام ترمذی نے ابن عباس عن علی کے طریق سے روایت کیا ہے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں یہ قرآن میرے سینے سے نکلا جاتا ہے اور میں اس پر قادر نہیں ہو پاتا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جو تجھے بھی اور جس کو سکھائے اسے بھی اللہ ان کے ساتھ نفع بخشے اور جو تو سیکھے اسے تیرے سینے میں مضبوط کردے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: بالکل یارسول اللہ!

آٹھواں باب

دعا کے بارے میں۔اس کی چھ فصلیں ہیں۔

پہلی فصل......دعا کی فضیلت اور اس کی ترغیب کے بیان میں

۳۱۱۳......دعا ہی عبادت ہے۔مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، الادب للبخاری، ترمذی، ابو داؤد، نسائی ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک بروایت نعمان رضی اللہ عنہ بن بشیر. مسند ابی یعلی، بروایت براء رضی اللہ عنہ

فائدہ:......عبادت سے مقصود خدا کے سامنے انتہائی درجہ کا تذلل اور خشوع وخضوع ہے جو دعا میں بدرجہ اتم حاصل ہوتا ہے۔اسی وجہ سے فرمایا گیا ہے کہ خدا مانگنے سے خوش ہوتا ہے اور نہ مانگنے سے ناراض ہوتا ہے۔

۳۱۱۴......دعا عبادت کا مغز ہے۔ابن ماجہ، ترمذی بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے۔دیکھئے احادیث القصاص ۴۴۔ضعیف الترمذی: ۶۶۹۔ضعیف الجامع ۳۰۰۳ المشتہر ۴۷۸۔نصیحۃ الداعیہ ۲۱۔

۳۱۱۵......عبادات میں سب سے اشرف عبادت دعا ہے۔البخاری فی الادب بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۱۶......دعا رحمت (الٰہی) کی چابی ہے، وضو نماز کی چابی ہے اور نماز جنت کی چابی۔الفردوس للدیلمی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے ۳۰۰۴۔

۳۱۱۷......دعا مؤمن کا ہتھیار ہے، دین کا ستون ہے اور آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔مسند ابی یعلی، مستدرک بروایت علی رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف اور محل نظر ہے دیکھئے: الاتقان ۷۷۷۔تبییض الصحیفۃ ۲۳۔ذخیرۃ الحفاظ ۲۹۰۱ ضعیف الجامع ۳۰۰۱۔الضعیفۃ ۱۷۹۔نصیحۃ الداعیہ ۲۱۔

۳۱۱۸......دعا قضاء کو بھی ٹال دیتی ہے۔نیکی رزق میں زیادتی کا سبب بنتی ہے اور بندہ اپنے گناہ کے سبب سے رزق سے محروم کردیا جاتا ہے۔

مستدرک الحاکم بروایت ثوبان رضی اللہ عنہ

کلام:......اسنی المطالب ۶۷۳۔المشتہر ۴۷۸۔ضعیف الجامع ۳۰۰۶۔

۳۱۱۹......دعا اللہ کے لشکروں میں سے ایک مسلح لشکر ہے جو قضاء کو ٹال دیتا ہے باوجود اس کے حتمی ہونے کے۔

ابن عساکر بروایت نمیر بن اوس مرسلاً

کلام:......دیکھئے روایت کا ضعف: الاتقان ۷۸۰۔ضعیف الجامع ۳۰۰۰۔الضعیفۃ ۱۸۹۹۔

۳۱۲۰......دعا کثرت سے کرو کیونکہ قضائے مبرم کو بھی ٹال دیتی ہے۔ابو الشیخ بروایت انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:......قضاء سے مراد تقدیر اور تقدیر ہے دو قسموں پر منحصر ہے تقدیر معلق اور تقدیر مبرم۔تقدیر معلق کسی بھی کام کے ساتھ معلق ہوتی ہے مثلاً بندہ اگر خیر کا کام کرے گا تو اس کے لئے یہ بھلائی ہے ورنہ یہ برائی۔اور تقدیر مبرم حتمی تقدیر کہلاتی ہے یعنی فلاں مصیبت بندہ پر پہنچ کر رہے گی۔تو دعا تقدیر معلق تو کیا تقدیر مبرم کو بھی ٹال دیتی ہے۔لیکن کوئی شے خدا کے علم سے باہر نہیں ہے۔

کلام:......ضعیف الجامع ۱۱۰۲۔

۳۱۲۱......دعا بلاء ومصیبت کو دفعہ کر دیتی ہے۔ابو الشیخ فی الثواب بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۳۰۰۵۔النوافح ۷۴۳۔

۳۱۲۲......دعا نازل شدہ مصیبت اور غیر نازل شدہ مصیبت دونوں میں سودمند ہے۔پس اے اللہ کے بندو! تم پر دعا لازم ہے۔

مستدرک الحاکم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۱۲۳......کوئی حذر (احتیاط) قدر (تقدیر) سے نہیں بچا سکتی۔لیکن دعا نازل شدہ اور غیر نازل شدہ دونوں مصیبتوں سے نفع دیتی ہے۔پس اے بندگان خدا دعا کو چمٹ جاؤ۔مسند احمد. مسند ابی یعلی، الکبیر بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

کلام:......دیکھئے ضعیف حدیث:الشذرة ۴۲۶۔ضعیف الجامع ۴۷۸۵۔المقاصد الحسنة ۴۸۶۔

۳۱۲۴......اللہ تعالیٰ رحیم، زندہ اور کریم ہے وہ حیا کرتا ہے کہ بندہ اس کی طرف دونوں ہاتھ اٹھائے اور وہ ان کو خالی لوٹا دے۔اور ان میں کچھ خیر نہ ڈالے۔

مستدرک بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۲۵......اللہ تعالیٰ اس شخص پر غصہ ہوتے ہیں جو اللہ سے سوال نہ کرے اور یہ اللہ کے سوا کوئی نہیں کرتا۔(کیونکہ باقی سب مانگنے سے ناراض ہوتے ہیں)۔فردوس بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۱۷۴۷۔

۳۱۲۶......جو شخص اللہ سے سوال نہیں کرتا اللہ پاک اس پر غضب ناک ہوتے ہیں۔ترمذی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۲۷......اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جو مجھ سے دعا نہیں کرتا میں اس پر ناراض ہوتا ہوں۔المواعظ للعسکری بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۴۰۵۵۔

۳۱۲۸......تمہارا پروردگار زندہ اور کریم ہے وہ حیا کرتا ہے کہ بندہ اس کے آگے ہاتھ پھیلائے اور وہ ان کو خالی لوٹا دے۔

ابوداؤد، ابن ماجه بروایت سلمان رضی اللہ عنہ

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۱۱۱۱۔

دعا کا آخرت کے لئے ذخیرہ ہونا

۳۱۲۹......کوئی شخص دعا نہیں کرتا مگر وہ قبول کی جاتی ہے یا تو دنیا میں ہی جلد اس کو مقصود عطا کر دیا جاتا ہے یا وہ دعا آخرت کے لئے ذخیرہ کر لی جاتی ہے یا اس کے گناہوں میں بقدر دعا کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔جب تک کہ وہ گناہ کی دعا نہ کرلے اور قطع رحمی کی دعا نہ کرلے اور جلدی نہ کرے کہ کہے میں نے تو پروردگار سے دعا کی مگر قبول نہ ہوئی۔ترمذی کتاب الدعوات بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۳۰......جس شخص کے لئے دعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لئے رحمت کے سب دروازے کھل گئے اور اللہ عزوجل سے اس سے اچھی کوئی دعا نہیں مانگی گئی۔کہ کوئی اس سے عاقبت کی دعا کرے۔دعا پیش آمدہ اور غیر پیش آمدہ دونوں مصیبتوں کے لئے نفع دہ ہے۔پس اے بندگان خدا تم پر دعا لازمی ہے۔ترمذی، مستدرک بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۵۷۲۰۔

۳۱۳۱......بندہ پر جب دعا کھول دی جائے تو وہ اپنے پروردگار سے دعا کرے کیونکہ پروردگار اس کو قبول فرماتا ہے۔

ترمذی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ ,الحکیم بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۶۰۳۴۔

۳۱۳۲......بندہ جب کہتا ہے یارب! یارب! تو پروردگار فرماتے ہیں: لبیک عبدی سل تعط بندے! میں حاضر ہوں سوال کر تجھے عطا کیا جائے گا۔ابن ابی الدنیا فی الدعاء بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:......ضعیف الجامع ۶۱۱۔

۳۱۳۳......لوگوں میں سب سے زیادہ عاجز شخص وہ ہے جو دعا سے عاجز ہو جائے اور سب سے بخیل وہ شخص ہے جو سلام کرنے میں بھی بخل سے کام لے۔الصغیر للطبرانی، شعب للبیهقی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۳۴......عبادات میں افضل عبادت دعا ہے۔
مستدرک بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ. الکامل لابن عدی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ. ابن سعد بروایت نعمان رضی اللہ عنہ بن بشیر

۳۱۳۵......اللہ تعالیٰ زندہ اور سخی ذات والے ہیں وہ حیا کرتے ہیں کہ جب کوئی بندہ اس کے آگے ہاتھ اٹھائے تو ان کو خالی اور ناکام واپس لوٹا دیں۔
مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، مستدرک بروایت سلمان رضی اللہ عنہ

۳۱۳۶......تمام نیکیاں آدھی عبادت ہیں اور دوسری آدھی عبادت دعا ہے۔ ابن صغری فی امالیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ
کلام :......ضعیف الجامع :۱۸۲۰۔

۳۱۳۷......نیکی کا سارا عمل نصف عبادت ہے اور دعا نصف عبادت ہے۔ جب اللہ تبارک وتعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کا دل دعا میں مشغول فرمادیتے ہیں۔ ابن منیع عن انس رضی اللہ عنہ
کلام :......ضعیف الجامع ۳۸۰۹۔

۳۱۳۸......اللہ پاک بندے کی اس حاجت میں برکت دے جس کے لئے وہ زیادہ سے زیادہ دعا کرے۔ خواہ وہ دعا اس کو عطا کردی جائے یا اس سے منع کردیا جائے۔ شعب للبیہقی، الخطیب بروایت جابر رضی اللہ عنہ
کلام :......ضعیف الجامع ۴۷۰۲۔

۳۱۳۹......ہر شخص اپنے رب سے اپنی حاجت کا سوال کرے حتیٰ کہ اگر اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اس کے لئے بھی اپنے رب سے سوال کرے۔
ترمذی، ابن حبان بروایت انس رضی اللہ عنہ
کلام :......ضعیف الترمذی :۷۳۵۔ ضعیف الجامع ۴۹۴۶۔ ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۰۶۔ الضعیفۃ ۱۳۶۲۔ کشف الخفاء ۱۵۰۲۔

۳۱۴۰......ہر شخص اپنے رب سے اپنی ضرورت کا سوال کرے۔ حتیٰ کہ نمک اور جوتے کے تسمہ کا سوال بھی اللہ سے کرے۔
ترمذی بروایت ثابت البنانی مرسلاً
کلام :......ضعیف الجامع ۴۹۴۵۔ النوافح ۱۵۹۴۔

۳۱۴۱......اللہ سے اپنی ضرورت کا سوال کرو۔ حتیٰ کہ نمک کا بھی۔ شعب للبیہقی بروایت بکر بن عبداللہ المزنی مرسلاً
کلام :......ضعیف الجامع ۳۲۷۶۔

۳۱۴۲......اللہ سے ہر چیز کا سوال کرو۔ حتیٰ کہ تسمے کا بھی۔ کیونکہ اگر اللہ آسانی نہ فرمائے گا تو اس کا حصول بھی دشوار ہوگا۔
مسند ابی یعلی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا
کلام :......ضعیف الجامع ۳۲۷۷۔ الضعیفۃ ۱۳۶۳۔

۳۱۴۳......کوئی چیز اللہ کے ہاں دعا سے زیادہ مکرم نہیں۔ مسند احمد، الادب للبخاری، ترمذی مستدرک بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
کلام :......اسنی المطالب ۱۲۰۲۔ ذخیرۃ الحفاظ ۴۶۶۱۔ مختصر المقاصد ۸۴۷۔

۳۱۴۴......اللہ تعالیٰ بندہ کو دعا کی اجازت نہیں دیتے جب اس کی قبولیت کی اجازت نہیں دیتے۔
الادب للبخاری. وفی الاصل حلیۃ الاولیاء. بروایت انس رضی اللہ عنہ
کلام :......ضعیف ہے دیکھئے: اسنی المطالب ۱۲۲۸۔ ضعیف الجامع ۴۹۹۲۔ النوافح ۱۶۷۶۔

۳۱۴۵......کسی قوم نے اپنی ہتھیلیاں اللہ کے آگے بلند نہیں کی کسی شے کا سوال کرنے کے لئے مگر اللہ پر ان کا یہ حق ہے کہ ان کے سوال کو ان کے ہاتھ میں رکھ دے۔ الکبیر بروایت سلمان رضی اللہ عنہ
کلام :......ضعیف الجامع ۵۰۷۰۔

دعا سے مصیبت ٹل جاتی ہے

۳۱۴۶...... جو شخص اللہ سے کسی شے کا سوال کرتا ہے اللہ پاک اس کو وہ شے عطا فرما دیتے ہیں یا اس سے اس کے مثل برائی اور مصیبت دفع کر دیتے ہیں جب تک وہ گناہ کی یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔ مسند احمد، نسائی بروایت جابر رضی اللہ عنه

۳۱۴۷...... دعا سے عاجز مت ہو جاؤ۔ کیونکہ کوئی بھی دعا کے ساتھ ہلاک نہیں ہوا۔ مستدرک الحاکم بروایت انس رضی اللہ عنه

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۱۴۔ ضعیف الجامع ۶۲۴۶۔ الضعیفۃ ۸۴۳۔ النواضح ۲۵۹۷۔

۳۱۴۸...... قضاء کو دعا کے سوا کوئی شئ نہیں ٹال سکتی اور عمر میں نیکی کے سوا کوئی شئ اضافہ نہیں کر سکتی۔ ترمذی، مستدرک بروایت سلمان رضی اللہ عنه

کلام:...... کشف الخفاء ۱۲۹۷۔

۳۱۴۹...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! اے ابن آدم! تین چیزیں ہیں۔ ایک میرے لئے ایک تیرے لئے اور ایک دونوں کے لئے۔ میرے لئے یہ ہے کہ تو میری عبادت کر اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا۔ تیرے لئے یہ ہے کہ تو جو بھی نیک عمل کرے گا میں اس کا تجھ کو بدلہ دوں گا اور تو مغفرت مانگے گا تو میں غفور رحیم ہوں۔ اور تیرے لئے اور میرے لئے مشترک شے یہ ہے کہ تو دعا کر اور مانگ اور مجھ پر اس کا قبول کرنا اور عطا کرنا ہے۔ الکبیر بروایت سلمان رضی اللہ عنه

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۰۵۸۔

۳۱۵۰...... بندہ جب دعا کرتا ہے اور (محسوس کرتا ہے کہ) وہ دعا قبول نہیں ہوئی تو اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔

الخطیب بروایت هلال بن یساف مرسلاً

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۹۱۔

از الاکمال

۳۱۵۱...... دعا ہی عبادت ہے۔

مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبه، الادب للبخاری، ترمذی حسن صحیح، نسائی، ابن ماجه، ابن حبان، مستدرک، شعب الایمان للبیهقی بروایت نعمان رضی اللہ عنه بن بشیر. مسند ابی یعلی، السنن لسعید بن منصور بروایت براء رضی اللہ عنه

۳۱۵۲...... دعا نفع دیتی ہے نازل شدہ اور غیر نازل شدہ ہر مصیبت سے۔ پس اے اللہ کے بندو! تم پر دعا لازم ہے۔

ابن النجار بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه

۳۱۵۳...... تم میں سے جس شخص کے لئے دعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لئے رحمت کے سب دروازے کھل گئے اور اللہ کے ہاں محبوب ترین دعا عافیت کی ہے جو اس سے مانگی جائے۔ بے شک دعا آئی ہوئی مصیبت اور بعد میں آنے والی مصیبت ہر ایک کے لئے نفع دہ ہے۔ اے بندگان خدا! تم دعا کو لازم پکڑ لو۔ ترمذی، کتاب الدعوات رقم ۳۵۴۲ غریب، مستدرک وتعقب بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۷۲۰۔

۳۱۵۴...... جس کے لئے دعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لئے قبولیت کے دروازے بھی کھل گئے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ)

۳۱۵۵...... اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرتے کہ کسی بندے کے لئے دعا کا دروازہ کھولیں اور پھر قبولیت کا دروازہ بند کر لیں، اللہ اس سے بہت سخی ہیں۔

الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنه

کلام:۔۔۔۔۔۔تذکرۃ الموضوعات ۵۶۔ ترتیب الموضوعات ۹۹۸۔ اللآلی ۲/۳۵۴۔ الموضوعات ۳/۱۷۱۔

۳۱۵۶۔۔۔۔۔جب اللہ پاک کسی بندے کی دعا قبول فرمانا چاہتے ہیں تو اس کو دعا کی اجازت دیتے ہیں۔ الدیلمی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۱۵۷۔۔۔۔۔اللہ عزوجل فرماتے ہیں: اگر بندہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں اور اگر مجھ سے سوال نہیں کرتا تو میں اس پر غضب ناک ہوتا ہوں۔ ابو الشیخ بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۵۸۔۔۔۔۔تقدیر کو صرف دعا ہی ٹالنے کی طاقت رکھتی ہے۔ اور عمر میں اضافہ نیکی کے سوا کسی اور شئی سے ممکن نہیں۔ بے شک بندہ اپنے کردہ گناہوں کے سبب رزق سے محروم کردیا جاتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، الکبیر بروایت ثوبان رضی اللہ عنہ

۳۱۵۹۔۔۔۔۔دعا کے ساتھ کوئی ہلاک نہیں ہوسکتا۔ ابن النجار بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۶۰۔۔۔۔۔جو اللہ سے دعا نہیں کرتا اللہ اس پر غصہ ہوتے ہیں۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔دیکھئے المعلۃ ۳۶۳۔

۳۱۶۱۔۔۔۔۔اے انس! دعا کی کثرت کرو۔ بے شک دعا قضائے مبرم کو ٹال دیتی ہے۔ ابو الشیخ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۶۲۔۔۔۔۔اے بیٹے! دعا کثرت سے کیا کرو کیونکہ دعا قضائے مبرم کو بھی رد کردیتی ہے۔

(الخطیب، ابن عساکر، الاحادیث السباعیہ للحافظ ابی محمد عبدالصمد، والرافعی بروایت انس رضی اللہ عنہ

نوٹ:۔۔۔۔۔۔۳۲۰ ۱ پر قضائے مبرم کے معنی ملاحظہ فرمائیں۔

۳۱۶۳۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ایک شئی میرے لئے ہے اور ایک شئی تیرے لئے اور ایک دونوں کے لئے۔ میرے لئے یہ ہے کہ تو میری عبادت کر اور کسی کو میرے ساتھ شریک نہ ٹھہرا۔ اور تیرے لئے یہ ہے کہ تو جو بھی عمل کرے میں تجھے اس کا پورا پورا بدلہ دوں۔ اور دونوں کے لئے یہ ہے کہ تو دعا مانگ اور میں قبول کروں گا۔ ابو داؤد بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔۔روایت ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۰۵۸۔

۳۱۶۴۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے نامۂ اعمال میں دیکھ جس نے مجھ سے جنت کا سوال کیا ہے اس کو جنت دیتا ہوں اور جس نے جہنم سے پناہ مانگی ہے اس کو جہنم سے پناہ دیتا ہوں۔ حلیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۶۵۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ حیاء فرماتے ہیں کہ بندہ اس کی طرف ہاتھ پھیلائے اور اللہ سے ان میں خیر کی بھیک مانگے لیکن اللہ اس کو ناکام لوٹادے۔

مسند احمد، الکبیر، ابن حبان، مستدرک بروایت سلمان رضی اللہ عنہ

۳۱۶۶۔۔۔۔۔تمہارا رب حی (زندہ اور) کریم (سخی) ہے وہ حیاء کرتا ہے کہ بندہ جب اس کی طرف ہاتھ اٹھائے اور وہ اس کے ہاتھوں کو خالی لوٹادے لہٰذا پروردگار ان میں خیر ڈال کر رہتا ہے۔ مصنف عبدالرزاق بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۶۷۔۔۔۔۔اے لوگو! تمہارا پروردگار زندہ اور سخی ذات ہے اس کو اس بات سے شرم آتی ہے کہ تم میں سے کوئی اس کی طرف ہاتھوں کو اٹھائے اور وہ ان کو خالی لوٹادے۔ مسند ابی یعلی بروایت انس رضی اللہ عنہ

دعا مانگنے والا ناکام نہیں ہوتا

۳۱۶۸۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندہ سے شرم کرتا ہوں کہ وہ میری طرف ہاتھ اٹھائے اور میں ان کو خالی لوٹادوں۔ ملائکہ کہتے ہیں اے ہمارے معبود! وہ شخص اس دعا کی قبولیت کا اہل نہیں ہے۔ پروردگار فرماتے ہیں: لیکن میں اہل التقویٰ اور اہل المغفرت ہوں۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کو بخش دیا ہے۔ الحکیم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۶۹ ...... بندہ کو دعا کے صلہ میں تین میں سے ایک چیز ضرور حاصل ہوتی ہے۔ یا اس کا گناہ معاف کر دیا جاتا ہے یا کوئی خیر اس کے لئے کسی (ضروری وقت کے واسطے) رکھ دی جاتی ہے۔ یا اس کو (اس دعا کی قبولیت کی شکل میں) اس کا اجر جلد ہی دے دیا جاتا ہے۔

الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۷۰ ...... جو بھی بندہ کسی حاجت میں اپنا چہرہ اللہ کی طرف متوجہ کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اسے وہ عطا فرماتے ہیں یا تو دنیا ہی میں یا آخرت کے لئے ذخیرہ کرتے ہیں اور جسے جلد ہی نہیں ملتی وہ کہتا ہے کہ میں نے دعا کی پھر دعا کی اور میں نہیں دیکھتا کہ وہ قبول ہوئی ہو۔

مستدرک حاکم، شعب الایمان، بیھقی بروایت ابوھریرۃ

۳۱۷۱ ...... کوئی بندۂ مسلمان ایسا نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرے جس میں نہ کوئی گناہ ہو اور نہ قطع رحمی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو وہ شے عطا فرماتے ہیں اور یوں جلد ہی اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے یا اس کو آخرت کے لئے ذخیرہ کر لیا جاتا ہے یا اس کے مثل اس سے کوئی برائی دفع کر دی جاتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! تب تو ہم خوب زیادہ دعا کریں گے۔

آپ ﷺ نے فرمایا اللہ بھی اس سے زیادہ دینے والا اور اچھا دینے والا ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، عبدبن حمید، مسند ابی یعلی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیھقی بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۳۱۷۲ ...... کسی بندہ نے کبھی یارب! تین مرتبہ نہیں کہا مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں ضرور فرمایا: لبیک عبدی اے بندے میں حاضر ہوں۔ پس جو اللہ چاہے وہ جلدی دیتا ہے اور جو چاہے بعد کے لئے رکھ دیتا ہے۔ الدیلمی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۷۳ ...... جب کوئی دعا کرتا ہے اور وہ قبول نہیں ہوتی اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔

الخطیب بروایت ھلال رضی اللہ عنہ بن یساف مرسلاً

کلام: ...... ضعیف الجامع ۴۹۱۔

۳۱۷۴ ...... لوگوں میں سب سے زیادہ عاجز شخص وہ ہے جو دعا کرنے سے عاجز ہو اور سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے۔

(الصغیر للطبرانی، شعب للبیھقی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۷۵ ...... ہر دن اور رات میں اللہ کے ہاں اس کے غلام اور باندیوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے اور ہر مسلمان کی (دن رات میں ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے جو وہ مانگتا ہے۔ حلیہ بروایت حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

الفصل الثانی ...... دعا کے آداب میں

۳۱۷۶ ...... اللہ سے دعا کرو اور قبولیت کا یقین رکھو۔ اور جان رکھو کہ اللہ لہو لعب میں مشغول کی دعا قبول نہیں فرماتا۔

ترمذی، مستدرک بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... منہ سے انسان خدا کو یاد کر رہا ہے اور دعا مانگ رہا ہے لیکن دل کہیں اور مشغول ہے فرمایا ایسے شخص کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ دعا کے لازمی آداب میں سے ہے کہ پوری توجہ کے ساتھ خدا کی طرف مشغول ہو کر دعا مانگے۔

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے اسنی المطالب ۸۹۔ ذخیرۃ الحفاظ ۱۵۶۔

۳۱۷۷ ...... جب کوئی (اپنے پروردگار سے) تمنا کرے تو خوب کثرت کے ساتھ مانگے کیونکہ وہ اپنے رب سے سوال کر رہا ہے۔

الاوسط للطبرانی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۱۷۸ ...... جب تم میں سے کوئی شخص تمنا کرے تو دیکھ لے کہ وہ کس چیز کی (خدا سے) تمنا کر رہا ہے۔ اسے نہیں معلوم کہ اس کی امیدوں میں سے کیا لکھ دیا جاتا ہے۔ مسند احمد، الادب المفرد، شعب الایمان للبیھقی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:.......ضعیف دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۸ ضعیف الجامع ۴۳۸ الضعیفۃ ۲۲۵۵۔

۳۱۷۹..... جب کوئی شخص دعا کرے تو عزم اور پختگی کے ساتھ مانگے اور یوں نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے عطا فرمادے۔ بے شک کوئی اس کو مجبور نہیں کرسکتا۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی بروایت انس رضی اللہ عنہ)

۳۱۸۰..... جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو آمین بھی کہے۔ الکامل لابن عدی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:.......ذخیرۃ الحفاظ ۲۹۲ - ضعیف الجامع ۴۹۰۔ الضعیفۃ ۱۸۰۴۔

فرشتوں جیسا لباس پہننا

۳۱۸۱..... جب کوئی شخص اپنے کسی غائب بھائی کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتہ دعا کرنے والے کو کہتا ہے: تجھے بھی اس کے مثل عطا ہو۔

الکامل لابن عدی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:.......ذخیرۃ الحفاظ ۲۹۳ - کشف الخفاء ۱۳۰۲۔

۳۱۸۲..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے رب سے سوال کرے اور پھر قبولیت کو محسوس کرے تو یہ دعا پڑھے:

الحمدللہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس کی نعمت کے طفیل اچھی چیزیں تام ہوتی ہیں۔

اور جو شخص محسوس کرے کہ دعا کی قبولیت میں دیر ہوگئی ہے تو کہے:

الحمدللہ علی کل حال

ہر حال میں اللہ کا شکر ہے۔ الدعوات للبیھقی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:.......ضعیف الجامع ۵۳۷۔ الضعیفۃ ۱۳۴۰۔

۳۱۸۳..... جب تم اللہ سے سوال کرو تو جنت الفردوس کا سوال کرو۔ کیونکہ وہ جنت کا درمیان ہے۔ الکبیر بروایت العرباض

۳۱۸۴..... اللہ سے فردوس کا سوال کرو۔ وہ جنت کا بیچ ہے اور اہل فردوس عرش کا چرچرانا سنیں گے۔

مستدرک، الکبیر بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

کلام:.......ضعیف الجامع ۳۲۷۳۔

۳۱۸۵..... اے سعد! ایک کے ساتھ (ایک کے ساتھ)۔ مسنداحمد بروایت انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:.......حضرت سعد رضی اللہ عنہ دعا میں دو انگلیوں سے اشارہ کررہے تھے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایک کے ساتھ اشارہ کرو کیونکہ پروردگار ایک ہے۔

۳۱۸۶..... ایک ایک۔ ابوداؤد، نسائی، مستدرک، مسندابی یعلی، سنن سعید بن منصور، بروایت سعد رضی اللہ عنہ، ترمذی، نسائی، مستدرک، بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۸۷..... جب تم میں سے کوئی شخص دعا مانگنا چاہے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرے پھر نبی ﷺ پر درود وسلام بھیجے پھر جو چاہے دعا کرے۔

ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان، مستدرک، السنن للبیھقی بروایت فضالۃ بن عبید

۳۱۸۸..... لوگوں سے کثرت کے ساتھ اپنے لئے بھلائی کی دعا کراؤ۔ کیونکہ بندہ نہیں جانتا کہ کس شخص کی زبان پر اس کے لئے دعا قبول ہوجائے گی اور اس پر رحم کردیا جائے گا۔ الخطیب فی رواۃ مالک بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:.......ضعیف الجامع ۸۲۶۔

۳۱۸۹......اپنی ساری زندگی (خدا سے) خیر طلب کرتے رہو۔ اور اللہ کی رحمت کے مواقع تلاش کرتے رہو۔ بے شک اللہ کی رحمت کے بھی مواقع ہیں جو اس کے بندگان کو نصیب ہوتے ہیں۔ اور اللہ سے سوال کرو کہ وہ تمہارے عیوب کو ڈھانپے رکھے اور تمہارے ڈر اور خوف کو امن بخشے۔

الفرج لابن ابی الدنیا. الحکیم، شعب للبیهقی بروایت انس رضی اللہ عنه. شعب البیهقی بروایت ابی هریره رضی اللہ عنه

کلام:......ضعیف الجامع ۹۰۲۔

۳۱۹۰......بہترین افضل دعا بندہ کی اپنے لئے دعا ہے۔ مستدرک الحاکم بروایت عائشه رضی اللہ عنها

کلام:......روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۱۰۰۸۔ الضعیفة ۱۵۶۳۔

۳۱۹۱......یہ قلوب برتن ہیں۔ ان سب میں سے اچھا برتن وہ ہے جو سب سے بڑا ہے۔ جب تم اس سے سوال کرو تو قبولیت کا یقین رکھو۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے بندے کی دعا قبول نہیں فرماتا جو غفلت اور لاابالی پن کے ساتھ دعا کرے۔ الکبیر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه

کلام:......ضعیف الجامع ۲۰۲۷۔

۳۱۹۲......موافق (اور اچھی) دعا یہ ہے کہ بندہ یوں کہے:

اللهم انت عربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی یارب فاغفرلی ذنبی انک ربی فانه لایغفر الذنوب الاانت۔

اے اللہ! تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں مجھ سے اپنی جان پر بہت ظلم ہوا میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ اے پروردگار! میرے گناہ بخش دے۔ بے شک تو ہی میرا رب ہے اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں ہے۔

محمد بن نصر فی الصلاة بروایت ابی هریره رضی اللہ عنه

کلام:......ضعیف الجامع ۲۱۲۴۔

۳۱۹۳......اللہ پاک بندہ پر تعجب (اور فخر) فرماتے ہیں جب وہ کہتا ہے: پروردگار! تیرے سوا میرا کوئی معبود نہیں۔ مجھ سے اپنی جان پر بہت ظلم ہوا۔ پس میرے گناہوں کو بخش دے۔ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔ لہٰذا پروردگار فرماتے ہیں: میرا بندہ جانتا ہے کہ کوئی اس کا رب ہے جو مغفرت بھی کرتا ہے اور عذاب بھی دیتا ہے۔ مستدرک، ابن السنی عن علی رضی اللہ عنه

۳۱۹۴......آدمی کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ کہے:

اللهم اغفرلی وارحمنی وادخلنی الجنة

اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے جنت میں داخلہ نصیب فرما۔ الکبیر بروایت السائب بن یزید

۳۱۹۵......ہم بھی یہی دعا کرتے تھے۔ ابو داؤد، بروایت بعض صحابه رضی اللہ عنهم. ابن ماجه بروایت ابی هریره رضی اللہ عنه

فائدہ:......یعنی جنت کی مانگ اور جہنم سے پناہ۔

۳۱۹۶......آہستہ دعا کرنا اعلانیہ ستر دعائیں کرنے کے برابر ہے۔ ابو الشیخ فی الثوب بروایت انس رضی اللہ عنه

کلام:......ضعیف الجامع ۲۹۷۸۔

۳۱۹۷......دعا کرنے والا اور آمین کرنے والا اجر میں (برابر کے) شریک ہیں۔ قاری اور سننے والا اجر میں (برابر کے) شریک ہیں۔ یونہی عالم اور متعلم (اجر میں برابر کے) شریک ہیں۔ الفردوس للدیلمی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنه

کلام:......روایت ضعیف ہے، دیکھئے: اسنی المطالب ۶۶۷۔ التمییز ۷۸۔ الشذرہ: ۴۱۹۔ ضعیف الجامع ۲۹۹۶۔ کشف الخفاء ۱۲۸۱۔ مختصر المقاصد ۴۴۷۔ المقاصد الحسنہ ۴۷۷۔ النوافح ۳۲۷۔

عافیت کی دعا اہم ہے

۳۱۹۸.....عافیت کا اپنے غیر کے لئے سوال کر تجھے عافیت عطا کی جائے گی۔الترغیب للاصبھانی بروایت عمر رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۸۹۹۔

۳۱۹۹.....سبحان اللہ! تم اس کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ ایسا کر سکتے ہو۔تم نے یوں کیوں نہیں کہا:

اللھم ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقناعذاب النار

''اے اللہ! ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔''

مسند احمد، الادب المفرد، مسلم، ترمذی، نسائی بروایت انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:......ایک صحابی بیمار ہو گئے اور بالکل چوزے کی مانند کمزور ہو گئے۔آپ ﷺ اس کی عیادت کو گئے اور پوچھا تم کیا دعا مانگتے ہو؟ اس نے عرض کیا میں دعا مانگتا ہوں کہ اے اللہ جو سزا تو نے مجھے دینی ہے وہ آخرت کی بجائے دنیا ہی میں دے دے۔تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۳۲۰۰.....افضل دعا یہ ہے کہ تو اپنے رب سے دنیا وآخرت میں عفو (ودرگزر) اور عافیت کا سوال کرے کیونکہ جب یہ دونوں چیزیں دنیا میں تجھے مل گئیں تو یقیناً تو کامیاب ہو گیا۔(مسند احمد، ھناد، ابو داؤد، ترمذی، بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۱۰۰۶۔

۳۲۰۱.....کوئی دعا بندہ اس دعا سے افضل نہیں کرتا:

اللّٰھم انی اسئلک العفو والعافیة فی الدنیا والآخرة.

اے اللہ! میں تجھ سے دنیا وآخرت میں عفو اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ابن ماجہ بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۰۲.....اے عباس! اے رسول اللہ کے چچا! اللہ سے دنیا وآخرت کی عافیت کا سوال کر۔مسند احمد، ترمذی بروایت عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۰۳.....اپنے رب سے دنیا وآخرت میں عافیت اور معافی کا سوال کر۔اگر تم کو دنیا میں عافیت مل گئی۔پھر آخرت میں بھی عافیت مل گئی تو یقیناً تو کامیاب ہو گیا۔ترمذی بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۳۲۶۹۔

۳۲۰۴.....دنیا وآخرت میں اللہ سے عافیت کا سوال کر۔التاریخ للبخاری، مستدرک بروایت عبداللہ بن جعفر)

۳۲۰۵.....اے عافیت والے! تمام امیدیں اور حسرتیں تجھ پر منتہی ہوتی ہیں۔

الاوسط للطبرانی شعب البیھقی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۰۶.....اور رسول اللہ بھی تیرے ساتھ عافیت کو محبوب رکھتے ہیں۔الکبیر بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام:......الکشف الالٰہی ۱۱۰۶۔ضعیف الجامع ۶۱۲۰۔

۳۲۰۷.....کلمۂ اخلاص کے بعد تم کو عافیت جیسی کوئی چیز نہیں دی گئی۔پس اللہ سے عافیت کا سوال کرو۔

شعب البیھقی بروایت ابی بکر رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۴۷۵۶۔

۳۲۰۸.....عافیت کی دعا کثرت کے ساتھ کیا کرو۔مستدرک بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۰۹.....اللہ سے عفو اور عافیت کا سوال کرو۔کیونکہ ایمان ویقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز کسی کو عطا نہیں کی گئی۔

مسند احمد ترمذی بروایت ابی بکر رضی اللہ عنہ

دعا کے جامع الفاظ

۳۲۱۰.....(اے عائشہ!) دعا کے لئے جامع جملے اپناؤ اور یوں کہو!

اللھم انی اسئلک من الخیر کله، عاجله واٰجله، ماعلمت منه، وما أعلم، واعوذبک من الشر کله، ماعلمت منه ومالم اعلم واسألک الجنة، وماقرب الیها، من قول اوعمل، واعوذبک من النار، وما قرب الیها من قول أوعمل واسئلک مما سألک به محمد، واعوذبک مماتعوذ به محمد وما قضیت لی من قضاء فاجعل عاقبته لک رشدًا۔

"اے اللہ! میں آپ سے تمام خیروں کا سوال کرتا ہوں جلد والی اور دیر والی، میرے علم میں ہو یا نہیں، اور میں آپ سے تمام شرور کی پناہ چاہتا ہوں جو میرے علم میں ہو یا نہیں، اور میں آپ سے جنت کا اور ہر اس چیز کا سوال کرتا ہوں جو اس کے قریب کردے قول ہو یا عمل۔ اور میں آپ کی جہنم سے پناہ چاہتا ہوں اور ہر اس قول وعمل سے جو اس کے قریب کردے اور آپ سے ہر اس شئی کا سوال کرتا ہوں جس کا محمد (ﷺ) نے آپ سے سوال کیا اور ہر اس چیز سے پناہ چاہتا ہوں جس سے محمد (ﷺ) نے پناہ مانگی ہے۔ اے پروردگار! تو جو بھی میرے لئے فیصلہ فرمائے اس کا انجام کار اپنی طرف رہنمائی بنا۔" الادب المفرد بروایت عائشه رضی الله عنها

۳۲۱۱.....اگر میں تمہارے لئے اس میں بھلائی جانوں گا تو ضرور تم کو سکھاؤں گا۔ اس لئے کہ افضل دعا وہ ہے جو دل سے آہ وزاری کے ساتھ نکلے۔ پس ایسی دعا سنی جاتی ہے اور قبول کیا جاتی ہے خواہ وہ دعا تھوڑی کیوں نہ ہو۔ الحکیم بروایت معاذ رضی الله عنه

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۷۹۲۔

۳۲۱۲.....اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب دعا کوئی نہیں کہ بندہ کہے:

اللھم ارحم امة محمد رحمة عامة

اے اللہ! امت محمد (ﷺ) پر رحمت عامہ کے ساتھ رحم فرما۔ الخطیب فی التاریخ بروایت ابی ھریرہ رضی الله عنه

کلام:.....ذخیرۃ الحفاظ ۴۸۷۴۔ ضعیف الجامع ۱۱۷۱۵۔ الضعیفة ۲۱۰۶۔ الکشف الالٰہی ۸۴۰۔ المغیر ۱۲۱۔

۳۲۱۳.....اللہ تعالیٰ کی طرف ایک فرشتہ ہر اس شخص پر مقرر ہے جو کہے: یاارحم الراحمین جو شخص تین مرتبہ یہ کہتا ہے وہ فرشتہ اس کو کہتا ہے: ارحم الراحمین تیری طرف متوجہ ہیں کہو (جو کہنا ہے)۔ مستدرک بروایت ابی امامه رضی الله عنه

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۹۵۷۔

۳۲۱۴.....ایک شخص نے یاارحم الراحمین خوب خوب کہا۔ چنانچہ اس کو نداء دی گئی ہم نے تیری پکار سن لی، بول! تیری کیا حاجت ہے؟

فی الثواب عن ابی الشیخ بروایت ابی ھریرہ رضی الله عنه

۳۲۱۵.....دعا بارگاہ خداوندی میں جانے سے رکی رہتی ہے حتیٰ کہ محمد (ﷺ) اور آپ کے اہل بیت پر درود نہ پڑھا جائے۔

ابو الشیخ بروایت علی رضی الله عنه

کلام:.....۳۰۰۲ ضعیف الجامع۔

۳۲۱۶.....اپنے گھٹنوں کے بل اٹھو! اور پھر کہو یارب! یارب! ابوعوانه والبغوی (فی المشکوة بروایت سعید رضی الله عنه

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۴۰۶۔

۳۲۱۷.....اس دعا کو لازم پکڑلو:

اللھم انی اسئالک باسمک الاعظم ورضوانک الاکبر

''اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اسم اعظم اور تیری رضائے اکبر کے ساتھ۔ بے شک یہ اللہ کے اسماء میں سے اسم ہے۔''

البغوی، ابن قانع، الکبیر بروایت حمزہ بن عبدالمطلب

۳۲۱۸......یاذالجلال والاکرام کے ساتھ چمٹ جاؤ۔

ترمذی بروایت انس رضی اللہ عنہ. مسنداحمد، ترمذی، مستدرک بروایت ربیعہ رضی اللہ عنہ بن عامر

۳۲۱۹......جوشخص اللہ سے تین مرتبہ جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے: اے اللہ! اس کو جنت میں داخل کر۔ اور جو شخص جہنم سے تین مرتبہ پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے: اے اللہ! اس کو جہنم سے پناہ دے۔ مستدرک، نسائی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۲۰......جو اس بات کو پسند کرتا ہو کہ مصیبتوں اور تکالیف کے وقت اس کی دعا قبول کی جائے تو وہ سہولت اور نرمی میں بھی کثرت سے دعا کرے۔

ترمذی، مستدرک بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:......الالحاظ ۶۸۱۔

۳۲۲۱......کشادگی میں اللہ کو یاد رکھ وہ شدت میں تجھے یاد رکھے گا۔ ابی القاسم بن بشران فی امالیہ بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۲۲......تم میں سے ہر شخص کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے۔ کہ (مثلاً) یوں کہے: میں نے دعا کی تھی مگر قبول نہ ہوئی۔

بخاری ومسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۲۳......بندہ اپنی حاجت طلب کرتا ہے لیکن اللہ وہ حاجت ٹال دیتا ہے صبح کو وہ لوگوں پر بدگمانی کرتا ہے کہ کس نے میری برائی چاہی ہے؟ (کون میرا دشمن)۔ الکبیر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۶۴۵۶۔ وفیہ من شبعی۔

۳۲۲۴......انسان کو چاہئے کہ وہ دیکھتا رہے کہ وہ کس چیز کی تمنا کر رہا ہے اس کو نہیں معلوم کہ کونسی آرزو اس کے لئے لکھ دی جاتی ہے۔

ترمذی بروایت ابی سلمہ

کلام:......ضعیف الترمذی ۷۳۵۔ ضعیف الجامع ۴۹۶۱۔

۳۲۲۵......اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرو۔ اللہ پاک پسند کرتے ہیں کہ اسی سے سوال کیا جائے۔ اور افضل عبادت کشادگی کا انتظار کرنا ہے۔

ترمذی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۴۰...... الشذرۃ ۱۷۵ ضعیف الترمذی ۷۲۰ ضعیف الجامع ۲۳۷۸۔ الضعیفۃ ۴۹۲۔ کشف الخفاء ۱۵۰۷۔ المشتہر ۱۷۷، ۱۷۹۔ المقاصد الحسنۃ ۱۹۵۔ موضوعات الاحیاء ۲۲۷۔

۳۲۲۶......اللہ سے علم نافع کا سوال کرو۔ اور اس علم سے اللہ کی پناہ مانگو جو نفع نہ دے۔ ابن ماجہ، شعب البیہقی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۲۲۷......اللہ سے میرے لئے وسیلہ کا سوال کرو۔ جو جنت میں اعلیٰ درجہ ہے اس کو صرف ایک شخص ہی پا سکتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ وہ شخص میں ہوں گا۔ ترمذی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۲۸......اللہ سے میرے لئے وسیلہ کا سوال کرو۔ بے شک جو بندہ دنیا میں یہ مقام خدا سے میرے لئے مانگتا ہے میں قیامت کے دن اس کے لئے گواہ یا سفارشی ہوں گا۔ مصنف ابن ابی شیبہ، الاوسط بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۲۹......اللہ سے ہتھیلیوں کے اندرونی حصے کے ساتھ سوال کرو اور ہتھیلیوں کی پشت کے ساتھ سوال نہ کرو۔ الکبیر بروایت ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:......ہاتھ پلٹ کر الٹے ہاتھوں سے دعا نہیں مانگنی چاہئے بلکہ سیدھے ہاتھوں کے ساتھ دعا مانگے۔

۳۲۳۰......ہتھیلیوں کے باطن کے ساتھ اللہ سے دعا کرو اور ہتھیلیوں کے پشت کے ساتھ سوال نہ کرو۔ پھر جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو ہتھیلیاں اپنے منہ پر پھیر لیا کرو۔ ابوداؤد، السنن للبیہقی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۲۳۷۴۔ الکشف الالٰہی ۴۴۸۔

۳۲۲۳۱......جب تو اللہ سے دعا کرے تو اپنے ہاتھوں کے اندرونی حصے کے ساتھ دعا کر اور ہاتھوں کی پشت کے ساتھ نہ کر۔

ابو داؤد، بروایت مالک بن یسار الکوفی

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۱

نیز فرمایا: پھران ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لیا کرو۔ الکبیر، مستدرک بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۲۳۳......واجب کرلی اگر اس نے آمین کے ساتھ دعا ختم کی۔ ابو داؤد بروایت ابی زبیر النمیری

فائدہ:......اس روایت کے دو مطلب ممکن ہیں پہلا یہ کہ اس نے دعا کی قبولیت واجب کرلی اور دوسرا مطلب یہ کہ جنت واجب کرلی۔ لہٰذا مطلب زیادہ قرین قیاس ہے۔ اور دوسرا مطلب علامہ مناوی کی فیض القدیر سے ماخوذ ہے۔

کلام:......ضعیف الجامع ۲۱۱۱۔

۳۲۲۳۴......جب کوئی سوال کرے تو کثرت کے ساتھ کرے۔ بے شک وہ اپنے رب سے مانگ رہا ہے۔

ابن حبان بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

فائدہ:......یعنی ایک ہی شئی کو بار بار الحاح وزاری کے ساتھ مانگے اور خدا سے کمی کا خوف نہ رکھے جس قدر چاہے مانگے۔

۳۲۲۳۵......جب کوئی دعا مانگنا چاہے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھالے اور ہتھیلیوں کا اندر سامنے کرلے اور قبلہ رو ہو جائے بے شک خدا اس کے بالکل سامنے ہے۔ الاوسط بروایت عمر رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۳۵۷......الضعیفۃ ۲۲۳۸۔

حرام خوری قبولیت دعا سے مانع ہے

۳۲۲۳۶......اے انسانو! اللہ پاک ہیں اور پاکیزہ شے کو ہی قبول فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو بھی اس چیز کا حکم دیا ہے جس کا حکم اپنے رسولوں کو فرمایا ہے:

یاایھا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحاً انی بما تعملون علیم۔

اے رسولو! پاکیزہ اشیاء کھاؤ اور اچھے عمل بجالاؤ بے شک جو تم کرتے ہو میں جانتا ہوں۔

اور فرمایا:

یاایھا الذین اٰمنوا کلوا من الطیبات مارزقناکم۔

اے ایمان والو! پاکیزہ اشیاء کھاؤ جو ہم نے تم کو دی ہیں۔

اس کے بعد رسول اکرم ﷺ نے ایک شخص کا ذکر فرمایا: کہ ایک شخص ہے جو لمبے سفر کرتا ہے، پراگندہ حال ہے، پراگندہ بال ہے۔ اپنے ہاتھ آسمانوں کی طرف اٹھا کے یارب! یارب! پکارتا ہے۔ لیکن اس کا کھانا حرام ہے۔ پینا حرام ہے۔ لباس حرام ہے، حرام سے وہ پلا ہے پھر کہاں اس کی دعا قبول ہوگی۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:......سفر میں دعا قبول ہوتی ہے پراگندہ حال اور پراگندہ بال انسان پر زیادہ رحم آتا ہے یعنی اس شخص کی ظاہری کیفیت ایسی ہے کہ اس کی دعا فوراً قبول ہو جائے لیکن حرام کھانے پینے پہننے کی وجہ سے اس کی دعا قبول نہیں ہو رہی۔ معاذ اللہ۔

۳۲۲۳۷......اللہ سے سوال کرو کہ وہ تمہارے عیوب کو چھپا رکھے۔ اور تمہارے ڈر اور خوف کو امن بخشا رہے۔

مکارم الاخلاق وللخرائطی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۲۳۸......تو نے اللہ سے مقررہ مدتوں، معین دنوں اور تقسیم شدہ رزق کا سوال کیا ہے۔ وقت سے پہلے اللہ تعالیٰ کوئی شے نہیں اتارتے اور وقت

آنے کے بعد کوئی شے مؤخر نہیں فرماتے۔ پس اگر تو اللہ سے جہنم اور قبر کے عذاب سے پناہ چاہتا تو تیرے لئے زیادہ بہتر اور افضل تھا۔

(مسنداحمد، سنن سعیدبروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... یہ روایت صحیح مسلم کتاب القدر رقم الحدیث ۲۶۶۳ پر بھی ہے۔ اور یہ خطاب حضور اکرم ﷺ حضرت ام حبیبہ کو فرمارہے تھے۔

۳۲۳۹...... روئے زمین پر کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اللہ سے کوئی دعا مانگے مگر یہ کہ اللہ پاک اس کو وہ عطا فرماتے ہیں یا اس کے مثل اس سے برائی دفع فرماتے ہیں جب تک کہ گناہ کی دعا نہ کرے یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے اور جلدی نہ مچائے کہ کہے میں نے دعا کی مگر قبول نہیں ہوئی۔ (ترمذی بروایت عبادہ رضی اللہ عنہ بن الصامت)

۳۲۴۰...... بندہ کی دعا مسلسل قبول ہوتی رہتی ہے جب تک گناہ کی دعا نہ کرے یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے اور جب تک جلدی نہ کرے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ جلدی کیا ہے؟ فرمایا: وہ کہے کہ میں نے دعا کی تھی مگر مجھے نظر نہیں آتا کہ میری دعا قبول ہوئی ہو۔ پس وہ اس وقت اکتا کر دعا کرنا چھوڑ دے۔

مسلم برایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۴۱...... کوئی بندہ ایسا نہیں جو ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ اس کی بغلیں نظر آجائیں اور پھر وہ اللہ سے سوال کرے مگر یہ کہ اللہ پاک اس کو عطا کردیتے ہیں جب تک کہ وہ جلدی نہ کرے کہ کہے: میں نے سوال کیا تھا اور (کئی بار) سوال کیا تھا لیکن مجھے کچھ نہیں ملا۔

ترمذی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الترمذی ۷۳۲۔ ضعیف الجامع ۵۲۰۴۔

دعا میں گڑگڑانا چاہئے

۳۲۴۲...... (خدا سے) سوال (کرنے کا طریقہ) یہ ہے کہ تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے سامنے تک اٹھائے اور استغفار یہ ہے کہ تو ایک انگلی سے اشارہ کرے اور خدا کے آگے گڑگڑانا اور آہ وزاری کرنا یہ ہے کہ تو ہاتھوں کو پورا پھیلائے۔ ابوداؤد بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۴۳...... اے انسانو! اپنی جانوں پر نرمی کرو تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے ہو۔ تم ایسی ہستی کو پکارتے ہو جو خوب سننے والی اور تمہارے بالکل قریب ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد بروایت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ

۳۲۴۴...... اے لوگو! تم کسی بہرے کو پکار رہے ہو نہ کسی غائب کو۔ جس کو تم پکار رہے ہو وہ تمہارے اور تمہاری سواریوں کی گردنوں کے درمیان ہے۔

ترمذی بروایت ابی موسی رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۶۳۸۲۔

۳۲۴۵...... اے علی! اللہ سے ہدایت اور درستی کا سوال کرو۔ اور ہدایت کے ساتھ سیدھے راستے کی ہدایت یاد رکھو اور درستی سے اپنے تیروں کے نشانے کی درستی یاد رکھو۔ (مسند احمد، نسائی، مستدرک بروایت علی رضی اللہ عنہ)۔ (نیز دیکھئے صحیح مسلم کتاب الذکر ۲۷۲۵۔)

۳۲۴۶...... کہو: اللھم اھدنی وسددنی. اور ہدایت کے راستے کی ہدایت اور درستی سے تیر کے نشانے کی درستی یاد رکھو۔

مسلم، ابوداؤد بروایت علی رضی اللہ عنہ

الاکمال

۳۲۴۷...... اللہ سے سوال کرو، ہتھیلیوں کے اندرونی حصہ کے ساتھ۔ اور ہتھیلیوں کی پشت کے ساتھ سوال مت کرو۔

الکبیر بروایت ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

۳۲۴۸...... ایک ایک۔ ابوداؤد، نسائی مستدرک، السنن لسعید بن منصور بروایت سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص

فائدہ:......حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں دعا کرتے ہوئے دو انگلیوں سے اشارہ کر رہا تھا۔ نبی ﷺ میرے پاس سے گزرے تو فرمانے لگے: ایک ایک۔ ترمذی، حسن غریب، نسائی، مستدرک، شعب البیهقی بروایت ابی هریرہ رضی اللہ عنه

۳۲۴۹......تو نے اللہ کی وسیع رحمت کو روکنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دو رحمتیں پیدا فرمائی تھیں دنیا پر صرف ایک رحمت نازل فرمائی ہے جس کی بدولت تمام مخلوق ایک دوسرے کے ساتھ محبت سے پیش آتی ہے جن ہو۔ انسان ہو یا بہائم۔ جبکہ رحمت کے ننانوے حصے اللہ نے اپنے پاس روکے رکھے ہیں۔ اب تم ہی بتاؤ یہ شخص زیادہ گمراہ ہے یا اس کا اونٹ؟ جو یہ کہتا ہے:

اللهم ارحمني ومحمدًا ولا تشرک فی رحمتنا احدًا

''اے اللہ! مجھ پر اور محمد (ﷺ) پر رحم فرما۔ اور ہمارے ساتھ کسی اور کو اس رحمت میں شریک نہ فرما۔''

مسند احمد، ابو داؤد، السنن للبيهقی، الباوردی. الکبير، مستدرک، السنن لسعيد بن منصور بروايت جندب رضی الله عنه

۳۲۵۰......جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو خوب رغبت اور شوق کے ساتھ دعا کرے۔ بے شک کوئی شے اس ذات کو بھاری نہیں۔

ابن حبان بروايت ابی هريره رضی الله عنه

۳۲۵۱......جب بندہ دعا کرتا ہے اور اپنی انگلی کے ساتھ (اوپر کی طرف) اشارہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے نے خلوص کے ساتھ مجھے یاد کیا ہے۔ الديلمی بروايت انس رضی الله عنه

پختہ اعتقاد کے ساتھ دعا

۳۲۵۲......جب تم اللہ عزوجل سے سوال کرو تو خوب عزم اور پختگی کے ساتھ سوال کرو۔ بے شک کوئی شے اس کے لئے مشکل نہیں ہے۔

مصنف ابن ابی شيبه بروايت ابی هريره رضی الله عنه

۳۲۵۳......تم میں سے کوئی یوں دعا نہ کرے میری مغفرت فرما اگر تو چاہے: بلکہ عزم اور پختگی کے ساتھ سوال کرے، بے شک کوئی اس کو مجبور نہیں کر سکتا۔ (اگر وہ چاہے گا تب ہی عطا کرے گا۔ لیکن وہ رحیم ہے ضرور عطا کرے گا)۔ مصنف ابن ابی شيبه بروايت ابی هريره رضی الله عنه

۳۲۵۴......جب تم اللہ سے سوال کرو تو ہاتھوں کے بطن کے ساتھ سوال کرو۔ پھر ان کو یونہی نہ چھوڑ دو جب تک کہ ان کو اپنے منہ پر نہ پھیر لو۔ کیونکہ اللہ پاک ان میں برکت ڈال دیتا ہے۔ ابن نصر بروايت وليد بن عبدالله بن ابی مغيث

۳۲۵۵......جب تم اللہ سے سوال کرو تو ہتھیلیوں کے سامنے کے حصے کے ساتھ سوال کرو اور پشت کے ساتھ سوال نہ کرو۔ پھر ان کو اپنے چہروں پر پھیر لو۔

ابن ماجه، الکبير، مستدرک الحاکم، بروايت ابن عباس رضی الله عنه

۳۲۵۶......اللہ کے آگے ہاتھوں کو اٹھانا عاجزی اور مسکنت سے تعلق رکھتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فما استکانوا لربهم وما يتضرعون۔

وہ اپنے رب کے آگے جھکے نہیں اور نہ انہوں نے عاجزی کی۔ مستدرک، السنن للبيهقی بروايت علی رضی الله عنه

۳۲۵۷......بندہ مسلسل خیر (کے دائرے) میں رہتا ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے کہ یوں کہنے لگے: میں نے پروردگار سے دعا کی اور کئی بار کی مگر میری دعا قبول نہیں ہوئی۔ مسند احمد، سمويه بروايت انس رضی الله عنه

۳۲۵۸......دعا میں پہلے عمومیت اور پھر تفصیل کرو۔ عموم اور خصوص کے درمیان آسمان وزمین کے درمیان جتنی دوری ہے۔

ابو داؤد فی مراسيله، الخطيب فی التاريخ بروايت عمرو بن شعيب

فائدہ:......یعنی پہلے سب مسلمانوں کے لئے دعا کرو پھر خاص اپنے لئے کرو۔ اس طرح تمام مسلمان دعا میں شامل ہو جائیں گے۔ جس طرح آسمان وزمین کے درمیان اکثر مخلوق آجاتی ہے اسی طرح پہلے عام مسلمانوں کے لئے پھر اپنے لئے کرنے سے تمام مسلمان شریک فی

الدعا ہو جائیں گے۔

۳۲۵۹ ..... (رحمت خداوندی کو) عام کرو اور خاص نہ کرو۔ بے شک عموم اور خصوص کے درمیان یونہی فاصلہ ہے جیسے آسمان وزمین کے درمیان۔

الدیلمی بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۲۶۰ ..... اللہ پاک تعجب فرماتا ہے جنت کے علاوہ سوال کرنے والے پر، غیر اللہ کے نام پر دینے والے پر، جہنم کے علاوہ کسی اور شے سے پناہ مانگنے والے پر۔ التاریخ للخطیب بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۳۲۶۱ ..... مؤمن بندہ اللہ سے دعا کرتا ہے تو اللہ پاک جبرئیل علیہ السلام کو فرماتے ہیں تم اس کو جواب نہ دو۔ (اور فی الحال اس کی دعا قبول نہ کرو) میں چاہتا ہوں کہ اس کی آواز مزید سنوں۔ اور جب فاجر شخص اللہ سے دعا کرتا ہے تو اللہ پاک جبرئیل علیہ السلام سے فرماتے ہیں: اے جبرئیل! اس کی حاجت جلد پوری کردو میں اس کی آواز سننا نہیں چاہتا۔ ابن النجار بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام: ..... اس روایت میں ایک راوی اسحاق بن ابی فروۃ ہے جو متروک ہے، قابل اعتبار نہیں۔

۳۲۶۲ ..... کافر اللہ عزوجل سے اپنی حاجت مانگتا ہے تو اس کی حاجت پوری کردی جاتی ہے اور مؤمن اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو اس کی حاجت روائی میں دیر کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس پر ملائکہ شکوہ کرتے ہیں۔ تو اللہ پاک فرماتے ہیں: میں نے کافر کی ضرورت اس لئے پوری کردی تاکہ وہ مجھے نہ پکارے اور نہ مجھے یاد کرے کیونکہ مجھے اس سے نفرت ہے۔ اور میں اس کی آواز سے بھی نفرت کرتا ہوں۔ اور مؤمن کے لئے دیریوں کی تاکہ وہ مجھے پکارنا نہ چھوڑ دے بلکہ مجھے یاد کرتا رہے میں اس سے محبت کرتا ہوں اور اس کی آہ وزاری کو بھی محبوب رکھتا ہوں۔

الخلیلی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

کافر کی دعا بھی قبول ہوتی ہے

۳۲۶۳ ..... جبرئیل علیہ السلام بنی آدم کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مقرر ہیں۔ جب کوئی کافر بندہ دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے جبرئیل! اس کی حاجت پوری کردے۔ میں اس کی آواز سننا نہیں چاہتا۔ اور جب کوئی بندۂ مؤمن دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے جبرئیل! اس کی حاجت روک رکھ۔ میں مزید اس کی پکار سننا چاہتا ہوں۔ بن النجار بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۲۶۴ ..... بندہ اللہ سے دعا کرتا ہے اور اللہ اس سے محبت رکھتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام سے فرماتا ہے: اے جبرئیل! اس بندہ کی حاجت پوری کر مگر کچھ تاخیر کے ساتھ۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کی آواز کو سنوں۔ دوسرا بندہ اللہ سے دعا کرتا ہے اور اللہ اس کو مبغوض رکھتا ہے تو جبرئیل سے فرماتا ہے: اے جبرئیل! اس کی حاجت جلد پوری کر۔ میں اس کی آواز نہیں سننا چاہتا۔ ابن عساکر بروایت انس رضی اللہ عنہ وجابر رضی اللہ عنہ

کلام: ..... اس روایت میں بھی اسحاق بن عبد ابی فروہ متروک راوی ہے۔

۳۲۶۵ ..... بندہ تجارت اور امارت کی طرف مشغول ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ سات آسمانوں کے اوپر سے اس کو دیکھتے ہیں اور فرماتے ہیں میرے بندے سے یہ (تجارت وامارت) دور کردو۔ کیونکہ اگر میں اس کے لئے اس کا فیصلہ کردوں گا تو اس کو جہنم میں داخل کرنا پڑے گا۔ پس وہ صبح کرتا ہے اس حال میں کہ وہ پڑوسیوں پر بدگمانی کرتا ہے کہ کس نے میرے خلاف بددعا کی ہے۔

حلیۃ الاولیاء بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ. حلیۃ الاولیاء بروایت ابن مسعود موقوفاً

۳۲۶۶ ..... تمہارا رب حی اور کریم ہے وہ حیاء کرتا ہے جب کوئی بندہ اس کی طرف ہاتھ اٹھاتا ہے کہ اس کو خالی لوٹا دے اور ان میں کوئی خیر نہ ڈالے۔ پس جب کوئی ہاتھ اٹھائے تو یوں کہے: یاحی یا قیوم. لاالہ الاانت تین مرتبہ (پھر دعا کرے) پھر جب آخر میں ہاتھ اٹھائے تو اپنے چہرے پر وہ خیر پھیر لے۔ الکبیر للطبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۶۷ ..... تمہارا رب حی کریم ہے وہ شرم کرتا ہے کہ بندہ اس کی طرف ہاتھ اٹھائے اور وہ ان کو خالی ہاتھ لوٹا دے اور ان میں کوئی خیر نہ رکھے۔ پس

بندہ کو چاہئے کہ خوب اصرار کے ساتھ دعا کرے اور جب کوئی پریشانی لاحق ہو تو کہے:

حسبی اللّٰہ ونعم الوکیل

اللہ مجھے کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔الدار قطنی فی الافراد بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۲۶۸......تمہارا پروردگار زندہ سخی ہے وہ حیاء کرتا ہے کہ بندہ اس کی طرف اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور وہ اس کو خالی لوٹا دے اور ان میں کوئی خیر نہ ڈالے۔سو جب پھر جب اپنے ہاتھ واپس کرے تو یہ خیر اپنے چہرے پر پھیر لے۔ الکبیر للطبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۶۹......دعا آسمان پر جانے سے رکی رہتی ہے حتیٰ کہ نبی (ﷺ) پر درود نہ بھیجا جائے۔ چنانچہ جب نبی (کریم ﷺ) پر درود پڑھ لیا جاتا ہے تو وہ دعا آسمان پر چلی جاتی ہے۔الدیلمی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۷۰......ہر دعا اور اللہ کے درمیان ایک پردہ حائل رہتا ہے حتیٰ کہ نبی اور اس کی آل پر درود پڑھ لیا جائے۔ پس جب درود پڑھ لیا جاتا ہے تو وہ حجاب شق ہو جاتا ہے اور دعا (بارگاہ رب العزت میں) داخل ہو جاتی ہے ورنہ واپس لوٹا دی جاتی ہے۔الدیلمی بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۲۷۱......کوئی دعا اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب نہیں ہے کہ بندہ یوں کہے:

اللھم انی اسألک المعافاۃ فی الدنیا والآخرۃ

اے اللہ! میں آپ سے دنیا وآخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔الکبیر بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

فائدہ:......عافیت بہت جامع لفظ ہے جس کا مطلب ہے تمام شرور، فتنوں اور مصیبتوں سے حفاظت اور تمام بھلائیوں کا حصول میسر ہو۔ عافانا اللّٰہ فی الدارین۔

۳۲۷۲......تو نے اللہ سے بلاء کا سوال کیا ہے، عافیت کا سوال کرو۔ترمذی حسن غریب معاذ رضی اللہ عنہ

فائدہ:......ایک شخص خدا سے صبر سے سوال کر رہا تھا۔ چونکہ مصیبت آئے گی تو صبر کا موقع بھی میسر ہوگا اس لئے آپ علیہ السلام نے اس شخص کو مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

۳۲۷۳......دنیا میں بندہ کو جو چیزیں عطا کی گئی ہیں ان میں سب سے افضل عافیت ہے۔اور جو بندہ کو آخرت میں ملے گا اس میں سب سے افضل مغفرت ہے اور خود بندہ کو اس کی ذات کی طرف سے جو اچھائیاں میسر ہیں ان میں سب سے افضل نصیحت پذیری ہے۔جس سے قوم بھلائی پا لیتی ہے۔الحکیم بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۷۴......یہی تو ہم گنگناتے ہیں۔(ابوداؤد بروایت بعض صحابہ رضی اللہ عنہم)

فائدہ:......قبیلہ بنی سلیم کے ایک شخص سے آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی نماز میں (بطور دعا) کیا پڑھتے ہو؟ اس شخص نے عرض کیا: میں تشہد پڑھ کر کہتا ہوں:

اللھم انی اسألک الجنۃ واعوذبک من النار۔

باقی میں آپ کی طرح اچھی دعا تو مانگ نہیں سکتا اور نہ معاذ رضی اللہ عنہ کی طرح مانگ سکتا ہوں۔تب آپ ﷺ نے فرمایا: ہم بھی یہی دعا مانگتے ہیں۔ابن ماجہ بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ۔مسند احمد بروایت رجل من سلیم

۳۲۷۵......رسول اللہ (ﷺ) بھی تیرے ساتھ عافیت کو پسند کرتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی الضعفاء للعقیلی بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

عافیت کی دعا مانگنا

فائدہ:......ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے عافیت میسر ہو اور میں شکر ادا کرتا رہوں یہ مجھے زیادہ محبوب ہے بنسبت اس بات کہ مصیبت

میں مبتلا ہو جاؤں اور پھر صبر کروں تو آپ ﷺ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

کلام:......اس میں ایک راوی ابراہیم بن البراء بن النضر بن انس ہیں۔ علامہ عقیلی فرماتے ہیں اس کا کوئی تابع نہیں ہے اور مذکورہ راوی صرف اسی حدیث کے ذیل میں جانے جاتے ہیں۔ نیز وہ ثقہ راویوں کی طرف سے باطل روایات سناتے ہیں۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت منکر ہے۔

۳۲۷۶......سبحان اللہ! تم اس کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ اس کی سہار رکھتے ہو تم نے یوں کیوں نہیں کہا:

ربنا اتنا فی الدنیا حسنه وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار

مصنف ابن ابی شیبه، مسند احمد، الادب المفرد، مسلم، ترمذی، نسائی، ابی یعلی، ابن حبان، شعب الایمان للبیهقی بروایت انس رضی الله عنه

فائدہ:......ایک شخص انتہائی بیمار ہو گیا حتیٰ کہ چوزے کی طرح کمزور نکل آیا۔ نبی کریم ﷺ اس کی عیادت کو گئے۔ اور پوچھا تم کیا مانگتے تھے؟ کیا سوال کرتے تھے؟ کیا اپنے رب سے عافیت نہیں مانگتے تھے؟ اس شخص نے عرض کیا: میں اللہ سے یہ مانگتا تھا کہ اے اللہ تو مجھے آخرت میں جو سزا دینا چاہتا ہے وہ دنیا ہی میں دے دے۔ تب نبی کریم ﷺ نے مذکورہ بالا فرمان ارشاد فرمایا۔

۳۲۷۷......اللہ سے سوال کرو دنیا و آخرت میں عفو، عافیت اور یقین کا بے شک یقین کے بعد کسی بندے کو عافیت سے بہتر کوئی شے نہیں ملی۔

مسنداحمد، مصنف ابن ابی شیبه، مستدرک بروایت ابی بکر رضی الله عنه

۳۲۷۸......اللہ سے عفو و عافیت کا سوال کرو۔ ابن سعد بروایت ایوب رضی الله عنه

فائدہ:......حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی دعا بتائیے تو آپ ﷺ نے یہ فرمایا:

۳۲۷۹......کہو: **اللهم انک عفو تحب العفو فاعف عني۔**

اے اللہ تو درگزر کرنے والا ہے اور درگزر کرنے کو پسند کرتا ہے پس میرے گناہوں سے درگزر کر اور مجھے معاف فرما۔

ترمذی حسن صحیح، ابن ماجه، مستدرک الحاکم بروایت عائشه رضی الله عنها

فائدہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ اگر میں لیلۃ القدر پالوں تو اس رات میں کیا دعا مانگوں۔ تو آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۳۲۸۰......کلمہ اخلاص (لا الہ الا اللہ کہنے) کے بعد عافیت جیسی کوئی چیز تم کو عطا نہیں کی گئی۔ پس اللہ سے عافیت کا سوال کرو۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابی یعلی، العدنی شعب الایمان للبیهقی، السنن لسعید بن منصور بروایت ابی بکر رضی الله عنه

۳۲۸۱......کسی بندے نے اللہ سے عافیت سے زیادہ خدا کو محبوب شئی کا سوال نہیں کیا۔ مصنف ابن ابی شیبه بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۳۲۸۲......اے عباس! آپ میرے چچا ہیں لیکن میں آپ کو خدا کی طرف سے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ لیکن آپ اپنے رب سے دنیا و آخرت میں عفو و عافیت کا سوال کریں۔ مسند احمد، ابن سعد، الکبیر للطبرانی بروایت علی بن عبدالله بن عباس عن ابیه عن جده

فائدہ:......حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی نفع دہ شے سکھائیے: تو آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۳۲۸۳......اے عباس! اے رسول اللہ کے چچا! عافیت کی دعا کثرت کے ساتھ مانگو۔

الکبیر للطبرانی مستدرک الحاکم بروایت ابن عباس رضی الله عنه

۳۲۸۴......کوئی بندۂ مؤمنین اور مؤمنات کے لئے دعا نہیں کرتا مگر ہر مؤمن مرد و عورت جو گذر گئے یا آئیں گے سب کی طرف سے اللہ پاک اس کے لئے یہ دعا لوٹاتے ہیں۔ عبدالرزاق عن معمر بن ابان بروایت انس رضی الله عنه

۳۲۸۵......اے ابن آدم تو اللہ کی سزا کی سہار نہیں رکھتا۔ تو نے یوں کیوں نہیں کہا:

ربنا اتنافی الدنیا حسنة وفی الآخره حسنة وقنا عذاب النار۔ هناد عن الحسن مرسلاً

نوٹ:......رقم الحدیث ۳۲۷۶ ملاحظہ فرمائیں۔

۳۲۸۶......کوئی شخص یہ نہ کہے: ''لقنی حجتی'' اے اللہ مجھے میری حجت تلقین فرما۔ کیونکہ کافر کو بھی اس کی حجت تلقین کی جاتی ہے (خواہ وہ غلط ہو) بلکہ یوں کہو: مجھے موت کے وقت ایمان کی حجت تلقین فرما۔ الاوسط للطبرانی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۸۷......اے لوگو! اپنی جانوں پر نرمی کرو۔ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے۔ بلکہ تم ایک خوب سننے والی دیکھنے والی ذات کو پکار رہے ہو، جس کو تم پکار رہے ہو وہ تمہاری سواری کی گردن سے زیادہ تم سے قریب ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی بروایت ابی موسی رضی اللہ عنہ

۳۲۸۸...... مسلم کی دعا تین باتوں میں ایک نتیجہ ضرور لاتی ہے۔ یا تو اس کا سوال پورا کر دیا جاتا ہے (یا اس کے مثل اور کوئی مصیبت ٹال دی جاتی ہے یا اس دعا کو آخرت کے لئے ذخیرہ کر لیا جاتا ہے)۔

۳۲۸۹......مسلمان کی دعا تین باتوں میں سے ایک بات ضرور حاصل کرتی ہے یا تو اس کو مانگا ہوا عطا کر دیا جاتا ہے۔ السنن لسعید بن منصور

۳۲۹۰......اللہ پاک قیامت کے دن مؤمن کو بلائیں گے حتیٰ کہ اس کو اپنے سامنے کھڑا کریں گے اور فرمائیں گے: اے بندے! میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ مجھ سے مانگ میں قبول کروں گا تو کیا تو نے مجھ سے دعا کی تھی؟ بندہ عرض کرے گا: ہاں میرے رب! پروردگار فرمائیں گے: تو نے مجھ سے کوئی دعا نہیں کی مگر میں نے وہ قبول کر لی تھی۔ کیا فلاں دن تو نے مجھ سے یہ دعا نہیں کی تھی اس مصیبت پر جو تجھے پیش آئی تھی؟ کہ میں وہ مصیبت تجھ سے ہٹادوں۔ چنانچہ میں نے وہ مصیبت تجھ سے دفع کر دی تھی؟ بندہ عرض کرے گا: بے شک پروردگار! (ایسا ہی ہوا تھا) پروردگار فرمائیں گے: یہ تو میں نے جلد دنیا میں ہی قبول کر لی تھی۔ لیکن ایک دن تو نے مجھ سے یہ دعا کی تھی اس مصیبت کے لئے جو تجھ پر نازل ہوئی تھی کہ میں اس میں کوئی کشادگی پیدا کر دوں مگر تو نے کوئی آسانی اور کشادگی نہیں دیکھی؟ بندہ عرض کرے گا: بے شک اے پروردگار! پروردگار فرمائیں گے: میں نے اس کے بدلہ جنت میں تیرے لئے یہ ذخیرہ کر دیا ہے۔ اسی طرح تو نے مجھ سے ایک ضرورت پوری کرنے کا سوال کیا تھا فلاں فلاں دن لیکن تو نے وہ ضرورت پوری ہوتی نہیں دیکھی۔ پس میں نے اس کے بدلہ تیرے لئے جنت میں یہ ذخیرہ کر دیا ہے۔ پس بندۂ مؤمن نے اللہ سے جو بھی دعا کی ہوگی پروردگار اس کو بیان فرمائیں گے یا تو اس کے لئے دنیا میں پوری کر دی ہوگی یا آخرت میں ذخیرہ کر دی ہوگی۔ اس مقام پر بندہ کہے گا: کاش! دنیا میں مجھے اپنی کسی دعا کے بدلہ کوئی چیز نہ ملی ہوتی۔

مستدرک الحاکم بروایت جابر رضی اللہ عنہ

کلام:......الضعیفة ۸۸۶۔ القدسیہ الضعیفة ۸۰۔

الفصل الثالث......دعا کے ممنوعات کے بیان میں

۳۲۹۱......اپنی جان پر بد دعا نہ کرو سوائے خیر کے۔ کیونکہ ملائکہ اس پر امین کہتے ہیں جو تم کہتے ہو۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد بروایت ام سلیم رضی اللہ عنہا

۳۲۹۲......اپنی جان پر بد دعا نہ کرو۔ اور نہ اپنی اولاد پر بد دعا کرو۔ اور نہ اپنے خادموں پر بد دعا کرو۔ نہ اپنے اموال پر بد دعا کرو۔ اللہ کے ہاں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں جو تمنا کی جائے وہ قبول کی جاتی ہے۔ ابوداؤد بروایت جبر رضی اللہ عنہ

۳۲۹۳......موت کی دعا نہ کرو اور نہ اس کی تمنا کرو۔ پس جس کو دعا کئے بغیر چارہ نہ ہو تو وہ یوں کہے: اے اللہ! جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہو مجھے زندہ رکھ! اور جب وفات میرے لئے بہتر ہو تو وفات دے دے۔ نسائی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۹۴......تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے۔ اور اس کے آنے سے پہلے خود اس کی دعا نہ کرو۔ بے شک موت کے ساتھ بندہ کا عمل منقطع ہو جاتا ہے۔ اور مؤمن اپنی زندگی میں بھلائی ہی میں اضافہ کرتا ہے۔ مسند احمد، مسلم بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۹۵......عنقریب ایک قوم آئے گی جو دعا میں حد سے تجاوز کرے گی۔ مسند احمد، ابوداؤد بروایت سعد رضی اللہ عنہ

۳۲۹۶......کسی نازل شدہ مصیبت پر کوئی موت کی تمنا نہ کرے۔ اگر موت کی تمنا کئے بغیر چارہ کار نہ ہو وہ یوں کہے:

اللهم احینی ماکانت الحیاة خیراً لی وتوفنی اذاکانت الوفاة خیراًلی

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابن ماجه، ابو داؤد، نسائی، ترمذی بروایت انس رضی الله عنه

۳۲۹۷...... جب کوئی دعا کرے تو یوں نہ کہے اے اللہ اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرمادے۔ بلکہ تاکید اور اصرار کے ساتھ سوال کرے اور خوب رغبت ظاہر کرے۔ بے شک اللہ کے لئے کوئی شے عطا کرنا بڑا نہیں۔

الادب المفرد بروایت ابی سعیدخدری رضی الله عنه، ابن ماجه، (مسلم)بروایت ابی هریرہ رضی الله عنه

۳۲۹۸...... کوئی شخص ہرگز یوں دعا نہ کرے: اے اللہ! میری مغفرت فرما اگر تو چاہے۔ اے اللہ مجھ پر رحم فرما اگر تو چاہے۔ اے اللہ! مجھے رزق دے اگر تو چاہے۔ بلکہ عزم واصرار کے ساتھ اپنا سوال کرے بے شک کوئی اس ذات کو مجبور نہیں کر سکتا۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجه بروایت ابی هریرہ رضی الله عنه

دعا میں عموم رکھے

۳۲۹۹...... تو نے ایک وسیع شئی کو تنگ کردیا ہے۔ نسائی بروایت ابی هریرہ رضی الله عنه

فائدہ:...... ایک دیہاتی مسجد نبوی میں داخل ہوا آپ ﷺ اپنے اصحاب کے ہمراہ تشریف فرما تھے۔ اعرابی نے نماز پڑھی پھر فارغ ہو کر دعا کرنے لگا:

اے اللہ! مجھ پر اور محمد پر رحم فرما اور اس رحمت میں ہمارے ساتھ کسی کو شریک نہ کر۔

چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اس کو مخاطب ہو کر مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۳۳۰۰...... اس سے ہلکا مت کر۔ ابو داؤد بروایت عائشه رضی الله عنها

فائدہ:...... ایک شخص نے چوری کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس پر بددعا کی تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا جس کا مطلب ہے اس پر بددعا کر کے اس کے گناہ کو کم کروگی لہٰذا بددعا نہ کرو وہ خود ہی گناہ کی سزا پائے گا۔

کلام:...... ضعیف الجامع ۶۲۲۰۔

۳۳۰۱...... بے شک تو نے اللہ کی وسیع رحمت کو تنگ کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا فرمائی ہیں۔ اس سے رحمت نازل فرمادی جس کی بدولت تمام مخلوق جن وانس حتیٰ کہ جانور بھی ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ جبکہ ننانوے حصے اللہ ہی کے پاس ہیں۔ اب تم بتاؤ یہ شخص زیادہ گمراہ ہے یا اس کا اونٹ۔ مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک بروایت جندب رضی الله عنه

نوٹ:...... ۳۲۹۹ پر اس حدیث کی تشریح ملاحظہ فرمائیں۔

ممنوعات دعا......ازالاکمال

۳۳۰۲...... اس کو ہلکا مت کر۔ مصنف ابن ابی شیبه، ابو داؤد بروایت عائشه رضی الله عنها

نوٹ:...... ۳۳۰۰ پر روایت گزر چکی ہے۔

۳۳۰۳...... قوم نماز کے اندر دعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے سے باز آجائے کہیں ان کی بینائی اچک لی جائے۔ (بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ وکعب بن مالک رضی اللہ عنہ)

کلام:...... یہ روایت صحیح ہے اگرچہ اس کا حوالہ درج نہیں کیا گیا۔ یہ روایت بخاری ومسلم میں مروی ہے۔

الفصل الرابع ...... دعا کی قبولیت کے بیان میں

باعتبار مخصوص دعاؤں اور اوقات کے۔

مخصوص ومقبول دعائیں

۳۳۰۴ ..... چار دعائیں رد نہیں کی جاتیں۔ حاجی کی دعا جب تک وہ سفر حج سے واپس نہ لوٹے۔ غازی کی دعا جب تک وہ واپس نہ آئے، مریض کی دعا جب تک وہ صحت یاب نہ ہو اور (مسلمان) بھائی کی (مسلمان) بھائی کے لئے غائبانہ دعا۔ الفردوس بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ: ...... غائبانہ دعا سے مراد جیسا کہ اس فصل کی اکثر احادیث میں آئے گا اس سے مراد کسی مسلمان کی بھی عدم موجودگی میں اس کے لئے دعا کرے۔

کلام: ...... ضعیف الجامع ۷۵۱۔

۳۳۰۵ ..... چار لوگوں کی دعائیں قبول ہیں۔امام عادل کی (یعنی عادل حکمران کی)، اس شخص کی جو اپنے بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرے مظلوم کی دعا اور اس شخص کی دعا جو اپنے والدین کے لئے دعا کرے۔حلیۃ الاولیاء بروایت واثلۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۷۵۲۔

۳۳۰۶ ..... قبولیت میں تیز ترین دعا غائب کی غائب کے لئے دعا ہے۔(یعنی کسی کی بھی عدم موجودگی میں اس کے لئے دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے)۔

الادب المفرد، الکبیر للطبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۸۴۱۔

۳۳۰۷ ..... کوئی دعا اجابت میں تیز نہیں غائب کی غائب کے سوا۔ ترمذی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۰۶۵۔ضعیف الترمذی ۳۳۸۔

۳۳۰۸ ..... آزمائش میں مبتلا مؤمن کی دعا کو غنیمت جانو۔ابو الشیخ بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۳۳۰۹ ..... پانچ دعائیں قبول کی جاتی ہیں: مظلوم کی دعا حتیٰ کہ وہ بدلہ لے لے۔ حاجی کی دعا حتیٰ کہ وہ واپس آجائے، غازی کی دعا حتیٰ کہ واپس آجائے، مریض کی دعا حتیٰ کہ صحت یاب ہو جائے۔اور بھائی کی بھائی کے لئے غائبانہ دعا۔

شعب الایمان للبیہقی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۸۵۰۔الضعیفۃ ۱۳۶۴۔

۳۳۱۰ ..... مسلمان بندہ کی اپنے غیر موجود بھائی کے لئے دعا قبول ہے۔اس کے سر پر ایک فرشتہ نگران ہوتا ہے جب بھی مسلمان بندہ اپنے بھائی کے لئے دعا کرتا ہے وہ کہتا ہے آمین اور تجھے بھی اس کے مثل حاصل ہو۔

۳۳۱۱ ..... جو شخص اپنے غائب بھائی کے لئے دعا کرتا ہے اس پر مقرر فرشتہ کہتا ہے آمین اور تیرے لئے بھی یہ دعا قبول ہو۔

مسلم، ابوداؤد بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۳۳۱۲ ..... جس نے اپنے بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں دعا کی وہ رد نہیں کی جائے گی۔البزار بروایت عمران بن حصین

۳۳۱۳ ..... والد کی دعا حجاب تک پہنچ جاتی ہے۔ابن ماجہ بروایت ام حکیم

کلام: ...... ضعیف ابن ماجہ ۸۴۳۔ضعیف الجامع ۲۹۷۷۔

۳۳۱۴ ..... والد کی دعا اولاد کے لئے ایسے ہے جیسے نبی کی دعا امت کے لئے۔الفردوس بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے دیکھئے: اسنی المطالب ۷۵۷۔ تحذیر المسلمین ۱۳۶۔ ضعیف الجامع ۲۹۷۶-الکشف الالٰہی ۳۸۸۔ کشف الخفاء ۱۲۹۹۔ اللؤلؤ المرصوع ۱۹۹۔ المغیر ۶۱۔

۳۳۱۵......محسن کے لئے احسان مند شخص کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ الفردوس بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۶۵۴۔ ضعیف الجامع ۲۹۷۵-المغیر ۶۲۔

۳۳۱۶......غائب کی غائب کے لئے دعا قبول ہوتی ہے اور اس کے سر پر موکل فرشتہ کہتا ہے امین اور تیرے لئے بھی۔

ابوبکر فی الغیلانیات بروایت ام کرز

مظلوم کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے

۳۳۱۷......دو دعائیں ایسی ہیں ان کے اور خدا کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔ مظلوم کی دعا اپنے بھائی کے لئے اسکی عدم موجودگی میں دعا۔

الکبیر للطبزانی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۲۹۸۶-

۳۳۱۸......ہر چیز کے لئے خدا سے حجاب ہے سوائے لا الہ الا اللہ کی شہادت کے اور والد کی اولاد کے لئے دعا کے۔

ابن النجار بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۴۲۳۱۔

۳۳۱۹......تین اشخاص ایسے ہیں کہ اللہ پر لازم ہے کہ ان کی دعا رد نہ فرمائے۔ روزہ دار کی حتیٰ کہ وہ روزہ کھول لے۔ مظلوم کی حتیٰ کہ وہ بدلہ لے لے۔ اور مسافر کی حتیٰ کہ وہ واپس آجائے۔ البزار بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۲۵۲۲۔ المشتہر ۱۹۰۔

۳۳۲۰......تین دعائیں قبول ہیں۔ روزہ دار کی دعا، مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔

(الضعفاء للعقیلی، شعب الایمان للبیهقی بروایت ابی هریرہ رضی اللہ عنہ

۳۳۲۱......تین دعاؤں کی قبولیت میں شک نہیں۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والد کی اولاد کے لئے دعا۔

ابن ماجه بروایت ابی هریرہ رضی اللہ عنہ

۳۳۲۲......تین دعائیں قبول ہی قبول ہیں ان میں کوئی شک نہیں والد کی اولاد کے لئے دعا، مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔

مسند احمد، الادب المفرد، ابو داؤد، ترمذی بروایت ابی هریرہ رضی اللہ عنہ

۳۳۲۳......تین دعائیں رد نہیں کی جاتیں: والد کی اولاد کے لئے دعا، روزہ دار کی دعا اور مسافر کی دعا۔

الثلاثیات لابی الحسن بن مهرویه، ایضاء بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۳۲۴......تین لوگوں کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں: والد، مسافر اور مظلوم۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی بروایت عقبه بن عامر

۳۳۲۵......تین لوگوں کی دعائیں رد نہیں کی جاتی: عادل حکمران، روزہ دار حتیٰ کہ وہ افطار کرلے اور مظلوم کی دعا۔ اللہ پاک اس کو بادلوں سے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور آسمان کے دروازے اس کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں اور رب تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: میری عزت کی قسم! میں تیری مدد ضرور کروں گا خواہ کچھ وقت کے بعد۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه بروایت ابی هریرہ رضی اللہ عنہ

۳۳۲۶......تین لوگوں کی دعائیں اللہ پاک رد نہیں فرماتے: اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والا، مظلوم اور عادل امام۔

شعب الایمان للبیهقی بروایت ابی هریرہ رضی اللہ عنہ

مخصوص اوقات اور احوال میں قبولیت دعا

۳۳۲۷...... جس نے فرض نماز ادا کی اس کی دعا قبول ہے۔ جس نے قرآن پاک ختم کیا اس کی دعا قبول ہے۔

الکبیر بروایت عرباض رضی اللہ عنہ

۳۳۲۸...... بندہ اپنے رب سے قریب ترین سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے۔ لہٰذا (اس حالت میں) کثرت کے ساتھ دعا کرو۔

مسلم، ابوداؤد، نسائی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۳۲۹...... جب تم صبح کی نماز پڑھ لو تو جلدی سے دعا کی طرف بڑھو۔ اور حوائج کی طلب میں صبح صبح لگ جاؤ۔ اے اللہ! میری امت کو صبح کے وقت میں برکت عطا فرما۔ مسلم، ابوداؤد، نسائی، التاریخ للخطیب، ابن عساکر بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۳۳۰...... جب تم میں سے کوئی نماز سے فارغ ہو جائے تو چار دعائیں پہلے مانگے پھر جو چاہے دعا کرے۔

اللھم انی اعوذبک من عذاب جھنم، وعذاب القبر، وفتنۃ المحیا والمحات وفتنۃ المسیح الدجال۔

''اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب جہنم سے، عذاب قبر سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔''

السنن للبیھقی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

۳۳۳۱...... دو ساعتیں (اوقات) ایسی ہیں جن میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور بہت کم کسی دعا کرنے والے کی دعا رد کی جاتی ہے۔ نماز کے وقت اور اللہ کی راہ میں قتال کیلئے صف بندی کے وقت۔ الکبیر للطبرانی بروایت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ

۳۳۳۲...... صبح کی نماز میں اللہ سے اپنی حوائج کا سوال ضرور کرو۔ مسند ابی یعلی بروایت ابی رافع

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۲۷۵...... الضعیفۃ ۱۹۰۸۔

۳۳۳۳...... پانچ چیزوں کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ قرآت قرآن کے وقت، دو لشکروں کی مڈ بھیڑ کے وقت، بارش ہوتے وقت، مظلوم کی پکار کے وقت اور اذان کے وقت۔ الاوسط للطبرانی بروایت بن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۴۶۴۔

۳۳۳۴...... چار مواقع پر آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں: راہ خدا میں قتال کے لئے صفوں کی مڈ بھیڑ کے وقت، نزول بارش کے وقت، نماز کھڑی ہوتے وقت اور کعبہ کو دیکھتے وقت۔ الکبیر للطبرانی بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۴۶۵۔

۳۳۳۵...... تین اوقات مسلمان کے لئے ہیں۔ ان میں وہ جو بھی دعا کرتا ہے قبول کی جاتی ہے جب تک کہ وہ قطع رحمی یا کسی گناہ کی دعا نہ کرے، مؤذن کے نماز کیلئے اذان دیتے وقت جب تک کہ وہ خاموش ہو، لڑائی کے لئے دو صفوں کی مڈ بھیڑ کے وقت جب تک اللہ ان کے درمیان کوئی فیصلہ نہ فرمادیں اور بارش برستے وقت جب تک کہ وہ تھمے۔ حلیۃ الاولیاء بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۵۲۴۔

تین مواقع میں دعا رد نہیں ہوتی

۳۳۳۶...... تین مواقع پر دعا رد نہیں کی جاتی: ایک شخص جنگل میں ہو اس کو اللہ کے سوا کوئی نہ دیکھ رہا ہو، وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔ (اس موقع پر اس کی دعا رد نہیں کی جاتی) دوسرا وہ شخص جس کے ساتھ والی قوم قتال کے وقت بھاگ جائے لیکن وہ ثابت قدم رہے (اس موقع پر اس کی دعا رد نہیں کی جاتی اور تیسرا وہ شخص جو رات کے آخری پہر میں کھڑا ہو، (اور خدا کی بارگاہ میں نماز پڑھے اور دعا کرے اس کی دعا بھی رد نہیں

کی جاتی۔ابن منده، ابونعیم فی الصحابه بروایت ربیعه رضی الله عنه بن وقاص

کلام :.......ضعیف الجامع ۲۵۸۷۔

۳۳۳۷......دودعائیں مسترد نہیں کی جاتیں:اذان کے وقت کی دعااور جنگ کے اس موقع پر جب ایک دوسرے کے ساتھ روبرو برسرپیکار ہو جائیں۔

ابوداؤد، ابن حبان، مستدرک بروایت سهل رضی الله عنه بن سعد

۳۳۳۸......دودعائیں رد نہیں کی جاتیں:اذان کے وقت کی دعااور بارش کے نیچے کی جانے والی دعا۔

مستدرک الحاکم بروایت سهل رضی الله عنه بن سعد

۳۳۳۹......دعا کی قبولیت کی جستجو کرو:لشکروں کی مڈبھیڑ کے وقت،نماز قائم ہوتے وقت اور بارش نازل ہوتے وقت۔

الشافعی، البیهقی فی المعرفة بروایت مکحول رحمة الله علیه مرسلاً

۳۳۴۰......ہرختم قرآن کے موقع پر دعا قبول کی جاتی ہے۔حلیة الاولیاء، ابن عساکر بروایت انس رضی الله عنه

کلام :.......ضعیف الجامع ۳۸۱۹......الضعیفة ۱۲۲۴، الکشف الالٰہی ۵۵۲، کشف الخفاء ۱۷۸۶۔

۳۳۴۱......رقت طاری ہوتے وقت دعا کوغنیمت جانو۔(بے شک یہ رحمت ہے)۔الفردوس بروایت ابی رضی الله عنه

کلام :.......ضعیف الجامع ۹۷۹ کشف الخفاء ۴۴۰۔

۳۳۴۲......منادی جب نداء (یعنی اذان) دیتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول کی جاتی ہے۔

مسند ابی یعلی، مستدرک الحاکم بروایت ابی امامه رضی الله عنه

۳۳۴۳......جب نماز کے لئے نداء دی جاتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول کی جاتی ہے۔

مسند الطیالسی، مسند ابی یعلی بروایت انس رضی الله عنه

۳۳۴۴......اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔(مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان بروایت انس رضی اللہ عنہ)

کلام :.......ذخیرۃ الحفاظ ۲۹۰۰، ضعیف الترمذی ۲۵۷۔ یہ مکمل روایت کا ایک طرف ہے دوسرا طرف یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ! پھر ہم کیا دعا کریں؟ فرمایا: اللہ سے دنیا وآخرت کی عافیت کا سوال کرو۔

۳۳۴۵......اذان اور اقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے۔پس اس وقت دعا کرو۔مسند ابی یعلی بروایت انس رضی الله عنه

۳۳۴۶......اذان (اور اقامت) کے درمیان دعا قبول کی جاتی ہے۔(مستدرک الحاکم بروایت انس رضی اللہ عنہ)

۳۳۴۷......مؤذن کے اذان دینے کے وقت دعا قبول کی جاتی ہے پس اقامت تک کے وقت میں دعا رد نہیں کی جاتی۔

الخطیب فی التاریخ، بروایت انس رضی الله عنه

کلام :.......ضعیف الجامع ۳۸۱۷۔

۳۳۴۸......جب سائے ڈھلنے لگیں، (گرمی کی تپش سے) روحوں کو سکون ملنے لگے اس وقت اللہ سے اپنی حوائج (ضروریات) کو طلب کرو، بے شک یہ اوابین (خدا کی طرف رجوع کرنے والوں) کی گھڑی ہے اور اللہ تعالیٰ اوابین کے لئے بخشش فرمانے والے ہیں۔

شعب الایمان للبیهقی بروایت علی رضی الله عنه

کلام :.......ضعیف الجامع ۵۲۹۔

۳۳۴۹......جب سائے اترنے لگیں اور روحیں ٹھنڈی ہونے لگیں تو اللہ سے اپنی ضروریات کا سوال کرو۔بے شک یہ اوابین کی گھڑی ہے۔

مصنف عبدالرزاق بروایت ابی سفیان مرسلاً حلیة الاولیاء بروایت ابن بی اوفیٰ رضی الله عنه

کلام :.......ضعیف الجامع ۶۰۲۔ضعیف الجامع میں ارواح کی جگہ ارياح کا لفظ ہے اس صورت میں معنی ہوگا جب ہوائیں چلنے لگیں اور یہی زیادہ قرین قیاس ہے۔

۳۳۵۰......سایوں کے ڈھلتے وقت دعا کی جستجو کرو۔ حلیة الاولیاء بروایت سهل رضی الله عنه بن سعد

اللہ تعالیٰ کی طرف سے نداء

۳۳۵۱......جب رات کا ایک پہر یا دو پہر گزر جاتے ہیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں: ہے کوئی سائل جس کو عطا کیا جائے ہے کوئی دعا کرنے والا اس کی دعا قبول کی جائے، ہے کوئی مغفرت کا طلبگار اس کی مغفرت کی جائے۔ حتیٰ کہ صبح کی پو پھٹ جاتی ہے۔

مسلم بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۳۵۲......اللہ تعالیٰ مہلت دیتے ہیں حتیٰ کہ رات کا نصف یا دو تہائی حصہ گزر جاتا ہے تو فرماتے ہیں: میرے بندے میرے سوا کسی سے سوال نہ کریں۔ جو مجھ سے سوال کرے گا میں اس کی دعا قبول کروں گا، جو مجھ سے سوال کرے گا میں اس کو عطا کروں گا، جو مجھ سے مغفرت چاہے گا میں اس کی مغفرت کروں گا حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔ ابن ماجه بروایت رفاعه الجهنی

۳۳۵۳......ہمارے پروردگار تبارک وتعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں جس وقت رات کا ایک پہر باقی رہ جاتا ہے۔ پھر پروردگار فرماتے ہیں: کون مجھ سے دعا کرتا ہے میں قبول کروں گا، کون مجھ سے سوال کرتا ہے، میں اس کو عطا کروں گا، کون مجھ سے مغفرت کا خواہاں ہے میں اس کی مغفرت کروں گا۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجه بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۳۵۴......اللہ تبارک وتعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں، جس وقت رات کا ایک تہائی حصہ گذر جاتا ہے۔ پھر فرماتے ہیں: میں ہوں بادشاہ! میں ہوں بادشاہ! کون ہے جو مجھے پکارتا ہے میں اس کی پکار قبول کروں گا، کون ہے جو مجھ سے سوال کرتا ہے میں اس کو عطا کروں گا، کون ہے جو مجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہے میں اس کی بخشش کروں گا۔ یوں ہی (سماں بندھا) رہتا ہے۔ حتیٰ کہ فجر روشن ہو جاتی ہے۔

مسلم، ترمذی بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۳۵۵......رات کے آخری تہائی کے وقت اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول جلال فرماتے اور پھر فرماتے ہیں کون ہے جو مجھ سے دعا مانگتا ہے۔ میں اس کی دعا قبول کروں گا؟ کون ہے جو مجھ سے (اپنی ضرورت) سوال کرتا ہے۔ میں اس کا سوال پورا کروں گا؟ پھر پروردگار اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتے ہیں اور آواز دیتے ہیں: کون ہے جو قرض دے ایسی ذات کو جو مفلس نہیں ہے اور نہ کم کرنے والی ہے؟

مسلم بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۳۵۶......اللہ تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا کی طرف نزول (کی تجلی) فرماتے ہیں اور ارشاد ہوتا ہے: ہے کوئی سائل جس کو میں عطا کروں؟ ہے کوئی بخشش کا طلبگار میں اس کی بخشش کروں؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا میں اس کی دعا قبول کروں......حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۶۵۷۵۔ ولیس فیه حتی یطلع الفجر، المعلة ۸۱ ولیس فیه هل من تائب فأتوب علیه۔

۳۳۵۷......نصف رات کو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ پس ایک منادی نداء دیتا ہے: ہے کوئی مانگنے والا؟ اس کی دعا قبول کی جائے۔ ہے کوئی سائل؟ اس کا سوال پورا کیا جائے۔ ہے کوئی مبتلائے رنج وغم؟ اس کا رنج وغم دور کیا جائے۔ پس کوئی مسلمان دعا کرنے والا نہیں رہتا مگر اللہ پاک اس کی دعا قبول فرماتے ہیں۔ سوائے اس زانیہ کے جو اپنی فرج کیلئے (ادھر ادھر) پھرتی ہے اور عشر (ٹیکس) وصول کرنے والے کے۔

الکبیر للطبرانی بروایت عثمان بن ابی العاص

۳۳۵۸......ہاتھ اٹھائے جائیں نماز میں، اور جب کعبہ پر نظر پڑے اور صفاء مروہ پر، اور عرفہ کی رات، اور مزدلفہ میں اور جمرتین (شیطانوں کو کنکری مارتے وقت) اور میت پر۔ السنن للبیهقی بروایت ابن عباس رضی الله عنه

فائدہ:......ہاتھ اٹھانے سے مراد ہے کہ ان مواقع پر دعا کی جائے قبول ہوتی ہے۔ اور نماز میں بغیر ہاتھ اٹھائے دعا مانگی جائے آخری رکعت میں تشہد کے بعد۔ اور بقیہ مواقع پر ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں۔

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۴۲۲۔

۳۳۵۹.....ہمارا پروردگار تبارک وتعالیٰ ہر رات جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور اعلان فرماتا ہے: کون ہے جو مجھے پکارے میں اس کی دعا قبول کروں گا۔ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اس کو عطا کروں گا، کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے میں اس کی مغفرت کروں گا۔ بخاری ومسلم بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

مخصوص مقبول دعائیں.....از الاکمال

۳۳۶۰.....جب بندہ اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اور تجھے بھی اس کے مثل عطا ہو۔

مکارم الاخلاق للخرائطی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۳۶۱.....افضل دعا غائب کی غائب کے لئے دعا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ بروایت ابن عمرو

۳۳۶۲.....آدمی کی دعا اپنے بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں قبول ہے۔ دعا کرنے والے پر موکل فرشتہ آمین کہتا ہے جب بھی وہ اپنے بھائی کے لئے خیر کی دعا کرتا ہے اور کہتا ہے تیرے لئے بھی۔ مصنف ابن ابی شیبہ بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ وام الدرداء رضی اللہ عنہا

۳۳۶۳.....تین دعائیں رد نہیں کی جاتیں: والد کی دعا اولاد کے لئے، روزہ دار کی دعا اور مسافر کی دعا۔

کتاب الثلاثیات لابی الحسن بن مھرویہ الریحانی، السنن للبیھقی، السنن لسعید بن منصور بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۳۶۴.....مظلوم کی دعا ہر صورت قبول ہے، خواہ وہ گناہ گار ہو۔ اس کا گناہ اس کی ذات کے لئے وبال ہے۔

الطیالسی، مصنف ابن ابی شیبہ، مکارم الاخلاق، الخطیب (فی التاریخ) بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:.....ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۹۳۔

۳۳۶۵.....مظلوم کی دعا بادلوں سے اوپر اٹھالی جاتی ہے اور آسمان کے دروازے اس کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں اور رب تعالیٰ فرماتے ہیں: میری عزت کی قسم! میں تیری ضرور مدد کروں گا خواہ کچھ وقت کے بعد ہو۔ ابن حبان بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۳۶۶.....دو دعائیں ایسی ہیں کہ ان کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں: مظلوم کی دعا اور آدمی کی اپنے بھائی کے لئے غائبانہ دعا۔

الکبیر للطبرانی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۹۸۶۔

۳۳۶۷.....کوئی قوم جمع ہو کر دعا نہیں کرتی کہ ایک دعا کرے اور بقیہ آمین کہتے رہیں مگر اللہ پاک ان سب کی دعا قبول فرماتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی بروایت السنن للبیھقی بروایت حبیب بن سلمہ الفھری

۳۳۶۸.....اے سلمان! مصیبت زدہ کی دعا قبول ہوتی ہے، لہٰذا تو دعا کر، اور چاہے دعا کر تو دعا کر میں آمین کہتا ہوں۔

الدیلمی بروایت سلمان رضی اللہ عنہ

دعاؤں کی قبولیت کے مواقع.....از الاکمال

۳۳۶۹.....سات مواقع کے علاوہ ہاتھ نہ اٹھائے جائیں: نماز شروع کرتے وقت، مسجد حرام میں داخلہ کے وقت، بیت اللہ کو دیکھتے وقت، صفا پر کھڑے ہوتے وقت، مروہ پر کھڑے ہوتے وقت، عرفہ کی رات لوگوں کے ساتھ عبادت کے لئے کھڑے ہوتے وقت، مزدلفہ میں، مقامین پر (حجر اسود اور مقام ابراہیم پر) اور شیطانوں کو کنکری مارتے وقت۔ الکبیر للطبرانی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام :......الاسرار المرفوعة ۴۷۲، الضعیفة ۱۰۵۴، اللطیفة ۴۳۔

مختلف احوال اور اوقات میں دعاؤں کی قبولیت......از الاکمال

۳۳۷۰......جب تم اپنے دلوں میں رقت (خوف خدا یا رونا وغیرہ) محسوس کرو تو دعا کرنے کو غنیمت جانو۔ الدیلمی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۳۷۱......جب اللہ تعالیٰ کسی بندے پر دعا کھول دیتے ہیں تو اس کو چاہئے کہ (خوب) دعا کرے بے شک اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتے ہیں۔

الحکیم الحاکم فی التاریخ بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام :......ضعیف الجامع ۶۰۳۔

۳۳۷۲......اذان کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول کی جاتی ہے اور اقامت کے وقت کوئی دعا رد نہیں کی جاتی۔

مصنف ابن ابی شیبه، ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

۳۳۷۳......آگاہ رہو! اذان واقامت کے درمیان کوئی دعا رد نہیں کی جاتی لہٰذا اس وقت دعا مانگو۔

مسند ابی یعلی، السنن لسعید بن منصور بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۳۷۴......خبردار! اذان واقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔ صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر ہم کیا دعا مانگیں؟ فرمایا: اللہ سے دنیا وآخرت کی عافیت کا سوال کرو۔ ترمذی حسن عن انس رضی اللہ عنہ

۳۳۷۵......اذان واقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی پس دعا کرو۔

مصنف ابن ابی شیبه، ابن حبان، ابی یعلی، ابن السنی، السنن لسعید بن منصور عن انس رضی اللہ عنہ

۳۳۷۶......آدمی نماز میں کھڑا ہوتا ہے اور دعا کرتا ہے پس اس کے لئے اور اس کے پیچھے والوں کے لئے مغفرت کر دی جاتی ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامه رضی اللہ عنہ

کلام :......ضعیف الجامع ۱۴۵۹۔

۳۳۷۷......جس نے وضوء کیا اور اچھی طرح وضوء کیا پھر دو رکعات نماز ادا کی پھر اپنے پروردگار سے دعا میں مشغول ہو گیا تو اس کی دعا ضرور قبول ہوگی خواہ جلد ہو یا بدیر۔ پس تم نماز میں ادھر ادھر التفات کرنے سے مکمل طور پر بچو۔ بے شک اس کی نماز نہیں جو ادھر اُدھر التفات کرے۔ پس اگر (ایسی کسی بری عادت سے) مغلوب ہو جاؤ تو اس کو نفل نماز تک رکھو۔ اور فرائض میں ہرگز مغلوب نہ ہو۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، ابن النجار عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۳۳۷۸......جو اللہ سے اپنی دنیا وآخرت کی کسی حاجت کا طالب ہو وہ عشاء کی نماز میں اس کو طلب کرے۔ بے شک یہ نماز تم سے پہلے کسی امت نے نہیں پڑھی۔ الدیلمی عن عیسی بن عبداللہ عن ابیه عن جده عن علی

۳۳۷۹......جس کو اللہ سے کوئی حاجت مطلوب ہو، وہ فرض نماز کے بعد اللہ سے اپنی حاجت مانگے۔ ابن عساکر عن ابی موسی رضی اللہ عنہ

۳۳۸۰......نمازی جب بھی نماز پڑھتا ہے تو حوریں اس کو ڈھانپ لیتی ہیں۔ پس اگر وہ نماز پڑھ کر اٹھ جاتا ہے اور اللہ سے حوروں کا سوال نہیں کرتا تو وہ حوریں اس پر تعجب کرتی ہوئی اس سے جدا ہو جاتی ہیں۔ ابن شاهین عن جابر رضی اللہ عنہ

۳۳۸۱......ہر ایسی نماز جس میں مؤمنین اور مؤمنات کے لئے دعا نہ کی جائے تو وہ نماز بغیر ہاتھ پاؤں والی ہے۔ الشیخ عن انس رضی اللہ عنہ

۳۳۸۲......مغرب وعشاء کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔ ابو الشیخ عن انس رضی اللہ عنہ

۳۳۸۳......چار مواقع پر آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعائیں قبول کی جاتی ہیں اللہ کی راہ میں لشکروں کی مڈبھیڑ کے وقت، مینہ برستے وقت، جماعت کھڑی ہوتے وقت اور کعبہ کو دیکھتے وقت۔ الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی عن ابی امامه رضی اللہ عنہ

کلام: ......ضعیف الجامع ۲۴۶۴۔

۳۳۸۴...... ہاتھ اٹھادیئے جائیں جب تو بیت اللہ کو دیکھے، صفا اور مروہ پر، عرفہ میں، مزدلفہ میں، شیطانوں کو کنکری مارتے وقت اور جب نماز کھڑی ہو۔ابو الشیخ فی الافراد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۳۸۵...... افطار کے وقت مؤمن کی دعا قبول ہوتی ہے۔الالقاب للشیرازی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

مسلمان بھائی کے لئے غائبانہ دعا

۳۳۸۶...... کوئی مسلمان اپنے بھائی کے لئے غائبانہ دعا نہیں کرتا کہ اللھم اخی فلان فاغفرلہ اے اللہ! میرے فلاں بھائی کی مغفرت فرما ملائکہ کہتے ہیں امین اور تیرے لئے بھی۔الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۳۳۸۷...... جس نے اپنے بھائی کے لئے غائبانہ دعا کی اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جس نے سلام میں پہل کی اس کے لئے بھی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ابو الشیخ عن انس رضی اللہ عنہ

۳۳۸۸...... جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے تو اللہ عزوجل آسمان دنیا پر اتر آتے ہیں اور آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر فرماتے ہیں: ہے کوئی سائل اس کا سوال پورا کیا جائے؟ اسی طرح (وقت گذرتا) رہتا ہے حتیٰ کہ فجر طلوع ہوجاتی ہے۔مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۳۸۹...... جب رات کا ایک حصہ گذر جاتا ہے یا رات کا تہائی حصہ گذر جاتا ہے تو ایک منادی کو اللہ حکم دیتے ہیں وہ نداء دیتا ہے: ہے کوئی دعا کرنے والا اس کی دعا قبول کی جائے؟ ہے کوئی سائل اس کا سوال پورا کیا جائے؟ ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ اس کی مغفرت کی جائے، ہے کوئی توبہ کرنے والا اس کی توبہ قبول کی جائے؟ مسند ابی یعلی عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ وابی سعید رضی اللہ عنہ

۳۳۹۰...... جب نصف رات بیت جاتی ہے اللہ عزوجل آسمان دنیا پر جلوہ فرماتے ہیں اور ارشاد ہوتا ہے: میرے سوالی بندے کسی سے سوال نہ کریں، پس کون ہے جو مجھ سے مغفرت چاہتا ہے میں اس کی مغفرت کرتا ہوں، کون ہے جو مجھے پکارتا ہے میں اس کی پکار کا جواب دیتا ہوں، کون ہے جو مجھ سے سوال کرتا ہے میں اس کا سوال پورا کرتا ہوں...... حتیٰ کہ فجر طلوع ہوجاتی ہے۔السنن للدار قطنی، مسند احمد، نسائی، سنن الدارمی، ابن جریر، ابن خزیمہ، ابن حبان، البغوی، الباوردی، محمد بن نصر، الکبیر للطبرانی عن رفاعۃ بنت عرابہ الجھنی

۳۳۹۱...... جب ایک تہائی رات گزر جاتی ہے اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر اتر آتے ہیں اور مسلسل یہ فرماتے ہیں: کیا ہے کوئی پکارنے والا اس کی پکار سنی جائے، کیا ہے کوئی سائل اس کا سوال پورا کیا جائے، کیا ہے کوئی گناہ گار مغفرت چاہنے والا اس کی مغفرت کی جائے، کیا ہے کوئی بیمار شفاء چاہنے والا اس کو شفاء دوں...... حتیٰ کہ فجر طلوع ہوجاتی ہے۔ابن جریر عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۳۹۲...... اللہ عزوجل آسمان دنیا کے دروازے کھول دیتے ہیں پھر اپنے ہاتھ پھیلا کر فرماتے ہیں: کیا ہے کوئی بندہ مجھ سے سوال کرنے والا میں اس کو عطا کروں گا۔اسی طرح (پروردگار فرماتے رہتے ہیں) حتیٰ کہ فجر طلوع ہوجاتی ہے۔ابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۳۹۳...... رمضان میں اول و آخر تہائی رات گزرنے کے بعد ایک منادی نداء دیتا ہے: کیا ہے کوئی سائل اس کو عطا کیا جائے؟ کیا ہے کوئی گناہوں کی بخشش چاہنے والا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں؟ کیا ہے کوئی توبہ کرنے والا اس کی توبہ قبول کی جائے۔

شعب الایمان للبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۳۹۴...... رات میں ایک ایسی گھڑی ہے اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، پس پروردگار فرماتے ہیں: ہے کوئی سائل میں اس کو عطا کروں، ہے کوئی داعی میں اس کی دعا قبول کروں، ہے کوئی بخشش کا طلبگار میں اس کی بخشش قبول کروں۔

ایک مرتبہ حضرت داؤد علیہ السلام رات کے وقت نکلے اور فرمایا: رات کے وقت کوئی شخص اللہ سے کسی شے کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اس

کو وہ شے عطا فرماتے ہیں سوائے جادوگر اور عشر وصول کرنے والے کے۔مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن عثمان بن ابی العاص

۳۳۹۵۔۔۔۔۔حضرت داؤد علیہ السلام رات کی ایک گھڑی میں اپنے اہل خانہ کو جگا دیتے اور فرماتے: اے آل داؤد! کھڑے ہو اور نماز پڑھو۔ اس گھڑی میں دعا قبول کی جاتی ہے۔ سوائے ساحر اور عشار کی دعا کے۔مسند ابی یعلی، ابن عساکر عن عثمان بن ابی العاص

۳۳۹۶۔۔۔۔۔داؤد علیہ السلام رات کی ایک گھڑی میں اپنے گھر والوں کو جگا دیتے تھے اور فرماتے تھے: اے آل داؤد! کھڑے ہو کر نماز پڑھو اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ دعا قبول فرماتے ہیں سوائے جادوگر اور عشر وصول کرنے والے کے۔

مسند احمد، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی عن عثمان بن ابی العاص

فائدہ:۔۔۔۔۔عشر وصول کرنے والے بعض اوقات عوام پر ظلم کرتے ہیں۔ رشوت ستانی کے ساتھ کم زیادہ کرتے ہیں۔ ورنہ ناجائز بوجھ ڈالتے ہیں۔ اور اگر عدل کے ساتھ عشر وصول کیا جائے تب کوئی حرج نہیں جس کی شریعت نے اجازت دی ہے۔ تفصیل کے لئے کتب فقہ دیکھی جائیں۔

کلام:۔۔۔۔۔الضعیفۃ ۱۹۶۲۔

۳۳۹۷۔۔۔۔۔ہر رات اللہ عزوجل آسمان دنیا پر نازل ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں: ہے کوئی دعا کرنے والا جس کی دعا میں قبول کروں۔ ہے کوئی مغفرت چاہنے والا میں اس کی مغفرت کروں۔الکبیر للطبرانی عن عثمان بن ابی العاص

۳۳۹۸۔۔۔۔۔اللہ عزوجل سماء عالی سے آسمان دنیا پر نازل ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں: کیا ہے کوئی سائل؟ کیا ہے کوئی مغفرت کا خواہاں؟ کیا ہے کوئی دعا مانگنے والا؟ حتی کہ جب فجر طلوع ہو جاتی ہے تو اللہ عزوجل اوپر بلند ہو جاتے ہیں۔الکبیر للطبرانی، البغوی عن ابی الخطاب رضی اللہ عنہ

۳۳۹۹۔۔۔۔۔جب آخری تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر اترتے ہیں اور فرماتے ہیں: کون مجھے پکارتا ہے میں اس کی دعا قبول کروں گا، کون مجھ سے استغفار کرتا ہے میں اس کی بخشش کروں گا، کون مجھ سے مصیبت کا چھٹکارا چاہتا ہے میں اس کی مصیبت دور کروں گا، کون مجھ سے رزق مانگتا ہے میں اس کو رزق عطا کروں گا۔

۳۴۰۰۔۔۔۔۔جب تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر اترتے ہیں اور فرماتے ہیں: کون مجھے پکارتا ہے میں اس کی دعا قبول کروں گا، کون مجھ سے استغفار کرتا ہے میں اس کی بخشش کروں گا، کون مجھ سے مصیبت کا چھٹکارا چاہتا ہے میں اس کی مصیبت دور کروں گا، کون مجھ سے رزق مانگتا ہے میں اس کو رزق عطا کروں گا۔۔۔۔۔حتی کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔ابن النجار عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۴۰۱۔۔۔۔۔جب رات ایک تہائی باقی رہ جاتی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: کون مجھ سے مصیبت کی خلاصی چاہتا ہے میں اس کی مصیبت ختم کروں گا، کون رزق کا سوال کرتا ہے میں اس کو رزق فراہم کروں گا، کون مجھ سے سوال کرتا ہے میں اس کو عطا کروں گا۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۴۰۲۔۔۔۔۔جب آخری تہائی رات باقی بچ جاتی ہے تو رحمٰن تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور اپنا ہاتھ پھیلا کر ارشاد فرماتے ہیں: ہے کوئی دعا مانگنے والا میں اس کی دعا قبول کروں، ہے کوئی توبہ کرنے والا میں اس کی توبہ قبول کروں، ہے کوئی بخشش کا طلبگار میں اس کی بخشش کروں۔ حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے تو پروردگار اپنے عرش پر مستوی ہو جاتے ہیں۔البغوی من عبدالمحمید بن سلمه عن ابیه عن جده

۳۴۰۳۔۔۔۔۔آخری رات اور فرض نمازوں کے بعد۔ترمذی حسن، نسائی، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامه رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون (سے وقت) دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب عنایت فرمایا۔

اخری رات میں دعا

۳۴۰۴۔۔۔۔۔آخر رات کا پیٹ۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ:۔۔۔۔۔ایک شخص نے عرض کیا رات کے کس حصے میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۳۴۰۵۔۔۔۔۔آخر رات کا حصہ اور بہت کم اس کو (آباد) کرنے والے ہیں۔

مسند احمد، نسائی، مسند ابی یعلی، ابن حبان، الرویانی، السنن لسعید بن منصور عن ابن ذر رضی اللہ عنہ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: رات کے کس پہر کا قیام (بہتر اور) افضل ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۳۴۰۶...... آخر رات کا حصہ پھر مقبول نماز ہے (یعنی تہجد) حتیٰ کہ فرض نماز پڑھ لی جائے۔ اس کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج ایک نیزے یا دو نیزوں کے بقدر بلند ہو جائے۔ پھر مقبول نماز ہے۔ (یعنی اشراق کے نوافل) حتیٰ کہ ہر شئی کا سایہ ایک نیزے کے بقدر ہو جائے پھر کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ زوال شمس ہو جائے۔ پھر مقبول نماز ہے۔ (زوال کے نوافل) حتیٰ کہ ہر شے کا سایہ ایک نیزے یا دو نیزے کے بقدر ہو جائے۔ پھر کوئی نماز نہیں۔ حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی سلمه بن عبدالرحمن بن عوف عن ابیه. مسند احمد، الکبیر للطبرانی، عن مرة بن کعب البهزی

فائدہ:...... رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ رات کے کس حصے میں دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا جواب مرحمت فرمایا کہ رات کے آخری حصے میں دعا زیادہ سنی جاتی ہے اس کے بعد تہجد کی نماز ہے فجر (کے فرض) سے پہلے تک۔ پھر اشراق کی نماز ہے اس کے بعد چاشت کی نماز ہے یہ زوال شمس سے پہلے کی دو نفل نمازیں ہیں جبکہ چاشت کی نماز کا حدیث میں ذکر نہیں۔ اس کے بعد زوال شمس ہے پھر زوال شمس کے نفل ہیں۔ یعنی رات کے آخری حصے میں اور دن کے ان اوقات میں نفل نمازیں ہیں اور ان کے بعد دعا قبول کی جاتی ہے۔

۳۴۰۷...... رات کے آخری حصے کا حکم، اس میں جس قدر ہو سکے نفل نماز پڑھو۔ بے شک اس نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں حتیٰ کہ صبح کی نماز کا وقت ہو جائے۔ پھر (نفل سے) رک جا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے۔ اور طلوع ہو کر ایک یا دو نیزوں کے بقدر بلند ہو جائے۔ کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور کفار اس کے لئے نماز پڑھتے ہیں۔ پھر (یہ اشراق کا وقت ہے) جو چاہے نماز پڑھے۔ یہ نماز بھی فرشتوں کی حضوری کی ہے۔ حتیٰ کہ عصر کی نماز پڑھی جائے۔ (اس کے درمیان سوائے زوال کے وقت کے سارا وقت نوافل کا ہے) پھر عصر کے بعد (نفل سے) رک جا حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔ اور کفار سورج کے لئے نماز پڑھتے ہیں۔ ابوداؤد الکبیر للطبرانی مستدرک الحاکم عن عمرو بن عبسة

فائدہ:...... حضرت عمرو بن عبسہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! رات کا کون سا حصہ زیادہ دعا سنے جانے کے لائق ہے؟ تو آپ نے مذکورہ جواب مرحمت فرمایا۔ (مستدرک میں امام حاکم نے یہ اضافہ نقل فرمایا ہے)۔ پھر جب تو وضو کرے تو پہلے ہاتھوں کو اچھی طرح دھولے، کیونکہ جب تو ہاتھوں کو دھوئے گا تو تیرے (ہاتھوں کے) گناہ تیری انگلیوں کے پوروں سے نکل جائیں گے۔ پھر جب تو اپنا چہرہ دھوئے گا تو تیرے (چہرے کے) گناہ تیرے چہرے سے نکل جائیں گے۔ پھر جب تو کلی کرے گا اور ناک صاف کرے گا تو تیرے نتھنوں سے گناہ نکل جائیں گے پھر جب تو سر کا مسح کرے گا تو سر کے بالوں کے سروں سے گناہ نکل جائیں گے۔ اور جب تو پاؤں دھوئے گا تو پاؤں سے تیرے گناہ نکل جائیں گے۔ پس اگر تو اپنی جگہ بیٹھا رہے تو تیرے وضو کا ثواب رہے گا اور اگر تو اٹھ کر اپنے رب کو یاد کرے اور اس کی حمد وثنا کرے اور دل کی توجہ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے تو تو اپنے گناہوں سے یوں نکل جائے گا گویا آج تیری ماں نے تجھے جنم دیا ہے۔

۳۴۰۸...... جب تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا پر اترتے ہیں اور فرماتے ہیں: کیا میرے بندوں میں سے کوئی بندہ ہے جو مجھ سے دعا کرے، میں اس کی دعا قبول کروں گا۔ کیا کوئی اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہے؟ جو مجھے یاد کرے میں اس کی بخشش کردوں گا۔ کیا کوئی رزق کی تنگی میں مبتلا ہے؟ کیا کوئی مظلوم ہے؟ جو مجھے یاد کرے، میں اس کی مدد کروں گا۔ کیا کوئی قیدی ہے؟ میں اس کو رہا کروں گا۔ پس صبح تک یہ سماں بندھا رہتا ہے حتیٰ کہ صبح ہو جاتی ہے پھر اللہ عزوجل اپنی کرسی پر بلند ہو جاتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن عبادة بن الصامت

۳۴۰۹...... رات کی آخری تین گھڑیوں میں پروردگار عزوجل اترتے ہیں اور پہلی گھڑی میں کتاب (تقدیر) میں نظر فرماتے ہیں جو چاہتے ہیں مٹا دیتے ہیں اور جو چاہتے ہیں باقی رکھتے ہیں۔ دوسری گھڑی میں جنات عدن میں نظر فرماتے ہیں یہ وہ مسکن ہے جس میں رہنے والا انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ رہے گا۔ اس میں وہ وہ نعمتیں ہیں جو کسی نے نہیں دیکھیں، نہ کسی انسان کے دل پر ان کا خیال گذرا۔ پھر پروردگار آخری گھڑی میں اترتے ہیں اور فرماتے ہیں: کوئی مغفرت چاہنے والا نہیں ہے میں اس کی مغفرت کروں۔ کوئی سائل نہیں ہے میں اس کا سوال

پورا کروں۔کوئی دعا مانگنے والا نہیں ہے اس کی دعا قبول کروں۔حتیٰ کہ پھر فجر طلوع ہوجاتی ہے۔اور یہ خدا کا فرمان ہے:

وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشهودًا. الاسراء:۷۸

''پس اللہ، رات کے ملائکہ اور دن کے ملائکہ اس وقت جلوہ افروز ہوتے ہیں۔''

ابن جرير، ابن ابی حاتم، الكبير للطبرنی، ابن مردويه عن الدرداء رضی الله عنه

کلام:......المتناهية ۲۱۔

۳۴۱۰......جب رات کا آخری نصف یا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا پر جلوہ افروز ہوتے ہیں۔اور فرماتے ہیں: کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے میں اس کی دعا قبول کروں گا۔کون ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اس کو عطا کروں گا۔کون ہے جو مجھ سے اپنی مغفرت چاہے میں اس کی مغفرت کروں گا۔(پروردگار یہ اعلان فرماتے رہتے ہیں) حتیٰ کہ صبح کی سفیدی رونما ہوجاتی ہے اور قاری فجر کی نماز سے لوٹ آتا ہے۔ابن النجار عن ابی هريره رضی الله عنه

پانچویں فصل......مختلف اوقات کی دعائیں

اس میں چار فروع ہیں۔

پہلی فرع......رنج وغم اور مصیبت کی دعاؤں کے بارے میں

۳۴۱۱......جب تم میں سے کسی کو کوئی غم یا تکلیف پہنچے تو وہ کہے:الله الله ربی لااشرک به شيئًا اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔الاوسط للطبرانی عن عائشه رضی الله عنها

۳۴۱۲......جب تم پر کوئی کرب نازل ہو یا کوئی مشقت یا مصیبت پڑے تو یوں کہو:الله ربنا لاشريک له۔ اللہ ہمارا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔الكبير للطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنه

کلام:......ضعیف الجامع ۷۰۸۔

۳۴۱۳......جب کسی کو رنج یا غم لاحق ہو تو وہ سات مرتبہ کہے:الله الله ربی لااشرک به شيأً۔ (اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا)

کلام:......ضعیف الجامع ۳۷۷۔

۳۴۱۴......جب کسی کو بادشاہ سے خوف ہو تو وہ یہ دعا پڑھے:

اللهم رب السموات ورب الرش العظيم، كن لی جارًا من شر فلان بن فلان، وشر الجن والانس وأتباعهم ان يفرط احد منهم أو أن يطغی، عزجارک وجل ثناء ک ولااله غيرک

''اے آسمانوں کے پروردگار! اور عرش عظیم کے پروردگار! تو مجھے فلاں بن فلاں کے شر سے امن دے اور جن وانس اور ان کے پیروکاروں کے شر سے کہ ان میں سے کوئی مجھ پر سرکشی کرے۔تیری پناہ عزت والی ہے، تیری ثناء عظیم ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

کلام:......ضعیف الجامع ۴۲۷۔الضعیفة ۲۴۰۰۔

۳۴۱۵......جب تجھے کسی بادشاہ یا کسی کا بھی خوف ہو تو یہ دعا پڑھ:

لااله الاالله الحليم الكريم، سبحان الله رب السموات السبع ورب العرش العظيم، لااله الاانت،

عزجارک وجل ثناء ک ولا الہ غیرک۔

کلام: ..... ضعیف الجامع ۴۷۶۹۔

۳۴۱۶ ..... جب کسی کو کوئی رنج وغم یا بیماری یا کوئی سختی یا تنگی پہنچے تو تین مرتبہ کہے: اللّٰہ اللّٰہ ربی لااشرک بہ شیئًا

کلام: ..... ضعیف الجامع ۷۰۷۔

۳۴۱۷ ..... جب تو کسی مشکل میں پڑ جائے تو کہہ:

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ولاحول ولاقوۃ الاباللّٰہ العلی العظیم۔

پس اللہ تعالیٰ اس کے طفیل ہر طرح کی مصیبت و پریشانی دور کر دے گا۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن علی رضی اللہ عنہ

کلام: ..... ضعیف الجامع ۷۲۷۔

۳۴۱۸ ..... جب تم کسی بڑی مشکل میں پھنس جاؤ تو کہو:

حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل. ابن مردویہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ..... ضعیف الجامع ۷۲۹۔

۳۴۱۹ ..... مچھلی والے (حضرت یونس علیہ السلام) کی دعا جس کے ساتھ انہوں نے (خدا کو) پکارا جبکہ وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے: لاالٰہ الاانت سبحانک انی کنت من الظالمین۔ کسی مسلمان بندے نے اس کلمہ کے ساتھ کسی چیز کی دعا نہیں کی مگر اللہ نے اس کو قبول کیا۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیھقی، ایضاء عن سعد رضی اللہ عنہ

کلام: ..... تکمیل النفع۔

۳۴۲۰ ..... کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم پر دنیا کا کوئی کرب یا مصیبت نازل ہو جائے تو ذوالنون (یونس علیہ السلام) کی دعا پڑھ کر دعا مانگے اس سے وہ کرب اور مصیبت ضرور دفع کر دی جائے گی۔ ابن ابی الدنیا فی الفرج، مستدرک عن سعد رضی اللہ عنہ

۳۴۲۱ ..... کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جو تو مصیبت کے وقت کہے:

اللّٰہ اللّٰہ ربی لااشرک بہ شیئًا. مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ عن اسماء بنت عمیس

۳۴۲۲ ..... جس کو کوئی رنج وغم یا بیماری اور کوئی سختی پہنچے اور وہ کہے: اللّٰہ اللّٰہ ربی لااشرک بہ شیئًا۔ تو اللہ پاک اس سے ہر تکلیف دور فرما دیں گے۔

الکبیر للطبرانی عن اسماء بنت عمیس

مصیبت کے وقت کی دعا

۳۴۲۳ ..... مصیبت زدہ شخص کو یہ دعائیہ کلمات کہنے چاہئیں:

اللھم رحمتک ارجو فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح لی شانی کلہ لاالٰہ الاانت۔

اے اللہ میں تیری رحمت کی امید رکھتا ہوں لہٰذا مجھے ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے نفس کے حوالہ نہ کر اور میرے تمام کام بنا دے۔ بے شک تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ مسند احمد، الادب المفرد، ابو داؤد، ابن حبان عن ابی بکرۃ

۳۴۲۴ ..... ہر مشکل دور کرنے کے کلمات یہ ہیں:

لاالٰہ الااللّٰہ الحلیم الکریم، لاالٰہ الااللّٰہ العلی العظیم لاالٰہ الااللّٰہ رب السموات السبع، ورب العرش الکریم

ابن ابی الدنیا فی الفرج عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۴۲۵ ..... مجھے جب بھی کوئی کرب (رنج) لاحق ہوا تو جبرئیل نے آ کر کہا: اے محمد! کہو:

توکلت علی الحی الذی لایموت والحمدللہ الذی لم یتخذ ولدًا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرًا۔
کلام:......ضعیف الجامع ۵۱۲۸۔

رنج وغم اور مصیبت کے وقت کی دعائیں......از الاکمال

۳۴۲۶...... جب تجھ کو شیطان یا کوئی بادشاہ رنج وغم میں مبتلا کرے تو یوں کہہ لیا کر:
یامن یکفی من کل احد، یااحد من لااحد لہ، یاسند من لاسند لہ انقطع الرجاء الامنک، کفنی مما انا فیہ، واعنی علی ماانا علیہ، مما قد نزل بی، بجاہ وجھک الکریم، وبحق محمد علیک امین۔
''اے وہ ذات! جو ہر ایک سے کافی ہے، اے اکیلے! جس کو کسی کا سہارا نہیں، اے سب کے لئے آسرا بننے والے! جس کو کسی کا کوئی آسرا نہیں، ہر طرف سے امیدیں ٹوٹ گئی ہیں سوائے تیرے، پس تو مجھے اس مشکل سے آزادی دے جس میں میں مبتلا ہوں۔ مجھے اس کام پر قوت دے جس پر میں قائم ہوں اس مصیبت سے بچاتے ہوئے جو مجھ پر نازل ہوگئی ہے۔ اپنی کریم ذات کے طفیل اور اس حق کے طفیل جو تجھ پر محمد (ﷺ) کا ہے۔ امین۔'' الدیلمی عن عمر رضی اللہ عنہ وعلی رضی اللہ عنہ
۳۴۲۷...... جب تو کسی سے خوف زدہ ہو تو یوں کہہ:
اللھم رب السموات السبع ومافیھن، ورب العرش العظیم، رب جبرئیل ومیکائیل واسرافیل کن لی جارا من فلان واشیاعہ، ان یفرطوا علی، أوان یطغوا علی ابداً، عز جارک وجل ثناء ک ولاالہ الاانت، ولاحول ولاقوۃ الابک
''اے ساتوں آسمان اور جو کچھ ان میں ہے سب کے رب! اور عرش عظیم کے رب! جبرئیل علیہ السلام میکائیل اور اسرافیل کے رب! تو مجھے فلاں شخص اور اس کے پیروکاروں سے اپنی پناہ میں لے لے۔ کہ کبھی مجھ پر تعدی کریں یا سرکشی کریں۔ بے شک تیری پناہ مضبوط ہے تیری ثناء عظیم ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اور ہر نیکی کی قوت اور بدی سے اجتناب تیرے سوا ممکن نہیں۔''
• الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
۳۴۲۸...... میں ایسا کلمہ جانتا ہوں جس کو کوئی غم زدہ شخص کہہ لے تو اللہ عزوجل اس کا غم زائل فرما دیتے ہیں وہ کلمہ میرے بھائی یونس نے کہا تھا:
فنادیٰ فی الظلمات ان لاالہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین۔الانبیاء: ۸۷
پھر اس نے تاریکیوں میں (ہم کو) پکارا: کہ بے شک تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے تھا۔
ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن سعد رضی اللہ عنہ
۳۴۲۹...... میں تجھے چند کلمات سکھاتا ہوں انہیں تو مصیبت کے وقت کہہ لیا کر:
اللہ اللہ ربی لااشرک بہ شیئًا
اللہ! اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔ مسند احمد، ابوداؤد عن اسماء بنت عمیس
۳۴۳۰...... اے آل عبدالمطلب! جب تم پر کوئی کرب، مصیبت، مشقت یا تنگی پہنچے تو یوں کہا کرو:
اللہ اللہ ربنا لا شریک لہ۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۳۴۳۱...... جس نے ہر روز چار مرتبہ یہ کلمات کہہ لئے اللہ پاک اس سے ہر برائی دور کر دیتے ہیں:

اشهد ان الله هو الحق المبين وانه يحيي ويميت وان الساعة اتية لاريب فيها وان الله يبعث من في القبور
"میں گواہی دیتاہوں اللہ کی ذات ہی حق ہے اور کھلی ذات ہے، وہی جلاء بخشتا ہے اور موت دیتا ہے۔ بے شک قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شبہ نہیں اور بے شک اللہ پاک قبروں میں سے مردوں کو اٹھائیں گے۔" الحاکم فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

۳۴۳۲..... فراخی وکشادگی کے کلمات یہ ہیں:

لااله الاالله الحليم الكريم، لااله الاالله العلي العظيم، لااله الاالله رب السموات السبع ورب العرش الكريم
ابن ابی الدنیا فی الفرج عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۴۳۳..... جو بندہ یہ کلمات کہہ لے اللہ پاک اس کا رنج وغم زائل فرمادیتے ہیں:

اللهم رب السموات السبع ورب العرش العظيم، اكفني كل مهم من حيث شئت ومن اين شئت
الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن علی رضی اللہ عنہ

۳۴۳۴..... جس مسلمان کو کوئی رنج یاغم لاحق ہو پس وہ یہ دعا پڑھے:

اللهم انى عبدك وابن عبدك وابن امتك ناصيتى بيدك، ماض فى حكمك، عدل فى قضائك، اسئلك بكل اسم هولك، سميت به نفسك، أوانزلته فى كتابك اوعلمته احدًا من خلقك أواستأثرت به فى علم الغيب عندك، ان تجعل القرآن العظيم ربيع قلبى، ونور بصرى، وجلاء حزنى، وذهاب همى۔

"اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے کا بیٹا ہوں، تیری بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی (اور باگ ڈور) تیرے ہاتھ میں ہے، میری ذات میں تیرا حکم جاری ساری ہے، تیرا فیصلہ میرے متعلق عدل پر مبنی ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے ہر اس نام کے ساتھ جو تو نے اپنی ذات کے لئے موسوم فرمایا یا تو نے اپنی کتاب میں نازل کیا یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا یا تو نے اسے علم غیب میں رکھنے کو ترجیح دی۔ میں اس نام کے طفیل سوال کرتا ہوں کہ قرآن کو میرے دل کی بہار بنادے، میری آنکھوں کا نور بنادے، میرے رنج کو زائل کرنے والا بنادے، میرے غم کا علاج بنادے۔"

اللہ پاک ضرور اس کے رنج کو زائل فرمادیں گے اور اس کے بدلہ خوشی عنایت فرمائیں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم یہ کلمات یاد نہ کرلیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اور ہر وہ شخص جو بھی ان کلمات کو سنے یاد کرلے۔

(مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبه، السنن للدار قطنی، مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

۳۴۳۴..... جس شخص کو کوئی رنج یاغم پہنچے تو وہ ان کلمات کے ساتھ دعا کرے:

اللهم انى عبدك وابن عبدك وابن امتك، فى قبضتك ناصيتى بيدك، ماض فى حكمك، عدل فى قضاءك، اسألك بكل اسم هولك، سميت به نفسك اوانزلته فى كتابك. أوعلمته احدامن خلقك أواستأثرت به فى علم الغيب عندك، ان تجعل القرآن ربيع قلبى ونور بصرى وجلاء حزنى وذهاب همى۔

ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ شخص تو قابل رشک ہے جس کو یہ کلمات یاد ہوگئے! آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! تم بھی یہ کلمات پڑھا کرو اور دوسروں کو بھی سکھایا کرو۔ بے شک جس نے یہ کلمات کہے اور دوسروں کو سکھائے اللہ پاک اس کا رنج زائل فرمادیں گے اور اس کی خوشی دراز فرمادیں گے۔ الکبیر للطبرانی، ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۳۴۳۵..... جس کو کوئی رنج وغم لاحق ہو وہ یہ کلمات کہے:

اللهم انى عبدك وابن عبدك وابن امتك، فى قبضتك ناصيتى بيدك، ماض فى حكمك، عدل

فی قضاء ک، اسألک بکل اسم ھولک، سمیت بہ نفسک اوانزلتہ فی کتابک، أوعلمتہ احدًا من خلقک أواستأثرت بہ فی علم الغیب عندک، ان تجعل القرآن ربیع قلبی ونور بصری وجلاء حزنی وذھاب غمی۔

کسی غمزدہ بندے نے یہ کلمات نہیں کہے مگر اللہ پاک نے ضرور اس کے رنج کو خوشی سے تبدیل کردیا۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم ان کو یاد نہ کرلیں؟ فرمایا: ہاں ضرور ان کو سیکھ لو۔مسند ابی یعلی، ابن السنی، ابن حبان عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۴۳۶.....جس شخص نے آیت الکرسی اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات (اٰمن الرسول سے آخر تک) کسی بھی مصیبت کے وقت تلاوت کیں اللہ پاک ضرور اس کی مدد فرمائے گا۔ابن السنی عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۳۴۳۷.....جس شخص نے یہ کلمات کہے:

لاالہ الااللّٰہ قبل کل شیءٍ ولاالہ الااللّٰہ بعد کل شیءٍ ولاالہ الااللّٰہ یبقی، ویفنی کل شیءٍ

ہر چیز سے قبل لاالہ الااللّٰہ ہے اور ہر چیز کے بعد لاالہ الااللّٰہ ہے اور لاالہ الااللّٰہ ہی باقی رہے گا اور ہر چیز فنا ہوجائے گی۔

تو ضرور اس کو رنج وغم سے عافیت دی جائے گی۔الکبیر للطبرانی عن ابن عباس

کلام:.....الضعیفۃ ۴۲۷۔

۳۴۳۸.....لاالہ الااللّٰہ الحلیم الکریم، سبحان اللہ، وتبارک اللہ رب العرش العظیم والحمدللّٰہ رب العالمین. (یہ کلمات فراخی وکشادگی کے ہیں)۔مسند احمد، ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ ابن حبان، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیھقی عن علی رضی اللہ عنہ

۳۴۳۹.....اے ابی طالب کے فرزند! (علی رضی اللہ عنہ) میں تجھے غم زدہ دیکھ رہا ہوں تو اپنے کسی گھر والے کو کہہ کہ وہ تیرے کان میں اذان کہے۔بے شک یہ رنج کی دوا ہے۔الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۳۴۴۰.....اے علی! جب تجھے کوئی پریشان کن معاملہ پیش آجائے یہ کلمات پڑھا کر:

اللھم احرسنی بعینک التی لاتنام، واکنفنی بکنفک الذی لایرام واغفرلی بقدرتک علی فلااھلک وانت رجائی، رب کم من نعمۃ انعمتھا علی!قل لک عندھا شکری وکم من بلیۃ ابتلیتنی بھا، قل لک عندھا صبری فیامن قل عند نعمتہ شکری فلم یحرمنی ویامن قل عند بلیتہ صبری فلم یخذلنی ویامن رانی علی الخطایافلم یفضحنی، یاذاالمعروف الذی لاینقضی ابداً ویاذاالنعماء التی لاتحصی ابداً، اسألک ان تصلی علی محمد، وعلی آل محمد وبک ادرأفی تحور الاعداء والجبارین

الفردوس عن علی رضی اللہ عنہ

”اے اللہ! میری حفاظت فرما اپنی اس آنکھ کے ساتھ، جو کبھی نہیں سوئی۔مجھے اپنے اس سایہ میں حفاظت دے جو کبھی ڈھلتا نہیں۔ میری مغفرت فرما اپنی اس قدرت کے ساتھ جو تجھے مجھ پر حاصل ہے جس کے صلہ میں میں ہلاکت سے بچ جاؤں اور بے شک تو ہی میری امیدوں (کا محور) ہے۔کتنی نعمتیں تو نے مجھ پر انعام فرمائی ہیں، جن کا مجھ سے شکر بھی ادا نہ ہوسکا۔کتنی مصیبتیں ہیں جن کے ساتھ تو نے میری آزمائش کی مگر میں ان پر صبر میں پورا نہ اتر سکا۔اے وہ ذات جس کی نعمتوں پر میں نے صبر نہ کیا مگر اس کے باوجود اس نے مجھے ان نعمتوں سے محروم نہ فرمایا۔اے وہ ذات جس کے مصائب پر مجھ سے صبر نہ ہوسکا مگر اس نے رسوا نہ کیا۔اے وہ ذات جس نے مجھے گناہوں میں آلودہ دیکھا مگر مجھے فضیحت وشرمندہ نہ کیا۔اے وہ ذات جو کبھی ختم نہ ہوگی۔اے ان نعمتوں کی مالک ذات جو کبھی شمار نہیں کی جاسکتیں۔میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمد (ﷺ) پر اور ان کی آل پر (میری طرف سے) درود (وسلام) نازل فرما۔اور تمام دشمنوں اور سرکشوں کے مقابلہ میں میرا پروردگار ہوجا۔“ الفردوس عن الدیلمی۔

۳۴۴۱.....اے علی! جب تو کسی مشکل میں پڑجائے تو یہ کلمات کہا کر:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لاحول و لاقوۃ الاباللّٰہ العلی العظیم

یقیناً اللہ پاک ان کلمات کے طفیل جن مصیبتوں کو بھی چاہے گا دور کردے گا۔الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ وفیہ عمرو بن شمر

۳۴۴۲......یہ کہا کر:

سبحان اللّٰہ الملک القدوس، رب الملائکۃ والروح جللت السموات والارض بالعزۃ والجبروت۔

پاک ہے اللہ کی ذات جو مالک ہے اور ہر تقدیس کے لائق ہے۔ملائکہ اور جبرئیل امین کا رب ہے۔(اے پروردگار!) بے شک تو نے آسمانوں اور زمین کو اپنی عزت اور طاقت کے ساتھ عظمت بخشی ہے۔الکبیر للطبرانی عن البراء رضی اللہ عنہ

فائدہ:......ایک شخص نے اپنی وحشت (اور تنہائی) کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے جواب عنایت فرمایا۔

۳۴۴۳......کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھادوں جو تجھ سے ہر تکلیف اور بیماری کو دفع کردیں گے تو یہ کہا کر:

توکلت علی الحی الذی لایموت والحمدللّٰہ الذی لم یتخذ ولدًا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرًا

''میں نے اس ذات پر بھروسہ کیا جو کبھی مرے گی نہیں اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے اپنے لئے نہ کوئی بیٹا بنایا اور نہ اس کی بادشاہت میں کوئی شریک ہے اور نہ وہ عاجز و ناتواں ہے نہ کسی مددگار کا محتاج، پس تو اس کو بڑا جان کر اس کی بڑائی کرتا رہ۔''

ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۴۴۴......حسبی اللّٰہ ونعم الوکیل ہر خوف زدہ کے لئے پناہ ہے۔ابونعیم عن شداد بن اوس

کلام:......کشف الخفاء ۱۱۳۴۔ضعیف الجامع ۲۷۱۳۔

دوسری فرع......نماز کے بعد کی دعائیں

۳۴۴۵......کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اگر تم اس کو تھام لو تو اپنے سے سابقین کو پالو اور تم سے پیچھے والے تم کو نہ پاسکیں۔اور تم اپنے ساتھ والوں میں سب سے بہترین لوگ بن جاؤ، سوائے اس شخص کے جو یہی عمل کرے۔لہٰذا ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس (۳۳) مرتبہ سبحان اللّٰہ، الحمدللّٰہ اور اللّٰہ اکبر کہا کرو۔عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۴۴۶......دو باتیں ایسی ہیں جن پر کسی بھی مسلمان نے پابندی کی تو وہ ضرور جنت میں داخل ہوجائے گا۔اور وہ دونوں نہایت آسان ہیں اور ان کا عمل بھی قلیل ہے۔پس ہر نماز کے بعد دس دس مرتبہ سبحان اللّٰہ، الحمدللّٰہ اور اللّٰہ اکبر کہا جائے۔پس زبان پر تو یہ ڈیڑھ سو کلمات ہوئے لیکن میزان میں ڈیڑھ ہزار ہوئے۔پھر جب (رات کو) بستر پر جائے تو اللّٰہ اکبر چونتیس مرتبہ، الحمدللّٰہ تینتیس مرتبہ اور سبحان اللّٰہ تینتیس مرتبہ کہا جائے یہ زبان پر سو کلمات ہوئے لیکن میزان میں ایک ہزار۔پس کون شخص دن رات میں ڈھائی ہزار برائیاں کرے گا۔

مسند احمد، الادب المفرد، ابن ماجہ، ترمذی، ابو داؤد، نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۴۴۷......سو بار اللّٰہ اکبر کہہ، سو بار الحمدللّٰہ، اور سو بار سبحان اللّٰہ. یہ تیرے لئے اس سے زیادہ ثواب کی چیز ہے کہ تو سو گھوڑے زین اور لگام لگے ہوئے اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے دے، اور اس سے بہتر ہے کہ تو سو اونٹ اللہ کی راہ میں قربان کرے اور اس سے بہتر ہے کہ تو سو غلام اللہ کے لئے آزاد کرے۔ابن ماجہ عن ام ھانی

۳۴۴۸......دس بار سبحان اللّٰہ پڑھ، دس بار الحمدللّٰہ پڑھ اور دس بار اللّٰہ اکبر پڑھ پھر جو چاہے اللہ سے مانگ بے شک وہ فرماتا ہے میں نے قبول کیا۔مسند احمد، ترمذی، نسائی، مستدرک الحاکم، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۳۲۳۳۔

سو بار سبحان اللہ کہنے کی فضیلت

۳۴۴۹......سو بار سبحان اللّٰہ کہہ، یہ تیرے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے سو غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب رکھتا ہے۔ سو بار الحمدللّٰہ کہہ، یہ تیرے لئے سو گھوڑے زین اور لگام لگے ہوئے جہاد کے لئے اللہ کی راہ میں دینے کے برابر ثواب رکھتا ہے۔ اور سو بار اللّٰہ اکبر کہہ، یہ تیرے لئے ایسا ہے جیسے تو نے سو اونٹ قلادہ لگے ہوئے اللہ کی راہ میں قربان کئے۔ اور سو بار لاالٰہ الااللّٰہ کہہ یہ زمین و آسمان کے درمیان کے خلاء کو ثواب سے بھر دے گا اور اس دن اس سے بڑھ کر کوئی عمل آسمان پر نہیں جا سکتا، الا یہ کہ اور کوئی بھی تیرے جیسا یہ عمل کرے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ام ہانی

کلام:......ضعیف الجامع ۳۳۴۴۔

۳۴۵۰......اللّٰہ اکبر، سبحان اللّٰہ والحمدللّٰہ، ولاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ ولاحول ولاقوۃ الاباللّٰہ۔ اگر کوئی شخص ہر نماز کے بعد سو بار یہ کلمات پڑھے تو اگر اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تب بھی اللہ پاک اس کو معاف فرما دے گا۔

مسند احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۴۲۶۳۔

ہر نماز کے بعد کی تسبیحات

۳۴۵۱......ہر نماز کے بعد میں پڑھے جانے والے کلمات جن کا پڑھنے والا کبھی نامراد نہیں ہوتا وہ یہ ہیں: تینتیس بار سبحان اللّٰہ، تینتیس بار الحمدللّٰہ اور چونتیس بار اللہ اکبر (ہر فرض نماز کے بعد)۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ

۳۴۵۲......کیا میں ایسی شے نہ بتاؤں جس کو کرنے سے تم اپنے سے آگے والوں کو پالو اور اپنے بعد والوں سے آگے نکل جاؤ۔ ہر فرض نماز کے بعد الحمدللّٰہ، سبحان اللّٰہ اور اللّٰہ اکبر تینتیس تینتیس بار اور (اللّٰہ اکبر) چونتیس بار پڑھو۔ ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۳۴۵۳......کیا میں تم کو ایسی چیز نہ سکھاؤں جس کے ذریعے تم آگے والوں کو پہنچ جاؤ اور کوئی تم سے افضل نہ رہے سوائے اس شخص کے جو تیرے جیسا عمل کرے۔ سبحان اللّٰہ، اللّٰہ اکبر اور الحمدللّٰہ ہر فرض نماز کے بعد تینتیس تینتیس بار پڑھو۔

مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۴۵۴......تم سے بدر کے یتیم لوگ آگے نکل گئے ہیں لیکن میں تمہیں ایسا عمل بتاؤں گا جو اس سب سے بہتر ہوگا پس تم ہر فرض نماز کے بعد تینتیس بار اللہ اکبر کہو، تینتیس بار سبحان اللّٰہ اور تینتیس بار الحمدللّٰہ کہو۔ اور (ایک بار) لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر کہو۔ ابوداؤد عن ام الحکم بنت الزبیر رضی اللہ عنہ

۳۴۵۵......اے ابوذر! میں تجھے چند کلمات سکھاتا ہوں جن کو تو کہے تو (عمل میں) تو اپنے سے آگے والے کو پالے اور تجھے کوئی نہ پا سکے الا یہ کہ کوئی اور بھی یہی عمل کرے۔ ہر نماز کے بعد تینتیس بار اللّٰہ اکبر کہہ۔ تینتیس بار سبحان اللّٰہ اور تینتیس بار الحمدللّٰہ اور ایک بار یہ پڑھ کر خاتمہ کر لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر۔ جو یہ عمل کرے اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ ابوداؤد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۳۴۵۶......اے معاذ! اللہ کی قسم! میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں۔ اے معاذ! میں تجھے یہ وصیت کرتا ہوں کہ کسی فرض نماز کے بعد یہ کہنا نہ چھوڑ:

اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان، مستدرک عن معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل

۳۴۵۷...... میں تجھے ایسے عمل کی خبر دیتا ہوں اگر تو اس پرعمل کرے تو اپنے سے آگے والوں کو پالے اور اپنے پیچھے والوں کو پیچھے چھوڑ دے سوائے اس شخص کے جو تیرے جیسا عمل کرے پس ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ پڑھ، تینتیس بار اللہ اکبر اور چونتیس بار الحمدللہ پڑھ۔

مسند احمد، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، الضیاء عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۳۴۵۸......

۳۴۵۹...... جب تم نماز پڑھ کر فارغ ہو جاؤ تو سبحان اللہ تینتیس مرتبہ کہو، الحمدللہ تینتیس مرتبہ، اللہ اکبر چونتیس مرتبہ اور لا الہ الا اللہ دس مرتبہ۔ اس کے ساتھ تم ان لوگوں کو پالو گے جو تم سے (نیکیوں میں) آگے نکل گئے ہیں۔ اور جو تمہارے بعد آنے والے ہیں ان سے بھی تم آگے نکل جاؤ گے۔ ترمذی، نسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:...... بعض غریب صحابہ نے مالداروں کے متعلق عرض کیا کہ وہ صدقہ وخیرات کے ذریعے ہم سے آگے نکل گئے ہیں تو آپ ﷺ نے یہ جواب ارشاد فرمایا۔

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۷۸، ضعیف النسائی ۴۷، المشتہر ۱۶۹۔

۳۴۶۰...... جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہا، تینتیس مرتبہ الحمدللہ اور تینتیس مرتبہ اللہ اکبر کہا جو ننانوے تسبیحات ہوئیں پھر ایک مرتبہ یہ کلمات کہہ کر سو کی تعداد پوری کر لی:

لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر۔

تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کی طرح زیادہ ہوں۔

مسند احمد، مسلم، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۴۶۱...... اے نمازی تو نے بہت جلدی کر لی، نماز پڑھ کر اللہ کی شان کے مطابق اس کی حمد کیا کرو پھر مجھ پر درود پڑھا کرو اور پھر دعا کیا کرو۔

ترمذی۔ نسائی عن فضالہ بن عبید

۳۴۶۲...... لا الہ الا اللہ وحدہ' لاشریک لہ'لہ الملک ولہ الحمد یحی ویمیت وھو علی کل شیءٍ قدیر۔ جس شخص نے یہ کلمات مغرب کی نماز کے بعد دس مرتبہ کہہ لئے تو اللہ پاک اس کے لئے مسلح فرشتے بھیجیں گے جو اس کی (جن و) شیاطین سے صبح تک حفاظت کریں گے۔ (جنت) واجب کرنے والی دس نیکیاں لکھیں گے، دس ہلاک کر دینے والی برائیاں اس سے مٹائیں گے اور دس مسلمان غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب اسے مرحمت ہوگا۔ ترمذی عن عمارۃ بن شبیب مرسلاً

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۷۳۹۔

۳۴۶۳...... جس شخص نے فجر کی نماز کے بعد، گھٹنے مڑنے کی حالت میں اور کسی سے بات کرنے سے قبل یہ کلمات دس مرتبہ کہے:

لا الہ الا اللہ وحدہ' لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد، یحی ویمیت وھو علی کل شیءٍ قدیر۔ تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس برائیاں مٹائی جائیں گی، دس درجے بلند کر دیئے جائیں گے اور وہ اس پورے دن ہر مکروہ وناپسندیدہ بات سے حفاظت میں رہے گا اور شیطان سے اس کی حفاظت کی جائے گی اور کوئی گناہ اس کو نہیں پا سکے گا سوائے شرک باللہ کے۔

ترمذی ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

کلام:...... ضعیف الترمذی ۶۸۸۔

چاشت کی نماز کی فضیلت

۳۴۶۴......فرض نماز پڑھ کر اٹھنے سے پہلے جو شخص نماز کی جگہ بیٹھا رہے اور کسی سے بات چیت کئے بغیر ذکر و تسبیح میں مشغول رہے حتیٰ کہ چاشت کی دو رکعت پڑھے تو اس کی تمام خطائیں معاف کردی جائیں گی خواہ وہ سمندر کی جھاگ کی مانند ہوں۔ ابو داؤد عن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف ابی داؤد ۲۸۰، ضعیف الجامع ۵۷۹۵۔

۳۴۶۵......جب تم فرض نماز پڑھ لو تو ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات کہو:

لاالہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر۔

پس کہنے والے کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر اجر لکھا جائے گا۔ الرافعی فی التاریخ عن البراء

کلام:......ضعیف الجامع ۵۷۵۔

۳۴۶۶......جب آدمی اپنی نماز سے فارغ ہوجائے تو کہے" رضیت باللّٰہ ربًا وبالاسلام دینًا وبالقرآن امامًا "یعنی میں راضی ہوں اس پر کہ اللہ ہمارا رب ہے، اسلام ہمارا دین اور قرآن ہمارا امام۔ پس اللہ پر بھی لازم ہوگا کہ وہ اس کے قائل کو راضی کرے۔

الابانہ للسجزی عن الزبیر

کلام:......ضعیف الجامع ۶۰۶، الضعیفۃ ۹۷۰۔

۳۴۶۷......جب تو صبح کی نماز پڑھ لے تو کسی سے بات کرنے سے قبل سات مرتبہ یہ پڑھ: اللھم اجرنی من النار اے اللہ! مجھے جہنم کی آگ سے پناہ دے۔ پس اگر تو اسی دن مرگیا تو اللہ تعالیٰ تیرے لئے جہنم سے پناہ لکھ دیں گے۔ یونہی جب مغرب کی نماز پڑھ لے تو کسی سے بات چیت کرنے سے قبل اللھم اجرنی من النار پھر سات مرتبہ پڑھ۔ پس اگر تو اسی رات مرگیا تو اللہ تعالیٰ تیرے لئے جہنم سے پناہ لکھ دیں گے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی عن الحارث التیمی

کلام:......ضعیف الجامع ۵۷۱، الضعیفۃ ۱۶۲۴۔

نماز کے بعد کی دعائیں......از الاکمال

۳۴۶۸......موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور دریافت فرمایا: جو شخص آیت الکرسی اتنی اتنی مرتبہ پڑھے اس کے لئے کیا اجر ہے؟ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام اجر کی نوعیت بیان فرمائی۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام (اتنی مرتبہ پڑھنے کی) طاقت نہیں رکھ سکے۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے اس (کے پڑھنے) سے عاجز و کمزور نہ فرما۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام دوبارہ نازل ہوئے اور فرمایا: آپ کا پروردگار آپ کو فرماتا ہے: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات کہہ لئے تو رات دن میں چوبیس گھنٹے ہیں، ان میں ہر گھنٹے میں اس بندے کی طرف سے سات کروڑ نیکیاں آسمان پر جائیں گی اور فرشتے ان نیکیوں کو لکھنے میں صور پھونکے جانے کے دن تک لکھتے رہیں گے۔ وہ کلمات یہ ہیں:

اللھم انی اقدم الیک بین یدی کل نفس ولمحۃ ولحظۃ وطرفۃ یطرف بھا اھل السموات واھل الارض فی کل شی ھو فی علمک کائن اوقدکان، اقدم الیک بین یدی ذلک کلہ

اس کے بعد پوری آیت الکرسی پڑھے۔

"اے اللہ! ہر لمحہ ہر گھڑی اور ہر پل میں اہل آسمان و زمین جو پل پل گذار رہے ہیں اور ماضی میں اور مستقبل میں جس قدر لمحات وہ گذاریں اس قدر آپ کے روبرو میں آیۃ الکرسی پڑھتا ہوں۔" الحکیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۴۶۹..... جب تو نماز پڑھ لے تو ہر فرض نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللّٰہ کہہ، تینتیس مرتبہ الحمدللّٰہ کہہ، چونتیس مرتبہ اللّٰہ اکبر کہہ اور ایک مرتبہ لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۳۴۷۰..... کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں۔ جس کے ذریعے تم اپنے سے آگے والوں کو پالو گے اور تم سے بعد والے تم کو نہ پاسکیں گے۔ اور تم ان سب سے افضل ہو گے جن کے درمیان تم ہو اس شخص کے سوا جو اسی کے مثل پڑھ لے۔ وہ یہ ہے کہ تم فرض نماز کے بعد سبحان اللّٰہ، الحمدللّٰہ اور اللّٰہ اکبر تینتیس تینتیس مرتبہ پڑھو۔ بخاری، مسلم عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۴۷۱..... کیا میں تجھے ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اگر تو اس کو تھام لے تو تجھ سے سبقت کرنے والوں کو تو پالے گا اور تجھ سے پیچھے والے تجھے نہ پاسکیں گے۔ سوائے اس شخص کے جو یہی عمل کرے۔ پس ہر نماز (فرض) کے بعد چونتیس مرتبہ (آخر میں) اللّٰہ اکبر کہہ، تینتیس مرتبہ (سب سے پہلے) سبحان اللّٰہ کہہ اور (درمیان میں) تینتیس مرتبہ الحمدللّٰہ کہہ۔

مسند احمد، الکنیٰ للحاکم، الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ

۳۴۷۲..... کیا میں تم کو ایسی شئے نہ بتاؤں اگر تم اس پر عمل پیرا ہو جاؤ تو تم اپنے سے سبقت کرنے والوں کو پالو اور تم سے پیچھے والے تم کو نہ پاسکیں اور تم اپنے اردگرد کے لوگوں میں سب سے بہترین ہو جاؤ سوائے اس شخص کے جو یہی عمل کرے۔ پس تم ہر فرض نماز کے بعد تینتیس تینتیس مرتبہ سبحان اللّٰہ، الحمدللّٰہ اور اللّٰہ اکبر کہہ لیا کرو۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۴۷۳..... کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جب تو ان کو کہہ لے گا تو (عمل میں) اپنے سے سابقین کو پالے گا لیکن تجھ سے پیچھے والے تجھ کو نہیں پہنچ پائیں گے سوائے اس شخص کے جو تیرے جیسا عمل کرے۔ پس تو ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللّٰہ کہہ، تینتیس، مرتبہ الحمدللّٰہ کہہ، تینتیس مرتبہ اللّٰہ اکبر کہہ اور آخر میں ایک مرتبہ یہ کلمات ادا کر:

لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ' لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد ولہ الشکر وھو علی کل شیءٍ قدیر۔

شیطان کے شر سے حفاظت

۳۴۷۴..... لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر۔

ابن عساکر عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

جس شخص نے صبح کو یہ کلمات نماز کے بعد دس مرتبہ کہہ لئے اللہ پاک اس کے لئے ان کلمات کے عوض دس نیکیاں لکھیں گے، دس خطائیں معاف فرمائیں گے، دس درجات اس کے بلند فرمائیں گے اور دس غلام آزاد کرنے کے بقدر ثواب لکھا جائے گا اور یہ کلمات اس کے لئے شام تک شیطان سے حفاظت کا سبب بنیں گے۔ اور جس شخص نے یہ کلمات شام کو کہہ لئے تو صبح تک اس کو یہی فضیلت حاصل ہو گی۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۳۴۷۵..... اے ام سلیم! جب تو فرض نماز پڑھ لے تو سبحان اللّٰہ دس مرتبہ کہہ، اللّٰہ اکبر دس مرتبہ، اور الحمدللّٰہ دس مرتبہ۔ اس کے بعد جو چاہے اللہ سے سوال کر۔ بے شک پروردگار اس کے جواب میں تین بار فرماتے ہیں: ہاں۔ مسند ابی یعلی عن انس رضی اللہ عنہ

۳۴۷۶..... جو بندہ ہر نماز کے بعد اپنے ہاتھ پھیلا کر یہ کہے:

اللھم الٰھی والٰہ ابراھیم واسحاق ویعقوب الٰہ جبریل ومیکائیل واسرافیل اسئالک: ان تستجیب دعوتی فانی مضطرو ان تعصمنی فی دینی فانی مبتلی، وتنالنی برحمتک فانی مذنب، وتنفی عنی الفقر فانی مسکین۔

تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کے ہاتھوں کو نامراد نہ لوٹائے۔

ترجمہ کلمات:......اے اللہ! اے میرے معبود! اے ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کے معبود! اے جبریل میکائیل اور اسرافیل کے رب! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری دعا قبول کر! میں مجبور ہوں اور میری میرے دین میں مدد فرما بے شک میں آزمائش میں مبتلا ہوں۔ مجھے اپنی رحمت عطا فرما میں گناہ گار ہوں۔ مجھ سے فقر و فاقہ کی تنگی دور فرما میں مسکین ہوں۔

ابن السنی، ابوالشیخ الدیلمی، ابن عساکر، ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے دیکھئے: تذکرۃ الموضوعات ۵۸۔ التنزیہ ۳۳۴/۲......ذیل اللآلی ۱۸۲۔ الضعیفۃ ۲۱۔

۳۴۷۷......ہر نماز کے بعد معوذات (سورۂ فلق اور سورۂ الناس) پڑھو۔

الکبیر للطبرانی، ابو داؤد، ابن حبان عن عقبہ رضی اللہ عنہ بن عامر

۳۴۷۸......جب تم نماز پڑھ لو تو اللہ میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگو، پوچھا گیا: وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا: جنت کا اعلیٰ ترین درجہ، اس کو ایک شخص کے سوا کوئی حاصل نہیں کر سکتا ہے اور مجھے اللہ سے امید ہے کہ وہ شخص میں ہوں گا۔

مصنف عبدالرزاق، مسند احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۴۷۹......جس نے ہر فرض نماز کے بعد ان کلمات کے ساتھ دعا کی قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی:

اللھم اعط محمدًا الوسیلہ واجعل فی المصطفین محبتہ وفی العالمین درجتہ وفی المقربین ذکر دارہ

''اے اللہ! محمد (ﷺ) کو (مقام) وسیلہ عطا فرما اور اپنے برگزیدہ لوگوں میں ان کی محبت کو جاگزیں فرما اور مقربین میں ان کا ذکر (عام) فرمادے۔'' الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:......غالباً دعا میں دار کا لفظ زائد ہے۔ اس لئے ترجمہ میں دار بمعنی گھر کا معنی ذکر نہیں کیا گیا۔

۳۴۸۰......جب شخص نے ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا کی اس نے اپنے لئے مجھ پر شفاعت واجب کر لی اور اس کے لئے جنت واجب ہوگئی:

اللھم اعط محمدًا الدرجۃ والوسیلۃ، اللھم اجعل فی المصطفین محبتہ وفی العالمین درجتہ وفی المقربین ذکرہ۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۴۸۱......جس کو یہ بات خوشگوار ہو کہ قیامت کے دن بڑے میزان میں اس کا عمل تولا جائے تو پس وہ ہر نماز سے لوٹتے وقت یہ پڑھا کرے:

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلم علی المرسلین والحمدللّٰہ رب العالمین پاک ہے تیرے رب کی ذات جو عزت کا مالک ہے۔ ہر اس عیب سے جو وہ بیان کرتے ہیں اور رسولوں پر سلام اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۳۴۸۲......جس شخص نے ہر نماز کے بعد یہ کہا: **سبحان ربک رب العزۃ عمایصفون، وسلام علی المرسلین، والحمدللّٰہ رب العالمین**۔ تو بے شک اس نے بڑے ترازو میں اپنا عمل تلوایا۔ الکبیر للطبرانی عن زید رضی اللہ عنہ بن ارقم

۳۴۸۳......جس نے نماز سے اٹھتے وقت تین مرتبہ یہ کلمات کہے تو وہ مغفرت کی حالت میں اٹھے گا:

سبحان اللّٰہ العظیم وبحمدہ ولاحول ولاقوۃ الاباللّٰہ۔

ابن السنی، عمل یوم ولیلۃ للحسن بن علی بن شبیب المعمری، ابو الشیخ، ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

۳۴۸۴......جب بندہ نماز پڑھتا ہے اور اللہ سے جنت کا سوال نہیں کرتا تو جنت کہتی ہے: افسوس اس پر، کیا اس کے لئے اچھا نہ ہوتا اگر یہ اللہ سے جنت کا سوال کر لیتا۔ یونہی جب بندہ نماز پڑھ کر جہنم سے اللہ کی پناہ نہیں مانگتا تو جہنم کہتی ہے: ہائے افسوس! کیا اس کے لئے اچھا نہ ہوتا اگر یہ جہنم سے اللہ کی پناہ مانگ لیتا۔ الدیلمی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

تیسری فرع......صبح وشام کی دعاؤں کے بارے میں

۳۴۸۵......جب تم میں سے کوئی شخص صبح کرے تو یہ کلمات کہے:

اللهم بک اصبحنا وبک امسینا وبک نحیا وبک نموت والیک المصیر۔

''اے اللہ تیری قدرت کے ساتھ ہم صبح کرتے ہیں اور شام کرتے ہیں اور تیری قدرت کے ساتھ زندہ ہوتے ہیں اور مرتے ہیں۔ اور تیری طرف ہمارا اٹھکانا ہے۔''

اور جب شام ہو تو یہ کلمات کہے:

اللهم بک امسینا وبک اصبحنا وبک نحیا وبک نموت والیک النشور۔

ترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

حدیث حسن ہے۔

۳۴۸۶......جس نے صبح کے وقت یہ کلمات کہے:

اللهم ما اصبح بی من نعمة أو باحد من خلقک فمنک وحدک لاشریک لک ولک الحمد ولک الشکر علی ذلک۔

اے اللہ! جو بھی نعمت مجھے حاصل ہے یا تیری کسی بھی مخلوق کو حاصل ہے وہ سب تیری طرف سے ہے، تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں پس تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں اور اس پر تیرا (لاکھ لاکھ) شکر ہے۔ اس نے سارے دن کا شکر ادا کر دیا اور جس نے یہ کلمات شام کو کہے اس نے اس رات کا شکر ادا کر دیا۔ ابو داؤد، ابن حبان، ابن السنی، شعب الایمان للبیهقی عن عبداللہ بن غنام

۳۴۸۷......جس نے صبح کے وقت یہ کلمات کہے:

فسبحان الله حین تمسون وحین تصبحون وله الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظهرون یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ویحی الارض بعد موتها وکذلک تخرجون۔

سورة الروم ۱۸۔۱۹

تو جس وقت تم کو شام ہو اور جس وقت صبح ہو خدا کی تسبیح کرو۔ اور آسمانوں اور زمین میں اس کی تعریف ہے۔ اور تیسرے پہر بھی اور جب دوپہر ہو (تب بھی)۔ وہی زندے کو مردے سے نکالتا ہے اور (وہی) مردے کو زندے سے نکالتا ہے اور وہی زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے۔ (پس جس نے صبح کے وقت مذکورہ آیات پڑھ لیں) اس نے اس دن کی فوت شدہ چیزوں کو پالیا اور جس نے یہی آیات شام کو پڑھیں اس نے اس رات کی فوت شدہ چیزوں کو پالیا۔ ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۵۷۳۳۔ ذخیرۃ الحفاظ ۵۴۵۸، ضعیف ابی داؤد ۱۰۸۱۔

۳۴۸۸......جس نے صبح کے وقت یہ کلمات کہے:

لاالٰہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر۔

اس کے لئے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس برائیاں مٹادی جاتی ہیں اور دس درجات اس کے بلند کر دیئے جاتے ہیں اور وہ شام تک شیطان سے اللہ کی حفاظت میں رہتا ہے۔ اور جب شام کے وقت یہ کلمات کہے تو تب بھی یہی ثواب ملتا ہے (اور وہ شیطان سے اللہ کی حفاظت میں رہتا ہے) حتیٰ کہ صبح کرلے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجه عن ابی عیاش الزرقی

۳۴۸۹......جس نے شام کے وقت یہ کلمات تین مرتبہ کہے:

بسم اللہ الذی لایضر مع اسمہ شیءٌ فی الارض ولافی السماء وھو السمیع العلیم

اللہ کے نام کے ساتھ (شام کرتا ہوں) جس کے نام کے ساتھ کوئی شے نقصان نہیں دے سکتی زمین میں اور نہ آسمان میں اور وہ سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔ تو صبح تک اس کو کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی۔ اور جس نے صبح کے وقت تین مرتبہ یہی کلمات پڑھے تب بھی کوئی مصیبت اس کو نہیں پہنچ سکتی حتیٰ کہ شام کرے۔ ابو داؤد، ابن حبان عن عثمان رضی اللہ عنہ

۳۴۹۰......جس نے صبح وشام تین تین بار یہ کلمات پڑھے:

رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینًا وبحمد نبیا

میں اللہ پر رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔ تو اللہ پر حق ہے کہ اس کو قیامت کے دن راضی کرے۔

مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن رجل

کلام:......ضعیف الجامع ۵۷۳۴۔

فجر کے بعد کے اعمال

۳۴۹۱......جس نے صبح کے وقت تین بار یہ کلمات کہے: اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم۔ اور پھر سورۂ حشر کی آخری تین آیات تلاوت کیں تو اللہ پاک ستر ہزار فرشتے اس پر مقرر فرماتے ہیں جو شام تک اس کے لئے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں اور اگر وہ اس دن مر گیا تو شہید مرے گا اور اگر شام کو یہ سب پڑھے تو بھی (صبح تک) یہی مرتبہ ملے گا۔ مسند احمد، ترمذی عن معقل بن یسار

کلام:......ضعیف الجامع ۵۷۳۲، ضعیف الترمذی ۵۶۰۔

۳۴۹۲......اللھم انا اصبحنا نشھدک ونشھد حملۃ عرشک وملائکتک وجمیع خلقک بانک اللہ لاالہ الاانت وحدک لاشریک لک وان محمداً عبدک ورسولک۔

''اے اللہ! ہم نے صبح کی اور ہم آپ کو گواہ بناتے ہیں اور آپ کے حاملین عرش فرشتوں کو اور تمام فرشتوں کو اور آپ کی تمام مخلوق کو گواہ بناتے ہیں کہ بے شک آپ ہی معبود ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ اکیلے ہیں آپ کا کوئی شریک نہیں اور محمد آپ کے بندے اور رسول ہیں۔''

جس نے صبح کے وقت یہ کلمات کہے تو اس دن جو گناہ بھی اس سے سرزد ہوئے اللہ ان کو معاف فرما دیں گے اور جس نے یہ کلمات شام کے وقت کہے تو صبح تک جو گناہ اس سے سرزد ہوئے اللہ ان کو بھی بخش دیں گے۔ ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۵۷۲۹۔

۳۴۹۳......اللھم انی اصبحت اشھدک واشھد حملۃ عرشک وملائکتک وجمیع خلقک انک انت اللہ الذی لاالہ الا انت وان محمدًا عبدک ورسولک۔

جس شخص نے صبح یا شام کے وقت ایک مرتبہ مذکورہ کلمات پڑھے اللہ پاک اس کا چوتھائی حصہ جہنم سے آزاد فرما دیں گے۔ جس نے دو مرتبہ یہ کلمات پڑھے اللہ پاک اس کا نصف حصہ جہنم سے آزاد فرما دیں گے، جس نے تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے اللہ پاک اس کے تین چوتھائی حصے جہنم سے آزاد فرما دیں گے اور جس نے چار مرتبہ یہ کلمات پڑھے اللہ پاک اس کو سارا جہنم سے آزاد فرما دیں گے۔ ابو داؤد عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الادب ۱۹۳۔

۳۴۹۴......جب تم میں سے کوئی صبح یا شام کرے تو وہ یہ کلمات پڑھے:

اصبحنا واصبح الملک للّٰہ رب العالمین، اللھم اسألک خیر ھذا الیوم فتحہ ونصرہ ونورہ وبرکاتہ وھداہ واعوذبک من شرمافیہ وشرماقبلہ وشرمابعدہ.

ہم اور ساری سلطنت اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔اے اللہ! میں تجھ سے اس دن کی خیر کا، کشادگی کا، مدد کا، نور کا، اس دن کی برکتوں اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں۔اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس دن کے شر سے، اس سے پہلے کے شر سے اور اس کے بعد کے شر سے۔ابو داؤد عن ابی مالک الاشعری رضی اللہ عنہ

۳۴۹۵......جب تم صبح کرو تو یہ کلمات تین مرتبہ پڑھو:

اللھم انت ربی لاشریک لک اصبحنا واصبح الملک للّٰہ لاشریک لہ

یونہی جب شام ہو تو تین مرتبہ یہ کلمات پڑھو۔یہ کلمات درمیانی اوقات کے گناہوں کے لئے کفارہ بن جائیں گے۔

ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن سلمان رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۳۸۰

۳۴۹۶......جب تو صبح کرے تو یہ کلمات پڑھ:

سبحان اللّٰہ وبحمدہ ولاحول ولاقوۃ الاباللّٰہ ماشاء اللّٰہ کان ومالم یشألم یکن اعلم ان اللّٰہ علی کل شیءٍ قدیر وان اللّٰہ قد احاط بکل شئی علماً

''پاک ہے اللہ، اور تمام تعریفوں کا سزاوار ہے، اس کی مدد کے بغیر کسی بدی سے حفاظت نہیں اور اس کی مدد کے بغیر کسی نیکی کی طاقت نہیں۔جو اللہ چاہتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور ہر چیز کو اللہ نے اپنے علم کے احاطے میں محیط کر رکھا ہے۔''

جس نے صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے شام تک وہ اللہ کی حفاظت میں رہے گا اور جس نے شام کو یہ کلمات پڑھے وہ صبح تک اللہ کی حفاظت میں رہے گا۔ابو داؤد عن بعض بنات النبی ﷺ

کلام:......ضعیف ابی داؤد ۱۰۸۰، ضعیف الجامع ۴۱۲۱۔

۳۴۹۷......جس نے ہر دن کی ابتداء میں اور ہر رات سے پہلے یہ کلمات تین بار پڑھے اس کو کوئی شے نقصان نہیں پہنچا سکتی:

بسم اللّٰہ الذی لایضرمع اسمہ شیءٌ فی الارض ولافی السماء وھو السمیع العلیم۔

ترمذی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن عثمان رضی اللہ عنہ

۳۴۹۸......تجھے کیا مانع ہے کہ جو میں تجھے وصیت کروں تو اس کو سن اور اس پر عمل کر، صبح وشام یہ کہا کر:

یاحی یاقیوم برحمتک أستغیث اصلح لی شأنی کلہ ولاتکلنی الی نفسی طرفۃ عین۔

''اے زندہ! اے ہر شے کو قائم رکھنے والے! میں تیری رحمت کے لئے تجھے پکارتا ہوں میرے تمام حالات درست فرما اور مجھے ایک پل کے لئے بھی اپنے نفس کے حوالہ نہ کر۔'' نسائی، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۳۴۹۹......جس نے صبح وشام سو بار یہ کہا: سبحان اللّٰہ العظیم وبحمدہ تو قیامت کے دن کوئی شخص اس سے افضل عمل لے کر حاضر نہیں ہوگا سوائے اس شخص کے جس نے یہی عمل کیا یا اس سے زیادہ کیا۔مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۵۰۰......جس نے شام کے وقت یہ کلمات کہے۔

رضیت باللّٰہ ربا وبالاسلام دینا وبحمدنبیاً

اللہ پر حق ہے کہ اس کو راضی کرے۔ترمذی عن ثوبان رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۵۷۳۵، ضعیف الترمذی ۶۷۲۔

۳۵۰۱...... جس شخص نے صبح یا شام کے وقت یہ کہا:

اللھم انت ربی لاالہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ماستطعت اعوذبک من شرماصنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفرلی فانہ لایغفر الذنوب الاانت۔

''اے اللہ تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا فرمایا، میں تیرا بندہ ہوں، تیرے وعدہ وعہد پر قائم ہوں جس قدر مجھ سے ہو سکے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے عمل کے شر سے، میں اپنے اوپر تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں نیز اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں، پس تو مجھے بخش دے، یقیناً تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔ اگر وہ اسی دن یا اسی رات کو مر گیا تو جنت میں داخل ہوگا۔'' مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن بریدہ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... المعلۃ ۳۷، لیکن یہ روایت بخاری میں بھی تخریج کی گئی ہے لہٰذا بخاری کے حوالہ سے مستند ہے۔

۳۵۰۲...... جس شخص نے صبح کے وقت سورئہ حم المؤمن (فصلت) الیہ المصیر تک (یعنی شروع کی چند آیات تلاوت کیں اوران کے ساتھ آیۃ الکرسی بھی پڑھی تو ان آیات کی بدولت شام تک اس کی حفاظت کی جائے گی۔ اور جس نے یہ آیات شام کے وقت تلاوت کیں اس کی صبح تک حفاظت کی جائے گی۔ ترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۷۶۹، ضعیف الترمذی ۵۴۰۔

۳۵۰۳...... جس نے سو بار سبحان اللہ صبح کو کہا اور سو بار شام کو کہا تو وہ (ثواب میں) اس شخص کے مثل ہوگا جس نے سو حج کئے۔ جس نے الحمدللہ سو بار صبح کو اور سو بار شام کو کہا گویا اس نے سو گھوڑے اللہ کی راہ میں بغرض جہاد دیئے، یا فرمایا کہ اس نے سو غزوہ میں شرکت کی، جس نے سو بار لاالہ الااللہ صبح کو اور سو بار شام کو کہا گویا اس نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے سو غلام آزاد کئے۔ اور جس نے سو بار اللہ اکبر صبح کو کہا اور سو بار شام کو کہا تو کوئی شخص اس دن اس سے اچھا عمل لے کر نہیں آ سکتا الا یہ کہ کوئی یہی عمل اس کے بقدر یا اس سے زیادہ انجام دے۔

ترمذی عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الترمذی ۶۷۵، ضعیف الجامع ۵۶۱۹، الضعیفۃ ۱۳۱۹۔

۳۵۰۴...... اگر تو نے شام کو یہ کہہ لیا ہوتا تو تجھے کوئی نقصان نہ پہنچتا:

اعوذبکلمات اللّٰہ التامات من شرما خلق۔

میں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ اس کی ہر پیدا کردہ شے کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ مسلم، ابی داؤد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۵۰۵...... سنو! اگر وہ شام کے وقت یہ کلمات کہہ لیتا: **اعوذ بکلمات اللّٰہ التامات من شر ماخلق** تو صبح تک اس کو بچھو کا ڈسنا کچھ بھی نقصان نہ دیتا۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۵۰۶...... جب بھی صبح ہو اور شام ہو یہ کہہ لیا کر: **بسم اللّٰہ علی دینی ونفسی وولدی واھلی ومالی۔** میں اللہ کا نام لیتا ہوں اپنے دین پر، اپنی جان پر، اپنی اولاد پر، اپنے اہل خانہ پر اور اپنے مال پر۔ ابن عساکر عن ابن مسعود

کلام: ...... ضعیف الجامع ۴۱۰۲۔

۳۵۰۷...... جب صبح ہو تو یہ کہا کر: **بسم اللّٰہ علی نفسی واھلی ومالی۔** پھر تیری کوئی شی ضائع نہ کی جائے گی۔

ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۴۰۹۶۔

۳۵۰۸...... جس نے شام کے وقت تین مرتبہ یہ کہا: **اعوذ بکلمات اللّٰہ التامات من شرماخلق** اس رات اس کو بچھو کا ڈنک کوئی نقصان نہیں دے سکتا۔ ترمذی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

چوتھی فصل......مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھنے کی دعائیں

۳۵۰۹......جب کوئی شخص کسی مصیبت زدہ کو دیکھے تو یہ دعا پڑھے:

الحمدللہ الذی عافانی ممابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر من عبادہ تفضیلا

''تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس مصیبت سے عافیت میں رکھا جس کے ساتھ تجھے مبتلائے مصیبت کیا اور اپنے بہت سے بندوں پر فضیلت بخشی۔''

یوں اس نعمت کا شکر ادا ہو جائے گا۔شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۵۱۰......جب کوئی شخص اپنے کسی (مسلمان) بھائی پر کوئی مصیبت پڑی دیکھے تو اللہ کی حمد کرے لیکن اس کو کان میں نہ پڑنے دے۔

ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۴۹۷۔

۳۵۱۱......جس نے کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ پڑھا: **الحمدللہ الذی عافانی ممابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلاً** تو اس کو وہ مصیبت ہرگز نہ پہنچے گی۔ترمذی عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۵۱۲......جو کسی مصیبت والے کو دیکھے اور یہ دعا پڑھے **الحمدللہ الذی عافانی ممابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلاً** تو اس کو زندہ رہنے تک اس مصیبت سے محفوظ رکھا جائے گا خواہ وہ کیسی مصیبت ہو۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن السنی.شعب الایمان للبیھقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۵۵۸۹۔

فائدہ:......یہ دعا آہستہ آواز میں پڑھے جس کا مبتلائے مصیبت زدہ کو پتہ نہ چلے۔کیونکہ اس سے اس کی دل شکنی ہوگی جو گناہ ہے۔جیسا کہ روایت نمبر ۳۵۱۰ میں بھی اس کی ممانعت آئی ہے اور خواہ دنیاوی مصیبت ہو کوئی بیماری وغیرہ یا دینی مصیبت ہو گناہ وغیرہ تو ہر موقع پر اس دعا کو پڑھے۔

۳۵۱۳......جب کوئی کسی کو مصیبت میں گرفتار دیکھے تو (دل میں یا آہستہ آواز کے ساتھ) یوں کہے:

الحمدللہ الذی عافانی ممابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر من عبادہ تفضیلاً

شعب الایمان عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۵۱۴......جو کسی کو تکلیف زدہ دیکھے تو یہ پڑھے:

الحمدللہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلاً۔

چنانچہ اللہ پاک اس پڑھنے والے کو اس تکلیف سے عافیت میں رکھیں گے خواہ وہ کیسی بھی تکلیف کیوں نہ ہو۔

ابن شاھین عن عبداللہ بن ابان بن عثمان بن حذیفہ بن اوس عن ابیہ ابان عن ابیہ عثمان عن جدہ حذیفہ بن اوس

۳۵۱۵......جو کسی مبتلائے مصیبت شخص کو دیکھے تو یہ پڑھے:

الحمدللہ الذی عافانی ممابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلاً۔

تو یہ دعا اس نعمت کے لئے شکرانہ ہوگی۔الشیرازی فی الالقاب عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۰۶۔

ازالاکمال

صبح کی نماز کے بعد اپنی جگہ بیٹھے رہنے کی فضیلت اوراد و وظائف

۳۵۱۶......جس نے فجر کی نماز با جماعت پڑھی اور اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہا اور سورۂ انعام کی اول تین آیات پڑھیں تو اللہ پاک ستر فرشتے اس کے لئے مقرر فرمائے گا جو اس کے لئے اللہ کی تسبیح کرتے رہیں گے اور اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے تا قیامت۔

الدیلمی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۵۱۷......جس نے صبح کی نماز کے بعد یہ پڑھا:

اشھد ان لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ الھًا واحدًا صمدًا لم یتخذ صاحبة ولاولدًا ولم یکن لہ کفوًا احد

اللہ پاک اس کے لئے چالیس ہزار نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔ابن السنی عن تمیم الداری

۳۵۱۸......جو شخص صبح کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ قل ھو اللّٰہ مکمل پڑھے تو اس کے لئے جنت میں ایک قلعہ تیار کیا جائے گا۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی عبدالرحمن السلمی

۳۵۱۹......جو بندہ صبح کی نماز پڑھ کر اٹھتے وقت (یا واپس آتے وقت) سات مرتبہ یہ پڑھ لے:

لاحول ولاقوة الاباللّٰہ ولاحیة ولااحتیال ولامنجا ولاملجأ الاالیہ۔

بدی سے احتراز، نیکی کی قوت اللہ کے بغیر ممکن نہیں (اس سے بچنے کے لئے) کوئی حیلہ کارگر نہ فرار ممکن اور نجات کی جگہ اور نہ پناہ کی جگہ مگر اس کے پاس ہے۔

تو اس سے ستر طرح کی مصیبتیں دفع کردی جائیں گی۔الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۳۵۲۰......میں تجھے ایسی دعا سکھاتا ہوں جو تو صبح کی نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھ لیا کرے تو اللہ پاک دنیا میں تجھ سے جذام، برص، فالج اور اندھا پن ختم فرمادیں گے۔یوں پڑھا کر:

اللھم اھدنی من عندک وانصر علی من رزقک وانشر علی من رحمتک وانزل علی من برکاتک

اے اللہ مجھے اپنے پاس سے ہدایت دے، اپنے فضل سے مجھ پر فضل فرما، مجھ پر اپنی رحمت تام فرما اور اپنی برکتیں مجھ پر نازل فرما۔

ابو الشیخ فی التواب عن انس رضی اللہ عنہ

۳۵۲۱......اے قبیصہ! (صحابی کا نام) جب صبح ہو اور تو فجر پڑھ لے تو یہ دعا چار بار پڑھ۔

سبحان اللّٰہ العظیم ولاحول ولاقوة الا باللّٰہ العلی العظیم۔

اللہ پاک عزوجل تجھے چار چیزیں دنیا میں یہ عطا فرمائیں گے: تو جنون، جذام، برص اور فالج سے محفوظ ہوجائے گا۔اور آخرت کے لئے یہ پڑھا کر:

اللھم اھدنی من عندک وافض علی من رزقک وانشر علی من رحمتک

اگر اس نے یہ کلمات قیامت کے دن پورے پالئے یعنی کسی وجہ سے ان کو چھوڑا نہیں اور بھولا نہیں تو قیامت کے روز وہ جنت کے جس دروازے پر آئے گا اس کو کھلا پائے گا۔ابن السنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۵۲۲......اے قبیصہ! جب صبح کی نماز سے فارغ ہوجائے تو تین مرتبہ یہ کلمات پڑھا کر:

سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم وبحمدہ ولاحول ولاقوة الاباللّٰہ

پس جب تو نے یہ کہہ لیا تو اندھے پن، جذام اور برص سے امن پالے گا۔ نیز یہ پڑھ:

اللھم اھدنی من عندک وأفض علی من فضلک وانشر علی من رحمتک وانزل علی من برکاتک

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۵۲۳......جس شخص نے صبح کی نماز کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیءٍ قدیر۔

اس کے لئے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا جائے گا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

فائدہ:......اولاد اسماعیل کا ذکر اس وجہ سے کیا جاتا ہے کہ اس قدر حسب نسب غلام کس قدر گراں قیمت ہوں گے اور پھر اسی قدر ان کا ثواب زیادہ ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۳۵۲۴......جس نے صبح کی نماز کے بعد گھٹنے کھولنے سے قبل (یعنی اٹھنے سے قبل) سو مرتبہ یہ پڑھا:

لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شیءٍ قدیر

وہ شخص اس دن روئے زمین کے تمام لوگوں سے افضل ہوگا سوائے اس شخص کے جس نے یہی عمل کیا یا اس سے زیادہ کیا۔

ابن السنی. الکبیر للطبرانی، السنن لسعیدبن منصور عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۵۲۵......لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر وھو علی کل شیءٍ قدیر۔

جس شخص نے صبح کی نماز کے بعد اٹھنے سے قبل دس مرتبہ کہا اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی دس برائیاں مٹائی جائیں گی اور دس درجے بلند کئے جائیں گے۔ اور اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے دو غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا جائے گا۔ ابن النجار عن عثمان رضی اللہ عنہ

۳۵۲۶......لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر۔ جس نے صبح کی نماز کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے اللہ پاک اس کے لئے دس نیکیاں لکھیں گے، دس برائیاں مٹائی جائیں گی، دس درجے بلند کردیئے جائیں گے اور اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے دو غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا جائے گا۔ نیز یہ کلمات اس کے لئے شیطان سے حفاظت کا سبب بنیں گے۔

التاریخ للخطیب عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۵۲۷......جس شخص نے صبح کی نماز کے بعد یہ کلمات پڑھے:

لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر۔

اس کے لئے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا جائے گا۔ ابن ماجہ، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف ابن ماجہ ۸۲۸۔

۳۵۲۸......جس شخص نے فجر کی نماز کے بعد گھٹنے مڑے ہونے کی حالت میں کسی سے بات کرنے سے قبل دس مرتبہ یہ کلمات کہے:

لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شیءٍ قدیر۔

اللہ پاک اس کے لئے ہر مرتبہ پڑھنے کے بدلہ میں دس نیکیاں لکھیں گے، دس برائیاں مٹائیں گے، دس درجے بلند فرمائیں گے اور ہر مرتبہ کے عوض اس کے لئے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا جائے گا۔ اور یہ کلمات اس کے لئے ہتھیار اور شیطان سے حفاظت کا سبب بنیں گے اور ہر ناپسندیدہ شے سے اس کے لئے بچاؤ ہوں گے اور وہ کوئی عمل (اچھا یا برا) ایسا نہیں کر سکے گا جو ان کلمات پر غالب آجائے سوائے شرک باللہ کے۔ عبدالرزاق عن عبدالرحمن بن غنم

۳۵۲۹......لاالہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شیءٍ قدیر۔
جس شخص نے صبح کی نماز کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات کہے اللہ پاک اس کو ہر بار کے عوض دس نیکیاں لکھیں گے، دس برائیاں مٹائیں گے، دس درجے بلند فرمائیں گے اور قیامت کے دن اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہوگا۔ اور جس نے عصر کی نماز کے بعد یہ کلمات پڑھے اس کے لئے بھی یہی ثواب ہوگا۔ ابن صصری عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۵۳۰......جس نے فجر اور عصر کی نماز کے بعد لاالہ الااللّٰہ اور سبحان اللّٰہ کہا اللہ پاک اس کے گناہ معاف فرمادیں گے۔

الدیلمی عن سلمان رضی اللہ عنہ

۳۵۳۱......جس نے صبح کی نماز کے بعد لوٹتے وقت کسی سے بات کرنے سے قبل دس مرتبہ یہ پڑھا:

لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر یحی ویمیت وھو علی کل شیءٍ قدیر

اس کو سات فضیلتیں عطا کی جائیں گی۔ دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس برائیاں مٹائی جائیں گی، دس درجات بلند کردیئے جائیں گے، دس جانوں کے آزاد کرنے کا ثواب لکھا جائے گا، شیطان سے اس کی حفاظت کی جائے گی، ہر ناپسندیدہ بات سے بچا رہے گا اور اس کو شرک باللہ کے سوا کوئی گناہ لاحق نہ ہو سکے گا۔ اور جس نے مغرب کی نماز سے لوٹتے وقت یہ پڑھا اس کے لئے رات بھر یہی فضیلت حاصل ہوگی۔

ابن السنی الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۳۵۳۲......جس نے مغرب اور صبح کی نماز سے لوٹنے سے قبل اور پاؤں اٹھانے سے قبل (یعنی اسی ہیئت پر) بیٹھے ہوئے یہ کلمات دس مرتبہ پڑھ لے:

لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر یحی ویمیت وھو علی کل شیءٍ قدیر۔

تو اللہ پاک ہر ایک کے بدلے اس کے لئے دس نیکیاں لکھیں گے، دس برائیاں مٹائیں گے۔ دس درجات اس کے لئے بلند کئے جائیں گے، ہر مکروہ سے اس کے لئے حفاظت ہوگی، شیطان مردود سے بچا رہے گا اور کوئی گناہ اس کو نہیں پہنچ سکے گا سوائے شرک کے۔ نیز وہ عمل میں تمام لوگوں سے افضل ہوگا۔ مسند احمد، عن عبدالرحمن بن غنم

۳۵۳۳......جب تو مغرب کی نماز سے لوٹے تو سات مرتبہ یہ پڑھ لیا کر:

اللّٰھم اجرنی من النار بےشک اگر تو نے یہ پڑھا اور اسی رات انتقال کر گیا تو تیرے لئے جہنم کی آزادی کا پروانہ لکھ دیا جائے گا اور جب صبح کی نماز پڑھ لے تب بھی سات مرتبہ یہ پڑھا کر، کیونکہ اگر اس دن تو مر گیا تو تیرے لئے جہنم سے پروانہ لکھ دیا جائے گا۔

ابوداؤد عن ابن مسلم بن الحارث التمیمی عن ابیہ

کلام:......ضعیف ابی داؤد ۱۰۸۳۔

۳۵۳۴......جس نے: لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھوعلی کل شیءٍ قدیو صبح کی نماز کے بعد پڑھا اللہ پاک اس کے لئے دس نیکیاں لکھیں گے، دس برائیاں محو فرمائیں گے، دس درجے بلند فرمائیں گے، اولاد اسماعیل میں سے دو غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا، جہنم سے یہ کلمات حجاب بن جائیں گے، شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہوں گے حتیٰ کہ شام ہو جائے۔ اور جس نے شام کے وقت یہ کلمات پڑھے تب بھی یہی ثواب ہوگا اور یہ کلمات اس کے لئے صبح تک شیطان سے حفاظت کا سبب بنیں گے۔

ابن صصری فی امالیہ عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۵۳۵......جس شخص نے صبح کی نماز کے بعد قعدہ کی شکل میں رہتے ہوئے کسی سے بات کرنے سے قبل دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد یحی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل

شیءٍ قدیر۔

اس کے لئے ہر مرتبہ کے عوض دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس گناہ مٹائے جائیں گے، دس درجات بلند کئے جائیں گے۔ یہ کلمات اس کے لئے ہر مکروہ چیز سے آڑ بنیں گے، شیطان مردود سے حفاظت ثابت ہوں گے اور ان کلمات کا ایک دفعہ پڑھنا اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔ جس کی قیمت بارہ ہزار ہے۔ اور اس دن اس کو کوئی گناہ لاحق نہ ہو سکے گا سوائے شرک باللہ کے۔ اور جس نے مغرب کی نماز کے بعد یہ کلمات (دس مرتبہ) پڑھے اس کے لئے بھی یہی ثواب ہوگا۔

الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

فجر اور عصر کے بعد کے معمولات

۳۵۳۶...... جس شخص نے فجر اور عصر کی نماز کے بعد تین تین مرتبہ یہ کلمہ پڑھا:

استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ۔ اس کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کی طرح ہوں۔

ابن السني و ابن النجار عن معاذ رضی اللہ عنہ

۳۵۳۷...... جو بندہ صبح کی نماز پڑھ کر اللہ عزوجل کا ذکر کرنے بیٹھ جائے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے۔ تو یہ عمل اس کے لئے جہنم سے پردہ اور آڑ کا سبب ہوگا۔ ابن السنی عن الحسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ

۳۵۳۸...... جس نے فجر کی نماز پڑھی اور اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا تو یہ (نیک عمل) اس کے لئے جہنم سے آڑ بن جائے گا۔

ابن السنی، ابن النجار، شعب الایمان للبیهقی عن علی رضی اللہ عنہ

۳۵۳۹...... جس نے صبح کی نماز پڑھی پھر بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا تو اللہ پاک اس کے اور جہنم کے درمیان پردہ حائل فرمادیں گے۔ شعب الایمان للبیهقی عن السیدالحسن رضی اللہ عنہ

۳۵۴۰...... جس نے صبح کی نماز پڑھی پھر کسی سے بات چیت کئے بغیر سورۂ اخلاص دس مرتبہ پڑھی اس دن اس کو کوئی گناہ نہ لاحق ہوگا اور شیطان سے اس کی حفاظت کی جائے گی۔ ابن عساکر عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:...... اس روایت میں مروان بن سالم الغفاری ایک راوی ہے جو متروک (ناقابل اعتبار) ہے۔

۳۵۴۱...... جس نے صبح کی نماز جماعت والی مسجد میں پڑھی پھر وہیں ٹھہرا رہا حتیٰ کہ چاشت کا وقت ہوا اس کے لئے اس حاجی کے برابر ثواب ہوگا جس نے حج اور عمرہ کیا اور دونوں مقبول ہوئے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامه و عتبه بن عبد معاً

۳۵۴۲...... جو شخص صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے پھر وہیں بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے پھر کھڑا ہو کر دو رکعت نفل پڑھے تو وہ حج اور عمرے کے ثواب کے ساتھ لوٹے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامه رضی اللہ عنہ

۳۵۴۳...... جس نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی پھر بیٹھ گیا اور اللہ کا ذکر کرتا رہا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا تو اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔

ابن السنی، ابن النجار عن سهل رضی اللہ عنہ بن معاذ عن ابیه

اشراق کی فضیلت

۳۵۴۴...... جس نے فجر کی نماز ادا کی پھر اپنی جگہ بیٹھا رہا اور اللہ کا ذکر کرتا رہا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا پھر کھڑا ہو کر دو رکعت نماز ادا کی تو اللہ پاک اس پر جہنم کی آگ کو حرام فرمادیں گے وہ اس کو جھلسا بھی نہ سکے گی۔ شعب الایمان للبیهقی عن الحسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ

۳۵۴۵...... جس نے صبح کی نماز پڑھی پھر اللہ کا ذکر کرتا رہا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا پھر دو یا چار رکعت نماز ادا کی تو اس کی جلد کو جہنم کی آگ چھونہ

سکے گی۔شعب الایمان للبیھقی عن الحسن بن علی

۳۵۴۶......جس نے صبح کی نماز ادا کی اور کسی سے گفتگو کرنے سے قبل سو بار سورۂ اخلاص پڑھی تو ہر مرتبہ پڑھنے پر اس کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔الکبیر للطبرانی، ابن السنی عن واثلہ

۳۵۴۷......جو شخص فجر کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھا رہے اور دنیا کی کسی چیز میں بے کار مشغول نہ ہو بلکہ اللہ عزوجل کا ذکر کرتا رہے حتیٰ کہ وہ چاشت کی چار رکعات نوافل پڑھے تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جائے گا گویا آج اس کی ماں نے اس کو جنا ہے۔

ابن السنی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۵۴۸......جس نے فجر کی نماز جماعت میں شامل ہوکر پڑھی اور اپنی جگہ بیٹھا رہا اور سو بار قل ھو اللہ احد پڑھی تو اللہ تعالیٰ اور اس کے مابین جو گناہ ہیں جن پر کوئی اور واقف نہیں اللہ پاک سب کو معاف فرمادیں گے۔الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:......یہ حدیث غریب (ضعیف) ہے اس کی اسناد صحیح ہے، ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن برزہ اس کو حارث بن ابی اسامہ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۵۴۹......یاد رکھ! میں صبح کی نماز پڑھ کر اپنی اس جگہ بیٹھا رہوں حتیٰ کہ سورج طلوع ہوجائے یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ چار غلام آزاد کروں۔اور عصر کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھا رہوں حتیٰ کہ سورج غروب ہوجائے یہ مجھے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۵۵۰......جو فجر کی نماز پڑھے پھر اپنی جگہ بیٹھا رہے اور اللہ کا ذکر کرتا رہے تو اللہ کے فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور ان کا درود اس کے لئے یہ ہے کہ وہ اس کے لئے یہ دعا کرتے ہیں: اللھم اغفر لہ اللھم اغفر لہ۔اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ! اس کی مغفرت فرما۔

مسند احمد، ابن جریر و صححہ، شعب الایمان للبیھقی عن علی رضی اللہ عنہ

۳۵۵۱......میں ایسی قوم کے ساتھ بیٹھا رہوں جو صبح سے طلوع شمس تک اللہ کا ذکر کرتی رہے یہ مجھے ہر اس شے سے زیادہ پسند ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔اور میں اللہ کا ذکر کرتا رہوں عصر کی نماز سے سورج غروب ہونے تک یہ مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے آٹھ غلام آزاد کروں جن میں سے ہر ایک کی دیت (خون کی قیمت) بارہ ہزار (دینار) ہے۔

الکبیر للطبرانی، ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ. شعب الایمان للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

۳۵۵۲......میں ایسی قوم کے ساتھ بیٹھا رہوں جو صبح کی نماز سے طلوع شمس تک بیٹھی اللہ کا ذکر کرتی رہے یہ میرے لئے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔اور میں ایسی قوم کے ساتھ بیٹھوں جو عصر سے غروب شمس تک اللہ کا ذکر کرتی رہے مجھے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ابو داؤد، ابونعیم فی المعرفۃ، شعب الایمان للبیھقی، السنن لسعید بن منصور عن انس رضی اللہ عنہ

۳۵۵۳......جو لوگ فجر کی نماز کے بعد بیٹھ کر طلوع شمس تک اللہ کا ذکر کرتے رہیں۔ان کے ساتھ بیٹھنا مجھے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے ایسے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے جن میں سے ہر ایک کی قیمت بارہ ہزار (دینار) ہو۔اسی طرح وہ لوگ جو عصر سے مغرب تک بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں ان کے ساتھ مجھے بیٹھنا اس سے کہیں زیادہ پسند ہے کہ اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے چار ایسے غلام آزاد کروں جن میں سے ہر ایک کی قیمت بارہ ہزار (دینار) ہو۔مسند ابی یعلی عن انس رضی اللہ عنہ

۳۵۵۴......میں (حضور اقدس سرکار دوعالم ﷺ) صبح کی نماز پڑھوں پھر اپنی جگہ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہوں یہاں تک کہ سورج طلوع ہوجائے یہ مجھے اللہ کی راہ میں عمدہ گھوڑے باندھنے سے زیادہ محبوب ہے صبح کی نماز سے طلوع شمس ہونے تک۔

مسند احمد، البغوی، الحسن بن سفیان، الباوردی، الکبیر للطبرانی عن سھل بن سعد الساعدی. الکبیر للطبرانی عن العباس بن عبدالمطلب

۳۵۵۵......میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہوں طلوع فجر سے طلوع شمس تک اللہ اکبر کہتا رہوں، الحمد للہ کہتا رہوں، لا الٰہ الا اللہ پڑھتا رہوں اور اس کی تسبیح (سبحان اللہ) کرتا رہوں یہ مجھے اولاد اسماعیل علیہ السلام کا غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔اور میں اللہ کا ذکر کرتا رہوں عصر کی نماز

کے بعد سے غروب شمس تک، یہ مجھے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۵۵۶.....میں صبح کی نماز پڑھوں پھر وہیں بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہوں حتیٰ کہ سورج طلوع ہوجائے یہ مجھے ہر اس چیز سے زیادہ پسند ہے، جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور غروب ہوتا ہے۔ عبدالرزاق عن علی رضی اللہ عنہ

۳۵۵۷.....جس نے صبح کی نماز کے بعد یہ پڑھا:

سبحان اللہ عدد خلقه سبحان اللہ رضا نفسه، سبحان اللہ زنة عرشه، والحمدللہ مثل ذلک ولا الٰہ الا اللہ مثل ذلک۔

''سبحان اللہ اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، سبحان اللہ اس قدر جس سے وہ راضی ہو، سبحان اللہ اس کے عرش کے وزن کے برابر، اور الحمدللہ بھی اسی قدر اور لا الہ الا اللہ بھی اسی قدر۔''

یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ مشرق ومغرب کے درمیان جو کچھ ہے سب اس کو حاصل ہوجائے۔ نیز ملائکہ اس کے لئے گذرتے دنوں تک ثواب لکھتے رہیں گے اور جو اس نے کہا ہے پھر بھی اس کے ثواب کو شمار نہیں کر پائیں گے۔ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:......اس میں ایک راوی ابو ہرمز غیر معروف ہے۔ جس سے روایت کی استنادی حیثیت مجروح ہوتی ہے۔

فجر کے بعد پڑھنے کے دس کلمات

۳۵۵۸.....جس نے صبح کی نماز کے بعد دس کلمات کہے وہ ان کے ساتھ اپنے لئے اللہ کو کافی اور خوب بدلہ دینے والا پائے گا۔ پانچ کلمات دنیا کے لئے ہیں اور پانچ آخرت کے لئے:

حسبی اللہ لدینی، حسبی اللہ لما اهمنی، حسبی اللہ لمن بغٰی علی، حسبی اللہ لمن حسدنی، حسبی اللہ لمن کادنی بسوء، حسبی اللہ عندالموت، حسبی اللہ عندالمیزان حسبی اللہ عندالمسألة فی القبر، حسبی اللہ فی القبر، حسبی اللہ عند الصراط، حسبی اللہ لااله الاهو علیه توکلت والیه انیب۔

''اللہ مجھے میرے دین کے لئے کافی ہے۔ اس کام کے لئے جو مجھے درپیش ہے، اللہ مجھے کافی ہے اس شخص کی طرف سے جو مجھ پر ظلم کرے، اللہ مجھے کافی ہے اس شخص کی طرف سے جو مجھ سے حسد میں مبتلا ہے، اللہ مجھے کافی ہے اس شخص کی طرف سے جو میرے ساتھ برائی کا ارادہ رکھے، اللہ مجھے کافی ہے قبر میں سوال جواب کے لئے اللہ مجھے کافی ہے قبر میں اللہ مجھے کافی ہے پل صراط پر۔ اللہ مجھے (ہر کام میں) کافی ہے بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس پر میں نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف میں (ہر کام میں) رجوع کرتا ہوں۔'' الحکیم عن بریدہ رضی اللہ عنہ

کلام:......کشف الخفاء ۱۱۳۴۔

۳۵۵۹.....مغرب کی اذان کے وقت یہ پڑھا کر:

اللهم هذا اقبال لیلک وادبار نهارک واصوات دعائک وحضور صلواتک اسألک ان تغفرلی۔

''اے اللہ! یہ وقت تیری رات کی آمد ہے، تیرے دن کے جانے کا ہے، تجھے پکارنے والوں کی آواز ہے، تیری رحمتوں کا نزول ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری بخشش فرما۔''

مصنف ابن ابی شیبه، ترمذی غریب، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی عن ام سلمه رضی اللہ عنها

کلام:......ضعیف الجامع ۴۱۲۳۔

صبح یا شام یا کسی ایک وقت پڑھی جانے والی دعائیں......از الاکمال

شام کے وقت پڑھی جانے والی دعائیں

۳۵۶۰......اے اللہ! یہ تیری رات کی آمد ہے، تیرے دن کا جانا ہے، تجھے پکارنے والوں کی آوازیں ہیں سو مجھے بخش دے۔

ابو داؤد عن ام سلمه رضی الله عنها

فائدہ:......حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے مغرب کی اذان کے وقت کی کوئی دعا سکھائیں تو آپ ﷺ نے مذکورہ کلمات ارشاد فرمائے۔

اللهم هذا اقبال ليلک و ادبار نهارک و اصوات دعاتک فاغفرلی۔

۳۵۶۱......جب شام ہوئی تو تم نے یہ کلمات کیوں نہیں کہے:

اعوذبکلمات الله التامات کلهامن شر ماخلق۔

میں اللہ کے نام (مکمل) کلمات کے ساتھ اس کی ہر پیدا کردہ شے کے شر سے پناہ مانگتا ہوں پھر تم کو صبح تک کوئی شے ضرر نہیں پہنچا پاتی۔

الحکیم عن ابی هریره رضی الله عنه

۳۵۶۲......اگر وہ شام کے وقت یہ کہہ لیتا ہے اعوذبکلمات الله التامات من شر ماخلق تو اس کو بچھو کا ڈسنا ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتا حتیٰ کہ صبح ہو۔ابن ماجه عن ابی هریره رضی الله عنه

۳۵۶۳......کاش اگر وہ شام کے وقت تین بار یہ کلمات کہہ لیتا:

اعوذ بکلمات الله التامات من شر ماخلق تو اس کو ہرگز کوئی شے نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

ابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن ابی هریره رضی الله عنه

۳۵۶۴......جو شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھے:

صلی الله علی نوح وعلی نوح السلام۔

اللہ پاک نوح علیہ السلام پر رحمتیں بھیجے اور نوح علیہ السلام پر سلامتی بھیجے۔ابن عساکر عن ابی امامه رضی الله عنه

کلام:......روایت ضعیف ہے: تذکرۃ الموضوعات ۲۱۱، ترتیب الموضوعات ۹۹۴، التعقبات ۴۶، التنزیہ ۳۲۴/۲، ذخیرۃ الحفاظ ۵۴۶۹، اللآلی ۳۴۷/۲، اللطیفۃ ۸۳، الموضوعات ۱۶۸/۳۔

۳۵۶۵......جس نے شام کے وقت کہا:

رضیت بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولاً۔

اس نے یقیناً ایمان کی حقیقت پالی۔مصنف ابن ابی شیبه عن عطاء بن یسار .مرسلاً

صبح کے وقت پڑھی جانے والی دعائیں......الاکمال

۳۵۶۶......جس نے صبح کے وقت یہ کہا: لااله الاالله والله اکبر اللہ نے اس کو جہنم سے آزاد کر دیا۔

ابن السنی، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۳۵۶۷......جس نے صبح کے وقت یہ کہا: رضیت بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا وبالقرآن اماماً تو اللہ پر حق ہے کہ قیامت کے

دن اس کو راضی کرے۔ابن النجار عن ثوبان رضی اللہ عنہ

۳۵۶۸......جو شخص صبح کے وقت ہزار بار سبحان اللہ وبحمدہ پڑھے تو یقیناً اس نے اللہ سے اپنی جان کو خرید لیا۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۵۶۹......جس نے صبح کے وقت یہ پڑھا: رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیًا تو میں ضامن ہوں کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کروں گا۔الکبیر للطبرانی عن المنذر

۳۵۷۰......جس نے صبح کے وقت کہا: الحمدللہ الذی تواضع کل شی لعظمته۔تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس کی عظمت کے آگے ہر شے سرنگوں ہے۔تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔الکبیر للطبرانی عن ام سلمه رضی اللہ عنہا

۳۵۷۱......اصبحنا علی فطرة الاسلام، وکلمة الاخلاص وعلی سنة نبینا محمد صلی اللہ علیه وسلم وملة أبینا ابراهیم حنیفا مسلما وما کان من المشرکین.

ہم نے صبح کی اسلام کی فطرت کلمہ اخلاص، سنت نبی محمد ﷺ اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی امت پر جو مشرکوں میں سے نہیں تھے۔

مسند احمد عن ابی بن کعب

۳۵۷۲......اصبحنا واصبح الملک للہ، والحمدللہ، ولا اله الااللہ وحده لاشریک له له الملک وله الحمد، اللهم انا نسألک خیر هذا الیوم وخیر مابعده، ونعوذبک من شرهذا الیوم وشر مابعده، اللهم انی اعوذبک من الکسل، وسوء الکبر، واعوذبک من عذاب القبر۔

ہم اور ساری سلطنت اللہ کے لئے ہیں تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے ہر طرح کی تعریف ہے۔اے اللہ! ہم تجھ سے اس دن کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں اور اس کے بعد کی بھلائی کا۔اور ہم تجھ سے اس دن اور اس کے بعد کے شر سے پناہ مانگتے ہیں۔اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے اور برے بڑھاپے سے (جو دوسروں کا محتاج کردے) اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے۔ابوداؤد، الکبیر للطبرانی عن البراء

۳۵۷۳......جس نے صبح کے وقت کہا:

ربی اللہ لا اله الاهو، علیه توکلت وهو رب العرش العظیم ماشاء اللہ کان ومالم یشألم یکن، ولاحول ولاقوة الاباللہ العلی العظیم، اشهد ان اللہ علی کل شیءٍ قدیر، وان اللہ قد احاط بکل شیءٍ علمًا، اعوذ باللہ الذی یمسک السماء ان تقع علی الارض إلاباذنه، من شر کل دابة انت آخذ بنا صیتها ان ربی علی صراط مستقیم۔

''میرا رب اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی پر میں نے بھروسہ کیا، وہی عرش عظیم کا رب ہے، جو وہ چاہتا ہے ہو جاتا ہے جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا، ہر طرح کی طاقت اور قوت اللہ ہی کے ساتھ ہے جو عالی شان اور عظمت کا مالک ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ نے ہر چیز کو اپنے علم کے احاطے میں کر رکھا ہے میں اسی اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جس نے آسمان کو زمین پر گرنے سے اپنی اجازت کے بغیر روک رکھا ہے ہر جاندار کے شر سے جس کی پیشانی اے اللہ! تیرے قبضہ میں ہے۔بے شک میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔'' ابن السنی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

پس اس شخص کو اسکی جان میں اس کے اہل میں اور اس کے مال میں کوئی ناپسندیدہ شے لاحق نہ ہوگی۔

۳۵۷۴......اللهم رب جبریل ومیکائیل واسرافیل ومحمد نعوذبک من النار۔

اے اللہ! اے جبرئیل، میکائیل اسرافیل اور محمد ﷺ کے پروردگار! میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم سے۔ابن السنی، الکبیر للطبرانی، الدار قطنی فی الافراد، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور عن مبشر بن الملیح بن ابی اسامه عن ابیه عن جده

فائدہ:......(مبشر کے دادا رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ فجر کی دو رکعات ادا کیں تو آپ ﷺ کو مذکورہ دعا کرتے ہوئے سنا:

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کو نقل کرنے میں مبشر متفرد ہیں۔

۳۵۷۵......اے ام ہانی! جب صبح ہو جائے تو سو بار اللہ کی تسبیح کر (سبحان اللہ! سبحان اللہ!) سو بار تہلیل کر (لاالہ الااللہ! لاالہ الااللہ!)، سو بار حمد الٰہی بیان کر (الحمدللہ! الحمدللہ) اور سو بار تکبیر کہہ (اللہ اکبر! اللہ اکبر!) بے شک سو بار تسبیح سو اونٹوں کے برابر ہے جن کو تو اللہ کی راہ میں ہدیہ کرے اور سو بار تہلیل اگلے پچھلے کسی گناہ کو نہیں چھوڑتی۔ (الکبیر للطبرانی عن ام ہانی)

صبح وشام کی دعائیں......از الاکمال

۳۵۷۶......جس نے صبح کے وقت دس بار کہا: **لاالـه الاالـلّـه وحـده لاشريک له' له الملک وله الحمد يحيی ويميت وهو علی کـل شـیء قدير** اللہ عزوجل اس کے لئے ایک مرتبہ پڑھنے کے بدلہ میں دس نیکیاں لکھیں گے، دس برائیاں ختم فرمائیں گے، دس درجات بلند فرمائیں گے اور یہ کلمات اس کے لئے بمنزلہ دس غلاموں کے آزاد کرنے کے ہوں گے، شروع دن سے آخر دن تک اس کے لئے حفاظت کا سبب بنیں گے اور وہ اس دن کوئی ایسا (برا عمل) نہیں کرے گا جو ان پر غالب آسکے اور اگر یہ کلمات شام کو کہے تو تب بھی یہی ثواب ہے۔

مسند احمد، السنن لسعيد بن منصور، الكبير للطبرانی عن ابی ايوب

فائدہ:......اور اسی دن وہ کوئی ایسا عمل نہ کر سکے گا جو ان پر غالب آسکے یعنی ان کلمات کی برکت سے ایسے گناہوں سے محفوظ رہے گا جو ان کلمات کے ثواب کو باطل کر دے۔

۳۵۷۷......جس شخص نے صبح کے وقت تین بار یہ کلمات پڑھے:

اللهـم لک الـحـمـد لااله الا انت، انت ربی وانا عبدک آمنت بک مخلصاً لک دينی، اصبحت عـلـی عهـدک ووعـدک مـااسـتـطـعـت، اتوب اليک من شیء عمّلی، واستغفرک لذنوبی، التی لايغفرها الا انت۔

"اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں، تو میرا رب ہے، میں تیرا بندہ ہوں میں تجھ پر ایمان لایا، تیرے لئے اپنے دین کو خالص کیا۔ اپنی طاقت کے بقدر میں تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، میں اپنے ہر برے عمل سے تیرے جناب میں توبہ کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کی تجھ سے معافی چاہتا ہوں جن کو تیرے سوا کوئی معاف نہیں کر سکتا۔"

پس اگر وہ اسی روز انتقال کر گیا تو جنت میں داخل ہوگا اور اگر شام کو تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے اور اسی رات انتقال کر گیا تو جنت میں داخل ہوگا۔

الكبير للطبرانی عن ابی امامه رضی الله عنه

۳۵۷۸......جس نے صبح کے وقت یہ پڑھا: **اعـوذ بـالـلّـه السميع العليم من الشيطان الرجيم** اس کو شام تک شیطان سے امن دے دیا جائے گا۔ ابن السنی عن انس رضی الله عنه

۳۵۷۹......جس نے صبح کے وقت کہا:

لااله الاالله وحده لاشريک له' له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدير.

اللہ پاک اس کے لئے دس نیکیاں لکھیں گے، دس برائیاں اس کی محو فرما دیں گے، یہ کلمات اس کے لئے دس غلاموں کو آزاد کرنے کے برابر ہوں گے اور اللہ پاک اس کو شیطان سے حفاظت مرحمت فرما دیں گے اور جس نے رات کے وقت یہ کلمات پڑھے تب بھی یہی ثواب ہے۔

الكبير للطبرانی عن ابی ايوب رضی الله عنه

۳۵۸۰......اگر تو شام کے وقت یہ کہہ لیتا:

امسینا وامسی الملک للّٰہ کلہ والحمدللّٰہ کلہ اعوذ بالذی یمسک السماء ان تقع علی الارض الاباذنہ من شر ماخلق وذرأ ومن شر الشیطان وشرکہ۔

''ہم اور ساری خدائی اللہ کے لئے ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں میں اس ذات کی پناہ مانگتا ہوں جس نے اپنی اجازت کے بغیر آسمان کو زمین پر گرنے سے روک رکھا ہے، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی اور نکالی اور شیطان کے شر سے اور اس کو اللہ کے ساتھ شریک کرنے سے۔''

اگر تو یہ کلمات شام کو کہہ لیتا تو صبح تک ہر شیطان سے ہر کاہن سے اور ہر جادوگر سے محفوظ ہو جاتا اور اگر تو نے صبح کے وقت یہ کلمات کہے ہوتے تو اسی طرح شام تک محفوظ رہتا۔ابن السنی عن ابن عمرو

۳۵۸۱......کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ کس وجہ سے اللہ سے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کو (الذی وفی) کا خطاب دیا (یعنی جس نے پورا پورا کردیا) اس لئے کہ وہ ہر صبح وشام یہ کہا کرتے تھے:

سبحان اللّٰہ حین تمسون وحین تصبحون ولہ الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظھرون

سورۃ الروم: ۱۸

تو جس وقت تم کو شام ہو اور جس وقت صبح ہو خدا کی تسبیح کرو اور آسمانوں اور زمین میں اسی کی تعریف ہے اور تیسرے پہر بھی اور جب دوپہر ہو۔ (اس وقت بھی اللہ کی تسبیح کیا کرو)۔

مسند احمد، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، الکبیر للطبرانی، البیھقی فی الدعوات عن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

۳۵۸۲......اے ابوایوب! جس وقت تم کو صبح ہو تو دس بار یہ پڑھا کرو:

لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد لاشریک لہ۔

جو مسلمان بندہ ان کلمات کو دس مرتبہ پڑھے اللہ پاک اس کے لئے (ہر مرتبہ کے عوض) دس نیکیاں لکھیں گے، دس برائیاں معاف کردیں گے اور قیامت کے دن اس کو دس غلام آزاد کرنے سے زیادہ ثواب حاصل ہوگا اور اگر شام کو یہ کلمات پڑھے تو بھی یہی ثواب ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۳۵۸۳......جس شخص نے یہ آیات قرآنی پڑھی:

اللھم انت ربی لاالٰہ الا انت، علیک توکلت وانت رب العرش الکریم، ماشاء اللّٰہ کان ومالم یشأ لم یکن ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم، اعلم ان اللّٰہ علی کل شیءٍ قدیر وان اللّٰہ احاط بکل شیءٍ علمًا۔ اللھم انی اعوذبک من شر تفسی ، ومن شر کل دابۃ، انت آخذبنا صیتھا ان ربی علی صراط مستقیم۔

''اے پروردگار! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھی پر میں نے بھروسہ کیا، اور تو ہی عرش کریم کا رب ہے، جو اللہ نے چاہا وہ ہوا جو نہیں چاہا محتاج وجود رہا، کوئی بھی طاقت اور قوت اللہ کے بغیر ممکن نہیں جو عالی شان اور عظمت والا ہے، بے شک میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ ہی نے ہر چیز کو اپنے علم کے دائرے میں محیط کر رکھا ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہو اپنے نفس کے شر سے، ہر چلنے والی چیز کے شر سے، جس کی پیشانی کو تو نے پکڑ رکھا ہے، بے شک میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔'' اس کو شام تک کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی اور جس نے شام کے وقت یہ کلمات کہے اس کو صبح تک کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی۔

الدیلمی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۳۵۸۴......کوئی بندہ مسلم صبح کو یہ نہیں کہتا: الحمدللّٰہ ربی اللّٰہ لااشرک بہ شیئًا، واشھد ان لاالٰہ الااللّٰہ مگر شام تک اس کے گناہوں

کی مغفرت کی جاتی ہے۔ اور کوئی بندہ شام کو یہ نہیں کہتا مگر صبح تک اس کی مغفرت کی جاتی ہے۔

ابن سعد، الفردوس، الکبیر للطبرانی، المعجم لابی القاسم البغوی الباوردی، الافراد للدار قطنی، ابن السنی

کلام: ...... مذکورہ کتب میں یہ روایت ابان بن ابی عیاش عن الحکم بن حیان المحاربی عن ابان المحاربی کے طریق سے منقول ہے۔ آخر الذکر ابان المحاربی حضور ﷺ کے پاس آنے والے مشہور وفد عبدالقیس میں سے ہیں۔ امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے ان سے مروی کوئی اور روایت معلوم نہیں۔ علامہ ابن حجر اصابہ میں فرماتے ہیں ان سے ایک روایت اس کے علاوہ اور بھی مروی ہے، علامہ دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ابان بن ابی عیاش اس روایت کو نقل کرنے میں متفرد ہیں۔ اور یہ ضعیف بھی ہیں اور یہ روایت ایسی ہے، جس کو حکم بن حیان روایت کرتے ہیں ابان رضی اللہ عنہ سے اور حکم سے روایت کرتے ہیں ابان بن ابی عیاش اور یہ ابان بن ابی عیاش چونکہ ضعیف راوی ہے اس لئے روایت محل کلام ہے۔)

۳۵۸۵...... جس نے صبح وشام تین تین بار یہ کلمات پڑھے: **بسم اللہ الذی لایضر مع اسمہ شیءٌ فی الارض ولا فی السمآء وھو السمیع العلیم۔** اس کو اس دن اور رات میں کوئی حادثہ اور نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن عثمان رضی اللہ عنہ

۳۵۸۶...... **لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر۔**

جس شخص نے صبح وشام سوسو مرتبہ یہ کلمات پڑھے تو کوئی شخص اس سے افضل عمل نہیں لے کر آ سکتا سوائے اس شخص کے جو اس سے زیادہ مرتبہ یہ پڑھے۔ ابن السنی، الخطیب عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ. مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

یہ روایت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے یعنی انہی کی بیان کردہ ہے انہوں نے نبی ﷺ کی طرف اس روایت کی نسبت نہیں کی۔

۳۵۸۷...... جو صبح وشام یہ پڑھے:

ربی اللّٰہ توکلت علیہ، وھو رب العرش العظیم، لاالٰہ الااللّٰہ العلی العظیم، ماشاء اللّٰہ کان ومالم یشاء لم یکن، اعلم ان اللّٰہ علی کل شیءٍ قدیر وان اللّٰہ قد احاط بکل شیءٍ علما۔

پھر انتقال کر جائے تو جنت میں داخل ہوگا۔ ابن السنی عن بریدہ رضی اللہ عنہ

۳۵۸۸...... جو شخص ہر روز صبح وشام سات سات مرتبہ ذیل کے کلمات پڑھا کرے اللہ پاک اس کے دنیا وآخرت کے کام بنا دے گا، ان کلمات کو ادا کرنے میں خواہ دل ساتھ دے یا نہ دے زبان سے ادا کرلے:

حسبی اللّٰہ لاالٰہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم۔

ابن السنی، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۳۵۸۹...... جس نے صبح کے وقت یہ کہا:

الحمدللّٰہ ربی، لااشرک بہ شیئًااشھد ان لاالٰہ الااللّٰہ

وہ سارا دن مغفرت کی حالت میں گذارے گا اور جس نے شام کے وقت کہا وہ پوری شام مغفرت کی حالت میں بسر کرے گا۔

ابن السنی عن عمر رضی اللہ عنہ وبن معدی کربؓ

۳۵۹۰...... جس نے صبح کے وقت کہا:

لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لایموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیءٍ قدیر۔

اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس برائیاں مٹائی جائیں گی، یہ کلمات دس غلام آزاد کرنے جیسے ہوں گے اور اس پڑھنے والے کی سارے دن حفاظت کریں گے حتیٰ کہ شام ہو۔ اور جس نے شام کے وقت یہ کلمات کہے تو صبح تک یہی فضیلت حاصل ہوگی۔

ابن السنی عن ابن عیاش

۳۵۹۱......جس شخص نے صبح کے وقت لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ٬ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر - دس مرتبہ کہااس کے لئے سونیکیاں لکھی جائیں گی، سوبرائیاں مٹائی جائیں گی، اورایک غلام آزاد کرنے کے بقدرثواب لکھاجائے گا۔اور سارادن اس کی حفاظت کی جائے گی۔اورجس نے شام کے وقت کہااس کے لئے بھی یہی ثواب ہے۔ابن السنی عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:......گذشتہ روایات میں اسی کلمہ کے بدلہ میں دس نیکیاں فرمائی گئی ہیں۔جبکہ اس روایت میں سونیکیوں کا ذکر ہے۔اس کا جواب یہ ہے کہ فرمان عزوجل ہے:

من جاء بالحسنة فله عشر امثالها۔ جوایک نیکی لے کرحاضر ہوپس اس کے اس کے مثل دس نیکیاں ہیں۔تو پہلی روایات میں اصل نیکیاں مراد ہیں جبکہ اس روایت میں خدا کے فضل سے ایک کادس گنا اجر مراد ہے۔جس سے دس نیکیاں سوہوجائیں گی۔واللہ اعلم بالصواب۔

۳۵۹۲......جس نے صبح کے وقت لاالٰہ الااللّٰہ کہا پھر شام کے وقت بھی کہا تو ایک منادی آسمان سے نداء دے گا: آخری کلمہ کو پہلے کے ساتھ ملاؤ اوردونوں کے درمیان جوبھی (گناہ وغیرہ) ہے اس کوچھوڑ دو۔الدیلمی عن جابر رضی اللہ عنہ

۳۵۹۳......جس نے صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے:

اعوذ بکلمات اللّٰہ التامات التی لایجاوزھن برولا فاجر، من شر ماخلق وبرأ وذرأ۔

میں اللہ کے تمام کلمات کے ساتھ اللہ کی پناہ مانگتاہوں جن سے نہ کوئی نیک تجاوز کرسکتا ہےاور نہ فاجر۔ ہراس چیز کے شر سے جواللہ نے پیدا کی اورظاہر کی۔

ان کلمات کے بدولت وہ شخص جن وانس سب کے شر سے محفوظ رہے گااوراگر کوئی شی اس کوڈس لے تو اس کوکوئی نقصان پہنچے گااورنہ تکلیف ہوگی حتیٰ کہ شام ہو۔اوراگرشام کے وقت یہ کلمات کہے توصبح تک یہی فضیلت حاصل ہوگی۔ابو الشیخ عن عبدالرحمن بن عوف

۳۵۹۴......جس شخص نے سبحان اللّٰہ وبحمدہ سوبار پڑھاطلوع شمس سے قبل اور پھر غروب شمس سے قبل تو یہ اس کے لئے سواونٹ قربان کرنے سے افضل ہوگا۔(الدیلمی عن ابن عمرو)

۳۵۹۵......جس شخص نے صبح کے وقت پھرشام کے وقت تین تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے: رضیت باللّٰہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیاً...... تو اللہ پر قیامت کے دن اس کا یہ حق ہوگا کہ اس کوراضی کرے۔

عبدالرزاق، مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن سعد، الرویانی، البغوی، مستدرک الحاکم، (ق) البیھقی فی حل عن ابی سلام عن رجل خادم للنبی ﷺ. ابن قانع عن ابی سلام عن سابق خادم للنبی ﷺ

کلام:......ضعیف الجامع ۵۷۳۴۔

۳۵۹۶......جس شخص نے صبح وشام کے وقت یہ کہا:

اللھم انت ربی لاالٰہ الاانت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک مااستطعت فاغفرلی انہ لایغفر الذنوب الاانت۔

پس اگروہ اسی دن یااسی رات مرگیا تواس کی مغفرت ہوجائے گی۔اوروہ جنت میں داخل ہوگا۔ابن سعد عن شداد بن اوس

۳۵۹۷......جس شخص نے صبح کے وقت تین مرتبہ یہ کلمہ پڑھا: اعوذ باللّٰہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم۔ پھر سورۃ الحشر کی آخری تین آیات پڑھیں تو اللہ پاک ستر ہزار فرشتے اس پر مقرر فرمائیں گے کہ وہ اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہیں حتیٰ کہ شام ہو۔ نیز اگروہ اسی دن مراتو شہید مرے گا۔اورجس نے یہ وظیفہ شام کے وقت پڑھا تو یہی ثواب ہوگا۔

مسند احمد، ترمذی حسن غریب، الکبیر للطبرانی، ابن السنی، شعب الایمان للبیھقی عن معقل بن یسار

کلام:......روایت قدرے ضعیف ہے امام ترمذی اس کو حسن غریب بتاتے ہیں جبکہ ذیل کی کتب میں اس کوضعیف قرار دیا گیا ہے

ضعیف الجامع ۵۷۳۲، ضعیف الترمذی ۵۶۰

شہادت کی موت

۳۵۹۸......جس نے صبح کے وقت کہا:

اللھم انت ربی لاالہ الاانت خلقتنی واناعبدک وانا علی عھدک ووعدک مااستطعت، اعوذبک من شر ماصنعت، ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفرلی، فانہ لایغفر الذنوب الاانت۔

''اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں جس قدر مجھ سے ہو سکے۔ پروردگار! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے کئے کے شر سے میں اپنے اوپر تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں، پس مجھے بخش دے یقیناً تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔''

پھر اگر وہ اسی دن مر گیا تو شہید مرے گا اور رات کو کہا اور اسی رات مر گیا شہید مرے گا۔

مسند ابی یعلی. ابن السنی، عن سلیمان بن بریدہ عن ابیہ

۳۵۹۹......جس نے صبح اور شام دونوں وقت چار چار مرتبہ یہ دعا پڑھی اور (اسی دن یا رات) مر گیا تو جنت میں داخل ہوگا:

اللھم انی اشھدک وملائکتک وحملۃ عرشک وجمیع خلقک، انک انت اللّٰہ لاالہ الا انت وحدہ لاشریک لک وان محمدًا عبدک ورسولک۔

اے اللہ! میں تجھے گواہ بناتا ہوں، تیرے ملائکہ کو گواہ بناتا ہوں، تیرے حاملین عرش کو گواہ بناتا ہوں، تیری ساری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ بے شک تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تنہا ہے، تیرے ساتھ کوئی شریک نہیں، نیز میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں (ﷺ)۔ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۳۶۰۰......جس نے صبح کے وقت تین مرتبہ کہا: **اعوذ بکلمات اللّٰہ التامات من شر ماخلق** تو شام تک اس کو بچھو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور جس نے شام کے وقت تین مرتبہ کہا تو صبح تک اس کو بچھو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

الکامل لابن عدی، الابانہ لابی نصر السجزی) عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۶۰۱......جس نے صبح کے وقت یہ پڑھا: **ماشاء اللّٰہ لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ اشھد ان اللّٰہ علی کل شیءٍ قدیر** ۔تو اس کو اس دن کی بھلائی دی جائے گی اور اس دن کے شر سے محفوظ رکھا جائے گا۔اور جس نے رات کے وقت پڑھا اس کو اس رات کی بھلائی ملے گی اور اس رات کا شر اس سے دفع کر دیا جائے گا۔ابن السنی عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۶۰۲......جس نے صبح کے وقت تین مرتبہ یہ دعا مانگی:

اللھم اصبحت منک فی نعمۃ وعافیۃ وستر، فاتم علی نعمتک وعافیتک وسترک فی الدنیا والآخرۃ

''اے اللہ! میں تیری نعمت، عافیت اور تیری پردہ پوشی میں صبح (وشام) کرتا ہوں پس دنیا و آخرت میں مجھ پر اپنی نعمت، عافیت اور پردہ پوشی تام عطا فرما۔''

جو شخص صبح و شام تین تین بار یہ دعا مانگا کرے تو اللہ پر اس کا حق ہے کہ اس کو یہ چیزیں تام کر دے۔

ابن السنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۶۰۳......جس نے صبح کے وقت دس مرتبہ کہا:

لاالہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر

تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس برائیاں مٹائی جائیں گی، دس درجے بلند کئے جائیں گے اور یہ کلمات اس کے لئے چار غلام

آزاد کرنے کے برابر ہوں گے، شیطان سے اس کی حفاظت کا سبب بنیں گے حتیٰ کہ شام ہو۔ اور جس نے مغرب کی نماز کے بعد دس مرتبہ کہا تو صبح تک اس کو یہ فضیلت حاصل ہوگی۔ ابن حبان عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۳۶۰۴......جس نے صبح کی نماز پڑھ کر یہ ورد پڑھا:

لاالہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر۔

اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس برائیاں مٹائی جائیں گی، دس درجات بلند کئے جائیں گے۔ یہ کلمات دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے اور شام تک شیطان سے حفاظت کا سبب ہوں گے۔ اور جس نے یہ کلمات شام کو کہے تو بھی یہی ثواب ہے حتیٰ کہ صبح ہو۔

ابن حبان عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۳۶۰۵......جس نے صبح وشام تین تین بار یہ پڑھا: **اللھم انی امسیت** (اور صبح کے وقت اصبحت) **اشھدانھا مااصبحت بنا من عافیة ونعمة فمنک وحدک لا شریک لک فلک الحمد.** اے اللہ میں شہادت دیتا ہوں کہ ہمیں جو بھی نعمت اور عافیت میسر ہے وہ تیری طرف سے ہے صرف تیری طرف سے، تیرا کوئی شریک نہیں پس تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں۔

تو اس نے اس دن یا رات میں جو بھی نعمتیں اس کو میسر ہیں سب کا شکر ادا کر دیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن بکیر بن الاخلس مرسلاً

۳۶۰۶......اے فاطمہ! کیا بات ہے میں تمہیں صبح وشام یہ کہتے ہوئے نہیں سنتا:

یاحی یاقیوم برحمتک استغیث، اصلح لہ شانی کلہ، ولا تکلنی الی نفسی۔

''اے حیّ (زندہ!) اے قائم کرنے والے تیری رحمت کے ساتھ میں تجھے پکارتا ہوں میرے تمام خیالات درست کر اور مجھے اپنے نفس کے حوالہ نہ کر''

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۶۴۵۳۔

۳۶۰۷......اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ اپنی امت کو کہو کہ وہ صبح وشام اور سوتے وقت دس دس بار یہ پڑھا کریں: **لاحول ولاقوۃ الاباللّٰہ۔** یہ چیز نیند کے وقت ان کی دنیاوی مصیبتیں دفع کر دے گی، شام کے وقت شیطان کے مکروفریب کو دفع کر دے گی اور صبح کے وقت میں اس پر اپنا غضب ٹھنڈا کر دوں گا۔

الدیلمی عن ابی بکر

چھٹی فصل......جامع دعاؤں کے بیان میں

۳۶۰۸......**اللھم انی أسألک رحمة من عندک، تھدی بھا قلبی، وتجمع بھا أمری وتلم بھا شعثی وتصلح بھا غائبی، وترفع بھاشاھدی، ونرکی بھا عملی، وتلھمنی بھا رشدی، وترد بھا ألفتی وتعصمنی بھا من کل سوء اللھم أعطنی ایمانا ویقیناًلیس بعدہ کفر، ورحمةً أنال بھا شرف کرامتک فی الدنیا والآخرة، اللھم انی اسألک الفوز فی القضاء ونزل الشھداء وعیش السعداء والنصر علی الاعداء، اللھم انی انزل بک حاجتی وان قصر رأیی وضعف عملی افتقرت الی رحمتک، فاسألک یاقاضی الامور ویاشافی الصدور کماتجیر (۱)بین البحور، ان تجیرنی من عذاب السعیرومن دعوة الثبور (۲)ومن فتنة القبور، اللھم ماقصر عنہ رأیی ولم تبلغہ نیتی ولم تبلغہ مسألتی من خیر وعدتہ أحداً من خلقک اوخیر أنت معطیہ أحداً عبادک، فانی أرغب الیک فیہ، وأسألک برحمتک رب العالمین، اللھم ذاالحبل الشدید والامر الرشید، أسألک الأمن یوم الوعید والجنة یوم الخلود مع المقربین الشھود الرکع السجودالموفین بالعھود انک رحیم ودود، وانک تفعل مایرید، اللھم اجعلنا ھادین مھتدین غیرضالین ولا مضلین، سلمًا لأولیائک وعدواًلا عدائک نحب بحبک من أحبک**

ونعادی بعداوتک من خالفک، اللهم هذا الدعاء وعلیک الاجابة وهذا الجهد وعلیک التکلان، اللهم اجعل لی نوراً فی قلبی ونوراً فی قبری، ونوراً من بین یدیی، ونور من خلفی، ونور عن شمالی ونوراً من فوقی، ونوراً من تحتی، ، ونوراً فی سمعی، ونوراً فی بصری ونوراً فی شعری، ونوراً فی بشری، ونوراً فی لحمی، ونوراًفی دمی ونوراً فی عظامی، اللهم أعظم لی نوراً وأعطنی نوراًواجعل لی نوراً سبحان الذی تعطف(۱)بالعز وقال به، سبحان الذی لبس المجد وتکرم به، سبحان الذی لاینبغی التسبیح الاله، سبحان ذی الفضل والنعم سبحان ذی المجد والکرم، سبحان ذی الجلال والاکرام.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں، اس کی بدولت تو میرے دل کو ہدایت بخش، میرے معاملات کوٹھیک کر، میری پریشانی کومبدل بآرام کر، میرے غائب کی اصلاح کر، میرے حاضر کورفعت عطا کر، میرے عمل کو پاکیزہ بنا، میری ہدایت مجھے سمجھا، میری الفت چین کوواپس کر، ہر برائی سے میری حفاظت کر، اے اللہ! مجھے ایسا ایمان اور یقین عطا کر جس کے بعد کفر نہ لوٹے، ایسی رحمت عطا کر جس کی بدولت میں دنیا وآخرت کی عزت وکرامت حاصل کرلوں، اے اللہ! میں تجھ سے تقدیر کی کامیابی کا سوال کرتا ہوں، شہیدوں کی سی مہمان نوازی مانگتا ہوں، سعادت مندوں کی زندگی طلب کرتا ہوں دشمنوں پر مدد مانگتا ہوں اے اللہ! میں تیرے حضور میں اپنی حاجت رکھتا ہوں اگر چہ میری رائے کوتاہ ہے، میرا عمل کمزور ہے، میں تیری رحمت کا محتاج ہوں، اے تمام فیصلوں کونمٹانے والے! اے سینوں کو شفاء بخشنے والے! جسے تو منجد ہار کے بیچ پناہ دیتا ہے مجھے بھی جہنم کے عذاب سے پناہ دے، ہلاکت کی دعا سے پناہ دے، قبر کے عذاب سے پناہ دے، اے اللہ! جس بات سے میری رائے کمزور ہے اور اس کو میرا خیال نہیں پہنچا اور میں نے اس کا سوال نہیں کیا خواہ کوئی بھی ایسی خیر ہو ، جس کا تو نے کسی سے وعدہ کیا ہو، یا کسی کو بھی وہ خیر عطا کی ہو پس میں بھی اس میں رغبت رکھتا ہوں اور تجھ سے اس کا سوال کرتا ہوں، تیری رحمت کی بدولت اے رب العالمین اے اللہ! مضبوط رسی والے! درست کام والے! میں تجھ سے امن کا سوال کرتا ہوں وعید والے دن اور جنت کا سوال کرتا ہوں ہیشگی والے دن، ان مقربین خاص کے ساتھ جو تیرے حضور میں جھکنے والے ہیں، پیشانی ٹیکنے والے ہیں، اپنے عہد و پیمان کو پورا کرنے والے ہیں۔ بے شک تو مہربان ہے محبت کرنے والا ہے اور تو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! ہم کو ہدایت قبول کرنے والا اور ہدایت کی راہ دکھانے والا بنانہ کہ گمراہ اور گمراہ کرنے والا۔ ہمیں اپنے اولیاء کا دوست بنا، اپنے دشمنوں کا دشمن بنا، ہم تیری محبت کے ساتھ ان سے محبت کریں جن کو تو محبوب رکھتا ہے اور تیری دشمنی کے ساتھ دشمنی کریں تیرے دشمنوں سے۔ اے اللہ! یہ ہماری تجھ سے دعا ہے اور تجھ پر اس کی قبولیت ہے۔ یہ ہماری محنت وکاوش ہے اور تجھ پر ہمارا بھروسہ ہے۔ اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا کر، میری قبر کو منور کر، میرے آگے نور کر، میرے پیچھے نور کر، میرے بائیں نور کر، میرے دائیں نور کر، میرے اوپر اور نیچے نور کر، میرے کانوں میں میری آنکھوں میں، میرے بالوں میں، میرے چہرے میں، میرے گوشت میں، میرے خون میں اور میری ہڈیوں میں نور ہی نور کردے۔ اے اللہ! میرے لئے نور کو زیادہ کر اور مجھے نور عطا فرما۔ اور مجھے سراپا نور بنادے، پس پاک ہے وہ ذات جو عزت وکرامت کے ساتھ مہربان ہوا اور اسی کا معاملہ کیا، پاک ہے وہ ذات جس نے بزرگی کا لباس پہنا اور اس کے ساتھ مکرم اور معزز ہوا۔ پاک ہے وہ ذات کہ پاکی بیان کرنا اسی کے لئے ہے۔ پاک ہے فضل اور نعمت عطا کرنے والی ذات، پاک ہے بزرگی اور کرامت والی ذات، پاک ہے بزرگی اور کرم والا۔

ترمذی، الصلاة محمد بن نصر، الکبیر للطبرانی، البیهقی فی الدعوات عن ابن عباس رضی الله عنه)

کلام:......امام ترمذی فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے دیکھئے ترمذی کتاب الدعوات رقم الحدیث ۳۴۱۵

۳۶۰۹......اللهم انی اعوذبک من علم لاینفع، وقلب لا یخشع ودعاء لایسمع، ونفس لاتشبع ومن الجوع فانه بئس الضجیع (۱)ومن الخیانة فانها بئست البطانة (۲)ومن الکسل والبخل والجبن ومن الهرم وان أرد الی ارذل العمر، ومن فتنة المحیا والممات، اللهم انا نسألک قلوباًاواهة محبتة منیبة فی سبیلک، اللهم نسألک عزائم مغفرتک ومنجیات أمرک، والسلامة من کل اثم والغنیمة من کل بر، والفوز والنجاة من النار.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، ایسے دل سے جو روئے نہ، ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے، ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو، بھوک سے بے شک وہ برا ساتھی ہے، خیانت سے وہ بری نیت ہے، سستی سے، بخل سے، بزدلی سے، بڑھاپے سے، انتہائی بڑھاپے کی عمر سے، دجال کے فتنے سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنے سے، اے اللہ! ہم تجھ سے ایسے دلوں کا سوال کرتے ہیں جو رجوع کرنے والے ہیں، عاجزی کرنے والے ہیں اور تیری راہ میں لگنے والے ہیں۔اے اللہ! ہم تجھ سے تیری کامل مغفرت کا سوال کرتے ہیں، تیرے نجات دینے والے امر کا سوال کرتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی کا سوال کرتے ہیں ہر نیکی کے حصول کا سوال کرتے ہیں، جنت کی کامیابی کا اور جہنم سے نجات کا سوال کرتے ہیں۔مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۶۱۰......اللهم انی اسألک من الخير كله عاجله و آجله، ماعلمت منه ومالم أعلم، وأعوذبک من الشر كله عاجله و آجله ما علمت منه ومالم أعلم، اللهم انی أسألک من خير ماسألک عبدک ونبيک، وأعوذبک من شر مااستعاذمنه عبدک ونبيک، اللهم انی اسألک الجنة وما قرب اليها من قول أوعمل، وأعوذبک من النار وماقرب اليها من قول أوعمل، وأسألک أن تجعل كل قضاء قضيته لی خيراً.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تجھ سے ہر طرح کی مکمل خیر کا سوال کرتا ہوں وہ جلد ہو یا بدیر، میرے علم میں ہو یا نہیں میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر طرح کے مکمل شر سے وہ جلد ہو یا بدیر، جو میرے علم میں ہے یا نہیں۔اے اللہ! میں تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جس کا سوال تجھ سے تیرے بندے اور نبی نے کیا۔اور ہر اس شی سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس سے تیرے بندے اور نبی نے پناہ مانگی۔اے اللہ! میں جنت کا سوال کرتا ہوں اور ہر اس نیک عمل کا اور قول کا جو جنت کے قریب کردے۔اور تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم سے اور ہر اس برے عمل اور قول سے جو جہنم کے قریب کردے۔میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ہر فیصلہ جو تو نے میرے لئے کردیا ہے اس کو خیر والا بنا۔ابن ماجه عن عائشه رضی اللہ عنها

۳۶۱۱......اللهم بعلمک الغيب وقدرتک على الخلق، أحينی ماعلمت الحياة خيراً لی وتوفنی اذا علمت الوفاة خيراً لی، اللهم وأسألک خشيتک فی الغيب والشهادة، وأسألک كلمة الاخلاص فی الرضا والغضب، وأسألک القصد فی الفقر والغنی، وأسألک نعيما لاينفد، وأسألک قرة عين لاتنقطع، وأسألک الرضابالقضاء، وأسألک برد العيش بعد الموت، وأسألک لذة النظر الى وجهک، والشوق الى لقائک فی غير ضر مضرة، ولافتنة مضلة، اللهم زينا بزينة الايمان، واجعلنا هداة مهدين.

ترجمہ:......اے اللہ! اپنے غیب کے علم اور مخلوق پر اپنی قدرت کے طفیل مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تیرے علم میں میرے لئے زندگی بہتر ہو اور جب تو جانے کہ موت میرے لئے بہتر ہے تو مجھے موت دے دے۔اے اللہ! میں تجھ سے خشیت کا سوال کرتا ہوں غیبوبت میں اور حضوری میں۔اے اللہ! میں تجھ سے کلمہ اخلاص کا سوال کرتا ہوں رضا میں اور ناراضگی میں۔اے اللہ میں تجھ سے میانہ روی اور اعتدال کا سوال کرتا ہوں فقر میں اور مالداری میں ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو، ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو منقطع نہ ہو۔اے اللہ! میں تیرے ہر فیصلہ پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں۔اے اللہ میں تجھ سے موت کے بعد اچھی زندگی کا سوال کرتا ہوں۔اور تجھ سے تیرے چہرے کو دیکھنے کی لذت کا سوال کرتا ہوں۔تیری ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں کسی ضرر رساں تکلیف اور گمراہ کن تاریک فتنے کے بغیر۔اے اللہ! ہم کو ایمان کی زینت کے ساتھ مزین فرما اور ہادی اور ہدایت یافتہ بنا۔ترمذی، مستدرک الحاکم عن عمار رضی اللہ عنہ بن یاسر

۳۶۱۲......اللهم متعنی بسمعی وبصری حتى تجعلهما الوارث منی وعافنی فی دينی وفی جسدی، وانصرنی ممن ظلمنی حتى ترينی فيه ثاری اللهم انی أسلمت نفسی اليک، وفوضت أمری اليک، وألجأت ظهری اليک وخليت (۲)وجهی اليک لاملجا منک الااليک، آمنت برسولک الذی أرسلت وبكتابک الذی أنزلت.

ترجمہ:......اے اللہ! مجھے میرے کانوں، آنکھوں کے ساتھ نفع دے حتیٰ کہ ان کو میرا وارث بنا۔(کہ میرے نفع کی چیز دیکھیں اور میرے نفع کی چیز سنیں)۔اور مجھے میرے دین میں اور میرے جسم میں عافیت وسلامتی دے اور مجھ پر ظلم کرنے والے سے میری مدد فرما۔حتیٰ کہ میرا بدلہ اس

میں نظر آئے۔

اے اللہ! میں اپنا نفس تیرے سپرد کرتا ہوں اور اپنا معاملہ تیرے حوالے کرتا ہوں۔ اپنی ٹیک تجھ پر کرتا ہوں۔ اپنا چہرہ صرف تیری طرف کرتا ہوں۔ نہیں کوئی ٹھکانا مگر تیرے پاس۔ میں تیرے رسول پر ایمان لایا جس کو تو نے معبوث کیا اور تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی۔

مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ

۳۶۱۳......اللهم اليک أشکو ضعف قوتی وقلة حيلتی، وهوانی علی الناس، ياأرحم الراحمين الی من تکلنی؟الی عدويتجهمنی؟أم الی قريب ملکته أمری، ان لم تکن ساخطاًعلی فلا ابالی، غير ان عافيتک أوسع لی، اعوذبنور وجهک الکريم الذی أضاء ت له السموات وأشرقت له الظلمات وصلح عليه أمر الدنيا والآخرة، أن تحل علی غضبک أوتنزل علی سخطک ولک العتبی حتی ترضی، ولاحول ولا قوة الابک.

ترجمہ:......اے اللہ! میں اپنی کمزوری کی تجھ سے شکایت کرتا ہوں اور قلت حیلہ وتدبیر کی اور لوگوں کے نزدیک اپنے بے وقعت ہونے کی۔ اے رحم الراحمین! آپ مجھے کس کے حوالہ کرتے ہیں، ایسے دشمن کے جو مجھے دیکھ کر ترش رو ہوتا ہے؟ یا ایسے قریبی عزیز کے پاس جس کو تو نے میرے معاملات کا مالک بنادیا لیکن اگر تو مجھ سے ناراض نہیں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ تیری عافیت میرے لئے کافی ہے۔ میں تیرے چہرے کو نور کے طفیل جس کی بدولت آسمان روشن ہوگئے تاریکیوں کے پردے چھٹ گئے اور دنیا وآخرت کے معاملے سلجھ گئے اس بات سے کہ مجھ پر تیرا غضب اترے یا تیری ناراضگی اترے۔ تیری خوشامد فرض ہے حتیٰ کہ تو راضی ہو اور ہر طرح کی طاقت وقوت تیرے ساتھ ہے۔

الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن جعفر

فائدہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حجۃ الوداع میں عرفہ کی رات آپ نے یہ دعا مانگی تھی۔ بندہ اصغر عرض کرتا ہے کہ طائف سے واپسی پر بھی حضور ﷺ نے یہ دعا مانگی تھی جب آپ کے جوتے خون سے لہولہان ہوگئے تھے۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۳۶۱۴......اللهم انک تسمع کلامی وتری مکانی وتعلم سری وعلانيتی لايخفی عليک شی من أمری، وأناالبائس الفقير المستغيث المستجير والوجل المشفق المقر المعترف بذنبه، أسألک مسألة المسکين، وأبتهل اليک ابتهال المذنب الذليل وادعوک دعاء الخائف الضرير، دعاء من خضعت لک رقبته وفاضت لک عبرته وذل لک جسمه، ورغم لک أنفه اللهم لاتجعلنی بدعائک شقيا، وکن لی رؤفاًياخير المسؤلين وياخير المعطين.

ترجمہ:......اے اللہ! تو میری بات سنتا ہے اور میری جگہ بھی خوب دیکھتا ہے، میرے اندر کو اور باہر کو بخوبی جانتا ہے، کوئی شی تجھ پر مخفی نہیں۔ میں تنگدست، فقیر، فریادگو، ابن کا خواہاں، خدا سے ڈرا ہوا، اپنے گناہوں کا معترف، مسکین کی مانند تجھ سے سوال کرتا ہوں اور ذلیل گناہ گار کی مانند تجھ سے گڑگڑاتا ہوں اور بیمار خوفزدہ کی طرح تجھ سے دعا کرتا ہوں، جس کی گردن تیرے آگے جھکی ہوئی ہے اور تیرے لئے اس کے آنسو بہہ رہے ہیں اور تیرے لئے اس کا جسم پگھل رہا ہے، تیرے لئے اس کی ناک خاک آلود ہے، پس اے اللہ! مجھے میری دعا میں نامراد نہ کر میرے لئے مہربان ثابت ہوا سب سے بہتر عطا کرنے والے اور سب سے اچھے مسئول۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۶۱۵......اللهم أقسم لنا من خشيتک ماتحول به بيننا وبين معاصيک ومن طاعتک ماتبلغنا به جنتک، ومن اليقين ماتهون علينا مصائب الدنيا، ومتعنا بأسماعنا وأبصارنا وقوتنا ماأحييتنا واجعله الوارث منا واجعل ثارناعلی من ظلمنا وانصرنا علی من عادانا ولاتجعل مصيبتنا فی ديننا، ولاتجعل الدنيا أکبر همنا ولامبلغ علمنا، ولا تسلط علينا من لايرحمنا.

ترجمہ:......اے اللہ! اپنی خشیت ہمیں عطا فرما، جس کی بدولت آپ ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان آڑ بن جائیں اور تیری ایسی اطاعت ہم کو حاصل ہوجائے جو ہمیں جنت پہنچادے، (اور اپنی ذات کا) ایسا یقین نصیب فرما جس کی وجہ سے ہماری مصیبتیں ہم پر

آسان ہوجائیں۔اور جب تک ہم زندہ ہیں ہمیں ہمارے کانوں، ہماری آنکھوں، ہماری طاقت کے ساتھ نفع دے۔اوران کو ہمارا وارث بنا،اور جو ہم پرظلم ڈھائے تو اس سے ہمارا بدلہ تو لےاور ہمارے دشمنوں پر ہماری مدد فرما، ہماری مصیبت کو ہمارے دین میں حارج نہ ہونے دے دنیا کو ہمارا سب سے اہم مقصد نہ بنااور نہ ہمارے علم کا مبلغ بنا۔اور ہم پرایسے شخص کو مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کھائے۔

ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۶۱۶......اللهم اجعل فی قلبی نورًا. وفی لسانی نورًا، وفی بصری نوراً، وفی سمعی نورًا، وعن یمینی نوراً، وعن یساری نورًا، ومن فوقی نورًا، ومن تحتی نورًا، ومن أمامی نورًا، ومن خلفی نورًا، واجعل لی فی نفسی نورًا، واعظم لی نورًا.

ترجمہ:......اے اللہ! میرے دل میں نور کردے، میری زبان میں نور کر، میری آنکھوں میں نور کر، میرے کانوں میں نور کر، میرے دائیں اور بائیں نور کر، میرے اوپر نیچے نور کر، میرے آگے اور پیچھے نور کراور میری جان میں نور کراور میرے لئے نور کو زیادہ سے زیادہ کر۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۶۱۷......اللهم اجعلنی أخشاک حتی کأنی أراک، وأسعدنی بتقواک ولا تشقنی بمعصیتک وخرلی (۱) فی قضائک، وبارک لی فی قدرتک (۲) حتی أحب تعجیل ماأخرت ولا تأخیر ماعجلت، واجعل غنای فی نفسی، وأمتعنی بسمعی وبصری، واجعلهما الوارث منی، وانصرنی علی من ظلمنی، وأرنی فیه ثاری، وأقربذلک عینی.

ترجمہ:......اے اللہ! مجھے اپنی ذات سے ایسا ڈرنے والا بنا گویا میں تجھے دیکھ رہا ہوں، مجھے اپنے تقویٰ کی دولت کے ساتھ نیک بخت بنااور گناہوں کی نحوست کے ساتھ مجھے بدبخت نہ بنا۔اپنا فیصلہ میرے لئے خیر کا کر، میری تقدیر اور قسمت میں برکت عطافرما، تاکہ میں اس کی جلدی نہ چاہوں جو تو نے میرے لئے مؤخر کردیا ہے اور اس کی تاخیر نہ چاہوں جو تو نے میرے لئے جلد مقرر کردیا، اور میرے دل کو غنی اور مالدار بنا، میرے کانوں اور آنکھوں کے ساتھ مجھے نفع اندوز کر، اور ان کو میرے لئے وارث بنا، اور مجھ پر ظلم کرنے والے سے میری مدد فرمااور اس میں مجھے اپنا انتقام دکھا، اور اس کے ساتھ میری آنکھوں کو ٹھنڈا کر۔الاوسط للطبرانی عن ابی هریرہ رضی اللہ عنہ

۳۶۱۸......اللهم انی اعوذبک من الکسل والهرم والمأثم والمغرم ومن فتنة القبر وعذاب القبر، ومن فتنة النار، ومن شر فتنة الغنی وأعوذبک من فتنة الفقر، واعوذبک من فتنة المسیح الدجال اللهم اغسل عنی خطایای بالماء والثلج والبرد ونق قلبی من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس، وباعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں پستی سے، بڑھاپے سے، گناہ سے، تاوان، قبر کے فتنے اور عذاب سے، جہنم کے فتنے اور عذاب سے، اور مالداری کے فتنے سے، اور اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں فقروفاقہ کے فتنے سے، مسیح الدجال کے فتنے سے، اے اللہ! میری خطاؤں کو دھودے پانی سے، برف سے اور اولوں سے، میرے دل کو خطاؤں سے یوں دھودے جیسے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ کردے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ کررکھا ہے۔

بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجه، عن عائشه رضی اللہ عنها

۳۶۱۹......اللهم انی اعوذبک من العجز والکسل والجبن والبخل والهرم وعذاب القبر وفتنة الدجال. اللهم آت نفسی تقواها وزکها أنت خیر من زکاها أنت ولیها ومولاها، اللهم انی اعوذبک من علم لاینفع ومن قلب لایخشع ومن نفس لاتشبع ومن دعوة لایستجاب لها.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں عاجزی سے، سستی سے، بزدلی سے، بخل سے، بڑھاپے سے، قبر کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے، اے اللہ! میرے نفس کو صاحب تقویٰ بنا، اور اس کا تزکیہ کر، آپ بہترین تزکیہ فرمانے والے ہیں۔آپ ہی نفس کے

مالک اور والی ہیں اے اللہ میں ایسے علم سے پناہ مانگتا ہوں جو نفع نہ دے، ایسے دل سے جو خشوع نہ کرے، ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو، ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔ مسند احمد، عبد بن حمید، مسلم، نسائی، عن زید بن ارقم

۳۶۲۰.....اللهم اغفرلي ماقدمت وما اخرت، وما أسررت وما أعلنت، اللهم اغفرلي خطيئتي وجهلي واسرافي أمري ومالنت أعلم به مني، اللهم اغفرلي خطاي وعمدي وهزلي وجدي وكل ذلك عندي أنت المقدم وأنت المؤخر وأنت على كل شيء قدير.

ترجمہ:.......اے اللہ! مجھ سے جو گناہ سرزد ہوئے پہلے یا بعد میں، پوشیدہ یا اعلانیہ سب کو معاف فرما۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو، میرے جان بوجھ کر کئے ہوئے گناہوں کو، میرے مذاق میں یا سنجیدگی میں کئے ہوئے گناہوں کو معاف فرما اور ہر طرح کے گناہ معاف فرما۔ اے اللہ! تو ہی مقدم ہے اور تو ہی مؤخر ہے۔ اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔ بخاری، مسلم عن ابی موسیٰ

۳۶۲۱.....اللهم رب جبريل وميكائيل واسرافيل ومحمد، نعوذبك من النار.

ترجمہ:.......اے اللہ! اے جبریل، میکائیل، اسرافیل اور محمد کے رب! ہم جہنم سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

الكبير للطبراني عن والد ابي المليح واسمه عامر بن اسامه

فائدہ:.......عامر رضی اللہ عنہ بن اسامہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ فجر کی دو رکعت نماز ادا کی پھر میں نے آپ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا۔

۳۶۲۲.....اللهم انى اعوذبك من علم لاينفع، وعمل لايرفع ودعاء لا يسمع.

ترجمہ:.......اے اللہ! میں ایسے علم سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو فائدہ نہ دے اور ایسے عمل سے جو تیری بارگاہ میں شرف باریابی نہ پاسکے اور ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے۔ مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۳۶۲۳.....اللهم انى أسألك من الخير كله، ماعلمت منه ومالم أعلم وأعوذبك من الشر كله، ماعلمت منه ومالم أعلم.

ترجمہ:.......اے اللہ! میں تجھ سے ہر طرح کی خیر کا سوال کرتا ہوں، میرے علم میں ہو یا نہیں اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر طرح کے شر سے میرے علم میں ہو یا نہیں۔ الطیالسی، الکبیر للطبرانی عن جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ

۳۶۲۴.....اللهم أحسن عاقبتنا في الأمور كلها، وأجرنا من خزي الدنيا وعذاب الآخرة.

ترجمہ:.......اے اللہ! تمام کاموں میں ہمیں اچھا انجام عطا فرما۔ اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا۔

مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن بسر بن ارطاة

۳۶۲۵.....اللهم انك سألتنا من أنفسنا مالا نملكه الابك، اللهم فأعطنا منها مايرضيك عنا.

ترجمہ:.......اے اللہ! تو نے ہم سے ہمارے نفسوں (کی پاکیزگی) کا سوال کیا ہے جس کے ہم مالک نہیں سوائے تیری مدد کے۔ پس ہمیں اپنے نفسوں سے وہ اعمال عطا فرما جن سے تو راضی ہو جائے۔ ابن عساکر عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۶۲۶.....اللهم اجعلني من الذين اذا أحسنو استبشروا، واذا اساؤا استغفروا.

ترجمہ:.......اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو نیکی کرنے پر خوش ہوتے ہیں اور ان سے برائی سرزد ہو جائے تو استغفار کرتے ہیں۔

ابن ماجه، شعب الايمان للبيهقي عن عائشه رضی اللہ عنها

۳۶۲۷.....اللهم اغفرلي وارحمني وألحقني بالرفيق الأعلى.

ترجمہ:.......اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم کر اور مجھے رفیق اعلیٰ کے ساتھ ملا دے۔

بخاری ومسلم، ترمذی عن عائشه رضی اللہ عنها

۳۶۲۸......اللهم انی اعوذبک من شر ماعملت ومن شرما لم أعمل.
ترجمہ:......اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے کیئے ہوئے عمل کے شر سے اور جو عمل نہیں کیا اس کے شر سے۔

مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجه عن عائشه رضی الله عنها

۳۶۲۹......اللهم اعنی علی غمرات الموت وعلی سکرات الموت.
ترجمہ:......اے اللہ! موت کی اندھیریوں میں اور موت کی سختیوں میں میری مدد فرما۔

ترمذی، مستدرک الحاکم ابن ماجه عن عائشه رضی الله عنها

۳۶۳۰......اللهم زدنا ولاتنقصنا، وأكرمنا ولاتهنا، وأعطنا ولاتحرمنا، وآثرنا ولاتؤثر علينا، وأرضنا وارض عنا.
ترجمہ:......اے اللہ! ہمیں زیادہ کر، ہمیں کم نہ کر، ہماری عزت واکرام میں اضافہ کر اور ہمیں ذلت ورسوائی کے حوالہ نہ کر، ہمیں عطا کر اور محروم نہ کر، ہمیں اوروں پر ترجیح دے نہ کہ اوروں کو ہم پر ترجیح دے اور ہم سے راضی ہو جا اور ہم کو بھی راضی کر دے۔

ترمذی، مستدرک الحاکم عن عمر رضی الله عنه

۳۶۳۱......اللهم انی اعوذبک من قلب لايخشع، ومن دعاء لايسمع ومن نفس لا تشبع، ومن علم لا ينفع، أعوذبک من هؤلاء الأربع.
ترجمہ:......اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے دل سے جو عاجزی نہ کرے، ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے، ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے۔ میں ان چاروں چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ترمذی، نسائی، عن ابن عمر رضی الله عنه. ابو داؤد، نسائی، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن ابی هریره رضی الله عنه. نسائی عن انس رضی الله عنه

۳۶۳۲......اللهم ارزقنی حبک وحب من ينفعنی حبه عندک، اللهم مارزقتنی مما أحب، فاجعله قوة لی فيما تحب، اللهم ومازويت عنی مما احب فاجعله فراغاً لی فيما تحب
ترجمہ:......اے اللہ! اپنی محبت ہمیں عطا فرما، اور ان لوگوں کی محبت عطا فرما جن کی محبت تیرے ہاں نفع دے، اے اللہ جو تو نے میری پسندیدہ چیزیں مجھے عطا کی ہیں ان کو اپنی عبادت میں میرے لئے قوت کا ذریعہ بنا۔ اے اللہ! جو تو نے مجھ سے میری پسندیدہ چیزوں کو دور کیا ہے ان کو اپنی عبادت میں میرے لئے فراغت کا ذریعہ بنا۔ ترمذی عن عبدالله بن يزيدالخطمی

۳۶۳۳......اللهم اغفرلی ذنبی ووسع لی فی داری وبارک لی فی رزقی.
ترجمہ:......اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما، میرے گھر میں کشادگی عطا فرما اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

ترمذی عن ابی هریره رضی الله عنه

۳۶۳۴......اللهم انی اعوذبک من زوال نعمتک وتحول عافيتک وفجاة نقمتک وجميع سخطک.
ترجمہ:......اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیری نعمتوں کے زائل ہونے سے، تیری عافیت کے چلے جانے سے، تیرے عذاب کے اچانک اترنے سے اور تیری تمام ناراضگیوں سے۔ مسلم، ابو داؤد، نسائی، عن ابن عمر رضی الله عنه

۳۶۳۵......اللهم انی أسألک الثبات فی الأمر. وأسألک عزيمة الرشد وأسألک شکر نعمتک وحسن عبادتک وأسألک لساناً صادقاً وقلباً سليماً وأعوذبک من شر ما تعلم، وأسألک من خير ما تعلم واستغفرک مما تعلم انک انت علام الغيوب.
ترجمہ:......اے اللہ! میں تجھ سے دین میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں، سیدھے راستے کا سوال کرتا ہوں، تیری نعمتوں کے شکر کا سوال کرتا ہوں، تیری اچھی عبادت کا سوال کرتا ہوں، سچی بات اور قلب سلیم کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر اس شر سے جو تجھے معلوم ہے اور ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو تجھے معلوم ہے اور اپنے ہر اس گناہ سے تیری مغفرت طلب کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہے۔ بے شک

تو علام الغیوب ہے۔ترمذی، نسائی، عن شداد بن اوس

۳۶۳۶......اللهم لک أسلمت وبک آمنت وعلیک توکلت والیک أنبت وبک خاصمت، اللهم انی اعوذ بعزتک لااله الا أنت ان تضلنی أنت الحی القیوم الذی لایموت، والجن والانس یموتون.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیری خاطر اسلام لایا، تجھ پر ایمان لایا، تجھی پر بھروسہ کیا، تیری طرف متوجہ ہوا، تیرے لئے لڑائی مول لی، اے اللہ! میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھے گمراہ ہونے سے بچا تو زندہ اور ہر شی کو تھامنے والا ہے جو کبھی نہیں مرے گا، تمام جن وانسان مرجائیں گے۔مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۶۳۷......اللهم لک الحمد کالذی تقول وخیراً مانقول، اللهم لک صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی والیک مآبی ولک ربی تراثی، اللهم انی اعوذبک من عذاب القبر ووسوسة الصدر وشتات الأمر، اللهم، أسألک من خیر ماتجی به الریاح وأعوذبک من شر ما تجی به الریح.

ترجمہ:......اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں جیسا تو کہتا ہے اور ہم کہتے ہیں: اے اللہ! ہم میری نماز، میری عبادت، میری زندگی اور موت تیرے لئے ہے تیرے ہاں میرا ٹھکانا ہے اور اے رب میری ساری مدح تیرے لئے ہے۔اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں عذاب قبر سے، دل کے وسوسہ سے اور معاملات کے بگڑنے سے۔اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ان چیزوں کی بھلائی کی جو ہوائیں لے کر آتی ہیں اور تیری پناہ مانگتا ہوں ان چیزوں کے شر سے جو ہوائیں لے کر آتی ہیں۔ترمذی، شعب الایمان للبیهقی عن علی رضی اللہ عنہ

۳۶۳۸......اللهم انفعنی بما علمتنی وعلمنی ما ینفعنی وزدنی علما. الحمدللّٰہ علی کل حال وأعوذباللّٰہ من حال اهل النار.

ترجمہ:......اے اللہ! جو تو نے مجھے علم دیا ہے اس کے ساتھ مجھے بہرہ مند فرما اور مجھے وہ علم سکھا جو مجھے نفع دے۔اور مجھے علم میں زیادتی دے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں ہر حال میں اور اے اللہ میں اہل جہنم کے حال سے پناہ مانگتا ہوں۔ترمذی، ابن ماجه عن ابی هریره رضی اللہ عنہ

۳۶۳۹......اللهم اجعلنی اعظم شکرک وأکثرذکرک واتبع نصیحتک واحفظ وصیتک.

ترجمہ:......اے اللہ! مجھے بہت زیادہ شکر کرنے والا بنا، اپنا بہت زیادہ ذکر کرنے والا بنا، اپنی نصیحت قبول کرنے والا بنا اور اپنی وصیت یاد رکھنے والا بنا۔ترمذی عن ابی هریره رضی اللہ عنہ

۳۶۴۰......اللهم انی أسألک واتوجه الیک بنبیک محمد نبی الرحمة یامحمد انی أتوجه بک الی اللہ فی حاجتی هذه لتقضی لی، اللهم فشفعه فی

ترجمہ:......اے اللہ! میں تجھ سے ہی سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی محمد (ﷺ) کے وسیلہ تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔اے محمد! میں تیرے وسیلہ سے اللہ کی طرف رجوع کرتا ہوں تاکہ میری یہ حاجت پوری کردی جائے۔اے اللہ! پس ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

ترمذی، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن عثمان بن حنیف

۳۶۴۱......اللهم انی اعوذبک من شر سمعی ومن شر بصری ومن شر لسانی وشر قلبی ومن شرمنی.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے کانوں کے شر سے، اپنی آنکھوں کے شر سے، اپنی زبان کے شر سے، اپنے دل کے شر سے اور اپنی منی کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ابوداؤد، مستدرک عن شکل

۳۶۴۲......اللهم عافنی فی بدنی، اللهم عافنی فی سمعی، اللهم عافنی فی بصری، اللهم انی اعوذبک من الکفروالفقر، اللهم انی اعوذبک من عذاب القبر، لااله الا انت.

ترجمہ:......اے اللہ! مجھے اپنے بدن کی سلامتی نصیب کر، اے اللہ مجھے اپنے کانوں کی سلامتی نصیب کر، اے اللہ! مجھے میری نگاہوں کی سلامتی نصیب کر، اے اللہ میں کفر سے اور فقر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔بے شک تیرے سوا کوئی

عبادت کے لائق نہیں۔ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ابی بکرۃ

۳۶۴۳..... اللهم انی أسألک عیشة نقیة، ومیتة سویة ومرداًغیر مخزی ولافاضح.

ترجمہ:..... اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں صاف ستھری زندگی کا اور اچھی موت کا اور ایسے حشر کا جس میں مجھے نہ کوئی رسوائی ہو اور نہ فضیحت۔

البزار، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابی عمر رضی اللہ عنہ

۳۶۴۴..... اللهم ان قلوبنا وجوارحنا بیدک لم تمـکنا منها شیئا فاذا فعلت ذلک بهمافکن انت ولیهما.

ترجمہ:..... پروردگار! ہمارے دل اور ہمارے اعضاء سب تیرے ہاتھ میں ہیں، تو نے ہمیں ان میں سے کسی چیز کا مالک نہیں بنایا۔پس اب تو ہی ان کو درست رکھ۔حلیة الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۶۴۵..... اللهم اصلح لی دینی الذی هو عصمة أمری، وأصلح لی دنیای التی فیها معاشی، وأصلح لی آخرتی التی فیها معادی واجعل الحیاة زیادة لی فی کل خیر، واجعل الموت راحة لی من کل شر.

ترجمہ:..... اے اللہ! میرے دین کو صحیح کر جو میری زندگی کا محافظ ہے، میری دنیا بھی صحیح کر جس میں میری زندگی ہے، میری آخرت صحیح کر جہاں مجھے لوٹ کر جانا ہے اس زندگی کو میرے لئے ہر خیر و بھلائی میں زیادتی کا سبب بنا اور موت کو ہر شے سے راحت کا ذریعہ بنا۔

مسلم عن ابی هریرہ رضی اللہ عنہ

۳۶۴۶..... اللهم انی أسألک الهدی، والتقی والعفاف والغنی.

ترجمہ:..... اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور غنیٰ کا سوال کرتا ہوں۔ مسلم، ترمذی، ابن ماجه، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۶۴۷..... اللهم استر عورتی، وآمن روعتی، واقض عنی دینی.

ترجمہ:..... اے اللہ! میرے عیب کی پردہ پوشی فرما، میرے خوف کو امن دے اور میرے قرض کا انتظام فرما۔

الکبیر للطبرانی عن خباب رضی اللہ عنہ

۳۶۴۸..... اللهم اجعل حبک أحب الأشیا الی، واجعل خشیتک أخوف الأشیاء عندی، واقطع عنی حاجات الدنیابالشوق الی لقائک واذااقررت اعین اهل الدنیا من دنیاهم، فاقررعینی من عبادتک.

ترجمہ:..... اے اللہ! اپنی محبت کو سب چیزوں سے زیادہ محبوب کر میرے لئے، اپنی خشیت اور اپنے خوف کو سب چیزوں سے زیادہ خوف والی کر، مجھے اپنی ملاقات کا ایسا شوق دے جو دنیا کی خواہشات کو مجھ سے ختم کردے اور جب تو اہل دنیا کی آنکھیں ان کی دنیا سے ٹھنڈی کرے تو میری آنکھیں اپنی عبادت سے ٹھنڈی کر۔لیة الاولیاء عن الهیثم بن مالک الطائی

۳۶۴۹..... اللهم انی اعوذبک من شر الاعمیین السیل والبعیر الصؤول.

ترجمہ:..... اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں دو اندھی چیزوں سے سیلاب اور حملہ آور اونٹ سے۔الکبیر للطبرانی عن عائشه بنت قدامه

۳۶۵۰..... اللهم انی أسألک الصحة والعفة والامانة وحسن الخلق والرضا بالقدر.

ترجمہ:..... اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں صحت، عافیت، امانت داری، حسن اخلاق اور تیری تقدیر پر راضی رہنے کا۔

البزار الکبیر للطبرانی عن عمرو

۳۶۵۱..... اللهم انی اعوذبک من یوم السوء ومن لیلة السوء، ومن ساعة السوء ومن صاحب السوء، ومن جار السوء، فی دار المقامة.

ترجمہ:..... اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں برے دن سے، بری رات سے، برے گھڑی سے، برے ساتھی سے، برے پڑوسی سے رہنے کے گھر میں۔الکبیر للطبرانی عن عقبه رضی اللہ عنہ بن عامر

۳۶۵۲..... اللهم انی اعوذبرضاک من سخطک، وبمعافاتک من عقوبتک وأعوذبک منک، لاأحصی ثناء

علیک، أنت کما أثنیت علی نفسک.

ترجمہ: ......اے اللہ! میں تیری رضاء کے ساتھ تیری ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں، تیری معافی کے ساتھ تیری سزا سے پناہ چاہتا ہوں، تجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں تیری تعریف کو شمار نہیں کرسکتا تو ویسا ہی ہے جیسا تو نے خود اپنی تعریف فرمائی۔

مسلم، ابن ماجه ابو داؤد، نسائی، ترمذی عن عائشه رضی الله عنها

۳۶۵۳......اللهم لک الحمد شکراً ولک المن فضلاً.

ترجمہ: ......اے اللہ! میں تیرے شکر میں تیری تعریف کرتا ہوں اور تمام احسانات کا فضل آپ ہی کی طرف سے ہے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن کعب بن عجره

۳۶۵۴......اللهم انی أسألک التوفیق لمحابک من الاعمال، وصدق التوکل علیک، وحسن الظن بک.

ترجمہ: ......اے اللہ! میں تیرے محبوب اعمال کی تجھ سے توفیق طلب کرتا ہوں نیز تیری ذات پر سچا بھروسہ طلب کرتا ہوں، اور تیرے ساتھ حسن ظن (اچھا گمان) رکھنے کا سوال کرتا ہوں۔ حلیة الاولیاء عن الاوزاعی مرسلاً. الحکیم عن ابی هریره رضی الله عنه

۳۶۵۵......اللهم افتح مسامع قلبی لذکرک، وارزقنی طاعتک وطاعة رسولک وعملاً بکتابک.

ترجمہ: ......اے اللہ! میرے دل کے کانوں کو اپنے ذکر کے لئے کھول دے اور مجھے اپنی اطاعت اپنے رسول کی اطاعت اور اپنی کتاب پر عمل کرنے کی توفیق عنایت کیجئے۔ الاوسط للطبرانی عن علی رضی الله عنه

۳۶۵۶......اللهم انی أسألک صحة فی ایمان، وایماناً فی حسن خلق ونجاحاً یتبعه رحمة منک وعافیةً ومغفرةً منک ورضواناً.

ترجمہ: ......اے اللہ میں تجھ سے ایمان میں صحت کا اور حسن خلق میں ایمان کا سوال کرتا ہوں۔ نیز ایسی کامیابی کا سوال کرتا ہوں جس کا نتیجہ تیری رحمت، عافیت، مغفرت اور تیری رضامندی پر نکلتا ہو۔ الاوسط للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابی هریره رضی الله عنه

۳۶۵۷......اللهم انی أسألک ایماناً یباشر قلبی، ویقیناً صادقاً حتی اعلم انه لا یصیبنی الا ما کتبت لی. ووصلنی من المعیشة بما قسمت لی.

ترجمہ: ......اے اللہ میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے دل میں بس جائے، اور ایسے سچے یقین کا سوال کرتا ہوں کہ میں ہر پہنچنے والی مصیبت کو تیری طرف سے سمجھوں، اور مجھے میری معیشت اور روزی پر جو تو نے میرے لئے تقسیم کردی راضی کردے۔

البزار عن ابن عمر رضی الله عنه

۳۶۵۸......اللهم الطف لی فی تیسیر کل عسیر، فان تیسیر کل عسیر علیک یسیر، وأسألک الیسر والمعافاة فی الدنیا والآخرة.

ترجمہ: ......اے اللہ! ہر مشکل آسان کرنے میں مجھ پر مہربان ہوجا۔ بے شک ہر مشکل آسان کرنا تجھ پر آسان ہے۔ اور میں تجھ سے دنیا وآخرت میں آسانی اور معافی کا سوال کرتا ہوں۔ الاوسط للطبرانی عن ابی هریره رضی الله عنه

۳۶۵۹......اللهم اعف عنی انک عفو کریم

ترجمہ: ......اے اللہ! مجھے معاف فرما بے شک تو معاف کرنے والا کریم (بادشاہ) ہے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی هریره رضی الله عنه

۳۶۶۰......اللهم طهر قلبی من النفاق، وعملی من الریاء ولسانی من الکذب وعینی من الخیانة، فانک تعلم خائنة الاعین وماتخفی الصدور.

ترجمہ: ......اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے پاک کر، میرے عمل کو ریاء سے پاک کر، میری زبان کو جھوٹ سے پاک کر اور میری آنکھوں کو خیانت سے پاک کر، بے شک تو آنکھوں کی خیانت کو اور جو دلوں میں چھپا ہوا ہے سب جانتا ہے۔

الحکیم، الخطیب فی التاریخ عن ام معبر الخزاعیه

۳۶۶۱......اللهم ارزقني عينين هطالتين، تشفيان القلب بذروف الدموع من خشيتک قبل أن تكون الدموع دماً، والاضراس جمراً.

ترجمہ:......اے اللہ! مجھے خوب برسنے والی دو آنکھیں عطا فرما، جو تیرے خوف سے آنسو بہا بہا کر دل کو شفاء بخشیں قبل اس سے کہ آنسو خون ہو جائیں اور ڈاڑھیں زنگارہ ہو جائیں (قیامت میں)۔ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۶۶۲......اللهم عافني في قدرتک، وادخلني في رحمتک. واقض أجلي في طاعتک، واختم لي بخير عملي واجعل ثوابه الجنة.

ترجمہ:......اے اللہ! مجھے اپنی قدرت میں عافیت بخش، مجھے اپنی رحمت میں داخل کر، میری عمر اپنی اطاعت میں پوری کر، میرا خاتمہ اچھے عمل پر کر اور اس کا ثواب جنت میں بنا دے۔ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۶۶۳......اللهم غنني بالعلم وزيني بالحلم وأكرمني بالتقوى وجملني بالعافية.

ترجمہ:......اے اللہ! مجھے علم کے ساتھ مالدار کر، بردباری کے ساتھ مجھے مزین فرما، تقویٰ کے ساتھ مجھے باعزت بنا اور عافیت کے ساتھ مجھے حسن و جمال بخش۔ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۶۶۴......اللهم اني أسألک من فضلک ورحمتک، فانه لا يملكها الا أنت.

ترجمہ:......اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں۔ بے شک ان دونوں چیزوں کا تو ہی مالک ہے۔

الكبير للطبراني عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ. حلية الاولياء عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

۳۶۶۵......اللهم حجة لارياء فيها ولاسمعة.

ترجمہ:......اے اللہ! ایسا حج نصیب فرما جس میں نہ کوئی ریا ہو اور نہ دکھاوا۔ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۳۶۶۶......اللهم اني اعوذبک من خليل ماكر عيناه ترياني وقلبه يرعاني، ان رأى حسنة دفنها وان رأى سيئة اذاعها.

ترجمہ:......اے اللہ! میں مکار دوست سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو آنکھوں سے مجھے دیکھے اور دل مین مجھ سے فریب رکھے۔ اگر میری کوئی نیکی دیکھے تو دفن کر دے اور اگر کوئی برائی دیکھے تو پھیلا دے۔(ابن النجار عن سعيد المعتبری مرسلاً

۳۶۶۷......اللهم اغفرلي ذنوبي وخطاياي كلها، اللهم انعشني واجبرني واهدني لصالح الأعمال والأخلاق فانه لايهدي لصالحها ولايصرف سيئها الا أنت.

ترجمہ:......اے اللہ! میرے تمام گناہ اور تمام خطائیں معاف فرما، اے اللہ مجھے بلندی نصیب کر، مجھے مضبوط کر، مجھے نیک اعمال اور اچھے اخلاق کی ہدایت بخش۔ بے شک نیکی کی ہدایت دے نہیں سکتا اور برائی سے بچا نہیں سکتا تیرے سوا کوئی اور۔

الكبير عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۶۶۸......اللهم رب جبريل وميكائيل، ورب اسرافيل، اعوذبک من حرالنار ومن عذاب القبر.

ترجمہ:......اے اللہ! جبرئیل، میکائیل کے رب! اور اسرافیل کے رب! میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کی تپش سے اور قبر کے عذاب سے۔

نسائی، عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۶۶۹......اللهم اني اعوذبک من غلبة الدين، وغلبة العدو، ومن بوار الايم، ومن فتنة المسيح الدجال.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے بوجھ سے، دشمن کے تسلط سے، شادی کے بغیر رہنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔

الدارقطني في الافراد، الكبير للطبراني عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۶۷۰......اللهم اني اعوذبک من التردي والهدم والغرق والحرق وأعوذبک ان يتخبطني الشيطان عند الموت،

وأعوذبک أن أموت فی سبیلک مدبراً، وأعوذبک أن أموت لدیغا.

ترجمہ:.......اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں گر کر ہلاک ہونے سے دب کر ہلاک ہونے سے، غرق ہونے سے اور جل جانے سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ موت کے وقت شیطان مجھے ورغلائے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تیری راہ میں پشت پھیرتے ہوئے مروں۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ ڈسا ہوا مروں۔نسائی، مستدرک الحاکم عن ابی الیسر

۳۶۷۱......اللهم انی اعوذبک من منکرات الاخلاق، والاعمال والاهواء والادواء

ترجمہ:.......اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں برے اخلاق سے، برے اعمال سے، بری خواہشات سے اور امراض سے۔

ترمذی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن عم زیادبن علاقه

۳۶۷۲......اللهم متعنی بسمعی وبصری، واجعلهماالوارث منی وانصرنی علی من ظلمنی، وخذمنه بثأری.

ترجمہ:.......اے اللہ! مجھے میرے کانوں اور آنکھوں کے ساتھ فائدہ پہنچا اور ان کو میرا وارث بنا، اور مجھ پر ظلم کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما۔ اور اس سے میرا انتقام لے۔ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی هریره رضی الله عنه

۳۶۷۳......اللهم انی أسألک غنای وغنی مولای.

ترجمہ:.......اے اللہ! میں تجھ سے اپنی مالداری اور اپنے مالک کی مالداری کا سوال کرتا ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی حرمه.مالک بن قیس المازنی الانصاری

۳۶۷۴......اللهم لا تکلنی الی نفسی طرفة عین، ولاتنزع عنی صالح ماأعطیتنی.

ترجمہ:.......اے اللہ! ایک پل کے لئے بھی مجھے میرے نفس کے حوالہ نہ کر اور جو نیک شی تو نے مجھے دی ہو اس کو مجھ سے مت چھین۔

البزار عن ابن عمر

۳۶۷۵......اللهم اجعلنی شکوراً، واجعلنی صبوراً، واجعلنی فی عینی صغیراً وفی أعین الناس کبیرًا.

ترجمہ:.......اے اللہ! مجھے شاکر بنا، مجھے صابر بنا اور مجھے اپنی نگاہ میں چھوٹا اور لوگوں کی نگاہ میں بڑا بنا۔(البزار عن بریده رضی الله عنه

۳۶۷۶......اللهم انک لست باله استحدثناه، ولابرب ابتدعناه ولاکان لنا قبلک من اله نلجا الیه ونذرک، ولاأعانک علی خلقنا أحد فنشرکه فیک، تبارکت وتعالیت.

ترجمہ:.......اے اللہ! تو کوئی ایسا معبود نہیں ہے جس کو ہم نے خود ایجاد کر لیا ہو، نہ ایسا پروردگار ہے جس کو ہم نے کھوج نکالا ہو، نہ تجھ سے پہلے ہمارا کوئی معبود تھا کہ ہم اس کی پناہ میں آجائیں اور تجھے چھوڑ دیں اور نہ ہی ہماری تخلیق پر تیری کسی نے مدد کی کہ ہم اس کو آپ کا شریک ٹھہرائیں تو بابرکت اور اس بات سے بلند ہے۔الکبیر للطبرانی عن صهیب رضی الله عنه

۳۶۷۷......اللهم أصلح ذات بیننا، وألف بین قلوبنا، واهدنا سبل السلام، ونجنا من الظلمات الی النور، وجنبنا الفواحش ماظهر منها وما بطن، اللهم بارک لنا فی أسماعنا، وأبصارنا وقلوبنا وأزواجنا وذریاتنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم، واجعلنا شاکرین لنعمتک مثنین بها قابلین لها وأتمها علینا.

ترجمہ:.......اے اللہ! ہمارے درمیان اصلاح کر، ہمارے دلوں میں الفت پیدا کر، ہمیں سلامتی کے راستوں کی ہدایت کر، ہمیں تاریکیوں سے نور کی طرف نجات دے اور ہمیں فحش کاموں سے بچا وہ کھلے ہوں یا پوشیدہ، اے اللہ ہمارے کاموں میں ہماری آنکھوں میں، ہمارے دلوں میں، ہمارے جوڑوں میں، اور ہماری اولاد میں برکت عطا فرما۔ اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک آپ توبہ قبول کرنے والے مہربان ہیں۔ اور ہم کو اپنی نعمتوں کا شکر کرنے والا بنا، اپنی تعریف کرنے والا بنا، ان نعمتوں کو قبول کرنے والا بنا اور ان نعمتوں کو ہم پر کامل کر۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی الله عنه

۳۶۷۸......اللهم واقیةً کواقیة الولید.

ترجمہ:......اے اللہ! ہماری حفاظت فرما جس طرح چھوٹے بچے کی حفاظت کی جاتی ہے۔

التاریخ للبخاری، مسند ابی یعلی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۶۷۹......اللھم احفظنی بالاسلام قائماً، واحفظنی بالاسلام قاعداً واحفظنی بالاسلام راقداً، ولاتشمت لی عدواً ولا حاسداً، اللھم انی أسألک من کل خیر خزائنه بیدک، وأعوذبک من کل شر خزائنه بیدک.

ترجمہ:......اے اللہ! میری اسلام کے ساتھ حفاظت فرما میرے کھڑے ہوئے، میری اسلام کے ساتھ حفاظت فرما۔ میرے بیٹھے ہوئے، میری اسلام کے ساتھ حفاظت فرما میرے بولتے ہوئے اے اللہ کسی حاسد یا دشمن کو مجھ پر ہنسنے کا موقع نہ دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے تمام خیروں کا سوال کرتا ہوں بے شک خیر کے تمام خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں اور اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں تمام قسم کے شرور سے کیونکہ شر کے بھی تمام خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں۔ مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۶۸۰......اللھم انا نسألک موجبات رحمتک، وعزائم مغفرتک والسلامة من کل اثم، والغنیمة من کل بر، والفوز بالجنة، والنجاة من النار.

ترجمہ:......اے اللہ! ہم تجھ سے تیری رحمت واجب کرنے والے اسباب کا سوال کرتے ہیں، تیری مغفرت کو لازم کرنے والے اسباب کا سوال کرتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی کا سوال کرتے ہیں، ہر نیکی ملنے کا سوال کرتے ہیں، جنت کی کامیابی اور جہنم سے نجات کا سوال کرتے ہیں۔ مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۶۸۱......اللھم انی اعوذبک من العجز والکسل والجبن والبخل والھرم والقسوة والغفلة والعیلة والذلة والمسکنة، وأعوذبک من الفقر والکفر والفسوق والشقاق والنفاق والسمعة والریاء وأعوذبک من الصمم والبکم والجنون والجذام والبرص وشیء من الاسقام.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں عاجزی سے سستی سے، بزدلی سے، بخل سے، بڑھاپے سے، دل کی سختی سے، غفلت کا شکار ہونے سے، (اہل وعیال کے ہمت شکن) بوجھ سے اور ذلت ومسکنت سے، اور اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں فقر وفاقہ سے، کفر وفجور سے، اختلاف اور نفاق سے، ریاء اور دکھلاوے سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں بہرے پن سے، گونگے پن سے، پاگل پن سے،، جذام اور برص سے اور تمام برے امراض سے۔ مستدرک الحاکم، البیھقی فی الدعاء عن انس رضی اللہ عنہ

۳۶۸۲......اللھم اجعل أوسع رزقک علی عند کبر سنی وانقطاع عمری.

ترجمہ:......اے اللہ! میرے رزق کی خوب کشادگی کا زمانہ میرا بڑھاپا اور آخری عمر بنا۔ مستدرک الحاکم عن عائشه رضی اللہ عنھا

۳۶۸۳......اللھم انی أسألک العفة والعافیة فی دنیای ودینی وأھلی ومالی، اللھم استر عورتی وآمن روعتی واحفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی، وأعوذبک أن أغتال من تحتی.

ترجمہ:......اے اللہ! میں اپنی دنیا اور دین میں، اہل اور مال میں پاکدامنی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے عیوب ڈھانپ دے، میرے خوف کو زائل فرما۔ آگے سے، پیچھے سے، دائیں اور بائیں سے اور اوپر سے میری حفاظت فرما اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ اچانک نیچے سے عذاب میں اچک لیا جاؤں۔ البزار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۶۸۴......اللھم انی أسألک باسمک الطاھر الطیب المبارک الأحب الیک الذی اذادعیت به أجبت واذاسئلت به أعطیت واذا استرحمت به رحمت واذا استفرجت به فرجت.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیرے پاکیزہ، طیب، مبارک اور تیرے محبوب نام سے تجھے پکارتا ہوں کہ جب اس کے ساتھ دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول ہوتی ہے اور جب تجھ سے اس کے واسطے سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ سوال پورا کیا جاتا ہے اور جب تجھ سے رحمت طلب کی جاتی ہے تو تو رحمت بھیجتا ہے اور جب تجھ سے کشادگی طلب کی جاتی ہے کشادگی مرحمت فرماتا ہے۔ ابن ماجه عن عائشه رضی اللہ عنھا

۳۶۸۵...... اللهم انی اعوذبوجهک الکریم واسمک العظیم من الکفر والفقر.
ترجمہ: ...... اے اللہ! میں تیرے کریم چہرے کے طفیل اور تیرے عظیم نام کے طفیل تیری پناہ چاہتا ہوں کفر سے اور فقر وفاقہ سے۔

الکبیر للطبرانی فی السنة عن عبدالرحمن بن ابی بکر

۳۶۸۶...... اللهم لا یدرکنی زمان ولا تدرکوا زماناً لا یتبع فیه العلیم، ولا یستحیافیه من الحلیم، قلوبهم قلوب الاعاجم، وألسنتهم ألسنة العرب.
ترجمہ: ...... اے اللہ! (میری دعا ہے کہ) مجھے ایسا زمانہ نہ پائے اور نہ تم ایسے زمانہ کو پاؤ کہ جس میں عالم کی اتباع نہ کی جائے اور حلیم (بردبار) سے شرم نہ کی جائے۔ ان لوگوں کے قلوب عجمیوں کے ہوں گے لیکن ان کی زبانیں عرب کی ہوں گی۔

مسند احمد، عن سهل بن سعد)(مستدرک الحاکم عن ابی هریره رضی الله عنه

۳۶۸۷...... اللهم انی اعوذبک من فتنة النساء وأعوذبک من عذاب القبر.
ترجمہ: ...... اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عورتوں کے فتنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے۔

اعتلال القلوب للخرائطی عن سعد رضی الله عنه

۳۶۸۸...... اللهم انی اعوذبک من الفقر والقلة والذلة، وأعوذبک من أن أظلم أو أظلم.
ترجمہ: ...... اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں فقر وفاقہ سے اور قلت وذلت سے۔ اور اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔ ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن ابی هریره رضی الله عنه

۳۶۸۹...... اللهم انی أعوذبک من الجوع فانه بئس الضجیع، وأعوذبک من الخیانة، فانها بئست البطانة.
ترجمہ: ...... اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بھوک سے بے شک وہ برا ساتھی ہے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں خیانت سے بے شک وہ بری نیت ہے۔ ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه عن ابی هریره رضی الله عنه

۳۶۹۰...... اللهم انی أعوذبک من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق.
ترجمہ: ...... اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اختلاف سے، نفاق سے اور برے اخلاق سے۔ ابوداؤد، نسائی عن ابی هریره رضی الله عنه

۳۶۹۱...... اللهم أعوذبک من البرص، والجنون والجذام، شیءٍ ومن الاسقام.
ترجمہ: ...... اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں برص سے، جنوں سے، جذام سے اور تمام برے امراض سے۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی عن انس رضی الله عنه

۳۶۹۲...... اللهم ربنا آتنا فی الدنیا حسنة، وفی الآخرة حسنة، وقنا عذاب النار.
ترجمہ: ...... اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر، آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔

بخاری ومسلم عن انس رضی الله عنه

۳۶۹۳...... اللهم انی أعوذبک من الهم والحزن، والعجز والکسل والجبن والبخل وضلع الدین، وغلبة الرجال.
ترجمہ: ...... اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں رنج وغم سے، عاجزی اور سستی سے، بزدلی اور بخل سے اور قرض کے کمر توڑ دینے اور لوگوں کے ہجوم کرنے سے۔ مسند احمد، بخاری ومسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی عن انس رضی الله عنه

۳۶۹۴...... اللهم أنی أعوذبک من العجز والکسل والجبن والبخل والهرم وأعوذبک من عذاب القبر وأعوذبک من فتنة المحیا والممات.
ترجمہ: ...... اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی سے، سستی سے، بزدلی سے، بخل سے اور بڑھاپے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے۔ مسند احمد، بخاری ومسلم عن انس رضی الله عنه

۳۶۹۵۔۔۔۔۔اللھم أنی أعوذبک من عذاب القبر، وأعوذبک من عذاب النار، وأعوذبک من فتنة المحیا والممات، وأعوذبک من فتنة المسیح الدجال.

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں عذاب قبر سے، تیری پناہ چاہتا ہوں عذاب جہنم سے، تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں مسیح دجال کے فتنے سے۔ بخاری، نسائی عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۶۹۶۔۔۔۔۔ان تغفر اللھم تغفر جما وأی عبدلک لاألما

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔ اے اللہ! اگر تو معاف کرتا ہے تو تمام گناہ معاف فرما اور کون سا تیرا بندہ ایسا ہو سکتا ہے جس کا کوئی گناہ نہ ہو۔

نسائی، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۶۹۷۔۔۔۔۔ چہرے سیاہ پڑ گئے۔ (مسلم عن سلمہ بن الاکوع۔ مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)

۳۶۹۸۔۔۔۔۔ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: اللہ عزوجل آپ کو حکم دیتا ہے کہ ان کلمات کے ساتھ آپ دعا مانگیں ان میں سے ایک چیز آپ کو ضرور ملے گی:

اللھم انی أسألک تعجیل عافیتک وصبراً علی بلیتک، وخروجاً من الدنیا الی رحمتک.

ترجمہ:۔۔۔۔۔۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیری جلد عافیت کا، تیری مصیبت پر صبر کا اور دنیا سے تیری رحمت کی طرف نکل جانے کا سوال کرتا ہوں۔ ابن حبان، مستدرک الحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:۔۔۔۔۔۔ روایت ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۰۷۔

۳۶۹۹۔۔۔۔۔ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد کہو، میں نے کہا: کیا کہوں؟ فرمایا کہو:

أعوذ بکلمات اللہ التامات، التی لایجاوز ھن بر ولافاجر، من شر ماخلق وذرأوبرأ، ومن شر ما ینزل من السماء، ومن شر ما یعرج فیھا، ومن شر ما ذرأ فی الارض وبرأومن شر ما یخرج منھا، ومن شر فتنة اللیل والنھار، ومن شر کل طارق یطرق، الا طارقاًیطرق بخیر یارحمن.

"میں اللہ کے کلمات کی پناہ مانگتا ہوں جس سے کوئی نیک تجاوز کر سکتا اور نہ بد، ہر اس چیز کے شر سے جو اللہ نے پیدا کی، ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہے، ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان پر چڑھتی ہے، ہر اس چیز کے شر سے جو زمین میں اگتی ہے، رات اور دن کے شر سے اور ہر رات کو آنے والی ہر شی کے شر سے سوائے اس کے جو خیر کے ساتھ آئے اے ارحم الراحمین۔"

الکبیر للطبرانی، مسند احمد، عن عبدالرحمن بن خنبش

۳۷۰۰۔۔۔۔۔ اے لوگو! کیا تم چاہتے ہو کہ خوب اچھی دعا کرو، پس یہ کہو:

اللھم أعنا علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک.

"اے اللہ! ہماری مدد کر اپنے ذکر پر، اپنے شکر پر اور اپنی اچھی عبادت پر۔"

مستدرک الحاکم، حلیة الاولیاء عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۷۰۱۔۔۔۔۔ اپنی دعا میں یہ کہا کرو:

اللھم ارزقنی لذة النظر الی وجھک والشوق الی لقائک.

"اے اللہ! مجھے اپنے چہرے کو دیکھنے کی لذت عطا کر اور اپنی ملاقات کا شوق عطا کر۔" الحکیم عن زید بن ثابت

کلام:۔۔۔۔۔۔ ضعیف الجامع ۱۴۹۔

۳۷۰۲۔۔۔۔۔ بہترین دعا یہ ہے کہو:

اللھم ارحم امة محمد رحمة عامة.

''اے اللہ! امت محمد پر رحمت عام کر۔'' الحاکم فی التاریخ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:......تذکرۃ الموضوعات ۵۸۔ تنزیہ ۳۳۶/۲، ذیل اللآلی ۱۵۶، ضعیف الجامع ۱۰۰۷

۳۷۰۳......ایک شخص نے یا ارحم الراحمین کے لفظ کے ساتھ خوب گریہ وزاری کی۔ پس اس کو آواز دی گئی: میں نے تیری آواز سنی بولو تمہاری کیا حاجت ہے؟ ابو الشیخ فی التواب عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۷۰۴......**الیک ربی حببنی وفی نفسی لک ربی ذللنی، وفی أعین الناس عظمنی ومن سیئ الاخلاق جنبنی.**

ترجمہ:......اے پروردگار! مجھے اپنی محبت عطا کر اور مجھے اپنی نگاہ میں ذلیل کر اور لوگوں کی نگاہ میں عظیم کر اور برے اخلاق سے مجھے بچا۔

ابن لال عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۷۰۵......تیری دنیا کے لئے پس جب تو صبح کی نماز پڑھ لے تو نماز کے بعد **سبحان العظیم وبحمدہ ولاحول ولاقوۃ الاباللہ** تین مرتبہ پڑھ، اس کی وجہ سے اللہ پاک تجھے چار مصیبتوں سے محفوظ رکھے گا: جنون، جذام، اندھے پن اور فالج سے۔

اور اپنی آخرت کے لئے یہ کہہ:

اللھم اھدنی من عندک وافض علی فضلک وانشر علی من رحمتک وانزل علی من برکاتک۔

''اے اللہ! مجھے اپنے پاس سے ہدایت دے، مجھ پر اپنا فضل فرما، مجھ پر اپنی رحمت نازل فرما اور اپنی برکات کا نزول فرما۔''

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی قیامت کے دن ان کو پورا پورا لے کر آئے تو یہ کلمات اس کے لئے جنت کے چار دروازے ضرور کھلوائیں گے، وہ جس سے چاہے داخل ہو جائے۔ ابن السنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۱۲۴۶۔

۳۷۰۶......کیا میں تجھے ایسی چیز نہ بتاؤں جو تو دن رات اللہ کا ذکر کرے تو تو ان سب سے بڑھ جائے:

الحمدللہ عدد ماخلق اللہ، والحمدللہ ملء ماخلق اللہ والحمدللہ ملء مافی السموات ومافی الارض، والحمدللہ عدد مااحصی کتابہ والحمدللہ عدد ملء مااحصی کتابہ، والحمدللہ عدد کل شیء والحمدللہ ملء کل شیء، وتسبیح اللہ مثلھن.

''تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اس قدر جس قدر اللہ نے مخلوق پیدا کی۔ (الحمدللہ اللہ کی مخلوق بھر کر، الحمدللہ آسمانوں اور زمین کو بھر کر، الحمدللہ اس قدر جس قدر اللہ کی کتاب (تقدیر) شمار کر سکے اور الحمدللہ اس قدر بھر کے جس قدر اللہ کی کتاب (تقدیر) شمار کرے، الحمدللہ ہر چیز کی تعداد کے بقدر اور الحمدللہ ہر چیز بھر۔ اور اللہ کی تسبیح (سبحان اللہ) بھی اسی قدر) تو ان کلمات کو یاد کر لے اور اپنے بعد آنے والوں کو بھی یاد کرا دے۔'' الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۷۰۷......کیا میں تجھے اس سے آسان شے نہ بتاؤں جو اس سے افضل بھی ہو:

سبحان اللہ عدد ماخلق فی السماء، وسبحان اللہ عدد ماخلق فی السماء، وسبحان اللہ عدد ماخلق فی الأرض وسبحان اللہ عدد ماخلق بین ذلک، وسبحان اللہ عدد ماھو خالق، واللہ أکبر مثل ذلک، والحمدللہ مثل ذلک، ولاالہ الااللہ مثل ذلک، ولاحول ولا قوۃ الا باللہ مثل ذلک.

ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن سعد رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۲۱۵۵۔

۳۷۰۸......کیا میں تم کو ایسی شے نہ بتاؤں جو ان تمام دعاؤں کو جامع ہو تم یہ کہو:

اللھم انا نسألک من خیر ماسألک منہ نبیک محمد، ونعوذبک من شر مااستعاذ منہ نبیک محمد، وأنت المستعان وعلیک البلاغ، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ

ترجمہ:......اے اللہ! ہم تجھ سے ہر وہ خیر مانگتے ہیں جو تجھ سے تیرے نبی محمد ﷺ نے مانگیں، اور ہر اس چیز سے تیری پناہ مانگتے ہیں جس سے تیرے نبی محمد نے پناہ مانگی۔ تجھ سے ہی مدد طلب کی جاتی ہے اور تجھی پر (مدد) پہنچانا ہے۔ اور ہر طرح کی طاقت اور مدد اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔
ترمذی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۲۱۶۵۔

۳۷۰۹......کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ بتاؤں جو تو کہتی رہے:

ألا أعلمک کلمات تقولینها: سبحان اللّٰه عدد خلقه سبحان اللّٰه عدد خلقه، سبحان اللّٰه عدد خلقه، سبحان اللّٰه رضا نفسه سبحان اللّٰه رضا نفسه، سبحان اللّٰه رضا نفسه، سبحان اللّٰه زنة عرشه سبحان اللّٰه زنة عرشه، سبحان اللّٰه زنة عرشه، سبحان اللّٰه مداد کلماته سبحان اللّٰه مداد کلماته، سبحان اللّٰه مداد کلماته.

''سبحان اللہ مخلوق کی تعداد کے برابر، سبحان اللہ مخلوق کی تعداد کے برابر، سبحان اللہ مخلوق کی تعداد کے برابر، سبحان اللہ اللہ کی رضاء کے بقدر، سبحان اللہ اللہ کی رضاء کے بقدر، سبحان اللہ اللہ کی رضاء کے بقدر، سبحان اللہ اللہ کے عرش کے وزن کے بقدر، سبحان اللہ اللہ کے عرش کے وزن کے بقدر، سبحان اللہ اللہ کے عرش کے وزن کے بقدر، سبحان اللہ اللہ کے کلمات کے بقدر، سبحان اللہ اللہ کے کلمات کے بقدر، سبحان اللہ اللہ کے کلمات کے بقدر۔'' ترمذی، نسائی، ابن حبان عن جویریه رضی الله عنه

۳۷۱۰......جس قدر تو نے تسبیح بیان کی کیا میں ایک ہی کلمہ اس سے زیادہ ثواب والا نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں! ضرور بتائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا یوں کہا کر:

سبحان اللّٰه عدد خلقه

سبحان اللہ اللہ کی مخلوق کی تعداد کے بقدر۔ ترمذی، عن صفیه رضی الله عنه. ابو داؤد، مستدرک الحاکم

کلام:......ضعیف الجامع ۲۱۶۷۔

۳۷۱۱......یوں کہا کر:

اللهم انی أعوذبک من شر سمعی، ومن شر بصری، ومن شر لسانی، ومن شر قلبی، ومن شر منی.

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے کان کے شر سے، اپنی آنکھ کے شر سے، اپنی زبان کے شر سے، اپنے دل کے شر سے، اور اپنی منی کے شر سے۔'' مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن شکل

۳۷۱۲......کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ بتاؤں کہ اللہ پاک اسی کو وہ کلمات سکھاتا ہے جس کو خیر دینے کا ارادہ کرتا ہے۔ اور پھر کبھی ان کو بھلاتا نہیں۔ یوں کہا کر:

اللهم انی ضعیف فقوّنی فی رضاک ضعفی وخذ الی الخیر بناصیتی، واجعل الاسلام منتهیٰ رضای، اللهم انی ضعیف فقونی، وانی ذلیل فأعزنی، وانی فقیر فارزقنی.

''اے اللہ! میں ضعیف ہوں، مجھے اپنی رضا میں قوی کر، بھلائی کے کام کی طرف میری پیشانی کھینچ، اسلام کو میری رضاء وخوشی کی انتہائی چیز کر، اے اللہ میں ضعیف ہوں مجھے قوی کر، میں ذلیل ہوں مجھے عزت دے اور میں فقیر ہوں مجھے رزق دے۔''

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنه. مسند ابی یعلی، مستدرک الحاکم عن بریده

کلام:......تکمیل النفع ۷۔ ضعیف الجامع ۲۱۷۱۔

۳۷۱۳......**اللهم الهمنی رشدی واعذنی من شر نفسی.**

ترجمہ:......اے اللہ! مجھے میری بھلائی کی راہ دکھا اور مجھے اپنے نفس کے شر سے بچا۔ ترمذی عن عمران بن حصین

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۰۹۸۔

۳۷۱۴.....یوں کہو:

اللهم استر عوراتنا وأمن روعاتنا.

''اے اللہ! ہمارے عیوب چھپادے اور ہمارے ڈر اور خوف کو زائل فرما۔'' مسند احمد عن ابی سعید

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۱۱۸۔

۳۷۱۵.....اللهم رب السموات السبع ورب العرش العظيم ربنا ورب كل شي، منزل التوراة والانجيل والقرآن، فالق الحب والنوى أعوذبك من شر كل شيء أنت آخذ بناصيته، أنت الأول ليس قبلك شيء، وأنت الآخر ليس بعدك شيء، وأنت الظاهر فليس فوقك شيء، وأنت الباطن فليس دونك شيء، اقض عنى الدين، وأغنني من الفقر.

ترجمہ:.......اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کے رب! ہمارے اور ہر چیز کے رب! تورات، انجیل اور قرآن کے نازل کرنے والے! دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر چیز کے شر سے جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے۔ آپ ہی سب سے پہلے ہیں آپ سے پہلے کچھ نہیں، آپ سب سے آخر ہیں آپ کے بعد کچھ نہیں، آپ اوپر اور ظاہر ہیں آپ سے اوپر کچھ نہیں، آپ ہی باطن اور اندر ہیں آپ سے زیادہ اندر اور باطن کچھ نہیں، پس میرے قرض کو اتار دے اور مجھے فقر سے نجات دے۔

ترمذی، ابن ماجه، ابن حبان عن ابی هريره رضی الله عنه

۳۷۱۶.....یوں کہہ:

اللهم انک عفو تحب العفوفاعف عنی.

''اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس مجھے بھی معاف فرما۔''

ترمذی ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن عائشه رضی الله عنها

۳۷۱۷.....کہہ:

سبحان الله عدد ماخلق من شيء۔

جس قدر اللہ نے مخلوق پیدا کی اس قدر سبحان اللہ۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن صفیه رضی الله عنه

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۱۲۲۔

۳۷۱۸.....حضرت داؤد علیہ السلام یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللهم انی أسألک حبک وحب من يحبک، والعمل الذی يبلغنی حبک، اللهم اجعل حبک أحب الی من نفسي وأهلي ومن الماء البارد.

''اے اللہ! میں تجھ سے تیری اور ان لوگوں کی محبت مانگتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتے ہیں اور اس عمل کی محبت جو تیری محبت پیدا کرے، اے اللہ! اپنی محبت مجھے میری جان سے میرے اہل وعیال سے اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ کردے۔''

ابوداؤد، ترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۳۷۱۹.....تم سے ملنے کے بعد میں نے چار کلمات کہے ہیں اگر ان کا وزن کیا جائے ان کلمات کے ساتھ جو آج سارے دن تم نے کہے ہیں تو وہ چار کلمات زیادہ وزنی نکلیں گے:

سبحان الله وبحمده عدد خلقه ورضاء نفسه وزنة عرشه ومداد كلماته.

سبحان الله وبحمده اللہ کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اس کی رضاء کے بقدر، اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات

کی تعداد کے برابر۔مسلم، ابوداؤد عن جویریة رضی اللہ عنه

۳۷۲۰......کسی مسلمان نے اللہ سے تین بار جنت کا سوال نہیں کیا مگر جنت نے اس کے جواب میں کہا:

اللهم أدخله الجنة، ولااستجار رجل مسلم الله من النار ثلاثًا الاقالت النار: اللهم أجره مني.

اے اللہ! اس کو جنت میں داخل فرما۔ اور کسی مسلمان نے اللہ کی پناہ نہیں مانگی جہنم سے تین بار مگر جہنم نے اس کے جواب میں کہا:

اے اللہ! اسے مجھ سے پناہ دیدے۔مسند احمد، ابن ماجه، ابن حبان، مستدرک عن انس رضی اللہ عنه

۳۷۲۱......جس شخص نے لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر ۔ایک دن میں سومرتبہ کہا یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا، اس کے لئے سونیکیاں لکھی جائیں گی، سو برائیاں مٹائی جائیں گی، اس پورے دن میں شیطان سے اس کی حفاظت کی جائے گی۔حتیٰ کہ شام ہوجائے اور کوئی شخص اس سے افضل عمل لے کر حاضر نہیں ہوسکتا مگر یہ کہ کوئی اس سے زیادہ یہی کلمات کہے۔مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجه عن ابی هریره رضی اللہ عنه

۳۷۲۲......جس نے لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر دس مرتبہ کہا وہ اس شخص کے مثل ہوگا جس نے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے چار غلام آزاد کئے۔(بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ)

۳۷۲۳......جس نے کہا: رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

ابوداؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنه

۳۷۲۴......جس نے یہ کلمات دس مرتبہ کہے: اشھد ان لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ الٰھًا واحدًا احدًا حمدًا لم یتخذ صاحبة ولاولدًا ولم یلد ولم یکن لہ کفوًا احد، اللہ پاک اس کے لئے چالیس ہزار نیکیاں لکھ دیں گے۔

مسند احمد، ترمذی عن تمیم الداری رضی اللہ عنه

کلام:......المتناھیة ۱۳۹۸۔

۳۷۲۵......جس نے دس بار یہ کلمہ پڑھا: لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیءٍ قدیر گویا اس نے ایک قید جان آزاد کردی۔مسند احمد، نسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن البراء رضی اللہ عنه

کلام:......ضعیف الجامع ۵۷۴۰۔

۳۷۲۶......اے دلوں کو ثابت قدم رکھنے والے! ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

ابن ماجه، مستدرک الحاکم عن النواس بن سمعان

۳۷۲۷......اے دلوں کو پلٹنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

نسائی، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنه. ترمذی عن شهاب الجرمی. عن جابر رضی اللہ عنه

کلام:......ضعیف الجامع ۶۴۶۴۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دعا

۳۷۲۸......اے ابوبکر کہو:

اللهم فاطر السموٰت والارض. عالم الغيب والشهادة، لااله الا أنت رب كل شيءٍ ومليكه، أعوذبك من شر نفسي ومن شر الشيطان وشركه، وأن أقترف على نفسي سوءًا أوأجره الى مسلم.

''اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! غیب اور حاضر کے جاننے والے! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہر چیز کا رب ہے اور

اس کا مالک ہے۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے، شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے اور اس بات سے کہ میں اپنے نفس پر کوئی برائی لگاؤں یا کسی مسلمان کی طرف برائی منسوب کروں۔" بخاری، مسلم عن ابن عمرو. ترمذی رقم الحدیث ۳۵۱۶

۳۷۲۹...... **رب ولا تعن علي، وانصرني ولا تنصر علي وامكر لي ولا تمكر علي، واهدني ويسر هداي لي، وانصرني على من بغى علي، اللهم اجعلني لك شاكراً، لك ذاكراً، لك راهباً، لك مطواعاً، لك مخبتاً، اليك واهاً منيباً، رب تقبل توبتي، واغسل حوبتي، وأجب دعوتي وثبت حجتي، واهد قلبي، وسدد لساني واسلل سخيمة قلبي.**

ترجمہ:...... اے پروردگار! میری مدد فرما اور مجھ پر کسی کی مدد نہ فرما، میری نصرت فرما اور مجھ پر کسی کی نفرت نہ فرما، میرے لئے حیلہ وتدبیر فرما اور مجھ پر کسی کا حیلہ وتدبیر کارگر نہ کر، مجھے ہدایت دے اور ہدایت کو میرے لئے آسان کر، جو مجھ پر زیادتی کرے اس کے خلاف میری مدد فرما، اے اللہ، مجھے اپنا شکر گزار بنا، اپنے سے ڈرنے والا بنا، اپنا فرماں بردار بنا، اپنی طرف رجوع کرنے والا اور گڑگڑانے والا بنا۔ پروردگار! میری توبہ قبول فرما، میرے گناہ دھودے، میری دعا قبول فرمالے، میری حجت اور دلیل کو مضبوط کر، میرے دل کو ہدایت کر، میری زبان کو درست کر اور میرے دل کے کینہ اور میل کچیل کو دور کردے۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه، نسائی، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی الله عنه

۳۷۳۰...... **رب اغفرلي وتب علي انك انت التواب الرحيم۔**

ترجمہ:...... اے پروردگار! میری مغفرت فرما میری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

ابو داؤد عن ابن عمر رضی الله عنه

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۰۸۷۔

۳۷۳۱...... **رب اغفرلي، وتب علي انك انت التواب الغفور.** ابن ماجه عن ابن عمر رضی الله عنه

ترجمہ:...... اے پروردگار! میری مغفرت فرما، میری توبہ قبول فرما، بے شک تو توبہ قبول کرنے والا اور مغفرت کرنے والا ہے۔

۳۷۳۲...... **رب اغفروارحم واهدني للسبيل الاقوم۔**

ترجمہ:...... پروردگار میری مغفرت فرما، رحم فرما، اور مجھے سیدھے راستے کی ہدایت نصیب فرما۔ مسند احمد عن ام سلمه رضی الله عنها

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۰۸۸۔

۳۷۳۳...... کہہ:

اللهم اجعل سريرتي خيراً من علانيتي، واجعل علانيتي صالحةً، اللهم انى أسألك من صالح ماتوتي الناس من المال والاهل والولد، غير الضال ولا المضل.

"اے اللہ! میرے پوشیدہ کو میرے ظاہر سے بہتر بنا، میرے ظاہر کو نیک بنا، اے اللہ! میں تجھ سے نیک مال، نیک اولاد اور نیک اہل خانہ کا سوال کرتا ہوں جو گمراہ ہوں اور نہ گمراہ کریں۔" ترمذی عن عمر رضی الله عنه

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۰۹۷، ضعیف الترمذی ۲۲۷۔

۳۷۳۴...... **اللهم فاطر السموات والارض عالم الغيب والشهادة رب كل شيء ومليكه، أشهد أن لا اله الا أنت، أعوذبك من شر نفسي ومن شر الشيطان وشركه.**

ترجمہ:...... اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! غیب کے اور حاضر کے جاننے والے! ہر چیز کے رب! اور اس کے مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے۔

بستر پر پڑھنے کی دعا

صبح وشام اس دعا کو پڑھ کر اور جب بستر پر جائے تب بھی پڑھا کر۔

(مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، مستدرک الحاکم، بخاری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۷۳۵......اللهم انی أسألک نفساً مطمئنة تؤمن بلقائک وترضی بقضائک، وتقنع بعطائک.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تجھ سے نفس مطمئنہ کا سوال کرتا ہوں جو تیری ملاقات پر ایمان رکھے، تیرے فیصلہ پر راضی رہے اور تیری عطاء پر قناعت پذیر ہو۔الکبیر للطبرانی، الضیاء عن ابی امامه رضی اللہ عنه

کلام:......ضعیف الجامع ۴۰۹۹۔

۳۷۳۶......اللهم انی ضعیف فقونی، وانی ذلیل فاعزنی، وانی فقیر فارزقنی.

ترجمہ:......اے اللہ! میں ضعیف ہوں مجھے قوی فرما، میں ذلیل ہوں مجھے عزت دے، میں فقیر ہوں مجھے رزق دے۔

مستدرک الحاکم عن بریده رضی اللہ عنه

۳۷۳۷......اللهم مغفرتک أوسع من ذنوبی، ورحمتک أرجی عندی من عملی.

ترجمہ:......اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے وسیع تر ہے اور تیری رحمت کی مجھے اپنے عمل سے زیادہ امید ہے۔

مستدرک الحاکم، الضیاء عن جابر رضی اللہ عنه

کلام:......ضعیف الجامع ۴۱۰۱۔

۳۷۳۸......اللهم اغفرلی وارحمنی وعافنی وارزقنی. فان هؤلاء تجمع لک دنیاک وآخرتک

ترجمہ:......اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت اور روزی دے۔

یہ دعا تیرے لئے دنیا وآخرت کی بھلائیوں کو جمع کردے گی۔مسند احمد، مسلم، ابن ماجه عن طارق الاشجعی

۳۷۳۹......اللهم انی ظلمت نفسی، ظلماً کثیراً وانه لایغفر الذنوب الاأنت فاغفرلی مغفرةً من عندک وارحمنی انک أنت الغفور الرحیم.

ترجمہ:......اے اللہ! مجھ سے اپنی جان پر ظلم ہوا اور بہت زیادہ ہوا اور بے شک گناہوں کو تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔پس مجھے اپنی طرف سے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔بے شک آپ مغفرت کرنے والے مہربان ہیں۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجه عن ابن عمرو ابن ابی بکر

الاکمال

۳۷۴۰......اللهم انک لست باله استحد ثناک ولا برب یبید ذکره ولا کان معک اله ندعوه ونتضرع الیه، ولاأعانک علی خلقنا أحد فنشر که فیک.

ترجمہ:......اے اللہ! تو ایسا خدا نہیں ہے جس کو ہم نے ایجا کرلیا ہو اور نہ ایسا رب ہے جس کا ذکر ناپید ہوجائے اور نہ آپ کے ساتھ کوئی معبود ہے جس کو ہم پکاریں اور اس کی طرف آپ وزاری کریں۔اور نہ ہماری تخلیق میں آپ کی کسی نے مدد کی کہ اس کو ہم آپ کا شریک کریں۔

ابو الشیخ فی العظمة عن صهیب رضی اللہ عنه

۳۷۴۱......اللهم انی أعوذبک من شر ماتجیءبه الرسل، وشر ما تجیءبه الریح.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو پیغامبر لے کر آئیں اور ہر اس چیز کے شر سے جو ہوائیں لے کر آئیں۔

ابو الشیخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۷۴۲......اللهم انی أسألک الرضا بالقضاء، وبرد العيش بعد الموت ولذة النظر الی وجهک، والشوق الی لقائک من غير ضراء مضرة ولا فتنة مضلة.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تجھ سے رضا بالقدر کا سوال کرتا ہوں، موت کے بعد اچھی زندگی کا سوال کرتا ہوں، آپ کے چہرے کو دیکھنے کی لذت کا سوال کرتا ہوں اور تیری ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں جو بغیر کسی تکلیف اور بغیر کسی تاریک فتنے کے ہو۔

الکبير للطبرانی عن فضانه بن عبيد

۳۷۴۳......اللهم اجعل فی بصری نوراً، واجعل فی سمعی نوراً واجعل فی لسانی نوراً، واجعل فی قلوبی نوراً، واجعل عن يمينی نوراً واجعل عن شمالی نوراً، واجعل من أمامی نوراً، واجعل من خلفی نوراً واجعل من فوقی نوراً، واجعل من أسفل منی نوراً، واجعل لی يوم ألقاک نوراً، واعظم لی نوراً.

ترجمہ:......اے اللہ! میری آنکھوں میں نور کر، میرے کانوں میں نور کر، میری زبان میں نور کر، میرے دل میں نور کر، میرے دائیں اور بائیں نور کر، میرے آگے اور پیچھے نور کر، میرے اوپر اور نیچے نور کر اور جس دن میں تجھ سے ملاقات کروں گا اس دن کو میرے لئے نور کر اور میرے لئے نور کو زیادہ کردے۔ مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۷۴۴......اللهم اجعلنی من الذين اذا أحسنوا استبشروا، واذا أساوا استغفروا.

ترجمہ:......اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے پہنادے جب وہ نیکی کریں تو خوش ہوں اور جب ان سے گناہ سرزد ہوں تو استغفار کریں۔

مسند احمد، بخاری، شعب الايمان للبيهقی، الخطيب فی التاريخ، ابن عساکر عن عائشه رضی اللہ عنها

۳۷۴۵......اللهم ارزقنی اللهم اهدنی.

اے اللہ! مجھے رزق اور توفیق دے اور مجھے ہدایت نصیب کر۔ ابن ابی عاصم، السنن لسعيد بن منصور عن انس رضی اللہ عنہ

۳۷۴۶......اللهم انی اعوذبک من الفقر وعذاب القبر، وفتنة المحيا وفتنة الممات.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں فقر سے اور عذاب قبر سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے۔

الکبير للطبرانی عن عثمان بن ابی وقاص

۳۷۴۷......اللهم انی أعوذبک من الکسل والهرم والجبن والبخل وسوء الکبر، وفتنة الدجال وعذاب القبر.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں سستی سے، بڑھاپے سے، بزدلی سے، بخل سے، بدترین بڑھاپے سے، دجال کے فتنے سے اور عذاب قبر سے۔ مصنف ابن ابی شيبه، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۳۷۴۸......اللهم انی أعوذبک من البخل، وأعوذبک من الجبن وأعوذبک من أرد الی أرذل العمر، وأعوذبک من فتنة الدنيا، وأعوذبک من عذاب القبر.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے، تیری پناہ مانگتا ہوں، بزدلی سے، تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ رذیل عمر کو پہنچوں، میں تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے۔

بخاری، مسلم، مصنف ابن ابی شيبه، ابن حبان عن سعد بن ابی وقاص

۳۷۴۹......اللهم انی اعوذبک من بطن لا يشبع، وأعوذبک من صلاة لاتنفع أعوذبک من دعاء لا يسمع، وأعوذبک من قلب لا يخشع.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے شکم سے جو سیر نہ ہو، تیری پناہ مانگتا ہوں ایسی نماز سے جو نفع نہ دے، تیری پناہ مانگتا ہوں ایسی

دعا سے جوسنی نہ جائے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے دل سے جوخشوع نہ کرے (خدا کو یاد نہ کرے اور روئے نہ)۔

ابن حبان، سمویه، السنن لسعید بن منصور عن انس رضی الله عنه

۳۷۵۰......اللهم استر عورتی و آمن روعتی، واقض دینی.

ترجمہ:......اے اللہ! میرے عیب کو چھپادے میرے خوف کو امن دے اور میرے قرض کو اتار دے۔

بقی بن مخلد، ابن منده، ابو نعیم عن ابن جندب عن ابیه

۳۷۵۱......اللهم أحسن عاقبتی فی الأمور کلها، وأجرنی من خزی الدنیا وعذاب الآخرة.

ترجمہ:......اے اللہ! تمام کاموں میں مجھے اچھائی نصیب کر، مجھے دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا۔

پس جس شخص نے یہ دعا ہمیشہ لازم کرلی تو اس کو زندگی میں کوئی مصیبت درپیش نہ ہوگی۔الکبیر للطبرانی عن بسر بن ارطاة

۳۷۵۲......اللهم انی أعوذبک من قلب لا یخشع، ومن دعاء لایسمع ونفس لاتشبع.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے دل سے جوخاشع نہ ہو، ایسی دعا سے جو مسموع نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو۔

الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن ابن جریر

۳۷۵۳......اللهم لا تخزنی یوم البأس، ولا تخزنی یوم القیامة.

ترجمہ:......اے اللہ! مجھے جنگ کے دن رسوانہ کر اور قیامت کے دن مجھے رسوا نہ کر۔

ابن قانع، الکبیر للطبرانی، ابو نعیم، السنن لسعید بن منصور عن ابی قرصافه رضی الله عنه

۳۷۵۴......اللهم لا تخزنا یوم القیامة ولا تفضحنا یوم اللقاء.

ترجمہ:......اے اللہ! ہم کو قیامت کے دن رسوانہ کر اور اپنی ملاقات کے وقت فضیحت نہ کر۔ابن عساکر عن ابی قرصافی

۳۷۵۵......اللهم لاسهل الا ماجعلته سهلا، وأنت تجعل الحزن اذا شئت سهلا.

ترجمہ:......اے اللہ! کوئی چیز آسان نہیں ہے سوائے اس چیز کے جس کو تو آسان کرے۔ اور جب تو چاہتا ہے تو ہر رنج وغم کو آسان کردیتا ہے۔عن ابن ابی عمرو، ابن حبان، ابن السنی فی عمل یوم ولیلة.السنن لسعید بن منصور عن انس رضی الله عنه

۳۷۵۶......اللهم الیک أشکو ضعف قوتی، وقلة حیلتی، وهوانی علی الناس، یا أرحم الراحمین الی من تکلنی الی عدو یتجهمنی، أم الی قریب ملکته أمری، ان لم تکن ساخطاً علی فلا ابالی، غیر أن عافیتک أوسع لی أعوذ بنور وجهک الکریم، الذی أضاءت لی السموات، وأشرقت له الظلمات وصلح علیه أمر الدنیا والآخرة، ان تحل علی غضبک أوتنزل علی سخطک، ولک العتبی حتی ترضی، ولا حول ولا قوة الا بک.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تجھ سے شکایت کرتا ہوں اپنی قوت کی کمزوری کی، اپنے حیلہ کی کمی کی اور لوگوں پر اپنی کمزوری کی۔ اے ارحم الراحمین تو مجھے کس دشمن کی طرف بھیجتا ہے جو مجھے دیکھ کر ترش رو ہوتا ہے یا تو مجھے کسی رشتہ دار کی طرف بھیج کر مجھے اس کے حوالہ کردیتا ہے۔ اے پروردگار! اگر تو مجھ سے ناراض نہیں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں، ہاں مگر تیری عافیت نے مجھے گھیر رکھا ہے۔ پس میں تیرے چہرے کے نور کی پناہ مانگتا ہوں جس کے نور سے ستارے آسمان روشن ہوگئے۔ ساری ظلمتیں جھٹ کر روشن ہوگئیں اور اس کی کرنوں سے دنیا وآخرت کے معاملے سدھر گئے اس بات سے کہ مجھ پر تیرا غضب اترے، یا تیری ناراضگی اترے، تجھے منانا اس وقت تک فرض ہے جب تک تو راضی نہ ہو۔ یقیناً کسی بدی سے پھرنے کی طاقت ہے اور نہ کسی نیکی کے انجام دینے کی قوت مگر خدا تیرے طفیل۔

الکبیر للطبرانی فی السنة عن عبدالله بن جعفر

۳۸۵۷......اللهم أغننی بالعلم، وزینی بالحلم، وأکرمنی بالتقوی وجملنی بالعافیة.

ترجمہ:......اے اللہ! مجھے علم کی دولت سے مالا مال کر، حلم وبردباری کے ساتھ مجھے رونق بخش، تقویٰ وپرہیز گاری کے ساتھ مجھے معزز

کر۔ (اور عافیت وامن کے ساتھ مجھے خوبصورتی بخش)۔الرافعي عن ابن عمر رضي الله عنه

۳۷۵۸......اللهم عافني في قدرتک، وأدخلني في رحمتک، واقض أجلي في طاعتک، واختم لي بخير عملي، واجعل ثوابه الجنة.

ترجمہ:......اے اللہ! مجھے اپنی تقدیر میں عافیت والا کر، اپنی رحمت میں داخل کر، میری زندگی کا چراغ اپنی اطاعت میں گل کر، میرا خاتمہ میرے سب سے اچھے عمل پر کراور اس کا ثواب جنت بنا۔السنن للبيهقي، ابن عساكر عن ابن عمر رضي الله عنه

۳۷۵۹......اللهم آمن روعتي، واستر عورتي، واحفظ أمانتي واقض ديني.

ترجمہ:......اے اللہ! میرے خوف کو امن دے، میرے عیب کو پردہ دے، میری امانت کو حفاظت دے اور میرے قرض کو ادائیگی دے۔

ابن مند، ابونعيم عن حنظله بن علي الاسلمي. مرسلاً

۳۷۶۰......اللهم اني أسألک باسمک الطاهر الطيب المبارک الأحب اليک، الذي اذا دعيت به أجبت، واذا سئلت به أعطيت، واذا استرحمت به رحمت واذا استفرجت به فرجت.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیرے پاکیزہ، طیب بابرکت اور تیرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب نام کے ساتھ تجھ سے سوال کرتا ہوں، جس کے ساتھ تجھے جب بھی پکارا جائے تو جواب دیتا ہے، جب سوال کیا جائے تو عطا کرتا ہے، جب تجھ سے رحمت طلب کی جائے تو تو رحم کرتا ہے اور جب تجھ سے کشادگی طلب کی جائے تو کشادگی کرتا ہے۔ابن ماجه عن عائشه رضي الله عنها

۳۷۶۱......اللهم متعني بسمعي وبصري، واجعلهما الوارث مني.

ترجمہ:......اے اللہ! مجھے میری شنوائی اور بینائی سے نفس اٹھانے کی توفیق دے اوران کو میرا وارث بنا۔الكبير للطبراني عن عبدالله بن الشخير

۳۷۶۲......اللهم لک الحمد حمداً كثيراً طيباً مباركاً فيه.

ترجمہ:......اے اللہ! تیرے ہی لئے حمد، حمد کثیر طیب اور مبارک۔مسند احمد، الكبير للطبراني عن ابن ابي اوفىٰ

۳۷۶۳......اللهم اني أعوذبک من الهم والكسل وعذاب القبر.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں غم سے، سستی سے، اور عذاب قبر سے۔ترمذی حسن غريب عن ابي بكرة

۳۷۶۴......اللهم أقسم لنا من خشيتک ماتحول به بيننا وبين معاصيک ومن طاعتک ماتبلغنا به جنتک، ومن اليقين ما تهون علينا مصيبات الدنيا ومتعنا بأسماعنا وأبصارنا وقوتنا ما أحييتنا، واجعله الوارث منا واجعل ثأرنا على من ظلمنا وانصرنا على من عادانا ولا تجعل مصيبتنا في ديننا، ولا تجعل الدنيا أكبر همنا ولامبلغ علمنا، ولا تسلط علينا من لا يرحمنا.

ترجمہ:......اے اللہ! ہمیں اپنی ایسی خشیت عطا کر جس کی وجہ سے تو ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے، ہمیں اپنی ایسی اطاعت نصیب کر جو ہم کو تیری جنت میں پہنچا دے، ایسا یقین دے جس کے ساتھ تو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کر دے اور ہمیں ہمارے کانوں، آنکھوں اور ہماری طاقت کے ساتھ نفع دے جب تک تو ہم کو زندہ رکھے۔اوران کو ہمارا وارث بنا (کہ جب عمر اخیر آجائے تو یہ درست حالت پر کام کرتے رہیں) اے اللہ! جو ہم پر ظلم کرے ہمارا انتقام اس میں دکھا، ہمارے دشمن پر ہماری مدد فرما، ہماری مصیبت کو ہمارے دین میں نہ کر، دنیا کو سب سے بڑی فکر اور علم کی انتہا نہ کر اور ہم پر ایسے لوگوں کو مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کریں۔

ابن المبارک، ترمذی، حسن، ابن السني في عمل يوم وليلة، مستدرک الحاكم عن ابن عمر رضي الله عنه

۳۷۶۵......اللهم رب جبريل وميكائيل، ورب اسرافيل، أعوذبک من حر النار ومن عذاب القبر.

ترجمہ:......اے اللہ! اے جبریل، میکائیل کے رب! اور اسرافیل کے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں جہنم کی آگ سے اور قبر کے عذاب سے۔

مصنف ابن ابي شيبه عن عائشه رضي الله عنها

روایت حسن غریب ہے۔

۳۷۶۶.....اللهم انی أعوذبک من الشيطان الرجيم وهمزه ونفخه ونفشه.

ترجمہ:.......اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے، اس کے کچھ کے لگانے سے، اس کے پھونکنے اور تھوکنے سے۔

مصنف ابن ابی شیبه، مسند احمد، ابن ماجه عن ابن مسعود رضی الله عنه

۳۷۶۷.....اللهم حبب الموت الي من يعلم أني رسولک.

ترجمہ:.......اے اللہ! موت ہر اس شخص کے لئے محبوب چیز بنادے جس کو معلوم ہو کہ میں تیرا رسول ہے۔

الکبير للطبرانی عن ابی مالک الاشعری رضی الله عنه

۳۷۶۸.....اللهم انک تأخذ الروح من بين العصب والقصب والانامل، اللهم أعني على الموت، وهونه علي.

ترجمہ:.......اے اللہ! تو موت کو کھینچ نکالتا ہے پٹھوں، ہڈیوں اور انگلیوں کے درمیان سے۔ اے اللہ! میری موت پر مدد فرما اور اس کو میرے لئے آسان کردے۔ ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت عن طعمة بن غیلان الجعفی

کلام:.......طعمة بن غیلان الجعفی یہ کوفی ہیں اور امام ابن حبان نے ان کو ثقات میں شمار فرمایا ہے۔ تهذيب التهذيب ۵/ ۱۳

۳۷۶۹.....اللهم انی أسألک الصحة والعفة والامانة وحسن الخلق والرضا بالقدر.

ترجمہ:.......اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں صحت، عفت، امانت داری، حسن اخلاق اور تقدیر پر رضامندی کا۔

هناد البزار، الخرائطی فی مکارم الاخلاق. الکبير للطبرانی عن ابن عمرو. ابن قانع عن زيد بن خارجه

۳۷۷۰.....اللهم انی اعيذهم بک من الكفر والضلالة والفقر الذی يصيب بنی آدم.

ترجمہ:.......اے اللہ! میں ان کو تیری پناہ میں دیتا ہوں کفر سے، گمراہی سے، اور بنی آدم کو پہنچنے والے فقر وفاقہ سے۔

الکبير للطبرانی عن بلال بن سعدعن ابيه

۳۷۷۱.....اللهم اغفرلنا وارحمنا وارض عنا وتقبل منا وادخلنا الجنة، ونجنا من النار، وأصلح لنا شأننا كله، قيل زدنا قال أو ليس قد جمعنا الخير.

ترجمہ:.......اے اللہ! ہماری مغفرت فرما، ہم پر رحم فرما، ہم سے راضی ہوجا، اور ہم سے (نیکیوں کو) قبول فرما، ہمیں جنت میں داخل فرما، جہنم سے نجات دے اور ہمارے تمام حالات درست فرما۔ کس نے کہا ہمارے لئے اور دعا کردیجیے! فرمایا: کیا ہم نے تمام بھلائیوں کو جمع نہیں کرلیا۔ مسند احمد، ابن ماجه، الکبير للطبرانی عن ابی امامه رضی الله عنه

۳۷۷۲.....اللهم اغفرلي ذنوبي وخطأی وعمدی، اللهم انی استهديک لأرشد أمری وأعوذبک من شر نفسی.

ترجمہ:.......اے اللہ! میرے تمام گناہوں کو معاف فرما بھول چوک کے ساتھ مجھ سے سرزد ہوئے ہوں یا میں نے جان بوجھ کر کیے ہوں۔ اے اللہ! میں اپنے کام میں سیدھے راستے کی ہدایت طلب کرتا ہوں اور تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے۔

مصنف ابن ابی شیبه، مسند احمد، الکبير للطبرانی عن عثمان بن ابی العاص وامرأة من قريش

۳۷۷۳.....اللهم انی أعوذبوجهک الكريم واسمک العظيم، من الكفر والفقر.

ترجمہ:.......اے اللہ! میں تیرے کریم چہرے اور تیرے عظیم نام کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں کفر اور فقر سے۔

الکبير للطبرانی فی السنته عن عبدالرحمن بن ابی بکر

۳۷۷۴.....اللهم انصرني على من بغى علي وأرني ثاری ممن ظلمنی وعافنی فی جسدی، ومتعنی بسمعی وبصری، واجعلهما الوارث منی.

ترجمہ:.......اے اللہ! میری مدد فرما اس شخص پر جو مجھ پر زیادتی کرے، میرا قصاص اس شخص میں دکھا جو مجھ پر ظلم کرے، مجھے میرے جسم میں

تندرستی وعافیت دے، میری شنوائی اور بینائی کے ساتھ مجھے فائدہ دے اوران کو میرا وارث بنا (کہ بڑھاپے میں یہ صحیح رہیں)۔

الباوردی عن سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ

۳۷۷۵.....اللهم انی أعوذبک من الصمم والبکم. وأعوذبک من المأثم والمغرم، وأعوذمن موت النعم. وأعوذبک من موت الهرم وأعوذبک من موت الهدم، وأعوذبک من الجوع، فانه بئس الضجيع. وأعوذبک من الخيانة، فانها بئست البطانة.

ترجمہ:.......اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بہرے پن سے، گونگے پن سے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ سے اور تاوان میں پڑنے سے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں لاچاری وبڑھاپے کی موت سے، میں پناہ مانگتا ہوں دب کر مرنے سے، تیری پناہ مانگتا ہوں بھوک سے، بے شک وہ برا ساتھی ہے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں خیانت سے وہ اندر کا برا ساتھی ہے۔ابن النجار عن ابی هريرہ رضی اللہ عنہ

۳۷۷۶.....اللهم زينی بالعلم، وأكرمنی بالتقوی، وجملنی بالعافية.

ترجمہ:.......اے اللہ! مجھے علم کے ساتھ مزین کر، تقویٰ کے ساتھ عزت دے اورعافیت کے ساتھ خوبصورت کر۔

ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۷۷۷.....اللهم انی أسألک التوفيق لمحابک من الاعمال وصدق التوکل عليک، وحسن الظن بک.

ترجمہ:.......اے اللہ! مجھے اپنے محبوب اعمال کی توفیق دے، اپنی ذات پر سچا بھروسہ دے اوراپنی ذات کے ساتھ مجھے ہمیشہ نیک گمان رکھ۔

محمد بن نصر، حلية الاولياء عن الاوزاعی، مرسلاً، الحكيم عن ابی هريرہ رضی اللہ عنہ

۳۷۷۸.....اللهم انی أعوذبک من فتنة النار، ومن عذاب القبر ومن شر الغنی والفقر.

ترجمہ:.......اے اللہ! میں جہنم کے فتنے سے، قبر کے عذاب سے اور مالداری وفقر کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۷۷۹.....اللهم انی أعوذمن الأربع: من علم لا ينفع، ومن قلب لا يخشع، ومن نفس لا تشبع، ومن دعا لايسمع.

ترجمہ:.......اے اللہ! میں چار چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں: ایسے علم سے جو نفع نہ دے، ایسے دل سے جو عاجزی نہ کرے، ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے۔مصنف ابن ابی شيبہ، مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی هريرہ رضی اللہ عنہ

۳۷۸۰.....اللهم انی أعوذبک من الهدم، وأعوذبک من التردی وأعوذبک من الغم والغرق والحرق والهرم، وأعوذبک أن يتخبطنی الشيطان عندالموت، وأعوذبک أن أموت فی سبيلک مدبرًا، وأعوذبک أن أموت لدينا.

ترجمہ:.......اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں دب کر مرنے سے، میں تیری پناہ چاہتا ہوں گر کر ہلاک ہونے سے، میں تیری پناہ چاہتا ہوں رنج وغم سے، غرق آب ہونے سے، جل جانے سے اور بڑھاپے سے۔ تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ موت کے وقت شیطان مجھے چھوئے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تیری پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے مروں اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ (بچھو وغیرہ زہریلے جانوروں کے) ڈسنے سے ہلاک ہوجاؤں۔(مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، الكبير للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابی اليسر

۳۷۸۱.....اللهم انی أعوذبک من الكسل والهرم، وفتنة الصدر وعذاب القبر.

ترجمہ:.......اے اللہ! میں سستی سے، بڑھاپے سے، سینے کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

الكبير للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۷۸۲.....اللهم انک رب عظيم لا يسعک شیء مما خلقت، وانت تری ولاتری، وأنت بالمنظر الأعلی، وأن لک الآخرة والأولی، ولک الممات والمحيا، وأن اليک المنتهی والرجعی، نعوذبک، أن نذل ونخزی اللهم انک سألتنا من أنفسنا ما لا نملكه الا بک، فاعطنا منها ما يرضيک عنا.

ترجمہ:......اے اللہ! تو عظیم پروردگار ہے، تیری مخلوق میں سے کوئی مجھے کافی نہیں، تو سب کو دیکھتا ہے لیکن تو کسی کو دکھتا نہیں (تو کسی کو نظر نہیں آتا) ہر چیز تیرے سامنے واضح ہے، آخرت و دنیا دونوں تیرے ہاتھ میں ہیں، موت اور زندگی تیرے ہاتھ میں ہے اور تیری طرف ہر چیز کی انتہاء اور لوٹنا ہے ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس بات سے کہ ہم ذلت ورسوائی سے دوچار ہوں۔ اے اللہ! تو نے ہم سے ہماری جانوں کا سوال کیا ہے جن کے ہم مالک نہیں سوائے تیری توفیق اور مدد کے، پس ہمیں وہ اعمال دے جو آپ کو ہم سے راضی کردیں۔ الدیلمی عن ابی هریرہ رضی اللہ عنه

۳۷۸۳......اللهم انی أسألک بأسمائک الحسنی، ماعلمت منها وما لم أعلم، وباسمک العظیم الأعظم، وباسمک الکبیر الاکبر.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اسماء حسنیٰ کے ساتھ مجھے معلوم ہوں یا نہیں، تیرے عظیم اسم اعظم کے ساتھ اور تیرے سب سے بڑے نام کے ساتھ۔ (پس مجھے میری اس دعا میں نامراد نہ کر)۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنه

۳۷۸۴......اللهم انی أسألک بنعمتک السابغة علی، وبلائک الحسن الذی ابتلیتنی به، وفضلک الذی فضلت علی أن تدخلنی الجنة بمنک وفضلک ورحمتک.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری اس نعمت کے طفیل جو مجھ پر برس رہی ہیں، تیری اس آزمائش کے طفیل جس کے ساتھ تو نے میری آزمائش کی اور تیرے اس فضل کے طفیل جو تو نے مجھ پر کیا یہ کہ مجھے اپنے احسان، فضل اور رحمت کے ساتھ اپنی جنت میں داخلہ نصیب کر۔

الدیلمی عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۳۷۸۵......اللهم انی أسألک بوجهک الکریم، وأمرک العظیم، أن تجیرنی من النار والکفر والفقر.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے کریم چہرے اور تیرے عظیم امر کے ساتھ کہ مجھے جہنم سے، کفر سے اور فقر وفاقہ سے نجات دے دے۔ الدیلمی عن ابی بکرة رضی اللہ عنه

۳۷۸۶......اللهم انی أعوذبک من موت الفجاءة ومن لدغ الحیة ومن السبع، ومن الحرق والغرق، ومن أن أخر علی شیء، اویخر علی شیء ومن القتل عند فرار الزحف.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اچانک موت سے، سانپ اور درندے کے ڈسنے سے، جلنے سے، غرق آب ہونے سے، اس بات سے کہ میں کسی چیز پر گروں یا مجھ پر کوئی چیز گرے اور جنگ سے بھاگتے ہوئے قتل ہونے سے۔ مسند احمد عن ابن عمرو

۳۷۸۷......اللهم انی أسألک علماً نافعاً وعملاً متقبلاً.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تجھ سے علم نافع اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔ الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنه

۳۷۸۸......اللهم أنفعني بما علمتني، وعلمني ما ينفعني.

ترجمہ:......اے اللہ! جو تو نے مجھے علم دیا ہے اس کے ساتھ مجھے نفع دے اور مجھے اس چیز کا علم دے جو مجھے نفع دے۔

الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنه

۳۷۸۹......اللهم انی أسألک ایماناً دائماً، وهدیاً قیماً، وعلماً نافعاً.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تجھ سے دائمی ایمان، سیدھی راہ اور علم نافع کا سوال کرتا ہوں۔ حلیة الاولیاء عن انس رضی اللہ عنه

۳۷۹۰......اللهم انی أعوذبک من شر من یمشی علی بطنه، ومن شر من یمشی علی رجلین، ومن شر من یمشی علی أربع.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں پیٹ کے بل رینگنے والے جانوروں کے شر سے، دو ٹانگوں پر چلنے والوں کے شر سے اور چار ٹانگوں پر چلنے والوں کے شر سے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۳۷۹۱......اللهم اغفرلی ماقدمت وما أخرت، وما أسررت، وما أعلنت، وما أنت أعلم به منی، أنت المقدم وأنت

المؤخر، لا الٰه الا انت.

ترجمہ:......اے اللہ! میری مغفرت فرما جو مجھ سے پہلے ہوا یا بعد میں ہوا، چھپ کر ہوا یا اعلانیہ ہوا اور تو ہی اس کو مجھ سے زیادہ بخوبی جاننے والا ہے۔ تو ہی مقدم ہے اور تو ہی مؤخر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔مسند احمد عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۷۹۲......اللھم انی أعوذبک أن أموت ھماً أوغماً، وأن أموت غرقاً، وأن یتخبطنی الشیطان، عند الموت، وأن أموت لدیغاً.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کسی رنج اور صدمے میں مرنے سے، غرق ہو کر مرنے سے، مرتے وقت شیطان کے بہکانے سے اور کسی زہریلے جانور کے ڈس کر مرنے سے۔مسند احمد عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۷۹۳......اللھم اجعلنا من عبادک المنتخبین، الغر المحجلین الوفد المتقبلین

ترجمہ:......اے اللہ! ہم کو منتخبین، الغر المحجلین، الوفد المتقبلین میں سے بنا۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ منتخبین کون ہیں؟ فرمایا: اللہ کے پرہیزگار بندے۔ پوچھا گیا الغر المحجلین کیا ہے۔ فرمایا: وہ لوگ جن کے اعضاء وضو (قیامت میں) چمک رہے ہوں گے۔ پوچھا گیا الوفد المتقبلین کیا ہے، فرمایا: وہ لوگ جو اپنے انبیاء کے ساتھ وفد کی صورت میں اللہ کے ہاں حاضر ہوں گے۔مسند احمد عن وفد عبدالقیس

۳۷۹۴......اللھم انی أسألک حبک وحب من یحبک والعمل الذی یبلغنی حبک، اللھم اجعل حبک أحب الی من نفس وأھلی والماء البارد.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری محبت کا، ان لوگوں کی محبت کا جو تجھ سے محبت کرتے ہیں اور اس عمل کا جو تیری محبت عطا کرے۔ اے اللہ! اپنی محبت مجھے اپنے نفس، اپنے اہل وعیال اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ کر دے۔

حلیۃ الاولیاء عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۳۷۹۵......اللھم آمن روعتی، واحفظ أمانتی واقض دینی.

ترجمہ:......اے اللہ! میرے خوف کو امن وسکون دے، میری امانت کی حفاظت فرما اور میرے قرض کو ادا فرما۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن حنظلۃ بن علی

۳۷۹۶......اللھم ما أعطیتنی مما أحب فاجعلہ قوۃً لی علی ما تحب وما زویت عنی مما أحب فاجعلہ فراغاً لی فیما تحب، اللھم أعطنی ما أحب واجعلہ خیراً، واصرف عنی ما أکرہ، وحبب الی طاعتک، وکرہ الی معصیتک.

ترجمہ:......اے اللہ! جو میری پسندیدہ شئی تو نے مجھے عطا کی ہے اس کو میرے لئے قوت کا سبب بنا ان چیزوں میں جو تجھے محبوب ہیں۔ اور جو میری پسندیدہ چیز تو نے مجھ سے پھیر دی ہے اس کو فراغت کا سبب بنا ان چیزوں کے لئے جو تجھے محبوب ہیں۔ اے اللہ! میری چاہت مجھے عطا کر اور اس کو میرے لئے باعث خیر بنا، میری ناپسندیدہ چیز کو مجھ سے پھیر دے، اپنی اطاعت مجھے محبوب کر دے اور اپنی معصیت مجھے ناگوار کر دے۔

الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۳۷۹۷......اللھم وفقنی لما تحب وترضی من القول والعمل والفعل والنیۃ والھدی، انک علی کل شیءٍ قدیر.

ترجمہ:......اے اللہ! مجھے اس قول، عمل، فعل، نیت اور ہدایت کی توفیق دے جس کو تو محبوب رکھے اور اس سے تو راضی ہو۔ (بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے)۔الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۷۹۸......اللھم أشرب الایمان قلبی، کما أشربتہ روحی، ولا تعذب شیئًا من خلقی بشیء کتبت علی، فانک قادر علی

ترجمہ:......اے اللہ! ایمان کو میرے دل میں یوں بسا دے جس طرح میری روح تو نے اس میں بسا رکھی ہے اور کسی چیز پر جو تو نے میرے لئے لکھ دی ہے مجھے عذاب نہ دے بے شک تو مجھ پر پوری طرح قادر ہے۔الدیلمی عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۷۹۹......اللهم أعوذبک من حال أهل النار.

ترجمہ:......اے اللہ! میں اہل جہنم کے حال سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عمران بن حصین

۳۸۰۰......اللهم انی أعوذبک من الکسل والهرم والمغرم والماثم وأعوذبک من فتنة الدجال، وأعوذبک من عذاب القبر، وأعوذبک من عذاب النار.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں سستی، بڑھاپے سے، چٹی اور گناہ سے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں دجال کے فتنے سے، تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے۔الخرائطی عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۳۸۰۱......اللهم ارزقنا من فضلک، ولا تحرمنا رزقک، وبارک لنا فیما رزقتنا، واجعل غنانا فی أنفسنا، واجعل رغبتنا فیما عندک.

ترجمہ:......اے اللہ! ہمیں اپنا فضل عطا کر، اپنے رزق سے محروم نہ کر، جو رزق تو نے ہم کو دیا ہے اس میں برکت ڈال، ہمارے دلوں کو مالدار بنا اور ہماری رغبت وحرص اس چیز میں کر جو تیرے پاس ہے۔حلیة الاولیاء السنن لسعید بن منصور عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۳۸۰۲......اللهم لاتجعل قبری وثناً یصلی الیه، فإنه اشتد غضب الله علی قوم اتخذوا قبور أنبیاهم مساجد.

ترجمہ:......اے اللہ! میری قبر کو بت نہ بنا جس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جائے، بے شک اللہ کا غضب اس قوم پر سخت ہوا ہے جس نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا۔عبدالرزاق عن زید بن اسلم. مرسلاً

۳۸۰۳......اللهم باعد بینی وبین خطایای، کما باعدت بین المشرق والمغرب، اللهم نقنی من الخطایا، کما ینقی الثوب الأبیض من الدنس اللهم اغسلنی من خطایای بالماء والثلج والبرد.

ترجمہ:......اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اس قدر دوری کر دے، جس قدر تو نے مشرق ومغرب کے درمیان دوری فرمائی ہے۔اے اللہ! مجھے خطاؤں سے یوں صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیا جاتا ہے۔اے اللہ میری خطاؤں کو پانی، برف اور اولوں سے دھودے۔مصنف ابن ابی شیبه، مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجه عن ابی هریره رضی اللہ عنه

۳۸۰۴......اللهم انی أسألک علماً نافعاً، وأعوذبک من علم لا ینفع.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تجھ سے علم نافع کا سوال کرتا ہوں اور ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو نفع نہ دے۔

ابن ماجه، ابن حبان، لاسنن لسعید بن منصور، الاوسط للطبرانی عن جابر، الاوسط للطبرانی عن ابی هریره رضی اللہ عنه

۳۸۰۵......اللهم اغفرلی ذنبی کله، دقة وجله، سره وعلانیته أوله وآخره.

ترجمہ:......اے اللہ! ہلکے، بڑے، پوشیدہ، اعلانیہ اول وآخر میرے تمام گناہ معاف کر دے۔حلیة الاولیاء عن ابی هریره رضی اللہ عنه

۳۸۰۶......اللهم طهرنی بالثلج والبرد، والماء البارد، اللهم طهر قلبی من الخطایا کما طهرت الثوب الابیض من الدنس، وباعد بینی وبین ذنوبی کما باعدت بین المشرق والمغرب، اللهم انی أعوذبک من قلب لا یخشع، ونفس لا تشبع، ودعاء لا یسمع، وعلم لا ینفع، اللهم انی أعوذبک من هؤلاء الاربع، اللهم انی أسألک عیشة نقیة ومیتة سویة ومرداً غیر مخزی.

ترجمہ:......اے اللہ! مجھے برف، اولوں اور ٹھنڈے پانی سے دھودے، اے اللہ! میرے دل کو خطاؤں سے یوں دھودے، جس طرح تو نے سفید کپڑوں کو میل کچیل سے دھودیا، میرے اور گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا فاصلہ تو مشرق اور مغرب کے درمیان کر دیا ہے۔اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے دل سے جو خاشع نہ ہو، ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو، ایسی دعا سے جو مسموع نہ ہو اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے۔اے اللہ! میں تیری ان چار چیزوں سے پناہ مانگتا ہوں۔اے اللہ! میں تجھ سے صاف ستھری زندگی، آسان موت اور ایسے حساب کتاب کا سوال کرتا ہوں جس میں کوئی رسوائی اور ذلت نہ ہو۔مسند أحمد، عن عبداللہ بن ابی اوفیٰ

۳۸۰۷......اللهم ان قلوبنا وجوارحنا بيدك، لم تملكنا منها شيئًا فاذا فعلت ذلك بها فكن أنت وليها.
ترجمہ:......اے اللہ! ہمارے قلوب اور اعضاء تیرے ہاتھ میں ہیں، تونے ان میں سے کسی چیز کا ہم کو مالک نہیں بنایا پس جب تو ہی ان کا مالک ہے تو ان کی نگہبانی فرما۔ مسند احمد، عن عبدالله بن ابی اوفیٰ

۳۸۰۸......اللهم انی استغفرك وأتوب اليك، فتب علی انك أنت التواب الغفور.
ترجمہ:......اے اللہ! میں تجھ سے استغفار کرتا ہوں اور تیری جناب میں توبہ کرتا ہوں پس میری توبہ قبول فرما بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور مغفرت کرنے والا ہے۔ السنن للدارقطنی عن ابن عمر رضی الله عنه

۳۸۰۹......اللهم انی أسألك الهدى والتقى والعفاف والغنى.
ترجمہ:......اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور مالداری کا سوال کرتا ہوں۔

مصنف ابن ابی شیبه، مسند احمد، مسلم، ترمذی عن ابن مسعود رضی الله عنه

۳۸۱۰......اللهم لا تجعل لفاجر عندی نعمةً أكافيه بها فی الدنيا والآخرة.
ترجمہ:......اے اللہ! کسی فاجر کی مجھ پر کوئی نعمت اور نیکی نہ ہونے دے جس کا بدلہ مجھے دنیا وآخرت میں دینا پڑے۔ الديلمی عن معاذؓ

۳۸۱۱......اللهم انفعنی بما علمتنی، وعلمنی ما ينفعنی، وارزقنی علماً ينفعنی.
ترجمہ:......اے اللہ! تونے جو مجھے سکھایا ہے اس کے ساتھ مجھے نفع دے، جو مجھے نفع دینے والی چیز ہے وہ سکھادے اور مجھے ایسا علم مرحمت فرما جو مجھے نفع دے۔ مستدرك الحاكم عن انس رضی الله عنه

۳۸۱۲......اللهم انی أسألك موجبات رحمتك، وعزائم مغفرتك والسلامة من كل اثم، والغنيمة من كل بر، والفوز بالجنه، والنجاة من النار
ترجمہ:......اے اللہ! میں تیری رحمت کو واجب کرنے والے اسباب، تیری مغفرت کو یقینی بنانے والے اسباب، ہر گناہ سے سلامتی، ہر نیکی کا حصول، جنت کی کامیابی اور جہنم سے نجات کا سوال کرتا ہوں۔ مستدرك الحاكم عن ابن مسعود رضی الله عنه

۳۸۱۳......اللهم اجعل حبك أحب الأشياء الی، واجعل خشيتك أخوف الأشياء عندی. واقطع عنی حاجات الدنيا بالشوق الی لقائك واذا أقررت أعين أهل الدنيا من دنياهم، فاقر عينی من عبادتك.
ترجمہ:......اے اللہ! اپنی محبت مجھے تمام محبوب چیزوں سے زیادہ کردے، اپنے خوف کو تمام چیزوں سے زیادہ خوفزدہ کردے، تیری ملاقات کے شوق سے دنیا کی تمام خواہشات مجھ سے ختم کردے، اور جب تو اہل دنیا کی آنکھیں ان کی دنیا کے ساتھ ٹھنڈی کرے تو میری آنکھیں اپنی عبادت سے ٹھنڈی کردے۔ حلية الاولياء عن الهيثم بن مالك الطائی

۳۸۱۴......اللهم حاسبنی حساباً يسيراً، قيل ما الحساب اليسير؟ قال: ينظر فی كتابه ويتجاوز عنه، انه من نوقش الحساب يومئذ هلك وكل ما يصيب المؤمن كفر الله عنه من سيئاته حتى الشوكة تشوكه.
ترجمہ:......اے اللہ! مجھ سے آسان حساب لے! پوچھا گیا آسان حساب کیسا ہے؟ فرمایا: پس اس کی کتاب (اعمال نامہ میں دیکھا جائے گا) اور اس سے درگذر کردیا جائے گا۔ ورنہ اس دن جس سے پوچھ تاچھ کی گئی وہ ہلاک ہوگیا اور ہر تکلیف جو مؤمن کو آتی ہے، اللہ پاک اس کے بدلے میں اس کے گناہ معاف کرتے ہیں حتیٰ کہ اگر اس کو کانٹا چبھ جائے تب بھی۔

مستدرك الحاكم، شعب الايمان للبيهقی عن عائشه رضی الله عنها

۳۸۱۵......اللهم جنبنی منكرات الأعمال والاخلاق والاهواء والادواء.
ترجمہ:......اے اللہ! مجھے برے کاموں، برے اخلاق، خواہشات (نفسانی) اور بیماریوں سے محفوظ فرما۔

الحكيم، الكبير للطبرانی، مستدرك الحاكم عن زياد بن علاقه عن عمه

۳۸۱۶......اللهم اغفرلي ما أخطأت، وما عمدت، وماأسررت وما أعلنت وما جهلت.

ترجمہ:......اے اللہ! جو گناہ مجھ سے بھول چوک سے سرزد ہوئے، جو گناہ جان بوجھ کر کیے، جو گناہ چھپ کر کیے یا اعلانیہ کیے اور جو گناہ جہالت کی وجہ سے کیے سب کو معاف فرما۔ الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین

۳۸۱۷......اللهم انى أعوذبك من الشك بعد اليقين، وأعوذبك من شر الشيطان الرجيم، وأعوذبك من عذاب يوم الدين.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں یقین کے بعد شک میں پڑنے سے، تیری پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قیامت کے دن کے عذاب سے۔ ابن صصری فی امالیہ عن البراء رضی اللہ عنہ

۳۸۱۸......اللهم انى أعوذبك من العجز والكسل والجبن والبخل والهرم والقسوة والغفلة والعيلة والذلة، وأعوذبك من الفقر والكفر والفسوق والشقاق والنفاق والسمعة والرياء، وأعوذبك من الصمم والبكم والجنون والجذام والبرص وسيء الأسقام.

ترجمہ:......اے اللہ! مجھے اپنی پناہ میں رکھ عاجزی سے، سستی سے، بزدلی سے، کنجوسی سے، بڑھاپے سے، قساوت قلبی سے، غفلت سے، اہل وعیال کے بوجھ سے، اور ذلت کا شکار ہونے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں فقروفاقہ سے، کفروفسوق سے، نزاع اور اختلاف سے، نفاق سے، ریاء اور دکھاوے سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں بہرا ہونے سے، گونگا ہونے سے، جنون سے، جذام سے برص سے اور تمام بری بیماریوں سے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبھقی عن انس رضی اللہ عنہ

۳۸۱۹...... اللهم انى أسألك غناى وغنى مولاى.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تجھ سے اپنے اور اپنے مالک کے مالدار ہونے کا سوال کرتا ہوں۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی حرمہ

۳۸۲۰......اللهم أنت الأول لاشيء قبلك، وأنت الآخر لاشئى بعدك، أعوذبك من شر كل دابة ناصيتها بيدك، وأعوذبك من الاثم والكسل، ومن عذاب النار، ومن عذاب القبر، ومن فتنة الغنى وفتنة الفقر، وأعوذبك من المأثم والمغرم، اللهم نق قلبي من الخطايا كما نقيت الثوب الابيض من الدنس، اللهم بعد بيني وبين خطيئتي، كما بعدت بين المشرق والمغرب، هذا ما سأل محمد ربه، اللهم انى أسألك خير المسألة وخير الدعاء وخير النجاح وخير العمل وخير الثواب وخير الحياة وخير الممات، وثبتني وثقل موازيني، وحقق ايماني، وارفع درجتي وتقبل صلاتي، واغفرخطيئتي، وأسألك الدرجات العلى من الجنة آمين اللهم انى أسألك فواتح الخير وخواتمه وجوامعه، وأوله وآخره، وظاهره وباطنه، والدرجات العلى من الجنة آمين، اللهم نجني من النار، ومغفرةً بالليل والنهار، والمنزل الصالح من الجنة آمين، اللهم انى أسألك خلاصاً من النار سالماً، وادخلني الجنة آمناً، اللهم انى أسألك أن تبارك لي في نفسي وفي سمعي وفي بصري وفي روحي وفي خلقي وفي خلقي وأهلي وفي محياى ومماتي، اللهم وتقبل حسناتي، وأسألك الدرجات العلى من الجنة آمين.

ترجمہ:......اے اللہ! تو ہی سب سے پہلے تھا تجھ سے پہلے کچھ نہ تھا، تو ہی آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں، میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر چیز کے شر سے جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ سے، سستی سے، جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، مالداری کے فتنے سے، اور فقر کے فتنے سے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ اور چٹی کہ جگہ سے۔ اے اللہ! میرے دل کو خطاؤں سے یوں صاف کردے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کردیا۔ اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ کردے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ کردیا ہے۔ انہی چیزوں کا محمد نے اپنے رب سے سوال کیا ہے۔

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اچھی چیز کا، اچھی دعا کا، اچھی کامیابی کا، اچھے عمل کا، اچھے ثواب کا، اچھی زندگی اور اچھی موت کا۔ (اے اللہ!) مجھے ثابت قدم رکھ، میرے پلڑے کو بھاری کر، میرے ایمان کو مضبوط کر، میرے درجہ کو بلند کر، میری نماز کو قبول کر اور میری خطاؤں کو بخش دے۔ (اے اللہ!) میں تجھ سے جنت کے اعلیٰ درجات کا سوال کرتا ہوں آمین۔

اے اللہ! میں تجھ سے خیر کو کھولنے والے اسباب، خیر کو مکمل کرنے والے اسباب اور خیر کے جامع اسباب کا سوال کرتا ہوں، نیز خیر کے اول اور خیر کے ظاہر و باطن کا اور جنت کے اعلیٰ درجات کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! مجھے جہنم سے نجات دے، دن و رات کی مغفرت دے اور جنت میں اچھا ٹھکانہ دے۔ اے اللہ! مجھے جہنم سے سلامتی کے ساتھ چھٹکارا دے، اور جنت میں امن کے ساتھ داخلہ دے۔

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری جان میں، میرے سننے میں، میرے دیکھنے میں، میری روح میں، میری خلقت میں، میرے اخلاق میں، میرے اہل میں، میری زندگی میں اور میری موت میں برکت دے۔ اے اللہ میری نیکیوں کو قبول فرما اور مجھے جنت میں اعلیٰ درجے نصیب فرما۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۳۸۲۱......اللهم انى أعوذبک من الهم والحزن، والعجز والكسل والبخل والجبن، وضلع الدين، وغلبة الرجال.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں رنج وغم سے، عاجزی و سستی سے، بزدلی و کنجوسی سے اور قرض کے کمر توڑنے اور لوگوں کے ہجوم کرنے سے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی حسن غریب عن انس رضی اللہ عنہ

۳۸۲۲ ......اللهم أجرنى من النار وويل لأهل النار.

ترجمہ:......اے اللہ! مجھے جہنم سے پناہ دے، بے شک اہل جہنم کے لئے ہلاکت و بربادی ہے۔

ابن قانع، ابونعیم عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن ابیہ

۳۸۲۳......اللهم أسألک عيشةً نقيةً وميتةً سويةً، ومرداً غير مخزى ولا فاضح.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تجھ سے صاف ستھری زندگی، اچھی موت اور ایسے حشر کا سوال کرتا ہوں جس میں نہ رسوائی ہو اور نہ فضیحت۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۸۲۴......اللهم أنت أمرت بالدعاء وتكفلت بالاجابة، لبيک اللهم لبيک، لبيک لا شريک لک لبيک، ان الحمد والنعمة والملک، لاشريک لک أشهدانک فرد واحد صمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفواً أحد وأشهدأن وعدک حق، ولقاءک حق، والجنة حق، والنار حق، وان الساعة آتية لا ريب فيها وانک تبعث من في القبور.

ترجمہ:......اے اللہ! تو نے دعا کا حکم فرمایا اور قبولیت اپنے ذمہ لی سو ہم حاضر ہیں اے اللہ! ہم حاضر ہیں، حاضر ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں، ہم حاضر ہیں، تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں اور تمام نعمتیں تیرے ہاتھ میں ہیں، ساری سلطنت آپ کی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تو تنہا ذات ہے، بے نیاز ہے، جس نے کسی کو جنم دیا اور نہ اس کو جنم دیا گیا اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔

اے اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ برحق ہے، تیری ملاقات برحق ہے، جنت برحق ہے اور جہنم برحق ہے بے شک قیامت آنے والی ہے، اس میں کوئی شک نہیں۔ اور بے شک تو قبروں میں پڑے مردوں کو دوبارہ جی اٹھائے گا۔ (ابن ابی الدنیا فی الدعاء، ابن مردویہ فی الاسماء والصفات، الاصبہانی فی الترغیب عن جابر رضی اللہ عنہ) اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

۳۸۲۵......اللهم متعنى من الدنيا بسمعى وبصرى وعقلى.

ترجمہ:......اے اللہ! مجھے (جب تک میں دنیا میں ہوں) میرے سننے دیکھنے اور میری عقل کو سلامت رکھ!

شعب الایمان للبیہقی، ضعیف عن جریر

۳۸۲۶......اللهم أصلح لى سمعى وبصرى.

ترجمہ:......اے اللہ! میرے سننے اور دیکھنے کی اصلاح فرما۔الادب المفرد للبخاری عن جابر رضی اللہ عنہ

۳۸۲۷......اللهم أمتعني بسمعي وبصري وعقلي، واجعله الوارث مني وانصرني على من ظلمني، وأرني منه ثأري.

ترجمہ:......اے اللہ! مجھے میرے کانوں، میری آنکھوں اور میری عقل کے ساتھ نفع دے اور ان کو میرا وارث بنا (کہ مرتے وقت تک سلامت رہیں) اور میری مدد فرما اس شخص پر جو مجھ پر ظلم کرے اور میرا انتقام اس میں ظاہر کر۔الافراد للدارقطنی عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۸۲۸......اللهم أمتعني بسمعي وبصري حتى تجعلهما الوارث مني وعافني في ديني وفي جسدي وانصرني ممن ظلمني حتى تريني منه ثأري اللهم اني أسلمت نفسي اليک، وفوضت أمري اليک وألجأت ظهري اليک وخليت وجهي اليک، لاملجأ ولا منجأ منک الا اليک، آمنت برسولک الذي أرسلت وبكتابک الذي أنزلت.

ترجمہ:......اے اللہ! مجھے میری شنوائی اور بینائی کے ساتھ نفع اندوز کر حتی کہ ان کو میرا وارث کردے۔ مجھے میرے دین اور میرے جسم میں عافیت وسلامتی دے میری مدد فرما ان لوگوں سے جنہوں نے مجھ پر ظلم کیا حتیٰ کہ ان میں انتقام کا نشان دکھا۔ اے اللہ! میں اپنی جان تجھے سونپتا ہوں، اپنا کام تجھے سپرد کرتا ہوں، تیری طرف اپنی ٹیک لگاتا ہوں اور اپنا چہرہ یکسوئی کے ساتھ تیری طرف کرتا ہوں۔ تجھ سے بھاگ کر کوئی ٹھکانہ ہے اور نہ نجات کی جگہ مگر تیرے ہی پاس میں تیرے رسول پر ایمان لایا جس کو تو نے مبعوث کیا اور تیری کتاب پر ایمان لایا جس کو تو نے نازل کیا۔مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ

۳۸۲۹......جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد! میں آپ کے پاس ایسے کلمات لے کر آیا ہوں جو پہلے کسی کے پاس نہیں لایا۔ پس یہ کہہ:

يامن أظهر الجميل وستر القبيح، ولم يؤاخذ بالجريرة، ولم يهتک الستر ياعظيم العفو والصفح، وياصاحب كل نجوى. ويا منتهى كل شكوى. ويا مبتدىء النعم قبل استحقاقها يا رباه ويا سيداه ويا أمنيتاه ويا غاية رغبتاه أسألک أن لا تشوه خلقي بالنار.

''اے وہ ذات جس نے خوبصورت کو باہر کیا اور قبیح وبدصورت کو چھپایا۔ (گناہ کی) جرأت پر مؤاخذہ نہیں کیا اور پردہ کو چاک نہیں کیا۔ اے عظیم معاف کرنے والے اور درگذر کرنے والے: اے ہر سرگوشی کو جاننے والے! اے ہر شکایت کو پہنچنے والے! اے نعمتوں کے سرچشمے! اے ربا! اے سردار! اے میری امید! اے سب سے آخری خواہش! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے جسم کو آگ پر نہ بھون۔'' الدیلمی عن ابی رضی اللہ عنہ

۳۸۳۰......اے لوگو! کیا تم چاہتے ہو کہ خوب دعا کرو پس تم یہ دعا کرو:

اللهم اعنا على شكرک وذكرک وحسن عبادتک.

اے اللہ! اپنے شکر پر، اپنے ذکر پر اور اپنی اچھی طرح عبادت کرنے پر میری مدد کر۔

مستدرک الحاکم، حلیۃ الاولیاء عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۸۳۱......جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو یہ کلمات سکھادیتے ہیں پھر اس کو یہ کلمات بھلاتے نہیں:

اللهم انى ضعيف فقوفي رضاک ضعفي، وخذ الى الخير بناصيتي، واجعل الاسلام منتهى رضاي وبلغني برحمتک الذي أرجو من رحمتک.

اے اللہ! میں ضعیف ہوں پس اپنی رضامندی میں میرے ضعف کو قوی فرما۔ میری پیشانی خیر کی طرف کھینچ، اسلام کو میری خوشی کی انتہاء بنا اور مجھے اپنی رحمت عطا فرما جس کی میں امید رکھتا ہوں۔الافراد للدار قطنی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۸۳۲......اللهم انى ضعيف فقوني وذليل فاعزني، وفقير فاغنني وارزقني.

ترجمہ:......اے اللہ! میں ضعیف ہوں مجھے قوی کر، میں ذلیل ہوں مجھے عزت دے اور میں فقیر ہوں مجھے مالدار کر اور رزق دے۔

ابن عساکر عن البراء رضی اللہ عنہ

۳۸۳۳......اے ماموں! بیٹھ جاؤ۔ بے شک ماموں بھی والد ہے۔ اے ماموں! کیا میں آپ کو ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ اللہ پاک جس بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتے ہیں اس کو وہ کلمات سکھا دیتے ہیں۔ پس یہ کہیے:

اللهم انی ضعیف فقوفی رضاک ضعفی وخذالی الخیر بناصیتی، واجعل الاسلام منتهی رضای وبلغنی برحمتک الذی أرجو من رحمتک. الافراد للدارقطنی عن عائشه رضی الله عنها

۳۸۳۴......میں تجھے پانچ ہزار نیکیاں دوں یا تجھ کو پانچ کلمات سکھاؤں جن میں تیرے دین اور تیری دنیا کی بھلائی ہے۔ یوں کہہ:

اللهم اغفرلی ذنبی، ووسع لی خلقی وطیب لی کسبی وقنعنی بما رزقتنی، ولا تذهب طلبی الی شیء صرفته عنی.

''اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما، میرے اخلاق کشادہ کر، میرا ذریعہ معاش پاکیزہ کر، جو رزق تو نے مجھے دیا ہے اس پر مجھے قناعت پسند کر اور مجھے ایسی چیز کی طلب میں نہ لگا جو تو نے مجھ سے پھیر دی ہے۔'' ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

۳۸۳۵......افضل دعا لاالٰہ الااللہ ہے اور افضل ذکر الحمدللہ ہے۔ شعب الایمان للبیهقی، ابن النجار

۳۸۳۶......ایک شخص یاارحم الراحمین کے ساتھ خوب گڑگڑایا، اس کو نداء دی گئی میں نے تیری پکار سن لی تیری کیا حاجت ہے؟

ابو الشیخ فی التواب عن ابی هریره رضی الله عنه

۳۸۳۷......یہ دعا لازم پکڑلو:

اللهم انی اسئلک باسمک الاعظم ورضوانک الاکبر۔

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے اسم اعظم اور تیری رضائے اکبر کے ساتھ سوال کرتا ہوں (پھر دعا کرے) بے شک یہ اللہ کے اسماء میں سے ایک (اہم) اسم ہے۔

البغوی الباوردی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، ابوبکر الشافعی فی الغیلانیات عن ابی مرثد بن کنانه عن خلیفه عن حمزه بن عبدالمطلب

۳۸۳۸......جبرئیل علیہ السلام بڑی اچھی صورت میں ہنستے مسکراتے ہوئے آئے اس طرح پہلے کبھی نہ آئے تھے اور فرمایا: السلام علیک یا محمد! میں نے کہا: وعلیک السلام یا جبریل! جبرئیل علیہ السلام نے کہا: اللہ عزوجل نے مجھے ایک تحفہ دے کر آپ کے پاس بھیجا ہے۔ میں نے کہا: اے جبرئیل علیہ السلام! کیا ہے وہ ہدیہ؟ فرمایا: وہ عرش کے نیچے کے خزانے کے کلمات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ آپ کو معزز فرمایا ہے۔ میں نے کہا: وہ کون سے کلمات ہیں؟ فرمایا:

یامن أظهر الجمیل وستر القبیح یامن لا یواخذ بالجریرة، ولا یهتک الستر یا عظیم العفو، یاحسن التجاوز، یاواسع المغفرة، یا باسط الیدین بالرحمة، یا صاحب کل نجوی، ویا منتهی کل شکوی، یاکریم الصفح، یا عظیم المن یا مبتدیء بالنعم قبل استحقاقها، یاربنا، ویاسیدنا، ویا مولانا، ویا غایة رغبتنا أسألک یاالله ان لا تشوی.

''اے وہ ذات جس نے اچھی شی کو ظاہر کیا اور قبیح کو چھپالیا، اے وہ ذات جس نے گناہ پر مؤاخذہ نہ کیا اور پردہ کو چاک نہیں کیا اے عظیم معاف کرنے والے! اے بہترین تجاوز کرنے والے! اے وسیع مغفرت والے! اے رحمت بھرے دونوں ہاتھ پھیلانے والے! اے ہر ایک سرگوشی کرنے والے کے ساتھی! اے ہر شکوہ کی انتہاء! اے کریم درگذر کرنے والے! اے عظیم احسان کرنے والے! اے بیغمبر حق کے انعام کرنے والے! اے ہمارے رب! اے ہمارے سردار! اے ہمارے مولا! اے ہماری آخری رغبت! اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے آگ کا عذاب مت دے۔ میں نے کہا ان کلمات کا ثواب

(غالباً روایت آگے بھی ہے لیکن یہاں متروک ہے)۔" مستدرک الحاکم عن ابن عمرو

اس روایت پرضعیف کے حوالہ کلام کیا گیا ہے۔

۳۸۳۹......ایک فرشتہ ہراس شخص پرمقرر ہے جوبھی تین باریاارحم الراحمین کہےتو فرشتہ کہتا ہے: ارحم الراحمین تیری طرف متوجہ ہو چکے ہیں لہٰذا اپنا سوال کر۔مستدرک الحاکم عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۸۴۰......اللہ تعالیٰ کا ایک سمندر ہےنور سے بھرا ہوا۔اس کے گردوپیش نور کے ملائکہ ہیں جونور کے پہاڑوں پر (متمکن) ہیں۔ان کے ہاتھوں میں نور سے لبریز ڈول ہیں۔وہ ملائکہ اس سمندر کے پاس اللہ تعالیٰ کی ان الفاظ میں تسبیح کرتے رہتے ہیں:

سبحان ذی الملک والملکوت، سبحان ذی العزة والجبروت، سبحان الحی الذی لایموت، سبوح قدوس رب الملائکة والروح.

پاک ہے ملک اور ملکوت والی ذات، پاک ہے عزت اور طاقت والی ذات، پاک ہے وہ زندہ جو کبھی مرے گا نہیں، وہ نراپاک ہے (بذات خود) مقدس ہے، ملائکہ اور روح (امین جبریل علیہ السلام) کا پروردگار ہے۔

جس شخص نے یہ کلمات دن میں، یا مہینے میں، یا سال میں، یا ساری زندگی میں ایک مرتبہ بھی کہہ لے اللہ پاک اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرمادے گا خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں یا ریت کے ذرات کے برابر ہوں یا وہ جنگ سے بھاگا ہو۔

الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:......التنزیہ ۳۲۶/۲......ذیل اللآ لی ۱۴۷۔

فرشتوں کی دعا

۳۸۴۱......کسی مقرب فرشتے نے دعا مانگی اور نہ کسی نبی مرسل نے مگر اس نے اپنی دعا میں ضرور یہ کہا:

اللھم بعلمک الغیب وبقدرتک علی الخلق، أحینی ماعلمت الحیاة خیراً لی، وتوفنی اذا علمت الوفاة خیراً لی، وأسألک خشیتک فی الغیب والشھادة، وکلمة الحکم فی الغضب والرضا، والقصد فی الفقر والغنی وأسألک نعیماً دائماً لاینفد، وقرة عین لا ینقطع، وبرد العیش بعدالموت وأسألک النظر الی وجھک الکریم والشوق الی لقائک فی غیر ضراء مضرة ولا فتنة مضلة، اللھم زینا بزینة الایمان واجعلنا ھداةً مھتدین.

"اے اللہ! تیرے غیب کو جاننے اور مخلوق پر قادر ہونے کے سبب تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہو اور جب تو جانے کے موت میرے لیے بہتر ہے تو مجھے موت دیدے۔اور میں تجھ حالت غائب میں اور حالت حضوری میں تیری خشیت کا سوال کرتا ہوں غصہ اور خوشی ہر حالت میں کلمہ انصاف کا سوال کرتا ہوں، فقر اور مالداری ہر حالت میں اعتدال پسندی اور میانہ روی کا سوال کرتا ہوں، تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو، ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو منقطع نہ ہو، موت کے بعد اچھی زندگی کا سوال کرتا ہوں، تیرے کریم کو دیکھنے کی لذت اور تیری ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں جو بغیر کسی ضرر رساں تکلیف اور بغیر کسی گمراہ کن فتنے کے شوق ہو۔اے اللہ! ہم کو ایمان کے ساتھ مزین کر اور ہم کو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنادے۔" ابن عساکر عن عمار بن یاسر

۳۸۴۲......میرا ارادہ ہورہا ہے کہ تجھے چند کلمات کا تحفہ دوں، جن کا تو رحمٰن سے سوال کرے اور رحمٰن سے ان کلمات کی قبولیت کی امید رکھے اور دن رات تو ان کو اپنی دعا میں کہا کرے:

یوں کہہ:

اللھم انی أسألک صحة فی ایمان، وایماناً فی حسن خلق، ونجاحاً یتبعه فلاح ورحمةً منک وعافیة ومغفرةً منک ورضواناً.

اے اللہ! میں تجھ سے (حالت) ایمان میں صحت کا سوال کرتا ہوں، حسن اخلاق کے ساتھ ایمان کا سوال کرتا ہوں اور ایسی کامیابی کا سوال کرتا ہوں جہنم سے نجات، میری رحمت، تیری عافیت ومغفرت اور تیری رضاء مندی مجھے حاصل ہو جائے۔

مستدرک الحاکم عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۸۴۳...... اگر تو چاہے تو میں تیرے لیے کھجور کے ایک وسق (ایک سو بیس کلو) کا حکم دیتا ہوں اور اگر تو چاہے تو تجھے اس سے بہتر کلمات سکھا دیتا ہوں۔ یہ پڑھ:

اللھم احفظنی بالإسلام قاعداً واحفظنی بالاسلام راقداً، ولا تطع فی عدواً ولا حاسداً، وأعوذبک من شر ما أنت آخذ بناصیة، وأسألک من الخیر الذی ھو بیدک.

اے اللہ! میرے بیٹھے ہوئے، اسلام کے ساتھ میری حفاظت فرما، میرے سوئے ہوئے میری اسلام کے ساتھ حفاظت فرما اور میرے بارے میں میرے کسی حاسد یا دشمن کی بات قبول نہ فرما۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے۔ اور تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو تیرے ہاتھ میں ہے۔

ابن حبان، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، السنن لسعید بن منصورعن عمر رضی اللہ عنہ

۳۸۴۴...... کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھاؤں جو مجھے جبرئیل علیہ السلام نے سکھائیں:

اللھم اغفرلی خطأی وعمدی وھزلی وجدی ولا تحرمنی برکة ما أعطیتنی، ولا تفتنی فیما حرمتنی.

اے اللہ! بھول سے سرزد ہوئے گناہ، جان بوجھ کر کئے ہوئے گناہ، مذاق میں کیے ہوئے گناہ اور سنجیدگی میں کیے ہوئے گناہ سب کو معاف فرما۔ اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا اس کی برکت سے مجھے محروم نہ کر۔ اور جس شی سے مجھے محروم رکھا ہے اس کی آزمائش میں مجھے مبتلا نہ کر۔ مسند ابی یعلی، حلیة الاولیاء عن ابی رضی اللہ عنہ بن کعب

۳۸۴۵...... جس بندے نے بھی کہا:

لاالہ الااللہ الکریم الحلیم، سبحان اللہ رب العرش العظیم والحمدللہ رب العالمین۔

تو اللہ پر اس کا یہ حق ہے کہ اس کو جہنم کی آگ پر حرام کر دے۔ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۳۸۴۶...... تم میں سے کوئی بھی شخص احد پہاڑ کے برابر عمل کرنے سے کسی بھی دن عاجز نہ ہو۔ صحابہ نے عرض کیا: اس کی کون ہمت کر سکتا ہے؟ فرمایا: تم میں سے ہر شخص اس کی ہمت کر سکتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا وہ کیسے؟ فرمایا: سبحان اللہ کا ثواب احد سے زیادہ ہے۔ لاالٰہ الااللہ کا ثواب احد سے زیادہ ہے، اللہ اکبر کا ثواب احد سے زیادہ ہے۔ ابن حبان، ابن مردویہ عن عمران رضی اللہ عنہ بن حصین

۳۸۴۷...... اے بنت ابی بکر! کیا میں تجھے جامع دعا نہ بتاؤں؟ یوں کہہ:

اللھم انی أسألک من الخیر کلة عاجله وآجله، ما علمت منه ومالم أعلم، اللھم انی أسألک الجنة وما قرب الیھا من قول وعمل، اللھم انی أسألک مما سألک رسولک، وأعوذبک مما استعاذ بک منه رسولک: اللھم ما قضیت لی فاجعل عاقبتہ رشداً.

اے اللہ! میں تجھ سے تمام خیروں کا سوال کرتا ہوں جلد ہو یا بدیر، میرے علم میں ہوں یا نہیں۔

اے اللہ! میں تجھ سے جنت اور اس قول وعمل کا سوال کرتا ہوں جو جنت کے قریب کر دے۔

اے اللہ! جو تجھ سے تیرے رسول نے مانگا میں تجھ سے اس کا سوال کرتا ہوں اور تیری پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز سے جس سے تیرے رسول

نے پناہ مانگی۔ اے اللہ! تو نے میرے لئے جو بھی فیصلہ کر دیا ہے اس کا انجام کار میرے لئے بہتر بنا۔

ابن صصری فی امالیه عن ابن عباس رضی الله عنه

۳۸۴۸......الله الله ربی لااشرک به شیئاً۔ اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔

ابن ماجه عن اسماء بنت عمیس

۳۸۴۹......اے حی! اے قیوم! میری دعا قبول فرما۔ نسائی، جعفر الفریابی فی الذکرعن انس رضی الله عنه

حدیث صحیح۔

۳۸۵۰......اللّٰه اكبر اللّٰه اكبر، اللّٰه اكبر، بسم الله على نفسي وديني، بسم الله على أهلي ومالي، بسم الله على كل شيء أعطاني ربي بسم الله خير الأسماء، بسم الله رب الأرض ورب السماء، بسم الله الذي لايضر مع اسمه داء، بسم الله افتتحت وعلى الله توكلت، الله الله ربي لا أشرك به أحداً، أسألك بخير، الله من خيرك الذي لايعطيه أحد غيرك، عزجارك وجل ثناؤك، ولااله الا أنت، اجعلني في عياذك وجوارك من كل سوء، ومن الشيطان الرجيم، اللهم اني استجيرك من جميع كل شيءٍ خلقت، واحترس بك منهن، وأقدم بين يدي (بسم الله الرحمن الرحيم، قل هوالله أحد الله الصمد لم يلد ولم يو لد ولم يكن له كفوًا أحد) من أمامي ومن خلفي، وعن يميني وعن شمالي، ومن فوقي ومن تحتي.

ترجمہ:......اللّٰه اكبر اللّٰه اكبر، بسم اللّٰه اپنے نفس اور اپنے دین پر، بسم اللہ اپنے اہل اور اپنے مال پر، بسم اللہ ہر اس چیز پر جو مجھے میرے رب نے عطا کی، بسم اللہ اللہ کا اسب سے بہتر نام ہے، اللہ کے نام سے جو زمین کا رب ہے اور جو آسمان کا رب ہے۔ اللہ کے نام سے جس کو کوئی بیماری نقصان نہیں دے سکتی، اللہ کے نام سے میں افتتاح کرتا ہوں اور اللہ ہی پر بھروسہ کرتا ہوں۔ اللہ اللہ میرا رب ہے، میں اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا، میں تجھ سے خیر کا سوال کرتا ہوں جو تیرے سوا کوئی عطا نہیں کر سکتا، تیرا پڑوس باعزت ہے اور تیری ثناء عظیم ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اے اللہ مجھے ہر برائی سے اور شیطان مردود سے تو اپنے پناہ گزینوں اور پڑوسیوں میں سے کر لے۔

اے اللہ! میں تمام تیری پیدا کردہ مخلوق سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور ان سے تیری حفاظت میں آتا ہوں۔

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم. قل هوالله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفواً احد کو اپنے آگے، اپنے پیچھے، اپنے دائیں، اپنے بائیں، اپنے اوپر اور اپنے نیچے کرتا ہوں۔ اور سورۂ اخلاص کو چھ جہات میں سے ہر جہت میں ایک ایک مرتبہ پڑھے۔

ابن سعد، ابن السنی، فی عمل یوم ولیلة عن ابان بن عن انس رضی الله عنه

مختصر جامع دعا

۳۸۵۱......آدمی کو دعا کرنے کے لئے یہ کہنا کافی ہے:

اللهم اغفرلي وارحمني وادخلني الجنة۔

اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے جنت میں داخل فرما۔ لکبیر للطبرانی عن السائب بن یزید

کلام:......ضعیف الجامع ۲۳۲۲۔

۳۸۵۲......تم یوں کہا کرو:

اللهم انا نسألك بما سألك به محمد عبدك ورسولك ونستعيذك مما استعاذ منه عبدك ورسولك.

اے اللہ! ہم تجھ سے ہر چیز کا سوال کرتے ہیں جس کا آپ کے بندے اور رسول محمد (ﷺ) نے آپ سے سوال کیا اور ہر اس چیز سے آپ کی پناہ مانگتے ہیں جس سے آپ کے بندے اور رسول محمد (ﷺ) نے آپ کی پناہ مانگی۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۸۵۳..... میرے پاس محبوب جبرئیل علیہ السلام آئے اور اپنا ایک ہاتھ میرے سینے پر اور دوسرا شانوں پر رکھا۔ میں نے سینے والے کی ٹھنڈک شانوں کے درمیان محسوس کی اور شانوں والے ہاتھ کی ٹھنڈک سینے میں محسوس کی۔ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! بڑائی بیان کر بڑی اور بلند ذات کی، یقین کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہو اور اولین اور آخرین کے پروردگار کی پاکی بیان کرو۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کی تسبیح کرتے رہو۔

۳۸۵۴..... رب أعط نفسي تقواها، وزكها أنت خير من زكاها أنت وليها ومولاها.

ترجمہ:..... اے پروردگار! مجھے میرے نفس کا تقویٰ عطا فرما، اس کا تزکیہ فرما بے شک آپ سب سے اچھے تزکیہ فرمانے والے ہیں اور آپ ہی اس کے والی اور مولیٰ ہیں۔ مسند احمد، عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۸۵۵..... خلقت ربنا فسويت، وقدرت ربنا فقضيت، وعلى عرشك استويت، وأمت وأحييت، وأطعمت وأسقيت، وأرويت وحملت في برك وبحرك، على فلكك وعلى دوابك وعلى أنعامك، فاجعل لي عندك وليجةً، واجعل لي عندك زلفى وحسن مآب، واجعلني ممن يخاف مقامك ووعيدك، ويرجو لقاءك، واجعلني اتوب اليك توبةً نصوحاً، وأسألك عملاً متقبلاً وعملاً نجيحاً وسعياً مشكوراً، وتجارةً لن تبور.

ترجمہ:..... اے رب! تونے ہم کو پیدا کیا اور صحیح صحیح بنایا۔ تونے ہماری تقدیر لکھی اور فیصلہ کیا، اپنے عرش پر مستوی ہوا تونے ہی مارا اور زندہ کیا، تونے ہی کھلایا اور پلایا اور سیراب کیا۔ تونے ہی خشکی اور تری میں ہم کو سوار کیا، اپنی کشتیوں، چوپاؤں اور جانوروں پر سوار کیا پس مجھے اپنے پاس خصوصیت نصیب کر، اپنے ہاں میرے لئے عمدہ مقام اور اچھا ٹھکانا بنا، مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو تیرے آگے کھڑا ہونے سے اور تیری وعید سے ڈرتے ہیں اور تیری ملاقات کی امید رکھتے ہیں، مجھے اپنی بارگاہ میں سچی توبہ کرنے والا بنا، اے اللہ! میں تجھ سے مقبول اور کامیاب عمل اور ایسی کوشش کا سوال کرتا ہوں جس کی قدر کی جائے۔ اور ایسی تجارت کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو۔

الدیلمی عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۸۵۶..... میں تم کو ایسی چیز بتاتا ہوں جو ان تمام دعاؤں کو جمع کرلے گی تم یوں کہو:

اللهم انا نسألك مما سألك نبيك محمد عبدك ورسولك، ونستعيذك مما استعاذ به منك محمد عبدك ورسولك، وأنت المستعان وعليك البلاغ، ولاحول ولا قوة الا بالله.

اے اللہ! ہم تجھ سے ہر اس چیز کا سوال کرتے ہیں جس کا تیرے نبی تیرے بندے اور تیرے رسول محمد (ﷺ) نے تجھ سے سوال کیا ہے۔ اور تیری پناہ چاہتے ہیں ہر اس چیز سے جس سے تیرے بندے اور تیرے رسول محمد (ﷺ) نے تجھ سے پناہ مانگی ہے۔ بے شک تجھ سے ہی مدد کا سوال ہے اور تجھی پر مدد کرنا ہے اور ہر طرح کی طاقت وقوت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

الکبیر للطبرانی الدار قطنی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۸۵۷..... مجھے جبرئیل علیہ السلام نے کہا: جب آپ کو کسی دن یا رات یہ خواہش ہو کہ اللہ کی عبادت کروں جیسا کہ اس کی عبادت کا حق ہے تو یہ دعا کریں:

اللهم لك الحمد حمدًا دائمًا مع خلودك، ولك الحمد حمدًا لا منتهى له دون مشيئتك، ولك الحمد حمدًا لايريد قائله الا رضاك، ولك الحمد حمدًا ملياً عند كل طرفة عين وتنفس كل نفس.

اے اللہ! تمام طرح کی حمد تیرے لئے ہیں ہمیشہ ہمیشہ تیرے ساتھ تمام طرح کی حمد تیرے لئے ہیں جن کی انتہاء نہ ہو سوائے تیری

مشیت کے۔ تمام حمد تیرے لئے ہیں جن کے قائل کا ارادہ فقط تیری رضاء ہو اور تمام طرح کی حمد تیرے لیے بھری ہوئی ہیں جب بھی کوئی آنکھ جھپکے اور جب بھی کوئی جان سانس لے۔ الرافعی عن علی رضی اللہ عنہ

۳۸۵۸..... یہ پانچ تسبیحات پڑھا کرو: لاالہ الاالله، الله اکبر، سبحان الله، الحمدلله، اورتبارک الله یہ ایسے پانچ کلمات ہیں کوئی چیز ان کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ (انہی پر) اللہ نے ملائکہ کی پیدائش کی، انہی کی بدولت آسمان کو بلند کیا، زمین کو بچھایا اور انہی کلمات کے ساتھ انسانوں اور جنوں کی جبلت بنائی اور انہی کی بنیاد پر اپنے فرائض مقرر کیے۔ الدیلمی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۳۸۵۹..... دس مرتبہ کہہ: الله اکبر، اللہ پاک فرمائیں گے یہ میرے لیے ہیں۔ دس مرتبہ کہہ: سبحان الله، اللہ پاک فرمائیں گے یہ میرے لیے ہیں۔ پھر کہہ: اللهم اغفرلی، اے اللہ میری مغفرت فرما۔ اللہ پاک فرمائیں گے: میں نے (مغفرت) کردی۔

الکبیر للطبرانی عن سلمیٰ امرأة ابی رافع

۳۸۶۰..... وہ کلمے جو زبان پر آسان ہیں جس کو بھی عطا کردیئے گئے، اس کی دنیا وآخرت کے کاموں کے لیے کافی ہوجائیں گے۔ پس بندہ یہ کہے: اللهم ارزقنی وارحمنی ممن رحمه۔ اے اللہ! مجھے رزق دے اور مجھ پر رحم فرما (اور ان لوگوں میں سے مجھے کردے) جن پر آپ نے رحم فرمایا۔ اس کہنے والے سے اللہ پاک جہنم کا عذاب دور کردیں گے اور دنیا وآخرت کی مشقت سے اس کو کافی ہوجائیں گے۔

الحاکم فی التاریخه عن علی رضی اللہ عنہ

۳۸۶۱..... جبرئیل علیہ السلام جب بھی میرے پاس تشریف لائے ان دو کلموں کا مجھے حکم دیا:

اللهم ارزقنی طیبا واستعملنی صالحًا۔

اے اللہ! مجھے رزق طیب دے اور نیک کام میں مجھے مشغول رکھ! الحکیم عن حنظله

کلام: ..... ضعیف الجامع ۵۰۴۹۔

۳۸۶۲..... جو شخص دن کے شروع میں اور رات کے شروع میں یہ دعا پڑھے اللہ پاک اس کو ابلیس اور اس کے لشکر سے محفوظ رکھیں گے:

بسم الله ذی الشأن عظیم البرهان شدید السلطان، ماشاء الله کان، وأعوذ بالله من الشیطان.

اللہ کے نام کے ساتھ (یہ دن اور رات شروع کرتا ہوں) جو بڑی شان والا ہے، عظیم برہان والا ہے، مضبوط بادشاہ ہے، جو چاہتا ہے وہ ہوجاتا ہے اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔ الحاکم فی تاریخه، ابن عساکر عن زبیر بن عوام

۳۸۶۳..... کہو:

اللهم استرعوراتنا وآمن روعاتنا۔

اے اللہ ہمارے عیوب پر پردہ ڈال اور ہمارے خوف کو تسکین بخش۔ مسند احمد، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام: ..... ضعیف الجامع ۴۱۱۸۔

۳۸۶۴..... ہر بندہ یہ دعا پڑھے:

الحمدلله عدد ماخلق، والحمدلله ملأ ماخلق، والحمدلله عدد ما فی السموات والأرض، والحمدلله عدد ما أحصی کتابه، والحمدلله عدد کل شیء، وسبحان الله مثلهن.

الحمدللہ مخلوق کے بقدر، الحمدللہ مخلوق بھر کر، الحمدللہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اس کے بقدر، الحمدللہ جس قدر اللہ کی کتاب (تقدیر) نے شمار کیا ہے اسی قدر اور الحمدللہ ہر چیز کے بقدر سبحان اللہ بھی اسی کے بقدر۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور عن ابی امامه رضی اللہ عنہ

۳۸۶۵..... جو شخص دعا میں خوب محنت کرنا چاہے وہ یہ کہے:

اللهم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک۔

اے اللہ! میری مدد کر اپنے ذکر پر اپنے شکر پر اور اپنی اچھی طرح عبادت کرنے پر۔ ابن النجار عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۸۶۶...... جو شخص ان پانچ کلمات کو پڑھ کر کوئی بھی اللہ سے سوال کرے اللہ پاک اس کو وہ ضرور عطا فرمائیں گے:

لاالہ الااللّٰہ. واللّٰہ اکبر، لاالہ الااللّٰہ، وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک، ولہ الحمد، وھو علی کل شیءٍ قدیر، لاالہ الااللّٰہ ولاقوۃ الاباللہ. الکبیر للطبرانی عن معاویہ رضی اللہ عنہ

۳۸۶۷...... جس نے:

لاالہ الااللّٰہ الحلیم الکریم سبحان اللّٰہ رب السموات السبع ورب العرش العظیم.

تین مرتبہ پڑھا گویا اس نے لیلۃ القدر کو پالیا۔ الدولابی، ابن عساکر عن الزھری. موسلاً

۳۸۶۸...... جس نے:

لاالہ الااللّٰہ الحلیم الکریم سبحان اللّٰہ رب السموات ورب العرش العظیم.

تین مرتبہ پڑھا گویا اس نے لیلۃ القدر کو پالیا۔ ابن عساکر عن الزھری موسلاً

۳۸۶۹...... جس نے لاالہ الااللّٰہ کہا، اللہ کے ہاں اس کے لیے ایک عہد (اور میثاق) لکھ دیا گیا۔ جس نے سبحان اللہ وبحمدہ کہا، اس کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی۔ الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن عمر رضی اللہ عنہ

۳۸۷۰...... جس نے یہ پڑھا:

لاالہ الا أنت سبحانک عملت سوءاً وظلمت نفسی، فاغفرلی فانک أنت خیر الغافرین.

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ذات ہے، مجھ سے برائی سرزد ہوئی اور میں نے اپنی جن پر ظلم کیا پس مجھے بخش دے بے شک سب سے اچھا بخشنے والا ہے۔

تو اس کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے مثل ہوں۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۸۷۱...... جس نے دن میں تین مرتبہ صلوات اللہ علی آدم کہا یعنی اللہ کی رحمتیں ہوں آدم علیہ السلام پر۔ تو اس کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے، خواہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔ اور وہ شخص جنت میں آدم علیہ السلام کا ساتھی ہوگا۔

جعفر بن محمد بن جعفر فی کتاب الفردوس والدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:...... تذکرۃ الموضوعات: ۸۹۔ التنزیہ ۲/۳۳۶...... ذیل اللآلی ۱۹۶۔

۳۸۷۲...... جس شخص نے بغیر کسی زبردستی اور گھبراہٹ کے (خوشی کے ساتھ) **سبحان اللّٰہ وبحمدہ** تو اللہ پاک اس کے لیے دو ہزار نیکیاں لکھیں گے۔ الدیلمی عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۸۷۳...... جس نے یہ کلمات کہے:

لاالہ الااللّٰہ وحدہ لا شریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر، ولاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ، وسبحان اللّٰہ وبحمدہ والحمدللّٰہ ولاالہ الا اللّٰہ واللّٰہ أکبر

اس کے تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

اسماعیل بن عبدالغافر الفارسی فی الاربعین عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۸۷۴...... جس نے:

لاالہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ، إلھًا واحداً صمداً لم یلد ولم یو لد ولم یکن لہ کفواً أحد.

گیارہ مرتبہ پڑھا اللہ پاک اس کے لیے بیس لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے اور جس نے زیادہ پڑھا اللہ پاک اس کے لیے اضافہ فرمائیں گے۔

عبدبن حمید، الکبیر للطبرانی عن ابن ابی اوفیٰ. حلیۃ الاولیاء ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

۳۸۷۵.....اللهم انی أشهدک وأشهد ملا ئکتک، وحملة عرشک وأشهد من فی السموات، وأشهدمن فی الأرض أنک أنت الله الذی لا اله الا انت وحدک لا شریک لک، وأکفر من أبی ذلک من الأولین والآخرین، وأشهدأن محمداً عبدک ورسولک.

ترجمہ:.......اے اللہ! میں تجھے گواہ بناتا ہوں، تیرے ملائکہ اور حاملین عرش کو گواہ بناتا ہوں، جو آسمانوں میں ہیں ان کو گواہ بناتا ہوں اور جو زمین میں بستے ہیں ان کو گواہ بناتا ہوں کہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور جو بھی اس بات کا انکار کریں اولین میں سے ہوں یا آخرین میں سے سب کو جھٹلاتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد تیرے بندے اور رسول ہیں۔

جس نے یہ کلمات (عربی) ایک مرتبہ کہے اللہ پاک اس کا ایک تہائی جہنم سے آزاد کردیں گے، جس نے دو مرتبہ یہ کلمات کہے اللہ پاک اس کا دو تہائی حصہ جہنم سے آزاد کردیں گے اور جس نے تین مرتبہ یہ کلمات کہے اللہ پاک اس کو بالکل جہنم سے آزاد فرمادیں گے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور عن ابی هریره رضی الله عنه وعن سلمان رضی الله عنه

۳۸۷۶.....جس نے ہر روز اللهم اغفرلی وللمؤمنین والمؤمنات کہا (یعنی اے اللہ میری مغفرت فرما، اور تمام مؤمنوں اور مؤمنات کی مغفرت فرما) تو ہر مؤمن (مرد و عورت) کے بدلے اس کو ایک ایک نیکی ملے گی۔ الکبیر للطبرانی عن ام سلمة رضی الله عنها

۳۸۷۷.....جس نے ایک دن میں سو مرتبہ پڑھا:

لااله الاالله وحده لاشریک له' له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہت اسی کی ہے، اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

کوئی شخص اس سے آگے نہیں نکل سکتا اس سے پہلے ہو یا بعد میں، سوائے اس شخص کے جو اس سے افضل عمل کرے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابن عمرو

۳۸۷۸.....جس نے یہ پڑھا:

اللهم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشهادة، انی اعهدک الیک فی هذه الحیاة الدنیا: انی أشهد أن لا اله الا أنت وحدک لا شریک لک وأن محمداً عبدک ورسولک، فانک ان تکلنی الی نفسی تقربنی من الشر، وتباعدنی من الخیر، وانی لا أثق الا برحمتک، فاجعل لی عندک عهداً توفینیه یوم القیامة انک لا تخلف المیعاد.

اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، غیب اور حاضر کو جاننے والے میں تجھ سے اس دنیوی زندگی میں عہد کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ اگر تو نے مجھے میرے نفس کے حوالہ کردیا تو گویا مجھے شر کی طرف دھکیل دیا اور خیر سے دور تر کردیا۔ مجھے تیری رحمت کے سوا کسی چیز کا بھروسہ نہیں، پس اپنے پاس میرا یہ عہد رکھ لے اور قیامت کے دن اس کو پورا کردینا بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

اللہ پاک اس کو جنت میں داخل کردیتے ہیں۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی الله عنه

۳۸۷۹.....جس نے یہ پڑھا:

الحمدللّٰه الذی تواضع کل شیءٍ لعظمته والحمدللّٰه الذی ذل کل شیءٍ لعزته والحمدللّٰه الذی خضع کل شیءٍ لملکه والحمدللّٰه الذی استسلم کل شیءٍ لقدرته.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی عظمت کے آگے ہر چیز سرنگوں ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی عزت کے آگے ہر چیز ذلیل ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی سلطنت کے سامنے ہر چیز سر جھکائے ہوئے ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے جس کی قدرت کے آگے ہر چیز فرماں بردار ہے۔

اس کو کہنے والے کے لیے اللہ پاک ہزار نیکیاں لکھیں گے، ہزار درجے بلند فرمائیں گے اور ستر ہزار فرشتے اس پر مقرر فرمائیں گے جو قیامت تک اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔ الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:......اس روایت میں ایک راوی ایوب بن نہیک منکر الحدیث ہیں، جس کی بناء پر روایت مجروح ہے۔

۳۸۸۰......جس نے دن میں سو مرتبہ:

لاالہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر۔

پڑھا تو اس دن میں وہ شخص تمام لوگوں سے افضل ہوگا سوائے اس شخص کے جو اسی کے مثل عمل کرے۔ یا اس سے بھی زیادہ کرے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۸۸۱......جس نے:

لاالہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد یحی ویمیت، وھو علی کل شیءٍ قدیر.

پڑھا اس حال میں کہ اس کی روح اس میں خالص ہے، اس کی زبان سچی ہے اور اس کا دل بھی اس کی تصدیق کرتا ہے تو تمام آسمان ان کلمات کے لیے کھل جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ پروردگار اہل دنیا میں سے صرف اس کلمہ کو کہنے والے کی طرف نظر کرتے ہیں۔ اور بندہ کا یہ حق ہے کہ پروردگار جب بھی اس کو دیکھیں تو اس کا سوال پورا کردیں۔ الحکیم عن ایوب بن عاصم قال حدثنی رجلان من الصحابة

۳۸۸۲......جس نے:

لاالہ الااللّٰہ وحدہ لا شریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر.

دس بار پڑھا تو اس کے لیے یہ کلمات دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن ایوب رضی اللہ عنہ

۳۸۸۳......جس نے:

لاالہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیءٍ قدیر.

ایک مرتبہ یا دس مرتبہ کہا تو اس کے لیے یہ ایک غلام یا دس غلام آزاد کرنے کے مثل ہوگا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۳۸۸۴......جس نے پڑھا:

لاالہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد، وھو علی کل شیءٍ قدیر.

اس کے لیے ایک یا دو غلام آزاد کرنے کے مثل ہوگا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۳۸۸۵......جس نے:

لاالہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیءٍ قدیر.

دس مرتبہ پڑھا اس کو دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۳۸۸۶......جس نے دن میں ایک مرتبہ یہ پڑھا:

سبحان القائم الدائم، سبحان الحی القیوم، سبحان الحی الذی لایموت، سبحان اللّٰہ العظیم وبحمدہ سبوح قدوس ربنا رب الملائکة والروح، سبحان العلی الأعلی سبحانہ وتعالٰی.

پاک ہے قائم ودائم، پاک ہے زندہ اور تھامنے والا، پاک ہے وہ زندہ جو کبھی مرے گا نہیں، پاک ہے اللہ عظیم، اسی کے لیے ہیں تمام تعریفیں، وہی پاکی کے لائق ہے، وہی تقدیس کے لائق ہے، وہ ملائکہ اور روح (الامین جبرئیل علیہ السلام) کا رب ہے، پاک ہے بلند ذات جو سب سے بلند وبالا ہے۔

یہ پڑھنے والا شخص اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے۔

ابن شاھین فی الترغیب، ابن عساکر عن ابان عن انس رضی اللہ عنہ

۳۸۸۷......جس نے:

لاالہ الااللہ وحدہ لا شریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو الحی الذی لایموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر.

پڑھااور اللہ کے سوا کچھ مقصود نہ رکھا تو اللہ پاک اس کو نعمت کے باغات میں داخل کردیں گے۔الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۸۸۸......جس نے:

لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد یحی ویمیت وھو علی کل شیءٍ قدیر.

دس مرتبہ پڑھا اس کے لیے یہ کلمات اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۳۸۸۹......جس نے:

لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد یحی ویمیت وھو علی کل شیءٍ قدیر.

پڑھا گویا اس نے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے چار غلام آزاد کردیئے۔الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۳۸۹۰......**لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر.**

جس نے ایک بار سبحان اللہ کہا اور دودھ کے لیے کوئی جانور دیا یا کھجور کے خوشہ کا ہدیہ کیا تو ایک جان (آزاد کرنے) کے برابر ہے۔

شعب الایمان للبیھقی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

فائدہ:......عرب میں دودھ کا جانور صرف دودھ پینے کے لیے کسی کو دے دیتے تھے پھر دودھ خشک ہوجانے کے بعد واپس لے لیتے تھے۔اسی طرح کھجور کا درخت پھلوں کے موسم میں کھجور کھانے کے لیے دے دیتے تھے۔اسی کی مذکورہ حدیث میں بہت ترغیب آئی ہے۔

۳۸۹۱......جس نے **لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر.** پڑھا کوئی عمل اس سے آگے نہیں نکل سکتا اور نہ ہی کوئی برائی باقی رہی۔الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۸۹۲......جس نے دس مرتبہ یہ کلمہ پڑھا:

لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد، وھو علی کل شیءٍ قدیر.

اس کے لیے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے چار غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیھقی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ.مصنف ابن ابی شیبہ عن ابن مسعود موقوفاً

۳۸۹۳......جس نے **لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر وھو علی کل شیءٍ قدیر** کہا یہ کلمات اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے۔مصنف ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۳۸۹۴......جس نے **رضیت باللہ رباً، وبالاسلام دیناً، وبحمدنبیاً.** کہا اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔

مصنف ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن حبان، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۳۸۹۵......جس نے **لاالہ الااللہ واللہ اکبر** اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔کہا تو اللہ پاک اس کی تصدیق میں فرماتے ہیں **لاالہ الاانا ـــ وانا اکبر** ہاں میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں ہی سب سے بڑا ہوں۔اور جب بندہ کہتا ہے: **لاالہ الااللہ وحدہ** اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے۔تو اللہ پاک فرماتے ہیں **لاالہ الاانا وانا وحدی.** ہاں میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں تنہا ہوں۔اور جب بندہ کہتا ہے **لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ،** اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں تو اللہ پاک فرماتے ہیں **لاالہ الاانا وحدی لاشریک لی.** ہاں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں تنہا ہوں میرا کوئی شریک نہیں۔اور جب بندہ کہتا ہے: **لاالہ الااللہ لہ الملک ولہ الحمد** اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ساری بادشاہت اسی کے لیے ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں

ہیں۔ تو اللہ پاک اس کے جواب میں فرماتے ہیں لاالہ الا انالی الملک ولی الحمد ہاں میرے سوا کوئی معبود نہیں، میری ہے ساری بادشاہت اور میرے لیے ہیں سب تعریفیں۔

جب بندہ کہتا ہے: لاالہ الااللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہر طرح کی طاقت وقوت اللہ ہی کے پاس ہے۔ تو اللہ پاک فرماتے ہیں: لاالہ الا انا ولاحول ولا قوۃ الابی. ہاں میرے سوا کوئی معبود نہیں اور ہر طرح کی طاقت وقوت میرے ہی پاس ہے۔

جو شخص ان کلمات کو اپنی زندگی میں پڑھتا رہا اور مرض موت میں بھی پڑھا تو جہنم کی آگ اس کو نہیں کھا سکے گی۔

ترمذی حسن عن ابی سعید و ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما

۳۸۹۶ ..... جس نے دن میں سومرتبہ: لاالہ الااللہ الملک الحق المبین اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بادشاہ ہے، برحق ہے، کھلی ذات ہے، تو یہ کلمہ پڑھنے والے کے لیے فقر وفاقہ سے امان ہوگا، قبر کی وحشت میں مونس وغم خوار ہوگا، پڑھنے والا اس کی بدولت مالداری پائے گا اور جنت کے دروازہ کو کھٹکھٹائے گا۔

الشیرازی فی الالقاب من طریق ذی النون المصری عن سالم الحواص والخطیب والدیلمی والرافعی وابن النجار من طریق الفضل بن غالم عن مالک بن انس. کلاھما عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ عن ابیہ عن علی رضی اللہ عنہ

فائدہ: ..... فضل بن غانم فرماتے ہیں اگر کوئی انسان اس حدیث کے حصول کے لیے خراسان تک کا سفر کرے تب بھی کم ہے۔

حلیۃ من طریق اسحاق ب زریق عن سالم الخواص عن مالک

۳۸۹۷ ..... جس نے دن میں یا رات میں یا مہینے میں ایک مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

لاالہ الااللہ وحدہ واللہ أکبر لاالہ الااللہ وحدہ لاالہ الااللہ لاشریک لہ' لاالہ الااللہ، لہ الملک ولہ الحمد لاالہ الااللہ، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ.

پھر وہ مر گیا اسی دن یا اسی رات یا اسی ماہ میں تو اس کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ الخطیب عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۸۹۸ ..... جس نے دس مرتبہ یہ پڑھا:

أشھد أن لاالہ الااللہ، وحدہ لاشریک لہ الھًا واحدًا صمدًا لم یتخذ صاحبۃً ولا ولدًا، ولم یکن لہ کفوًا أحد.

اللہ پاک اس کے لیے چار کروڑ نیکیاں لکھ دیں گے۔

مسند احمد، ترمذی، غریب لیس بالقوی، الکبیر للطبرانی، ابو نعیم عن تمیم الداری

کلام: ..... ضعیف الترمذی ۶۸۷۔ ضعیف الجامع ۵۷۲۷۔ حدیث ضعیف ہے۔

۳۸۹۹ ..... جس نے لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر. ہزار مرتبہ پڑھا یہ عمل قیامت کے دن ہر ایک کے عمل سے اوپر ہو کر آئے گا سوائے نبی کے عمل کے اور اس شخص کے عمل کے جو اس سے زیادہ یہ پڑھے۔

اسماعیل بن عبدالغافر فی الاربعین عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۳۹۰۰ ..... جس نے یہ پڑھا: جز اللہ محمدًا عنا ماھو اھلہ اللہ پاک محمد (ﷺ) کو ہماری طرف سے جزائے خیر دے جس کے وہ اہل ہیں۔ اس نے ستر لکھنے والے فرشتوں کو ایک ہزار دنوں تک مشقت میں ڈال دیا (جب تک وہ اس کا ثواب لکھتے رہیں گے)۔

الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، الخطیب، ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ..... الضعیفۃ ۱۰۷۷۔

۳۹۰۱ ..... جس نے یہ کہا:

اللهم اعنی علی اداء شکرک وذکرک وحسن عبادتک۔

اے اللہ! میری مدد فرما اپنے شکر کی ادائیگی پر، اپنے ذکر پر اور اپنی اچھی عبادت پر۔ تو اس نے خوب اچھی دعا کرلی۔

الخطیب عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۳۹۰۲......اگر کسی نے کہا:

لااله الا أنت سبحانک عملت سوءاً وظلمت نفسی فتب علی انک أنت التواب الرحیم.

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ذات ہے، مجھ سے برائی سرزد ہوئی میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا۔ پس میری توبہ قبول فرما بے شک آپ توبہ قبول کرنے والے مہربان ہیں۔

اس کے تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے اگرچہ وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوئے پیٹھ دے کر بھاگا ہو۔

ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۹۰۳......جس نے: **لااله الا اللّٰه** کہا اس کے لیے بیس نیکیاں لکھی جائیں گی اور جس نے **الحمدللّٰه** کہا اس کے لیے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی اور جس نے **اللّٰه اکبر** کہا اس کے لیے بیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ ابن شاهین فی الترغیب فی الذکر عن ابی هریرہ رضی اللہ عنہ

۳۹۰۴......جس نے ایک بار **اللّٰه اکبر** کہا اس کے لیے بیس نیکیاں لکھی جائیں گی، بیس برائیاں مٹائی جائیں گی، جس نے ایک مرتبہ **سبحان اللّٰه** کہا اس کے لیے بیس نیکیاں لکھی جائیں گی، بیس برائیاں مٹائی جائیں گی اور جس نے ایک مرتبہ **الحمدللّٰه** کہا اس کے لیے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی اور تیس برائیاں مٹائی جائیں گی۔ شعب الایمان للبیهقی عن ابی هریرہ رضی اللہ عنہ

۳۹۰۵......جس نے اس دعا کو لازم پکڑلیا وہ کسی مصیبت کے پہنچے بغیر اس دنیا سے رخصت ہوجائے گا:

اللهم احسن عاقبتنا فی الامور کلها واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الآخرة۔

اے اللہ! تمام امور میں ہمیں اچھا انجام نصیب فرما اور ہم کو دنیا کی ذلت اور آخرت کے عذاب سے نجات دے۔

الکامل لابن عدی عن بسر بن ارطاۃ

عبادت کا حق ادا کرنا

۳۹۰۶......جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد! جب آپ کو چاہت ہو کہ کسی رات یا دن اللہ کی عبادت ایسی کروں جیسی کرنا چاہئے تو آپ یوں کہیں:

اللهم لک الحمد حمدًا کثیرًا خالدًا مع خلودک ولک الحمد حمدًا لا منتهی له دون علمک، ولک الحمد حمداً لا منتهی له دون مشیئتک، ولک الحمد حمداً لا أجر لقائله الا رضاک.

اے اللہ! تمام حمدیں تیرے لیے ہیں حمد کثیر، جو ہمیشہ تیرے ساتھ رہیں اور تیرے لیے ایسی حمد ہے جس کی انتہاء نہ ہو تیرے علم کے اندر اندر اور تیرے لیے حمد ہیں جن کی انتہاء نہ ہو آپ کی مشیت کے بغیر اور تیرے لیے ہے حمد جس کے قائل کا اجر تیری رضاء کے سوا کچھ نہ ہو۔ شعب الایمان للبیهقی منقطع عن علی رضی اللہ عنہ

۳۹۰۷......**لااله الا اللّٰه الحلیم الکریم، سبحان اللّٰه رب العرش الکریم، الحمدللّٰه رب العالمین، اللهم اغفرلی، اللهم تجاوزعنی، اللهم اعف عنی فانک عفو غفور.**

ترجمہ:......اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار اور کریم ہے۔ پاک ہے اللہ جو عرش کریم کا رب ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اے اللہ میری مغفرت فرما، اے اللہ! مجھ سے درگذر فرما، اے اللہ! مجھے معاف فرما بے شک تو معاف فرمانے والا اور مغفرت فرمانے والا ہے۔ نسائی، ابن عساکر عن عبداللہ بن جعفر

فائدہ:......عبداللہ بن جعفر فرماتے ہیں مجھے میرے چچا نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو یہ کلمات سکھائے تھے:

لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ أعز جندہ، ونصر عبدہ، وغلب الاحزاب وحدہ، فلا شیء بعدہ.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو اکیلا ہے، جس نے اپنے لشکر کو عزت دی، اپنے بندے کی مدد کی، تمام جماعتوں کو اکیلے شکست دی پس اس کے بعد کوئی شے نہیں ہے۔مسند احمد، بخاری، مسلم، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۹۰۸......ہر شخص دن ورات کو دو ہزار نیکیاں کرنے سے درگذر نہ کرے، پس وہ **سبحان اللّٰہ وبحمدہ** سو مرتبہ کہہ لے یہ ہزار نیکیاں ہوئیں (اسی طرح شام کو پڑھے)۔انشاء اللہ وہ اس دن اس قدر گناہ نہیں کرے گا۔اور اس نیکی کے علاوہ بھی وہ بہت نیکیاں کرے گا (انشاء اللہ)۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم وتعقب عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۳۹۰۹......**یا عدتی عند کربتی، ویا صاحبی عند شدتی، ویا ولی نعمتی، یا الٰھی واله آبائی لا تکلنی الی نفسی فاقترب من الشر، واتباعد من الخیر، وآنسنی فی قبری من وحشتی، واجعل لی عهداً یوم القیامة مسؤلا.**

ترجمہ:......اے ہر مصیبت کے وقت میرے مطلوب! اے سختی کے وقت میرے ساتھی! اے میری نعمتوں کے مالک! اے میرے اور میرے آباء واجداد کے معبود! مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کر کیونکہ میں شر کے قریب اور خیر سے دور ہو جاؤں گا، قبر میں میری وحشت کے لیے انیس بن جا، اور میرے عہد کو قیامت کے دن مسئول (پورا) کر۔الحاکم فی تاریخہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۹۱۰......اے اسلام اور اہل اسلام کے والی! مجھے اسلام کے ساتھ وابستہ رکھ حتیٰ کہ میں تجھ سے آملوں۔

الاوسط للطبرانی، الخطیب عن انس رضی اللہ عنہ

۳۹۱۱......اے اعرابی! جب تو کہے گا **سبحان اللّٰہ** تو اللہ پاک فرمائیں گے: تو نے سچ کہا۔اور جب تو کہے گا: **الحمدللّٰہ** تو اللہ پاک فرمائیں گے تو نے سچ کہا۔اور جب تو کہے گا: **لاالٰہ الااللّٰہ** تو اللہ پاک فرمائیں گے: تو نے سچ کہا۔اور جب تو کہے گا: **اللّٰہ اکبر** تو اللہ پاک فرمائیں گے: تو نے سچ کہا اے میرے بندے! اور جب تو کہے گا: **اللھم اغفرلی** تو اللہ پاک فرمائیں گے: میں نے (مغفرت) کردی۔اور جب تو کہے گا: **اللھم ارحمنی** تو اللہ پاک فرمائیں گے میں نے (رحمت) کردی۔اور جب تو کہے گا **اللھم ارزقنی** تو اللہ پاک فرمائیں گے: میں نے (رزق دے دیا)۔شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۳۹۱۲......اے سعد! تو نے اس گھڑی میں ایسے کلمات کے ساتھ دعا کی ہے کہ اگر تو سارے روئے زمین کے لوگوں کے لیے دعا کرتا تب بھی قبول کر لی جاتی، پس خوشخبری ہو تجھے اے سعد! اس کلمہ کی:

سبحانک لاالٰہ إلا انت یاذالجلال والاکرام. الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۹۱۳......اے شداد بن اوس جب تو لوگوں کو دیکھے کہ وہ سونا چاندی جمع کرنے لگے ہیں تو تو ان کلمات کا خزانہ جمع کرنا شروع کردے:

اللھم انی أسألک الثبات فی الأمر، وأسألک عزیمة الرشد، وأسألک شکر نعمتک، وأسألک حسن عبادتک، وأسألک یقیناً صادقاً، وأسألک قلباً سلیماً ولساناً صادقاً وأسألک من خیر ما تعلم وأعوذبک من شر ما تعلم، واستغفرک لما تعلم انک أنت علام الغیوب.

اے اللہ! میں دین میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں، مضبوط سیدھے راستے کا سوال کرتا ہوں، تیری نعمت کے شکر کا سوال کرتا ہوں، تیری اچھی عبادت کا سوال کرتا ہوں، تجھ سے سچے یقین کا سوال کرتا ہوں، تجھ سے قلب سلیم اور سچی زبان کا سوال کرتا ہوں، تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور ہر اس شئی سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہے۔ اور تجھ سے معافی طلب کرتا ہوں ان گناہوں سے جو تیرے علم میں ہیں بے شک تو غائب کا جاننے والا ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابن سعد، مسند احمد، مسند ابی یعلی، ابن حبان، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، حلیة الاولیاء، السنن لسعید بن منصور عن شداد بن اوس

۳۹۱۴...... اے علی! کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جب تو ان کو کہے تو تیری مغفرت کردی جائے:

لاالہ الااللہ العلی العظیم، لاالہ الااللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب السموات السبع ورب العرش العظیم، والحمدللہ رب العالمین. مسند احمد، مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ

۳۹۱۵...... اے علی! کیا میں تجھے ایسی دعا نہ سکھاؤں تو وہ دعا کرے تو اگر چیونٹیوں کے برابر بھی تیرے سر پر گناہ ہوں تب بھی سب معاف کردیئے جائیں گے، پس یہ کہا کر:

اللھم لاالہ الاأنت الحلیم الکریم تبارکت سبحان رب العرش العظیم.

الکبیر للطبرانی عن عمرو بن مرہ وزید بن ارقم معاً

۳۹۱۶...... اے عائشہ تو کامل اور جامع کلمات کو تھام لے، یوں کہا کر:

اللھم انی أسألک من الخیر کلہ عاجلہ وآجلہ، ما علمت منہ وما لم أعلم، وأعوذبک من الشر کلہ عاجلہ وآجلہ، ما علمت منہ وما لم أعلم، وأسألک الجنة، وما قرب الیھا من قول وعمل، وأعوذمن النار وما قرب الیھا من قول وعمل، وأسألک من خیر ما سألک منہ عبدک ورسولک محمد صلی اللہ علیہ وسلم، واستعیذک مما استعاذ منہ عبدک ورسولک محمد صلی اللہ علیہ وسلم، واسألک ما قضیت لی من أمر أن تجعل عاقبتہ رشداً.

''اے اللہ! میں تجھ سے ہر طرح کی خیر کا سوال کرتا ہوں جلد اور بدیر، میرے علم میں ہو اور میرے علم میں نہ ہو اور تیری پناہ مانگتا ہوں ہر طرح کے شر سے جلدی اور بدیر، میرے علم میں ہو اور جو میرے علم میں نہ ہو، اے اللہ! میں تجھ سے جنت اور ہر اس قول وعمل کا سوال کرتا ہوں جو جنت کے قریب ترکردے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم اور ہر اس قول وعمل سے جو جہنم کے قریب کردے۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہر وہ خیر مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور رسول محمد ﷺ نے مانگی اور تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس چیز سے جس سے تیرے بندے اور تیرے رسول محمد ﷺ نے تیری پناہ چاہی۔ اور اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو نے میرے لیے جو بھی فیصلہ کردیا ہے اس کا انجام کار میرے لیے بہتر کردے۔''

مستدرک الحاکم، ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۹۱۷...... اے عائشہ میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھادوں جو تمام آسمان وزمین والوں کی تسبیح کے برابر ہوں یا ان سے بھی افضل ہوں پس تو یہ کہا کر:

سبحان اللہ العظیم وبحمدہ وأضعاف مایسبحہ جمیع خلقہ، کما یحب وکما یرضی وکما ینبغی لہ.

پاک ہے اللہ عظمت والا اسی کے لیے تمام تعریفیں سزاوار ہیں اور جس قدر تمام مخلوق اس کی تسبیح کرتی ہے، اس سے کئی گناہ اس کی تسبیح کرتا ہوں۔ جسے وہ پسند کرے، جیسے وہ راضی ہو اور جس طرح اس کے لیے مناسب ہو۔

الدارقطنی فی الافراد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:...... اس روایت کو ھمام بن سلمہ سے نقل کرنے میں سلیمان بن الربیع متفرد ہیں۔ اور ھمام بن مسلم الزاہد کے متعلق ابن حبان رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث میں سرقہ کرتے ہیں اور یہ کوفی ہیں اور ان سے سلیمان بن الربیع النہدی روایت کرتے ہیں۔

میزان الاعتدال ۴/۳۰۸

۳۹۱۸...... اے فاطمہ! سن جو میں تجھے وصیت کروں، یہ کہا کر:

یاحی یاقیوم برحمتک أستغیث، فلا تکلنی الی نفسی طرفة عین وأصلح لی شأنی کلہ.

''اے زندہ! اے تھامنے والے! تیری رحمت کے ساتھ میں فریاد کرتا ہوں پس مجھے اپنے نفس کے حوالہ نہ کر ایک پل کے لیے بھی اور میرے تمام حالات درست کردے۔'' الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیھقی عن انس رضی اللہ عنہ

کتاب الاذکار من الاقوال

حرف ہمزہ (اُ) کی دوسری کتاب ...... کتاب الاذکار ...... از قسم الافعال

باب ...... ذکر اور اس کی فضیلت کا بیان

مسند عمر رضی اللہ عنہ

۳۹۱۹ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اپنی جانوں کو لوگوں کے ذکر میں مشغول نہ کرو کیونکہ یہ فتنہ ہے بلکہ تم اللہ کے ذکر کو اپنے اوپر لازم کرلو۔
ابن ابی الدنیا

۳۹۲۰ ..... ابی حنیفہ روایت کرتے ہیں موسیٰ بن کثیر سے وہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو تسبیح وتہلیل میں مشغول پایا تو (بے ساختہ) بول اٹھے: یہی ہے یہی ہے رب کعبہ کی قسم! پوچھا گیا یہی کیا ہے؟ فرمایا:

کلمة التقوى و كانوا احق بها و اهلها۔

یہی کلمہ تقویٰ ہے اور یہ لوگ اس کے حق دار اور اس کے اہل ہیں۔ ابن خسرو

۳۹۲۱ ..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بسا اوقات ایک دو آدمیوں کا ہاتھ پکڑتے اور فرماتے: ٹھہرو ہم ایمان میں اضافہ کرلیں پھر وہ سب (مل کر) اللہ کا ذکر کرتے۔ اللالکائی فی السنة

۳۹۲۲ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پر اللہ کا ذکر لازم ہے، وہ شفاء ہے۔ اور لوگوں کے ذکر سے بچو وہ بیماری ہے۔

مسند احمد، فی الزهد، هناد، ابن ابی الدنیا فی الصمت

۳۹۲۳ ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے (دعا کرتے ہوئے) فرمایا:
اے پروردگار! میں چاہتا ہوں کہ مجھے وہ لوگ معلوم ہو جائیں جن سے تو محبت کرتا ہے تاکہ میں بھی ان سے محبت کروں۔ اللہ پاک نے فرمایا: جب تو میرے کسی بندے کو کثرت کے ساتھ میرا ذکر کرتے ہوئے دیکھے تو (سمجھ لے کہ) میں نے اس کو اس کام میں لگایا ہے اور میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ اور جب تو کسی بندے کو دیکھے کہ وہ میرا ذکر نہیں کرتا تو (سمجھ لے کہ) میں نے اس کو اس سے روکا ہے اور میں اس کو ناپسند کرتا ہوں۔ العسکری فی المواعظ

کلام: ..... اس روایت میں ایک راوی عتبة القرشی ہے جو متروک اور ناقابل اعتبار ہے۔

ذکر اللہ دلوں کی صفائی کا ذریعہ ہے

۳۹۲۴ ..... (مسند عبداللہ بن عمر و رضی اللہ عنہما)۔ (عبداللہ بن عمر و رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ) رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اس کے صیقل کا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا: کتاب اللہ کی کثرت کے ساتھ تلاوت اور ذکر اللہ کی کثرت۔ ابن شاهين فی الترغيب فی الذكر

۳۹۲۵......عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صبح وشام اللہ کا ذکر کرنا اللہ کی راہ میں تلواریں توڑنے اور دن رات مال خرچ کرنے سے بہتر ہے۔

مصنف ابن ابی شیبه

۳۹۲۶......(مسند عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کثرت کے ساتھ اللہ عزوجل کا ذکر کرو۔ اور کسی کو ہرگز ساتھی مت بناؤ سوائے اس شخص کے جو اللہ کے ذکر پر تمہاری مدد کرے۔ شعب الایمان للبیهقی

۳۹۲۷......ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ذکر کی مجالس علم کو زندگی بخشنے والی جگہیں ہیں اور یہ مجالس دلوں میں خشیت خداوندی اجاگر کرتی ہیں۔

رواه ابن عساکر

۳۹۲۸......(مسند عبداللہ بن مغفل) ابن النجار فرماتے ہیں ہمیں محمد بن محمد الحداد، عبدالحکیم بن ظفر الثقفی واحمد بن محمد لخرقی وطاہر بن محمد بن طاہر ابوالمعالی تینوں نے خبر دی کہ ہمیں ابومحمد رزق اللہ بن عبدالوہاب التمیمی نے کہا کہ مجھے میرے والد ابوالفرج عبدالوہاب نے کہا وہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد عبدالعزیز سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد ابوبکر الحارث سے سنا وہ کہتے ہیں: میں نے اپنے والد اسد سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد اسعود سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد سفیان سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد یزید سے سنا وہ کہتے ہیں: میں نے اپنے والد عبداللہ سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا:

کوئی قوم اللہ کے ذکر کے لیے جمع نہیں ہوتی مگر (اللہ تعالیٰ کے) ملائکہ ان کو گیر لیتے ہیں اور رحمت (خداوندی) ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔

ذکر اللہ سے زبان کو تر رکھنا

۳۹۲۹......(مسند معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں آخری کلام جس پر میں رسول اکرم ﷺ سے جدا ہوا یہ تھا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کون سا عمل بہتر ہے اور اللہ کے نزدیک ترین ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم صبح وشام اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں تر رکھو۔

ابن النجار

۳۹۳۰......حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آخری کلمہ جس کے بعد میں رسول اکرم ﷺ سے جدا ہوا یہ ہے کہ میں نے عرض کیا کون سا عمل بہتر ہے اور اللہ اور اس کے نزدیک کرنے والا ہے؟ فرمایا: تم صبح وشام اس حال میں گذارو کہ تمہاری زبان اللہ عزوجل کے ذکر میں تر رہے۔

ابن النجار

۳۹۳۱......حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہر حال میں کثرت کے ساتھ اللہ عزوجل کا ذکر کرو، بے شک کوئی عمل اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب اور بندہ کو دنیا وآخرت میں برائیوں سے زیادہ نجات دینے والا اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی اور نہیں ہے۔ پوچھا گیا نہ قتال فی سبیل اللہ؟ فرمایا: اگر اللہ کا ذکر نہ ہوتا تو قتال فی سبیل اللہ کا حکم بھی نہ دیا جاتا۔ اگر تمام انسانیت اللہ عزوجل کے نزدیک پر جیسا کہ اس کا حکم ہے اکٹھی ہو جائے تو اللہ پاک اپنے بندوں پر قتال فرض نہ کرتے۔ بے شک اللہ کا ذکر تم کو قتال فی سبیل اللہ سے نہیں روکتا بلکہ اس میں تمہاری مدد کرتا ہے۔ پس تم کہو: لا الہ الا اللّٰہ و اللّٰہ اکبر اور سبحان اللّٰہ و الحمدللّٰہ اور کہو تبارک اللّٰہ، یہ پانچ کلمات ایسے ہیں جن کی ہمسری کوئی شئی نہیں کرسکتی۔ انہی پر اللہ نے ملائکہ کو پیدا کیا، انہی کی وجہ سے اللہ نے آسمان کو بلند کیا، زمین کو بچھایا، انہی کے ساتھ انسانوں اور جنوں کی جبلت رکھی اور ان پر اللہ نے اپنے فرائض مقرر کیے۔

اللہ پاک اپنا ذکر صرف اسی سے قبول فرماتے ہیں جو تقویٰ اختیار کرے اور اپنے دل کو پاک کرے۔ پس تم اللہ کا اکرام کرو (یوں کہ) ایسی باتوں میں اللہ تم کو مشغول نہ دیکھے جن سے تم کو منع کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا اللہ کا ذکر ہم کو جہاد سے کافی نہیں ہے؟ فرمایا: جہاد تو ذکر اللہ سے کافی نہیں ہے اور نہ جہاد ذکر اللہ کے بغیر درست ہوسکتا۔ جہاد ذکر اللہ کے شعبوں میں سے ایک شعبہ ہے۔ خوش خبری ہے اس شخص

کے لیے جو جہاد میں کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرے۔ (کیونکہ جہاد کے دوران) ہر کلمہ ستر ہزار نیکیاں رکھتا ہے اور ہر نیکی دس گنا (ہر حال میں) ہوجاتی ہے۔ اور اللہ کے ہاں اس قدر ثواب ہے، جس کو اللہ کے سوا کوئی شمار نہیں کرسکتا۔

لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنا؟ فرمایا: (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنا بھی اسی قدر زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ذکر اللہ سب سے زیادہ آسان عمل ہے، فرمایا: اللہ کریم ہے۔ اس نے لوگوں پر سب سے زیادہ آسان شئی کو فرض کیا ہے لیکن پھر بھی لوگ کفر و ناشکری کرتے ہیں۔ چنانچہ جب لوگوں نے اللہ کی رحمت (ذکر اللہ) کو قبول نہیں کیا تو اللہ نے ان کے ساتھ جہاد کا حکم دیا، یہ چیز مؤمنین پر سخت ہوئی اور اللہ نے انجام کار جہاد کو مؤمنین کے لیے بہتر کردیا اور کافروں کے لیے عذاب کردیا۔

ابن صصری فی امالیہ عن معاذ رضی اللہ عنہ

ذاکرین قابل فخر ہیں

۳۹۳۲..... (معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما)۔ خالد بن الحارث سے مروی ہے کہ ہم لوگ نصف النہار کے وقت مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت معاویہ نے ہم کو دیکھا تو فرمایا:

ہم لوگ بھی نصف النہار کے وقت بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تمہارا پروردگار عز وجل تمہاری وجہ سے اپنے ملائکہ پر فخر فرما رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں: دیکھو ان بندوں کو یہ میرا ذکر کررہے ہیں، پس میں نے بھی ان کے لیے جنت واجب کردی۔

ابن شاھین فی لترغیب فی الذکر

کلام: ..... اس روایت میں ایک راوی جنادہ بن مروان ہے جو ضعیف راوی ہے۔

۳۹۳۳..... (مسند ابی الدرداء رضی اللہ عنہ)۔ حضرت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: چلو، مفردون سبقت لے گئے۔ صحابہ نے عرض کیا: مفردون کون ہیں؟ فرمایا: جو اللہ کے ذکر میں غرق ہوجاتے ہیں (اور ان کو پرواہ نہیں ہوتی کہ لوگ ان کو کیا کہتے ہیں) ذکر ان سے ان کے گناہوں اور خطاؤں کا بوجھ اتار دیتا ہے۔ پس وہ قیامت کے دن بالکل ہلکے پھلکے ہوں گے۔ ابن شاھین فی الترغیب فی الذکر

کلام: ..... اس روایت میں ایک راوی محمد بن اشرس النیسابوری ہے جو متروک ہے اور یہ روایت کرتا ہے ابراہیم بن رستم سے جو منکر الحدیث ہے جو روایت کرتا ہے عمر بن راشد سے جو ضعیف ہے۔ (ان رواۃ کی بناء پر روایت ضعیف ہے)۔

۳۹۳۴..... (نامعلوم راوی کی مسند) واصل بن مرزوق الذھلی سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے بنی مخزوم کے ایک شخص نے جس کی کنیت ابوشعل ہے اپنے دادا سے روایت کیا، ان کے دادا اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے تھے۔ وہ فرماتے ہیں حضور اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا: اے معاذ! تم ہر روز کتنا اللہ کا ذکر کرتے ہو؟ کیا تم دس ہزار بار اللہ کا ذکر کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں اس قدر اللہ کا ذکر کرتا ہوں۔ فرمایا: کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ بتاؤں جو تجھ پر اس سے زیادہ آسان ہوں اور دس ہزار سے زیادہ ثواب رکھتے ہوں اور مزید دس ہزار سے زیادہ ثواب رکھتے ہوں۔ تم یہ پڑھا کرو:

لاالہ الااللہ عدد کلمات اللہ، لاالہ الااللہ عدد خلقه، لاالہ الااللہ زنة عرشه، لاالہ الااللہ ملأ سمٰوته، لاالہ الااللہ مثل ذلک معه، واللہ اکبر مثل ذلک معه والحمدللہ مثل ذلک معه، لایحصیه ملک ولاغیره۔

لاالہ الااللہ اللہ کے کلمات کے بقدر، لاالہ الااللہ اللہ کی مخلوق کے بقدر، لاالہ الااللہ اللہ کے عرش کے ہم وزن، لاالہ الااللہ آسمانوں کو بھر کر، لاالہ الااللہ اس تمام کے بقدر، اللہ اکبر اس کے بقدر اس کے ساتھ اور الحمدللہ بھی اسی قدر اس کے ساتھ۔ ابن النجار

۳۹۳۵..... ام انس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کچھ وصیت فرمایئے! تو آپ ﷺ نے

فرمایا: معاصی کو چھوڑ دو، یہ افضل ترین ہجرت ہے۔ فرائض کی حفاظت کرو، یہ افضل ترین جہاد ہے اللہ کا کثرت کے ساتھ ذکر کرو، بے شک کل کو تم اللہ کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں لاسکتی جو اس کو ذکر اللہ کی کثرت سے زیادہ محبوب ہو۔ ابن شاھین فی الترغیب فی الذکر

۳۹۳۶..... حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! اسلام کو تازہ کرتے رہو لا الٰہ الا اللہ کی شہادت کے ساتھ۔ رواہ الدیلمی

ذکر اللہ محبوب ترین عمل ہے

۳۹۳۷..... (مسند معاذ رضی اللہ عنہ) حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

اے لوگو! (کثرت کے ساتھ) ہر حال میں اللہ کا ذکر کرو۔ کوئی عمل اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب نہیں اور ہر برائی سے نجات دینے والی دنیا و آخرت میں اللہ کے ذکر سے زیادہ کوئی چیز نہیں۔ ایک کہنے والے نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ کا ذکر نہ ہوتا تو جہاد فی سبیل اللہ کا حکم بھی نہ ہوتا۔ اگر لوگوں کو جو ذکر اللہ کا حکم ہے تمام انسان اس پر عمل کرتے تو اللہ کو جہاد کا حکم نازل نہ کرنا پڑتا۔ اور اللہ کا ذکر لوگوں کو جہاد فی سبیل اللہ سے نہیں روکتا۔ بلکہ ان کی مدد کرتا ہے۔ پس کہو: لا الٰہ الا اللّٰہ اور کہو: الحمدللّٰہ، اور کہو: سبحان اللّٰہ و لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ، واللّٰہ اکبر. کوئی چیز ان کلمات کی برابری نہیں کرسکتی، انہی پر اللہ نے ملائکہ کو پیدا کیا، انہی کی وجہ سے اللہ نے آسمانوں کو پھاڑا، زمین کو بچھایا، جن وانس کو پیدا کیا، ان پر فرائض مقرر کیے، اور اللہ پاک اپنا ذکر اسی سے قبول فرماتے ہیں جس کے قلب کو پاکیزہ کیا اور اس کو صاف ستھرا کیا۔ پس تم اللہ کا اکرام کرو بایں طور کہ وہ تم کو ایسی حالت میں نہ دیکھے جس سے اس نے منع کیا ہے۔ بے شک اللہ نے اس کا تم سے عہد لیا ہے۔ ابن شاھین فی الترغیب فی الذکر

کلام:..... اس میں ایک راوی بکر بن خنیس ہے جو متروک ہے۔

ذاکرین سبقت کرنے والے ہیں

۳۹۳۸..... نیز اسی طرح ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے پوچھا: سابقین کہاں ہیں؟ میں نے کہا: کچھ لوگ گذر گئے اور کچھ لوگ رہ گئے۔ آپ ﷺ نے پھر دریافت فرمایا: اللہ کے ذکر کی وجہ سے سبقت کرنے والے کہاں ہیں؟ جو پسند کرے کہ جنت کے باغات میں چرے وہ کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرے۔ ابن شاھین. موسیٰ عن عبیدہ الربذی

کلام:..... موسیٰ بن عبیدہ ربذی جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں، جن کی وفات ۱۵۳ھ میں ہوئی۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان کی حدیث نہیں لی جاتی۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ فرماتے ہیں یہ ضعیف ہیں۔ میزان الاعتدال ۲۱۳/۴

۳۹۳۹..... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آخری کلمہ جس پر میں رسول اکرم ﷺ سے جدا ہوا تھا یہ تھا کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے بتائیے کون سا عمل اللہ کے ہاں محبوب ترین ہے؟ دوسری روایت میں ہے کون سا عمل بہتر اور اللہ کے ہاں قریب ہے؟ فرمایا: اس حال میں تیری موت آئے کہ تیری زبان اللہ کے ذکر سے رطب اور تر ہو۔ ابن شاھین و ابن النجار

ذکر کے آداب

۳۹۴۰..... (ابن عمر رضی اللہ عنہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا:

اگر تم سے یہ ہوسکے کہ جب بھی اللہ کا ذکر کرو تو پاکیزہ ہو تو ایسا ہی کرو۔ رواہ ابن جریر

باب ...... اللہ کے اسماء حسنیٰ کے بیان میں

فصل ...... اسم اعظم کے بارے میں

۳۹۴۱ ...... ابوالقاسم سعید بن محمد المؤدب، ابی المسعو د احمد بن محمد بن المحلمی، ابومنصور محمد بن محمد بن عبدالعزیز العنکری، علی بن احمد الشروطی وابوسہل محمود، احمد بن الحسین المعدل، ابوعبداللہ محمد بن الفضل الاخباری سلف بن العوامی، محمد بن احمد، الکاتب، احمد بن القاسم، احمد بن ادریس بن احمد بن نصر ابن مزاحم، عبیداللہ بن اسماعیل، عمرو بن ثابت عن ابیہ ثابت عن البراء بن عازب:

حضرت براء بن عاذب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: میں آپ کو اللہ کا اور اس کے رسول کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں۔ مجھے اللہ کا وہ خاص اسم اعظم بتایئے جو خصوصیت کے ساتھ آپ کو رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہے۔ اور آپ ﷺ کو خصوصیت کے ساتھ جبرئیل علیہ السلام نے بتایا تھا۔ اور ان کو رحمٰن عزوجل نے یہ نام دے کر بھیجا تھا۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ کی یہ بات سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنس دیئے پھر فرمایا: اے براء! جب تم چاہو کہ اللہ کو اس کے اسم اعظم کے ساتھ پکارو تو سورۂ حدید کی اول چھ آیات (علیم بذات الصدور) تک اور سورۂ حشر کی آخری چار آیات پڑھو پھر اپنے ہاتھ اٹھاؤ اور کہو:

یامن ھوھکذا اسألک بحق ھذہ الأسماء أن تصلی علی محمد و آل محمد۔

اے وہ ذات جو عظیم صفات کے ساتھ متصف ہے میں تجھ سے ان اسماء کے حق کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ محمد اور ال محمد (ﷺ) پر درود بھیج (اور میری یہ دعا قبول کر۔)

اس کے بعد جو تیرا ارادہ ہو وہ کہہ۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں تیری حاجت ضرور قبول کی جائے گی۔ ابو داؤد

کلام: ...... المغنی کتاب میں مؤلف کتاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عمرو بن ثابت رافضی (شیعہ) ہیں جو خود اس بات کے قائل ہیں۔

۳۹۴۲ ...... (مسند انس رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے اور ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا (نماز کے بعد) اس نے دعا مانگی:

اللھم انی اسألک بان لک الحمد لا الہ الا انت وحدک لاشریک لک المنان بدیع السمٰوات والارض، یاذالجلال والاکرام یاحی یا قیوم۔ اسألک الجنۃ واعوذبک من النار. زادابن عساکر

''اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اس طفیل کہ تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، تو احسان کرنے والا ہے، آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے، اے ذالجلال والاکرام! اے حی! اے قیوم! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

اس شخص کی یہ دعا سن کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اس شخص نے اللہ کے اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی ہے۔ (بخاری ومسلم کے الفاظ ہیں)

قریب تھا کہ یہ شخص اللہ کے اس نام کے ساتھ پکارتا جس کے ساتھ جب بھی کوئی دعا کی گئی قبول ہوئی۔ جب بھی کوئی سوال کیا گیا پورا ہوا۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، بخاری ومسلم، السنن لسعید بن منصور

۳۹۴۳ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ابی عیاش کے پاس سے گذرے وہ نماز پڑھ رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔

اللھم ان لک الحمد لاالہ الاانت المنان بدیع السموات والارض ذالجلال والاکرام

رسول اکرم ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: جانتے ہو اس نے کس چیز کے ساتھ دعا کی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے

ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے اللہ کے اس نام کے ساتھ دعا مانگی ہے جس کے ساتھ دعا کی گئی تو قبول ہوئی اور جب سوال کیا گیا تو پورا ہوا۔
رواہ ابن عساکر

۳۹۴۴..... (ابوطلحہ رضی اللہ عنہ) رسول اکرم ﷺ ایک صحابی کے پاس تشریف لائے وہ یہ دعا مانگ رہے تھے:

اللھم انی اسئلک بان لک الحمد، لاالٰہ الاانت، الحنان المنان بدیع السموات والارض ذوالجلال والاکرام۔

آپ نے اس کو فرمایا تو نے اللہ سے اس کے اس نام کے ساتھ مانگا ہے جس کے ساتھ جب بھی کوئی دعا کی گئی قبول ہوئی اور جب بھی اس کے ساتھ سوال کیا گیا پورا ہوا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ

۳۹۴۵..... محمد رحمۃ اللہ علیہ بن الحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ بن عازب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ ابن ابی طالب سے سوال کیا میں آپ سے اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں مجھے خصوصیت کے ساتھ وہ افضل ترین چیز بتائیں جو خصوصیت کے ساتھ آپ کو ﷺ نے بتائی ہو۔ اور حضور ﷺ کو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے خصوصیت کے ساتھ بتائی ہو۔ اور جبرئیل علیہ السلام کو اللہ نے وہ چیز دے کر بھیجا ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے براء! جب تم چاہو کہ اللہ کو اس کے اسم اعظم کے ساتھ پکارو تو پہلے سورۂ حدید کی پہلی (چھ اور چار) آخر سورۂ حشر آیات تلاوت کرو پھر کہو: اے وہ ذات جو ان صفات والی ہے اور کوئی ایسی نہیں ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمد پر درود بھیج اور میرا یہ کام کردے۔ اللہ کی قسم! اے براء! اگر اس طرح تو مجھ پر بھی بددعا کرے گا مجھے بھی دھنسا دیا جائے گا۔
ابو علی عبدالرحمن بن محمد النیسابوری فی فوائدہ

باب ..... لاحول ولاقوۃ الا باللہ کی فضیلت کے بیان میں

۳۹۴۶..... (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اے معاذ! جانتے ہو لا حول ولاقوۃ الا باللہ کی تفسیر کیا ہے؟ معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

لاحول عن معصیۃ اللہ والابقوۃ اللہ، ولاقوۃ علی طاعۃ اللہ الابعون اللہ۔

اللہ کی نافرمانی سے بچنے کی ہمت صرف اللہ کی قوت کے ساتھ ممکن ہے اور اللہ کی اطاعت پر قوت بھی صرف اللہ کی مدد کے ساتھ ممکن ہے۔

پھر آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے شانے پر مار کر فرمایا: اے معاذ! اسی طرح میرے محبوب (فرشتے حضرت) جبرئیل علیہ السلام نے اللہ سے روایت کرکے مجھے بتایا ہے۔ رواہ الدیلمی

اس روایت کی سند درست ہے۔

۳۹۴۷..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو حضور اکرم ﷺ تشریف فرما تھے، میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا اور بیٹھ گیا اور میں نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تجھے اس کی تفسیر نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی معصیت سے اجتناب صرف اللہ کی حفاظت سے ہوسکتا ہے اور اللہ کی اطاعت کی قوت صرف اللہ کی مدد کے ساتھ ممکن ہے۔ پھر آپ علیہ السلام نے میرے شانے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے ام عبد مجھے جبرئیل علیہ السلام نے یونہی خبر دی ہے۔ ابن النجار

۳۹۴۸..... (ابوایوب الانصاری رضی اللہ عنہ) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس رات رسول اکرم ﷺ کو آسمانوں کی سیر کرائی

گئی، حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کو لے کر حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام کے پاس سے گذرے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا: یہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: یہ محمد (ﷺ) ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! اپنی امت کو کہو کہ جنت میں کثرت کے ساتھ درخت لگالیں، جنت کی زمین بہت وسیع ہے اور اس کی مٹی بھی بہت عمدہ ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دریافت کیا: جنت کے درخت کیا ہیں؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا:

لاحول ولاقوة الا باللّٰه۔ ابونعیم وابن النجار

۳۹۴۹.....(ابوذر رضی اللہ عنہ) یا اباذر! کیا میں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں؟ وہ **لاحول ولاقوة الاباللّٰه** ہے۔

الدارقطنی، مسند احمد، نسائی، ابن ماجه، مسند ابی یعلیٰ، الرویانی، ابن حبان، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیهقی عن ابی ذر رضی اللّٰه عنه. مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی امامه رضی اللّٰه عنه

۳۹۵۰.....حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے دوست نے وصیت کی تھی میں **لاحول ولا قوة الاباللّٰه** پڑھا کروں۔

ابن النجار

نوٹ:.....احادیث جلد اول کے تیسرے باب میں ۱۹۶۰، ۲۹۶۴، ۱۹۷۴ سے ۱۹۷۶ اور ۱۹۷۴ نمبرات پر گذر چکی ہیں۔

باب.....تسبیح کے بیان میں

۳۹۵۱.....(مسند ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ) میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک بڑے پروں والا کوالایا گیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی بھی شکار شکار کیا جاتا ہے یا کوئی بھی درخت کاٹا جاتا ہے تو صرف ان کے خدا کی تسبیح چھوڑ دینے کی وجہ سے۔ مصنف ابن ابی شیبه، الزهد للامام احمد

۳۹۵۲.....(مسند عمر رضی اللہ عنہ) مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کو (بطور سزا کے کوڑے) مارنے کا حکم دیا۔ ان میں سے ایک بسم اللہ کہنے لگا اور دوسرا سبحان اللہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مارنے والے کو فرمایا:

افسوس تجھ پر! تسبیح کرنے والے پر (ہاتھ) ہلکا رکھ بے شک تسبیح صرف مؤمن ہی کے دل میں ٹھہر سکتی ہے۔ شعب الایمان

۳۹۵۳.....سعید بن جیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ تسبیح (کے دانوں) پر تسبیح کر رہا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے بجائے اس کے لیے یہ بہتر تھا کہ وہ ان کلمات کو پڑھ لیتا:

سبحان اللّٰه ملء السموات وملء الارض وملء ماشاء من شیءٍ بعد

الحمدللّٰه ملء السموات وملء الارض وملء ماشاء من شیءٍ بعد

اللّٰه اکبر ملء السموات والارض وملء ماشاء من شیءٍ بعد

سبحان اللہ، آسمانوں، زمین اور ان کے بعد جو رب چاہے سب کے بقدر

الحمد للہ، آسمانوں، زمین اور ان کے بعد جو رب چاہے سب کے بقدر

اللہ اکبر آسمانوں، زمین اور ان کے بعد جو رب چاہے سب کے بقدر۔ مصنف ابن بی شیبه

۳۹۵۴.....حسین بن خیر بن حوثرہ بن یعیش الموفق بن ابی النعمان الطائی الحمصی، اپنی اس سند کے ساتھ، ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن یحییٰ بن ابی النفاش، عبداللہ بن عبدالجبار الخبائری، الحکم بن عبداللہ بن خطاف، الزیدی، ابی واقد روایت کرتے ہیں:

جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ (ملک شام کے سفر میں) مقام جابیہ پر اترے تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس قبیلہ بنی ثعلب کا ایک شخص حاضر خدمت ہوا۔ جس کا نام روح بن حبیب تھا۔ وہ اپنے ساتھ ایک پنجرہ میں شیر کو قید کر کے لایا تھا۔ اس نے وہ پنجرہ حضرت عمر رضی اللہ

عنہ کے سامنے رکھ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تم نے اس کے ناب (نوکیلے دانت) اور پنجے توڑ دیئے ہیں؟ لوگوں نے نفی میں جواب دیا تو آپ نے الحمد للہ پڑھا اور فرمایا:

میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے جب بھی کوئی جانور اپنی تسبیح میں کمی کر دیتا ہے اس کو شکار کر لیا جاتا ہے۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے شیر کو حکم دیا: اے قسورۃ! (شیر) اللہ کی عبادت کر۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو آزاد کر دیا۔

کلام:......اس روایت میں حکم اور ان سے روایت کرنے والے عبداللہ بن عبدالجبار الخفائری دونوں ضعیف راوی ہیں۔ جبکہ ان سے قبل مذکور شروع کے دو راوی مجہول ہیں۔

ذکر اللہ میں مصائب سے حفاظت

۳۹۵۵......اسی مذکورہ مسند کے ساتھ مروی ہے حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر مجلس تھا، آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک کوا لایا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو سالم پروں کے ساتھ دیکھا تو الحمد للہ پڑھا۔ پھر فرمایا: نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

کوئی شکار شکار نہیں ہوتا مگر تسبیح میں کمی کی وجہ سے، ورنہ اللہ پاک (اگر وہ تسبیح کرتا ہے تو) اس کے ناب (نوکیلے دانت یا پنجے وغیرہ) اگا دیتے ہیں اور ایک فرشتہ اس پر نگراں مقرر کر دیتے ہیں جو اس کی تسبیح (روز و شب) شمار کرتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ قیامت کو وہ (اپنی تسبیحات کے ساتھ) پیش ہو۔ اور نہ کوئی رشیہ دار درخت کاٹا جاتا ہے۔ (مگر اس کے تسبیح چھوڑ دینے کی وجہ سے) اور اکثر و بیشتر اللہ پاک معاف کرتے رہتے ہیں۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے کوّے! اللہ کی عبادت کیا کر! پھر آپ نے اس کو چھوڑ دیا۔ رواہ ابن عساکر

کلام:......یہ روایت منکر (ناقابل اعتبار ہے) کیونکہ روایت میں شروع کے مذکورہ دو راوی مجہول الحال ہیں اور ان کے بعد کے دو راوی حکم بن عبداللہ اور الخبائری ضعیف ہیں۔

۳۹۵۶......(حضرت علی رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم کو سبحان اللہ اور لاالہ الااللہ کا تو علم ہے لیکن الحمدللہ کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایسا کلمہ ہے جو اللہ پاک نے اپنے لیے پسند کر لیا ہے اور چاہتے ہیں کہ اس کو (خوب) کہا جائے۔

۳۹۵۷......ابی ظبیان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن الکواء رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سبحان اللہ کے بارے میں سوال کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: یہ ایسا کلمہ ہے جس پر اللہ پاک اپنے لیے راضی ہو گئے ہیں اور اس میں ہر برائی سے اللہ کی پاکی کا بیان ہے۔

العسکری فی الامثال

۳۹۵۸......ابی ظبیان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن الکواء رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: لاالہ الااللہ اور الحمدللہ کو تو ہم جان گئے باقی سبحان اللہ کیا شے ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایسا کلمہ ہے جو اللہ نے اپنے لیے پسند کیا ہے۔

ابو الحسن البکائی

۳۹۵۹......(سعد رضی اللہ عنہ) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

کیا تم میں سے کوئی اس سے عاجز ہے کہ دن میں ہزار نیکیاں روز کر لیا کرے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم میں سے کوئی بھی (دن میں) ہزار نیکیاں کیسے کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہر روز سو بار سبحان اللہ (وغیرہ) کہہ لیا کرے تو اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور ہزار برائیاں مٹا دی جائیں گی۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، عبد بن حمید، مسلم، ترمذی، ابن حبان، ابو نعیم

۳۹۶۰......(انس بن مالک رضی اللہ عنہ) حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضور ﷺ کے ساتھ چلا جارہا تھا۔آپ ﷺ کا گذر ایک درخت کے پاس سے ہوا، جس کے پتے سوکھ چکے تھے نبی اکرم ﷺ نے ایک لاٹھی جو آپ کے ساتھ تھی درخت پر ماری، جس سے درخت کے پتے گرنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

سبحان اللّٰہ، الحمدللّٰہ، اور لاالٰہ الااللّٰہ گناہوں کو ایسے گراتے ہیں جیسے یہ درخت پتوں کو گرارہا ہے۔ترمذی

۳۹۶۱......(عمار رضی اللہ عنہ) حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ کتنا اچھا ہے کہ بندہ یہ کلمہ کہے: **سبحان اللّٰہ عدد کل ماخلق اللّٰہ**۔ اللہ کی تمام مخلوقات کے بقدر سبحان اللہ۔رواہ ابن عساکر

۳۹۶۲......(ابوامامۃ الباہلی)۔حضرت ابوامامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے نبی اکرم ﷺ نے اس حال میں دیکھا کہ میرے (کچھ پڑھنے کی وجہ سے) ہونٹ ہل رہے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا: تم کیوں ہونٹ ہلا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کررہا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ وہ اس سے زیادہ ثواب والی ہو کہ اگر تم رات بھر ذکر کرتے رہوحتیٰ کہ دن کردو اور دن بھر ذکر کرتے رہوحتیٰ کہ رات کردو۔ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں اے اللہ کے نبی! تو آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہو:

الحمدللّٰہ عدد ماخلق والحمدللّٰہ ملء ماخلق والحمدللّٰہ عدد مافی السموات والارض
والحمدللّٰہ عدد مااحصی کتابہ والحمدللّٰہ عدد کل شیءٍ والحمدللّٰہ ملء کل شیءٍ
سبحان اللّٰہ عدد ماخلق وسبحان اللّٰہ ملء ماخلق وسبحان اللّٰہ عدد مافی السموات والارض
وسبحان اللّٰہ عدد مااحصی کتابہ وسبحان اللّٰہ عدد کل شیءٍ وسبحان اللّٰہ ملء کل شیءٍ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں یہ کلمات اپنے بعد آنے والوں کو بھی سکھاؤں۔

الرویانی، ابن عساکر

باب......استغفار اور تعوذ کے بیان میں

استغفار

۳۹۶۳......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو: استغفر اللّٰہ واتوب الیہ کہتے سنا تو فرمایا: افسوس تجھ پر ان کے ساتھ انکی بہن کو بھی ملا: فاغفرلی وتب علی ۔احمد فی الزھد، ھناد

فائدہ:......استغفر اللّٰہ واتوب الیہ کا معنی ہے اے اللہ! میں اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں اور اس سے توبہ کرتا ہوں لہٰذا اس کے بعد یہ کہنا ضروری ہے: فاغفرلی وتب علی ۔ میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما۔

۳۹۶۴......(علی رضی اللہ عنہ) علی بن ربیعہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے پیچھے سواری پر سوار کرایا اور حرہ کی جانب مجھے لے چلے۔ (راستے میں) اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھا کر کہنے لگے:

اللھم اغفرلی ذنوبی انہ لایغفر الذنوب احد غیرک

اے اللہ میرے گناہوں کو معاف فرما، بے شک تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور ہنسنے لگے۔ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ نے اپنے رب سے استغفار کیا پھر میری طرف دیکھ کر ہنسنے لگے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بھی مجھے (ایک مرتبہ) اپنے پیچھے سوار کرایا پھر حرہ کی طرف لے چلے۔ پھر آسمان کی طرف سر اقدس اٹھا کر یہی دعا کی:

اللهم اغفرلی ذنوبی فانه لایغفر الذنوب احد غیرک

پھر میری طرف دیکھ کر ہنسنے لگے؟ تو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اپنے رب کے ہنسنے کی وجہ سے ہنس پڑا، رب تعالیٰ اپنے بندے پر تعجب (اور فخر) کرتے ہوئے ہنستے ہیں کہ بندہ جانتا ہے اس کے سوا کوئی اس کے گناہوں کو بخشنے والا نہیں ہے۔ مصنف ابن ابی شیبه، ابن منیع یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۹۶۵..... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

استغفار وسعت کا ذریعہ ہے

مجھے تعجب ہے ایسے شخص پر جو نجات کے باوجود ہلاک ہو جائے۔ پوچھا گیا نجات کیا ہے؟ فرمایا: استغفار۔ الدینوری

۳۹۶۶..... ''الفرج بعد الشدۃ'' کتاب میں ابو علی التنوخی فرماتے ہیں: ایوب بن عباس بن حسن جن کے والد عباس خلیفہ مکتفی کے اہواز پر وزیر تھے فرماتے ہیں ہم سے علی بن ہمام نے ایک سند کے ساتھ جس کو میں بھول گیا بیان کیا کہ ایک دیہاتی شخص نے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے زندگی کی تنگی، مال کی کمی اور اہل وعیال کی کثرت کی شکایت کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: تم استغفار کو لازم پکڑو۔ کیونکہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

استغفروا ربکم انه کان غفاراً

اپنے رب سے استغفار کرو بے شک وہ مغفرت کرنے والا ہے۔

چنانچہ (اعرابی چلا گیا اور کچھ دنوں بعد اعرابی واپس آیا اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اللہ سے بہت استغفار کیا، لیکن میں) جن حالات کا شکار ہوں ان سے خلاصی کی صورت نہ نکلی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید تم نے اچھی طرح استغفار نہ کیا ہوگا؟ اعرابی نے عرض کیا: پھر آپ ہی مجھے سکھا دیجیے! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی نیت خالص رکھو، اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کرو اور یوں کہو:

اللهم انی استغفرک من کل ذنب قوی علیه بدنی بعافیتک، أونالته قدرتی بفضل نعمتک، أوبسطت الیه یدی بسابغ رزقک، أواتکلت فیه عند خوفی منک علی أناتک، أووثقت بحلمک أوعولت فیه علی کرم عفوک، اللهم انی استغفرک من کل ذنب خنت فیه أمانتی، أوبخست فیه نفسی، أوقدمت فیه لذاتی، أوآثرت فیه شهواتی، أوسعیت فیه لغیری، أواستغویت فیه من تبغی أوغلبت فیه بفضل حیلتی اذا حلت فیه علیک مولای فلم تغلبنی علی فعلی اذا کنت سبحانک کارهاً لمعصیتی، لکن سبق علمک فی اختیاری واستعمالی مرادی، وایثاری فحلمت عنی فلم تدخلنی فیه جبراً ولم تحملنی علیه قهراً، ولم تظلمنی شیئاً، یا أرحم الراحمین، یا صاحبی عند شدتی. یا مؤنسی فی وحدتی، یا حافظی فی نعمتی، یاولی فی نفسی یا کاشف کربتی، یا مستمع دعوتی، یا راحم عبرتی، یا مقیل عثرتی یا الهی بالتحقیق، یارکنی الوثیق، یا جاری اللصیق یا مولای الشفیق یا رب البیت العتیق، أخرجنی من خلق المضیق الی سعة الطریق وفرج من عندک قریب وثیق، واکشف عنی کل شدة وضیق واکفنی ما أطیق وما لاأطیق، اللهم فرج عنی کل هم وغم وأخرجنی من کل حزن وکرب یا فارج الهم وکاشف الغم ویا منزل القطر ویا مجیب دعوة المضطرین یا رحمن الدنیا والآخرة ورحیمهما، صل علی خیرتک من خلقک محمد النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وآله الطیبین الطاهرین، وفرج عنی ما قد ضاق به صدری وعیل منه صبری وقلت فیه حیلتی وضعفت له قوتی، یا کاشف کل ضر وبلیة ویا عالم کل سر وخفیة یاأرحم الراحمین، أفوض أمری الی اللّٰه، ان اللّٰه بصیر بالعباد، وما توفیقی الاباللّٰه علیه

توكلت وهو رب العرش العظيم.

ترجمہ:......اے اللہ! میں تیرے حضور معافی مانگتا ہوں اپنے ہر گناہ سے، آپ کی عافیت کی وجہ سے جس پر میرا بدن قوی ہوگیا۔ تیری نعمت کے سبب میں گناہ پر قادر ہوا، تیری نعمت کی کثرت کی وجہ سے میں گناہ کی طرف بڑھا، گناہ کے وقت تیرے خوف کو بھول کر تیری امید پر بھروسہ کر بیٹھا، تیری بردباری پر بھروسہ کرلیا، تیری معافی اور درگذر کی تاویل کر کے گناہ میں غرق ہوگیا۔ اے اللہ! میں اپنے ہر گناہ سے تیری جناب میں معافی مانگتا ہوں۔ جس میں میں نے اپنی امانت میں خیانت کا ارتکاب کیا، اپنے نفس پر ظلم کیا، اپنی لذتوں کو آگے رکھا، اپنی شہوتوں کو ترجیح دی، دوسرے کے لیے کوشش کی (اور تیری نافرمانی ہوئی)، اپنے پیچھے چلنے والوں کی وجہ سے گناہ کے دھوکے میں پڑگیا، حیلے بہانوں کے ساتھ گناہوں میں پڑ گیا، لیکن تو نے مجھے پھر بھی اپنے عذاب میں مغلوب نہیں کیا، باوجود اس کے کہ اے پروردگار تو میرے گناہ کو ناپسند کرتا تھا۔ تیرے علم میں پہلے سے تھا کہ میں گناہ کے راستے کو اختیار کروں گا اور بری راہ کو ترجیح دوں گا۔ لیکن تو نے پھر بھی میرے ساتھ بردباری کی۔ اور یقیناً تو نے مجھے جبراً گناہ کی دلدل میں نہیں ڈالا، نہ مجھے زبردستی اس پر مجبور کیا اور نہ ذرہ بھر بھی ظلم کیا اے ارحم الراحمین! اے ہر مصیبت کے وقت کے ساتھی! اے تنہائی کے انیس! اے نعمتوں کے محافظ! اے میرے اندر کے دوست! اے کرب ومصیبت کو دور کرنے والے! اے میری پکار کو سننے والے! اے میرے آنسوؤں پر رحم کھانے والے! اے میری لغزش کو درگذر کرنے والے! اے میرے برحق مولیٰ! اے میرے مضبوط پشت پناہ! اے میرے قریب ترین اور میرے اندر جاری! اے محبت کرنے والے آقا!

اے بیت عتیق کے پروردگار! مجھے تنگی کے حلقہ سے کشادگی کے راستے کی طرف نکال، اپنے ہاں سے جلد کشادگی وفراخی فرما۔ ہر تنگی وسختی کو مجھ سے دور فرما، ہر چیز میں میری کفایت فرما، میری طاقت میں ہو یا نہیں، اے اللہ! مجھ سے ہر رنج اور غم کو کھول دے۔ اے بارش برسانے والے! اے مجبوروں کی پکار سننے والے! اے دنیا وآخرت کے رحمٰن ورحیم صلوۃ وسلام نازل فرما اپنی مخلوق کے بہترین شخص حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی پاکیزہ آل پر۔ اور جس تنگی میں میرا دل مضطر ہے، جس پر میرے صبر کا پیمانہ چھلک رہا ہے، جس میں میری تدبیر کمزور پڑگئی ہے میری قوت جواب دے گئی ہے اس مصیبت وتنگی کو مجھ سے ختم فرما۔ اے ہر نقصان، آزمائش کو ختم کرنے والے! اے ہر راز وپوشیدہ کو جاننے والے! یا ارحم الراحمین! میں اپنا معاملہ تیرے سپرد کرتا ہوں۔ بے شک اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے۔ اور میری توفیق اللہ ہی کے ساتھ ہے۔ اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا پروردگار ہے۔

اعرابی کہتے ہیں: میں نے اس دعا کو کئی مرتبہ پڑھا اور اللہ نے مجھ سے ہر طرح کے غم اور تنگی ومشکل کو ختم کردیا، رزق کو کشادہ کردیا اور مشقت وپریشانی بالکل زائل فرمادی۔ ابن النجار

۳۹۶۷......(انس بن مالک) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: استغفار کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم استغفار کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ستر دفعہ پورا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہم نے (ستر دفعہ) پورا کیا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ستر دفعہ استغفار کیا اس کے سات سو گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ تباہ وبرباد ہو جو ایک دن ورات میں سات سو گناہ کرے۔

ابن النجار

۳۹۶۸......(حذیفہ رضی اللہ عنہ) حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ میری زبان بہت تیز ہے! تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم استغفار کرنے سے کہاں رہ گئے تھے۔ میں تو دن میں سو سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۹۶۹......(ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس نے اپنے اعمال نامہ میں استغفار کا ذخیرہ پایا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۹۷۰......(ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور ﷺ کے بعد میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ آپ سے زیادہ استغفر اللہ واتوب الیہ کرتا ہو۔ مسند ابی یعلیٰ، ابن عساکر رضی اللہ عنہ

التعوذ

۳۹۷۱......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ پانچ چیزوں سے (تعوذ) پناہ مانگا کرتے تھے:

اللھم انی اعوذبک من البخل والجبن وفتنة الصدر وعذاب القبر وسوء العمر۔

اے اللہ! میں بخل، بزدلی، دل کے فتنے، قبر کے عذاب اور بری عمر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، الشاشی، ابن حبان، ابن جریر، السنن لیوسف القاضی، مکارم الاخلاق للخرائطی، الدار قطنی فی الافراد، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور

۳۹۷۲......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو یوں اعاذہ کرتے تھے:

اعیذ کمابکلمٰت اللّٰہ التامة من کل شیطان وھامة ومن کل عین لامة۔

اے میں تم دونوں کو شیطان، وسوسہ انداز اور ہر بری نگاہ سے اللہ کے کلمات تامہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ حلیة الاولیاء

۳۹۷۳......(علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جس شخص نے صبح کی نماز کے بعد دس بار شیطان سے اللہ کی پناہ مانگی تو اللہ پاک اس کے پاس دو فرشتے بھیجیں گے جو اس کے گھر کی حفاظت کریں گے حتیٰ کہ شام ہو جائے۔ اور جس نے مغرب کے بعد تعوذ پڑھا اس کو بھی صبح تک یہ فائدہ رہے گا۔ ابو عمرو الزاھد محمد بن عبدالواحد فی فوائدہ

کلام:......اس روایت میں ایک راوی حارث بن عمران حمل جعفری ہیں، جن کے متعلق امام ابن حبان فرماتے ہیں یہ حدیث گھڑتے ہیں۔

۳۹۷۴......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ آٹھ چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے: رنج، غم، عجز، سستی، بزدلی، بخل، قرض کے بوجھ اور دشمن کے غلبہ سے۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۷۵...... (مسند زید بن ثابت) (زید رضی اللہ عنہ بن ثابت سے مروی ہے کہ) رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ کی پناہ مانگو جہنم کے عذاب سے، ہم نے کہا ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جہنم کے عذاب سے، پھر فرمایا: اللہ کی پناہ مانگو قبر کے عذاب سے، کھلے اور چھپے فتنوں کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے۔ ہم نے کہا (ہم ان سب فتنوں سے) اور دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

۳۹۷۶......(مسند ابن عباس رضی اللہ عنہما) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز کے بعد یوں تعوذ فرمایا (پناہ مانگا) کرتے تھے:

اللھم انی اعوذبک من عذاب القبر واعوذبک من عذاب النار واعوذبک من الفتن باطنھا وظاھرھا واعوذبک من الاعور الکذاب۔

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں پوشیدہ اور ظاہری فتنوں سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں کانے جھوٹے (دجال) سے۔ رواہ ابن جریر

۳۹۷۷......ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نماز کے بعد چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے: قبر کے عذاب سے، جہنم کے عذاب سے، خفیہ اور کھلے فتنوں سے اور دجال سے۔ رواہ ابن جریر

جن، آسیب وغیرہ کے اثرات سے تعوذ

۳۹۷۸......(ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) حضرت ابی رضی اللہ عنہ بن کعب فرماتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا ایک دیہاتی آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میرا ایک بھائی ہے جس کو کچھ تکلیف ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو کیا تکلیف ہے؟ عرض کیا: اس پر اثرات

ہیں! فرمایا اس کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ اعرابی اپنے بھائی کو لایا اور نبی علیہ السلام کے سامنے بٹھا دیا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اس کو سورۂ فاتحہ، سورۂ بقرہ کی اول چار آیات و الھکم الله واحد لااله الا هو الرحمٰن الرحیم آیۃ الکرسی، سورۂ بقرہ کی آخری تین آیات، آل عمران کی یہ مکمل آیت: شهد الله انه لااله الا هو سورۂ اعراف کی یہ مکمل آیت: ان ربکم الله، سورۃ المؤمنون کی آخری آیات فتعالیٰ الله الملک الحق سے آخر تک، سورۂ جن کی یہ مکمل آیت: وانه تعالیٰ جد ربنا، سورۂ صافات کی پہلی دس آیات، سورۂ حشر کی آخری تین آیات، سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر دم کیں۔

چنانچہ آدمی یوں چنگا بھلا کھڑا ہو گیا گویا اس کو کبھی کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔ (مسند احمد، مستدرک الحاکم، الترمذی فی الدعوات

۳۹۷۹...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بزدلی، بخل، زندگی و موت کے فتنے اور قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔

۳۹۸۰...... (مراسیل مکحول) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ میں داخل ہوئے تو جن آپ پر انگار پھینکنے لگے۔ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! ان کلمات کے ساتھ تعوذ (پناہ مانگو)۔ (چنانچہ آپ نے ان کلمات کے ساتھ پناہ مانگی تو) جن و شیاطین سے آپ کی حفاظت ہوگئی۔ وہ کلمات یہ ہیں:

اعوذ بکلمات الله التامات من شرما خلق التی لایجاوزهن برولا فاجر من شرما ینزل من السماء وما یعرج فیها، ومن شرما بث فی الارض ومایخرج منها ومن شر اللیل والنهار ومن شر کل طارق الاطارقًا یطرق بخیریا رحمٰن۔

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے تام ان کلمات کے ساتھ تمام مخلوق کے شر سے جن کلمات کو کوئی نیک تجاوز کر سکتا اور نہ بد۔ اور ہر اس شر سے جو آسمان سے اترے اور جو آسمان میں چڑھے۔ ہر اس شر سے جو زمین میں پھیلے اور جو زمین سے نکلے، رات اور دن کے شر سے اور ہر رات کو آنے والے کے شر سے سوائے اس کے جو خیر کے ساتھ آئے۔ یا رحمٰن۔ مصنف ابن ابی شیبه

فائدہ:...... مکحول ثقہ ہیں۔ کئی صحابہ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور نبی کریم ﷺ سے مرسلاً (صحابی کا واسطہ چھوڑ کر) روایت کرتے ہیں۔

باب...... حضور ﷺ پر درود پڑھنے کے بیان میں

۳۹۸۱...... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ)۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں موجود تھا۔ ایک شخص آیا اور سلام عرض کیا۔ نبی ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا، خندہ پیشانی کے ساتھ اس سے پیش آئے اور نبی کریم ﷺ نے (اس کے جانے کے بعد) فرمایا: اے ابوبکر یہ تمام اہل ارض کے عمل کے مقابلہ میں عمل کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا: وہ کیسے؟ فرمایا: یہ شخص ہر صبح کو مجھ پر ساری مخلوق کے بقدر مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے پھر عرض کیا: وہ کیسے؟ فرمایا: یہ درود پڑھتا ہے:

اللهم صل علی محمد النبی عدد من صلی علیه من خلقک وصل علی محمد النبی کماینبغی لنا ان نصلی علیه وصل علی محمد النبی کما امرتنا ان نصلی علیه۔

اے اللہ! محمد پیغمبر پر اس قدر درود نازل فرما جس قدر تیری تمام مخلوق اس پر درود بھیجتی ہے۔ محمد پر ایسا درود نازل فرما جیسا کہ ہمارے لیے درود بھیجنا مناسب ہے اور محمد پیغمبر پر اس طرح درود نازل فرما جس طرح آپ نے ہم کو حکم دیا ہے۔ الدارقطنی فی الافراد، التاریخ لابن النجار

کلام:...... امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے۔ سلیمان بن الربیع الھذی اس کو کادح بن روحہ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ میزان میں فرماتے ہیں یہ سلیمان بن الربیع متروک راوی ہیں۔ جب کہ کادح کے متعلق ازدح وغیرہ

فرماتے ہیں یہ کذاب ہے۔ حافظ ابن حجر ''اللسان'' میں فرماتے ہیں، ابن عدی کہتے ہیں اس شخص کی عام احادیث غیر محفوظ ہیں، اس کی مسندات میں کوئی تابع ہے اور نہ متون میں۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ شخص مسعر رحمۃ اللہ علیہ اور ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کر کے موضوع احادیث روایت کرتا ہے میں نے اس حدیث کو کتاب الموضوعات میں داخل کیا ہے۔ دیکھنا چاہئے کہ اگر اس حدیث کا کوئی تابع یا شاہد (نظیر) موجود ہو تو یہ روایت موضوع ہونے کے کلام سے نکل جائے گی۔ (لیکن بہرصورت ضعیف ہے)۔

۳۹۸۲..... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح آگ پانی کو بجھاتی ہے، نبی ﷺ پر سلام بھیجنا غلام آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی محبت رکھنا جانوں کو آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے یا فرمایا: اللہ کی راہ میں تلوار چلانے سے زیادہ افضل ہے۔ التاریخ للخطیب الترغیب للاصبھانی

۳۹۸۳..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ اپنی حاجت کے لیے باہر نکلے دیکھا کہ کوئی آپ کے ہمراہ نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھبرا گئے۔ چنانچہ پانی سے بھرا ہوا چمڑے کا ایک برتن لے کر پیچھے گئے۔ قریب پہنچ کر دیکھا کہ آپ ﷺ ایک چبوترے پر سجدہ ریز ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے قریب سے ہٹ کر پیچھے کھڑے ہو گئے۔ حتیٰ کہ نبی ﷺ نے سجدہ سے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: اے عمر! تم نے اچھا کیا جو مجھے سجدہ میں دیکھ کر پیچھے ہٹ گئے۔ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے تھے اور یہ فرما گئے ہیں کہ آپ کی امت میں سے جو شخص ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا۔ الاوسط للطبرانی، السنن لسعید بن منصور

۳۹۸۴..... حضرت سعید بن المسیب (جو انتہائی ثقہ تابعی ہیں) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دعا آسمان اور زمین کے درمیان تھمی رہتی ہے اور اوپر نہیں جاتی حتیٰ کہ آپ پر درود نہ بھیجا جائے۔ ترمذی

۳۹۸۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے بتایا گیا ہے کہ دعا آسمان و زمین کے درمیان رکی رہتی ہے اور اوپر نہیں جا سکتی جب تک کہ نبی کریم ﷺ پر درود نہ پڑھا جائے۔ ابن راھویہ

سند صحیح ہے۔

۳۹۸۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب دعا کرنے والا دعا کرتا ہے تو اس کی دعا آسمان و زمین کے درمیان رکی رہتی ہے، پس جب وہ آپ ﷺ پر درود بھیجتا ہے تو دعا آسمان کی طرف بلند ہو جاتی ہے۔

الدیلمی، عبدالقادر الرھاوی فی الاربعین

کلام:..... اس مضمون کی روایت جیسا کہ اوپر گزریں حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر موقوف ہیں اور مرفوع کے حکم میں ہیں اور سنداً مرفوع سے زیادہ صحیح ہیں۔

۳۹۸۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر دعا آسمان پر جانے سے رکی رہتی ہے حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا جائے۔ پس جب نبی کریم پر درود پڑھا جاتا ہے تو دعا اوپر بلند ہو جاتی ہے۔ الرھاوی

۳۹۸۸..... (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر دعا آسمان پر جانے سے رکی رہتی ہے، حتیٰ کہ محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر درود بھیجا جائے۔ عبیداللہ بن محمد بن حفص العیشی فی حدیثہ، الاربعین لعبدالقادر الرھاوی. الاوسط للطبرانی، شعب الایمان للبیھقی

۳۹۸۹..... سلامۃ الکندی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو نبی ﷺ پر یہ درود پڑھنے کے لیے سکھاتے تھے:

اللھم داحی المدحوات، وباریء المسموکات وجبار أهل القلوب علی خطراتها شقينها وسعيدها، اجعل شرائف صلواتک ونوامی برکاتک ورأفة تحننک علی محمد عبدک ورسولک الخاتم لما سبق، والفاتح لما أغلق، والمعين علی الحق بالحق، والواضع والدامغ لجيشات الاباطيل، كما حمل فاضطلع بأمرک

بطاعتک مستوفزاً فی مرضاتک غیر نکل عن قدم ولا وهن فی عزم، واعیاً لوحیک، حافظاً لعهدک، ماضیاً علی نفاذ أمرک، حتی أوری قبساً لقابس، به هدیت القلوب بعد خوضات الفتن والاثم بموضحات الاعلام، ومسرات الاسلام وناثرات الأحکام، فهو أمینک المأمون وخازن علمک المخزون، وشهیدک یوم الدین، وبعیثک نعمةً ورسولک بالحق رحمة، اللهم افسح له مفسحاً فی عدنک، واجزه مضاعفات الخیر من فضلک، مهنآت له غیر مکدرات، من فوز ثوابک المعلول وجزیل عطائک المخزون، اللهم أعل علی بناء الناس بناء ه، وأکرم مثواه لدیک ونزله وأتمم له نوره، وأجزه من ابتغائک له مقبول الشهادة ومرضی المقالة ذا منطق عدل، وکلام فصل، وحجة وبرهان.

ترجمہ:......اے اللہ! پست چیزوں کو بچھانے والے! بلند چیزوں کو اٹھانے والے! اے بد بخت اور نیک اہل قلوب کو خطرات پر کمر بستہ کرنے والے! اپنے شرف والے درود، اپنی بڑھنے والی برکتیں اور اپنی نرمی ومہربانیاں اپنے اور اپنے رسول محمد خاتم الانبیاء محمد ﷺ پر نازل فرما۔ جو بند دروازوں کو کھولنے والے ہیں، حق کے مددگار ہیں، باطل پرستوں کے لشکروں کی بیخ کنی کرنے والے ہیں، ان پر جیسا بھی بوجھ لادا گیا وہ آپ کے حکم کو لے کر کمر بستہ ہوگئے، آپ کی رضاء مندی کو حاصل کیا، (خدا کے عطا کردہ) مرتبے سے پیچھے ہٹے اور نہ کسی عزم میں کمزوری دکھائی، آپ کی وحی کو محفوظ کیا، آپ کے عہد کی پاسداری کی، آپ کے حکم کے نفاذ میں (ہر مشکل سے) گذرتے رہے، حتی کہ (حق کا) شعلہ جلا دیا۔ آپ کے ذریعہ فتنوں اور گناہوں میں ڈوبے ہوئے دلوں کو ہدایت نصیب ہوئی۔

حق کی نشانیاں واضح ہوگئیں، اسلام کے پردے کھل گئے اور احکام خداوندی روشن ہوگئے۔ اے اللہ! پس وہ (پیغمبر) تیری امانت کا سچا امانت دار ہے، تیرے علم کے خزانے کا خازن ہے، قیامت کے دن تیرا گواہ ہے۔

اے اللہ! اپنے باغ عدن میں اس کے لیے خوب خوب کشادگی کر، اپنے فضل سے اس کو خیر در خیر عطا کر، اپنے ثواب کی کامیابی اور اپنی عطاء کے خزانے سے نواز کر خوشیاں اور تہنیت اس کے لیے جاری کردے۔

اے اللہ! سب لوگوں کے مرتبے پر اس کا مرتبہ بلند کردے، اپنے پاس اچھا ٹھکانہ اور عمدہ مہمانی کے ساتھ اس کا اکرام کر، اپنے نور کو اس کے لیے کامل کردے، اپنی رضامندی کے صلہ اس کو مقبول الشہادت حق گو اور حجت ودلیل کے ساتھ فیصلہ کن کلام کرنے والا بنا۔

الاوسط للطبرانی، ابو نعیم فی عوالی سعید بن منصور

۳۹۹۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ پر سو مرتبہ درود پڑھا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ نور علی نور ہوگا لوگ (مارے رشک کے) کہیں گے: یہ کیا عمل کرتا تھا۔ شعب الایمان للبیهقی

۳۹۹۱......امام حاکم نے علوم الحدیث میں ابوبکر بن ابی حازم حافظ کوفہ، علی بن احمد بن الحسین العجلی، حرب بن الحسن الطحان، یحییٰ بن مساور الخیاط، عمرو بن خالد، زید بن علی بن الحسین بن علی، علی بن الحسین، حسین رضی اللہ عنہ بن علی، علی بن ابی طالب پر ایک راوی کہتا ہے مجھ بیان کرنے والے نے میرے یہ کلمات شمار کرائے اس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضور ﷺ نے میرے ہاتھ میں شمار کرا کے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے میرے ہاتھ میں یہ کلمات شمار کرائے اور فرمایا: مجھے رب العزت نے اس طرح فرمایا ہے:

اللهم صل علی محمدٍ وعلی آل محمد، کما صلیت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم، انک حمید مجید، اللهم بارک علی محمد وعلی آل محمد، کما بارکت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انک حمید مجید، اللهم وترحم علی محمد وعلی آل محمد، کما ترحمت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انک حمید مجید، اللهم وتحنن علی محمد وعلی آل محمد، کم تحننت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انک حمید مجید، اللهم وسلم علی محمد وعلی آل محمد، کما سلمت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انک حمید مجید.

ترجمہ:......اے اللہ محمد اورال محمد پر درود (رحمت) نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اورال ابراہیم علیہ السلام پر درود نازل فرمایا۔ بے شک تو سزاوارحمد اور بزرگ ہے۔اے اللہ! محمد اورال محمد پر برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اورال ابراہیم پر برکتیں نازل فرمائی ہیں۔ بے شک تو لائق حمد اور بزرگ ذات ہے۔اے اللہ محمد اورال محمد پر رحمتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اورال ابراہیم پر رحمتیں نازل فرمائیں۔ بے شک تو لائق حمد اور بزرگ ذات ہے۔اے اللہ محمد اورال محمد پر مہربانیاں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اورال ابراہیم پر مہربانیاں نازل فرمائیں بے شک تولائق حمد اور بزرگ ذات ہے۔اے اللہ! محمد اورال محمد پر سلام نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اوال ابراہیم پر سلام نازل کیا بے شک تولائق حمد اور بزرگ ذات ہے۔شعب الایمان للبیهیقی عن الحاکم

فائدہ:......یہ حدیث قطع نظر اسنادی حیثیت کے جس کو ذیل میں کلام کے عنوان کے تحت بیان کریں گے، حدیث مسلسل ہے، حدیث مسلسل کا مطلب ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرماتے وقت کوئی خاص ہیئت اختیار فرمائی مثلاً داڑھی مبارک ہاتھ میں لے لی۔ پھر ہر راوی نے آگے حدیث بیان کرتے ہوئے اس ہیئت کا لحاظ کیا اور آپ علیہ السلام کی نقل کرتے ہوئے داڑھی کو ہاتھ میں لے کر تو یہ حدیث حدیث مسلسل باللحیہ کہلائی۔

اسی طرح مذکورہ بالا روایت حدیث مسلسل بالید ہے۔اس میں جبرئیل علیہ السلام نے حضور ﷺ کو حدیث سنائی تو آپ علیہ السلام کلمات حدیث کو اپنے ہاتھوں پر شمار کرتے رہے۔ پھر حضور نے آگے بیان فرمائی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ پر شمار کرتے رہے۔اسی طرح آخر راوی تک یہ کیفیت مسلسل رہی اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ آخری راوی نے یونہی روایت نقل کر کے اپنی کتاب علوم الحدیث میں نقل کی، ان سے مؤلف کتاب ہذا نے نقل کی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کلام:......امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس طرح ہم تک یہ روایت پہنچی ہے۔

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔اس کو تیمی، ابن المفضل اور ابن مسدی نے اپنی مسلسلات میں تخریج کیا ہے۔ نیز قاضی عیاض نے الشفاء میں اور دیلمی نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے عراقی رحمۃ اللہ علیہ ترمذی کی شرح میں فرماتے ہیں اس روایت کی سند بہت ہی ضعیف ہے۔عمرو بن خالد کوفی کذاب اور حدیثیں بنانے والا انسان ہے، یحیی بن مسافر ازدی رحمۃ اللہ علیہ نے تکذیب کی ہے حرب بن الحسن الطحان کو ازدی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعفاء میں شمار کیا ہے اور فرمایا اس کی یہ حدیث کوئی سندی حیثیت سے اہمیت نہیں رکھتی۔ حافظ ابن حجر اپنی امالی میں فرماتے ہیں: میرا اعتقاد ہے کہ یہ حدیث کسی کی خود ساختہ ہے۔ نیز اس میں مسلسل تین راوی ضعیف ہیں۔ ایک وضاع (گھڑنے والا) کہا گیا ہے، دوسرا کذب (جھوٹ) کے ساتھ متہم ہے اور تیسرا متروک (ناقابل اعتبار) ہے۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آخری دوراوی ایسے ہیں جن کے مثل دوسرے مستند رواۃ بھی حدیث نقل کرتے ہیں یعنی ان کی متابعت کی جاتی ہے۔

چنانچہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں یہ سند ذکر کی ہے:

قال نبأنا ابوعبدالرحمن السلمی، ابو الفضل، محمد بن عبدالله الشیبانی، ابو القاسم علی بن محمد بن الحسن بن لاس، تطا جدی لابی سلیمان بن ابراهیم بن عبید المحاربی، نصر بن مزاحم المنقری، ابراهیم بن زبرقان، عمرو بن خالد.

یہ سب حضرات مذکورہ سند کی طرح کہتے ہیں ہم سے بیان کرنے والے نے بیان کیا اور میرے ہاتھ پر وہ کلمات شمار کرائے۔

ابراہیم بن زبرقان کو ابن معین نے ثقہ قرار دیا ہے۔ جبکہ ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کے ساتھ دلیل نہیں پکڑی جاسکتی لیکن متابعت میں اس کو درست قرار دیا جاسکتا ہے۔مؤلف علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے یہی روایت ایک دوسرے طریق سے بھی پائی ہے جو انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔اور یہ سند انس رضی اللہ عنہ کے ذیل میں عنقریب آئے گی۔

نوٹ:......۳۹۹۸ رقم الحدیث پر یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

۳۹۹۲......اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

آ گاہ رہو! ہر چیز کی کوہان (یعنی بلندی) ہوتی ہے اور ہماری بلندی جنت الفردوس کے پہاڑ ہیں جو فردوس کے درمیان ہیں (ان پر) سفید اور سرخ لؤلؤ کے بغیر جوڑ کے محل ہیں۔ اور سفید لؤلؤ میں ستر ہزار محل ہیں۔ جو ابراہیم اور آل ابراہیم کے گھر ہیں۔

پس جب تم محمد (ﷺ) پر درود بھیجو تو ابراہیم اور آل ابراہیم پر بھی درود بھیجو۔ تلخیص المتشابه للخطیب البغدادی

۳۹۹۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ پر کیسے درود پڑھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا یوں پڑھو:

اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابرااهیم وعلی ال ابراهیم انک حمیدمجید وبارک علی محمد وعلیٰ ال محمد کمابارکت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم انک حمید مجید

ابن مردویه، التاریخ للخطیب رحمة الله علیه

۳۹۹۴..... حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہو:

اللهم صل محمد وعلی ال محمد وبارک علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت وبارکت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم ان حمید مجید۔

اے اللہ! محمد اور آل محمد پر درود (رحمتیں) اور برکتیں نازل فرما جس طرح آپ نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکتیں نازل فرمائیں۔

رواہ ابونعیم

۳۹۹۵..... (عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عوف سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ کو مسجد سے باہر دیکھا۔ چنانچہ میں چلتا ہوا آپ ﷺ کے پیچھے پہنچا۔ آپ ﷺ نے اپنے پیچھے مجھے محسوس نہیں کیا اور آپ چلتے رہے حتیٰ کہ ایک باغ میں داخل ہو گئے اور قبلہ رو ہوئے اور سجدہ میں پڑ گئے اور بہت ہی لمبا سجدہ کیا، جب کہ میں آپ کے پیچھے تھا۔ آخر مجھے اندیشہ لاحق ہوا کہ شاید آپ اسی حالت میں وفات پا چکے ہیں۔ چنانچہ میں آگے ہوا اور میں نے سر نیچے کر کے آپ کے چہرۂ انور کو دیکھا۔ آپ ﷺ نے سر اٹھایا اور پوچھا: کیا بات ہے؟ اے عبدالرحمٰن! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے سجدہ بہت لمبا کر دیا تو مجھے خطرہ ہوا کہ شاید اللہ نے آپ کی روح قبض فرمالی ہے۔ اس لئے میں دیکھنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم نے مجھے باغ میں داخل ہوتا دیکھا تھا اس وقت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے تھے اور فرما گئے کہ (اے محمد) میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں: جس نے آپ پر سلام بھیجا میں اس پر سلام بھیجوں گا اور جس نے آپ پر درود بھیجا میں اس پر درود بھیجوں گا۔ رواہ ابن النجار

۳۹۹۶..... (عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عوف) عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے اور آپ کے چہرہ پر خوشی بکھر رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے تھے انہوں نے فرمایا: اے محمد آپ کو بشارت ہو اس نعمت کی جو اللہ نے آپ کی امت کی طرف سے آپ کو عطا فرمائی ہے اور آپ کی امت کو آپ کی طرف سے عطا فرمائی ہے۔

جس نے آپ پر درود پڑھا اللہ اس پر رحمت بھیجے گا اور جس نے آپ پر سلام بھیجا اللہ اس کو سلامت رکھے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۹۷..... (ابی رضی اللہ عنہ بن کعب) حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رات کا دو تہائی حصہ بیت جاتا تو حضور اقدس ﷺ کھڑے ہوتے اور فرماتے: اے لوگو! اللہ کا ذکر کرو، ہلا ڈالنے والی شئی آ گئی اور اس کے پیچھے والی بھی آ گئی۔ موت اپنے ساز و سامان لے آئی ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجا کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس قدر تم چاہو! میں نے عرض کیا: ایک چوتھائی حصہ؟ آپ ﷺ فرمایا: جو تم چاہو، اگر اور زیادہ کر لو تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: نصف حصہ؟ فرمایا: جو تم چاہو، اگر اور زیادہ کر لو تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: دو تہائی حصہ؟ فرمایا جو تم چاہو، اگر اور زیادہ کر لو تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: تب تو میں اپنا سارا وقت آپ پر درود بھیجنے میں کر دوں گا۔ آپ

ﷺ نے فرمایا: پھر یہ چیز تمہارے غموں کو کفایت کرے گی۔اور تمہارے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

مسند احمد، عبد بن حمید، ابن منیع حسن، الرویانی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیهقی، السنن لسعیدبن منصور

۳۹۹۸...... (مسند انس رضی اللہ عنہ) ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ابوالمعالی فضل بن سہل، والدہ الشیخ ابوالفرج سہل ابن بشر بن احمد الاسفرائنی، ابونصر محمد بن یحییٰ بن حازم الہمذ انی ابوالحفص البجیری، سمرقند، عبد بن حمید الکشی، یزید بن ہارون الوسطی، حمید الطویل، انس بن مالک کی مسلسل بالید سند کے ساتھ روایت پہنچی ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں: میرے ہاتھ میں جبرئیل علیہ السلام نے شمار کروائے فرمایا: اس طرح مجھے میکائیل علیہ السلام نے شمار کرایا اور وہ فرماتے ہیں اسی طرح مجھے اسرافیل علیہ السلام نے شمار کرایا اور وہ فرماتے ہیں: مجھے پروردگار رب العالمین نے ارشاد فرمایا تو میں نے ہاتھ پر ان کلمات کو شمار کیا، فرمایا: یوں کہو:

اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كماصليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيد اللهم ارحم محمداً وال محمد كمارحمت على ابراهيم وآل ابراهيم انك حميد مجيد۔ اللهم وتحنن على محمد وعلى آل محمد، كما تحننت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد۔

رواه ابن عساكر

۳۹۹۹...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ فرماتے ہیں ان کے پاس جبرئیل علیہ السلام وحی لے کر حاضر ہوئے اور فرمایا: تیرا رب پروردگار تجھے سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے: آپ کی امت میں سے جو آپ پر درود بھیجے گا میں اس پر دس بار درود (رحمت) بھیجوں گا۔

رواه ابن النجار

۴۰۰۰...... (اوس بن حدثان) سلمہ رحمۃ اللہ علیہ بن ورد سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک اور حضرت اوس بن حدثان رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا:

ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کے لیے باہر نکلے۔لیکن کسی کو ساتھ آتا ہوا نہ پایا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کو تنہا جاتے ہوئے دیکھ کر گھبرا گئے (کہیں کوئی دشمن درد آزار نہ ہوجائے) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پانی کا برتن لے کر پیچھے چل دیئے۔آگے جاکر آپ کو ایک چبوترے پر (سجدہ میں) پایا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک طرف ہوکر بیٹھ گئے۔آخر حضور اکرم ﷺ نے سر مبارک اٹھایا: اے عمر! تم نے بہت اچھا کیا کہ مجھے سجدہ میں دیکھ کر ایک طرف ہٹ کر بیٹھ گئے۔جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے تھے۔انہوں نے فرمایا: اے محمد! جو آپ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور دس درجات اس کے بلند فرمائے گا۔رواہ ابونعیم

۴۰۰۱...... (حبان بن منقذ) حبان بن منقذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! میں ایک تہائی حصہ آپ پر درود بھیجوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اگر تم چاہو۔عرض کیا: دو تہائی حصہ؟ فرمایا: ہاں اگر تم چاہو، عرض کیا: میں اپنا سارا حصہ آپ پر درود بھیجوں؟ فرمایا: تب تو تمہارے دنیا وآخرت کے سب کام بن جائیں گے۔الکبیر للطبرانی، ابو نعیم

ایک مرتبہ درود پر دس رحمتیں

۴۰۰۲...... (سہل رضی اللہ عنہ بن سعد) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ (باہر) تشریف لائے تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو سامنے پایا۔حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آپ سے ملے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔میں آپ کے چہرے میں خوشی کے اثرات دیکھ رہا ہوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ابھی میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تھے، انہوں نے فرمایا: اے محمد! جو آپ پر ایک بار درود بھیجے گا (ﷺ) اللہ پاک اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا دس برائیاں مٹائے گا اور اس کے دس درجے بلند فرمائے گا۔

رواه ابن النجار

۴۰۰۳......(ابن عباس رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انبیاء کے سوا کسی پر درود بھیجنا مناسب (جائز) نہیں۔
مصنف عبدالرزاق

۴۰۰۴......(ابن عمر رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگ ایک شخص کو پکڑ کر حضور ﷺ کی خدمت میں لائے اور گواہی دی کہ اس نے ہماری ایک اونٹنی چوری کی ہے۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے (سزا کا) حکم فرمادیا۔ جب اس کو لے جانے لگے تو وہ یہ درود پڑھنے لگا:

اللهم صل علی محمد حتی لایبقی من صلواتک شیء وبارک علی محمد حتی لایبقی من برکاتک شیء وسلم علی محمد حتی لایبقی من سلامک شیء

''اے اللہ محمد پر درود بھیج حتیٰ کہ آپ کے درود میں سے کچھ باقی نہ رہے اور برکتیں بھیج حتیٰ کہ برکتوں میں سے کچھ باقی نہ رہے اور سلام بھیج حتیٰ کہ آپ کے سلام میں سے کچھ باقی نہ رہے۔''

اس شخص کا یہ درود پڑھنا تھا کہ اونٹنی بول اٹھی: اے محمد! یہ شخص میری چوری سے بری ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو کون واپس لائے گا؟ چنانچہ اہل مسجد میں سے ستر (کے قریب) آدمی گئے اور اس کو لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کردیا۔ حضور ﷺ نے اس سے پوچھا: یہ تم جاتے ہوئے کیا پڑھ رہے تھے؟ چنانچہ اس نے اس درود کے بارے میں عرض کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تبھی میں نے دیکھا کہ مدینہ کی گلیوں میں ملائکہ کا ہجوم اس قدر بڑھ گیا کہ قریب تھا وہ میرے اور تمہارے درمیان حائل ہوجاتے۔ پھر فرمایا: تم پل صراط پر پہنچو گے تو تمہارا چہرہ چودھویں رات کے چاند سے زیادہ چمکتا ہوگا۔ الکبیر للطبرانی فی الدعاء الدیلمی

۴۰۰۵......(ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ یہ درود شریف اور دعا پڑھا کرتے تھے:

اللهم اجعل صلواتک ورحمتک وبرکاتک علی سید المرسلین، وامام المتقین وخاتم النبیین محمد عبدک ورسولک امام الخیر، وقائد الخیر رسول الرحمة، اللهم ابعثه مقاماً محموداً، یغبطه فیه الأولون والآخرون، اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد، کما صلیت علی ابراهیم انک حمید مجید اللهم بارک علی محمد وعلی آل محمد، کما بارکت علی ابراهیم انک حمید مجید.

''اے اللہ! اپنے درود، اپنی رحمت اور اپنی برکتیں سید المرسلین، امام المتقین، خاتم النبیین، تیرے بندے اور تیرے رسول، خیر کے امام اور قائدہ رسول الرحمت محمد پر نازل فرما۔ اے اللہ! ان کو مقام محمود عطا فرما، جس پر اولین وآخرین سب رشک کریں گے، اے اللہ محمد اور آل محمد پر درود نازل فرما جس طرح آپ نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر درود نازل فرمایا۔ بے شک آپ لائق حمد اور بزرگ ہستی ہیں۔ اے اللہ! محمد اور آل محمد پر برکات کا نزول فرما جس طرح آپ نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکات نازل فرمائیں۔ بے شک آپ لائق حمد اور بزرگ ہستی ہیں۔'' الکبیر للطبرانی

۴۰۰۶......(کعب رضی اللہ عنہ بن عجرہ) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ آپ پر سلام کیسے بھیجا جائے یہ تو ہم نے جان لیا (آپ یہ بتائیں کہ) ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: یوں کہو:

اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد، کما صلیت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انک حمید مجید، اللهم وبارک علی محمد وعلی آل محمد، کما بارکت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انک حمید مجید.

اے اللہ! محمد اور آل محمد پر درود (رحمت) بھیج جس طرح آپ نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر درود نازل فرمایا۔ لاریب آپ سزاوار حمد اور بزرگی والے ہیں۔ اے اللہ محمد اور آل محمد پر برکات کا نزول فرما جس طرح آپ نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکات نازل

فرمائیں، بے شک آپ سزاوار حمد اور بزرگی والے ہیں۔مصنف عبدالرزاق

۴۰۰۷.....(ابوطلحہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔میں ایک دن حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو انتہائی خوش پایا۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے آج سے پہلے آپ کو اس قدر خوش نہیں دیکھا؟ حضور ﷺ نے فرمایا:

میں کیوں خوش نہ ہوں، جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور اس وقت نکل کر گئے ہیں انہوں نے مجھے خوش خبری دی ہے کہ ہر بندہ جو آپ پر درود پڑھے گا اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی دس برائیاں مٹائی جائیں گی اور اس کے دس درجے بلند کیے جائیں گے۔اور وہ درود جیسے اس نے پڑھا ہوگا (مجھ پر) پیش کیا جائے گا اور جو دعا اس نے (میرے لیے) کی ہوگی اس کو بھی اس کے مثل لوٹائی جائے گی۔

مصنف عبدالرزاق

۴۰۰۸.....حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کو آج ایسے حال میں دیکھ رہا ہوں جو آج سے پہلے نہیں دیکھا تھا۔آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے کیا مانع ہے (اس خوشی سے) ابھی میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تھے۔اور فرما گئے ہیں: اپنی امت کو خوش خبری دے دیجیے کہ جو شخص آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس برائیاں مندمل کی جائیں گی اور دس درجے بلند کیے جائیں گے، اللہ پاک کہنے والے پر اس کے کلمات کے مثل لوٹائیں گے اور قیامت کے دن آپ کو یہ کلمات پیش کیے جائیں گے۔الکبیر للطبرانی

۴۰۰۹.....حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ ایک دن وہ حضور ﷺ کے پاس گئے خوشی آپ کے چہرے سے پھوٹ رہی تھی۔آپ کو کہا گیا: یارسول اللہ! ہم آپ کے چہرے میں ایسی رونق دیکھ رہے ہیں جو ہم نے پہلے نہیں دیکھی تھی۔حضور ﷺ نے فرمایا: میرے پاس فرشتہ آیا تھا اس نے کہا ہے: آپ کا پروردگار فرماتا ہے: کیا آپ راضی نہیں ہیں یا کیا یہ بات آپ کو راضی نہیں کرتی کہ آپ کی امت کا جو فرد آپ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا میں اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجوں گا اور جو آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس مرتبہ سلامتی بھیجوں گا۔تو میں نے کہا: کیوں نہیں (میں بہت راضی اور خوش ہوں)۔الکبیر للطبرانی

۴۰۱۰.....ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کو خوش دل اور پر رونق چہرہ محسوس کیا۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آج سے زیادہ میں نے آپ کو کبھی خوش دل نہیں دیکھا۔آپ ﷺ نے فرمایا: واقعی، اور مجھے اس خوشی سے کیا مانع ہے کہ فرشتے نے مجھے خبر دی ہے کہ جس نے آپ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اس پر میں (اللہ) اور ملائکہ دس مرتبہ رحمت بھیجیں گے۔اور جس نے آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجا میں اور ملائکہ اس پر دس بار سلام بھیجیں گے۔الکبیر للطبرانی

۴۰۱۱.....ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اکرم ﷺ کے پاس گیا، میں نے دیکھا آپ اس قدر خوش ہیں کہ اس سے پہلے کبھی نہیں تھے۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آج سے زیادہ میں نے آپ کو کبھی خوش نہیں دیکھا۔آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے ابوطلحہ! میں کیوں نہ خوش ہوں، ابھی میرے پاس سے جبرئیل علیہ السلام گئے ہیں۔وہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے خوشخبری لے کر آئے تھے، انہوں نے کہا: اللہ عزوجل نے مجھے آپ کے پاس بھیجا تھا کہ میں آپ کو یہ بشارت دوں کہ کوئی ایک آپ کا امتی ایسا نہیں ہے جو آپ پر ایک مرتبہ درود پڑھے مگر اللہ پاک اور ملائکہ اس پر دس مرتبہ رحمت نہ بھیجیں گے۔الکبیر للطبرانی

۴۰۱۲.....ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوا آپ کے چہرۂ انور سے خوشی کی کرنیں پھوٹ رہی تھیں۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے اتنا خوش دل اور ہنس مکھ آج سے پہلے آپ کو کبھی نہیں دیکھا۔آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہ میں خوش ہوں اور میرا چہرہ نہ کھلے جبکہ ابھی جبرئیل علیہ السلام مجھ سے جدا ہو کر گئے ہیں۔انہوں نے مجھے کہا:

اے محمد! جو آپ کا امتی آپ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا، اللہ پاک اس کے لیے دس نیکیاں لکھیں گے، دس برائیاں مٹائیں گے اور دس درجے بلند فرمائیں گے۔اور فرشتہ اس شخص کو ویسا ہی جواب دے گا جیسا اس نے آپ کے لیے پڑھا ہوگا۔میں نے کہا: اے جبرئیل علیہ السلام! وہ کون سا فرشتہ ہے؟ فرمایا: اللہ پاک نے ایک فرشتہ آپ پر مقرر فرمایا ہے جب سے کہ آپ پیدا ہوئے ہیں (قیامت میں) آپ کو

اٹھائے جانے تک جب بھی کوئی ایک مرتبہ آپ کا امتی درود پڑھے گا تو وہ فرشتہ اس پڑھنے والے کو کہے گا وانت صلی اللہ علیک۔ اور اللہ تجھ پر بھی رحمت بھیجے۔الکبیر للطبرانی عن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ

۴۰۱۳......(ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضور ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارے ساتھ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھ گئے۔ بشیر بن سعد جو کہ ابوالنعمان بن بشیر ہیں انہوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ نے ہم کو آپ پر درود پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ پس ہم کیسے آپ پر درود پڑھیں یارسول اللہ!

آپ ﷺ یہ سن کر خاموش ہو گئے ہم نے دل میں کہا: کاش انہوں نے سوال نہ کیا ہوتا۔ لیکن پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم یوں پڑھو:

اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراھیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کمابارکت علی ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید۔

اور سلامت تم جانتے ہو۔(یعنی حضوری میں سلام یارسول اللہ اور......السلام علی رسول اللہ)۔

مؤطاامام مالک، مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبدالرزاق، عبد بن حمید، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی

۴۰۱۴......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اصحاب نبی ﷺ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں حکم ملا ہے کہ ہم روشن رات اور روشن دن کو (جمعہ کی رات جمعہ کا دن) آپ پر کثرت کے ساتھ درود پڑھیں اور جو درود آپ کو محبوب ہو وہی ہم پڑھنا چاہتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یوں پڑھا کرو:

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کماصلیت علی ابراھیم وآل ابراھیم وارحم محمد وآل محمد کمارحمت ابراھیم وآل ابراھیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کمابارکت علی ابراھیم انک حمید مجید۔

اور سلام تو تم جانتے ہو۔رواہ ابن عساکر

باب......قرآن کے بیان میں

فصل......فضائل قرآن کے بیان میں

۴۰۱۵......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت حسن سے مروی ہے کہ ایک شخص کثرت کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آیا کرتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: جا کتاب اللہ (قرآن پاک) سیکھ۔ چنانچہ وہ شخص چلا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عرصہ تک اس کو نہ دیکھا۔ پھر وہ آیا اور گویا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے خفاء تھا اس نے کہا: میں نے کتاب اللہ سے یہ بات پائی ہے کہ عمر کے دروازے کے بغیر چارۂ کار نہیں۔مصنف ابن ابی شیبہ

۴۰۱۶...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: ہر مسلمان کو چھ سورتیں یاد کرنا ضروری ہیں۔ جن میں سے دو سورتیں صبح کی نماز کے لیے، دو مغرب کی نماز کے لیے اور دو عشاء کی نماز کے لیے۔مصنف عبدالرزاق

فائدہ:......عام مسلمان کے لیے بالکل آخری اور لازمی درجہ بیان فرمایا صبح کی نماز میں یعنی دو سنتوں کے لیے پھر مغرب کی دو سنتوں کے لیے اور پھر عشاء کی دو سنتوں کے لیے۔ فرض چونکہ امام کے پیچھے پڑھے گا۔ اور بقیہ سنتوں میں اپنی چھ میں سے پڑھ لے گا۔

۴۰۱۷......قرظہ بن کعب انصاری فرماتے ہیں: ہم چند لوگوں نے کوفہ جانے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صرار (مدینہ سے عراق جاتے ہوئے تین میل پر ایک پرانا کنواں تھا) تک ہمیں رخصت کرنے آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہاں وضوء کیا اور دو مرتبہ اعضاء وضوء کو

دھویا۔ پھر فرمایا: تم جانتے ہو میں کیوں تم کو رخصت کرنے یہاں تک آیا۔ ہم نے عرض کیا: ہاں، ہم چونکہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ہیں۔ فرمایا: تم ایسی قوم کے پاس جارہے ہو جہاں شہد کی مکھی کی طرح قرآن کی آواز گونجتی رہتی ہے لہٰذا تم لوگ احادیث کے ساتھ ان کو قرآن سے مت روک دینا ان کو قرآن کے ساتھ مشغول رہنے دو اور رسول اللہ ﷺ کی روایات کم سناؤ۔ پس اب جاؤ اور میں بھی تمہارا ساتھی ہوں۔

ابن سعد رضی اللہ عنہ

۴۰۱۸...... ابی نضرہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ہمیں اپنے رب تعالیٰ کا شوق زندہ کرو۔ چنانچہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ قرآن کی تلاوت فرمانے لگے۔ (کچھ دیر میں) لوگوں نے عرض کیا: نماز (کا وقت ہوا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا ہم نماز میں نہیں ہیں۔ ابن سعد

۴۰۱۹...... کنانہ عدوی سے مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجناد کے گورنروں کو لکھا: کہ حاملین قرآن (اہل علم) کو میرے پاس بھیجو تاکہ میں ان کو مزید رتبہ اور عطیہ دوں اور ان کو چار دانگ عالم میں بھیجوں تاکہ وہ لوگوں کو قرآن سکھائیں۔

چنانچہ حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے آپ کو لکھا کہ میرے حاملین قرآن (قرآن کو جاننے اور یاد رکھنے والے) تین سو سے کچھ اوپر ہوگئے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو یہ خط لکھا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از بندۂ خدا عمر بطرف عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) اور ان کے ہمراہی حاملین قرآن۔

السلام علیکم!

امابعد! یہ قرآن تمہارے لیے باعث اجر ہے اور تمہارے مرتبہ کو بلند کرنے والا ہے اور عنداللہ ذخیرۂ اجر ہے۔ تم اس کی اتباع کرو (کہ اس کے احکامات پر عمل کرو) اور یہ تمہاری اتباع نہ کرے (کہ اپنی مرضی کے مطابق اس کو ڈھال لو) بے شک قرآن نے جس کی اتباع کی قرآن اس کو گدی میں مارے گا اور جہنم میں پھینک دے گا۔ اور جس نے قرآن کی اتباع کی قرآن اس کو فردوس کے باغات میں لے جائے گا۔ پس یہ قرآن تمہارا سفارشی بننا چاہئے اگر ہو سکے۔ تمہارا مخالف نہ ہونا چاہیے۔ بے شک قرآن کی جس نے سفارش کردی وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ اور قرآن جس کے ساتھ جھگڑا اس کو جہنم میں ڈال دے گا۔ جان لو! یہ قرآن ہدایت کا سرچشمہ اور علم کی روشنی ہے۔ یہ پروردگار عزوجل کی سب سے نئی کتاب ہے۔ اللہ پاک اس کی بدولت اندھی آنکھوں کو کھول دیتا ہے۔ بہرے کانوں اور تالے پڑے ہوئے دلوں کو وا کردیتا ہے۔ جان رکھو! جب بندہ رات کو اٹھتا ہے، مسواک کرتا ہے اور وضوء کرتا ہے پھر اللہ اکبر کہہ کر قرآن پڑھنا شروع کردیتا ہے تو فرشتہ اس کے منہ پر منہ رکھ کر کہتا ہے: تلاوت کر، تلاوت کر، تو نے بہت اچھا پڑھا اور تیرے لیے بہت اچھا ہوا اور اگر صرف وضوء کرتا ہے اور مسواک نہیں کرتا تو فرشتہ صرف اس کی حفاظت کرتا ہے اور اس سے تجاوز (کرکے اس کے منہ سے منہ) نہیں کرتا۔ یاد رکھو! نماز کے ساتھ قرآن کی تلاوت (یعنی نماز میں قرآن پڑھنا) چھپا ہوا خزانہ ہے اور بہترین موضوع ہے۔ جس قدر ہو سکے خوب قرآن پڑھو۔

بے شک نماز نور ہے، زکوٰۃ برہان (راہ نما) ہے، صبر روشن ہے، روزہ ڈھال ہے اور قرآن تمہارے حق میں حجت ہے یا تمہارے خلاف حجت ہے۔ پس قرآن کا اکرام کرو اور اس کی اہانت مت کرو۔ بے شک جس نے قرآن کا اکرام کیا اللہ اس کا اکرام کرے گا اور جس نے اس کی اہانت کی اللہ اس کو ذلیل کردے گا۔ جان لو! جس نے قرآن کی تلاوت کی، اس کو یاد کیا، اس پر عمل کیا، اور جو کچھ اس میں ہے اس کی اتباع کی تو اللہ کے ہاں اس کی دعا قبول ہے چاہے تو وہ دنیا میں اس کو جلد حاصل کرلے ورنہ وہ اس کے لیے آخرت میں ذخیرہ ہوجائے گی۔ اور جان لو! جو اللہ

کے پاس ہے وہ بہتر ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ ابن زنجویہ

۴۰۲۰......(مسند عثمان رضی اللہ عنہ) حضور اکرم ﷺ نے یمن کی طرف ایک وفد روانہ فرمایا اور ان پر امیر انہی میں سے ایک شخص کو جو سب سے کم سن تھا مقرر فرمایا: لیکن قافلہ رکا اور سفر پر روانہ نہ ہو سکا۔ انہی میں سے ایک شخص نبی کریم ﷺ سے ملا آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: اے فلانے! تو گیا کیوں نہیں اب تک؟ اس شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ ہمارے امیر کی ٹانگ میں تکلیف ہے۔ چنانچہ نبی ﷺ اس امیر کے پاس تشریف لائے اور بسم اللّٰہ وباللّٰہ اعوذ باللّٰہ وبعزۃ اللّٰہ وقدرتہ من شر مافیھا سات دفعہ پڑھ کر اس پر دم کیا۔ چنانچہ وہ شخص بالکل تندرست ہو گیا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اس شخص کو ہم پر امیر بناتے ہیں جو ہم میں سب سے کم سن (کم عمر) ہے۔ نبی ﷺ نے اس کا قرآن یاد رکھنا ذکر کیا۔ تو ایک بوڑھے نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ میں قرآن پڑھ کر غفلت کا شکار رہوں گا اور اس کو رات کو اٹھ کر پڑھ نہیں سکوں گا تو میں ضرور قرآن یاد کرتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کر بلکہ قرآن سیکھ۔ قرآن کی مثال تھیلی کی ہے جس کو تو نے مشک سے بھر رکھا ہو اور اس کا منہ باندھ دیا ہو۔ پس اگر تم اس کو کھولو گے تو تم کو مشک کی خوشبو ملے گی اور اگر نہ کھولو گے تب بھی مشک رکھی تو رہے گی۔ پس یہی مثال قرآن کی ہے پڑھے یا تیرے سینے میں رہے۔ الدارقطنی فی الافراد، الاوسط للطبرانی، البغوی فی مسند عثمان

کلام:......مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ یحییٰ بن سلمہ بن کہیل سے اس روایت کو ارطاۃ بن حبیب کے علاوہ کسی اور نے بھی روایت کیا ہو۔ نیز محدثین کا خیال ہے کہ یہ حدیث میں انہی کے ساتھ تھے۔ الغرض یہ حدیث ضعیف ہے۔

۴۰۲۱......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضور ﷺ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اس کو قرآن سیکھتے ہوئے دیکھا ہے؟ (ابن زنجویہ) اس کی سند حسن ہے۔

۴۰۲۲......حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر تمہارے دل پاک ہو جائیں تو کبھی کلام اللہ سے سیر نہ ہوں۔

الامام احمد فی الزہد، ابن عساکر

۴۰۲۳......حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر ہمارے دل پاک ہو جائیں تو کبھی اللہ کے ذکر سے نہ اکتائیں۔ (ابن المبارک فی الزھد

۴۰۲۴......حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سب سے بہترین لوگ اور سب سے افضل لوگ وہ ہیں جو قرآن سیکھیں اور سکھائیں۔ المواعظ للعسکری

۴۰۲۵......(علی رضی اللہ عنہ) کلیب سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مسجد میں لوگوں کے قرآن پڑھنے کی آواز سنی تو فرمایا: خوشخبری ہے ان لوگوں کو، یہ لوگ حضور ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھے۔ ابن منیع، الاوسط للطبرانی

۴۰۲۶......فرزدق (مشہور شاعر) کہتے ہیں: میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے عرض کیا: میں غالب بن صعصعہ ہوں۔ (فرزدق کا نام ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: بہت سے اونٹوں کے مالک! عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: اپنے اونٹوں کا کیا کیا؟ عرض کیا: حقوق اور حوادثات وغیرہ ان کو کھا گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خیر کے راستے میں چلے گئے۔ پھر پوچھا: یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ عرض کیا: میرا بیٹا اور یہ (بھی) شاعر ہے۔ اگر آپ چاہیں تو آپ کو کچھ سنائیں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو قرآن سکھاؤ، یہ اس کے لیے شعر سے بہتر ہے۔

ابن الانباری فی المصاحف، الدینوری

۴۰۲۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ایک مرتبہ خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

زندگی میں کوئی بھلائی نہیں سوائے سننے اور سن کر یاد کرنے والے کے اور بولنے والے عالم کے۔ اے لوگو! تم آرام اور سکون کے زمانے میں ہو۔ اور زمانہ تیز رفتاری کے ساتھ جا رہا ہے۔ اور تم دیکھ رہے ہو کہ دن و رات مل کر ہر نئی شے کو پرانا و بوسیدہ کر رہے ہیں ہر دور کو قریب کر رہے ہیں۔ ہر وعدہ کو قریب لا رہے ہیں۔ پس وسیع میدان کو عبور کرنے کے لیے تیاری کر لو۔

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ! الھدنہ کیا ہے؟ مصیبت و آزمائش اور انقطاع۔ پس جب تم پر معاملات مشتبہ ہو جائیں

تاریک رات کے حصوں کی طرح تو قرآن کو لازم پکڑ لینا یہ ایسا سفارشی ہے، جس کی سفارش قبول ہوئی۔ ایسا جھگڑا کرنے والا ہے جس کی بات مانی جائے جس نے اس کو اپنا امام بنایا یہ اس کو جنت میں داخل کردے گا اور جس نے اس کو پس پشت ڈال دیا یہ اس کو جہنم میں پھینک دے گا۔ یہ خیر کے راستے کی طرف راہ دکھانے والا ہے۔ یہ فیصلہ کن کلام ہے کوئی مذاق نہیں، اس کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی، ظاہر حکم ہے اور باطن گہرا علم ہے۔ یہ ایسا سمندر ہے، جس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوئے، علماء اس سے کبھی سیر نہیں ہوتے۔ یہ اللہ کی مضبوط رسی ہے۔ یہ سیدھا راستہ ہے یہ ایسا حق ہے کہ جن بھی اس کے قائل ہوئے بنا نہ رہ سکے، جب انہوں نے اس کو سنا تو (بے ساختہ) پکار اٹھے:

اناسمعنا قرآناعجبایھدی الی الرشدفا منابه۔

ہم نے عجیب قرآن سنا جو سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے پس ہم اس پر ایمان لے آئے۔ جس نے قرآن کے ساتھ بات کی اس نے سچ کہا۔ جس نے اس پر عمل کیا اجر پایا۔ جس نے قرآن کے ساتھ فیصلہ کیا اس نے عدل کیا۔ جس نے اس پر عمل کیا اسے سیدھے رستے کی ہدایت ملی۔ اس میں ہدایت کے چراغ ہیں، حکمت کے منارے ہیں اور یہ حجت کی راہ دکھانے والا ہے۔ العسکری

۴۰۲۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: اس شخص کی مثال جس کو قرآن عطا کیا گیا لیکن ایمان کی دولت سے محروم رہا ریحانہ عطا ہوا لیکن اس نے قرآن حاصل نہیں کیا کھجور کی مثال ہے جس کا ذائقہ عمدہ ہے لیکن خوشبو کچھ نہیں۔ اس کی مثال جس کو قرآن اور ایمان دونوں عطا کیے گئے اترنج کی ہے (نارنگی یا اس کے مثل کا کوئی پھل) جس کا ذائقہ بھی عمدہ اور خوشبو بھی اعلیٰ۔ اور اس شخص کی مثال جس کو قرآن ملا اور نہ ہی ایمان ایلوے کی ہے جس کا ذائقہ (بدمزہ اور) کڑوا اور اس کی بو بھی گندی۔ الفضائل لابی عبید

۴۰۲۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے مہاجرین وانصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا: تم پر قرآن لازم ہے۔ اس کو اپنا امام اور قائد بناؤ۔ بے شک یہ رب العالمین کا کلام ہے، اسی سے نکلا ہے اور اسی کی طرف لوٹے گا۔ رواہ ابن مردویہ

کلام:..... روایت کی سند ضعیف ہے۔

کثرت تلاوت رفع درجات کا سبب ہے

۴۰۳۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر قرآن کی تعلیم اور کثرت کے ساتھ اس کی تلاوت لازم ہے۔ تم اس کے طفیل تم جنت میں بلند درجات اور کثیر عجائبات حاصل کرلو گے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمارے درمیان رحم سے متعلق ایک آیت ہے، جس کی بناء پر ہر مؤمن ہماری محبت رکھتا ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

قل لااسألكم عليه اجرًا الا المودة فی القربیٰ

(اے پیغمبر!) کہہ دیجیے میں تم سے اس پر کسی کا سوال نہیں کرتا سوائے رشتہ داری میں محبت کا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور ﷺ کے والد بنو ہاشم سے تھے، آپ کی والدہ بنی زہرہ سے تھیں اور آپ کی دادی بنی مخزوم سے تھیں پس میری رشتہ داری میں میرا خیال رکھو۔

ابن مردویہ، ابن عساکر

۴۰۳۱..... ابوالقاسم خضر بن حسن بن عبداللہ، ابوالقاسم بن ابی علی، علی بن محمد جبائی، ابونصر عبدالوہاب بن عبداللہ، ابومحمد عبداللہ بن احمد بن جعفر النہاوندی المقری المکی، ابوعلی حسین بن بندار، ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حفص بن عبید الطنافسی، ابوعمرو المقری حفص بن عمر الدوری، سوار بن حکم، حماد بن سلمہ، ثابت کی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حاملین قرآن! آسمانوں والے اللہ کے پاس تمہارا ذکر کرتے ہیں پس تم اللہ کی کتاب کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرکے اللہ کے ہاں محبوبیت کا درجہ حاصل کرو۔ وہ تم سے محبت کرے گا اور اپنے بندوں کے ہاں تم کو محبوب کردے گا۔ اے حاملین قرآن! تم اللہ کی رحمت کو خصوصیت کے ساتھ پانے والے ہو، کلام اللہ کو سکھانے والے ہو اور اللہ کا قرب پانے والے ہو۔ جس نے اہل قرآن سے دوستی کی اس نے اللہ سے دوستی کی،

جس نے ان کے ساتھ دشمنی کی اس نے اللہ سے دشمنی کی۔قرآن کے قاری سے دنیا کی مشقت ومصیبت دفع کردی جاتی ہے اور قرآن سننے والے سے آخرت کی مصیبت دفع کر دی جاتی ہے۔پس اے حاملین قرآن! قرآن کو زیادہ حاصل کرو اور اللہ کے ہاں محبوب بن جاؤ اور اس کے بندوں کے ہاں بھی محبت پاؤ۔

۴۰۳۲..... کثیر بن سلیم سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بیٹے! قرآن کی قرأت سے غفلت نہ کرو۔قرآن دل کو زندہ کرتا ہے فاحشات اور برے کاموں سے اور بدکاری سے روکتا ہے۔قرآن کے ساتھ پہاڑ بھی چل پڑتے ہیں۔

اے بیٹے! موت کو کثرت کے ساتھ یاد کرو۔دنیا سے بے رغبتی ہو جائے گی اور آخرت میں دل لگ جائے گا۔بے شک آخرت دائمی ٹھکانہ ہے اور دنیا دھوکے کا گھر ہے اس کے لیے جو اس کے ساتھ دھوکہ میں پڑ جائے۔رواہ الدیلمی

۴۰۳۳..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ ہر رمضان میں جبرئیل علیہ السلام کو قرآن سناتے تھے۔جس رات آپ قرآن سناتے تھے۔اس کی صبح کو آپ خوشگوار ہوا سے زیادہ سخی ہوتے تھے، اس دن آپ ﷺ سے جو سوال کیا جاتا آپ ﷺ اس کو پورا کرتے تھے۔
رواہ ابن جریر

۴۰۳۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے نبی ﷺ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔نیز فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص بازار سے گھر کی طرف لوٹے تو قرآن کھول کر اس کی تلاوت کرے، بے شک اس کے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔
رواہ ابن ابی داؤد

اس میں ایک راوی نور ہے مولیٰ جعدہ بن ہبیرہ۔

۴۰۳۵..... ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے گھر واپس آئے تو قرآن پاک کھول کر اس کی تلاوت کرے۔اللہ اس کے لیے ایک حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھیں گے۔میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف کے بدلے دس نیکیاں ہیں، لام کے بدلے دس نیکیاں ہیں اور میم کے بدلے دس نیکیاں ہیں۔رواہ ابن ابی داؤد

اس روایت میں بھی ثوار ہے۔

قرآن کے ایک حرف کا انکار بھی کفر ہے

۴۰۳۶..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے قرآن کے ایک حرف کا انکار کیا اس نے سارے قرآن کا انکار کیا اور جس نے قرآن کی قسم اٹھائی اس پر ہر آیت کے مقابلے میں ایک قسم لازم ہوگی۔مصنف عبدالرزاق

۴۰۳۷..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قرآن سفارشی ہے اور اس کی سفارش قبول ہے اور قرآن جھگڑا کرنے والا ہے اور اس کا جھگڑا تسلیم کیا جاتا ہے۔جس نے اس کو امام مانا یہ اس کو جنت میں داخل کر دے گا اور جس نے اس کو پیچھے رکھا یہ اس کو جہنم میں دھکیل دے گا۔
مصنف ابن ابی شیبہ

۴۰۳۸..... (نعمان رضی اللہ عنہ بن بشیر) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:
کچھ لوگ اللہ کے گھر والے ہیں۔پوچھا یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: وہ اہل قرآن ہیں۔رواہ ابن النجار

۴۰۳۹..... (ابوذر رضی اللہ عنہ) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: لوگوں میں سب سے مالدار کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا سفیان بن حرب، کسی نے کہا عبدالرحمٰن بن عوف، کسی نے کہا عثمان بن عفان۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ مالدار لوگ حاملین قرآن (قرآن کے وہ حافظ جو اس کو سمجھتے اور اس پر عمل کرتے ہیں) جن کے پیٹ میں اللہ نے قرآن رکھ دیا ہے۔رواہ ابن عساکر

۴۰۴۰..... ابوالقمراء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم مسجد نبوی ﷺ میں گروہ در گروہ بیٹھے گفتگو کر رہے تھے کہ اچانک حضور ﷺ اپنے کسی حجرے سے نکل

کر مسجد میں تشریف لائے اور حلقوں کی طرف دیکھا پھر قرآن (پڑھنے) والوں کے حلقے میں بیٹھ گئے اور فرمایا: اسی مجلس میں بیٹھنے کا مجھے حکم ملا ہے۔

ابو عمرو الدانی فی طبقات القراء وابن مندہ

۴۰۴۱..... (مراسیل محمد رحمۃ اللہ علیہ بن علی رضی اللہ عنہ بن حسین رضی اللہ عنہ) ابوجعفر محمد بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب بھی دو آدمی حسب ونسب اور دینداری میں برابر ہوتے ہیں تو ان میں عنداللہ افضل زیادہ ادب کرنے والا ہوتا ہے۔ (یعنی لوگوں کے نزدیک بھی مؤدب اور عبادات میں بھی مؤدب)۔

ابوجعفر سے پوچھا گیا: کہ اس کا ادب تو لوگوں کے نزدیک محفل ومجلس میں معتبر ہوتا ہے، اللہ عزوجل کے ہاں افضلیت کس بناء پر حاصل ہوئی؟ فرمایا: وہ قرآن کو ادب کے ساتھ اسی طرح پڑھتا ہے جس طرح وہ نازل ہوا اور اسی طرح صاف صاف الفاظ کے ساتھ وہ اللہ سے دعا بھی کرتا ہے چونکہ بسا اوقات آدمی غلط پڑھ جاتا ہے تو اللہ کے پاس اس کا عمل نہیں پہنچتا۔ رواہ ابن عساکر

ذیل القرآن

۴۰۴۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی وحی لکھتا تھا۔ جب آپ اس کو **سمیعا** لکھواتے تو وہ سمیعاً علیماً لکھ دیتا۔ اور جب سمیعا علیما لکھواتے تو سمیعا بصیرا لکھ دیتا۔ اس شخص نے سورۂ بقرہ اور سورہ آل عمران پڑھ رکھی تھی۔ اس نے سارا قرآن پڑھ رکھا تھا۔ لیکن (معاذ اللہ!) پھر یہ شخص نصرانی ہوگیا۔ اور کہنے لگا: میں محمد کے ہاں جو چاہتا تھا لکھ دیتا تھا۔ پھر اس کا انتقال ہوا تو دفن کیا گیا لیکن زمین نے اس کو باہر پھینک دیا۔ پھر دفن کیا گیا تو پھر پھینک دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے خود اس کو زمین پر پڑا ہوا دیکھا۔ ابن ابی داؤد فی المصاحف

۴۰۴۳..... حضرت ثابت (بنانی رحمۃ اللہ علیہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم میں ایک شخص قبیلہ بنی النجار کا تھا، جس نے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھ رکھی تھی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی وحی لکھا کرتا تھا۔ پھر وہ بھاگ گیا اور اہل کتاب کے ساتھ مل گیا۔ اہل کتاب نے اس کو آگے کیا اور کہنے لگے دیکھو یہ شخص رسول اللہ (ﷺ) کی وحی لکھتا تھا۔ لوگوں کو اس پر بہت تعجب ہوا ابھی کچھ عرصہ نہیں گذرا تھا کہ اللہ نے ان لوگوں کے درمیان اس کی گردن توڑ دی۔ لوگوں نے اس کے لیے گڑھا کھودا اور اس میں ڈال دیا لیکن زمین نے اس کو باہر پھینک دیا۔ (ایسا کئی بار ہوا تو) آخر لوگوں نے اس کو باہر پڑا ہوا چھوڑ دیا۔ فی کتاب عذاب القبر

مرتد کو زمین نے قبول نہیں کیا

۴۰۴۴..... حمید الطویل روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک شخص نبی ﷺ کے لئے وحی لکھا کرتا تھا۔ اس شخص نے سورۂ بقرہ پڑھ رکھی تھی۔ اور ہم میں جب کوئی سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھ لیتا تھا تو بہت معتبر سمجھا جاتا تھا۔

حضور ﷺ اس کو لکھواتے غفورا رحیما تو وہ کہتا: **علیما حکیما** لکھوں؟ آپ فرماتے لکھو جو چاہو۔ آپ اس کو علیماً حکیماً لکھواتے تو وہ پوچھتا سمیعا بصیراً لکھوں؟ آپ فرماتے جیسے چاہو لکھو۔ پھر وہ شخص اسلام سے پھر گیا اور مشرکوں کے ساتھ جاملا۔ وہاں جا کر کہنے لگا میں محمد کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں اس کے پاس جو چاہتا لکھ دیتا تھا۔

پھر وہ شخص مرگیا آپ ﷺ نے فرمایا زمین اس کو قبول نہ کرے گی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ اس جگہ گئے جہاں وہ مرا تھا تو اس کو زمین پر پڑا ہوا پایا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا یہ اس کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: ہم نے کئی بار اس کو دفن کرلیا مگر زمین اس کو قبول ہی نہیں کرتی۔ ق فیہ

فصل ...... سورتوں اور آیات کے بیان میں

بسم اللہ کے فضائل

۴۰۴۵..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: ایک شخص نے یقین کے ساتھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی تو اس کی مغفرت کردی گئی۔ الجامع للبیھقی

۴۰۴۶..... ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرآن کے ساتھ نازل نہیں ہوئی اور نبی ﷺ نے اس کو کسی موقع پر نہیں لکھوایا حتیٰ کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

انہ من سلیمان و انہ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔

اس وقت نبی علیہ السلام نے بسم اللہ لکھوائی۔ فرمایا اب تک اس کی حقیقت معلوم نہ ہوئی اب پتہ چلا کہ یہ قرآن کی آیت ہے۔

مصنف عبدالرزاق

۴۰۴۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے متعلق سوال کیا: جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اس کے اور اللہ کے سب سے بڑے نام کے درمیان کوئی چیز نہیں جس طرح آنکھ کی سیاہ و سفید پتلی کے درمیان کچھ نہیں۔ رواہ ابن النجار

۴۰۴۸..... عبد خیر فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے السبع المثانی (سات بار بار پڑھی جانے والی آیات) کے بارے میں سوال کیا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: الحمدللہ رب العالمین (یعنی السبع المثانی سورۂ فاتحہ ہے) کہا گیا کہ سورۂ فاتحہ تو چھ آیات کی ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم بھی آیت ہے۔ (یعنی اس کو بھی یہ فضیلت حاصل ہے کہ یہ بار بار پڑھی جاتی ہے)۔

الدارقطنی، بخاری ومسلم، ابن البشران فی امالیہ

۴۰۴۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز میں جب کوئی سورت شروع فرماتے تو بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے تھے۔ نیز فرمایا کرتے تھے: جس نے اس کو نہیں پڑھا اس نے (ہر سورت کو) ادھورا چھوڑ دیا۔ اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ بسم اللہ السبع المثانی کا تتمہ ہے۔ الثعلبی

الفاتحہ

۴۰۵۰..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فاتحۃ الکتاب (سورۂ فاتحہ چونکہ یہ بھی کتاب اللہ کا افتتاح ہے اس لیے اس کو فاتح کہا گیا ہے) کے متعلق پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ سورت عرش کے نیچے کے خزانے سے نازل کی گئی ہے۔ ابن راھویہ

۴۰۵۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سورۂ فاتحہ مکہ میں تحت العرش خزانے سے نازل کی گئی۔ الثعلبی والواحدی

۴۰۵۲..... (ابی بن کعب) رسول اللہ ﷺ نے فاتحۃ الکتاب پڑھی پھر فرمایا: تمہارا پروردگار ارشاد فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ پر سات آیات نازل کی ہیں۔ تین میرے لیے ہیں تین تیرے لیے اور ایک میرے اور تیرے درمیان ہے۔ میرے لیے الحمدللہ رب العالمین۔ الرحمٰن الرحیم اور مالک یوم الدین ہیں۔ اور میرے تیرے درمیان مشترک آیت یہ ہے ایاک نعبد وایاک نستعین۔ یعنی تو عبادت کرے اور میں تیری مدد کروں۔ اور تیرے لیے آخری تین آیات یہ ہیں اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ الاوسط للطبرانی، بخاری، مسلم

اس روایت کو زہری سے صرف سلیمان بن ارقم روایت کرتے ہیں۔

فائدہ:...... سبحان اللہ! کیا خدا کا کلام حکمت سے بھرا ہے پہلی تین آیات خدا کی تعریف پر ہیں چوتھی آیت کا پہلا حصہ جو تین آیتوں سے ملا ہوا ہے وہ بھی خدا کی تعریف ہے **ایاک نعبد** ہم تیری عبادت کرتے ہیں۔ جبکہ دوسرا حصہ **وایاک نستعین** اور ہم تجھی سے مدد مانگتے ہیں بندہ کے کام کے لیے ہے، پھر اسی نسب سے آخری تین آیات بندہ کے لیے دعائیں ہیں۔ اس طرح اول ساڑھے تین آیات خدا کے لیے ہوئیں اور آخری ساڑھے تین آیات بندے کے لیے۔ **وللہ الحمد والمنة۔**

سورۃ فاتحہ کی فضیلت

۴۰۵۳...... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تجھے ایسی سورت نہ سکھاؤں جو تورات میں نہ انجیل میں، نہ زبور میں اور نہ ہی قرآن میں نازل کی گئی؟ میں نے عرض کیا: ضرور! فرمایا: میری خواہش ہے کہ تم اس (سامنے غالباً مسجد نبوی کے) دروازے سے نہ نکلو حتی کہ وہ سورت سیکھ لو۔ پھر نبی ﷺ کھڑے ہو گئے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور آپ ﷺ مجھ سے بات کرتے رہے جبکہ میرا ہاتھ آپ کے دست مبارک میں تھا۔ میں جان بوجھ کر آہستہ آہستہ چل رہا تھا کہ کہیں آپ مجھے وہ سورت بتانے سے پہلے دروازے سے نکل نہ جائیں۔ جب میں دروازے کے قریب پہنچ گیا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ سورت جس کا آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہو تو کیا پڑھتے ہو؟ میں نے سورۂ فاتحہ پڑھ کر سنادی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: **ولقد اتیناک سبعامن المثانی والقرآن العظیم** اور ہم نے آپ کو سات بار بار پڑھنے والی آیات اور قرآن عظیم عطا کیا۔ یہ مجھے ہی عطا کی گئی ہے۔

بخاری ومسلم فی کتاب وجوب القرآن فی الصلاۃ

۴۰۵۴...... (ابن عباس رضی اللہ عنہ) **ولقد اتیناک سبعا من المثانی** کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ام القرآن **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**۔ ساتویں آیت ہے (جبکہ چھ آیات سورۂ فاتحہ کی ہیں) ان کو اللہ نے خصوصیت سے تمہارے لیے نازل کیا ہے اور تم سے قبل کسی امت کے لیے نازل نہیں کیا۔ **عبدالرزاق فی المصنف**

۴۰۵۵...... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ نے مجھ پر ایسی سورت نازل فرمائی ہے، جو مجھ سے پہلے انبیاء ومرسلین میں سے کسی پر نازل نہیں فرمائی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے نماز میں سورۂ فاتحہ اپنے اور اپنے بندوں کے درمیان مشترک رکھی ہے۔ پس بندہ جب **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے نے مجھے دو لطیف اور خوبصورت ناموں کے ساتھ پکارا ہے۔ ایک دوسرے سے زیادہ لطیف ہے۔ الرحیم زیادہ لطیف ہے بنسبت الرحمٰن کے۔ اور دونوں ہی لطیف المعانی ہیں۔ پھر جب بندہ پڑھتا ہے: **الحمدللہ** اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے نے میرا شکر ادا کیا اور میری حمد کی ہے۔ پھر بندہ کہتا ہے: **رب العالمین**. تو اللہ پاک فرماتے ہیں: میرا بندہ گواہی دیتا ہے کہ میں رب العالمین (تمام جہانوں کا پروردگار) ہوں۔ جن، انس، ملائکہ اور شیاطین اور تمام مخلوقات کا رب ہوں، ہر چیز کا رب اور ہر چیز کا خالق ہوں۔ پس جب بندہ کہتا ہے: **الرحمٰن الرحیم** تو پروردگار فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے۔ بندہ جب کہتا ہے: **مالک یوم الدین**. (یعنی اللہ قیامت کے دن کا مالک ہے) تو پروردگار فرماتے ہیں: میرے بندے نے گواہی دی ہے کہ قیامت کے دن کا میرے سوا کوئی مالک نہیں ہے۔ اور یوں میرے بندے نے میری ثناء و بڑائی بیان کی ہے۔

جب بندہ کہتا ہے: **ایاک نعبد** (یعنی تجھ ہی سے مدد مانگتا ہوں) تو اللہ پاک فرماتے ہیں یہ میرے اور بندے دونوں کے لیے ہے **ایاک نعبد** میرے لیے ہے اور **ایاک نستعین** اس کے لیے۔ پس اب بندہ جو بھی مانگے گا میں اس کو دوں گا۔ **اھدنا الصراط المستقیم** یعنی ہمیں اسلام کا سیدھا راستہ دکھا۔ کیونکہ اسلام کے علاوہ کوئی راستہ سیدھا نہیں جو توحید سے خالی ہو۔ **صراط الذین انعمت علیھم**...... یعنی ان لوگوں

کا راستہ جن پر انعام کیا یعنی نبیوں اور مؤمنوں کا راستہ۔ کیونکہ انہی پر نبوت اور ایمان کا انعام ہوا ہے۔ **غیر المغضوب علیھم** یعنی جن لوگوں پر تیرا غضب ہوا ہے ان کے علاوہ لوگوں کا راستہ دکھا۔ اور وہ لوگ یہود ہیں۔ **و لا الضالین** یہ نصاریٰ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کے بعد گمراہ کر دیا۔ پس ان کی معصیت کے سبب اللہ نے ان پر غضب نازل کیا اور ان میں سے بندر، خنزیر اور شیطان کے پیروکار بنا دیئے۔ یہ لوگ دنیا و آخرت میں بدترین لوگ ہیں جو جہنمی ٹھکانے والے ہیں۔ سیدھے راستے سے گمراہ ہیں جو کہ مؤمنین کا راستہ ہے۔ پس جب امام کہے **ولا الضالین** تو تم کہو امین۔ تو اللہ پاک تمہاری یہ دعا قبول فرمائیں گے۔

میرے رب نے مجھے فرمایا: اے محمد! یہ (سورت) تیری اور تیری پیروکار امت کے لیے جہنم سے نجات کا سبب ہے۔ شعب الایمان للبیھقی

کلام:۔۔۔۔۔۔اس روایت کی سند میں ضعف اور انقطاع ہے جس کی بناء پر یہ روایت ضعیف ہے نیز اس روایت میں ابن عباس کے اقوال کو بھی مرفوع حدیث میں درج کر دیا گیا ہے۔

سورۂ بقرہ

۴۰۵۶۔۔۔۔۔(آیۃ الکرسی) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور اکرم ﷺ کو اسی منبر کی لکڑیوں پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی اس کو جنت میں جانے سے موت کے سوا کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ اور جس نے بستر پر لیٹتے وقت پڑھا اللہ پاک اس کے گھر، اس کے پڑوسی کے گھر اور اس کے اردگرد کے گھروں کی حفاظت فرمائے گا۔ شعب الایمان للبیھقی

۴۰۵۷۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آیات قرآنیہ کی سردار **اللّٰہ لاالٰہ الا ھو الحی القیوم** ہے۔ یعنی آیت الکرسی۔

ابن الانباری فی المصاحف، مصنف عبدالرزاق

۴۰۵۸۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نہیں سمجھتا کہ کوئی اسلام میں پیدا ہو یا صاحب عقل ہے اور آیۃ الکرسی **اللّٰہ لاالٰہ الا ھو الحی القیوم** الخ پڑھے بغیر کوئی رات گذارے۔ کاش! تم کو اس کی اہمیت معلوم ہوتی۔ یہ آیت تمہارے نبی کو عرش کے نیچے خزانے سے عطا کی گئی ہے۔ تمہارے نبی سے قبل یہ آیت کسی کو عطا نہیں کی گئی اور میں کبھی کوئی رات بسر نہیں کرتا مگر تین دفعہ آیت الکرسی ضرور پڑھتا ہوں۔ ایک مرتبہ عشاء کے بعد دو رکعتوں میں (سے کسی ایک میں) دوسری مرتبہ وتر میں اور تیسری مرتبہ جب بستر پر جاتا ہوں۔ تب پڑھتا ہوں۔ ابوعبید فی فضائلہ، مصنف ابن ابی شیبہ، الدارمی، محمد بن نصر، ابن الضریس

۴۰۵۹۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں کسی کو عقل مند نہیں سمجھتا جب تک کہ وہ ہر رات آیۃ الکرسی نہ پڑھے۔ اگر تم کو معلوم ہو جاتا کہ اس میں کیا کچھ ہے تو تم کبھی اس کو نہ چھوڑتے۔ بے شک رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: مجھے آیۃ الکرسی عرش کے نیچے خزانے سے عطا کی گئی ہے اور مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس میں نے جب رسول اللہ ﷺ سے یہ فرمان سنا تب سے اس کو پڑھے بغیر کبھی کوئی رات نہیں گذاری۔

الدیلمی، شیخ شیوخنا الحافظ شمس الدین بن الجزری فی کتاب اسنی المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب مسلسلاً

کلام:۔۔۔۔۔۔اس روایت کا ہر راوی کا کہنا ہے کہ جب سے میں نے یہ روایت سنی ہے کسی رات اس کو نہیں چھوڑا۔ اور یہ روایت صالح الاسناد ہے۔ اللہ پاک ہم کو بھی اس روایت کے تسلسل اور اس کی لڑی میں ایک مہرہ بنا دے۔ آمین۔

۴۰۶۰۔۔۔۔۔شعبی رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں، ہم حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے۔ ہمارے درمیان فضائل قرآن پر گفتگو چل پڑی۔ (کہ سب سے افضل سورت یا آیت کون سی ہے؟) ایک شخص نے کہا سورۂ بنی اسرائیل کی آخری آیت کسی نے کہا: کھیعص اور طٰہٰ۔ کسی نے کہا: یٰس اور تبارک الذی۔ یونہی آگے پیچھے بات کرتے رہے۔ حاضرین مجلس میں ایک علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ نے کوئی بات نہیں فرمائی۔ آخر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سب خاموش ہو گئے؟ تم کو آیت

الکرسی نہیں معلوم کیا؟ عبداللہ کہتے ہیں: ہم نے کہا: اے ابوالحسن! اس کے بارے میں آپ نے جو کچھ نبی کریم ﷺ سے سنا ہو ہمیں بھی سنائیے! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

انبیاء کے سردار آدم ہیں۔ عرب کے سرداد محمد ہیں (ﷺ)، فارس کے سردار سلمان ہیں، روم کے سردار صہیب ہیں، حبشہ کے سردار بلال ہیں، درختوں کا سردار بیری کا درخت ہے، مہینوں کا سردار حرم والے ماہ ہیں، (رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم) جب کہ بعد میں شرعی حرمت ختم کر دی گئی تھی اور ماہ صیام کو سب سے زیادہ افضل قرار دیا گیا) دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے، کلاموں کا سردار قرآن ہے، قرآن کی سردار سورۃ البقرہ ہے۔ اور سورۃ البقرہ کی سردار آیت آیت الکرسی ہے۔ اس میں پچاس کلمے ہیں اور ہر کلمہ میں پچاس برکتیں ہیں۔

ابو عبداللہ منصور بن احمد الھروی فی حدیثہ والدیلمی

ابن عساکر نے اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مختصراً روایت کیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم آیۃ الکرسی کی فضیلت نہیں جانتے؟ اس میں پچاس کلمے ہیں اور ہر کلمہ میں ستر برکات ہیں۔

روایت میں ایک راوی مجالد بن سعید ہے، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لیس بشیء. ان کا کچھ اعتبار نہیں۔ اور کئی ایک محدثین نے کہا ہے یہ ضعیف ہے۔

۴۰۶۱..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میری ایک (کھجوریں سکھانے کی) جگہ تھی۔ جہاں ہر روز جاتا تھا ایک مرتبہ کھجوریں کم پائیں تو میں نے ایک رات وہاں چوکیداری کی۔ دیکھا کہ ایک جانور ہے جو لڑکے کی مانند دکھائی دے رہا ہے۔ میں نے اس کو سلام کیا اس نے میرے سلام کا جواب دیا۔ میں نے پوچھا تو جن ہے یا انسان؟ اس نے کہا: جن۔ میں نے اس کو اپنا ہاتھ پکڑانے کو کہا تو اس نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دیا۔ اس کا ہاتھ کتے کے ہاتھ کی مانند تھا۔ اور اس کے بال بھی کتے کے بال کی طرح تھے۔ میں نے اس سے پوچھا کیا جنوں کے جسم ایسے ہی ہوتے ہیں؟ اس نے میرے جواب کے بجائے کہا: جنوں کو یہ بات معلوم ہے کہ میں ان میں اس وقت سب سے زیادہ قوت والا ہوں۔ میں نے اس سے اس چوری کی وجہ پوچھی تو بولا: ہم نے سنا تھا آپ صدقہ کرنے کو پسند کرتے ہیں تو ہم کو خواہش ہوئی کہ آپ کا طعام کھانا چاہئے۔ آیۃ الکرسی جو سورۂ بقرہ میں ہے۔ جس نے اس کو شام سے پڑھا صبح تک ہم سے حفاظت میں رہا اور جس نے صبح پڑھا شام تک ہم سے حفاظت میں رہا۔

حضرت ابی رضی اللہ عنہ صبح کو رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رات کا سارا ماجرا کہہ سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: صدق الخبیث۔ خبیث نے سچ کہا۔

نسائی، الحارث، مستدرک الحاکم، الرویانی، العظمۃ لابی الشیخ، الکبیر للطبرانی، الحاکم وابونعیم فی الدلائل، السنن لسعید بن منصور

۴۰۶۲..... حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: کتاب اللہ میں کون سی آیت سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟ ابی رضی اللہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ حتیٰ کہ نبی ﷺ نے تین بار ان سے یہ سوال کیا حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آخر میں نے عرض کیا: اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم۔ پھر حضور ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے ابوالمنذر! تم کو علم مبارک ہو۔ مسلم

افضل ترین آیت

۴۰۶۳..... حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کتاب اللہ کی کونسی آیت تم کو سب سے زیادہ عظمت والی معلوم ہوتی ہے؟ میں نے عرض کیا: اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم۔ آپ ﷺ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے سینے پر ہاتھ مارا اور

فرمایا: تجھ کو علم مبارک ہو، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس آیت کی ایک زبان ہے اور دو ہونٹ ہیں، یہ عرش کے پائے کے پاس کھڑی ہو کر مالک الملک کی پاکی بیان کرتی ہے۔

ابن الضریس فی فضائله، الرویانی، ابن حبان، ابو الشیخ فی العظمة، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم

۴۰۶۴..... (اسقع البکری رضی اللہ عنہ) ابن ماکولا اسقع البکری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس مہاجرین کی اوطاق میں تشریف لائے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! قرآن میں کونسی آیت سب سے زیادہ عظیم ہے؟ فرمایا: **اللہ لااله الا هو الحی القیوم** ۔التاریخ للبخاری، الکبیر للطبرانی، المعرفة لابی نعیم

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں اس کو عبدان رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۴۰۶۵..... (سورۂ بقرہ کی آخری آیات) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں کسی کو عقل مند نہیں سمجھتا کہ وہ بغیر سورۂ بقرہ کی آیات پڑھے سو جائے۔ بے شک وہ آیات عرش کے خزانے سے نازل کی گئی ہیں۔ الدارمی، مسدد، محمد بن نصر، ابن الضریس، ابن مردویه

فائدہ:...... سورۂ بقرہ کی آخری آیات سے مراد امن الرسول سے آخر تک ہے۔

۴۰۶۶..... (آل عمران) (عثمان رضی اللہ عنہ) عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے کسی رات آل عمران کا آخری حصہ پڑھا اس کے لیے وہ رات عبادت میں گذاری ہوئی لکھی جائے گی۔ رواہ الدارمی

فائدہ:...... سورۂ آل عمران کے آخری حصہ سے مراد آخری رکوع ہے جو آیت نمبر ۱۹۰ **ان فی خلق السموات** سے آخر سورت تک ہے۔

۴۰۶۷..... (الزہراوان) (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے بقرہ آل عمران اور نساء یہ تینوں سورتیں ایک رات میں پڑھ لی اس کو قانتین (خدا کے تابعداروں) میں لکھ دیا جائے گا۔

ابو عبید، السنن لسعید بن منصور، عبد بن حمید، شعب الایمان للبیهقی

۴۰۶۸..... (الانعام) (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سورۂ الانعام قرآن کا مغز ہے۔

ابو عبید فی فضائل القرآن، الدارمی، محمد بن نصر فی کتاب الصلاة ابو الشیخ فی تفسیره

۴۰۶۹..... (علی رضی اللہ عنہ) ابو الفضل بزیع بن عبید بن بزیع البزاری المقری، سلیمان بن موسیٰ، سلیم بن عیسیٰ، حمزہ بن حبیب الزیات، سلیمان الاعمش، یحییٰ بن وثاب، ابو عبدالرحمٰن السلمی، علی بن ابی طالب۔

ہر ایک راوی سے بیان کرنے والا پانچ آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور سننے والے سے پوچھتا ہے کیا کافی ہے؟ لیکن وہ جواب میں زیادتی کی خواہش ظاہر کرتا ہے تو وہ یہی بات اپنے محدث کی طرف منسوب کرتا ہے آخر میں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تجھے یہ کافی ہونا چاہیے اسی طرح قرآن پانچ پانچ آیتیں ہو کر نازل ہوا ہے۔ اور جس نے پانچ پانچ آیتیں کر کے قرآن یاد کیا وہ اس کو نہیں بھولے گا سوائے سورۃ انعام کے، یہ پوری کی پوری نازل ہوئی تھی۔ اس کو لے کر ہزار فرشتے آئے تھے اور ہر آسمان سے ستر ہزار فرشتے ان کی مشایعت کرنے آئے تھے۔ اسی شان و شوکت کے ساتھ انہوں نے یہ سورت نبی ﷺ پر نازل کی۔ یہ سورت جب بھی کسی بیمار پر پڑھی گئی اس کو ضرور شفاء نصیب ہوئی۔ شعب الایمان للبیهقی، الخطیب فی التاریخ، ابن النجار

کلام:...... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس میں غیر معروف راوی ہیں۔ میزان میں ہے کہ **هذا موضوع علی سلیم**۔ کہ یہ روایت امام سلیم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کر کے گھڑی گئی ہے۔ نیز بزیع غیر معروف راوی ہے۔ میزان ۱/۳۰۷۔

۴۰۷۰..... (سورۃ المؤمنون) (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضور ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ کے چہرے کے قریب شہد کی مکھیوں بھنبھناہٹ کی مانند آواز سنائی دیتی۔ (اسی طرح ایک مرتبہ) ہم کچھ دیر ٹھہرے آپ ﷺ قبلہ رو ہوئے اور اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی:

اللهم زدنا ولا تنقصنا واکرمنا ولا تهنا واعطنا ولا تحرمنا وآثرنا ولا توثر علینا وارض عنا وارضنا

اے اللہ ہم میں زیادتی فرما، کمی نہ فرما، ہمارا اکرام فرما، ہمیں توہین کے حوالہ نہ کرے، ہمیں عطا کر، محروم نہ کر، ہمیں ترجیح دے، ہم پر کسی کو ترجیح نہ دے، ہم سے راضی ہوجا اور ہمیں بھی راضی کردے۔

پھر آپ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمایا: مجھ پر دس آیات نازل ہوئی ہیں۔ جس نے ان پر عمل کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے قد افلح المؤمنون پڑھنا شروع کی حتیٰ کہ دس آیات ختم فرمادیں۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، مسند احمد، ترمذی، نسائی

امام نسائی فرماتے ہیں یہ روایت منکر ہے۔

ابن المنذر بالعقیلی فی الضعفاء مستدرک الحاکم، البیہقی فی الدلائل، ابن مردویہ، السنن لسعید بن منصور

۴۰۷۱.....حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس نے قد افلح المؤمنون (یعنی سورۂ مؤمنون) کی پہلی دس آیات پڑھیں، اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بنادے گا۔ رواہ ابن مردویہ

۴۰۷۲.....(السبع الطوال) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی رات کچھ تکلیف محسوس کی۔ صبح ہوئی تو آپ ﷺ سے پوچھا گیا: تکلیف کا اثر آپ کے چہرے پر واضح (کیوں) ہے؟ فرمایا: الحمد للہ! تم جس حال پر مجھے دیکھ رہے ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اس رات السبع الطوال (شروع کی سات طویل سورتیں) پڑھی تھیں۔ رواہ ابن جویر

۴۰۷۳.....(سورۂ طٰہٰ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے سب سے پہلے سورۂ طٰہٰ سیکھی تھیں میں جب بھی یہ پڑھتی تھی:

طٰہٰ انزلنا علیک القرآن لتشقیٰ۔

طٰہٰ ہم نے آپ پر قرآن اس لیے نازل نہیں کیا کہ آپ متقی ہوجائیں۔ تو رسول اکرم ﷺ یہ ضرور فرماتے: اے عائشہ! میں شقی نہیں ہوا۔

رواہ ابن عساکر

۴۰۷۴.....(سورۂ یٰس ٓ)۔ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ یٰس کو سنا اس کے لیے راہ خدا میں بیس دینار خرچ کرنے کا اجر لکھا جائے گا۔ اور جس نے سورۂ یٰس کو پڑھا اس کے لیے بیس مقبول حج کے برابر ہوگا اور جس نے سورۂ یٰس ٓ کو لکھ کر پیا اس کے پیٹ میں سو نور، سو رحمتیں اور سو برکتیں لکھی جائیں گی اور اس کے دل سے ہر طرح کا کھوٹ اور بیماری نکال دی جائے گی۔ رواہ ابن مردویہ

کلام:.....اس روایت کی سند کمزور ہے۔

سورۂ یٰسین کی فضائل

۴۰۷۵.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یٰس پڑھ، یٰس ٓ میں دس برکات ہیں۔ جس بھوکے نے اس کو پڑھا سیر ہوا۔ جس پیاسے نے پڑھا سیراب ہوا۔ جس ننگے نے پڑھا ملبوس ہوا۔ جس مجرد (بے نکاحے) نے پڑھا شادی کے بندھن میں جڑا۔ جس خوف زدہ نے پڑھا امن پایا۔ جس قیدی نے پڑھا آزاد ہوا۔ جس مسافر نے پڑھا اس کو سفر میں مدد نصیب ہوئی۔ جس مقروض نے سورۂ یٰس کو پڑھا اس کا قرض ادا ہوا۔ کسی گم شدہ شے والے نے پڑھا تو اس کو پالیا۔ اور جس میت پر اس سورت کو پڑھا گیا اس سے عذاب ہلکا کردیا گیا۔

رواہ ابن مردویہ

۴۰۷۶.....(سورۃ الصافات) (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص یہ چاہے کہ بڑے ترازو میں اس کا عمل تولا جائے تو وہ یہ آیت تین بار پڑھا کرے۔ (ابن زنجویہ فی ترغیبہ

۴۰۷۷.....(سورۃ الفتح) (مسند عمر رضی اللہ عنہ)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم ایک سفر میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ میں نے ایک شے کے بارے میں آپ سے تین بار سوال کیا۔ مگر آپ نے کچھ جواب نہیں دیا۔ میں نے اپنے دل میں اپنے آپ کو ملامت کی: تیری ماں گم

ہو خطاب کے بیٹے! تو نے رسول اللہ ﷺ کو سوال کر کے تنگ کر دیا۔

چنانچہ پھر میں نے اپنی سواری آگے بڑھائی کہ کہیں میرے خلاف کوئی وحی نازل نہ ہو جائے۔ اچانک ایک آواز اٹھی: اے عمر! میں پلٹا اور ڈرا کہ کہیں میرے بارے میں کچھ نازل تو نہیں ہو گیا۔ لیکن حضور ﷺ نے فرمایا: گذشتہ رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے دنیا اور دنیا کی سب چیزوں سے محبوب ہے۔ وہ سورت ہے: انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ماتقدم من ذنبک وماتأخر

سورة الفتح. مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائی، مسند ابی یعلی، صحیح ابن حبان، ابن مردویه، الدلائل للبیهقی

۴۰۷۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حدیبیہ سے واپسی کے موقع پر سورۃ الفتح نازل ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو مجھے دنیا سے زیادہ محبوب ہے: انا فتحنا لک فتحا مبینا (اس سورت میں آپ کو فتح مکہ اور اگلے پچھلے گناہوں کی معافی کا وعدہ دیا گیا ہے۔) صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ نے واضح کر دیا ہے جو آپ کے ساتھ کرم ہونے والا ہے۔ ہمارے لیے کیا ہوگا؟ تو یہ فرمان نازل ہوا: لیدخل المؤمنین والمؤمنات جنات۔ تا کہ وہ مؤمن اور مؤمنات کو جنت میں داخل کرے۔

الجامع لعبدالرزاق، المصنف لابن ابی شیبه، مسند احمد، عبد بن حمید، مسلم، ترمذی، ابن جریر، ابن مردویه، المعرفة لابی نعیم

۴۰۷۹..... (سورۂ ق)۔ ام ہاشم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے سورۂ: ق والقرآن المجید کو رسول اللہ ﷺ کی زبان سے (سن سن کر) یاد کی ہے۔ جب آپ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دیتے تو اس کو پڑھتے۔ مصنف ابن ابی شیبه

۴۰۸۰..... (سورۂ تبارک) (انس رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ایک شخص کھڑا کیا جائے گا جس نے معاصی کی تمام راہوں پر سفر کیا ہوگا۔ مگر وہ اللہ کو ایک مانتا ہوگا۔ اور قرآن کی بھی صرف ایک سورت سیکھی ہوگی۔ اس کو جہنم کا حکم سنا دیا جائے گا۔ اس کے پیٹ سے پرندے کی مانند کوئی چیز نکل کر اڑ جائے گی۔ وہ کہے گی: اے اللہ! تیرے نبی پر مجھے نازل کیا گیا تھا اور تیرا یہ بندہ بھی میری تلاوت کرتا تھا چنانچہ وہ سورت مسلسل اس کی شفاعت میں رہے گی حتیٰ کہ اس کو جنت میں داخل کر دے گی اور نجات دھندہ سورۂ تبارک الذی ہے۔ رواہ الدیلمی

۴۰۸۱..... (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) قرۃ رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک شخص کی وفات ہوئی اس کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا۔ قرآن کی ایک سورت اس کی طرف سے جھگڑنے لگی حتیٰ کہ اس سے سب کو روک دیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اور مسروق (ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد) نے دیکھا تو وہ سورۃ سورۂ تبارک الذی (سورۃ الملک) تھی۔

البیهقی فی کتاب عذاب القبر

۴۰۸۲..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سورۂ تبارک نے اپنے پڑھنے والے کے لئے جھگڑا کیا حتیٰ کہ اس کو جنت میں داخل کرا دیا۔

البیهقی فی کتاب عذاب القبر

۴۰۸۳ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سورۂ تبارک الذی سورۂ مانع ہے یہ اللہ کے حکم سے قبر کے عذاب کو منع کرتی ہے۔ (اور روتی ہے)۔ عذاب سر کی طرف سے آتا ہے تو سر کہتا ہے اس شخص نے میرے اندر سورۂ تبارک الذی کو محفوظ کر رکھا ہے لہٰذا یہاں سے عذاب کو راستہ نہیں مل سکتا۔ عذاب پاؤں کی طرف سے آتا ہے تو پاؤں کہتے ہیں: اس شخص کے ہمارے ساتھ کھڑے ہو کر سورۂ تبارک الذی پڑھتا رہا ہے لہٰذا یہاں سے تم کو راستہ نہیں مل سکتا۔ پس اللہ کے حکم سے یہ سورت قبر کے عذاب کو روک دیتی ہے۔ یہ سورت تورات میں بھی ہے۔ جس نے اس کو رات کیل پڑھا اس نے بہت زیادہ (قرآن پڑھا) اور اچھا کیا۔ البیهقی فی عذاب القبر

۴۰۸۴..... (سورۂ اعلیٰ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ سورت سبح اسم ربک الاعلیٰ کو پسند کرتے تھے۔

مسند احمد، البزار، الدورقی، ابن مردویه

کلام:..... اس روایت میں ایک راوی ثویر بن ابی فاختہ ہیں۔ جو ضعیف ہیں۔

سورۃ تکاثر کی فضیلت

۴۰۸۵..... (سورۃ تکاثر) (مسند عمر رضی اللہ عنہ) المتفق والمفترق کتاب میں خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمیں اسماعیل بن رجاء نے کہا کہ ابوالحسن علی بن الحسن بن اسحاق بن ابراہیم بن المبارک الفرغانی، ابوالعباس، احمد بن عیسیٰ المقری، ابوجعفر محمد بن جعفر الانصاری، یحییٰ بن بکیر المخزومی، مالک بن انس، حبیب بن عبدالرحمن بن حفص بن عاصم کی سند سے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس نے ایک رات میں ایک ہزار آیات پڑھیں وہ اللہ سے ہنستے ہوئے چہرے کے ساتھ ملاقات کرے گا۔ کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کون ہے جو ہزار آیات ایک رات میں پڑھ سکے۔ حضور ﷺ نے اس کے جواب میں بسم اللہ پڑھ کر پوری سورۃ الھاکم التکاثر پڑھی۔ پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ (چھوٹی سی) سورت ایک ہزار آیات کے برابر ہے۔

الخطیب فی المتفق و المتفرق

کلام:..... مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کو یحییٰ بن بکیر سے روایت کرنے والا راوی مجہول ہے۔ اور حدیث غیر ثابت ہے۔

۴۰۸۶..... (سورۃ الاخلاص) (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے فجر کی نماز کے بعد دس بار سورۃ اخلاص پڑھی اس کو کوئی گناہ لاحق نہ ہوگا خواہ شیطان طاقت صرف کرے۔ السنن لسعید بن منصور، ابن الضریس

۴۰۸۷..... عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا: میں تم کو پورا قرآن سناتا ہوں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے تین بار سورۃ اخلاص پڑھی۔ علی بن حرب الطائی فی الثانی من حدیثه

۴۰۸۸..... (المعوذتین) حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک سفر میں میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ جب فجر طلوع ہوئی تو آپ نے اذان دی اور اقامت کہی اور مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا۔ پھر آپ علیہ السلام نے (دو رکعتوں میں) معوذتین پڑھی۔ نماز کے بعد فرمایا: کیا دیکھا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دیکھ لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بھی سوؤ یا اٹھو تو ان کو ضرور پڑھو۔ مصنف ابن ابی شیبه

۴۰۸۹..... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے ملاقات کی تو آپ نے فرمایا: اے عقبہ بن عامر! قطع رحمی کرنے والے سے صلہ رحمی کرو، جو تجھے محروم کرے تو اسے عطا کرو۔ ظلم کرنے والے کو معاف کر۔

فرماتے ہیں: میں پھر آپ سے ملا تو آپ نے فرمایا: اے عقبہ بن عامر! میں تجھے ایسی سورتیں نہ سکھا دوں جن کے مثل اللہ پاک نے کوئی سورت نہ تورات میں نازل کی اور نہ انجیل میں، نہ زبور میں اور نہ قرآن میں۔ پس ان پر کوئی رات ایسی نہ گذرنی چاہیے جس میں تو ان کو نہ پڑھے۔

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب سے رسول اللہ ﷺ نے مجھے ان سورتوں کو پڑھنے کا حکم دیا ہے تب سے کوئی رات مجھ پر ایسی نہیں گذری جس میں نے ان کو نہ پڑھا ہو۔

اور مجھ پر لازم ہے کہ میں ان کو کبھی نہ چھوڑوں کیونکہ آپ ﷺ نے مجھے ان کا حکم دیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۰۹۰..... عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں رسول اللہ ﷺ کی سواری کی مہار تھامے چل رہا تھا کہ مجھے آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی سوار ہو جاؤ اے عقبہ۔ مجھے خوف ہوا کہ آپ ﷺ کی سواری پر کیسے سوار ہوں۔ لیکن پھر ڈر گیا کہیں نافرمان نہ ہو جاؤں۔ چنانچہ میں سوار ہوا اور تھوڑی دیر بعد اتر گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہو گئے۔ میں دوبارہ آپ کی سواری کی مہار تھامے چلنے لگا۔ پھر مجھے رسول اللہ ﷺ مخاطب ہو کر فرمانے لگے: اے عقبہ! میں سب سے بہترین دو سورتیں تم کو نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ یا رسول اللہ! ضرور بتائیے! تو آپ نے فرمایا: قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس۔ عقبہ فرماتے ہیں پھر جب صبح کی نماز کھڑی ہوئی تو آپ ﷺ نے نماز میں یہی دو سورتیں تلاوت فرمائیں۔ پھر آپ کا گذر میرے پاس سے ہوا تو فرمایا: اے عقبہ! کیا دیکھا (ان

سورتوں کی اہمیت کو)؟ پس جب بھی سوؤیا اٹھوتو ان کو ضرور پڑھو۔ رواہ ابن عساکر

۴۰۹۱...... (جامع سورتیں) (مسند صدیق رضی اللہ عنہ)۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بڑھاپا آپ پر تیزی کے ساتھ چھا رہا ہے؟ فرمایا: مجھے سورۂ ھود، واقعہ، مرسلات، عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا ہے۔

مسدد، مسند ابی یعلی، ابن المنذر، ابو الشیخ، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر، ابن مردویه، الصابونی فی المأتین ابن عساکر

۴۰۹۲...... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بڑھاپا آپ پر جلدی آگیا؟ فرمایا: مجھے سورۂ ھود اور اس کی بہنوں حاقہ، واقعہ، عم یتساءلون اور ھل اتاک حدیث الغاشیہ نے بوڑھا کر دیا۔ (کیونکہ ان میں عذاب کا ذکر ہے)۔ (البزار، ابن مردویہ)

۴۰۹۳...... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے سر کو کس چیز نے سفید کر دیا؟ فرمایا: ھود اور اس کی بہن سورتوں نے مجھے بڑھاپے سے قبل بوڑھا کر دیا ہے۔ میں نے عرض کیا: اس کی بہن کون سی ہیں؟ فرمایا: **اذا وقعت الواقعة، عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت** انہوں نے مجھے بڑھاپے سے قبل بوڑھا کر دیا۔ رواہ ابن مردویه

۴۰۹۴...... حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے سورۂ بقرہ، سورۂ آل عمران اور سورۂ النساء پڑھ لی اس کو اللہ کے ہاں حکماء میں سے لکھا جائے گا۔ السنن لسعید بن منصور، شعب الایمان للبیهقی

۴۰۹۵...... مسور بن مخرمہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سورۂ بقرہ، سورۂ النساء، سورۃ المائدہ، سورۃ الحج، اور سورۃ النور سیکھو، کیونکہ ان میں (احکامات اور) فرائض ہیں۔

مستدرک الحاکم شعب الایمان للبیهقی

۴۰۹۶...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: سورۃ البراءت سیکھو اور اپنی عورتوں کو سورۃ النور سکھاؤ اور ان کو زیور میں چاندی پہناؤ۔

فضائل القرآن لابی عبید، السنن لسعید بن منصور، التفسیر لابی الشیخ، شعب الایمان للبیهقی

فصل...... تلاوت کے آداب میں

۴۰۹۷...... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ)۔ ابو صالح سے مروی ہے۔ دور خلافت صدیق میں یمن کا وفد (مدینہ) آیا اور قرآن سن کر رونے لگا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم بھی (پہلے) اسی طرح تھے، (قرآن سن کر رو پڑتے تھے) پھر ہمارے قلوب تخت ہوگئے۔ حلیة الاولیاء

۴۰۹۸...... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سورۂ مریم پڑھی پھر سجدہ فرمایا۔ بعد میں فرمانے لگے: سجدہ تو کر لیا رونا کہاں گیا۔ ابن ابی الدنیا فی البکاء، ابن جریر، ابن ابی حاتم، شعب الایمان للبیهقی

۴۰۹۹...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے اپنی آوازوں کو قرآن پڑھتے ہوئے اچھا رکھو۔ مصنف ابن ابی شیبه

۴۱۰۰...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب سورۂ اعلیٰ سبح اسم ربک الاعلی (اپنے رب کی تسبیح بیان کر) پڑھتے تو فرماتے سبحان ربی الاعلی۔ پاک ہے میرا رب بلند شان والا۔ مصنف ابن ابی شیبه

۴۱۰۱...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک ہے: قرآن پڑھو اور اس کے طفیل اللہ سے سوال کرو۔ اس سے قبل کہ کوئی قوم اس کو پڑھ کر لوگوں سے سوال کرے۔ مصنف ابن ابی شیبه

فائدہ:...... اللہ پاک ہمیں اس سے محفوظ فرمائے درحقیقت یہ وہی زمانہ ہے جس میں لوگ اللہ کا کلام پڑھ کر لوگوں سے بھیک مانگتے ہیں۔

۴۱۰۲...... محمد بن المنتشر سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو فرمایا: اے فلاں سورۃ الحجر پڑھ کر سناؤ اس شخص نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! آپ کو بھی تو یاد ہے؟ فرمایا میرے پاس تمہارے جیسی آواز نہیں ہے۔

شعب الایمان للبیهقی، مسند ابی عبید الله الحسین بن حسرو

۴۱۰۳...... محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے ساتھ تھے اور قرآن پاک کی تلاوت فرمارہے تھے۔ پھر آپ حاجت کے لیے کھڑے ہوگئے۔ پھر واپس لوٹے تو قرآن پڑھتے ہوئے آئے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین آپ قرآن پڑھ رہے ہیں اور وضوء نہیں کیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے کس نے یہ فتویٰ دیا ہے؟ کیا مسیلمہ نے؟

مؤطا امام مالک، مصنف عبدالرزاق، فضائل القرآن لابی عبید، ابن سعد، ابن جریر

فائدہ:...... بغیر وضوء کے قرآن کی تلاوت جائز ہے۔ لیکن قرآن کو چھونا جائز نہیں۔ مسیلمہ کافر تھا اور اس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔

۴۱۰۴...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں چاہتا ہوں کہ قاری کو سفید کپڑوں میں دیکھوں۔ مؤطا امام مالک

۴۱۰۵...... علامہ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: ایک شخص نے قرآن پاک لکھا اور ہر آیت کے ساتھ اس کی تفسیر بھی لکھ دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے وہ قرآن پاک منگوایا اور قینچی کے ساتھ اس کو دو ٹکڑے کرکے (شہید) کردیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۱۰۶...... حارثہ بن مضرب فرماتے ہیں: ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ تم لوگ سورۃ النساء، احزاب اور النور سیکھو۔ ابو عبید

۴۱۰۷...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: جب تک تمہارے دل جمے رہیں قرآن پڑھتے رہو اور جب مختلف ہوجائیں (اور اکتاہٹ کا شکار ہوجائیں) تو اٹھ کھڑے ہو۔ ابو عبید، شعب الایمان للبیهقی

۴۱۰۸...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوتے تو قرآن پاک کھول کر تلاوت کرتے تھے۔

رواه ابن ابی داؤد

۴۱۰۹...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک ہے جب تم میں سے کوئی رات کو کھڑا ہوا اور قرآن پڑھنا اس کو دشوار ہو تو سو جائے۔ مسدد

۴۱۱۰...... (عثمان رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ مجھ پر کوئی بھی رات یا دن گذرے تو میں قرآن کھول کر ضرور پڑھوں۔ الزہد للامام احمد، ابن عساکر

۴۱۱۱...... (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ مغرب وعشاء کے درمیان لوگ تیز آواز میں ایک دوسرے پر قرآن پڑھیں۔ مسند احمد

۴۱۱۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب قرآن پڑھتے تو پست آواز میں پڑھتے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ قرآن پڑھتے تو بلند آواز میں پڑھتے تھے۔ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ مختلف سورتوں سے کچھ کچھ حصہ پڑھتے تھے۔

یہ بات حضور ﷺ کو ذکر کی گئی تو آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تم پست آواز میں کیوں پڑھتے ہو؟ عرض کیا: میں اس ذات کو سناتا ہوں جس سے مناجات کرتا ہوں۔ (اور وہ دل تک کی آواز کو سنتا ہے آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم تیز آواز میں قرآن کیوں پڑھتے ہو؟ عرض کیا: میں شیطان کو ڈراتا ہوں اور اونگھنے والوں کو جگاتا ہوں۔ آپ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس سورت سے اور اس سورت سے کیوں پڑھتے ہو؟ عرض کیا: کیا آپ نے ایسا کچھ سنا کہ میں غیر قرآن قرآن کے ساتھ ملا کر پڑھتا ہوں؟ فرمایا: نہیں، تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کی: تب سارا ہی اچھا ہے۔ (جہاں سے بھی پڑھوں)۔

مسند احمد، الشاشی، سمویه، شعب الایمان للبیهقی، السنن لسعید بن منصور

۴۱۱۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی شخص عشاء سے پہلے اور اس کے بعد (جب لوگ عشاء کی سنتیں اور نوافل وغیرہ پڑھتے ہیں) بلند آواز سے قرآت کرے۔ جس سے اپنے ساتھیوں کو نماز میں مغالطہ پیدا کرے۔

مصنف ابن ابی شیبه، مسند احمد، ابو عبید فی فضائل القرآن، مسدد، مسند ابی یعلی، الدورقی السنن لسعید بن منصور

۴۱۱۴...... عیسیٰ بن عمر رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز میں سورۂ سبح اسم ربک الاعلی پڑھی۔ جب نماز پوری ہوگئی تو آپ سے پوچھا گیا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ کا خیال ہے کہ یہ یہ قرآن میں ہے؟ پوچھا: وہ کیا: عرض کیا: سبحان ربی الاعلی؟ فرمایا نہیں ہمیں اس کو پڑھنے کا حکم ملا تھا (سبح اسم ربک الاعلی کہ اپنے رب کی جو بلند ذات والا ہے تسبیح بیان

کر) سو میں نے اس حکم کی تعمیل کی ہے بس۔ المصاحف لابن الانباری

۴۱۱۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: تمہارے منہ قرآن کے راستے ہیں (جن پر قرآن چلتا ہے) پس ان کو مسواک کے ساتھ پاک صاف رکھو۔ ابو نعیم فی کتاب السواک السجزی فی الابانہ

۴۱۱۶..... عبد خیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نماز میں سنا کہ انہوں نے سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھا پھر سبحان ربی الاعلیٰ پڑھا۔ عبدالرزاق، الفریابی، مصنف ابن ابی شیبہ، ابو عبید فی فضا ئلہ، عبد بن حمید

۴۱۱۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ سے ورتل القرآن ترتیلا (کہ قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو) کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اس کو واضح کر کے پڑھو، شعر کی طرح ٹکڑے ٹکڑے مت کرو، اس کے عجائبات پر ٹھہر جاؤ، اس کے ساتھ اپنے دلوں کو زخمی کرو اور محض آخری سورت تک پہنچنے کو مقصد نہ بناؤ۔ العسکری

۴۱۱۸..... حجر بن قیس المدری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے پاس رات گذاری میں نے آپ کو رات کی نماز (تہجد) میں پڑھتے سنا: أفرأیتم ماتمنون ء انتم تخلقونہ ام نحن الخالقون۔ (دیکھو تو جس (نطفے) کو تم (عورتوں کے حمل میں) ڈالتے ہو، کیا تم اس (سے انسان) کو بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں۔ یہ آیات پڑھ کر آپ نے تین مرتبہ فرمایا: بل انتم تزرعونہ ام نحن الزارعون۔ بھلا دیکھو تو کہ جو کچھ تم بوتے ہو، کیا تم اسے اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں؟ پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا: بل انت یارب نہیں پروردگار آپ ہی اگاتے ہیں۔ پھر جب آپ نے تین مرتبہ پڑھا: اذرأیتم الماء الذی تشربون ء انتم ام نحن المنزلون بھلا دیکھو کہ جو پانی تم پیتے ہو، کیا تم اس کو بادل سے نازل کرتے ہو یا ہم نازل کرتے ہیں۔ پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا: بل انت یا رب نہیں پروردگار! بلکہ آپ ہی نازل کرتے ہیں۔ پھر جب آپ نے پڑھا: افرأیتم النار التی تورون ۔ ء انتم انشأتم شجرتھا ام نحن المنشون بھلا دیکھو تو جو آگ تم درخت سے نکالتے ہو، کیا تم نے اس کو درخت سے پیدا کیا ہے یا ہم پیدا کرتے ہیں؟ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ فرمایا: بل انت یارب! نہیں پروردگار! آپ ہی پیدا کرتے ہیں۔ عبدالرزاق، ابو عبید فی فضائلہ، ابن المنذر، مستدرک الحاکم، البیھقی فی السنن

۴۱۱۹..... (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) عبدالکریم بن امیہ کہتے ہیں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ (قرآن) کھولتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق

تین راتوں میں پورا قرآن پڑھنا

۴۱۲۰..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں تین راتوں میں پورا قرآن پڑھتا ہوں۔ ابن لسعد، ابن عساکر

۴۱۲۱..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور الحکم بن ابی العاص میں سے ایک شخص سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور ایک سورت تلاوت فرمائی جس میں ایک آیت آپ بھول گئے۔ پھر پوچھا کیا مجھ سے کچھ چھوٹ گیا؟ لیکن لوگ خاموش رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا حال ہے لوگوں کا ان پر اللہ کی کتاب پڑھی جاتی ہے لیکن ان کو پتہ نہیں چلتا کہ ان پر کیا پڑھا گیا ہے؟ اور کیا چھوڑا گیا ہے؟ بنی اسرائیل کا بھی یہی حال تھا، اللہ کی خشیت ان کے دلوں سے نکل گئی تھی۔ ان کے دل غائب ہو گئے تھے اور خالی جسم حاضر رہتے تھے۔ آگاہ رہو اللہ عزوجل کسی بندے کا کوئی عمل قبول نہیں فرماتے جب تک وہ جسم کے ساتھ دل کو بھی حاضر نہ رکھے۔ رواہ الدیلمی

۴۱۲۲..... (انس رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن ابی بکر سے مروی ہے کہ زیاد النمیر ی قراء کی ایک جماعت کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ زیاد کو قرآن پڑھنے کی درخواست کی گئی۔ زیاد نے بلند آواز کے ساتھ قرآن پڑھنا شروع کیا اور یہ یوں بھی بلند آواز کے مالک تھے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام تو ایسا نہیں کرتے تھے۔

۴۱۲۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم جب رات کو کھڑے ہوتے تو نہایت پست آواز میں قرآن پڑھتے تھے۔ عرض کیا

گیا: یارسول اللہ! قرآن پڑھتے ہوئے آپ اپنی آواز کو بلند کیوں نہیں کرتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے ناپسند ہے کہ اپنے ساتھی اور اپنے گھر والوں کو اذیت پہنچاؤں۔ رواہ ابن النجار

۴۱۲۴۔۔۔۔جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، ہم لوگ قرآن کی تلاوت کر رہے تھے۔ ہمارے بیچ عجمی اور دیہاتی لوگ بھی تھے۔ آپ علیہ السلام نے کان لگا کر (مختلف لوگوں کے) قرآن سنے۔ پھر فرمایا پڑھتے رہو، سب صحیح ہے۔ عنقریب ایک قوم آئے گی وہ قرآن کو تیر کی طرح سیدھا کرے گی وہ دنیا ہی میں اس کا بدلہ چاہیں گے اور آخرت کی امید نہیں رکھیں گے۔ رواہ ابن النجار

۴۱۲۵۔۔۔۔(جابر بن عبداللہ بن رناب السلمی رضی اللہ عنہ) کلبی عن ابی صالح عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور اکرم نبی کریم ﷺ نے یہ آیت پڑھی و اذا سألک عبادی عنی فانی قریب اور جب تجھ سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو (کہہ دیجیے کہ) میں قریب ہوں۔ اور پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو نے ہم کو دعا کرنے کا حکم دیا ہے اور قبولیت کی ذمہ داری خود کی ہے۔ پس ہم حاضر ہیں، اے اللہ! ہم حاضر ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں، ہم حاضر ہیں، بے شک تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں اور تمام نعمتوں کا مالک تو ہے، ساری سلطنت تیری ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں، ہم حاضر ہیں، اے پروردگار! میں گواہی دیتا ہوں تو اکیلا رب ہے، بے نیاز ہے، جس نے نہ کسی کو جنم دیا اور نہ ہی اس کا کوئی ثانی ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ سچا ہے، تیری ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، قیامت آنے والی ہے، جس میں کوئی مشائبہ نہیں اور بے شک تو قبروں میں پڑے مردوں کو ضرور جی اٹھائے گا۔ سلمان رضی اللہ عنہ

۴۱۲۶۔۔۔۔علقمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنی کٹیا سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نے عرض کیا: یا ابا عبداللہ! اگر آپ وضوء کرتے اور فلاں فلاں سورت پڑھ کر سنا دیتے! حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: فی کتاب مکنون لایمسہ الاالمطھرون (یہ قرآن) کتاب محفوظ میں ہے اور اس کو صرف ملائکہ چھوتے ہیں۔ چنانچہ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے قرآن پڑھا جس کا ہم نے تقاضا کیا تھا۔ مصنف عبدالرزاق

۴۱۲۷۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ لوگوں میں سب سے اچھا پڑھنے والا کون ہے؟ فرمایا: وہ شخص جب پڑھے تو یوں لگے گویا وہ اللہ سے ڈر رہا ہے۔ الخطیب فی المتفق والمفترق

کلام:۔۔۔۔اس روایت کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

نیز یہ روایت مسعر سے موصول بیان کرنے میں اسماعیل بن عمر البجلی منفرد ہیں جو اصبہان میں تھے انہوں نے روایت موصول بیان کی ہے۔ ورنہ ان کے علاوہ سب نے اس روایت کو عن مسعر مرسلاً عن طاؤس کی سند سے بیان کیا ہے اور اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا نام مذکور نہیں۔

اسماعیل بن عمر البجلی جو ابن عباس کا ذکر کرتے ہیں ان کو المغنی میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

قرآن کی مسلسل تلاوت

۴۱۲۸۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! کون سا عمل افضل ترین ہے؟ فرمایا: الحال المرتحل۔ عرض کیا: الحال المرتحل کون ہے؟ وہ قرآن پڑھنے والا جو قرآن شروع کرے اور آخر تک پہنچے اور پھر آخر سے شروع میں آجائے۔ یونہی قرآن میں اترتا ہے اور چلتا رہے۔ الامثال للرامھرمزی

۴۱۲۹۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ جب ألیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی۔ (کیا وہ اس پر قادر نہیں ہے کہ مردوں کو زندہ کرے) پڑھتے تو فرماتے: سبحانک اللھم۔ پاک ہے تو اے اللہ۔ (بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے)۔ اور جب آپ

سبح اسم ربک الاعلی (پاکی بیان کراپنے بلندشان والے) رب کی پڑھتے تو فرماتے: سبحان ربی الاعلی پاک ہے میرا رب بلند شان والا۔الجامع لعبدالرزاق

۴۱۳۰.....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں سورۂ بقر کو ٹھہر ٹھہر کر اچھی طرح پڑھوں مجھے اس سے کہیں زیادہ پسند ہے کہ پورے قرآن کو جلدی جلدی پڑھ ڈالوں۔الجامع لعبدالرزاق

۴۱۳۱.....(ابن عمر) حضرت نافع (ابن عمر رضی اللہ عنہ کے شاگرد اور آزاد کردہ غلام) کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قرآن کو صرف پاک حالت میں پڑھتے تھے۔الجامع لعبدالرزاق

۴۱۳۲.....سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے ابن عباسؓ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا: کہ ہم وضوء ٹوٹنے کے بعد پانی چھوئے بغیر قرآن پڑھ لیتے ہیں۔الجامع لعبدالرزاق

۴۱۳۳.....(مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما) عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے (مجھے) فرمایا: ایک مہینے میں ایک قرآن پڑھ لیا کر۔ میں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا پچیس دنوں میں قرآن پڑھ لیا کر۔ میں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا: اچھا بیس دنوں میں پڑھ لیا کر۔ عرض کیا: میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا: پندرہ دنوں میں قرآن پڑھ لیا کر۔ عرض کیا: میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا: دس دن میں قرآن پڑھ لیا کر۔ میں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا: پانچ دنوں میں قرآن پڑھ لیا کر۔ میں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں فرمایا: (پس اس سے زیادہ) نہیں۔رواہ ابن عساکر

سات راتوں میں ختم قرآن

۴۱۳۴.....عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: قرآن کیسے پڑھوں؟ فرمایا: سات راتوں میں پڑھ لیا کر۔ میں مسلسل کم کرواتا رہا حتیٰ کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

ایک دن اور ایک رات میں پڑھ لیا کرو۔رواہ مستدرک الحاکم

۴۱۳۵.....عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے قرآن پاک جمع کر لیا میں اس کو ایک رات میں پڑھ لیا کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک ماہ میں پڑھ لیا کر۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! چھوڑیئے مجھے! میں اپنی طاقت اور جوانی کو کام میں لاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بیس دنوں میں پڑھ لیا کر۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! چھوڑیئے مجھے، میں اپنی طاقت اور جوانی کو کام میں لاؤں۔ فرمایا: دس دنوں میں پڑھ لیا کر۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! چھوڑیئے مجھے، میں اپنی طاقت وقوت کو کام میں لاؤں۔ فرمایا سات راتوں میں پڑھ لیا کر۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے چھوڑیئے، میں اپنی طاقت و جوانی کو کام میں لاؤں۔ لیکن آپ ﷺ نے انکار فرما دیا۔مسند ابی یعلی، ابن عساکر

۴۱۳۶.....(ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قرآن میں ہمیشہ نظر رکھا کرو۔ابن ابی داؤد فی المصاحف

۴۱۳۷.....(مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ) ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے جب آپ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے ملنے کی اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آج رات مجھ سے قرآن کا کچھ حصہ چھوٹ گیا ہے اور میں اس پر کسی کو ترجیح نہیں دیتا۔ابن ابی داؤد فی المصاحف

۴۱۳۸.....(معاذ رضی اللہ عنہ) عبدالرحمٰن بن غنم فرماتے ہیں میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا جنبی (جس پر غسل فرض ہو) قرآن پڑھ سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں اگر وہ پڑھنا چاہے تو پڑھ لے۔ میں نے عرض کیا: اور حائضہ؟ فرمایا: ہاں (پڑھ سکتی ہے)۔ میں نے عرض کیا: نافسہ (بچہ جنم دینے والی عورت ایام ناپاکی میں) فرمایا: ہاں (پڑھ سکتی ہے)۔ کوئی بھی اللہ کا ذکر چھوڑے اور نہ اس کی کتاب کی تلاوت کسی بھی حال میں میں نے عرض کیا: لوگ تو اس کو ناپسند خیال کرتے ہیں؟ فرمایا: جو اس کو ناپسند کرتا ہے وہ بچنے کے لیے کرتا ہے اور جو اس سے منع کرتا ہے اور وہ بغیر علم

کے ایسا کرتا ہے اور جو اس سے منع کرتا ہے وہ بغیر علم کے ایسا کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسی کسی بات سے منع نہیں فرمایا۔ رواہ ابن جریر

کلام:......اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

۴۱۳۹......(ابوامامہ رضی اللہ عنہ) ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ کے حج کرنے کے بعد میں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ اکثر وبیشتر لااقسم بیوم القیامہ کی تلاوت فرماتے تھے اور جب آپ (آخری آیت) ألیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی کیا وہ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر نہیں ہے؟ پڑھتے تو میں آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنتا تھا: بلی و انا علی ذلک من الشاھدین۔ کیوں نہیں۔ اور میں اس پر شاہد ہوں۔ رواہ ابن النجار

۴۱۴۰......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے مسجد میں اعتکاف کیا۔ آپ اپنے معتکف میں تھے کہ آپ نے لوگوں کو بلند آواز سے قرآن پڑھتے سنا۔ آپ نے اپنے معتکف کا پردہ اٹھایا اور فرمایا: خبردار! ہر ایک اپنے رب سے سرگوشی کررہا ہے۔ لہٰذا کوئی کسی کو ایذاء نہ دے۔ اور قرآن پڑھتے ہوئے نماز میں یا غیر نماز میں ایک دوسرے سے اپنی آواز بلند نہ کرے۔ الجامع لعبدالرزاق

۴۱۴۱......(ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! میں نے تم کو سنا ہے کہ تم پست آواز میں قرآن پڑھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: میں جس سے مناجات کرتا ہوں اس کو سناتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! میں نے تم کو سنا ہے کہ تم تیز آواز میں قرآن پڑھتے ہو؟ عرض کیا: میں شیطان کو بھگاتا ہوں اور اونگھنے والوں کو جگاتا ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا: اے بلال! میں نے تم کو سنا ہے کہ تم کچھ سورت سے کچھ یوں قرآن پڑھتے ہو؟ عرض کیا: یہ (سارا) پاکیزہ کلام ہے جو اللہ پاک ایک دوسرے سے ملاتا ہے۔ تب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سب صحیح ہو۔ رواہ ابن عساکر

تلاوت معتدل آواز سے ہو

۴۱۴۲......(مراسیل سعید رحمۃ اللہ علیہ بن المسیب) حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ (مشہور عبادت گذار ثقہ تابعی) فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کا حضرت ابوبکر پر گذر ہوا وہ نماز پڑھ رہے تھے اور پست آواز میں قرأت کررہے تھے حضرت عمر پر گذر ہوا تو وہ بلند آواز میں قرأت کررہے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرے تو وہ ملا جلا کر قرآن پڑھ رہے تھے۔ صبح ہوئی تو سب آپ ﷺ کے گرد جمع ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! میں تمہارے پاس سے گذرا تھا تم پست آواز میں قرأت کررہے تھے۔ عرض کیا: جی ہاں۔ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ میں اس کو سنا رہا تھا جس سے میں سرگوشی کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تھوڑی سی آواز بلند رکھا کرو۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر میں تمہارے پاس سے گذرا تھا تم تیز آواز کے ساتھ قرآن پڑھ رہے تھے؟ عرض کیا: جی ہاں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں رحمٰن کو سنا رہا تھا، شیطان کو بھگا رہا تھا اور اونگھتے ہوئے لوگوں کو جگا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ آواز پست رکھا کرو۔ پھر فرمایا: اے بلال میں تمہارے پاس سے گذرا تم کبھی اس سورت سے اور کبھی اس سورت سے پڑھ رہے تھے؟ عرض کیا جی ہاں آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ میں اچھے کو اچھے کے ساتھ ملا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ہر سورۃ کو اسی طرح پڑھو۔ مصنف عبدالرزاق

فائدہ:......مراسیل سے مراد وہ احادیث ہیں جن کو تابعی صحابہ کے واسطے کو چھوڑ کر نبی ﷺ سے روایت منسوب کرتا ہے۔

۴۱۴۳......(مراسیل طاؤس) حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ لوگوں میں سب سے اچھی تلاوت والا کون ہے؟ فرمایا: جب تو اس کی قرأت سنے تو تجھے محسوس ہو کہ وہ خدا سے ڈر رہا ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۴۱۴۴......(مراسیل عطاء) حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک رات ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سنا وہ نماز میں پست آواز میں قرأت کررہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنا وہ بلند آواز میں قرأت کررہے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سنا وہ مختلف سورتوں سے ملا ملا کر پڑھ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: اے ابوبکر! میں نے تجھے پڑھتے ہوئے سنا تم پست آواز میں پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا: میں اپنے

رب سے مناجات کرر ہاتھا۔ اس لیے پست آواز میں پڑھ رہا تھا۔ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے عمر! میں نے تم کو سنا تم بلند آواز میں قرآن پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا: میں شیطان کو بھگا رہا تھا۔ اور سونے والوں کو جگا رہا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا: اے بلال! میں نے تم کو سنا کبھی اس سورت سے اور کبھی اس سورت سے پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا: میں اچھے کو اچھے کے ساتھ ملا رہا تھا۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: ہر ایک نے اچھا کیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۴۱۴۵...... (مراسیل الزهری رحمۃ اللہ علیہ) حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرے وہ بلند آواز میں نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے حذافہ مجھے مت سنا بلکہ اللہ کو سنا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۱۴۶...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے سورۂ رحمٰن تلاوت فرمائی حتیٰ کہ اس سورت کو ختم کر دیا پھر فرمایا: کیا بات ہے میں تم کو خاموش دیکھ رہا ہوں۔ جن تم سے زیادہ اچھا جواب دینے والے تھے۔ میں جب بھی ان پر یہ آیت پڑھتا: فبأي الاء ربكما تكذبان تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ تو جن کہتے: ولا بشيء من نعمک ربنا نكذب فلک الحمد۔ اے رب ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلا سکتے۔ پس تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ الحسن بن سفیان

۴۱۴۷...... (مسند قیس بن ابی صعصعہ) آپ کا نام عمرو بن زید ہے۔ آپ صحابی رسول ہیں۔ قیس بن ابی صعصعہ سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کتنے دنوں میں قرآن پڑھوں۔ فرمایا پندرہ دنوں میں۔ انہوں نے عرض کیا: میں اپنے آپ کو اس سے زیادہ قوی پاتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر ہفتہ میں پڑھ لیا کرو۔ عرض کیا میں اس سے زیادی اپنے کو قوی پاتا ہوں۔ یہ سن کر آپ ﷺ چپ ہو گئے۔ پھر آپ چلے گئے۔ قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اب میں پندرہ راتوں میں ختم قرآن کرتا ہوں اور کاش کہ میں نے آپ ﷺ کی رخصت قبول کر لی ہوتی۔ ابن منده، ابن عساکر

۴۱۴۸...... یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے جمعہ میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھا تو سبحان ربی الاعلی کہا۔ پھر (دوسری رکعت میں) هل اتاک حدیث الغاشیه۔ پڑھی۔ شعب الایمان للبیهقی

فصل...... قرآن کے حقوق کے بیان میں

۴۱۴۹...... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا حروف قرآن کی تفسیر کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کون سا آسمان مجھے سایہ دے گا، کون سی زمین مجھے چھپائے گی، میں کہاں جاؤں گا اور کیا کروں گا اگر میں نے کتاب اللہ کے حرف کے بارے میں وہ بات کہی جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں درست نہیں۔

ابن الانباری فی المصاحف

فائدہ:...... ۳۰۶۸ نمبر حدیث کے ذیل میں حرف قرآن کی تفسیر ملاحظہ کریں۔ اس مذکورہ حدیث میں اس بات کی سختی سے ممانعت کی طرف اشارہ ہے جو بات معلوم نہ ہو قرآن کے بارے میں قطعاً نہ کہی جائے ورنہ یہ ومن اظلم ممن افتری علی اللّٰه الکذب اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔ کے زمرے میں شمار ہوگا۔ عافانا اللّٰه منه

۴۱۵۰...... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ارشاد عالی ہے اگر میں کتاب اللہ میں ایسی کوئی بات کہوں جو میں نے سنی نہ ہو تو کونسا آسمان مجھے سایہ دے گا اور کون سی زمین مجھے چھپائے گی؟ مسدد

۴۱۵۱...... قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں اپنی رائے سے قرآن میں کچھ کہوں تو کون سا آسمان ہے جو مجھے سایہ دے گا اور کون سی زمین ہے جو مجھے چھپا لے گی۔ شعب الایمان للبیهقی

۴۱۵۲...... لیث بن سعد روایت کرتے ہیں ابوالازہر سے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مجھے ایک آیت حفظ کرنے سے زیادہ پسند ہے کہ اس کو تجوید کے ساتھ اچھی طرح پڑھوں۔

ابو عبید فی فضائل القرآن، کتاب الاشراف لابن ابی الدنیا، الایضاح للانباری

۴۱۵۳......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنبی اور حائضہ کو قرآن نہ پڑھنا چاہیے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند الدارمی

۴۱۵۴......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھا: وفاکھۃ وابًا (جنتیوں کے لیے میوے اور چارے ہوں گے) پھر فرمایا: فاکھۃ تو ہم نے جان لیا، یہ ابا کیا ہے؟ پھر فرمایا: ٹھہرو۔ ہم کو تکلف (از خود معنی بیان) لازم نہیں ہے کہ تو ضرور ابا کے معنی جان لے جو تم کو معلوم ہو اس پر عمل کرو اور جس کو نہیں جانتے اس کو اس کے جاننے والے کے سپرد کردو۔السنن لسعید بن منصور، مصنف ابن ابی شیبہ، ابو عبید فی فضائلہ، ابن سعد، عبد بن حمید، ابن المنذر، المصاحف لابن الانباری، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیھقی، ابن مردویہ

۴۱۵۵......ابووائل سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے "ابــــا" کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ہمیں اس کو ضرور جاننے کا مکلف نہیں کیا گیا اور نہ اس کا حکم دیا گیا۔رواہ ابن مردویہ

قرآن کے مطلب اخذ میں نفسانی خواہشات سے اجتناب کرنا

۴۱۵۶......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ قرآن (اللہ کا) کلام جو اس کی جگہیں ہیں وہاں اس کو رکھو۔ اور اس میں اپنی خواہشات کی اتباع نہ کرو۔

احمد فی الزھد، البیھقی فی الاسماء والصفات

۴۱۵۷......ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایک اعرابی مدینہ آیا (جو اس وقت اسلامی دنیا کا دارالخلافہ تھا) اعرابی نے کہا: جو اللہ نے محمد پر نازل کیا ہے مجھے کون سکھائے گا؟ ایک شخص نے ایک دیہاتی کو سورۂ براءت سکھائی اور یہ آیت یوں پڑھائی ان اللہ بری من المشرکین ورسولہ اور ورسولہٗ کو ورسولہِ زیر کے ساتھ پڑھا۔ جس کے معنی یہ ہوگئے کہ اللہ مشرکین اور رسول سے بری ہے۔ چنانچہ اعرابی نے کہا: کیا اللہ رسول سے بری ہے؟ اس اعرابی نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میں مدینہ میں آیا، مجھے قرآن کا کچھ علم نہیں تھا۔ سو میں نے کہا مجھے کون قرآن سکھائے گا؟ اس شخص نے مجھے سورۂ برأت سکھائی اور یوں پڑھائی ان اللہ بری ءٌ من المشرکین ورسولہ میں نے کہا اگر اللہ ہی رسول سے بری ہو تو میں اور زیادہ رسول سے بری ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اعرابی یہ آیت یوں نہیں ہے اعرابی نے پوچھا: اور کیسے ہے یا امیر المؤمنین! فرمایا: ان اللہ وبری من المشرکین ورسولہ ہے جس کا معنی ہے اللہ اور اس کا رسول مشرکین سے بری ہیں۔ اعرابی نے کہا: اللہ کی قسم میں بھی مشرکین سے بری ہوں جن سے اللہ اور اس کا رسول بری ہیں۔

پھر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حکم جاری کیا کہ کوئی شخص قرآن نہ پڑھائے سوائے زبان کے جاننے والے عالم کے۔ اور پھر آپ نے ابوالاسود رحمۃ اللہ علیہ کو نحو (عربی گرامر) لکھنے کا حکم فرمایا۔ابن الانباری فی الوقت والابتداء

۴۱۵۸......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: یہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ پس میں تم کو نہ پاؤں کہ اپنی خواہشات کے ساتھ اس پر جھک جاؤ (کہ اس کی تفسیر و تشریح اپنی خواہشات کے مطابق کرنے لگو)۔الدارمی، الروعی الجھیمۃ لعثمان بن سعید، الاسماو الصفات للبیھقی

۴۱۵۹......حضرت حسن سے مروی ہے کہ کچھ لوگ مصر میں (گورنر) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ملاقات کرنے گئے۔ انہوں نے کہا: ہم کتاب اللہ کے کچھ احکام دیکھتے ہیں جن پر عمل کرنے کا حکم ہے مگر ان پر عمل نہیں کیا جارہا ہے۔ لہٰذا ہم چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں امیر المؤمنین (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) سے ملاقات کریں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ (مدینہ) آئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی۔ حضرت عبداللہ نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین مصر میں کچھ لوگ مجھ سے ملے تھے وہ کہنے لگے کہ کتاب اللہ کے احکامات جن پر عمل کرنے کا حکم ہے عمل نہیں کیا جارہا ہے وہ آپ سے اس بارے میں ملنے آئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ

عنہ نے فرمایا: ان سب کو جمع کرکے میرے پاس لاؤ۔ حضرت عبداللہ ان سب کو حضرت عمر کے پاس لے آئے۔ حضرت عمر نے ان میں سب سے ادنیٰ (کمتر) شخص کو آگے کیا اور پوچھا: میں تجھے اللہ کا اور اسلام کے حق کا واسطہ دیتا ہوں، بتا کیا تو نے پورا قرآن پڑھ لیا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ پوچھا: کیا اس میں کچھ یاد بھی ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ پوچھا: کیا اپنی آنکھ میں کچھ یاد رکھا؟ (یعنی نگاہوں اور خیالوں میں کچھ یاد ہے؟) عرض کیا نہیں۔ فرمایا: اچھا کچھ الفاظ قرآن کے یاد ہیں؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا: کیا کچھ اثرات قرآن کے محفوظ کیے ہیں؟ عرض کیا: نہیں۔ پھر شروع سے آخر تک سب لوگوں سے آپ نے یہ سوالات کیے۔ لیکن سب سے یہی جواب ملے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: عمر کی ماں عمر کو گم کردے۔ کیا تم لوگ (اپنی اس حالت کے باوجود) اپنے امیر کو اس کا مکلف کرتے ہو کہ وہ سب لوگوں کو کتاب اللہ پر جمع ہونے کا مکلف کردے۔ ہمارے رب کو معلوم ہے کہ ہم سے سیئات (چھوٹے) گناہ سرزد ہوجاتے ہیں اسی وجہ سے فرمایا:

ان تجتنبوا کبائر ماتنهون عنه نکفر عنکم سیاتکم و ندخلکم مدخلا کریما

اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچو جن سے تم کو روکا جاتا ہے تو ہم تم سے تمہاری (چھوٹی) برائیاں معاف کردیں گے اور تم کو اچھے ٹھکانے میں داخل کردیں گے۔

پھر پوچھا کیا اہل مدینہ کو علم ہے کہ تم کس بارے میں یہاں آئے ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ فرمایا: اگر ان کو بھی علم ہوجاتا تو تم کو سبق سکھاتا۔

رواہ ابن جریر

۴۱۶۰..... عبادہ بن نسی سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: قرآن کے نسخوں کی خرید وفروخت مت کرو۔ رواہ ابن ابی داؤد

قرآن کریم سے متعلق فضول سوالات سے اجتناب کرنا

۴۱۶۱..... ابن عمر رضی اللہ عنہ کے غلام سے مروی ہے کہ صبیغ العراقی نے مسلمان لشکروں میں قرآن کے متعلق چند غیر ضروری چیزوں کے بارے میں سوالات کرنا شروع کیے۔ حتیٰ کہ وہ (اس طرح کے فضول) سوالات کرتا ہوا مصر میں آگیا۔ آخر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اس کو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ امیر المؤمنین کے پاس بھیج دیا۔ اور ایک قاصد کو (اس کے بارے میں) خط دے کر بھیجا۔ جب قاصد خط لے کر آپ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور آپ نے خط پڑھا تو پوچھا کہاں ہے وہ شخص؟ عرض کیا: سواری پر ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دیکھو اگر وہ چلا گیا تو تجھے بڑی سخت سزا دوں گا لہٰذا جلدی اس کو لے کر آ! چنانچہ قاصد (جلدی کے ساتھ) اس کو لے کر حاضر ہوا۔

آپ رضی اللہ عنہ نے اس سائل صبیغ عراقی سے پوچھا: تو کس چیز کے بارے میں سوال کرتا پھر رہا ہے؟ اس نے اپنے سوالات بیان کیے۔ راوی ابن عمر کے غلام کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرے اس ایک شخص کو چھڑی لانے کے لیے بھیجا۔ چنانچہ پھر چھڑی کے ساتھ اس کو اس قدر مارا اس قدر مارا کہ اس کی کمر (بھڑوں کا) چھتہ بنا کر چھوڑا۔ پھر اس کو چھوڑا اور وہ کچھ عرصہ بعد صحت یاب ہوگیا پھر بلا کر پہلے کی طرح خوب مارا۔ پھر چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ صحت یاب ہوگیا۔ پھر بلایا تا کہ سہ بارہ اس کو سزا دیں۔ اس بار صبیغ عراقی نے کہا: یا امیر المؤمنین! اگر آپ مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں تو اچھی طرح قتل کردیجیے اور اگر آپ میری دوا دارو کرنا چاہتے ہیں تو وہ میں بالکل صحت یاب ہوں۔ آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے وطن جانے کی اجازت مرحمت فرمادی۔ اور وہاں کے امیر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا: اس شخص کے ساتھ کوئی نہ اٹھے بیٹھے۔

لوگوں سے یہ قطع تعلقی اس کو (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دی گئی سزا سے بھی زیادہ) سخت دشوار گذری۔ چنانچہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ وہ شخص درست ہوگیا ہے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اس کو لوگوں کے ساتھ ملنے جلنے کی اجازت دے دو۔ الدارمی، ابن عبدالحکیم، ابن عساکر

۴۱۶۲..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن کو لے کر دشمن کی سرزمین میں سفر کرنے سے منع فرمایا ہے کہیں دشمن

اس کونہ لے لے (اور بے حرمتی کرے) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حکم تمام (اسلامی) شہروں میں لکھ بھیجا۔ رواہ ابن ابی داؤد

۴۱۶۳..... اسیر بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی کہ (امیر لشکر) سعد رضی اللہ عنہ نے یہ حکم دیا ہے کہ جو قرآن پڑھ لے میں اس کو سردار بنادوں گا۔ لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس! افسوس! کیا کتاب اللہ ان رتبوں کی محتاج ہے۔

ابو عبید، علی بن حرب الطائی فی الثانی من حدیثه

۴۱۶۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قرآن کو اچھی طرح (تجوید کی رعایت کے ساتھ) پڑھو جس طرح تم اس کو حفظ کرتے ہو۔

ابو عبید وابن الانباری فی الایضاح

۴۱۶۵..... حضرت ابوالاسود سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے قرآن کا ایک نسخہ پایا جو اس نے باریک قلم کے ساتھ لکھا ہوا تھا۔ پوچھا: یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا یہ (اتنا سا پورا قرآن ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کو یہ بات ناگوار لگی اور اس شخص کو مارا اور فرمایا کتاب اللہ کی عظمت کرو۔ چنانچہ جب آپ مصحف (بڑا لکھا ہوا قرآن) دیکھتے تو خوش ہو جاتے۔ ابو عبید

۴۱۶۶..... ابی کنانہ قرشی سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ کو لکھا کہ مجھے تمہاری طرف سے ایسی بات پہنچی ہے کہ اگر تم اس سے پہلے ہی مر جاتے تو تمہارے لیے بہت اچھا ہوتا۔ اور (امیر شہر) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ جو لوگ قرآن کو ظاہراً (بغیر دیکھے یادداشت کے بل پر) پڑھتے ہیں ان کا مجھے بتاؤ۔ ابن سعد رضی اللہ عنه

فائدہ:..... اس حدیث کی شرح وتوضیح بندہ پر واضح نہ ہو سکی۔ کسی صاحب علم کی نظر سے یہ روایت گذرے تو بندہ کو ضرور مطلع کرے جزاہ اللہ خیر الجزاء۔ محمد اصغر۔ دارالاشاعت۔

۴۱۶۷..... ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ بالکل تنہا تھے، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ اپنے جی میں کچھ سوچنے لگے۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بلایا اور فرمایا: یہ امت کیسے منتشر ہو سکتی ہے جب کہ ان کی کتاب ایک ہے، نبی ایک ہے اور قبلہ بھی ایک ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین ہم پر قرآن نازل ہوا، ہم نے اس کو پڑھا اور سمجھ لیا کہ کس بارے میں نازل ہوا ہے۔

اب ہمارے بعد ایسی قوم آئے گی جو قرآن پڑھے گی لیکن اس کو یہ معلوم نہ ہوگا کہ کس بارے میں نازل ہوا ہے۔ چنانچہ ہر قوم کی الگ رائے ہوگی تو ان میں اختلاف پیدا ہوگا۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو جھڑکا اور ڈانٹ دیا۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما لوٹ گئے۔ (پھر بعد میں بلایا اور ان کی بات کو صحیح سمجھا پھر فرمایا: اپنی بات دہراؤ۔ السنن لسعید، شعب الایمان للبیهقی، الجامع للخطیب

فائدہ:..... اللہ پاک ہمیں اپنی رائے سے کلام اللہ میں حرف زنی کرنے سے بچائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دور عمر رضی اللہ عنہ میں نوعمر لڑکے تھے۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے علم پر اعتماد تھا۔ اسی وجہ سے بھری محفل میں جہاں بڑے بڑے اکابر صحابہ ہوتے تھے وہاں بھی آپ رضی اللہ عنہ ان کو بلاتے اور ان کی رائے کو اہمیت دیتے تھے۔

اسی وجہ سے جب آپ کے دل میں یہ سوال پیدا ہوا تو ان کو بلایا اور بالآخر اس کو درست قرار دیا۔

۴۱۶۸..... سلیمان بن یسار رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس پہنچے دیکھا کہ وہ قرآن پڑھ رہے ہیں اور ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہیں۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ فرمایا: ہم قرآن پڑھ رہے ہیں اور ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہیں۔ فرمایا: ایک دوسرے سے پوچھ کر صحیح پڑھتے رہو اور غلطی نہ کرو۔ السنن لسعیدبن منصور، ابن الانباری فی الایضاح، شعب الایمان للبیهقی

۴۱۶۹..... سائب بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب تشریف لائے تو ان کو کہا گیا:

یا امیر المؤمنین! ہم ایک ایسے آدمی سے ملے ہیں جو قرآن کی مشکل آیات کے بارے میں سوال کرتا پھر رہا ہے (جن کی صحیح تشریح خدا ہی کو معلوم ہے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فوراً دعا کی: اے اللہ! مجھے اس شخص پر قدرت دیدے۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ یونہی بیٹھے لوگوں کو کھانا کھلا رہے تھے کہ اچانک وہی شخص آگیا، اس پر کپڑے اور ایک چھوٹا سا

عمامہ تھا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ فارغ ہوگئے تو اس شخص نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! والذاریات ذروا فالحاملات وقرا بکھیرنے والیوں کی قسم! جواڑا کر بکھیرتی ہیں۔ پھر بوجھ اٹھاتی ہیں۔ اس آیت کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کیا تو ہی وہ شخص ہے؟ پھر آپ اس کی طرف کھڑے ہوئے اور اس کے کاندھوں سے کپڑا گرا کرا تنا مارا اتنا مارا کہ اس کے سر سے عمامہ گر گیا۔ پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں عمر کی جان ہے، اگر میں تجھے گنجا سر پاتا تو تیری گردن ہی اڑا دیتا۔ پھر آپ نے حکم فرمایا: اس کو کپڑے پہناؤ اور سوار کر کے اس کو یہاں سے نکالو اور اس کے شہر پہنچا کر آؤ۔ پھر وہاں کا خطیب کھڑے ہو کر اعلان کر دے کہ صبیغ علم کی تلاش میں نکلا تھا لیکن خطا کھا گیا۔

(چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کے حکم کی تعمیل کی گئی اور اس کی وجہ سے) وہ شخص جو کہ اپنی قوم کا سردار تھا مسلسل ذلت کا شکار رہا اور اسی حال میں مرگیا۔

ابن الانباری فی المصاحف نصر المقدس فی الحجة، اللالکائی ابن عساکر

فائدہ:...... قرآن کی جن آیات کی تشریح وتوضیح صحیح احادیث وغیرہ میں منقول نہیں ہے ان کی توضیح کی کھوج میں لگنا ممنوع ہے۔ جس سے عقائد میں خلل پڑتا ہے۔ اور ایسی کھوج کرنے والوں کو اللہ نے گمراہ قرار دیا ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان کہ اگر تو گنجے سر والا ہوتا تو تیری گردن اڑا دیتا اس سے سر منڈوانے کی ممانعت مقصود نہیں بلکہ اس زمانے میں ایک گمراہ فرقہ حروریہ تھا جو سر منڈواتا تھا اور بہت اختلاف کا شکار تھا۔ ان کی پیش گوئی حدیث میں بھی کی گئی تھی۔

۴۱۷۰...... سلیمان بن یسار رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ بنی تمیم کا ایک شخص جس کو صبیغ بن عسل کہا جاتا تھا مدینہ آیا۔ اس کے پاس چند کتابیں تھیں۔ وہ لوگوں سے قرآن کے متشابہات (جن کے صحیح معنی اللہ ہی کو معلوم ہیں مثلاً سورتوں کے پہلے کلمات ص، کٰھٰیٰعٓصٓ اوران کے علاوہ جن کے لفظی معنی تو معلوم ہیں لیکن ان کی حقیقت اللہ ہی کو معلوم ہے۔)

کے بارے میں سوالات کرنے لگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر پہنچی تو اس کو بلوایا اور کھجور کی دو چھڑیاں اس کے لیے تیار کرلیں۔ چنانچہ جب وہ آیا تو آپ نے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں اللہ کا بندہ صبیغ ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور میں اللہ کا بندہ عمر ہوں۔ پھر آپ نے اشارہ کیا اور ان دو چھڑیوں کے ساتھ اس کو مارنا شروع کر دیا حتیٰ کہ اس کو زخمی کر دیا اور خون اس کے چہرے پر بہنے لگا۔ آخر اس نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! بس کافی ہے اللہ کی قسم! جو میرے سر میں (خناس) تھا وہ نکل گیا ہے۔

مسند الدارمی، نصر والاصبهانی معاً فی الحجة، ابن الانباری، اللالکائی، ابن عساکر

۴۱۷۱...... ابوالعدبس سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: ہم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ ایک شخص آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا امیر المؤمنین! ماالجوار الکنس (سپرد کرتے ہیں اور غائب ہوجاتے ہیں) سے کیا مراد ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چھڑی اس کے عمامہ پر ماری اور اس کو سر سے گرا دیا۔ اور فرمایا: کیا تو حروری تو نہیں ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں عمر کی جان ہے اگر میں تجھے گنجا سر پاتا تو تیرے سر کی کھال بھی اتار دیتا۔ الکنیٰ للحاکم

۴۱۷۲...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے صبیغ الکوفی کو قرآن کے حرف کے بارے میں پوچھنے پر اس قدر مارا کہ خون اس کی پیٹھ سے تیز بہہ رہا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۷۳...... ابی عثمان النہدی سے مروی ہے وہ صبیغ سے روایت کرتے ہیں صبیغ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے والمرسلات، والذاریات، والنازعات (وغیرہ) کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سر سے کپڑا اٹھاؤ۔ اس نے کپڑا اٹھایا تو دیکھا کہ بال دو رخ سنورے ہوئے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: اگر تو گنجے سر والا ہوتا تو میں یہ سر ہی اڑا دیتا جس میں تیری دو آنکھیں ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اہل بصرہ کو (جہاں صبیغ رہتا تھا) لکھا کہ صبیغ کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا بند کر دو۔ ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کے بعد یہ حال تھا کہ اگر ہم سو آدمی جمع ہوتے اور صبیغ آجاتا تو ہم وہاں سے سب جدا ہوجاتے۔

الحجة لنصر المقدسی، ابن عساکر

۴۱۷۴..... محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ کو لکھا کہ صبیغ سے قطع تعلق کردو۔ اوراس کے عطیات اور وظیفے بند کردو۔ ابن الانباری فی المصاحف، ابن عساکر

قرآن کلام کا اللہ خالق ہے

۴۱۷۵..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ایک شخص آیا اور وہ سوال کرنے لگا کہ قرآن مخلوق ہے یا غیر مخلوق؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے اور اس کو کپڑوں کے ساتھ کھینچ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قریب کردیا اور فرمایا: اے ابوالحسن! آپ سن رہے ہیں یہ کیا کہہ رہا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کیا کہہ رہا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مجھ سے قرآن کے بارے میں سوال کررہا تھا کہ قرآن مخلوق ہے یا غیر مخلوق؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایسا کلمہ ہے جس کا بعد میں بہت شور ہوگا۔ اگر میں والی ہوتا آپ کی جگہ تو اس کی گردن اڑا دیتا۔ الحجۃ لنصر

۴۱۷۶..... محمد بن عبدالرحمن بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے: کچھ قرآن کا تجوید کے ساتھ پڑھنا کچھ قرائتوں کے حفظ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ ابن الانباری فی الایضاح

۴۱۷۷..... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور تجوید کے ساتھ پڑھا اس کو اللہ کے ہاں ایک شہید کا اجر ہے۔ ابن الانباری

۴۱۷۸..... سعد بن ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض گورنروں کو لکھا: لوگوں کو عطیات ان کے قرآن پڑھے ہونے کے حساب سے دو۔ چنانچہ ان لوگوں نے جن کو صرف فوج میں جانے کی رغبت تھی وہ بھی سیکھنے لگے ہیں۔ تب آپ نے حکم فرمایا کہ لوگوں کو مودت ومحبت اور (رسول کی) صحابیت پر عطیات دو۔ ابو عبید

۴۱۷۹..... حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے علم اور قرآن والو! علم اور قرآن پر پیسے وصول نہ کرو۔ ورنہ زانی لوگ تم سے پہلے جنت میں داخل ہوجائیں گے۔

الجامع للخطیب رحمۃ اللہ علیہ

۴۱۸۰..... اسحاق بن بشر القریشی کہتے ہیں ہمیں ابن اسحاق نے خبر دی ہے کہ ایک شخص حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ اور عرض کیا النازعات غرقا (جوڈوب کر کھینچنے والے ہیں) کی حقیقت کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کون ہو؟ جواب دیا میں اہل بصرہ میں سے قبیلہ بنی تمیم کی شاخ بنی سعد سے تعلق رکھتا ہوں۔ حضرت عمر نے فرمایا: تم تو ظالم قوم میں سے ہو۔ تم کو تمہارے عامل (گورنر) کے پاس روانہ کرتا ہوں وہ تمہیں سزا دے گا۔ پھر آپ نے چھڑی کے ساتھ اس کی ٹوپی اتار کر دیکھا کہ بڑے بڑے بال ہیں۔ پھر فرمایا: خدانخواستہ اگر تم گنجے سر والے ہوتے تو میں کچھ نہ پوچھتا (اور تمہاری گردن ماردیتا) پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ (گورنر) بصرہ کو لکھا کہ اصبغ بن علیم تمیمی ان چیزوں کے تکلفات میں پڑ گیا ہے جن کی اس کو ضرورت نہیں اور جس کا اس کو حکم دیا گیا تھا اس چیز کو اس نے ضائع کردیا ہے۔ میرا یہ خط تم کو ملے تو اس کے ساتھ خرید وفروخت نہ کرنا، مریض ہوجائے تو اس کی عیادت نہ کرنا اور مرجائے تو اس کے جنازے میں حاضر نہ ہونا۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ اہل مجلس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اللہ عزوجل نے تم کو پیدا کیا ہے اور وہ تمہارے ضعف اور تمہاری کمزوری کو خوب جانتا ہے، چنانچہ اس نے تم میں سے اپنا ایک رسول بھیجا اور (اس کے توسط) تم پر کتاب نازل کی، اس میں تمہارے لیے کچھ حدود مقرر فرمائیں اور تم کو حکم دیا کہ ان حدود سے ہرگز تجاوز نہ کرنا، کچھ فرائض مقرر کیے اور ان کی اتباع کا حکم دیا اور کچھ محرمات رکھے اور تم کو ان کے ارتکاب سے منع کیا اور کچھ چیزوں کو چھوڑ دیا ان کو بھولے سے ہرگز نہیں چھوڑا، پس تم ان کے تکلفات میں نہ پڑو۔ ان کو تم پر رحمت کرتے ہوئے

چھوڑا ہے۔

راوی کہتے ہیں: چنانچہ اصبغ بن علیم کہتا تھا: میں بصرہ آیا اور پچیس ۲۵ دن وہاں ٹھہرا اور (لوگ مجھ سے اس قدر متنفر ہو گئے کہ) مجھے کسی سے مل جانے سے مرجانا اچھا لگتا تھا۔ آخر اللہ نے اصبغ کے دل میں توبہ کا خیال پیدا کیا۔ چنانچہ اصبغ کہتے ہیں: میں ابوموسیٰ اشعری کے پاس آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ منبر پر تھے میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے مجھ سے منہ پھیرلیا۔ میں نے عرض کیا: اے منہ پھیرنے والے! میری توبہ اس ذات نے قبول کرلی ہے جو تجھ سے اور عمر سے بھی بہتر ہے۔ پس میں اللہ عزوجل سے اپنے ان گناہوں کی توبہ کرتا ہوں جن کے ساتھ میں نے امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ اور مسلمانوں کو ناراض کررکھا تھا۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ بات حضرت عمر کو لکھ بھیجی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب بھیجا اس نے سچ کہا لہٰذا تم اپنے بھائی کے ساتھ (اچھا) معاملہ کرو۔ نصر فی الحجة

۴۱۸۱ ...... (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) ولید بن مسلم کہتے ہیں میں نے مالک رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن پاک کے اجزاء کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے مجھے ایک قرآن پاک نکال کر دکھایا اور فرمایا: میرے والد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں قرآن کو جمع کیا تھا اور تبھی اس کو اجزاء (پاروں میں) تقسیم کیا تھا۔ البیهقی

۴۱۸۲ ...... (مسند علی رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن مسلم کہتے ہیں میں اور دو شخص میرے علاوہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ بیت الخلاء میں گئے اور پھر نکلے اور پانی کا برتن لیا اور پانی کو چھوا (ہاتھ دھوئے) اور قرآن پڑھنے لگے۔

ہمیں یہ بات عجیب اور ناپسند لگی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ حاجت کی جگہ جا کر قضاء حاجت کرتے پھر نکل کر ہمارے ساتھ گوشت کھاتے پھر قرآن کی تلاوت کرتے اور تلاوت سے کوئی چیز ان کو روکتی نہ تھی۔ اور نہ جنات۔

ابوداؤد الطیالسی، الحمیدی، العدنی، ابو داؤد، الترمذی، البیهقی فی السنن، ابن ماجه، ابن جریر، ابن خزیمه، الطحاوی، مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان، الدار قطنی، الآجری فی اخلاق حملة القرآن، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیهقی، السنن لسعید بن منصور

فائدہ: ...... قرآن کو بغیر چھوئے تلاوت کرنا بغیر پانی کے بھی درست ہے۔

۴۱۸۳ ...... عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قرآن کی ایک سورت میں ہمارا اختلاف ہوگیا۔ میں نے کہا: اس سورت کی پینتیس آیات ہیں (یا) چھتیس آیات ہیں۔ چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے۔ آپ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سرگوشی کررہے تھے۔ ہم نے عرض کیا: ہمارا قرآن میں اختلاف ہوگیا ہے۔ یہ سن کر حضور ﷺ کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ تم کو حکم دیتے ہیں کہ قرآن کو اسی طرح پڑھو جس طرح تم کو سکھایا گیا ہے۔ مسند احمد، ابن منیع، مسند ابی یعلیٰ، السنن لسعید بن منصور

۴۱۸۴ ...... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کسی چھوٹی چیز میں قرآن لکھنے کو ناپسند کرتے تھے۔

السنن لسعید بن منصور، شعب الایمان للبیهقی.

۴۱۸۵ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: جو اسلام میں پیدا ہوا اور قرآن پڑھا تو اس کے لیے ہر سال بیت المال میں سے دوسو دینار وظیفہ ہے چاہے تو دنیا میں لے لے چاہے آخرت میں لے۔ شعب الایمان للبیهقی

۴۱۸۶ ...... سالم بن ابی الجعد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہر شخص کے لیے دو دو ہزار (درہم) مقرر فرمائے تھے جو قرآن پڑھ لے۔ شعب الایمان للبیهقی

۴۱۸۷ ...... زاذان اور ابی البختری سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے کون سی زمین اٹھائے گی اگر میں کتاب اللہ میں ایسی کوئی بات کہوں جو میرے علم میں نہیں۔ العلم لابن عبداللہ

۴۱۸۸ ...... ابراہیم بن ابی الفیاض البرقی سے مروی ہے کہ ہمیں سلیمان بن بزیع نے خبر دی ہے کہ مالک بن انس عن یحییٰ بن سعید الانصاری عن سعید بن المسیب کی سند کے ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے،

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کے بعد بھی ہمارے سامنے نئے نئے مسائل پیدا ہوں گے جن کے بارے میں قرآن نازل نہ ہوگا اور نہ ان کے متعلق ہم نے آپ سے کچھ سنا ہوگا (تب ہم کیا کریں؟) فرمایا: اس کے لیے تم مؤمنوں میں سے عالموں یا فرمایا عابدوں کو جمع کرنا اور اس مسئلہ کو باہمی مشاورت کے ساتھ طے کرنا اور محض کسی ایک کی رائے پر فیصلہ نہ کرنا۔ العلم لابن عبداللہ

کلام:......ابن عبدالبر فرماتے ہیں امام مالک کے واسطے سے یہ حدیث معروف نہیں ہے مگر اسی سند کے ساتھ۔ اور درحقیقت امام مالک کی حدیث میں اس روایت کی کوئی اصل نہیں ہے۔ اور نہ ہی کسی اور کی حدیث میں۔

نیز اس روایت کے راوی ابراہیم البرقی اور سلیمان بن بزیع قوی راوی نہیں ہیں۔ (الخطیب فی رواۃ مالک رحمۃ اللہ علیہ)

نیز یہ روایت امام مالک سے منقول ہونا ثابت نہیں ہے۔ الدارقطنی فی غرائب مالک

نیز فرمایا: یہ حدیث صحیح نہیں ابراہیم اس کو سلیمان سے روایت کرنے میں متفرد ہیں اور امام مالک سے پہلے کے دونوں راوی ضعیف ہیں۔

میزان میں ہے ابوسعید بن یونس نے فرمایا کہ مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرنے والا سلیمان بن بزیع منکر الحدیث ہے۔

میزان الاعتدال ۲/۱۹۷

خطیب رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عبدالبر کا کلام لسان میں حکایت کیا ہے اور اس میں قلت سے اپنی رائے کا اضافہ نہیں کیا۔ اور مالک کی حدیث سے اس راوی کا منکر ہونا واضح ہے۔

مؤلف سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابن عبدالبر کا یہ کہنا کہ مالک کے علاوہ کسی اور کی حدیث میں بھی اس روایت کی کوئی اصل نہیں تو اس بات میں شبہ ہے کیونکہ یہی روایت میں نے ایک دوسرے طریق سے بھی پائی ہے۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: احمد، شباب العصفری، نوح بن قیس، ولید بن صالح محمد بن حنفیہ کی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر ہم کو کوئی مسئلہ پیش آجائے جس میں امر یا نہی کسی چیز کا بیان نہ ہو تو اس کے متعلق آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: اپنے فقہاء اور عبادت گذاروں سے مشورہ کرنا اور کسی خاص شخص کی رائے کو جاری نہ کرنا۔

کلام:......علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کو ولید سے صرف نوح روایت کرتا ہے۔ اور نوح سے امام مسلم اور چاروں ائمہ (ترمذی، نسائی، ابوداؤد اور ابن ماجہ) نے روایت نقل کی ہے۔ نیز الکاشف میں منقول ہے کہ نوح کو ثقہ کہا گیا ہے اور وہ حسن حدیث ہے میزان میں کہا ہے کہ وہ صالح الحال ہے، نیز امام احمد اور ابن معین نے اس کو ثقہ قرار دیا ہے۔ امام نسائی نے فرمایا لاباس بہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ اور ولید کو ابن حبان نے ثقات میں شمار کیا ہے خلاصہ کلام اس طریق سے یہ روایت حسن اور صحیح ہے۔

۴۱۸۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ کلام اللہ کو چھوٹی چیز میں لکھنے کو ناپسند کرتے تھے۔ ابوعبید، ابن ابی داؤد

فائدہ:......ہمارے زمانہ میں قرآن کے چھوٹے چھوٹے نسخے جو متعارف ہیں ان سے احتراز کرنا چاہیے بڑے بڑے نسخے میں جس میں کتاب اللہ کی تعظیم ہے استعمال کرنے چاہئیں۔

۴۱۹۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے قرآن کو چھوٹے چھوٹے نسخوں میں نہ لکھو۔ رواہ ابن ابی داؤد

حالت جنابت میں قرآن پڑھنا جائز نہیں

۴۱۹۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: (بغیر وضوء) قرآن پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جب تک جنبی نہ ہو۔ جنبی حالت میں نہیں، اور ایک حرف بھی نہیں۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن جریر، السنن للبیہقی

۴۱۹۲......ایاس بن عامر سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: اے بیمار بھائی! اگر تو زندہ رہا تو (دیکھے گا کہ) قرآن کو تین قسم کے لوگ پڑھیں گے، ایک قسم اللہ عزوجل کے لیے پڑھے گی۔ دوسری دنیا کے لیے اور تیسری قسم محض اختلاف اور جھگڑے کے لیے پڑھے گی۔

پس اگر ہو سکے تو اسی قسم میں سے بننا جو اللہ عزوجل کے لیے قرآن پڑھے۔ الآجری فی الاخلاق حملة القرآن، نصر المقدسی فی الحجة

۴۱۹۳..... (مسند ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک شخص کو قرآن پڑھایا اس نے ہدیہ میں مجھے ایک کمان پیش کی۔ یہ بات میں نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے وہ کمان لے لی تو سمجھو کہ تم نے جہنم کی ایک کمان لے لی۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لہٰذا میں نے وہ کمان واپس کردی۔

ابن ماجه، الرویانی، السنن للبیهقی ضعیف السنن لسعید بن منصور

۴۱۹۴..... حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو قرآن کی ایک سورت سکھائی اس آدمی نے آپ رضی اللہ عنہ کو ایک کپڑا یا قمیص ہدیہ کی۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ بن کعب نے حضور ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے وہ کپڑا لے لیا تو سمجھو آگ کا کپڑا پہن لیا۔ (عبد بن حمید) روایت کے سب راوی ثقہ ہیں۔

۴۱۹۵..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تم قرآنوں کو سجانے اور مساجد کو مزین کرنے لگ جاؤ گے تو تم پر بددعا لازم ہے۔

ابن ابی داؤد فی المصاحف

۴۱۹۶..... عطیہ بن قیس سے مروی ہے: اہل شام کا ایک قافلہ اپنے لیے قرآن کا نسخہ لکھنے کے لیے مدینہ آیا۔ وہ لوگ اپنے ساتھ طعام اور سالن (یعنی خورد ونوش) کا سامان بھی لے کر آئے۔

جو لوگ ان کے لیے قرآن پاک لکھتے تھے وہ ان کو اپنا طعام کھلاتے تھے۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ ان پر قرآن پڑھتے تھے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم نے اہل شام کا کھانا کیسا پایا؟ عرض کیا: میرا خیال تھا کہ جب تک قوم کا کام پورا نہ ہوگا ان کا کھانا سالن وغیرہ کچھ نہ چکھوں گا۔ رواه ابن ابی داؤد

۴۱۹۷..... (مسند انس رضی اللہ عنہ بن مالک) حضور ﷺ کے ہاں ایک شخص کا دوسرے سے جھگڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے ایک کو فرمایا: تم کھڑے ہو جاؤ۔ تمہارے پاس کوئی شہادت نہیں ہے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں لوٹنے والا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم قرآن کو مذاق ٹھہراتے ہو۔ بے شک وہ شخص قرآن پر ایمان ہی نہیں لایا جس نے اس کے محرمات کو حلال جانا۔ رواه ابو نعيم

فائدہ:....... نبی کریم ﷺ کا حکم ماننا فرض ہے جس کا خدا نے حکم دیا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ چونکہ اس نے نبی کی نافرمانی کر کے خدا کے فرمان کو ٹھکرایا اسی وجہ سے اس کو مذکورہ فرمان فرمایا۔

۴۱۹۸..... انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ باہر نکلے اور بلند آواز کے ساتھ پکارا:

اے حامل قرآن! اپنی آنکھوں کو گریہ وزاری کا سرمہ پہناؤ جب سرکش لوگ ہنستے ہوں، اور رات کے وقت کھڑے ہو کر گذارو جب اور لوگ سو رہے ہوں۔ دن کو روزہ رکھو جب اور لوگ کھا پی رہے ہوں۔ جو تجھ پر ظلم کرے اس کو معاف کردے، جو تجھ سے کینہ رکھے اس سے کینہ نہ رکھو اور جو تمہارے ساتھ جہالت کرے تم اس کے ساتھ جہالت نہ برتو۔ الدیلمی، ابن منبه

قرآن سے دنیا نہ کمائے

۴۱۹۹..... (مسند طفیل بن عمرو الدوسی) ذی النور عن اسماعیل بن عیاش، عبدربہ بن سلیمان کی سند کے ساتھ حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے قرآن پڑھایا۔ میں نے ان کو ہدیہ میں ایک کمان پیش کی۔ وہ صبح کو کمان کاندھے پر لٹکائے نبی ﷺ کی خدمت میں تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے ان سے دریافت کیا:

اے ابی یہ کمان کس نے تم کو دی؟ انہوں نے طفیل بن عمرو الدوسی کا نام لیا۔ اور بتایا کہ میں نے ان کو قرآن پڑھایا تھا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو پھر تم نے یہ جہنم کا ایک ٹکڑا لٹکا لیا ہے۔ ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور ہم ان کا کھانا کھاتے ہیں؟ فرمایا: کھانا تو تیرے

علاوہ کسی اور کے لیے بنایا ہوا اور تم حاضر ہو جاؤ تو تب تمہارے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ اور اگر وہ کھانا خاص تمہارے لیے بنایا گیا ہو تو تب اگر تم نے کھایا تو اپنے آخرت کے حصے سے کھایا۔ البغوی

کلام:...... حدیث غریب ہے، عبدربہ بن سلیمان بن زیتون اہل حمص سے ہیں اور ان کا سماع حضرت طفیل رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۰۰...... (مسند عبادة بن الصامت) رسول اکرم ﷺ اکثر اوقات (دینی فرائض میں) مشغول رہتے تھے۔ جب کوئی شخص ہجرت کرکے آپ کی خدمت میں آتا تو آپ قرآن پڑھانے کے لیے اس کو ہم میں سے کسی شخص کے سپرد کردیتے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو میرے سپرد کیا۔ جو گھر میں میرے ساتھ بھی رہتا تھا، میں اس کو عشاء کا کھانا کھلاتا اور پھر قرآن پڑھاتا۔ پھر وہ اپنے گھر لوٹ گیا اور اس نے خیال کیا کہ میرا اس پر کوئی حق ہے۔ لہٰذا اس نے ایک کمان مجھے ہدیہ میں پیش کی۔ میں نے اس سے اچھی لکڑی کی کمان نہیں دیکھی تھی۔ اور نہ اس سے زیادہ اچھی لچک والی! چنانچہ میں یہ کمان لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں آیا۔ اور پوچھا: یارسول اللہ! آپ کا اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ فرمایا: یہ تو نے انگارہ اپنے کاندھوں کے درمیان لٹکا رکھا ہے۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی

۴۲۰۱...... (مسند عبداللہ بن رواحة) حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم کو رسول اکرم ﷺ نے جنبی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا۔ رواہ مستدرک الحاکم

۴۲۰۲...... (مسند ابن عباس رضی اللہ عنہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: قرآن کا نسخہ خرید لو مگر فروخت نہ کرو۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن ابی داؤد فی المصاحف

۴۲۰۳...... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے قرآن کے نسخے بیچنے (والوں کے بارے میں) سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں وہ اپنے ہاتھ کی اجرت لیتے ہیں۔ رواہ ابن ابی داؤد

۴۲۰۴...... عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا میں اپنے بچھونے پر قرآن پاک رکھ سکتا ہوں، جس پر میں جماع کرتا ہوں، محتلم ہوتا ہوں اور میرا پسینہ بھی اس پر گرتا ہے۔ فرمایا: ہاں۔ الجامع لعبدالرزاق

۴۲۰۵...... (مسند ابن عمر رضی اللہ عنہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ قرآن کو دشمن کی زمین میں سفر پہ نہ لے جایا جائے۔ کہیں وہ اس کو لے لیں۔ (اور بے حرمتی کریں)۔ ابن ابی داؤد فی المصاحف

۴۲۰۶...... آپ ﷺ نے قرآن لے کر دشمن کی سرزمین میں سفر کرنے سے منع فرمایا اس خوف سے کہ کہیں دشمن اس کو چھین لے۔ رواہ ابن ابی داؤد

۴۲۰۷...... حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے مفصل (قرآن کی طویل سورت) کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا قرآن کی کون سی سورت مفصل نہیں ہے، لہٰذا یوں کہا کرو مختصر سورت چھوٹی سورت (بڑی سورت)۔ ابن ابی داؤد فی المصاحف

۴۲۰۸...... (مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن کے نسخے صرف مصری لوگ (جو اچھا لکھتے تھے) لکھیں۔ رواہ ابن ابی داؤد

۴۲۰۹...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: قرآن کو تجوید کے ساتھ پڑھو اور جو قرآن نہیں ہے اس کو قرآن کے ساتھ نہ ملاؤ۔ رواہ ابن ابی داؤد

قرآن کو اچھی تجوید کے ساتھ پڑھنا

۴۲۱۰...... مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک قرآن لایا گیا جو سونے کے ساتھ آراستہ ومزین تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے اچھی چیز جس کے ساتھ قرآن کو مزین کیا جائے وہ اس کی اچھی تلاوت ہے۔

حضرت شقیق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسی طرح ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور پوچھا: کیا قرآن کو

الٹاپڑھا جاسکتا ہے۔فرمایا: الٹے دل کا شخص ہی الٹا قرآن پڑھ سکتا ہے۔رواہ ابن ابی داؤد

۴۲۱۲.....ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کوفہ کے کچھ لوگ حاضر ہوئے۔آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو سلام کیا۔ان کو تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا اور یہ کہ وہ قرآن میں اختلاف نہ کریں، نہ اس میں باہم جھگڑا کریں، بے شک قرآن مختلف حکموں کا حامل نہیں ہوسکتا۔اور اگر کثرت کے ساتھ اس کو پڑھا جائے تو وہ بھولتا ہے اور ختم ہوتا ہے۔فرمایا: کیا تم دیکھتے نہیں کہ اس میں ایک ہی شریعت بیان کی گئی ہے جو اسلام ہے۔اسلام کے فرائض، حدود اور اوامر اس میں بیان کیے گئے ہیں۔اگر دو قرأتوں میں ایسا ہو کہ ایک قرأت ایک حکم دیتی ہے دوسری قرأت اس سے منع کرتی ہے تو یہ اصل اختلاف ہے۔لیکن قرآن میں ایسا نہیں بلکہ قرآن تمام قرأتوں کو اتفاق کے ساتھ جامع ہے۔اور میں امید کرتا ہوں کہ فقہ وعلم کے ساتھ تمہارے اندر بہترین لوگ پیدا ہو چکے ہیں۔اگر مجھے یہ اونٹ ایسے کسی شخص کے پاس پہنچا سکتے جو محمد ﷺ پر نازل کی گئی تعلیمات کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو میں ضرور اس کا ارادہ کرتا تاکہ اس کے علم سے اپنے علم میں اضافہ کرلوں۔

مجھے معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ پر ہر سال ایک مرتبہ قرآن پڑھا جاتا تھا اور جس سال آپ کی وفات ہوئی اس سال دو مرتبہ آپ پر قرآن پڑھا گیا۔میں جب بھی آپ کو قرآن سناتا تھا آپ فرماتے تھے: میں قرآن اچھا پڑھتا ہوں۔پس جو مجھ سے میری قرأت سیکھ لے وہ اس سے اعراض کرکے اس کو نہ چھوڑے بے شک جس نے قرآن کی ایک قرأت کا بھی انکار کردیا اس نے پورے قرآن کا انکار کردیا۔ رواہ ابن عساکر

نوٹ:.......۳۰۶۸ نمبر حدیث کے ذیل میں قرآت قرآن کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

۴۲۱۳.....ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم آپ سے دس آیات سیکھ لیتے تھے تو بعد کی دس آیات اس وقت تک نہ سیکھتے تھے جب تک ہمیں پہلی دس آیات کی حقیقت معلوم نہ ہوجاتی تھی۔پوچھا گیا: یعنی عمل نہ کرلیتے تھے جب تک؟ فرمایا: ہاں۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۱۴.....(مسند عوف بن مالک الاشجعی) عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے ساتھ ایک شخص رہتا تھا جس کو انہوں نے قرآن پڑھایا تو اس نے پھر ایک کمان ہدیہ کی۔عوف رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عوف! کیا تو قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملاقات کرنا چاہتا ہے کہ تیرے کاندھوں کے درمیان جہنم کا انگارہ ہو۔الکبیر للطبرانی

۴۲۱۵.....(مسند نا معلوم) ابو عبدالرحمٰن السلمی رحمۃ اللہ علیہ بن حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے ایسے ایک صحابی نے بتایا جو ہم کو قرآن پڑھاتا تھا کہ جب ہم آپ ﷺ سے قرآن کی دس آیات سیکھ لیتے تھے تو جب تک ہم ان میں موجود علم اور عمل کو حاصل نہ کرلیتے تھے، اگلی دس آیات نہ سیکھتے تھے۔یوں ہم نے علم وعمل دونوں پالیے۔مصنف ابن ابی شیبہ

۴۲۱۶.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں کوئی ایک آیت یا اس سے زیادہ نازل ہوتی تو مؤمنین کا ایمان اور خشوع بڑھ جاتا۔وہ آیت ان کو جس بات سے روکتی وہ اس سے رک جاتے تھے۔

الامالی لابی بکر محمد بن اسماعیل الوراق، المواعظ للعسکری، ابن مردویہ

روایت کی سند حسن (عمدہ) ہے۔

قرآن کے حصے......پارے

۴۲۱۷.....(مسند اوس ثقفی رضی اللہ عنہ) اوس بن حذیفہ ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم قبیلہ بنوثقیف کا ایک وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔احلافیس حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ہاں ٹھہر گئے اور مالکیین کو رسول اللہ ﷺ نے قبہ میں ٹھہرایا۔

آپ ﷺ عشاء کے بعد ہمارے پاس تشریف لاتے تھے۔زیادہ دیر تک کھڑے رہنے کی وجہ سے کبھی ایک پاؤں پر کبھی دوسرے پاؤں پر کھڑے ہوجاتے تھے۔اکثر آپ قریش کی تکالیف کا ذکر فرماتے تھے کہ ہم مکہ میں انتہائی کمزور حالت میں تھے، پھر جب مدینہ آئے تو ہم نے قوم (قریش) سے انصاف لیا پس جنگ کا ڈول کبھی ہم پر گھوم جاتا اور کبھی ان پر۔

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مقررہ وقت سے کچھ دیر سے تشریف لائے ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ جس وقت تشریف لاتے تھے اس سے کچھ تاخیر ہوگئی؟ فرمایا: مجھ پر قرآن کا کچھ حصہ نازل ہوا تھا تو میں نے چاہا کہ نکلنے سے پہلے اس کو آگے پڑھادوں یا فرمایا پورا کردوں۔ خیر صبح کو ہم نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سے قرآن کے حصوں کے بارے میں سوال کیا کہ وہ کیسے اس کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے پڑھتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہم تین تین، پانچ پانچ، سات سات، نونو، گیارہ گیارہ، اور تیرہ تیرہ آیات اور پوری پوری سورت کرکے پڑھتے ہیں اور سیکھتے ہیں۔

ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، ابن جریر، الکبیر للطبرانی، ابو نعیم

ختم قرآن کے آداب

۴۲۱۸......(مسند ابی رضی اللہ عنہ) عکرمہ بن سلیمان کہتے ہیں میں نے اسماعیل بن عبداللہ بن قسطنطین کے سامنے قرآن پڑھا جب میں سورۂ والضحیٰ پر پہنچا تو فرمایا اب ہر سورت کے ختم پر اللہ کی بڑائی بیان کرو۔ (اللہ اکبر کہویا اللہ اکبر لاالہ الا اللہ واللہ اکبر کہو) کیونکہ میں نے عبداللہ بن کثیر سے قرآن پڑھا اور میں والضحیٰ پر پہنچا تو انہوں نے مجھے ایسا ہی فرمایا اور بتایا کہ انہوں نے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن پڑھا تو انہوں نے بھی ایسا فرمایا اور فرمایا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے قرآن پڑھا تو انہوں نے بھی ایسا فرمایا اور فرمایا کہ میں نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے قرآن پڑھا تو انہوں نے بھی ایسا ہی فرمایا اور فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی حکم فرمایا ہے۔ مستدرک الحاکم، ابن مردویہ، شعب الایمان للبیہقی

۴۲۱۹......(مسند انس رضی اللہ عنہ بن مالک) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ قرآن ختم فرماتے تو اپنے گھروالوں کو جمع کرکے دعا کرتے تھے۔ رواہ ابن النجار

۴۲۲۰......(مرسل علی بن الحسین رحمۃ اللہ علیہ)(زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ) حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ المعروف زین العابدین رحمہ اللہ جب قرآن پاک ختم فرمالیتے تو کھڑے ہوکر اللہ کی خوب حمد وثناء کرتے۔ پھر یہ دعا پڑھتے:

الحمدللّٰہ رب العالمین، والحمدللّٰہ الذی خلق السموات والارض وجعل الظلمات والنور، ثم الذین کفروا بربھم یعدلون، لاالٰہ الااللّٰہ، وکذب العادلون باللّٰہ، وضلوا ضلالاً بعیدًا، لاالٰہ الااللّٰہ وکذب المشرکون باللّٰہ من العرب المجوس والیھود والنصاری والصابئین، ومن ادعی للّٰہ ولدًا أوصاحبۃ أوندا أوشبیھاً أومثلاً أوسمیاً أوعدلاً، فأنت ربنا أعظم من أن تتخذ شریکاً فیما خلقت، (والحمدللّٰہ الذی لم یتخذ صاحبۃً ولا ولداً، ولم یکن لہ شریک فی الملک، ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرًا) اللّٰہ أکبر کبیراً، والحمدللّٰہ کثیراً، وسبحان اللہ بکرۃً وأصیلاً، و(الحمدللّٰہ الذی أنزل علی عبدہ الکتاب ولم یجعل لہ عوجاً قیماً) قرأھا الی قولہ (ان یقولون الا کذباً) (الحمدللّٰہ الذی لہ ما فی السموات وما فی الارض ولہ الحمد فی الآخرۃ وھو الحکیم الخبیر. یعلم ما یلج فی الأرض) الآیۃ و(الحمدللّٰہ فاطر السموات والأرض) الآیتین (والحمدللّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی ا اللہ مع اللّٰہ خیر أما یشرکون) بل اللّٰہ خیر وأبقی وأحکم وأکبر وأجل وأعظم مما یشرکون (والحمدللّٰہ بل أکثرھم لایعلمون) صدق اللّٰہ، وبلغت رسلہ وأنا علی ذلکم من الشاھدین، اللھم صل علی جمیع الملائکۃ والمرسلین، وارحم عبادک المؤمنین، من أھل السموات والأرض. واختم لنا بخیر وافتح لنا بخیر وبارک لنا فی القرآن العظیم، وانفعنا بالآیات والذکر الحکیم، ربنا تقبل منا انک أنت السمیع العلیم

شعب الایمان للبیہقی عن علی بن الحسین مرسلاً

بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث منقطع ہے اور اس کی سند کمزور ہے۔ محدثین نے فضائل اور دعاؤں کے بارے میں بہت تساہل سے کام لیا ہے اور اکثر غیر مستند اور مبنی بر کذب احادیث بھی درج کردی ہیں۔

۴۲۲۱ ...... زر بن جیش سے مروی ہے میں نے شروع سے آخر تک پورا قرآن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پڑھا جب میں حوامیم (حمٓ سے شروع ہونے والی سورتوں) پر پہنچا تو فرمایا: تو قرآن کی دلہنوں تک پہنچ گیا ہے۔ جب میں حمٓعسق کی بائیسویں ۲۲ آیت والذین امنوا واعملوا الصالحات فی روضات الجنات پر پہنچا تو آپ رضی اللہ عنہ رو پڑے حتیٰ کہ آپ کی آواز بلند ہوگئی پھر آسمان کی طرف سر اٹھایا اور مجھے فرمایا اے زر! میری دعا پر آمین کہتا جا۔ پھر دعا کی:

اللهم انی أسألک اخبات المخبتين، واخلاص الموقنين، ومرافقة الأبرار واستحقاق حقائق الايمان، والغنيمة من كل بر والسلامة من كل اثمٍ ووجوب رحمتک، وعزائم مغفرتک، والفوز بالجنة، والنجاة من النار.

اے اللہ! میں عاجزی کرنے والوں کی عاجزی مانگتا ہوں، یقین والوں کا ایمان مانگتا ہوں، نیکوں کا ساتھ مانگتا ہوں، ایمان کے حقائق مانگتا ہوں، ہر نیکی کا حصول چاہتا ہوں، ہر برائی سے پناہ چاہتا ہوں، تیری رحمت کو واجب کرنے والی چیزیں اور تیری یقینی مغفرت مانگتا ہوں، جنت کی کامیابی اور جہنم سے نجات کا سوال کرتا ہوں۔

پھر فرمایا: اے زر! تو بھی ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کر، مجھے میرے محبوب حضور ﷺ نے حکم دیا تھا کہ ختم قرآن کے موقع پر ان کلمات کو پڑھا کروں۔ رواہ ابن النجار

فصل ...... تفسیر کے بیان میں

سورۃ البقرۃ

۴۲۲۲ ...... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مقام روحاء میں اترے تو وہاں لوگوں کو دیکھا کہ وہاں پڑے ہوئے پتھروں کی طرف بھاگ بھاگ کر جا رہے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: نبی اکرم علیہ السلام ﷺ نے ان پتھروں پر نماز پڑھی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! رسول اللہ ﷺ سفر میں گذرتے ہوئے سوار ہی رہے تھے۔ ایک وادی سے گذرے تو نماز کا وقت ہوگیا آپ نے وہاں نماز پڑھ لی اور بس پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہود کے پاس ان کے وعظ کے دن جاتا رہتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ کہنے لگے تمہارے ساتھیوں میں سے تم ہمارے ہاں سب سے زیادہ باعزت ہو۔ کیونکہ تم ہمارے پاس آتے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: وہ تو میں صرف اس لیے تمہارے پاس آجاتا ہوں کہ میں اللہ کی کتابوں پر تعجب کرتا ہوں کہ وہ کس طرح ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں۔ تورات قرآن کی تصدیق کرتی ہے اور قرآن تورات کی۔

چنانچہ اسی طرح میں ایک دن یہودیوں کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا کہ حضور ﷺ ہمارے قریب سے گذرے۔ پھر میں نے یہودیوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھا: کہ تم اپنی کتاب میں کیا پڑھتے ہو کہ یہ اللہ کے رسول ہیں یا نہیں؟ یہودیوں نے کہا: ہاں وہ اللہ کے رسول ہیں۔ میں نے ان کو کہا: اللہ کی قسم تم تو ہلاک ہوگئے۔ تم جاننے بوجھنے کے باوجود کہ وہ اللہ کے رسول ہیں ان کی اتباع نہیں کرتے۔ یہودیوں نے کہا: ہم کیوں ہلاک ہوں ہم نے ان سے پوچھا تھا کہ تمہارے پاس وحی کون سا فرشتہ لے کر آتا ہے تو انہوں (یعنی آپ علیہ السلام) نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام۔ تو وہ ہمارے دشمن فرشتے ہیں کیونکہ وہ سختی و ہلاکت کے فرشتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اچھا تمہارے نزدیک کون سا فرشتہ اچھا ہے؟ یہود نے جواب دیا میکائیل علیہ السلام، جو رحمت اور بارش وغیرہ لے کر آتے ہیں۔ حضرت عمر فرماتے ہیں: میں نے ان سے پوچھا: اچھا

ان دونوں کا ان کے رب کے ہاں کیا مقام ہے۔ کہنے لگے: ایک خط کے دائیں جانب رہتا ہے اور دوسرا بائیں جانب۔ میں نے کہا: جبرئیل علیہ السلام کو یہ ہرگز روا نہیں ہے کہ وہ میکائیل علیہ السلام سے دشمنی رکھیں اور نہ میکائیل علیہ السلام کے لیے حلال ہے کہ وہ جبرئیل علیہ السلام کے دشمن سے دوستی رکھیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ دونوں فرشتے اور ان کے پروردگار سلامتی والے ہیں ان کے لیے جو ان سے محبت رکھتے ہیں اور ان کے لیے دشمن ہیں جو ان سے دشمنی رکھیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کے بعد میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میرا ارادہ تھا کہ جو کچھ میں نے یہودیوں سے بات چیت کی ہے اس کی خبر آپ ﷺ کو دوں۔ لیکن آپ ﷺ نے پہلے ہی فرمایا: کیا میں تم کو وہ آیت نہ سناؤں جو ابھی ابھی نازل ہوئی ہے؟ میں نے عرض کیا: ضرور! یارسول اللہ۔ چنانچہ آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

من کان عدو اللّٰہ و ملائکته و رسله و جبریل و میکٰل فان اللّٰہ عدو للکافرین۔

جو شخص خدا کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے پیغمبروں کا اور جبرئیل اور میکائیل کا دشمن ہو تو ایسے کافروں کا خدا دشمن ہے۔ البقرہ: ۹۸

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ میں یہود کے پاس سے صرف اس لیے اٹھا تھا تا کہ آپ کو اس بات کی خبر دوں جو میری اور ان کی ایک دوسرے کے ساتھ ہوئی۔ لیکن یہاں آکر پتہ چلا کہ اللہ پاک مجھ سے سبقت لے گئے ہیں۔

راوی کہتے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم کو فرمایا: اسی وجہ سے میں اللہ کے دین میں پتھر سے زیادہ سخت ہوں۔ (کہ اللہ کا دین حرف بحرف حق اور سچ ہے)۔ السنن للبیھقی، ابن راھویہ، ابن جریر ابن ابی حاتم

کلام:......اس روایت کی سند صحیح ہے۔ لیکن امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ مگر سفیان بن عیینہ نے اپنی تفسیر میں اس روایت کو حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے نیز اس روایت کے اور بھی کئی طرق ہیں جو مراسیل میں آئیں گے۔

۴۲۲۳......من ذالذی یقرض اللّٰہ قرضا حسنًا کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے۔ اس آیت کی تفسیر کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اس سے مراد) خدا کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم

۴۲۲۴......جب من ذالذی یقرض اللّٰہ قرضا حسنًا نازل ہوئی تو حضرت ابن الدحداح رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہمارا رب ہم سے قرض مانگتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ تو حضرت ابن الدحداح رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے دو باغ ہیں، ایک اونچی زمین میں ہے اور دوسرا نیچی زمین میں۔ چنانچہ دونوں میں سے سب سے اچھا باغ میں اپنے رب کو قرضے میں دیتا ہوں۔ حضرت ابن الدحداح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو یتیم تمہارے زیر پرورش ہے وہ اس کا ہوا۔ پھر رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کتنے خوشے جنت میں ابوالدحداح کے لیے جھکے ہوں گے۔ الجامع لعبدالرزاق ابن جریر، الاوسط للطبرانی

کلام:......اس روایت میں ایک راوی اسماعیل بن قیس نامی ضعیف ہے۔

۴۲۲۵......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: الذین اذا اصابتھم مصیبة قالوا ان اللّٰہ وانا الیه راجعون وہ لوگ جب ان پر مصیبت نازل ہوتی ہے تو کہتے ہیں: ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ ان کی بہترین قیمت (اور بدلہ) اولئک علیھم صلوات من ربھم انہی لوگوں پر ان کے پروردگار کی طرف سے رحمتیں ہیں، اور اس پر چھونگا (دکاندار جو چونگا بعد میں بطور گاہک کو خوش کرنے کے لیے ڈال دیتے ہیں) و اولئک ھم المھتدون اور وہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں، کا پروانہ ہے۔

وکیع السنن لسعیدبن منصور، عبد بن حمید، الغراء لابن ابی الدنیا، ابن المنذر، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی. رستہ

قرآن میں طاغوت سے مراد شیطان ہے

۴۲۲۶......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے "بالجبت و الطاغوت" جبت سے مراد جادو اور طاغوت سے مراد شیطان ہے۔

الفریابی، السنن لسعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۴۲۲۷...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ دریافت فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے یہ آیت کس بارے میں نازل ہوئی:

أیو داحد کم ان تکون له جنة من نخیل و اعناب الخ. البقرہ: ۲۶۶ مکمل آیت

بھلا تم میں کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کا کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو جس میں نہریں بہہ رہی ہوں اور اس میں اس کے لیے ہر قسم کے میوے موجود ہوں اور اسے بڑھاپا آ پکڑے اور اس کے ننھے منھے بچے بھی ہوں تو (اچانک) اس باغ پر آگ بھرا ہوا بگولہ چلے اور وہ جل (کر راکھ کا ڈھیر ہو) جائے۔ اس طرح خدا تم سے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم سوچو (اور سمجھو)۔

لوگوں نے جواب دیا: اللہ زیادہ جانتا ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ غضبناک ہوگئے۔ پھر فرمایا: یوں کہو: ہم جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے دل میں اس سے متعلق کچھ بات ہے امیر المؤمنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اس مالدار کی مثال ہے جو اچھے اور نیک عمل کرے پھر اللہ اس کے پاس شیطان کو بھیجے اور وہ برے اعمال میں غرق ہو جائے اور اس کے تمام نیک اعمال تباہ و برباد ہو جائیں۔ ابن المبارک فی الزھد، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم، مستدرک الحاکم

ابن آدم قیامت کے دن اعمال کا زیادہ محتاج ہوگا

۴۲۲۸...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے گذشتہ رات یہ آیت: **أیو داحد کم ان تکون.** (البقرہ: ۲۶۶) پڑھی اور اس نے رات کو مجھے جگا کر رکھا۔ بتاؤ اس سے کیا مراد ہے؟ حاضرین میں سے کسی نے کہا: اللہ زیادہ جانتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی جانتا ہوں کہ اللہ زیادہ جانتا ہے۔ میرے پوچھنے کا مطلب ہے کہ اگر کسی کو اس کے بارے میں کچھ علم ہو اور اس نے اس کے متعلق کچھ سنا ہو تو وہ بتائے۔ لیکن تمام لوگ خاموش رہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا کہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: اے بھتیجے! کہو اور اپنے آپ کو حقیر مت خیال کرو۔ میں نے عرض کیا: اس سے اعمال مراد ہے۔ فرمایا اور اس عمل سے کیا مراد ہے؟ میں اپنے دل میں آنے والی کہنا چاہتا تھا مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے! تو نے سچ کہا: اس سے عمل مراد ہے، ابن آدم بڑھاپے میں اس کے اہل و عیال زیادہ ہو جاتے ہیں تو وہ باغات (اور مال و دولت) کا زیادہ محتاج ہو جاتا ہے اور اسی طرح وہ قیامت کے دن اپنے اعمال کا بہت　　زیادہ محتاج ہوگا۔ تو نے سچ کہا، بھتیجے! عبد بن حمید، ابن المنذر

فائدہ:...... یعنی جس طرح انسان اپنے بڑھاپے میں جب وہ کمانے سے محتاج ہوتا ہے اور اہل و عیال کی کثرت ہوتی ہے تو وہ مال و دولت کا زیادہ محتاج ہوتا ہے اب اگر اس کا مال و دولت تباہ ہو جائے تو اس کا کیا حال ہوگا یونہی انسان دنیا میں نیک اعمالوں کو بد اعمالوں کی بھینٹ چڑھا دے تو قیامت کے دن وہ مفلس کیا کرے گا جبکہ اس دن عمل کی اشد ضرورت ہوگی۔

۴۲۲۹...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب اس آیت کی تلاوت کرتے: **واذکروا نعمتی التی انعمت علیکم** میری نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی ہیں۔

تو فرماتے: یہ قوم تو گذر گئی۔ یعنی اس کے خاص اہل اور اس آیت سے خصوصی طور پر مراد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔

(ابن المنذر و ابن ابی حاتم)

۴۲۳۰...... **یتلونه حق تلاوته** وہ لوگ اس (کتاب اللہ) کی تلاوت کرتے ہیں جیسا اس کا حق ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ تلاوت کرنے والا جب جنت کے ذکر پر پہنچے تو اللہ سے جنت کا سوال کرے اور جب جہنم کے تذکرے پر پہنچے تو جہنم سے اللہ کی پناہ مانگے۔ ابن ابی حاتم

۴۲۳۱...... عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب یہ آیت تلاوت کرتے:

خالص منافق اور مخلص مؤمن

ومن الناس من یعجبک قوله فی الحیاة الدنیا سے ومن الناس من یشری نفسه مکمل آیت تک۔البقرہ: ۲۰۴ تا ۲۰۷
اور کوئی شخص تو ایسا ہے جس کی گفتگو دنیا کی زندگی میں تم کو دل کش معلوم ہوتی ہے اور وہ اپنے مافی الضمیر پر خدا کو گواہ بناتا ہے حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے۔اور جب پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے تو زمین میں دوڑتا پھرتا ہے تاکہ اس میں فتنہ انگیزی پیدا کرے اور کھیتی کو (برباد) اور (انسانوں اور حیوانوں کی) نسل کو نابود کردے اور خدا فتنہ انگیزی کو پسند نہیں کرتا۔اور اس سے کہا جاتا ہے کہ خدا سے خوف کر تو غرور اس کو گناہ میں پھنسا دیتا ہے سو ایسے کو جہنم سزاوار ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔اور کوئی شخص ایسا ہے کہ خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اپنی جان بیچ ڈالتا ہے۔اور خدا بندوں پر بہت مہربان ہے۔

جب مذکورہ آیت تلاوت فرماتے تو کہتے ان دونوں نے ایک دوسرے سے قتال کیا ہے۔عبد بن حمید

فائدہ:......دوسرے شخص سے مراد حضرت صہیب رضی اللہ عنہ ہیں اور پہلے سے کوئی کافر ومشرک مکہ۔جب حضرت صہیب رضی اللہ عنہ مکہ سے ہجرت مدینہ کے لیے نکلے تو قریش کے کچھ کافر آپ رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑ گئے اس وقت آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے ترکش میں جس قدر تیر ہیں وہ ختم ہو جائیں پھر میری تلوار ٹوٹ جائے اس تک تم میرے قریب نہیں آسکتے اور تم جانتے ہو میں تم میں سب سے زیادہ تیر انداز ہوں اگر تم چاہو تو میں تم کو مال دوں تم میرا راستہ چھوڑ دو۔انہوں نے مال لیا۔یہی دو شخص مراد ہیں۔

۴۲۳۲......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ جب بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے تو طواف سے فراغت کے بعد مقام ابراہیم پر تشریف لائے اور فرمایا: هذا مقام ابینا ابراهیم یہ وہ جگہ ہے جہاں ہمارے والد ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہوئے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ! ہم اس مقام کو جائے نماز نہ بنالیں (یعنی ہمیشہ یہاں دوران حج وعمرہ دو رکعت ادا کرلیا کریں) تو اللہ پاک نے یہ فرمان نازل کیا:

واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی۔

اور مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو۔سفیان بن عیینه فی جامعه

۴۲۳۳......(مسند عثمان رضی اللہ عنہ) حضرت ابوالزبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا:

والذین یتوفون منکم ویذرون أزواجاً۔البقرہ: ۲۴۰

اور جو لوگ مر جاویں اور چھوڑ جائیں عورتیں تو وہ وصیت کریں اپنی عورتوں کے واسطے خرچ دینا ایک برس تک بغیر نکالے گھر کے۔

تو فرمایا: اس (حکم) کو دوسری آیت نے منسوخ کردیا ہے۔میں نے عرض کیا: پھر اس کو لکھا کیوں نہیں۔فرمایا: اے بھتیجے! میں کوئی چیز اس کی جگہ سے بدل نہیں سکتا۔بخاری، السنن للبیهقی

فائدہ:......پہلے اسلام میں یہی حکم تھا کہ جن عورتوں کے شوہر وفات پا جائیں وہ سال بھر ان کے گھر میں رہیں۔بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا اور عدت سال کے بجائے چار ماہ دس دن کردی گئی۔اور اگر ان چار ماہ دس دنوں میں عورت کا حمل ظاہر ہو جائے تو وضع حمل تک عدت دراز ہو جائے گی یعنی وہ وضع حمل تک شادی نہیں کر سکے گی۔اور رہا خرچ اور نفقہ وغیرہ کا سوال تو وہ چونکہ اللہ نے شوہر کی وراثت میں اس کا حصہ مقرر کر دیا اس لیے خرچ اور نفقہ کا بندوبست اس میراث سے کرے گی۔

اور حضرت ابوالزبیر رحمۃ اللہ علیہ کا پوچھنا کہ اس کو لکھا یا چھوڑا کیوں نہیں۔اس کا مطلب تھا یا تو اس مقام پر یہ وضاحت کر دیتے اس آیت کو

لکھتے ہی نہیں۔ چونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن کو جمع فرمایا تھا اور غیر قرآن تفسیر وغیرہ کو نکال دیا تھا اور خالص قرآن لکھا رہنے دیا تھا۔ اس وجہ سے انہوں نے یہ سوال کیا۔ غفر اللہ خطایای۔

۴۲۳۴.....فويل لهم مما كتبت ايديهم وويل لهم مما يكسبون۔ البقرہ

ترجمہ:.......پس ہلاکت ہے ان کے لیے اس سے جو ان کے ہاتھ لکھتے ہیں اور ہلاکت ہے اس سے جو وہ کماتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں ویل پہاڑ ہے۔ اور یہ آیت یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی کیونکہ انہوں نے تورات کو بدل ڈالا۔ جو اچھا لگا اس میں بڑھا دیا جو برا لگا مٹا دیا اور انہوں نے محمد (ﷺ) کا نام بھی تورات سے مٹا ڈالا۔ رواہ ابن جریر

۴۲۳۵.....(علی رضی اللہ عنہ) لاینال عهدی الظالمین .البقرہ

ترجمہ:.......میرا عہد ظالم لوگ نہ پاسکیں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ سے اس آیت کے ذیل میں نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

لاطاعة الا في معروف۔

اطاعت صرف نیکی (کے کام) میں ہے۔ وكيع في تفسير، ابن مردويه

۴۲۳۶.....واذ يرفع ابراهيم القواعد الخ. البقرہ

ترجمہ:.......اور جب ابراہیم بیت (اللہ) کی بنیادیں اٹھا رہے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے اس آیت کے ذیل میں نقل کرتے ہیں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (بیت اللہ کی تعمیر کے وقت) ایک بادل آیا اور بیت اللہ کے حصے پر چھا گیا اس بادل میں ایک سر تھا جو کہہ رہا تھا بیت اللہ کو اس حصے پر اٹھاؤ۔ چنانچہ ہم نے اسی حصے پر اس کو اٹھایا۔ رواہ الديلمی

آدم علیہ السلام کا سو سال تک رونا

۴۲۳۷.....فتلقى آدم من ربه كلمات

پھر آدم نے اپنے رب (کی طرف) سے (چند) کلمات پائے۔ (جن سے ان کی توبہ قبول ہوئی) سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے آدم علیہ السلام کو ھند میں اتارا، حواء کو جدّہ میں اتارا، ابلیس کو میسان میں اتارا اور سانپ کو اصفہان میں۔ اس وقت سانپ کے اونٹ کی مانند چار پائے ہوتے تھے۔ آدم علیہ السلام ہند میں سو سال تک اپنے گناہ پر روتے رہے۔ پھر اللہ پاک نے ان کی طرف جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا اور ارشاد فرمایا:

اے آدم! کیا میں نے تجھے اپنے ہاتھ سے پیدا نہیں کیا؟ کیا میں نے خود تجھ میں روح نہیں پھونکی؟ کیا میں نے ملائکہ سے تجھے سجدہ کرا کے عظمت نہیں بخشی؟ کیا اپنی امت میں سے حواء کے ساتھ تیری شادی نہیں کی؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: ضرور! کیوں نہیں۔ فرمایا: پھر یہ رونا کیسا ہے؟ عرض کیا: میں کیوں نہ روؤں جبکہ مجھے رحمٰن کے پڑوس سے نکال دیا گیا، فرمایا: تم ان کلمات کو لازم پکڑلو۔ اللہ پاک تمہاری توبہ قبول فرمالیں گے اور تمہارے گناہ کو بخش دیں گے:

اللهم انی اسألک بحق محمد و آل محمد، سبحانک، لااله الا انت عملت سوءاً وظلمت نفسی فتب علی انک انت التواب الرحیم اللهم انی اسألک بحق محمد و آل محمد عملت سوءاً وظلمت نفسی فتب علی انک انت التواب الرحیم۔

اے اللہ! میں تجھ سے محمد اور آل محمد کے حق کے ساتھ سوال کرتا ہوں، تو پاک ذات ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ مجھ سے برا عمل ہوا

اور اپنی جان پر ظلم ہوا، پس میری توبہ قبول فرما، بے شک تو توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہے۔
پھر حضور ﷺ نے فرمایا: یہ کلمات آدم نے اپنے رب سے پائے تھے۔ رواہ الدیلمی
کلام: ...... روایت موضوع ہے۔ اس کی سند بے کار ہے جس میں ایک راوی حماد بن عمر النصی ہے جو عن السری عن خالد کے طریق سے روایت کرتا ہے۔ یہ دونوں راوی بالکل واہی اور غیر معتبر ہیں۔

۴۲۳۸..... قولو اللناس حسنا۔ (البقرہ)
ترجمہ: ..... لوگوں سے اچھی (طرح) بات کرو۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یعنی تمام لوگوں سے (مسلمان ہوں یا کافر) اچھی طرح بات کرو۔ شعب الایمان للبیہقی

۴۲۳۹..... فولوا وجوھکم شطر المسجدالحرام۔
ترجمہ: ..... اپنے چہرے مسجد حرام کی حصے کی طرف کرلو۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں شطر سے مراد جہت ہے یعنی مسجد حرام کی جہت کرلو۔
عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، المجالس للدینوری رحمۃ اللہ علیہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

۴۲۴۰..... وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ۔ البقرہ
ترجمہ: ..... اور جو طاقت نہیں رکھتے (روزے کی) ان پر فدیہ ہے۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس سے وہ بوڑھا شخص مراد ہے جو (قریب المرگ ہو اور روزے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ روزہ نہ رکھے بلکہ ہر دن مسکین کو کھانا کھلادے۔ رواہ ابن جریر
فائدہ: ..... یعنی جس شخص کی زندگی کی امید دم توڑ گئی ہو اور وہ فی الوقت روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا وہ صدقہ فطر کے برابر یعنی تقریباً پونے دو سیر غلہ (گندم) صدقہ کردے یا ایک مسکین کو دو وقت کا کھانا کھلادے۔

۴۲۴۱..... واتموا الحج والعمرۃ للہ. البقرہ
ترجمہ: ..... حج اور عمرہ کو اللہ کے لیے پورا کرو۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی تشریح میں فرماتے ہیں: یعنی اپنے گھر سے احرام باندھ کر چلو۔ وکیع، مصنف ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، التفسیر لابن جریر، ابن ابی حاتم الطحاوی، النحاس فی ناسخہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

۴۲۴۲..... فما استیسر من الھدی. البقرہ
ترجمہ: ..... جو قربانی آسانی کے ساتھ میسر آئے۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس سے مراد بکری (یا اس کے مثل جانور) ہے۔
مؤطا امام مالک مصنف ابن ابی شیبہ، السنن لسعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر فی التفسیر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، نسائی

۴۲۴۳..... ففدیۃ من صیام أو صدقۃ او نسک۔ البقرہ: ۱۹۶
ترجمہ: ..... تو بدلہ دے روزے یا خیرات یا قربانی سے۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں روزہ تین دن ہیں صدقہ تین صاع چھ مسکینوں کو دینا ہے اور قربانی بکری کی ہے۔
فائدہ: ..... یہ حج وعمرہ کے بیان کے ذیل میں ہے۔ یعنی اگر کوئی حالت احرام میں مریض ہو جائے یا اس کے سر میں کوئی چوٹ یا کسی قسم کا درد ہو تو بقدر ضرورت احرام کے مخالف کام کرلے مثلاً بال کٹوالے اور اس مخالف احرام فعل کے ارتکاب میں مذکورہ تین طرح کے بدلوں میں سے کوئی ایک ادا کردے۔

۴۲۴۴..... فاذا امنتم فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج۔ البقرہ: ۱۹۶

ترجمہ:.......پس جب تم مامون ہو جاؤ تو جو شخص فائدہ اٹھائے عمرہ کے ساتھ حج کی طرف۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر وہ عمرہ کو اس قدر مؤخر کرے کہ حج کے ساتھ ملا دے تو اس پر قربانی ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۲۴۵.....فصیام ثلاثة ایام فی الحج۔

ترجمہ:.......پس ایام حج میں تین روزے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایام حج میں تین ایام سے مراد یوم الترویہ سے قبل اور یوم الترویہ اور یوم عرفہ ہے۔ پس اگر ان دنوں میں نہ رکھ سکے تو ایام تشریق میں روزے رکھے۔ التاریخ للخطیب، عبد بن حمید، ابن جریر فی التفسیر، ابن ابی حاتم

فائدہ:.......یعنی جو شخص حج وعمرہ اکٹھا کرے جس طرح کے ہمارے دیار کے لوگ جو خارج حرم ہیں کرتے ہیں ان پر بطور شکرانے کے قربانی ہے، بکری یا بڑے جانور کا ساتواں حصہ۔ اگر طاقت سے باہر ہو تو دس روزے رکھے اس طرح کہ سات، آٹھ اور نو ذی الحجہ کو تین روزے رکھے۔ اور سات ایام حج کے بعد۔ تین روزے ایام حج میں ضروری ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر عرفہ سے قبل تین روزے نہ رکھ پائے تو عرفہ کے بعد ایام تشریق میں رکھ لے۔ اور جو شخص میقات کے اندر یعنی حرم میں رہتا ہو اس کے لیے افراد حج کا حکم ہے یعنی صرف حج کرنا۔ اس کے لیے یہ قربانی یا اس کے متبادل کا حکم نہیں۔

۴۲۴۶.....فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیه۔ البقرہ: ۲۰۳

ترجمہ:.......پھر جو چلا گیا جلدی دو ہی دن میں تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو جلدی چلا گیا دو دن میں اس کا یہ گناہ بخش دیا جائے گا اور جو ٹھہر گیا تیسرے دن تک اس پر کوئی گناہ نہیں اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ رواہ ابن جریر

فائدہ:.......یعنی منی میں تین دن ٹھہرنا افضل ہے لیکن اگر کوئی دو دن ٹھہرا تب بھی جائز ہے اور اگر تین دن ٹھہرا تو یہ افضل ہے۔ اس پر کاہے کا گناہ۔

۴۲۴۷.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

واذاقیل له اتق الله ..... ومن الناس من یشری نفسه تک۔

پھر فرمایا: رب کعبہ کی قسم ان دونوں نے (نیکی وبدی کے ساتھ) قتال کیا۔ وکیع، عبد بن حمید، فی تاریخه، ابن جریر، ابن ابی حاتم

نوٹ:.......حدیث ۴۲۳۱ پر یہ حدیث بمعہ ترجمہ قرآنی آیات کے ملاحظہ فرمائیں۔

۴۲۴۸.....فان فآء وا ۔ البقرہ: ۲۲۶

ترجمہ:.......پس اگر وہ لوٹیں۔

فائدہ:.......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: الفئی لوٹنے سے مراد جماع ہے۔ (عبد بن حمید) یعنی اگر شوہر بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کھالے تو چار مہینے کے اندر فاء والوٹ گئے یعنی جماع کر لیا یا راضی ہو گئے۔ تو طلاق نہ ہوگی۔

۴۲۴۹.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے الفئ سے مراد رضامندی ہے۔ ابن المنذر

تین طلاق کے بعد عورت حلال نہیں

۴۲۵۰.....فان طلقها فلاتحل له من بعد۔ البقرہ

ترجمہ:.......پس اگر اس کے بعد طلاق دی تو اس کے بعد وہ عورت اس کے لیے حلال نہیں حتیٰ کہ دوسرے سے نکاح کرے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سے مراد تیسری طلاق ہے۔ ابن المنذر

۴۲۵۱......حتی تنکح زوجاغیرہ۔ البقرہ

ترجمہ:......حتیٰ کہ وہ اس کے غیر شوہر سے نکاح کرے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اس وقت تک حلال نہ ہوگی حتیٰ کہ اس کو بقر کی طرح ہلا ڈالے۔

فائدہ:......یعنی پہلا شوہر تین طلاق دے دے اور عورت دوسرے شوہر سے نکاح کرلے تو جب یہ دوسرا شوہر اچھی طرح جماع نہ کرے کہ جس طرح کنواری عورت کو شوہر اچھی طرح رغبت کے ساتھ جماع کرتا ہے اس طرح اسی مطلقہ کو خوب ہلا نہ ڈالے وہ پہلے شوہر کے لیے حلال نہ ہوگی۔

۴۲۵۲......محمد بن الحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ (ان کے والد) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بات سمجھ نہ آرہی تھی:

فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجًا غیرہ فان طلقها فلا جناح علیهما ان یتراجعا۔

پس اگر وہ طلاق دے دے تو اس کے لیے حلال نہ ہوگی حتیٰ کہ دوسرے شوہر سے نکاح کرے پھر اگر وہ طلاق دے دے تو ان کو رجوع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ میں نے قرآن پڑھا پھر مجھے سمجھ آیا کہ جب اس کو دوسرا شوہر طلاق دیدے تو وہ پہلے تین طلاق دینے والے شوہر سے نکاح کرسکتی ہے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک الگ مسئلہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

میں رجل مذاء تھا یعنی مجھے مذی بہت آتی تھی۔ (بیوی سے بوس وکنار کرتے وقت شرم گاہ سے معمولی قطرات خارج ہوتے ہیں جو منی کے علاوہ اور اس سے پہلے آتے ہیں) مجھے حیاء آتی تھی کہ نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق سوال کروں۔ کیونکہ آپ کی بیٹی میرے نکاح میں تھی۔ چنانچہ میں نے مقداد بن اسود کو کہا انہوں نے نبی ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں صرف وضو ہے۔

عبد بن حمید

۴۲۵۳......الذی بیدہ عقدۃ النکاح ۔البقرہ: ۲۳۷

ترجمہ:......جس کے ہاتھ میں نکاح کا عقد ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے مراد شوہر ہے۔

وکیع، سفیان، فریابی، ابن ابی شیبہ، عبدبن حمید، ابن جریر، الدارقطنی، شعب للبیهقی

فائدہ:......یہاں اس طلاق کا بیان ہے کہ اگر شوہر عورت کو چھونے سے قبل ہی طلاق دیدے تو مہر کا نصف حصہ ادا کردے۔ یا عورت معاف کرنا چاہے تو وہ اس کی حقدار ہے اور اگر مرد پورا ہی مہر دیدے تو بہت اچھا ہے ورنہ نصف لازمی ہے۔ آیت میں ہے یا معاف کردے وہ شخص جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے یعنی شوہر معاف کردے درگذر کرے اور نصف کی بجائے پورا مہر دیدے۔

۴۲۵۴......حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے الصلاۃ الوسطیٰ سے مراد ظہر (دن) کی نماز ہے۔ ابن المنذر

فائدہ:......فرمان الٰہی ہے:

صلوٰۃ وسطیٰ عصر کی نماز ہے

حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی ۔ البقرہ: ۲۳۸

نمازوں کے خصوصاً درمیانی نماز کی محافظت کرو اسی فرمان کے متعلق یہ اور ذیل کی روایات ہیں۔

۴۲۵۵......زر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اور عبیدہ سلمانی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے میں نے عبیدہ کو کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ سے الصلاۃ الواسطی (درمیانی نماز) کے بارے میں سوال کریں۔ (کہ وہ کون سی نماز ہے) چنانچہ حضرت عبیدہ نے سوال کیا تو حضرت علی رضی

اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اس کو صبح کی نماز سمجھتے تھے۔ مگر ایک مرتبہ ہم اہل خیبر کے ساتھ قتال میں مصروف تھے، انہوں نے لڑائی کو اس قدر طول دیا کہ ہم کو نماز سے روک دیا حتیٰ کہ غروب شمس کا وقت ہو گیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! اس قوم کے دلوں کو بھر دے جنہوں نے ہم کو (الصلاۃ الوسطی) نماز سے اور کام میں مشغول کر دیا اور ان کے پیٹوں کو آگ سے بھر دے۔ اس دن ہم کو معلوم ہوا کہ الصلاۃ الوسطی سے مراد ظہر کی نماز ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۲۵۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: الصلاۃ الوسطی سے مراد عصر کی نماز ہے جس میں سلیمان علیہ السلام سے تاخیر ہوئی تھی۔

وکیع، سفیان، فریابی، مصنف ابن ابی شیبہ، السنن لسعید بن منصور، عبد بن حمید، مسدد، ابن جریر، شعب الایمان للبیہقی

فائدہ:...... زیادہ اصح یہی قول ہے کہ اس سے عصر کی نماز مراد ہے۔ اور سلیمان علیہ السلام کی بھی یہی نماز قضاء کے قریب ہوئی تھی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے گھوڑوں کو دیکھ رہے تھے کہ اس مشغولیت میں عصر کی نماز میں تاخیر ہو گئی اور سورج غروب کے قریب ہو گیا تو آپ نے بعد میں اس تاخیر کی سزا میں اپنے گھوڑے اللہ کی راہ میں قربان کیے اور ان کو ایک ایک کر کے تلوار سے کاٹنے لگے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۴۲۵۷...... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے آپ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ الصلاۃ الوسطی سے مراد عصر کی نماز ہے۔ الدمیاطی، فی کتاب الصلاۃ الوسطیٰ الموسوم بہ کشف المغطاء، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

۴۲۵۸...... (مالک رحمۃ اللہ علیہ) حضرت امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں علی اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول پہنچا ہے کہ الصلاۃ الوسطی سے مراد صبح کی نماز ہے۔ السنن للبیہقی

۴۲۵۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر مؤمنہ عورت آزاد ہو یا باندی اس کے لیے متعہ (کپڑے کا جوڑا) ہے۔ پھر آپ نے فرمان الٰہی تلاوت فرمایا:

وللمطلقات متاع بالمعروف حقا علی المتقین۔ (۲۴۱)

طلاق یافتہ عورتوں کے لیے قاعدے کے موافق سامان (کپڑا وغیرہ) ہے (یہ) متقیوں پر لازم ہے۔ ابن المنذر

۴۲۶۰...... السکینہ ایسی شفاف ہوا ہے جس میں ایک صورت ہوتی ہے اور انسان کے چہرے کی مانند چہرہ ہوتا ہے۔

ابن جریر، سفیان بن عیینہ فی تفسیر ھما، الازرقی، مستدرک الحاکم، الدلائل للبیہقی، ابن عساکر

۴۲۶۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: السکینۃ ایک تیز ہوا جس کے دو سر ہوتے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۴۲۶۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس (بادشاہ) نے ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ پروردگار کے متعلق مناظرہ کیا تھا وہ نمرود بن کنعان تھا۔ ابن ابی حاتم

عزیز علیہ السلام سو سال کے بعد دوبارہ زندہ ہوئے

۴۲۶۳...... أو کالذی مر علی قریۃ۔

ترجمہ:...... یا اس شخص کی مانند جو بستی پر گذرا۔ البقرہ: ۲۵۹

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کے پیغمبر حضرت عزیز علیہ السلام اپنے شہر سے نکلے۔ آپ اس وقت نوجوان تھے۔ آپ کا گذر ایک بستی پر ہوا جو ویران و برباد ہو چکی تھی اور ان کے گھروں کی چھتیں نیچے پڑی تھیں۔ تو حضرت عزیز علیہ السلام نے از راہ تعجب فرمایا:

انی یحیی ھذہ اللہ بعد موتھا فاماتہ اللہ مأتہ عام ثم بعثہ۔ البقرہ: ۲۵۹

اللہ پاک اس کو کیسے زندہ فرمائے گا۔ پھر اللہ نے اس کو سو سال تک موت دی، پھر اس کو اٹھایا اور فرمایا: پہلے تو حضرت عزیز کی آنکھ پیدا فرمائیں اور وہ اپنی ہڈیوں کی طرف دیکھنے لگے کہ ایک دوسری کے ساتھ جڑ رہی ہیں پھر ان پر گوشت چڑھا پھر اس میں روح پھونکی گئی۔ پھر

حضرت عزیز علیہ السلام سے پوچھا گیا: تم کتنے عرصے تک یوں رہے؟ آپ علیہ السلام اپنے شہر چل کر تشریف لائے۔ آپ اپنے ایک پڑوسی کو نوجوان چھوڑ کر گئے تھے۔ اب آئے تو دیکھا کہ وہ بوڑھا ہو چکا ہے۔ عبد بن حمید، ابن ابی حاتم، مستدرک الحاکم، البعث للبیھقی

۴۲۶۴......یآایھاالذین آمنو ا انفقوا من طیبات ما کسبتم۔ البقرہ:۲۶۷

اے ایمان والو! جو تم نے کمایا اس پاکیزہ مال میں سے خرچ کرو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے مراد تو سونا چاندی ہے یعنی جو سونا چاندی حلال طریقے سے کمایا اس کی ذکوٰۃ ادا کرو۔ اور اسی آیت کے بقیہ حصہ، فرمایا: ومما اخرجنالکم من الارض اور ان چیزوں میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین میں سے نکالیں، سے مراد گندم کھجور وغیرہ زمین کی فصلیں ہیں جن میں ذکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۲۶۵......عبیدہ سلمانی سے مروی ہے کہتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا:

یاایھاالذین امنوا انفقوا من طیبات ما کسبتم. البقرہ:۲۶۷

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ آیت زکوٰۃ فرض کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ایک شخص اپنے کھجوروں کے ڈھیر کی طرف بڑھتا ہے اور اچھا اچھا مال ایک طرف نکال دیتا ہے۔ جب لینے والا آتا ہے تو اس کو (بچی کھچی) ردی کھجور دیتا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ نے فرمایا:

ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون ولستم باخذیہ الا ان تغمضوا فیہ اور بری اور ناپاک چیزیں دینے کا قصد نہ کرنا کہ (اگر وہ چیزیں تم کو دی جائیں تو) بجز اس کے کہ (لینے کے وقت) آنکھیں بند کرلو ان کو کبھی نہ لو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم خود اس کو جبر کیے بغیر نہ لو۔ اور خدا کے ہاں اس کو صدقہ کرو۔ کتنے افسوس کی بات ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۲۶۶......(اسامہ رضی اللہ عنہ) زہرہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہم زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے (ہم میں سے) کچھ لوگوں نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس یہ سوال بھیجا کہ الصلاۃ الوسطٰی سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: یہ ظہر کی نماز ہے جو رسول اللہ ﷺ دن کے وقت پڑھا کرتے تھے۔ ابو داؤد الطیالسی، مصنف ابن ابی شیبہ، بخاری فی التاریخ، مسند ابی یعلیٰ، الرویانی، السنن للبیھقی، السنن لسعید بن منصور

۴۲۶۷......زبرقان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ قریش کے ایک قافلہ پر زید بن ثابت کا گذر ہوا۔ یہ لوگ سب اکٹھے تھے۔ انہوں نے اپنے دو غلام حضرت زید رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجے تا کہ وہ آپ رضی اللہ عنہ سے الصلاۃ الوسطٰی کے بارے میں سوال کریں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ظہر کی نماز ہے۔ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز (کڑی) دوپہر میں پڑھتے تھے۔ آپ کے پیچھے ایک یا دو صفیں ہوتی تھیں۔ لوگ اپنے کاروبار اور تجارت وغیرہ میں مشغول ہوتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حافظوا علی الصلوات والصلاۃ الوسطی۔

نمازوں کی خصوصاً درمیانی نماز کی پابندی کرو۔

(اس وجہ سے ظہر کی تاکید نازل ہوئی) لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگ باز آجائیں ورنہ میں ان کے گھروں کو جلا ڈالوں گا۔ (اگر وہ ظہر کی نماز میں حاضر نہ ہوں گے)۔ مسند احمد، نسائی، ابن منیع، ابن جریر، الشاشی، السنن لسعید بن منصور

۴۲۶۸......یسئلونک عن الشھر الحرام قتال فیہ۔

ترجمہ:......وہ لوگ آپ سے حرمت والے ماہ میں قتال کا سوال کرتے ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صفوان بن بیضاء کو عبداللہ بن جحش کی امارت میں ابواء کی طرف لشکر میں بھیجا وہاں انہوں نے غنیمت حاصل کی اور (مذکورہ) آیت انہی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ ابن مندہ غریب، ابن عساکر

فائدہ:......رجب کی آخری تاریخ میں انہوں نے قتال کر کے کافروں کو ہزیمت دی تھی۔ لیکن کافروں نے مسلمانوں پر الزام لگایا کہ انہوں نے تو ذوالقعدہ کی پہلی تاریخ میں قتال کیا ہے اور حرمت کے مہینے ذی قعدہ کو پامال کیا ہے۔ تب اللہ پاک نے یہ آیات نازل فرمائیں کہ کہہ دو حرمت کے ماہ میں قتال گناہ ہے لیکن اس سے بڑا گناہ اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکنا اور اللہ کا کفر کرنا وغیرہ ہے۔

ہاروت اور ماروت کون؟

۴۲۶۹.....ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ملائکہ نے اہل دنیا پر نظر ڈالی دیکھا کہ بنی آدم گناہ کررہے ہیں تو انہوں نے پکارا: اے پروردگار! یہ لوگ کس قدر جاہل ہیں؟ ان لوگوں کو آپ کی عظمت کا علم کس قدر کم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم ان کی کھال میں ہوتے تو تم بھی میری نافرمانی کرتے۔ ملائکہ نے عرض کیا: یہ کیسے ہوسکتا ہے جبکہ ہم تو آپ کی (ہر وقت) تسبیح کرتے ہیں اور آپ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔

چنانچہ ملائکہ نے اپنے درمیان میں سے دوفرشتوں کو چنا ھاروت اور ماروت کو۔ وہ دنیا پر اترے۔ اور دنیا میں بنی آدم کی شہوات ان میں بھی ڈال دی گئیں۔ ایک عورت ان کے ساتھ پیش آئی۔ اور وہ اپنے آپ کو بچا نہ سکے بلکہ معصیت میں مبتلا ہوگئے۔ اللہ عزوجل نے ان کو فرمایا: دنیا کا عذاب اختیار کرتے ہو یا آخرت کا عذاب؟ ایک نے دوسرے سے پوچھا: تمہارا کیا خیال ہے؟ دوسرے نے کہا: دنیا کا عذاب تو آخر ختم ہو ہی جائے گا۔ جبکہ آخرت کا عذاب دائمی ہے۔ چنانچہ ان دونوں نے دنیا کا عذاب اختیار کرلیا۔ پس یہی دونوں فرشتے ہیں جن کا اللہ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے:

ومآانزل علی الملکین ببابل هاروت وماروت۔

اور جو شہر بابل میں دوفرشتوں ہاروت اور ماروت پر اتری۔

۴۲۷۰.....لوگوں کے درمیان الصلاۃ الوسطیٰ کا ذکر ہوا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس طرح تمہارے درمیان اختلاف ہورہا ہے اسی طرح ہمارے درمیان رسول اللہ ﷺ کے گھر کے صحن میں اختلاف ہوا تھا۔ ہمارے درمیان ایک نیک شخص ابو ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس بھی تھے، وہ بولے: میں اس مسئلہ کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ پھر وہ رسول اکرم ﷺ کے پاس گئے۔ وہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ بے تکلف تھے۔ انہوں نے آپ سے اندر آنے کی اجازت لی اور اندر گئے پھر نکل کر ہمارے پاس آئے اور بتایا کہ اس سے نماز عصر مراد ہے۔

رواہ ابن عساکر

۴۲۷۱.....ابن لبیبہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: مجھے ایسی چیز کے بارے میں بتائیے تمام امور جس کے تابع ہیں یعنی نماز کے متعلق جس کے بغیر ہمارا چارہ نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم کچھ قرآن پڑھے ہوئے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں: انہوں نے پڑھنے کا حکم دیا تو میں نے سورۃ الفاتحہ پڑھ کر سنائی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یہ سبع مثانی ہے، جس کے بارے میں اللہ کا فرمان ہے:

ولقد اتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم۔

اور ہم نے آپ کو سات بار بار پڑھی جانے والی آیات اور قرآن عظیم عطا کیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: کیا تم نے سورۂ المائدہ پڑھ رکھی ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا تم آیت الوضوء پڑھو۔ میں نے وہ بھی پڑھ کر سنادیں تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ تم نماز کے لیے وضوء بھی سمجھ گئے ہوگے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اللہ کا یہ فرمان سنا ہے:

اقم الصلوة لدلوک الشمس۔

نماز قائم کرو سورج ڈھلنے کے وقت۔

جانتے ہو دلوک سے کیا مراد ہے؟ میں نے عرض کیا: نصف النہار کے بعد جب آفتاب آسمان کے پیٹ یا جگر سے ڈھل جائے۔ فرمایا: ہاں

اس وقت تم ظہر کی نماز پڑھو۔ اور پھر جب سورج سفید ہی ہو۔ تو اس وقت عصر کی نماز پڑھو۔ جب تم کو ایسا لگے کہ تم سورج کو چھو سکتے ہو (یعنی جب کچھ ٹھنڈا ہو جائے اور اس پر نظر ڈالنا ممکن ہو۔) پھر فرمایا:

جانتے ہو غسق اللیل کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، غروب شمس مراد ہے۔ فرمایا: ہاں پس تم اس کے پیچھے رہو (اور مغرب پڑھ لو) اور جب شفق (روشنی) غائب ہو جائے تو عشاء کی نماز پڑھ لو۔ پھر مشرق کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: جب رات یہاں سے ایک تہائی رات آجائے اس وقت (عشاء کا وقت ہے) لیکن اگر افق کی سفیدی جانے کے بعد ہی (عشاء) پڑھ لو تو زیادہ افضل ہے۔ اور جب فجر طلوع ہو جائے تو فجر کی نماز پڑھ لو۔ جانتے ہو فجر کیا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا: تمام لوگ اس کو نہیں جانتے۔ میں نے عرض کیا: وہی فجر ہے نا جب افق سفیدی کے ساتھ چمک اٹھے۔ فرمایا: ہاں اس وقت سے لے کر صبح کی سفیدی تک نماز پڑھ لو۔ پھر سفیدی تک، پھر سفیدی تک۔ اور دیکھو رکوع وسجدہ یوں نہ کرو: کہ جس طرح پرندہ پانی پی کر اڑ جاتا ہے یا کتا اکڑوں بیٹھتا ہے (بلکہ رکوع وسجدہ کو اچھی طرح ادا کرو۔) اور بھول (اور غفلت) سے حفاظت میں رہو۔ حتیٰ کہ تم نماز پڑھ لو۔

ابن لبیبہ کہتے ہیں: پھر میں نے ان سے عرض کیا: مجھے الصلاۃ الوسطیٰ (درمیانی نماز) کے بارے میں بتائیے (کون سی ہے؟) فرمایا: تم نے اللہ کا یہ فرمان نہیں سنا:

اقم الصلوة لدلوک الشمس الی غسق اللیل وقرآن الفجر۔

نماز قائم کرو سورج ڈھلنے سے رات چھانے تک اور فجر کا قرآن پڑھنا (یاد رکھو) (اس میں پانچوں نمازیں آگئیں)

اور فرمایا:

ومن بعد صلاة العشاء ثلث عورات لکم۔

اور عشاء کی نماز کے بعد تمہارے لیے تین تاریکیاں (حصے ہیں)۔

یوں پانچوں نمازیں ان آیات میں آگئیں پھر فرمایا:

حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطیٰ۔

نمازوں پر محافظت کرو خصوصاً درمیانی نماز پر۔

پس آگاہ رہو وہ عصر کی نماز ہے۔ الجامع لعبد الرزاق

کیونکہ درمیان میں وہی ہے دو نمازیں اس سے قبل اور دو اس کے بعد ہیں۔

۲۲۷۲۴...... نافع (ابن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگرد) سے مروی ہے کہ حفصہ رضی اللہ عنہا (ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بہن) نے اپنے ایک غلام کو جو کتابت کیا کرتا تھا کتابت کے لیے قرآن شریف دیا۔ اور فرمایا جب تم اس آیت پر پہنچو حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی تو مجھے اطلاع دینا۔ چنانچہ جب وہ غلام اس آیت پر پہنچ گیا تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھ کے ساتھ وہاں لکھا: حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطی وصلاۃ العصر وقوموا للّٰہ قانتین۔ رواہ عبدالرزاق

۲۲۷۳...... عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ عبید بن عمیر دونوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عبید رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! اللہ عزوجل کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے:

لا یؤاخذ کم اللہ باللغو فی ایمانکم۔

اللہ تمہاری بے ارادہ قسموں میں تم سے مؤاخذہ نہیں فرمائے گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آدمی کہتا نہیں اللہ کی قسم، ہاں اللہ کی قسم۔

فائدہ:...... یعنی اپنی بات پکی کرنے کے لیے بغیر ارادے کے یونہی قسم کھا لے اس پر پکڑ نہیں مثلاً کسی کو دیکھے اور کہے اللہ کی قسم یہ تو زید ہے۔ لیکن وہ زید نہ ہو تو اس پر کچھ پکڑ نہیں۔

عبید بن عمیر نے عرض کیا: ہجرت کب تک ہے؟ فرمایا: فتح مکہ کے بعد ہجرت (فرض) ختم ہوگئی۔ ہجرت صرف فتح مکہ سے قبل (فرض) تھی۔ جب آدمی اپنے دین کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس ہجرت کر کے آتا تھا۔ پس فتح مکہ کے بعد بندہ جہاں بھی اللہ کی عبادت کرے اسے کوئی نقصان نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۷۴..... ہشام بن عروہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قرآن میں دیکھا:

حافظوا علی الصلوات و الصلاۃ الوسطی و صلاۃ العصر و قوموا للہ قانتین

نمازوں کی محافظت کرو خصوصاً درمیانی نماز یعنی عصر کی، اور اللہ کے لیے تابعدار بن کر کھڑے رہو۔ الجامع لعبدالرزاق

۴۲۷۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے درمیانی نماز کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پہلی قرآت میں یوں پڑھا کرتے تھے:

حافظوا علی الصلوات و الصلوۃ الوسطی و صلاۃ العصر و قوموا للہ قانتین۔ الجامع لعبدالرزاق

۴۲۷۶..... ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کہتے ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنا غلام حرملہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تا کہ وہ درمیانی نماز کے بارے میں سوال کرے تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا وہ ظہر کی نماز ہے۔ راوی ابوبکر کہتے ہیں چنانچہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے درمیانی نماز ظہر ہے۔ معلوم نہیں یہ قول انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے لیا تھا یا کسی اور سے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:..... روایات میں تعرض اپنی جگہ ہے لیکن اکثر روایات نماز عصر پر اتفاق کرتی ہیں بہر صورت درمیانی نماز ظہر ہو یا عصر دونوں کی بلکہ پانچوں کی پابندی ضروری ہے۔

۴۲۷۷..... عبداللہ بن نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حکم دیا تھا کہ میں ان کے لیے قرآن کا نسخہ لکھوں اور جب حافظوا علی الصلوات و الصلوۃ الوسطی پر پہنچوں تو ان کو خبر کردوں۔ چنانچہ میں نے ان کو خبر دی تو فرمایا یوں لکھو:

حافظوا علی الصلوات و الصلوۃ الوسطی و صلاۃ العصر و قوموا للہ قانتین رواہ عبدالرزاق

۴۲۷۸..... سری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ سب سے آخر میں یہ آیت نازل ہوئی:

واتقوا یومًا ترجعون فیہ الی اللہ الخ. البقرہ

اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ الجامع لعبدالرزاق

۴۲۷۹..... حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ (مشہور تابعی) سے منقول ہے کہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ ہجرت کے لیے نکلے۔ ان کے پیچھے قریش کے کچھ مشرک لگ گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جانتے ہو میں تم میں سب سے زیادہ تیر انداز ہوں۔ اللہ کی قسم تم میرے قریب نہیں آسکتے جب تک میں اپنے ترکش کا آخری تیر تم پر نہ چلا دوں پھر میں تمہارے ساتھ تلوار سے لڑوں گا جب تک وہ میرے ہاتھ میں رہے گی۔ پھر تم جو چاہو کرنا۔ لیکن اگر تم چاہو تو میں مکہ میں اپنے مال کا پتہ تم کو دیتا ہوں تم میرا راستہ چھوڑ دو۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ اس پر معاہدہ ہوگیا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو مال کا پتہ دیدیا۔ پھر اللہ نے اپنے رسول پر قرآن نازل فرمایا:

ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ الخ. البقرہ

اور لوگوں میں بعض وہ ہیں جو اللہ کی رضا کے لیے اپنی جان خرید لیتے ہیں۔

جب نبی کریم ﷺ نے صہیب رضی اللہ عنہ کو دیکھا اے ابو یحییٰ تجارت کامیاب ہوگئی اے ابو یحییٰ: تجارت کامیاب ہوئی، اے ابو یحییٰ تجارت کامیاب ہوگئی، پھر آپ نے مذکورہ آیت پڑھ کر سنائی۔ ابن سعد، الحارث، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر

۴۲۸۰..... حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے (حرمتوں میں سے) شراب کی حرمت نازل ہوئی:

یسألونک عن الخمر و المیسر۔

وہ آپ سے شراب اور جوے کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

نماز میں بات چیت ممنوع ہے

۴۲۸۱..... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: لوگ نماز میں بات چیت کرلیا کرتے تھے، کوئی بھی آدمی کسی بھائی سے بات کرلیتا تھا پھر یہ آیت نازل ہوئی:

وقوموا اللّٰہ قانتین۔

اللہ کے لیے تابعدار بن کر کھڑے رہو۔

چنانچہ لوگوں نے بات چیت بند کردی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۸۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خندق کے موقع پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا: اللہ ان کافروں کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے، انہوں نے ہماری صلوۃ الوسطیٰ (یعنی) عصر کی نماز نکلوادی۔

عبدالرزاق، مسند احمد، ابو عبید فی فضائل العدنی، مسلم، نسائی، ابن جریر، ابن خزیمہ، ابو عوانہ، السنن للبیھقی

۴۲۸۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یوم الاحزاب (خندق کے موقع پر) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ ان کافروں کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے جیسے انہوں نے ہم کو نماز عصر سے اور کام میں مشغول کردیا حتیٰ کہ سورج غروب گیا۔ اس روز آپ ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی اور سورج غروب ہوگیا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۸۵..... زر رضی اللہ عنہ بن حبیش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عبیدہ کو کہا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے صلوۃ الوسطیٰ کے بارے میں سوال کریں۔ چنانچہ (ان کے سوال کرنے پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: ہم سمجھتے تھے کہ وہ ظہر کی نماز ہے۔ حتیٰ کہ میں نے خندق کے روز نبی اکرم ﷺ سے سنا: انہوں نے ہم کو صلاۃ الوسطیٰ عصر کی نماز سے مشغول کردیا حتیٰ کہ سورج بھی غروب ہوگیا۔ اللہ ان کی قبروں اور ان کے پیٹوں کو آگ سے بھر دے۔ عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن زنجویہ فی ترغیبہ، نسائی، ابن ماجہ، بخاری، ابن جریر، السنن للبیھقی

۴۲۸۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خندق کے روز نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اللہ ان کے گھروں، ان کی قبروں اور ان کے دلوں کو آگ سے بھرے، جیسے انہوں نے ہم کو صلاۃ وسطیٰ سے روک دیا حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، الدارمی، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن خزیمہ، ابن جریر، ابن الجارود، ابو عوانہ، السنن للبیھقی

فائدہ:..... اس بارے میں جو مختلف روایات ہیں کہ بعض مرویات میں صلاۃ الوسطیٰ سے ظہر مراد ہے اور اکثر مرویات میں عصر مراد ہے اس کی وجہ غالباً حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمادی جیسا کہ ۴۲۸۵ نمبر حدیث میں گذرا کہ ہم (صحابہ کرام) پہلے صلاۃ الوسطیٰ سے ظہر کی نماز مراد لیتے تھے لیکن خندق کے روز فرمان رسول سے ہم پر آشکارا ہوگیا کہ اس سے عصر کی نماز مراد ہے۔

۴۲۸۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

وساوس پر مواخذہ نہیں

ان تبدوا مافی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللّٰہ فیغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء۔

اگر تم وہ کچھ ظاہر کرو جو تمہارے دلوں میں ہے یا اس کو چھپاؤ اللہ اس کا حساب تم سے کرے گا پھر جس کو چاہے بخش دے گا اور جس کو چاہے عذاب دے گا۔

فرمایا: اس آیت نے ہم کو رنجیدہ کردیا: ہم نے کہا کہ ہمارے دل میں جو (برا) خیال آئے گا کیا اس پر بھی ہم سے حساب ہوگا؟ اور پتہ نہیں پھر کیا بخشا جائے گا کیا نہیں بخشا جائے گا۔ چنانچہ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی اور اس نے پہلی آیت کو منسوخ کردیا:

لا يكلف الله نفسا الا وسعها لها ما كسبت وعليها ما اكتسبت۔

اللہ کسی جان کو مکلّف نہیں کرتا مگر اس وسعت کے (بقدر)۔ جو اس نے (اچھا) کمایا اس کے لیے ہے اور جو اس نے (برا) کمایا اس کا وبال اس پر ہے۔ عبد بن حمید، ترمذی

یہ روایت بخاری ۵۲۹ اور مسلم ۵۳۱ میں بھی آئی ہے۔

سورۂ آل عمران

۴۲۸۸......(مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فنحاص نامی یہودی کے پاس مدد لینے کے لیے بھیجا اور اس کو خط بھی لکھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: لوٹنے تک میری مرضی کے بغیر کوئی کام نہ کرنا۔ چنانچہ فنحاص یہودی نے آپ ﷺ کا مکتوب گرامی پڑھا تو کہنے لگا: کیا تمہارا پروردگار محتاج ہوگیا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرا ارادہ ہوا کہ تلوار نکال لوں۔ لیکن پھر مجھے نبی اکرم ﷺ کا فرمان یاد آگیا کہ آپ کی مرضی کے بغیر کوئی قدم نہ اٹھاؤں۔ چنانچہ اس بارے میں اللہ کا فرمان نازل ہوا:

لقد سمع الله قول الذين قالوا ان الله فقير ونحن اغنياء۔

بے شک اللہ نے سنا ان لوگوں کا قول جنہوں نے کہا: اللہ فقیر ہے اور ہم مالدار۔ ابن جرير في التفسير وابن المنذر

سری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اس کے مثل منقول ہے جس کو ابن جریر نے روایت کیا ہے۔

۴۲۸۹......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) **كنتم خير امة اخرجت للناس۔ الخ۔** آل عمران

ترجمہ:......تم بہترین امت ہو جو لوگوں (کی بھلائی) کے لیے نکالے گئے ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اللہ پاک چاہتا تو یوں فرما دیتا انتم (جس کا مطلب ہوتا تم تمام مسلمان بہترین امت ہو جو لوگوں کے نفع کے لیے نکالے گئے ہو۔) لیکن اللہ نے فرمایا: کنتم اور یہ اصحاب محمد ﷺ کے لیے خاص ہے۔ اور جو لوگ ان کے مثل عمل کریں وہ بھی امت کے بہترین لوگ ہیں۔ جو لوگوں کی نفع رسانی کے لیے نکالے گئے ہیں۔ ابن جرير، ابن ابی حاتم

۴۲۹۰......کلیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا، آپ رضی اللہ عنہ سورۂ آل عمران کی تلاوت فرما رہے تھے۔ پھر فرمایا: یہ سورت احد یہ ہے۔ (جو جبل احد پر نازل ہوئی تھی)۔ پھر فرمایا: ہم احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس سے منتشر ہوگئے۔ پھر میں پہاڑ پر چڑھا تو ایک یہودی کو کہتے ہوئے سنا: محمد قتل ہوگئے۔ میں نے کہا: میں جس کو یہ کہتے ہوئے سنوں گا کہ محمد قتل ہوگئے ہیں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ پھر میں نے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ موجود ہیں اور صحابہ آپ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ پھر آل عمران کی یہ آیت نازل ہوئی:

ومامحمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل۔ آل عمران

اور محمد میرے رسول ہی تو ہیں ان سے پہلے (بھی) رسول گذر چکے ہیں۔ ابن المنذر

۴۲۹۱......کلیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے روز خطبہ دیا اور آل عمران کی تلاوت فرمائی اور جب اس فرمان تک پہنچے:

ان الذين تولوا منكم يوم التقى الجمعان۔

بے شک جو لوگ پیٹھ پھیر گئے تم میں سے اس دن (جس دن) دو جماعتوں کی مڈبھیڑ ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب احد کا دن تھا ہم لوگ شکست کھانے لگے میں بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ گیا۔ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں پہاڑی بکرے کی مانند دوڑ تا پھر رہا ہوں۔ لوگ کہہ رہے ہیں محمد قتل ہوگئے۔ تب میں نے آواز لگائی۔ میں نے جس کو یہ کہتے ہوئے پایا کہ محمد قتل ہوگئے ہیں میں اس کو قتل کر ڈالوں گا۔ حتیٰ کہ (اس

افراتفری میں) ہم پہاڑ پر جمع ہوگئے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی:

ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعان ۔رواہ ابن جریر

۴۲۹۲......سری رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرنے والے کسی شخص نے بیان کیا کہ: کنتم خیر امة اخرجت للناس یہ فضیلت ہمارے پہلے لوگوں کے لیے ہے نہ کہ آخر والوں کے لیے۔ابن جریر، ابن ابی حاتم

۴۲۹۳......قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم سے ذکر کیا گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

کنتم خیر امة اخرجت للناس ۔

پھر فرمایا: اے لوگو! جس کی خواہش ہو کہ اس (آیت میں جس امت کی تعریف بیان کی گئی) اس امت میں سے ہو تو وہ اس میں اللہ کی شرط کو پورا کرے۔رواہ ابن جریر

فائدہ:......شرط آیت ہی میں آگے بیان کر دی گئی ہے:

تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتؤمنون بالله

تم امر بالمعروف کرتے ہو، برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔

۴۲۹۴......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ وہاں ایک اہل حیرہ کا لڑکا ہے جو حافظ اور کاتب ہے، اگر آپ اس کو اپنا کاتب بنالیں (تو اچھا ہو) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب تو میں مؤمنوں کے اندرونی کاموں کے لیے کتے کو مقرر کروں گا۔

مصنف ابن ابی شیبه، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم

فائدہ:......غالباً وہ شخص اہل ایمان میں سے نہ ہو یا اس کے حالات درست نہ ہوں اس لیے ایسا فرمایا: جس سے ایماندار شخص ہی کو سرکاری کام سپرد کرنے کا حکم نکلتا ہے۔

۴۲۹۵......سیار ابوالحکم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

زین للناس حب الشهوات ۔ آل عمران

خواہشات (کی چیزوں) کی محبت لوگوں کے لیے مزین کر دی گئی۔ابن ابی شیبه، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم

پھر فرمایا: اے پروردگار! اب جبکہ آپ نے خواہشات کو دلوں میں رکھ دیا۔

فائدہ:......یعنی آپ نے خواہشات کی محبت دلوں میں رکھ کر ان سے منع فرمایا ہے۔ بے شک ان (ناجائز) خواہشات سے وہی شخص رک سکتا ہے جو واقعتاً اللہ سے ڈرتا ہو۔

ہر نبی سے نبی آخرالزماں کی مدد کا عہد لیا

۴۲۹۶......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ نے جب بھی آدم علیہ السلام یا آپ کے بعد جس کو بھی پیغمبر بنا کر بھیجا اس سے محمد ﷺ کے بارے میں یہ وعدہ ضرور لیا کہ اگر وہ تمہاری زندگی میں آ گئے تو تم ان پر ایمان ضرور لاؤ گے اور ضرور ان کی مدد کرو گے۔ نیز اپنی قوم سے بھی یہ عہد لو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے آل عمران کی یہ آیات تلاوت فرمائیں:

واذاخذالله ميثاق النبين لما آتيتكم من كتاب وحكمة ......سے......الفاسقون تک۔آل عمران

اور جب اللہ نے نبیوں سے یہ عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور دانائی عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرے تو تمہیں ضرور اس پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اس کی مدد کرنی ہوگی اور (عہد لینے کے بعد) پوچھا کہ بھلا تم نے اقرار کیا اور اس اقرار پر میرا ذمہ لیا (یعنی مجھے ضامن ٹھہرایا) انہوں نے کہا (ہاں) ہم نے اقرار کیا۔ (خدا نے فرمایا) کہ تم (اس عہد و پیمان کے) گواہ رہو اور میں بھی

تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔اس کے بعد جواس عہد سے پھر جائیں وہی لوگ بد کردار ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ یہ جوخدانے فرمایا کہ تم اس عہد کے گواہ رہواس کا مطلب ہے اپنی اپنی امتوں کے سامنے اس پر گواہ رہواوران کو بتاؤاور خدا پیغمبروں پراوران کی امتوں پر گواہ ہے۔پس اے محمد اس عہد کے بعد تمام امتوں میں سے جوکوئی بھی آپ سے انحراف کرے گا تو یہی لوگ فاسق ہوں گے۔رواہ ابن جریر

۴۲۹۷......شعبی رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکًا۔

بے شک پہلا گھر جولوگوں کے لیے بنایا گیاوہ ہے جومکہ میں ہے برکتوں کی جگہ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:اس سے پہلے بھی گھر ہوتے تھے لیکن یہ پہلا گھر اللہ کی عبادت کے لیے بنایا گیا تھا۔(اس سے پہلے عبادت کے لیے گھر نہ ہوتے تھے)۔ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۴۲۹۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بدرایک کنواں ہے۔(جس سے جنگ بدر موسوم ہوئی)۔ابن المنذر

۴۲۹۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ بدر میں ملائکہ کی نشانی گھوڑوں کے آس پاس اوران کی دموں کے پاس سفیداون (جیسی کوئی شے) نظر آتی تھی۔ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۴۳۰۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وسیجزی اللّٰہ الشاکرین۔ اورعنقریب اللہ شکر گذاروں کو(اچھا) بدلہ دے گا۔اس سے مراد اپنے دین پر ثابت قدم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اورانکے اصحاب ہیں۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابوبکر رضی اللہ عنہ شکر گزاروں کے امیر تھے۔رواہ ابن جریر

۴۳۰۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آیت:

یاایھاالذین آمنوا ان تطیعوا الذین کفروا یردوکم علی اعقابکم۔

”اے ایمان والو!اگرتم اطاعت کرو گے ان لوگوں کی جنہوں نے کفر کیاوہ تم کوایڑیوں کے بل (کفر میں) لوٹادیں گے۔“

کے بارے میں پوچھا گیا: کیااس سے مراد (مدینہ) ہجرت کرنے کے بعد اپنے گاؤں واپس چلا جانا ہے؟ فرمایا:نہیں بلکہ اس سے مراد (جہاداوردین کے کام کوچھوڑ کر) کھیتی باڑی میں مشغول ہوجانا مراد ہے۔ابن ابی حاتم

۴۳۰۲......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرتد کے بارے میں فرمایا: میں مرتد سے تین مرتبہ توبہ قبول کرنے کوکہوں گا، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ان الذین آمنواثم کفروا ثم آمنوا ثم کفروا ثم ازدادو کفرًا۔

بے شک جولوگ ایمان لائے پھر کفر کیا پھرایمان لائے پھر کفر کیا پھروہ کفر میں زیادہ ہوگئے۔

ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابوذر الھروی فی الجامع، السنن للبیھقی

۴۳۰۳......بنی قصی کے مؤذن عثمان سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں سال بھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہا۔میں نے کبھی آپ سے برأت یاولایت کی بات نہیں سنی، مگر یہ فرماتے ہوئے ضرور سنا آپ نے فرمایا: مجھے فلاں اورفلاں شخصوں سے کون دوررکھے گا،ان دونوں نے میری خوشی کے ساتھ بیعت کی، بغیر کسی زورزبردستی کے پھر میری بیعت توڑ دی بغیر میری طرف سے کوئی بات پیداہونے کے۔پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! آج کے بعداس آیت والوں کے ساتھ بھی قتال نہ ہوگا (اگران دو کے ساتھ جنگ نہ کی جائے)

وان نکثوا ایمانھم من بعد عھدھم۔

اوراگروہ اپنے قسموں کوتوڑ دیں اپنے عہدوپیمان کے بعد۔ابو الحسن البکالی

۴۳۰۴......ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کوسنا آپ ﷺ نے دونوں رکعات میں (رکوع کے بعد جب سر

اٹھائے) تو (پہلی رکعت میں) ربنالک الحمد پڑھا اور دوسری رکعت میں بددعا:

اللھم العن فلانا وفلانًا دعا علی ناس من المنافقین۔

اے اللہ فلاں فلاں منافقوں پر لعنت فرما۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

لیس لک من الامرشي، أویتوب علیھم أویعذبھم فانھم ظالمون۔

آپ کو اس امر (بددعا) کا حق نہیں اللہ ان کی توبہ قبول کرے یا ان کو عذاب دے بے شک وہ ظالم ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۳۰۵...... عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تیرے والدان لوگوں میں سے تھے:

الذین استجابو اللّٰہ وللرسول من بعد مااصابھم القرح۔

وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی بات قبول کی بعد ان کو مصیبت پہنچنے کے۔ رواہ مستدرک الحاکم

مباہلہ کا حکم

۴۳۰۶...... جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں:

تعالوا ندع ابناء ناوابناء کم ونساء نا ونساء کم وانفسنا وانفسکم۔

"آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹوں کو اور (تم بلاؤ) تمہارے بیٹوں کو، اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنی جانوں کو اور تمہاری جانوں کو۔"

چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو، عثمان رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو لائے۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:...... یہ اللہ نے نجران کے نصاریٰ کے ساتھ مباہلہ کا حکم دیا تھا جس میں یہ حضرات شریک ہوئے۔ رواہ ابن عساکر

۴۳۰۷...... (مرسل الشعبی رحمۃ اللہ علیہ) شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے اہل نجران پر (مباہلہ میں) لعنت کرنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے جزیہ دینا قبول کرلیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس خبر دینے والا اہل نجران کی ہلاکت کی خبر لے آیا تھا اگر ان پر (مباہلہ میں) لعنت پوری ہوجاتی تو وہ اور ان کے ساتھ والے حتیٰ کہ درختوں پر چڑیا اور دیگر پرندے بھی ہلاک ہوجاتے۔

آپ ﷺ اس خبر کے آنے کے اگلے دن حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر چل دیئے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی پیچھے پیچھے آرہی تھیں۔ السنن لسعید بن منصور، مصنف ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر

سورۃ النساء

۴۳۰۸...... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! **من یعمل سوء أیجزبہ.** جس نے برا عمل کیا اس کا اس کو بدلہ دیا جائے گا۔ اس آیت کے بعد کیسے گناہ سے خلاصی حاصل کی جائے، کیا جو بھی برا عمل سرزد ہوگا اس کی سزا ضرور ملے گی؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تیری مغفرت کرے اے ابوبکر! کیا تو مریض نہیں ہوتا؟ کیا تو مشقت میں مبتلا نہیں ہوتا؟ کیا تو رنجیدہ خاطر نہیں ہوتا؟ کیا تجھے تکلیف نہیں لاحق ہوتی؟ کیا تجھے ناموافق حالات نہیں پیش آتے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: بس یہی تو دنیا ہی ان گناہوں کا بدلہ ہوجاتی ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسنداحمد، ھناد، عبدبن حمید، الحارث، العدنی، المروری، فی الجنائز، الحکیم، ابن جریر، ابن المنذر، مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان، ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی، السنن لسعید بن منصور

۴۳۰۹...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

من یعمل سوء اًیجزبہ، فی الدنیا۔

جس نے برا عمل کیا اس کو دنیا ہی میں اس کی سزا دے دی جائے گی۔

مسند احمد، الحکیم، البزار، ابن جریر، الضعفاء للعقیلی، ابن مردویہ، الخطیب فی المتفق والمفترق

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کی اسناد درست ہے۔

۴۳۱۰.....ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اکرم ﷺ کے پاس تھا کہ یہ آیت نازل ہوئی:

من یعمل سوء اً یجزبہ ولایجدلہ من دون اللہ ولیا ولانصیرًا

جس نے برا عمل کیا اس کو اس کا بدلہ دیا جائے گا اور وہ اللہ سے بچانے والا کوئی ولی اور نہ کوئی مددگار پائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! کیا میں ایک آیت نہ سناؤں جو ابھی مجھ پر نازل ہوئی ہے: میں نے عرض کیا: ضرور یا رسول اللہ! چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ آیت پڑھ کر سنائی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ سن کر مجھے اس کے سوا کچھ محسوس نہ ہوا کہ میری کمر ٹوٹ رہی ہے، میں نے آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر تمہیں کیا ہوا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، ہم میں سے کسی شخص سے برے عمل نہیں ہوتے؟ تو کیا ہم کو ہمارے ہر عمل کی سزا ملے گی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! تم کو اور مؤمنوں کو ان اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیا جائے گا، حتیٰ کہ تم اللہ سے اس حال میں ملاقات کرو گے کہ تمہارے سر پر کوئی گناہ نہ ہوگا اور دوسرے (کافر) لوگوں کے یہ بد اعمال اللہ پاک جمع کرتے رہتے ہیں اور قیامت کے دن ان کو ان اعمال کا بدلہ ملے گا۔

عبد بن حمید، ترمذی، ابن المنذر

کلام:......امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کی سند میں کلام ہے۔ موسیٰ بن عبیدہ کو حدیث میں ضعیف قرار دیا جاتا ہے، مولی بن سباع مجہول ہے، یہ حدیث اس سند کے علاوہ دوسری سندوں سے بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔

۴۳۱۱.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ جب یہ آیت: **من یعمل سوء اً یجزبہ** نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا جو بھی عمل ہم سے سرزد ہوگا اس پر ہمارا مؤاخذہ کیا جائے گا؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! کیا تم کو یہ یہ تکالیف پیش نہیں آتیں؟ پس یہی تکالیف ان گناہوں کا کفارہ ہیں۔ رواہ ابن جریر

۴۳۱۲.....مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (بارگاہ رسالت میں) عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آیت کس قدر سخت ہے؟ **من یعمل سوء ایجزبہ.** آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر دنیا کے مصائب، امراض اور رنج وغم یہ گناہوں کی جزاء ہیں۔

السنن لسعید بن منصور، ہناد، ابن جریر، ابوداؤد، حلیۃ الاولیاء، ابومطیع فی امالیہ

جہنمیوں کی کھالیں تبدیل ہوں گی

۴۳۱۳.....(مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یہ آیت تلاوت کی گئی:

کلمانضجت جلودھم بدلناھم جلوداً غیرھا۔

جب بھی ان کی کھالیں پک (کر گل سڑ) جائیں گی ہم دوسری کھالیں ان کو بدل دیں گے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی تفسیر یہ ہے کہ ہر گھڑی میں سو مرتبہ ان کی کھالیں بدلی جائے گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ سے یونہی سنا ہے۔

ابن ابی حاتم. الاوسط للطبرانی، ابن مردویہ

مسند حدیث ضعیف ہے۔

۴۳۱۴......ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یہ آیت تلاوت کی:

كلما نضجت جلودهم بدلناهم جلودًا غيرها۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس کی تفسیر معلوم ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کعب! وہ تفسیر بیان کرو۔ اگر وہ تفسیر ہماری حضور ﷺ سے سنی گئی تفسیر کے مطابق ہوئی تو ہم آپ کی تصدیق کریں گے۔ چنانچہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہر گھڑی میں جہنمی کی کھال ایک سو بیس مرتبہ تبدیل کی جائے گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ سے یونہی سنا ہے۔

رواه ابن مردويه

۴۳۱۵......محمد بن المنتشر سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو کہا: میں کتاب اللہ کی سخت ترین آیت کو جانتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (مارے تعجب کے) اس کو مارنے کے لیے لپکے۔ اس شخص نے عرض کیا: آپ کو کیا ہوا! میں نے اس آیت کے بارے میں کھود کرید کی تو معلوم کرلیا۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد میں وہاں سے چلا آیا۔ جب اگلا دن ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی شخص سے پوچھا: بتاؤ وہ کون سی آیت ہے، جس کا تم گذشتہ روز ذکر کر رہے تھے؟ اس شخص نے عرض کیا:

من يعمل سوءًا يجزبه۔

جس نے برا عمل کیا اس کو اس کا بدلہ ضرور دیا جائے گا۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: پس ہم میں سے جو بھی برا عمل کرے گا اس کو اس کی سزا ضرور ملے گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی تھی تو ہمارا یہ حال ہو گیا تھا کہ ہمیں نہ کھانا کچھ فائدہ دیتا تھا اور نہ پینا۔ حتیٰ کہ اللہ پاک نے اس کے بعد یہ آیت نازل فرمائی اور نرمی پیدا کی:

ومن يعمل سوءًا أويظلم نفسه ثم يستغفر الله يجدالله غفورًا رحيمًا۔

جس نے برا عمل کیا یا اپنی جان پر کوئی عمل کیا پھر اللہ سے مغفرت مانگی تو وہ اللہ کو مغفرت کرنے والا (اور) مہربان پائے گا۔ ابن راهويه

امانت کی ادائیگی

۴۳۱۶......ان الله يأمركم ان تؤدوا الامانات الى أهلها۔

ترجمہ:......اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے اہل کو ادا کردو۔

ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت عثمان بن طلحہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فتح مکہ کے دن کعبۃ اللہ کی چابی لے لی تھی۔ پھر آپ ﷺ کعبہ کے اندر داخل ہوئے اور جب واپس لوٹے تو نکلتے ہوئے مذکورہ آیت تلاوت فرما رہے تھے پھر آپ ﷺ نے حضرت عثمان کو بلایا اور ان کو چابی واپس کردی۔ (اور پھر اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب کعبۃ اللہ سے نکل رہے تھے اسی وقت آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی تھی اس سے پہلے ہم نے یہ آیت آپ سے نہیں سنی تھی۔ ابن جرير، ابن المنذر

۴۳۱۷......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمان باری تعالیٰ: كتاب الله عليكم کے بارے میں منقول ہے کہ وہ چار ہیں۔ رواه ابن جرير

فائدہ:......فرمان ایزدی ہے:

والمحصنت من النساء الاماملكت ايمانكم كتاب الله عليكم واحل لكم ماوراء ذلكم...... الخ

اور خاوند والی عورتیں مگر جن کے مالک ہو جائیں تمہارے ہاتھ۔ حکم ہے اللہ کا تم پر اور حلال ہیں تم کو سب عورتیں ان کے سوا۔ پیچھے سے ان عورتوں کا بیان ہو رہا ہے جن کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہے۔ لہٰذا جو عورتیں دوسرے مردوں کے نکاح میں ہیں ان کے ساتھ نکاح کرنا بھی قطعاً حرام ہے۔ مگر جو باندیاں ملکیت میں آجائیں ان کی الگ شرائط ہیں اس کا تعلق والمحصنت سے نہیں ہے کہ دوسرے خاوند والی تمہاری ملکیت

کی باندی تمہارے لیے بلکہ یہ مطلقاً حلال عورتوں کا بیان ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان وہ چار ہیں کا مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک نے جو فرمایا ہے ''اور حلال ہیں تم پر سب عورتیں ان کے سوا'' اس کی تشریح مقصود ہے یعنی ان سب عورتوں میں سے چار آزاد عورتوں کے ساتھ نکاح کر سکتے ہو اور تمہاری مملوکہ باندیاں بغیر نکاح و بغیر تعداد کے ان کے علاوہ ہیں۔

۴۳۱۸...... عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے غلام بخدۃ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ کے بازار میں تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سر جھکا کر ایک کھجور کا حصہ اٹھایا اور اس کو مٹی سے صاف کیا۔ پھر ایک حبشی کے مشکیزے کے قریب سے گذر ہوا تو اس کو فرمایا: یہ لے منہ میں ڈال لے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ (جو قریب ہی موجود تھے) بولے: امیر المؤمنین یہ کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (کھجور کا) تھوڑا سا ٹکڑا ہے یا ذرہ ہے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: نہیں، یہ ذرہ سے زیادہ بڑا ٹکڑا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس سے مجھے سورۂ نساء میں مذکور فرمان الٰہی خوب سمجھ آ گیا:

ان اللّٰہ لایظلم مثقال ذرۃ، وان تک حسنۃ یضاعفھاویؤت من لدنہ اجراً عظیما۔

''بے شک اللہ حق نہیں رکھتا کسی کا ایک ذرہ برابر اور اگر نیکی ہو تو اس کو دوگنا کر دیتا ہے۔ اور دیتا ہے اپنے پاس سے بڑا ثواب۔''

کہ نیکی ایک ذرہ بھر ہوتی ہے لیکن اللہ پاک اس کو اپنی طرف سے بڑھا چڑھا کر اجر عظیم بنا دیتا ہے۔

۴۳۱۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قرآن کی کوئی آیت مجھے اس آیت سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔

ان اللّٰہ لایغفر ان یشرک بہ ویغفرمادون ذلک لمن یشاء

بے شک اللہ مغفرت نہیں کرے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور مغفرت کر دے گا اس کے سوا جس کی چاہے۔

الفریابی، مستدرک الحاکم، ترمذی حسن غریب ابن ابی الدنیا فی حسن الظن باللہ تعالٰی

شراب کے اثرات

۴۳۲۰...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ہمارے لیے کھانا تیار کیا اور ہم کو دعوت پر بلایا۔ دعوت میں ہمیں شراب بھی پلائی (ابھی تک حرمت شراب کا حکم نازل نہ ہوا تھا) چنانچہ شراب میں ہم نے اپنا اثر دکھایا۔ اور نماز کا وقت بھی ہو گیا۔ امامت کے لیے حاضرین نے مجھے آگے کر دیا۔ میں نے قرآت میں یوں پڑھا:

قل یاایھا الکفرون لااعبد ماتعبدون ونحن نعبد ماتعبدون۔

جبکہ اصل میں یہ نہیں ہے جس کا معنی ہے اور ہم عبادت کرتے ہیں ان بتوں کی جن کی تم عبادت کرتے ہو

چنانچہ پھر اللہ تعالٰی نے یہ فرمان نازل کیا:

یاایھا الذین آمنو لاتقربوا الصلوۃ وانتم سکاری حتی تعلموا ماتقولون. سورۃ النساء

اے ایمان والو! نماز کے قریب نہ جاؤ اس حال میں کہ تم مدہوش ہو حتی کہ تم جان لو جو تم کہہ رہے ہو۔

عبد بن حمید، ابوداؤد، ترمذی حسن صحیح غریب، نسائی، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور

۴۳۲۱...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

بالجبت والطاغوت۔ سورۃ النساء

میں جبت سے مراد جادو اور طاغوت سے مراد شیطان ہے۔

الفریابی، السنن لسعید بن منصور، عبدبن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم ورستہ

۴۳۲۲...... ابن سمعانی ذیل میں فرماتے ہیں ہمیں ابوبکر ہبۃ اللہ بن الفرج، ابوالقاسم یوسف بن محمد بن یوسف الخطیب، ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن

عمرو بن تمیم مؤدب، علی بن ابراہیم بن علان، علی بن محمد بن علی، احمد بن الہیثم الطائی، حدثنا ابی عن ابیہ، عن مسلم بن کہیل عن ابی صادق عن علی بن ابی طالب کی سند سے روایت پہنچی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم ﷺ کی وفات کے تین یوم بعد جب آپ کے جسم اطہر کو دفن کر چکے تو ایک دیہاتی آیا اور آتے ہی نبی اکرم ﷺ کی قبر سے لپٹ گیا اور قبر کی مٹی اپنے سر پر ڈالنے لگا اور بولا: یارسول اللہ! آپ نے کہا، ہم نے سنا۔ آپ نے اللہ سے لیا، ہم نے آپ سے لیا اور یہ بھی اسی میں سے ہے جو اللہ نے آپ پہ نازل فرمایا:

ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاء وک فاستغفروا اللّٰہ واستغفرلھم الرسول. النساء: ۶۴

لوجدوا اللّٰہ توابًا رحیماً. النسائی

اور یہ لوگ جب اپنے حق میں ظلم کر بیٹھتے تھے اگر تمہارے پاس آتے اور خدا سے بخشش مانگتے اور رسول خدا بھی ان کے لیے بخشش طلب کرتے تو خدا کو معاف کرنے والا (اور) مہربان پاتے۔ اور میں نے بھی اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور آپ کے پاس اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ آپ میرے لیے اللہ سے مغفرت مانگیں۔ چنانچہ قبر سے آواز آئی: تیری مغفرت کر دی گئی۔

کلام:۔۔۔۔۔۔علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''المغنی'' میں الہیثم بن عدی الطائی کو متروک کیا گیا ہے۔ جس کی بناء پر روایت محل کلام ہے۔

کنز العمال ج ۲ ص ۳۸۶

۴۳۲۳۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری (صحابی) نے ان کی اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی دعوت کی۔ دعوت میں شراب بھی پلائی۔ ابھی تک شراب کی حرمت نازل نہیں ہوئی تھی۔ مغرب کی نماز کا وقت ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے امامت کرائی اور نماز میں قل یاایھا الکفرون سورت تلاوت کی۔ (اور شراب کی مدہوشی کی وجہ سے کچھ کا کچھ پڑھا) چنانچہ اس پر قرآن نازل ہوا:

یاایھا الذین اٰمنوا لاتقربوا الصلوۃ وانتم سکاری حتی تعلموا ماتقولون. النساء: ۴۳

مؤمنو! جب تم نشے کی حالت میں ہو تو جب تک (ان الفاظ کو) جو منہ سے کہو سمجھنے نہ لگو نماز کے پاس نہ جاؤ۔

۴۳۲۴۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ''فاذا احصن'' عورت کا احصان اس کا اسلام ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کو کوڑے مارے جائیں۔ ابن ابی حاتم

فائدہ:۔۔۔۔۔۔سورۃ النساء آیت ۲۵ میں لونڈی کے ساتھ نکاح کے احکام کا بیان ہے جس میں فاذا احصن کے ساتھ یہ حکم بیان ہوا ہے کہ اگر وہ نکاح کے بعد بدکاری کا ارتکاب کر بیٹھیں تو آزاد کے مقابلے میں غلام اور باندی کی نصف سزا ہے۔

پھر حدیث میں احصان سے اسلام مراد بتا کر یہ بیان فرمایا کہ نکاح ہو یا نہ ہو لیکن مسلمان ہو تو غلام اور باندی پر نصف سزا ہے۔ اور وہ پچاس کوڑے ہیں۔ اس صورت میں فاذا احصن سے حصن اسلام میں داخل ہونا مراد ہوگا اور حدیث وقرآن میں تعارض نہ ہوگا۔

کنز العمال عربی ج ۲ ص ۳۸۷

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث منکر ہے۔

۴۳۲۵۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اکبر الکبائر (سب سے بڑا گناہ) کے متعلق سوال کیا گیا۔ فرمایا: اللہ کے مکر (عذاب) سے بے خوف ہو جانا، روح اللہ (اللہ کی مہربانی) سے مایوس ہونا اور اللہ کی رحمت سے ناامید ہو جانا سب سے بڑا گناہ ہے۔ ابن المنذر

۴۳۲۶۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کبیرہ (بڑے) گناہ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، (ناحق) قتل کرنا، مال یتیم کھانا، پاکدامن کو تہمت لگانا، جنگ (اسلامی لڑائی) سے بھاگنا، ہجرت کے بعد مدینہ چھوڑنا، جادو کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، سود کھانا، جماعت اسلام میں پھوٹ ڈالنا اور امام وقت کی بیعت توڑنا۔ ابن ابی حاتم

فائدہ:۔۔۔۔۔۔ہجرت کے بعد مدینہ چھوڑنا، جس وقت اسلام کے شروع میں ہجرت فرض تھی۔ اس وقت اگر کوئی مدینہ ہجرت کرنے کے بعد واپس اپنے گاؤں دیہات میں سکونت اختیار کر لیتا تو یہ واقعی کبیرہ گناہ تھا۔ لیکن جب آٹھ ہجری میں مکہ فتح ہو گیا اور ہجرت کی فرضیت منسوخ ہو گئی تو یہ

بھی گناہ کبیرہ نہ رہا۔

۴۳۲۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک انصاری شخص رسول اکرم ﷺ کے پاس ایک عورت کو لے کر آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اس کے فلاں ابن فلاں انصاری شوہر نے اس کو اس قدر مارا ہے کہ اس کا اثر اس کے چہرے میں نمایاں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کو یہ حق نہیں پہنچتا۔ لیکن اس پر قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی:

الرجال قوامون علی النساء بمافضل اللہ بعضهم علی بعض۔ النساء: ۳۴

مرد عورتوں پر مسلط اور حاکم ہیں اس لیے کہ خدا نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے اور اس لیے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔

یعنی مرد ادب سکھانے کے لیے عورتوں پر اپنا حق رکھتے ہیں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے (مردوں کو عورتوں کے مارنے سے متعلق) ایک حکم کا ارادہ کیا تھا لیکن اللہ پاک نے کچھ اور ارادہ فرمالیا۔ رواہ ابن مردویہ

حکم مقرر کرنے کا حکم

۴۳۲۸...... عبیدۃ سلمانی سے مروی ہے کہ ایک مرد اور اس کی بیوی (امیر المؤمنین) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہر ایک کے ساتھ (ان کی اپنی اپنی برادری) کے کچھ لوگ تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو سامنے آنے کا حکم سنایا۔ دونوں گروہوں نے اپنے میں سے ایک ایک ثالث آگے کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں کو فرمایا: تم جانتے ہو تم پر کیا چیز لازم ہے؟ تم پر یہ لازم ہے کہ اگر تم سمجھو کہ وہ دونوں اکٹھے ہو سکتے ہیں تو ان کو اکٹھا کر دو۔ اور اگر تم سمجھتے ہو کہ ان کے حق میں جدائی بہتر ہے تو جدائی کرا دو۔ چنانچہ عورت نے کہا: میں اللہ کی کتاب پر راضی ہوں جو بھی فیصلہ کرے خواہ میرے خلاف ہو یا میرے حق میں میں اس کے حق میں ہوں۔ جبکہ مرد بولا: جدائی تو مجھے منظور نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو غلط بولتا ہے۔ اللہ کی قسم تجھے بھی اس عورت کی طرح اقرار کرنا ہوگا (کہ مجھے ہر صورت میں اللہ کا حکم منظور ہے)۔

الشافعی، عبدالرزاق، السنن لسعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، شعب الایمان للبیهقی

فائدہ:...... فرمان الٰہی ہے:

فلا وربک حتی یحکموک فی ما شجر بینهم ثم لایجدوا فی انفسهم حرجاً مماقضیت ویسلموا تسلیما۔ سورۃ النساء: ٦٥

قسم ہے تیرے رب کی! یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کر دو اس سے اپنے دل تنگ نہ کریں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مؤمن نہ ہوں گے۔

اسی آیت بالا کی تشریح میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرد کو یہ حکم فرمایا۔ اور جو حکم حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسی کا خدا نے حکم فرمایا ہے کہ میاں بیوی میں تنازعہ بڑھ جائے تو دونوں اپنی اپنی طرف سے ایک ایک ثالث مقرر کر دیں اور وہ جو بہتر سمجھیں فیصلہ کر دیں۔

۴۳۲۹...... محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دو حکم (ثالث) مقرر فرما دیتے تھے: ایک مرد کی طرف سے اور دوسرا عورت کی طرف سے۔ عورت کا ثالث (نمائندہ) مرد کو کہتا: اے فلاں! تجھے اپنی بیوی میں کیا برائی نظر آئی ہے؟ مرد کہتا: مجھے اس سے یہ یہ شکایت ہے۔ عورت کا نمائندہ اسے کہتا: کیا خیال ہے اگر وہ ان برائیوں سے دور ہو جائے اور تیری مرضی کے مطابق چلنے کیا تو اس کے بارے اللہ سے ڈرے گا اور اس کا حق جو تجھ پر لازم ہے: نان نفقے اور لباس کے بارے میں پورا ادا کرے گا؟ پس وہ مرد کہتا: ہاں۔ تب پھر مرد کا نمائندہ عورت سے بات کرتا: اے فلانی! تجھے اپنے شوہر میں کیا عیب دیکھا؟ وہ کہتی: مجھے اس سے یہ شکایت ہے۔ چنانچہ مرد کا نمائندہ بھی عورت کے نمائندے کی طرح پوچھ گچھ کرتا اور عورت اس پر رضامند ہو جاتی تو دونوں نمائندے دونوں کو اکٹھا کر دیتے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دونوں نمائندے میاں بیوی کو اکٹھا کر سکتے ہیں اور دونوں جدا کرنے کا اختیار بھی رکھتے ہیں۔

رواہ ابن جریر

۴۳۳۰...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر ایک نمائندہ ایک فیصلہ کردے لیکن دوسرا وہ فیصلہ نہ کرے تو پہلے کا حکم بھی کالعدم ہوگا حتیٰ کہ دونوں کسی بات پر متفق ہو جائیں۔ السنن للبیھقی

فائدہ: ...... فرمان الٰہی ہے:

وان خفتم شقاق بینهمافا بعثوا حکماً من أهله وحکمامن اهلها ان یریدا اصلاحا یوفق اللّٰه بینهما ان اللّٰه کان علیمًا خبیرًا ۔النساء: ۳۵

اور اگر تم کو معلوم ہو کہ میاں بیوی میں ان بن ہے تو ایک منصف مرد کے خاندان میں سے اور ایک منصف عورت کے خاندان میں سے مقرر کرو۔ وہ اگر صلح کرانا چاہیں گے تو خدا ان میں موافقت پیدا کردے گا۔ کچھ شک نہیں کہ خدا سب کچھ جانتا ہے اور سب باتوں سے خبردار ہے۔

مذکورہ چار احادیث اسی بات کی شرح میں بیان کی گئی ہیں۔

۴۳۳۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

والصاحب بالجنب . النساء: ۳۶

اور حسن سلوک کرو پہلو کے پڑوسی کے ساتھ اس سے مراد بیوی ہے۔ عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، السنن للبیھقی

۴۳۳۲...... **ولاجنبا الاعابری سبیل** اور نہ جنبی حالت میں (نماز کے پاس جاؤ) الایہ کہ بحالت سفر ہو۔ (اور پانی نہ ملے تو تیمم کر کے نماز پڑھ لو۔)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ آیت ایسے شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو مسافر ہو اور اس کو جنابت لاحق ہو جائے تو وہ تیمم کر کے نماز پڑھتا رہے جب تک پانی نہ ملے۔ الفریابی، ابن ابی شیبه، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، السنن للبیھقی

۴۳۳۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **اللمس** سے مراد جماع (ہم بستری) ہے۔ لیکن اللہ پاک نے اس کو کنیت (اشارے) کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ ابن ابی شیبه، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، شعب الایمان للبیھقی

فائدہ: ...... فرمان الٰہی ہے:

أو لمستم النساء فلم تجدوا ماءً فتیمموا صعیداطیباً ۔النساء: ۴۳

یا تم عورتوں کو چھولو (یعنی ہم بستری کرلو) اور پانی نہ لاؤ تو پاک مٹی لو اور منہ اور ہاتھوں کا مسح (کر کے تیمم) کرلو۔

مذکورہ حدیث اسی آیت کی تفسیر بیان کرتی ہے۔

۴۳۳۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں سوال کیا گیا:

وان امرأة خافت من بعلها نشوزاً أواعراضاً الخ . النسائی: ۱۲۸

اور اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی طرف سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ ہو تو میاں بیوی پر کچھ گناہ نہیں کہ کسی قرارداد پر صلح کرلیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں یہ علم اسی لیے ہے کہ اسی سے نفع اٹھایا جائے۔ ایسے ہی سوالات کیا کرو۔ پھر فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ مثال کے طور پر ایک شخص کی دو بیویاں ہیں۔ ایک عورت بوڑھی ہوگئی ہے یا وہ بدصورت ہے اور شوہر اس کو الگ کرنا چاہتا ہے تو وہ عورت مرد سے اس قرارداد پر صلح کرلے کہ وہ اس کے پاس ایک رات جبکہ دوسری کے پاس کئی (متعین) راتیں قیام کرے لیکن اس کو اپنے سے الگ نہ کرے۔ اگر عورت کو اس پر اطمینان ہو تو مرد کے لیے اس میں کوئی حرج نہیں۔ پھر اگر عورت اچھی حالت پر لوٹ آئے تو مرد پھر دونوں کے درمیان برابری کرے۔

- ابو داؤد الطیالسی، ابن ابی شیبه، ابن راهویه، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، الصابونی فی المأتین، السنن للبیھقی

۴۳۳۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرتد کے بارے میں فرمایا: اگر میں ہوتا تو تین مرتبہ اس کو توبہ کرنے کی ترغیب دیتا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ان الذين آمنوا ثم كفروا ثم آمنوا ثم كفروا ثم ازدادوا كفرًا الخ. النساء: ۱۳۷

جولوگ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے، پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر کفر میں بڑھتے گئے ان کو خدا نہ تو بخشے گا نہ سیدھا راستہ دکھائے گا۔ابن جرير، ابن ابی حاتم، ابو ذرالهروی فی الجامع

۴۳۳۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اللہ کا حکم تو ہے:

ولن يجعل الله للكافرين على المؤمنين سبيلاً. النسائی: ۱۴۱

اور خدا کافروں کو ہرگز مؤمنوں پر غلبہ نہ دے گا۔

جبکہ کفار ہم سے لڑتے ہیں اور غالب آجاتے ہیں اور پھر لڑتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قریب ہو جا! قریب ہو جا! قریب! پھر فرمایا: (پوری آیت پڑھو)

فالله يحكم بينكم يوم القيامة ولن يجعل الله للكافرين على المؤمنين سبيلاً۔

تو خدا قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور خدا کافروں کو مؤمنوں پر ہرگز غلبہ نہ دے گا۔

مستدرك الحاكم، الفريابی، عبد بن حميد، ابن جرير، ابن المنذر، البعث للبيهقی

۴۳۳۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں **ولن يجعل الله للكافرين على المؤمنين سبيلاً** سے مراد ہے آخرت میں اللہ مؤمنوں پر کافروں کو غلبہ نہ دے گا۔رواه ابن جرير

۴۳۳۸......والمحصنات من النساء الا ماملكت ايمانكم۔ النساء: ۲۴

ترجمہ:......اور شوہر والی عورتیں بھی (تم پر حرام ہیں) مگر وہ جو (قید ہو کر لونڈیوں کے طور پر) تمہارے قبضے میں آجائیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ آیت بالا کی تفسیر میں فرماتے ہیں مشرک عورتیں جب قید ہو کر آجائیں تو (جس کے حصے میں شرعاً آئیں) اس کے لیے حلال ہو جاتی ہیں (خواہ وہ اپنے وطن میں شادی شدہ ہوں)۔الفريابی، ابن ابی شيبه، الكبير للطبرانی

کلالہ کی میراث کا حکم

۴۳۳۹......حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: قرآن کی سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیت یہ ہے:

يستفتونك قل الله يفتيكم فی الكلالة الخ. النساء: ۱۷۶

اے پیغمبر لوگ تم سے (کلالہ کے بارے میں) حکم (خدا) دریافت کرتے ہیں۔

یعنی یہ مکمل آیت سب سے آخر میں نازل ہوئی۔اور یہی آیت سورۃ النساء کی آخری آیت ہے۔مصنف بن ابی شيبه

۴۳۴۰......حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا زید کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ اور اس کو کہو کہ ہڈی، دوات اور تختی بھی لیتے آؤ۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے زید رضی اللہ عنہ کو فرمایا: لکھو:

لايستوی القاعدون من المؤمنين والمجاهدون فی سبيل الله۔ النساء: ۹۵

جو مسلمان (گھروں میں) بیٹھ رہتے (اور لڑنے سے جی چراتے) ہیں اور کوئی عذر نہیں رکھتے وہ اور جو خدا کی راہ میں اپنے مال اور جان سے لڑتے ہیں وہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔

ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے تو آنکھوں میں تکلیف ہے۔ تو سیاہی خشک ہونے سے قبل یہ نازل ہوا غيـر اولی الضرر یعنی جن کو کوئی تکلیف اور عذر نہ ہو۔

ہجرت کے موقع پر قریش کا انعام مقرر کرنا

۴۳۴۱...... حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سراقہ بن مالک مدلجی رضی اللہ عنہ نے ان کو بیان فرمایا کہ (ہجرت رسول کے موقع پر) قریش نے حضور ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لانے والے کے لیے چالیس اوقیہ کا انعام رکھا۔ چنانچہ میں بیٹھا تھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا کہ قریش نے جن کے بارے میں انعام مقرر کیا ہے وہ دونوں تیرے قریب ہیں، فلاں فلاں جگہ پر۔ چنانچہ میں اپنے گھوڑے کے پاس پہنچا جو چراہ گاہ میں چر رہا تھا۔ میں اس پر سوار ہوا اور اپنا نیزہ نکال لیا۔ میں تیز رفتاری کے ساتھ بار بار نیزے کو بلند کر رہا تھا کہ کہیں دوسرے لوگ ان دونوں کو مجھ سے پکڑ لیں۔ جب میں نے ان دونوں کو دیکھا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کو فرمایا: یہ باغی (تلاش کرنے والا) ہے جو ہم کو تلاش کر رہا ہے۔ حضور ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور بددعا کی یا اللہ اس کو ہماری طرف سے تو کافی ہو جا جیسے تو چاہے۔ چنانچہ میرا گھوڑا زمین میں دھنسنے لگا حالانکہ وہ سخت (پتھریلی) زمین تھی حتیٰ کہ میں ایک چٹان پر گر گیا۔ پھر حضور ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے تو میں نے کہا: اس ذات سے دعا کیجیے جس نے میرے گھوڑے کے ساتھ یہ حال کیا ہے کہ وہ اس کو خلاصی مرحمت فرمائے۔

اور میں نے آپ سے یہ معاہدہ بھی کیا کہ آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ لہٰذا آپ ﷺ نے دعا کی تو گھوڑا زمین سے نکل آیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا تم یہ گھوڑا مجھے ہبہ کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا ضرور۔ پھر آپ نے مجھے اشارہ کر کے فرمایا: تم یہاں رہو اور لوگوں کو ہم سے اندھا کرو۔ پھر رسول اکرم ﷺ ساحل کے کنارے کنارے چلے گئے۔ میں شروع دن میں (آپ کا دشمن ہو کر) آپ کی تلاش میں سرگرداں تھا۔ اور دن ڈھلے آپ کا محافظ سپاہی تھا۔ اور آپ نے مجھے یہ بھی فرمایا تھا کہ جب ہم مدینہ میں ٹھکانہ پکڑ لیں اور تم آنا چاہو تو ہمارے پاس چلے آنا۔

چنانچہ جب (کچھ عرصہ بعد) آپ بدر واحد میں کامیاب ہوئے اور گرد و پیش کے لوگ اسلام لے آئے تو مجھے یہ خبر ملی کہ حضور ﷺ نے (میرے قبیلے) بنی مدلج کے پاس خالد بن ولید کی امارت میں لشکر بھیجنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ یہ سن کر میں آپ ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ کو گذشتہ حق کا واسطہ دیا۔ لوگوں نے مجھے چپ ہونے کو کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: مجھے خبر ملی ہے کہ آپ خالد بن ولید کو میری قوم کے پاس بھیجنا چاہتے ہیں۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ ان سے (یعنی میری قوم سے) صلح کر لیں۔

اگر (عرب کی قریش) قوم اسلام لے آئی تو وہ بھی اسلام لے آئیں گے اور اگر اسلام نہ لائی تو بھی ہماری قوم کے دل ان سے سخت نہ ہوں گے۔ آپ ﷺ نے خالد بن ولید کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اس کے ساتھ جاؤ اور جو یہ چاہتے ہیں ویسا ہی کرو۔ اگر قریش قوم اسلام لے آئی تو یہ بھی اسلام قبول کر لیں گے۔ تب اللہ پاک نے یہ فرمان نازل کیا:

ودوا لو تكفرون كما كفروا فتكونون سواءً فلا تتخذوا منهم اولياء الخ

الا الذين يصلون قوماً الى قوم بينكم وبينهم ميثاق الخ. النساء: ۸۹-۹۰

وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ جس طرح وہ خود کافر ہیں (اسی طرح) تم بھی کافر ہو کر (سب) برابر ہو جاؤ تو جب تک وہ خدا کی راہ میں وطن نہ چھوڑ جائیں ان میں سے کسی کو دوست نہ بناؤ۔ اگر (ترک وطن کو) قبول نہ کریں تو ان کو پکڑ لو اور جہاں پاؤ قتل کر دو اور ان میں سے کسی کو اپنا رفیق اور مددگار نہ بناؤ (۸۹) مگر جو لوگ ایسے لوگوں سے جا ملے ہوں جن میں اور تم میں (صلح کا) عہد ہو یا اس حال میں کہ ان کے دل تمہارے ساتھ یا اپنی قوم کے ساتھ لڑنے سے رک گئے ہوں تمہارے پاس آ جائیں (تو احتراز کرنا ضروری نہیں) اور اگر خدا چاہتا تو ان کو تم پر غالب کر دیتا تو وہ تم سے ضرور لڑ پڑتے پھر اگر وہ تم سے کنارہ کشی کریں اور لڑیں نہیں اور تمہاری طرف صلح (کا پیغام) بھیجیں تو خدا نے تمہارے لیے ان پر (زبردستی کرنے کی) کوئی سبیل مقرر نہیں کی۔

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں **الذین حصرت صدورھم** جن کے دل لڑنے سے رک جائیں، اس سے مراد بنی صالح ہیں اور جو لوگ بنی مدلج کے ساتھ جا ملیں ان کے ساتھ بھی مذکورہ صلح ہوگی۔ **ابن ابی شیبہ، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، ابو نعیم فی الدلائل**
اس روایت کی سند حسن ہے۔

بلا تحقیق کسی اقدام سے ممانعت

۴۳۴۲......ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہم کو ابو خالد احمر نے عن ابن اسحاق عن یزید بن عبداللہ بن ابی قیط عن القعقاع بن عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی عن ابیہ کی سند سے بیان کیا ہے،

عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم کو حضور ﷺ نے اضم (قبیلے) کی طرف ایک لشکر کے ساتھ بھیجا۔ ہم سے عامر بن اضبط نے ملاقات کی اور اسلام والا اسلام کیا۔ چنانچہ ہم اس کو تکلیف پہنچانے سے رک گئے لیکن محلم بن جثامہ نے اس پر ہتھیار اٹھالیا اور قتل کر ڈالا اور اس کا اونٹ، لباس اور ہتھیار قبضے میں کرلیا۔ جب ہم مدینہ آئے تو حضور ﷺ کو محلم کی ساری خبر سنائی تب یہ آیت نازل ہوئی:

یاایھا الذین اٰمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللّٰہ فتبینوا...... الخ. النساء: ۹۴

مؤمنو! جب تم خدا کی راہ میں باہر نکلا کرو تو تحقیق سے کام لیا کرو اور جو شخص تم سے سلام علیک کرے اس سے یہ کہو کہ تم مؤمن نہیں ہو اور اس سے تمہاری غرض یہ ہو کہ دنیا کی زندگی کا فائدہ حاصل کرو۔ سو خدا کے نزدیک بہت سی غنیمتیں ہیں، تم بھی تو پہلے ایسے ہی تھے، پھر خدا نے تم پر احسان کیا۔ تو (آئندہ) تحقیق کرلیا کرو۔ اور جو عمل تم کرتے ہو خدا کو سب کی خبر ہے۔ النساء: ۹۴

۴۳۴۳......سدی عن ابی صالح عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے خالد بن ولید بن مغیرہ مخزومی کو ایک لشکر دے کر بھیجا۔ سریہ (لشکر) میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ بن یاسر بھی تھے۔ یہ لشکر نکلا اور جس قوم کے پاس پہنچنے کا ارادہ تھا صبح کے قریب وہ ان کے پاس پہنچے۔ لہٰذا یہ لشکر پہلے ہی ایک جگہ ٹھہر گیا۔ اس قوم کو کسی نے ڈرایا اور وہ راتوں رات جہاں ممکن ہوا بھاگ گئے۔ لیکن ان میں سے ایک شخص وہیں رک گیا اور وہ اور اس کے اہل خانہ اسلام لا چکے تھے۔ وہ ان کو سوار کرکے لشکر کے پاس لایا اور بولا تم یہیں ٹھہرو میں آتا ہوں۔ پھر وہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے اے ابوالیقظان! میں اور میرے گھر والے اسلام لا چکے ہیں۔ اگر میں یہیں ٹھہرا رہا تو مجھے کچھ فائدہ ہے، آپ مجھے امان دے سکتے ہیں؟ جبکہ میری قوم آپ کا سنتے ہی بھاگ چکی ہے۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو فرمایا تم یہیں ٹھہر سکتے ہو میں تم کو امان دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ چلا گیا۔ صبح کو حضرت خالد نے قوم پر لشکر کشی کی تو وہاں اس کے علاوہ کوئی نہ ملا۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو فرمایا اس شخص پر تمہارا کوئی اختیار نہیں، یہ اسلام لا چکا ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم اس کو امان دیتے جبکہ امیر میں ہوں۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں میں اس کو امان دیتا ہوں اگرچہ تم امیر ہو۔ آدمی ایمان لا چکا ہے۔ اگر یہ چاہتا تو جا سکتا تھا۔ جیسے اس کے ساتھی چلے گئے۔ لیکن میں نے اس کو ٹھہرنے کا کہا ہے۔ دونوں صحابیوں کا اس کے بارے میں تنازعہ کھڑا ہوگیا حتیٰ کہ ایک دوسرے کو کچھ کچھ کہنے لگے۔

جب دونوں حضرات مدینہ آئے تو رسول اکرم ﷺ کے پاس اکٹھے ہوئے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اس شخص کا تذکرہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی امان کو جائز قرار دیا۔ لیکن ساتھ ہی عام ممانعت بھی فرمادی کہ کوئی شخص امیر کے ہوتے ہوئے امان نہ دے۔ یہاں بھی دونوں حضرات حضور ﷺ کے سامنے ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! دیکھئے یہ غلام آپ کے پاس مجھے برا بھلا کہہ رہا ہے اگر آپ نہ ہوتے تو یہ مجھے یوں نہ کہہ سکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خالد! بس کرو عمار کو چھوڑو، جو عمار سے بغض رکھے گا اللہ عزوجل اس سے بغض رکھے گا۔ جو عمار کو لعنت کرے گا اللہ اس پر لعنت کرے گا۔ پھر عمار رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر چل دیئے۔ چنانچہ خالد رضی اللہ عنہ کو بھی تنبیہ ہوئی اور وہ ان کے پیچھے پیچھے گئے اور عمار رضی

اللہ عنہ کے کپڑے پکڑ کر ان کو راضی کرنے لگے حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ خالد رضی اللہ عنہ سے رضامند ہوگئے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی:

یاایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیءٍ فردوہ الی اللّٰہ والرسول ذلک خیر واحسن تأویلاً. النساء: ۵۹

اے مؤمنو! خدا اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی۔ اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو جائے تو اگر تم خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں خدا اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا انجام بھی اچھا ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۳۴۴...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں ایک لشکر بھیجا۔ لشکر میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ یہ لشکر قریش کے کسی قبیلے یا قبیلہ قیس کی طرف بھیجا گیا تھا۔ جب لشکر قوم کے قریب پہنچ گیا تو کسی نے جاکر قوم کو حملہ آور لشکر کی خبر دی۔ لہٰذا وہ سب بھاگ گئے سوائے ایک شخص اور اس کے اہل خانہ کے، چونکہ وہ اپنے گھر والوں سمیت اسلام قبول کرچکا تھا۔ وہ شخص (سوار ہوکر لشکر کے پاس آیا اور) اپنے گھر والوں کو بولا تم یہیں کجاوے میں ٹھہرو، میں ابھی آتا ہوں۔ چنانچہ وہ شخص چل کر لشکر میں داخل ہوا اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: اے ابوالیقظان! میں اپنے گھر والوں سمیت اسلام قبول کرچکا ہوں کیا یہ میرے لیے فائدہ مند ہوگا۔ یا پھر میں بھی اپنی قوم کی طرح راہ فرار اختیار کرلوں۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اس کو کہا: تو اپنے گھر ٹھہر جا تجھے امن ہے۔ چنانچہ وہ شخص اپنے اہل خانہ کے ساتھ لوٹ گیا اور اپنے ٹھکانہ پر ٹھہر گیا۔ صبح کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے قوم پر لشکر کشی کی تو دیکھا کہ ساری قوم راتوں رات نکل چکی ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اس ایک باقی رہ جانے والے شخص کو پکڑ لیا۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تم کو اب اس شخص پر کوئی اختیار نہیں۔ میں اس کو امن دے چکا ہوں۔ اور یہ بھی اسلام قبول کرچکا ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا اس سے کیا تعلق؟ میرے امیر ہوتے ہوئے بھی آپ اس کو کیسے امن دے سکتے ہو؟ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں میں نے اس کو امن دیا ہے حالانکہ آپ امیر ہیں۔ یہ آدمی چونکہ اسلام لاچکا ہے اگر یہ چاہتا تو اپنی قوم کی طرح جاسکتا تھا۔ یونہی بات بڑھ گئی اور دونوں حضرات میں تنازعہ کھڑا ہوگیا حتیٰ کہ جب مدینہ واپس آئے تو دونوں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اس شخص کا سارا حال سنایا جس کو انہوں نے امان دی تھی۔ حضور ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی امان کو درست قرار دیا۔ لیکن اسی روز آپ ﷺ نے عام ممانعت بھی فرمادی کہ کوئی شخص اپنے امیر کی موجودگی میں کسی کو امان اور پناہ نہ دے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے درمیان حضور کی موجودگی میں بھی تنازعہ اٹھ گیا اور ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے حضرت خالد رضی اللہ عنہ بولے: یارسول اللہ یہ غلام آپ کے پاس مجھے گالی دیتا ہے، اللہ کی قسم! آپ اگر یہاں نہ ہوتے تو یہ مجھے کچھ نہ کہہ سکتا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے خالد! رک جاؤ عمار کو کچھ کہنے سے۔ جو عمار سے بغض رکھتا ہے اللہ اس سے بغض رکھتا ہے اور جو عمار پر لعنت کرتا ہے اللہ اس پر لعنت کرتا ہے۔ پھر حضرت عمار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکر چل دیئے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ بھی اٹھ کر ان کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے کپڑے پکڑ لیے اور ان کو راضی کرتے رہے کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ راضی ہوگئے۔ اسی بارے میں قرآن کی یہ آیت نازل ہوئیں:

یاایھا الذین آمنوا اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول ......الخ. النساء: ۵۹. ابن عساکر

یہ حدیث سند حسن کے ساتھ منقول ہے۔

۴۳۴۵...... یونس بن محمد بن فضالہ ظفری اپنے والد محمد بن فضالہ سے روایت کرتے ہیں، یونس کہتے ہیں میرے والد اور میرے دادا حضور ﷺ کے اصحاب میں سے تھے۔ ایک نبی کریم ﷺ ان کے قبیلہ بنی ظفر میں تشریف لائے۔ بنی ظفر کی مسجد میں ایک چٹان پر بیٹھ گئے۔ آپ کے ساتھ عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل اور کچھ دوسرے اصحاب تھے۔ آپ ﷺ نے قاری کو حکم دیا کہیں سے قرآن پڑھیں۔ قاری جب اس آیت پر پہنچا:

فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنا بک علی ھؤلاء شھیداً. النسائی: ۴۱

بھلا اس دن کیا حال ہوگا جب ہر امت سے حال بتانے والے کو بلائیں گے اور آپ کو ہر حال بتانے کے لیے گواہ طلب کریں گے۔

یہ سن کر آپ ﷺ روپڑے حتیٰ کہ آپ کی ریش مبارک اور آپ کا جسم اطہر بھی لرزنے لگا۔ آپ نے فرمایا: اے پروردگار! میں جن لوگوں کے درمیان ہوں ان پر گواہی دیتا ہوں پھر جن کو میں نے دیکھا نہیں ان پر میں کیسے گواہی دوں گا۔

ابن ابی حاتم، حسن بن سفیان، البغوی، الکبیر للطبرانی، المعرفة لابی نعیم، ابن النجار

حدیث حسن ہے۔

سورۃ المائدہ

۴۳۴۶..... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس آیت

احل لکم صیدالبحر و طعامه. مائده: ۹۶

حلال کیا گیا تمہارے لیے سمندر کا شکار اور اس کا طعام۔

کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ سمندر کا شکار وہ ہے جس پر تم قابو پاؤ اور اس کا طعام وہ ہے جو سمندر تمہاری طرف پھینک دے۔

ابو الشیخ، ابن مردویه

سمک طافی حلال نہیں

فائدہ:...... پانی کی موجیں جس سمندری جانور کو باہر پھینک دے وہ حلال ہے۔ لیکن سمک طافی یعنی وہ مچھلی اور سمندری جانور جو سمندر میں مرکر الٹا ہو جائے اور پانی کے اوپر الٹا پڑا ہو وہ حلال نہیں ہے۔

۴۳۴۷..... عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے:

احل لکم صید البحر و طعامه۔ المائده: ۹۶

تمہارے لیے دریا (کی چیزوں) کا شکار اور ان کا کھانا حلال کر دیا گیا۔

مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرمایا: سمندر کا شکار وہ ہے جس کو ہمارے ہاتھ شکار کریں اور سمندر کا طعام وہ ہے جو سمندر باہر پھینک دے۔

(روایت کے) دوسرے الفاظ یہ ہے طعامه کل مافیه یعنی سمندر کا طعام ہر وہ چیز جو سمندر میں ہے۔ اور ایک اور (روایت کے) الفاظ یہ ہیں: طعامه میتة سمندر کا طعام اس کا مردار ہے۔ مصنف عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ

فائدہ:...... تینوں معانی درست ہیں لیکن تمام صورتوں سے وہ مردار مستثنیٰ ہے جو سمندر میں مرکر اوپر آجائے اور پانی پر الٹا ہو جائے۔ یہ حرام ہے۔

۴۳۴۸..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

احل لکم صید البحر و طعامه متاعًا لکم۔ المائده: ۹۶

فرمایا:...... طعامہ سے مراد وہ ہے جو سمندر (باہر) پھینک دے۔ عبد بن حمید، ابن جریر

۴۳۴۹..... ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سمندر کے مردہ جانور کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سمندر کا پانی پاک ہے اور سمندر کا مردار حلال ہے۔ الدارقطنی فی العلل، ابو الشیخ صحیح، ابن مردویه، السنن للبیهقی

فائدہ:...... سمندر کا بلکہ ہر پانی کا جانور مردہ ہی کھایا جاتا ہے وہ بغیر ذبح کیے حلال ہوتا ہے۔

۴۳۵۰..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ ایک یہودی شخص حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یا امیر المؤمنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہو، اگر ہم یہود پر وہ نازل ہوتی تو اس دن کو ہم عید کا دن بنا لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کے بارے میں استفسار فرمایا تو یہودی نے کہا:

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ المائدہ: ۳

آج ہم نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لیے اسلام کا دین پسند کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں یہ آیت کس دن حضور ﷺ پر نازل ہوئی اور کس گھڑی نازل ہوئی۔ جمعہ کے دن عرفہ کی شام کو یہ نازل ہوئی تھی۔ (اور یہ ہماری عید ہی کا دن ہے)۔

مسند احمد، مسند الحمیدی، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن جریر، ابن المنذر، ابن حبان، شعب الایمان للبیہقی

فائدہ:...... امام قرطبی اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں یہ آیت ہجرت کے دسویں سال جمعہ کے دن عصر کے بعد نازل ہوئی اور اس دن عرفہ کا دن بھی تھا اور حضور ﷺ کا حجۃ الوداع تھا۔ آپ ﷺ اپنی اعضاء نامی اونٹنی پر عرفات کے میدان میں لوگوں کو حجۃ الوداع کا خطبہ دے رہے تھے، اسی حال میں یہ آیت نازل ہوئی اور اس وحی کی وجہ سے اونٹنی پر اس قدر بوجھ پڑا قریب تھا کہ (اس کی پسلیاں) ٹوٹ جاتی حتیٰ کہ اونٹنی بیٹھ گئی۔

تفسیر القرطبی ۶/ ۶۱ ذیل آیت ۹۳ المائدہ

دین اسلام مکمل دین ہے

۴۳۵۱..... ابوالعالیہ سے مروی ہے، ہم لوگ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تھے کہ لوگوں نے اسی آیت کا ذکر کیا "الیوم اکملت لکم دینکم" ایک یہودی شخص نے کہا: اگر ہم کو معلوم ہو جاتا یہ آیت کس دن نازل ہوئی تو ہم اس دن کو یوم العید بنا لیتے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے اس دن کو ہمارے لیے (پہلے ہی سے) عید کا دن اور سب سے پہلا دن بنا دیا۔ یہ عرفہ کے دن نازل ہوئی تھی اس سے اگلا دن قربانی کا دن تھا۔ پس اللہ نے اس دن اپنا امر دین کامل اور مکمل کر دیا اور ہم نے بھی جان لیا کہ اس (دن) کے بعد (دین کا) معاملہ کمی ہی کا شکار ہوگا۔ ابن راھویہ، عبد بن حمید

فائدہ:...... عرفہ کا دن ہمارے لیے بڑی عید کا پیش خیمہ ہے اور اسی دن جمعہ کا دن بھی تھا جو تخلیق میں سب سے اول دن ہے اور فضیلت میں تمام دنوں کا سردار ہے اور یہ جو فرمایا کہ اس کے بعد دین کمی کا شکار ہوگا۔ کیونکہ ہر شے تکمیل کے بعد فوراً زوال کی طرف دوڑنا شروع ہو جاتی ہے جس طرح چاند چودھویں رات کو مکمل ہوتے ہی گھٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور آج تک دین میں کس قدر کمی واقع ہو چکی ہوگی۔ اللھم احفظنا فی دینا۔

۴۳۵۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلاً۔ آل عمران: ۹۷

اور لوگوں پر خدا کا حق (فرض) ہے کہ جو اس گھر تک جانے کی قدرت رکھے وہ اس کا حج کرے۔

تو لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا ہر سال (حج فرض) ہے؟ آپ ﷺ جواباً خاموش رہے۔ لوگوں نے پھر پوچھا: کیا ہر سال (حج فرض) ہے؟ آپ ﷺ پھر بھی خاموش رہے۔ لوگوں نے تیسری بار پوچھا: کیا ہر سال (حج فرض) ہے؟

تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں، اگر میں ہاں کر دیتا تو (ہر سال واجب) ہو جاتا۔ پھر اس پر سورۂ مائدہ کی یہ آیت نازل ہوئی:

یا ایھاالذین آمنوا لاتسألوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤکم الخ. المائدہ: ۱۰۱

مؤمنو! ایسی چیزوں کے بارے میں مت سوال کرو کہ اگر (ان کی حقیقتیں) تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔ اور اگر قرآن

کے نازل ہونے کے ایام میں ایسی باتیں پوچھو گے تو تم پر ظاہر بھی کر دی جائیں گی۔ (اب تو) خدا نے ایسی باتوں (کے پوچھنے) سے درگذر فرمایا ہے اور خدا بخشنے والا بردبار ہے۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه، مسند ابی یعلی، عقیلی، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویه، الخطیب فی التاریخ، مستدرک الحاکم، الدارقطنی

کلام:......امام ترمذی اس روایت کو اس سند کے ساتھ ضعیف قرار دیتے ہیں۔ امام عقیلی نے بھی اس کو الضعفاء میں ذکر فرمایا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام حاکم نے اپنی مستدرک میں اس روایت پر (سنداً) کلام نہیں کیا حالانکہ اس کی سند میں ضعف اور انقطاع ہے۔ انتہی (لیکن یہ روایت اور طرق سے بھی مروی ہے روایت کا مضمون صحیح اور مستند ہے)۔ کنزالعمال ج ۲ ص ۴۰۰

۴۳۵۳......الیوم اکملت لکم دینکم۔ المائدہ: ۳

آج میں نے تم پر اپنا دین کامل کر دیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ آیت آپ ﷺ پر عرفہ کے دن شام کو نازل ہوئی جس وقت آپ کھڑے (ہو کر خطبہ دے رہے) تھے۔ ابن جریر، ابن مردویه

۴۳۵۴......حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر نماز کے وقت وضوء فرماتے تھے اور یہ آیت پڑھتے تھے:

یاایها الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلاة. الخ. المائدہ: ۶

اے ایمان والو! جب تم نماز پڑھنے کا قصد کیا کرو تو منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھولیا کرو اور سر کا مسح کر لیا کرو اور ٹخنوں تک پاؤں (دھولیا کرو)۔

ابن جریر، النحاس فی ناسخه

فائدہ:......اگرچہ یہ حکم بے وضوء ہونے کی حالت میں ہے۔ لیکن چونکہ اس آیت میں مطلقاً یہ حکم فرمایا گیا ہے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کمال تقویٰ وطہارت کی بناء پر ہر نماز کے وقت نیا وضوء فرماتے تھے۔ رضی اللہ عنه وارضاه۔

۴۳۵۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وارجلکم کو (فتح کے ساتھ) پڑھا اور فرمایا یہ حکم غسل کی طرف لوٹ گیا ہے۔

السنن لسعید بن منصور، ابن المنذر، ابن ابی حاتم

فائدہ:......چونکہ مذکورہ آیت میں پہلے منہ اور ہاتھ دھونے کا حکم ہے پھر مسح کا حکم ہے پھر پاؤں کا حکم ہے۔ اگر ارجلکم میں لام کو کسرہ (زیر) کے ساتھ پڑھیں تو پاؤں کے مسح کا حکم مراد ہوتا (موزے پہننے کی صورت میں) لیکن صحیح وارجلکم فتح (زبر) کے ساتھ ہے جس کا مطلب ہوگا پاؤں بھی دھونے کے حکم میں ہیں۔ یہی مطلب ہے عادالی الغسل کا۔

قابیل اور ہابیل کا واقعہ

۴۳۵۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جب آدم کے ایک بیٹے نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا تو حضرت آدم علیہ السلام رونے لگے اور فرمایا:

تغیرت البلاد ومن علیها

شہر اور ان پر بسنے والے بدل گئے۔

فلون الارض مغبر قبیح

زمین کا رنگ بھدا اور غبار آلود ہو گیا۔

تغیر کل ذی لون وطعم

ہر رنگ اور ذائقہ پھیکا پڑ گیا۔

وقل بشاشة الوجه المليح
خوبصورت چہروں کی تروتازگی بھی جاتی رہی۔
حضرت آدم علیہ السلام کو جواباً کہا گیا:
اباهابيل قدقتلا جميعا
اے ابا بیل کے باپ! تیرے دونوں بیٹے قتل ہوگئے۔
وصار الحی بالميت الذبيح
زندہ بھی ذبح کیے ہوئے مردار کی طرح ہوگیا۔
وجاء بشرة قدكان منه
وہ (قاتل) ایسا شر لے کر آیا جو اسی سے شروع ہوا ہے۔
علی خوف فجاء بها يصيح
اب وہ خوف زدہ ہے اور چیخ و پکار کرتا ہے۔ رواه ابن جرير
فائدہ:......فرمان الٰہی ہے:
واتل عليهم نبأابنی آدم بالحق۔ المائده: ۲۷
اور (اے محمد) ان کو آدم کے دو بیٹوں (ہابیل اور قابیل) کے حالات (جو بالکل) سچے (ہیں) پڑھ کر سنا دو۔
سورۂ مائدہ کی ۲۷ تا ۳۱ آیات میں آدم علیہ السلام کے انہی دو بیٹوں کا مفصل واقعہ مذکور ہے۔ جس کی مزید تفصیل تفسیر کی کتب میں بیان کی گئی ہے۔ یہاں اس واقعہ سے متعلق حضرت آدم علیہ السلام کے کچھ اشعار ذکر کیے گئے ہیں۔ امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے ان کو ذکر کیا ہے۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام نے کوئی شعر نہیں کہا۔ اور شعر کہنے کی ممانعت آپ ﷺ سمیت تمام انبیاء کو ہے۔ ہاں اتنا ہے کہ جب قابیل نے ہابیل کو قتل کیا اس وقت حضرت آدم علیہ السلام نے سریانی زبان میں اپنے بیٹے کی وفات پر بطور غم و مرثیہ کے کچھ باتیں کہیں۔ جو سریانی زبان میں مرتب ہوگئیں۔
پھر حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی وفات کے وقت اپنے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام کو مرثیہ کے یہ کلمات یاد رکھنے کی تلقین کی یہ کلمات وراثتاً منتقل ہوتے ہوتے یعرب بن قحطان تک پہنچے (اور یہی یعرب عربی زبان کے اول موجد تھے) پھر ان کلمات کو عربی زبان میں شعری طرز پر نقل کر لیا گیا۔
علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان اشعار کو یعرب کی طرف منسوب کرنا بھی درست نہیں۔
تفسير القرطبی ۶/۱۴۰) وانظر الابيات فی (ميزان الاعتدال ۱/۱۵۴
۴۳۵۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ''السحت'' کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے مراد رشوت ہے، پوچھا گیا حکم میں؟ فرمایا: تب تو کفر ہے۔ عبد بن حميد
فائدہ:......فرمان الٰہی ہے:
سمعون للكذب اكلون للسحت الخ. المائده: ۴۲
(یہ لوگ) جھوٹی باتیں بنانے کے لیے جاسوسی کرنے والے اور رشوت کا حرام مال کھانے والے ہیں۔
اس آیت کی تفسیر مذکورہ حدیث ہے۔ نیز فرمایا: حکم میں کفر ہے۔ سائل کا پوچھنے کا مقصد تھا کہ اگر رشوت سرکاری حکام لیں تب اس کا حکم ہے فرمایا: (ان کے لیے یہ رشوت لینا) کفر ہے۔

حرام خوری کے آٹھ دروازے

۴۳۵۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابواب السحت (حرام خوری کے دروازے) آٹھ ہیں سب سے بڑی حرام خوری حکام کا رشوت لینا ہے اور زانیہ کی کمائی، نر کو جفتی کرانے کی اجرت، مردار کی قیمت، شراب کی قیمت، کتے کی قیمت، حجام کی کمائی اور کاہن (نجومی) کی اجرت یہ سب حرام خوری کے باب ہیں۔ ابوالشیخ

۴۳۵۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ اذلة علی المؤمنین اعزة علی الکافرین۔ (المائدہ) کا معنی بیان فرماتے ہیں مؤمن اپنے دین والوں کے ساتھ نرم رویہ اور کافروں کے لیے سخت رویہ ہیں، نیز فرمایا مؤمنوں کے لیے دین میں جو بھی مخالف ہیں مؤمن ان کے لیے سخت ہیں۔ رواہ ابن جریر

ڈاکوؤں کی سزا

۴۳۶۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بنی فزارہ کے کچھ لوگ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو لاغری اور کمزوری کی وجہ سے مرنے کے قریب ہو رہے تھے۔ حضور ﷺ نے ان کو بیت المال کی اونٹنیوں کا دودھ پینے کا حکم فرمایا چنانچہ وہ اونٹنیوں کا دودھ پیتے رہے حتیٰ کہ صحت یاب ہو گئے۔ لیکن پھر انہوں نے اونٹنیاں چرالیں اور ان کو لے کر بھاگ گئے۔ ان کی تلاش میں لوگوں کو دوڑایا گیا۔ آخر وہ پکڑ کر حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیئے گئے۔ آپ ﷺ نے ان کے (مخالف سمتوں سے) ہاتھ پاؤں کٹوا کر ان کی آنکھوں میں گرم سلائی پھر وادی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تب یہ آیت نازل ہوئی:

انما جزاء الذین یحاربون اللّٰہ ورسولہ ویسعون فی الارض فساداً الخ. المائدہ: ۳۳

جو لوگ خدا اور اس کے رسول سے لڑائی کریں اور ملک میں فساد کرنے کو دوڑتے پھریں ان کی یہی سزا ہے کہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی چڑھا دیئے جائیں یا ان کے ایک ایک طرف کے ہاتھ اور ایک ایک طرف کے پاؤں کاٹ دیے جائیں یا ملک سے نکال دیئے جائیں۔ یہ تو دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر حضور ﷺ نے ڈاکوؤں کی آنکھوں میں گرم سلائی پھروانا بند کر دی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۳۶۱...... زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

میں اس شخص کو جانتا ہوں جس نے سب سے پہلے بحیرہ جانوروں کی رسم ڈالی۔ وہ بنی مدلج کا ایک شخص تھا اس کے پاس دو اونٹنیاں تھیں۔ اس نے دونوں اونٹنیوں کے کان کاٹ ڈالے اور انکا دودھ پینا اور ان کا گوشت کھانا حرام قرار دیدیا۔ میں نے اس کو جہنم میں دیکھا کہ وہ دونوں اونٹنیاں اپنے کھروں کے ساتھ اس کو روندتی پھرتی ہیں اور اپنے مونہوں کے ساتھ اس کو کاٹتی پھرتی ہیں۔ اور میں اس شخص کو بھی جانتا ہوں جس نے سب سے پہلے سائبہ جانوروں کی رسم ڈالی، تیروں کے حصے مقرر کیے اور ابراہیم علیہ السلام کے عہد کو بگاڑ دیا وہ عمرو بن لحی ہے۔ میں نے اس کو جہنم میں دیکھا کہ وہ اپنی آنتیں کھینچتا پھرتا ہے۔ اور اس کی آنتوں کی وجہ سے اہل جہنم کو بھی بڑی تکلیف کا سامنا ہے۔

عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

فائدہ:...... فرمان الٰہی ہے:

ماجعل اللّٰہ من بحیرة ولاسائبة ولاوصیلة ولاحام. المائدہ: ۱۰۳

خدا نے نہ تو بحیرہ کچھ چیز بنایا ہے اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حام۔

بحیرہ عرب کے مشرکین اونٹنی کے کان کاٹ کر چھوڑ دیتے تھے، یہ بتوں کی نذر ہو جاتی تھی اس کا دودھ پینا ممنوع ہو جاتا تھا سائبہ وہ جانور جو

بتوں کے نام پر چھوڑیا جاتا۔ وصیلہ وہ اونٹنی جو مسلسل مادہ بچے جنے درمیان میں کوئی نر بچہ نہ ہوا سے بھی بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے۔ حام ایسا نر اونٹ جو خاص تعداد میں جفتی کر چکا ہو اسکو بھی بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے۔ یہ سب طریقے کفر و شرک تھے۔ کیونکہ خدا کی حلال کردہ چیز کو حرام ٹھہرانا کفر اور بتوں کی نذر کرنا شرک ہے۔

۴۳۶۲..... حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ بنی سلیم کے کچھ لوگ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اسلام لا چکے ہیں لیکن ہم کو مدینہ کی آب وہوا موافق نہیں آئی۔ (جس کی وجہ سے ہم مریض ہو گئے ہیں۔) آپ ﷺ نے فرمایا: تم (مدینہ سے باہر) میری اونٹنیوں میں چلے جاؤ وہ صبح وشام تمہارے پاس آئیں گی تم ان کا دودھ پیتے رہنا۔ چنانچہ وہ گئے لیکن انہوں نے حضور ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ نبی ﷺ نے سزا میں ان کی شکل بگاڑ دی تب یہ حکم نازل ہوا:

انما جزاء الذین یحاربون اللّٰہ ورسولہ ویسعون فی الارض فساداً الخ. المائدہ: ۳۳

ایک حدیث سے پہلے اس کا ترجمہ گذر چکا ہے۔

پیشاب پینا حرام ہے

۴۳۶۳..... عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ سے اونٹوں کے ابوال (پیشاب) کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے حضرت سعید بن جبیر (ابن عباس رضی اللہ عنہ کے شاگرد) نے محاربین (ڈاکوؤں) کا قصہ سنایا فرمایا کہ کچھ لوگ حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور بولے: ہم اسلام پر آپ کی بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے بیعت لے کر ان کو اسلام میں داخل کر لیا۔ لیکن یہ لوگ جھوٹے تھے۔ اسلام لانا ان کا مقصد ہرگز نہ تھا۔ چنانچہ یہ بولے کہ ہم کو مدینے کی آب وہوا موافق نہیں آئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اونٹنیاں (مدینے کے باہر) صبح شام تمہارے پاس آتی رہیں گی تم ان کے دودھ اور پیشاب پیو۔ (یہ ان کے علاج کے لیے تجویز فرمایا تھا)۔

لہٰذا وہ لوگ چلے گئے اور یونہی معاملہ چلتا رہا حتی کہ ایک دن ایک شخص چیختا پکارتا رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور بولا ان لوگوں نے آپ کے چرواہے کو قتل کر دیا ہے اور آپ کے اونٹوں کو بھگا کر لے گئے ہیں۔ حضور ﷺ نے حکم دیا تو لوگوں میں اعلان کر دیا گیا اللہ کے شہسوارو! سوار ہو جاؤ۔ چنانچہ سب لوگ بغیر ایک دوسرے کا انتظار کیے سوار ہو کر ان کے تعاقب میں چل دوڑ گئے۔ پیچھے پیچھے رسول اللہ ﷺ بھی چل دیئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان ڈاکوؤں کی تلاش میں ان کے ٹھکانے تک پہنچ ہی گئے۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان ڈاکوؤں کو قید کر کے حضور ﷺ کی خدمت میں لائے۔ تب اللہ پاک نے مذکورہ حکم نازل فرمایا:

انما جزاء الذین یحاربون اللّٰہ ورسولہ ویسعون فی الارض فساداً الخ. المائدہ: ۳۳

ترجمہ بیت چکا۔

فرمایا: ان کی سزاؤں میں سے جلا وطنی کا حکم جو آیا اس کا مطلب ہے کہ مسلمانوں کی سرزمین سے نکال کر ان کے اپنے وطن میں چھوڑ دیا جائے۔

نبی ﷺ نے (آیت نازل ہونے سے پہلے) ان کو یہ سزا دی تھی کہ ان کے ہاتھ پاؤں کٹوادیئے، سولی دی اور آنکھوں میں گرم سلائی پھروادی۔ (یہ سزا زائد تھی)۔

اس طرح ان کا حلیہ بگڑ گیا۔ لیکن پھر کبھی اس کے بعد اور نہ اس سے پہلے آپ نے ایسی سزا دی بلکہ سب کو مثلہ کرنے سے یعنی کسی کی شکل بگاڑنے سے منع فرمادیا۔

حضرت سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی یہ روایت اسی طرح بیان کرتے ہیں مگر وہ بھی فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ان کو قتل کے بعد جلوادیا تھا۔ اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ بنی سلیم کے لوگ تھے، کچھ قبیلہ عرینہ کے تھے اور کچھ بجیلہ کے تھے۔

رواہ ابن جریر

۴۳۶۴..... (مسند صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) اسود بن ہلال سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا: ان دو آیتوں کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟

ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا. حٰمٓ السجدة: ۳۰

اور جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے۔

والذين آمنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم۔ الانعام: ۸۳

اور جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ مخلوط نہیں کیا۔

لوگوں نے کہا: وہ لوگ جنہوں نے اللہ کو اپنا رب مانا پھر اس پر پکے ہو گئے۔ یعنی کوئی گناہ نہ کیا اور دوسری آیت کا مطلب اور انہوں نے اپنے ایمان کو کسی گناہ کے ظلم کے ساتھ خلط ملط نہیں کیا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے غیر محل پر ان کو محمول کر دیا (یعنی صحیح نہیں بتایا) صحیح مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کو اپنا رب مانا پھر کسی اور معبود بتوں وغیرہ کی طرف متوجہ نہ ہوئے اور دوسری آیت کا مطلب اور انہوں نے اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ خلط ملط نہیں کیا۔

ابن راهويه، عبد بن حميد، الحكيم، ابن جرير، ابن المنذر، مستدرك الحاكم، ابو الشيخ، ابن مردويه، حلية الاولياء، اللالكائي في السنة

۴۳۶۵.....اسود بن ہلال سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اللہ کے اس فرمان:

الذين آمنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم۔ الانعام: ۸۳

کی تفسیر میں فرمایا: یعنی انہوں نے اپنے ایمان کو گناہ کے ظلم کے ساتھ نہیں ملایا۔ رسته

کلام:.......پہلی روایت راجح ہے۔ کیونکہ رستہ خواہ ثقہ راوی ہیں لیکن امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ ان کے حالات میں منفرد ہونے کا کلام فرماتے ہیں۔

ميزان الاعتدال ۲/۵۷۹

۴۳۶۶..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت عائشہ کو فرمایا: اے عائشہ!

ان الذين فرقوا دينهم وكانوا اشيعا۔ الانعام: ۱۵۹

جن لوگوں نے اپنے دین میں بہت سے راستے نکالے اور کئی کئی فرقے ہو گئے۔

اے عائشہ! یہ لوگ اس امت کے بدعت اور خواہش پرست لوگ ہیں۔ ان کی توبہ بھی نہیں۔ اے عائشہ! ہر گناہ گار کے لیے توبہ ہے مگر بدعت و خواہش پرستوں کے لیے نہیں، میں ان سے بری ہوں اور یہ مجھ سے بری ہیں۔

الحكيم، ابن ابي حاتم، ابو الشيخ، ابن شاهين في السنة، الاوسط للطبراني، السنن لسعيد بن منصور، ابن مردويه، ابو نصر السجزي في الابانه، شعب الايمان للبيهقي، ابن الجوزي في الواهيات، الاصبهاني في الحجة

کلام:.......امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو واہیات میں سے قرار دیا ہے۔ نیز الحکیم کی روایت بھی ضعیف ہوتی ہے۔

۴۳۶۷.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ولم يلبسوا ايمانهم بظلم۔ الانعام: ۸۳

اور انہوں نے شرک کے ساتھ اپنے ایمان کو خلط ملط نہیں کیا۔ ابو الشيخ

۴۳۶۸.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک فرقہ خارجیہ کا شخص آیا اور بولا:

الحمدلله الذي خلق السموات والارض وجعل الظلمات والنور ثم الذين كفروا بربهم يعدلون۔ الانعام: ۱

ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور اندھیرے اور روشنی بنائی پھر بھی کافر (اور چیزوں کو) خدا کے برابر ٹھہراتے ہیں۔

پھر بولا کیا ایسا نہیں ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بالکل۔ پھر وہ خارجی چلا گیا۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو بلایا اور

فرمایا: یہ اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ (ابن ابی حاتم) واللہ اعلم بمعناہ الصواب۔

۴۳۶۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا فرمان:

الذین آمنوا ولم یلبسو ایمانھم بظلم۔ الانعام: ۸۳

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ نہیں ملایا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے خاص ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوا ہے۔ اس امت کے بارے میں نازل نہیں ہوا۔

الفریابی، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، ابن مردویہ

فائدہ:..... یہ مطلب نہیں کہ اسی صفت کے حامل امت میں نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس آیت سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے اصحاب کی تعریف مقصود ہے۔

۴۳۷۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان الذین فرقوا کی بجائے فارقوا دینھم پڑھا۔

الفریابی، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، ابن مردویہ، ابن جریر، ابن المنذر

فائدہ:..... مشہور قرآت تو یہی ہے فرقوا دینھم جس کا معنی ہے انہوں نے اپنے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قرآت جس کو بعد میں امام حمزہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام کسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا فارقوا دینھم ہے جس کا معنی ہے وہ اپنے دین سے نکل گئے۔

۴۳۷۱..... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ: ولم یلبسوا ایمانھم بظلم کا معنی یہ بیان فرماتے ہیں اور انہوں نے اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ نہیں ملایا۔ عبد بن حمید، ابن جریر، ابوالشیخ فی تفاسیرھم

۴۳۷۲..... حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ ایک مرتبہ بیمار تھے۔ ہم آپ ﷺ کی عیادت کرنے کو گئے۔ آپ عدنی چادر اوڑھ کر لیٹے ہوئے تھے ہم سمجھے کہ آپ ﷺ نیند فرما رہے ہیں۔ لیکن آپ ﷺ نے چہرے سے چادر ہٹائی اور فرمایا:

اللہ یہود پر لعنت کرے وہ بکری کی چربی کو تو حرام رکھتے ہیں لیکن اس کی قیمت کھا لیتے ہیں۔ دوسرے الفاظ یہ ہیں: ان پر چربی حرام کی گئی تو انہوں نے اس کو بیچا اور اس کی قیمت سے کھانے لگے۔

السنن لسعید بن منصور، الحارث، ابن ابی شیبہ، الشاشی، المعرفۃ لابی نعیم، مسند ابی یعلیٰ

نوٹ:..... دیکھئے اسی جلد میں روایت نمبر ۲۹۸۲۔

اسلام اور تقویٰ ہی مدار عزت ہے

۴۳۷۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (سرداران عرب میں سے) اقرع بن حابس تمیمی اور عیینہ بن حصن فزاری رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ انہوں نے دیکھا کہ آپ ﷺ بلال، عمار، صہیب، اور خباب بن ارت جیسے غریب صحابہ کے درمیان تشریف فرما ہیں انہوں نے ان غریب صحابہ کر دیکھ کر ناک بھوں چڑھائی۔ پھر آپ ﷺ سے خلوت میں ملے اور بولے: ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے لیے ایک الگ مجلس بنا لیا کریں، جس سے غریب ہماری فضیلت کو جان لیں۔ کیونکہ عرب کے (وفود وقبائل) آپ کے پاس آتے رہتے ہیں تو ہم اس بات سے شرمندہ ہوتے ہیں کہ وہ ہم کو غلام طرز کے لوگوں کے ساتھ بیٹھا دیکھیں۔ لہٰذا جب ہم آپ کے پاس حاضر ہوں تو ان لوگوں کو اپنے پاس سے اٹھا دیجیے۔ اور جب ہم فارغ ہو کر چلے جائیں تو چاہیں تو ان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ آپ ﷺ (ان کے اسلام کی طرف مائل ہونے کے خیال سے) حامی بھر بیٹھے۔ انہوں نے کہا پھر آپ ہمارے لیے معاہدہ لکھوا دیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ایک صحیفہ منگوایا تا کہ ان کو معاہدہ لکھوا دیں اور ساتھ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی لکھنے کے لیے طلب کیا۔ صحابہ کہتے ہیں آپ نے اس کام کا ارادہ ہی کیا تھا اور ہم مسجد کے ایک کونے میں

بیٹھے تھے کہ آپ علیہ السلام پر جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور یہ آیات پڑھ کر سنائیں:

ولاتطرد الذین یدعون ربهم بالغداة والعشی ...... سے ...... فتکون من الظالمین. تک۔سورة الانعام: ۵۲

اور جولوگ صبح وشام اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہیں،اس کی ذات کے طالب ہیں ان کو (اپنے پاس سے) مت نکالو۔ان کے حساب کی جواب دہی تم پر کچھ نہیں۔اور تمہارے حساب کی جواب دہی ان پر کچھ نہیں۔اگر ان کو نکالو گے تو ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔

مصنف ابن ابی شیبه

۴۳۷۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابوجہل نے رسول ﷺ کو کہا: ہم آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ جو چیز آپ پر پیش کرتے ہیں ہم اس کو جھٹلاتے ہیں۔تب اللہ پاک نے یہ فرمان نازل فرمایا:

فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ۔ الانعام: ۳۳

یہ تمہاری تکذیب نہیں کرتے بلکہ ظالم خدا کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں۔

ترمذی، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، ابن مردویه، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور

سورة الاعراف

۴۳۷۵......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) مسلم بن یسار رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا گیا:

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ. الاعراف: ۱۷۲

اور جب تمہارے پروردگار نے بنی آدم سے یعنی ان کی پیٹھوں سے ان کی اولاد نکالی تو ان سے خود ان کے مقابلے میں اقرار کروالیا: کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ وہ کہنے لگے کیوں نہیں ہم گواہ ہیں۔(کہ تو ہمارا پروردگار ہے) تاکہ قیامت کے دن (یہ نہ) کہنے لگو کہ ہم کو تو اس کی خبر نہ تھی۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ سے بھی اس آیت کے بارے میں سوال کیا گیا تھا اور میں نے آپ ﷺ کو یہ جواب دیتے ہوئے سنا تھا کہ:

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا پھر ان کی پشت پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرا اور ان کی اولاد نکل آئی۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے ان کو جنت کے لیے پیدا کیا ہے۔یہ لوگ اہل جنت کے اعمال کریں گے۔پھر اللہ تعالیٰ نے دوبارہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور ان کی اولاد نکل آئی۔پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے ان کو جہنم کے لیے پیدا کیا ہے۔یہ لوگ جہنم ہی کے اعمال کریں گے۔

ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر عمل کی کیا ضرورت؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ پاک نے جس بندے کو جنت کے لیے پیدا کیا اس کو اہل جنت کے اعمال میں لگا دیا (وہ عمل کرتا کرتا) ایک دن اہل جنت کے اعمال پر مرجائے گا۔چنانچہ اللہ پاک اس کو جنت میں داخل کر دے گا۔اور اللہ پاک نے جس بندے کو جہنم کے لیے پیدا کیا، اس کو اہل جہنم کے اعمال میں غرق کر دیا حتیٰ کہ وہ اہل جہنم کے اعمال میں سے کسی عمل پر مرجائے گا اور اللہ پاک اس کو جہنم برد کر دیں گے۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، بخاری، عبد بن حمید، التاریخ للبخاری، ابوداؤد، ترمذی

امام نسائی نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن حبان، ابن منده فی الرد علی الجهمیه، الاستقامة للخشیش، الشریعة للآجری، ابوالشیخ، ابن مردویه، مستدرک الحاکم، السنةللالکائی، البیهقی فی الاسماء والصفات، السنن لسعید بن منصور

۴۳۷۶......مدینہ کے ایک شخص ابو محمد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے: واذاخذ ربک من بنی آدم من

ظھورھم کے بارے میں سوال کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی تمہاری طرح نبی کریم ﷺ سے سوال کیا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی روح ان میں پھونکی۔ پھر ان کی پشت پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرا اور آدم علیہ السلام کی (ساری جنتی) اولاد نکالی۔ پھر فرمایا: میں نے ان کو جنت کے لیے پیدا کیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی پشت پر دوسرا ہاتھ پھیرا اور اللہ کے دونوں ہاتھ دائیں (اور بابرکت) ہیں۔ پھر تمام جہنمی اولاد نکلی اور ان کو فرمایا: میں نے ان کو لوگوں کے لیے پیدا کیا ہے یہ لوگ جو میں چاہوں گا عمل کریں گے پھر میں ان کا خاتمہ ان کے سب سے برے عمل پر کروں گا اور (اس کی وجہ سے) ان کو جہنم میں داخل کردوں گا۔

ابن جریر، ابن منده فی الرد علی الجهمیة

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والا پہلا راوی یا تو مسلمۃ بن یسار ہے یا نعیم بن ربیعہ۔

۴۳۷۷...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب اللہ نے پہاڑ پر اپنی تجلی ڈالی تو اس کی عظمت کی وجہ سے اس پہاڑ کے چھ ٹکڑے اڑ گئے۔ تین مدینہ میں جا گرے اور تین مکہ میں۔ مدینہ میں احد، ورقان اور رضویٰ گرے۔ جبکہ مکہ میں ثبیر، حرائم اور جبل ثور گرے۔ رواہ ابن النجار

کلام: ...... یہ روایت موضوع اور باطل ہے۔ دیکھئے: احادیث مختارۃ ۱۲، ترتیب الموضوعات: ۱۶، التنزیہ ۱/۱۴۳، الضعیفۃ ۱۶۲، الفوائد المجموعۃ ۱۲۷۲، اللآلی ۱/۲۴۲۳، مختصر الاباطیل ۱۱۲، الموضوعات ۱/۱۲۰۔

موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر

۴۳۷۸...... **فلما تجلی ربه للجبل جعله دکا وخر موسیٰ صعقا.** الاعراف: ۱۴۳

جب ان کا پروردگار پہاڑ پر نمودار ہوا تو (انوار ربانی کی تجلیات نے) اس کو ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: موسیٰ علیہ السلام کو اللہ پاک نے یہ آواز سنائی: **انی انا اللّٰہ** میں ہی تمہارا معبود ہوں۔ یہ عرفہ کی رات تھی۔ جس پہاڑ پر موسیٰ علیہ السلام کھڑے تھے وہ موقف میدان عرفات میں تھا جو سات ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا۔ ایک ٹکڑا ان کے سامنے گرا، جس کے پاس امام عرفہ کے روز کھڑا ہوتا ہے۔ تین ٹکڑے مدینہ میں گرے طیبہ احد، اور رضویٰ، ایک شام میں طور سینا گرا۔ اس کو طور اس لیے کہا گیا کیونکہ یہ ہوا میں اڑ کر شام پہنچا تھا۔ رواہ ابن مردویہ

۴۳۷۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے لیے الواح (تورات کی تختیاں) لکھیں تو موسیٰ علیہ السلام تختیوں پر قلم چلنے کی آواز سن رہے تھے۔

عبد بن حمید، ابن جریر، ابو الشیخ

۴۳۸۰...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے اللہ کا کلام سنا:

ان الذین اتخذوا العجل سینالهم غضب من ربهم وذلة فی الحیاة الدنیا وکذلک نجزی المفترین.

سورۃ الاعراف: ۱۵۲

جن لوگوں نے بچھڑے کو (معبود) بنالیا تھا ان پر پروردگار کا غضب واقع ہوگا اور دنیا کی زندگی میں ذلت (نصیب ہوگی) اور ہم جھوٹ باندھنے والوں کو، ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے دیکھا کہ (بنی اسرائیل کی) قوم نے ایک جھوٹ باندھا اور میں خوب سمجھتا ہوں کہ اس کی ذلت ان کو پہنچے گی۔ ابن راھویہ

بنی اسرائیل کی بے ہوشی کا واقعہ

۴۳۸۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ہارون علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب ہوا تو اللہ پاک نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ تو ہارون اور ان کے بیٹے کو لے کر (فلاں) پہاڑ کی غار میں چلا جا۔ ہم ہارون کی روح قبض کرنا چاہتے ہیں۔

چنانچہ موسیٰ علیہ السلام، ہارون علیہ السلام اور ابن ہارون رحمۃ اللہ علیہ چل پڑے۔ جب غار تک پہنچ گئے اور اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ ایک چارپائی بچھی ہوئی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس پر جا کر تھوڑی دیر کے لیے لیٹے پھر اٹھے اور فرمایا: اے ہارون واہ! کتنی اچھی جگہ ہے یہ! چنانچہ ہارون علیہ السلام اس چارپائی پر لیٹ گئے۔ لیٹے تو ان کی روح قبض کر لی گئی۔ چنانچہ موسیٰ اور ابن ہارون علیہ السلام رنجیدہ وغم زدہ اپنی قوم کے پاس واپس لوٹے۔ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا: ہارون کہاں ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: وہ انتقال کر چکے ہیں۔ بنی اسرائیل بولے نہیں، بلکہ آپ نے ان کو قتل کر دیا ہے۔ آپ جانتے تھے کہ ہم ان سے محبت رکھتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: افسوس تم پر! کیا میں اپنے بھائی کو قتل کروں گا۔ حالانکہ میں نے اللہ سے سوال کر کے ان کو اپنا وزیر بنوایا تھا اگر میں ان کو قتل کرتا تو ان کے بیٹے بھی میرے ساتھ تھے وہ مجھے ایسا کرنے دیدیتے؟ بنی اسرائیل بولے: نہیں آپ ان سے حسد کرتے تھے (کہ ان سے زیادہ محبت رکھتے ہیں)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اچھا تم ستر آدمی اپنے منتخب کرلو۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کو لے کر اسی غار کے لیے چل پڑے راستے میں دو آدمی بیمار پڑ گئے۔ لوگوں نے ان کو چھوڑ دیا اور نشانی کے لیے کوئی نشان لگا دیا پھر موسیٰ علیہ السلام، ابن ہارون اور بنی اسرائیل غار میں حضرت ہارون تک پہنچے۔ بنی اسرائیل کے لوگوں نے حضرت ہارون علیہ السلام سے پوچھا: اے ہارون آپ کو کس نے قتل کیا؟ حضرت ہارون (حکم خدا سے) بول پڑے اور فرمایا: مجھے کسی نے قتل نہیں کیا بلکہ میں اپنی موت مرا ہوں۔

تب بنی اسرائیل کے ان منتخب افراد نے کہا اے موسیٰ! تم کیا فیصلہ کرتے ہو؟ بلکہ تم اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ وہ ہم سب (ستر) افراد کو اپنا نبی بنا لے۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ ان سب کو اور پیچھے رہ جانے والے دو آدمیوں کو بھی پکڑ لیا اور یہ سب بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

جبکہ موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہو کر دعا کرنے لگے:

رب لوشئت اھلکتم من قبل وایای اتھلکنا بما فعل السفھاء منا. الاعراف: ۱۵۵

اے پروردگار! اگر تو چاہتا تو ان کو اور مجھ کو پہلے ہی سے ہلاک کر دیتا، کیا تو اس فعل جو ہم میں سے بے وقوفوں نے کیا ہے کی سزا میں ہمیں ہلاک کر دے گا!

چنانچہ اللہ پاک نے ان کو زندہ کر دیا پھر یہ اپنی قوم کی طرف انبیاء ہو کر لوٹے۔

عبد بن حمید، ابن ابی الدنیا فی کتاب من عاش بعد الموت، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ

۴۳۸۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام کے جانے کے بعد اکہتر ۷۱ فرقوں میں بٹ گئے جن میں ایک کے سوا سب جہنم میں داخل ہوئے۔ نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے۔ جن میں ایک کے سوا سب جہنم میں گئے۔ یہود کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ومن قوم موسیٰ امة یھدون بالحق وبه یعدلون۔ الاعراف: ۱۵۹

اور قوم موسیٰ میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو حق کا راستہ بتاتے ہیں اور اسی کے ساتھ انصاف کرتے ہیں۔

اور اللہ پاک نے نصاریٰ کے بارے میں فرمایا:

منھم امة مقتصدة۔ المائدہ: ۶۶

اور ان (نصاریٰ بنی اسرائیل) میں کچھ لوگ میانہ رو ہیں۔

ان دونوں امتوں کے یہ مذکورہ لوگ نجات پانے والے ہیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور ہمارے بارے میں اللہ پاک نے فرمایا:

وممن خلقنا امة یهدون بالحق وبه یعدلون ۔ الاعراف: ۱۸۱

اور ہماری مخلوقات میں سے ایک وہ لوگ ہیں جو حق کا راستہ بتاتے ہیں اور اسی کے ساتھ انصاف کرتے ہیں۔

فرمایا: اس امت کے یہ لوگ نجات یافتہ ہیں۔ ابن ابی حاتم، ابو الشیخ

سورۂ انفال

۴۳۸۳..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: تم کو یہ آیت دھوکہ میں نہ ڈالے:

ومن یولهم یومئذ دبره۔

اور جس نے اس دن اپنی پیٹھ پھیری۔

فرمایا: یہ جنگ بدر کے بارے میں نازل ہوئی تھی اس میں ہر مسلمان کے لیے فئہ (جماعت) تھا۔ ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن ابی حاتم

فائدہ:..... آیت میں جنگ سے بھاگنے والوں کے لیے وعید ہے کہ جو جنگ سے بھاگا وہ اللہ کا غضب لے کر بھاگا الا یہ کہ وہ پلٹ کر حملہ کرنا چاہتا ہو یا مرکزی جماعت میں مل کر لڑنا چاہتا ہو۔ وہ اس وعید میں شامل نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ آیت جنگ بدر کے بارے میں نازل ہوئی تھی اس سے یہ نہ سمجھو کہ کسی صحابی رسول نے جنگ سے پیٹھ پھیری ہو بلکہ اگر کسی نے بھی پیٹھ پھیری تھی وہ فئہ (جماعت) میں ملنے کے لیے پھیری تھی اور میں مسلمانوں کی فئہ (جماعت میں) تھا۔

۴۳۸۴..... **ان شر الدواب عندالله الصم البكم الذین لایعقلون ۔ الاعراف: ۲۲**

ترجمہ:..... بے شک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہی بہرے گونگے ہیں جو نہیں سمجھتے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ آیت فلاں شخص اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ ابن ابی حاتم

فائدہ:..... یہ آیت بنی عبدالدار کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ بخاری عند تفسیر الانفال

۴۳۸۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لیلۃ الفرقان وہ رات تھی جس کی صبح میں (جنگ بدر میں) دونوں لشکروں کی مڈبھیڑ ہوئی۔ اور وہ جمعہ کی رات تھی اور سترھواں رمضان تھا۔ رواہ ابن مردویہ

فائدہ:..... فرمان باری از اسمہ ہے:

ومانزلنا علی عبدنا یوم الفرقان یوم التقی الجمعان والله علی كل شیءٍ قدیر۔ سورۃ الانفال: ۴۱

(اگر تم اس اللہ پر) اور اس (نصرت) پر ایمان رکھتے ہو جو حق و باطل میں فرق کرنے کے دن (یعنی جنگ بدر میں) جس دن دونوں فوجوں میں مڈبھیڑ ہوئی اپنے بندے (محمد ﷺ پر نازل فرمائی اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ یعنی جس دن جنگ بدر ہوئی جمعہ کی رات سترہ ۱۷ رمضان کو اسی رات اللہ نے محمد ﷺ کے لیے آسمان اول پر پورا نازل فرما دیا تھا۔ اور اس دن کو یوم الفرقان کا خطاب اس لیے دیا گیا کیونکہ اسی دن حق باطل کے درمیان معرکہ بدر میں فرق ہو گیا تھا۔

مال غنیمت حلال ہے

۴۳۸۶..... حضرت سعد (بن وقاص) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنگ بدر کے دن مجھے ایک تلوار ملی میں اسی کو لے کر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ تلوار مجھے (بطور زائد انعام کے) عطا فرما دیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اسے وہیں رکھ دو جہاں سے اٹھائی

ہے۔تب فرمان الٰہی نازل ہوا:

یسألونک عن الانفال. الانفال: ۱

وہ لوگ آپ سے غنیمت کے مال کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔

عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) کی قرآت میں الانفال فتح کے ساتھ ہے۔المعرفة لابی نعیم

۴۳۸۷......حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے جنگ بدر کے دن مسلمانوں کی ایک جماعت لڑائی کے لیے نکلی اور ایک جماعت آپ ﷺ کے ساتھ رہی۔ پھر لڑنے والی جماعت غنیمت کے اموال اور دوسری چیزیں جو لڑائی میں ہاتھوں لگی تھیں لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی اور پھر یہ غنیمت کا مال تقسیم کر دیا گیا۔لیکن جس جماعت نے قتال نہیں کیا تھا اس کو مال غنیمت میں سے حصہ نہیں دیا گیا۔ چنانچہ نہ لڑنے والی جماعت نے بھی حصہ کا مطالبہ کیا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ یوں ان کے درمیان بات بڑھ گئی۔تب اللہ پاک نے قرآن نازل فرمایا:

یسئلونک عن الانفال قل الانفال للّٰہ والرسول فاتقوا اللّٰہ واصلحوا ذات بینکم واطیعوا اللّٰہ ورسولہ۔

سورۃ الانفال: ۱

(اے محمد مجاہد لوگ) تم سے غنیمت کے مال کے بارے میں دریافت کرتے ہیں (کہ کیا حکم ہے) کہہ دو کہ غنیمت خدا اور اس کے رسول کا مال ہے تو خدا سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو۔

چنانچہ اس حکم کے نزول کے بعد یہ مصالحت ہوئی کہ جس جماعت کو مال ملا تھا وہ انہوں نے واپس کیا (اور پھر رسول خدا رسول اللہ ﷺ کی مرضی کے مطابق دوبارہ تقسیم ہوئی)۔ رواہ ابن عساکر

مکحول رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث مجھے حجاج بن سہیل نصری نے سنائی حضرت حجاج بن سہیل کی ہیبت اور وقار کی وجہ سے میں اس کی سند کے بارے میں بھی سوال نہ کر سکا۔(کہ وہ ضعیف سند سے کہاں روایت کریں گے!)

۴۳۸۸......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ فرمان نازل ہوا:

یاایھا الذین آمنوا اذا لقیتم الذین کفروا زحفا فلا تولوھم الادبار۔ الانفال: ۱۵

اے ایمان والو! جب میدان جنگ میں کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہو جیسے اللہ پاک نے کہا ہے۔اور جب یہ آیت نازل ہوئی:

ان اللّٰہ لایغفران یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء۔ النساء: ۱۱۶

''اللہ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کے ساتھ شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے سوا (گناہ) جس کو چاہے گا بخش دے گا۔''

تب بھی یہی فرمایا کہ کہو جس طرح اللہ نے کہا ہے۔الخطیب فی المتفق والمفترق

کلام:......اس روایت میں جبارۃ بن المغلس ضعیف راوی ہے۔کنز عربی ج ۲ ص ۴۱۶

سورۃ التوبہ

۴۳۸۹......(مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے سورۂ برأت دے کر اہل مکہ بھیجا کہ آئندہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کر سکے گا اور نہ بیت اللہ کا ننگے بدن کوئی طواف کرے گا۔اور جنت میں صرف مسلمان داخل ہوگا۔جس شخص کا رسول اللہ ﷺ سے کوئی معاہدہ ہو وہ اس مدت تک مؤثر ہوگا۔ اللہ اور اس کا رسول مشرکین سے برأت کا اعلان کرتے ہیں۔ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سورۂ براءت اور ان اعلانات کو لے کر چلے گئے آپ کے جانے کے تین یوم بعد حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تم ابوبکر سے جا کر ملو۔اور ان کو میرے پاس واپس بھیج دو اور یہ پیغام تم پہنچاؤ۔ چنانچہ تعمیل ارشاد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی چلے گئے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ واپس حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو رو پڑے اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میرے بارے میں کوئی حکم آیا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا:

تمہارے بارے میں خیر کے سوا کچھ نہیں آیا۔ بس میرے دل میں خیال آیا تھا کہ اس پیغام کو میں خود پہنچاؤں یا میرے (گھر والوں میں سے) متعلق کوئی شخص یہ پیغام پہنچائے۔ مسند احمد، ابن خزیمہ، ابو عوانہ، الدارقطنی فی الافراد

۴۳۹۰......بنی قصی کے مؤذن عثمان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ پورا ایک سال رہا میں نے کبھی آپ کو کسی سے براءت یا ولایت کا اظہار کرتے نہیں دیکھا سوائے اس کے کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: مجھے فلاں اور فلاں دو اشخاص سے کون محفوظ رکھے گا انہوں نے خوشی کے ساتھ میری بیعت کی پھر میری طرف سے کوئی بات پیدا ہوئے بغیر انہوں نے میری بیعت توڑ دی، اللہ کی قسم پھر ان لوگوں سے بھی قتال نہ ہوگا؟

وان نکثوا ایمانهم من بعد عهدهم الخ. التوبہ: ۱۲

اور اگر عہد کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعنے کرنے لگیں تو ان کفر کے پیشواؤں کے ساتھ جنگ کرو۔ ان کی قسموں کا کچھ اعتبار نہیں۔ عجب نہیں کہ باز آجائیں۔ ابوالحسن البکالی

قیامت کے روز نعمت کے متعلق سوال ہوگا

۴۳۹۱......یزید بن ہارون سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ خطبہ دیا اور دوران خطبہ ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) ایک بندہ کو لایا جائے گا۔ جس پر اللہ نے انعام کیا ہوگا اور اس کے مال میں فراوانی عطا کی ہوگی۔ اس نے اپنے بدن کو خوب سنوارا ہوگا لیکن اپنے رب کی نعمت کا انکار کیا ہوگا۔ اس کو اللہ کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا۔ اس سے پوچھا جائے گا: تو نے اس دن کے لیے کیا عمل کیا ہے؟ اور کیا آگے بھیجا ہے؟ پس وہ ایسی کوئی نیکی نہ پائے گا جو اس نے آگے بھیجی ہو۔ وہ (اپنی مفلسی کو دیکھ کر) اتنا روئے گا کہ اس کے آنسو ختم ہو جائیں گے۔ پھر اس سے باز پرس میں اس کو عار دلائی جائے گی اور رسوا کیا جائے گا کہ تو نے اللہ کی فرماں برداری کو ضائع کر دیا چنانچہ پھر وہ خون کے آنسو روئے گا۔ پھر اس کو عار دلائی جائے گی اور ذلیل کیا جائے گا تو وہ اپنے ہاتھوں کو کاٹے گا اور کہنیوں تک کھا جائے گا۔ پھر اس کو اللہ کی اطاعت نہ کرنے پر مزید ذلیل و رسوا کیا جائے گا پھر وہ اس قدر چیخ و پکار کرے گا کہ اس کی آنکھ کے ڈھیلے اس کے رخساروں پر گر جائیں گے۔ اور اس کا ایک ڈھیلہ فرسخ در فرسخ (آٹھ کلومیٹر کے قریب) ہوگا۔ اس کو پھر مزید ذلیل و رسوا کیا جائے گا تب وہ بے اختیار پکار اٹھے گا: یارب! مجھے جہنم میں بھیج دے! اس جگہ سے مجھے چھٹکارا دے دے اور یہی فرمان الٰہی ہے:

الم یعلموا انه من یحادد اللّٰه ورسوله فان له نار جهنم خالدًا فیها ذلک الخزی العظیم۔ براءت: ۶۳

کیا ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ جو شخص خدا اور اس کے رسول سے مقابلہ کرتا ہے تو اس کے لیے جہنم کی آگ (تیار) ہے، جس میں وہ ہمیشہ (جلتا) رہے گا یہ بڑی رسوائی ہے۔ ابوالشیخ

۴۳۹۲......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب عبداللہ بن ابی کی وفات ہوئی رسول اکرم ﷺ کو اس پر نماز جنازہ پڑھنے کے لیے بلایا گیا۔ چنانچہ آپ چلے گئے اور اس کے جنازے کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ آپ نماز پڑھنے کا ارادہ کر ہی رہے تھے کہ میں اپنی جگہ سے ہٹ کر آپ کے سامنے جا کھڑا ہوا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اللہ کے دشمن عبداللہ بن ابی پر نماز پڑھ رہے ہیں۔ جس نے فلاں دن یہ کہا فلاں دن یہ کہا اور میں اس کے خبیث ایام گنوانے لگا جبکہ رسول اللہ ﷺ مسکراتے رہے۔ حتیٰ کہ میں نے (اس کی) بہت سی باتیں گنوادیں۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے عمر مجھ سے ہٹ جاؤ، مجھے اختیار دیا گیا ہے۔ مجھے کہا گیا ہے:

استغفر لهم او لا تستغفر لهم ان تستغفر لهم سبعین مرة فلن یغفر اللّٰه لهم. التوبہ: ۸۰

آپ ان کے لیے استغفار کریں یا نہ کریں، اگر آپ ان کے لیے ستر بار استغفار کریں گے تب بھی ہرگز اللہ ان کو معاف نہیں کرے گا۔

پھر آپ نے فرمایا: اگر مجھے علم ہوتا کہ اگر میں ستر سے زائد مرتبہ استغفار کروں تو اس کی مغفرت ہوجائے گی تو میں ضرور کرتا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی جنازے کے ساتھ چلے پھر اس کی قبر پر بھی کھڑے رہے حتیٰ کہ اس کی تدفین سے فراغت ہوگئی۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضور پر جرأت کرنے پر بہت تعجب وافسوس ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ (مجھے ایسا نہیں کرنا تھا) پھر کچھ ہی عرصہ گذرا تھا کہ یہ دو آیات نازل ہوئیں۔

منافق کی جنازہ پڑھنے سے ممانعت

ولاتصل علی احد منهم مات ابدًا ولاتقم علی قبره
اورآپ ان میں سے کسی پر جو مرجائے کبھی نماز نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔ پس اس کے بعد کبھی رسول اللہ ﷺ نے کسی منافق کی نماز نہیں پڑھی اور نہ کبھی کسی منافق کی قبر پر کھڑے ہوئے حتیٰ کہ اللہ عزوجل نے آپ کی روح قبض کرلی۔

مسند احمد، بخاری، ترمذی، مسلم، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن حبان، ابن مردویه، حلیة الاولیاء السنن للبیهقی

۴۳۹۳.....شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے اسلام میں ایسی لغزش ہوئی جو کبھی نہ ہوئی۔ حضور ﷺ نے عبداللہ بن ابی پر نماز پڑھنے کا ارادہ کیا۔ میں نے آپ کے کپڑے کو پکڑلیا اور بولا اللہ کی قسم! اللہ نے آپ کو اس بات کا حکم نہیں دیا۔ اللہ پاک کا فرمان ہے:

استغفرلهم أولاتستغفرلهم ان تستغفرلهم سبعین مرة فلن یغفر الله لهم۔

حضور ﷺ نے فرمایا: مجھے میرے رب نے اختیار دیا ہے فرمایا آپ استغفار کریں یا نہ کریں۔ پھر (نماز کے بعد) حضور ﷺ اس کی قبر کے کنارے بیٹھ گئے۔ لوگ اس کے بیٹے کو کہہ رہے تھے: یاحباب! یوں کر، یاحباب! یوں، آپ ﷺ نے فرمایا: حباب شیطان کا نام ہے تو عبداللہ ہے۔

ابن ابی حاتم

۴۳۹۴.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب عبداللہ بن ابی بن سلول مرض الموت میں مبتلا ہوا تو آپ ﷺ نے اس کی عیادت کی۔ جب وہ مرگیا تو آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور اس کی قبر پر کھڑے ہوئے۔ اللہ کی قسم! ابھی چند راتیں گذری تھیں کہ فرمان نازل ہوگیا:

ولاتصل علی احدمنهم مات ابدًا. التوبه ۸۴

اورآپ ان میں سے کسی ایک کی جو مرجائے کبھی نماز نہ پڑھیں۔ ابن المنذر

۴۳۹۵.....ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سورۂ توبہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: یہ عذاب کے قریب سورت ہے۔ اس نے لوگوں پر (کے پردوں) کو کھول دیا قریب تھا کسی کو نہ چھوڑتی۔ ابو عوانه، ابن المنذر، ابوالشیخ، ابن مردویه

۴۳۹۶.....حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابھی سورۂ براءت کا نزول مکمل نہ ہوا تھا کہ ہم نے سمجھ لیا کہ ہم میں سے کوئی نہ رہے گا مگر اس کے بارے میں کچھ نہ کچھ نازل ہوگا اور اس کا نام فاضحہ رکھا جاتا تھا (یعنی رسوا کرنے والی)۔

رواه ابوالشیخ

۴۳۹۷.....عبید رحمۃ اللہ علیہ بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قرآن پاک میں کوئی آیت نہ لکھتے تھے جب تک کہ اس پر دو آدمی گواہی نہ دیدیں۔ چنانچہ ایک انصاری شخص سورۂ توبہ کی آخری یہ دو آیتیں لے کر آیا:

لقد جاء کم رسول من انفسکم الخ۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس پر تم سے کسی گواہ کا مطالبہ نہ کروں گا رسول اللہ ﷺ اس طرح (ان آیتوں کو پڑھتے) تھے۔

ابن جریر، ابن المنذر، ابو الشیخ

۴۳۹۸...... عباد بن عبداللہ بن زبیر سے مروی ہے کہ حارث بن خزیمہ سورۂ توبہ کی یہ دو آخری آیات لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے: لقد جاء کم رسول من انفسکم سے آخر تک۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہارے ساتھ اس پر اور کون گواہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا: میں نہیں جانتا۔ لیکن اللہ کی قسم میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ان آیات کو سنا ہے۔ ان کو یاد کیا ہے اور اچھی طرح حفظ کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ان آیات کو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ اگر یہ تین آیات ہوتیں تو میں ان کو علیحدہ سورت کر دیتا۔ پس تم قرآن کی کوئی سورت دیکھو اور اس کے آخر میں ملا دو۔ چنانچہ ہم نے اس کو سورۂ براءت کے آخر میں لاحق کر دیا۔

ابن اسحاق، مسند احمد، ابن ابی داؤد، فی المصاحف

کافر کے حق میں استغفار جائز نہیں

۴۳۹۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو سنا وہ اپنے مشرک والدین کے لیے استغفار کر رہا تھا میں نے اس کو کہا تو ان کے لیے استغفار کر رہا ہے جبکہ وہ مشرک ہیں۔ اس نے کہا کیا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کے لیے استغفار نہیں کیا (جو مشرک تھے) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے اس شخص کو دینے کے لیے کوئی جواب نہیں بن پڑا۔ میں نے حضور ﷺ کو یہ بات ذکر کی تو یہ آیت نازل ہوئی:

ماکان للنبی والذین اٰمنوا ان یستغفروا للمشرکین. التوبہ: ۱۱۳

نبی اور مؤمنوں کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ مشرکین کے لیے استغفار کریں۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، ابن ابی شیبہ، ابو الشیخ، ابن مردویہ، الدورقی، السنن لسعید بن منصور، العقیلی فی الضعفاء

۴۴۰۰...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب سورۂ توبہ کی (ابتدائی) دس آیات نازل ہوئیں تو حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور یہ آیات دے کر بھیجا کہ جا کر اہل مکہ کو سناؤ۔ پھر نبی کریم ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا: ابوبکر سے جا کر ملو جہاں بھی وہ ملیں وہ خط ان سے لے لو۔ اور تم خود مکہ جاؤ۔ اور ان کو یہ پڑھ کر سناؤ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چنانچہ میں مقام جحفہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے جا ملا۔ اور وہ خط ان سے لے لیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینہ واپس چلے گئے اور جا کر حضور ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ! کیا میرے بارے میں کچھ نازل ہوا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے تھے انہوں نے فرمایا یہ پیغام یا تو آپ کو پہنچانا ہوگا یا آپ (کے خاندان) سے کوئی شخص پہنچائے گا۔

ابو الشیخ، ابن مردویہ

فائدہ: ...... سورۂ برأت کی ابتدائی دس آیات میں مشرکین کو حرم مکہ میں داخل ہونے سے روکا گیا ہے۔ ان سے جو جو معاہدات ہوئے تھے، اسلام کی کمزوری کی حالت میں ان سے متعین مدت کے بعد اللہ و رسول کی براءت ہے، اس طرح کے احکامات ہیں جن سے جزیرۂ عرب سے مشرکین کا انخلاء شروع ہو گیا تھا۔ اور وہ سرزمین کفر و شرک سے پاک ہونا شروع ہو گئی تھی۔ **الحمدللہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات۔**

۴۴۰۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور ﷺ نے ان کو سورۂ براءت دے کر مکہ بھیجنا چاہا تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نہ تو صاف زبان کا مالک ہوں اور نہ ہی خطیب ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ یا تو میں خود جاؤں، یا پھر تم میرا پیغام لے کر جاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اگر معاملہ ایسا ہے تو پھر میں ضرور جاؤں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تم میرا پیغام لے کر جاؤ اللہ تمہاری زبان کو مضبوط کرے گا۔ اور تمہارے دل کو ہدایت سے لبریز کرے گا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے منہ پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: جاؤ اور وہ

خط پڑھ کر سناؤ۔ نیز فرمایا: عنقریب لوگ تمہارے پاس اپنے فیصلے اور مقدمے لے لے کر حاضر ہوا کریں گے۔ پس جب کبھی دو فریق تمہارے پاس کوئی فیصلہ لے کر آئیں کبھی ایک کے حق میں فیصلہ نہ کر دینا جب تک دوسرے کی اچھی طرح نہ سن لو۔ اس سے تمہیں اچھی طرح معلوم ہو جائے گا کہ اصل صاحب حق کون ہے؟ مسند احمد، ابن جریر

کفار سے براءت کا اعلان

۴۴۰۲..... زید بن اثیع سے مروی ہے فرماتے ہیں: ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: آپ کو کیا چیز دے کر حج میں بھیجا گیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے چار چیزیں دے کر بھیجا گیا تھا (مسجد حرام) میں مؤمن کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا، بیت اللہ کا ننگے ہو کر کوئی طواف نہ کرے گا۔ اس سال کے بعد مسجد حرام میں کافر و مسلمان جمع نہ ہوں گے (بلکہ صرف مسلمان ہوں گے) اور جس کا حضور ﷺ سے کوئی معاہدہ ہوا ہو وہ معاہدہ اسی مدت تک مؤثر ہوگا اور جس کے ساتھ کوئی معاہدہ نہ ہو اس کے لیے چار ماہ کی مہلت ہے (کہ وہ اس عرصہ میں سرزمین حرم خالی کر دے)۔

الحمیدی، السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، مسند احمد، العدنی، الدارمی، ترمذی وقال حسن صحیح، مستدرک الحاکم، مسند ابی یعلی، ابن المنذر، الدارقطنی فی الافراد، رستہ فی الایمان، ابو داؤد، ابن مردویہ، السنن للبیہقی

۴۴۰۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے حج اکبر کے دن کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یوم النحر (دس ذی الحجہ) ہے۔ السنن لسعید بن منصور، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ

۴۴۰۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حج اکبر کا دن یوم النحر ہے۔ (یعنی قربانی کا دن ہی حج اکبر کا دن ہے)۔ ابو داؤد، ترمذی

کلام:..... یہ روایت پہلی سے زیادہ صحیح ہے اس حوالہ سے کہ وہ آپ علیہ السلام تک مرفوع ہے یہ حضرت علی پر موقوف ہے۔ اس کو مرفوع بیان کرنا صرف محمد بن اسحاق سے ہی منقول ہے۔ جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً کئی سندوں سے مذکور ہے۔

کنز العمال ج ۲ ص ۴۲۳

۴۴۰۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چار چیزیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے یاد کر لی ہیں۔ الصلاۃ الوسطیٰ (یعنی درمیانی نماز سے مراد) عصر کی نماز ہے، حج اکبر کا دن قربانی کا (دسویں ذی الحجہ کا) دن ہے، ادبار السجود سے مغرب کے بعد کی دو رکعات مراد ہیں اور ادبار النجوم سے فجر سے قبل کی دو رکعات مراد ہیں۔ ابن مردویہ، بسند ضعیف

فائدہ:..... ادبار السجود، فرمان الٰہی ہے:

ومن اللیل فسبحه وادبار السجود۔ ق: ۴۰

اور رات کے بعض اوقات میں بھی اور نماز (مغرب) کے بعد بھی اس کی پاکی بیان کرو۔ نیز فرمان باری ہے:

ومن اللیل فسبحه وادبار النجوم. الطور: ۴۹

اور رات کے بعض اوقات میں بھی اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد (فجر کی دو سنتیں پڑھنے کے ساتھ) اس کی پاکی بیان کرو۔

۴۴۰۶..... ابو الصہباء بکری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حج اکبر کے دن کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: وہ عرفہ کا دن ہے۔ (یعنی نو ذی الحجہ)۔ رواہ ابن جریر

فائدہ:..... لیکن اکثر روایات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حج اکبر کا دن یوم النحر (دس ذی الحجہ) منقول ہے۔

۴۴۰۷..... سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابو الصہباء نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے حج اکبر کے بارے میں سوال کیا۔ اور اس کے ساتھ الصلاۃ الوسطیٰ اور ادبار النجوم کے بارے میں بھی سوال کیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں ابو الصہباء! حضور ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حجۃ الوداع سے پچھلے سال امیر حج

بنا کر بھیجا تھا کہ وہ لوگوں کو حج کرائیں۔ انہی کے ساتھ مجھے بھی سورۂ برأت کی چالیس آیات دے کر بھیجا ہم (حج کی مصروفیات میں) چلتے رہے حتیٰ کہ عرفہ کا دن آ گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دینے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حج کی ترغیب دی میقات حج کے احکام بتائے۔ پھر فرمایا: یا علی: اٹھ کھڑے ہو اور رسول اللہ ﷺ کا پیغام لوگوں کو پڑھ کر سناؤ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اٹھ کر لوگوں کو سورۂ براءت کی چالیس آیات پڑھ کر سنائیں۔ پھر میں (میدان عرفہ سے فارغ ہو کر) منیٰ گیا اور رمی جمار کی، اونٹ کی قربانی کی، سر منڈوایا اور پھر میں خیموں کے چکر کاٹ کاٹ کر ان کو مذکورہ آیات پڑھ پڑھ کر سناتا رہا۔ اس دن میں نے دیکھا کہ اہل جمعہ (مزدلفہ والے) سارے لوگ مسجد حرام میں جمع نہیں ہیں۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے راوی ابوالصہباء کو فرمایا: اور تم نے مجھ سے ادبار النجوم کا سوال کیا وہ فجر کی دو (سنت) رکعت ہیں۔ اور تم نے صلاۃ الوسطیٰ کے بارے میں سوال کیا وہ عصر کی نماز ہے، جس کے ساتھ حضرت سلیمان علیہ السلام کی آزمائش کی گئی۔ الدورقی

فائدہ:......ادبار النجوم سے متعلق گذشتہ ۴۴۰۵ روایت کا فائدہ ملاحظہ کریں۔

سورۂ براءت تلوار کے ساتھ نازل ہوگی

۴۴۰۸......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: سورۂ براءت میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کیوں نہیں لکھی گئی؟ ارشاد فرمایا: کیونکہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم امان اور پناہ ہے جبکہ سورۂ براءت تلوار کے ساتھ نازل ہوئی تھی۔

ابوالشیخ وابن مردویہ

۴۴۰۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے:

وان نکثوا ایمانھم من بعد عھدھم......الخ. توبہ: ۱۲

اور اگر وہ عہد کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعنے کرنے لگیں تو ان کفر کے پیشواؤں سے جنگ کرو۔ (یہ بے ایمان لوگ ہیں اور) ان کی قسموں کا کچھ اعتبار نہیں عجب نہیں کہ (اپنی حرکات سے) باز آ جائیں۔

فرمایا جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے ان لوگوں سے قتال نہیں کیا گیا۔ رواہ ابن مردویہ

۴۴۱۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چار ہزار (درہم) اور اس سے کم خرچے اور نفقے میں شامل ہیں لیکن اس سے اوپر ''کنز'' خزانے کے زمرے میں آتے ہیں۔ ابن ابی حاتم، ابوالشیخ

فائدہ:......فرمان الٰہی ہے:

والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللّٰہ فبشرھم بعذاب الیم۔

''جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو خدا کے راستے میں خرچ نہیں کرتے ان کو اس دن کے عذاب الیم کی خبر سنا دو۔''

یعنی اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تو وہ خزانہ باعث عذاب ہے۔

۴۴۱۱......حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سال (یعنی سن نو ۹ ہجری) کے بعد کوئی مشرک مسجد حرام میں داخل نہ ہو۔ سوائے معاہدین اور ان کے خادموں کے۔ رواہ ابن مردویہ

۴۴۱۲......حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ (سورۂ توبہ میں) آخری آیت جو نازل ہوئی:

لقد جاء کم رسول من انفسکم الخ ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی

۴۴۱۳......عبداللہ بن فضل ہاشمی سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: حرہ (کی جنگ) میں میری قوم کو جو مصیبت پیش آئی اس پر مجھے بڑا رنج ہوا۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی تو انہوں نے مجھے خبر دی کہ

انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: اے اللہ! انصار کی مغفرت کر، انصار کی اولاد کی مغفرت کر اور انصار کی اولاد کی مغفرت کر۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حاضرین نے پوچھا: یہ زید بن ارقم کون ہیں؟ تو فرمایا: یہ وہ ہستی ہیں جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: اس شخص کی کوشش کے ساتھ اللہ نے (اپنا دین) پورا کر دیا۔

ابن شہاب فرماتے ہیں ایک منافق شخص نے حضور ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا تو کہنے لگا: اگر یہ شخص سچا ہے تو ہم گدھے سے بھی بدتر انسان ہیں۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے (اس منافق کی بات سن لی اور) فرمایا: بے شک اللہ کی قسم یہ سچے ہیں اور تو گدھے سے زیادہ بدتر انسان ہے۔ پھر یہ بات حضور ﷺ تک پہنچی تو منافق اپنی بات سے مکر گیا تب اللہ پاک نے رسول ﷺ پر قرآن نازل کیا:

یحلفون باللہ ماقالوا ولقد قالوا کلمۃ الکفر بعداسلامھم۔ توبہ: ۷۴

یہ خدا کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے (تو کچھ) نہیں کیا، حالانکہ انہوں نے کفر کا کلمہ کہا ہے اور یہ اسلام لانے کے بعد کافر ہو گئے ہیں۔

اور اللہ پاک نے یہ فرمان صرف حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی سچائی کو ظاہر کرنے کے لیے نازل فرمایا تھا۔

الدارقطنی فی الافراد، ابن عساکر

۴۴۱۴......حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

فقاتلوا ائمۃ الکفر۔ توبہ: ۱۲

ائمہ کفر سے قتال کرو۔

پھر فرمایا: اس کے بعد اس آیت والوں سے قتال نہیں کیا گیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

پاکی حاصل کرنے والوں کی تعریف

۴۴۱۵......محمد بن عبداللہ بن سلام سے مروی ہے کہ میرے والد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے ہم کو فرمایا:

اے قباء والو! پاکیزگی کے بارے میں اللہ نے تمہاری اچھی تعریف فرمائی ہے، مجھے (اس کی وجہ) بتاؤ۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے تورات میں پانی کے ساتھ استنجاء کا حکم دیکھا تھا۔ **مسند احمد، ابو نعیم فی المعرفۃ**

۴۴۱۶......محمد بن عبداللہ بن سلام اپنے والد عبداللہ بن سلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ ہمارے پاس ہمارے گھر تشریف لائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پاکی میں تمہاری تعریف فرمائی ہے۔

فیہ رجال یحبون ان یتطھروا. توبہ: ۱۰۸

اس (مسجد قباء) میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں۔ پھر فرمایا کیا تم مجھے اس کی خبر نہیں دو گے۔ انہوں نے کہا: ہم (مٹی کے بعد) پانی کے ساتھ استنجاء کرتے ہیں اور تورات سے ہمیں یہ چیز ملی ہے۔ رواہ ابو نعیم

۴۴۱۷......ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اس مسجد میں تشریف لائے جس کی بنیاد تقویٰ (اور اخلاص) پر رکھی گئی تھی یعنی مسجد قباء میں، آپ دروازے کے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے: اللہ نے پاکی اختیار کرنے میں تمہاری اچھی تعریف فرمائی ہے

فیہ رجال یحبون ان یتطھروا واللہ یحب المتطھرین۔ ابن ابی شیبہ، ابو نعیم

غزوہ تبوک

۴۴۱۸...... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کے طائف سے واپسی آنے کے چھ ماہ بعد آپ کو غزوۂ تبوک کا حکم ملا۔ اسی کو اللہ تعالیٰ نے ساعۃ العسرۃ (تنگی کی گھڑی) فرمایا: یہ سخت گرمی کے زمانے میں پیش آیا۔ ان ایام میں نفاق (یعنی منافقین) کی بھی کثرت ہوگئی تھی اور ادھر اصحاب صفہ کی تعداد بھی زیادہ ہوگئی تھی، صفہ فاقہ کشوں کا گھر تھا۔ جس کا کوئی ٹھکانہ نہ ہوتا وہ یہاں آجاتا تھا۔ ان کے پاس نبی ﷺ اور دیگر مسلمانوں کا صدقہ آتا رہتا تھا۔ اور جب کوئی غزوہ پیش آتا تو مالدار مسلمان آتے اور ایک ایک صفہ کے ساتھی کو ساتھ لے جاتا۔ کوئی زیادہ کو بھی لے جاتا تھا۔ اور ان کو سامان جہاد فراہم کرتا۔ چنانچہ یوں فقراء مسلمین بھی غزوہ میں امراء مسلمین کے شانہ بشانہ شریک ہوتے۔ اور امراء مسلمین کا مقصود سامان فراہم کرنے سے صرف اللہ کی رضا مقصود ہوتی۔

چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے مسلمانوں کو ثواب کی غرض سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ مسلمانوں نے اللہ کے ثواب کی خاطر اپنا اپنا مال پیش کیا۔ کچھ (منافق) لوگوں نے بغیر ثواب کی امید کے خرچ کیا۔ فقراء مسلمین کو مالدار مسلمانوں نے سواریاں دیں۔ کچھ لوگ پیچھے رہ گئے۔ سب سے افضل صدقہ جو کسی نے اس دن پیش کیا وہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے دو سو اوقیہ (چاندی) اللہ کی راہ میں صدقہ کی۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سو اوقیہ (چاندی) دی، حضرت عاصم انصاری نے کھجور کے نوے وسق صدقے میں دیئے۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے لگتا ہے شاید حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر والوں کے لیے پیچھے کچھ نہیں چھوڑا۔ لہٰذا آپ ﷺ نے ان سے سوال کیا: کیا تم نے اپنے گھر والوں کے لیے بھی کچھ چھوڑا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جو خرچ کیا ہے اس سے زیادہ اور اچھا پیچھے گھر والوں کے لیے چھوڑ دیا ہے۔ حضور ﷺ نے پوچھا کتنا؟ عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول نے جو بھلائی اور خیر کا سچا وعدہ کیا ہے وہ ان کے لیے چھوڑ آیا ہوں۔ اسی طرح ایک انصاری شخص نے ایک صاع (ساڑھے تین سیر کے برابر) کھجور صدقہ میں پیش کیں۔

منافقین نے مسلمانوں کو بڑھ چڑھ کر صدقات پیش کرتے دیکھا تو یہ کام شروع کیا کہ اگر کسی کو زیادہ مال صدقہ کرتے دیکھتے تو اس کے لیے شور کر دیتے یہ تو دکھاوا کر رہا ہے۔ اگر کوئی اپنی طاقت کے بقدر تھوڑا کچھ لے کر آتا تو کہتے کہ یہ خود اس کا زیادہ محتاج ہے جو لے کر آیا ہے۔ چنانچہ جب ابوعقیل ایک صاع کھجور لے کر آئے اور عرض کیا: میں نے رات بھر مزدوری کر کے دو صاع کھجور اجرت کمائی تھی۔ اللہ کی قسم میرے پاس ان دو صاع کھجوروں کے سوا کچھ نہیں۔ اور وہ انتہائی معذرت اور شرمندگی ظاہر کرنے لگے۔ پھر کہا چنانچہ میں ایک صاع یہاں صدقے کے لیے لے آیا اور ایک صاع پیچھے گھر والوں کے لیے چھوڑ آیا ہوں۔

چنانچہ منافقین نے ان پر آواز کسی کہ یہ تو خود اپنے صاع کا زیادہ محتاج ہے۔ جبکہ یہ منافقین غنی ہوں یا فقیر سب اس بات کی لالچ میں تھے کہ ان اموال صدقات میں سے بھی ان کو حصہ مل جائے۔

جب رسول اللہ ﷺ کے نکلنے کا وقت قریب آیا تو یہی منافقین آگے ہو ہو کر اپنے گھروں کو واپس جانے کی اجازت مانگنے لگے۔ گرمی کی شدت کی شکایت کرتے اور غزوہ سے ڈر ڈر کر پیچھے رہ جاتے۔ لڑائی کی صورت میں موت کا فتنہ انہیں بزدل کر رہا تھا۔ الغرض وہ اللہ کے نام کی جھوٹی قسمیں کھا کھا کر عذر اور بہانے تراشنے لگے۔ آخر رسول اللہ ﷺ بھی اجازت دیتے رہے۔ چونکہ آپ ﷺ کو ان کے دلوں کی باتوں کا علم نہ تھا۔

ان منافقین نے مل کر ایک مسجد نفاق بھی بنائی، ابو عامر فاسق ان کا بڑا بنا۔ جو ہرقل کے ساتھ ملا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ کنانہ بن عبد یا لیل اور علقمہ بن علانہ عامری بھی تھے۔ انہی کے بارے میں سورۂ براءت نازل ہوئی جس میں کسی بیٹھنے والے کو جنگ سے پیچھے رہ جانے کی رخصت نہیں تھی۔ اور اس میں یہ حکم بھی نازل ہوا:

انفروا خفافا و ثقالا۔

ہلکے ہو یا بوجھل نکلو اللہ کی راہ میں۔

پھر جو سچے کمزور مسلمان تھے جن میں مریض اور فقیر بھی تھے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو شکایت کی اور عرض کیا کہ یہ تو ایسا حکم ہے جس میں کچھ رخصت نہیں ہے۔ جبکہ منافقین کے گناہ (اور چالبازیاں) چھپے ہوئے تھے، جو بعد میں ظاہر ہوئے۔ بہرکیف پیچھے رہ جانے والوں میں بہت لوگ تھے اور ان کو کوئی عذر بھی نہ تھا اور سورۂ براءت رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ جانے والوں کی شان میں نازل ہوئی۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ تبوک پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر آپ علیہ السلام نے علقمہ بن محرز مدلجی کو (لشکر دے کر) فلسطین بھیجا اور (دوسرا لشکر دے کر) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دومۃ الجندل بھیجا۔ اور فرمایا: جلدی جاؤ۔ شاید تم اس کو باہر قضائے حاجت کرتا ہوا پاؤ اور اس کو پکڑلو۔

چنانچہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ گئے اور فرمان رسول کے مطابق دشمن کو اسی حال میں پایا۔ اور اس کو پکڑلیا۔

ادھر مدینہ میں موجود منافقین کوئی بری خبر (جو مسلمانوں کے لیے باعث خوشی ہوتی) سنتے تو لرز جاتے لیکن جب سنتے کہ مسلمان مشقت اور تنگی میں مبتلا ہیں تو خوش ہوتے اور کہتے تھے کہ ہم جانتے تھے ایسا ہوگا اسی لیے ہم محتاط رہے (اور نہیں گئے)۔ اور جب مسلمانوں کی سلامتی اور مالداری کی خبر سنتے تو رنجیدہ ہو جاتے۔ اور مدینہ میں موجود ہر منافق کے چہرے سے ان کیفیات کا اندازہ ہوتا تھا۔ پس کوئی منافق نہ رہا جو خبیث عمل کے ساتھ اور خبیث رتبے کے ساتھ چھپتا نہ پھر رہا ہو۔ جبکہ ہر بیمار اور لاچار خوشحالی اور فراخی کا انتظار کر رہا تھا جس کا اللہ نے وعدہ فرمایا تھا۔ ادھر سورۂ براءت بھی مسلسل موقع بموقع نازل ہو رہی تھی۔ (جس میں بہت سی خفیہ باتیں ظاہر ہو رہی تھیں) جس کی وجہ سے مسلمان بھی مختلف گمانوں کا شکار تھے اور ڈر رہے تھے کہ کوئی بڑا بوڑھا جس سے کوئی گناہ سرزد ہوا ہو اور سورۂ توبہ اس کا پردہ فاش کردے اور وہ اسی کے صدمے میں نہ چلا جائے۔ الغرض سورۂ براءت میں ہر عمل کرنے والے کا مرتبہ ہدایت کا یا گمراہی کا آشکارا ہو گیا اور سورۂ براءت کا نزول بھی مکمل ہو گیا۔

ابن عائذ، ابن عساکر

۴۴۱۹...... حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل قباء کو ارشاد فرمایا: وہ کونسی طہارت ہے جس کے ساتھ اس آیت میں تمہاری خصوصیت بیان کی گئی:۔

فیه رجال یحبون ان یتطهروا والله یحب المطهرین۔ توبه: ۱۰۸

انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی بھی حاجت کرنے جاتا ہے تو وہ پانی کے ساتھ (استنجاء ضرور کرتا ہے) صرف مٹی پر اکتفا نہیں کرتا اور پائخانہ کا مقام ضرور دھوتا ہے۔ مصنف عبدالرزاق

۴۴۲۰...... عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ قبیلہ بنی عدی بن کعب کے ایک غلام نے ایک انصاری شخص کو قتل کر دیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی دیت میں بارہ ہزار درہم ادا کیے۔ جس کے بارے میں قرآن نازل ہوا:

ومانقموا الا ان اغناهم الله ورسوله من فضله۔

اور انہوں نے اس کے سوا کوئی عیب نہیں لگایا کہ اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے ان کو مالدار کر دیا۔

عبدالرزاق، السنن لسعید بن منصور، مستدرک الحاکم، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، ابن مردویه

۴۴۲۱...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورۂ براءت کے ساتھ مکہ بھیجا۔ پھر ان کو بلا لیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور فرمایا: اس کو میرے اہل بیت میں سے کوئی شخص پہنچائے گا۔ ابن ابی شیبه

۴۴۲۲...... (مسند صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

للذین احسنوا الحسنیٰ وزیادة۔ یونس: ۲۶

جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لیے بھلائی ہے اور (مزید برآں) اور بھی۔

کے بارے میں منقول ہے "حسنیٰ" سے مراد جنت اور "زیادۃ" سے مراد خدائے عزوجل کا دیدار ہے۔

ابن ابی شیبه، ابن ابی عاصم فی السنن، ابن جریر، ابن المنذر، ابن خزیمه، ابن منده، وعثمان بن سعید دارمی معاًفی الرد علی الجهمیة۔

الدار قطنی والبیھقی معاًفی الرؤیة، ابوالشیخ، ابن مردویہ، ابن ابی زمنین اللالکائی معاً فی السنة والآجری فی الشریعة، الخطیب فی التاریخ

۴۴۲۳......ایفع الکلاعی سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عراق کا خراج آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے غلام کے ساتھ خود باہر نکلے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کا شکرادا کیا۔ جبکہ ان کا غلام کہنے لگا: اللہ کی قسم یہ اللہ کا فضل اور اسی کی رحمت سے ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو جھوٹ بولتا ہے یہ وہ نہیں ہے جس کے بارے میں اللہ کا فرمان ہے:

قل بفضل اللّٰہ وبرحمته فبذلک فلیفرحوا الخ۔ یونس: ۵۸

کہہ دو کہ خدا کے فضل اور اس کی مہربانی سے (یہ کتاب نازل ہوئی ہے) تو چاہیے کہ لوگ اس سے خوش ہوں یہ اس سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔ ابن ابی حاتم، الکبیر للطبرانی

فائدہ:......غلام کا مقصد تھا کہ اس آیت سے اللہ کا فضل اور رحمت مراد ہے جو عراق سے خراج (ٹیکس) میں آیا ہے۔ لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی سختی سے تردید کی کہ یہ تو دنیاوی مال ہے اس سے بہتر تو اللہ کی کتاب اور اس کی ہدایت ہے جو درحقیقت خدا کا فضل اور اس کی مہربانی سے کسی کو حاصل ہوتی ہے ورنہ یہ دنیا تو اس کے دوست اور دشمن سب ہی کو مل جاتی ہے۔

۴۴۲۴......(علی رضی اللہ عنہ) **ان لھم قدم صدق عند ربھم** ۔یونس: ۱

ان کے پروردگار کے ہاں ان کا سچا درجہ ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ مذکورہ فرمان باری کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں یعنی محمد ﷺ ان کے لیے (قیامت کے روز) شفاعت کرنے والے ہیں۔

رواہ ابن مردویہ

خصوصی انعام کا تذکرہ

۴۴۲۵......للذین احسنوا الحسنی وزیادة۔ یونس: ۲۶

ترجمہ:......جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لیے بھلائی ہے اور (مزید برآں) اور بھی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ''حسنٰی'' سے مراد جنت اور ''زیادة'' سے مراد اللہ رب العزت کا دیدار ہے۔ رواہ ابن مردویہ

۴۴۲۶......ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

للذین احسنوا الحسنی وزیادة۔

کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: الذین احسنوا یعنی جن لوگوں نے نیکی کی، اس سے مراد اہل توحید ہیں، ''الحسنٰی'' سے مراد جنت ہے اور ''زیادة'' سے مراد اللہ عزوجل کے چہرے کو دیکھنا ہے۔ (ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، الدارقطنی، والبیہقی معافی الرؤیة، السنة للالکائی)

۴۴۲۷......''**للذین احسنوا الحسنی وزیادة**'' کی تفسیر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں: ''زیادة'' سے مراد جنت کا ایسا بالاخانہ ہے جو ایک ہی موتی سے بنا ہوگا اس کے چار دروازے ہوں گے۔ اس کے دروازے اور دوسرے حصے سب ایک ہی موتی کا حصہ ہوں گے۔

السنن لسعید بن منصور، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، البیھقی فی الرؤیة

سورۂ ھود

۴۴۲۸......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کشتی (نوح علیہ السلام) جب جودی (پہاڑ) پر ٹھہر گئی، حضرت نوح علیہ السلام نے کوے کو بلایا اور فرمایا: جاؤ مجھے زمین کا حال دیکھ کر بتاؤ۔ کوا گیا وہاں قوم نوح علیہ السلام کے پاس آنے میں دیر کردی

حضرت نوح علیہ السلام نے اس کو بددعا دی پھر کبوتر کو بلایا۔ کبوتر آکر حضرت نوح علیہ السلام کے ہاتھ پر بیٹھ گیا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اس کو حکم دیا۔ تم زمین پر اترو اور زمین کا حال دیکھ کر مجھے بتاؤ۔ چنانچہ کبوتر نیچے اترا اور تھوڑی دیر بعد چونچ میں ایک ایک پر پکڑ کر لایا جس کو منہ سے پھڑ پھڑا رہا تھا کبوتر آکر کہنے لگا: زمین پر اتر جایئے، زمین میں (پانی خشک ہونے کے بعد) نباتات اگ آئی ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کبوتر کو دعا دیتے ہوئے فرمایا: اللہ تجھے برکت دے اور اس گھر میں برکت دے جہاں تو ٹھکانہ رکھے۔ اور لوگوں کے دلوں میں تیری محبت پیدا کردے۔ اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ تیرے پیچھے پڑ جائیں گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ وہ ہمیشہ تیرا سر سونے کا بنا دیتا۔ رواہ ابن مردویہ

۴۴۲۹...... عباد بن عبداللہ اسدی سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا آپ رضی اللہ عنہ (پارک نما) کشادہ گھاس پر تشریف فرما تھے۔ ایک شخص آیا اور اس آیت کے بارے میں آپ رضی اللہ عنہ سے سوال پوچھا:

افمن کان علی بینة من ربه ویتلوه شاهد منه الخ. هود:۱۷

بھلا جو اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل رکھتے ہوں اور ان کے ساتھ ایک (آسمانی) گواہ بھی اس کی جانب سے ہو۔

کا کیا مطلب ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قریش کے جس شخص پر بھی استرا چلا ہو (یعنی ہر بالغ شخص) کے بارے میں کچھ نہ کچھ قرآن ضرور نازل ہوا ہے۔ اللہ کی قسم! اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ جان لیں کہ ہم اہل بیت کے لیے اللہ نے محمد ﷺ کی زبان پر کیا انعام گنوائے ہیں تو یہ مجھے اس سے کہیں زیادہ پسند ہے کہ یہ پوری جگہ مجھے سونے چاندی کے ساتھ بھر کر مل جائے۔

اللہ کی قسم! اس امت میں ہماری مثال ایسی ہے جیسے نوح علیہ السلام کی قوم میں کشتی نوح۔ اور ہماری مثال اس امت میں ایسی ہے جیسی بنی اسرائیل میں باب حطہ، (جس پر سے گذرنے والا اسرائیلی اپنی مراد کو پہنچا)۔ ابوسهل القطان فی امالیه، ابن مردویه

فائدہ:...... یعنی قریش کا ہر شخص اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ محمد ﷺ حق پر ہیں اور جو ہم اصحاب رسول کے ساتھ مل گیا وہ کشتی نوح کی طرح کامیاب ہے۔ لیکن پھر کافر لوگ نہیں مانتے۔

دنیا طلبی کی مذمت

۴۴۳۰...... عبداللہ بن معبد سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑا ہوا اور کہنے لگا: ہمیں اس آیت کے بارے میں بتایئے:

من کان یرید الحیاة الدنیا وزینتها ...... سے...... وباطل ما کانوه یعملون تک۔ هود:۱۵-۱۶

جو لوگ دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت کے طالب ہوں ہم ان کے اعمال کا بدلہ انہیں دنیا ہی میں دیدیتے ہیں۔ اور اس میں ان کی حق تلفی نہیں کی جاتی۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں آتش (جہنم) کے سوا اور کچھ نہیں ہے اور جو عمل انہوں نے دنیا میں کیے سب برباد اور جو کچھ وہ کرتے رہے سب ضائع ہوا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس تجھ پر اس سے وہ شخص مراد ہے جس کا مقصود صرف اور صرف دنیا ہو اور وہ آخرت کا بالکل خیال نہ رکھتا ہو۔ ابن ابی حاتم

۴۴۳۱...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تنور (جس کا سورۂ ھود میں ذکر ہے) کوفہ کی (جامع) مسجد کے ابواب کندہ کی طرف سے پھوٹا تھا۔

ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ

فائدہ:...... جب طوفان نوح علیہ السلام آیا اس کی ابتداء ایک تنور میں پانی نکلنے سے ہوئی تھی جس کے متعلق ارشاد ربانی ہے "وفار التنور" اور تنور ابلنے لگا۔ اسی کی تفسیر مذکورہ حدیث میں کی گئی ہے۔

۴۴۳۲..... حبۃ العرنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا میں بیت المقدس جانے کا ارادہ رکھتا ہوں تا کہ وہاں جا کر نماز پڑھوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو ارشاد فرمایا: اپنی سواری فروخت کر ڈال، اپنا زادسفر کھاپی لے۔ اور اسی (کوفہ کی مسجد میں نماز پڑھ لے کیونکہ اس میں ستر سے زائد انبیاء نے نماز پڑھی ہے اور اس سے تنور ابلا تھا۔ ابو الشیخ

۴۴۳۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قسم ہے اس ذات کی جو دانے کو (زمین کے اندر) پھاڑتا ہے اور جسم میں روح ڈالتا ہے یہ تمہاری مسجد اسلام کی چار مسجدوں میں سے چوتھی مسجد ہے۔ اس میں دو رکعتیں نماز پڑھنا مجھے دوسری مساجد میں دس رکعات پڑھنے سے زیادہ محبوب ہے۔ سوائے مسجد حرام اور مسجد نبوی کے۔

اور اسی کے دائیں جانب قبلہ کی طرف سے تنور ابلا تھا۔ ابو الشیخ

فائدہ:..... کوفہ کی مسجد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد گرامی فرمایا تھا۔ اور چار مساجد اسلام میں مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد بیت المقدس اور کوفہ کی مسجد حضرت علی رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔

۴۴۳۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ ''وفار التنور'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں اس سے صبح کی روشنی مراد ہے۔ فرمایا: کہ حضرت نوح علیہ السلام کو حکم ملا تھا کہ جب صبح روشن ہو جائے تو اپنے اصحاب کو لے کر نکل جانا۔ ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ

فائدہ:..... فرمان الٰہی ہے:

''وفار التنور''. ھود: ۴۰

اور تنور ابل گیا۔

تنور کی مراد کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں: جن میں سے دو قول حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مذکورہ روایات میں ذکر ہوئے اور بھی کئی اقوال ہیں جو کتب تفسیر میں منقول ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۴۴۳۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حضرت نوح علیہ السلام نے سفینہ (یعنی کشتی) میں اپنے ساتھ تمام درختوں (کی اقسام) کو بھی لے لیا تھا۔

اسحاق بن بشر فی المبتداء، ابن عساکر

قبیلہ والوں کے ساتھ رہنے میں فائدہ ہے

۴۴۳۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

آدمی کا قبیلہ اس کے لیے زیادہ بہتر ہے جبکہ اس قدر آدمی اپنے قبیلے کے لیے سودمند نہیں۔ کیونکہ آدمی اگر قبیلے کی حفاظت کرے گا جبکہ قبیلہ آدمی کی حفاظت کرے گا تو قبیلے کے تمام افراد اس کی حفاظت کریں گے۔ اور اپنی محبت، حفاظت اور مدد کے ساتھ اس کو پیش آئیں گے۔ حتیٰ کہ بسا اوقات کوئی کسی آدمی پر غصہ ہوتا ہے تو اس کو کچھ نہیں گردانتا بلکہ اس کے قبیلہ سے رعب رکھتا ہے۔ چنانچہ میں تم کو اس بات کی تائید میں کتاب اللہ کی آیت پیش کرتا ہوں: پھر آپ رضی اللہ عنہ نے سورۂ ھود کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

قال لو ان لی بکم قوۃ أو آوی الی رکن شدید۔ ھود: ۸۰

(لوط نے) کہا: اے کاش! مجھ میں تمہارے مقابلے کی طاقت ہوتی یا کسی مضبوط (جماعت کے) قلعہ میں پناہ پکڑ سکتا۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رکن شدید (جس کی خواہش حضرت لوط علیہ السلام نے کی اس) سے مراد قبیلہ ہے۔ چونکہ لوط علیہ السلام کا ان کی قوم میں کوئی قبیلہ نہ تھا۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! اللہ نے لوط علیہ السلام کے بعد کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کے مضبوط قبیلے میں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی جو شعیب علیہ السلام کو ان کی قوم نے کہا تھا:

وانا لنراک فینا ضعیفا ولولا رھطک لرجمناک. ھود: ۹۱

اور ہم دیکھتے ہیں کہ تم ہم میں کمزور بھی ہو اور اگر تمہارے خاندان والے نہ ہوتے تو ہم تم کو سنگسار کر دیتے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم معبود حق کی: وہ لوگ اپنے رب کی عظمت سے نہیں ڈرے مگر شعیب علیہ السلام کے خاندان سے ڈر گئے۔

رواہ ابوالشیخ

سفینۂ نوح علیہ السلام

۴۴۳۷......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

اگر اللہ پاک قوم نوح علیہ السلام میں سے کسی پر رحم فرماتے تو اس بچے کی ماں پر ضرور رحم فرماتے (جس کا قصہ یہ ہے) کہ حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم میں ساڑھے نو سو سال تک لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے رہے۔ حتیٰ کہ جب آپ علیہ السلام (ان سے مایوس ہو گئے تو آپ علیہ السلام) نے ایک درخت اگایا، جو بڑا ہو گیا اور ہر طرف سے پھیل کر خوب بڑا ہو گیا اور آپ نے اس کو کاٹ کر کشتی بنانا شروع کی۔ لوگ آپ کے پاس سے گذرتے اور اس کے متعلق پوچھ گچھ کرتے۔ آپ علیہ السلام فرماتے: میں کشتی بنا رہا ہوں۔ لوگ اس جواب پر خوب ہنسی مذاق اڑاتے اور کہتے تم خشکی میں کشتی بنا رہے ہو، یہ چلے گی کہاں؟ آپ علیہ السلام صرف یہ جواب دیتے عن قریب تم کو (سب) معلوم ہو جائے گا۔

چنانچہ جب آپ علیہ السلام کشتی بنا کر فارغ ہو گئے، تنور ابل پڑا اور گلی محلوں میں پانی خوب جاری ہو گیا تو اس بچے کی ماں کو اپنے بچے کا بہت خوف ہوا کیونکہ وہ اس سے بہت ہی زیادہ محبت کرتی تھی۔ چنانچہ وہ بچہ کو (چھاتی سے) لگا کر پہاڑ پر چلی گئی۔ پانی جب (پہاڑ سے بھی اونچا ہو کر) اس کے ٹخنوں تک پہنچ گیا تو اس نے بچے کو ہاتھوں میں اٹھا کر بلند کر لیا۔ آخر کار پانی اس ماں کو بھی (بچے سمیت) بہا کر لے گیا پس اگر اللہ پاک اس دن کسی (کافر) پر رحم فرماتا تو اس بچے کی ماں پر ضرور رحم کھاتا۔ مستدرک الحاکم، ابن عساکر

۴۴۳۸......محمد بن الحنفیہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے جن کی ماں کا نام حنفیہ تھا) کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا:

ویتلوہ شاھد منہ۔ ھود: ۱۷

اور اس کو اللہ کی جانب سے ایک شاہد تلاوت کرتا ہے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ اس آیت میں شاہد سے آپ کی ذات مراد ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کاش میں اس سے مراد ہوتا لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ اس سے مراد محمد کی زبان ہے۔

ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، الکبیر والاوسط للطبرانی

۴۴۳۹......افمن کان علی بینة من ربه ویتلوہ شاھد منہ۔ ھود: ۱۷

ترجمہ:...... بھلا جو اپنے پروردگار کی طرف سے (روشن) دلیل رکھتا ہو اور اس کے ساتھ ایک گواہ بھی اللہ کی جانب سے ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی جانب سے میں گواہ ہوں۔ ابن مردویہ، ابن عساکر

۴۴۴۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

افمن کان علی بینة من ربه ویتلوہ شاھد منہ۔

میں خدا کی طرف سے (روشن) دلیل پر ہوں اور علی رضی اللہ عنہ اس پر گواہ ہیں۔ رواہ ابن مردویہ

۴۴۴۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: قریش کا کوئی شخص ایسا نہیں جس کے بارے میں قرآن کا کچھ نہ کچھ حصہ نازل ہوا ہو۔ ایک شخص نے عرض کیا: آپ کے بارے میں کیا نازل ہوا ہے؟ فرمایا: کیا تم سورۃ ھود تلاوت نہیں کرتے:

افمن کان علی بینة من ربه ویتلوہ شاھد منہ۔ ھود: ۱۷

پس جو اپنے رب کی طرف سے (روشن) دلیل پر قائم ہوا اور ایک گواہ بھی اس پر اللہ کی جانب سے ہو۔

میں علی بینة من ربه سے حضور ﷺ مراد ہیں اور یتلوہ شاہد منہ سے میں مراد ہوں۔ابن ابی حاتم، ابن مردویه، ابو نعیم فی المعرفة

سورۂ یوسف

۴۴۴۲.....(مسند علی رضی اللہ عنہ) ولقد همت به۔یوسف:۲۴

اور اس (زلیخاء) نے اس (یوسف علیہ السلام) کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا۔ برائی کی لالچ کی۔اور کھڑی ہو کر اپنے کو جو یاقوت اور موتیوں کے ساتھ جڑا ہوا تھا اور گھر کے کونے میں رکھا تھا سفید کپڑا اڈھانپنے لگی۔تاکہ اس کے اور بت کے درمیان آڑ ہو جائے۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے پوچھا: یہ کیا کر رہی ہو؟ اس نے کہا: میں اپنے معبود سے شرم کرتی ہوں کہ وہ مجھے اس حالت میں دیکھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا: تو ایسے معبود سے شرم کر رہی ہے جو کھاتا ہے اور نہ پیتا ہے اور میں اس حقیقی معبود سے شرم نہیں کر رہا ہوں جو ہر جان پر اور اس کے عمل پر نگہبان ہے۔ پھر حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا: تم اپنا یہ مقصود مجھ سے کبھی حاصل نہیں کر سکتیں۔اور یہی برہان ہے۔

فائدہ:.......فرمان الٰہی ہے:

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْ لَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ۭ ۔یوسف:۲۴

اور اس نے ارادہ کیا اور اس (یوسف علیہ السلام) نے بھی اس کا ارادہ کیا اگر وہ اپنے رب کی برہان نہ دیکھ لیتا (تو قریب تھا کہ گناہ میں ملوث ہو جاتا)

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں احمد بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تفسیر یہ فرمائی ہے کہ زلیخاء نے مضبوط ارادہ کیا اور عزم کرلیا کہ یہ (گناہ) کرنا ہے۔جبکہ اس کے اصرار کی وجہ سے یوسف علیہ السلام کے دل میں ارادہ پیدا ہوا جبکہ اس میں واقع نہیں ہوئے اور کرنے کا خیال مضبوط نہیں ہونے دیا اسی کی نشانی یہ ہوئی کہ جب زلیخاء نے اپنے بت پر کپڑا ڈالا تو ان کو تنبیہ ہوئی اور ارادے سے عزم صمیم کے ساتھ ہٹ گئے اور فرمایا تم یہ مقصود مجھ سے ہرگز حاصل نہیں کر سکتیں۔تفسیر القرطبی ۱۶۶/۹-۱۶۷ .مع الاضافه۔

سورۂ رعد

۴۴۴۳.....عباد بن عبداللہ اسدی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس فرمان الٰہی کے متعلق ارشاد فرمایا:

انما انت منذر ولكل قوم هاد. الرعد:۷

بے شک آپ ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کا ایک ہادی ہے۔فرمایا: رسول اللہ ﷺ ڈرانے والے ہیں اور میں ہادی (سیدھی راہ دکھانے والا) ہوں۔ابن ابی حاتم

۴۴۴۴.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا:

یمحو الله مایشاء ویثبت وعنده ام الکتاب۔الرعد:۳۹

خدا جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور (جو چاہتا ہے) قائم رکھتا ہے اور اسی کے پاس اصل کتاب ہے۔حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جواب دیا: میں تجھے اس کے متعلق ایک راز کی بات بتاتا ہوں تم میرے بعد میری امت کو بتانا۔کون ہے اور جس کو یہ لوگ اس کے سوا پکارتے ہیں وہ ان کی پکار کو کس طرح قبول نہیں کرتے، صدقہ دینا والدین کے ساتھ نیکی کرنا اور بھلائی کا کام کرنا جو بدبختی کو نیک بختی سے بدل دیتا ہے اور عمر میں اضافہ کرتا ہے۔رواہ ابن ابی شیبه

کلام:.......یہ حدیث منکر ہے اور اس کی اسناد میں کئی مجہول روات ہیں۔کنز العمال عربی ج ۲ ص ۴۴۱

قدرت کی نشانیاں

۴۴۴۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا محمد! مجھے اپنے اس معبود کے بارے میں بتائیے، جس کی طرف آپ لوگوں کو بلاتے ہیں کہ وہ یاقوت کا ہے؟ سونے کا ہے؟ یا اور کسی چیز کا ہے؟ چنانچہ سائل پر بجلی گری اور اس کو جلا ڈالا تب اللہ پاک نے یہ آیت نازل کیا:

ویرسل الصواعق فیصیب بھا من یشاء الخ. الرعد:۳

اور وہی بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے گرا دیتا ہے اور وہ خدا کے بارے میں جھگڑتے ہیں وہ بڑی قوت والا ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۴۴۶......الا کباسط کفیہ الی الماء لیبلغ فاہ وماھو ببالغہ الخ. الرعد:۱۴

سودمند پکارنا تو اللہ ہی کی رضاء کے لیے مگر اس شخص کی طرح جو اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلا دے تاکہ (دور ہی سے) اس کے منہ تک آپہنچے، حالانکہ وہ (اس تک کبھی نہیں) آسکتا اور (اسی طرح) کافروں کی پکار ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۴۴۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فرمان الٰہی:

لہ دعوۃ الحق۔ الرعد:۱۴

اللہ ہی کے لیے حق کی پکار ہے۔

کا مطلب ہے حق کی پکار لاالٰہ الا اللّٰہ کی توحید ہے۔ ابن جریر، ابو الشیخ

۴۴۴۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

ألا بذکر اللّٰہ تطمئن القلوب۔ الرعد:۲۸

اور سن رکھو کہ خدا کی یاد سے دل آرام پاتے ہیں۔

تو حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ کی یاد سے اس شخص کا دل آرام پاتا ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہو۔ اور مؤمنین کے ساتھ بھی محبت رکھتا ہو غائب ہوں یا حاضر سب کے ساتھ۔

پس آگاہ رہو اللہ کی وجہ سے ہی مؤمنین ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ رواہ ابن مردویہ

کلام:......اس روایت میں ایک راوی محمد بن اشعث کوفی بھی ہے جو حدیث کے بارے میں تہمت زدہ ہے۔ کنز ۲ ص ۴۴۲

۴۴۴۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے (افلم ییئس الذین آمنوا) کی بجائے اس کو یوں پڑھا: افلم یتبین الذین آمنوا۔ رواہ ابن جریر

فائدہ:......ترجمہ آیت: کیا مؤمنوں کو معلوم نہیں کہ اگر خدا چاہتا تو سب لوگوں کو ہدایت کے راستے پر چلا دیتا۔

ییئس کا معنی کیونکہ یتبین ہے۔ اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو یوں تلاوت فرمایا۔

۴۴۵۰......محمد بن اسحاق عکاشی، اوزاعی، محمد بن علی بن حسین، علی بن حسین، حسین رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے میرے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی:

یمحو اللّٰہ مایشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب۔ الرعد:۳۹

خدا جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو (چاہتا ہے) ثابت رکھتا ہے اور اسی کے پاس اصل کتاب ہے۔

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس کی تفسیر بتا کر تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہوں اور تم میرے بعد میری امت کو اس کی تفسیر بتا کر

میری آنکھیں ٹھنڈی کر دینا۔ صدقہ کرنا اللہ کی رضاء کے لیے، والدین کے ساتھ نیکی کرنا اور نیکی اختیار کرنا (نازل شدہ) بدبختی کو (بھی) نیک بختی میں بدل دیتا ہے، عمر میں اضافہ کرتا ہے اور برائیوں (اور مصیبتوں) سے چھٹکارا دیتا ہے۔ اے علی جس کے پاس مذکورہ بھلائیوں میں سے کوئی ایک خصلت (صدقہ والدین کے ساتھ نیکی اور عام نیکی کرنا وغیرہ) ہوتو اللہ پاک اس کو تینوں خصلتیں عطا فرما دیتے ہیں۔

رواہ ابن مردویہ

کلام:......عکاشی خودساختہ حدیثیں بیان کرتا ہے۔ کنز ۲ ص ۴۴۳

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ شخص منکر الحدیث ہے۔ ابن معین کہتے ہیں کذاب ہے امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ شخص حدیث گھڑتا ہے۔

میزان الاعتدال ۳/۶۷۴

سورۂ ابراہیم علیہ السلام

۴۴۵۱......(مسند ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) **وذکرھم بایام اللہ۔** ابراھیم: ۵

(ترجمہ مکمل آیت) اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو تاریکی سے نکال کر روشنی میں لے جاؤ اور ان کو خدا کے ایام یاد دلاؤ اوراس میں ان لوگوں کے لیے جو صابر شاکر ہیں نشانیاں ہیں۔

حضرت ابی رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایام اللہ سے اللہ کی نعمتیں مراد ہیں یعنی ان کو اللہ کی نعمتیں یاد دلاؤ۔

عبد بن حمید، نسائی، زیادات عبداللہ بن احمد بن حنبل، الدارقطنی فی الافراد

۴۴۵۲......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمان باری تعالیٰ:

ألم تر الی الذین بدلوا نعمة اللّٰہ کفراً. ابراھیم: ۲۸

''کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے خدا کے احسان کو ناشکری سے بدل دیا اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتار دیا۔''

کے بارے میں فرمایا: کہ یہ قریش کے دو فاجر قبیلے تھے بنوالمغیرہ اور بنوامیہ۔ ابن جریر، ابن المنذر، ابن مردویہ

۴۴۵۳......(مسند علی رضی اللہ عنہ) **الم تر الی الذین بدلوا نعمة اللّٰہ کفرًا** . ابراھیم: ۲۸

کے متعلق فرمایا یہ قریش کے دو فاجر قبیلے ہیں بنومغیرہ اور بنوامیہ۔ بنومغیرہ کی جڑ تو اللہ نے جنگ بدر میں کاٹ دی تھی۔ جبکہ بنوامیہ کو ایک وقت تک کے لیے ڈھیل مل گئی ہے۔ ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ، الصغیر للطبرانی

اللہ تعالیٰ کی نعمت کو بدلنے والے

۴۴۵۴......ابوطفیل سے مروی ہے کہ ابن الکواء نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان لوگوں کے بارے میں سوال کیا جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ قریش کے فاجر لوگ ہیں۔ بدر کا دن ان کے لیے کافی ہوگیا تھا۔ ابن الکواء نے پوچھا: وہ کون لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا:

الذین ضل سعیھم فی الحیاة الدنیا۔ الکھف: ۱۰۴

وہ لوگ جن کی سعی دنیا کی زندگی میں برباد ہوگئی اور وہ یہ سمجھ رہے ہین کہ ہم اچھا کہہ رہے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ فرقہ حروریہ کے لوگ ہیں۔

عبدالرزاق، الفریابی، نسائی، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، البیھقی فی الدلائل

فائدہ:۔۔۔۔۔۔یعنی ہر گمراہ فرقہ اس زمرے میں داخل ہے جن کی دنیاوی زندگی میں عبادت وریاضت بے کار ہو جاتی ہے اور وہ اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں۔اہل بدعت وضلالت اور دین میں نئی باتیں داخل کرنے والے اس وعید میں شامل ہیں۔اللہ ہماری حفاظت فرمائے۔

۴۴۵۵۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان لوگوں کے بارے میں دریافت کیا گیا (جن کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے) کہ انہوں نے اللہ کی نعمت کو کفر کے ساتھ بدل دیا۔فرمایا: وہ (قریش میں) سے بنوامیہ اور ابوجہل کا قبیلہ بنی مخزوم ہے۔رواہ ابن مردویہ

گذشتہ روایات سے اس کا تعارض نہیں کیونکہ بنی مخزوم بنی مغیرہ کے بڑے قبیلے کی ایک شاخ ہے۔اور گذشتہ روایات میں بنی مغیرہ کا ذکر آیا ہے۔

۴۴۵۶۔۔۔۔۔ارطاۃ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

جن لوگوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل دیا اس زمرے سے قریش کے علاوہ دوسرے لوگ بری ہیں۔رواہ ابن مردویہ

۴۴۵۷۔۔۔۔۔ابن ابی حسین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو فرمایا: کوئی مجھ سے قرآن (کی تفسیر) کے بارے میں سوال کیوں نہیں کرتا۔پھر فرمایا (میرا تو یہ حال ہے کہ) خدا کی قسم اگر مجھے علم ہوتا کہ کوئی شخص قرآن کے بارے میں مجھ سے زیادہ جانتا ہے اور وہ تمام سمندروں کے پار ہوتا تو میں ضرور اس شخص کے پاس جاتا۔(جبکہ تم کو یہاں پر نعمت میسر ہے اور سوال نہیں کرتے)۔چنانچہ حضرت ابن الکواء نے سوال کیا: وہ کون لوگ ہیں:

جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا۔سورہ ابراھیم: ۲۸

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ مشرک لوگ ہیں۔ان کے پاس اللہ کی (عظیم) نعمت ایمان کی دولت آئی لیکن انہوں نے اس کو ٹھکرا کر اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں ڈال دیا۔ابن ابی حاتم

کافروں کی دین دشمنی

۴۴۵۸۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ اس آیت کو یوں پڑھتے تھے

وان کاد مکرھم لتزول منه الجبال۔ ابراھیم: ۴۶

گو وہ (کافروں کی تدبیریں) ایسی تھیں کہ پہاڑ بھی ان سے ٹل جائیں۔

یعنی کان کی جگہ کاد پڑھ کر اس کے معنی بیان کرتے تھے۔پھر ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر بیان فرمائی:

جابر سرکش بادشاہوں میں سے ایک جابر بادشاہ نے کہا: میں آخری حد تک اوپر جاؤں گا اور دیکھوں گا آسمانوں میں کیا ہے؟ چنانچہ اس نے گدھے کے بچے لانے کا حکم دیا اور ان کو خوب گوشت کھلایا حتیٰ کہ وہ بڑے مضبوط اور توانا ہو گئے پھر ایک تابوت بنانے کا حکم دیا جس میں دو آدمی سما سکیں۔پھر اس تابوت کے درمیان ایک اونچی لکڑی لگوائی۔

لکڑی کے اوپر سرے پر گوشت بندھوایا۔پھر گدھوں کو تابوت کے اوپر بندھوا دیا۔جبکہ گوشت ان سے اوپر تھا۔اور پہلے اچھی طرح ان کو بھوکا رکھا۔پھر وہ اپنے ساتھی کے ساتھ اندر بیٹھ گیا۔اور گدھوں (کرگسوں) کو کھول دیا چنانچہ وہ گوشت کی طرف لپکے چونکہ بندھے ہوئے تھے اس لیے تابوت کو لے کر اوپر گوشت کی طرف اڑتے رہے۔

جہاں تک اللہ نے چاہا وہ اڑے۔پھر بادشاہ نے اپنے ساتھی کو کہا دروازہ کھول کے دیکھو کیا نظر آتا ہے اس نے دروازہ کھول کر دیکھا اور بولا میں پہاڑوں کو دیکھ رہا ہوں جو مکھی کی طرح نظر آرہے ہیں۔بادشاہ نے دروازہ بند کرنے کو کہا۔گدھ اوراوپر اڑے جس قدر اللہ نے چاہا۔پھر بادشاہ نے کہا: دیکھو، ساتھی نے کھول کر دیکھا اور کہا: مجھے صرف آسمان نظر آرہا ہے اور کچھ نظر نہیں آرہا اور مجھے محسوس ہوتا ہے کہ یہ آسمان قریب ہونے کے بجائے مزید بلند ہوتا جارہا ہے پھر بادشاہ نے (عاجز ہو کر) کہا لکڑی کا رخ نیچے کردو۔گدھ اب گوشت کھانے کے لیے نیچے کو لپکے۔

پھر پہاڑوں نے ان کا پھڑ پھڑانا سنا تو قریب تھا کہ وہ اپنی جگہ سے ٹل جاتے اسی کے متعلق فرمان باری تعالیٰ ہے:
اوران کے مکراورتدبیریں ایسی تھیں کہ پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ٹل جائیں۔

ابراھیم: ۴۶.عبدالله بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن الانباری فی المصاحف

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ مناظرہ

۴۴۵۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشادفرمایا:
جس شخص نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ان کے پروردگار کے بارے میں مناظرہ کیا اس نے دوگرس (گدھ) کے بچے لیے اور ان کی پرورش کی حتیٰ کہ وہ موٹے تازہ اور جوان ہوگئے۔ چنانچہ پھراس نے ہرایک کی ایک ایک ٹانگ کے ساتھ رسی باندھ کرتابوت کورسی باندھ دی اور دونوں کو بھوکا رکھا۔ پھرتابوت میں اپنے ساتھ ایک آدمی کو لے کر بیٹھ گیا پھرایک لاٹھی پر گوشت بندھوا کرتابوت کے اوپرلگوادی۔ چنانچہ دونوں کرگس اڑے۔ اندر بیٹھے ہوئے ایک شخص نے دوسرے کوکہا: کیا تم دیکھ رہے ہو؟ اس نے کہا: یہ یہ دیکھ رہا ہوں حتی کہ ایک بلندی پر پہنچ کر کہا: میں دنیا کو مکھی کے مثل دیکھ رہا ہوں۔ پھراس نے اپنے ساتھی کو حکم دیا کہ لکڑی سیدھی کردو (یعنی اس کا رخ نیچے کی طرف کردو) چنانچہ پھر دونوں نیچے اتر آئے اور یہی فرمان باری کا مطلب ہے:

وان کان مکرهم لتزول منه الجبال۔ ابراھیم: ۴۶

اوراگرچہ ان کی تدبیریں (ایسی تھیں کہ) ان سے پہاڑ بھی ٹل جائیں۔رواہ ابن جریر

۴۴۶۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا:

یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات. ابراھیم: ۴۸

''جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی (دوسرے آسمانوں سے بدل دیئے جائیں گے)۔''
اس زمین کوایسی سفید زمین سے بدل دیا جائے گا جس پر کوئی گناہ نہ ہوا ہوگا اور نہ اس پر کسی کا خون بہایا ہوگا۔رواہ ابن مردویہ

کلام:......اس روایت میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا بہن جایہ (بھانجا) سیف بن محمد ہے جو کذاب ہے۔ کنز ج ۲ ص ۴۴۶

سورۃ الحجر

۴۴۶۱......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''السبع المثانی'' سے مرادسورۂ فاتحہ ہے۔ابن جریر، ابن المنذر

۴۴۶۲......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمان الٰہی:

ولقد آتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم۔

اور ہم نے آپ کوسات بار بار پڑھی جانے والی اورقرآن عظیم عطا کیا۔
کے متعلق منقول ہے کہ سات پڑھی جانے والی سے مرادسات ابتدائی طویل سورتیں ہیں۔رواہ ابن مردویہ

۴۴۶۳......(مسند علی رضی اللہ عنہ) حطان بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا:
کیا تم جانتے ہو جہنم کے دروازے کیسے ہوں گے؟ ہم نے عرض کیا: تمام ان دروازوں جیسے فرمایا نہیں۔ بلکہ اس طرح پھرآپ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ کھولا اوراس پر دوسرا ہاتھ کھول کر دکھایا (یعنی جہنم کے دروازے دائیں بائیں کی بجائے اوپرنیچے ہوں گے)۔

الزھد الامام احمد، عبدبن حمید

۴۴۶۴.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمان الٰہی:

ونزعنا مافی صدورهم من غل۔ الحجر: ۴۷

اور ہم ان (جنتیوں) کے دلوں سے کھوٹ نکال دیں گے۔

کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں یعنی ہر طرح کی عداوت اور دشمنی ان میں سے نکال دیں گے۔ رواہ ابن جریر

۴۴۶۵.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

فاصفح الصفح الجميل۔ الحجر: ۸۵

تو تم اچھی طرح سے درگذر کرو۔

کے بارے میں تفسیر منقول ہے یعنی تم بغیر عتاب (اور سزا) کے ان سے راضی رہو۔ ابن مردويه، ابن النجار فی تاريخه

۴۴۶۶.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمان الٰہی:

ولقد آتيناک سبعاً من المثانی والقرآن العظيم۔ الحجر: ۸۷

اور ہم نے آپ کو سات جو دہرا کر پڑھی جاتی ہیں اور قرآن عظیم عطا کیا۔

کے متعلق ارشاد فرمایا اس سے سورۃ فاتحہ مراد ہے۔

الفريابی، شعب الايمان للبيهقی، ابن الضريس فی فضائله، ابن جرير، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردويه

دل کا صاف ہونا

۴۴۶۷.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے فرزند موسیٰ بن طلحہ کو فرمایا: مجھے امید ہے کہ میں اور تمہارا باپ ان لوگوں میں سے ہوں گے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ونزعنا مافی صدورهم من غل اخواناً علی سرر متقابلين۔ الحجر: ۴۷

اور ان کے دلوں میں جو کدورت ہوگی ہم اس کو نکال کر (صاف کر) دیں گے۔ (گویا) بھائی بھائی تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہیں۔

ایک ہمدانی شخص نے (طعن کرتے ہوئے) کہا: اللہ انصاف کرنے والا ہے (یعنی یہ مرتبہ آپ کو نہیں ملے گا) یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ چیخ پڑے اور فرمایا: اگر ہم (اصحاب واہل بیت رسول) اس کے اہل نہیں تو اور کون اس کے اہل ہوں گے؟

السنن لسعيد بن منصور، ابن جرير، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، عقيلی فی الضعفاء، الاوسط للطبرانی، ابن مردويه، السنن للبيهقی

۴۴۶۹.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے امید ہے کہ میں عثمان بن (عفان)، زبیر بن (العوام) اور طلحہ بن (عبید اللہ) ان لوگوں میں سے ہوں گے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ونزعنا مافی صدورهم من غل اخوانا علی سرر متقابلين۔ الحجر: ۴۷

اور ان کے دلوں میں جو کدورت ہوگی اس کو ہم نکال کر (صاف کر) دیں گے۔ (گویا) بھائی بھائی تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہیں۔

ابن مردويه، ابن ابی شيبه، السنن لسعيد بن منصور، الفتن لنعيم بن حماد. مسدد، ابن ابی عاصم، الكبير للطبرانی، السنن للبيهقی

فائدہ:.....یعنی جن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں جو تھوڑی بہت رنجش ہوگی وہ جنت میں صاف ہو جائے گی اور سب آپس میں بھائی بھائی ہوں گے۔ اسی طرح دوسرے مسلمان ان کو بھی اللہ تعالیٰ بھائی بھائی بنا دیں گے۔

۴۴۷۰......ونزعنا مافی صدورهم من غل اخوانا علی سرر متقابلین ۔ الحجر: ۴۷

ترجمہ:......اور ہم ان کے دلوں میں جو کدورت ہوگی نکال دیں گے (گویا) وہ بھائی بھائی ایک دوسرے کے سامنے تختوں پر بیٹھے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مذکورہ فرمان باری تعالیٰ کے متعلق ارشاد فرمایا: یہ عرب کے تین قبائل کے بارے میں نازل ہوئی ہے: بنی ہاشم، بنی تیم، بنی عدی، اور میرے بارے میں، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اور عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں۔

ابن مردویه، القاری فی فضائل الصدیق

فائدہ:......حضرت علی بن ہاشم سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بن تیم اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بنی عدی سے تعلق رکھتے تھے۔

(طبقات ابن سعد

خلفاء راشدینؓ کے فضائل

۴۴۷۱......کثیر النواء سے مروی ہے کہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوجعفر (صادق رحمہ اللہ) کو کہا: مجھے فلاں شخص نے علی بن الحسین (امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ) کی طرف سے بیان کیا کہ ابوبکر، عمر اور علی رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے:

ونزعنا مافی صدورهم من غل اخوانًا علی سرر متقابلین ۔ الحجر: ۴۷

تو حضرت ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! انہی کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور کن کے بارے میں نازل ہوسکتی ہے ان کے سوا؟ کثیر النوار کہتے ہیں: میں نے کہا: پھر وہ کونسا کھوٹ تھا۔ فرمایا جاہلیت کا کھوٹ تھا۔ بنی تیم بنی عدی اور بنی ہاشم کے درمیان زمانہ جاہلیت میں کچھ (عناد) تھا۔ پھر جب یہ لوگ اسلام لے آئے تو محبت میں سیر وشکر ہوگئے۔ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پہلو میں درد ہوگیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ کو گرم کر کر کے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو کو سینکنے لگے تب یہ آیت نازل ہوئی۔ ابن ابی حاتم، ابن عساکر

کلام:......ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ آل علی رضی اللہ عنہ میں سے عظیم بزرگ تھے۔ اور کثیر النواء یہ کثیر بن اسماعیل النواء شیعہ ہے۔ جس کو ابو حاتم اور امام نسائی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں یہ تشیع میں غلو کرتا تھا۔ سعدی فرماتے ہیں یہ گمراہ انسان تھا۔ دیکھئے میزان الاعتدال ۳/۴۰۲ م ۴۱۰۔

۴۴۷۲......حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اللہ کی قسم! ہم اہل بدر کے بارے میں یہ فرمان خداوندی نازل ہوا:

ونزعنا مافی صدورهم من غل اخوانًا علی سرر متقابلین ۔ الحجر: ۴۷

اور ان کے دلوں میں جو کدورت ہوگی ہم اس کو نکال (کر صاف) کردیں گے۔ (گویا) بھائی بھائی تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ عبدالرزاق، السنن لسعید بن منصور، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، ابن مردویه

سورۃ النحل

۴۴۷۳......(مسند علی رضی اللہ عنہ) واقسموا باللہ جهد أیمانهم لایبعث اللہ من یموت ۔ النحل: ۳۸

اور یہ خدا کی سخت قسمیں کھاتے ہیں جو مر جاتا ہے خدا اسے نہیں اٹھائے گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرمایا: یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ الضعفاء للعقیلی، ابن مردویه

فائدہ:......غالباً روایت کے الفاظ مکمل نہیں اس وجہ سے یہ مفہوم نکل رہا ہے ورنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوسکتا کہ وہ اپنے

آپ کو ان لوگوں میں شمار کریں جو بعث بعد الموت کا قائل نہ ہوں۔

۴۴۷۴.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمان الٰہی:

ومنکم من یرد الی ارذل العمر۔ النحل: ۷۰

اور تم میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں کہ نہایت خراب عمر کو پہنچ جاتے ہیں۔

کے متعلق تفسیر منقول ہے کہ خراب عمر سے مراد پچھتر ۷۵ سال کی عمر ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۴۷۵.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کچھ لوگوں کے پاس سے گذر ہوا جو آپس میں بات چیت کر رہے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ کس چیز میں مشغول ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہم مروت اور اخلاق کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کو (اس موضوع پر) کتاب اللہ کا یہ فرمان کافی نہیں ہے کہ:

ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان۔

اللہ تم کو عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔

پھر فرمایا: عدل سے مراد انصاف ہے اور احسان انصاف کے بعد مزید انعام کرنا ہے۔ رواہ ابن النجار

شہداء احد کی تعداد

۴۴۷۶.....ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ احد کے دن مسلمین انصار کے چونسٹھ ۶۴ اور مسلمین مہاجرین کے چھ اشخاص شہید ہوئے۔ انہی چھ میں سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (حضور ﷺ کے چچا) بھی تھے۔ جن کا حلیہ مشرکین نے انتہائی بیدردی سے بگاڑ دیا تھا۔ انصار کہنے لگے: اگر کبھی اور کوئی دن جنگ کا ملا تو ہم سود کے ساتھ ان کو جواب دیں گے۔ چنانچہ فتح مکہ میں مسلمانوں کو عظیم فتح نصیب ہوئی (اور تمام کفار و مشرکین مسلمانوں کے زیردست ہوگئے) تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حکم نازل فرمایا:

وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ماعوقبتم بہ ولئن صبرتم لھو خیر للصابرین۔ النحل: ۱۲۶

اور اگر تم ان کو تکلیف دینا چاہو تو اتنی ہی تکلیف دو جتنی تکلیف تم کو پہنچی ہے اور اگر صبر کرو تو وہ صبر کرنے والوں کے لیے بہت اچھا ہے۔

اسی بدلے کے غم میں ایک شخص نے فتح مکہ کے موقع پر کہا: آج کے بعد قریش کا نام ونشان نہ رہے گا۔ لیکن حضور ﷺ نے مذکورہ آیت کی تعمیل میں ارشاد فرمایا:

ہم صبر کریں گے اور سزا نہیں دیں گے لہٰذا تم چار اشخاص کے سوا کسی کو بھی تکلیف پہنچانے سے گریز کرو۔

ترمذی، حسن غریب، حدیث ابی رضی اللہ عنہ، زیادات عبداللہ بن احمدبن حنبل، نسائی، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن خزیمہ، فی الفوائد ابن حبان، الکبیر للطبرانی، ابن مردویہ، مستدرک الحاکم، الدلائل للبیھقی

فائدہ:.....حضور ﷺ نے چھ مردوں اور چار عورتوں کے سوا قتل عام سے روک دیا تھا۔ مردوں میں عکرمہ بن ابی جہل، جو بعد میں مسلمان ہو کر عظیم کارنامے انجام دینے والے بنے۔ ہبار بن الاسود، عبداللہ بن سعد بن ابی سرح، مقیس بن صبابہ اللیثی، حویرث بن نقیذ، عبداللہ بن ہلال خطل اُدرمی۔ عورتوں میں ھند بنت عتبہ (جس نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ چبایا تھا اور یہ بعد میں مسلمان ہوگئیں) عمرو بن ہاشم کی باندی سارہ، فرتنا اور قریبہ۔

ان دس افراد میں سے عبداللہ بن ہلال بن خطل، حویرث بن نقیذ اور مقیس بن صبابہ کو قتل کر دیا تھا۔ دیکھئے الطبقات لابن سعد الجزء الثانی ص ۱۳۷ المطبوعہ بدار احیاء التراث۔

سورۃ الاسراء

۴۴۷۷......(مسند علی رضی اللہ عنہ) فرمان الٰہی ہے:

لتفسدن فی الارض مرتین ولتعلن علوًا کبیراً. الاسراء: ۴

تم زمین میں دومرتبہ فساد مچاؤ گے اور بڑی سرکشی کرو گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (بنی اسرائیل نے پہلی مرتبہ سرکشی میں) زکریا علیہ السلام کو قتل کیا اور دوسری مرتبہ میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کو قتل کیا۔ رواہ ابن عساکر

۴۴۷۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمان الٰہی:

فمحونا آیۃ اللیل۔ الاسراء: ۱۲

ہم نے رات کی نشانی کو تاریک کیا۔

کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: رات کی نشانی وہ سیاہی ہے جو چاند میں ہے۔ ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۴۴۷۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ مذکورہ آیت کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: رات اور دن برابر تھے۔ پھر اللہ نے رات کی نشانی کو مٹا دیا چنانچہ وہ تاریک ہوگئی اور دن کی روشنی کو یونہی رہنے دیا جیسے وہ تھی۔ رواہ ابن مردویہ

۴۴۸۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب سائے ڈھلنے لگیں اور ہوائیں چل پڑیں تو اس وقت اللہ سے اپنی ضرورتیں مانگو یہ اوابین (اللہ کے نیک بندوں) کی مسالحت ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

فانہ کان للاوابین غفوراً۔ الاسراء: ۵

بے شک وہ رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔ ابن ابی شیبہ، ھناد

۴۴۸۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دلوک الشمس کے معنی سورج کے غروب ہونا فرمائے ہیں۔ ابن ابی شیبہ، ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۴۴۸۲......(مسند سلمان رضی اللہ عنہ) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کی تخلیق میں سب سے پہلے ان کا سر بنایا اور وہ دیکھنے لگے جبکہ (ابھی ان کی تخلیق مکمل نہ ہوئی تھی اور) ٹانگیں باقی تھیں۔ جب عصر کے بعد کا وقت ہوا تو حضرت آدم علیہ السلام دعا کرنے لگے یارب رات سے پہلے پہلے میری پیدائش مکمل فرمادے۔ پس یہی اللہ کے فرمان کا مطلب ہے:

وکان الانسان عجولا۔ الاسراء: ۱۱

اور انسان جلد باز (پیدا ہوا) ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

اعلانیہ گناہوں کا ذکر

۴۴۸۳......(مسند صفوان بن عسال) صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی کو کہا: آؤ اس نبی کے پاس چلیں۔ اس نے کہا: اس کو نبی نہ کہو، اگر سن لیا تو (خوشی سے) اس کی چار آنکھیں ہو جائیں گی۔ پھر وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے۔ اور نو کھلی نشانیوں کے بارے میں پوچھا:

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، زنا نہ کرو، چوری نہ کرو، جس جان کو اللہ نے محترم کر دیا اس کو قتل نہ کرو مگر کسی حق کے ساتھ، بادشاہ کے پاس کسی بے وضوء کو نہ لے جاؤ جو اس کو قتل کر دے، جادو نہ کرو، سود نہ کھاؤ، پاکدامن پر تہمت نہ لگاؤ، اسلام کی لڑائی کے وقت

پیٹھ دے کر نہ بھاگو اور اے یہودیو! خاص طور پر تمہارے لیے یہ حکم ہے کہ ہفتہ کے دن تجاوز نہ کرو۔

چنانچہ ان یہودیوں نے آپ ﷺ کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسے دیئے اور بولے: ہم شہادت دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم کو کیا چیز مانع ہے کہ تم میری اتباع نہیں کرتے؟ کہنے لگے: داؤد علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ ان کی اولاد میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی نبی رہے۔ اور ہمیں خوف ہے کہ (اگر ہم نے آپ کی اتباع کر لی تو) یہودی ہم کو قتل نہ کر ڈالیں۔ ابن ابی شیبہ

۴۴۸۴...... (مسند عبدالرحمٰن بن عبداللہ ثقفی، معروف بہ ابن ام الحکم) ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان کو (حضور ﷺ کی) صحبت میسر ہوئی تھی۔

عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ مدینہ کی کسی گلی میں تشریف لے جا رہے تھے کہ آپ سے کچھ یہودی ملے اور کہنے لگے: اے محمد! روح کیا ہے؟ آپ ﷺ کے ہاتھ میں کھجور کی چھڑی تھی۔ آپ ﷺ اس پر سہارا دے کر کھڑے ہو گئے اور چہرہ اقدس آسمان کی طرف اٹھالیا۔ پھر فرمایا (فرمان الٰہی ہے):

ویسئلونک عن الروح سے آپ نے قلیلا تک تلاوت فرمائی۔ الاسراء: ۸۵

اور تم سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ کہہ دو میرے پروردگار کی شان ہے اور تم لوگوں کو (بہت ہی) کم علم دیا گیا ہے۔

عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ پاک نے ان کو یہ حکم سنا کر ناراض اور شرمندہ کر دیا۔

طلوع فجر سے پہلے دعا کا اہتمام

۴۴۸۵...... (مسند ابی الدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل رات کی آخری تین گھڑیوں میں ذکر کھولتے ہیں۔ پہلی گھڑی میں اس کتاب میں نظر فرماتے ہیں جس کو اس کے سوا کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ چنانچہ جو چاہتے ہیں مٹا دیتے ہیں اور جو چاہتے ہیں لکھا رہنے دیتے ہیں۔ دوسری گھڑی میں جنت عدن کو دیکھتے ہیں یہ اللہ کا وہ گھر ہے جس کو ابھی تک کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی دل پر اس کا خیال تک گذرا (کہ وہ کیسی ہے اور اس میں کیا کیا ہے) یہ اللہ کا مسکن ہے۔ اس میں بنی آدم میں سے صرف تین قسم کے لوگ رہیں گے۔ انبیاء، صدیقین اور شہداء۔ پھر اللہ تعالیٰ اس جنت کو فرماتے ہیں: خوشی کا مقام ہے اس شخص کے لیے جو تجھ میں رہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ تیسری گھڑی میں روح الامین (جبرئیل علیہ السلام) اور دوسرے فرشتوں کے ساتھ آسمان دنیا پر اترتے ہیں۔ اور روح الامین اور دوسرے فرشتے ہر طرف پھیل جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

میری عزت کی قسم کھڑے ہو جاؤ، پھر بندوں کو ارشاد فرماتے ہیں: کوئی ہے مغفرت چاہنے والا میں اس کی مغفرت کروں؟ کوئی ہے سائل میں اس کو عطا کروں؟ کوئی ہے مانگنے والا میں اس کی پکار کو سنوں...... حتی کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے یہی مطلب ہے ارشاد ربانی کا:

وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشهودا۔ الاسراء: ۷۸

اور صبح کو قرآن پڑھا کرو کیونکہ صبح کے وقت قرآن پڑھنا (جہاں ہوتا ہے وہاں) ملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔

یعنی اس وقت رات اور دن کے ملائکہ اکٹھے ہو کر اس کا قرآن سنتے ہیں۔ اور اللہ پاک بھی اس کا قرآن سنتے ہیں۔ ابن جریر، ابی الدرداء

۴۴۸۶...... ابو جعفر محمد رحمۃ اللہ علیہ بن علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تم لوگ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو چھپا کر آہستہ سے کیوں پڑھتے ہو، اللہ کا نام کس قدر اچھا نام ہے اور اس کو تم پست آواز میں کہتے ہو۔ بے شک رسول اللہ ﷺ جب گھر میں داخل ہوتے اور قریش آپ کے پاس جمع ہوتے تو بلند آواز کے ساتھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے۔ اور قریش پیٹھ دے کر بھاگ جاتے تھے۔ تب اللہ پاک نے یہ فرمان نازل فرمایا:

واذا ذکرت ربک فی القرآن وحده ولوا علی ادبارهم نفوراً۔ الاسراء: ۴۶

اور جب قرآن میں اپنے پروردگار یکتا کا ذکر کرتے ہو تو وہ بدک جاتے ہیں اور پیٹھ پھیر کر چل دیتے ہیں۔ رواہ ابن النجار

۴۴۸۷.....مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی آنکھیں بنائیں باقی جسم سے پہلے تو انہوں نے عرض کیا: پروردگار! سورج غروب ہونے سے قبل میری باقی تخلیق مکمل فرمادے۔ تب اللہ پاک نے (نازل) فرمایا:

وکان الانسان عجولا۔ اسراء: ۱۱

اور انسان جلد باز (پیدا ہوا) ہے۔

سورۃ الکہف

۴۴۸۸.....(مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وکان تحته کنز لهما

اور ان کے نیچے ان کا خزانہ (مدفون) تھا۔

فرمایا کہ وہ خزانہ ایک سونے کی تختی تھی، جس میں لکھا ہوا تھا:

میں شہادت دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔

مجھے تعجب ہے ایسے شخص پر جو تقدیر (خدا) پر ایمان رکھتا ہے۔

اور پھر بھی رنجیدہ خاطر ہوتا ہے، تعجب ہے مجھے ایسے شخص پر جو موت پر ایمان رکھتا ہے پھر بھی خوش ہوتا پھرتا ہے۔ اور مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو رات و دن کی گردش میں غور و فکر کرتا ہے اور پھر بھی لحہ بہ لحہ پیدا ہونے والے حوادثات سے مطمئن ہے۔

مدفون خزانے کیا تھے؟

۴۴۸۹.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

وکان تحته کنز لهما۔ الکهف: ۸۲

اور اس کے نیچے ان کا خزانہ (مدفون) تھا۔

کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں وہ خزانہ سونے کی ایک تختی تھی جس میں لکھا ہوا تھا:

لااله الاالله محمد رسول الله۔

تعجب ہے مجھے ایسے شخص پر جو موت کو حق سمجھتا ہے اور پھر بھی خوش ہوتا ہے تعجب ہے مجھے ایسے شخص پر جو دوزخ کو حق سمجھتا ہے اور پھر ہنستا ہے، مجھے تعجب ہے ایسے شخص پر جو تقدیر کو حق سمجھتا ہے اور پھر بھی رنج و غم میں مبتلا ہوتا ہے اور تعجب ہے اس شخص پر جو دنیا کو دیکھتا ہے اور اسی کی اپنے اہل کے ساتھ حشر آرائیاں دیکھتا ہے پھر بھی اس پر مطمئن ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ شعب الایمان للبیهقی

۴۴۹۰.....سالم بن ابی الجعد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا حضرت ذوالقرنین نبی تھے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمہارے پیغمبر ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ ایک غلام تھے۔ دوسرے الفاظ یہ آئے ہیں: وہ ایک مخلص انسان تھے۔ اللہ نے ان کو سچائی عطا فرمائی تھی۔ اور تمہارے اندر ان کی شبیہ یا مثال موجود ہے۔ رواہ ابن مردویہ

۴۴۹۱.....ابوالطفیل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن الکواء رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ذوالقرنین کے بارے میں سوال کیا کہ وہ نبی تھے یا بادشاہ تھے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ نبی تھے اور نہ بادشاہ۔ بلکہ وہ اللہ کے نیک بندے تھے۔ انہوں نے اللہ سے محبت

رکھی اللہ نے ان کو محبوب بنالیا۔ انہوں نے اللہ کے لیے خلوص کو اپنایا اللہ نے ان کو خلوص اور سچائی مرحمت فرمائی۔ پھر اللہ نے ان کو ایک قوم کی طرف بھیجا۔ انہوں نے آپ کے قرن (یعنی سر) پر مارا جس سے آپ جان بحق ہو گئے۔ اللہ نے آپ کو دوبارہ زندگی بخشی تا کہ آپ اس قوم سے جہاد کریں انہوں نے دوبارہ آپ کے سر کے دوسری طرف مارا اور آپ پھر جان بحق ہو گئے۔ اللہ نے آپ کو پھر ان سے جہاد کے لیے زندہ کر دیا۔ اسی وجہ سے آپ کو ذوالقرنین کہا گیا اور تمہارے درمیان ان کی مثال موجود ہے۔

ابن عبدالحکم فی فتوح مصر، ابن ابی عاصم فی السنة، ابن الانباری فی المصاحف، ابن مردویہ، ابن المنذر، ابن ابی عاصم

ذوالقرنین کا ذکر

۴۴۹۲..... ابوالورقاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: ذوالقرنین کی یہ قرنین کیا چیز تھے؟ (قرن کے معنی سینگ کے آتے ہیں قرنین دو سینگوں والا) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہارا خیال ہوگا کہ وہ سونے یا چاندی کے سینگ تھے۔ درحقیقت اللہ نے ان کو ایک قوم کی طرف مبعوث فرمایا تھا۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر آپ کے بائیں جانب سر پر چوٹ ماری جس سے آپ جاں بحق ہو گئے۔ اللہ نے آپ کو پھر زندہ کر دیا اور لوگوں کی طرف مبعوث فرمایا: پھر ایک شخص نے کھڑے ہو کر آپ کے سر پر دائیں طرف چوٹ ماری جس سے آپ جاں بحق ہو گئے اسی وجہ سے اللہ نے آپ کو ذوالقرنین فرمایا۔ ابو الشیخ فی العظمة

فائدہ:..... قرن کے معنی سینگ کے علاوہ اور بہت سے آتے ہیں جن میں ایک معنی سر کی ایک جانب بھی ہے جہاں جانوروں کو سینگ نکلتے ہیں چنانچہ دونوں جانبوں کو قرنین کہا گیا ہے اور ذو کا معنی والا ہے اس طرح آپ کا نام ذوالقرنین پڑ گیا۔

۴۴۹۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان سے حضرت ذوالقرنین کے بارے میں سوال کیا گیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا: وہ ایک عام بندۂ خدا تھے۔ انہوں نے اللہ سے محبت قائم کی، اللہ نے بھی ان سے محبت قائم کی، انہوں نے اللہ کے لیے سچائی اور خلوص کا راستہ اپنایا اللہ نے ان کو اپنا برگزیدہ کر لیا۔ پھر اللہ نے ان کو اپنی قوم کی طرف بھیجا کہ ان کو اللہ کی طرف بلائیں، چنانچہ انہوں نے ان کو اللہ کی طرف اور اسلام کی طرف دعوت دی۔

آپ کی قوم نے آپ کے سر کے دائیں طرف چوٹ ماری جس سے آپ جاں بحق ہو گئے۔ پھر جتنی مدت اللہ نے چاہا آپ کو یونہی رہنے دیا۔ پھر دوبارہ اٹھایا اور دوسری قوم کی طرف اسلام کی دعوت دینے کے لیے مبعوث فرمایا: چنانچہ انہوں نے حکم کی بجا آوری کی۔ دوسری قوم والوں نے آپ کے سر کے بائیں جانب چوٹ ماری جس کے صدمے سے آپ پھر ہلاک ہو گئے۔ اللہ نے جتنی مدت چاہا (اس بار بھی موت کی چادر میں) لپٹے رہنے دیا۔ پھر اللہ نے ان کو اٹھایا اور بادلوں کو آپ کے تابع کر دیا۔ اور ان کے انتخاب میں آپ کو اختیار دیا۔ حضرت ذوالقرنین نے سخت بادلوں کو نرم بادلوں کے مقابلے میں پسند کیا چونکہ وہ برستے نہیں۔

اور نور (روشنی) آپ کے لیے کشادہ کر دی اور اسباب کی خوب فراوانی عطا کی دن اور رات آپ کے لیے برابر کر دیئے انہی نعمتوں کی بدولت آپ نے زمین کے مشرق و مغرب تمام کو یوں کھنگال ڈالا۔

ابن اسحاق، الفریابی، کتاب من عاش بعد الموت لابن ابی الدنیا، ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۴۴۹۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ترک کے بارے میں سوال کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ہر وقت گردش میں رہنے والے لوگ ہیں۔ ان کا کوئی مستقل ٹھکانہ نہیں اور یہ یاجوج ماجوج کی قوم میں سے ہیں۔ یہ لوگوں پر غارت گری اور فساد مچانے نکلتے تھے۔ چنانچہ حضرت ذوالقرنین نے آکر ان کے اور دوسرے لوگوں کے درمیان (سد سکندری نامی) دیوار کھڑی کر دی۔ اب وہ (دیوار کے اس پار) زمین میں گھومتے پھرتے ہیں۔ ابن المنذر

یاجوج ماجوج کا ذکر

۴۴۹۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یاجوج ماجوج دیوار کے پیچھے ہیں۔ ان میں سے کوئی نہیں مرتا جب تک کہ اس کی اولاد میں سے ہزار افراد پیدا ہو جائیں۔ وہ ہر روز صبح کو دیوار پر آتے ہیں اور اس کو چاٹتے ہیں حتیٰ کہ اس کو انڈے کے چھلکے کی مانند کر کے چھوڑ دیتے ہیں اور کہتے ہیں۔ چلو کل اس کو کھول لیں گے۔ چنانچہ جب وہ اگلے روز صبح کو آتے ہیں تو چاٹنے سے پہلے دیوار جس حالت پر تھی اس پر پاتے ہیں۔

پس یہ لوگ اسی طرح مشقت میں مبتلا رہیں گے حتیٰ کہ ان میں ایک مسلمان پیدا ہوگا۔ پھر جب وہ صبح کو جائیں گے تو یہ مسلمان ان کو کہے گا: بسم اللہ کہو۔ پس وہ بسم اللہ کہہ کر کام شروع کر دیں گے۔ شام کو وہ لوٹنا چاہیں گے اور کہیں گے کل اس کو کھول دیں گے۔ مسلمان ان کو کہے گا ان شاء اللہ کہو۔ چنانچہ وہ ان شاء اللہ پھر وہ صبح کو آئیں گے تو دیوار کو گذشتہ شام کی حالت پر چھلکے کی طرح ہی پائیں گے۔ لہٰذا وہ اس میں بآسانی سوراخ کرلیں گے۔ اور وہاں سے نکل نکل کر انسانوں پر امڈ آئیں گے سب سے پہلے جو نکلیں گے وہ ستر ہزار تعداد میں ہوں گے جن کے سروں پر تاج ہوں گے۔ اس کے بعد وہ فوج در فوج نکلتے ہی جائیں گے۔ پھر وہ تمہاری اس نہر فرات کی طرح کسی نہر پر آئیں گے تو اس کا سارا پانی پی جائیں گے ان کے پیچھے والی فوج آئے گی تو نہر کو خشک دیکھ کر کہے گی: یہاں کبھی پانی ہوتا ہوگا۔ یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فاذاجاء وعد ربی جعله دکاء وکان وعدربی حقا۔ الکهف: ۹۸

جب میرے پروردگار کا وعدہ آجائے گا تو اس کو (ڈھا کر) ہموار کردے گا اور میرے پروردگار کا وعدہ سچا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: الدکاء ریت ہے۔ (یعنی اس دیوار کو ریت کا گھروندہ بنادے گا)۔ ابن ابی حاتم

۴۴۹۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد خداوندی:

قل هل ننبئكم بالاخسرين اعمالًا الذين ضل سعيهم فى الحياة الدنيا۔الخ. الكهف: ۱۰۳-۱۰۴

''کہہ دو کہ ہم تمہیں بتائیں جو عملوں کے لحاظ سے بڑے نقصان میں ہیں۔ وہ لوگ جن کی سعی دنیا کی زندگی برباد ہوگئی۔''

کے متعلق ارشاد فرمایا: یہ وہ راہب لوگ ہیں جنہوں نے گرجوں میں اپنے آپ کو مقید کرلیا ہے۔ ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۴۴۹۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا گیا:

قل هل ننبئكم بالاخسرين اعمالاً. الكهف: ۱۰۳

کہہ دو کیا ہم تمہیں بتائیں جو عملوں کے لحاظ سے بڑے نقصان میں ہیں۔

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میرا خیال ہے کہ ضرور خوارج لوگ انہی میں سے ہیں۔ عبدالرزاق، الفریابی، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ

ابوجہل اور اس کے ساتھی کفر کا سرغنہ ہیں

۴۴۹۸......حضرت مصعب رحمۃ اللہ علیہ بن سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص سے مروی ہے کہ ایک شخص نے (میرے والد صحابی رسول) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو کہا: میں سمجھتا ہوں کہ تم کفر کے سرغنہ لوگوں میں سے ہو! حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا تو جھوٹ بولتا ہے، وہ تو ابوجہل اور اس کے ساتھی ہیں۔ اس شخص نے پوچھا اچھا وہ لوگ وہی ہیں جن کے بارے میں فرمان خداوندی ہے:

الذين ضل سعيهم فى الحياة الدنيا وهم يحسبون انهم، يحسنون صنعًا. الكهف: ۱۰۴

وہ لوگ جن کی سعی دنیا میں بے کار ہوگئی اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ اچھا کر رہے ہیں۔
حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں بلکہ ان (یعنی ابوجہل اور اس کے اصحاب) کے بارے میں تو یہ فرمان الٰہی ہے:
أولئک الذین کفروا بآیات ربهم ولقائه فحبطت اعمالهم فلانقیم لهم یوم القیامة وزنا. الکهف:۱۰۵
یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں اور اس کے سامنے جانے سے انکار کیا تو ان کے اعمال ضائع ہوگئے اور ہم قیامت کے دن ان کے لیے کچھ بھی وزن قائم نہیں کریں گے۔رواہ ابن عساکر

سب سے زیادہ علم والا کون؟

۴۴۹۹......(مسند ابی رضی اللہ عنہ) حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے درمیان خطبہ دینے کھڑے ہوئے۔آپ علیہ السلام نے سوال کیا: لوگوں میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں سب سے زیادہ علم والا ہوں۔اللہ پاک حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس جواب سے ناراض ہوگئے کہ یہ کیوں نہیں کہا اللہ زیادہ جانتا ہے کہ لوگوں میں کہ کون زیادہ علم والا ہے؟۔ پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ دونوں سمندروں کے سنگم پر میرا ایک بندہ ہے وہ تجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! میرے لیے اس سے ملاقات کا کیا ذریعہ ہے؟ فرمایا: تھیلے میں ایک مچھلی لو۔(اور سفر پر چل دو) جہاں وہ مچھلی گم ہوجائے وہی تمہاری منزل ہے۔

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام چل دیئے اور اپنے ساتھ ایک نوجوان یوشع بن نون کو بھی لے لیا۔دونوں نے ایک تھیلے میں مچھلی بھی ساتھ کرلی۔حتیٰ کہ جب وہ ایک چٹان پر پہنچے تو لیٹ کر سوگئے۔مچھلی تھیلے سے نکل کر سمندر میں چلی گئی اور اس کے جانے کا نشان سمندر میں باقی رہ گیا۔اسی نشان پر موسیٰ علیہ السلام اور یوشع علیہ السلام کو بہت تعجب ہوا۔پھر دونوں باقی دن اور رات سفر کرتے رہے اگلے دن صبح ہوئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت یوشع علیہ السلام کو فرمایا: ہمارا کھانا لاؤ۔اس سفر میں بڑی تھکاوٹ ہوگئی ہے۔اور یہ تھکاوٹ اس مقررہ جگہ سے آگے نکلنے کے بعد پہنچی تھی جس جگہ کا اللہ نے ان کو حکم فرمایا تھا چنانچہ جوان نے جواب دیا کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ ہم جب چٹان پر تھے تو میں مچھلی کو بھول گیا تھا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اسی مقام کی تو ہم کو تلاش تھی۔ چنانچہ دونوں اپنے نشانات قدم پر واپس لوٹے جب وہ واپس چٹان پر پہنچے تو وہاں ایک شخص کو کپڑا اوڑھے لیٹا ہوا پایا۔موسیٰ علیہ السلام نے سلام کیا۔حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: تیری سرزمین میں یہ سلام کہاں سے آیا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں ہوں موسیٰ۔خضر علیہ السلام نے پوچھا: بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ موسیٰ نے فرمایا: جی ہاں۔میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں تاکہ جو آپ کو علم سکھایا گیا ہے وہ آپ مجھے بھی سکھادیں حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کرسکتے۔اے موسیٰ! میں ایک علم پر ہوں جو اللہ نے مجھے سکھایا ہے۔جس کو تم نہیں جانتے۔اور تم بھی اللہ کے علم میں سے ایک علم پر ہو۔جس کو میں نہیں جانتا۔حضرت موسیٰ نے فرمایا: تم مجھے ان شاء اللہ صابرین میں سے پاؤ گے اور میں آپ کی نافرمانی بھی نہیں کروں گا۔ چنانچہ دونوں ساحل کے کنارے کنارے چلنے لگے راستے میں ایک کشتی ملی کشتی والوں سے بات کی کہ ہم دونوں کو سوار کرلیں۔ چنانچہ کشتی والوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان کر بغیر کرائے کے دونوں کو سوار کرلیا۔ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی۔اور سمندر میں ایک یا دو چونچ ماری۔حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام! میرا اور تمہارا علم اللہ کے علم کے مقابلے میں ایسا ہے جیسے اس سمندر سے چڑیا نے ایک یا دو چونچ پانی پی لیا ہوگا۔

پھر حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ اکھاڑ دیا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

ان لوگوں نے ہم کو بغیر کرائے کے سوار کیا جبکہ آپ نے ان کی کشتی پھاڑ ڈالی تاکہ اس میں سوار لوگ غرق ہوجائیں۔حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: میں نے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کرسکتے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: مجھ سے بھول ہوگئی اس پر میرا مؤاخذہ نہ

کیجیے۔ یہ پہلی بار تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھول ہوئی تھی۔ پھر دونوں چل پڑے۔ دیکھا کہ ایک بچہ بچوں کے ساتھ کھیل کود رہا ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اوپر سے اس کا سر پکڑا اور گردن توڑ دی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تو نے ایک معصوم جان قتل کر دی بغیر کسی پاداش کے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: میں نے کہا تھا ناں کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے۔ پھر دونوں آگے چل پڑے۔ حتیٰ کہ ایک بستی میں پہنچے۔ دونوں حضرات نے بستی والوں سے کھانا پانی طلب کیا۔ لیکن انہوں نے ان دو حضرات کی مہمان نوازی کرنے سے یکسر انکار کر دیا۔ پھر دونوں کو ایک دیوار نظر آئی جو قریب تھا کہ گر جاتی۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اس دیوار کو سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

اگر تم چاہو تو اس دیوار ٹھیک کرنے کی اجرت لے سکتے ہو۔ تب حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: پس یہ تمہارا اور میرا فراق کا وقت آ گیا ہے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائیں اگر وہ صبر کرتے تو ہمیں ان کے اور بھی واقعات ملتے۔

مسند احمد، الحمیدی، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن خزیمہ، ابو عوانہ، شعب الایمان للبیہقی

۴۵۰۰ ..... (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمان باری تعالیٰ:

فابوا ان یضیفوھما۔ الکھف

بستی والوں نے ان کی مہمان نوازی سے انکار کر دیا۔

لیکن مذکورہ بستی والے کمینے لوگ تھے۔ نسائی، الدیلمی، ابن مردویہ

۴۵۰۱ ..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خیراً منه زکاة واقرب رحماً۔ الکھف: ۸۱

ان کو اور (بچہ) عطا فرمائے جو پاک طینتی میں بہتر اور محبت میں زیادہ قریب ہو۔ اس کی ماں اس وقت دوسرے بچے کے ساتھ حاملہ ہو گئی۔

۴۵۰۲ ..... عبدالوہاب بن عطاء الخفاف کہتے ہیں کلبی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا جس پر میں بھی گواہ ہوں کہ اس کا کیا مطلب ہے:

فمن کان یرجو القاء ربه فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادة ربه احدا۔ الکھف: آخری آیت

پس جو شخص امید رکھتا ہے اپنے رب کی ملاقات کی وہ عمل کرے اچھا عمل اور اپنے رب کی عبادت کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔

کلبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم سے ابو صالح نے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ دمشق کی جامع مسجد میں دیگر اصحاب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے انہی میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے لوگو! میں تم پر سب سے زیادہ شرک خفی کا خوف کرتا ہوں۔

جزیرۃ العرب کا شرک سے پاک ہونا

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے اللہ! ہماری مغفرت فرما۔ پھر فرمایا: کیا تم نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نہیں سنا جب آپ ہمیں الوداع کہنے کے قریب تھے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

شیطان مایوس ہو چکا ہے کہ اس جزیرے میں اس کی عبادت کی جائے گی۔ لیکن ان اعمال میں اس کی اطاعت کی جائے گی جن کو تم حقیر

خیال کرتے ہو۔ اور وہ اسی پر راضی ہو گیا ہے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے معاذ! میں تم کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ نہیں سنا: جس نے دکھاوے کے لیے روزہ رکھا اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوے کے لیے صدقہ کیا اس نے شرک کیا، اور جس نے دکھاوے کے لیے نماز پڑھی اس نے شرک کیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

فمن کان یرجولقاء ربه فلیعمل عملا صالحاً ولا یشرک بعبادة ربه احداً۔

تو یہ قوم پر سخت گذری اور ان کو شدت محسوس ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کیا میں اس کو کشادگی والا نہ کردوں؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ضرور، اللہ پاک آپ کو بھی کشادگی مرحمت فرمائے پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

یہ آیت سورۂ روم کی آیت کی طرح ہے:

وما اٰتیتم من ربا لیربوا فی اموال الناس فلا یربوا عنداللّٰه۔ الروم: ۳۹

اور جو تم سود دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں افزائش ہو تو خدا کے نزدیک افزائش نہیں ہوتی۔ پس جس نے دکھاوے کے لیے عمل کیا وہ اس کے لیے نفع دہ ہے اور نہ نقصان دہ۔ رواہ مستدرک الحاکم

سورۂ مریم

۴۵۰۳...... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: نصاریٰ اپنے مذبح خانوں پر پردے کیوں لٹکاتے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نصاریٰ اپنے مذبح خانوں اور عبادت گاہوں کو بھی مستور (پردے میں) اس لیے رکھتے ہیں، کیونکہ:

فاتخذت من دونهم حجابا. مریم: ۱۷

تو مریم نے ان کی طرف سے پردہ کرلیا۔ ابن ابی حاتم

متقین کی سواری

۴۵۰۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا:

یوم نحشر المتقین الی الرحمٰن وفدا۔ مریم: ۸۵

جس روز ہم پرہیزگاروں کو رحمٰن کے سامنے (بطور) مہمان جمع کریں گے۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وفد تو وہ ہوتا ہے جو سوار ہو کر آتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب وہ اپنی قبروں سے اٹھیں گے تو ان کے پاس ایک سفید اونٹنی لائی جائے گی۔ اس کے پر ہوں گے اور وہ اس پر سونے کے کجاوے لگے ہوں گے حتیٰ کہ وہ جنت کے دروازے پر پہنچ جائیں گے۔ دیکھیں گے کہ سونے کے کواڑوں پر سرخ یاقوت کا حلقہ ہے اور جنت کے دروازے پر ایک درخت ہے۔ اس کی جڑ سے دو چشمے پھوٹ رہے ہیں۔ جب ایک چشمے سے پانی پیتا ہے تو ان کے پیٹ کی تمام گندگی دھل جاتی ہے اور دوسرے چشمے میں غسل کرتے ہیں تو کبھی بھی ان کے بال پراگندہ ہونگے اور نہ ان کی کھال آلودہ ہوگی۔ پھر وہ کواڑ پر لگے حلقے تو کھٹکھٹاتے ہیں۔ اے علی! تم اس حلقہ سے نکلنے والی آواز لو (وہ کیا ہی دلکش آواز ہوتی ہے جس کو سن کر) تمام حوریں متوجہ ہو جاتی ہیں کہ ان کا شوہر آ گیا ہے اور جلدی جلدی وہ تیار ہوتی ہیں پھر دربان کو دروازہ کھولنے بھیجتی ہیں۔ جنتی دربان کو دیکھتا ہے تو (اس کو خدا سمجھ کر) سجدے میں پڑ جاتا ہے۔ دربان اس کو کہتا ہے۔ اپنا سر اٹھاؤ میں تو ایک آپ کا دربان ہوں جو آپ کی خدمت کے لیے مقرر ہوا ہوں۔ چنانچہ دربان اس کے پیچھے پیچھے چل دیتا ہے۔

حوروں کو جلد بازی کی وجہ سے خفت اور پشیمانی ہوتی ہے۔ پھر وہ اپنے یاقوت اور موتیوں کے خیموں میں سے نکلتی ہیں اور اس کے گلے سے لپٹ جاتی ہیں۔ اور ہر ایک کہتی ہے میں تیری محبت ہوں اور تو میری محبت۔ میں تجھ سے خوش ہوں کبھی ناراض نہ ہوں گی۔ میں ہمیشہ تروتازہ رہوں گی کبھی میری جوانی نہ ڈھلے گی۔ میں ہمیشہ زندہ رہوں گی کبھی نہ مروں گی۔ ہمیشہ تمہارے پاس رہوں گی کبھی جدا نہ ہوں گی۔ پھر جنتی اپنے کمرے میں داخل ہوگا جس کی بنیاد سے چھت تک سو ہاتھ کا فاصلہ ہوگا۔ لؤلؤ اور یاقوت پر اس کی بنیاد قائم ہوگی۔ گھر میں کوئی راستہ سرخ ہوگا کوئی سبز اور کوئی زرد کوئی راستہ دوسرے راستے جیسا نہ ہوگا۔ کمرے میں ستر مسہری ہوں گی۔ ہر مسہری پر ستر بستر ہوں گے جن پر ستر حوریں (جلوہ آراء) ہوں گی۔ حوروں پر ستر جوڑے ہوں گے تمام جوڑوں کے پار سے بھی اس کی پنڈلی کا گودا نظر آئے گا۔ تمہاری ان راتوں میں سے ایک رات جتنے وقت ان سے جماع پورا ہوگا۔ نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، ایک دوسری کے پیچھے بہہ رہی ہوں گی، ان میں نہ خراب ہونے والا صاف شفاف بغیر گدلے پن کے پانی ہوگا، کچھ نہریں دودھ کی ہونگی جن کا ذائقہ کبھی خراب نہ ہو جو جانوروں کے تھنوں سے نہ نکلا ہوگا۔ کچھ نہریں شراب کی ہوں گی، پینے والوں کے لیے لذت سے بھرپور، جن کو لوگوں نے پیروں کے ساتھ نہ نچوڑا ہوگا۔ کچھ نہریں خالص شہد کی ہوں گی جو وہ شہد کی مکھیوں کے پیٹ سے نہ نکلا ہوگا جو پھلوں سے میٹھا ہو۔ پھر جنتی چاہے تو کھڑے ہوکر کھائے چاہے تو بیٹھ کر کھائے اور چاہے تو تکیہ لگا کر کھائے۔ کھانے کو دل چاہے گا تو سفید پرندہ جنتی کے پاس آئے گا وہ اپنے پروں کو اٹھائے گا۔ جنتی اس کے پہلو سے کئی طرح کے گوشت کھائے گا۔ پھر پرندہ اڑ جائے گا۔ فرشتہ ان کے پاس آئے گا اور کہے گا:

سلام علیکم تلکم الجنة التی اورثتموها بما کنتم تعملون۔

تم پر سلام ہو یہ جنت جس کا تم کو وارث بنایا گیا ہے اس کے صلہ میں جو تم عمل کرتے تھے۔

ابن ابی الدنیا فی صفة الجنة، ابن ابی حاتم، الضعفاء للعقیلی

کلام:......امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔ کنز ج ۲ ص ۴۶۴

۴۵۰۵......نعمان بن سعد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر خدمت تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

یوم نحشر المتقین الی الرحمٰن وفدا. مریم: ۸۵

جس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمٰن کے سامنے (بطور) مہمان جمع کریں گے۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! وہ لوگ اپنے پیروں پر چل کر نہیں آئیں گے اور نہ پیروں پر کھڑے حاضر ہوں گے اور نہ ان کو ہانک کر لایا جائے گا۔ بلکہ جنت کی اونٹنیوں میں سے اونٹنیوں پر بٹھا کر لایا جائے گا۔ مخلوقات نے ان جیسی اونٹنیاں نہیں دیکھی ہوں گی۔ ان پر سونے کے کجاوے ہوں گے اور ان کی لگامیں زبرجد کی ہوں گی وہ ان پر سوار ہو کر آئیں گے۔ ابن ابی شیبہ، عبداللہ بن احمد بن حنبل فی الزیادات، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، مستدرک الحاکم، البعث للبیہقی

کلام:......نعمان بن سعد ثقہ تابعی ہیں جو حضرت علی، حضرت اشعث بن قیس اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں، ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ثقات میں شمار کیا ہے، لیکن ان سے روایت کرنے والا راوی ضعیف ہے جس کی وجہ سے اس خبر سے دلیل نہیں لی جاسکتی۔

تهذیب التهذیب ۱۰/۴۵۳ بحواله کنز العمال ج ۲ ص ۴۶۵

۴۵۰۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد باری تعالیٰ:

یوم نحشر المتقین الی الرحمٰن وفدا. مریم: ۸۵

جس روز ہم پرہیزگاروں کو خدا کے سامنے (بطور) مہمان جمع کریں گے۔

کے بارے میں فرمایا: اللہ کی قسم! ان کو اپنے قدموں پر کھڑا کر کے پیش نہیں کیا جائے گا، نہ ان کو چلا کر لایا جائے گا۔ بلکہ جنت کی اونٹنیوں پر سوار کر کے لایا جائے گا۔ مخلوقات نے ان کے مثل اونٹنیاں نہیں دیکھی ہوں گی، ان کے کجاوے سونے کے ہوں گے، ان کی لگامیں زبرجد کی ہوں گی وہ

ان پر بیٹھے رہیں گے حتیٰ کہ جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ابن ابی داؤد فی البعث، ابن مردویہ

سورۂ طٰہٰ

۴۵۰۷......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ سے فرمان باری تعالیٰ:

الرحمٰن علی العرش استوی۔ طٰہٰ: ۵

رحمٰن عرش پر مستوی ہوا۔

کے متعلق نقل کرتے ہیں کہ عرش کی آواز کجاوے کی آواز کی طرح نکلتی ہے۔ابن مردویہ، الخطیب فی التاریخ، السنن لسعید بن منصور

فائدہ:......خدا کی ذات کا بیان جن احادیث اور قرآنی آیات میں آتا ہے وہ آیات اور احادیث متشابہات کہلاتی ہیں،اسی طرح جن آیات کی مراد صرف اللہ کو معلوم ہے وہ بھی اسی زمرے میں آتی ہیں۔جن کی کھوج میں لگنا گمراہی ہے۔خدا کی صفات اور تخلیقات میں غور و فکر کا حکم آیا ہے نہ کہ ذات میں۔

۴۵۰۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ (اس قدر عبادت کرتے اور نماز میں کھڑے رہتے کہ) اپنے قدموں کو بدلنے لگ جاتے۔کبھی اس پاؤں کے سہارے کھڑے ہوتے (اور کبھی اس پاؤں کے سہارے اور قرآن پاک کی تلاوت کرتے رہتے) حتیٰ کہ یہ فرمان باری نازل ہوا:

طٰہٰ ما انزلنا علیک القرآن لتشقی. طٰہٰ: ۱-۲

طٰہٰ (اے محمد) ہم نے تم پر قرآن اس لیے نازل نہیں کیا کہ تم مشقت میں پڑ جاؤ۔البزار

کلام:......روایت کو ضعیف کہا گیا ہے۔کنز ج ۲ ص ۴۶۶

۴۵۰۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمان الٰہی:

فاخلع نعلیک۔ طٰہٰ: ۱۲

(اے موسیٰ) اپنے جوتے اتاریئے۔آپ پاک میدان طوی میں ہیں۔

(میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس لیے جوتے اتارنے کا حکم دیا) کیونکہ وہ دونوں جوتیاں مردار گدھے کی کھال سے بنی ہوئی تھیں۔

عبدالرزاق، الفریابی، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم

وعظ میں نرم زبان استعمال کرنا

۴۵۱۰......فقولا لہ قولا لینا۔ طٰہٰ: ۴۴

پس اس سے نرمی سے بات کرنا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نرمی سے بات کرنے سے مراد تھا کہ اس کا نام نہ لینا بلکہ اس کو کنیت سے پکارنا۔ابن ابی حاتم

فائدہ:......جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پیغمبری عطا فرمائی تو فرمایا فرعون کے پاس جاؤ اور اس سے نرمی سے بات کرنا۔اس کی تفسیر میں کلبی رحمۃ اللہ علیہ،عکرمہ رضی اللہ عنہ،ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یعنی اس کا نام لینے کے بجائے اس کو کنیت سے پکارنا۔چونکہ بڑی ہستی کے لیے کنیت کے ساتھ پکارنا یہ عرب کا عام طریقہ تھا۔اسی وجہ سے مدینہ کے یہودی اسلام نہ لانے کے باوجود آپ ﷺ کو یا ابا القاسم کہہ کر پکارتے تھے چونکہ آپ کا رسول ہونا وہ تسلیم نہ کرتے تھے کہ یا رسول اللہ! کہتے۔

اسی وجہ سے معلوم ہوا کہ کسی صاحب مرتبہ کافر کو بطور تعظیم کنیت سے پکارنا جائز ہے۔
فرعون کی کنیت ہیں، ابوالعباس، ابوالولید اور ابومرہ کے کئی اقوال ہیں۔

۴۵۱۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمان الٰہی:

ویذھبا بطریقتکم المثلی. طٰہ: ٦٣

اور تمہارے شائستہ مذہب کو نابود کردیں۔

کے متعلق فرماتے ہیں (فرعون نے موسیٰ علیہ السلام وہارون علیہ السلام کے متعلق یہ کہا تھا کہ) وہ دونوں لوگوں کو تمہارے مذہب سے برگشتہ کردیں گے۔

عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۴۵۱۲......حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار کے پاس (طور پر) جانے کا ارادہ کیا تو سامری (جادوگر) نے بنی اسرائیل کے جس قدر زیوارات ہوسکے جمع کیے اور ان کو ڈھال کر بچھڑے کی شکل بنائی۔ پھر ایک مٹھی اس کے پیٹ میں ڈالی جس سے وہ بچھڑا آواز نکالنے والا بن گیا۔ پھر سامری نے بنی اسرائیلیوں کو کہا:

یہ تمہارا اور موسیٰ کا پروردگار ہے۔

حضرت ہارون علیہ السلام نے ان کو کہا: اے لوگو! کیا پروردگار نے تم سے اچھا وعدہ نہیں کیا۔ چنانچہ جب موسیٰ علیہ السلام واپس آئے تو اپنے بھائی ہارون کے سر کو پکڑ کر کھینچا۔ ہارون علیہ السلام نے معذرت کے لیے کہا جو کہا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو کہا: تیرا مقصد کیا ہے؟ سامری نے کہا:

میں نے رسول (جبرئیل علیہ السلام) کے نشان (قدم) سے ایک مٹھی لے لی تھی۔ جو میں نے اس بچھڑے میں ڈال دی اور یہ کام کرنے کو میرا دل چاہ رہا تھا۔

پھر موسیٰ نے بچھڑے کو لیا اور نہر کے کنارے لے جا کر اس پر بہت مٹی ڈالی۔ (پھر لوگوں نے اس نہر کا پانی پیا) اور جب بھی کوئی ایسا شخص اس پانی کو پیتا جس نے بچھڑے کی عبادت کی تھی تو اس کا چہرہ سونے کی طرح زرد ہوجاتا۔ پھر ان لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اپنی توبہ کا طریقہ پوچھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ایک دوسرے کو قتل کرکے کفارہ ادا کرو۔ لوگوں نے چھری (اور تلواریں) لے لیں اور ہر ایک اپنے بھائی اور اپنے قریبی کو قتل کرنے لگا اور کوئی پرواہ نہ کرتا تھا۔ کہ کس کو قتل کررہا ہے۔ (ہر گناہ گار نے گردن جھکا دی تھی اور اس کا قریبی اس کو قتل کرتا تھا)۔

حتیٰ کہ ستر ہزار لوگ قتل ہوگئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو وحی کی: ان کو حکم دو کہ اپنے ہاتھ روک لیں۔ پس میں نے قتل ہوجانے والوں کی بخشش کردی اور رہ جانے والوں کی توبہ قبول کرلی۔ الفریابی، عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، مستدرک الحاکم

سورۃ الانبیاء

۴۵۱۳......(مسند علی رضی اللہ عنہ) نعمان بن بشر سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس آیت:

ان الذین سبقت لھم منا الحسنی أولئک عنھا مبعدون. الانبیاء: ١٠١

جن لوگوں کے لیے ہماری طرف سے پہلے بھلائی مقرر ہوچکی ہے وہ اس سے دور رکھے جائیں گے۔

فرمایا: میں ان میں سے ہوں، ابوبکر ان میں سے ہیں، عمران میں سے ہیں، عثمان ان میں سے ہیں، زبیر ان میں سے ہیں، طلحہ ان میں سے ہیں، سعد ان میں سے ہیں، اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہم بھی ان میں سے ہیں جن کے لیے پہلے سے بھلائی مقرر ہوچکی ہے۔

ابن ابی عاصم، ابن ابی حاتم، العشاری، ابن مردویہ، ابن عساکر

۴۵۱۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان:

قلنا یانار کونی برداً وسلاماً علی ابراھیم ۔ الانبیاء: ۹۹

ہم نے حکم دیا اے آگ ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوجا۔

کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں اگر اللہ پاک سلامتی ہونے کا حکم نہ فرماتے تو وہ اس قدر ٹھنڈی ہوجاتی کہ ٹھنڈک ہی آپ علیہ السلام کو قتل کردیتی۔

الفریابی، ابن ابی شیبه، الزھد للامام احمد، عبد بن حمید، ابن المنذر

۴۵۱۶......قلنایانار کونی برداً۔

قوم لوط کے برے اخلاق

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آگ کو یہ حکم ہوا کہ یانار کونی برداً اے آگ ٹھنڈی ہوجا تو وہ اس قدر ٹھنڈی ہوئی کہ اس کی ٹھنڈک آپ کے لیے باعث تکلیف ہوگئی حتیٰ کہ حکم ہوا وسلاماً اور سلامتی والی ہوجا۔یعنی تکلیف دہ نہ ہو۔الفریابی، ابن ابی شیبه، ابن جریر

۴۵۱۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس امت میں چھ (مذموم) باتیں قوم لوط کے اخلاق کی ہیں: جلاہق (مٹی کی گولیاں بنا کر کسی کو مارنا، جیسے غلیل میں ڈال کر ماری جاتی ہیں،) سیٹی بجانا، بندق (ہر پھینک کر ماری جانے والی چیز، اسی میں آتش بازی کے پٹاخے آگئے،) انگلیوں کے درمیان کنکر پھنسا کر کسی کو مارنا، قمیص کے بٹن کھلے چھوڑ دینا اور مضغ العلک (چیونگم وغیرہ چبانا)۔

ابن ابی الدنیا فی ذم اللاھی، ابن عساکر

۴۵۱۸......انکم وماتعبدون من دون اللہ حصب جھنم ۔ الانبیاء: ۱۰۱

تم اور جس کی تم عبادت کرتے ہو خدا کے سوا جہنم کا ایندھن ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر چیز خدا کے سوا جس کی عبادت کی جائے جہنم میں جائے گی سوائے سورج، چاند اور عیسیٰ علیہ السلام کے۔

۴۵۱۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کطی السجل للکتب ۔ الانبیاء: ۱۰۳

میں سجل فرشتہ ہے۔عبد بن حمید

فائدہ:......فرمان الٰہی ہے جس روز ہم آسمانوں کو لپیٹ لیں گے جس طرح سجل کا لپیٹنا کتب کو۔تو یعنی جس طرح سجل فرشتہ خطوں اور کتابوں کو لپیٹ لیتا ہے اس طرح ہم آسمانوں کو لپیٹ دیں گے۔

۴۵۲۰......فرمان الٰہی ہے:

ان الذین سبقت لھم منا الحسنیٰ. الانبیاء: ۱۰۱

بے شک جن لوگوں کے لیے ہماری طرف سے پہلے بھلائی مقرر ہوچکی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔رواہ ابن مردویه

۴۵۲۱......(مرسل سعید بن جبیر ابن عباس رضی اللہ عنہما) حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا پھر ان میں روح پھونکی گئی اور سب سے پہلے ان کے گھٹنوں میں روح آئی تو وہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگے۔تب اللہ پاک نے فرمایا:

خلق الانسان من عجل ۔

انسان جلد بازی سے پیدا کیا گیا ہے۔رواہ ابن ابی شیبه

سورۃ الحج

۴۵۲۲......(مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگ حج کرتے اور شرک کی حالت میں ہوتے اور ان کو حنفاء الحاج کہا جاتا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حنفاءَ لِلّٰہ غیر مشرکین بہ۔ الحج: ۳۱

صرف ایک خدا کے ہوکر اور اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہرا کر۔ ابن ابی حاتم

۴۵۲۳......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

وما جعل علیکم فی الدین من حرج۔ الحج

اور اللہ نے تم پر دین میں کوئی حرج (تنگی) نہیں رکھی۔

پھر فرمایا قبیلہ مدلج کے کسی شخص کو بلا کر لاؤ۔ پھر اس سے پوچھا: الحرج تمہارے درمیان کس معنی میں آتا ہے؟ اس نے کہا تنگی کے معنی میں۔ السنن للبیہقی

مشروعیت جہاد

۴۵۲۴......محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ (جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ظالموں نے محاصرہ کرلیا تو) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (شاہی) محل کے اوپر سے سر اٹھا کر فرمایا: میرے پاس ایسے کسی شخص کو لاؤ جس کے ساتھ میں کتاب اللہ کو لے کر مناظرہ کروں۔ ظالموں نے صعصعہ بن صوحان کو جو نوجوان تھا پیش کردیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کو اس جوان کے علاوہ اور کوئی نہ ملا تھا جس کو میرے پاس لے آتے؟ پھر صعصعہ نے آپ سے بات کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اپنی دلیل میں) قرآن پڑھو: اس نے پڑھا:

اذن للذین یقاتلون بانھم ظلمو وان اللّٰہ علی نصرھم لقدیر۔ الانبیاء: ۳۹

جن مسلمانوں سے (خواہ مخواہ) لڑائی کی جاتی ہے ان کو اجازت ہے (کہ وہ بھی لڑیں) کیونکہ ان پر ظلم ہورہا ہے۔ اور خدا (ان کی مدد کرے گا وہ) یقیناً ان کی مدد پر قادر ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو جھوٹ بولتا ہے یہ آیت تمہارے لیے ہے اور نہ تمہارے ساتھیوں کے لیے، بلکہ یہ آیت میرے لیے اور میرے ساتھیوں کے لیے ہے۔ ابن ابی شیبہ، ابن مردویہ، ابن عساکر

۴۵۲۵......عبداللہ بن حارث بن نوفل سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس صعصعہ بن صوحان نے (اپنے حق میں) یہ آیت پڑھی:

اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا۔ الحج: ۳۹

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے یہ آیت میرے اور میرے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی، ہم کو ناحق مکہ سے نکال دیا گیا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۴۵۲۶......عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ہمارے بارے میں یہ حکم الٰہی نازل ہوا:

الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق...... تا......عاقبۃ الامور۔ الحج: ۴۰-۴۱

یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے گھروں سے ناحق نکال دیئے گئے (انہوں نے کچھ قصور نہیں کیا) ہاں یہ کہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار خدا ہے اور اگر

خدالوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو (راہبوں کے صومعے اور (عیسائیوں کے) گرجے اور (یہودیوں کے) عبادت خانے اور (مسلمانوں کی) مسجدیں جن میں خدا کا بہت ساذکر کیا جاتا ہے گرائی جاچکی ہوتیں۔اور جو شخص خدا کی مدد کرتا ہے خدااس کی ضرور مدد کرتا ہے۔ بے شک خدا توانا (اور) غالب ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو ملک میں دسترس دیں تو نماز پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کریں اور نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں اوسب کاموں کا انجام خدا ہی کے اختیار میں ہے۔

پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم کو ناحق ہمارے گھروں سے بے گھر کیا گیا پھر ہم کو زمین میں حکومت دی گئی تو ہم نے نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی، نیکی کا حکم دیا، اور برائی سے روکا، پس یہ فرمان الٰہی میرے اور میرے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوا تھا۔

عبد بن حمید، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ

بیت اللہ کی تعمیر کا ذکر

۴۵۲۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیت اللہ کی تعمیر کا حکم دیا گیا تو آپ علیہ السلام کے ساتھ (ان کے بیٹے اور بیوی یعنی) اسماعیل اور ہاجرہ بھی نکلیں جب مکہ پہنچے تو بیت اللہ کی جگہ ایک بادل کو اپنے سر پر سایہ فگن دیکھا۔اس بادل میں سر کی مانند کوئی چیز تھی، جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کلام کیا اور کہا:

اے ابراہیم! میرے سائے پر بنیاد رکھو یا فرمایا: میری مقدار کے بقدر بنیاد رکھو۔اس میں زیادتی نہ کرو نہ کمی کرو۔ پھر جب تعمیر مکمل ہوگئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام وہاں سے چلے گئے اور اپنے پیچھے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ہاجرہ علیہا السلام کو چھوڑ گئے۔اور اسی کی طرف فرمان الٰہی کا اشارہ ہے:

واذبو أنا لابراهيم مكان البيت الخ. الحج: ۲۶

اور (ایک وقت تھا) جب ہم نے ابراہیم علیہ السلام کے لیے خانہ کعبہ کو مقام مقرر کیا (اور ارشاد فرمایا) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا اور طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں (اور) سجدہ کرنے والوں کے لیے میرے گھر کو صاف رکھا کرو۔

ابن جرير، مستدرك الحاكم

۴۵۲۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''الایام المعلومات'' یوم النحر (قربانی کا دن) اور اس کے بعد کے تین ایام ہیں۔ابن المنذر

مشروعیت جہاد کی حکمت

۴۵۲۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: یہ آیت محمد ﷺ کے صحابہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے:

ولولا دفع الله الناس الخ. الحج: ۴۰

اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو (راہبوں کے) صومع اور (عیسائیوں کے) گرجے اور (یہودیوں کے) عبادت خانے اور (مسلمانوں کی) مسجدیں جن میں خدا کا بہت ساذکر کیا جاتا ہے گرائی جاچکی ہوتیں۔اور جو شخص خدا کی مدد کرتا ہے خدااس کی ضرور مدد کرتا ہے۔بے شک خدا توانا (اور) غالب ہے۔

کیونکہ اگر اللہ پاک محمد کے اصحاب کے ذریعے کافروں کو نہ ہٹاتا تو صومعے، گرجے اور عبادت خانے سب تہس نہس ہوجاتے۔

ابن جرير، ابن المنذر، ابن ابى حاتم، ابن مردويه

۴۵۳۰......ثابت بن عوسجہ حضرمی سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ستائیس ساتھیوں نے جن میں لاحق الاقمر، عیزار بن جزول اور عطیہ قرظی وغیرہ بھی شامل ہیں بیان کیا کہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ آیت "ولولا دفع الله الناس بعضهم ببعض" حضور ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ کیونکہ اگر اللہ پاک اصحاب محمد ﷺ کے ذریعے بعض کو بعض سے نہ ہٹاتا رہتا تو صومع گرجے سب منہدم ہو جاتے۔ رواه ابن مردويه

۴۵۳۱......قیس بن عباد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت کے دن رحمٰن کے سامنے فیصلے کے لیے سب سے پہلے میں گھٹنے ٹیکوں گا۔ قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انہی (اصحاب محمد) کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے:

هذان خصمان اختصموا في ربهم۔ الحج: ۱۹

یہ دو فریق جنہوں نے اپنے پروردگار کے بارے میں جھگڑا کیا ہے۔

فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو جنگ بدر میں ایک دوسرے کے مدمقابل کھڑے ہوئے تھے۔ انہی میں سے حضرت علی، حضرت حمزہ اور حضرت عبید بن الحارث رضی اللہ عنہم اور (مشرکین میں سے) عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ بھی ہیں۔

ابن ابی شیبہ، بخاری، نسائی، ابن جریر، الدورقی، الدلائل للبیهقی

۴۵۳۲......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ آیت: **هذان خصمان اختصموا في ربهم**، یہ دو (فریق) ایک دوسرے کے دشمن اپنے پروردگار (کے بارے) میں جھگڑتے ہیں۔ ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ جو جنگ بدر میں ایک دوسرے کے سامنے آئے تھے۔ حمزہ علی، عبیدۃ بن الحارث (مسلمانوں میں سے تھے اور ان کے مقابلے پر آئے مشرکین کے)۔

عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ۔العدنی، عبد بن حمید، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ

سورۃ المؤمنون

۴۵۳۳......(علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حکم الٰہی:

الذين هم في صلاتهم خاشعون۔ المؤمنون: ۲

جو نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں۔

کے متعلق فرماتے ہیں: خاشعون، خشوع دل میں ہوتا ہے۔ نیز یہ کہ (نماز میں برابر کھڑے ہوئے مسلمان کے لیے) تیرا کاندھا نرم رہے اور تو نماز میں اِدھر اُدھر متوجہ نہ ہو۔ ابن المبارک، عبدالرزاق، الفریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، الخشوع لابی قاسم بن منده، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی

۴۵۳۴......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمان الٰہی:

فما استكانوا لربهم وما يتضرعون۔ المؤمنون: ۷۶)

اور ہم نے ان کو عذاب میں بھی پکڑا تو بھی انہوں نے خدا کے آگے عاجزی نہ کی اور وہ عاجزی کرتے ہی نہیں، کے متعلق ارشاد فرمایا: یعنی وہ لوگ دعا میں عاجزی نہیں کرتے اور اگر وہ اللہ کے لیے عاجزی کرتے تو اللہ ان کی دعا ضرور قبول کرتا (اور انہیں عذاب نہ دیتا)۔

العسکری فی المواعظ

۴۵۳۵......امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے فرمان الٰہی:

وآوينا هما الى ربوة ذات قرار ومعين۔ اور ہم نے ان (مریم اور ان کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام) کو ایک اونچی جگہ پر جو رہنے کے لائق تھی اور جہاں (نتھرا ہوا) پانی جاری تھا پناہ دی تھی۔ کے متعلق پوچھا تو امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ربوہ سے مراد نجف کا علاقہ ہے، قرار سے

مراد مسجد اور معین (چشمے) سے مراد نہر فرات ہے۔
پھر فرمایا: کوفہ میں ایک درہم خرچ کرنا دوسری جگہ سو درھم خرچ کرنے کے برابر ہے۔ اور ایک رکعت سو رکعات کے برابر ہے۔ اور جو چاہتا ہے کہ جنت کے پانی سے وضو کرے اور جنت کا پانی نوش کرے تو وہ فرات کا پانی استعمال کرے۔ اس میں جنت کے دو چشمے پھوٹتے ہیں۔ اور ہر رات جنت سے دو مثقال مشک اس میں گرتا ہے۔ اور حضرت امیر المؤمنین (علی کرم اللہ وجہہ) نجف کے دروازے پر کھڑے ہو کر فرماتے تھے یہ سلامتی کی وادی ہے۔ مؤمنین کی روحوں کی اجتماع گاہ ہے اور مؤمنین کے لیے بہترین ٹھکانہ ہے۔ نیز آپ دعا کیا کرتے:

اللهم اجعل قبرى بها۔

اے اللہ میری قبر یہیں بنا۔ رواہ ابن عساکر

ملحوظ:......اسی جلد کی روایت نمبر ۲۹۱۴ کے ذیل میں مزید تفصیلات ملاحظہ فرمائیں۔

سورۃ النور

۴۵۳۶......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمان الٰہی:

الا الذين تابوا من بعد ذلک و اصلحوا۔ النور: ۵

ہاں جو اس کے بعد توبہ کرلیں اور (اپنی حالت) سنوارلیں تو خدا (بھی) بخشنے والا مہربان ہے۔

کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو لوگ (پاک مرد یا عورت پر تہمت لگائیں اور پھر توبہ) کریں تو ان کی توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ پہلے اپنے آپ کو جھوٹا قرار کریں تب وہ شہادت دینے کے اہل ہوں گے۔ رواہ ابن مردویه

مکاتب بنانے کا ذکر

۴۵۳۷......فضالہ بن ابی امیہ اپنے والد ابی امیہ سے روایت کرتے ہیں کہ (وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام تھے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے شکایت کی۔ پھر ان کے لیے (اپنی بیٹی) حفصہ رضی اللہ عنہ سے دو سو درہم قرض لیا کہ وہ غلام اپنے عطیہ کے وقت ادا کر دے گا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دراہم کے ساتھ اس کی مدد کی (اور یوں وہ آزاد ہو گیا) فضالہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ کو ذکر کی انہوں نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معاملہ اس فرمان باری کی تعمیل میں کیا:

واتوهم من مال الله الذى آتاكم۔ النور: ۳۲

اور خدا نے جو مال تم کو بخشا ہے اس میں سے ان کو بھی دو۔ السنن للبیهقی

فائدہ:......اسلام میں کتابت کے معنی یہ ہے کہ کوئی آقا اپنے غلام کو ایک متعین رقم لانے پر مامور کردے اور اس کے عوض میں اس کو آزاد کرنے کا وعدہ کرلے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام سے دو سو درہم پر مکاتبت کی۔ لیکن دو سو درہم اس کے لیے حاصل کرنا طویل عرصہ مانگتے تھے۔ اس وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی فوری آزادی کا طریقہ یہ اختیار فرمایا کہ اپنی بیٹی سے دو سو درہم اس غلام کے لیے قرض لیے وہ دراہم غلام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیئے اور غلام خود حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ کو ادا کرنے کا ذمہ دار بنا اور اپنی زندگی آزاد کرالی۔

۴۵۳۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں ایک شخص مدینے کی گلی میں چلا جارہا تھا۔ آدمی کی نظر ایک عورت پر پڑی، عورت نے بھی آدمی کو دیکھا۔ دونوں کے دلوں میں شیطان نے بھی وسوسہ ڈالا اور دونوں کے دلوں میں یہ بات آئی کہ وہ مجھے پسند

کرتا ہے اسی لیے اس نے مجھے دیکھا ہے۔ آدمی دیوار کے ساتھ چل رہا تھا اور نظر عورت کے سر پر مرکوز تھی۔ لہٰذا دیوار کے ساتھ ٹکرایا اور اس کی ناک کو چوٹ آگئی۔ (تب اس کو اپنے فعل پر ندامت ہوئی اور) اس نے عہد کر لیا کہ اللہ کی قسم! میں اپنی ناک سے خون نہیں دھوؤں گا جب تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی ساری داستان نہ سناؤں گا۔ چنانچہ وہ شخص رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا قصہ آپ کی خدمت میں کہہ سنایا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے گناہ کی سزا تھی جو تم کو ملی۔ تب اللہ پاک نے یہ فرمان نازل فرمایا:

قل للمؤمنین یغضوا من ابصارهم ویحفظوا فروجهم۔ النور: ۳۰

مؤمن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں۔

گھر کے افراد پر بھی مخصوص اوقات میں اجازت ضروری ہے

۴۵۳۹..... (مسند حضرت علی رضی اللہ عنہ) فرمان الٰہی ہے:

یستأذنکم الذین ملکت ایمانکم۔ النور: ۵۸

تمہارے غلام، لونڈیاں اور جو بچے بلوغت کو نہیں پہنچے تین دفعہ اجازت لیا کریں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: اس سے عورتیں مراد ہیں کہ وہ اجازت لے کر داخل ہوا کریں کیونکہ مرد تو اجازت ہی کے ساتھ داخل ہوتے ہیں۔ رواہ مستدرک الحاکم

فائدہ: ..... اسی طرح بالغ مرد و عورت تو اجازت لے کر داخل ہوتے ہیں لیکن لڑکے جو بالغ نہیں ہوئے لیکن بچے بھی نہیں رہے ان کے بارے میں اکثر لوگ چشم پوشی کر جاتے ہیں اس لیے ان کے متعلق بھی حکم خدا ہے کہ وہ اجازت لے کر داخل ہوا کریں۔

لیکن یہ حکم صرف تین اوقات کا ہے، فجر سے پہلے، دوپہر (کو آرام) کے وقت اور عشاء کے بعد کیونکہ ان تین اوقات میں ممکنہ طور پر لوگ گھریلو حالت اور مختصر کپڑوں میں ہوتے ہیں اس لیے اس اوقات میں گھر کے غلام، باندی اور نابالغ لڑکوں کو بھی اجازت لے کر داخل ہونے کا حکم ہے۔ باقی اوقات میں نہیں کیونکہ اگر باقی اوقات میں بھی یہ حکم ہو تو تنگی کا سامنا ہوگا۔ جبکہ ان کے علاوہ ہر بالغ اجنبی مرد و عورت کو ہر وقت اجازت لے کر داخل ہونے کا حکم ہے۔

۴۵۴۰..... ابو عبدالرحمٰن سلمی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمان الٰہی:

فکاتبوهم ان علمتم فیهم خیرًا واٰتوهم من مال الله الذی آتاکم ولا تکرهوا فتیاتکم علی البغاء۔

سورۃ النور: ۳۳

اگر تم ان میں (صلاحیت اور) خیر پاؤ تو ان سے مکاتبت کر لو اور خدا نے جو مال تم کو بخشا ہے اس میں سے ان کو بھی دو۔ اور اپنی لونڈیوں کو اگر وہ پاک دامن رہنا چاہیں تو (بے شرمی سے) دنیاوی زندگی کے فوائد حاصل کرنے کے لیے ان کو بدکاری پر مجبور نہ کرو فرماتے ہیں کہ خیر سے مراد مال ہے یعنی اگر وہ مال ادا کرنے کی صلاحیت رکھیں تو ان کے ساتھ مکاتبت کا معاملہ کر لو۔ اور ان کی مالی مدد کرو۔ یعنی ایک چوتھائی حصہ معاف کر دو اور بدکاری پر مجبور نہ کرو اس لیے فرمایا کہ جاہلیت میں لوگ اپنی لونڈیوں سے فحاشی کرواتے تھے جس سے اسلام میں ممانعت کر دی گئی۔ رواہ ابن مردویہ

۴۵۴۱..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مدینہ ہجرت کر کے آئے اور انصار نے آپ لوگوں کو اپنے ہاں ٹھکانے دیئے تو عرب نے سب کو (یعنی حضور ﷺ اور مہاجروں کے ساتھ تمام انصار کو بھی) ایک ہی تیر کا نشانہ بنا لیا (اور سب مسلمان ان کی آنکھوں میں برابر کے دشمن ہو گئے۔) چنانچہ تمام مسلمان بھی رات دن اسلحہ سازی میں منہمک ہو گئے۔ (تم کیا سمجھتے ہو کہ مدینہ آ کر ہم) سکون کی زندگی بسر کرنے لگ گئے؟ ہم لوگ اللہ ہی سے ڈرتے تھے۔ پھر اللہ پاک نے یہ فرمان نازل فرمایا:

وعداللہ الذین آمنو منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض ۔ النور
اور اللہ نے وعدہ کیا ہے ان لوگوں جو ایمان لائے تم میں سے اور اچھے اعمال کیے کہ زمین میں ان کو خلافت دے گا۔

ابن المنذر. الاوسط للطبرانی، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ، الدلائل للبیھقی، السنن لسعید بن منصور

۴۵۴۲..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے) ارشاد فرمایا:
اے ابوبکر! کیا خیال ہے اگر تم (اپنی بیوی) ام رومان کے ساتھ کسی اجنبی شخص کو پاؤ تو کیا کرو گے؟
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: واللہ! اس کا بڑا برا حشر کروں گا۔
پھر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اور تم اے عمر! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کی قسم میں اس کو قتل کر ڈالوں گا۔ پھر حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر پوچھا اور تم اے سہل؟ انہوں نے عرض کیا: میں کہوں گا: اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو اور اللہ کی لعنت ہو پھٹکار پڑی خبیثہ ہے۔ اور ان میں سب سے پہلے اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جس نے یہ خبر دی۔ چنانچہ حضور ﷺ نے ان کو فرمایا:
اے ابن البیضاء! تم نے تو قرآن کی تفسیر کر دی:
والذین یرمون ازواجھم ۔ النور: ۶
اور جو لوگ اپنی عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگائیں۔

فائدہ:...... حضور ﷺ نے حضرت سہل کے قول کو لعان کے قریب قرار دیا۔ جس کا قرآن میں حکم آیا ہے یعنی مرد اگر اپنی عورت پر تہمت لگائے تو وہ قاضی کے روبرو چار بار قسم کھا کر اس پر بدکاری کا الزام عائد کرے اور عورت بھی چار مرتبہ اپنی پاکی کی قسم اٹھائے پھر قاضی دونوں کے درمیان جدائی کر دے۔

سورۃ الفرقان

۴۵۴۳..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن المغیرہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نسبا وصہرا کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
میرا خیال ہے نسب کو تو تم جانتے ہو (یعنی آدمی کا اپنا خاندان) اور صہر سسرالی رشتہ دار۔ عبد بن حمید

۴۵۴۴..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) ابی مجلز سے مروی ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ایک شخص نے کہا میں لوگوں کا نسب بیان کرتا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نسب نہ بیان کرو۔ اس نے کہا اچھا ٹھیک ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے فرمان الٰہی نہیں پڑھا:
وعاداً وثمودا واصحاب الرس وقرونابین ذلک کثیراً. الفرقان: ۳۸
اور عاد اور ثمود اور کنوئیں والوں اور ان کے درمیان بہت سی جماعتوں کو ہلاک کر دیا۔ یعنی ان کے درمیان بھی بہت سی جماعتیں ہیں جو ہم کو معلوم نہیں۔
اسی طرح فرمان الٰہی ہے:
الم یاتکم نبأ الذین من قبلکم قوم نوح وعاد وثمود والذین من بعدھم لایعلمھم الا اللہ۔
کیا تمہارے پاس ان لوگوں کی خبر نہیں آئی جو تم سے پہلے تھے قوم نوح، عاد ثمود اور لوگ جو ان کے بعد تھے جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

ابن الضریس فی فضائل القرآن

فائدہ:...... یعنی جب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا تو تم دعویٰ کے ساتھ کئی کئی پشتوں تک کیسے نسب بیان کر سکتے ہو۔

سورۃ القصص

۴۵۴۵......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
موسیٰ علیہ السلام جب مدین تشریف لائے اور وہاں پانی پر پہنچے تو لوگوں کو دیکھا کہ جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں۔ پھر لوگوں نے پانی پلا کر مل کر پتھر کی چٹان سے کنوئیں کا منہ بند کیا۔ جس کو دس آدمی مل کر ہی اٹھا سکتے تھے۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ دو عورتیں پیچھے رہ گئی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے پوچھا تمہارا کیا مقصد ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم بھی جانوروں کو پانی پلانے آئی ہیں۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جا کر اکیلے ہی وہ پتھر کنوئیں کے منہ سے ہٹایا پھر پانی کھینچا اور ایک ہی ڈول میں سب بکریوں کو سیراب کر دیا۔ دونوں عورتیں لوٹ گئیں اور اپنے باپ کو سارا واقعہ بیان کیا۔ جبکہ موسیٰ علیہ السلام سائے میں بیٹھ گئے اور خدا سے دعا کی:

رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر. القصص

اے پروردگار! میں جو تو میری طرف اتارے اس کا محتاج ہوں۔

چنانچہ ان دونوں میں سے ایک لڑکی شرم وحیاء کی پیکر چلتی ہوئی آئی۔ جس نے اپنے چہرے کو کپڑے کے ساتھ ڈھانک رکھا تھا۔ اور عام بے باک عورتوں کی طرح نہ تھی جو دھڑے کے ساتھ آتی جاتی ہیں۔ آ کر اس نے کہا:

قالت ان ابی یدعوک لیجزیک اجر ماسقیت لنا۔ القصص

بولی: میرا باپ تجھے بلاتا ہے تاکہ تجھے بدلہ دے اس کا جو تو نے (پانی) پلایا ہمارے لیے (جانوروں کو)

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہو کر اس کے ساتھ چل دیئے اور اس کو فرمایا میرے پیچھے پیچھے چلتی آؤ اور مجھے بول کر) راستہ بتاتی جاؤ، کیونکہ مجھے اچھا نہیں لگتا کہ ہوا سے تمہارے کپڑے اڑے اور تمہارے جسم کی نمائش کر دے۔ پس جب وہ اپنے باپ کے پاس پہنچی تو اس کو سارا واقعہ بیان کیا۔ پھر:

فقالت احدهما یاأبت استأجره ان خیر من استأجرت القوی الامین

ان میں سے ایک بولی! اے ابا جان! اس کو اجرت پر رکھ لو۔ بے شک جس کو آپ اجرت پر رکھیں اس میں قوی (اور) امانت دار زیادہ بہتر ہے۔

لڑکی کے باپ (حضرت شعیب علیہ السلام) بولے: اے بیٹی! تجھے اس کی امانت اور قوت کا کیسے اندازہ ہوا؟ لڑکی بولی: قوت کا اندازہ تو ان کے پتھر اٹھانے سے ہوا۔ جس کو کم سے کم دس آدمی اٹھا سکتے ہیں۔ اور ان کی امانت تو انہوں نے مجھے کہا تھا: میرے پیچھے پیچھے چلی آؤ اور راستہ بتاتی جاؤ۔ مجھے ناپسند ہے کہ ہوا سے کپڑا اڑ کر تمہارا جسم (مجھے) دکھائی دے۔

چنانچہ حضرت شعیب علیہ السلام کو اس وجہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام میں اور زیادہ رغبت ہوگئی۔ لہٰذا انہوں نے فرمایا:

انی ارید ان انکحک احدی بنتی هاتین ...... سے ...... ستجدنی ان شاء الله من الصالحین۔ تک۔ القصص: ۲۷

میں ارادہ کرتا ہوں کہ تمہارا نکاح کر دوں اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک سے۔ اس پر کہ تم میری مزدوری کرو آٹھ سال، اگر تم دس پورے کر دو تو یہ (بھلائی) تمہاری طرف سے ہے۔ اور میں نہیں چاہتا کہ تم پر مشقت ڈالوں۔ (حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا) آپ مجھے ان شاء اللہ نیکوں میں سے پائیں گے۔ یعنی اچھی صحبت اور اپنے کہے ہوئے وعدہ پر پابند پائیں گے۔

قال ذلک بینی وبینک ایما الاجلین قضیت فلا عدوان علی۔

کہا (موسیٰ علیہ السلام نے) یہ میرے اور آپ کے درمیان (طے پایا) ہے دونوں مدتوں میں سے جو میں پوری کروں مجھ پر کوئی زیادتی نہیں۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

والله علی مانقول وکیل۔ القصص

اور اللہ اس پر جو ہم نے معاہدہ کیا وکیل ہے۔

چنانچہ حضرت شعیب علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شادی کردی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے ساتھ ٹھہرے اور ان کا کام کرتے رہے۔ بکریوں کی چرواہی اور دوسری گھریلو مصروفیات۔ آپ کی شادی (چھوٹی) بیٹی صفورہ سے کی جبکہ اس کی (بڑی) بہن مشرقا تھی۔ یہی دونوں پہلے اپنی بکریوں کو چرایا کرتی تھیں۔

الفریابی، ابن ابی شیبه عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی

۴۵۴۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمان الٰہی:

ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض۔

اور ہم نے ارادہ کیا کہ احسان کریں ان لوگوں پر جو زمین میں کمزور ہو گئے ہیں۔

کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: کہ زمین میں جو کمزور ہو گئے اس سے مراد یوسف علیہ السلام اور اس کی اولاد ہیں۔

ابن ابی شیبه، فی تفسیر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۴۵۴۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فرمان الٰہی:

ان الذین فرض علیک القرآن لرادک الی معاد۔ (القصص

بے شک جس نے آپ پر قرآن (کے احکام) فرض کیا وہ آپ کو واپس اپنی جگہ لوٹا دے گا۔

فرمایا: ہمارا مواد (لوٹنے کی جگہ) جنت ہے۔ مستدرک الحاکم فی تاریخه، الدیلمی

سورۃ العنکبوت

۴۵۴۸...... (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اس آیت کو یوں پڑھا کرتے تھے:

فلیعلمن الله الذین صدقوا ولیعلمن الکاذبین۔ العنکبوت: ۳

سو خدا ان کو معلوم کرا دے گا جو (اپنے ایمان میں) سچے ہیں اور ان کو بھی جو جھوٹے ہیں۔ فرمایا کہ اللہ پاک لوگوں کو معلوم کرا دے گا۔

ابن ابی حاتم

فائدہ:...... مشہور قرآت فلیعلمن الله ہے جس کے معنی ہیں خدا ان کو ضرور معلوم کرلے گا۔ لیکن تمام تفاسیر میں اس کی تفسیر وہی کی جاتی ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمائی یعنی خدا لوگوں کو معلوم کرا دے گا کیونکہ خدا کو خود تو سب کچھ پہلے سے معلوم ہے۔

سورۂ لقمان

۴۵۴۹...... (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہارے نبی ﷺ پر کوئی چیز مخفی نہیں رکھی گئی سوائے غیب کی پانچ چیزوں کے۔ وہ پانچ چیزیں سورۂ لقمان کی آخری آیات میں مذکور ہیں۔

ان الله عنده علم الساعة الخ. لقمان آخری آیت

خدا ہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی (حاملہ کے) پیٹ کی چیزوں کو جانتا ہے (کہ نر ہے یا مادہ) اور کوئی شخص

نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا اور کوئی تنفس نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں اسے موت آئے گی بے شک خدا ہی جاننے والا (اور) خبردار ہے۔ رواہ ابن مردویہ

سورۃ الاحزاب

۴۵۵۰...... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بتاؤ سورۃ الاحزاب کتنی (آیتوں پر مشتمل) ہے؟ میں نے عرض کیا: بہتر یا تہتر آیات پر۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قریب تھا کہ یہ سورۃ البقرۃ جتنی بڑی سورت ہو جاتی اور اس میں پہلے آیۃ الرجم (زانی کو سنگسار کرنے کے حکم پر مشتمل آیات) بھی تھی۔ رواہ ابن مردویہ

۴۵۵۱...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان سے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی بیویوں کو حکم فرمایا تھا:

ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى۔ الاحزاب: ۳۳

اور جس طرح پہلی (جاہلیت کے دنوں) میں اظہار تجمل کرتی تھیں اس طرح زینت نہ دکھاؤ۔

بتاؤ کیا جاہلیت بھی کئی ایک ہیں (جو فرمایا گیا کہ پہلی جاہلیت کی طرح زیب و زینت کر کے نہ پھرو۔)

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: میں نے کسی ایسی چیز کی پہلی نہیں سنی جس کی آخر نہ ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتاب اللہ سے اس کی تصدیق پیش کرو! ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: فرمان الٰہی ہے:

وجاهدو فی الله حق جهاده۔ الحج: ۷۸

اور اللہ (کی راہ) میں جہاد کرو جیسا جہاد کرنے کا حق ہے۔

اور اس حکم سے مراد ہے کہ جیسا تم نے پہلے جہاد کیا تھا اسی طرح اب بھی جہاد کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہمیں کس کے ساتھ جہاد کا حکم ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: مخزوم اور عبد شمس۔ (یعنی پہلے جنگ بدر میں ان کے سرغنہ لوگوں کو تہ تیغ کیا تھا اب ان کے آخر کو بھی ختم کرو)۔ ابو عبید فی فضائلہ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا معافی طلب کرنا

فائدہ:...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا جاہلیت کی کئی اقسام ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ کئی تو نہیں مگر پہلی اور آخری ضرور ہیں یعنی ہر چیز میں اول و آخر ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے جاہلیت اولی ارشاد فرمایا گیا۔

۴۵۵۲...... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں فلاں شخص سے نفرت کرتا ہوں۔ اس شخص سے پوچھا گیا کہ کیا بات ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ تم سے نفرت کرتے ہیں؟ اسی طرح بہت سے لوگوں نے اس کو یہ بات کہی۔ آخر وہ تنگ ہو کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

اے عمر! بتاؤ میں نے اسلام میں کوئی پھوٹ ڈالی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں۔ اس نے پوچھا: میں نے کوئی جرم کیا ہے؟ فرمایا نہیں۔ پوچھا کیا میں نے کوئی شے ایجاد کی ہے؟ فرمایا نہیں۔ آخر اس شخص نے پوچھا: پھر آپ مجھ سے کیوں نفرت کرتے ہیں؟ جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

الذين يؤذون المؤمنين والمؤمنات بغير ما اكتسبو فقد احتملو بهتانا واثماً مبينا۔ الاحزاب: ۵۸

اور جو لوگ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو ایسے کام کی (تہمت) دیں جو انہوں نے نہ کیا ہو ایذاء دیں تو انہوں نے بہتان اور

صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا۔

پھر اس شخص نے کہا: اے عمر! تو نے بھی مجھے اذیت دی ہے اللہ بھی تیری مغفرت نہ کرے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس نے سچ کہا، اللہ کی قسم! اس نے پھوٹ ڈالی، نہ جرم کیا، نہ بدعت ایجاد کی، پس اے فلاں! مجھے معاف کردے۔ اس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ (امیر المؤمنین) اس شخص کے ساتھ چمٹے رہے حتیٰ کہ اس نے آپ کو معاف کر دیا۔ ابن المنذر

۴۵۵۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیویوں کو دنیا و آخرت میں اختیار دیا تھا نہ کہ طلاق کا اختیار دیا تھا۔

مسند عبداللہ بن احمد بن حنبل

فائدہ:...... سورۃ الاحزاب کی آیت ۲۸ اور ۲۹ کی تفسیر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا ہے۔

۴۵۵۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمان الٰہی:

ولا تکونوا کالذین آذوا موسٰی۔ الاحزاب: ۶۹

اور تم ان لوگوں جیسے نہ ہونا جن لوگوں نے (عیب لگا کر) موسیٰ کو رنج پہنچایا۔

کے متعلق وضاحت فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام دونوں جبل پر چڑھے وہاں حضرت ہارون علیہ السلام کو اجل آ پہنچی اور وہ مر گئے۔ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر الزام لگایا تم نے ان کو قتل کیا ہے۔ وہ آپ سے زیادہ ہم سے محبت رکھتے تھے۔ اور وہ نرم مزاج انسان تھے۔ یوں بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رنج پہنچایا۔

اللہ پاک نے ملائکہ کو حکم دیا۔ ملائکہ نے حضرت ہارون علیہ السلام کے لاشے کو اٹھایا اور بنی اسرائیل کی مجالس کے پاس لے گئے اور ملائکہ نے ان کے ساتھ حضرت ہارون کی اپنی آپ موت کی بات چیت کی تب ان کو یقین آیا کہ وہ اپنی موت آپ مرے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کو اس الزام سے بری کر دیا۔ جبکہ بنی اسرائیل نے حضرت ہارون علیہ السلام کے جسم کو لیا اور اس کو دفن کر دیا۔ اور حضرت ہارون علیہ السلام کی قبر سب پر مخفی کر دی۔ صرف گدھ کرگس پرندے کو معلوم ہے اور اللہ نے اس کو گونگا بہرہ کر دیا ہے۔

ابن منیع، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، مستدرک الحاکم

فائدہ:...... انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں ان کے جسموں کو مٹی کھا سکتی ہے اور نہ کوئی اور شی۔ اسی وجہ سے غیر محفوظ جگہوں میں جہاں انبیاء کی قبریں ہیں اللہ پاک نے ان کو مخفی کر دیا ہے تاکہ ہر طرح سے محفوظ رہیں۔ اور جہاں معروف ہیں وہاں اللہ نے مضبوط محافظ مقرر فرما دیئے ہیں۔ اس وجہ سے اجسام انبیاء ہر طرح کی بے حرمتی سے بھی محفوظ ہیں۔

انبیاء علیہم السلام سے عہد لیا گیا

۴۵۵۵..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمان الٰہی ہے:

واذا اخذنا من النبیین میثاقھم ومنک ومن نوح وابراھیم الخ. الاحزاب: ۷

اور جب ہم نے پیغمبروں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے۔ اور عہد بھی ان سے پکا لیا۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے نوح علیہ السلام سے عہد لیا ان کے بعد سب سے اول سے پھر سب سے اول سے (اس طرح اول فالاول)۔ ابن ابی عاصم، السنن لسعید بن منصور

۴۵۵۶..... حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی عورتوں کو اختیار دیا تھا (کہ دنیا اختیار کر لیں یا اللہ اور اس کے رسول کو جس کا ذکر احزاب کی ۲۸ اور ۲۹ آیات میں ہے) تو آپ کی بیویوں نے آپ ﷺ اور اللہ کو اختیار کر لیا تھا لہٰذا اس طرح طلاق واقع نہیں ہوئی۔

مصنف عبدالرزاق

ازواج مطہرات کو اختیار دیا گیا

۴۵۵۷...... حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے اپنی عورتوں کو اختیار دیا تو انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کو پسند کرلیا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے انہی عورتوں پر صبر کیا جس کی وجہ سے اللہ نے ارشاد فرمایا:

لایحل لک النساء من بعد الخ. الاحزاب: ۵۲

(اے پیغمبر!) ان کے سوا اور عورتیں تم کو جائز نہیں اور نہ یہ کہ ان بیویوں کو چھوڑ کر اور بیویاں کرلو۔ خواہ ان کا حسن تم کو اچھا لگے۔ مگر جو تمہارے ہاتھ کا مال ہے۔ (یعنی باندیاں جائز ہیں)۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۵۸...... معمر رحمۃ اللہ علیہ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

ہم کو رسول اللہ ﷺ نے اختیار دیا تھا، ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کرلیا۔ پس یہ طلاق شمار نہیں کیا گیا۔

معمر کہتے ہیں مجھے کسی نے حسن رحمۃ اللہ علیہ سے خبر سنائی کہ حضور ﷺ نے اپنی بیویوں کو دنیا وآخرت کے درمیان اختیار دیا تھا نہ کہ طلاق کا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۵۵۹...... (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

ہر دن کی ایک نحوست ہوتی ہے، پس تم اس دن کی نحوست کو صدقہ کے ساتھ دفع کردیا کرو۔ پھر آپ نے فرمایا: موضع خلف کو پڑھو۔ (پھر خود ہی موضع خلف کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا)

میں نے اللہ تعالیٰ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

وما انفقتم من شیء فھو یخلفه۔ اسبأ: ۳۹

اور جو چیز تم خرچ کروگے وہ اس کا عوض دیدے گا۔

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اور جب تم خرچ نہیں کروگے تو اللہ تم کو اس کا عوض کیسے دے گا۔ رواہ ابن مردویہ

قوم سبا کا تذکرہ

۴۵۶۰...... (مسند فروہ بن مسیک غطیفی ثم المرادی رضی اللہ عنہ) فروہ غطیفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں اپنی قوم کے پیٹھ دینے والوں سے قتال نہ کروں ان لوگوں کو لے کر جو ان میں سے سامنے آئیں۔ (اور میرے ساتھ مل جائیں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیوں نہیں ضرور کرو۔ فروہ کہتے ہیں پھر میرے دل میں یہ بات آئی اور میں نے عرض کیا: نہیں، وہ تو اہل سبا ہیں۔ وہ بڑی طاقت اور قوت والے ہیں۔ لیکن آپ ﷺ نے مجھے اس کا حکم فرمایا اور ان سے لڑنے کی اجازت دی۔

چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے نکلا تو اللہ پاک نے آپ پر (قوم) سبا کے بارے میں (سورۂ سبا کی صورت میں) نازل فرمایا جو نازل فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: غطیفی نے کیا کیا؟ پھر آپ ﷺ نے میری طرف بلانے والے کو بھیجا۔ قاصد نے مجھے دیکھا کہ میں سوار ہو چکا ہوں۔ پھر اس نے مجھے واپس چلنے کو کہا۔ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو آپ کو اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان بیٹھا ہوا پایا۔ آپ ﷺ نے (مجھے) ارشاد فرمایا: (پہلے) قوم کو دعوت دو۔ جو تمہاری دعوت قبول کرلیں تم (ان کا اسلام) قبول کرو اور جو انکار کریں تم ان پر جلدی نہ کرو حتیٰ کہ مجھے آکر بیان نہ کرو۔ پھر قوم میں سے ایک شخص نے پوچھا: یارسول اللہ! یہ سبا کیا ہے؟ کسی زمین کا نام ہے یا کسی عورت کا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

سبا زمین ہے اور نہ کوئی عورت بلکہ سبا ایک مرد تھا۔ جس کے ہاں دس عرب لڑکے پیدا ہوئے۔ چھ دائیں طرف یمن اور اس کی اطراف میں سدھار گئے اور چار بائیں طرف ملک شام چلے گئے۔ چار جو ملک شام گئے وہ لخم، جذام، غسان اور عاملہ تھے۔ اور ملک یمن گئے وہ ازد، کندہ، حمیر، اشعریون، انمار اور مذحج تھے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! انمار کون ہیں؟ فرمایا: جن سے خثعم اور بجیلہ قبائل ہیں۔

ابن سعد، مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی حسن غریب، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم

سورۂ فاطر

۴۵۶۱......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اس آیت:

فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات باذن الله۔ فاطر: ۳۲

کچھ تو ان میں سے اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں اور کچھ میانہ رو ہیں اور کچھ خدا کے حکم سے نیکیوں میں آگے نکل جانے والے ہیں۔

کے مثل اپنی طرف ارشاد فرماتے تھے:

ہمارے سابق تو سابق ہمیں ہی (جو نیکیوں میں آگے نکل جانے والے ہیں اور ہمارے میانہ رو نجات یافتہ ہیں اور ہمارے ظالم لوگ بھی اللہ کی بخشش حاصل کر لیں گے۔ السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن المنذر، البیہقی فی البعث

فائدہ:......حضرت عمر رضی اللہ عنہ بسا اوقات کوئی بات ارشاد فرماتے تھے تو بالکل اسی کے موافق اللہ کا کلام نازل ہو جاتا تھا۔ اس وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملہم من اللہ بھی کہا گیا ہے یعنی اللہ کی طرف سے ان کو الہام ہو جاتا تھا۔ نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ خطاب کا فرزند عمر ہوتا۔ توانہی موافقات عمر رضی اللہ عنہ میں سے یہ آیت بھی ہے۔

گناہگار مسلمان کی نجات ہوگی

۴۵۶۲......ابو عثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ کو میں نے ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ہمارا سابق تو سابق ہے، ہمارا اعتدال سند نجات پا جانے والا ہے اور ہمارے ظالم کی مغفرت ہو جائے گی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات باذن الله۔ فاطر: ۳۲

پس ان میں سے کچھ اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہیں اور کچھ ان میں سے میانہ رو ہیں اور کچھ نیکیوں میں آگے نکل جانے والے ہیں۔

العقیلی فی الضعفاء، ابن مردویہ، ابن لآل فی مکارم الاخلاق، الدیلمی

۴۵۶۳......میمون بن سیاہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

ثم اورثنا الكتب الذين اصطفينا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات۔

سورہ فاطر: ۳۲

پھر ہم نے ان لوگوں کو کتاب کا وارث ٹھہرایا جن کو اپنے بندوں میں سے برگزیدہ کیا۔ تو کچھ ان میں اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔ اور کچھ میانہ رو ہیں اور کچھ خدا کے حکم سے آگے نکل جانے والے ہیں۔ یہی بڑا فضل ہے۔

پھر رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارا سابق تو سابق ہے اور ہمارا میانہ رو ناجی (نجات والا) اور ہمارا ظالم خدا کی بخشش پانے والا ہے۔

البعث للبیہقی

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت میں میمون بن سیاہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان کا کوئی راوی متروک ہے۔

۴۵۶۴..... حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرمان باری تعالیٰ:

فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات۔

کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں ہمارے سابق جہادی ہیں۔ ہمارے میانہ رو ہمارے شہری لوگ ہیں اور ہمارے ظالم بدو (دیہاتی) ہیں (جو دین سے نابلد رہتے ہیں)۔ السنن لسعيد بن منصور، ابن ابی شيبه، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردويه فی البعث

۴۵۶۵..... حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اللہ کے فرمان:

فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات. فاطر: ۳۲

کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: یہ سب اس امت کے (مسلمان) لوگ ہیں اور سب ہی جنت میں جائیں گے۔

السنن لسعيد بن منصور، ابن مردويه، البيهقی فی البعث

۴۵۶۶..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لوگوں کو تین اقسام میں کر کے اٹھایا جائے گا۔ اور یہ (تین اقسام) اللہ کے فرمان میں ہیں:

فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات۔ فاطر: ۳۲

پھر فرمایا: سابق بالخیرات (لوگوں میں آگے نکل جانے والا) تو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائے گا۔ مقتصد (میانہ رو) سے آسان حساب لیا جائے گا۔ اور ظالم لنفسہ (اپنی جان پر گناہ کر کے ظلم کرنے والا) اللہ کی رحمت سے جنت میں جائے گا۔ رواہ الديلمی

یہ سند مسند الفردوس للدیلمی کی روایت ہے۔

۴۵۶۷..... (ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد ربانی:

فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات۔ فاطر ۳۲

کے بارے میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

سابق اور مقتصد بلا حساب جنت میں داخل ہو جائیں گے اور ظالم لنفسہ سے آسان حساب لیا جائے گا پھر وہ جنت میں داخل ہوگا۔

البيهقی فی البعث

فائدہ:..... سورۂ فاطر کے باب میں یہ تمام احادیث اسی مضمون پر مشتمل ہیں اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب کسی حدیث پر روایات کثرت کے ساتھ آجائیں تو واضح ہو جاتا ہے کہ اس حدیث کی واقعی اصل ہے۔

سورۃ الصافات

۴۵۶۸..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمان باری تعالیٰ:

احشروا الذين ظلموا وازواجهم۔ الصافات: ۲۲

جو لوگ ظلم کرتے تھے ان کو اور ان کے ہم جنسوں کو اور جن کی وہ پوجا کرتے تھے (سب کو) جمع کرلو۔

کا مفہوم ہے کہ ایک دوسرے کے ہم مثل مثلاً سود کھانے والے سود کھانے والوں کے ساتھ، زانی زانیوں کے ساتھ اور شراب پینے والے شراب پینے والوں کے ساتھ جمع ہو کر آئیں گے اسی طرح جنت میں جانے والے جنت میں اکٹھے جائیں گے اور جہنم میں جانے والے جہنم میں اکٹھے جائیں گے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شيبه، الفريابی، ابن منيع، عبد بن حميد، ابن جرير، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردويه، مستدرک الحاكم، البيهقی فی البعث

۴۵۶۹.....(مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں سے) ذبح ہونے والے حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں۔عبدالرزاق، السنن لسعید بن منصور

ذبیح اللہ اسماعیل علیہ السلام ہیں

فائدہ:......مشہور روایات اور کلام اللہ کے سیاق وسباق سے بداہتہ یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ذبح ہونے والے حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں مثلا یہی آیات لیجیے جن کی تفسیر میں مذکورہ فرمان علی رضی اللہ عنہ ارشاد ہوا: فرمان الٰہی ہے:

وقال انی ذاھب الی ربی سیھدین۔رب ھب لی من الصالحین فبشرنہ بغلم حلیم فلما بلغ معہ السعی، الخ
الصافات: ۹۹-۱۰۲

اور (ابراہیم علیہ السلام) بولے: کہ میں اپنے پروردگار کی طرف جانے والا ہوں وہ مجھے رستہ دکھائے گا۔اے پروردگار! مجھے (اولاد) عطا فرما (جو) سعادت مندوں میں سے (ہو) تو ہم نے ان کو نرم دل لڑکے کی خوش خبری سنائی۔ جب وہ ان کے ساتھ دوڑنے کی عمر کو پہنچا تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ بیٹا میں خواب دیکھتا ہوں کہ (گویا) تم کو ذبح کر رہا ہوں تو تم سوچو کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا ابا جو آپ کو حکم ہوا ہے وہی کیجیے خدا نے چاہا تو آپ مجھے صابروں میں پائیں گے۔ جب دونوں نے حکم مان لیا اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا تو ہم نے ان کو پکارا کہ اے ابراہیم! تم نے خواب سچا کر دکھایا ہم نیکو کاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہ صریح آزمائش تھی اور ہم ایک بڑی قربانی کو ان کا فدیہ دیا۔

یہاں سے معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اولاد کی دعا مانگی اور خدا نے قبول کی اور وہی لڑکا قربانی کے لیے پیش کیا گیا۔موجودہ تورات سے ثابت ہے کہ جو لڑکا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پیدا ہوا وہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں۔اور اسی لیے ان کا نام ''اسمٰعیل'' رکھا گیا۔کیونکہ ''اسمٰعیل'' دو لفظوں سے مرکب ہے۔ ''سمع'' اور ''ایل'' سمع کے معنی سننے کے اور ایل کے معنی خدا کے ہیں۔یعنی خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا سن لی۔ ''تورات'' میں ہے کہ خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ اسمٰعیل کے بارے میں میں نے تیری سن لی اس بناء پر آیت حاضرہ میں جس کا ذکر ہے وہ حضرت اسمٰعیل ہیں۔حضرت اسحٰق نہیں۔اور ویسے بھی ذبح وغیرہ کا قصہ ختم کرنے کے بعد حضرت اسحٰق کی بشارت کا جداگانہ ذکر کیا گیا ہے جیسا کہ آگے آتا ہے:

وبشرناہ باسحق نبیا الخ معلوم ہوا کہ ''فبشرناہ بغلام حلیم۔'' میں ان کے علاوہ کسی دوسرے لڑکے کی بشارت مذکور ہے۔ نیز اسحٰق کی بشارت دیتے ہوئے ان کے نبی بنائے جانے کی بھی خوشخبری دی گئی اور سورۂ ھود میں ان کے ساتھ ساتھ یعقوب علیہ السلام کا مژدہ بھی سنایا گیا۔ جو حضرت اسحٰق کے بیٹے ہوں گے۔ ''ومن وراء اسحق یعقوب'' (ھود: رکوع ۷) پھر کیسے گمان کیا جا سکتا ہے کہ حضرت اسحٰق ذبح ہوں۔ گویا نبی بنائے جانے اور اولاد عطا کیے جانے سے بیشتر ہی ذبح کر دیئے جائیں۔ لامحالہ ماننا پڑے گا کہ ذبیح اللہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں جن کے متعلق بشارت ولادت کے وقت نہ نبوت عطا فرمانے کا وعدہ ہوا نہ اولاد دیئے جانے کا۔ یہی وجہ ہے کہ قربانی کی یادگار اور اسکی متعلقہ رسوم بنی اسمٰعیل میں برابر بطور وراثت منتقل ہوتی چلی آئیں۔ اور آج بھی اسمٰعیل کی روحانی اولاد ہے۔ (جنہیں مسلمان کہتے ہیں) ان مقدس یادگاروں کی حامل ہے۔ موجودہ تورات میں تصریح ہے کہ قربانی کا مقام ''مورا'' یا ''مریا'' تھا۔ یہود ونصاریٰ نے اس مقام کا پتہ چلانے میں بہت ہی دور از کار احتمالات سے کام لیا ہے حالانکہ نہایت ہی اقرب اور بے تکلف بات یہ ہے کہ یہ مقام ''مروہ'' ہے جو کعبہ کے سامنے بالکل نزدیک واقع ہے اور جہاں سعی بین الصفا والمروۃ ختم کر کے معتمرین حلال ہوتے ہیں اور ممکن ہے ''بلغ معہ السعی'' میں اسی سعی کی طرف ایماء ہو موطا امام مالک کی ایک روایت میں نبی کریم ﷺ نے ''مروہ'' کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ قربان گاہ ہے۔ غالباً وہ اسی ابراہیم علیہ السلام واسمٰعیل علیہ السلام کی قربان گاہ کی طرف اشارہ ہوگا ورنہ آپ ﷺ کے زمانہ میں لوگ عموماً مکہ سے تین میل ''منیٰ'' میں قربانی کرتے تھے۔ جیسے آج تک کی جاتی

ہے معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی اصل قربان گاہ "مروہ" تھی۔ پھر حجاج اور ذبائح کی کثرت دیکھ کر منیٰ تک وسعت دے دی گئی۔ قرآن کریم میں بھی "هديا بالغ الكعبة" اور "ثم محلها الى البيت العتيق" فرمایا ہے جس سے کعبہ کا قرب ظاہر ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

بہر حال قرائن و آثار یہی بتلاتے ہیں کہ "ذبیح اللہ" وہ ہی اسمٰعیل علیہ السلام تھے جو مکہ میں آ کر رہے اور وہیں ان کی نسل پھیلی۔ تورات میں یہ بھی تصریح ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے اکلوتے اور محبوب بیٹے کے ذبح کا حکم دیا گیا تھا اور یہ مسلم ہے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام حضرت اسحٰق علیہ السلام سے عمر میں بڑے ہیں۔ پھر حضرت اسحٰق علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی موجودگی میں اکلوتے کیسے ہو سکتے ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے جواب میں جس لڑکے کی بشارت ملی اسے "غلام حلیم" کہا گیا ہے۔ لیکن حضرت اسحٰق علیہ السلام کی بشارت جب فرشتوں نے ابتداء خدا کی طرف سے دی تو "غلام علیم" سے تعبیر کیا۔ حق تعالیٰ کی طرف سے "حلیم" کا لفظ ان پر یا کسی اور نبی پر قرآن میں کہیں اطلاق نہیں کیا گیا۔ صرف اس لڑکے کو جس کی بشارت یہاں دی گئی اور اس کے باپ ابراہیم علیہ السلام کو یہ لقب عطا ہوا ہے "ان ابراهيم لحليم اواه منيب" (ھود: رکوع: ۷) اور "ان ابراهيم لا واه حليم" (توبہ: رکوع: ۱۴) جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہی دونوں باپ بیٹے اس لقب خاص سے ملقب کرنے کے مستحق ہوئے۔ "حلیم" اور "صابر" کا مفہوم قریب قریب ہے۔ اسی "غلام حلیم" کی زبان سے نقل کیا ستجدني ان شاء الله من الصابرين۔ دوسری جگہ صاف فرمایا:

واسماعيل وادريس وذالكفل كل من الصابرين۔ انبیاء: رکوع: ۷

شاید اسی لیے سورۂ مریم میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کو صادق الوعد فرمایا کہ ستجدني ان شاء الله من الصابرين۔ کے وعدہ کو کس طرح سچا کر دکھایا۔ بہر حال حلیم، صابر اور صادق الوعد کے القاب کے مصداق ایک ہی معلوم ہوتا ہے یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام۔ وكان عند ربه مرضيا سورۂ بقر میں تعمیر کعبہ کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام و اسمٰعیل علیہ السلام کی زبان سے جو دعا نقل فرمائی اس میں یہ الفاظ بھی ہیں:

ربنا واجعلنا مسلمين لك ومن ذريتنا امة مسلمة لك۔ بعینہ اسی مسلم کے تثنیہ کو۔ یہاں قربانی کے ذکر میں فلما اسلما کے لفظ سے ادا کر دیا اور ان ہی دونوں کی ذریت کو خصوصی طور پر مسلم کے لقب سے نامزد کیا بے شک اس سے بڑھ کر اسلام و تفویض اور صبر کیا ہوگا جو دونوں باپ بیٹے نے کرنے اور ذبح ہونے کے متعلق دکھایا یہ اسی اسلما کا صلہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی ذریت کو امت مسلمہ بنایا۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ فرمان علی رضی اللہ عنہ سے متعلق حدیث مذکورہ محل کلام ہے کیونکہ آئندہ کی حدیث جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے اس کے خلاف ہے۔ نیز اس طرح کے اور بہت سے قرائن و شواہد ہیں جن سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ ذبیح اللہ اسماعیل علیہ السلام ہی ہیں۔

تفسیر عثمانی مع اضافہ

۴۵۷۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو مینڈھا اسماعیل علیہ السلام کے فدیہ میں قربان ہوا وہ جمرۂ وسطیٰ کے بائیں جانب اترا تھا۔

بخاري في تاريخه

اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پہلی روایت محل کلام ہے جس میں ذبیح اللہ اسحاق علیہ السلام کو فرمایا۔ نیز جس مقام پر قربانی ہوئی وہ مقام اسماعیل علیہ السلام کا مستقر ہے اور کعبۃ اللہ کی بنا میں بھی اسماعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تھے۔ لہٰذا یہاں قائم ہونے والی سنت بھی اسماعیل علیہ السلام کی یادگار ہے نہ کہ حضرت اسحاق علیہ السلام کی۔

قوم یونس کی تعداد

۴۵۷۱..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

وارسلناه الى مائة الف أويزيدون۔ الصافات ۱۴۷

اور ہم نے ان (یونس علیہ السلام) کو لاکھ یا زائد کی طرف بھیجا۔
کے بارے میں پوچھا (کہ زائد سے کتنے زائد مراد ہیں؟) آپ علیہ السلام نے فرمایا بیس ہزار۔

ترمذی غریب، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ

فائدہ:......یعنی اگر صرف عاقل بالغ افراد گنتے تو لاکھ تھے جن کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ جبکہ بچے ان کے ماتحت ہو کر آجاتے ہیں لیکن اگر سب چھوٹوں بڑوں کو شمار کرتے تو زائد تھے۔ یہی مطلب زیادہ قرین قیاس ہے۔

کلام:......امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

سورۂ ص

۴۵۷۲......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے قیامت کا ذکر فرمایا اور بڑی عظمت وشدت کے ساتھ فرمایا۔ اور فرمایا: رحمٰن داؤد علیہ السلام کو فرمائیں گے میرے آگے آؤ۔ داؤد علیہ السلام عرض کریں گے پروردگار! مجھے خوف ہے کہ میری خطائیں میرے قدم نہ پھسلا دیں۔ پروردگار فرمائیں گے: میرے پیچھے سے گذرو۔ داؤد علیہ السلام عرض کریں گے: مجھے خوف ہے کہ کہیں میری خطائیں مجھے نہ پھسلا دیں۔ پروردگار فرمائیں گے: میرا قدم پکڑو۔ پس داؤد علیہ السلام اللہ کا قدم پکڑیں گے اور پھر گذر جائیں گے۔ یہی زلفیٰ ہے۔ جو اللہ نے فرمایا:

وان له عندنا لزلفٰی وحسن مآب۔ ص: ۲۵

اور بے شک (داؤد) کے لیے ہمارے ہاں قرب اور عمدہ مقام ہے۔ **رواہ ابن مردویہ**

۴۵۷۳......(علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے حین سے مراد چھ ماہ کا عرصہ ہے۔ **السنن للبیھقی**

فائدہ:......فرمان الٰہی ہے:

ولتعلمن نبأه بعد حين۔ ص: ۸۸

اور تم کو اس کا حال ایک وقت کے بعد معلوم ہو جائے گا۔

نقش سلیمانی

۴۵۷۴......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام سمندر کے کنارے بیٹھے اپنی انگوٹھی کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ اچانک انگوٹھی آپ سے چھوٹ کر سمندر میں گر گئی۔ آپ کی ساری سلطنت آپ کی انگوٹھی میں تھی۔ چنانچہ آپ وہاں سے چل پڑے۔ جبکہ پیچھے ایک شیطان (آپ کی شکل میں) آپ کے گھر رہنے لگا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام ایک بڑھیا کے پاس تشریف لائے اور اس کے پاس رہنے لگے۔ (اور ساری داستان سنائی) بڑھیا بولی: اگر تم چاہو تو تم جا کر (روزی) تلاش کرو اور میں گھر کا کام کاج کرتی ہوں۔ اور اگر تم چاہو تو تم گھر کا کام کاج کرو اور میں جا کر روزی تلاش کرتی ہوں۔ چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام روزی کی تلاش میں نکل پڑے۔ آپ علیہ السلام ایک قوم کے پاس آئے جو مچھلی کا شکار کر رہے تھے۔ آپ ان کے پاس بیٹھ گئے۔ انہوں نے کچھ مچھلیاں آپ کو دیں۔ آپ علیہ السلام وہ مچھلیاں لے کر بڑھیا کے گھر لوٹے۔ بڑھیا مچھلیاں کاٹنے لگی تو ایک مچھلی کا پیٹ کاٹا تو اس میں سے حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی نکل آئی۔ بڑھیا نے پوچھا یہ کیا ہے: حضرت سلیمان علیہ السلام (نے بتایا کہ یہی تو میری گمشدہ انگوٹھی ہے) پھر آپ علیہ السلام نے وہ انگوٹھی لے کر پہنی۔ اور آپ کی بادشاہت لوٹ آئی اور تمام انس وجن، شیاطین، چرند پرند اور وحشی جانور آپ کے تابعدار ہو گئے۔ اور جو شیطان آپ کی جگہ لیے بیٹھا تھا وہ بھاگ گیا۔ اور جا کر سمندر

کے ایک جزیرے میں پناہ گزین ہوگیا۔ سلیمان علیہ السلام نے اس کو پکڑنے کے لیے شیاطین کو اس کے تعاقب میں بھیجا۔ انہوں نے (آکر) کہا: ہم اس پر قادر نہیں ہو سکے۔ (ایک حل ہے) وہ ہر ہفتہ میں ایک دن جزیرے کے چشمے پر آتا ہے۔ اور ہم اس کو صرف نشہ کی حالت میں پکڑ سکتے ہیں۔ لہٰذا اس پانی کے چشمے میں شراب ڈالی جائے۔ (چنانچہ یہ تدبیر کی گئی) جب شیطان آیا اور اس چشمے کا پانی پی لیا (تو وہ نرم پڑا) پھر انہوں نے اس کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی دکھائی جس کو دیکھ کر وہ اطاعت پر آمادہ ہوگیا۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو بندھوا کر ایک پہاڑ پر بھیج دیا۔ کہتے ہیں وہ جبل الدخان نامی پہاڑ ہے۔ (دخان کے معنی دھویں کے ہیں) اور اس پہاڑ سے جو دھواں اٹھتا ہے وہ اسی شیطان سے نکلتا ہے اور وہ پانی جو پہاڑ سے گرتا ہے وہ شیطان کا پیشاب ہے۔ عبد بن حمید، ابن المنذر

۴۵۷۵......ابی بن کعب رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے فرمان الٰہی:

فطفق مسحا بالسوق والاعناق۔ ص: ۳۳

پس شروع ہوئے (تلوار کا ہاتھ پھیرنے) پنڈلی اور گردنوں پر۔

کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام گھوڑوں کی پنڈلیاں اور گردن کاٹنے لگے۔ اسماعیل فی معجمہ، ابن مردویہ

یہ روایت حسن ہے۔

سورۃ الزمر

۴۵۷۶......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم لوگ کہتے تھے: (دنیا کے) فتنے میں پڑ (کر ہجرت سے رہ جانے) والوں کے لیے کوئی توبہ نہیں۔ لوگ کہتے تھے: جو فتنے میں پڑ گئے ان کی نہ نفل قبول اور نہ فرض۔ اور (ہجرت سے رہ جانے والے لوگ) یہ بات اپنے متعلق کہتے تھے۔ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں اور ہمارے ان کے متعلق کہنے کے بارے میں اور خود ان کے اپنی جان کے بارے میں کہنے سے متعلق اللہ پاک نے یہ فرمان نازل کیا:

یعبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ...... سے ...... وانتم لاتشعرون تک۔ الزمر: ۵۳

اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جان پر زیادتی کی ہے خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہونا خدا تو سب گناہوں کو بخش دیتا ہے (اور) وہ تو بخشنے والا مہربان ہے، اور اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور اس کے فرماں بردار ہو جاؤ پھر تم کو مدد نہیں ملے گی۔ اور اس سے پہلے کہ تم پر ناگہاں عذاب آجائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو، اس نہایت اچھی (کتاب) کی پیروی کرو جو تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے یہ آیت ایک خط میں لکھ کر ہشام بن العاص کو روانہ کردی۔

البزار، الشاشی، ابن مردویہ، السنن للبیهقی

اس حدیث کی وضاحت ذیل کی حدیث کرتی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہجرت کا موقع

۴۵۷۷......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم لوگ (مدینہ منورہ) ہجرت کرنے کے لیے تیار ہوئے تو میں نے اور عیاش بن ابی ربیعہ اور ہشام بن العاص بن وائل نے پروگرام بنایا کہ ہم (ایک ساتھ) مدینہ ہجرت کریں۔ چنانچہ میں اور عیاش تو نکل پڑے جبکہ ہشام فتنہ میں پڑ گئے (یعنی اپنے کسی کام سے پیچھے رہ گئے) پھر ان کو آزمائش بھی پیش آگئی وہ یوں کہ ان کے دو بھائی ابوجہل اور حارث ابن ہشام ان کے پاس

آئے اور کہنے لگے کہ تمہاری ماں نے نذر مانی ہے کہ وہ نہ کسی سائے میں آئیں گی اور نہ سر کو دھوئیں گی جب تک کہ تم کو نہ دیکھ لیں۔ میں نے کہا اللہ کی قسم ان کا مقصد صرف تم کو تمہارے دین سے فتنہ میں ڈال کر روکنا ہے۔ آخر وہ دونوں اس کو لے گئے اور اس کو اپنے فتنے میں پھنسالیا۔ ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ پاک نے فرمایا:

یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لاتقنطو من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعاً......سے......**مثوی للمتکبرین** تک۔

میں نے یہ آیت ہشام کو لکھ بھیجیں۔ چنانچہ وہ بھی ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے آئے۔ البزار، ابن مردویه، السنن للبیهقی

۴۵۷۸......(علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

انک میت وانهم میتون (الزمر:۳۰)

(اے پیغمبر!) تم بھی مرجاؤ گے اور یہ بھی مرجائیں گے۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں میں نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا:

اے پروردگار! کیا تمام مخلوقات مرجائے گی اور انبیاء باقی رہیں گے؟ تو یہ آیت نازل ہوئی:

کل نفس ذائقة الموت ثم الینا ترجعون ۔ القرآن

ہر جی موت (کا مزہ) چکھنے والا ہے، پھر تم ہماری طرف لوٹائے جاؤ گے۔ ابن مردویه، السنن للبیهقی

۴۵۷۹......ارشاد خداوندی ہے:

والذی جاء بالحق وصدق به أولئک هم المتقون ۔ الزمر:۳۳

اور جو شخص سچی بات لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی وہی لوگ متقی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ مذکورہ آیت کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں سچی بات لانے والے محمد ﷺ ہیں اور اس کی تصدیق کرنے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ابن جریر، الباوردی فی معرفة الصحابة، ابن عساکر

فائدہ:......مشہور قرأت میں **والذی جاء بالصدق** ہے جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرمان میں **والذی جاء بالحق** کے الفاظ ہیں۔ مفہوم ایک ہی ہے۔ شاید حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قرأت میں بالحق کا لفظ ہو۔ واللہ اعلم بالصواب

خواب کی حقیقت کیا ہے؟

۴۵۸۰......سلیم بن عامر سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تعجب کی بات ہے کہ کوئی شخص رات بسر کرتا ہے اور ایسی کوئی چیز (خواب میں) دیکھتا ہے جو کبھی اس کے دل میں گذری نہیں۔ لیکن وہ (اٹھتا ہے اور) اپنے خواب کو جیسے ہاتھ سے تھام لیتا ہے۔ اور کوئی شخص خواب دیکھتا ہے تو اس کا خواب کچھ اہمیت نہیں رکھتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یاامیر المؤمنین! کیا میں اس کی حقیقت نہ بتاؤں! درحقیقت اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اللّٰہ یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها فیمسک التی قضی علیها الموت ویرسل الاخریٰ الی اجل مسمی ۔ الزمر: ۴۲

خدا لوگوں کے مرنے کے وقت ان کی روح قبض کر لیتا ہے اور جو مرے نہیں (ان کی روحیں) سوتے میں (قبض کر لیتا ہے) پھر جن پر موت کا حکم کر دیتا ہے ان کو روک رکھتا ہے اور باقی روحوں کو ایک وقت مقرر تک کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: (نیند کی شکل میں) تمام جانوں کی روح قبض کر لیتا ہے۔ پھر جو روحیں اللہ کے پاس ہوتے ہوئے خواب دیکھتی ہیں وہ سچے خواب ہوتے ہیں تو شیاطین ہوا میں ان سے ملتے ہیں اور ان سے جھوٹ بولتے ہیں اور باطل خبریں سناتے ہیں تو پس وہ جھوٹے خواب ہوتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرمان پر بہت تعجب ہوا (اور ان کی تحسین فرمائی)۔

ابن ابی حاتم، ابن مردویه، السنن للبیهقی

۴۵۸۱......ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دریافت فرمایا: کون سی آیت سب سے زیادہ وسعت والی ہے؟ تو لوگ ایک ایک دوسرے سے اس کے بارے میں کچھ کچھ کہنے لگے، کسی نے کہا:

ومن یعمل سوءً ا اویظلم نفسه ثم یستغفر الله یجد الله غفوراً رحیما۔ جس نے برا عمل کیا یا اپنی جان پر ظلم کیا پھر اللہ سے بخشش مانگی تو وہ اللہ کو مغفرت کرنے والا مہربان پائے گا۔

الغرض لوگ اس طرح کی آیات بتانے لگے۔ تب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا: قرآن میں اس سے زیادہ وسعت والی آیت کوئی نہیں:

یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لاتقنطوا من رحمة الله۔

اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو جاؤ۔ **رواه ابن جریر**

۴۵۸۲......عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے اللہ عزوجل کے اس فرمان کا مطلب دریافت کیا:

له مقالید السموات والارض ۔ الزمر

آسمانوں اور زمین کی چابیاں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

آسمان وزمین کی چابیاں

حضور ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا:

اے عثمان! تم نے مجھ سے ایسا سوال کیا ہے جو تم سے پہلے کسی نے نہیں کیا تھا۔ آسمانوں اور زمین کی چابیاں یہ کلمات ہیں:

لااله الاالله، والله اکبر، وسبحان الله، والحمدلله، واستغفر الله الذی لااله الاهو الاول والآخر والظاهر والباطن، یحیی ویمیت وهو حی لایموت، بیده الخیر، وهو علی کل شیءٍ قدیر۔

اے عثمان! جو شخص دن میں سو مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے، اس کو دس خصلتیں (خوبیاں) عطا کی جائیں گی۔

پہلی اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

دوسری جہنم کی آگ سے اس کے لیے آزادی لکھ دی جائے گی۔

تیسری دو فرشتے نگہبان اس پر مقرر کر دیئے جائیں گے، جو دن ورات تمام آفات اور بلیات سے اس کی حفاظت کریں گے۔

چوتھی اس کو ایک قنطار (ہزار اوقیہ) اجر عطا کیا جائے گا۔

پانچویں اس شخص کا اجر اس کو ملے گا جس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے سو غلام آزاد کیے۔

چھٹی اس کو ایسا اجر ملے گا گویا اس نے تورات، انجیل، زبور اور قرآن پڑھ لیے۔

ساتویں اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔

آٹھویں حورعین سے اس کی شادی کردی جائے گی۔
نویں اس کے سر پر وقار کا تاج پہنا دیا جائے گا۔
دسویں یہ کہ اس کے گھر کے افراد میں سے ستر افراد کے حق میں سفارش قبول کی جائے گی۔
پھر آپ ﷺ نے فرمایا:
اے عثمان! اگر ہو سکے تو زندگی میں کسی دن یہ کلمات فوت نہ ہونے دینا۔ تو ان کی بدولت کامیاب ہونے والوں کے ساتھ مل جائے گا اور اولین و آخرین کو پالے گا۔ ابن مردویہ، ابویعلی وابن ابی عاصم وابوالحسن القطان فی الطولات، السنن لیوسف القاضی، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن السنی، عقیلی فی الضعفاء، البیھقی فی الاسماء والصفات

یہی روایت دوسرے الفاظ میں یوں منقول ہوئی ہے:
جس شخص نے یہ کلمات صبح وشام دس دس بار کہے اس کو چھ خصلتیں (خوبیاں) عطا کی جائیں گی۔
پہلی ابلیس اور اس کے لشکر سے اس کی حفاظت کردی جائے گی۔
دوسری ایک قنطار اجر اس کو دیا جائے گا۔
تیسری ایک درجہ جنت میں بلند کیا جائے گا۔
چوتھی حورعین سے اس کی شادی کردی جائے گی۔
پانچویں اس کے پاس بارہ ہزار اور ایک روایت میں بارہ فرشتے حاضر ہوں گے۔
اور چھٹے یہ کہ اس کو اس شخص کا اجر ہوگا جس نے تورات، انجیل، زبور اور قرآن پاک کی تلاوت کی۔
اور اے عثمان! اس کے ساتھ اس کو اس شخص کا اجر ہوگا جس نے حج اور عمرہ کیا اور دونوں مقبول ہو گئے۔ اور اگر وہ شخص اسی دن مر گیا تو شہداء کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

کلام:...... امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کی سند میں نظر ہے۔ امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس میں نکارت ہے۔ جبکہ امام الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔ علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ۔ میزان میں فرماتے ہیں: میرے خیال میں یہ روایت موضوع (خودساختہ) ہے۔ امام بوخیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کے متعلق موضوع ہونے کا کلام کچھ بعید نہیں۔ کنز العمال ج ۲ ص ۴۹۳

سورۃ المؤمن

۴۵۸۳...... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: کیا مؤمن کو قتل کرنے والے کے لیے توبہ ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

غافر الذنوب وقابل التوب۔ الزمر

(اللہ) گناہ معاف کرنے والا اور توبہ قبول کرنے الا ہے۔ عبد بن حمید

۴۵۸۴...... (علی رضی اللہ عنہ) ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ومنهم من لم نقصص علیک۔ الزمر

اور ان میں سے کچھ (نبی ایسے ہیں) جن کو ہم نے آپ پر بیان نہیں کیا۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ایک حبشی غلام کو نبی بنا کر بھیجا تھا وہ انہی انبیاء میں سے تھا جن کے حالات محمد اپر نہیں بیان کیے گئے۔ الاوسط للطبرانی، ابن مردویه

سورۂ فصلت

۴۵۸۵...... (مسندابی بکرصدیق رضی اللہ عنہ) سعد بن عمران سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ نے ارشادخداوندی:

ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا الزمر: ۳۰

بے شک جن لوگوں نے کہا ہمارارب اللہ ہے پھر وہ اس پر ٹھہر گئے۔

کے متعلق ارشادفرمایا کہ استقامت یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کوشریک نہ ٹھہرائے۔ابن المبارک فی الزهد، عبدالرزاق، الفريابي، سعد بن منصور، مسدد، ابن سعد، عبد بن حميد، ابن جرير، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، رسته في الايمان

زیادہ بہتر روایت کامرفوع ہونا ہے کیونکہ حضرت ابوبکررضی اللہ عنہ اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر نہ فرماتے تھے۔

۴۵۸۶...... (مسندعمررضی اللہ عنہ) **ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا ۔الزمر ۳۰**

جن لوگوں نے کہا ہماراپروردگارخدا ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے۔

حضرت عمررضی اللہ عنہ اس کی تفسیر میں ارشادفرماتے ہیں وہ اللہ کی اطاعت کے ساتھ (ایمان پر) قائم رہے اورلومڑی کی مانند ادھراُدھر نہ پھرے۔

السنن لسعيد بن منصور؛ ابن المبارك، الزهد للامام احمد، عبد بن حميد، الحاكم، ابن المنذر، رسته في الايمان، الصابوني في المائتين

دلوں پر تالا ہونا

۴۵۸۷...... عبدالقدوس حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ عن عمررضی اللہ عنہ کی سند سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرمان باری تعالیٰ:

وقالوا قلوبنا في اكنة ممن تدعونا اليه ۔فصلت: ۵

اور کہنے لگے: کہ جس چیز کی طرف تم ہمیں بلاتے ہواس سے ہمارے دل پردوں میں ہیں۔کے (شان نزول) کے متعلق فرماتے ہیں۔

ایک مرتبہ قریش اکٹھے ہوکر نبی اکرم ﷺ کے پاس جمع ہوکر آئے۔آپ ﷺ نے ان کوفرمایا: تمہیں اسلام قبول کرنے سے کیا چیز رکاوٹ ہے؟ حالانکہ تم اسلام کی بدولت عرب کے سردار بن جاؤ گے۔مشرکین کہنے لگے: جوآپ کہہ رہے وہ ہماری سمجھ میں آتا ہی نہیں اور نہ ہم کووہ سنائی دیتا ہے۔بلکہ ہمارے دلوں پرتالے پڑے ہوئے ہیں۔پھرابوجہل نے کپڑا لے کراپنے اورحضور ﷺ کے درمیان تان لیا۔اور کہنے لگا: اے محمد! ہمارے دل پردے میں ہیں اس سے جس کی طرف تم ہم کوبلاتے ہو۔اور ہمارے کانوں میں بوجھ ہے اور ہمارے اورتمہارے درمیان پردہ ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تم کودوباتوں کی طرف بلاتا ہوں یہ کہ تم شہادت دیدو کہ اللہ کے سواکوئی معبودنہیں وہ تنہاء ہے اس کا کوئی ساتھی نہیں۔اور میں اللہ کارسول ہوں۔جب انہوں نے لا الٰہ الا اللہ کی شہادت سنی تونفرت کرتے ہوئے پیٹھ پھیرکرچل دیئے اور کہنے لگے کہ کیا تمام معبودوں کوایک ہی معبود بنالیں یہ توبڑی عجیب بات ہے۔پھر وہ ایک دوسرے کوکہنے لگے چلواورصبرکرواپنے ہی معبودوں پر یہ توایسی چیز مانگی جاتی ہے جوآخری ملت (نصرانیت) میں بھی نہیں تھی۔یہ بالکل بنائی ہوئی بات ہے۔کیا ہم سب میں سے اسی پرنصیحت (کی کتاب) اتری ہے؟

حضرت عمررضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

پھر جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہنے لگے: اے محمد! اللہ آپ کوسلام کہتا ہے۔اورفرماتا ہے کہ کیا خیال کرتے ہیں ان کے دلوں پر پردہ ہے اوران کے کانوں میں بوجھ ہے پس وہ آپ کی بات نہیں سنتے یہ کیسے ہوسکتا ہے حالانکہ جب آپ قرآن میں اللہ یکتا کاذکرکرتے ہیں تونفرت

کرتے ہوئے پیٹھ پھیر کر چل دیتے ہیں، اگر وہ اپنی بات میں سچے ہوتے تو اللہ کا یکتا ذکر سن کر نہ بھاگتے درحقیقت یہ لوگ سنتے تو ہیں لیکن اس سے نفع نہیں اٹھا سکتے کیونکہ وہ اس کو ناپسند کرتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چنانچہ جب اگلا دن ہوا تو انہی میں سے ستر افراد آپ ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے ہم پر اسلام پیش کیجیے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان پر اسلام پیش کیا تو وہ سب کے سب اسلام لے آئے۔ حضور ﷺ (خوشی سے) مسکرائے اور اللہ کی حمد بیان کی پھر فرمایا: کل تو تمہارا خیال تھا کہ تمہارے دلوں پر تالا پڑا ہوا ہے اور تمہارے دل پر پردے ہیں اس چیز سے جس کی طرف میں تم کو بلاتا ہوں۔ اور تمہارے کانوں میں بوجھ ہے۔ اور (الحمدللہ) آج تم مسلمان ہوگئے ہو۔ وہ لوگ کہنے لگے: یارسول اللہ! ہم کل کو جھوٹ بول رہے تھے۔ اللہ کی قسم اگر وہ سچ ہوتا تو ہم کبھی ہدایت نہ پا سکتے تھے۔ لیکن اللہ پاک ہی سچا ہے اور بندے اس پر جھوٹ بولتے ہیں۔ وہ غنی ہے اور ہم فقیر۔

ابوسهل السری بن سهل الجندی سابوری فی الخامس من حدیثه

۴۵۸۸......فرمان الٰہی ہے:

ربنا ارنا الذین اضلانا۔ فصلت: ۲۹

پروردگار! جنوں اور انسانوں میں سے جن لوگوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا ان کو ہمیں دکھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنوں اور انسانوں میں سے یہ دو گمراہ کرنے والے ابلیس اور آدم علیہ السلام کے بیٹے ہیں جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا۔

عبدالرزاق، السنن لسعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویه، مستدرک الحاکم

سورة الشوریٰ

۴۵۸۹......(عثمان رضی اللہ عنہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ:

له مقالید السموات والارض۔

آسمانوں اور زمین کی چابیاں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

کا کیا مطلب ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

سبحان اللّٰه والحمدلله، ولااله الااللّٰه، واللّٰه اکبر آسمانوں اور زمین کی چابی ہے کو اللہ نے اپنے لیے، اپنے ملائکہ کے لیے، اپنے انبیاء کے لیے اپنے رسولوں کے لیے اور تمام نیک مخلوق کے لیے پسند کیا ہے۔ الحارث، ابن مردویه

کلام: ......اس روایت میں حکیم بن نافع اور عبدالرحمٰن بن واقد دونوں ضعیف راوی ہیں۔

۴۵۹۰......(علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ نے ایک آیت کی تلاوت فرمائی پھر اس کی تفسیر بیان فرمائی اور مجھے اس کے بدلے دنیا و مافیہا کا مل جانا بھی پسند نہیں۔ وہ آیت ہے:

وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم ویعفوعن کثیر۔ شوریٰ ۳۰

اور جو مصیبت تم پر واقع ہوتی ہو سو تمہارے اپنے فعلوں سے (ہے) اور وہ بہت سے گناہ تو معاف کر دیتا ہے۔

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو اللہ نے دنیا میں کسی گناہ کی سزا دیدی تو اللہ پاک ایسے کریم ہیں کہ آخرت میں دوبارہ اس گناہ کی سزا نہیں دیں گے۔ اور اللہ پاک دنیا میں جس گناہ کو معاف کر دیں تو اللہ پاک ایسے نہیں ہیں کہ دنیا میں تو اس گناہ کو معاف کر دیں اور آخرت میں اس پر پکڑ فرمائیں۔ ابن راهویه، ابن مردویه

سزاء ایک ہی دفعہ ہوتی ہے

۴۵۹۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: کیا میں کتاب اللہ کی افضل آیت نہ بتاؤں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہے وہ یہ ہے:

وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر شوریٰ: ۳۰

اور جو مصیبت تم پر واقع ہوتی ہے سو تمہارے اپنے فعلوں سے ہے اور وہ بہت سے گناہ تو معاف کر دیتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم کو اس کی تفسیر بتاؤں گا۔

پھر فرمایا: اے علی! تم کو دنیا میں جو مصیبت کا مرض پیش آتا ہے یا جو سزا ملتی ہے تو اللہ اس بات سے کریم (اور سخی) ہے کہ آخرت میں دوبارہ سزا دے۔ اور جس گناہ کو اللہ پاک دنیا میں معاف کر دیں تو وہ زیادہ بردبار ہیں اور ایک روایت میں وہ زیادہ عظمت والے ہیں کہ اس کو معاف کرنے کے بعد دوبارہ اس پر پکڑ فرمائیں۔ مسند عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابن منیع، عبد بن حمید، الحکیم، مسند ابی یعلی، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، مستدرک الحاکم

۴۵۹۲......ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ قریش میں اوسط النسب تھے۔ قبائل قریش میں سے کوئی قبیلہ ایسا نہیں تھا جو آپ کے ساتھ اپنی رشتہ داری نہ رکھتا ہو۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

قل لااسئلکم علیه اجرًا الا المودة فی القربیٰ ۔ شوریٰ: ۲۳

کہہ دو کہ میں تم سے اس کا صلہ نہیں مانگتا مگر (تم کو) قرابت کی محبت (تو رکھنی چاہیے)۔ یعنی بس رشتہ داری کی محبت مجھ سے رکھو اور رشتہ داری میں میری حفاظت کرو۔ ابن سعد

حروف مقطعات کا مفہوم

۴۵۹۳......ابی معاویہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے اور فرمایا: اے لوگو! کیا تم میں سے کسی نے حضور ﷺ کو حٰمٓ عٓسٓقٓ کی تفسیر کرتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی جگہ اچھلے اور عرض کیا: میں نے (سنی ہے) پھر فرمایا: حٰمٓ اللہ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: عین کیا ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عاین المشرکون عذاب یوم بدر...... یعنی عین سے اشارہ ہے معائنہ کی طرف کہ مشرکین نے بدر کے دن اللہ کے عذاب کا معائنہ کر لیا۔ پوچھا سین کیا ہے؟ فرمایا: سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون عنقریب وہ لوگ جان لیں گے جنہوں نے اپنی جان پر ظلم کیا کہ کس کروٹ لوٹتے ہیں۔ پوچھا ق کیا ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما خاموش ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا: میں تم سب کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں بتاؤ کیا کسی نے آپ ﷺ کو آپ حٰمٓ عٓسٓقٓ کی تفسیر کرتے ہوئے سنا ہے؟ پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کودے اور فرمایا: حم اللہ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے۔ پوچھا عین؟ فرمایا عاین المشرکون عذاب یوم بدر. پوچھا سین؟ فرمایا: سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون. پوچھا: قاف کیا ہے؟ فرمایا: قارعة من السماء تصیب الناس ۔ یعنی وہ کھٹکھٹانے والی (صور کی آواز یا کوئی آسمانی عذاب) جو لوگوں پر نازل ہوگی۔

مسند ابی یعلی، ابن عساکر

سورة الزخرف

۴۵۹۴......(مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ یوں پڑھا کرتے تھے:

سبحان من سخرلنا هذا . الزخرف . ابن الانباری فی المصاحف

فائدہ:۔۔۔۔۔اصل قرأت:

سبحان الذی سخرلنا هذا ہے۔اور مفہوم دونوں کا ایک ہے۔

۴۵۹۵۔۔۔۔فرمان الٰہی:

الا خلاء یو مئذ بعضهم لبعض عدو الا المتقین ۔ الزخرف

دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیز گاروں کے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دو دوست مؤمن ہوتے ہیں اور دو دوست کافر۔ مؤمنوں میں سے ایک دوست مرجاتا ہے اس کو جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے وہ اپنے دوست کا ذکر کرتا ہے اور دعا کرتا ہے: اے اللہ! میرا فلاں دوست مجھے تیری فرماں برداری اور تیرے رسول کی فرماں برداری کا حکم دیتا تھا، نیز مجھے خیر کا حکم دیتا تھا اور برائی سے روکتا تھا اور مجھے خبر دیتا تھا کہ میں تجھ سے ایک دن ضرور ملاقات کروں گا۔ اے اللہ! پس اس کو گمراہ نہ کرنا میرے بعد حتیٰ کہ تو اس کو بھی وہ سب کچھ دکھادے جو تو نے مجھے دکھایا ہے۔ اور تو اس سے بھی راضی ہو جائے جس طرح مجھ سے راضی ہوا ہے۔ اللہ پاک اس کو فرماتے ہیں: جا، اگر تو دیکھ لیتا جو ہم نے اس کے لیے تیار کر رکھا ہے تو تو بہت ہنستا اور کم روتا۔ پھر دوسرا دوست بھی مرجاتا ہے۔ دونوں کی روحیں اکٹھی ہوتی ہیں اور ان کو کہا جاتا ہے کہ دونوں ایک دوسرے کی تعریف کریں لہٰذا ہر ایک دوسرے سے کہتا ہے یہ بہت اچھا بھائی ہے، بہت اچھا ساتھی ہے، بہت اچھا دوست ہے۔

اور جب دونوں کافروں میں سے ایک مرجاتا ہے تو اس کو جہنم کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ تب وہ اپنے دوست کو یاد کرتا ہے۔ اے اللہ میرا فلاں دوست مجھے تیری نافرمانی اور تیرے رسول کی نافرمانی کا کہتا تھا اور مجھے ہر برائی کا حکم دیتا تھا اور ہر نیکی سے باز رکھتا تھا اور مجھے کہتا تھا کہ میں تجھ سے اے اللہ کبھی نہ ملوں گا۔ پس اے اللہ! اس کو میرے بعد ہدایت نہ دیجیے گا حتیٰ کہ تو اس کو بھی وہی (عذاب) دکھائے جو تو نے مجھے دکھایا اور اس پر بھی اسی طرح ناراض ہو جس طرح مجھ سے ناراض ہوا۔ پھر دوسرا دوست مرتا ہے اور دونوں کی روحیں اکٹھی ہوتی ہیں تو دونوں کو کہا جاتا ہے کہ ایک دوسرے کی تعریف کرو۔ ہر ایک دوسرے کو کہتا ہے: بہت برا بھائی ہے، بہت برا ساتھی ہے اور بہت برا دوست ہے۔

ابن زنجویه فی ترغیبه، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویه، شعب الایمان للبیهقی

۴۵۹۶۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں قریش کے چند لوگوں کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: اے علی! اس امت میں تیری مثال عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی طرح ہے، ان سے بھی ان کی قوم نے محبت میں افراط کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ لوگ چیخ پڑے اور کہنے لگے: اپنے چچازاد کو عیسیٰ علیہ السلام سے تشبیہ دیدی۔ تب قرآن پاک نازل ہوا۔

ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومک منه یصدون ۔ الزخرف: ۵۷

اور جب مریم کے بیٹے (عیسیٰ) کی مثال دی گئی تو تمہاری قوم کے لوگ اس سے چلا اٹھے۔ ابن الجوزی فی الواهیات

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف لان ابن الجوزی ذکرہ فی الواہیات۔

۴۵۹۷۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے:

ولما ضرب ابن مریم مثلاً اذا قومل منه یصدون . الزخرف: ۵۷ . ابن مردویه

۴۵۹۸۔۔۔۔عبدالرحمن بن مسعود عبدی سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

فاما نذهبن بک فانا منهم منتقمون ۔ الزخرف: ۴۱

پس اگر ہم آپ کو اٹھالیں گے تو ان سے انتقام لے کر رہیں گے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک اپنے پیغمبر کو لے گئے اور میں عذاب بن کر اس کے دشمنوں کے بیچ رہ گیا ہوں۔

رواه ابن مردویه

سورۃ الدخان

۴۵۹۹ ... عباد بن عبداللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کیا آسمان وزمین کسی پر روتے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر شخص کی زمین کوئی جائے نماز ہوتی ہے اور آسمان میں اس کے عمل چڑھنے کا کوئی راستہ ہوتا ہے اور آل فرعون کا زمین میں کوئی نیک عمل ہے اور نہ آسمان میں نیک عمل جانے کا کوئی راستہ۔ (جوان پر روئے جبکہ مؤمن کے لئے زمین میں جائے نماز کا حصہ اور آسمان میں نیک عمل جانے کا راستہ مومن کے مرنے پر روتا ہے۔) ابن ابی حاتم

سورۃ الاحقاف

۴۶۰۰ ... حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ یہودیوں کے عید کے روز نبی اکرم ﷺ مجھے ساتھ لے کر ان کے کنیسہ میں تشریف لے گئے۔ یہودیوں نے (عید کے روز) ہمارا اپنے ہاں آنا ناگوار محسوس کیا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کو ارشاد فرمایا:

اے یہود! تم لوگ مجھے اپنے بارہ آدمی دکھادو جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتے ہوں؟ اللہ پاک آسمان کے نیچے رہنے والے ہر یہودی سے اپنے غضب کے عذاب کو ہٹادے گا جو غضب ان پر اللہ نے نازل کیا ہوا ہے۔ یہود چپ ہو گئے کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ آپ ﷺ نے دوبارہ اپنی بات دہرائی۔ مگر پھر کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ آپ ﷺ نے سہ بارہ اپنی بات دہرائی مگر پھر بھی سب خاموش رہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم تو انکار کرتے ہو لیکن اللہ کی قسم! میں ہی حاشر ہوں، میں ہی عاقب ہوں، میں مقفی نبی مصطفیٰ ہوں (جس کا تمہاری کتاب میں ذکر آیا ہے) تم ایمان لاؤ یا جھٹلاؤ۔

عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر آپ ﷺ اور میں لوٹنے لگے۔ ہم (کنیسہ سے) نکلنے کے قریب تھے کہ اچانک ہمارے پیچھے ایک شخص آموجود ہوا اور بولا ٹھہریئے اے محمد! پھر وہ اپنے یہودیوں کی طرف متوجہ ہو کر پوچھنے لگا: اے یہودیوں کی جماعت! میں کیسا شخص ہوں؟

یہودی کہنے لگے: اللہ کی قسم! ہم اپنے درمیان تم سے زیادہ کوئی کتاب اللہ (تورات) کو جاننے والا نہیں دیکھتے۔ نہ تم سے زیادہ فقیہ اور آپ سے پہلے آپ کے باپ سے زیادہ کسی کو اور نہ آپ کے باپ سے پہلے آپ کے دادا سے زیادہ افضل کسی کو جانتے! پھر اس شخص نے کہا: میں شہادت دیتا ہوں کہ یہ وہی نبی ہیں جن کو تم تورات میں پاتے ہو۔

پھر یہودی کہنے لگے: تو جھوٹ بولتا ہے پھر وہ اس کے بارے میں برا بھلا کہتے رہے۔ حضور ﷺ نے ان کو فرمایا: تم جھوٹ بولتے ہو تمہاری یہ بات قبول نہیں کی جاسکتی کیونکہ ابھی تم نے ان کی بہت اچھی طرح تعریف کی ہے۔ لیکن جب وہ ایمان لے آیا تو تم اس کو جھوٹا کہہ رہے ہو اور اس کو برا بھلا کہہ رہے ہو۔ لہٰذا تمہاری یہ بات قبول نہیں کی جائے گی۔

حضرت عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چنانچہ ہم نکلے اور تین افراد تھے میں، رسول اللہ ﷺ اور عبداللہ بن سلام۔ پھر اللہ پاک نے ان کے بارے میں یہ نازل فرمایا:

قل ارأیتم ان کان من عنداللہ و کفرتم به الخ. الاحقاف: ۱۰

کہو کہ بھلا دیکھو تو اگر یہ (قرآن) خدا کی طرف سے ہوا اور تم نے اس سے انکار کیا اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ اس کی طرح (کتاب) کی گواہی دے چکا ہے اور ایمان لے آیا ہے۔ اور تم نے سرکشی کی (تو تمہارے ظالم ہونے میں کیا شک ہے) بے شک خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ مسند ابی یعلی، ابن جریر، مستدرک الحاکم، ابن عساکر

سورۃ محمد ﷺ

۴۶۰۱...... حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک جوان کو پڑھاتے ہوئے یہ آیت پڑھی:

افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالھا ۔ احقاف: ۲۴

بھلا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا (ان کے) دلوں پر تالے لگ رہے ہیں۔ جوان نے کہا: دلوں پر تو تالے ہی ہوتے ہیں جب تک اللہ پاک نہ کھولے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے سچ کہا:

پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس یمن کا ایک وفد آیا انہوں نے درخواست دی کہ ان کے لیے ایک کتاب (خط) لکھ دی جائے۔ آپ نے عبداللہ بن الارقم کو فرمایا کہ ان کو کتاب لکھ دو۔ انہوں نے کتاب لکھ کر حضور ﷺ کو دکھائی۔ آپ ﷺ نے اس کو درست قرار دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیال ہوتا تھا کہ شاید لوگوں کی ذمہ داری کبھی ان کو سپرد کی جائے گی۔ جب آپ رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسی جوان کے متعلق دریافت کیا لوگوں نے کہا وہ تو شہید ہوگئے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے یوں یوں فرمایا اس جوان نے بھی بعینہ یوں ہی کہا۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: یوں مجھے معلوم ہوگیا کہ اللہ اس کو ہدایت دے گا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کو بیت المال پر امیر مقرر کردیا۔ **ابن راھویہ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن مردویہ**

۴۶۰۲...... نزال بن سبرہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا: یا امیر المؤمنین! یہاں ایک قوم ہے جو کہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بات کو اس وقت تک نہیں جانتا جب تک وہ وقوع پذیر نہ ہو جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر پھٹ کار کی ان کی ماں ان کو گم کرے۔ یہ بات کہاں سے کہی ہے انہوں نے؟ کیا وہ قرآن کے اس فرمان کی تفسیر (میں یہ بات) کہتے ہیں:

ولنبلونکم حتی نعلم المجاھدین منکم والصابرین ونبلوا اخبارکم. محمد: ۳۱

اور ہم تم کو آزمائیں گے تاکہ جو تم میں لڑائی کرنے والے اور ثابت قدم رہنے والے ہیں، ان کو معلوم کریں اور تمہارے حالات جانچ لیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس نے علم حاصل نہیں کیا وہ ہلاک ہوگیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ برسر منبر جلوہ افروز ہوئے اللہ کی حمد کی اور اس کی بڑائی بیان کی اور پھر فرمایا:

اے لوگو! علم حاصل کرلو اور اس پر عمل کرو اور اسے آگے دوسروں کو پڑھاؤ اور جس شخص پر کتاب اللہ کی کوئی بات مشتبہ ہو جائے وہ مجھ سے دریافت کرلے مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ کچھ لوگ کہتے ہیں: اللہ پاک نہیں جانتے جب تک بات وقوع پذیر نہ ہو جائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ولنبلونکم حتی نعلم المجاھدین ۔ الخ سنو! درحقیقت اس کا مطلب ہے، ہم جان لیں یعنی ہم دیکھ لیں کہ جس پر جہاد اور صبر فرض کیا ہے اگر وہ جہاد کرتا ہے اور مصیبت پر صبر کرتا ہے اور جو میں نے اس پر لکھ دیا ہے اس کو بجالاتا ہے۔ (اس کو کرتا ہوا دیکھ لیں اور ہم کو سب معلوم ہے کون کیا کرتا ہے؟) **ابن عبدالبر فی العلم**

سورۃ الفتح

۴۶۰۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمان خداوندی:

والزمھم کلمۃ التقوی. الفتح: ۲۶

اور اللہ نے ان کو پرہیز گاری کے کلمہ پر قائم رکھا۔ کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں (پرہیزگاری کا کلمہ) **لا الہ الا اللّٰہ** ہے۔

عبدالرزاق، الفریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، مستدرک الحاکم، البیھقی فی الاسماء والصفات

۴۶۰۴......سیف بن عمر عطیہ عن اصحاب علی رضی اللہ عنہ عن علی رضی اللہ عنہ۔ عن الضحاک عن ابن عباس رضی اللہ عنہما:

حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمان باری تعالیٰ:

وعدکم اللہ مغانم کثیرۃ۔ الفتح: ۲۰

خدا نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ فرمایا ہے۔

کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں: اس سے خیبر کی فتح کے موقع پر ملنے والی غنیمتیں مراد ہیں۔ تم ان کو حاصل کرو گے اور بہت جلد وہ تم کو حاصل ہو جائیں گی اور اس کے علاوہ صلح حدیبیہ کی وجہ سے کفار کے ہاتھ تم سے رک جائیں گے، تاکہ یہ مؤمنوں کے لیے نشانی بن جائے، بعد کے لیے اور اللہ کے وعدہ کے پورا ہونے پر دلیل بن جائے۔ اور ان کے علاوہ اور دوسری غنیمتیں بھی ہیں: لم تقدروا علیھا تم ان پر قادر نہیں ہو یعنی ان کے علم پر قادر نہیں ہو کہ وہ کب حاصل ہوں گی وہ فارس اور روم کی غنیمتیں ہیں جو اللہ نے تمہارے لیے طے کر دی ہیں۔ رواہ مستدرک الحاکم

۴۶۰۶......ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے آپ نے ارشاد فرمایا:

والزمھم کلمۃ التقویٰ. الفتح ۲۶)

اور مؤمنوں کو تقویٰ کا کلمہ لازم کیا۔ فرمایا: وہ لا الٰہ الا اللہ ہے۔

ترمذی، مسند عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابن جریر، الدار قطنی فی الافراد، ابن مردویہ، مستدرک الحاکم، البیہقی فی الاسماء والصفات

کلام:......امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ضعیف ہے۔ نیز ہم اس روایت کو مرفوع صرف حسن بن قزعہ ہی کی سند سے جانتے ہیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ سے اسی حدیث کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے بھی اس کو مرفوع صرف اسی سند کے ساتھ قرار دیا۔ کنز العمال ج ۲ ص ۵۰۶

سورۃ الحجرات

۴۶۰۷......حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

یاایھا الذین آمنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہ بالقول الخ .الحجرات: ۲

اے ایمان والو! اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اونچی نہ کرو اور جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے زور سے بولتے ہو (اس طرح) ان کے روبرو زور سے نہ بولا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔

تو میں نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! میں آپ سے ہمیشہ ایک سرگوشی کرنے والے بھائی کی طرح بات چیت کیا کروں گا۔ الحارث والبزار، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ

کلام:......ابن عدی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے کنز ج ۲ ص ۵۰۷۔

زیادہ تقویٰ والا زیادہ مکرم

۴۶۰۸......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

یاایھا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی۔ الحجرات: ۱۳

اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت کرسکو۔ بے شک تم تمہارا سب سے زیادہ باعزت شخص اللہ کے ہاں تمہارا سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے۔

یہ آیت مکی ہے اور یہ خاص طور پر عرب کے لیے نازل ہوئی ہے۔ عرب کے ہر قبیلے اور ہر قوم کے لیے نازل ہوئی ہے۔ اور فرمان خداوندی تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تقویٰ والا ہے یعنی شرک سے جو زیادہ بچنے والا ہے وہی زیادہ اللہ کے ہاں اکرام والا ہے۔ رواہ ابن مردویہ

۴۶۰۹...... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مراسلہ آیا جس میں مکتوب تھا:

یا امیر المؤمنین! ایک شخص جو معصیت کی خواہش ہی نہیں رکھتا اور نہ معصیت کا ارتکاب کرتا ہے اور ایک شخص معصیت کی خواہش تو رکھتا ہے لیکن اس پر عمل نہیں کرتا، بتایئے دونوں میں سے کون سا شخص افضل ہے؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھوایا:

جو شخص معصیت کی خواہش تو رکھتا ہے لیکن اس پر عمل نہیں کرتا (وہ دوسرے سے افضل ہے) کیونکہ ارشاد خداوندی ہے:

اولئک الذین امتحن اللّٰہ قلوبھم للتقوی لھم مغفرۃ واجر عظیم۔ الحجرات: ۳

یہی لوگ ہیں خدا نے ان کے دل تقوی کے لیے آزما لیے ہیں ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم ہے۔ الزھد للامام احمد رحمۃ اللہ علیہ

۴۶۱۰...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **اولئک الذین امتحن اللّٰہ قلوبھم** نے لوگوں کے دلوں سے شہوات اڑا دی ہیں۔

شعب الایمان للبیھقی عن مجاھد رحمۃ اللہ علیہ

۴۶۱۱...... (عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی۔ الحجرات: ۲

اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اونچی نہ کرو۔

تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کو عرض کیا: میں آپ سے آئندہ ہمیشہ اس طرح بات کروں گا جس طرح سرگوشی کرنے والا بات کرتا ہے حتیٰ کہ میں اللہ سے جا ملوں۔ ابوالعباس السراج

سورۂ قٓ

۴۶۱۳...... عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وجاء ت کل نفس معھا سائق وشھید۔ الحجرات: ۲۱

اور ہر شخص (ہمارے سامنے) آئے گا۔ ایک فرشتہ اس کے ساتھ چلانے والا ہوگا اور ایک (اس کے عملوں کی) گواہی دینے والا۔

پھر ارشاد فرمایا: ایک فرشتے (پیچھے سے) اس کو ہانک کر اللہ کے حکم کی طرف لائے گا اور ایک فرشتہ اس کے اعمال پر گواہی دے گا۔

الفریابی، السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، الحاکم فی الکنی، نصر المقدسی فی امالیہ، ابن مردویہ، البیھقی فی البعث

۴۶۱۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اہل جنت ہر جمعہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی زیارت کریں گے۔ اور حضور ﷺ نے جنتیوں کو ملنے والی دوسری نعمتوں کا ذکر فرمایا پھر فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: پردے کھول دو۔ چنانچہ پردہ کھولا جائے گا پھر ایک پردہ کھولا جائے گا پھر اللہ تبارک وتعالیٰ جنتیوں کو اپنے چہرے کی زیارت کرائیں گے۔ تب ان کو معلوم ہوگا انہوں نے اس سے پہلے تو کوئی نعمت دیکھی ہی نہیں۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ولدینا مزید۔ قٓ: ۳۵

اور ہمارے ہاں اور (بہت کچھ) ہے۔

۴۶۱۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ سے فرمان باری تعالیٰ ولدینا مزید (ق:۳۵) کی تفسیر میں نقل فرماتے ہیں کہ اللہ پاک جنتیوں کو اپنی تجلی دکھائیں گے۔الرؤیة للبیھقی، الدیلمی

۴۶۱۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ومن الیل فسبحه وادبار السجود۔ ق:۴۰

اور رات کے بعض اوقات میں بھی اور نماز کے بعد بھی اس کی پاکی بیان کرو۔

ادبار السجود یعنی مغرب کی نماز کے بعد دو رکعات ادا کیا کرو۔

اور فرمان الٰہی:

ومن الیل فسبحه وادبار النجوم۔

اور رات کے بعض اوقات میں بھی اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد بھی اس کی پاکی بیان کرو۔

ادبار النجوم یعنی فجر کے فرض سے پہلے دو رکعات ادا کیا کرو۔السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبه، محمد بن نصر، ابن جریر، ابن المنذر

سورۃ الذاریات

۴۶۱۷......(عمر رضی اللہ عنہ) حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ صبیغ تمیمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: یا امیر المؤمنین! مجھے الذاریات ذرواً کے بارے میں بتائیے وہ کیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ہوائیں ہیں اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا تو میں کبھی نہ کہتا۔ صبیغ نے پوچھا: **الحاملات وقراً** کیا ہے؟ فرمایا: یہ بادل ہیں اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا تو میں کبھی نہ کہتا۔ صبیغ نے پوچھا: **الجاریات یسراً** کیا ہے؟ فرمایا: یہ کشتیاں ہیں اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا تو کبھی نہ کہتا۔ صبیغ نے پوچھا: **المقسمات امراً** کیا ہے؟ فرمایا یہ ملائکہ ہیں۔ اور اگر میں نے یہ رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا تو کبھی نہ کہتا۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے صبیغ کو سو دُرّے مارنے کا حکم دیا (کہ جس بات کی تم سے کوئی پرسش نہیں ہوگی اور نہ فرائض واجبات سے اس کا کوئی تعلق ہے اس میں اپنی محنت کیوں ضائع کر رہے ہو) چنانچہ اس کو سو درے مارے گئے پھر اس کو ایک کمرے میں بند کر دیا گیا۔ وہ صحت یاب ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلا کر سو درے اور لگوائے اور اونٹ پر سوار کرا دیا۔ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ (بغداد کے گورنر) کو لکھا: کہ لوگوں کو اس کے پاس اٹھنے بیٹھنے سے منع کر دو۔ چنانچہ (اس کو شہر بغداد روانہ کر دیا گیا اور) لوگوں نے اس سے میل جول قطعاً بند کر دیا۔ پھر ایک دن وہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور مضبوط قسم اٹھائی کہ اب وہ ایسی کوئی بات اپنے دل میں نہیں پاتا جو پہلے پاتا تھا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات لکھ بھیجی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ وہ سچ بولتا ہے لہٰذا لوگوں کے ساتھ میل جول کے لیے اس کا راستہ چھوڑ دو۔

البزار، الدار قطنی فی الافراد، ابن مردویه، ابن عساکر

کلام:......یہ روایت ۴۱۸۰ رقم الحدیث پر گذر چکی ہے اور اس کی سند کمزور ہے۔ کنز العمال ج ۲ ص ۵۱۱

۴۶۱۸......حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صبیغ تمیمی نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے:

الذاریات ذرواً، المرسلات عرفاً اور النازعات غرقاً کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنا سر کھول دیکھا تو بالوں کی دو مینڈھیاں بنی ہوئی ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں تجھے گنجا سر پاتا (جو کہ گمراہ حروریوں کا طریقہ تھا) تو تیری گردن اڑا دیتا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ کوئی مسلمان اس کے ساتھ بات چیت کرے اور نہ اس کے ساتھ

اٹھے بیٹھے۔الفریابی، ابن الانباری فی المصاحف عن محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ
نوٹ: ......۴۱۷۳پر یہ روایت گذر چکی ہے۔

۴۶۱۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

فتول عنهم فما انت بملوم۔ الذاریات: ۵۴

توان سے اعراض کرتم کو (ہماری طرف سے) ملامت نہ ہوگی۔

تواس نے ہم کورنجیدہ خاطر کردیا لیکن اس کے بعد ہی اگلی آیت نازل ہوگئی:

وذكر فان الذكرى تنفع المؤمنين۔ الذاریات: ۵۵

اورنصیحت کرتے رہو کہ نصیحت مؤمنوں کو نفع دیتی ہے۔

چنانچہ پھر ہمارے دل خوش ہوگئے۔

ابن راهويه، ابن منيع، الشاشي، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردويه، الدورقی، شعب الایمان للبیهقی، السنن لسعید بن منصور

۴۶۲۰......مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: اس آیت:

فتول عنهم فما أنت بملوم۔ الذاریات: ۵۴

توان کے ساتھ اعراض کر تجھے (ہماری طرف سے) کوئی ملامت نہ ہوگی۔

اس سے زیادہ ہم پر کوئی آیت سخت نہیں تھی اور نہ اس سے زیادہ عظیم کوئی اور آیت تھی۔ ہم کہتے تھے کہ اللہ پاک نے یہ حکم ہم سے ناراضگی اور غصہ کی وجہ سے نازل کیا ہے۔ حتیٰ کہ پھر اللہ نے یہ آیت نازل کی:

وذكر فان الذكرى تنفع المؤمنين۔ الذاریات: ۵۵

اورنصیحت کرتے رہو کہ نصیحت مؤمنوں کو نفع دیتی ہے۔ یعنی قرآن کے ساتھ نصیحت کرتے رہو۔ابن راهويه، ابن مردويه، مسند ابی یعلی

۴۶۲۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد باری تعالیٰ:

وفی السماء رزقكم وما توعدون۔ الذاریات: ۲۲

اورتمہارا رزق اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے آسمان میں ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد بارش ہے۔رواہ الدیلمی

سورۃ والطّور

۴۶۲۲......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ارشاد خداوندی وأدبار السجود کے بارے میں منقول ہے کہ یہ مغرب کے بعد کی دو رکعات ہیں اور ارشاد خداوندی وأدبار النجوم فجر سے قبل کی دو رکعات ہیں۔ابن ابی شیبه، ابن المنذر، محمد بن نصر فی الصلاة

یہ روایت قدرے تفصیلی کے ساتھ ۴۶۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں۔

۴۶۲۳......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اپنے دو بیٹوں کے بارے میں سوال کیا جو (پہلے کافر شوہر سے تھے اور) زمانہ جاہلیت میں مرگئے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: وہ جہنم میں ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چہرے میں غمزدگی کے آثار دیکھے تو فرمایا: اگر تم ان کا ٹھکانہ دیکھ لوتو خود ہی ان سے نفرت کرنے لگو گی۔ پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یارسول اللہ میری وہ اولاد جو آپ سے ہوئی ہے (اور انتقال کر چکی ہے؟) فرمایا: وہ جنت میں ہیں۔ پھر رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مؤمنین اوران کی اولاد جنت میں ہیں اور مشرکین اوران کی اولاد جہنم میں ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

والذین آمنوا واتبعتهم ذریتهم بایمان الحقنابهم ذریتهم

اور جولوگ ایمان لائے اوران کی اولاد بھی (راہ) ایمان میں ان کے پیچھے چلی۔ ہم ان کی اولاد کو بھی ان کے (درجے) تک پہنچادیں گے اور ان کے اعمال میں سے کچھ کم نہ کریں گے۔ مسند عبدالله بن احمد بن حنبل، ابن ابی عاصم فی السنة

کلام:...... امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ جامع المسانید میں فرماتے ہیں: اس کی سند میں محمد بن عثمان ایسا راوی ہے جس کی حدیث قبول نہیں کی جاسکتی اور بچوں کے عذاب کے بارے میں کوئی حدیث صحت کونہیں پہنچتی۔

۴۶۲۴...... حارث رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ادبار النجوم کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا یہ فجر سے قبل کی دو رکعات (سنت) مراد ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ سے ادبار السجود کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا مغرب کے بعد کی دو رکعات (سنت) مراد ہیں۔ آپ سے حج اکبر کے دن کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا وہ یوم النحر (قربانی کا دن یعنی دس ذی الحجہ) ہے، اور آپ رضی اللہ عنہ سے صلاۃ الوسطیٰ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: وہ عصر کی نماز ہے۔ شعب الایمان للبیهقی

نوٹ:...... یہ روایت ۴۴۰۵ رقم الحدیث پر گذر چکی ہے۔

۴۶۲۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد باری تعالیٰ "والبحر المسجور" (طور:۶) قسم ابلتے سمندر کی کے متعلق منقول ہے کہ یہ سمندر عرش کے نیچے ہے۔ رواه عبدالرزاق

۴۶۲۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان "والسقف المرفوع" (طور:۵) قسم اونچی چھت کی کے متعلق منقول ہے کہ اس سے مراد چھت ہے۔ ابن راهویه، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیهقی

جہنم کہاں واقع ہے؟

۴۶۲۷...... سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی شخص سے پوچھا: جہنم کہاں ہے؟ اس نے کہا: وہ ابلتا ہوا سمندر ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس کو سچا سمجھتا ہوں پھر آپ نے یہ پڑھا: البحر المسجور (طور:۶) قسم ابلتے سمندر کی۔ واذا البحار سجرت (تکویر:۶) اور جب سمندر آگ ہوجائیں گے۔

ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ فی العظمة

۴۶۲۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے فلاں یہودی سے زیادہ سچا کوئی یہودی نہیں پایا اس کا خیال ہے کہ اللہ کی بڑی آگ (یعنی آتش جہنم) یہ سمندر ہی ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ پاک اس میں سورج چاند، اور ستاروں کو ڈال دیں گے۔ پھر اس پر پچھم (باد مخالف) چھوڑ دیں گے جو سمندر کو (آگ کے ساتھ) بھڑکا دے گی۔ ابوالشیخ فی العظمة، البیهقی البعث، مستدرک الحاکم

سورۃ النجم

۴۶۲۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ایک آیت کی تلاوت فرمائی:

عندها جنة المأوی۔ نجم: ۱۵

اس (بیری کے درخت) کے پاس رہنے کی بہشت ہے۔

اور فرمایا: یہ رات گذارنے کی جنت ہے۔ ابن المنذر، ابن ابی حاتم

سورۃ القمر

۴۶۳۰......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی:

سیهزم الجمع ویؤلون الدبر. القمر: ۴۵

عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور یہ لوگ پیٹھ پھیر پھیر کر بھاگ جائیں گے۔

تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یہ کون سی جماعت ہے؟ پھر جب بدر کا معرکہ پیش آیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ تلوار سونتے ہوئے ہیں اور یہ فرمارہے ہیں:

سیهزم الجمع ویولون الدبر. الاوسط للطبرانی

شکست کھانے والے

۴۶۳۱......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب مکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر یہ فرمان نازل کیا:

سیهزم الجمع ویولون الدبر. القمر: ۴۵

اور ابھی معرکہ بدر پیش نہیں آیا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کون سی جماعت ہے جو شکست کھا جائے گی۔ پھر جب بدر کا دن پیش آیا اور قریش کے لشکر شکست کھا کھا کر بھاگنے لگے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ تلوار سونتے ہوئے ان کے پیچھے جارہے ہیں اور یہی آیت پڑھ رہے ہیں:

سیهزم الجمع ویولون الدبر۔ القمر: ۴۵

عنقریب یہ جماعت شکست کھا جائے گی اور یہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔

پس مجھے تب معلوم ہوا کہ یہ آیت معرکہ بدر کے لیے (پہلے ہی) نازل ہوگئی تھی۔ ابن ابی حاتم، الاوسط للطبرانی، ابن مردویہ

۴۶۳۲......عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی:

سیهزم الجمع ویولون الدبر۔ القمر: ۴۵

تو میں کہنے لگا یہ کونسی جماعت ہے جو شکست کھائے گی۔

پھر جب بدر کا معرکہ پیش آیا تو میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ اپنی زرہ میں (خوشی سے) اچھل رہے ہیں اور یہی آیت پڑھ رہے ہیں:

سیهزم الجمع ویولون الدبر۔ القمر: ۴۵

عنقریب جماعت شکست کھائے گی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس دن مجھے اس آیت کی تفسیر معلوم ہوگئی۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، ابن سعد، ابن راھویہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ

ابن راہویہ نے عن قتادہ عن عمر کے طریق سے اس کے مثل روایت نقل کی ہے۔

۴۶۳۳......(علی رضی اللہ عنہ) ابی الطفیل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن الکواء نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مجرۃ (طوفان نوح میں پانی جاری ہونے کی جگہ) کے بارے میں سوال کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شرج السماء یعنی بادل پھٹنے کی جگہیں اور اسی جگہ سے آسمان کے دروازے پانی کے لیے کھول دیئے جاتے ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

ففتحنا ابواب السماء بماء منهمر۔ القمر: ۱۱

پس ہم نے زور کے مینہ سے آسمان کے دہانے کھول دیئے۔ الادب المفرد للبخاری، ابن ابی حاتم

سورۃ الرحمٰن

عبادت گذار نوجوان کا قصہ

۴۶۳۴...... یحییٰ بن ایوب الخزاعی سے مروی ہے کہ میں نے ایک شخص سے سنا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک نوجوان عبادت گذار تھا جو زیادہ تر مسجد میں اپنا وقت گذارتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اس پر رشک کرتے تھے۔

اس نوجوان کا ایک بوڑھا باپ تھا۔ جوان جب بھی عشاء کی نماز پڑھ لیتا تو اپنے والد کے پاس چلا جاتا۔ اس کے راستے میں ایک عورت کا گھر پڑتا تھا جو اس پر فریفتہ ہوگئی تھی۔ وہ جب بھی گذرتا یہ راستے میں اس کو کھڑی ملتی۔ ایک مرتبہ نوجوان گذرا تو عورت اس کو مسلسل بہکانے لگی حتیٰ کہ وہ عورت کے پیچھے پیچھے ہولیا۔ جب عورت کے گھر کے دروازے پر پہنچا تو عورت پہلے داخل ہوگئی جبکہ یہ داخل ہو رہا تھا کہ اس کو اللہ یاد آ گیا، گویا کہ سامنے سے پردہ چھٹ گیا اور یہ آیت اس کی زبان پر خود بخود جاری ہوگئی:

ان الذین اتقوا اذا مسھم طائف من الشیطان تذکروا فاذاھم مبصرون۔

اور نوجوان بے ہوش ہوکر وہیں گر گیا۔ عورت نے اپنی باندی کو بلایا اور دونوں نے مل کر اسے اٹھایا اور نوجوان کے گھر کے دروازے پر لٹا آئیں۔ جبکہ اس کا والد انتظار میں تھا آخر وہ اس کی تلاش میں نکلا تو اس کو دروازے پر پڑا پایا۔ پھر اس نے اپنے گھر والوں میں سے کسی کو بلایا اور انہوں نے ان کو اٹھا کر اندر کیا۔ لیکن جوان کو ہوش نہ آیا حتیٰ کہ رات کا کچھ حصہ بھی گذر گیا۔ آخر اس کے باپ نے اس کو جھنجھوڑا اور پوچھا اے بیٹے! تجھے کیا ہوا ہے؟ آخر بیٹا بولا: سب خیر ہے۔ باپ نے خدا کا واسطہ دے کر پوچھا تو بیٹے نے ساری بات سنا دی، باپ نے پوچھا: اے بیٹے وہ کونسی آیت ہے؟ بیٹے نے پڑھی اور پھر بے ہوش ہوکر گر گیا۔ باپ نے اور دوسرے گھر والوں نے اس کو ہلایا جلایا تو اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ گھر والوں نے اس کو غسل دیا اور (نماز پڑھ کر) رات ہی کو دفن کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے اس بات کا ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ چل کر اس کے بوڑھے باپ کے پاس آئے اور اس کی تعزیت کی اور فرمایا: رات کو مجھے کیوں نہیں بتایا۔ باپ نے عرض کیا: امیر المؤمنین! رات کا وقت تھا اس لیے آپ کو تکلیف دینا مناسب نہیں سمجھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا ہمیں اس کی قبر پر لے چلو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر لوگ آپ کے ساتھ جوان کی قبر پر آئے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے فلاں! ولمن خاف مقام ربہ جنتان۔ (رحمن: ۴۶) اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا (دو جنتیں ہیں)۔

یہ سن کر قبر کے اندر سے جوان نے آواز دی: اے عمر! پروردگار نے مجھے دونوں جنتیں دو مرتبہ عطا فرمادی ہیں۔ رواہ مستدرک الحاکم

۴۶۳۵...... حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک نوجوان شخص تھا جو اکثر وقت مسجد میں رہتا تھا۔ ایک لڑکی اس نوجوان عابد پر عاشق ہوگئی اور اس نوجوان کے پاس اس کی تنہائی میں آئی۔ اور اس کو بہلانے پھسلانے کی کوشش کی۔ نوجوان کے دل میں بھی اس کا خیال پیدا ہوگیا۔ پھر نوجوان نے ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہوکر گر پڑا۔ نوجوان کا چچا آیا اور اس کو اٹھا کر گھر لے گیا جب نوجوان کو ہوش آیا تو اس نے اپنے چچا سے کہا: اے چچا! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرا اسلام کہو اور پھر پوچھو کہ اس شخص کی کیا جزاء ہے؟ جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا (اور گناہ سے باز آ گیا) چنانچہ اس کا چچا گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ساری خبر سنائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود چل کر اس نوجوان کے پاس آئے۔ نوجوان کا چچا جیسے ہی جدا ہوا تھا پیچھے سے نوجوان نے ایک اور چیخ ماری تھی اور صدمے سے فوت ہوگیا لہٰذا حضرت عمر اس نوجوان کی میت کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: تیرے لیے دو جنت

ہیں، تیرے لیے دو جنت ہیں۔شعب الایمان للبیهقی

۴۶۳۶......ابوالاحوص رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جانتے ہو"حور مقصورات فی الخیام" (رحمن: ۷۲)وہ حوریں (ہیں جو) خیموں میں مستور (ہیں)" کیا ہے؟ پھر فرمایا: وہ خیمے اندر سے کھوکھلے موتیوں کے ہوں گے۔

عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۴۶۳۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مرجان چھوٹے موتی ہیں۔عبد بن حمید، ابن جریر

۴۶۳۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمان الٰہی: هل جزاء الاحسان إلا الاحسان (رحمٰن) بھلائی کا بدلہ بھلائی ہی ہے۔تفسیر میں نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(پروردگار فرماتے ہیں:) جس پر میں نے توحید ماننے کا انعام کیا اس کی جزاء صرف جنت ہی ہے۔رواہ ابن النجار

۴۶۳۹......عمیر بن سعید سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہر فرات کے کنارے تھے۔ دیکھا کہ کشتیاں پانی میں جاری ہیں۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

وله الجوار المنشأت فی البحر کالاعلام۔رحمن: ۲۴

اور جہاز (کشتیاں) بھی اسی کے ہیں جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے ہوتے ہیں۔

عبد بن حمید، ابن المنذر، المحاملی فی امالیه، الخطیب فی التاریخ

۴۶۴۰......حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو کسی نے کہا"ولمن خاف مقام ربه جنتان" اور اس شخص کے لیے جو خدا کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا دو جنتیں ہیں تو کیا اگر وہ زناء کرے اور چوری کرے تب بھی اس کے لیے دو جنتیں ہیں؟ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ اپنے رب سے ڈر گیا تو نہ زناء کرے گا اور نہ چوری۔رواہ ابن عساکر

سورۃ الواقعہ

۴۶۴۱......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ارشاد ربانی"خافضة رافعة" کسی کو پست کرنے والی کسی کو بلند کرنے والی۔کے متعلق منقول ہے کہ وہ قیامت ہے جو اللہ کے دشمنوں کو جہنم میں گرا دے گی اور اللہ کے دوستوں کو جنت میں بلندی و رفعت عطا کرے گی۔

ابن جریر، ابن ابی حاتم

۴۶۴۲......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:"وتجعلون رزقکم" یعنی تم شکر یہ ادا کرتے ہو کہ انکم تکذبون (واقعہ:۸۲) تم جھٹلانے لگ جاتے ہو۔اور (بجائے اس کے کہ کہو ہم پر خدا نے رحمت نازل کی) تم کہتے ہو ہم پر فلاں فلاں ستارے کی گردش سے بارش نازل ہوئی۔مسند احمد، ابن منیع، عبد بن حمید، ترمذی حسن غریب وقدوری موقوفاً، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویه، عقیلی فی الضعفاء، الخرائطی فی مساوی الاخلاق، السنن لسعید بن منصور

۴۶۴۳......ابوعبدالرحمٰن سلمی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فجر کی نماز میں یہ آیت یوں تلاوت فرمائی:
وتجعلون شکرکم انکم تکذبون۔(رزقکم کی بجائے شکرکم پڑھا) پھر جب آپ رضی اللہ عنہ نماز سے لوٹنے لگے تو فرمایا: مجھے معلوم ہے کوئی نہ کوئی ضرور پوچھے گا کہ یوں کیوں پڑھا؟ تو سنو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں ہی پڑھتے ہوئے سنا۔ جب بارش ہوئی تھی تو لوگ کہتے تھے۔ہم پر فلاں فلاں ستارہ کی وجہ سے برسات پڑی ہے۔تب اللہ پاک نے یہ فرمان نازل کیا:

وتجعلون شکرکم انکم تکذبون۔رواہ ابن مردویه

فائدہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تفسیر کی غرض سے رزقکم کی جگہ شکرکم پڑھا تھا اسی وجہ سے خود ہی فرمایا کہ تم مجھ سے ضرور پوچھو گے کہ میں

نے ایسے کیوں پڑھا؟ اس طرح ماقبل میں بعض آیات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح تفسیری الفاظ منقول ہیں۔ان کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ان کو بطور قرآن پڑھتے تھے، بلکہ ان لوگوں کو تفسیر سمجھانے کی غرض سے ایسا پڑھ دیتے تھے۔

۴۶۴۴..... حضرت ابوعبدالرحمن سلمی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یوں پڑھا کرتے تھے: وتجعلون شکر کم انکم تکذبون۔ عبد بن حمید، ابن جریر

۴۶۴۵..... وبست الجبال بسا فکانت ھباء منبثا۔الواقعہ:۵-۶

اور پہاڑ ٹوٹ (ٹوٹ) کر ریزہ ریزہ ہو جائیں پھر غبار ہو کر اڑنے لگیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں الھباء المنبث جانوروں کا گرد وغبار ہے اور الھباء المنثور سورج کا وہ غبار ہے جو تم کھڑکی سے آنے والی دھوپ میں اڑتا ہوا دیکھتے ہو۔عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر

۴۶۴۶۔حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: وطلح منضود (الواقعہ:۲۹) اس سے مراد کیلے ہیں۔

عبدالرزاق، الفریابی، ھناد، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن مردویہ

۴۶۴۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت یوں پڑھی وطلع منضود

الواقعہ: ۲۹ .عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم

فائدہ:...... اصل قرآت وطلح منضود ہے۔طلع کے معنی شگوفہ کے آتے ہیں۔اور طلح کے معنی کیلے کے آتے ہیں۔مشہور قرآت منضود کا معنی ہوگا تہ بہ تہ کیلے۔اور طلع منضود کا معنی ہوگا تہ بہ تہ شگوفے۔دونوں قریب المعنیٰ ہیں۔

۴۶۴۸..... قیس بن عباد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس وطلح منضود پڑھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا طلح کیا ہے؟ طلع کیوں نہیں پڑھتے؟ یوں طلع نضید۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! تو ہم قرآن پاک سے اس (طلح منضود) کو کھرچ دیں؟ فرمایا: آج قرآن میں تم اختلاف ونزاع کا شکار مت بنو (اور جیسا لکھا ہے لکھا رہنے دو، یہ تو تفسیر ہے)

ابن جریر، ابن الانباری فی المصاحف

سورۃ المجادلۃ

۴۶۴۹..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ایک خولہ نامی (بوڑھی عورت) سے ملے جو لوگوں کے ساتھ جا رہی تھی اس نے آپ کو روک کر کھڑا کر لیا۔آپ بھی ٹھہر گئے اور اس کے قریب ہو گئے، اپنا سر اس کی طرف جھکا دیا اور اپنے ہاتھ اس کے کاندھوں پر رکھ دیئے حتیٰ کہ اس نے اپنی بات پوری کی اور چلی گئی۔ایک شخص نے کہا: یا امیر المؤمنین! آپ نے قریش کے معزز لوگوں کو اس بڑھیا کی وجہ سے کھڑا کر لیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس! جانتے بھی ہو یہ کون ہے؟ اس نے کہا نہیں۔تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ وہ عورت ہے اللہ نے سات آسمانوں کے اوپر سے اس کا شکوہ سنا۔یہ خولہ بنت ثعلبہ ہے اللہ کی قسم! اگر یہ از خود ساری رات مجھ سے جدا ہو کر نہ جاتی تو میں بھی یہاں سے نہ ہٹتا حتیٰ کہ اس کی ضرورت پوری ہو جاتی۔

ابن ابی حاتم، النقض علی بشر المریسی لعثمان بن سعید الدارمی، الاسماء والصفات للبیہقی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رحم دلی کا واقعہ

۴۶۵۰..... ثمامہ رحمۃ اللہ علیہ بن حزن سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گدھے پر سوار کہیں تشریف لے جا رہے تھے۔آپ سے ایک عورت نے ملاقات کی اور کہا عمر! ٹھہریئے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ رک گئے۔عورت نے سختی کے ساتھ آپ کے ساتھ بات چیت کی۔ایک آدمی

نے کہا: یاامیر المؤمنین! میں نے آج کی طرح کبھی نہیں دیکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کیوں نہ اس کی بات سنوں؟ جبکہ اللہ نے اس کی بات سنی اور اس کے بارے میں قرآن نازل کیا جو بھی نازل کیا:

قدسمع اللّٰہ قول التی تجادلک فی زوجھا وتشتکی الی اللّٰہ۔ المجادلہ: ۱

جو عورت تم سے اپنے شوہر کے بارے میں بحث و جھگڑا کرتی ہے اور خدا سے (رنج وملال) کا شکوہ کرتی ہے خدا نے اس کی التجاء سن لی۔

بخاری فی تاریخہ، ابن مردویہ

۴۶۵۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کتاب اللہ میں ایک ایسی آیت ہے جس پر مجھ سے پہلے کسی نے عمل نہیں کیا اور نہ میرے بعد کوئی کر سکا۔ وہ آیت النجویٰ ہے۔ میرے پاس ایک دینار تھا جو میں نے دس دراہم کے بدلے فروخت کر دیا۔ میں جب بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ راز و نیاز کرتا تھا پہلے ایک درہم صدقہ کر دیا کرتا تھا۔ حتیٰ کہ وہ ایک ایک کر کے ختم ہو گئے۔ (اور اس کا اللہ نے حکم دیا تھا):

یاایھا الذین آمنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم صدقة. المجادلہ: ۱۲

مؤمنو! جب تم پیغمبر کے کان میں کوئی بات کہو تو بات کہنے سے قبل (مساکین کو) کچھ خیرات دے دیا کرو۔

پھر اس آیت پر عمل کرنا منسوخ ہو گیا اور کسی نے عمل نہیں کیا اور اس سے اگلی یہ آیت نازل ہوئی:

أشفقتم ان تقدموا بین یدی نجواکم صدقات الخ. المجادلہ: ۱۳

کیا تم اس سے کہ پیغمبر کے کان میں کوئی بات کہنے سے پہلے خیرات کر دیا کرو ڈر گئے؟ پھر جب تم نے (ایسا) نہ کیا اور خدا نے تمہیں معاف کر دیا تو (اب) نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہو اور خدا اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرتے رہو اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے۔ السنن لسعید بن منصور، ابن راھویہ، عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ

نفلی صدقہ جو میسر ہو

۴۶۵۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

یاایھا الذین آمنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم صدقه. المجادلہ: ۱۲

اے ایمان والو! جب تم رسول سے سرگوشی کرنے لگو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ خیرات دیدیا کرو۔ تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا خیال ہے ایک دینار صحیح ہے؟ میں نے عرض کیا: مسلمان اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ آپ نے فرمایا: نصف دینار؟ میں نے عرض کیا اس کی بھی مسلمان طاقت نہیں رکھتے۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے ہی پوچھا بتاؤ کتنا صدقہ ہونا چاہیے؟ میں نے عرض کیا: (کچھ) جو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انک لزھید تم بہت کم پر قناعت کرنے والے ہو۔ پھر اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمادی:

ء أشفقتم ان تقدموا بین یدی نجواکم صدقات الخ. المجادلہ: ۱۳

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس اللہ نے میری وجہ سے اس امت سے یہ حکم آسان کر دیا۔ (ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ترمذی حسن غریب، مسند ابی یعلی، ابن جریر، ابن المنذر، الدورقی، ابن حبان، ابن مردویہ، السنن لسعید بن منصور) گذشتہ روایت میں آیت کا مکمل ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

۴۶۵۳...... امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے جس شخص نے ظہار کیا وہ خولہ کے شوہر تھے۔ پھر خولہ حضور ﷺ کی خدمت میں آئیں اور ساری خبر سنائی آپ ﷺ نے ان کے شوہر کو بلایا اور پھر اللہ پاک نے ان کے بارے میں یہ فرمان نازل کیا:

قد سمع اللّٰہ قول التی تجادلک فی زوجھا. المجادلہ: ۱ ابن ابی شیبہ

فائدہ:......ان کے شوہر حضرت اوس بن صامت رضی اللہ عنہ تھے۔انہوں نے اپنی بیوی خولہ کو کہہ دیا تھا کہ تو میری ماں کی طرح ہے۔اس سے جاہلیت میں ہمیشہ کے لیے عورت حرام ہوجاتی تھی۔خولہ نے حضور ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ نے بھی یہی حکم دیا تب وہ بہت گڑگڑائیں اور خدا کے آگے ماتھا ٹیکنے لگیں اور خوب آہ وزاری کی تو اللہ پاک نے ظہار کا حکم نازل کیا کہ یہ کفارہ ادا کر کے میاں بیوی بن سکتے ہیں۔ظہار کی تفصیل کتب فقہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

سورۃ الحشر

۴۶۵۴......(علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ایک راہب اپنے صومعہ میں عبادت کیا کرتا تھا۔اور ایک عورت کے کچھ بھائی تھے۔عورت کو کوئی بات پیش آئی جس کی وجہ سے اس کے بھائی اس کو عبادت گذار نوجوان کے پاس لائے اور اسی کے پاس چھوڑ گئے۔عورت نے اپنے آپ کو نوجوان کے لیے پرکشش اور مزین کیا۔عابد کا دل بھی پھسل گیا اور وہ اس کے ساتھ بدکاری میں ملوث ہوگیا۔جس کی وجہ سے عورت حاملہ ہوگئی۔پھر شیطان عابد کے پاس آیا اور اس کو کہا: اس عورت کو قتل کردے۔کیونکہ اگر اس کے بھائیوں کو اس کے حمل کا پتہ چل گیا تو تو رسوا اور ذلیل ہوجائے گا۔چنانچہ عابد نوجوان نے اس کو قتل کیا اور دفن کردیا۔اس کے بھائی آئے اور اس کو پکڑ کر لے گئے۔یہ اس عابد کو لے جارہے تھے کہ شیطان پھر اس عابد کے پاس آیا اور بولا میں نے ہی تجھے یہاں تک پہنچایا ہے اگر تو مجھے سجدہ کرلے تو میں تجھے نجات دلاسکتا ہوں۔آخر عبادت گذار نوجوان نے اس کو سجدہ بھی کرلیا۔اسی کے متعلق اللہ پاک کا ارشاد ہے:

کمثل الشیطان اذقال للانسان اکفر الخ

(منافقوں کی) مثال شیطان کی سی ہے کہ انسان سے کہتا رہا کہ کافر ہوجا۔

عبدالرزاق، الزھد للامام احمد، ابن راھویہ، عبدبن حمیدفی تاریخہ، ابن المنذر، ابن امردویہ، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیھقی

سورۃ الجمعہ

۴۶۵۵......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جمعہ کے روز ایک تجارتی قافلہ (مسجد نبوی ﷺ کے سامنے) آیا۔جبکہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔لوگ (خطبہ سنتے ہوئے) اٹھ کر قافلہ دیکھنے آگئے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس صرف بارہ آدمی رہ گئے۔پھر یہ آیت نازل ہوئی:

واذا رأوا تجارۃ اولھوا انفضوا الیھا وترکواک قائمًا۔الجمعہ: ۱۱

اور جب یہ لوگ سودا بکتا یا تماشا ہوتا دیکھتے ہیں تو ادھر بھاگ جاتے ہیں اور تمہیں کھڑے کا کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔مصنف ابن ابی شیبہ

سورۃ التغابن

۴۶۵۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی وہ اپنے نفس کے بخل سے بچ گیا۔ابن المنذر

فائدہ:......فرمان الٰہی ہے:

ومن یوق شح نفسہ فأولئک ھم المفلحون۔التغابن: ۱۶

اور جو شخص طبیعت کے بخل سے بچایا گیا تو ایسے ہی لوگ راہ پانے والے ہیں۔

سورۃ الطلاق

۴۶۵۷......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابی سنان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا تو آپ کو بتایا گیا کہ وہ موٹے کپڑے پہنتے ہیں اور سخت کھانا کھاتے ہیں (اور برے حالات کا شکار ہیں) آپ رضی اللہ عنہ نے ایک ہزار دینار قاصد کے ہاتھ ان کے پاس بھیجے اور قاصد کو کہا: جب وہ یہ دینار لے لیں تو دیکھنا وہ ان کا کیا کرتے ہیں؟ چنانچہ قاصد نے ان کو دینار دیئے انہوں نے وہ لے کر اچھے کپڑے لے کر پہنے اور عمدہ کھانا خرید کر کھایا۔ قاصد نے آکر ساری خبر سنائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ ان پر رحم کرے انہوں نے اس آیت کی تفسیر کر دی ہے:

لینفق ذوسعة من سعته ومن قدر علیه رزقه فلینفق مما آتاه اللّٰه. الطلاق: ۷

صاحب وسعت کو اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرنا چاہیے اور جس کے رزق میں تنگی ہو وہ جتنا خدا نے اس کو دیا ہے اس کے موافق خرچ کرے۔ خدا کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اسی کے مطابق جو اس کو دیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۶۵۸......ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب (ذیل کی) یہ آیت نازل ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آیت مشترک ہے یا مبہم؟ آپ ﷺ نے پوچھا: کون سی آیت؟ میں نے عرض کیا:

واولات الاحمال اجلهن أن يضعن حملهن۔

اور حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل (یعنی بچہ جننے) تک ہے۔

یعنی کسی مطلقہ اور جس عورت کا شوہر وفات کر جائے دونوں کے لیے ہے؟ فرمایا: ہاں۔ ابن جریر، ابن ابی حاتم، الدارقطنی، ابن مردویہ

۴۶۵۹......ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سورہ بقرہ والی آیت عورتوں کی عدت کے بارے میں نازل ہوئی (جو فقط ان عورتوں کی عدت سے متعلق تھی جن کے شوہر وفات کر جائیں) تو لوگ کہنے لگے کہ کچھ عورتیں رہ گئی ہیں جن کی عدت کے بارے میں ابھی حکم نہیں نازل ہوا یعنی وہ چھوٹی عمر اور بڑی عمر کی عورتیں جن کو حیض نہ آتا ہو یا منقطع ہو گیا ہو اور حمل والی عورتیں ان کی عدت کا حکم نہیں آیا۔ پس اللہ پاک نے یہ حکم نازل فرمایا:

واللائی یئسن من المحیض من نساء کم الخ. الطلاق: ۴

اور تمہاری (مطلقہ) عورتیں جو حیض سے ناامید ہو چکی ہیں اگر تم کو (ان کی عدت کے بارے میں) شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور جن کو ابھی حیض نہیں آنے لگا (ان کی عدت بھی یہی ہے) اور حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل ہے اور جو خدا سے ڈرے گا خدا اس کے کام میں سہولت پیدا کر دے گا۔ ابن راھویہ، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

فائدہ:......جس عورت کو حیض آتا ہو اور اسے طلاق ہو جائے تو اس کی عدت تین حیض ہے۔ اور جس کو حیض نہیں آتا صغر سنی کی وجہ سے کہ ابھی آنا شروع نہیں ہوا یا کبر سنی کی وجہ سے کہ حیض کا زمانہ ختم ہو گیا ہے تو ان دونوں کی عدت طلاق کی صورت میں تین ماہ ہے۔ اور جس عورت کا شوہر وفات پا جائے اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔ اور جس عورت کے پیٹ میں بچہ ہو اس کو طلاق ہو جائے یا اس کا شوہر وفات کر جائے اس کی عدت بچہ پیدا ہونے تک ہے۔

۴۶۶۰......حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! اللہ پاک فرماتے ہیں:

واولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن۔

اور حملوں والیوں کی عدت وضع حمل ہے۔

تو کیا جس حاملہ عورت کا شوہر وفات پا جائے اس کی عدت بھی وضع حمل ہے؟ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ہاں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۶۶۱...... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا: و اولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن کہ کیا یہ تین طلاق والی عورت کے لیے ہے یا اس عورت کے لیے بھی ہے جس کا شوہر وفات کر جائے فرمایا: تین طلاق والی عورت کے لئے بھی اور اس عورت کے لئے بھی جس کا شوہر وفات کر جائے۔

عبدالرزاق، مسند عبدالله بن احمدبن حنبل، مسند ابی یعلی، ابن مردویه، السنن لسعید بن منصور

۴۶۶۲...... (ابوذر رضی اللہ عنہ) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں کہ اگر تمام لوگ اس کو تھام لیں تو وہ سب کو کافی ہو جائے۔ وہ ہے:

ومن يتق الله يجعل له مخرجا ويرزقه من حيث لايحتسب. الطلاق: ۲-۳

اور جو کوئی خدا سے ڈرے گا وہ اس کے لیے (رنج ومحن سے) مخلصی کی صورت پیدا کر دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے (وہم و) گمان بھی نہ ہوگا۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجه، الدارمی، ابن حبان، مستدرک الحاکم، حلية الاولياء، شعب الايمان للبيهقی، السنن لسعيد بن منصور

سورة التحريم

۴۶۶۳...... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں مسلسل اس بات کی کھوج میں تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان دو عورتوں کے بارے میں سوال کروں جن کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے:

ان تتوبا الى الله فقد صغت قلوبكما۔ التحريم

حتی کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حج کیا اور میں نے بھی آپ کے ساتھ حج کیا۔ جب ہم ایک راستے پر چل رہے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ راستے سے ہٹ کر ایک طرف کو چلے تو میں بھی پانی کا برتن لے کر پیچھے ہولیا۔ آپ رضی اللہ عنہ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر میری طرف آئے۔ میں نے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور آپ نے وضوء کیا۔ میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! حضور ﷺ کی بیویوں میں سے وہ دو کونسی بیویاں ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

ان تتوبا الى الله فقد صغت قلوبكما حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن عباس! تعجب ہے تم پر یہ حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما تھیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بات کرنے لگے: کہ ہم قریش کے لوگ عورتوں پر غالب رہتے تھے۔ جب ہم مدینہ آئے تو ایسی قوم کے ساتھ یہ چیز سیکھنے لگیں، میرا گھر مضافات مدینہ میں بنی امیہ بن زید کے قبیلے میں تھا۔ ایک دن میں اپنی بیوی پر غصہ ہو گیا۔ وہ بھی مجھے آگے سے جواب دینے لگی۔ یہ بات میں نے عجیب محسوس کی اور کہا تو آگے سے مجھے جواب دیتی ہے۔ تم کو یہ کیوں عجیب لگتا ہے کہ میں تمہاری بات کا جواب دوں جب کہ نبی ﷺ کی بیویاں آپ کے ساتھ تکرار کرتی ہیں اور کوئی کوئی سارا دن رات تک آپ سے بولنا چھوڑ دیتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ سن کر میں حفصہ کے پاس گیا اور پوچھا کیا تو رسول اللہ ﷺ کو جواب دیدیا کرتی ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ پھر میں نے پوچھا: کیا تم میں کوئی بیوی سارا سارا دن آپ ﷺ سے بات نہیں کرتی اور حتیٰ کہ رات ہو جاتی ہے؟ کہا: ہاں۔ میں نے کہا: تم میں سے جو یہ کرتی ہے وہ تو نامراد ہوگئی اور گھاٹے کا شکار ہوگئی۔ کیا تم اس بات سے مطمئن ہو کر بیٹھ گئی ہو کہ اللہ کا غضب تم پر آ جائے اپنے رسول کی وجہ سے۔ تب وہ قطعاً ہلاکت کا شکار ہو جائے گی۔ (بیٹی!) تو رسول اللہ ﷺ کو آگے سے جواب نہ دیا کر اور نہ ان سے کسی چیز کا مطالبہ کیا کر۔ تجھے جس چیز کی ضرورت ہوا کرے مجھ سے مانگ لیا کر۔ اور اس بات سے دھوکہ (اور حسد) کا شکار نہ ہو کہ تیری کوئی پڑوسن تجھ سے زیادہ خوبصورت اور رسول اللہ کو تجھ سے زیادہ محبوب ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خیال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک انصاری کا پڑوسی تھا ہم دونوں نے حضور ﷺ کے پاس جانے کی باری مقرر کی ہوئی تھی۔ ایک دن وہ جاتا اور ایک دن میں جاتا تھا۔ وہ میرے پاس اپنی باری کے دن کی وحی کی خبریں وغیرہ لاتا تھا اور میں بھی اپنی باری کی خبریں اس کو سناتا تھا۔

ان دنوں میں یہ بات لوگوں میں گردش کر رہی تھی کہ غسان (بادشاہ) اپنے گھوڑوں کی نعلیں درست کرار ہا ہے تا کہ ہم سے برسر پیکار ہو۔ ایک دن میرا ساتھی حضور ﷺ کی خدمت سے آیا اور عشاء کے وقت آ کر میرے دروازے پر دستک دی۔ میں نکل کر اس کے پاس آیا۔ اس نے (پریشانی کے عالم میں) کہا بڑا حادثہ پیش آ گیا ہے۔ میں نے پوچھا: وہ کیا؟ کیا غسان (بادشاہ) آ گیا ہے؟ اس نے کہا نہیں، بلکہ اس سے بھی بڑا حادثہ ہو گیا ہے۔ نبی ﷺ نے اپنی عورتوں کو طلاق دیدی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے کہا حفصہ تو تو نامراد ہوگئی: تیرا ناس ہو۔ پہلے ہی میرا خیال تھا یہ ہونے والا ہے۔ چنانچہ میں نے صبح کی نماز پڑھ کر اپنے کپڑے پہنے اور (مدینہ کے اندر گیا) اور حفصہ کے پاس پہنچا وہ رو رہی تھی۔

میں نے (چھوٹتے ہی) پوچھا: کیا تم کو رسول اللہ ﷺ نے طلاق دیدی ہے؟ حفصہ بولی: مجھے نہیں معلوم! وہ ادھر اوپر اپنے بالا خانے میں ہیں۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کے غلام (دربان) کے پاس آیا اور اس کو کہا عمر کے لیے اجازت لے کر آ ؤ۔ غلام اندر جا کر واپس آیا اور بولا میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں آپ کا ذکر کیا تھا۔ مگر آپ ﷺ بدستور خاموش ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ وہاں سے ہٹ کر مسجد میں آپ کے منبر کے پاس آیا وہاں پہلے کچھ لوگ بیٹھے تھے۔ میں بھی تھوڑی دیر وہاں بیٹھا لیکن پھر اندر کی کشمکش نے مجھ پر غلبہ پالیا اور میں دوبارہ اٹھ کر اس غلام کے پاس آیا اور کہا: عمر کے لیے اجازت لے کر آ ؤ۔ غلام اندر داخل ہو کر واپس لوٹا اور کہا میں نے آپ کا ذکر کیا لیکن آپ ﷺ بدستور خاموش رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں واپس آ کر منبر کے پاس بیٹھ گیا۔ لیکن اندر کی پکڑ دھکڑ نے مجھے پھر اٹھا دیا اور غلام کے پاس جا کر عمر کے لیے اجازت لے کر آ ؤ۔ وہ اندر سے واپس آ کر بولا: میں نے آپ کا ذکر کیا تھا لیکن آپ ﷺ خاموش رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پھر واپس لوٹ گئے۔ اچانک ان کو پیچھے سے غلام کی آواز آئی کہ آیئے اندر چلے جائیں آپ کے لیے اجازت مل گئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اندر داخل ہوا اور آپ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ ایک ریتیلی چٹائی پر ٹیک لگائے استراحت فرما رہے تھے۔ چٹائی کے نشانات آپ کے پہلو میں نمایاں نظر آ رہے تھے۔ میں نے پوچھا: کیا آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی ہے؟ آپ ﷺ نے سر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور فرمایا: نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اللہ اکبر کہا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں دیکھیں ہم قریش کے لوگ اپنی عورتوں پر غالب رہتے تھے۔ لیکن مدینے آئے تو ایسی قوم سے سابقہ پڑا جنکی عورتیں مردوں پر غالب رہتی ہیں۔ لہٰذا ہماری عورتوں نے بھی ان کی عورتوں سے یہ چیز سیکھنا شروع کر دی۔ یونہی ایک دن میں اپنی بیوی پر غصہ ہو گیا لیکن وہ تو مجھے آگے سے (تو تڑاک) جواب دینا شروع ہوگئی۔ میں نے کہا یہ کیا بات ہے کہ تو مجھے جواب دے رہی ہے؟ اس نے کہا: تجھے یہ اجنبی لگ رہا ہے جبکہ اللہ کی قسم حضور ﷺ کی بیویاں آپ کو جواب دیا کرتی ہیں اور کوئی کوئی سارا سارا دن آپ سے بولتی نہیں ہے۔ میں نے کہا نامراد ہو جوایسا کرتی ہے وہ تو گھاٹے کا شکار ہوگئی۔ کیا وہ اس بات سے مطمئن ہوگئیں کہ ان پر اللہ پاک اپنے پیغمبر کی وجہ سے ناراض ہو جائیں۔ تب تو وہ ہلاک ہو جائیں گی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ ﷺ بات سن کر مسکرا دیئے۔ میں نے آگے عرض کیا: پھر میں حفصہ کے پاس گیا اور اس کو کہا: تجھے یہ بات دھوکہ میں مبتلا نہ کرے کہ تیری ساتھن تجھ سے زیادہ خوبصورت اور رسول اللہ کو تجھ سے زیادہ محبوب ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ دوبارہ مسکرائے۔ پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (کچھ دیر میں بیٹھ کر) دل بہلانے کی باتیں کروں؟ آپ ﷺ نے اجازت دی تو میں نے کمرے میں ادھر ادھر نظریں گھمائیں اللہ کی قسم! مجھے کمرے میں ایسی کوئی چیز نظر نہ آئی جس کو دوبارہ نظر ڈالی جائے سوائے چمڑے کی کھالوں کے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجیے کہ آپ کی امت پر فراخی فرمائے۔ اللہ نے فارس اور روم کو کیا کچھ نہیں دے رکھا حالانکہ وہ اللہ کی عبادت بھی نہیں کرتے۔ یہ سن کر آپ ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے، پھر فرمایا: اے ابن خطاب! کیا تو اب تک شک میں ہے؟ ان لوگوں کے لیے اللہ نے ان کی عیش و عشرت دنیا میں جلد عطا کر دی ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اللہ سے میرے لیے استغفار کر دیجیے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور ﷺ نے درحقیقت بیویوں پر غصہ کی وجہ سے قسم کھائی تھی کہ ایک ماہ تک ان کے پاس نہیں جائیں گے۔ پھر اللہ پاک نے آپ ﷺ پر اس بارے میں عتاب نازل کیا اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ عبدالرزاق، ابن سعد، العدنی، عبد بن حمید فی تفسیرہ بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، التھذیب لابن جریر، ابن المنذر، ابن مردویہ، الدلائل للبیھقی

ازواج مطہرات کو طلاق نہیں دی

۴۶۶۴.....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول اکرم ﷺ نے اپنی بیویوں سے جدائی اختیار کرلی تو میں مسجد نبوی میں داخل ہوا تو لوگ کنکریوں کو ہاتھ میں لیے بات کر رہے تھے کہ حضور ﷺ نے اپنی عورتوں کو طلاق دیدی ہے۔ یہ پردہ کا حکم نازل ہونے سے قبل کی بات تھی۔ چنانچہ میں نے دل میں تہیہ کیا کہ میں ان عورتوں کو آج سبق سکھاؤں گا۔ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور کہا اے بنت ابی بکر! تمہاری یہ ہمت ہوگئی کہ تم رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچانے لگی ہو۔ عائشہ بولی: اے ابن خطاب میرا اور تمہارا کیا واسطہ! تم جا کر اپنی بیٹی کو کہو۔ چنانچہ میں (اپنی بیٹی) حفصہ کے پاس آیا اور بولا اے حفصہ! تمہاری یہ ہمت ہوگئی ہے کہ تم رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچاؤ۔ اللہ کی قسم مجھے علم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ تم سے محبت نہیں کرتے اگر (ان کی جگہ) میں ہوتا تو تم کو طلاق دیدیتا۔ حفصہ بہت زیادہ تیز تیز رونے لگی۔ پھر میں نے اس سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں؟ بولی: وہ اوپر بالا خانے میں ہیں۔ (یہ ایک اونچی جگہ پر بنا ہوا رسول اللہ ﷺ کا خلوت خانہ تھا) میں وہاں پہنچا تو رسول اللہ ﷺ کا غلام رباح بالا خانے کی دہلیز پر ایک لکڑی پر پاؤں لٹکائے بیٹھا تھا۔ یہ ایک نوجوان لڑکا تھا۔ یہ رسول اللہ ﷺ اس سہارے بلا خانے میں چڑھتے اترتے تھے۔

میں نے اس کو آواز دی اے رباح! میرے لیے رسول اللہ ﷺ سے اجازت لو۔ اس نے کمرے کے اندر دیکھا پھر مجھے دیکھا اور کچھ نہیں کہا۔ میں نے پھر آواز دی اے رباح! رسول اللہ ﷺ سے میرے لیے اجازت لو۔ اس نے پھر کمرے کی طرف دیکھا اور پھر مجھے دیکھا اور کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے پھر آواز بلند کر کے کہا اے رباح! میرے لیے رسول اللہ ﷺ سے اجازت لو میرا خیال ہے کہ نبی ﷺ سمجھ رہے ہیں میں حفصہ کی (حمایت کی وجہ) سے شاید آیا ہوں اللہ کی قسم! آپ ﷺ اگر مجھے اس کی گردن مارنے کا حکم دیں گے تو میں فوراً اس کی گردن اڑادوں گا۔ پھر غلام نے میری طرف ہاتھ کا اشارہ کیا کہ اوپر چڑھ آؤ۔

چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس داخل ہوا۔ آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ اس وقت آپ کے جسم پر صرف ایک تہہ بندھی، اس کے علاوہ اور کوئی کپڑا آپ کے جسم اطہر پر نہ تھا۔ چٹائی نے آپ ﷺ کے جسم پر نشانات ڈال رکھے تھے۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کی الماری میں دیکھا وہاں بس ایک مٹھی جو صاع کے پیمانے میں رکھی تھی اور اسی جتنے قرظ پتے تھے۔ (جو غالباً جانور کی کھال کی دباغت کے لیے رکھے تھے) اور چند گھونٹ دودھ ایک برتن میں تھا۔ بے اختیار میرے آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ آپ ﷺ نے پوچھا اے ابن الخطاب! کس چیز نے تم کو رلا دیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کیوں نہ روؤں؟ چٹائی نے آپ کے جسم پر نشانات ڈال دیئے ہیں اور آپ کی الماری میں بس یہی کچھ ہے جو میں دیکھ رہا ہوں جبکہ وہ قیصر وکسریٰ (شاہان روم وفارس) ہیں جو پھلوں اور نہروں میں عیش کر رہے ہیں اور آپ اللہ کے رسول اور اس کے خاص الخاص بندے ہیں اور یہ آپ کی کل متاع ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے ابن الخطاب! کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ یہ نعمتیں ہمارے لیے آخرت میں ہوں گی اور ان کے لیے دنیا ہی میں مہیا کردی گئی ہیں؟ میں نے عرض کیا ضرور۔ میں جب آپ کے پاس حاضر ہوا تھا تو آپ کے چہرے میں غصہ کے تاثرات تھے۔ اس لیے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! عورتوں کی وجہ سے آپ کو کیا تکلیف اور مشقت پیش آئی ہے؟ اگر آپ نے ان کو طلاق دیدی ہے تو اللہ آپ کے ساتھ ہے، ملائکہ، جبرئیل، میکائیل، میں ابوبکر اور تمام مؤمنین آپ کے ساتھ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اور جو بھی میں نے آپ سے بات کی اور اللہ کی حمد کی اس سے میرا مقصد اللہ کی رضا تھا اور اللہ پاک نے پھر اپنا کلام کر کے میری تمام باتوں کی تصدیق کردی۔

وان تظاهرا عليه فان الله هو مولٰه الخ وابكارًا۔ التحریم: ۴-۵

اور اگر تم پیغمبر (کی ایذاء) پر باہم اعانت کروگی تو خدا اور جبرئیل اور نیک کردار مسلمان ان کے حامی (اور دوست دار ہیں) اور ان کے علاوہ (اور) فرشتے بھی مددگار ہیں۔ اگر پیغمبر تم کو طلاق دیدیں تو عجب نہیں کہ ان کا پروردگار تمہارے بدلے ان کو تم سے بہتر بیویاں دیدے، مسلمان

صاحب ایمان، فرمانبردار، توبہ کرنے والیاں، عبادت گذا، روزہ رکھنے والیاں بن شوہر اور کنواریاں۔

عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما ان دو بیویوں نے دیگر تمام ازواج نبی ﷺ کو اپنا ہمنوا کر لیا تھا (حضور سے اپنی بات منوانے کے لیے) چنانچہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا آپ نے ان کو طلاق دیدی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں مسجد میں گیا تھا وہاں لوگ کنکریاں کریدرہے تھے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی عورتوں کو طلاق دیدی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اتر کر ان کو خبر سنادوں کہ آپ نے ان کو طلاق نہیں دی۔ فرمایا ٹھیک ہے اگر تم چاہو۔ پھر میں آپ سے مزید بات چیت کرتا رہا حتیٰ کہ غصہ آپ کے چہرہ سے چھٹ گیا آپ کے دانت نظر آنے لگے اور آپ ہنسنے لگے۔ آپ ﷺ کی مسکراہٹ تمام انسانوں سے خوبصورت تھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نیچے اترے اور میں دربان لڑکے کے سہارے نیچے اترا جبکہ رسول اللہ ﷺ ((کی طاقت اور پھرتی کا یہ منظر تھا کہ) بغیر کسی سہارے کو چھوئے نیچے اترے گویا ہموار زمین پر چل رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ تو بالا خانے میں صرف انتیس دن رہے ہیں۔ (جبکہ آپ ﷺ نے ایک ماہ کی قسم کھائی تھی) آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی مہینہ انتیس یوم کا بھی ہوتا ہے۔ پھر میں نے مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو کر بلند آواز میں پکارا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی عورتوں کو طلاق نہیں دی ہے۔ اور اللہ پاک نے یہ حکم بھی نازل فرمایا:

واذاجاء هم امر من الامن أو الخوف أذاعوا به ولو ردوه الى الرسول والى اولى الامر لعلمه الذين يستنبطونه منهم۔ النساء: ۸۳

اور جب ان کے پاس امن یا خوف کی کوئی خبر پہنچتی ہے تو اسے مشہور کر دیتے ہیں۔ اور اگر وہ اس کو پیغمبر اور اپنے سرداروں کے پاس پہنچاتے تو تحقیق کرنے والے اس کی تحقیق کر لیتے۔ تو یہ تحقیق کرنے والا میں ہی تھا۔ اور اللہ پاک نے پھر اپنے نبی ﷺ کو آیت تخییر نازل کر کے عورتوں کے بارے میں اختیار دے دیا تھا۔ عبد بن حمیدفی تفسیرہ، مسند ابی یعلی، مسلم، ابن مردویه

بعض کتابوں میں یہاں تک یہ روایت منقول ہے "اور میں رسول اللہ ﷺ کے پاس داخل ہوا اور آپ چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے...... یہاں سے...... "میں نے عرض کیا کیوں نہیں میں راضی ہوں"...... تک۔

۴۶۶۵...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جارہے تھے۔ حتیٰ کہ ہم مرالظہر ان پر پہنچے۔ وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ پیلو (کے جھنڈ) میں قضائے حاجت کے لیے چلے گئے۔ میں آپ کی انتظار میں بیٹھ گیا حتیٰ کہ آپ نکلے میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! میں ایک سال سے آپ سے ایک سوال کرنے کی کوشش میں ہوں۔ لیکن مجھے آپ کا رعب ودبدبہ سوال کرنے سے روک دیتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا نہ کیا کر، جب تم کو معلوم ہو کہ میرے پاس اس چیز کا علم ہے تو ضرور سوال کر لیا کر میں نے عرض کیا میں آپ سے دو عورتوں کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں وہ حفصہ اور عائشہ تھیں۔ ہم جاہلیت میں عورتوں کو کچھ شمار نہیں کرتے تھے۔ اور نہ ان کو اپنے معاملات میں دخل دینے کی اجازت دیتے تھے۔

پھر جب اللہ پاک نے اسلام کا بول بالا کیا اور عورتوں کے بارے میں بھی (ان کے حقوق اور اہمیت کے) احکام نازل کیے۔ اور ان کے لیے حقوق رکھے بغیر اس کے کہ وہ ہمارے کاموں میں دخل دیں۔ پس ایک مرتبہ میں اپنے کام سے بیٹھا تھا۔ کہ مجھے میری بیوی نے کہا: یہ کام یوں یوں ہونا چاہیے۔ میں نے کہا تجھے اس کام سے کیا سروکار؟ اور تو نے کب سے ہمارے کاموں میں دخل دینا شروع ہے؟ تب میری بیوی نے کہا: اے ابن خطاب! کوئی تجھ سے بات نہ کرے جبکہ تیری بیٹی رسول اللہ ﷺ کو جواب دیدیتی ہے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ غصہ ہو جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا: کیا واقعی وہ ایسا کرتی ہے؟ بیوی نے کہا: ہاں۔ پس میں کھڑا ہو گیا اور سیدھا حفصہ کے پاس آیا۔ اور کہا: اے حفصہ! تو اللہ سے نہیں ڈرتی؟ تو رسول اللہ ﷺ سے بات کرتی ہے حتیٰ کہ وہ غصہ ہو جاتے ہیں؟ افسوس تجھ پر، تو عائشہ کی خوبصورتی اور اس سے رسول اللہ ﷺ کی محبت سے دھوکہ نہ کھا۔ پھر میں ام سلمہ کے پاس آیا۔ اور اس کو بھی اسی طرح کی بات کی۔ وہ بولی: اے ابن خطاب آپ ہر چیز میں داخل ہو گئے ہیں رسول اللہ ﷺ اور ان کی بیویوں کے درمیان بھی دخل دینے لگے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرا ایک انصاری پڑوسی تھا جب میں رسول اللہ ﷺ کی مجلس سے غائب رہتا تو وہ مجلس میں حاضری دیتا

تھا اور جب وہ غائب ہوتا تو میں حاضری دیتا تھا۔ وہ مجھے خبر دیتا اور میں اس کو خبر دیتا تھا۔ اور ہمیں غسان بادشاہ کے سوا کسی اور کے حملے کا خوف نہ تھا۔ اچانک ایک دن میرا ساتھی آیا اور دو مرتبہ ابا حفصہ کہہ کر مجھے پکارا۔ میں نے کہا: (اف! کیا ہو گیا تجھے؟ کیا غسانی بادشاہ آ گیا ہے؟ وہ بولا نہیں، بلکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی عورتوں کو طلاق دیدی ہے۔ میں نے کہا حفصہ کی ناک زمین رگڑے کیا وہ جدا ہو گئی ہے۔ پھر میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا وہاں پر گھر میں رونا رویا جا رہا تھا۔ جبکہ نبی کریم ﷺ اپنے بالا خانے میں فروکش تھے۔ اور دروازے پر ایک حبشی لڑکا کھڑا تھا۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے میرے لیے اجازت لو۔ چنانچہ اس نے آپ سے میرے لیئے اجازت لی اور میں اندر داخل ہوا تو آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے، سر کے نیچے کھجور کی چھال بھرا ہوا تکیہ تھا۔ ایک طرف قرظ پتے (جن سے کھال دباغت دی جاتی ہے) اور کھال لٹکی ہوئی تھی۔ پھر میں آپ ﷺ کو خبر دینے لگا کہ میں نے عائشہ اور حفصہ کو کیا کہا ہے۔ آپ ﷺ نے مہینہ بھر اپنی بیویوں کے قریب نہ جانے کی قسم اٹھائی جب انتیسویں رات تھی تو آپ ﷺ اتر کر عورتوں کے پاس گئے۔ مسند ابی داؤد الطیالسی

۴۶۶۶ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے نزدیک:

یاایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک۔

اے نبی آپ کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے آپ اپنی بیویوں کی رضامندی چاہتے ہیں۔ الخ یعنی سورۃ تحریم کا ذکر کیا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ حفصہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ رواہ ابن مردویہ

۴۶۶۷ ...... ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حفصہ کو کہا: تو کسی کو خبر نہ دینا اور ام ابراہیم مجھ پر حرام ہے۔ حفصہ نے کہا: آپ اپنے لیے اللہ کی حلال کردہ شئی کو حرام کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں اس کے قریب نہ جاؤں گا۔ لیکن حفصہ سے یہ خبر دل میں نہ رہی اور اس نے عائشہ کو بتادی۔ پھر اللہ پاک نے یہ فرمان نازل کیا:

قد فرض اللہ لکم تحلۃ ایمانکم۔ التحریم

بے شک اللہ نے تمہارے لیے اپنی قسموں سے حلال ہونا فرض کر دیا۔ الشاشی، السنن لسعید بن منصور

۴۶۶۸ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: وہ دو عورتیں کون ہیں جنہوں نے (حضور ﷺ پر) ایک دوسرے کی مدد کی تھی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عائشہ اور حفصہ۔ اس واقعہ کی ابتداء یوں ہوئی تھی ام ابراہیم ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا (جو حضور ﷺ کی باندی اور آپ کے لیے حلال کی تھی) ان سے حضور ﷺ نے حضرت حفصہ کے گھر ان کی باری کے دن میں ہمبستری کی۔ حفصہ کو یہ بات پتہ چل گئی: ایسا کام کیا ہے جو کسی اور بیوی کے پاس نہیں کیا، وہ بھی میرے دن میں، میری باری میں اور میرے ہی بستر پر۔ حضور ﷺ نے حفصہ کو فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ میں اس کو اپنے لیے حرام کر لوں اور کبھی اس کے قریب نہ لگوں؟ حفصہ نے کہا: ہاں۔ پھر حضور ﷺ نے اس کو اپنے لیے حرام قرار دیدیا۔ اور حفصہ کو فرمایا: یہ بات کسی اور کو ذکر نہ کرنا۔ لیکن حفصہ نے عائشہ کو یہ بات بتادی۔ اور پھر اللہ پاک نے اپنے نبی کو یہ بات بتادی اور یہ سورت نازل کی:

یاایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک۔ تمام آیات

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر ہمیں خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی قسم کا کفارہ دیدیا ہے اور اپنی باندی سے بھی ہم بستر ہوتے ہیں۔ ابن جریر، ابن المنذر

۴۶۶۹ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ چلے جا رہے تھے اور حضرت حفصہ و عائشہ رضی اللہ عنہما کے متعلق بات چیت کر رہے تھے۔ پیچھے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ آ ملے اور ہم نے اس موضوع پر گفتگو بند کر دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا بات ہے مجھے دیکھ کر تم لوگ خاموش کیوں ہو گئے؟ کس چیز کے بارے میں تم بات چیت کر رہے تھے؟ سب نے کہا: کچھ نہیں یا امیر المومنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو کہا: میں تم کو تاکید کرتا ہوں کہ تم مجھے ضرور بتاؤ کہ کس بارے میں گفتگو کر رہے تھے؟ تب لوگوں نے کہا: ہم عائشہ، حفصہ اور سودا رضی اللہ عنہما کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں مدینہ کے کسی گھاس میں تھا کہ عبداللہ بن عمر میرے پاس آیا اور بولا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی عورتوں کو طلاق دے دی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حفصہ کے پاس پہنچا وہ اپنے آپ کو پیٹ رہی تھی اسی طرح دوسری ازواج مطہرات بھی کھڑی اپنے آپ کو کوس پیٹ رہی تھیں۔ میں نے حفصہ کو کہا: کیا تجھے نبی ﷺ نے طلاق دیدی ہے؟ اگر واقعی نبی ﷺ نے تجھے طلاق دیدی ہے تو یاد رکھ میں کبھی بھی تجھ سے بات نہیں کروں گا۔ کیونکہ انہوں نے پہلے بھی تم کو طلاق دیدی تھی وہ تو صرف میرا لحاظ کر کے تم سے رجوع کرلیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں وہاں سے نکلا۔ لوگ مسجد میں ادھر ادھر حلقے لگائے بیٹھے تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ (پریشانی کی وجہ سے سب افسردہ و پریشان تھے) نبی ﷺ کمرے کے اوپر بالا خانے میں تشریف فرما تھے۔ میں بھی ایک حلقے میں بیٹھ گیا۔ لیکن میں رنج و غم کی وجہ سے زیادہ دیر بیٹھ نہ سکا اور اٹھ کر اوپر گیا حضور ﷺ کے دروازے پر ایک حبشی غلام بیٹھا تھا۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ پر سلام ہو، اللہ کی رحمت اور اس کی برکت ہو، کیا عمر اندر داخل ہوسکتا ہے؟ لیکن مجھے کسی نے جواب نہ دیا۔ میں دوبارہ اپنی جگہ آبیٹھا۔ پیچھے سے قاصد آ گیا اور اس نے پوچھا: عمر کہاں ہے؟ میں کھڑا ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا آپ دھوپ میں بیٹھے تھے۔ میں سلام کے بعد آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ آپ کے چہرے میں غصے کے کچھ اثرات تھے۔ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میں آپ کے غصہ کو زائل کردوں۔ چنانچہ میں آپ ﷺ سے بات چیت میں مصروف ہو گیا۔ پھر میں نے آپ سے دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا آپ نے اپنی عورتوں کو طلاق دے دی ہے؟

آپ مجھے دیکھیں! میں حفصہ کے پاس گیا تھا وہ اپنا سینہ پیٹ رہی تھی۔ میں نے اس سے پوچھا: کیا تجھے نبی ﷺ نے طلاق دیدی ہے؟ اگر واقعۃً آپ ﷺ نے تجھے طلاق دیدی ہے تو میں تیرے ساتھ کبھی بات نہیں کروں گا۔ کیونکہ پہلے بھی نبی ﷺ نے تجھ کو طلاق دیدی تھی وہ تو صرف میری وجہ سے رجوع کرلیا تھا۔ یہ سن کر آپ ﷺ ہنس دیئے، اس طرح میں آپ سے بات چیت کرتا رہا اور غصہ کے اثرات آپ کے چہرۂ انور سے چھٹتے رہے۔

پھر میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ نے اپنی عورتوں کو طلاق دیدی ہے؟ یہ سن کر آپ ﷺ پھر غضب ناک ہو گئے اور مجھے فرمایا: میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں وہاں سے نکل آیا۔ پھر حضور ﷺ انتیس یوم تک یونہی ٹھہرے رہے۔ پھر فضل بن عباس آپ کے پاس سے ایک ہڈی لے کر اترے جس میں لکھا تھا:

یاایها النبی لم تحرم مااحل اللّٰه لک تبتغی مرضات ازواجک۔ مکمل سورت تک

پھر نبی کریم ﷺ نیچے اتر آئے۔ رواہ ابن مردویہ

۴۶۷۰..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرا ارادہ تھا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے اللہ عز وجل کے فرمان:

وان تظاهرا علیه۔ التحریم

اور اگر وہ دو عورتیں آپ (ﷺ) پر ایک دوسرے کی مدد کریں۔ کے متعلق پوچھنا چاہتا تھا، لیکن میں آپ کے رعب و دبدبہ کی وجہ سے رک جاتا تھا۔ جب ہم نے حج کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خود ہی مجھے فرمایا: اے رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بیٹے! مرحبا ہو، تم کیا کہنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: مجھے اللہ عز وجل کے فرمان: وان تظاہرا علیہ کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ دو عورتیں کون تھیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم ان کے بارے میں مجھ سے زیادہ جاننے والے کو نہیں پاسکتے۔

ہم لوگ مکہ میں اپنی عورتوں سے زیادہ بات چیت نہیں کرتے تھے۔ جب بھی کسی کو اپنی عورت کی ٹانگیں کھینچنے کی خواہش ہوتی تو وہ بغیر پوچھے اپنی حاجت پوری کرلیتا تھا۔ جب ہم مدینہ آئے اور انصار کی عورتوں سے شادی بیاہ کیے تو وہ ہم سے بات کرتی تھیں اور آگے سے جواب بھی دیدیا کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ میں نے اپنی عورت کو چھڑی سے مارا تو وہ بولی: اے ابن خطاب! تجھ پر تعجب (وافسوس) ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے تو ان کی بیویاں بات چیت کرتی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ سن کر میں حفصہ کے پاس آیا اور اس کو کہا: اے بیٹی! دیکھ! تو رسول اللہ ﷺ کو کسی چیز کے لیے تنگ نہ کیا کر، نہ ان سے کچھ مانگا کر، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دینار ہیں اور نہ درہم جو اپنی بیویوں کو دیں۔ جب بھی تجھے کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتادیا کر خواہ تیل ہی کی ضرورت ہو۔

رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہو جاتے تھے تو لوگ آپ کے ارد گرد جمع ہو جاتے حتیٰ کہ جب سورج طلوع ہو جاتا پھر ایک ایک کر کے اپنی سب عورتوں کے پاس چکر لگاتے۔ ان کو سلام کرتے اور ان کے لیے دعا کرتے۔ اور پھر جس عورت کی باری کا دن ہوتا اس کے ہاں ٹھہر جاتے تھے۔ حضرت حفصہ (بنت عمر بن خطاب) کو طائف یا مکہ کا شہد ھدیہ میں کہیں سے آیا ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ جب اس کے پاس جاتے تھے تو وہ آپ کو روک لیا کرتی تھی اور جب تک وہ شہد نہ چٹا دیتی اور نہ پلا دیتی آپ کو آنے نہ دیتی تھی۔ جبکہ عائشہ اتنی دیر زیادہ ان کے پاس رکنے کو ناپسند کرتی تھی۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک حبشی باندی جس کو خضراء کہا جاتا تھا کو کہا کہ جب حضور ﷺ حفصہ کے پاس آئیں تو بھی ان کے پاس چلی جانا اور دیکھنا کہ آپ وہاں کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ باندی نے آکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو شہد کی بات بتائی۔ عائشہ نے اپنی تمام ساتھنوں کو کہلا بھیجا اور ساری خبر سنوا دی اور یہ ہدایت دی کہ جس کے پاس بھی حضور ﷺ تشریف لائیں تو وہ آپ کو یہ کہے: آپ سے ہمیں مغافیر (گوند) کی بو آرہی ہے۔

چنانچہ حضور ﷺ عائشہ کے پاس داخل ہوئے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آج آپ نے کوئی چیز کھائی ہے کیا؟ شاید مجھے آپ سے مغافیر (گوند) کی بو محسوس ہو رہی ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ اس بات سے بہت نفرت کرتے تھے کہ ان سے کسی طرح کی ناگوار بو کسی کو آئے۔ لہٰذا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شہد ہے اور اللہ کی قسم میں آئندہ اس کو چکھوں گا بھی نہیں۔

پھر ایک مرتبہ جب حضور ﷺ حفصہ کے پاس آئے تو حفصہ نے آپ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اپنے والد (عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ) کے پاس خرچ کے لیے جانے کی حاجت ہے۔ مجھے اجازت دیں تو میں ہو آؤں۔ آپ ﷺ نے ان کو اجازت دیدی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی ایک باندی ماریہ کو پیغام بھیج کر حفصہ کے گھر بلوالیا۔ اور ان سے مباشرت کی۔

حفصہ کہتی ہیں (جب میں واپس آئی تو) میں نے دروازہ کو بند پایا۔ لہٰذا میں دروازہ کے پاس بیٹھ گئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ گھبرائے ہوئے نکلے، پسینہ آپ کی پیشانی سے ٹپک رہا تھا۔ آپ نے دیکھا کہ حفصہ رو رہی ہے۔ حضور ﷺ نے پوچھا: تم کیوں رو رہی ہو؟ حفصہ نے کہا: آپ نے مجھے اسی لیے اجازت دی تھی۔ آپ نے میرے کمرے میں اپنی باندی داخل کی اور پھر اس کے ساتھ میرے ہی بستر پر ہم بستری کی۔ آپ نے یہ کسی اور بیوی کے ہاں کیوں نہ کرلیا؟ اللہ کی قسم! یا رسول اللہ یہ آپ کے لیے حلال نہیں ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم تم نے سچ نہیں کہا۔ کیا یہ میری باندی نہیں ہے اور کیا اس کو اللہ نے میرے لیے حلال نہیں کر دیا؟ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کو اپنے اوپر حرام کرلیا ہے میں تمہاری رضامندی چاہتا ہوں۔ لیکن تم کسی کو اس کی خبر نہ دینا یہ بات تمہارے پاس امانت ہے۔

لیکن جب رسول اللہ ﷺ باہر نکل گئے تو حفصہ نے اپنی اور عائشہ کے درمیان جو دیوار تھی وہ بجائی اور بولی: کیا میں تجھے خوشخبری نہ سناؤں، رسول اللہ ﷺ نے اپنی باندی کو اپنے اوپر حرام کرلیا ہے اور اللہ نے اس باندی سے ہم کو راحت دیدی ہے تب اللہ پاک نے یہ سورت نازل کی۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا "وان تظاھرا علیہ" اور اگر تم دونوں نے رسول اللہ پر ایک دوسرے کی اعانت کی سے مراد عائشہ اور حفصہ ہیں۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے کوئی بات نہ چھپاتی تھیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر میں آپ ﷺ کے پاس آپ کے بالا خانے میں داخل ہوا اس میں ایک چٹائی پڑی تھی۔ اور ایک چمڑے کا مشکیزہ لٹکا ہوا تھا۔ آپ چٹائی پر پہلو کے بل لیٹے ہوئے تھے۔ چٹائی کے نشانات آپ کے پہلو میں نمایاں ہو گئے تھے۔ آپ کے سر کے نیچے چمڑے کا تکیہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ میں نے آپ ﷺ کو اس حال میں دیکھا تو بے ساختہ رو پڑا۔ حضور ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم کو کیا چیز رلا رہی ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فارس و روم کے لوگ دیباج پر لیٹتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کو ان کی عیش و عشرت کے سامان دنیا میں مل گئے ہیں۔ جبکہ ہمارے لیے آخرت میں یہ سب چیزیں تیار ہیں۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ کے کیا حال ہیں؟ کیا یہ خبر صحیح ہے کہ آپ نے اپنی بیویوں کو چھوڑ دیا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ لیکن میرے اور میری بیویوں کے درمیان کوئی بات ہوگئی تھی جس کی وجہ سے میں نے قسم اٹھالی کہ میں ایک ماہ تک ان کے پاس نہیں جاؤں گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چنانچہ میں آپ کے پاس سے نکلا اور (جو لوگ پریشانی کی وجہ سے مجتمع تھے ان کو اعلان کیا) اے

لوگو! واپس جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ وکی بیویوں کے درمیان کوئی بات ہوگئی تھی جس کی وجہ سے آپ ﷺ نے (کچھ وقت کے لیے) ان سے دور رہنا پسند کرلیا ہے۔

پھر میں (اپنی بیٹی) حفصہ کے پاس گیا اور اس کو کہا: اے بیٹی! کیا تو رسول اللہ ﷺ سے اس طرح کی بات کرتی ہے کہ ان کو غصہ دلا دیتی ہے؟ حفصہ بولی: آئندہ میں آپ ﷺ سے ایسی کوئی بات نہیں کروں گی جس کو وہ ناپسند کرتے ہوں۔ پھر میں ام سلمہ کے پاس گیا یہ میری خالہ لگتی تھیں لہٰذا میں نے ان کو بھی حفصہ جیسی بات کہی۔ اس نے کہا: تعجب ہے تجھ پہ اے عمر! تو ہر چیز میں بات کرتا ہے! حتیٰ کہ اب تو نے حضور ﷺ اور ان کی بیویوں کے درمیان بھی دخل اندازی شروع کردی ہے؟ ہم رسول اللہ ﷺ پر کیوں نہ غیرت کریں جبکہ تمہاری بیویاں تم پر غیرت کرتی ہیں۔

اللہ پاک نے اسی کے بارے میں یہ فرمان بھی نازل کیا:

یاایھاالنبی قل لازواجک ان کنتنی تردن الحیوۃ الدنیا وزینتھا۔ الاحزاب

اے نبی! کہہ دے اپنی بیویوں کو اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تم کو سامان دے کر اور خوبصورتی کے ساتھ تم کو رخصت کروں۔ الاوسط للطبرانی، ابن مردویہ

۴۶۷۱..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (میرے والد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (میری بہن) حفصہ کے پاس گئے تو وہ رو رہی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم کیوں رو رہی ہو؟ شاید تم کو رسول اللہ ﷺ نے طلاق دیدی ہے؟ آپ ﷺ نے ایک مرتبہ تم کو طلاق دی تھی اور پھر میری وجہ سے تم سے رجوع کرلیا تھا۔ اب اللہ کی قسم اگر دوبارہ انہوں نے تم کو طلاق دی تو میں کبھی بھی تم سے بات نہیں کروں گا۔ دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں تیرے بارے میں بات نہیں کروں گا۔ مسند البزار، السنن لسعیدبن منصور

۴۶۷۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے اپنی عورتوں سے ایک ماہ تک جدائی اختیار کرلی تھی۔ پھر انتیس دن ہوگئے تو جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور فرمایا: مہینہ پورا ہوگیا ہے اور آپ اپنی قسم سے عہدہ برآ گئے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۴۶۷۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک ماہ تک اپنے بالا خانے میں (بیویوں سے) دور رہے۔ جس وقت حفصہ نے وہ راز عائشہ پر فاش کردیا تھا جو رسول اللہ ﷺ نے ان کو بتایا تھا۔ اس وجہ سے آپ ﷺ نے اپنی بیویوں پر غصہ کرتے ہوئے فرمایا تھا میں اب ایک ماہ تک تمہارے پاس نہیں آؤں گا۔ پھر انتیس ایام گذر گئے تو حضور ﷺ زوجہ مطہرہ ام سلمہ کے پاس گئے۔ اور فرمایا کوئی ماہ انتیس یوم کا بھی ہوتا ہے اور وہ ماہ واقعی انتیس یوم کا تھا۔ ابن سعد

۴۶۷۴..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بات آپہنچی کہ آپ کی بیویوں نے آپ کو تکلیف پہنچائی ہے۔ چنانچہ میں ان کے پاس گیا اور ان سے معاملہ کی ٹوہ لینے لگا۔ اور ان کو نصیحت بھی کرتا رہا اور یہ بھی کہتا: لتنتھین او لیبدلنہ اللہ ازواجا خیرًا منکن تم عورتیں (اپنی تکلیف رسانی سے) باز آجاؤ ورنہ اللہ اپنے نبی کو تم سے بہتر اور بیویاں دے گا۔

حتیٰ کہ میں زینب کے پاس گیا اس نے مجھے کہا: اے عمر! کیا نبی ﷺ ہمیں نصیحت نہیں کرسکتے۔ جو تو ہمیں کررہا ہے؟ پھر اللہ پاک نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہی میں ازواج مطہرات کو) حکم نازل فرمایا:

عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرًا منکن۔ الخ

اگر نبی تم کو طلاق دے دے تو قریب ہے اس کا رب اس سے تم سے بہتر اور بیویاں دے دے۔

ابن منیع، ابن ابی عاصم فی السنۃ، ابن عساکر

صحیح روایت ہے۔

۴۶۷۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ وصالح المؤمنین (التحریم) کی تفسیر میں حضور ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ اس سے مراد علی بن ابی طالب ہیں۔

ابن ابی حاتم

۴۶۷۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: قوا انفسکم واھلیکم نارًا۔ (التحریم) اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی

آگ سے بچاؤ کے بارے میں مروی ہے فرمایا: اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو خیر اور ادب سکھاؤ۔

عبدالرزاق، الفریابی، السنن لسعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، مستدرک الحاکم، البیهقی فی المدخل

۴۶۷۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کریم ذات نے کس قدر معاملہ کی تہہ تک کو بیان کیا و عرف بعضه و اعرض عن بعض۔ اور جتلائی نبی نے اس میں سے کچھ اور ٹلا دی کچھ۔ رواہ ابن مردویه

سورۃ نٓ والقلم

۴۶۷۸...... عبدالرحمٰن بن غنم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ سے "العتل الزنیم" کے بارے میں سوال کیا گیا: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ بد اخلاق، چیخنے، چنگھاڑنے والا، بہت زیادہ کھانے پینے والا، پیٹ بھرا، لوگوں پر ظلم کرنے والا، اور بڑے پیٹ والا شخص ہے۔
رواہ ابن عساکر

سورۃ الحاقہ

۴۶۷۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا:

پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں گرتا مگر اس ترازو سے تل کر جو فرشتے کے ہاتھوں میں۔ ہاں نوح علیہ السلام کے طوفان کے دن بارش کے نگہبان فرشتے کو چھوڑ اللہ نے پانی کے فرشتے کو حکم دیدیا تھا۔ لہٰذا پانی اس دن اس فرشتے کی نافرمانی کر کے ہر طرف چڑھ دوڑا تھا۔ یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

انالما طغی الماء۔

جب پانی سرکش ہوگیا۔

اسی طرح ہوا بھی اس ترازو سے تل کر ہی آتی ہے جو فرشتے کے ہاتھوں میں ہے۔ مگر قوم عاد پر عذاب کے دن ہوا کو اللہ پاک نے خود حکم دیدیا تھا وہ فرشتے کی اجازت کے بغیر نکلی جس کو اللہ نے فرمایا:

بریح صرصر عاتیه۔

تند و تیز نافرمان ہوا۔

یعنی فرشتے کی نافرمانی کر کے قوم پر تیزی سے پھرنے والی ہوا۔ رواہ ابن جریر

سورۃ نوح

۴۶۸۰...... وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ایسے سات صحابہ سے جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے روایت کرتے ہیں یہ تمام حضرات حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن اللہ پاک سب سے پہلے نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کو بلائیں گے۔ اللہ پاک پہلے قوم سے پوچھیں گے: تم نے نوح کی پکار پر ہاں کیوں نہیں کہی؟ وہ کہیں گے: ہم کو کسی نے بلایا اور نہ کسی نے آپ کا پیغام ہم تک پہنچایا اور نہ ہم کو نصیحت کی اور نہ ہمیں کسی بات کا حکم دیا اور نہ کسی بات سے منع کیا۔ نوح علیہ السلام عرض کریں گے: یارب! میں نے ان کو دعوت دی تھی۔ جس کا ذکر اولین و آخرین میں حتیٰ کہ خاتم النبیین احمد ﷺ تک پہنچا۔ انہوں نے اس کو لکھا، پڑھا اس پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق کی۔

اللہ پاک ملائکہ کوفرمائیں گے: احمد اور اس کی امت کو بلاؤ۔ چنانچہ آپ ﷺ اپنی امت کے ہمراہ تشریف لائیں گے اور ان کا نور ان کے آگے آگے چلتا ہوگا۔ نوح علیہ السلام محمد اور ان کی امت کو کہیں گے: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اپنی قوم تک پیغام رسالت پہنچا دیا تھا اور ان کو خوب نصیحت کی تھی۔ اور اپنی پوری کوشش کی تھی کہ ان کو جہنم سے بچالوں۔ لیکن یہ میری پکار کو ماننے کے سراُو جبراً بجائے دور ہی بھاگتے گئے۔

پس رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کی امت کہے گی: ہم اللہ کے حضور شہادت دیتے ہیں کہ آپ نے جو کہا آپ تمام باتوں میں بالکل سچے ہیں۔ تب قوم نوح کہے گی: اے احمد! آپ کو کیسے یہ علم ہوا جبکہ آپ اور آپ کی امت سب سے آخر میں آنے والے ہیں؟ پس محمد کہیں گے: پھر آپ ﷺ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر پوری سورۂ نوح پڑھی۔ پھر آپ کی امت کہے گی: ہم شہادت دیتے ہیں کہ یہ سچا قصہ ہے۔ اللہ پاک بھی فرمائیں گے:

وامتازوا الیوم ایها المجرمون - یٰس

اے مجرمو! آج کے دن جدا ہو جاؤ۔

پس سب سے پہلے یہ لوگ ممتاز ہوکر جہنم میں جائیں گے۔ رواہ مستدرک الحاکم

سورۃ الجن

۴۶۸۱...... (عمر رضی اللہ عنہ) مسدی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

وأن لو استقاموا علی الطریقة لأسقیناهم ماءً غدقًا لنفتنهم فیه

اور (اے پیغمبر!) یہ (بھی ان سے کہہ دو) کہ اگر یہ لوگ سیدھے راستے پر رہتے تو ہم ان کے پینے کو بہت سا پانی دیتے تا کہ اس سے ان کی آزمائش کریں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں پانی ہوتا ہے وہاں مال بھی ہوتا ہے اور جہاں مال ہوتا ہے وہاں فتنے (آزمائش) بھی جنم لیتے ہیں۔

عبد بن حمید، ابن جریر

سورۃ المزمل

۴۶۸۲...... (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ پر یہ فرمان نازل ہوا:

یاایها المزمل قم اللیل الا قلیلاً۔ المزمل ۱-۲

اے (محمد!) جو کپڑے میں لپٹ رہے ہو، رات کو قیام کیا کرو مگر تھوڑی سی رات۔

تو آپ ﷺ ساری ساری رات کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہتے حتیٰ کہ آپ کے قدم مبارک ورم جاتے۔ پھر آپ ایک قدم اٹھاتے دوسرا رکھتے دوسرا اٹھاتے پہلا رکھتے۔ حتی کہ پھر جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور یہ فرمان نازل کیا:

طٰہٰ ما انزلنا علیک القرآن لتشقٰی۔ طٰہٰ: ۱-۲

طٰہٰ ہم نے آپ پر قرآن اس لیے نازل نہیں کیا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: طٰہٰ یعنی طأ الارض بقدمیه کہ اپنے قدموں کو زمین پر رکھو۔ اے محمد! اور (سورۂ مزمل کے آخر میں) نازل کیا:

فاقرؤ واما تیسر من القرآن۔ المزمل آخری آیت

پس جتنا آسانی سے ہو سکے (اتنا) قرآن پڑھ لیا کرو۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یعنی اگر بکری کے دودھ دوہنے کی بقدر بھی بآسانی ہو اسی پر اکتفا کر لیا کرو۔ رواہ ابن مردویہ

سورۃ المدثر

۴۶۸۳.....حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
جعلت له مالاً ممدوداً۔ مدثر: ۱۲
اور اس کو میں نے مال کثیر دیا۔
ارشاد فرمایا: کہ اس کو مہینے مہینے بھر کا غلہ ملتا تھا۔ ابن جریر، ابن ابی حاتم، الدینوری، ابن مردویہ
فائدہ:......ولید بن مغیرہ جو عرب مشرکین کا بہت بڑا مالدار اور اپنے والدین کا اکلوتا فرزند تھا، اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہیں۔
تفسیر عثمانی

۴۶۸۴.....إلا أصحاب اليمين (المدثر: ۳۹) مگر داہنے ہاتھ والے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: (ان نیک لوگوں سے مراد) لمانوں کے بچے ہیں۔ عبدالرزاق، الفریابی، السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر

سورۂ عم (نبأ)

۴۶۸۵.....سالم بن ابی الجعد سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہلال رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا تم لوگ حقب کتنی مقدار کو کہتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہم کتاب اللہ (تورات) میں اس کی مقدار پاتے ہیں اسی سال، سال بارہ ماہ کا، ماہ تیس یوم کا اور ایک یوم ہزار سال کا۔ ھناد
اس حساب سے حقب کی مقدار دو کروڑ اٹھاسی لاکھ ہوئے۔ فرمان الٰہی ہے:
لبثين فيها احقابا۔ (نبأ: ۲۳)
کافر لوگ جہنم میں مدتوں پڑے رہیں گے۔
احقاب حقب کی جمع ہے اور کافر لوگ بے شمار حقب تک جہنم میں پڑے رہیں گے۔ (اعاذنا اللہ منہ)

سورۂ والنازعات

۴۶۸۶.....**والنازعات غرقا والناشطات نشطا۔ والسابحات سبحا۔ فالسابقات سبقاً فالمدبرات امراً۔** النازعات: ۱-۵
ترجمہ:......ان (فرشتوں) کی قسم جو ڈوب کر کھینچ لیتے ہیں۔ اور ان کی جو آسانی سے کھول دیتے ہیں۔ اور ان کی جو تیرتے پھرتے ہیں پھر لپک کر بڑھتے ہیں۔ پھر دنیا کے کاموں کا انتظار کرتے ہیں۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: **النازعات غرقاً** یہ وہ فرشتے ہیں جو کفار کی روح نکالتے ہیں۔ **والناشطات نشطاً** یہ فرشتے کفار کی روحوں کو ان کے ناخنوں اور کھالوں تک سے نکال لیتے ہیں۔ **والسابحات سبحاً** یہ فرشتے مؤمنین کی روحوں کو لے کر آسمانوں اور زمین کے درمیان تیرتے (یعنی اڑتے) رہتے ہیں۔ **فالسابقات سبقا۔** یہ ملائکہ مؤمنوں کی روح کو لے کر ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر پہلے اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچاتے ہیں۔ **فالمدبرات امراً** یہ فرشتے بندگان خدا کے معاملات کا سال بہ سال انتظام کرتے ہیں۔
السنن لسعید بن منصور، ابن المنذر

۴۶۸۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے متعلق سوال کیا جاتا تھا پس یہ آیت نازل ہوئی:

یسئلونک عن الساعۃ ایان مرسٰھا فیم انت من ذکرھا الی ربک منتھٰھا. النازعات: ۴۲-۴۴

(اے پیغمبر! لوگ) تم سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا؟ سو تم اس کے ذکر سے کس فکر میں ہو؟ اس کا منتہا (یعنی واقع ہونے کا وقت) تمہارے رب ہی کو (معلوم ہے)۔ رواہ ابن مردویہ

سورۂ عبس

۴۶۸۸......(مسند صدیق رضی اللہ عنہ) ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے "اَب" کے متعلق سوال کیا گیا کہ وہ کیا شے ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کون سا آسمان مجھے سایہ دے گا اور کون سی زمین مجھے سایہ دے گی اگر میں کتاب اللہ میں ایسی کوئی بات کہوں جس کو میں نہیں جانتا۔

ابو عبیدہ فی فضائلہ، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید

نوٹ:......۴۱۴۹ پر یہی روایت گذر چکی ہے۔

فرمان الٰہی ہے:

وفاکھۃ وأباً۔ عبس: ۳۱

اور (ہم نے پانی کے ساتھ زمین سے نکالا) میوہ اور چارا۔

اس کے متعلق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا۔

سورۂ تکویر

۴۶۸۹......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) نعمان بن بشر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: واذا النفوس زوجت۔ (تکویر) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

جنت میں نیک کو نیک کے ساتھ اور جہنم میں بد کو بد کے ساتھ اکٹھا کر دیا جائے گا۔ یہی مختلف جانوں کا باہم ملنا ہے۔

عبدالرزاق، الفریابی، السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، مستدرک الحاکم، حلیۃ الاولیاء، البیہقی فی البعث

۴۶۹۰......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ فرمان: واذاالمؤدۃ سئلت۔(تکویر: ۸) اور جب اس لڑکی سے جو زندہ دفنا دی گئی ہو پوچھا جائے گا" کے بارے میں پوچھا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

قیس بن عاصم تیمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: میں نے اپنے زمانہ جاہلیت میں اپنی آٹھ لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا تھا۔ (اب میں اس کے کفارہ میں کیا کروں؟) حضور ﷺ نے فرمایا: ہر ایک کی طرف سے ایک ایک غلام آزاد کر دے۔ قیس نے عرض کیا: یا رسول اللہ میں تو اونٹوں والا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چاہو تو ہر ایک کی طرف سے ایک ایک اونٹ نحر (قربان) کر دو۔

مسند البزار، الحاکم فی الکنیٰ، ابن مردویہ، السنن للبیہقی

۴۶۹۱......حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے: اذا الشمس کورت سورت کی تلاوت فرمائی۔ جب آپ اس آیت پر پہنچے: علمت نفس مااحضرت تو فرمایا: اس کے لیے مساوی بات ذکر کی گئی ہے۔

عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، اب مردویہ، ابو داؤد الطیالسی

فائدہ:......سورۂ شمس میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کے احوال میں سے ہولناک امور کا بیان کیا کہ جب سورج لپیٹ لیا جائے گا، تارے بے نور ہو جائیں گے اور پہاڑ جلا دیئے جائیں گے.....اس طرح اللہ پاک نے تیرہ آیات میں قیامت کی ہولناکی کا احساس دلا کر چودھویں آیت میں سب سے اہم اور مقصود الذکر شئی کو بیان کیا:

علمت نفس ما احضرت۔ تکویر: ۱۴

(اس وقت) ہر نفس جان لے گا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے۔

۴۶۹۲......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد باری: فلا اقسم بالخنس۔ (تکویر: ۱۵) ہم کو ان ستاروں کی قسم جو پیچھے ہٹ جاتے ہیں'' کے متعلق منقول ہے فرمایا: یہ پانچ ستارے ہیں: زحل، عطارد، مشتری، بہرام، اور زہرہ۔ ان کے علاوہ کواکب میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو مجرہ کو کاٹ سکے۔ ابن ابی حاتم، مستدرک الحاکم

۴۶۹۳......حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد ربانی: فلا اقسم بالخنس کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: یہ ستارے رات کو اپنی جگہ آ جاتے ہیں اور دن کو اپنی جگہ سے ہٹ جاتے ہیں اس لیے نظر نہیں آتے۔

السنن لسعید بن منصور، الفریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم، مستدرک الحاکم

سورۂ انفطار

۴۶۹۴......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

یاایها الانسان ماغرک بربک الکریم۔ انفطار: ۶

اے انسان! تجھ کو اپنے پروردگار کرم فرما کے بارے میں کس چیز نے دھوکہ دیا؟

پھر ارشاد فرمایا: انسان کو اس کی جہالت نے پروردگار کریم سے دھوکہ دیا ہے۔ ابن المنذر، ابن ابی حاتم، العسکری فی المواعظ

۴۶۹۵......(مسند رافع بن خدیج) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے پوچھا: تیرے ہاں کیا پیدا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ہاں کیا پیدا ہو سکتا ہے؟ لڑکا یا لڑکی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کس کے مشابہ ہوگا؟ رافع نے عرض کیا: کس کے مشابہ ہو سکتا ہے؟ اپنی ماں کے یا اپنے باپ کے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہنسہ! یہ مت کہو، کیونکہ نطفہ رحم میں استقرار پکڑتا ہے تو اللہ پاک اس بچے اور آدم علیہ السلام کے درمیان اس کی تمام پشتوں میں کو حاضر کرتے ہیں (اور پھر جس صورت میں چاہتے ہیں اس کو پیدا کر دیتے ہیں) کیا تم نے یہ فرمان خداوندی نہیں پڑھا:

فی ای صورة ماشاء رکبک۔ انفطار: ۸

جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔ ابن مرویہ، الکبیر للطبرانی عن موسیٰ بن علی بن رباح عن ابیہ عن جدہ

کلام:......اس روایت میں ایک راوی مطہر بن الہیثم طائی ہے جو متروک راوی ہے جس کی بناء پر روایت میں ضعف ہے۔

میزان الاعتدال ۴/ ۱۲۹

سورۃ المطففین

۴۶۹۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمان خداوندی: ''نضرة النعیم'' (المطففین: ۲۴) (تم کو ان کے چہروں میں نعمت کی تروتازگی معلوم ہوگی) کے متعلق ارشاد فرمایا:

جنت میں ایک چشمہ ہے، جنتی اس سے وضو اور غسل کریں گے تو ان پر نعمتوں کی تروتازگی ظاہر ہو جائے گی۔ ابن المنذر

سورۂ انشقاق

۴۶۹۷ ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ارشاد خداوندی "لتر کبن طبقا عن طبق". (انشقاق: ۹) تم درجہ بدرجہ (رتبہ اعلیٰ پر) چڑھو گے" کے متعلق فرمایا: حالا بعد حال (یعنی ہر لحہ رتبہ اعلی کی طرف گامزن رہو گے)۔عبد بن حمید

۴۶۹۸ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد خداوندی: اذا السماء انشقت ــ (انشقاق: ۱) جب آسمان پھٹ جائے گا کے متعلق ارشاد فرمایا: یعنی آسمان اپنے مجرۃ (یعنی اپنی جگہ) سے پھٹ جائے گا (اور ادھر ادھر بکھر جائے گا)۔ابن ابی حاتم

سورۃ البروج

۴۶۹۹ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اصحاب الاخدود کے پیغمبر حبشی تھے۔ابن ابی حاتم

۴۷۰۰ ...... حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان "اصحاب الاخدود" کے متعلق مروی ہے کہ یہ لوگ حبشی تھے۔ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۴۷۰۱ ...... سلمہ بن کہیل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے (جو) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس (بیٹھے ہوئے تھے) اصحاب الاخدود کا ذکر چھیڑ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دیکھو تمہارے اندر بھی ان جیسے لوگ ہیں لہٰذا (حق پر قائم رہنے میں) تم لوگ کسی قوم سے عاجز مت ہو جانا۔عبد بن حمید

۴۷۰۲ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ مجوسی اہل کتاب ہوا کرتے تھے۔ اپنی کتاب پر عمل کرتے تھے۔ شراب ان کے لیے حلال کی گئی تھی۔ ان کے ایک بادشاہ نے شراب (زیادہ) پی لی۔ شراب نے اس کی عقل خراب کر دی اور اس نے اپنی بیٹی یا بہن کے ساتھ جماع کر لیا۔ جب اس کا نشہ کافور ہوا تب بہت نادم و پشیمان ہوا۔ لڑکی کو کہا: افسوس! یہ میں نے تیرے ساتھ کیا کر لیا؟ اس سے نجات کا راستہ کیا ہو گا۔ لڑکی نے کہا: اس سے نجات کا راستہ یہ ہے کہ تو لوگوں کو تقریر کر اور کہہ: اے لوگو! اللہ نے بہنوں اور بیٹیوں سے بھی نکاح حلال کر دیا ہے۔ پس جب یہ چیز لوگوں میں عام ہو جائے اور اس فعل میں مبتلا ہو جائیں تب دوبارہ تقریر کر کے ان پر یہ چیز واپس حرام قرار دے دینا۔

چنانچہ بادشاہ تقریر کرنے کے لیے ان کے درمیان کھڑا ہوا اور بولا: اے لوگو! اللہ نے تمہارے لیے بہنوں اور بیٹیوں سے نکاح حلال کر دیا ہے۔ سب لوگوں نے کہا: اللہ کی پناہ ہو! کہ اس پر ہم ایمان لائے یا اس کا اقرار کریں۔ کیا اللہ کا نبی یہ بات لے کر آیا ہے یا اللہ کی کتاب میں یہ بات لکھی ہے۔

آخر بادشاہ اسی عورت کے پاس واپس گیا اور بولا افسوس! تجھ پر لوگوں نے میری اس بات کو مجھ پر رد کر دیا ہے۔ عورت بولی اگر وہ انکار کرتے ہیں تو ان پر کوڑا اٹھاؤ۔ بادشاہ نے یہ حربہ بھی آزمایا لیکن پھر بھی لوگ ماننے سے انکار کرتے رہے۔ بادشاہ دوبارہ عورت کے پاس گیا اور کہا میں نے ان پر کوڑے آزما کر بھی دیکھ لیے لیکن پھر بھی وہ مسلسل انکار کر رہے ہیں۔ عورت نے کہا: ان پر تلوار سونت لو (مان جائیں گے)۔

بادشاہ نے تلوار کے ساتھ ان کو اقرار پر مجبور کیا لیکن وہ نہ مانے۔ عورت نے کہا: ان کے لیے خندقیں کھدواؤ پھر اس میں آگ بھڑکاؤ۔ پھر جو تمہارے بات قبول کرے اسکو چھوڑ دو اور جو نہ مانے اس کو خندق میں جھونک دو۔ لہٰذا بادشاہ نے خندقیں کھدوائیں اور ان میں خوب آگ بھڑکائی گئی۔ پھر اپنی عوام کو ان پر حاضر کیا پھر جس نے انکار کیا اس کو آگ میں ڈال دیا اور جس نے انکار نہ کیا اور بادشاہ کی بات مان لی اس کو چھوڑ دیا۔ انہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمان نازل کیا ہے:

قتل اصحاب الاخدود تا ولهم عذاب الحريق۔ البروج: ۴-۱۰

خندقوں (کے کھودنے) والے ہلاک کردیئے گئے۔ (یعنی) آگ (کی خندقیں) جس میں ایندھن (جھونک رکھا) تھا۔ جبکہ وہ ان کے (کناروں) پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور جو (سختیاں) اہل ایمان پر کررہے تھے ان کو سامنے دیکھ رہے تھے۔ ان کو مؤمنوں کی یہی بات بری لگتی تھی کہ وہ خدا پر ایمان لائے ہوئے تھے جو غالب اور قابل ستائش ہے۔ جس کی آسمانوں اور زمین میں بادشاہت ہے اور خدا ہر چیز سے واقف ہے جن لوگوں نے مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو تکلیفیں دیں اور توبہ نہ کی ان کو دوزخ کا (اور) عذاب بھی ہوگا اور جلنے کا عذاب بھی ہوگا۔ عبد بن حمید

فائدہ:......ان اصحاب الاخدود سے کون مراد ہیں؟ مفسرین نے کئی واقعات نقل کیے ہیں۔ لیکن صحیح مسلم، جامع ترمذی، اور مسند احمد وغیرہ میں جو قصہ مذکور ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ پہلے زمانہ میں کوئی کافر بادشاہ تھا۔ اس کے ہاں ایک ساحر (جادوگر) رہتا تھا۔ جب ساحر کی موت کا وقت قریب ہوا۔ اس نے بادشاہ سے درخواست کی کہ ایک ہوشیار اور ہونہار لڑکا مجھے دیا جائے تو میں اس کو اپنا علم سکھادوں تاکہ میرے بعد یہ علم مٹ نہ جائے۔ چنانچہ ایک لڑکا تجویز کیا گیا جو روزانہ ساحر کے پاس جا کر اس کا علم سیکھتا تھا۔ راستہ میں ایک عیسائی راہب رہتا تھا جو اس وقت کے اعتبار سے دین حق پر تھا۔ لڑکا اس کے پاس بھی آنے جانے لگا۔ اور خفیہ طور سے راہب کے ہاتھ پر مسلمان ہوگیا، اور اس کے فیض صحت سے ولایت وکرامت کے درجہ کو پہنچا۔ ایک روز لڑکے نے دیکھا کہ کسی بڑے جانور (شیر وغیرہ) نے راستہ روک رکھا ہے جس کی وجہ سے مخلوق پریشان ہے۔ اس نے ایک پتھر ہاتھ میں لے کر دعا کی کہ اے اللہ! اگر راہب کا دین سچا ہے تو یہ جانور میرے پتھر سے مارا جائے۔ یہ کہہ کر پتھر پھینکا جس سے اس جانور کا کام تمام ہوگیا۔ لوگوں میں شور ہوا کہ اس لڑکے کو عجیب علم آتا ہے کسی اندھے نے سن کر درخواست کی کہ میری آنکھیں اچھی کردو۔ لڑکے نے کہا کہ اچھی کرنے والا میں نہیں۔ وہ اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے۔ اگر تو اس پر ایمان لائے تو میں دعا کروں۔ امید ہے وہ تجھ کو بینا کردے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ شدہ شدہ یہ خبریں بادشاہ کو پہنچیں۔ اس نے برہم ہوکر لڑکے کو مع راہب اور اندھے کے طلب کرلیا اور کچھ بحث وگفتگو کے بعد راہب اور اندھے کو قتل کردیا اور لڑکے کی نسبت حکم دیا کہ اونچے پہاڑ پر سے گرا کر ہلاک کردیا جائے۔ مگر خدا کی قدرت جو لوگ اس کو لے گئے تھے وہ سب پہاڑ سے گر کر ہلاک ہوگئے اور لڑکا صحیح وسالم چلا آیا۔ پھر بادشاہ نے دریا میں غرق کرنے کا حکم دیا۔ وہاں بھی یہی صورت پیش آئی کہ لڑکا صاف بچ کر نکل آیا اور جو لے گئے تھے وہ سب دریا میں ڈوب گئے۔ آخر لڑکے نے بادشاہ سے کہا: کہ میں خود اپنے مرنے کی ترکیب بتلاتا ہوں۔ آپ سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کریں۔ ان کے سامنے مجھ کو سولی پر لٹکائیں اور یہ لفظ کہہ کر میرے تیر ماریں ''بسم اللّٰہ رب الغلام'' (اس اللہ کے نام پر جو رب ہے اس لڑکے کا) چنانچہ بادشاہ نے ایسا ہی کیا۔ اور لڑکا اپنے رب کے نام پر قربان ہوگیا۔ یہ عجیب واقعہ دیکھ کر یکلخت لوگوں کی زبان سے ایک نعرہ بلند ہوا کہ ''آمنا برب الغلام'' (ہم سب لڑکے کے رب پر ایمان لائے) لوگوں نے بادشاہ سے کہا لیجیے۔ جس چیز کی روک تھام کررہے تھے۔ وہی پیش آئی پہلے تو کوئی اکادکا مسلمان ہوتا تھا اب خلق کثیر نے اسلام قبول کرلیا۔ بادشاہ نے غصہ میں آکر بڑی بڑی خندقیں کھدوائیں اور ان کو خوب آگ سے بھروا کر اعلان کیا کہ جو شخص اسلام سے نہ پھریگا اس کو ان خندقوں میں جھونک دیا جائے گا۔ آخر لوگ آگ میں ڈالے جارہے تھے۔ لیکن اسلام سے نہیں ہٹتے تھے۔ ایک مسلمان عورت لائی گئی جس کے پاس دودھ پیتا بچہ تھا۔ شاید بچہ کی وجہ سے آگ میں گرنے سے گھبرائی۔ مگر بچہ نے خدا کے حکم سے آواز دی ''اماہ اصبری فانک علی الحق'' (اماجان صبر کر کہ تو حق پر ہے)۔ (حوالہ تفسیر عثمانی) واللہ اعلم بالصواب۔

سورۃ الغاشیہ

۴۷۰۳......(مسند عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ) ابوعمران الجونی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک راہب کے پاس سے گذرنے لگے تو اسی کے پاس ٹھہر گئے۔ راہب کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھی نے آواز دی اے راہب یہ امیر المؤمنین ہیں۔ چنانچہ وہ متوجہ ہوا۔ دیکھا تو اس راہب کا محنت ومشقت اور ترک دنیا کی وجہ سے عجیب حال تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو دیکھ کر رو پڑے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو

کہا گیا: یہ نصرانی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں جانتا ہوں لیکن مجھے اس پر خدا کے فرمان کی وجہ سے رحم آ گیا، خدا کا فرمان ہے:

عاملة ناصبة تصلیٰ ناراً حامية ۔ الغاشیہ: ۳-۴

سخت محنت کرنے والے تھکے ماندے دہکتی آگ میں داخل ہوں گے۔

لہٰذا مجھے اس کی عبادت میں محنت وریاضت پر رحم آ گیا کہ اس قدر محنت کرنے کے باوجود یہ جہنم میں داخل ہوگا۔

شعب الایمان للبیهقی، ابن المنذر، مستدرک الحاکم

سورۃ الفجر

۴۷۰۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو اس آیت کی تفسیر کیا ہے؟

کلآ اذا دکت الارض دکا دکا وجاء ربک والملک صفا صفا وجیء یومئذ بجهنم ۔ الفجر: ۲۱-۲۳

تو جب زمین کی بلندی کوٹ کوٹ کر پست کردی جائے گی اور تمہارا پروردگار (جلوہ فرما ہوگا) اور فرشتے قطار باندھ باندھ کر آموجود ہوں گے اور دوزخ اس دن حاضر کی جائے گی۔

پھر آپ ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا جہنم کو ستر ہزار لگاموں کے ساتھ ستر ہزار فرشتے کھینچ کر لائیں گے۔ پھر بھی وہ ادھر ادھر آپے سے نکل رہی ہوگی اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو نہ روکا رکھا ہو تو وہ آسمانوں اور زمین ہر چیز کو جلا دے۔ رواہ ابن مردویہ

سورۃ البلد

۴۷۰۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا گیا کہ لوگ کہتے ہیں النجدین سے مراد الثدیین ہے۔ فرمایا خیر وشر ہے۔ الفریابی، عبد بن حمید

فائدہ:..... فرمان خداوندی "وھدینہ النجدین" (البلد: ۱۰) اور اس (انسان) کو دونوں رستے بھی دکھا دیئے ہیں کہ جب انسان جب پیدا ہوتا ہے تو اس کو ماں کی چھاتی میں رزق کے دونوں راستے دکھا دیئے جاتے ہیں۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس قول کو ذکر کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سے مراد خیر وشر کے دو راستے ہیں۔

سورۃ اللیل

۴۷۰۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے ہمارے چہروں کی طرف نظر ڈالی اور پھر فرمایا: تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانہ معلوم ہے جنت میں اور دوزخ میں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ سورت تلاوت فرمائی:

واللیل اذا یغشی والنهار اذا تجلی وما خلق الذکر والانثیٰ ان سعیکم لشتی ..... سے..... الیسری تک۔

سورۃ اکلیل: ۱-۷

رات کی قسم! جب (دن کو) چھپالے۔ اور دن کی قسم جب چمک اٹھے۔ اور اس (ذات) کی قسم جس نے نر مادہ پیدا کیے کہ تم لوگوں کی کوشش طرح طرح (مختلف) ہے۔ تو جس نے (خدا کے رستے میں مال) دیا اور پرہیزگاری کی اور نیک بات کو سچ جانا اس کو ہم آسان طریقے کی توفیق دیں گے۔

پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ راستہ تو جنت کا ہے۔ پھر آپ نے آگے تلاوت فرمائی:

واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسره للعسری ۔ الیل ۸-۱۰

اور جس نے بخل کیا اور وہ بے پرواہ بنا رہا اور نیک بات کو جھوٹ سمجھا اسے سختی میں پہنچائیں گے۔
پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ راستہ جہنم کا ہے۔ رواہ ابن مردویہ

سورۂ اقرأ (علق)

۴۷۰۷......(ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) ابی رجاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے سورۂ اقرأ باسم ربک الذی خلق ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے پڑھی ہے اور یہ سب سے پہلی سورت ہے جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۴۷۰۸......(مرسل مجاہد رحمۃ اللہ علیہ) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلی سورت جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی وہ "اقرأ باسم ربک الذی خلق" ہے۔ مسلم، نسائی، ابن ابی شیبہ

سورۃ الزلزال

۴۷۰۹......(مسند صدیق رضی اللہ عنہ) ابو اسماء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دوپہر کو کھانا تناول فرما رہے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی:

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ۔ الزلزال: ۷-۸

سو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

(یہ سن کر) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھانے سے ہاتھ روک لیے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا جو برائی بھی ہم نے کی ہوگی ہم اس کو ضرور دیکھیں گے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تم (اپنی زندگی میں) ناپسندیدہ باتیں دیکھتے ہو وہ (انہی برے اعمال کی) جزاء ہوتی ہیں۔ جبکہ نیکی کو صاحب نیکی کے لیے آخرت میں ذخیرہ کرلیا جاتا ہے۔ ابن ابی شیبہ، ابن راھویہ، عبد بن حمید، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب اطراف میں اس کو مسند ابی بکر کے حوالہ سے ذکر کیا ہے۔

۴۷۱۰......ابو ادریس خولانی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئیں:

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ۔ الزلزال: ۷-۸

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھانے سے ہاتھ روک کر پوچھا: یا رسول اللہ! کیا جو بھی نیکی یا برائی ہم سے سرزد ہوگی ہم کو اسے دیکھنا پڑے گا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے ابوبکر! تم کو جو ناپسندیدہ امور پیش آتے ہیں وہ برائی کے بدلے ہیں اور خیر کے بدلے تمہارے لیے ذخیرہ کر لیے جاتے ہیں تم قیامت کے دن ان کو پالو گے اور اس کی تصدیق اللہ کی کتاب میں ہے:

وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر. الشوریٰ: ۳۰

اور جو مصیبت تم پر واقع ہوتی ہے سو تمہارے اپنے فعلوں سے اور وہ بہت سے گناہ تو معاف کر دیتا ہے۔ رواہ ابن مردویہ

سورۃ العادیات

۴۷۱۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان والعادیات ضبحاً کے متعلق مروی ہے کہ حج میں (حاجیوں کو لے) جانے والے اونٹ مراد

ہیں۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس سے مراد گھوڑے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بدر میں ہمارے پاس گھوڑے تھے۔عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ

فائدہ:......فرمان الٰہی ہے:

والعادیات ضبحاً۔ فالموریات قدحاً فالمغیرات صبحا۔ فأثرن به نقعا فوسطن به جمعاً۔ ان الانسان لربه لکنود۔ العادیات ۱-۶

ان سرپٹ دوڑنے والے (گھوڑوں) کی قسم جو ہانپ اٹھتے ہیں، پھر پتھروں پر (نعل) مار کر آگ نکالیتے ہیں۔پھر صبح کو چھاپا مارتے ہیں۔پھر اس میں گردن اٹھاتے ہیں۔پھر اس وقت (دشمن کی) فوج میں جا گھستے ہیں۔کہ انسان اپنے پروردگار کا احسان ناشناس (اور ناشکرا) ہے۔

عام تراجم میں العادیات ضبحاً کا معنی گھوڑوں ہی سے کیا گیا اور مابعد کا مضمون بھی انہی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔یہ گھوڑوں کی قسم بھی ہوسکتی ہے۔جن کے متعلق آیا ہے کہ قیامت تک کے لیے ان کی پیشانی میں خیر رکھ دی گئی ہے اور مجاہدین کی قسم بھی ہوسکتی ہے جو اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر دشمن کی فوج میں جا گھستے ہیں اور جن کی تعریف وتوصیف کلام اللہ میں جا بجا کی گئی ہے۔

۴۷۱۲......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: الضبح (کا معنی) گھوڑے کے لیے (ہوتو) ہنہنانا ہے اور اونٹ کے لیے (ہوتو) سانس لینا ہے۔ترمذی، ابن جریر

۴۷۱۳......ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں پتھروں میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے العادیات ضبحا کے متعلق سوال کیا۔میں نے کہا: گھوڑے جب اللہ کی راہ میں غارت گری کرتے ہیں پھر رات کو اپنے ٹھکانے پر واپس آتے ہیں اور مجاہدین ان کو چارہ ڈالتے ہیں اور آگ جلاتے ہیں۔(ان آیات کا یہی مطلب ہے۔) پھر وہ مجھ سے جدا ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا آپ رضی اللہ عنہ زمزم کے پاس تشریف فرما تھے۔اس شخص نے آپ رضی اللہ عنہ سے بھی والعادیات ضبحاً کے بارے میں سوال کیا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسی سے پوچھا کیا تم نے مجھ سے قبل کسی سے اس کے بارے میں سوال کیا ہے؟ اس شخص نے عرض کیا: جی ہاں۔میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے متعلق سوال کیا تھا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد وہ گھوڑے ہیں جو خدا کی راہ میں غارت گیری کرتے ہیں۔اور اب جاؤ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب میں جا کر آپ کے سر پر کھڑا ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اسلام میں سب سے پہلا معرکہ بدر کا تھا اور اس معرکہ میں ہمارے پاس صرف دو گھوڑے تھے۔ایک گھوڑا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا تھا اور ایک حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ کا تھا۔پس وہاں (صرف دو گھوڑوں کے لیے) والعادیات ضبحا کیسے ہوسکتا ہے؟ (کیونکہ والعادیات جمع ہے جس میں دو سے زائد مراد ہیں لہٰذا العادیات ضبحا سے مراد عرفہ سے مزدلفہ جانے والی سواریاں مراد ہیں جہاں وہ آگ جلاتے ہیں (فالموریات قدحاً اور طعام وشراب کا شغل کرتے ہیں) پھر اگلے دن المغیرات صبحاً مزدلفہ سے منیٰ جانا مراد ہے۔یہی جمع ہے اور فاثرن به نقعاً سے مراد سواریوں کا اپنے کھروں اور پیروں سے زمین روندنا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ سن کر میں نے اپنے قول سے رجوع کرلیا اور حضرت علی کے ارشاد مبارک کا قائل ہوگیا۔

رواہ ابن مردویہ

سورۃ الھاکم التکاثر

۴۷۱۴......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: سورۃ الھاکم التکاثر عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

رواہ ابن جریر

۴۷۱۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمان خداوندی ''ثم لتسألن یومئذعن النعیم'' (تکاثر) پھر تم سے ضرور سوال کیا جائے گا اس دن نعمتوں کے بارے میں'' کے متعلق منقول ہے، ارشاد فرمایا:
جس نے گندم کی روٹی کھائی، فرات (یا کسی بھی) نہر کا ٹھنڈا پانی پیا اور اس کے پاس رہائش کے لیے گھر بھی ہے پس یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں اس سے سوال کیا جائے گا۔ عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ

۴۷۱۶..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم اس (فرمان: لو کان لابن آدم وادمن ذهب، یعنی آدم کے لیے اگر ایک وادی سونے کی ہو تو وہ خواہش کرے گا کہ اس کے لیے ایک وادی سونے کی ہو جائے) کو قرآن کی آیت شمار کرتے تھے حتیٰ کہ اللہ پاک نے سورۂ الھاکم التکاثر نازل فرمادی۔ بخاری

۴۷۱۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ہم لوگوں کو عذاب قبر کے بارے میں شک ہوتا تھا حتیٰ کہ سورۂ الھاکم التکاثر نازل ہوئی۔ (جس سے عذاب قبر کے متعلق ہمارے قلوب میں یقین پیدا ہو گیا)۔

السنن للبیهقی، ابن جریر، ابن المنذر، ابن مردویه، شعب الایمان للبیهقی

سورۃ الفیل

۴۷۱۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ابرہہ کے لشکریوں پر) ابابیل پرندے چیل کی شکل میں آئے تھے اور یہ آج تک زندہ ہیں ہوا میں اڑتے پھرتے ہیں۔ رواہ الدیلمی
کلام: ..... روایت ضعیف ہے دیکھئے: التنزیہ ۱/۲۲۷۔ ذیل اللآلی ۱۴۔

سورۃ قریش

۴۷۱۹..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ میں بیت اللہ کے پاس لوگوں کو نماز پڑھائی اور سورۂ قریش کی تلاوت کی اور فلیعبدوا رب هذا البیت (پس وہ اس گھر کے پروردگار کی عبادت کریں) پڑھتے ہوئے نماز ہی میں کعبۃ اللہ کی طرف اشارہ کرتے رہے۔ السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبه، ابن المنذر

سورۂ ارأیت (ماعون)

۴۷۲۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان:
الذین هم یراء ون ویمنعون الماعون۔
(وہ ریاکاری کرتے ہیں اور برتنے کی چیزیں عاریت نہیں دیتے) کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں یعنی وہ اپنی نماز لوگوں کو دکھاوے کے واسطے پڑھتے ہیں اور فرض زکوٰۃ بھی ادا نہیں کرتے۔ الفریابی، السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبه، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم

سورۃ الکوثر

۴۷۲۱..... (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: جب یہ سورت نازل ہوئی:
انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک هو الابتر۔ الکوثر

(اے محمد!) ہم نے تم کو کوثر عطا فرمائی ہے۔ تو اپنے پروردگار کے لیے نماز پڑھا کرو اور قربانی کیا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ تمہارا دشمن ہی بے اولاد رہے گا۔

تو رسول اللہ ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا: یہ کون سی قربانی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: یہ قربانی نہیں ہے بلکہ آپ کو (اس کے ضمن میں) یہ حکم ہے کہ جب آپ نماز کے لیے تکبیر تحریم کہیں تو ہر مرتبہ جب بھی آپ تکبیر کہیں، نئی رکعت شروع کریں اور رکوع سے سر اٹھائیں۔ کیونکہ ہاتھوں کو بلند کرنا آپ کی نماز کا حصہ بھی ہے اور ہم تمام فرشتوں کی نماز کا حصہ ہے جو آسمانوں میں رہتے ہیں۔ کیونکہ ہر چیز کی ایک زینت ہوتی ہے اور نماز کی زینت ہر تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھانا ہے۔

نیز نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز میں ہاتھوں کا اٹھانا استکانہ (عاجزی اور خشوع خضوع) سے تعلق رکھتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: استکانہ کیا شئی ہے؟ ارشاد فرمایا: کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی:

فما استکانوا لربھم وما یتضرعون۔

پس انہوں نے اپنے رب کے آگے (خضوع) عاجزی کی اور نہ آہ وزاری کی۔

الاستکانہ خضوع ہے۔ ابن ابی حاتم، **الضعفاء لابن حبان، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ، السنن للبیھقی**

کلام:...... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں روایت ضعیف ہے۔ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی سند نہایت ضعیف ہے۔ جبکہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔ **کنز العمال ج ۲ ص ۵۵۷**

۴۷۲۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد باری تعالیٰ:

فصل لربک وانحر کے متعلق منقول ہے فرمایا (اس کا مطلب) نماز میں سیدھے ہاتھ کو بائیں بازو کے درمیان رکھ کر دونوں کو سینے پر رکھنا ہے۔ **بخاری فی تاریخہ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، الدار قطنی فی الافراد، ابو القاسم، ابن مندہ فی الخشوع، ابو الشیخ، ابن مردویہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی**

سورۃ النصر

۴۷۲۳...... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) ابن النجار اپنی تاریخ میں سند ذکر کرتے ہیں: ذاکر کامل العال، وشریف ابو القاسم علی بن ابراہیم علوی ومحمد بن ہبۃ اللہ بن احمد اکفانی، عبدالعزیز احمد کنانی، ابو الحسین احمد بن علی بن محمد دولابی بغدادی خلال، قاضی ابو محمد عبداللہ بن محمد بن عبدالغفار بن احمد بن ذکوان، ابو یعقوب اسحاق بن عمار بن حبیش بن محمد بن حبیش، ابوبکر بن محمد ابراہیم بن مہدی، عبداللہ بن محمد بن ربیعہ قدامی، صالح بن مسم ابو ہاشم واسطی، عبداللہ بن عبید، محمد بن یوسف انصاری، سہل بن سعد کی سند سے مروی ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب یہ سورت نازل ہوئی: **اذاجاء نصر اللہ والفتح** تو گویا آپ کو آخرت کی طرف کوچ کرنے کی خبر سنادی گئی۔ **رواہ ابن النجار**

فائدہ:...... یہ ایک بڑی حدیث کا آخری فقرہ ہے جو اوپر درج ہوا، اس سورت میں آپ ﷺ کو اطلاع دی گئی تھی کہ آپ کا آخری وقت آن پہنچا ہے لہٰذا آپ تسبیح واستغفار میں مشغول ہو جائیں۔ دیکھئے بخاری ۶/۲۲۰ بحوالہ کنز العمال ج ۲ ص ۵۵۸۔

۴۷۲۴...... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے بدر کے اکابر صحابہ کے ساتھ شامل کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: آپ اس نوجوان کو ہمارے ساتھ داخل کیوں کرتے ہیں؟ جبکہ اس کے جتنے تو ہمارے بیٹے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو تم (اچھی طرح) جانتے ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اور ان کو بلایا اور میرا خیال تھا کہ آپ نے ہم کو صرف اس لیے بلایا ہے تاکہ میری اہمیت ان پر جتلائیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے: **اذاجاء نصر اللہ والفتح۔** پوری سورت تلاوت فرمائی

پھر پوچھا: اس کی تفسیر کے بارے میں تم لوگوں کا کیا خیال ہے؟ بعض نے کہا: (اس سورت میں) اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اس کی حمد کریں اور اس سے مغفرت مانگیں اس لیے کہ اس نے ہماری نصرت فرمائی ہے اور ہمیں فتح سے ہمکنار کیا ہے۔ بعض نے کہا: ہمیں کچھ نہیں معلوم اور بعض نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے ابن عباس! کیا تمہارا بھی خیال یہی ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: پھر تمہارا کیا خیال ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ رسول اللہ ﷺ کے آخری وقت کی طرف اشارہ ہے۔ جو اللہ نے آپ کو بتادیا۔ یعنی جب کہ اللہ کی مدد آپ کو آچکی اور مکہ کی فتح بھی نصیب ہوگئی اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ لوگ فوج درفوج اسلام میں داخل ہورہے ہیں (تو لہٰذا آپ کی بعثت کا مقصد پورا ہوگیا) اسی لیے یہ آپ کی وفات کی طرف اشارہ ہے۔ پس آپ اپنے رب کی حمد بیان کریں اور اس سے استغفار کرتے رہیں بے شک وہ توبہ کرنے والا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: مجھے بھی اس کی یہی تفسیر معلوم ہے جو تم کو معلوم ہے۔

السنن لسعید بن منصور، ابن سعد مسند ابی یعلی، ابن جریر، ابن المنذر، الکبیر للطبرانی، ابن مردویہ، ابونعیم والبیہقی معاً فی الدلائل

۴۷۲۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی پر اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح نازل فرمائی تو درحقیقت آپ کی وفات کی خبر سنادی۔ فتح مکہ ہجرت کے آٹھویں سال ہوچکی تھی۔ جب آپ ﷺ ہجرت کے نویں سال میں داخل ہوئے تو قبائل بھی دوڑے دوڑے آپ کے ہاتھوں اسلام میں داخل ہونے لگے تھے۔ تب آپ کو احساس ہوگیا کہ وقت اجل کسی بھی لمحے دن یارات کو آسکتا ہے۔ لہٰذا آپ نے جانے کی تیاری شروع فرمادی، سنتوں میں گنجائش پیدا کی، فرائض کو درست کیا، رخصت کے احکام واضح کیے۔ بہت سی احادیث کو منسوخ قرار دیا۔ تبوک کا غزوہ کیا اور اس کے (بہت سے احکام) الوداع کہنے والے کی طرح انجام دیئے۔ الخطیب فی التاریخ، ابن عساکر

۴۷۲۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ پر یہ سورت نازل ہوئی:

اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح۔

تو حضور ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج کران کو بلایا۔ اور (ان کے آنے پر) ارشاد فرمایا: اے علی!

انہ قد جاء نصر اللّٰہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللّٰہ افواجًا فسبحت ربی بحمدہ واستغفرت ربی انہ کان توابًا۔

بے شک اللہ کی مدد آچکی ہے اور (مکہ کی) فتح ہوچکی اور میں نے لوگوں کو اسلام میں فوج درفوج داخل ہوتا دیکھ لیا، پس میں اپنے رب کی حمد کی تسبیح کرتا ہوں اور اپنے رب سے توبہ واستغفار کرتا ہوں بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد فتنے میں پڑے ہوئے لوگوں سے بھی اللہ نے جہاد فرض کردیا ہے۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم ان کے ساتھ کیسے قتال کریں جبکہ وہ کہیں گے ہم ایمان والے ہیں۔ ارشاد فرمایا: ان کے دین میں (فتنہ و) بدعت پیدا کرنے کی وجہ سے تم ان سے قتال کرنا اور اللہ کے دین میں بدعت پیدا کرنے والے ہلاک ہی ہوں گے۔ رواہ ابن مردویہ

کلام: ...... روایت کی سند ضعیف ہے۔ کنز ج ۲ ص ۵۶۰

۴۷۲۷..... (ابن عباس رضی اللہ عنہما) عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت فرمایا: تم جانتے ہو سب سے آخر میں پوری کون سی سورت نازل ہوئی؟ میں نے کہا جی وہ یہ: اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۴۷۲۸..... (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب سے (سورۂ نصر) اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح۔ نازل ہوئی۔ آپ ﷺ اکثر وبیشتر یہ کلمات پڑھتے رہتے:

سبحانک اللّٰھم وبحمدک اللّٰھم اغفرلی انت التواب الرحیم۔

اے اللہ! میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں اور تیری حمد (وثناء) کرتا ہوں۔ اے اللہ میری مغفرت فرما بے شک تو توبہ قبول فرمانے والا

مہربان ہے۔رواہ عبدالرزاق

۴۷۲۹......(ابوسعید الخدری) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب یہ سورت نازل ہوئی: اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح۔ تو رسول اکرم ﷺ نے یہ پوری سورت تلاوت فرما کرارشاد فرمایا: میں اور میرے اصحاب بہترین لوگ ہیں اور (اب مسلمان) لوگ خیر میں ہیں اور فتح کے بعد ہجرت نہیں رہی۔ابو داؤد الطیالسی، ابونعیم فی امعرفۃ

۴۷۳۰......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب یہ سورت نازل ہوئی: اذا جاء نصر اللہ والفتح تو رسول اللہ ﷺ نے پوری سورت تلاوت فرما کرارشاد فرمایا: (سب مسلمان) لوگ خیر (کا سرچشمہ) ہیں۔اور میں اور میرے اصحاب (ان سے زیادہ) خیر (کا باعث) ہیں۔ نیز فرمایا: فتح (مکہ) کے بعد ہجرت نہیں۔لیکن جہاد اور اچھی نیت ہے۔

مروان بن حکم خلیفہ جس کے سامنے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی وہ بولا تم جھوٹ کہتے ہو۔حضرت زید بن ثابت اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما جوتشریف فرما تھے بولے: اس نے سچ کہا ہے۔مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد

۴۷۳۱......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی وفات سے قبل اکثر و بیشتر یہ دعا پڑھتے تھے: سبحانک اللھم وبحمدک استغفرک واتوب الیک میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کیسے کلمات ہیں جو آپ کہنا شروع ہوئے ہیں؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جعلت لی علامۃ لامتی اذا رأیتھا قلتھا: اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح۔

میرے لیے ان کلمات کی علامت مقرر کی گئی ہے کہ میں جب بھی اس سورت کو دیکھوں تو یہ کلمات پڑھوں۔واللہ اعلم بمعناہ الصواب۔

رواہ ابن ابی شیبہ

سورۂ تبت (لہب)

۴۷۳۲......(مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں: میں مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہ ﷺ کعبہ کے سائے میں میرے سامنے تشریف فرما تھے۔ابولہب کی بیوی جمیل بنت حرب بن امیہ آئی اس کے پاس دو پتھر بھی تھے۔

ابولہب کی بیوی ام جمیل کی ایذا رسانی

ام جمیل نے مجھ سے پوچھا: کہاں ہے وہ شخص جس نے میری اور میرے شوہر کی برائی کی ہے؟ اللہ کی قسم! اگر میں اس کو دیکھ لوں تو ان دونوں پتھروں کے ساتھ اس کے بھیجے پیس ڈالوں گی۔(وہ حضور ﷺ کا پوچھ رہی تھی) اور اس سے پہلے سورۂ لہب تبت یدا ابی لھب نازل ہوئی تھی (جس میں ابولہب اور اس کی بیوی پر لعنت کی گئی تھی) آخر کار میں نے اس کو کہا اے ام جمیل؟ اللہ کی قسم! اس نے تیری برائی کی ہے اور نہ تیرے شوہر کی۔ام جمیل بولی: اللہ کی قسم! تو جھوٹا نہیں ہے۔ویسے لوگ یہ کہہ رہے تھے۔پھر وہ پیٹھ پھیر کر چلی گئی۔میں نے (اس کے جانے کے بعد) عرض کیا: یارسول اللہ! اس نے آپ کو دیکھا نہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: میرے اور اس کے درمیان جبرئیل علیہ السلام حائل ہو گئے تھے۔

رواہ ابن مردویہ

۴۷۳۳......(الکلبی عن ابی صالح) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جب اللہ پاک نے یہ حکم نازل فرمایا:

وانذر عشیرتک الاقربین۔

اور اپنے رشتہ دار قبیلے (والوں) کو ڈرایئے۔تو حضور ﷺ نکلے اور مروہ پہاڑی پر چڑھ کر آواز بلند کی: اے آل فہر! لہٰذا قریش کے لوگ نکل

آئے۔ابولہب بن عبدالمطلب (آپ ﷺ کے چچا) نے کہا: یہ فہر آ گئی ہے بولو! پھر آپ ﷺ نے آواز دی: اے آل غالب! لہٰذا بنی محارب بن فہر اور بنی حارث بن فہر کے لوگ لوٹ گئے۔پھر آپ نے آواز دی: اے آل لوی بن غالب: لہٰذا بنی تیم ادرم بن غالب کے لوگ لوٹ گئے۔

پھر آپ ﷺ نے آواز دی: اے آل کعب بن لوی! لہٰذا بنی عامر بن لوی کے لوگ گئے۔پھر آپ ﷺ نے آواز دی: اے آل مرہ بن کعب! لہٰذا بنی عدی بن کعب، بنی سہم بن عمرو بن ھصیص بن کعب بن لوی اور ان کے بھائی بند بنی جمح بن عمرو ن ھصیص بن کعب بن لوی کے لوگ لوٹ کر چلے گئے۔پھر آپ نے آواز دی: اے آل کلاب بن مرہ! لہٰذا بنی مخزوم بن یقظہ بن مرہ اور بنی تیم بن مرہ کے لوگ چلے گئے۔پھر آپ ﷺ نے آواز دی: اے آل عبدالمناف! لہٰذا بنی عبدالدار بن قصی، بنی اسد بن عبدالعزی بنی قصی اور بنی عبد بن قصی کے لوگ چلے گے (اس طرح پوری قریش قوم میں سے تمام برادریوں والے چھٹ چھٹ کر چلے گئے اور آپ ﷺ کے بالکل قریبی رشتہ دار بنی عبدالمناف رہ گئے) لہٰذا ابولہب آپ کے چچا بولے: یہ صرف عبدالمناف کے لوگ باقی رہ گئے ہیں کہیے آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں اپنے قریبی رشتہ داروں کو (خدا سے) ڈراؤں۔اور تم ہی قریش میں سے میرے قریب ترین رشتہ دار ہو۔میں تمہارے لیے دنیا کے کسی نفع کا مالک ہوں اور نہ آخرت میں تم کو کچھ حصہ دلا سکتا الا یہ کہ تم لا الہ الا اللہ کہہ لو تو میں تمہارے پروردگار کے پاس تمہارے اس کلمہ توحید کی گواہی دوں گا اور عرب تابع ہو جائیں گے اور عجم تمہارے سامنے جھک جائیں گے۔

یہ سن کر ابولہب بولا: کیا تو نے اسی بات کے لیے ہم کو بلایا تھا۔تب اللہ پاک نے یہ سورت نازل فرمائی:

تبت یدا ابی لھب۔ ابی لہب کے ہاتھ ہلاک ہو جائیں۔الخ۔ابن سعد

سورۃ الاخلاص

۴۷۳۴......(ابی بن کعب) مشرکین نے حضور نبی کریم ﷺ کو کہا آپ ہمیں اپنے رب کا نسب بیان کریں (کہ وہ کسی کی اولاد ہے اور آگے اس کی اولاد کون ہے؟) تو اللہ پاک نے **قل ھو اللہ احد** سورۂ اخلاص نازل فرمائی۔مسند احمد، التاریخ للبخاری، ابن جریر، ابن خزیمہ، البغوی، ابن المنذر، الدارقطنی فی الافراد، ابو الشیخ فی العظمۃ، مستدرک الحاکم، البیھقی فی الاسماء و الصفات

سورۃ الفلق

۴۷۳۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: الفلق جہنم کے گڑھے میں ایک کنواں ہے۔جو ڈھکا ہوا ہے، جب اس کا منہ کھولا جائے گا تو اس سے ایسی آگ نکلے گی تو جہنم بھی اس کی شدت سے چیخ پڑے گی۔ابن ابی حاتم

المعوذتین

۴۷۳۶......(ابی بن کعب) حضرت زر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود معوذتین کے بارے میں کچھ فرماتے ہیں۔دوسری روایت میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود قرآن پاک سے ان کو مٹا دیتے ہیں۔لہٰذا حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا: ہم نے ان دونوں سورتوں کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے سوال کیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے کہا گیا تھا کہو (یعنی ان سورتوں کو پڑھو) سو میں نے ان کو کہا۔(حضرت ابی رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں پس میں بھی یوں ہی کہتا ہوں جیسا کہ آپ (ﷺ) نے کہا۔

دوسری روایت کے الفاظ ہیں پس ہم بھی کہتے ہیں جیسے رسول اللہ ﷺ نے کہا۔

ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، الحمیدی، بخاری، مسلم، ابن حبان، الدارقطنی فی الافراد

فائدہ:......یعنی نبی کریم ﷺ کو حکم ملا تھا کہ ان سورتوں کو پڑھو سو آپ نے ان کو پڑھا اور نماز میں بھی پڑھا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں پس جیسے آپ ﷺ نے ان دونوں سورتوں سورۂ فلق اور سورۂ ناس کو نماز میں اور نماز سے باہر پڑھا ہم بھی پڑھتے ہیں۔

۴۷۳۷...... حضرت زر ؓ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے معوذتین کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے (بھی) رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے کہا گیا تھا کہ کہو (یعنی ان سورتوں کو پڑھو) سو میں نے ان کو کہا۔ پھر حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس ہم بھی ان کو کہتے ہیں جیسے رسول اللہ ﷺ نے کہا۔ مسند احمد، بخاری، نسائی، ابن حبان

تفسیر کے بیان میں

۴۷۳۸...... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: حمد کو تو ہم جان گئے جیسے مخلوق ایک دوسرے کی تعریف کرتی ہے (اسی طرح ہم کو اللہ کی تعریف کا حکم ہے) اسی طرح لاالٰہ الااللہ کو بھی ہم جان گئے کہ اللہ کے سوا جن دوسرے معبودوں کی پرستش کی گئی (اس کلمہ میں ان کی عبادت سے ممانعت ہے) اور اللہ اکبر تو نمازی کہتا ہی ہے۔ لیکن یہ سبحان اللہ کیا چیز ہے؟ حاضرین میں سے کسی نے کہا: اللہ اعلم اللہ زیادہ جانتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمر بد بخت ہوا گر وہ جانتا نہ ہو کہ اللہ زیادہ جانتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یاامیر المؤمنین! یہ ایسا اسم ہے کہ کسی مخلوق کو جائز نہیں کہ اپنے لیے یا خدا کے سوا کسی کے لیے اس کو منسوب کرے۔ یہ اسم مخلوق کے لیے جائے پناہ ہے۔ اللہ پاک چاہتے ہیں کہ اس کے لیے یہ اسم بولا جائے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں یہ ہے اس کی حقیقت۔ ابن ماجه فی تفسیرہ، ابن ابی حاتم، ابن مردویه

فائدہ:......یوں کہنا جائز نہیں سبحان زید سبحان عمر۔ وغیرہ وغیرہ۔

۴۷۳۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: یہود کو یہود اس لیے کہا گیا کیونکہ انہوں نے کہا تھا: انا ھدنا الیک۔ ہم تیری راہ پر چلتے ہیں (اے اللہ!) پس ہدنا سے ان کا نام یہودی پڑ گیا۔ ابن جریر، ابن ابی حاتم

جامع تفسیر

۴۷۴۰...... (مسند علی رضی اللہ عنہ) ابوطفیل عامر بن واثلہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دوران خطبہ فرمایا: مجھ سے کتاب اللہ کے بارے میں سوال کرو۔ اللہ کی قسم کوئی آیت ایسی نہیں ہے جس کے متعلق مجھے علم نہ ہو کہ وہ دن میں نازل ہوئی ہے یا رات میں؟ نرم زمین پر نازل ہوئی ہے یا سخت پہاڑ پر۔

لہٰذا ابن الکواء کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یاامیر المؤمنین الذاریات ذرواً فرمایا تفقھاً سوال کرو تعنتاً نہیں۔ (یعنی جن آیات کا تعلق مسائل واحکام سے ہو ان کا سوال کرو نہ کہ جو آیات متشابہات ہیں اور ان کی صحیح حقیقت خدا ہی کو معلوم ہے اپنی سرکشی اور غیر مفید علم بڑھوتری کے لیے ان کا سوال نہ کرو) پھر فرمایا: یہ ہوائیں ہیں (اس کے بعد اگلی آیات کا معنی بھی خود ہی بیان فرما دیا) فالحاملات وقراً سے مراد بادل ہیں الجاریات یسراً سے مراد کشتیاں ہیں۔ فالمقسمات امراً سے مراد ملائکہ ہیں۔ پھر ابن الکواء نے (ایسا ہی ایک سوال اور) پوچھا: چاند میں جو سیاہی ہے وہ کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے (پہلے تنبیہاً) فرمایا: اندھا اندھے پن کے بارے میں سوال کر رہا ہے۔ (جس کی اس کو ضرورت نہیں پھر فرمایا:) ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وجعلنا اللیل والنھار اٰیتین فمحونا اٰیة اللیل وجعلنا اٰیة النھار مبصرة۔ الاسراء: ۱۲

اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا ہے۔ رات کی نشانی کو مٹا دیا اور دن کی نشانی کو روشن کر دیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ نے رات کی نشانی جو مٹائی ہے وہی چاند کی سیاہی ہے۔

پھر ابن الکواء نے پوچھا: ذوالقرنین نبی تھے یا بادشاہ؟۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دونوں میں سے کچھ نہ تھے۔ اللہ کے ایک بندے تھے اللہ سے محبت کی تو اللہ نے بھی ان کو اپنا محبوب بنالیا۔ اللہ کے لیے اخلاص کو اپنایا تو اللہ نے ان کو اپنا مخلص اور سچا بندہ بنالیا۔ پھر اللہ نے ان کو انکی قوم کی طرف بھیجا تا کہ وہ ان کو سیدھا راستہ دکھائیں۔ انہوں نے آپ کے سر کے دائیں طرف کسی چیز کے ساتھ وار کیا۔ پھر وہ جتنا عرصہ اللہ نے چاہا یوں ہی رہے۔ پھر اللہ نے ان کو اپنی قوم کی طرف (دوبارہ) بھیجا۔ انہوں نے (دوبارہ) آپ کے سر کے بائیں طرف کسی چیز کا وار کر کے ضرب ماری۔ (جس کی وجہ سے ان کو ذوالقرنین کہا گیا) اوران کے دو سینگ نہ تھے بیل کی طرح۔

ابن الکواء نے دریافت کیا: یہ قوس قزح کیا ہے؟ (جو برسات کے دنوں میں آسمان پر رنگ برنگ نکلتی ہے) فرمایا: یہ نوح علیہ السلام اور ان کے پروردگار کے درمیان ایک علامت مقرر ہوئی تھی جو غرق ہونے سے امان کی علامت ہے۔

ابن الکواء نے پوچھا: بیت معمور کیا ہے؟ فرمایا: یہ ساتویں آسمان کے اوپر اور عرش کے نیچے اللہ کا گھر ہے۔ جس کو صراح کہا جاتا ہے (یعنی خالص اللہ کا گھر) ہر دن اس میں ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں پھر قیامت تک انکی باری کبھی نہیں آتی۔

ابن الکواء نے پوچھا: وہ کون لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا؟ فرمایا: وہ قریش کے فاجر لوگ ہیں جن کا بدر کے دن قلع قمع ہو گیا تھا۔

ابن الکواء نے پوچھا: وہ کون لوگ ہیں جن کی سعی دنیا کی زندگانی میں ناکام ہو گئی اور وہ گمان کرتے رہے کہ وہ اچھا کر رہے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: (فرقہ) حروریہ کے لوگ انہیں میں سے ہیں۔ ابن الانباری فی المصاحف، ابن عبدالبر فی العلم

فائدہ: ..... فرمان الٰہی ہے:

الذین بدلوا نعمة اللّٰہ کفرًا واحلوقومھم دار البوار۔

جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں اتار دیا۔

نیز فرمان الٰہی ہے:

الذین ضل سعیھم فی الحیاة الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعاً۔

وہ لوگ جن کی سعی دنیاوی زندگانی میں بے کار ہو گئی اور وہ گمان کرتے رہے کہ وہ اچھا کر رہے ہیں۔

پہلی آیت سے مراد کفار قریش ہیں جن کے جگر پارے جنگ بدر میں مارے گئے تھے، اور دوسری آیت میں فرقہ حروریہ اور تمام گمراہ فرقے شامل ہیں۔ حروراء کوفہ کے قریب ایک جگہ کا نام تھا جہاں اس فرقے کے سرغنہ لوگوں نے پہلی مجلس کی۔ اسی کی طرف پھر ان کے پیروکاروں کو منسوب کیا گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ جنگ لڑی تھی۔

باب ..... تفسیر کے ملحقات کے بیان میں

منسوخ القرآن آیات

۴۷۴۱ ..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا بات ہے ہم نازل ہونے والے قرآن میں یہ آیت نہیں پاتے: جاھدوا کما جاھدتم اول مرة۔ جہاد کرو جیسے تم نے پہلی بار جہاد کیا تھا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ساقط ہو گئی ساقط ہونے والے حصوں کے ساتھ۔ (ابوعبید) ملاحظہ فرمائیں اسی جلد میں روایت نمبر ۴۵۵۱۔

۴۷۴۲ ..... (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ تم کو

قرآن پڑھ کرسناؤں۔ پھر آپ ﷺ نے ''لم یکن'' (یعنی سورۂ بینہ) تلاوت فرمائی اور یہ آیات تلاوت فرمائیں:

ان ذات الدین عنداللّٰہ الحنیفیة لا المشرکة ولا الیھودیة ولا النصرانیة ومن یعمل خیراً فلن یکفرہ۔

اللہ کے ہاں (خالص) دین (ملت) حنیفیہ ہے۔ نہ شرک پرستی اور نہ یہودیت اور نہ ہی نصرانیت۔ اور جو نیک عمل کرتا ہے اللہ پاک اس کے نیک عمل کی ناقدری نہ فرمائے گا۔

اور آپ ﷺ نے ابی رضی اللہ عنہ کو یہ آیت بھی پڑھ کرسنائی:

لو کان لابن آدم وادلابتغی الیہ ثانیاً ولواعطی الیہ ثانیا لا بتغیٰ الیہ ثالثاً ولا یملأ جوف ابن آدم الاالتراب ویتوب اللہ علی من تاب۔

اگر ابن آدم کے پاس (سونے کی) ایک وادی ہو تو وہ دوسرے وادی حاصل کرنا چاہے گا اور اگر اس کے پاس دو وادی ہوں تو وہ تیسری وادی حاصل کرنے کی خواہش کرے گا۔ ابن آدم کے پیٹ کو تو (قبر کی) مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ اور اللہ پاک توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرماتے ہیں۔

ابوداؤدالطیالسی، مسند احمد، ترمذی، حسن صحیح، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور

۴۷۴۳...... حضرت زر سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے زر! تم سورۃ الاحزاب میں کتنی آیات پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: تہتر آیات ارشاد فرمایا: پہلے یہ سورۂ بقرہ جیسی (لمبی) سورت تھی۔ (سورۂ بقرہ میں کئی سو آیات ہیں) اور اس میں ہم آیت الرجم بھی پڑھتے تھے۔

دوسری روایت کے الفاظ یہ ہے: اور سورۂ احزاب کے آخر میں یہ آیۃ الرجم تھی:

الشیخ والشیخة اذازنیا فارجموھما البتة نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم۔

بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت (یعنی ہر شادی شدہ مرد وعورت) جب زناء کریں تو دونوں کو سنگسار کردو یہ عذاب ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر یہ آیت اٹھالی گئیں جس طرح دیگر آیات اٹھالی گئیں۔

عبدالرزاق، ابوداؤد الطیالسی، السنن لسعید بن منصور، مسند عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابن منیع، نسائی، ابن جریر، ابن المنذر، ابن الانباری فی المصاحف، الدارقطنی فی الافراد، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ

۴۷۴۴...... مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے تلاوت فرمائی:

ولا تقربوا الزنا انہ کان فاحشة وساء سبیلاً الامن تاب فان اللہ کان غفوراً رحیمًا۔

(جبکہ الامن تاب فان اللہ کان غفوراً رحیمًا بعد میں قرآن پاک میں نہیں رہا) لہٰذا یہ بات امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب کو ذکر کی گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور اس آیت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے عرض کیا: میں نے یہ آیت رسول اللہ ﷺ کے منہ سے سنی تھی جس وقت آپ کو بقیع میں تالی پیٹنے کے علاوہ اور کوئی کام نہ تھا۔ مسند ابی یعلی، ابن مردویہ

۴۷۴۵...... ابوادریس خولانی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ سورۂ فتح کی یہ آیات یوں پڑھتے تھے:

اذجعل الذین کفروا قلوبھم الحمیة حمیة الجاھلیة ولوحمیتم کما حمو نفسہ لفسد المسجد الحرام فانزل اللہ سکینتہ علی رسولہ۔

(جبکہ آیت ولوحمیتم کما حموا نفسہ المسجد الحرام منسوخ التلاوت ہو چکی ہے جس کا معنی ہے: اور اگر تم (بھی) کافروں کی طرح جاہلیت کی) حمایت کرتے جیسے انہوں نے اپنی کی تو مسجد حرام خراب ہو جاتی جب یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت ابی رضی اللہ عنہ پر سخت غصہ آیا۔ چنانچہ کسی کو بھیج کو حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔ وہ تشریف لے آئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیگر چند اصحاب رسول اللہ ﷺ کو بھی بلایا جن میں زید بن ثابت بھی تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے کون ہے جو سورۂ الفتح

پڑھ کر سنائے گا؟ لہٰذا حضرت زید ﷺ نے آج کی قراءت کے مطابق سورۃ الفتح کی تلاوت کی۔ لہٰذا (حضرت ابی ﷺ کی آیت کو اس میں بھی نہ پا کر) ان پر مزید غصہ ہوئے۔ حضرت ابی ﷺ نے عرض کیا: میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: یوں بولو: حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ جانتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوتا رہتا تھا۔ آپ ﷺ بھی مجھے اپنے قریب رکھتے تھے جبکہ آپ تو دروازے پر ٹھہرے رہتے تھے۔ لہٰذا اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں لوگوں کو اسی طرح پڑھاؤں جس طرح نبی کریم ﷺ نے مجھے پڑھایا ہے تو ٹھیک ہے میں پڑھاؤں گا۔ ورنہ میں تازندگی ایک حرف بھی کسی کو نہیں پڑھاؤں گا۔ نسائی، ابن ابی داؤد فی المصاحف، مستدرک الحاکم

فائدہ:...... حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو غالباً ان آیات کے منسوخ ہونے کا علم نہ تھا اسی وجہ سے حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے ان آیات کو بھی قرآن کے ساتھ پڑھتے تھے۔ کیونکہ آخری دور میں حضور ﷺ نے من جانب اللہ کچھ آیات کو منسوخ فرمایا اور دیگر احکام میں ردوبدل فرمایا جیسا کہ روایت نمبر ۴۷۲۵ میں گذر چکا۔ لہٰذا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خلفاء راشدین کے زمانہ میں قرآن جمع کیا اور شہادتوں کے ساتھ کیا۔ جس آیت پر کم از کم دو صحابہ شہادت دیتے تھے اسی کو قرآن کا حصہ بنا کر لکھا جاتا تھا۔ اس کوشش سے وہ قرآن جس کو پڑھا جانے کا حکم تھا وجود میں آیا اور قرآن کے منسوخ التلاوت حصص نکال دیئے گئے، جیسا کہ سورۃ الاحزاب کے متعلق روایت نمبر ۴۷۴۳ میں حضرت ابی رضی اللہ عنہ ہی کا ارشاد گذر چکا ہے۔

لہٰذا حضرت ابی رضی اللہ عنہ بعد میں جن آیات کے قرآن ہونے پر مصر رہے جبکہ دیگر صحابہ کرام ان کے منسوخ ہونے کے قائل تھے تو زیادہ قریب قیاس توجیہ ہی ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو بعد کے نسخ کا علم نہ ہو سکا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

۴۷۴۶...... حضرت بجالہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک نوجوان پر گذر ہوا وہ قرآن دیکھ کر پڑھ رہا تھا:

النبی اولٰی بالمؤمنین من انفسهم و ازواجه أمهاتهم وهواب لهم۔

نبی ﷺ مؤمنین کے والی ہیں ان کی جانوں سے زیادہ اور آپ کی بیویاں مؤمنین کی مائیں ہیں اور آپ ان کے باپ ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! اس کو کھرچ دے۔ لڑکا بولا: یہ ابی رضی اللہ عنہ کا مصحف (قرآن) شریف ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے اس کے بارے میں سوال کیا انہوں نے عرض کیا: مجھے تو قرآن مشغول رکھتا تھا اور آپ کو بازاروں میں تالے پیٹنے سے فرصت نہ تھی۔ السنن لسعید بن منصور، مستدرک الحاکم

فائدہ:...... وهواب لهم یہ منسوخ التلاوت آیت ہے۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ بھی اکابر صحابہ میں شامل تھے۔ ان کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ الفاظ کہنا آپس کی بے تکلفی کی وجہ سے تھا۔ آپ کے کہنے کا مقصد تھا کہ دور نبوی ﷺ میں میں حضور ﷺ کے ساتھ اکثر اوقات گذارتا تھا جبکہ آپ دنیا کے کاموں میں مشغول رہتے تھے۔ درحقیقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک انصاری پڑوسی کے ساتھ باری طے کر لی تھی ایک دن حضور ﷺ کی خدمت میں انصاری حاضر ہوتا تھا دوسرے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضری کا شرف حاصل کرتے تھے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

۴۷۴۷...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر خدمت تھا۔ میں نے یہ آیات تلاوت کیں:

لو کان لا بن آدم وادیان من ذهب لا بتغی الثالث ولا یملأجوف ابن آدم الاالتراب ویتوب اللّٰه علی من تاب

اگر ابن آدم کے پاس سونے کی دو وادی ہوں تو وہ تیسری وادی کی خواہش رکھے گا اور ابن آدم کا پیٹ مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو توبہ کرے اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرماتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: مجھے ابی رضی اللہ عنہ نے یہ پڑھایا ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی پڑھی ہوئی آیت کے متعلق سوال کی تو انہوں نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح پڑھایا تھا۔ مسند احمد، ابو عوانہ، السنن لسعید بن منصور

نزول القرآن

۴۷۴۸......(ابن عباس رضی اللہ عنہ) علی بن ابی طلحہ سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ابراہیم علیہ السلام پر صحیفے رمضان کی دوراتوں میں نازل ہوئے، زبور داؤد علیہ السلام پر (رمضان کی) چھ (راتوں) میں نازل ہوئی۔ تورات موسیٰ علیہ السلام پر رمضان کی اٹھارہ تاریخ کو نازل ہوئی اور فرقان حمید محمد (ﷺ) پر رمضان چوبیس تاریخ کو نازل ہوا۔

رواہ مستدرک الحاکم

فائدہ:......مکمل قرآن پاک لوح محفوظ سے چوبیس رمضان کو نازل ہوا جبکہ حضور ﷺ پر تقریباً تئیس سال کے عرصہ میں ضرورت کے مطابق وقتاً فوقتاً نازل ہوتا رہا۔

۴۷۴۹......حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: (کیا) نبی ﷺ پر مکہ میں دس سال اور مدینہ میں دس سال قرآن نازل ہوا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کون کہتا ہے کہ مکہ میں دس سال اور کل پینسٹھ سال قرآن نازل ہوتا رہا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۷۵۰......(عائشہ رضی اللہ عنہا) ابوسلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں (بعثت کے بعد) دس ٹھہرے اور آپ پر قرآن نازل ہوتا رہا اور مدینہ میں دس سال قرآن نازل ہوتا رہا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

جمع القرآن

۴۷۵۱......(مسند صدیق رضی اللہ عنہ) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اہل یمامہ کے قتال کے بعد بلایا۔ میں پہنچا تو آپ کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی حاضر تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرکے) فرمایا: یہ میرے پاس آئے اور مجھ سے قتل (ہوجانے والے صحابہ) کے متعلق بات چیت کی کہ یمامہ کی جنگ میں بہت سے قرآن کے قاری شہید ہوگئے ہیں۔ نیز یہ کہ مجھے خوف ہے کہ کہیں دوسری جنگوں میں قرآن کے تمام قاری شہید نہ ہوجائیں۔ اور یوں قرآن ضائع ہوجائے لہٰذا میرا خیال ہے کہ ہم قرآن کو جمع کرلیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات بتا چکے تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرکے پوچھا: ہم وہ کام کیسے کریں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا؛ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اسی میں خیر ہے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلسل مجھ پر اصرار کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ نے میرا سینہ بھی اس کام کے لیے کھول دیا جس کام کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شرح صدر ہوچکا تھا۔ اور جو رائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تھی وہی رائے اس کام میں میری بھی پختہ ہوگئی۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کچھ بات چیت نہ فرما رہے تھے پھر انہوں نے ہی مجھے ارشاد فرمایا: تم عقل مند نوجوان ہو، ہم کو تم پر کسی طرح کی تہمت (اور الزام بھی) نہیں ہے اور تم رسول اللہ ﷺ کے لیے وحی بھی لکھتے رہے ہو۔ لہٰذا تم ہی اس کو جمع کرو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اگر یہ مجھے پہاڑوں میں سے کسی پہاڑ کے منتقل کرنے کا حکم دیتے تو وہ مجھ پر قرآن جمع کرنے سے بھاری نہ ہوتا۔ پھر میں نے عرض کیا: آپ لوگ ایسا کام کیسے کر رہے ہیں جو حضور ﷺ نے نہیں کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: اللہ کی قسم! اسی میں خیر ہے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی مسلسل اصرار فرماتے رہے حتیٰ کہ اللہ پاک نے میرا سینہ بھی اس کام کے لیے کھول دیا جس کے لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شرح صدر فرما دیا تھا اور میں نے بھی

یہی رائے قائم کرلی۔ چنانچہ میں نے مختلف چیزوں کے ٹکڑوں، پتھروں، ہڈیوں جن پر قرآن لکھا تھا اور لوگوں کے سینوں سے قرآن پاک جمع کرنا شروع کیا۔ حتی کہ میں نے سورۂ براءت کا آخری حصہ خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پایا۔ ان کے علاوہ کسی کے پاس میں نے یہ آیات نہیں پائیں۔

لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ...... سے آخر سورۃ تک۔

آخر جن صحیفوں میں قرآن پاک جمع کرلیا گیا وہ صحیفے (پلندے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زندگی تک انہی کے پاس رہے۔ حتی کہ اللہ پاک نے ان کو وفات دیدی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی وفات تک یہ صحیفے رہے، پھر ان کی وفات بھی ہوگئی۔ پھر یہ صحیفے حضرت حفصہ بنت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے۔ ابوداؤد الطیالسی، ابن سعد، مسند احمد، بخاری، العدنی، ترمذی، نسائی، ابن جریر، ابن ابی داؤد فی المصاحف، ابن المنذر، ابن حبان، الکبیر للطبرانی، السنن للبیهقی

۴۷۵۲..... حضرت صعصعہ سے مروی ہے فرمایا: سب سے پہلے جس شخص نے قرآن جمع کیا اور کلالہ کو وارث قرار دیا وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔
مصنف ابن ابی شیبه

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی جامع القرآن ہیں

فائدہ:...... یعنی جمع قرآن کا سلسلہ سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں شروع ہوا۔ کلالہ کو وارث بنایا۔ کلالہ کی تفصیل یہ ہے کہ کوئی شخص مرجائے اور اس کا والد ہو نہ اولاد جو اس کے مال کی وارث بن سکے۔ بلکہ اس کے قریبی رشتہ دار اس کے بن جائیں اور وہ رشتہ دار بھی کلالہ کہلائیں گے اور مرنے والا بھی اور یہ مال بھی کلالہ ہوگا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کلالہ کو وارث بنایا اس کا مطلب ہے ان کے زمانہ میں کوئی کلالہ شخص وفات کرگیا لہٰذا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کے دوسرے رشتہ داروں کو اس کی وراثت سونپ دی۔

یستفتونک قل اللّٰه یفتیکم فی الکلالة. الخ. النساء:۱۷۶

کلالہ کے فقہی مسائل مذکورہ آیت کی تفسیر میں ملاحظہ فرمائیں۔

۴۷۵۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: مصاحف کے اندر سب سے زیادہ اجر کے مستحق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ سب سے پہلے آپ ہی نے قرآن پاک کو دو تختیوں کے درمیان جمع کیا۔

ابن سعد، مسند ابی یعلی، ابونعیم فی المعرفة، خیثمه فی فضائل الصحابه فی المصاحف و ابن المبارک معاً بسند حسن

۴۷۵۴..... ہشام بن عروہ سے مروی ہے کہ جب اکثر قراء قرآن شہید ہوگئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خوف لاحق ہوا کہ کہیں قرآن پاک ضائع نہ ہوجائے۔ لہٰذا انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تم دونوں مسجد کے دروازے پر بیٹھ جاؤ جو تمہارے پاس کتاب اللہ کا کوئی حصہ دو گواہوں کے ساتھ لے کر آئے اس کو لکھ لو۔ ابن ابی فی المصاحف

۴۷۵۵..... ابن شہاب روایت کرتے ہیں سالم بن عبداللہ اور خارجہ رحمہما اللہ سے کہ:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قرآن کو کاغذوں میں جمع کیا اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اس کے دیکھنے کا حکم دیا۔ انہوں نے پہلے تو انکار کیا لیکن پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مدد کے ساتھ اس کام کو کرنے پر آمادہ ہوگئے۔ (قرآن جمع ہونے کے بعد اس کے) اوراق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے۔ پھر ان کی وفات ہوگئی۔ آپ کے بعد وہ اوراق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد وہ اوراق حضور ﷺ کی بیوی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلے گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے منگوائے تو آپ نے دینے سے انکار کردیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو وعدہ دیا کہ یہ اوراق ان کو واپس کردیئے جائیں گے۔ تب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے وہ اوراق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیج دیئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھ کر قرآن پاک کے دوسرے نسخے

تیار کرائے پھر اصل اوراق حضرت حفصہ کو واپس کر دیئے۔ اور یہ اوراق حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہی رہے۔

امام زہری فرماتے ہیں: مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ (خلیفہ) مروان نے بارہا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس اوراق کے لیے پیغام بھجوائے جن میں قرآن لکھا ہوا تھا۔ لیکن حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا مسلسل انکار کرتی رہیں۔ جب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوگئی (اور یہ اوراق آپ رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے) جب ہم حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی تدفین سے فارغ ہوئے تو مروان نے بہت تاکید اور سختی کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیج کر وہ اوراق منگوائے۔ لہٰذا حضرت عبداللہ نے وہ اوراق خلیفہ مروان کو بھیج دیئے۔ پھر مروان کے حکم سے ان کو پھاڑ کر شہید کر دیا گیا۔ اور اس کی وجہ بیان کی کہ ان اوراق میں جو کچھ قرآن تھا وہ دوسرے نسخوں میں لکھ دیا گیا ہے اور اس کو حفظ بھی کر لیا گیا ہے۔ مجھے خوف ہے کہ طویل زمانہ گذرنے کے بعد لوگ شک میں مبتلا ہوں گے اور کہیں گے شاید ان نسخوں میں کوئی چیز لکھنے سے رہ گئی ہے۔ رواہ ابن ابی داؤد

۴۷۵۶...... ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب اہل یمامہ قتل ہوگئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ تم دونوں مسجد کے دروازے پر بیٹھ جاؤ۔ پس جو شخص قرآن کا کوئی حصہ لے کر آئے اور تم اس کو انکار کرتے ہو لیکن اس پر دو گواہ پیش کر دے تو تم اس کو لکھ لو۔ کیونکہ یمامہ کی جنگ میں بہت سے اصحاب رسول اللہ ﷺ جو قرآن جمع کرنے والے تھے شہید ہوگئے ہیں۔ ابن سعد، مستدرک الحاکم

۴۷۵۷...... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو اس وقت تک جمع قرآن کا کام مکمل نہ ہوا تھا۔ ابن سعد

۴۷۵۸...... حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کتاب اللہ کی ایک آیت کے بارے میں (لوگوں سے) پوچھا: کسی نے کہا: وہ تو فلاں شخص کے پاس تھی جو جنگ یمامہ میں شہید ہوگئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اناللہ پڑھی اور قرآن کو جمع کرنے کا حکم دیا۔ پس مصحف (یعنی نسخہ) میں سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہی قرآن جمع کرایا۔ ابن ابی داؤد فی المصاحف

فائدہ:...... اس آیت کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دریافت فرمانا اور پھر صحابہ کو اس کا علم نہ ہونا کہ فلاں کے پاس ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ ان حضرات کو وہ آیت یاد تھی۔ شہید ہونے والے صحابی کے پاس کسی شئی پر لکھی ہوئی تھی۔ اس لیے یہ منفی خیال مسترد ہے کہ جب وہ صحابی شہید ہوگئے تو پھر وہ آیت ضائع ہوگئی اور قرآن میں نہیں لکھی گئی۔ نیز اس روایت سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ دور صدیقی میں جمع قرآن کا کام مکمل نہ ہوا تھا۔ جیسا کہ اس روایت سے گذشتہ روایت میں محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے وضاحتاً ارشاد فرما دیا۔

۴۷۵۹...... یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قرآن جمع کرنے کا ارادہ کیا۔ لہٰذا آپ لوگوں کے بیچ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: جس شخص نے رسول اللہ ﷺ سے قرآن کا کچھ حصہ حاصل کیا ہو وہ اس کو لے کر ہمارے پاس آجائے۔

لوگوں نے قرآن پاک کاغذوں، تختیوں اور ہڈیوں وغیرہ پر لکھا ہوا تھا۔ اس کے باوجود حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کسی سے کوئی آیت یا سورت وغیرہ اس وقت تک قبول نہ فرماتے تھے جب تک وہ اس پر دو گواہ پیش نہ کر دے۔ لیکن ہنوز یہ کام تکمیل کو نہ پہنچا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوگئی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (اپنی خلافت میں) کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: جس کے پاس کتاب اللہ کی کوئی چیز ہو وہ اسے لے کر ہمارے پاس آجائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی کسی سے کوئی چیز قبول نہ فرماتے تھے تاوقتیکہ وہ اس پر دو گواہ پیش کر دے۔ آخر میں حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ آئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: میں دیکھتا ہوں کہ آ لوگوں نے دو آیتیں لکھنے سے چھوڑ دی ہیں۔ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے لکھنے والے رفقاء نے) کہا: وہ کونسی دو آیتیں ہیں؟ خزیمہ نے عرض کیا:

لقد جاء کم رسول من انفسکم الی آخر السورة۔ برأت

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں شہادت دیتا ہوں کہ وہ اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہیں تمہارا کیا خیال ہے قرآن کے کس حصے

میں ان کو رکھیں (جہاں حضور ﷺ ان کو رکھتے ہوں) خزیمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ کسی بھی سورت کے آخر میں ان کو رکھ دیں۔ چنانچہ پھر سورۂ براءت کے آخر میں ان دو آیات کو رکھ دیا۔ابن ابی داؤد، ابن عساکر

۴۷۶۰......عبداللہ بن فضالہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک لکھنے کا ارادہ فرمایا تو چند اصحاب کو اس پر مامور کر کے فرمایا: جب تمہارا لغت میں اختلاف ہو جائے تو لغت مضر میں اس کو لکھو، کیونکہ قرآن مضر ہی کے ایک شخص پر نازل ہوا تھا۔

رواہ ابن ابی داؤد

فائدہ:......مضر اور ربیعہ عرب کے دو بڑے قبیلے تھے۔حضور ﷺ سے تعلق رکھتے تھے۔

۴۷۶۱......جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ہمارے ان مصاحف میں (قرآن پاک کا) املاء قریش کے جوان کروائیں یا پھر ثقیف کے جوان۔ابو عبید فی فضائلہ، ابن ابی داؤد

نوٹ:......۳۱۰۶ پر یہی روایت گذر چکی ہے۔

۴۷۶۲......سلیمان بن ارقم روایت کرتے ہیں حسن، ابن سیرین اور ابن شہاب (الزہری) سے اور زہری ان میں سب سے زیادہ حدیث جاننے والے تھے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں:

جنگ یمامہ میں چار سو قراء شہید ہوئے

جنگ یمامہ میں جب قراء قرآن قتل ہو گئے جو لگ بھگ چار سو افراد تھے تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے اور ان کو عرض کیا: یہ قرآن ہمارے دین کو جمع کرنے والا ہے، اگر یہ قرآن ہی ضائع ہو گیا تو ہمارا دین ہی ضائع ہو جائے گا۔لہٰذا میں نے پختہ ارادہ کیا ہے کہ پورا قرآن ایک کتاب میں جمع کر دوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا! انتظار کرو میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھتا ہوں۔ چنانچہ دونوں حضرات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے اور ان کو اس خیال سے آگاہ کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں عجلت نہ کرو۔ حتی کہ میں مسلمانوں سے مشورہ کرلوں۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمانے کے واسطے کھڑے ہوئے اور ان کو اس بات کی اہمیت روشناس کرائی۔ لوگوں نے کہا: آپ نے ٹھیک سوچا ہے۔ چنانچہ جمع قرآن کا کام شروع ہوا۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اعلان کر دیا کہ جس کے پاس قرآن کا کوئی حصہ ہو وہ لے آئے۔ حضور ﷺ کی بیوی حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگیں: جب تم اس آیت: حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطیٰ تک پہنچو تو مجھے خبر دیدینا۔ جب وہ لکھتے لکھتے اس مقام پر پہنچے تو (انہوں نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو خبر دی) حضرت حفصہ نے فرمایا: لکھو: والصلاة الوسطی وهی صلاة العصر۔ یعنی درمیانی نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی حفصہ کو فرمایا: کیا تمہارے پاس اس کی کوئی دلیل ہے؟ حفصہ نے عرض کیا: نہیں۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اللہ کی قسم ایسی کوئی چیز قرآن میں داخل نہیں کی جائے گی، جس پر ایک عورت شہادت دے اور وہ بھی بغیر دلیل کے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لکھو:

والعصر ان الانسان لفی خسر وانه فیه الی آخر الدهر۔

قسم زمانہ کی انسان خسارے میں ہیں۔العصر

اور وہ اس آخر زمانہ تک مبتلا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس عربی دیہاتیت کو ہم سے دور رکھو۔ابن الانباری فی المصاحف

فائدہ:...... یہ حضرات تفسیری نکات کو قرآن پاک میں لکھوانا چاہتے تھے، جس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سختی سے تردید فرمائی۔ رضی اللہ

عنہم اجمعین۔

۴۷۶۳......محمد بن سیف سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن (بصری) سے پوچھا: کہ یہ کیسا قرآن ہے جس میں نقطے لگے ہوئے ہیں؟ فرمایا: کیا تم کو عمر بن خطاب کا مراسلہ نہیں پہنچا کہ دین میں فقہ (سمجھ بوجھ) حاصل کرو، خوب کی تعبیر اچھی دو۔اور عربیت سیکھو۔

ابو عبید فی فضائله، ابن ابی داؤد

جمع قرآن میں احتیاط اور اہتمام

فائدہ:...... پہلے جن مختلف چیزوں پر قرآن لکھا ہوا تھا اس قرآن میں نقطوں کے ساتھ الفاظ کی شکل نہ تھی۔ پھر جمع قرآن کے دوران الفاظ کو نقطوں کے ساتھ لکھا گیا اسی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ قرآن کا املاء قریشی یا ثقفی نوجوان کروائیں۔لیکن اس جمع قرآن میں بھی نقطے تو لگا دیئے گئے تھے لیکن اعراب (زبر زیر) وغیرہ نہیں تھے بعد میں اموی دور میں حجاج بن یوسف کی زیر نگرانی اعراب کا کام تکمیل کو پہنچا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۴۷۶۴......خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں لقد جاء کم رسول من انفسکم الی آخر السورة آیت لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا۔حضرت زید نے پوچھا تمہارے ساتھ اور گواہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں، اللہ کی قسم! اور کوئی گواہ مجھے نہیں معلوم۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان کے ساتھ اس پر شہادت دیتا ہوں۔(اور اس پر گواہ بنتا ہوں)۔

۴۷۶۵......محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے دور میں پانچ انصاری صحابہ نے قرآن جمع کیا: معاذ بن جبل، عبادۃ بن صامت، ابی بن کعب، ابوایوب اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہم اجمعین۔جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا دور مبارک آیا تو یزید بن ابی سفیان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا:

> اہل شام بہت زیادہ ہو گئے ہیں، ان کی آل اولاد بھی کثیر ہو گئی ہے اور یہ لوگ تمام شہروں میں بھر گئے ہیں اور ان کو ایسے لوگوں کی اشد ضرورت ہے جو ان کو قرآن کی تعلیم دیں۔لہٰذا اے امیر المؤمنین ایسے لوگوں کے ساتھ ان کی مدد فرمائیں جو ان کو قرآن وغیرہ کی تعلیم دیں۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان مذکورہ پانچ افراد کو بلایا۔اور فرمایا: تمہارے شامی بھائیوں نے مجھ سے مدد مانگی ہے کہ میں ان کو قرآن سکھانے کے اور دین کی تعلیم دینے کے لیے کچھ افراد مہیا کروں۔

لہٰذا اللہ تم پر رحم کرے تم میں سے تین افراد اس کام میں میری مدد کریں۔اگر تم چاہو تو قرعہ اندازی کرلو اور اگر چاہو تو خوشی سے تین افراد نکل پڑو۔ان حضرات نے جواب دیا: ہم قرعہ اندازی نہیں کرتے۔یہ ابوایوب رضی اللہ عنہ تو بوڑھے ہو گئے ہیں اور یہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیمار ہیں لہٰذا معاذ بن جبل، عبادۃ بن صامت اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نکلنے پر آمادہ ہو گئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حمص کے شہر سے ابتداء کرو۔تم لوگوں کو مختلف طبیعتوں پر پاؤ گے کچھ لوگ تو جلد تعلیم سمجھنے والے ہوں گے، پس جب تم دیکھو کہ لوگ آسانی سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں تو ایک شخص ان کے پاس ٹھہر جائے اور ایک دمشق نکل جائے اور دوسرا فلسطین نکل جائے۔

چنانچہ یہ تین حضرات حمص تشریف لائے۔اور اتنا عرصہ وہاں رہے کہ ان لوگوں کی تعلیم پر اطمینان ہو گیا پھر حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ تو وہیں ٹھہر گئے اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ دمشق کی طرف نکل گئے۔اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فلسطین کوچ کر گئے۔بعد میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ وہیں عمواس کے طاعون میں وفات پا گئے۔عبادہ رضی اللہ عنہ (جو حمص میں تھے حضرت معاذ کی وفات کے بعد) فلسطین گئے اور وہیں وفات پائی اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ دمشق ہی رہے اور وہیں وفات پائی۔ابن سعد، مستدرک الحاکم

۴۷۶۶..... یحییٰ بن جعدہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کتاب اللہ کی کوئی آیت قبول نہ فرماتے تھے جب تک اس پر دو شاہد شاہدی نہ دیدیں۔ چنانچہ ایک انصاری (صحابی) دو آیات لے کر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: میں تم سے اس پر تمہارے علاوہ کسی اور کی شاہدی کا سوال نہیں کروں گا۔

لقد جاء کم رسول من انفسکم سے آخر سورت تک۔ برأت. مستدرک الحاکم

۴۷۶۷..... ابواسحاق اپنے بعض اصحاب سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قرآن جمع کرنے کا کام شروع فرمایا تو پوچھا: اعرب الناس (سب سے زیادہ فصیح اللسان) کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا سعید بن العاص رضی اللہ عنہ۔ پھر پوچھا: اکتب الناس (سب سے زیادہ اچھا لکھنے والا) کون شخص ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا کہ سعید املاء (بولتے) جائیں اور زید لکھتے جائیں۔ پھر ان حضرات نے چار مصاحف (قرآن پاک کے چار نسخے) لکھے۔ ایک کوفہ بھیجا گیا، ایک بصرہ، ایک شام اور ایک حجاز مقدس میں رکھا گیا۔ ابن الانباری فی المصاحف

۴۷۶۸..... اسماعیل بن عیاش عن عمر بن محمد بن زید عن ابیہ۔ عیاش کہتے ہیں انصاری لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا: ہم ایک مصحف میں قرآن پاک جمع کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا تمہاری قوم کی زبان میں کچھ غلطی ہے اور مجھے ناپسند ہے کہ تم قرآن میں کوئی غلطی کر بیٹھو حالانکہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ ان کے اوپر تھے۔

فائدہ:...... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابی رضی اللہ عنہ ہم میں بڑے قاری ہیں لیکن ابی کی لحن (غلطی) کی وجہ سے ہم ان کو چھوڑتے ہیں۔ حالانکہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے منہ سے قرآن حاصل کیا ہے۔ صحیح البخاری ۶/ ۲۳۰

۴۷۶۹..... زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ہم یہ آیت پڑھا کرتے تھے:

الشیخ والشیخۃ فارجموھا۔

خلیفہ مروان نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو کہا: اے زید! کیا ہم اس کو (قرآن پاک میں) نہ لکھ لیں؟ فرمایا: نہیں۔ کیونکہ ہمارے درمیان بھی اس پر بات چیت ہوئی تھی ہمارے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے فرمایا: میں تمہاری حاجت پوری کر دیتا ہوں۔ ہم نے پوچھا: وہ کیسے؟ فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر اس کے متعلق پوچھتا ہوں۔ لہٰذا انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا تذکرہ کیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے آیۃ الرجم لکھوا دیجیے حضور ﷺ نے انکار فرما دیا اور فرمایا: میں اب ایسا نہیں کر سکتا۔

العدنی، نسائی، مستدرک الحاکم، السنن للبیھقی، السنن لسعید بن منصور،

آیات کی ترتیب توفیقی ہے

۴۷۷۰..... (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: تم نے سورۂ انفال جو سو سے کم آیات والی ہے اور سورۂ توبہ جو سو سے اوپر والی ہے دونوں کو باہم ملا دیا؟ اور دونوں کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھی؟ اور یوں ان دونوں کو السبع الطوال (سات بڑی سورتوں) میں سے ایک کر دیا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

حضور ﷺ پر مختلف تعداد کی آیات پر مشتمل سورتیں نازل ہوتی رہتی تھیں جب آپ پر کوئی بھی آیت نازل ہوئی ہوتی تھی آپ کسی کاتب کو بلاتے اور فرماتے اس کو فلاں سورت میں جس میں ان ان چیزوں کا بیان ہے رکھ دو۔ اسی طرح زیادہ آیات نازل ہوتی تب بھی کسی کو بلاتے اور فرماتے ان کو فلاں فلاں مضمون والی سورت میں رکھ دو۔ سورۂ انفال مدینہ میں نازل ہونے والی سورتوں میں سب سے پہلی سورت تھی۔ اور سورۂ براءت قرآن میں آخر میں نازل ہونے والی سورتوں میں سے تھی۔

سورۂ براءت کے مضامین بھی سورۂ انفال کے مشابہ تھے لہٰذا میں سمجھا کہ براءت بھی انفال کا حصہ ہے اسی دوران رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی اور آپ نے اس کی وضاحت نہیں فرمائی کہ اس کا تعلق انفال سے ہے۔ اس وجہ سے میں نے دونوں کو ملا دیا اور دونوں کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بھی نہیں لکھی۔ اور ان دونوں کو (ایک کرکے) سات بڑی سورتوں میں شامل کردیا۔

ابو عبید فی فضائله، ابن ابی شیبه، مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن المنذر، ابن ابی داؤد، ابن الانباری معاًفی المصاحف، النحاس فی ناسخه، صحیح ابن حبان، ابونعیم فی المعرفة، ابن مردویه، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی، السنن لسعید بن منصور

۴۷۷۱..... عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورۂ انفال اور سورۂ توبہ کو قرینتین (دو ساتھی) کا نام دیا جاتا تھا۔ اسی وجہ سے میں نے ان دونوں کو (ایک کرکے) سات بڑی سورتوں میں شامل کردیا۔

ابو جعفر النحاس فی ناسخه، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی، السنن لسعیدبن منصور

۴۷۷۲..... عسعس بن سلامہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! کیا بات ہے سورۂ انفال اور سورۂ براءت کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں ہے؟ ارشاد فرمایا: سورۃ نازل ہوتی رہتی تھی حتیٰ کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل ہوجاتی پس جب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل ہوجاتی تو دوسری سورت شروع ہوجاتی تھی۔ لہٰذا سورۂ انفال نازل ہوئی اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھی گئی۔

الدارقطنی فی الافراد، مصنف ابن ابی شیبه

۴۷۷۳..... مصعب بن سعد سے مروی ہے کہ میں نے ایسے بہت سے لوگوں کو پایا جن کی موجودگی میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصاحف کو جلا دیا لیکن کسی نے اس کو غلط نہیں کہا۔ بخاری فی خلق افعال العباد، ابن ابی داؤد ابن الانباری فی المصاحف معاً

۴۷۷۴..... عبدالرحمٰن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی دو خصوصیات ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ میں بھی نہیں ہیں۔ انہوں نے صبر کیا حتیٰ کہ قتل ہوگئے اور تمام لوگوں کو ایک قرآن پاک پر جمع کردیا۔

ابن ابی داؤد، ابو الشیخ فی السنة، حلیة الاولیاء، ابن عساکر

فائدہ:..... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جمع قرآن کا کام شروع کیا تھا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں چار نسخے لکھ لیے گئے۔ غالباً ہر ایک میں قراءتوں کا فرق تھا جو مختلف علاقوں کے لیے ان کی سہولت کو سامنے رکھ کر لکھے گئے تھے۔ اور ان قرأت کی اجازت رسول اللہ ﷺ سے ثابت تھی لیکن پڑھنے والے آپس میں اختلاف اور نزاع بھی کھڑا کرلیتے تھے۔ اسی وجہ سے جنگوں میں جب مجاہدین ایک دوسرے علاقوں کے جمع ہوتے تو قرآن پڑھنے میں ان کے درمیان تنازعہ ہوتا۔ لہٰذا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک مصحف پر لوگوں کو جمع کرکے باقی مختلف قرآت کے مصاحف جلوا ڈالے اور امت کو انتشار اور افتراق سے بچالیا۔ رضی اللہ عنہ وارضا۔

اختلافات قرأت اور لغت قریش

۴۷۷۵..... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان جو آرمینیہ اور آذربائیجان کے محاذوں پر اہل عراق کے ساتھ مل کر اہل شام سے لڑرہے تھے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجاہدین کو قرآن میں اختلاف کرتے دیکھا تھا۔ لہٰذا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: یا امیر المؤمنین! اس امت کو بچالیں قبل اس سے کہ وہ کتاب اللہ میں اختلاف اور انتشار کا شکار ہوجائیں جیسا کہ یہود ونصاریٰ ہوئے۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ تمہارے پاس جو مصحف شریف ہے بھیج دو ہم اس کی نقل کرکے اور مصاحف تیار کریں گے اور پھر آپ کو اصل واپس کردیں گے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وہ اوراق بھیج دئے جن میں قرآن لکھا ہوا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت، حضرت سعید بن العاص، حضرت عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کو پیغام بھیج

کر بلوایا۔ اور حکم دیا کہ ان صحیفوں (اوراق) سے نقل کر کر کے دوسرے مصاحف لکھیں۔ اور (حضرت زید کے علاوہ) تین قریشی صحابیوں کو فرمایا: جب تمہارا اور زید کا کسی چیز میں اختلاف ہو جائے تو تم قریشی زبان میں لکھنا۔ کیونکہ قرآن قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ آخر میں کئی مصاحف تیار کر لیے گئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہر طرف ایک مصحف شریف بھیج دیا اور یہ بھی حکم دیا کہ اس کے علاوہ جو صحیفے یا مکمل مصحف شریف جہاں ہو وہ جلا دیئے جائیں۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مجھے خارجہ بن زید نے فرمایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ایک آیت سورۂ احزاب کی مفقود پائی جو رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے ہوئے سنا کرتا تھا:

من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا اللّٰه علیه فمنهم من قضیٰ نحبه و منهم من ینتظر. الاحزاب

لہٰذا میں نے اس کو تلاش کیا اور خزیمہ بن ثابت یا (ان کے بیٹے) ابن خزیمہ کے پاس اس آیت کو پایا اور پھر اس کو اس کی جگہ سورت میں ملا دیا۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسی وقت ان حضرات کا لفظ التابوت میں اختلاف ہوا (جس کا ذکر سورۂ بقرہ ۲۴۸ میں ہے) قریشی اصحاب نے التابوت کہا جبکہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے التابوہ کہا۔ یہ اختلاف حضرت عثمان کی خدمت میں ذکر کیا گیا۔ حضرت عثمان نے فرمایا: تم التابوت لکھو کیونکہ یہ قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے۔

ابن سعد، بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ابی داؤد ابن الانباری فی المصاحف معاً، الصحیح لابن حبان، السنن للبیهقی

۴۷۷۶.....ابوقلابہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ دور عثمان رضی اللہ عنہ میں کوئی معلم کسی قرآت پر قرآن پڑھاتا اور کوئی معلم کسی دوسری قرأت پر قرآن پڑھاتا۔ نتیجۃً لڑکے آپس میں ملاقات کے وقت ایک دوسرے سے اختلاف کرتے۔ حتی کہ بات بڑھتی ہوئی معلموں تک پہنچتی اور معلم بھی ایک دوسرے کی قرأت کا انکار کرتے۔ یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنچی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا:

تم لوگ میرے قریب ہوتے ہوئے اختلاف اور خطاء کا شکار ہو تو جو مجھ سے دور دوسرے شہروں میں بس رہے ہیں ان میں اور زیادہ سخت اختلاف اور شدید غلطیاں ہوں گی۔ پس اے اصحاب محمد! (ﷺ) لوگوں کے لیے ایک امام (والی حیثیت کا قرآن پاک) لکھ دو (جس کی طرف سب رجوع کریں)۔

ابوقلابہ کہتے ہیں مجھے مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، ابوبکر بن مالک کہتے ہیں یہ مالک بن انس (امام) مالک بن انس کے دادا ہیں۔ مالک بن انس کہتے ہیں میں ان لوگوں میں تھا جن کو قرآن املاء کروایا (اور لکھوایا) جاتا تھا۔ لہٰذا کبھی کسی آیت میں اختلاف ہو جاتا تو ایسے آدمی کو یاد کرتے جس نے اس آیت کو رسول اللہ سے لیا ہوتا تھا۔ کبھی وہ غائب ہوتا یا کسی دیہات میں ہوتا تو کاتبین اس سے ماقبل اور مابعد آیات لکھ لیتے اور اس آیت کی جگہ چھوڑ دیتے۔ حتی کہ وہ صحابی خود آجاتا یا ان کو پیغام بھیج کر بلوالیا جاتا۔ اس طرح جب مصحف شریف کی کتابت سے فراغت ہوئی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تمام شہر والوں کو لکھا: میں نے ایسا ایسا کام کیا ہے اور یہ یہ مٹا دیا ہے پس اس کے مثل جو تمہارے پاس ہو تم اس کو مٹا دو۔ (اور جیسا میں نے لکھا ہے ویسا تم بھی لکھا رہنے دو)۔

ابن ابی داؤد ابن الانباری، رواه الخطیب فی المتفق عن ابی قلابه عن رجل من بنی عامر یقال له انس بن مالک القشیری بدل مالک بن انس

۴۷۷۷.....سوید بن غفلہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

کام میں اے لوگو! عثمان کے بارے میں غلو کا شکار مت ہو جاؤ۔ اور ان کے مصاحف کے متعلق خیر کے سوا کچھ نہ کہو۔ اللہ کی قسم! مصاحف قرآن میں انہوں نے جو کچھ بھی کیا وہ ہماری سب کی رضامندی سے کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا تھا: تم اس قرأت کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ لوگ ایک دوسرے کو کہہ رہے ہیں میری قرأت تمہاری قرأت سے بہتر ہے اور یہ بات کفر کے قریب پہنچا دیتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے کہا آپ ہی بتایئے (امیر المؤمنین عثمان بن عفان!) آپ کا کیا خیال ہے؟ حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارا خیال ہے کہ تمام لوگوں کو ایک مصحف پر جمع کر دیا جائے جس میں کوئی فرق ہو اور نہ اختلاف۔ ہم نے کہا: جو آپ نے فرمایا بالکل ٹھیک ہے۔ تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم میں سب سے زیادہ فصیح کون ہے؟ اور سب سے زیادہ اچھا قاری کون ہے؟ کہا: اچھی زبان والے سعید بن العاص ہیں اور سب سے زیادہ قاری زید بن ثابت ہیں۔ چنانچہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان میں سے ایک لکھواتا جائے دوسرا لکھتا جائے۔ چنانچہ دونوں حضرات نے حکم کی تعمیل کی اور یوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تمام لوگوں کو ایک مصحف پر جمع کر دیا۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں اس وقت والی ہوتا تو میں بھی بالکل یہی کرتا جو عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا۔

ابن ابی داؤد، وابن الانباری فی المصاحف، مستدرک الحاکم، السنن للبیهقی

۴۷۷۸...... ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہمیں خبر پہنچی ہے کہ قرآن بہت زیادہ نازل ہوا تھا۔ لیکن یمامہ کی جنگ میں بہت سے قرآن کو جاننے والے قتل ہو گئے۔ جنہوں نے اس کو حفظ کیا تھا وہ ان کے بعد معلوم ہو سکا اور نہ لکھا جا سکا۔ پس حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین نے قرآن جمع کیا۔ ہمارے علم کے مطابق اسی چیز نے ان حضرات کو قرآن جمع کرنے پر مجبور کیا تھا۔ لہٰذا ان حضرات نے خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ میں قرآن جمع کیا۔ ان کو یہ خوف دامن گیر تھا کہ کہیں دوسرے معرکوں میں بھی تمام قاری قرآن شہید نہ ہو جائیں جن کے پاس بہت سا قرآن ہے۔ اور یوں وہ اس قرآن کو اپنے ساتھ ہی لے جائیں اور ان کے بعد کوئی قرآن کو جاننے والا نہ بچے۔ پھر اللہ پاک نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو توفیق مرحمت فرمائی کہ پہلے والے نسخے سے کئی نسخے تیار کرا کے اسلامی ملکوں میں بھیجے یوں (مکمل) قرآن پاک مسلمانوں میں پھیل گیا۔ رواہ ابن ابی داؤد

فائدہ:...... فرمان الٰہی ہے:

انا نحن نزلنا الذکر وانالہ لحافظون.

ہم نے اس کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ لہٰذا قرآن پاک کا کوئی حصہ لکھنے سے نہیں رہا۔ جن صحابہ کے پاس قرآن پاک تھا اور وہ شہید ہو گئے اس سے مراد ہے کہ ان کے پاس کسی چیز پر لکھا ہوا تھا اور حضور ﷺ نے ان کو وہ لکھوایا تھا ورنہ دلوں بہت سے صحابہ کرام کے بعد میں بھی محفوظ تھا۔ جمع قرآن میں اس کا اہتمام تھا کہ کس چیز پر لکھے ہوئے سے نقل کریں۔ اور حضور نے ان کو وہ لکھوایا ہو جیسا کہ بعد کی روایت میں ہے کہ حضرت عثمان ہر ایک کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتے تھے کہ کیا واقعی تم کو یہ رسول اللہ ﷺ نے لکھوایا ہے۔

۴۷۷۹...... مصعب بن سعد سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! تم کو نبی ﷺ کا زمانہ بیتے ہوئے تیرہ سال کا عرصہ بیت چکا ہے۔ اور تم قرآن میں شک میں مبتلا ہو۔ کہتے ہو یہ ابی رضی اللہ عنہ کی قرأت ہے، کبھی کہتے ہو یہ عبداللہ کی قرأت ہے۔ کوئی کہتا ہے واللہ ہم تمہاری قرأت کو تسلیم نہیں کرتے۔ لہٰذا میں تم کو انتہائی تاکید کے ساتھ حکم کرتا ہوں کہ جس شخص کے پاس کچھ بھی قرآن ہو وہ اس کو لے کر آئے۔ پس کوئی ورقہ پر لکھا ہوا قرآن لے کر آتا اور کوئی چمڑے پر لکھا ہوا قرآن پاک لے کر آتا۔ حتی کہ اس طرح قرآن کا اکثر حصہ جمع کر لیا گیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس جگہ تشریف لائے (جہاں قرآن پاک لکھا جا رہا تھا) آپ رضی اللہ عنہ نے سب لوگوں کو ایک ایک کر کے بلایا اور ہر ایک کو واسطہ دے دے کر پوچھا: کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو سنا ہے اور وہ تجھے املاء کروا رہے تھے یہ قرآن کا حصہ ہے؟ وہ کہتا: جی ہاں۔ پس جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس کام سے فارغ ہو گئے تو پوچھا: لوگوں میں سب سے بڑا کاتب کون ہے؟ لوگوں نے حضرت زید بن ثابت رسول اللہ ﷺ کا نام لیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: لوگوں میں سب سے زیادہ فصیح اللسان کون ہے؟ لوگوں نے حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ لہٰذا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم جاری فرمایا کہ سعید املاء کروائیں اور زید کتابت کرتے رہیں۔ پس زید رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک کی کتابت فرمائی اور اس (ایک مصحف) کے ساتھ کئی مصاحف لکھے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو لوگوں میں پھیلا دیا۔

مصعب بن سعد کہتے ہیں میں نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے یہ کام (بہت) اچھا کیا۔

۴۷۸۰......مصعب بن سعد سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی، عبداللہ اور معاذ رضی اللہ عنہم کی قرأت سنی تو لوگوں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا:

تمہارے پیغمبر ﷺ کو وفات پائے ہوئے پندرہ سال کا عرصہ بیت گیا ہے اور تم اب تک قرآن میں اختلاف کا شکار ہو۔ لہٰذا میں تم پر عزم کے ساتھ حکم کرتا ہوں کہ جس کے پاس قرآن کا کچھ بھی حصہ ہو جو اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو وہ اس کو لے کر میرے پاس آجائے۔ پس لوگ تختی، ہڈی، اور پتھروں جیسی مختلف اشیاء پر لکھا ہوا قرآن لے کر آئے۔ جب بھی کوئی قرآن کا کچھ حصہ لے کر آتا آپ رضی اللہ عنہ اس سے پوچھتے: تو نے اس کو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟

اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: سب سے زیادہ فصیح اللسان کون ہے؟

لوگوں نے حضرت سعید بن العاص کا نام لیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا سب سے بڑے کاتب کون ہیں؟ لوگوں نے حضرت زید بن ثابت کا نام لیا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ زید لکھیں اور سعید لکھواتے رہیں۔ پھر حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کئی مصاحف لکھے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے شہروں میں تقسیم کر دیئے مصعب بن سعد فرماتے ہیں: میں نے کسی کو اس کام پر عیب لگاتے نہیں دیکھا۔

۴۷۸۱......محمد رحمۃ اللہ علیہ بن ابی رضی اللہ عنہ بن کعب فرماتے ہیں: اہل عراق کے کچھ لوگ میرے پاس آئے اور بولے: ہم عراق سے آپ سے ملنے آئے ہیں۔ ہمیں (اپنے والد) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا مصحف شریف (قرآن پاک) دکھا دیجیے۔ حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وہ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے قبضے میں لے لیا ہے۔ وہ پھر بولے: سبحان اللہ! آپ نکالیے تو سہی۔ حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: واقعی اس کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قبضے میں لے لیا ہے۔ ابو عبید فی الفضائل و ابن ابی داؤد

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جامع القرآن ہیں

۴۷۸۲......محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: کوئی آدمی قرآن پڑھتا تھا تو دوسرا اس کو کہتا تھا میں تو اس کا انکار کرتا ہوں جس طرح تم پڑھتے ہو۔ یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ذکر کی گئی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ بات بہت خطرہ والی اور بہت گراں گذری۔ پس آپ نے قریش اور انصار کے بارہ افراد جمع کیے، جن میں ابی بن کعب، زید بن ثابت، سعید بن العاص رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر سے وہ ڈبہ منگوایا جس میں قرآن پاک تھا۔ اور اسی سے لوگ رجوع کرتے تھے۔

محمد کہتے ہیں: مجھے کثیر بن افلح نے بیان کیا کہ وہ بھی قرآن پاک لکھتے تھے۔ بسا اوقات کسی شئی میں اختلاف ہو جاتا تو اس کو بعد میں لکھنے کے لیے مؤخر کر دیتے تھے محمد کہتے ہیں: میں نے کثیر بن افلح سے پوچھا یہ کیوں؟ انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ محمد کہتے ہیں: میرا گمان ہے اور تم اس کو یقین کا درجہ نہ دینا یہ کہ وہ اس لیے اس اختلاف شدہ حصہ کو لکھنے سے مؤخر کر دیتے تھے تاکہ اپنے درمیان ایسے کسی شخص کو دیکھیں جس نے سب سے آخر میں وہ (رسول اللہ ﷺ سے) سنی ہو۔ اور اس کے قول پر اس کو لکھیں۔ رواہ ابن ابی داؤد

فائدہ:......اس گمان کی حقیقت روایت نمبر ۴۷۷۶ میں ملاحظہ فرمائیں۔ جہاں اس کا واضح جواب گذر چکا ہے۔

۴۷۸۳......ابی الملیح سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے جب مصحف شریف لکھنے کا ارادہ کیا تو (حکم دیا کہ) ہذیل (قبیلہ کا فرد) املاء کرائے اور ثقیف (کا فرد) لکھے۔ رواہ ابن ابی داؤد

۴۷۸۴......عبدالاعلیٰ بن عبداللہ بن عامر سے مروی ہے فرمایا: جب مصحف شریف کے لکھنے سے فراغت ہوئی تو وہ مصحف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھا اور فرمایا: تم نے بہت اچھا کیا اور خوبصورت کام کیا ہے۔ اگرچہ میں اس میں کچھ لحن غلطی دیکھتا ہوں لیکن عرب اس کو اپنی زبانوں کی بدولت جلد اس کو درست کرلیں گے۔ ابن ابی داؤد، ابن الانباری

۴۷۸۵......قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصحف شریف دیکھا تو فرمایا اس میں کچھ لحن (غلطی) ہے لیکن عرب عنقریب اس کو درست کرلیں گے۔ابن ابی داؤد،ابن الانباری

۴۷۸۶......عن قتادہ عن نصر بن عاصم اللیثی عن عبداللہ بن فطیمہ عن یحیٰ بن یعمر کی سند سے مروی ہے کہ:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن میں کچھ غلطی ہے، جس کو عرب عنقریب اپنی زبانوں کے ساتھ درست کرلیں گے۔

رواہ ابن ابی داؤد

عبداللہ بن فطیمہ کہتے ہیں: یہ ان لکھے ہوئے مصاحف میں سے ایک تھا۔

۴۷۸۷......عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مصحف شریف دیکھا تو اس میں کچھ غلطی محسوس کر کے فرمایا: اگر لکھوانے والا قبیلہ ہذیل کا اور لکھنے والا ثقیف کا ہوتا تو یہ غلطی نہ پائی جاتی۔ابن الانباری وابن ابی داؤد

۴۷۸۸......آل ابوطلحہ بن مصرف میں کسی سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مصاحف کو منبر (رسول) اور قبر (رسول) کے درمیان دفن کروادیا تھا۔رواہ ابن ابی داؤد

۴۷۸۹......عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جن دوسرے مصاحف میں قرآن پاک نقل کروادیا تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا وہ حضرت زید بن ثابت کو قرآن کا املاء لکھواتے تھے۔اور حضرت زید رضی اللہ عنہ لکھتے تھے اور ان کے ساتھ حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن العاص اس کو واضح اعراب کے ساتھ صاف کرتے تھے۔پس یہ مصحف حضرت ابی اور حضرت زید رضی اللہ عنہما کی قرأت کے موافق ہے۔ابن سعد

۴۷۹۰......مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو املاء کرانے کا اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو لکھنے کا اور حضرت سعید بن العاص اور حضرت عبدالرحمٰن بن حارث رضی اللہ عنہما کو اعراب لگانے کا حکم دیا۔ابن سعد

فائدہ:......اعراب مکمل زیر زبر پیش لگانے کو نہیں کہا جاتا بلکہ اس کو تشکیل کہا جاتا ہے یعنی لفظ کو مکمل شکل دینا اور یہ کام بعد میں اموی دور میں مکمل ہوا تھا۔جبکہ اعراب کا تعلق نحو سے ہے یعنی حروف کی آخری شکل کو واضح کرنا۔یہ کام حضرات سعید بن العاص اور عبدالرحمٰن بن حارث رضی اللہ عنہ نے انجام دیا تھا۔رضی اللہ عنہم وارضاہم اجمعین۔

۴۷۹۱......سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (مختلف قرأتوں کے) مصاحف شریف جلواڈالے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا: اگر عثمان رضی اللہ عنہ یہ کام نہ کرتے تو میں ضرور کرتا۔رضی اللہ عنہم اجمعین۔ابن ابی داؤد والصابونی المائتین

۴۷۹۲......محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنے کچھ تاخیر کی۔حضرت ابوبکر کی ان سے ملاقات ہوئی تو پوچھا کیا تم میری امارت کو ناپسند کرتے ہو؟ فرمایا: نہیں، مگر یہ بات ہے کہ میں نے قسم اٹھائی ہے کہ چادر صرف نماز کے لیے اوڑھوں گا۔حتیٰ کہ میں قرآن پاک جمع نہ کرلوں۔

محمد یہ کہتے ہیں اسی وجہ سے لوگوں کا گمان تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک (تفسیر کے ساتھ) لکھ لیا ہے۔محمد کہتے ہیں کاش مجھے وہ قرآن پاک مل جاتا تو اس میں بڑا علم پاتا۔ابن عوف کہتے ہیں میں نے عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے جاننے سے انکار کردیا۔ابن سعد

۴۷۹۳......زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم نے مصاحف لکھے تو ہم نے ایک آیت مفقود پائی جو میں رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتا تھا۔میں نے اس کو خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس پایا:

من المؤمنین رجال صدقوا ماعاهدوا الله علیه ......سے......تبدیلا تک۔الاحزاب

اور حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ دو شہادتوں کے مالک سمجھے جاتے تھے۔کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی شہادت کو دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا۔عبدالرزاق، ابن ابی داؤد فی المصاحف

۴۷۹۴......زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے ایک آیت مفقود پائی جو میں رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتا تھا۔ جب مصاحف لکھے گئے تو میں نے اس کو خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس پایا۔ اور حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ دو شہادتوں والے کہلاتے تھے۔ وہ آیت تھی:

من المؤمنين رجال صدقوا ماعاهدوا الله عليه الخ. ابو نعيم

۴۷۹۵......ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ارشاد فرماتے ہیں: میں نے محکم حضور ﷺ کے زمانہ میں ہی جمع کر لی تھیں۔ یعنی مفصل۔ مصنف ابن ابی شیبہ

مفصلات قرآن

فائدہ:......سورۃ الحجرات سے آخر قرآن پاک تک کی سورتیں مفصل کہلاتی ہیں انہی کو محکم بھی کہا جاتا ہے۔

۴۷۹۶......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جب انہوں نے جمع قرآن کا کام مکمل کر لیا، عرض کیا: تم نے بہت اچھا کیا اور تم کو اچھی چیز کی توفیق نصیب ہوئی۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: میری امت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہونگے جو میرے بعد آئیں گے، مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہ ہوگا اور وہ ان معلق اوراق میں جو کچھ ہے اس پر عمل کریں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا کون سے اوراق؟ پھر میری نظر اوپر اٹھی تو میں نے مصحف شریف کے اوراق دیکھے۔ یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بہت تعجب خیز اور اچھی لگی اور آپ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے دس ہزار درہم عطا کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ تم ہم میں سے ہمارے نبی کی حدیث چھپاؤ گے۔ رواہ ابن عساکر

۴۷۹۷......(مرسل الشعبی رحمۃ اللہ علیہ) شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کے عہد میں چھ انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم نے قرآن پاک جمع کیا: ابی بن کعب، زید بن ثابت، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، سعید بن عبید اور ابو زید رضی اللہ عنہم اجمعین اور مجمع بن جاریہ نے دو یا تین سورتوں کے علاوہ سارا قرآن حاصل کر لیا تھا۔ ابن سعد، يعقوب بن سفيان، الكبير للطبراني، مستدرك الحاكم

۴۷۹۸......(مرسل محمد بن کعب القرظی رحمۃ اللہ علیہ) محمد بن کعب القرظی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں پانچ انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم نے قرآن پاک جمع کر لیا تھا۔ معاذ بن جبل، عبادۃ بن الصامت، ابی بن کعب، ابوالدرداء اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہم اجمعین۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۷۹۹......محمد بن کعب القرظی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں جن لوگوں نے قرآن پاک ختم کر لیا تھا وہ عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم اجمعین تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

مصنف فرماتے ہیں: اس روایت کی اسناد میں نظر ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرآن کی آیت ہے

۴۸۰۰......عن علی رحمۃ اللہ علیہ عن خیر رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے السبع المثانی سات بار بار پڑھی جانے والی آیات کے متعلق سوال کیا گیا تو ارشاد فرمایا: الحمد للہ رب العالمین۔ کہا گیا۔ یہ تو چھ آیات کی سورت ہے۔ فرمایا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایک آیت ہے۔

الدارقطني، السنن للبيهقي، ابن بشران في اماليه

۴۸۰۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ جب نماز میں کوئی سورت شروع فرماتے تو پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے تھے اور فرماتے تھے: جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی اس نے سورت میں کمی کر دی اور فرمایا کرتے تھے یہی بسم اللہ تو السبع المثانی کی تکمیل ہے۔ الثعلبی

القرأت

۴۸۰۲.....(مسند صدیق رضی اللہ عنہ) ابوعبدالرحمٰن سلمی سے روایت ہے کہ ابوبکر، عمر، عثمان، زید بن ثابت، مہاجرین اور انصار کی قرأت ایک ہی تھی۔

ابن الانباری فی المصاحف

یعنی جہاں لفظوں کا اختلاف ہو جاتا ہے اور ہجاء کی حیثیت سے الفاظ مختلف ہو جاتے ہیں یہ حضرات اختلاف نہیں فرماتے تھے۔

۴۸۰۳.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو نماز میں سورۂ فرقان کی تلاوت اس طریقے کے خلاف کرتے سنا جس طریقہ پر مجھے رسول اکرم ﷺ نے پڑھایا تھا۔ لہٰذا میں ہشام بن حکیم کو ان کے کپڑوں سے پکڑ کر حضور ﷺ کی خدمت میں لایا۔ اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے ان کو سورۂ فرقان اس کے خلاف پڑھنے کا حکم دیا تو انہوں نے وہی قرأت پڑھی جو میں نے ان سے سنی تھی۔ آپ ﷺ نے ان کی تصویب کرتے ہوئے فرمایا: ٹھیک یونہی نازل ہوا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: تم پڑھو: میں نے اپنی قرأت کے مطابق (جس طرح رسول اللہ ﷺ نے مجھے پڑھایا تھا) پڑھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یونہی نازل ہوا ہے۔ پھر ارشاد فرمایا قرآن تو سات حروف (یعنی سات قرأتوں) پر نازل ہوا ہے۔ جو آسان لگے پڑھ لو۔ ابوداؤد الطیالسی، ابوعبیدفی فضائل القرآن، مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابوعوانہ، ابن جریر، صحیح ابن حبان، السنن للبیھقی

۴۸۰۴.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ (سورۂ نازعات کی) آیت: ء اذاکنا غطاما ناخرۃ پڑھتے تھے، نخرۃ کی بجائے۔

السنن لسعید بن منصور، عبدبن حمید

۴۸۰۵.....عمرو بن میمون سے مروی ہے میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سورۂ تین یوں پڑھی:

والتین والزیتون وطور سیناء (سینین کی جگہ سیناء پڑھا) اور یونہی عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی قرأت میں ہے۔

عبدالرزاق، عبدبن حمید، ابن الانباری فی المصاحف، الدارقطنی فی الافراد

۴۸۰۶.....عبدالرحمٰن بن حاطب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو عشاء کی نماز پڑھائی اور سورۂ آل عمران شروع کی:

الٓمٓ اللہ لا الہ الا ھو الحی القیام (القیوم کی جگہ)۔

ابوعبید فی الفضائل، السنن لسعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن ابی داؤد، ابن الانباری فی المصاحف، ابن المنذر، مستدرک الحاکم

۴۸۰۷.....حضرت عمرؓ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: علی ہم میں سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے ہیں۔ ابی ہمارے سب سے بڑے قاری ہیں لیکن ابی رضی اللہ عنہ کی قرأت میں سے کچھ ہم ترک کرتے ہیں کیونکہ ابی کہتے ہیں میں کوئی چیز نہیں چھوڑ سکتا، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ماننسخ من آیۃ أو ننسھانات بخیر منھا۔

ہم کوئی آیت منسوخ نہیں کرتے یا بھلاتے نہیں مگر اس سے اچھی چیز لے آتے ہیں: اور حالانکہ کتاب اللہ ان کے بعد بھی نازل ہوئی ہے (یعنی کتاب اللہ کا ایسا حصہ بھی نازل ہوا ہے جو ان کے علم میں نہیں۔)

بخاری، نسائی، ابن الانباری فی المصاحف، الدارقطنی فی الافراد، مستدرک الحاکم، ابونعیم فی المعرفۃ، البیھقی فی الدلائل

۴۸۰۸.....خرشتہ بن الحر سے مروی ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ ایک تختی لکھی ہوئی دیکھی:

اذانو دی للصلاۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ۔ الجمعہ

جب نداء دی جائے نماز کے لیے جمع کے دن پس دوڑو اللہ کے ذکر کی طرف۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کو یہ کس نے املاء کروائی ہے؟ میں نے عرض کیا: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابی ہم میں سب سے زیادہ منسوخ القرآن کی تلاوت کرتے ہیں تم اس کو (فاسعوا الی ذکر اللّٰہ کی بجائے) فامضوا الی ذکر اللّٰہ پڑھو۔

ابوعبید، السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن المنذر، ابن الانباری فی المصاحف

۴۸۰۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہمیشہ: فامضوا الی ذکر اللّٰہ پڑھتے سنا۔

الشافعی فی الام، مصنف عبدالرزاق، الفریابی، السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن الانباری السنن للبیھقی

۴۸۱۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پڑھا:

ومن عندہ علم الکتاب۔ الدارقطنی فی الافراد، تمام ابن مردویہ

یعنی علم الکتاب کی جگہ عَلِمَ الکتاب یا عُلِمَ الکتابُ پڑھا۔

۴۸۱۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ (صراط الذین کی جگہ): صراط من انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔

وکیع، ابوعبید، السنن لسعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی داؤد فی الجزء من حدیثہ، السنن للبیھقی

۴۸۱۳..... کعب بن مالک سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو پڑھتے سنا: لیسجننہ عتی حین۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تجھے کس نے یوں پڑھایا؟ اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یسجننہ حتی حین۔ پڑھو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو لکھا:

سلام علیک! اما بعد!

اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل فرمایا اور اس کو صاف عربی والا قرآن بنایا اور قریش کے قبیلے کی لغت پر نازل فرمایا۔ پس جب میرا یہ خطبہ تمہارے پاس آئے تو لوگوں کو قریش کی لغت پر قرآن پڑھاؤ۔ اور ہذیل کی لغت پر مت پڑھاؤ۔ ابن الانباری فی الوقت، التاریخ للخطیب

۴۸۱۴..... عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو یوں پڑھتے سنا:

فی جنات یتساء لون عن المجرمین یا فلان ما سلککم فی سقر۔ (حالانکہ اصل قرأت میں یا فلان کا اضافہ نہیں ہے)

عمرو کہتے ہیں: مجھے لقیط نے خبر دی کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بھی پڑھتے سنا ہے۔ مصنف عبدالرزاق، عبد بن حمید، عبداللہ بن احمد بن حنبل فی الزوائد علی الزھد للامام احمد بن حنبل، ابن ابی داؤد وابن الانباری معاً فی المصاحف، ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۴۸۱۵..... ابوادریس رحمۃ اللہ علیہ خولانی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ پڑھا کرتے تھے:

اذجعل الذین کفروا فی قلوبھم الحمیۃ الجاھلیۃ ولو حمیتم کما حموا نفسہ لفسد المسجد الحرام فانزل اللّٰہ سکینہ علی رسولہ۔ سورۃ الفتح

(جبکہ موجودہ قرأت میں ولو حمیتم کماحموا نفسہ لفسد المسجد الحرام کے الفاظ نہیں ہیں۔) چنانچہ یہ خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو ان کو یہ بات گراں گذری۔ لہٰذا انہوں نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا حضرت ابی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے تو پھر دوسرے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی بلایا جن میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ نے پوچھا: تم میں سے کون شخص سورۂ فتح پڑھے گا؟ چنانچہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے آج کی قرأت کے مطابق سورۂ فتح پڑھی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ پر غصہ ہوئے تو انہوں نے عرض کیا: میں کچھ بات کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہو! حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ جانتے ہیں کہ میں اکثر حضور ﷺ کے پاس جاتا رہتا تھا اور آپ مجھے (قرآن) پڑھاتے تھے۔ جبکہ آپ دروازے ہی پر رہتے تھے۔ لہٰذا اگر آپ

چاہتے ہیں کہ میں لوگوں کو اسی طرح پڑھاؤں جس طرح مجھے حضور ﷺ نے پڑھایا ہے تو میں پڑھاؤں گا ورنہ میں تاحیات کسی کو ایک حرف بھی نہیں پڑھاؤں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں تم پڑھاؤ۔ نسائی، ابن ابی داؤد فی المصاحف، مستدرک الحاکم

نوٹ: ......۴۷۴۵ پر روایت گذر چکی ہے۔

۴۸۱۶......ابوادریس خولانی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ دمشق کے کچھ لوگوں کے ساتھ سوار ہو کر مدینہ تشریف لائے۔ یہ لوگ اپنے ساتھ مصحف شریف بھی لائے تا کہ اس کو ابی بن کعب، زید بن ثابت، علی رضی اللہ عنہ اور مدینہ کے دوسرے اہل علم پر پیش کر سکیں۔ لہٰذا ایک دن ان کے ایک ساتھی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یہ آیت پڑھی:

اذجعل الذین کفروا فی قلوبھم الحمیة حمیة الجاھلیة (ولوحمیتم کما حموا الفسد المسجد الحرام)

(جبکہ آخری خط کشیدہ حصہ مشہور قرائت میں نہیں ہے) لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تم کو یہ کس نے پڑھایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مدینہ کے ایک شخص کو کہا کہ ابی بن کعب کو بلا کر لاؤ اور دمشقی ساتھی کو کہا تم بھی ان کے ساتھ جاؤ۔ چنانچہ دونوں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو اپنے گھر کے پاس اپنے اونٹ کو تیل ملتا ہوا دیکھا۔ دونوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام پیش کیا۔ مدنی شخص نے آپ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بلاوے کا پیغام دیا۔ ابی رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: امیر المؤمنین نے مجھے کیوں بلایا ہے؟ مدنی شخص نے اپنے ساتھ دمشقی شخص کے بارے میں آگاہ کیا۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے دمشقی شخص کو (سرزنش کرتے ہوئے) فرمایا: اے قافلہ والو! تم لوگ مجھے تکلیف پہنچانے سے باز نہیں آؤ گے؟ پھر حضرت ابی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کپڑے سمیٹ رکھے تھے اور ہاتھوں پر تیل لگا ہوا تھا (اونٹوں کو لگانے کے لیے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دمشقی ساتھیوں کو فرمایا: پڑھو: انہوں نے اسی طرح پڑھا:

ولو حمیتم کما حموا لفسد المسجد الحرام

حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ہی ان کو یوں پڑھایا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تم پڑھو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عام قرآءت پڑھ کر سنادی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ میں تو اسی کو جانتا ہوں۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اے عمر! تم جانتے ہو کہ میں (دربار رسول میں) حاضر رہتا تھا جبکہ تم لوگ غائب رہتے تھے، مجھے بلا لیا جاتا تھا اور تم کو روک دیا جاتا تھا۔ اس کے باوجود میرے ساتھ ایسا برتاؤ کیا جاتا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر تم چاہو تو میں اپنے گھر کو لازم پکڑ لیتا ہوں اور کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا۔ رواہ ابن ابی داؤد

۴۸۱۷......عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وان کادمکرھم پڑھتے تھے (وان کان مکرھم کی جگہ)

ابوعبید، السنن لسعید بن منصور، ابن جریر، ابن المنذر، ابن الانباری فی المصاحف

۴۸۱۸......حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ہم لوگ یہ آیت یوں پڑھا کرتے تھے:

لاترغبوا عن آباء کم فانه کفر بکم أو ان کفرابکم ان ترغبوا عن آباء کم۔ الکجی فی سننه

۴۸۱۹......ابن مجلز سے مروی ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے پڑھا:

من الذین استحق علیھم الاولیان۔ سورہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کذبت تم جھوٹ بولتے ہو۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انت اکذب نہیں، تم مجھ سے بڑے جھوٹے ہو۔ ایک شخص نے کہا: تم امیر المؤمنین کو جھوٹا کہتے ہو۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں امیر المؤمنین کے حق کی تعظیم تم سے زیادہ کرتا ہوں لیکن کتاب اللہ کی تصدیق کرنے کی وجہ سے میں نے ان کی تکذیب کی ہے اور کتاب اللہ کی تکذیب کرنے میں امیر المؤمنین کی تصدیق نہیں کر سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم (ابی رضی اللہ عنہ نے) سچ فرمایا۔ عبد بن حمید، ابن جریر، الکامل لابن عدی

استحق میں تاء پر ضمہ یا فتح پڑھنے کا اختلاف ہوا۔

۴۸۲۰...... ابی صلت ثقفی سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ومن یرد اللہ ان یضلہ یجعل صدرہ ضیقاً حرجا۔ سورہ

جبکہ بعض صحابہ نے آپ کے پاس حرجاً میں راء کو مکسور پڑھا جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حرجاً کو راء کو مفتوح پڑھا تھا۔ لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کنانہ کے کسی شخص کو بلاؤ۔ وہ فیصلہ کرے گا اور ہاں وہ مدلجی ہونا چاہیے۔ لہٰذا ایک نوجوان کو لائے آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: تم الحرجۃ کس کو کہتے ہو؟ جوان نے جواب دیا: ہم لوگ الحرجہ ایسے درخت کو کہتے ہیں جو دوسرے درختوں کے درمیان ہو، کوئی چرنے والا مویشی اس کے قریب جاتا ہے اور نہ کوئی وحشی جانور اور کوئی شے اس کے پاس نہیں جاتی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہی حال منافق کا ہے اس کے پاس بھی خیر کی کوئی چیز نہیں پہنچتی۔ عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابو الشیخ

فائدہ:...... جب جوان نے بھی الحرجہ راء کو مفتوح پڑھ کر اس کی تشریح کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کی تائید ہوگئی کہ یہ آیت میں: صدرہ ضیقا حرجاً ہے نہ کہ حرِجا۔

۴۸۲۱...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی مگر آپ رضی اللہ عنہ آخر تک سورۂ جمعہ کی آیت یوں پڑھتے رہے:

فامضوا الی ذکر اللہ۔ عبدالرزاق، عبد بن حمید

۴۸۲۲...... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہا گیا کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ:

فاسعوا الی ذکر اللہ پڑھتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابی ہم میں سب سے زیادہ منسوخ التلاوت آیتوں کو جانتے ہیں۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ: فامضوا الی ذکر اللہ پڑھتے تھے۔ عبد بن حمید

فائدہ:...... موجودہ مشہور قرأت فاسعوا الی ذکر اللہ ہی ہے۔ یہی نہیں دوسری چند جگہ پر بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے غیر مشہور قرأت منقول ہیں جو منسوخ ہیں۔

کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں جب آخری مرتبہ جمع قرآن کا کام ہوا اس وقت مکمل تحقیق کر کے حضور ﷺ سے آخری وقت میں جو تلاوتیں سنی گئیں تھیں ان کے مطابق قرآن پاک لکھا گیا۔ اگرچہ زیادہ تر منسوخ التلاوت آیات کے قاری حضرت ابی رضی اللہ عنہ ہی تھے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لیکن لازمی نہیں ہے کہ ہر اختلافی مقام پر ان کی قرأت منسوخ ہو۔ جیسا کہ ذیل کی روایت اس بات کی واضح عکاسی کرتی ہے۔

۴۸۲۳...... عمرو بن عامر انصاری سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار الذين اتبعوهم باحسان۔ سورہ

الانصار کو مرفوع پڑھا اور اس کے بعد واؤ نہیں پڑھی (جیسا کہ آج کی قرأت میں والانصار والذین) لہٰذا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: والذین اتبعوهم باحسان ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: الذین اتبعوهم باحسان ہے حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: امیر المؤمنین زیادہ جانتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابی رضی اللہ عنہ کو بلاؤ۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: حضرت ابی رضی اللہ عنہ بھی (حضرت زید کے مثل جواب میں) فرمایا: والذین اتبعوهم باحسان ہے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی رضی اللہ عنہ اپنی اپنی انگلی سے ایک دوسرے کی ناک کی طرف اشارہ کرنے لگے (اور اپنی اپنی بات کو صحیح قرار دینے لگے) آخر حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے حضور ﷺ نے یونہی پڑھایا ہے اور آپ تو بے کار بات کے پیچھے پڑ رہے ہیں۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا ٹھیک ہے، اچھا ٹھیک ہے، اچھا ٹھیک ہے، ہم ابی کی اتباع کرتے ہیں۔

ابو عبید فی فضائلہ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن مردویہ

۴۸۲۴......(عثمان رضی اللہ عنہ) ابوالمنہال سے مروی ہے کہ ہمیں خبر پہنچی کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ایک دن منبر پر فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہو کہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے۔ وہ تمام حروف کافی شافی ہیں۔ وہ شخص کھڑا ہو جائے۔

چنانچہ اس قدر لوگ اٹھ کھڑے ہوئے جو شمار سے باہر تھے۔ انہوں نے اس کی شہادت دی (کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے) تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اور میں بھی تمہارے ساتھ شہادت دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ یونہی فرماتے ہوئے سنا ہے۔ الحارث، مسند ابی یعلی

۴۸۲۵......حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے یہ آیت یوں پڑھی:

ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر ویستعینون اللّٰہ علی مآاصابھم واولئک ھم المفلحون۔ سورہ بقرہ. عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی داؤد وابن الانباری فی المصاحف

۴۸۲۶......حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے "الا من اغترف غرفة". سورہ غرفہ میں غین کو ضمہ (پیش) کے ساتھ پڑھا (اور یہی مشہور آج کی قرأت میں ہے) جبکہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے غرفہ مفتوح بھی منقول ہے۔

السنن لسعید بن منصور

۴۸۲۷......حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہانی سے مروی ہے فرماتے ہیں: جب مصاحف لکھے گئے تو میں عثمان رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کے درمیان قاصد تھا۔ (ایک موقع پر) حضرت زید رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ دریافت کرنے کے لیے بھیجا: لم یتسنه ہے یا لم یتسن. حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لم یتسنه یاء کے ساتھ ہے۔

سورہ بقرہ. ابو عبیدفی فضائلہ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن الانباری فی المصاحف

۴۸۲۸......ابوالزاہریہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سورۂ مائدہ کے آخر میں یہ لکھا:

للّٰہ ملک السموات والارض واللّٰہ سمیع بصیر. سورہ مائدہ. ابو عبید فی فضائلہ

۴۸۲۹......حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو: وریاشا پڑھتے سنا۔ بجائے: وریشاً کے۔

سورئہ. ابن مردویہ

۴۸۳۰......حکیم بن عقال سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو "ولبثوا فی کھفھم ثلث مائة سنین" منونۃ پڑھتے ہوئے سنا۔ الخطیب فی التاریخ

۴۸۳۱......سعید بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: مجھے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اپنے منہ سے لکھوایا: وانی خفت الموالی۔ (خاء اور فاء کے فتحہ اور تاء کے کسرہ کے ساتھ جبکہ اصل قرأت میں وانی خفت الموالی ہے۔) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی قرأت کے معنی ہوں گے اور میرے مددگار کمزور پڑ گئے۔ ابو عبید فی فضائلہ، ابن المنذر، ابن اب حاتم

۴۸۳۲......حضرت عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ آج کی قرأت جس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کر دیا ہے یہ آخری موازنہ ہے۔

ابن الانباری فی المصاحف

فائدہ:......یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی مختلف اشیاء اور لوگوں کے دلوں میں محفوظ قرآن سے موازنہ کر کے مصحف تیار کیے گئے تھے۔ اور یہ ان کے بعد سب سے آخر میں انہی چیزوں کے ساتھ موازنہ کر کے مصحف شریف تیار کیا گیا تھا۔ یہی مطلب زیادہ قرین قیاس ہے جبکہ دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے حضور ﷺ نے آخری دور میں جس طرح قرآن پاک پڑھایا تھا اس کے مطابق یہ مصحف عثمان تیار کیا گیا جس کے مطابق آج قرآن کے تمام نسخے لکھے جاتے ہیں۔

۴۸۳۳......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے یوں پڑھا:

والذین آمنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنا بھم ذریتھم. سورہ. مستدرک الحاکم

۴۸۳۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ یوں پڑھتے تھے: فانھم لایکذبونک (جبکہ مشہور قرأت فانھم لایکذبونک ہے)۔سورہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے معنی یہ ارشاد فرماتے تھے: لا یجیئون بحق ھوا حق من حقک۔ یعنی وہ لوگ اپنا کوئی ایسا حق پیش نہیں کر سکتے جو آپ کے حق سے زیادہ حق ہو۔ السنن لسعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ

۴۸۳۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ:

من الذین استحق علیھم الاولیان. تاء کے فتح کے ساتھ پڑھتے تھے۔الفریابی، ابو عبید فی فضائلہ، ابن جریر

۴۸۳۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یونہی پڑھا:

من الذین استحق علیھم الاولیان۔(مستدرک الحاکم، ابن مردویہ

۴۸۳۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پڑھا:

وعلم ان فیکم ضعفا نیز یہ پڑھا: کل شی فی القرآن۔ رواہ ابن مردویہ

فائدہ:..... غالباً ضعف کے لفظ میں اختلاف ہے مشہور قرأت میں ضعفاء ہے۔اس صورت میں معنی ہیں خدا نے جان لیا تم میں کمزوری ہے۔لہٰذا ضعفاً ضاء کے کسرہ کے ساتھ معنی ہوگا خدا نے جان لیا تم میں اضافہ ہو گیا ہے۔اس سورت میں کل شی فی القرآن ضعف کا معنی بھی ٹھیک ہوگا کہ قرآن کی ہر چیز میں اضافہ ہے۔واللہ اعلم بمعناہ الصواب۔

۴۸۳۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے آپ رضی اللہ عنہ نے پڑھا: ونادی نوح ابنھا. ابن الانباری وابو الشیخ

۴۸۳۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے پڑھا: وعلی اللہ قصد السبیل ومنکم جائز (جبکہ اصل قرأت میں ومنھا جائز ہے)۔عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن الانباری فی المصاحف

۴۸۴۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ یوں پڑھتے تھے:

تسبح لہ السماوت السبع والارض ومن فیھن تاء کے ساتھ (یعنی تسبیح کو تاء کے ساتھ پڑھتے تھے)۔رواہ ابن مردویہ

۴۸۴۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ یوں پڑھتے تھے:

قال لقد علمت ماانزل ھؤلاء الارب السموات۔ سورہ

یعنی رفع کے ساتھ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ کی قسم اللہ کا دشمن نہیں جانتا تھا بلکہ موسیٰ علیہ السلام ہی جانتے تھے (کہ آسمانوں اور زمین کے پروردگار نے ہی اس کو نازل کیا ہے جبکہ علمت کی صورت میں مطلب ہوتا ہے کہ اللہ کا دشمن جانتا ہے)۔

السنن لسعید بن منصور ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۴۸۴۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یوں پڑھا:

افحسب الذین کفروا ان یتخذوا عبادی من دونی أولیاء

یعنی أفحِسبَ کی جگہ اَفَحَسْبُ پڑھا۔ابو عبید فی فضائلہ، السنن لسعید بن منصور، ابن المنذر

۴۸۴۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پڑھا:

اللہ الذی خلقکم من ضعف۔ ابن مردویہ، الخطیب فی التاریخ

۴۸۴۴..... ابو عبدالرحمٰن سلمی سے مروی ہے کہ میں حسن رضی اللہ عنہ وحسین رضی اللہ عنہ کو قرآن پڑھایا کرتا تھا۔ایک مرتبہ میں ان کو پڑھا رہا تھا وخاتم النبیین. حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گذرے اور ارشاد فرمایا ان کو خاتم النبیین (ت کے فتحہ کے ساتھ) پڑھاؤ نہ کہ ت کے کسرہ کے ساتھ۔ابن الانباری معاً فی المصاحف

۴۸۴۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے پڑھا یاویلنا من بعثنا من مرقدنا۔ (جبکہ مشہور قرأت من بعثنا ہے)۔
ابن الانباری فی المصاحف

۴۸۴۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو پڑھتے ہوئے سنا: ونادوا یامٰلک۔ (مشہور قرأت یا مالک ہے)۔رواہ ابن مردویہ

۴۸۴۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے پڑھا: فمددة (جبکہ مشہور قرأت ممدة ہے)۔عبد بن حمید

۴۸۴۸...... عمروذی مر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پڑھتے ہوئے سنا:

والعصر۔ ونوائب الدھر ان الانسان لفی خسروانہ فیہ الی آخر الدھر۔

زمانہ کی قسم! اور زمانہ کے حوادثات کی قسم! انسان خسارے میں ہے اور وہ آخر زمانہ تک اس میں ہے۔

الفریابی، ابوعبید فی فضائلہ، عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن الانباری فی المصاحف، مستدرک الحاکم

۴۸۴۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو پڑھتے ہوئے سنا:

اذا قومک منہ یصدون۔

یعنی یصدون میں ضمہ کی جگہ کسرہ پڑھا اور یہی مشہور قرأت ہے۔رواہ ابن مردویہ

۴۸۵۰...... (مسند ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) حضرت ابی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: میں جب سے اسلام لایا میرے دل یہی ایک چیز کھٹکنے کا باعث بنی کہ میں نے کوئی آیت پڑھی اور دوسرے نے وہی آیت دوسری قرأت میں پڑھی۔لہٰذا میں اس کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا: آپ نے مجھے یہ آیت یوں یوں پڑھائی ہے؟ فرمایا: ہاں۔دوسرے شخص نے عرض کیا: کیا آپ نے مجھے یہی آیت اس اس طرح نہیں پڑھائی۔آپ ﷺ نے ہاں میں جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام دائیں طرف آئے اور میکائیل علیہ السلام بائیں طرف آئے۔جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: قرآن ایک حرف پر پڑھاؤ میکائیل علیہ السلام نے فرمایا: زیادہ کرو۔حتیٰ کہ جبرئیل علیہ السلام سات حروف تک پہنچ گئے۔ہر حرف کافی شافی ہے۔مسند احمد، نسائی، مسند ابی یعلی، ابن منیع، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور

۴۸۵۱...... ابوالعالیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے:

وانظر الی العظام کیف ننشزھا۔ (یعنی ننشزھا کی جگہ ننشرھا) (مسدد) اور یہ صحیح ہے۔

۴۸۵۲...... حضور ﷺ کی حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو آپ ﷺ نے عرض کیا: اے جبرئیل علیہ السلام! مجھے ان پڑھ قوم کی طرف بھیجا گیا ہے۔جن میں بوڑھیاں، بڑے بوڑھے، غلام، باندی اور ایسے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی۔جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا۔

ابو داؤد الطیالسی، ترمذی، ابن منیع، الرویانی، السنن لسعید بن منصور

فائدہ:...... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت حسن صحیح ہے اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کئی طریقوں سے منقول ہے۔ خلفاء راشدین اور ان سے قبل حضور اکرم ﷺ کے دور میں امیین ان پڑھ مسلمانوں کی تعداد زیادہ رہی جس کی وجہ سے من جانب اللہ ان کے لیے مختلف قراءتوں پر قرآن پڑھنے کی اجازت دے دی گئی بعد میں جیسے جیسے تعلیم عام ہوگئی اللہ پاک نے تکوینی طور پر قرآن پڑھنا ایک ہی قرأت میں محصور کر دیا۔اگرچہ تشریعی طور پر اب بھی ہر حرف پر قرآن پڑھنا جائز ہے لیکن چونکہ اس میں امت کے اختلاف اور انتشار کا خدشہ تھا۔اس لیے خلفاء راشدین ہی کے دور سے ایک قرأت میں قرآن پڑھنے کو زیادہ اختیار کیا گیا۔

۴۸۵۳...... رسول اللہ ﷺ احجار المراء کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ملے۔رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے ان پڑھ امت کی طرف بھیجا گیا ہے۔جن میں قریب المرگ بوڑھے، بڑی بوڑھیاں اور غلام بھی ہیں (جو تعلیم حاصل کرنے سے عاجز ہیں) لہٰذا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: آپ ان کو حکم دیں کہ وہ سات حروف (یعنی قراءتوں) پر قرآن پڑھیں۔مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم

نوٹ:......۳۱۰۷ پر روایت گذر چکی ہے۔

۴۸۵۴......حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک آیت پڑھی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کے خلاف پڑھی۔ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: کیا آپ نے مجھے یوں یوں نہیں پڑھایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، کیوں نہیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اور آپ نے مجھے یوں یوں نہیں پڑھایا؟ فرمایا: کیوں نہیں۔ تم دونوں نے اچھا اور عمدہ پڑھا ہے۔

حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں آپ کو کچھ عرض کرنے لگا تو آپ ﷺ نے میرے سینے پر مار کر ارشاد فرمایا اے ابی بن کعب! مجھے قرآن پڑھایا گیا۔ پھر مجھ سے پوچھا گیا: ایک حرف پر یا دو حرف پر؟ میرے ساتھ والے فرشتے نے جواب دیا دو حرفوں پر۔ لہٰذا میں نے بھی کہا: دو حرفوں پر؟ میرے ساتھ والے فرشتے نے جواب دیا دو حرفوں پر۔ لہٰذا میں نے بھی کہا: دو حرفوں پر۔ پھر پوچھنے والے نے پوچھا: دو حرفوں پر یا تین حرفوں پر؟ میرے ساتھ والے فرشتے نے کہا تین حرفوں پر۔ لہٰذا میں نے کہا تین حرفوں پر۔ حتیٰ کہ وہ سات حرفوں پر پہنچ گیا ان میں سے ہر حرف کافی شافی ہے۔ غفورًا رحیمًا کہوں یا سمیعًا علیمًا یا علیمًا سمیعًا اللہ اسی طرح ہے۔ جب تک عذاب کی آیت کو رحمت سے بدل نہ جائے یا رحمت کی آیت کو عذاب سے۔ مسند احمد، ابن منیع، نسائی، مسند ابی یعلی، السنن لسعید بن منصور

۳۰۸۰ پر روایت گذر گئی۔

۴۸۵۵......حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں مسجد میں تھا۔ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور نماز کے لیے کھڑا ہو گیا۔ اس نے جو قرأت کی۔ میں نے اس کی تردید کی۔ پھر دوسرا شخص مسجد میں آیا اور نماز میں اس شخص کے خلاف قرأت کی۔ پھر ہم نماز سے فارغ ہو کر سب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے عرض کیا اس شخص نے ایسی قرأت کی ہے جس کی میں نے اس پر نکیر کی۔ پھر یہ دوسرا شخص آ کر دوسری طرح قرأت کرنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے دونوں کو پڑھنے کا حکم دیا۔ دونوں نے پڑھ کر سنایا۔ آپ ﷺ نے دونوں کی تحسین فرمائی۔ لہٰذا میرے دل میں تکذیب (جھٹلانے کا) خیال سا ہوا جو جاہلیت میں بھی نہیں تھا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے میری بدلی ہوئی کیفیت ملاحظہ فرمائی تو میرے سینے پر ہاتھ مارا جس سے میں پسینہ پسینہ ہو گیا۔ گویا میں ڈر کے مارے اللہ کو دیکھنے لگا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابی! میرے رب نے مجھے پیغام بھیجا تھا کہ ایک حرف پر قرآن پڑھاؤ۔ میں نے درخواست کی کہ میری امت پر آسانی کر دیجیے۔ لہٰذا اللہ پاک نے دوسری مرتبہ فرمایا: دو حرفوں پر پڑھاؤ۔ میں نے دوبارہ درخواست کی کہ میری امت پر آسانی فرمائیے۔ اللہ پاک نے تیسری مرتبہ درخواست کی کہ ہر بارے کے بارے تمہاری ایک ایک دعا قبول ہوگی۔ پس میں نے دوبارہ یہ دعا کی: اللھم اغفر لامتی، اللھم اغفر لامتی. اور تیسری دعا میں نے اس دن کے لیے ذخیرہ کر لی ہے جس دن تمام مخلوق میری طرف متوجہ ہوگی حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام بھی۔ مسند احمد، مسلم

۴۸۵۶......(ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) نبی کریم ﷺ بنی غفار کے جوہڑ (تالاب) کے پاس تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے (آ کر) فرمایا: اللہ پاک آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ کی امت ایک حرف پر قرآن پڑھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں اللہ سے عافیت اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔ اور میری اس طاقت نہیں رکھتی۔ جبرئیل علیہ السلام دوبارہ تشریف لائے اور فرمایا: اللہ پاک آپ کو حکم دیتا ہے آپ کی امت دو حرفوں پر قرآن پڑھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں اللہ سے عافیت اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں، میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام سہ بارہ تشریف لائے اور فرمایا: اللہ پاک حکم دیتا ہے کہ آپ کی امت تین حرفوں پر قرآن پڑھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں اللہ سے عافیت اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔ میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ جبرئیل علیہ السلام چوتھی بار تشریف لائے اور فرمایا: اللہ پاک آپ کو حکم فرماتا ہے کہ آپ کی امت سات حرفوں پر قرآن پڑھے جس حرف پر بھی پڑھیں گے درست ہوگا۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، مسلم، ابوداؤد، الدارقطنی فی الافراد

۴۸۵۷......ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے سامنے پڑھا:

واتقوا یوماً تجزی نفس عن نفس شیئًا۔

حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے لاتجزی پڑھایا ہے اور ولا تقبل منھا شفاعۃ۔ (لاتقبل کی) تاء کے ساتھ

پڑھایا ہے اور و لا یؤخذ منها عدل (یوخذ کی) یاء کے ساتھ پڑھایا ہے۔ رواه مستدرک الحاکم

۴۸۵۸...... ابی اسامہ اور محمد بن ابراہیم تیمی فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گذرے جو پڑھ رہا تھا:

والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ٹھہر گئے اور آدمی کو کہا دوبارہ پڑھو! اس نے دوبارہ پڑھا تو آپ نے پوچھا: کس نے پڑھایا یہ؟ اس نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پاس چلنے کو کہا۔ لہٰذا دونوں حضرات حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوالمنذر! (ابی رضی اللہ عنہ کی کنیت) کیا تم نے اس شخص کو یہ آیت پڑھائی ہے؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ سچ کہتا ہے اور میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے منہ سے یونہی سنی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تاکیداً پوچھا: تم نے رسول اللہ ﷺ کے منہ سے سنی ہے؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تیسری مرتبہ پوچھا: حالانکہ آپ غصہ سے (بار بار پوچھ رہے) تھے۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں اللہ کی قسم! اللہ پاک نے جبرئیل علیہ السلام پر نازل کی، جبرئیل علیہ السلام نے محمد کے قلب پر نازل کی اور اس کے بارے میں خطاب سے ان کی رائے پوچھی اور نہ اس کے بیٹے سے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (باوجودیکہ امیر المؤمنین تھے) وہاں سے ہاتھ اٹھائے ہوئے اور اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے ہوئے نکلے۔ ابو الشيخ فی تفسيره، مستدرک الحاکم

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اطراف میں فرماتے ہیں اس روایت کی صورت میں مرسل ہے اور میں کہتا ہوں کہ محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے مروی اس روایت کا ایک اور طریق ہے۔

اور اسی کے مثل ابن جریر اور ابوالشیخ وغیرہ نے عمرو بن عامر انصاری سے نقل کیا ہے۔ جس کو ابوعبید نے فضائل میں، سنید، ابن جریر، ابن المنذر، اور ابن مردویہ نے بھی تخریج فرمایا ہے اور یہی طریق صحیح ہے۔ مستدرک الحاکم

۴۸۵۹...... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو پڑھایا:

يقص الحق وهو خير الفاصلين. الدارقطنی فی الافراد، ابن مردويه

حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی قرأت پر اختلاف

۴۸۶۰...... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک مرتبہ میں مسجد میں تھا۔ میں نے سورۂ نحل کی ایک آیت پڑھی مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی تھی۔ میرے برابر بیٹھے ہوئے ایک شخص نے وہی آیت دوسری طرح پڑھی۔ میں نے اس سے پوچھا: تم کو یہ قرأت کس نے پڑھائی؟ اس نے رسول اللہ ﷺ کا نام لیا۔ اتنے میں ایک تیسرے شخص نے وہی آیت ہم دونوں کے خلاف طریقے پر پڑھی۔ میں نے پھر دونوں سے پوچھا: تم دونوں کو یہ کس نے پڑھایا؟ دونوں نے حضور اکرم ﷺ کا نام لیا۔ میں نے کہا: میں تم دونوں سے اس وقت تک جدا نہ ہوں گا جب تک تم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں نہ چلو۔ چنانچہ ہم سب رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ میں نے آپ کو ساری خبر سنائی آپ نے مجھے پڑھنے کو کہا: میں نے پڑھا تو آپ نے درست قرار دیا۔ پھر دوسرے کو پڑھنے کو کہا اس کے پڑھنے پر بھی اس کو درست قرار دے دیا۔ پھر تیسرے کو پڑھنے کا کہا اس کے پڑھنے پر بھی اس کو درست قرار دیا۔ اس دن میرے دل میں جاہلیت کی طرح کا شک سا پیدا ہوا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس حال میں دیکھا تو فرمایا: شاید تیرے اندر شیطان آگیا ہے۔ پھر آپ نے اپنی ہتھیلی میرے سینے پر مار کر شیطان کو دفع کیا اور دعا کی: اے اللہ اس سے شیطان کو نکال دے۔ پھر آپ نے مجھے فرمایا: رب کی طرف سے ایک آنے والا (فرشتہ) میرے پاس آیا۔ اور بولا: اے محمد! ایک حرف پر قرآن پڑھو۔ میں نے دعا کی: اے پروردگار! میری امت پر تخفیف فرمادے۔ پھر دوبارہ میرے پاس فرشتہ آیا اور کہا: اے محمد دو حرفوں پر قرآن پڑھو۔ میں نے دعا کی: اے پروردگار! میری امت پر تخفیف فرما۔ میرے پاس فرشتہ پھر آیا اور کہا: اے محمد! سات حرفوں پر قرآن پڑھو۔ اور آپ کے لیے ہر مرتبہ دعا کرنے پر ایک سوال پورا کیا جاتا ہے۔ میں نے دعا کی: اے پروردگار! میری امت کی مغفرت فرما۔ اور تیسری دعا میں نے قیامت میں شفاعت

کرنے کے لیے مؤخر کردی۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے: ابراہیم علیہ السلام بھی میر شفاعت کے لیے رغبت کریں گے۔

رواہ ابن عساکر

۳۰۹۰، ۳۰۹۱ اور ۴۸۵۵ پر روایت گذر چکی ہے۔

۴۸۶۱.....ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پڑھا "قد بلغت من لدنی "مثقلہ (یعنی لام پر تشدید پڑھی من لدنی)۔

ابو داؤد، ترمذی غریب، البزار، ابن جریر، الباوردی، ابن المنذر، الکبیر للطبرانی، ابن مردویہ

۴۸۶۲.....ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو تغوب فی حمئة پڑھایا۔

ابو داؤد الطیالسی، ابو داؤد، ترمذی غریب، ابن جریر، ابن مردویہ

۴۸۶۳.....ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے "لتخذت علیه اجراً" پڑھا۔ مسلم، البغوی، ابن مردویہ

۴۸۶۴.....حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے پڑھایا: "ولیقولوا درست" ، یعنی سین کے جزم اور تاء کے فتحہ کے ساتھ۔ رواہ مستدرک الحاکم

۴۸۶۵.....ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یوں پڑھا:

أأن سألتک عن شیء بعدھا۔

یعنی شروع میں دو ہمزہ کے ساتھ۔ ابن حبان، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ

۴۸۶۶.....ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے: اتخت علیه اجراً پڑھا۔ الباوردی، ابن حبان، مستدرک الحاکم

۴۸۶۷.....ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پڑھا:

لوشئت لتخذت علیه اجراً (یعنی لتخت کی جگہ)۔ رواہ ابن مردویہ

۴۸۶۸.....ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پڑھا: فابوا ان یضیفوھما۔ (یعنی ان تضیفوھما کی جگہ)۔

رواہ ابن مردویہ

۴۸۶۹.....ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد باری تعالیٰ: فأبوا ان یضیفوھما کے متعلق فرمایا: یہ اہل بستی کمینے لوگ تھے۔ (نسائی، الدیلمی، ابن مردویہ)

فائدہ:.....حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام دونوں ایک بستی میں پہنچے تو بستی والوں سے کھانا مانگا انہوں نے انکار کر دیا ان کے متعلق حضور ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔

۴۸۷۰.....ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پڑھا:

فوجدا فیھا جدارا ان ینقض فاقامه فهدمه ثم قعدیبنیه۔

(جبکہ مشہور قرأت میں فھدمه ثم قعدیبنیه نہیں ہے۔) ابن الانباری فی المصاحف، ابن مردویہ

۴۸۷۱.....ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان وذکرھم بایام اللّٰہ اور ان کو اللہ کے ایام یاد دلایئے۔ کے متعلق ارشاد فرمایا (ایام سے مراد) اللہ کی نعمتیں ہیں۔ عبد بن حمید، نسائی، السنن للبیھقی، ابو داؤد الطیالسی

۴۸۷۲.....ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے: لیغرق اھلھا پڑھا (جبکہ مشہور قرأت لتغرق اھلھا ہے)۔ ابن مردویہ

۴۸۷۳.....ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو پڑھتے ہوئے سنا:

وکان وراء ھم ملک یاخذ کل سفینة صالحة غصبا۔ (مشہور قرأت میں صالحة نہیں ہے)۔ رواہ ابن مردویہ

۴۸۷۴.....ابن ابی حسن اپنے والد کے واسطے اپنے دادا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ وہ ایک فارسی شخص کو پڑھاتے تھے۔ جب ان کو یہ پڑھایا:

ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم۔ اس نے ”طعام الیتیم“ پڑھا۔ نبی ﷺ وہاں سے گذرے تو اس کو فرمایا: طعام الظالم کہہ لو۔ اس نے کہہ لیا۔ پس اس (کی برکت) سے اس کی زبان صاف ہوگئی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابی! اس کی زبان درست کرو اور اس کو پڑھاؤ تم کو اجر ملے گا۔ بے شک جس نے یہ قرآن نازل کیا اس نے اس میں کوئی غلطی نہیں چھوڑی اور نہ اس نے جس کے ذریعے یہ نازل کیا گیا۔ اور نہ ہی اس نے کوئی غلطی کی جس پر یہ نازل کیا گیا ہے۔ بے شک یہ قرآن واضح عربی میں ہے۔ رواہ الدیلمی

۴۸۷۵...... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے: فبذلک فلیفرحوا هو خیر مما یجمعون۔ پڑھایا۔

ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ

۴۸۷۶...... (انس رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ، ابو بکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی: سب لوگ یوں پڑھتے تھے: مالک یوم الدین۔ (یعنی ملک کی جگہ مالک پڑھتے تھے)۔ رواہ ابن ابی داؤد

رسول اللہ ﷺ پر ہر سال قرآن پیش ہوتا تھا

۴۸۷۷...... (مسند ابن عباس رضی اللہ عنہ) ابی ظبیان سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ہم سے دریافت فرمایا: تم دو قراءتوں میں سے کونسی قرأت کو پہلی شمار کرتے ہو؟ ہم نے کہا: عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) کی قرأت کو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ رسول اللہ ﷺ پر ہر سال ایک مرتبہ قرآن پیش کیا جاتا تھا۔ مگر جس سال آپ کی وفات ہوئی اس سال آپ پر دو مرتبہ قرآن پیش کیا گیا۔ اور اس پیشی پر عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی حاضر ہوتے تھے۔ لہٰذا جو قرآن پاک منسوخ ہوا اور تبدیل کر دیا گیا اس پر تو وہ حاضر ہوئے لیکن یہ (آخری بار حاضر ہونا) ان پر شاق ہوا شاید نہیں گئے ہوئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے باوجود اپنی فضیلت اور سن رسیدگی کے (اس اہم موقع پر حاضر نہ ہو سکے) اور یہ کام ایسے شخص کے سپرد کر دیا جوان کے بیٹے کے قائم مقام تھے۔ (غالباً زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے)۔ اسی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن کی کتابت وغیرہ کا کام حضرت زید بن ثابت کے سپرد کیا کیونکہ وہ حاضر تھے اور عبداللہ غائب رہتے تھے نیز اس لیے بھی کیونکہ حضرت زید رضی اللہ عنہ وحی لکھا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کی۔ اور عہد صدیقی میں قرآن لکھ چکے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۴۸۷۸...... (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: تمہارے پیغمبر پر قرآن پاک سات دروازوں سے سات حرفوں پر نازل ہوا۔ جبکہ تم سے پہلے کتاب ایک ہی دروازے سے ایک ہی حرف پر نازل ہوتی تھی۔

ابن ابی داؤد، مستدرک الحاکم

۴۸۷۹...... (ابوالطفیل رضی اللہ عنہ) حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پڑھا:

فمن تبع هدی۔ (یعنی هدای کی جگہ هدی)۔ الخطیب فی المتفق والمفترق

نوٹ:...... ۳۰۶۸ نمبر روایت کے ذیل حروف سے کیا مراد ہے کی مفصل بحث ملاحظہ فرمائیں۔

القرآء

۴۸۸۰...... (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) عبید بن میمون مقری کہتے ہیں مجھے ہارون بن مسیّب نے کہا: تم کس کی قرأت پر قرآن پڑھتے ہو؟ میں نے نافع رحمۃ اللہ علیہ کا نام لیا۔ پوچھا نافع نے کس سے پڑھا۔ میں نے کہا: ہمیں نافع رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ انہوں نے اعرج عبدالرحمن بن ہرمز پر پڑھا اور اعرج نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر پڑھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر پڑھا۔ ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو قرآن سنایا اور فرمایا مجھے جبرئیل علیہ السلام نے حکم دیا کہ میں تجھ پر قرآن پیش کروں۔ (یعنی سناؤں)۔

الاوسط للطبرانی

۴۸۸۱.....(الشافعی) اسماعیل بن قسطنطین کہتے ہیں میں نے شبل پر پڑھا، شبل نے عبداللہ بن کثیر پر پڑھا۔ عبداللہ کہتے ہیں انہوں نے مجاہد پر (قرآن) پڑھا۔ مجاہد کہتے ہیں: انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما پر پڑھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما خبر دیتے ہیں کہ انہوں نے ابی رضی اللہ عنہ پر پڑھا اور ابی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ پر پڑھا۔ مستدرک الحاکم، ابن عساکر

۴۸۸۲.....(انس رضی اللہ عنہ) قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں معاذ، ابی، سعد اور ابوزید رضی اللہ عنہم نے قرآن پڑھ لیا تھا۔ میں نے پوچھا: ابوزید کون ہیں؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے چچاؤں میں سے تھے کوئی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

باب الدعاء

فصل.....فضائل دعا

۴۸۸۳.....(مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعا سے عاجز مت بنو۔ اللہ نے مجھ پر یہ نازل فرمایا: کیا ہے:

ادعونی استجب لکم. سورہ

مجھے پکاروں میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا رب (خود) پکار کو سنتا ہے یا کوئی اور راستہ ہے؟

چنانچہ اللہ پاک نے یہ فرمان نازل فرمایا:

و اذا سألک عبادی عنی فانی قریب ۔سورہ

اور جب تجھ سے میرے بندے میرے بارے سوال کریں تو (تو کہہ دے) میں (ان کے بالکل) قریب ہوں۔ رواہ مستدرک الحاکم

۴۸۸۴.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: (کسی طرح کی تدبیر اور) احتیاط تقدیر کو نہیں ٹال سکتی لیکن دعا تقدیر کو ٹال سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

الا قوم یونس لما آمنوا کشفنا عنهم عذاب الخزی فی الحیاة الدنیا ومتعناهم الی حین. سورہ یونس: ۹۸

ہاں یونس کی قوم جب ایمان لائی تو ہم نے دنیا کی زندگی میں ان سے ذلت کا عذاب دور کر دیا اور ایک مدت تک (فوائد دنیا سے) ان کو نفع اندوز رکھا۔ ابن ابی حاتم، اللالکائی فی السنة

۴۸۸۵.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

دعا مؤمن کی ڈھال ہے اور جب دروازہ کھٹکھٹانا بے تحاشا ہو جائے تب کھول ہی دیا جاتا ہے۔ الخلعی فی الخلعیات

۴۸۸۶.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کا میرے پاس سے گذر ہوا تو میں یہ کہہ رہا تھا: اللھم ارحمنی آپ ﷺ نے میرے شانوں کے درمیان ہاتھ مارا اور فرمایا: (اللہ کی رحمت کو) عام کرو اور (صرف اپنے لیے) خاص نہ کرو۔ بے شک خصوصی اور عموم کے درمیان آسمان و زمین جیسا فاصلہ ہے۔ رواہ الدیلمی

۳۲۵۸ پر روایت کی شرح ملاحظہ فرمائیں۔

۴۸۸۷.....(ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

دعا میں خوب کوشش (اور کثرت) کرو بے شک جب کثرت سے دروازہ کھٹکھٹایا جاتا ہے تو دروازہ آخر کھول دیا جاتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

فصل......دعا کے آداب میں

۴۸۸۸......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تو اس وقت تک نہ گراتے تھے جب تک ان کو اپنے چہرہ پر نہ پھیر لیتے۔ترمذی، صحیح غریب، مستدرک الحاکم

کلام:......امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت غریب (بمعنی ضعیف) ہے۔حماد بن عیسیٰ اس میں متفرد ہیں اور وہ قلیل الحدیث بھی ہیں اور ضعیف بھی ہیں جن کی بناء پر روایت ضعیف ہے۔جبکہ امام حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کے مثل اور بھی مرویات ہیں انہی میں سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے۔ان تمام احادیث کو مدنظر رکھتے ہوئے مذکورہ روایت کو بھی حسن درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔

تحفۃ الاحوذی ۹/۳۲۸

۴۸۸۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو احجاز الزیت کے پاس ہتھیلیوں کے اندرونی حصے کے ساتھ دعا کرتے دیکھا، جب آپ دعا سے فارغ ہو گئے تو آپ نے دونوں ہاتھ چہرے پر پھیر لیے۔عبدالغنی بن سعید فی ایضاح الاشکال

۴۸۹۰......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا:

میں اس شخص کو اللہ کے بارے میں تنگ دل پاتا ہوں جو ناممکن شے کے بارے میں اللہ سے سوال کرتا ہے۔کیونکہ اس کی حقیقت تو اللہ نے واضح کر دی ہے۔الدارمی، ابن عبدالبر فی العلم

فتنہ سے پناہ مانگنے کا طریقہ

۴۸۹۱......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے ایک شخص کو فتنہ سے پناہ مانگتے ہوئے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ میں اس کے الفاظ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔پھر اس شخص کو فرمایا: کیا تو اپنے رب سے یہ سوال کر رہا ہے کہ وہ اہل وعیال اور مال ودولت نہ عطا کرے یا فرمایا: اہل واولاد نہ دے۔اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: کیا تو پسند کرتا ہے کہ اللہ تجھے مال اور اولاد نہ دے۔پس جو بھی فتنہ سے پناہ مانگنا چاہئے وہ فتنے کی گمراہیوں سے پناہ مانگے۔ابن ابی شیبہ، ابوعبید

فائدہ:......اللہ پاک نے قرآن پاک میں مال واولاد کو فتنہ ارشاد فرمایا ہے یعنی یہ آزمائش ہیں۔لہٰذا فتنہ سے پناہ مانگنا مال واولاد سے پناہ مانگنا ہے۔لہٰذا یہ دعا کرے کہ اے اللہ! میں گمراہ کرنے والے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اللھم انی اعوذبک من الفتنۃ المضللۃ۔

۴۸۹۲......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب دعا کرتے تو ہاتھ اٹھا لیتے تھے اور جب فارغ ہوتے تو دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے۔مستدرک الحاکم

۴۸۹۳......(عثمان رضی اللہ عنہ) ایک شخص دعا کرتے ہوئے ایک انگلی سے اشارہ کر رہا تھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شیطان کے لیے ہتھوڑا ہے۔سفیان الثوری فی الجامع، السنن للبیہقی

۴۸۹۴......(علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! اللہ سے ہدایت اور درستی کا سوال کرو۔اور ہدایت کے ساتھ سیدھے راستے کو اور درستی سے تیر کے نشانے کی درستی یاد کرو۔

ابوداؤد الطیالسی، الحمیدی، مسند احمد، العدنی، مسلم، ابوداؤد، نسائی، مسند ابی یعلی، الکجی ویوسف القاضی فی سننھما، جعفر الفریابی فی الذکر، ابن حبان، شعب الایمان للبیہقی

۴۸۹۵......حضور ﷺ سے جب کسی چیز کا سوال کیا جاتا تو آپ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ اگر اس کام کو کرنے یا اس چیز کو عطا کرنے کا خیال ہوتا تو نعم

ہاں فرمادیتے۔اور اگر نہ کرنے کا خیال ہوتا تو خاموش ہوجاتے لیکن لا یعنی نہیں کرتے تھے۔

ایک مرتبہ ایک اعرابی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کچھ سوال کیا۔آپ خاموش رہے۔اس نے پھر سوال کیا آپ خاموش رہے۔اس نے تیسری بار بھی سوال کردیا تب آپ ﷺ نے جھڑکنے کے انداز میں فرمایا:اے اعرابی!سوال کر جو بھی چاہتا ہے۔صحابہ کرام اس کی ذات پر رشک کرنے لگے،صحابہ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ شاید یہ جنت مانگے گا۔لیکن اعرابی نے کہا:میں آپ سے سواری کا جانور مانگتا ہوں۔آپ ﷺ نے فرمایا:تجھے دیا۔اعرابی نے پھر کہا:اور میں زاد (یعنی توشہ) کا بھی سوال کرتا ہوں۔آپ ﷺ نے فرمایا:تجھے دیا۔صحابہ فرماتے ہیں ہمیں اس پر بہت تعجب ہوا کہ (ہر چیز مانگ سکتا تھا لیکن یہ اتنی حقیر چیزوں پر راضی ہوگیا) پھر نبی کریم ﷺ نے اعرابی کے بارے میں فرمایا:اس اعرابی اور بنی اسرائیل کی بڑھیا کے سوالوں کے درمیان کتنا فرق ہے؟ پھر آپ ﷺ نے (اس کی وضاحت میں اس بڑھیا کا قصہ) ارشاد فرمایا:

جب موسیٰ علیہ السلام کو حکم سمندر عبور کرنے کا ملا اور آپ سمندر تک پہنچے تو جانوروں کے چہرے مڑ گئے (یعنی سمندر نے راستہ نہ دیا) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی:اے پروردگار!یہ میرے ساتھ کیا ہورہا ہے؟(ادھر سمندر راستہ نہیں دے رہا اور تیرا حکم ہے کہ اس کو عبور کروں) اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:تم یوسف علیہ السلام کی قبر کے پاس ہو اپنے ساتھ اس کی ہڈیوں کو لے لو۔(پھر سمندر تم کو راستہ دے گا) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا تو قبر زمین کے برابر ہوچکی تھی۔(اور اس کا کوئی نام ونشان نہ تھا) موسیٰ علیہ السلام کو پتہ نہ چل رہا تھا کہ قبر کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا:اگر کوئی ہم میں سے ان کی قبر کو جان سکتا ہے تو فلاں بڑھیا ہی ہے جس کو شاید اس کا علم ہو۔

یوسف علیہ السلام کی قبر

موسیٰ علیہ السلام نے اس کو پیغام بھیج کر بلایا اور پوچھا کیا تو جانتی ہے کہ یوسف علیہ السلام کی قبر کہاں ہے؟ بڑھیا نے ہاں میں جواب دیا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:مجھے اس کا پتہ دو۔بڑھیا بولی:ہرگز نہیں اللہ کی قسم!جب تک تم میرا سوال پورا نہ کرو۔موسیٰ نے فرمایا:بولو تمہیں تمہارا سوال دیا۔بڑھیا بولی:میں تم سے سوال کرتی ہوں کہ جنت میں جس درجہ میں تم کو جگہ ملے اسی درجہ میں مجھے بھی ٹھکانہ دیا جائے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:تم صرف جنت کا سوال کرلو۔بڑھیا بولی نہیں۔اللہ کی قسم!میں تو تمہارے ساتھ ہی ہونا چاہتی ہوں۔موسیٰ علیہ السلام بار بار اس کو منع فرماتے رہے۔آخر اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی:اس کو اس کا سوال دیدو۔(یعنی حامی بھرلو) اس سے تمہارے حق میں کسی چیز کی کمی نہ ہوگی۔چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو اس کا سوال دیا اور جب بڑھیا نے پتہ بتایا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہڈیوں کو نکالا اور سمندر عبور کیا۔الاوسط للطبرانی، الخرائطی فی مکارم الاخلاق

۴۸۹۶..... (سعد رضی اللہ عنہ) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں دعا میں دو انگلیوں کے ساتھ اشارہ کررہا تھا آپ ﷺ پاس سے گذرے تو شہادت کی انگلی سے اشارہ کرکے فرمایا ایک (ایک) (یعنی ایک انگلی سے اشارہ کرو)۔ابن ماجہ

۴۸۹۷.....(مسند طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ) ابن ابی الدنیا اپنی کتاب محاسبۃ النفس میں فرماتے ہیں:مجھے عبدالرحمن بن صالح المحاربی عن لیث کی سند سے بیان کیا کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

ایک شخص نے ایک دن اپنے کپڑے اتارے اور تیز دھوپ میں زمین پر لوٹ پوٹ ہونے لگا۔اور اپنے نفس کو ڈانٹنے لگا:لے مزہ چکھ جہنم کی آگ کا،(لے مزہ چکھ جہنم کی آگ کا) تو رات کو تو مردار بنا پڑا رہتا ہے اور دن کو اکڑ خان بنا پھرتا ہے۔اس شخص کی اسی حالت میں رسول اللہ ﷺ پر نظر پڑی،آپ ایک درخت کے سائے تلے بیٹھے تھے۔

لہٰذا وہ شخص زمین سے اٹھ کر نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا:مجھ پر میرا نفس غالب آگیا تھا (اس وجہ سے اس کو سزا دے رہا تھا) نبی کریم ﷺ نے اس کو فرمایا:تیرے لیے آسمان کے دروازے کھل گئے ہیں اور اللہ پاک تیرے ساتھ ملائکہ پر فخر فرمارہے ہیں۔پھر آپ

ﷺ نے اپنے اصحاب کوفرمایا اپنے بھائی سے توشہ حاصل کرلو۔ پس کوئی کہنے لگا اے فلاں! میرے لیے دعا کردے۔ نبی کریم ﷺ نے اس شخص کو فرمایا: تم ان سب کے لیے دعا کردو۔ وہ شخص دعا کرنے لگا:

اللهم اجعل التقوىٰ زادهم واجمع على الهدى امرهم۔

اے اللہ تقویٰ کوان کا توشہ بنادے اور ہدایت پران کے کام کوجمع کردے۔

نبی ﷺ نے دعا کی: **اللهم سدده** اے اللہ اس کو (دعا میں) درست راہ سمجھا۔ پھر اس شخص نے یہ دعا (بھی) کی: **واجعل الجنة مآبهم** اور جنت کوان کا ٹھکانہ بنادے۔ ابن ابی الدنیا فی محاسبة النفس

۴۸۹۸...... (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) حضور اکرم ﷺ جب کسی کے لیے دعا فرماتے تو اپنی ذات سے ابتداء فرماتے تھے۔ ایک دن آپ ﷺ نے موسیٰ علیہ السلام کو ذکر فرمایا: اللہ کی رحمت ہو ہم پر اور موسیٰ علیہ السلام پر، اگر وہ صبر کرتے تو اپنے ساتھی سے بڑی تعجب خیز چیزیں دیکھتے لیکن انہوں نے یہ کہا:

ان سألتک عن شيء بعد ها فلا تصا حبني قدبلغت من لدني عذراً۔ الکهف: ۷۶

اس کے بعد اگر میں (پھر) کوئی بات پوچھوں (یعنی اعتراض کروں) تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیے گا کہ آپ میری طرف سے عذر (کے قبول کرنے میں غایت کو پہنچ گئے)۔

یوں خود ہی انہوں نے اپنے ساتھی کو ڈھیل دے دی۔ مصنف ابن ابی شیبه، مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن منیع، ابن قانع، ابن مردویه

فائدہ:......۴۸۸۶ روایت میں خصوصیت کی بجائے عمومیت کا حکم دیا گیا یعنی سب کے لیے دعا کرو اسی طرح روایت ۴۸۹۷ میں بھی عام دعا کرنے کا حکم دیا۔ جبکہ اس روایت میں اور آنے والی چند روایات میں اس بات کی تعلیم ہے کہ پہلے اپنے لیے دعا کرے پھر اس دعا میں سب کو شامل کرلے: جیسے نبی ﷺ نے فرمایا: اے اللہ ہم پر رحم فرما۔

اللهم افتح لنا ابواب الدعاء واجابتها۔

۴۸۹۹......ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب دعا میں کسی کا ذکر کرتے تو پہلے اپنے لیے دعا کرتے۔

ترمذی، حسن غریب صحیح

۴۹۰۰......ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ (دعا میں) جب انبیاء میں سے کسی کا ذکر کرتے تو اپنی ذات سے ابتداء فرماتے تھے اور یوں کہتے تھے: اللہ کی رحمت ہو ہم پر، ہود اور صالح پر۔ مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم

۴۹۰۱......آپ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ انبیاء میں سے کسی کا ذکر فرماتے تو یوں فرماتے: اللہ پاک ہم پر، ہود پر، صالح پر اور موسیٰ پر رحم فرمائے اسی طرح دوسرے انبیاء علیہم السلام کا ذکر فرماتے تھے۔ ابن قانع، ابن مردویه

دنیا وآخرت کی بھلائی مانگیے

۴۹۰۲......انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک شخص کے پاس آئے وہ (بیماری اور عبادت ومحنت ومشقت) کی وجہ سے پر نوچے ہوئے چوزے کی طرح پڑا تھا۔

نبی ﷺ نے اس سے پوچھا: تو اللہ سے کوئی دعا کرتا تھا کیا؟ اس نے عرض کیا: میں دعا کرتا تھا کہ اے اللہ! تو آخرت میں جو مجھے سزا دینا چاہتا ہے وہ دنیا ہی میں دیدے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تم نے یوں کیوں نہیں کہا:

اللهم ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار۔

اے اللہ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔ چنانچہ اس نے یہ دعا کی تو اللہ نے

اس کو شفاء بخش دی۔مصنف ابن ابی شیبہ

۴۹۰۳......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اگر سودعائیں بھی کرتے تب بھی شروع میں، آخر میں اور درمیان میں یہ دعا ضرور کرتے:

ربنا آتنا في الدنیا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار۔ رواہ ابن النجار

۴۹۰۴......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس داخل ہوئے، وہ (بیماری کی وجہ سے) گویا ایک پرندہ (کی طرح بے جان) ہو گیا تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تو نے اپنے پروردگار سے کوئی سوال کیا تھا؟ اس نے عرض کیا: میں یہ دعا کیا کرتا تھا: اے اللہ! تو جو سزا مجھے کل آخرت میں دینا چاہتا ہے وہ آج دنیا ہی میں جلد دے دے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو ہرگز اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ تو نے یوں کیوں نہیں کہا:

اللھم ربنا آتنا في الدنیا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار۔

چنانچہ آدمی نے یہ دعا کی تو وہ (بیماری کی کیفیت اس سے) چھٹ گئی۔رواہ ابن النجار

۴۹۰۵......اسحاق بن ابی فروہ، یزید الرقاشی کے واسطے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندۂ مؤمن اللہ سے دعا کرتا ہے تو اللہ پاک جبرئیل علیہ السلام کو فرماتے ہیں تم اس کو جواب مت دو۔ میں چاہتا ہوں کہ اور اس کی آواز سنوں۔ اور جب فاجر شخص دعا کرتا ہے تو اللہ پاک جبرئیل علیہ السلام کو فرماتے ہیں: اے جبرئیل علیہ السلام! اس کی حاجت جلد پوری کر دو میں اس کی آواز سننا نہیں چاہتا۔

رواہ ابن النجار

۴۹۰۶......(مسند سلمۃ بن الاکوع) سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو جب بھی دعا کرتے دیکھا آپ نے

سبحان ربی الاعلی والوھاب پڑھا۔رواہ ابن ابی شیبہ

۴۹۰۷......عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا: میں قرآن سیکھنے کی ہمت نہیں رکھتا تو اس کے بدلے مجھے کیا کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ کلمات پڑھا کرو:

سبحان اللّٰه، والحمدللّٰه، ولاحول ولا قوة الا باللّٰه، ولااله الااللّٰه، واللّٰه اكبر

آدمی نے کہا: اس طرح اور اس نے پانچوں انگلیاں ملالیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو اللہ کے لیے ہیں آدمی نے پوچھا: پھر میرے لیے کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: تم یوں کہا کرو:

اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وارزقنی۔

پھر آدمی نے اپنی دونوں مٹھیاں بند کر کے پوچھا: یوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے اپنے دونوں ہاتھ خیر کے ساتھ بھر لیے۔

مصنف عبدالرزاق

فائدہ:......آدمی نے پہلے ایک مٹھی بند کر کے پوچھا کہ اس طرح ان کلمات کو تھام لوں اور ان کو حرز جان بنالوں تو میرے لیے کافی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں یہ تو فقط پروردگار کی خوشنودی کے لیے ہیں۔ اور تمہارے فائدے کے لیے یہ دعائیں ہیں تب اس نے دونوں مٹھیاں بند کر کے پوچھا: ان دونوں چیزوں کو زندگی سے وابستہ کرلوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اور اس طرح تم دونوں ہاتھوں میں خیر بھرلو گے۔

۴۹۰۸......عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: ابتہال یہ ہے: پھر آپ دونوں ہاتھ کھول کر ان کی پشت اپنے منہ کی طرف کرلی اور دعا اس طرح ہے پھر آپ نے دونوں ہاتھ (ہتھیلیاں سامنے کر کے) ڈاڑھی کے نیچے کرلیے۔ اور اخلاص اس طرح ہے پھر انگلی سے اشارہ کر کے دکھایا۔مصنف عبدالرزاق

فائدہ:......ابتہال: یعنی خوب گڑگڑانا اور آہ وزاری کرنا۔ دعا معلوم ہے اور اخلاص یعنی انگلی سے اشارہ کرنا جس طرح تشہد میں کیا جاتا ہے اور دل میں یہ خیال کرنا اے اللہ ایک تجھ کو پکارتا ہوں میری پکار سن لے یہ اخلاص ہے۔

۴۹۰۹......نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دو انگلیوں سے اشارہ کرتے دیکھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ تو ایک ہے۔ جب بھی تو انگلی سے اشارہ کرے تو ایک انگلی سے اشارہ کر۔ رواہ عبدالرزاق

۴۹۱۰......ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے دعا کی:

اے اللہ! مجھے میرے شوہر نبی ﷺ سے فائدہ پہنچاتا رہ اور میرے باپ ابوسفیان سے اور میرے بھائی معاویہ سے بھی مجھے فائدہ دیتا رہ۔ نبی کریم ﷺ نے اس کو فرمایا: تم نے تو اللہ سے متعین عمروں گنے چنے ایام اور تقسیم شدہ رزق کے بارے میں سوال کیا ہے۔ حالانکہ اللہ پاک کسی بھی شی کے وقت سے پہلے اس کا فیصلہ فرماتے ہیں اور نہ کسی شی کو اس کے وقت آنے پر مؤخر فرماتے ہیں۔ لہٰذا اگر تم اللہ سے یہ سوال کرتی کہ وہ تم کو قبر کے عذاب اور جہنم کی آگ سے پناہ دے تو یہ زیادہ بہتر اور افضل ہوتا۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، مسلم، ابن حبان

۳۲۳۸ پر روایت گذر چکی ہے۔

۴۹۱۱......(ابوامامۃ الباہلی) ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے تو ہمارے دلوں میں خواہش پیدا ہوئی کہ آپ ﷺ ہمارے لیے دعا فرمادیں۔ اور آپ ﷺ نے ہمارے لیے واقعتہ دعا فرمادی:

اللّٰھم اغفرلنا وارحمنا، وارض عنا وتقبل منا وادخلنا الجنة ونجنا من النار واصلح لناشأننا کله۔

اے اللہ! ہماری مغفرت فرما، ہم پر رحم فرما، ہم سے راضی ہو جا، ہم سے ہماری دعا قبول فرما، ہمیں جنت میں داخل فرما، جہنم سے نجات مرحمت فرما اور ہمارے تمام کاموں کو اچھا کر دے۔

حضور ﷺ یہ دعا فرما چکے تو ہم نے خواہش کی کہ مزید اور دعائیں ہم کو دیدیں۔ ادھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے لیے تمام کاموں کی (دعا کر کے اس) کو جمع کر دیا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۹۱۲......(ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے:

خوشی کے دن اللہ سے دعا کر، ان شاء اللہ وہ رنج وغم کے دن بھی تیری دعا قبول کرے گا۔ رواہ مستدرک الحاکم

۴۹۱۳......(ابوذر رضی اللہ عنہ) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے:

نیکی کے ساتھ تھوڑی سے دعا بھی کافی ہے، جس طرح بہت سے کھانے کے لیے تھوڑا سا نمک کافی ہو جاتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۹۱۴......(ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب موسیٰ بن عمران علیہ السلام دعا فرماتے تھے تو حضرت ہارون (بن عمران) علیہ السلام آمین کہتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں آمین اللہ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے۔ مصنف عبدالرزاق

دعا میں کوشش ومحنت

۴۹۱۵......(عائشہ رضی اللہ عنہا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر یہ دعا اس قدر مانگتے تھے کہ میں بھی آپ کے ہاتھ اٹھانے سے تھک جاتی تھی:

اللھم انما انا بشر فلاتعذبنی بشتم رجل شتمته أو آذيته۔

اے اللہ! میں بھی ایک بشر ہوں اگر میں نے کسی کو برا بھلا کہہ دیا ہو یا کسی کو تکلیف دیدی ہو تو مجھے اس پر عذاب نہ دیجئے گا۔

مصنف عبدالرزاق

۴۹۱۶......(مرسل طاؤس رحمۃ اللہ علیہ) طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ایک قوم پر بددعا فرمانے لگے تو اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بہت بلند کر دیئے۔ (آپ کے نیچے) اونٹنی چکرانے لگی تو آپ نے ایک ہاتھ سے اونٹنی (کی مہار) تھامی اور دوسرا ہاتھ یونہی آسمان کی طرف بلند رہنے دیا۔ مصنف عبدالرزاق

۴۹۱۷......(مرسل عروہ رحمۃ اللہ علیہ) حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک دیہاتی قوم کے پاس سے گذرے، جو اسلام لاچکے تھے۔ اور لشکریوں نے ان کے علاقوں کو تہہ وبالا کردیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ چہرے کے سامنے خوب پھیلا کر ان کے لیے دعا کی ایک دیہاتی نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں اور پھیلائیے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھوں کو چہرے کے سامنے (آخر تک) پھیلا دیا اور آسمان کی طرف بلند نہیں کیا۔ مصنف عبدالرزاق

۴۹۱۸......(مرسل الزہری رحمۃ اللہ علیہ) حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دعا میں اپنے ہاتھوں کو سینے تک بلند کرلیتے تھے۔ پھر (فراغت کے بعد) دونوں ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لیتے تھے۔ مصنف عبدالرزاق

۴۹۱۹......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور ان کے علاوہ بھی دعا فرماتے تھے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

یہی روایت ایک جامع دعا کے ساتھ ۳۲۱۰ پر گذر چکی ہے۔

۴۹۲۰......ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے عمرہ پر جانے کی اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے اجازت دیدی اور فرمایا: اے بھائی اپنی دعا میں ہمیں بھی شریک رکھنا اور دعا کے وقت ہمیں نہ بھولنا۔ مسند ابی داؤد الطیالسی، مصنف عبدالرزاق

عافیت کی دعا کی اہمیت

۴۹۲۱......(مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ پہلے سال ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا:

آگاہ رہو! لوگوں میں یقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی شئی تقسیم نہیں ہوئی۔ یاد رکھو! سچائی اور نیکی دونوں جنت میں جائیں گی اور جھوٹ اور بدی دونوں جہنم میں جائیں گی۔

مسند احمد، نسائی، مسند ابی یعلی، ابن حبان فی روضة العقلاء، الدارقطنی فی الافراد، السنن لسعید بن منصور

۴۹۲۲......جبیر بن نفیر سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مدینہ میں منبر رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کو یاد کرکے رونے لگے پھر ارشاد فرمایا: اللہ سے عاقبت کا سوال کرو پھر فرمایا: بے شک یقین کے بعد عافیت کے مثل کوئی چیز کسی کو عطا نہیں کی گئی۔

نسائی، حلیة الاولیاء

۴۹۲۳......حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے بیچ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: اللہ سے عافیت کا سوال کرو۔ بے شک (ایمان کے) یقین کے بعد عافیت سے افضل کوئی شی کسی کو عطا نہیں کی گئی۔ اور شک وشبہ سے بچو، یقیناً کفر کے بعد شک سے زیادہ سخت کوئی چیز کسی کو نہیں دی گئی۔ تم پر سچائی لازم ہے۔ کیونکہ سچائی نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنت میں ہوں گے۔ جھوٹ سے بچو بے شک وہ بدی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جہنم میں ہوں گے۔ ابن جریر فی تهذیب الآثار، ابن مردویه

۴۹۲۴......اوسط رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: پہلے سال رسول اللہ ﷺ میری اس جگہ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے۔ اور ارشاد فرمایا: اللہ سے معافاۃ یا فرمایا عافیت کا سوال کرو۔ بے شک یقین کے بعد معافاۃ یا عافیت سے بڑھ کر کوئی افضل شی کسی کو نہیں دی گئی۔ تم پر سچائی لازم ہے کیونکہ سچائی نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنت میں جائیں گی۔ جھوٹ سے بچو، کیونکہ وہ بدی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جہنم میں ہوں گی۔ آپس میں ایک دوسرے سے حسد نہ رکھو، بغض نہ رکھو، قطع تعلقی نہ کرو، پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائی نہ کرو۔ اور اللہ کے بندو! تم بھائی بھائی بن جاؤ جیسا کہ اللہ نے تم کو اس کا حکم دیا ہے۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجه، ابن حبان، مستدرک الحاکم

فائدہ:...... عافیت اور معافاۃ دونوں کا ایک ہی مطلب ہے دنیا وآخرت میں ہر طرح کی تکلیف اور پریشانی سے نجات۔

۴۹۲۵...... حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ (کی وفات کے بعدان) کی جگہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں نے تمہارے نبی ﷺ کو پہلے سال موسم گرما میں اسی جگہ کھڑے ہوئے فرماتے سنا: یہ کہہ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں دومرتبہ بہہ پڑیں۔ پھر فرمایا:

میں نے تمہارے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: اللہ سے مغفرت اور دنیا وآخرت میں عافیت اور درگذر کرنے کا سوال کرو۔ مسند ابی یعلی

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند جید (عمدہ) ہے۔

۴۹۲۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس منبر (رسول) پر فرماتے سنا: میں نے اسی روز پہلے سال رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا تھا: یہ کہہ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ غمگین ہوگئے اور رو پڑے پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کلمہ اخلاص کے بعد تم کو عافیت جیسی کوئی چیز نہیں دی گئی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کیا کرو۔

مسند احمد، ابن حبان

۴۹۲۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا تم جانتے ہو یہاں رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تھے یہ کہہ کر آپ رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ یہی بات پھر دہرائی پھر رو پڑے۔ پھر دہرائی اور پھر رو پڑے پھر فرمایا:

انسانوں کو اس دنیا میں عفو اور عافیت سے بڑھ کر افضل کوئی شی عطا نہیں کی گئی لہٰذا اللہ سے ان دونوں چیزوں کا سوال کیا کرو۔

نسائی، مسند ابی یعلی، الدارقطنی فی الافراد

عافیت کی دعا مانگنا چاہئے

۴۹۲۸...... رفاعہ رحمۃ اللہ علیہ بن رافع سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو منبر رسول اللہ ﷺ پر فرماتے ہوئے سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے یہ کہہ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی یاد میں رو پڑے۔ پھر یہ کیفیت ختم ہوئی تو فرمایا: میں نے اسی گرمیوں میں پہلے سال رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

اللہ سے دنیا وآخرت میں عفو، عافیت اور یقین کا سوال کرو۔ مسند احمد، ترمذی حسن غریب

۴۹۲۹...... ابوحازم رحمۃ اللہ علیہ سہل رحمۃ اللہ علیہ بن سعد سے روایت کرتے ہیں، حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم لوگ روضۂ اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور منبر پر چڑھ گئے۔ پھر اللہ کی حمد وثناء کی پھر فرمایا:

اے لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو پہلے سال ان لکڑیوں پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

کسی بندے کو اچھے یقین اور عافیت سے بڑھ کر کوئی چیز عطا نہیں کی گئی۔ پس اللہ سے حسن یقین اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ البزار

سہل کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس کے علاوہ اور کوئی حدیث مرفوع منقول نہیں ہے۔

۴۹۳۰...... حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: لوگوں کو یقین اور عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی۔ پس ان دونوں چیزوں کا اللہ سے سوال کرو۔ مسند احمد

یہ روایت منقطع الاسناد ہے۔

۴۹۳۱...... ثابت بن الحجاج سے مروی ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد کھڑے ہوئے اور فرمایا: تم لوگ جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ پہلے سال تمہارے درمیان کھڑے ہوئے تھے اور یہ فرمایا تھا: اللہ سے عافیت کا سوال کرو۔ بے شک کسی بندے کو یقین کے سوا عافیت سے بڑھ کر کوئی شئی نہیں دی گئی۔ اور میں بھی اللہ سے یقین اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ مسند ابی یعلی

کلام:...... یہ روایت بھی منقطع الاسناد ہے۔لیکن امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:اس حدیث کے متصل اور منقطع بہت سے طریق ہیں جس کی وجہ سے حدیث صحت کے درجہ کو پہنچ جاتی ہے۔بحوالہ کنز العمال ج ۲ ص ۶۲۷

۴۹۳۲......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:اللہ عزوجل سے دنیا وآخرت کی عافیت اور مغفرت کا سوال کرو۔

التاریخ للبخاری، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم

۴۹۳۳......بواسطہ عبداللہ بن جعفر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا:اے اللہ کے نبی!کونسی دعاسب سے افضل ہے؟فرمایا:یہ کہ تم اللہ سے مغفرت اور عافیت کا سوال کرو۔رواہ ابن النجار

فائدہ:...... بلاشک جب انسان کو دنیا وآخرت کی ہر تکلیف اور مصیبت سے نجات مل جائے اس سے بڑھ کر اور کیا شئی ہوسکتی ہے اور یہی عافیت اور مغفرت کا حاصل ہے۔

۴۹۳۴......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا:یا نبی اللہ!کونسی دعا افضل ہے؟ارشاد فرمایا:اپنے رب سے دنیا وآخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرو۔بے شک تم کامیاب ہوجاؤ گے۔نسائی

۴۹۳۵......حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک شخص پر گذر ہوا جو کہہ رہا تھا:**اللھم انی اسألک الصبر۔** اے اللہ!میں تجھ سے صبر کا سوال کرتا ہوں۔تو نے تو اللہ سے مصیبت کا سوال کرلیا ہے،عافیت کا سوال کر۔

اسی طرح آپ ایک دوسرے شخص کے پاس سے گذرے جو کہہ رہا تھا:**اللھم انی اسألک تمام النعمۃ** اے اللہ میں تجھ سے کامل نعمت کا سوال کرتا ہوں۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے ابن آدم!جانتا ہے کمال نعمت کیا شئی ہے؟اس نے عرض کیا:یارسول اللہ!ایک دعا ہے،میں خیر کی امید سے مانگ رہا ہوں۔حضور ﷺ نے فرمایا:کمال نعمت جنت کا دخول اور جہنم سے نجات ہے۔

یونہی حضور ﷺ کا ایک شخص ک پاس سے گذر ہوا،جو کہہ رہا تھا:**یا ذالجلال والاکرام**.حضور ﷺ نے فرمایا:تمہارے دعا قبول ہوگی سوال کرو۔مصنف ابن ابی شیبہ

ممنوع الدعا

۴۹۳۶......(ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی(دیہاتی)رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ تشریف فرما تھے۔اعرابی نے دو رکعت نماز پڑھی پھر دعا کی:

اے اللہ!مجھ پر اور محمد پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی کو اپنی رحمت میں شریک نہ کر۔نبی اکرم ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:تم نے ایک وسیع شے کو تنگ کردیا ہے۔پھر اعرابی اسی وقت وہاں سے ہٹ کر مسجد کے کونے میں پیشاب کرنے لگا۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اس کی طرف لپکے۔نبی ﷺ نے فرمایا:اس پر پانی کا ایک ڈول بہادو۔تم کو آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے نہ کہ مشکل پیدا کرنے والا۔

السنن لسعید بن منصور

۴۹۳۷......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک عورت کو دعا کرتے دیکھا،وہ دعا کرتے ہوئے انگوٹھوں کر پاس والی دونوں انگلیاں اٹھا رہی تھی۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:اللہ تو ایک ہی ہے یوں اس کو دو انگلیوں کے ساتھ اشارہ کرنے سے منع کیا۔مصنف عبدالرزاق

۴۹۳۸......شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اہل مکہ کے قصہ گو واعظ کو فرمایا دعا میں قافیہ بندی سے اجتناب کرو۔میں نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کو خوب دیکھا ہے کہ وہ ایسا نہیں کرتے تھے۔مصنف ابن ابی شیبہ

دعا کی قبولیت کے اوقات

۴۹۳۹..... (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بارش کے پہلے قطرے سے اپنے سر کھول دیتے تھے اور رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: یہ بارش ہمارے پروردگار کے پاس سے ابھی ابھی آئی ہے جو برکت سے بھرپور ہے۔ رواہ ابن عساکر

کلام:....... روایت میں ایک راوی ایوب بن مدرک ہے جو متروک اور ناقابل اعتبار ہے۔ ابن عساکر بحوالہ کنز ج ۲ ص ۶۲۹

۴۹۴۰..... (عطاء) عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: تین وقتوں میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے۔ اذان کے وقت، بارش برستے وقت اور دونوں لشکروں کی مڈبھیڑ کے وقت۔ السنن لسعید بن منصور

۴۹۴۱..... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ افضل گھڑیاں نماز کے اوقات ہیں لہٰذا ان اوقات میں دعا کرو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۹۴۲..... ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جب بھی کوئی شخص اللہ کے آگے سجدہ میں پیشانی ٹیکتا ہے، اور کہتا ہے: یارب اغفرلی، یارب اغفرلی، یارب اغفرلی، اے پروردگار میری مغفرت فرما، اے پروردگار! میری مغفرت فرما، اے پروردگار! میری مغفرت فرما۔ پھر بندہ سر اٹھاتا ہے تو اس کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۹۴۳..... (مسند حدیر ابی فوزۃ السلمی یا اسلمی) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام بشیر کہتے ہیں میں نے حضور ﷺ کے پاس اصحاب جن میں حدیر ابوفوزہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں دیکھا کہ یہ لوگ جب بھی چاند دیکھتے تو کہتے:

اللھم اجعل شھرنا الماضی خیر شھر وخیر عاقبۃ وارسل علینا شھرنا ھذا بالسلامۃ والاسلام والامن والایمان والمعافاۃ والرزق الحسن۔

اے اللہ! ہمارے اس گذشتہ ماہ کو بہترین ماہ بنا اور بہترین انجام کار بنا۔ اور ہم پر آئندہ ماہ کو سلامتی اور اسلام امن اور ایمان عافیت اور عمدہ رزق کے ساتھ بھیج۔ بخاری فی التاریخ، ابن مندہ، الدولابی فی الکنیٰ، ابونعیم، ابن عساکر

فائدہ:....... فورہ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، ایک جماعت نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے جبکہ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے تابعین میں ان کو شامل کیا ہے۔ الاصابہ۔ فرماتے ہیں ابن مندہ فرماتے ہیں صحیح ابوفوزہ ہے۔

۴۹۴۴..... عثمان بن ابی العاتکہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے بھائی زیاد نے بتایا: نبی کریم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا کرتے:

اللھم بارک لنا فی شھرنا ھذا الداخل۔

اے اللہ! ہمیں اس آنے والے مہینے میں برکت عطا فرما۔

پھر انہوں نے آگے حدیث ذکر کی اور بتایا کہ اس دعا پر چھ صحابہ کرام جنہوں نے یہ دعا سنی تھی مواظبت فرماتے تھے اور ساتھ حدیر ابوفوزہ سلمہ ہیں جو اس دعا پر مواظبت کرتے تھے۔ ابن مندہ، ابن عساکر

قبولیت کے مقامات

۴۹۴۵..... (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ حجر اسود اور باب کے درمیان دعا کرتے تھے:

اللھم انی اسألک ثواب الشاکرین ونزل المقربین ومرافقۃ النبیین ویقین الصدیقین وذلۃ المتقین واخبات الموقفین حتی توفانی علی ذلک یاارحم الراحمین۔

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں شکر گذاروں کے ثواب کا، برگزیدہ لوگوں کی مہمانی کا، انبیاء کے ساتھ کا، صدیقین کے یقین کا، متقیوں کی سی عاجزی کا اور اہل یقین کی ضروتنی وکسر نفسی کا حتیٰ کہ آپ مجھے اسی حال میں اپنے پاس اٹھالیں یا ارحم الراحمین۔

رواہ الدیلمی

کلام:...... اس روایت میں ایک راوی عبدالسلام بن ابی الجنوب ہے۔ ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں راوی متروک (ناقابل اعتبار) ہے۔

مقبولیت کے قریب دعائیں

۴۹۴۶...... ضابحی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایک مسلمان بھائی کی دوسرے مسلمان بھائی کے لیے دعا قبول ہے۔ الادب المفرد، زوائد الزهد للامام احمد، الكبير للطبراني

مخصوص اوقات کی دعائیں

صبح کے وقت کی دعا

۴۹۴۷...... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز سے فارغ ہوجاتے۔ دوسری روایت میں ہے جب صبح کی نماز پڑھ لیتے اور سورج طلوع ہوجاتا تو یہ فرماتے:

مرحبا بالنهار الجديد والكاتب والشهيد، اكتبا بسم الله الرحمٰن الرحيم اشهد ان لااله الاالله واشهد ان محمدًا رسول الله واشهد ان الدين كما وصف الله والكتاب كما انزل الله واشهد ان الساعة آتية لاريب فيها وان الله يبعث من فى القبور۔

خوش آمدید دن کو، کاتب اور گواہ (فرشتوں) کو تم لکھو: اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ دین وہ ہے جس کی اللہ نے تعریف کی اور کتاب وہ ہے جو اللہ نے نازل کی اور میں شہادت دیتا ہوں کہ قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شائبہ نہیں اور اللہ پاک قبروں میں پڑے ہوئے مردوں کو زندہ کر کے اٹھانے والا ہے۔ الخطيب في التاريخ، الديلمي، ابن عساكر، السلفي في انتخاب حديث القرآء

کلام:...... اس روایت کی اسناد میں ایک راوی زُفَل العرقی ہے جو ضعیف ہے۔ پورا نام زُفَل بن عبداللہ ابو عبداللہ المکی جس کو ابن شداد بھی کہا جاتا ہے۔ اہل حدیث کے ہاں ضعیف ہے۔ تهذيب التهذيب ۳/ ۳۴۰

۴۹۴۸...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے:

اللهم ما قلت من قول أو حلفت أو نذرت من نذر فمشيئتك بين يدى ذلك كله، ماشئت منه كان، وما لم تشأ لم يكن، فاغفره لى، وتجاوزلى عنه، اللهم من صليت عليه فصلاتى عليه، ومن لعنته فلعنتى عليه۔

اے اللہ! میں جو بات کروں، جو قسم اٹھاؤں یا جو نذر اور منت مانوں سب سے پہلے تیری مشیت چاہتا ہوں جو تو چاہے وہ ہو اور جس میں تیری مشیت نہ ہو وہ نہ ہو۔ پس اس کو میرے لیے معاف فرما اور میری طرف سے اس سے درگذر فرما۔ اے اللہ! جس پر تو رحمت بھیجے اس کو تو پس وہ شخص باقی تمام دن استثناء میں ہوگا۔ (یعنی کوئی قسم اور نذر وغیرہ اس پر لازم نہ ہوگی)۔ مصنف عبدالرزاق

شام کی دعا

۴۹۴۹.....ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ شام کے وقت رسول اللہ ﷺ یہ فرماتے تھے:

أمسينا وأمسى الملک لله، والحمدلله ولااله الاالله، وحده' لاشريک له' له الملک وله الحمد، وهو على کل شيء قدير، اللهم انی أسألک من خير هذه الليلة، وخير ما فيها، وأعوذبک من شرها، وشرمافيها، اللهم انی اعوذبک من الکسل والهرم والکبر وفتنة الدنيا وعذاب القبر.

ہم نے اور تمام سلطنت نے اللہ کے حضور شام بسر کی۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی ساجھی نہیں، ساری بادشاہت اسی کی ہے۔ اور اسی کے لیے تمام تعریفیں سزاوار ہیں۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے اس رات کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور جو کچھ اس میں اس کی تا خیر کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ میں اس رات کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے، بڑھاپے سے، دنیا کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے۔ مصنف ابن ابی شیبه

صبح وشام کی دعائیں

۴۹۵۰.....(مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا ہے کہ جب بھی میں صبح کروں، شام کروں اور بستر پر لیٹوں تو یہ دعا ضرور پڑھ لوں:

اللهم فاطر السموات والارض، عالم الغيب والشهادة أنت رب کل شيء ومليکه، أشهدأن لا اله الا أنت وحدک لا شريک لک وان محمداً عبدک ورسولک، وأعوذبک من شر نفسي، وشر الشيطان وشرکه، وان اقترف، وان اقترف على نفسي سوءاً، أوأجره الى مسلم.

اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! غیب اور حاضر کو جاننے والے! تو ہر چیز کا رب اور اس کا مالک ہے۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو تنہا ہے، تیرا کوئی ساتھی نہیں، محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ (اے اللہ!) میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے، شیطان کے شر اور اس کی شرکت سے اور اس بات سے کہ میں اپنے نفس پر کوئی برائی لگاؤں یا کسی مسلمان کی طرف کوئی برائی منسوب کروں۔

مسند احمد، ابن منيع، الشاشي، مسند ابی يعلى، ابن السنی فی عمل يوم وليلة، السنن لسعيد بن منصور

۴۹۵۱.....(علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ شام کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

أمسينا وأمسى الملک لله الواحد القهار، الحمدلله الذی ذهب بالنهار وجاء بالليل، ونحن فی عافية، اللهم هذا خلق جديد قدجاء فما عملت فيه من سيئة فتجاوز عنها، وما عملت فيه من حسنة فتقبلها، وأضعفها أضعافاً مضاعفة، اللهم انک بجميع حاجتي عالم، وانک على جميع نجحها قادر، اللهم أنجح الليلة کل حاجة لي، ولا تزدني في دنياي، ولا تنقصني في آخرتي.

ہم نے اور ساری کائنات نے اللہ کے لیے شام کی جو واحد ہے، قہار ہے، تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو دن کو لے گیا اور رات کو لے آیا اور ہم عافیت میں رہے۔ اے اللہ یہ (رات) تیری نئی مخلوق ہے جو سر پر آگئی ہے جو اس میں مجھ سے برائی سرزد ہو جائے اس سے درگذر کر۔ جو اس میں میں نیک عمل کروں اس کو قبول فرما۔ اور اس میں کئی کئی گنا اضافہ فرما۔ اے اللہ تو میری تمام

حاجتوں کو جانتا ہے۔ میری دنیا کو زیادہ نہ کر (پس میری ضروریات پوری فرمادے اور) میری آخرت میں کمی نہ کر۔
جب صبح ہوئی تب بھی آپ اسی کے مثل کلمات پڑھتے۔ (یعنی فقط امسینا وامسی کی بجائے اصبحنا واصبح پڑھتے)۔

الاوسط للطبرانی، عبدالغنی بن سعید فی ایضاح الاشکال

۴۹۵۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ صبح کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

اللهم بک نصبح وبک نمسی وبک نحیا وبک نموت والیک النشور۔

اے اللہ! ہم تیرے ساتھ صبح کرتے ہیں اور تیرے ساتھ شام کرتے ہیں، تیرے طفیل زندگی پاتے ہیں اور تیرے حکم سے مرتے ہیں اور تیری ہی طرف ہم اٹھائے جائیں گے۔
شام کے وقت بھی یہی کلمات پڑھتے صرف آخر میں (النشور کی بجائے) المصیر پڑھتے۔ الدورقی، ابن جریر
حدیث صحیح ہے۔

۴۹۵۳...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ پڑھے:

الحمدللّٰہ علی حسن المساء والحمد علی حسن المبیت والحمدللّٰہ علی حسن الصاح۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اچھی شام پر، اچھی رات پر اور اچھی صبح پر۔
فرمایا: جس نے صبح کو دعا پڑھی اس نے اس رات کا اور اس دن کا شکر ادا کردیا۔ شعب الایمان للبیهقی

۴۹۵۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضور ﷺ پر نازل ہوئے اور فرمایا: اے محمد! اگر تم کو یہ بات اچھی لگے کہ تم کسی رات یا کسی دن اللہ کی ایسی عبادت کرو جیسا کہ اس کا حق ہے تو یہ دعا پڑھو:

اللهم لک الحمد حمدًا کثیرًا مع خلودک، ولک الحمد حمدًا لا منتهی له دون علمک، ولک الحمد حمدًا لا منتهی له دون مشیئتک، ولک الحمد حمدًا لا أجر لقائله الا رضاک.

اے اللہ! بہت بہت زیادہ تمام تعریفیں تیرے لیے ہوں تیرے دوام کے ساتھ۔ تمام تعریفیں تیرے لیے ہوں جنکی انتہاء نہ ہو۔ تیری مشیت کے سوا۔ تمام تعریفیں تیرے لیے ہوں جن کے قائل کا اجر تیری رضاء کے سوا کچھ نہ ہو۔ شعب الایمان للبیهقی
کلام:...... حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے نیچے کے راوی کے درمیان کوئی راوی ساقط ہے جس کی وجہ سے روایت منقطع الاسناد ہے۔

بری موت سے بچاؤ کی دعا

۴۹۵۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:
جس کو اس بات کی خواہش ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو، اس کے دشمنوں پر اس کی مدد ہو، اس کے رزق میں وسعت ہو اور بری موت سے اس کی حفاظت ہو تو وہ شخص یہ دعا صبح وشام تین تین بار پڑھا کرے:

سبحان اللّٰه ملء المیزان ومنتهی العلم، ومبلغ الرضا، وزنة العرش، ولا اله الا اللّٰه ملء المیزان ومنتهی العلم، ومبلغ الرضاء، وزنة العرش، واللّٰه أکبر ملء المیزان ومنتهی العلم، ومبلغ الرضاء، وزنة العرش.

میں سبحان اللہ کہتا ہوں میزان بھر کر، خدا کے علم کی انتہاء تک، خدا کی رضاء حاصل ہونے تک اور عرش کے وزن تک۔ میں لا الہ الا اللہ کہتا ہوں میزان بھر کر، علم کی انتہاء کے بقدر، خدا کی رضاء کے حصول تک اور عرش کے وزن کے برابر۔ اور اللہ اکبر کہتا ہوں میزان بھر کر، علم کی انتہاء کے بقدر، رضاء حاصل ہونے تک اور عرش کے وزن کے برابر۔ الدیلمی، نظام الدین المسعودی فی الاربعین
کلام:...... ضعیف روایت ہے دیکھئے: تذکرۃ الموضوعات ۵۸، التنزیہ ۲/۳۳۲، ذیل اللآلی ۱۵۳

۴۹۵۶......ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ ہمیں تعلیم دیا کرتے تھے کہ صبح ہو تو یہ دعا پڑھو:

اصبحنا علی فطرة الاسلام و کلمة الاخلاص وسنة نبینا محمد صلی اللہ علیه و آله وسلم وملة ابراهیم ابینا وما کان من المشرکین۔

ہم نے صبح کی فطرت اسلام پر، کلمہ اخلاص پر، اپنے نبی ﷺ کی سنت پر اور اپنے باپ ابراہیم کی ملت حنیفیہ پر جو مشرکوں میں سے نہ تھے۔

اور جب شام ہو تب بھی یہی دعا پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ مسند عبداللہ بن احمد بن حنبل

۴۹۵۷......(عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی صبح وشام کی دعا میں ہمیشہ یہ کلمات پڑھتے دیکھا جن کو آپ نے کبھی نہیں چھوڑا حتیٰ کہ آپ کی وفات ہوگئی۔ ج ۲ ص ۶۳۶، حدیث نمبر ۴۹۵۷

اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے اہل میں اور اپنے مال میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔

اے اللہ! میری برائیوں کی پردہ پوشی فرما، میرے خوف کو امن عطا فرما، اے اللہ میرے آگے سے، میرے پیچھے سے، میرے دائیں سے، میرے بائیں سے، اور میرے اوپر سے حفاظت فرما۔

اے پروردگار! میں تیری عظمت کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ نیچے سے اچک لیا جاؤں۔ مصنف ابن ابی شیبه

فائدہ:......جبیر بن سلیمان فرماتے ہیں: نیچے سے اچک لیا جاؤں اس سے مراد خسف ہے یعنی دھنس جانا زلزلہ کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے۔ مصنف ابن ابی شیبہ فرماتے ہیں معلوم نہیں یہ جبیر کا اپنا قول ہے یا نبی ﷺ کا فرمان نقل کیا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبه

۴۹۵۸......(ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اپنے نفس، اپنی اولاد، اپنے اہل اور اپنے مال کے بارے میں انجانا خطرہ لگا رہتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ہر صبح وشام یہ کلمات پڑھا کر:

بسم اللہ علی دینی ونفسی وولدی واهلی ومالی۔

چنانچہ اس شخص نے یہ کلمات کہنے کی پابندی کی۔ پھر وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: تمہیں جو خطرات لاحق رہتے تھے ان کا کیا ہوا؟ اس نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ وہ میرے خطرات بالکل زائل ہوگئے۔ رواہ ابن عساکر

حصرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی دعا

۴۹۵۹......(ابوایوب رضی اللہ عنہ) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے اور ابوایوب کے گھر ٹھہرے۔ رسول اللہ ﷺ نیچے کمرے میں قیام پذیر ہوئے جبکہ ابوایوب کا گھرانہ اوپر کمرے میں تھا۔ جب شام ہوئی اور رات آئی تو ابوایوب کو یہ خیال آنے لگا کہ وہ کمرے کے اوپر ہیں اور رسول اللہ ﷺ ان کے نیچے کمرے میں ہیں یوں وہ آپ ﷺ اور وحی کے درمیان ہیں۔ لہٰذا ابوایوب سونہ سکے اس ڈر سے کہ کہیں (سوتے ہوئے ان کے حرکت کرنے سے) آپ ﷺ پر گرد وغبار نہ گرے اور آپ ﷺ کو اذیت پہنچے۔ جب صبح ہوئی تو یہ حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! رات بھر میں پلک جھپکا سکا اور نہ ام ایوب۔ حضور ﷺ نے پوچھا وہ کیوں اے ابوایوب؟ عرض کیا: مجھے یہ خیال آتا رہا کہ میں کمرے کے اوپر ہوں اور آپ نیچے ہیں کہیں میرے حرکت کرنے سے گرد وغبار نیچے نہ گرے یوں میرا حرکت کرنا آپ کو اذیت پہنچائے اور (یوں بھی اوپر ہونے کی وجہ سے) میں آپ کے اور وحی کے درمیان حائل ہوں۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوایوب! ایسا نہ کیا کر! پھر فرمایا: کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جن کو تو صبح وشام دس دس بار پڑھ لیا کرے تو تجھے دس نیکیاں عطا ہوں گی، دس برائیاں تیری مٹادی جائیں، دس درجات تیرے بلند کیے جائیں اور قیامت کے دن وہ کلمات تیرے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر اجر کا باعث بنیں؟ پس تو یہ کہا کر:

لاالہ الااللّٰہ، لہ الملک، ولہ الحمد لاشریک لہ۔ الکبیر للطبرانی

۴۹۶۰...... (ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت طلق سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر خبر دی کہ آپ کا گھر جل گیا ہے۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں جلا۔ پھر دوسرا شخص آیا اور بولا اے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ: آگ بھڑک اٹھی تھی۔ لیکن جب وہ آپ کے گھر تک پہنچی تو خود بخود بجھ گئی۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے علم تھا کہ اللہ پاک ایسا نہیں کریں گے۔ لوگوں نے کہا: ہمیں نہیں معلوم کہ آپ کونسی بات زیادہ تعجب انگیز ہے، آپ کی یہ بات کہ گھر نہیں جلا یا یہ بات کہ اللہ پاک ایسا نہیں کریں گے کہ میرا گھر جلادیں؟

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ یقین ان کلمات کی وجہ سے تھا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنے تھے کہ جو شخص صبح کو یہ کلمات کہہ لے تو شام تک کوئی مصیبت اس کو نہیں پہنچ سکتی۔ اور جو شخص شام کو یہ کلمات کہہ لے تو صبح تک کوئی مصیبت اس کو لاحق نہ ہوگی۔ وہ کلمات یہ ہیں:

اللھم أنت ربی لاالہ الا أنت علیک توکلت، وأنت رب العرش الکریم، ماشاء اللّٰہ کان، وما لم یشأ لم یکن، لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم. أعلم أن اللّٰہ علی کل شیءٍ قدیر، وان اللّٰہ قد أحاط بکل شیءٍ علمًا، اللھم انی أعوذبک من شر نفسی، ومن شر دابۃ أنت آخذ بناصیتھا، ان ربی علی صراط مستقیم.

اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں، میں نے تجھی پر بھروسہ کیا، تو عرش کریم کا پروردگار ہے۔ جو اللہ چاہتا ہے وہ ہو جاتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ کبھی نہیں ہوسکتا۔ کسی چیز سے اجتناب کی اور کسی نیکی کو کرنے کی طاقت صرف اللہ کے بخشنے سے ممکن ہے جو عالی اور عظیم ذات ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ نے ہر چیز کو اپنے علم کے احاطے میں کر رکھا ہے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور اپنی سواری کے شر سے اس کی پیشانی تیرے قبضہ میں ہے۔ بے شک میرا پروردگار سیدھے راستے پر ہے۔ الدیلمی، ابن عساکر

فائدہ:...... مسند الفردوس الدیلمی کی روایات ضعیف ہوتی ہیں۔ اس روایت کو المتناہیہ ۱۴۰۰ میں بھی ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس میں ایک راوی اغلب بن تمیم منکر الحدیث ہے۔ جس کے متعلق میزان الاعتدال ۱/۲۷۳ میں امام بخاری کا قول نقل کیا گیا ہے کہ تمیم منکر الحدیث ہے۔

فرض نمازوں کے بعد کی دعا

۴۹۶۱...... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص (فرض) نماز کے سلام پھیرنے کے بعد یہ کلمات کہے فرشتہ ان کو ایک ورق میں لکھ کر مہر لگا دیتا ہے پھر قیامت کے دن وہ ان کو پیش کرے گا۔ جب اللہ پاک بندہ کو قبر سے اٹھائیں گے تو وہ فرشتہ یہ کاغذ لے کر اس کے پاس آئے گا اور پوچھے گا: کہاں ہیں عہد و پیمان والے تاکہ ان کو ان کے ساتھ کیے گئے وعدے پورے کیے جائیں؟ وہ کلمات یہ ہیں:

اللھم فاطر السمٰوات والأرض، عالم الغیب والشھادۃ الرحمٰن الرحیم، انی أعھد الیک فی ھذہ الحیاۃ الدنیا: بأنک أنت اللّٰہ لاالہ الا أنت وحدک لاشریک لک وأن محمدًا عبدک ورسولک، فلا تکلنی الی نفسی، فانک ان تکلنی الی نفسی تقربنی من السوء، وتباعدنی من الخیر، وانی لاأثق

الا برحمتک فاجعل رحمتک لی عهدًا عندک تؤدیه الی یوم القیامة، انک لاتخلف المیعاد.
اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! غیب اور حاضر کو جاننے والے! نہایت مہربان رحم کرنے والے! میں اس دنیاوی زندگی میں تجھے عہد دیتا ہوں کہ (میں تہہ دل سے اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ) تو ہی معبود برحق ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو تنہا ہے، تیرا کوئی ثانی نہیں اور محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ پس مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کر۔ کیونکہ اگر تو نے مجھے نفس کے سپرد کردیا تو تحقیق تو نے مجھے برائی کے بالکل قریب کردیا اور خیر سے کوسوں دور کردیا اور مجھے تو تیری رحمت ہی پر بھروسہ ہے، پس تو میرے ساتھ اپنی رحمت کا وعدہ کرلے اور اس کو قیامت کے دن پورا فرمادیجئے گا۔ بے شک تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ الحکیم

حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق منقول ہے کہ انہوں نے ان کلمات کو اپنے کفن میں لکھنے کا حکم دیا تھا۔

۴۹۶۲...... (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے: جس شخص کی خواہش ہو کہ بڑے ترازو میں اس کے اعمال تولے جائیں تو وہ نماز سے فارغ ہو کر یہ کلمات پڑھ لیا کرے:

سبحان ربک رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمدلله رب العالمین
پاک ہے پروردگار عزت والا ان چیزوں سے جو وہ بیان کرتے ہیں اور سلام ہو رسولوں پر اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ مصنف عبدالرزاق

۳۴۸۱ پر روایت گذر چکی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دعا

۴۹۶۳...... عاصم بن ضمرہ سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھتے تھے:

اللهم تم نورک فهدیت، فلک الحمد، وعظم حلمک فعفوت، فلک الحمد وبسطت یدک، فاعطیت فلک الحمد، ربنا وجهک أکرم الوجوه، وجاهک خیر الجاه، وعطیتک أنفع العطایا وأهناها، تطاع ربنا فتشکر، وتعصی ربنا فتغفر، لمن شئت، تجیب المضطر اذا دعاک وتغفر الذنب، وتقبل التوبة، وتکشف الضر، ولا یجزی آلاءک أحد ولا یحصی نعماءک قول قائل
اے اللہ! تیرا نور کامل ہے، جس کے ساتھ تو نے سیدھی راہ دکھائی، پس تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں، تیری بردباری عظیم ہے جس کے ساتھ تو نے مغفرت فرمائی، پس تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں۔ تو نے اپنا دست کرم دراز کیا اور خوب عطا کیا، پس تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ اے ہمارے رب! تیری ذات سب سے زیادہ کریم ذات ہے، تیرا رتبہ سب سے بلند رتبہ ہے، تیری عطا سب عطاؤں سے زیادہ نفع مند ہے اور خوشگوار ہے۔ اے رب! تیری اطاعت کی جاتی ہے تو تو قدر کرتا ہے، تیری نافرمانی کی جاتی ہے تو تو جس کی چاہے مغفرت کرتا ہے۔ مضطر (پریشان حال) جب تجھے پکارتا ہے تو تو اس کی پکار سنتا ہے اور تو گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ تو توبہ قبول فرماتا ہے، اور ہر طرح کی مشکل تو ہی دور کرتا ہے اور تیری نعمتوں کا کوئی بدلہ نہیں دے سکتا اور کسی کی گفتگو تیری نعمتوں کا شمار نہیں کرسکتی۔ جعفر فی الذکر، ابوالقاسم اسماعیل بن محمد بن فضل فی امالیه

۴۹۶۴...... محمد بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کعبۃ اللہ کا طواف فرمار ہے تھے دیکھا کہ ایک شخص کعبہ کا پردہ تھامے ہوئے یوں دعا کر رہا ہے:

یامن لاشغله سمع عن سمع، ویامن لا یغلطه السائلون یامن لا یتبرم بالحاح الملحین أذقنی برد

عفوک وحلاوة رحمتک۔

اے وہ ذات جس کو ایک کا سننا دوسرے کے سننے سے نہیں روکتا، اے وہ ذات جس کو سائلین کی کثرت غلطی میں نہیں ڈالتی، اے وہ ذات جو مانگنے والوں کے اصرار سے اکتاتا نہیں (بلکہ خوش ہوتا ہے) مجھے اپنی معافی کی ٹھنڈک اور اپنی رحمت کی مٹھاس چکھادے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے یہ تیری دعا (کیا عمدہ) ہے! اس شخص نے پوچھا: کیا تو نے سن لی ہے؟ فرمایا: ہاں۔ اس شخص نے کہا: پس ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھ لیا کر۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں خضر کی جان ہے، اگر تجھ پر آسمان کے تاروں اور اس کی بارش کے (قطروں) زمین کی کنکریوں اور اس کی مٹی کے بقدر بھی گناہ ہوں گے تب بھی پلک جھپکنے سے قبل معاف کردیئے جائیں گے۔

الدینوری، ابن عساکر

۴۹۶۵......(سعد رضی اللہ عنہ) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

تم میں سے شخص کو چاہیے کہ وہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ (اللہ اکبر) دس مرتبہ تسبیح (سبحان اللہ) اور دس مرتبہ تحمید (الحمدللہ) کہہ لیا کرے۔ پس یہ پانچ نمازوں کی تسبیحات زبان پر ڈیڑھ سو ہونگی، لیکن میزان میں ڈیڑھ ہزار ہوں گی، اور جب کوئی اپنے بستر پر جائے تو چونتیس بار اللہ اکبر تینتیس بار الحمدللہ اور تینتیس بار سبحان اللہ پڑھ لیا کرے۔ یہ زبان پر تو سو کی تعداد ہوئی لیکن میزان میں ایک ہزار شمار ہوں گی۔ پھر آپ نے فرمایا: تم میں سے کون ایسا شخص ہوگا جو ایک دن رات میں ڈھائی ہزار برائیاں کرتا ہو؟ رواہ مستدرک الحاکم

۴۹۶۶......(انس بن مالک) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اللهم انی أشهدبما شهدت به علی نفسک، وشهدت به ملائکتک وانبیاؤک وأولوا العلم، ومن لم یشهد بما شهدت به فاكتب شهادتی مکان شهادته، أنت السلام، ومنک السلام تبارکت ربنا یا ذالجلال والاکرام، اللهم انی أسألک فکاک رقبتی من النار۔

اے اللہ میں بھی شہادت دیتا ہوں کہ جس قدر تو نے اپنے اوپر شہادت دی، تیرے ملائکہ تیرے انبیاء اور تیرے اہل علم بندوں نے تجھ پر شہادت دی۔ اور جنہوں نے تیری شہادت پر شہادت نہیں ان کے تعداد کے بقدر بھی تجھ پر میں شہادت دیتا ہوں (کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں) پس میری یہ شہادت اپنی شہادت کی جگہ لکھ رکھ۔ (اے اللہ!) تو سلامتی والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی وابستہ ہے۔ تو بابرکت ہے اے ہمارے پروردگار! اے بزرگی وکرامت والے! اے اللہ میں تجھ سے جہنم سے اپنی گلوخلاصی کا سوال کرتا ہوں۔ ابن ترکان فی الدعاء، الدیلمی

بستر پر پڑھنے کی دعا

۴۹۶۷......(ابن عمر رضی اللہ عنہما) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ جو شخص ہر نماز کے بعد اور بستر پر لیٹنے کے بعد یہ کلمات تین بار پڑھے:

الله اکبر کبیرًا عددالشفع والوتر وکلمات الله التامات والطیبات المبارکات۔

اللہ سب سے بڑا ہے میں اس کی بڑائی بیان کرتا ہوں ہر جفت اور طاق وددکے برابر اور اللہ کے نام کلمات اور پاکیزہ ومبارک صفات کے برابر۔ اسی طرح لا الہ الا اللہ بھی تین بار پڑھے۔

تو یہ کلمات اس کے لیے قبر میں نور ہوں گے، پل صراط پر نور ہوں گے اور جنت کے راستے پر نور ہوں گے حتیٰ کہ اس کو جنت میں داخل کروادیں گے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

اس روایت کی سند حسن (عمدہ) ہے۔

۴۹۶۸..... صلہ بن زفر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو ہر نماز کے بعد یہ پڑھتے دیکھا:

اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت وتعالیت یاذالجلال والاکرام۔

صلہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پھر میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی ان کو بھی (نماز کے بعد) یہی کہتے سنا۔ میں نے ان سے عرض کیا: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو بھی یہی کلمات پڑھتے سنا ہے جو آپ پڑھتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو بھی اپنی نماز کے آخر میں (سلام کے بعد) یہ کلمات پڑھتے سنا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۹۶۹..... (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے متعلق منقول ہے کہ آپ نماز کا سلام پھیرنے کے بعد صرف اس قدر بیٹھتے تھے کہ یہ دعا پڑھ لیتے:

اللھم انت السلام ومنک السلام والیک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام۔

مصنف ابن ابی شیبہ. النسائی برقم ۱۳۳۸

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی دعا

۴۹۷۰..... (معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ تھاما اور فرمایا: اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تب تم ہر نماز کے بعد یہ پڑھنا نہ چھوڑنا:

رب اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک۔

اے پروردگار! میری مدد فرما اپنے ذکر پر، اپنے شکر پر اور اپنی اچھی عبادت پر۔ ابن شاھین. نسائی ۱۳۰۴، ۱۵۲۲

۴۹۷۱..... جس نے ہر (فرض) نماز کے بعد تین مرتبہ یہ استغفار پڑھا:

استغفر اللّٰہ الذی لاالہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ۔

اللہ پاک اس کے ہر گناہ معاف فرمادیں گے خواہ وہ جنگ میں پیٹھ دے کر بھاگا ہو۔ مصنف عبدالرزاق

۴۹۷۲..... (معاویہ بن ابی سفیان) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز کے بعد اٹھتے ہوئے یہ پڑھتے ہوئے سنا:

اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذالجد منک الجد۔

اے اللہ جس کو تو عطا کرے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جس کو تو روک دے اسے کوئی عطا نہیں کرسکتا۔ اور کسی مرتبے والے کی کوئی کوشش اس کو خدا سے کوئی نفع نہیں دے سکتی۔ نسائی. مسلم رقم الحدیث ۵۹۳

۴۹۷۳..... (ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ) ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللھم انی اعوذبک من الکفر والفقر وعذاب القبر۔

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کفر سے، فقر وفاقہ سے اور عذاب قبر سے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۹۷۴..... (ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مالدار لوگ تو سارا اجر لے گئے۔ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں، حج کرتے ہیں جیسے ہم کرتے ہیں لیکن وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہمارے پاس کوئی چیز نہیں جو صدقہ کریں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں جب تم اس پر عمل کروتو اپنے سے آگے نکلنے والوں کو

پالو لیکن تم سے پیچھے والے تم کو نہ پا سکیں۔ سوائے اس شخص کے جو تم جیسا عمل کر سکے۔ لہٰذا تم ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ کہو، تینتیس بار الحمدللہ کہو، اور چونتیس بار اللہ اکبر کہا کرو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۴۴۶ اور ۳۴۵۴ پر یہ روایت گذر چکی ہے۔

۴۹۷۵..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! مال ودولت والے دنیا وآخرت کا نفع لے گئے۔ وہ ہماری طرح روزے رکھتے ہیں، ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں، ہماری طرح جہاد کرتے ہیں لیکن وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہم صدقہ نہیں کر سکتے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں جب تم وہ کرو تو اپنے آگے والوں کو پہنچ جاؤ اور پیچھے والے تم کو نہ پہنچ سکیں۔ سوائے اس شخص کے جو یہی عمل کرے۔ تم ہر (فرض) نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ، پینتیس بار الحمدللہ کہو اور چونتیس بار اللہ اکبر کہا کرو۔

مصنف عبدالرزاق

۳۴۷۱ پر روایت گذر گئی۔

۴۹۷۶..... (ابوذر رضی اللہ عنہ) (حضور ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو فرمایا) اے ابوذر! میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جب تو ان کو کہے تو اپنے آگے والوں کو پالے اور تیرے بعد والے تجھے نہ پاسکیں سوائے اس شخص کے جو تیرے عمل جیسا عمل کرے۔ تو ہر فرض کے بعد تینتیس بار اللہ اکبر کہہ، تینتیس بار الحمدللہ اور تینتیس بار سبحان اللہ اور آخر میں ایک مرتبہ:

لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر۔

صحیح ابن حبان، شعب الایمان للبیھقی عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

نماز کے بعد کی ایک دعا

۴۹۷۷..... (ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) عمرو بن عطیہ عوفی اپنے والد سے اور وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز مکمل فرمانے کے بعد یہ دعا کرتے تھے:

اللھم انی أسألک بحق السائلین علیک، فان للسائل علیک حقاً، أیماعبد أوأمة من أهل البر والبحر تقبلت دعوتهم، واستجبت دعاء هم أن تشرکنا فی صالح مایدعونک، وأن تشرکهم فی صالح ما ندعوک، وأن تعافینا وایاهم، وأن تقبل منا ومنهم، وان تجاوزعنا وعنهم، فانا آمنا بما أنزلت، واتبعنا الرسول، فاکتبنا مع الشاهدین.

اے اللہ میں تجھ سے اس حق کے طفیل جو تجھ پر سائلوں کا ہے کو جو غلام یا ندی خشکی یا تری میں ہیں تو ان کی دعا قبول کرتا ہے اور ان کی پکار کا جواب دیتا ہے، میں سوال کرتا ہوں کہ ہمیں ان سب کی نیک دعاؤں میں شامل فرما اور ان کو ہماری اچھی دعاؤں میں شریک فرما اور ہمیں اور ان کو اپنی عافیت میں رکھ اور ہماری اور ان کی دعاؤں کو قبول کر۔ ہم سے اور ان سے درگذر کر، بے شک ہم ایمان لائے اس پر جو تو نے نازل فرمایا اور تیرے رسول کی اتباع کرتے ہیں سو ہم کو شاہدین میں لکھ لے۔

نیز حضور ﷺ فرمایا کرتے تھے کوئی آدمی یہ دعا نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو تری والوں اور خشکی والوں سب کی نیک دعاؤں میں شریک فرمادیتا ہے۔ رواہ الدیلمی

کلام:..... المغنی میں الدارقطنی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ عمرو بن عطیہ عصر فی ضعیف راوی ہے۔ بحوالہ کنز ج ۲ ص ۲۴۴

۴۹۷۸..... (ابوھریرہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص فرض نماز کے بعد سو بار لاالٰہ الااللّٰہ سو بار سبحان اللہ، سو بار الحمدللہ، اور سو بار اللہ اکبر کہے تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ مصنف عبدالرزاق

۴۹۷۹......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ یا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ: مالدار لوگ تو نکل گئے وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں مزید اس پر یہ شرف کہ اپنے زائد اموال کو صدقہ کرتے ہیں لیکن ہمارے پاس صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ حضور ﷺ نے ان کو فرمایا: میں تم کو ایسے کلمات بتاتا ہوں جب تم ان کو کہو گے تو آگے نکل جانے والوں کو پالو گے اور پیچھے والے تم کو نہ پاسکیں گے سوائے اس شخص کے جو تم جیسا عمل کرے اس صحابی نے عرض کیا ضرور بتائیے: یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہر (فرض) نماز کے بعد تینتیس بار اللہ اکبر کہو، تینتیس بار الحمد للہ کہو اور تینتیس بار سبحان اللہ کہو اور ایک مرتبہ یہ کلمات پڑھ کر اس کو مکمل کرو:

لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لاشریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد ولہ الشکر۔ وھو علی کل شیءٍ قدیر۔

ابن عساکر. نسائی برقم ۱۳۵۴

۴۹۸۰......(گمنام صحابی کی مسند) زاذان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے مجھے ایک انصاری صحابی نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز کے بعد یہ سو مرتبہ پڑھتے سنا ہے:

اللھم اغفر وتب علی انک انت التواب الغفور۔

اے اللہ! میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا (اور) مغفرت فرمانے والا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

یہ روایت صحیح ہے۔

۴۹۸۱......(عائشہ رضی اللہ عنہا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ جب نماز کا سلام پھیرتے تھے تو یہ دعا فرماتے تھے:

اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام۔ مسند البزار

۴۹۸۲......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت وتعالیت یا ذالجلال والاکرام. رواہ ابن عساکر

۴۹۸۳......(مرسل عطاء رحمۃ اللہ علیہ) ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کے پاس کوئی صحابی حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ کے پہلے صحابی اعمال میں ہم سے سبقت لے گئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں تم کو ایسی شے نہ بتاؤں جو تم فرض نماز کے بعد کرو اور اس کے ذریعہ سابقین کو پالو اور لاحقین تم کو نہ پاسکیں۔ لوگوں نے کہا ضرور یا رسول اللہ! سو آپ نے ان کو حکم دیا کہ چونتیس بار اللہ اکبر، تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار سبحان اللہ پڑھا کریں۔

راوی فرماتے ہیں: ہمیں ایک آدمی نے خبر دی کہ پھر آپ ﷺ کے پاس کچھ مسکین لوگ آئے انہوں نے کہا: ہم پر اجر میں پہلے لوگ غالب آگئے ہیں، ہمیں کوئی ایسے اعمال بتائیے کہ ہم ان پر غالب آسکیں۔ آپ ﷺ نے ان کو بھی مذکورہ عمل بتایا۔ جب یہ بات مالدار لوگوں کو پہنچی تو انہوں نے بھی اس پر عمل شروع کر دیا۔ مسکینوں نے یہ ماجرا دیکھ کر پھر حضور ﷺ کی خدمت میں درخواست کی تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو فضائل ہیں (جو بھی حاصل کرلے)۔

۴۹۸۴......(مرسل قتادہ رحمۃ اللہ علیہ) حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کچھ فقراء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مال والے اجر لے گئے وہ صدقہ کرتے ہیں ہم صدقہ خیرات نہیں کر سکتے۔ وہ خرچ کرتے ہیں اور ہم خرچ کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا بتاؤ اگر مال والوں کے تمام اموال ایک دوسرے کے اوپر رکھ دیئے جائیں کیا وہ اموال آسمان تک پہنچ جائیں گے؟ فقراء نے عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ! تب آپ ﷺ نے فرمایا تو کیا میں تم کو ایسی شئی نہ بتاؤں جس کی جڑ زمین میں ہو اور اس کی شاخ آسمان میں تم ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات دس دس بار پڑھا کرو۔ لا الٰہ الا اللّٰہ، واللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمد للّٰہ۔ بے شک ان کی جڑ زمین اور شاخیں آسمان میں ہیں۔

عبدالرزاق، ابن زنجویہ

۴۹۸۵......عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمیں ابوالاسود نے ابن لہیعۃ سے نقل کیا انہوں نے محمد بن مہاجر مصری سے اور انہوں نے ابن

شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا۔ ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جس شخص نے جمعہ کی نماز کے بعد جب امام سلام پھیر لے تو کسی سے بات کرنے سے قبل سات سات بار سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھ لیں تو وہ اس کا مال اور اس کی اولاد آئندہ جمعہ تک حفاظت میں رہیں گی۔ مصنف عبدالرزاق

۴۹٧٦...... (مرسل مکحول) مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمدللہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرے۔ رواہ عبدالرزاق

نماز فجر سے پہلے کی دعا

۴۹٨٧...... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے (میرے والد) عباس رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے پاس کسی کام سے بھیجا میں شام کے وقت آپ کے گھر پہنچا۔ آپ ﷺ میری خالہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے۔ (میں رات کو وہیں ٹھہر گیا) رات کو رسول اللہ ﷺ رات کی نماز (تہجد) ادا کی پھر اس کے بعد دو رکعت سنت فجر ادا کی اس کے بعد یہ دعا کی:

اللھم انی اسألک رحمة من عندک تھدی بھا قلبی وتجمع بھا امری۔

اے اللہ میں تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں اس کے طفیل تو میرے دل کو ہدایت دے اور میرے معاملہ کو مجتمع کردے۔

نوٹ:...... علامہ علاء الدین المتقی بن حسام الدین مؤلف کنز العمال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس دعا کو مکمل جو بڑی طویل ہے اپنی کتاب جامع صغیر میں نقل فرمادیا ہے اور جامع صغیر کے اس موضوع سے متعلق حصہ کو ہم اپنی اس کتاب میں ذکر کرآئے ہیں لہٰذا یہ دعا وہیں ملاحظہ فرمائیں۔

تنبیہ:...... س: مترجم محمد اصغر عرض کرتا ہے کہ آئندہ کی حدیث نمبر ۴۹٨٨، میں اسی کے قریب الفاظ پر مشتمل دعا منقول ہے نیز جس دعا کے گذرنے کا مؤلف کنز رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے ہیں وہ حدیث ٣٦٠٨ پر گذر چکی ہے۔ دونوں دعائیں معمولی فرق کے ساتھ منقول ہیں۔

۴۹٨٨...... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میری خواہش تھی کہ میں حضور ﷺ کی رات کی نماز (تہجد) دیکھوں۔ میں نے ایک مرتبہ آپ کی رات کے بارے میں پوچھا: (کہ کس زوجہ محترمہ کے گھر ہے؟)

لہٰذا میمونہ ہلالیہ کا نام بتایا گیا (اور یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور عرض کیا: میں رسول اللہ ﷺ کی نگاہوں) سے ہٹ کر (آپ کی نماز) دیکھنا چاہتا ہوں۔ میمونہ نے میرے لیے حجرہ کے ایک کونے میں بستر بچھا دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز اپنے صحابہ کے ساتھ ادا فرمالی تو اپنے گھر تشریف لائے۔ آپ نے میری موجودگی کو محسوس کرلیا۔ لہٰذا اپنی بیوی سے پوچھا اے میمونہ! تمہارا مہمان کون ہے انہوں نے عرض کیا: آپ کے چچا کے بیٹے ہیں یا رسول اللہ! عبداللہ بن عباس۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر آپ ﷺ اپنے بستر پر چلے گئے۔ جب رات آدھی ہوئی تو آپ اپنے حجرے سے نکلے اور آسمان کی طرف اپنا رخ کرکے فرمایا: آنکھیں سوگئیں، ستارے ڈوب گئے اور تو زندہ ہے اور ہر شئی کو تھام کر رکھے ہوئے ہے۔ اس کے بعد آپ واپس اپنے بستر پر چلے گئے۔ پھر جب رات کا آخری پہر ہوا پھر دوبارہ حجرے سے نکلے اور آسمان کی طرف منہ کرکے فرمایا: آنکھیں سوگئیں ستارے ڈوب گئے اور اے اللہ تو زندہ ہے اور ہر شئی کو قائم رکھنے والا ہے۔ پھر آپ حجرے کے کونے میں رکھے مشکیزہ کے پاس گئے اس کا منہ کھولا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مصلی پر آکر نماز کے لیے کھڑے ہوگئے۔ تکبیر کہی اور نماز میں کھڑے ہوگئے میں نے کہا آپ تو رکوع کریں گے ہی نہیں۔ پھر رکوع اس قدر طویل کیا کہ میں نے کہا آپ رکوع سے سر اٹھائیں گے نہیں۔ پھر آپ نے کمر سیدھی کی اور پھر سجدہ میں چلے گئے حتیٰ کہ میں نے کہا آپ سجدہ سے سر اٹھائیں گے نہیں۔ پھر سجدہ سے اٹھ کر بیٹھے تو میں نے کہا دوبارہ سجدہ میں جائیں گے نہیں پھر سجدہ کیا حتیٰ کہ میں نے کہا اب کھڑے نہیں ہونگے۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ نے آٹھ رکعات نماز ادا کی۔ ہر رکعت پہلے والی رکعت سے کم ہوتی تھی۔ اور ہر دو رکعت کے بعد

سلام پھیرتے تھے۔ پھر آپ نے دو رکعت کے بعد آخر میں تین رکعت کے ساتھ وتر ادا کیے۔ پہلی رکعت میں کھڑے ہوئے اور جب تیسری رکعت کا رکوع ادا کیا اور رکوع سے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہوئے تو دعائے قنوت پڑھی:

اللهم انى أسألك رحمةً من عندك تهدى بها قلبى وتجمع بها أمرى وتلم بها شعثى، وترد بها ألفتى، وتحفظ بها غيبتى وتزكى بها عملى، وتلهمنى بها رشدى، وتعصمنى بها من كل سوء وأسألك ايمانًا لايرتد ويقينا ليس بعده كفر، ورحمةً من عندك أنال بها شرف كرامتك فى الدنيا والآخرة، أسألك الفوز عند القضاء ومنازل الشهداء وعيش السعداء، ومرافقة الانبياء، انك سميع الدعاء، اللهم انى أسألك ياقاضى الامور، وياشافى الصدور، كما تجير بين البحور أن تجيرنى من عذاب السعير، ومن فتنة القبور، ودعوة الثبور، اللهم ما قصر عنه عملى ولم تبلغه مسألتى من خير وعدته أحدًا من خلقك، أوأنت معطيه أحدًا من عبادك الصالحين، فاسألك وأرغب اليك فيه يارب العالمين، اللهم اجعلنا هداةً مهتدين، غيرضالين ولامضلين، سلمًا لأوليائك، وحربا لاعدائك، نحب بحبك من أحبك، ونعادى بعداوتك من خالفك، اللهم انى أسألك بوجهك الكريم ذى الجلال الشديد، الأمن يوم الوعيد والجنة يوم الخلود، مع المقربين الشهود، الموفين بالعهود، انك رحيم ودود، انك تفعل ما تريد، اللهم هذا الدعاء وعليك الاجابة وهذا الجهد وعليك التكلان، ولا حول ولا قوة الا بك، اللهم اجعل لى نورًا فى سمعى وبصرى ومخى وعظمى وشعرى وبشرى ومن بين يدى ومن خلفى، وعن يمينى وعن شمالى، اللهم أعطنى نورًا وزدنى نورًا، وزدنى نورًا وزدنى نورًا، ثم قال: سبحان من لاينبغى التسبيح الا له، سبحان من أحصى كل شيءٍ بعلمه، سبحان ذى الفضل والطول، سبحان ذى المن والنعم، سبحان ذى القدرة والكرم

ترجمہ:...... اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں، اس کی بدولت تو میرے دل کو ہدایت نصیب کر، میرے معاملات کو ٹھیک کر، میری پریشانی کو مبدل بآرام کر، میری الفت کو واپس لوٹا دے، میرے غائب کی حفاظت کر، میرے عمل کو پاکیزہ کر، اس رحمت کے طفیل مجھے میری بھلائی کا راستہ الہام کر، اس کے طفیل ہر برائی سے میری حفاظت کر، اے اللہ! مجھے ایسا ایمان اور یقین عطا کر جس کے بعد کفر کا شائبہ نہ رہے، اپنے پاس سے ایسی رحمت عطا کر جس کے ذریعے میں دنیا وآخرت میں تیری کرامت کا شرف پالوں۔ میں فیصلہ کے وقت کامیابی کا، شہداء کے مرتبے کا، سعادت مندوں کی زندگی کا اور انبیاء کی ہم نشینی کا سوال کرتا ہوں، بے شک تو دعا قبول فرمانے والا ہے۔ اے اللہ! اے تمام معاملوں کا فیصلہ کرنے والے! اے سینوں کو شفاء بخشنے والے! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جس طرح تو مسجد ھار کے بیچ پھنسے ہوئے لوگوں کو پناہ دیتا ہے اسی طرح مجھے جہنم کے عذاب، قبر کے فتنے اور ہلاکت کی دعاؤں سے پناہ دیدے۔ اے اللہ! جس چیز میں میرا عمل کمزور ہو اور اس میں خیر کا سوال بھی نہ کر پایا ہوں اور وہ شی تو نے اپنے کسی بھی مخلوق کو عطا کر دی ہو، یارب العالمین میں بھی اس میں رغبت رکھتا ہوں اور تجھ سے اس کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! ہم کو ہدایت کی راہ دکھانے والا اور ہدایت قبول کرنے والا بنا نہ کہ خود گمراہ اور اوروں کو بھی گمراہ کرنے والا بنا۔ ہمیں اپنے اولیاء کا دوست بنا اپنے دشمنوں کا دشمن بنا۔ ہم تیری محبت کے ساتھ ان سے محبت کریں جو تجھ سے محبت کرتے ہیں۔ اور تیری دشمنی کے ساتھ ان لوگوں سے دشمنی رکھیں جو تیری مخالفت کرتے ہیں۔ اے اللہ! میں تیری کریم ذات کے طفیل جو بڑی عظمت والی ہے سوال کرتا ہوں عذاب کے دن امن کا ہمیشگی کے دن جنت کا تیرے مقرب بندوں کے ساتھ جو عہدوں کو پورا کرنے والے ہیں۔ بے شک تو مہربان اور محبت کرنے والا ہے۔ بے شک جو تو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! یہ میرا سوال ہے اور تجھ پر اس کا قبول کرنا ہے۔ اور یہ میری کوشش ہے اور تجھ پر بھروسہ ہے۔ ہر گناہ سے حفاظت اور ہر نیکی کی قوت تیری بدولت ممکن ہے۔ اے اللہ! میرے لیے نور پیدا کردے میرے کانوں، آنکھوں، دماغ، ہڈیوں، بالوں اور کھالوں میں اور میرے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں نور ہی نور روشن کردے۔ اللہ مجھے نور عطا کر، میرا نور زیادہ کر، میرا نور زیادہ کر، میرا نور زیادہ کر۔

پاک ہے وہ ذات جس نے عزت وکرامت کا لباس پہنا اور اسی کے ساتھ معاملہ کیا۔ پاک ہے وہ ذات جو بزرگی وکرامت کے ساتھ مہربان ہوا۔ پاک ہے وہ ذات کہ پاکی بیان کرنا اسی کے لیے زیبا ہے، پاک ہے وہ ذات جس نے ہر چیز کو اپنے علم کے احاطہ میں کرلیا پاک ہے بزرگی اور قدرت کی مالک ذات، پاک ہے احسان اور نعمتوں کی بارش کرنے والی ذات، اور پاک ہے طاقت اور کرامت والی ذات۔

یہ دعا پڑھ کر آپ ﷺ نے سجدہ کیا اور یوں آپ فجر کی سنتوں سے پہلے وتروں سے فارغ ہوئے پھر فجر کی دوسنتیں ادا کیں اس کے بعد باہر نکل کر لوگوں کو فجر کے فرض پڑھائے۔ رواہ مستدرک الحاکم

۳۶۰۸ پر روایت گذر چکی ہے۔

نماز فجر کے بعد ٹھہرنا

۴۹۸۹..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نجد کی طرف ایک لشکر بھیجا۔ جس کو بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا اور پھر انہوں نے لوٹنے میں سرعت کا مظاہرہ کیا۔ ایک شخص جو لشکر میں جانے سے رہ گیا تھا بولا: ہم نے ایسا کوئی لشکر نہیں دیکھا جو اس قدر جلد واپس آیا اور بے انتہا مال غنیمت بھی ساتھ لایا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایسی قوم نہ بتاؤں جو اس سے زیادہ مال لے کر اس سے زیادہ جلد واپس آنے والی ہے؟ یہ وہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز میں حاضر ہوتے ہیں پھر اپنی جگہ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ سورج طلوع ہوجاتا ہے۔ پس یہ لوگ زیادہ جلد لوٹ کر آتے ہیں اور افضل غنیمت ساتھ لاتے ہیں۔

روایت کے دوسرے الفاظ یہ ہیں، فرمایا: وہ لوگ صبح کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھے ہوئے اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ سورج طلوع ہوجاتا ہے پھر دو رکعات نماز (نفل) ادا کرتے ہیں پھر اپنے گھروں کو لوٹ آتے ہیں یہ لوگ ان سے جلد واپس آنے والے اور ان سے زیادہ مال غنیمت لانے والے ہیں۔ ابن زنجویه، ترمذی

کلام:....... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت غریب (ضعیف) ہے اور ہم کو صرف اسی طریق سے ملی ہے اور اس میں ایک راوی حماد بن ابی حمید ضعیف ہے۔ تحفة الاحوذی ۱۰/۷ بحواله کنز العمال ج ۲ ص ۲۵۲

رنج وغم اور خوف کے وقت کی دعا

۴۹۹۱..... (عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا جو مسجد میں تشریف فرما تھے۔ میں نے ان کو سلام کیا۔ انہوں نے مجھ سے آنکھیں بند کرلیں اور میرے سلام کا جواب بھی نہ دیا۔ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا امیر المؤمنین! میں ابھی عثمان بن عفان کے پاس سے گذرا تھا میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے کوئی جواب نہ دیا اور آنکھیں بند کرلیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قاصد بھیج کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور ان سے پوچھا کہ تم نے اپنے بھائی کو سلام کا جواب کیوں نہیں دیا؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، میں نے تو ایسا نہیں کیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بولے: ہاں ایسا ہی ہوا ہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یاد آگیا اور انہوں نے فرمایا: ہاں، میں اللہ سے توبہ واستغفار کرتا ہوں۔ جب آپ میرے پاس سے گذرے تو میں ایک کلمہ کو یاد کرنے کی کوشش کررہا تھا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا اللہ کی قسم میں جب بھی اس کو یاد کرنے کی کوشش کرتا ہوں تو کوئی پردہ میری آنکھیں اور قلب پر پڑجاتا ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم کو بتاتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ ہم کو پہلی دعا کا ذکر کیا۔ لیکن پھر ایک اعرابی نے آکر آپ ﷺ کو باتوں میں مشغول کرلیا۔ پھر حضور ﷺ کھڑے ہوکر چل دیئے۔ میں بھی آپ کے نقش قدم پر ہولیا۔ لیکن مجھے ڈر لگا کہ کہیں آپ مجھے ملنے سے پہلے گھر میں داخل نہ ہوجائیں۔ چنانچہ میں نے تیز تیز قدم اٹھائے۔ (قدموں کی آہٹ پر) نبی ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور

پوچھا: کون؟ ابواسحاق! میں نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! آپ ﷺ نے پوچھا کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: واللہ! آپ نے ہم سے پہلی دعا کا ذکر کیا تھا پھر وہ اعرابی آ گیا۔ حضور ﷺ نے ارشادفرمایا: ہاں وہ ذی النون (مچھلی والے) کی دعا ہے:

لاالٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین۔

اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔

کسی مسلمان نے ان کلمات کے ساتھ کسی چیز کی دعا نہیں کی مگر وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی فی الدعاء حدیث صحیح ہے۔

۴۹۹۲..... (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ کلمات سکھائے اور فرمایا: اگر مجھ پر کوئی مصیبت یا سختی نازل ہوجائے تو میں یہ کلمات پڑھ لیا کروں:

لاالٰہ الااللّٰہ الحلیم الکریم سبحان اللّٰہ، وتبارک اللّٰہ رب العرش العظیم والحمدللّٰہ رب العالمین۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو بردبار کرم والا ہے، اللہ کی ذات پاک ہے۔ اللہ کی ذات بابرکت ہے جو عرش عظیم کا پروردگار ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالن ہار ہے۔

مسند احمد، ابن منیع، نسائی، ابن ابی الدنیا فی الفرج، ابن جریر وصححہ، ابن حبان، یوسف القاضی فی سننہ، العسکری فی المواعظ، ابونعیم فی المعرفۃ، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، شعب الایمان للبیھقی، السنن لسعید بن منصور

۳۴۳۹ پر روایت گذرچکی ہے۔

تکلیف اور سختی کے وقت پڑھنے کے کلمات

۴۹۹۳..... عبداللہ بن شداد بن الہاد رحمۃ اللہ علیہ سے عبداللہ بن جعفر کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفر اپنی بیٹیوں کو یہ کلمات سکھاتے اور ان کو پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ انہوں نے یہ کلمات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حاصل کیے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ جب رسول اللہ ﷺ کو کوئی تکلیف یا سختی لاحق ہوتی تو آپ ان کلمات کا ورد فرمایا کرتے تھے:

لاالٰہ الااللّٰہ الحلیم الکریم سبحانہ، تبارک اللّٰہ رب العالمین، ورب العرش العظیم، والحمدللّٰہ رب العالمین۔ نسائی، ابونعیم

۳۴۳۲، ۳۹۰۷ پر یہ روایت گذرگئی ہے۔

۴۹۹۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

کیا میں تم کو ایسے کلمات نہ سکھادوں کہ جب تم ان کو پڑھو تو تمہاری مغفرت کردی جائے۔

دوسرے روایت کے الفاظ ہیں: تمہارے گناہوں کی مغفرت کردی جائے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں یا چیونٹیوں کی تعداد کے برابر ہوں پھر بھی وہ سب گناہ بخش دیئے جائیں گے:

لاالٰہ الااللّٰہ العلی الحلیم الکریم، لاالٰہ الااللّٰہ العلی العظیم، سبحان اللّٰہ رب السموات السبع ورب العرش الکریم والحمدللّٰہ رب العالمین۔ مسند احمد، العدنی، ترمذی، نسائی، صحیح ابن حبان، ابن ابی الدنیا فی الدعاء، ابن ابی عاصم فی السنۃ، ابن جریر وصححہ، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور

حضرت خلعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب خلعیات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ یہ کلمات فراخی اور کشادگی کے ہیں۔

۴۹۹۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت دانیال علیہ السلام کو بخت نصر بادشاہ کے روبرو پیش کیا گیا۔ بادشاہ نے ان کو قید کیے

جانے کا حکم دیا لہٰذا حضرت دانیال علیہ السلام کو محبوس کر دیا گیا۔ پھر دو شیروں کو (بھوکا رکھ کو ان کو شکار پر) بھڑکایا گیا اور ان کو دانیال علیہ السلام کے ساتھ کنویں میں چھوڑ دیا اور پانچ دنوں کے لیے کنویں کا منہ بند کر دیا گیا۔ پانچ دنوں کے بعد کنواں کھولا گیا تو دیکھا کہ حضرت دانیال علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں اور دونوں شیر کنویں کے ایک کونے میں ہیں اور حضرت دانیال علیہ السلام سے قطعاً چھیڑ چھاڑ نہیں کر رہے۔

بخت نصر نے دانیال علیہ السلام سے دریافت کیا: تم نے کیا کہا تھا جو تمہاری حفاظت کا سبب بنا۔ حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا میں نے یہ کلمات پڑھے تھے:

الحمدللّٰہ الذی لاینسی من ذکرہ الحمدللّٰہ الذین لایخیب من دعاہ الحمدللّٰہ الذی لایکل من توکل علیہ الی غیر، الحمدللّٰہ الذی ھو ثقتنا حین تنقطع عنا الحیل الحمدللّٰہ الذی ھو رجاء نا حین تسوء ظنوننا باعمالنا، الحمدللّٰہ الذی یکشف ضرنا عند کربنا، الحمدللّٰہ الذی یجزی بالاحسان احساناً الحمدللّٰہ الذین یجزی بالصبر نجاۃ۔

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو اپنے یاد کرنے والے کو بھولتا نہیں، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس کو پکارنے والا نامراد نہیں ہوتا۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو اپنے پر بھروسہ کرنے والے کو دوسرے کے سپرد نہیں کرتا، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو ہمارا آسرا اور بھروسہ ہے جب تمام حیلے بے کار ہو جائیں۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو ہماری امیدوں کا مرکز ہے جب ہمارے اعمال پر ہماری امیدوں کی اوس پڑ جائے تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو مصیبت کے وقت ہماری مشکل دور کرتا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو احسان کا بدلہ احسان سے دیتا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے جو صبر کے بدلے نجات دیتا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی الشکر

اس روایت کی سند حسن ہے۔

۴۹۹۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ کلمات سکھائے جو بادشاہ کے پاس جاتے ہوئے کہے جائیں یا ہر خوفزدہ کرنے والی وقت کہے جائیں:

لاالٰہ الااللّٰہ الحلیم الکریم سبحان اللّٰہ رب السموات السبع، ورب العرش العظیم والحمدللّٰہ رب العالمین

آپ ﷺ یہ کلمات پڑھ کر:

انی اعوذبک من شر عبادک

''اے اللہ میں تیرے بندوں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں پڑھتے تھے۔'' الخرائطی فی المکارم الاخلاق

۳۴۳۹، ۳۹۰۷ پر روایت گذر چکی ہے۔

۴۹۹۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم کسی جنگل میں ہو اور وہاں تم کو درندے کا خوف لاحق ہو تو یہ دعا پڑھو:

اعوذ برب دانیال من شر الاسد۔

اے دانیال اور کنویں کے پروردگار! میں درندے کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۴۹۹۸...... محمد رحمۃ اللہ علیہ بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک دعا سکھائی جو حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر مشکل پر پڑھتے تھے۔ اور اپنی اولاد کو بھی سکھاتے تھے:

یاکائنات قبل کل شیء افعل بی کذا و کذا۔

اے ہر چیز سے پہلے موجود اور ہر چیز کو وجود دینے والے میرا یہ کام فرما دے۔ ابن ابی الدنیا فی الفرج

۴۹۹۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ جب آپ رضی اللہ عنہ کو کوئی مشکل پیش آجاتی تو آپ ایک خالی کمرے میں تشریف لے جاتے اور ان کلمات کو دعا میں پڑھتے:

یا کھیعص یانور یاقدوس یاأولَ الأولین، یاآخر الآخرین، یاحی یااللّٰہ یارحمٰن یارحیم یرددھا ثلاثاً، اغفرلی الذنوب التی تحل النقم واغفرلی الذنوب التی تغیر النعم، واغفرلی الذنوب التی تورث الندم واغفرلی الذنوب التی تحبس القسم، واغفرلی الذنوب التی تنزل البلاء واغفرلی الذنوب التی تھتک العصم، واغفرلی الذنوب التی تعجل الفناء واغفرلی الذنوب التی تزید الاعداء، واغفرلی الذنوب التی تقطع الرجاء واغفرلی الذنوب التی ترد الدعاء، واغفرلی الذنوب التی تمسک غیث السماء واغفرلی الذنوب التی تظلم الھواء، واغفرلی الذنوب التی تکشف الغطاء.

اے کٓھٰیٰعٓصٓ !اے نور!اے قدوس!اے اولین کے اول!اے آخرین کے آخر!اے زندہ!اے اللہ!اے رحمٰن!اے رحیم!(یہ کلمات تین مرتبہ پڑھتے پھر دعا کرتے) میرے گناہوں کو بخش دے جو تیرے عذاب کا سبب بنتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو نعمتوں کو غارت کرتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو ندامت اور پشیمانی کا سبب بنتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو روزی کی تقسیم روکتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو مصیبت اور بلاء نازل کرتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو حفاظت کا پردہ چاک کرتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو ویرانی اور بربادی کو جلالاتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو دشمنوں کا اضافہ کرتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو امیدوں کو منقطع کرتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو دعا رد ہوجانے کا ذریعہ بنتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو رحمت باراں روکتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو فضاء کو آلودہ وتاریک کرتے ہیں اور میرے گناہوں کو بخش دے جو پردے کو پھاڑتے ہیں۔ابن ابی الدنیافی الفرج، ابن النجار

۵۰۰۰.....دیلمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمیں شیخ حافظ ابوجعفر محمد بن حسن بن محمد نے بیان کیا اور فرمایا کہ میں نے اس کو آزمایا اور اسی طرح پایا، ہمیں سلمہ محمد بن الحسین نے خبر دی اور فرمایا: میں نے اس کو آزمایا اور یونہی پایا: ہمیں عبداللہ بن موسیٰ سلامی بغدادی نے خبر دی اور فرمایا کہ میں نے اس کو آزمایا اور یونہی پایا، ہمیں فضل بن عباس کوفی نے خبر دی اور فرمایا: میں نے اس کو آزمایا اور یونہی پایا، ہمیں عمر بن حفص نے خبر دی اور فرمایا میں نے اس کو آزمایا اور یونہی پایا، مجھے میرے والد حفص نے خبر دی اور فرمایا میں نے اس کو آزمایا اور یونہی پایا، ہمیں جعفر بن محمد نے خبر دی اور فرمایا کہ میں نے اس کو آزمایا اور یونہی پایا مجھے میرے والد حسین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور فرمایا کہ میں نے اس کو آزمایا اور یونہی پایا، ہمیں علی بن ابی طالب نے بیان کیا اور فرمایا میں نے اس کو آزمایا اور یونہی پایا مجھے نبی کریم ﷺ نے رنجیدہ خاطر دیکھا تو فرمایا اے ابن ابی طالب! میں تجھے رنجیدہ دیکھتا ہوں اپنے کسی گھر والے کو کہہ کہ وہ تیرے کان میں اذان کہہ دے، یہ غم کی دوا ہے۔رواہ الدیلمی

۵۰۰۱.....حافظ شمس الدین بن جزری (اپنی کتاب) اسنی المطالب میں مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ذیل میں بیان فرماتے ہیں: ہمیں ہمارے شیخ امام محدث جمال الدین محمد بن یوسف بن محمد بن مسعود سرمدی نے ہمارے روبرو یہ خبر دی کہ ہمارے شیخ امام ابوالثناء محمود بن محمد بن محمود مقری نے ہم کو خبر دی کہ ہم کو ہمارے شیخ ابواحمد عبدالصمد بن ابی الجیش نے خبر دی کہ ہم کو ابومحمد یوسف بن عبدالرحمٰن بن علی نے خبر دی وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد (عبدالرحمٰن بن علی) نے خبر دی کہ ہم کو محمد بن ناصر حافظ نے خبر دی کہ ہم کو ابوبکر محمد بن احمد بن علی بن خلف نے خبر دی کہ ہم کو عبدالرحمٰن سلمی نے خبر دی کہ ہم کو عبداللہ بن موسیٰ سلامی نے خبر دی کہ ہم کو فضل بن عیاش کوفی نے خبر دی کہ ہم کو حسین بن ہارون ضبی نے خبر دی کہ ہم کو عمر بن حفص بن غیاث نے اپنے والد کے توسط سے جعفر بن محمد سے روایت کی اور جعفر نے اپنے والد محمد سے روایت کی۔ انہوں نے علی بن الحسین سے، اور علی نے اپنے والد حسین رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے اپنے والد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے رنجیدہ خاطر دیکھ کر دریافت فرمایا: اے ابن ابی طالب! میں تجھے رنجیدہ دیکھ رہا ہوں؟ میں نے عرض کیا: ہاں بات ایسی ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے کسی گھر کے فرد کو حکم دے کہ وہ تیرے کان میں اذان کہہ دے، کیونکہ یہ (رنج و) غم کی دوا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: چنانچہ میں نے اس پر عمل کیا اور مجھ سے رنج و غم کی ساری کیفیت چھٹ گئی۔ حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس کو آزمایا اور اسی طرح پایا۔ (واقعی یہ رنج و غم کی دوا ہے) حفص بن غیاث فرماتے ہیں: میں نے

اس کا تجربہ کیا اور واقعۃ ایسا پایا۔ عمر بن حفص فرماتے ہیں: میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعۃ ایسا پایا۔ حسین بن ہارون کہتے ہیں میں نے اس کا تجربہ کیا واقعۃ ایسا پایا۔ فضل فرماتے ہیں میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعۃ ایسا پایا۔ عبداللہ بن موسیٰ فرماتے ہیں: میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعۃ ایسا پایا، عبدالرحمٰن فرماتے ہیں میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعۃ ایسا پایا ابوبکر فرماتے ہیں میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعۃ ایسا پایا۔ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ابن ناصر کو اس کے متعلق اور کچھ فرماتے نہیں سنا سوا اس کے کہ میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعۃ ایسا پایا۔

ابومحمد یوسف فرماتے ہیں میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعۃ ایسا پایا۔ عبدالصمد کہتے ہیں میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعۃ ایسا پایا، ابوالثناء فرماتے ہیں میں نے اس کا تجربہ کیا اور واقعۃ ایسا پایا۔ ابن الجزری فرماتے ہیں میں نے اپنے شیخ سرمدی کو اس کے سوا کچھ کہتے نہیں سنا کہ میں نے اس کو تجربہ کیا اور ایسا ہی پایا۔

(علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں کہتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث تقی الدین محمد بن فہد سے سنی تو انہوں نے بڑے اچھے تسلسل سے امام جزری سے اس کا سماع کہا اور میں نے اس کے رجال میں کسی راوی کو ایسا نہیں پایا جس پر کسی کا عیب لگایا جائے۔

۵۰۰۲..... (انس بن مالک رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی مصیبت پیش آتی تو یہ کلمات ورد فرماتے:

یاحی یاقیوم برحمتک استغیث۔

اے زندہ اور (ہر شے کو) تھامنے والے! میں تیری رحمت کے لیے تجھے پکارتا ہوں۔ رواہ ابن النجار

۳۹۱۸ پر روایت گذر چکی۔

۵۰۰۳..... (حضرت ثوبان مولیٰ حضور ﷺ کے آزاد فرمودہ غلام) ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جب کوئی اہم کام درپیش ہوتا تو یوں فرماتے: اللہ اللہ ربی لااشرک به شیئاً دوسرے الفاظ ہیں لاشریک له۔ یعنی اللہ! اللہ میرا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ رواہ ابن عساکر

خوف وگھبراہٹ کے وقت پڑھنا

۵۰۰۴..... (عبداللہ بن جعفر) حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ عبداللہ بن جعفر نے اپنی بیٹی کی شادی کی اور ان کو تنہائی میں یہ نصیحت فرمائی: جب تمہاری موت کا وقت قریب ہو یا دنیا کا کوئی گھبرا دینے والا اہم مسئلہ درپیش ہو جائے تو یہ دعا پلے باندھ لینا:

لاالٰہ الااللّٰہ الحلیم الکریم سبحان اللّٰہ رب العرش العظیم الحمدللّٰہ رب العالمین۔

مصنف ابن ابی شیبه، ابن جریر، مستدرک الحاکم

۵۰۰۵..... ابورافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن جعفر نے اپنی بیٹی کی شادی حجاج بن یوسف سے کردی اور اس کو نصیحت فرمائی: جب وہ تیرے پاس آئے تو یہ کلمات پڑھ لینا:

لاالٰہ الااللّٰہ الحلیم الکریم سبحان اللّٰہ رب العرش العظیم، والحمدللّٰہ رب العالمین.

عبداللہ بن جعفر کا کہنا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کو بھی جب کوئی پریشانی والی بات آجاتی تو یہی کلمات پڑھتے تھے۔

ابورافع کہتے ہیں: لہٰذا حجاج اس تک نہیں پہنچ سکا۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:..... حجاج اموی خلافت کا ایک ظالم گورنر تھا۔ جس نے ظلم وزبردستی سے عبداللہ بن جعفر کی بیٹی سے شادی کی لہٰذا لڑکی کو ان کے والد نے یہ مذکورہ دعا سکھائی جس کی بدولت وہ ظالم اپنی مراد نہ پاسکا۔

۵۰۰۶...... (ابن عباس رضی اللہ عنہما) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم کو ظالم بادشاہ کے روبرو پیش کیا جائے اور تم کو اس کے ظلم کا خوف ہو تو یہ کلمات تین بار پڑھ لو:

اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، اللّٰہ أعز من خلقه جمیعًا، اللّٰہ أعز مما أخاف وأحذر، أعوذ باللّٰہ الذی لا اله الا هو الممسک السموات السبع أن یقعن علی الارض الا باذنه، من شر عبدک فلان وجنوده واتباعه وأشیاعه، من الجن والانس، اللهم کن لی جارًا من شرهم، جل ثناؤک، وعز جارک، وتبارک اسمک، ولا اله غیرک.

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ تمام مخلوق سے زیادہ باعزت ہے، اللہ زیادہ عزت (وطاقت) والا ہے، اس سے جس سے مجھے خوف اور ڈر لاحق ہے۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اپنے حکم کے ساتھ ساتوں آسمانوں کو زمین پر گرنے سے روکنے والا ہے، فلاں بندے کے شر سے، اس کے لشکروں کے شر سے، اور کے متبعین اور ساتھیوں کے شر سے، جنوں میں سے ہوں یا انسانوں میں سے۔ اے اللہ! تو ان کے شر سے (مجھے اپنا پڑوس عطا کر) میرے لیے پناہ ثابت ہو، بے شک تیری ثناء اور بڑائی عظیم ہے، تیرا پڑوسی باعزت ہوا، تیرا نام بابرکت ہوا اور بے شک تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبه

۵۰۰۷...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مصیبت کے وقت یہ کلمات پڑھتے تھے:

لا اله الا اللّٰہ العظیم الحلیم، لا اله الا اللّٰہ الحلیم الکریم لا اله الا اللّٰہ رب العرش العظیم، لا اله الا اللّٰہ رب السموات السبع ورب العرش الکریم۔ رواہ ابن جریر

بھانجا بھی قوم کا فرد ہے

۵۰۰۸...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے (بڑے) دروازے کی چوکھٹ پکڑی اور ہم لوگ کمرے میں تھے فرمایا: اے عبدالمطلب کی اولاد! کیا تم میں کوئی غیر تو نہیں ہے؟ لوگوں نے کہا: ہماری بہن کا بیٹا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی بھی قوم کی بہن کا بیٹا انہی کا فرد ہوتا ہے۔

پھر ارشاد فرمایا: اے عبدالمطلب کے بیٹو! جب تم کو کوئی مصیبت آپڑے، یا کوئی سختی یا کسی تنگی کا تم کو سامنا ہو تو یہ کلمات کہہ لیا کرو:

اللّٰہ اللّٰہ لاشریک له۔ رواہ ابن جریر

۵۰۰۹...... (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب کسی پر کوئی ایسا حاکم مسلط ہو جائے جس کے ظلم و زبردستی کا خوف لگا رہے تو اس کو چاہیے کہ یہ دعا پڑھے:

اللهم رب السموات السبع ورب العرش العظیم کن لی جارًا من فلان واحزابه واشیاعه من الجن والانس ان یفرطوا علی وان یطغوا، عز جارک وجل ثناءک ولا اله غیرک۔

اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے رب اور عرش عظیم کے رب! میرا پڑوسی اور مددگار بن جا فلاں شخص سے اور اس کی جماعت سے اور جن و انس میں سے اسی کے مددگار ہیں کہ وہ مجھ پر زیادتی کریں اور سرکشی کریں بے شک تیرا پڑوسی باعزت رہے گا، تیری بڑائی عظیم ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس دعا کی برکت سے تم کو اس کی طرف سے کوئی ناخوشگوار بات نہ پہنچے گی۔

مصنف ابن ابی شیبه، اابن جریر

۵۰۱۰...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو کوئی رنج یا غم پیش آتا تھا تو یہ فرماتے تھے:

یاحی یاقیوم برحمتک استغیث ۔ مسند البزار ۳۹۱۸

۵۰۱۱.....(ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب بھی کوئی بندی سات مرتبہ یہ کہتا ہے تو اس کے ہر کام کے لیے اللہ کافی ہوجاتا ہے، خواہ وہ کہنے میں سچا ہو یا جھوٹا:

حسبی اللہ لااله الا هو علیه تو کلت و هو رب العرش العظیم ۔

مجھے اللہ کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا پروردگار ہے۔ رواہ مستدرک الحاکم

فائدہ: ......یعنی اس کو اس دعا کی اہمیت پر یقین کامل ہو یا اس میں کمزور ہو اور وہ سات مرتبہ یہ دعا پڑھے اللہ پاک ضرور اس کی مدد فرمائیں گے۔

۵۰۱۲.....اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے کچھ کلمات سکھائے ہیں جو میں مصیبت کے وقت پڑھتی ہوں:

اللّٰہ اللّٰہ ربی لااشرک به شیئًا ۔ مصنف ابن ابی شیبه، ابن جریر ۳۸۴۸

۵۰۱۳.....اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی غمزدہ بات پیش آتی یا کوئی تکلیف لاحق ہوتی تو یہ دعا پڑھتے:

اللّٰہ اللّٰہ ربی لااشرک به شیئًا ۔ رواہ ابن جریر

ظالم بادشاہ سے خوف کے وقت پڑھے

۵۰۱۴.....(علی بن الحسین) عامر بن صالح سے مروی ہے کہ میں فضل بن ربیع کو اپنے والد ربیع کی طرف سے یہ قصہ نقل کرتے ہوئے سنا: کہ جب خلیفہ منصور مدینہ آیا تو اس کے پاس چند لوگوں نے آکر حضرت جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کی چغل خوری کی اور بولے وہ تو آپ کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں سمجھتا، آپ کی عیب جوئی کرتا ہے اور آپ کو سلام تک کرنا روا نہیں رکھتا۔ خلیفہ منصور نے ربیع کو کہا: اے ربیع! جعفر بن محمد کو میرے پاس لاؤ۔ اگر میں اس کو قتل نہ کروں تو اللہ مجھے قتل کردے۔ ربیع کہتے ہیں میں نے ان کو بلایا اور وہ تشریف لائے اور خلیفہ منصور سے بات چیت کی یہاں تک کہ خلیفہ منصور کا غصہ فرو ہوگیا۔ جب جعفر نکل کر جانے لگے تو میں نے ان سے پوچھا:

اے ابوعبداللہ! آپ نے کوئی دعا پڑھی تھی میں بھی وہ جاننا چاہتا ہوں۔ فرمایا: ہاں۔ میرے دادا حضرت علی رضی اللہ عنہ بن حسین رضی اللہ عنہ (زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے تھے جس کو کسی بادشاہ کے ظلم اور غصہ کا خوف ہو تو وہ یہ دعا پڑھ لے:

اللھم احرسنی بعینک التی لاتنام، وأکنفنی بکنفک الذی لایرام واغفرلی بقدرتک علی، والا هلکت وأنت رجائی، فکم من نعمة قد أنعمت بها علیَّ قل لک عندها شکری؟ وکم من بلیة قد ابتلیتنی بها قل لک عندها صبری، یامن قل عند نعمته شکری فلم یحرمنی، ویا من قل عند بلیته صبری فلم یخذلنی، ویا من رآنی علی الخطایا فلم یفضحنی ویا ذا النعماء التی لا تحصی ویا ذا الأیادی التی لا تنقضی، أستدفع مکروه ما أنا فیه، وأعوذبک من شره یا أرحم الراحمین.

اے اللہ! میری حفاظت فرما اپنی اس آنکھ کے ساتھ جو سوتی نہیں، مجھے اپنی امان میں رکھ جو کبھی جھکتی اور زائل نہیں ہوتی۔ مجھ پر اپنی قدرت کے باوجود میری مغفرت کر، ورنہ میں تو ہلاکت میں جا پڑوں گا تو ہی میرا آسرا ہے۔ تیری کتنی نعمتیں ہیں جو تو نے مجھ پر انعام فرمائیں لیکن میں نے ان کا شکر بہت تھوڑا کیا۔ کتنی مصیبتوں کے ساتھ تو نے میری آزمائش کی لیکن میں زیادہ صبر نہ کرسکا۔ اے وہ ذات جس کی نعمتوں کا میں نے بہت کم شکر ادا کیا لیکن پھر بھی اس نے مجھے محروم نہیں کیا اے وہ ذات جس کی آزمائشوں پر میں نے بہت کم صبر کیا لیکن اس نے مجھے شرمندہ نہ کیا۔ اے وہ ذات جس نے مجھے گناہوں میں ملوث دیکھا مگر مجھے رسوا نہ کیا اے نعمتوں والی ذات جس کی نعمتوں کا شمار ممکن نہیں اے احسانوں والے جو کبھی ختم نہیں ہوتے میں تجھ سے اس تکلیف سے نجات مانگتا ہوں

جس میں میں مبتلا ہوں اور میں اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں یا ارحم الراحمین۔ رواہ ابن النجار

۵۰۱۵......(مرسل ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین) ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: فراخی وکشادگی کے کلمات یہ ہیں:

لا الہ الا اللہ العلی العظیم، سبحان اللہ رب العرش الکریم، الحمدللہ رب العالمین اللھم اغفرلی وارحمنی وتجاوزعنی واعف عنی فانک غفور رحیم۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عالی (و) عظیم ہے، پاک ہے وہ اللہ عرش کریم کا پروردگار، تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔ اے اللہ میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھ سے درگذر فرما اور مجھے معاف فرما بے شک تو معاف کرنے والا مہربان ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۵۰۱۶......(درمک بن عمرو عن ابی اسحاق عن البراء۔) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور اپنی وحشت (اور تنہائی) کا شکوہ کیا۔ حضور ﷺ نے اس کو یہ وظیفہ زیادہ پڑھنے کی تلقین فرمائی:

سبحان الملک القدوس رب الملائکۃ والروح، جللت السموات والارض بالعزۃ والجبروت۔

پاک ہے بادشاہ برکت والا جو ملائکہ اور روح الامین (جبرئیل علیہ السلام) کا رب ہے۔ (اے اللہ بے شک تو) نے آسمانوں اور زمین کو اپنی عزت وطاقت کے ساتھ عظمت بخشی۔

اس آدمی نے یہ کلمات کہے تو اس کی وحشت دور ہوگئی۔

ابن السنی، الاوسط للطبرانی، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، ابن شاھین، ابونعیم، ابن عساکر

کلام:......المغنی میں ہے درمک بن عمرو کی ابواسحاق سے ایک ہی روایت ہے اور وہ اس میں متفرد ہے۔ میزان میں ہے کہ درمک بن عمرو ابواسحاق سے منکر خبر کو تفرداً روایت کرتا ہے۔ ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (درمک) مجہول ہے۔ علامہ عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان کی حدیث کا کوئی تابع (مثال) نہیں ملتی۔ امام طبرانی فرماتے ہیں: درمک اسی روایت کے ساتھ معروف ہے۔ ابن شاہین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت حسن غریب ہے۔ میزان الاعتدال ۲/۲۶ بحوالہ کنز ج ۲ ص ۶۶۳

شیطان سے حفاظت کی دعا

۵۰۱۷......(زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ) ہشام بن عروۃ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز خلافت پر بیٹھنے سے قبل میرے والد حضرت عروہ بن زبیر کے پاس آئے اور بتایا کہ میں نے گذشتہ رات عجیب قصہ دیکھا۔ میں اپنے مکان کی چھت پر چت لیٹا ہوا تھا۔ میں نے راستے میں چلنے پھرنے کی آوازیں سنیں۔ نیچے جھانک کر دیکھا تو سمجھا کہ شاید چوکیداروں کی جماعت ہے۔ لیکن اچھی طرح دیکھا تو وہ شیاطین (جن) تھے جو دستے کے دستے گھوم رہے تھے۔

حتیٰ کہ وہ سب میرے مکان پچھواڑے میں ویران جگہ پر اکٹھے ہوگئے۔ پھر (بڑا) ابلیس آیا۔ جب سب جمع ہوگئے تو ابلیس نے بلند آواز کے ساتھ پکارا اور سب شیاطین ایک دوسرے سے آگے بڑھ گئے۔ ابلیس نے کہا: عروہ بن زبیر کی ذمہ داری کون لیتا ہے؟ ایک جماعت بولی: ہم۔ پھر وہ گئے اور واپس آئے اور بولے: ہم اس پر کچھ بھی قادر نہیں ہوسکے۔ ابلیس نے پہلے سے زیادہ زوردار چنگھاڑ ماری۔ اور بولا کون عروہ بن زبیر کو سنبھالے گا؟ دوسری جماعت بولی ہم پھر وہ گئے اور کافی دیر کے بعد واپس آئے اور بولے کہ ہم بھی اس پر قادر نہیں ہوسکے۔ اس با ابلیس اس قدر شدت سے چنگھاڑا میں سمجھا کہ زمین کی چھاتی شق ہوگئی ہے۔ اور سب شیاطین آگے بڑھے۔ ابلیس پھر بولا: کون عروہ بن زبیر کو بہکائے گا؟ اس بار سب شیاطین مل کر بولے: ہم (سب جاتے ہیں) چنانچہ سب شیاطین چلے گئے اور کافی دیر تک واپس نہیں لوٹے پھر واپس آئے اور ہتھیار ڈال کو بولے: ہم سب بھی اس پر قادر نہیں ہوسکے۔ آخر ابلیس بڑے غصے میں چلا گیا اور دوسرے شیاطین بھی اس کے پیچھے پیچھے

چلے گئے۔

حضرت عروہ بن زبیر نے فرمایا: مجھے میرے والد حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس دعا کو پڑھے شروع رات میں یا شروع دن میں تو اللہ پاک اس کی ابلیس اور اس کے لشکر سے حفاظت فرماتے ہیں۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ذی الشان، عظیم البرھان، شدید السلطان ماشاء اللّٰہ کان اعوذ باللہ من الشیطان

اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے، بڑی شان کا مالک ہے، عظیم برہان اور مضبوط بادشاہت والا ہے جو وہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے میں شیطان سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۵۰۱۸......ابوالتیاح سے مروی ہے میں نے عبدالرحمٰن بن حبیش سے جو بڑی عمر کے بزرگ تھے پوچھا: آپ نے رسول اللہ ﷺ کو پایا ہے؟ فرمایا: ہاں میں نے پوچھا: اس رات رسول اللہ ﷺ نے کیا کہا جب شیطان آپ کے قریب آ گئے تھے؟ فرمایا: شیاطین مختلف وادیوں سے اکٹھے ہو کر آپ ﷺ کے پاس آ گئے تھے اور پہاڑ بھی آپ پر اتر آئے تھے۔ بڑا شیطان آگ کا شعلہ لے کر آپ کے قریب آیا تا کہ آپ کو اس کے ساتھ جلا دے: آپ ﷺ (وقتی طور پر) ان سے مرعوب ہو گئے اور پیچھے ہٹنے لگے تھے۔ پھر جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور فرمایا کہو: آپ ﷺ نے پوچھا: کیا کہوں؟ فرمایا: یہ کہو:

أعوذ بكلمات اللّٰه التامات التى لايجاوزهن برولا فاجر من شر ما خلق، وذرأ وبرأ، ومن شر ما ينزل من السماء، ومن شر مايعرج فيها، ومن شر ما ذرأ فى الارض، ومن شر مايخرج منها، ومن شرفتن الليل والنهار، ومن شر كل طارق، الاطارقًا يطرق بخير، يارحمٰن

میں اللہ کے تام کلمات کی پناہ مانگتا ہوں جن سے نیک تجاوز کر سکتا اور نہ بد ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی اور جس کو اس نے وجود بخشا اور ہر اس چیز کے شر سے جو زمین میں پیدا ہوتی ہے اور ہر اس چیز کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہے، اور رات و دن کے فتنوں کے شر سے اور ہر رات کو آنے والے کے شر سے سوائے اس کے جو خیر ساتھ لائے اے رحمٰن ذات۔

پس آپ کا یہ پڑھنا تھا کہ شیاطین کی آگ بجھ گئی اور اللہ نے ان کو شکست دے دی۔

مصنف ابن ابی شیبه، مسند احمد، البزار، حسن بن سفیان، ابوزرعدفی منده، ابن منده، ابونعیم والبیهقی معاً فی الدلائل
روایت صحیح ہے۔

حفاظت کی دعا

۵۰۱۹......(علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس دعا کے ساتھ انبیاء کرام علیہم السلام ظالم بادشاہوں سے اللہ کی حفاظت حاصل کرتے تھے:

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم، قال اخسئوفيها ولا تكلمون، انى أعوذ بالرحمٰن منك ان كنت تقيًا، أخذت بسمع اللّٰه وبصره، وقوته على أسماعكم وأبصاركم وقوتكم، يامعشر الجن والانس والشياطين والاعراب والسباع والهوام واللصوص، مما يخاف ويحذر فلان بن فلان سترت بينه وبينكم بسترة النبوة التى استتروا بها من سطوات الفراعنة، جبريل عن ايمانكم، وميكائيل عن شمائلكم، محمد صلى اللّٰه عليه وسلم أمامكم، واللّٰه تعالٰى من فوقكم، يمنعكم من فلان بن فلان فى نفسه وولده وأهله وشعره وبشره وماله وما عليه ومامعه وماتحته وما فوقه: (واذا قرأت القراٰن

جعلنابينک وبين الذين لا يؤمنون بالآخرة حجابًا مستورًا) .الی قوله (ونفورًا)

اللہ کے نام سے جو بڑامہربان نہایت رحم والا ہے: اس جہنم میں چپ پڑے رہواور مجھ سے بات نہ کرو۔ میں رحمٰن کی پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اگر تو ڈرنے والا ہے (اللہ سے) میں اللہ کے سننے، دیکھنے اور اس کی قوت کے ساتھ تمہارے سننے، دیکھنے اور تمہاری طاقت پر مدد پکڑتا ہوں۔

اے جن، انس، شیاطین، بدؤوں، درندوں، (رینگنے والوں اور) چیونٹیوں اور چوروں کے گروہ! جن سے فلاں بن فلاں کو خوف اور خطرہ لاحق ہے میں اس کے اور تمہارے درمیان نبوت کا پردہ حائل کرتا ہوں، جس کے طفیل انبیاء فراعنہ (اور ظالم بادشاہوں) کے ظلم سے محفوظ رہے۔ جبریل تمہارے دائیں ہے، میکائیل تمہارے بائیں، محمد ﷺ تمہارے آگے اور اللہ تمہارے پیچھے ہے پس تم کو فلاں بن فلاں کی جان، اہل وعیال، اولاد، اہل وعیال، بال، کھال، مال، جو اس پر ہے، جو اس کے ساتھ ہے، جو اس کے نیچے ہے اور جو اس کے اوپر ہے سب سے تم کو روکتا اور دھتکارتا ہوں۔

اور جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور ان لوگوں کے جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے درمیان مخفی پردہ کی آڑ کر دیتے ہیں الخ۔

ابن عساكر، وولده القاسم في كتاب آيات الحرز

۵۰۲۰..... (انس رضی اللہ عنہ) ابان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک بار (دعوت کی غرض سے) حجاج بن یوسف کے پاس تشریف لے گئے۔ حجاج نے آپ رضی اللہ عنہ کو اپنا مال دکھایا جس میں چار سو گھوڑے تھے، سو گھوڑے دو سال کے بعد تیسرے سال میں داخل تھے، سو گھوڑے دوسرے سال میں داخل تھے، سو گھوڑے پانچویں سال میں داخل تھے اور سو گھوڑے قارح دانت والے تھے۔

پھر حجاج نے کہا: اے انس! کیا تو نے اپنے ساتھی کے پاس کبھی اتنا مال دیکھا تھا۔ اس خبیث کی مراد رسول اللہ ﷺ سے تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بالکل، اللہ کی قسم! اس سے بھی اچھا مال دیکھا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا تھا: گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں: ایک وہ گھوڑا جو مالک نے اللہ کے راہ میں جہاد کے لیے باندھا ہو۔ اس کے بال، اس کا پیشاب، اس کا گوشت اور اس کا خون قیامت کے دن اسکے میزان کے پلڑے میں رکھا جائے گا۔ دوسرا گھوڑا جس کو کسی نے افزائش نسل کے لیے رکھا ہو اور تیسرا وہ گھوڑا جس کو کسی نے افزائش ریاء، شہرت اور دکھاوے کے لیے باندھا ہو ایسا شخص جہنم میں جائے گا۔ اے حجاج! تیرے تمام گھوڑے اسی تیسری قسم کے ہیں۔

حجاج غضب آلود ہو گیا۔ بولا: اللہ کی قسم! اگر تو نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت نہ کی ہوتی اور امیر المؤمنین نے مجھے تیری رعایت کا خط نہ لکھا ہوتا تو دیکھتا میں تیرے ساتھ کیا کچھ کرتا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں (اللہ کی قسم) میں تجھ سے ایسے کلمات کی بدولت پناہ میں آ گیا ہوں کہ اب مجھے کسی بادشاہ کے ظلم کا اور کسی شیطان کی سرکشی کا کا خوف ذرہ بھر نہیں۔ پھر واقعی حجاج کا غصہ چھٹ گیا اور وہ بولا: اے ابوحمزہ! (حجاج نے انس کی کنیت بطور ادب استعمال کی) وہ کلمات مجھے بھی سکھا دیجیے حضرت انس نے فرمایا: اللہ کی قسم! نہیں، میں تجھے ان کلمات کا اہل نہیں پاتا۔

حضرت ابان رحمۃ اللہ علیہ راوی حدیث فرماتے ہیں جب آپ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے ابوحمزہ! میں آپ سے کوئی سوال کرنا چاہتا ہوں؟ فرمایا: بولو کیا چاہتے ہو؟ ابان رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا: وہ کلمات جو آپ سے حجاج نے پوچھے تھے فرمایا: ہاں، اللہ کی قسم! میں تم کو ان کا اہل سمجھتا ہوں۔ سنو! میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال خدمت کی پھر آپ مجھ سے جدا ہونے لگے تو آپ مجھ سے راضی تھے آپ نے فرمایا: تم نے میری دس سال خدمت کی ہے اور میں تم کو چھوڑ کر جا رہا ہوں اور میں تم سے راضی ہوں۔ لہٰذا تم (کو یہ عطیہ ہے کہ) جب بھی صبح وشام کا وقت ہوا کرے یہ پڑھا کرو:

بسم اللّٰه، والحمدللّٰه، محمد رسول اللّٰه، لاقوة الا باللّٰه، بسم اللّٰه علی دینی ونفسی، بسم اللّٰه علی أهلی ومالی، بسم اللّٰه علی کل شیءٍ أعطانیه ربی، بسم اللّٰه خیر الاسماء، بسم اللّٰه رب الارض

والسماء، بسم اللہ الذی لایضر مع اسمہ داء، بسم اللہ افتتحت وعلی اللہ توکلت، لاقوۃ الاباللہ، لاقوۃ الا باللہ، لاقوۃ الا باللہ، واللہ أکبر، اللہ أکبر، أللہ أکبر، لاالہ الااللہ الحلیم الکریم لاالہ الااللہ العلی العظیم، تبارک اللہ رب السموات السبع ورب العرش العظیم ورب الارضین، وما بینھما، والحمدللہ رب العالمین، عزجارک، وجل ثناؤک، ولاالہ غیرک، اجعلنی فی جوارک من شر کل ذی شر، ومن شرالشیطان الرجیم، ان ولی اللہ الذی نزل الکتاب وھو یتولی الصالحین، فان تولوا فقل حسبی اللہ لاالہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم. ابوالشیخ فی التواب

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی دعا

۵۰۲۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایسے کلمات سکھا دیئے ہیں کہ ان کے طفیل کسی جابر کی سرکشی اور اس کی زور زبردستی مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اور اس کے ساتھ وہ کلمات ضروریات کے آسانی کے ساتھ پورا ہونے اور مؤمنوں کے دلوں میں اپنی محبت پیدا کرنے کا سبب بھی ہیں:

اللہ أکبر، اللہ أکبر، اللہ أکبر، بسم اللہ علی نفسی ودینی، بسم اللہ علی أھلی ومالی، بسم اللہ علی کل شیءٍ أعطانی ربی، بسم اللہ خیر الأسماء، بسم اللہ رب الارض والسماء، بسم اللہ الذی لایضر مع اسمہ داء، بسم اللہ افتتحت وعلی اللہ توکلت، اللہ اللہ ربی لا أشرک بہ شیئاً، أسألک اللھم بخیرک من خیرک الذی لایعطیہ غیرک، عزجارک، وجل ثناؤک، ولاالہ الا أنت: اجعلنی فی عیاذک، وجوارک من کل سوء، ومن الشیطان الرجیم، اللھم انی استجیرک من جمیع کل شیءٍ خلقت، واحترس بک منھن، وأقدم بین یدی: (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: قل ھواللہ احداللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوًا أحد) عن امامی ومن خلفی، وعن یمینی وعن شمالی، ومن فوقی وتحتی.

اور سورۂ اخلاص مکمل ایک ایک دفعہ چھ کی چھ جہات کی طرف رخ کر کے پڑھے۔ یعنی دائیں، بائیں، آگے پیچھے، اوپر اور نیچے۔

رواہ مستدرک الحاکم

رزق کی کشادگی کی دعائیں

۵۰۲۲..... سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ضرورت اور فاقہ کشی کی نوبت آگئی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا: اگر تم نبی ﷺ کے پاس جا کر آپ سے سوال کرو (تو شاید کوئی صورت نکل آئے) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے دروازے پر آئیں اور دروازہ کھٹکھٹایا حضور کے پاس ام ایمن بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: یہ تو فاطمہ کے دروازے کھٹکھٹانے کا انداز ہے۔ اور وہ ایسے وقت تو ہمارے پاس نہیں آیا کرتی۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اندر تشریف لائیں اور اپنے والد حضور ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! ان ملائکہ کا کھانا تسبیح وتہلیل اور تحمید ہے لیکن ہمارا کھانا کیا ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات پاک کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے: آل محمد کے گھر بھی تیس دنوں سے چولہا نہیں جلا۔ ہمارے پاس کچھ بکریاں آئی ہیں۔ اگر تم چاہو تو پانچ بکریوں کا ہم تمہارے لیے حکم دے دیتے ہیں اور اگر تم چاہو تو میں تم کو پانچ کلمات سکھا دیتا ہوں جو مجھے جبرئیل علیہ السلام نے سکھائے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یوں کہا کر:

یااول الاولین، ویاآخر الآخرین، ویاذاالقوة المتین، ویااحم المساکین ویآارحم الراحمین

چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا واپس ہوگئیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچیں۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا پیچھے کچھ (آرہا) ہے؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں آپ کے پاس سے دنیا لینے گئی تھی اور آخرت لے کر واپس آئی ہوں۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: یہ بہترین ایام ہیں۔ابو الشیخ فی جزء من حدیثه

کلام:......اس روایت کے رجال میں کوئی راوی متکلم فیہ نہیں ہے اور سب راوی ثقہ مگر اس کی صورت مرسل کی سی ہے لیکن حضرت سوید بن غفلہ نے یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنی ہے تو روایت متصل ہے۔

۵۰۲۳......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنی ضرورت لے کر حاضر ہوئی۔حضور ﷺ نے اس کو فرمایا: کیا تم کو اس سے اچھی چیز نہ بتادوں؟ تو سوتے وقت تینتیس بار **سبحان اللہ** پڑھا کر، تینتیس بار **لا الہ الا اللہ** پڑھا کر اور چونتیس بار **الحمدللہ** پڑھا کر۔پس یہ سو بار پڑھنا دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔رواہ ابن جریر

کلام:......ضعیف ہے دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۶۹، ضعیف الادب ۹۸۔

۵۰۲۴......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ کے پاس کسی شے کا سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا میں تم کو اس سے بہتر چیز نہ بتادوں؟ عورت بولی: ضرور، آپ ﷺ نے فرمایا: سوتے وقت تینتیس بار لا الہ الا اللہ پڑھ، چونتیس بار اللہ اکبر پڑھ یہ دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے تیرے لیے زیادہ بہتر ہے۔رواہ ابن جریر

۵۰۲۵......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنی حاجت ذکر کی۔آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ تم سوتے وقت تینتیس مرتبہ **لا الہ الا اللہ** کہو، تینتیس مرتبہ **سبحان اللہ** کہو اور چونتیس مرتبہ **الحمدللہ** کہو، یہ سو کی تعداد ہوئی یہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔ابن جریر، ابن عساکر

کلام:......ضعیف الادب ۹۸ اور ذخیرۃ الحفاظ ۶۹ پر روایت پر ضعف کا کلام کیا گیا ہے۔

۵۰۲۶......حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ حضور ﷺ کے پاس گئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ! ان ملائکہ کا طعام تو لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ اور الحمدللہ وغیرہ ہے، ہمارا طعام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔آل محمد کے گھروں میں تیس یوم سے آگ نہی جلی۔پھر بھی اگر تم چاہو تو میں تمہارے لیے پانچ بکریوں کا حکم دیتا ہوں اور اگر تم چاہو تو میں تم کو پانچ کلمات سکھادیتا ہوں جو مجھے جبرئیل علیہ السلام نے سکھائے ہیں۔حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ہاں وہ مجھے پانچ کلمات ہی سکھا دیجیے جو آپ کو جبرئیل علیہ السلام نے سکھائے ہیں۔آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: اے فاطمہ یوں کہا کر:

یااول الاولین، ویاآخر الآخرین، ویاذا القوة المتین، ویاارحم المساکین ویاارحم الراحمین

ابوالشیخ فی فوائد الاصبهانین، الدیلمی، مستدرک الحاکم

رنج وخوشی کی دعائیں

۵۰۲۷......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ نبی کریم ﷺ کوئی خوش گوار چیز دیکھ لیتے تو یہ دعا پڑھتے:

الحمدللّٰه الذی بنعمته تتم الصالحات.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی نعمت کے بدولت اچھی چیزیں انجام پاتی ہیں۔اور جب آپ ﷺ کوئی ناپسندیدہ شے دیکھ لیتے تو فرماتے: **الحمدللہ علی کل حال** ہر حال میں اللہ کا شکر ہے۔رواہ ابن النجار

۵۰۲۸......اعمش رحمۃ اللہ علیہ حبیب رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ اپنے کسی بزرگ شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو کوئی خوش کن معاملہ

پیش آتا تو فرماتے: الحمدللہ المنعم المتفضل الذی بنعمتہ تتم الصالحات اور جب کوئی ناپسندیدہ معاملہ پیش آتا تو فرماتے: الحمدللہ علی کل حال۔ مصنف ابن ابی شیبہ
روایت صحیح ہے۔

مختلف دعائیں

۵۰۲۹..... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے خبر ملی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے:

اللھم انی اسألک الذی ھو خیر عاقبة امری اللھم اجعل ما تعطینی الخیر رضوانک والدرجات العلی فی جنات النعیم۔

اے اللہ! میں تجھ سے اس چیز کا سوال کرتا ہوں جو میرے لیے بہترین انجام کار ثابت ہو۔ اے اللہ! تو جو مجھے عطا فرمائے اس کو اپنی رضا اور جنت میں اعلیٰ درجات کا سبب بنا۔ الزھد للامام احمد

۵۰۳۰..... معاویہ بن قرہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی دعائیں فرمایا کرتے تھے:

اللھم اجعل خیر عمری آخرہ وخیر عملی خواتمہ وخیرا یا می یوم القاک۔

اے اللہ! میری بہترین عمر آخر عمر بنانا اور میرا بہترین عمل آخری عمل بنانا اور میرا بہترین دن وہ دن بنانا جس میں میں تجھ سے ملاقات کروں گا۔ السنن لسعید بن منصور، السنن لیوسف القاضی، الامالی لابی القاسم بن بشران

۵۰۳۱..... ابویزید مدائنی سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی جملہ دعاؤں میں سے یہ الفاظ بھی ہوتے تھے:

اللھم ھب لی ایمانا ویقینا ومعافاة ونیة۔

اے اللہ! مجھے ایمان، یقین عافیت اور اچھی نیت عطا فرما۔ ابن ابی الدنیا فی الیقین

۵۰۳۲..... ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللھم اغننا بحلالک عن حرامک واغننا من فضلک عمن سواک

اے اللہ اپنے حلال کے ساتھ حرام سے غنی فرما اور اپنے فضل کے ساتھ اپنے ماسوا سے بے نیاز کردے۔ العسکری فی المواعظ

۵۰۳۳..... عبدالعزیز ابوسلمہ ماجشون سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللھم انی اسألک برحمتک التی لاتنال منک الابالخروج

اے اللہ! اے اللہ میں تیری اس خاص رحمت کا سوال کرتا ہوں جو فقط تیرے راستے میں نکلنے سے حاصل ہوتی ہے۔ العسکری

۵۰۳۴..... عبدالعزیز ابوسلمہ ماجشون فرماتے ہیں مجھے ایک قابل اعتماد شخص نے بتایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ دعا کیا کرتے تھے:

اسألک تمام النعمة فی الاشیاء کلھا والشکرلک علیھا حتی ترضی وبعد الرضا والخیرة فی جمیع مایکون فیه الخیرة بجمیع میسور الأمور کلھا لابمعسورھا یاکریم

(اے اللہ!) میں تجھ سے تمام چیزوں میں کامل نعمت اور اس پر تیرا شکر ادا کرنے کا سوال کرتا ہوں حتیٰ کہ تو راضی ہوجائے اور تیری رضا کے بعد تمام خیری چیزوں میں تمام تر آسانیوں کے ساتھ مکمل خیر کا سوال کرتا ہوں بلا کسی تنگی ومشقت کے اے کریم!

ابن ابی الدنیا فی کتاب الشکر

۵۰۳۵..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کو کوئی مصیبت پہنچی وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انکو شکایت

کی اور عرض کیا کہ ان کے لیے ایک وسق کھجور کا حکم فرمادیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہارے لیے ایک وسق کھجور کا حکم دیدوں اور اگر چاہو تو ایسے کلمات تم کو سکھادوں جو اس سے بھی بہتر ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے وہ کلمات بھی سکھا دیجیے اور ایک وسق کھجور کا حکم بھی کر دیجیے (سبحان اللہ) کیونکہ میں بہت حاجت مند ہوں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں کر دیتا ہوں۔ پھر فرمایا: کہو:

اللھم احفظنی بالاسلام قاعدًا واحفظنی بالاسلام راقدًا ولاتطع فی عدوًا ولاحاسدا واعوذبک من شرما انت آخذ بنا صیتھاوأسألک من الخیر الذی ھو بیدک کله۔

اے اللہ! میری حفاظت فرما اسلام کے ساتھ جاگتے ہوئے اور میری حفاظت فرما اسلام کے ساتھ سوتے ہوئے اور میرے متعلق کسی دشمن اور کسی حاسد کی بات مت قبول فرما۔ اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں اور تجھ سے اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو تمام تیرے ہاتھ میں ہے۔

ابن رنجویه، ابن حبان، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، الدیلمی، السنن لسعید بن منصور

کلام:......حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اپنی اطراف میں اس روایت کے متعلق انقطاع کا حکم فرماتے ہیں۔

۵۰۳۶......عبداللہ بن خراش اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اپنے خطبہ میں دعا فرماتے ہوئے سنا:

اللھم اعصمنا بحبلک وثبتنا علی امرک وارزقنا من فضلک۔

اے اللہ! اپنی رسی کے ساتھ ہماری حفاظت فرما، اپنے دین پر ہم کو ثابت قدم رکھ اور فضل کی ہمیں توفیق عطا کر۔

اللامام احمد فی الزھد، الرویانی، یوسف القاضی فی سننه، حلیة الاولیاء، اللالکائی فی السنة، ابن عساکر

۵۰۳۷......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ بیت اللہ کا طواف فرما رہے تھے اور یہ دعا کر رہے تھے:

اللھم ان کتبت عل شقوة أوذنبا فامحه فانک تمحو ماتشاء وتثبت وعندک ام الکتاب واجعله سعادة ومغفرة۔

اے اللہ! اگر تو نے مجھ پر بدبختی یا کوئی گناہ لکھ رکھا ہو تو اس کو مٹادے، بے شک تو جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے لکھا رہنے دیتا ہے کیونکہ تیرے ہی پاس اصل کتاب ہے اور تو اس کو میرے لیے سعادت اور مغفرت بنادے۔ عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر

۵۰۳۸......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللھم انی اعوذبک ان تأخذنی علی غرة أوتذرنی فی غفلة أوتجعلنی من الغافلین۔

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تو مجھے دھوکہ میں پڑا ہوا (اچانک) پکڑ لے، یا مجھے غفلت میں پڑا ہوا چھوڑ دے یا مجھے غافلوں میں سے کردے۔ مصنف ابن ابی شیبه، حلیة الاولیاء

۵۰۳۹......اہل خراسان کے میکائیل نامی ایک شیخ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب رات کو کھڑے ہوتے تو فرماتے:

اے اللہ تو میرے کھڑے ہونے کو جانتا ہے اور میری حاجت کو بھی جانتا ہے، پس مجھے یہاں سے اپنی حاجت میں کامیاب واپس لوٹا اس حال میں کہ میری دعا کامیاب اور مقبول ہو اور میں تیری مغفرت اور رحمت کو ساتھ لے کر واپس لوٹوں۔ پھر جب آپ نماز پوری کرکے فارغ ہوتے تو یہ دعا فرماتے:

اللھم لا أری شیئًا من الدنیا یدوم، ولا أری حالا فیھا یستقیم، اللھم اجعلنی انطق فیھا بعلم، واصحت فیھا بحکم، اللھم لا تکثرلی من الدنیا فاطغی، ولا تقل لی منھا فانسی، وان ماقل وکفی خیر مما کثر وألھی.

اے اللہ! میں دنیا کی کسی شی کو ہمیشہ رہنے والا نہیں دیکھتا اور نہ اس میں کوئی درست حال دیکھتا ہوں، پس مجھے دنیا میں علم کے ساتھ

بولنے، حکمت کے ساتھ خاموش رہنے والا بنا۔ اے اللہ! دنیا میرے لیے (اس قدر) زیادہ نہ کر کہ میں سرکشی میں پڑ جاؤں اور نہ اس قدر تنگ کر کہ مجھے بھلا دیا جائے اور بے شک تھوڑی چیز جو کافی ہو جائے اس کثیر سے بہتر ہے جو لہو ولعب میں مشغول کر دے۔

۵۰۴۰......ابو العالیہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اکثر یہ دعا فرماتے ہوئے سنا کرتا تھا:

اللهم عافنا و اعف عنا۔

اے اللہ! ہمیں عافیت میں رکھ اور ہمیں معاف فرما دے۔ الزهد لاحمد

۵۰۴۱......حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم اجعل عملی صالحاً واجعله لک خالصاً ولا تجعل لاحد فیه شیئاً۔

اے اللہ! میرے عمل کو صالح و نیک بنا، اس کو اپنے لیے خاص بنا اور کسی کا اس میں کوئی حصہ نہ رکھ۔ الزهد للامام احمد

۵۰۴۲......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے ابن خطاب یہ دعا کیا کر:

اللهم اجعل سریرتی خیرا من علانیتی واجعل علانیتی صالحة۔

اے اللہ میرے باطن کو میرے ظاہر سے اچھا بنا اور میرے ظاہر کو نیک بنا۔ ابن ابی شیبه، حلیة الاولیاء، یوسف القاضی فی سننه

۵۰۴۳......عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنی دعا میں یہ کلمات فرماتے تھے:

اللهم توفنی مع الابرار ولاتجعلنی فی الاشرار وقنی عذاب النار والحقنی بالاخیار۔

اے اللہ! مجھے نیکوں کے ساتھ موت دے، مجھے بروں کے ساتھ مت کر، مجھے جہنم کے عذاب سے بچا اور مجھ نیک لوگوں میں شامل فرما۔

ابن سعد، الادب المفرد للبخاری

۵۰۴۴......حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے والد (حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب) کو یہ دعا کرتے سنا:

اللهم ارزقنی قتلا فی سبیلک ووفاة فی بلد نبیک۔

اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت نصیب کرا اور اپنے نبی کے شہر میں موت دے۔ میں نے پوچھا: یہ کیسے ممکن ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ پاک چاہتا ہے تو اپنا حکم کہیں سے بھی پورا فرما دیتا ہے۔ ابن سعد، حلیة الاولیاء

فائدہ:......اللہ پاک نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور ابولؤلؤ مجوسی نے آپ کو فجر کی نماز میں پیٹ میں چھرا گھونپ دیا اور کئی دو تین وار کیے۔ اسی صدمے میں آپ کی موت ہوئی اور آپ رضی اللہ عنہ نے شہادت پائی وہ بھی اپنے نبی کے شہر میں۔

۵۰۴۵......ابو عثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کو بیت اللہ کے طواف کے دوران یہ دعا کرتے سنا:

اللهم ان کنت کتبتنی فی السعادة فأثبتنی فیها وان کنت کتبتنی فی الشقاوة فامحنی منها، وأثبتنی فی السعادة، فانک تمحو ماتشاء وتثبت وعندک أم الکتاب.

اے اللہ! اگر تو نے مجھے سعادت مند لکھ دیا ہے تو یونہی رہنے دے اور اگر مجھے بد بخت لکھ دیا ہے تو اس کو مٹا دے اور مجھے سعادت مند لکھ دے۔ بے شک تو جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور تیرے ہی پاس اصل کتاب ہے۔ اللالکائی

۵۰۴۶......حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کے متعلق مروی ہے کہ آپ نے دعا کی:

اللهم اغفرلی ظلمی و کفری۔

ایک شخص نے کہا اے امیر المؤمنین ظلم تو ٹھیک ہے کفر معاف کرنے کا کیا مطلب ہوا؟ فرمایا: اللہ کا فرمان ہے:

ان الانسان لظلوم کفار۔

انسان بڑا ظالم اور ناشکرا ہے۔ ابن ابی حاتم

پانچ چیزوں سے پناہ مانگنا

۵۰۴۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر کے اوپر پانچ چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہوئے سنا:

اللهم انی أعوذبک من الجبن والبخل، وأعوذبک من العمر، وأعوذبک من فتنة الصدر، وأعوذبک من عذاب القبر.

اے اللہ! تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے، کنجوسی سے، نیز تیری پناہ مانگتا ہوں (بری) عمر سے، سینے کے فتنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔ البیهقی فی عذاب القبر

۵۰۴۸..... (علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ کو بندہ کا سب سے محبوب کلام یہ ہے کہ وہ سجدہ کی حالت میں کہے:

رب انی ظلمت نفسي فاغفرلی ذنوبی انه لايغفر الذنوب الانت۔

پروردگار! مجھ سے اپنی جان پر ظلم ہوا پس میرے گناہوں کو بخش دے بے شک تیرے سوا کوئی گناہ کو بخشنے والا نہیں۔

عیاش، یوسف القاضی فی سننه

۵۰۴۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کے پاس گذاری۔ جب بھی آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوتے اور بستر پر جاتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

اللهم انی أعوذ بمعا فاتک من عقوبتک، وأعوذ برضاک من سخطک، وأعوذبک منک، اللهم لاأستطيع ثناء عليک، ولو حرصت، ولکن أنت کما أثنيت على نفسک.

اے اللہ! میں تیری عافیت کی پناہ مانگتا ہوں تیرے عذاب سے، تیری رضاء کی پناہ مانگتا ہوں تیری ناراضگی سے، اور تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری ثناء کا حق نہیں کرسکتا اگرچہ میں اس کی کوشش کروں۔ ہاں تو نے جیسی اپنی ثناء بیان کی تو اسی طرح ہے۔

نسائی، یوسف القاضی فی سننه الاوسط للطبرانی

۵۰۵۰..... (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ) رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم متعنى بسمعى وبصرى حتى تجعلهما الوارث منى، وعافنى فى دينى، واحشرنى على ما أحييتنى، وانصرنى على من ظلمنى، حتى ترينى منه ثأرى، اللهم انى أسلمت دينى اليک، وخليت وجهى اليک، وفوضت أمرى اليک، والجأت ظهرى اليک، لا ملجأ ولامنجا منک الا اليک، آمنت برسولک الذى أرسلت وبکتابک الذى أنزلت.

اے اللہ مجھے میرے کانوں اور آنکھوں (کو سلامت رکھنے) کے ساتھ نفع دے اور ان کو میرا وارث بنادے (کہ آخر عمر تک سلامت رہیں) مجھے میرے دین میں نفع دے، مجھے انہی اعمال پر زندہ کر کے اٹھا جن پر تو نے مجھے دنیا میں زندہ رکھا، مجھ پر ظلم کرنے والے میں مجھے اپنا بدلہ دکھا، اے اللہ! میں نے اپنا دین تیرے سپرد کیا، اپنا چہرہ صرف تیری طرف متوجہ کیا، اپنا سارا معاملہ تجھے سونپ دیا، اپنی ٹیک (اور امید) تجھ پر لگائی، نہیں کوئی جائے پناہ اور کوئی نجات کی جگہ مگر تیرے پاس۔ میں ایمان لایا اس رسول پر جو تو نے مبعوث فرمایا اور ایمان لایا اس کتاب پر جو تو نے نازل فرمائی۔ الاوسط للطبرانی

۵۰۵۱..... حارث رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تجھ وہ دعا نہ سکھاؤں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائی ہے؟ میں نے عرض کیا: ضرور! فرمایا: کہو:

اللھم افتح مسامع قلبی لذکرک وارقنی طاعتک وطاعة رسولک عملابکتابک۔

اے اللہ! میرے دل کے کانوں کو اپنے ذکر کے لیے کھول دے، مجھے اپنی اطاعت اور اپنے رسول کی اطاعت اور اپنی کتاب پر عمل کرنے کی توفیق بخش۔ الاوسط للطبرانی

۵۰۵۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: میں تجھے ایسے کلمات نہ بتاؤں کہ اگر تو پڑھ لے تو تیرے گناہ جو چیونٹیوں کے برابر ہوں یا ریت کے ذرات کے برابر ہوں تب بھی اللہ پاک ان کو تیرے لیے معاف فرمادے گا اور تیری بخشش کردی جائے گی:

اللھم لااله الاانت سبحانک عملت سوء اً أوظلمت نفسی، فاغفرلی، انه لایغفر الذنوب الاانت۔

اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیری ذات پاک ہے، میں نے جو گناہ کیا یا مجھ سے اپنی جان پر جو ظلم ہوا اس کو بخش دے، بے شک تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔ ابن ابی الدنیا فی الدعا، عبدالغنی بن سعید فی ایضاح الاشکال

۵۰۵۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک ہے: اللہ کے ہاں محبوب ترین کلمات یہ ہیں:

اللھم لااله الا أنت، اللھم لانعبد الاایاک، اللھم لانشرک بک شیئًا، اللھم انی ظلمت نفسی فاغفرلی، فانه لا یغفر الذنوب الا أنت.

اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اے اللہ ہم تیرے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے، اے اللہ! ہم تیرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے اے اللہ! مجھ سے اپنی جان پر ظلم ہوا مجھے بخش دے، بے شک تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخشتا۔

هناد، یوسف القاضی فی سننه

۵۰۵۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ یہ دعا فرماتے تھے:

أعوذبک من جهد البلاء ودرک الشقاء، وشماتة الأعداء، وأعوذبک من السجن والقید والسوط.

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں مصیبت کی آزمائش سے، بدبختی کے منڈلانے سے، دشمنوں کے خوش ہونے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں قید، بیڑیوں اور کوڑوں سے۔ یوسف القاضی

۵۰۵۵..... حکیم ترمذی اپنی کتاب نوادر الاصول فرماتے ہیں: عمرو بن ابی عمرو، ابو ہمام الدلال، ابراہیم بن طہمان، عاصم بن ابی النجود، زر بن حبیش (کی سند کے ساتھ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اسی دوران میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بھی حضور ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو فرمایا: یہ ابوذر ہیں؟ حضور ﷺ فرماتے ہیں، میں نے پوچھا: اے امین اللہ (جبرئیل علیہ السلام) کیا تم ابوذر کو جانتے ہو؟ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا: ان کو زمین والوں سے زیادہ آسمان والے جانتے ہیں۔ یہ اس وجہ سے کہ یہ ایک دعا دن میں دو مرتبہ کیا کرتے ہیں۔ جس پر ملائکہ بھی فخر فرماتے ہیں۔ لہٰذا آپ بھی ان کو بلا کر ان سے اس دعا کے بارے میں پوچھ لیں۔

حضور ﷺ نے ان کو بلایا: اے ابوذر! کوئی ایسی دعا ہے جو تم دن میں دو مرتبہ مانگا کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ میں نے وہ کسی انسان سے نہیں سنی، بلکہ پروردگار نے مجھے الہام فرمائی ہے اور وہ دعا میں دن میں دو مرتبہ مانگا کرتا ہوں۔ سب سے پہلے میں قبلہ رو ہوتا ہوں پھر جی بھر کر اللہ کی تسبیح وتہلیل اور تحمید وتکبیر کرتا ہوں پھر وہ دعا مانگتا ہوں جو دس کلمات پر مشتمل ہے:

اللھم انی أسألک ایمانًا دائمًا، وأسألک قلبًا خاشعًا، وأسألک علمًا نافعًا، وأسألک یقینًا صادقًا، وأسألک دینًا قیمًا، وأسألک العافیة من کل بلیة، وأسألک تمام العافیة، وأسألک دوام العافیة، وأسألک الشکر علی العافیة، وأسألک الغنی علی الناس.

اے اللہ! میں تجھ سے دائمی ایمان کا سوال کرتا ہوں، خشوع کرنے والے دل کا سوال کرتا ہوں، علم نافع کا سوال کرتا ہوں، سچے یقین کا سوال کرتا ہوں، مضبوط اور سیدھے دین کا سوال کرتا ہوں، ہر مصیبت سے عافیت کا سوال کرتا ہوں، کامل عافیت کا سوال کرتا ہوں، ہمیشہ رہنے والی عافیت کا سوال کرتا ہوں، عافیت پر شکر کی توفیق کا سوال کرتا ہوں، اور لوگوں سے بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔

جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: قسم اس ذات پاک کی، جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے، آپ کا کوئی امتی یہ دعا نہیں کرتا مگر اس کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں یا مٹی کے ذرات سے زیادہ ہوں۔ اور آپ کا کوئی امت اس دعا کو لے کر خدا کے پاس نہیں آئے گا مگر جنتیں اس کی مشتاق ہوں گی، فرشتے اس کے لیے بخشش کی دعا کریں گے، جنت کے سب دروازے اس کے لیے کھول دیئے جائیں گے اور فرشتے اس کو کہیں گے: اے اللہ کے ولی! جس دروازے میں چاہے داخل ہو جا۔

۵۰۵۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فاتحۃ الکتاب (سورۂ فاتحہ)، آیۃ الکرسی، اور آل عمران کی دو آیات:

شھداللّٰہ انہ لاالٰہ الاھو الخ...... (مکمل آیت)

اور قل اللھم مالک الملک ...... سے ...... وترزق من تشاء بغیر الحساب تک ...... (مکمل آیت)

یہ سب آیات عرش سے متعلق ہیں۔ ان کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔ یہ اللہ کی بارگاہ میں عرض کرتی ہیں: اے اللہ! تو ہم کو زمین پر اتارتا ہے؟ اور ان لوگوں پر اتارتا ہے جو تیری نافرمانی کرتے ہیں؟ اللہ عزوجل نے فرمایا: میں نے قسم اٹھائی ہے تم کو میرا جو بندہ بھی (فرض) نمازوں کے بعد تلاوت کرے گا خواہ اس کے اعمال کیسے ہوں میں اس کو جنت میں داخل کردوں گا، اس کو حظیرۃ القدس میں اتاردوں گا، ہر دن اس پر اپنی مخفی نگاہوں کے ساتھ ستر مرتبہ نظر کروں گا۔ اور ہر دن اس کی ستر حاجتیں پوری کروں گا جن میں سب سے ادنیٰ مغفرت ہے، ہر دشمن سے اس کو پناہ دوں گا اور اس کی مدد کروں گا۔ ابن حبان فی الضعفاء، ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ، ابومنصور السحابی فی الاربعین

کلام:...... امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوعات میں شمار کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس میں ایک راوی حارث بن عمیر متفرد ہے جو ثقہ راویوں کی جانب سے من گھڑت روایتیں پیش کرتا ہے۔ حافظ ابوالفضل عراقی سے اس روایت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس کے روایت کو متقدمین نے ثقہ قرار دیا ہے لیکن متاخرین نے کچھ راویوں میں کلام کیا ہے اور اس میں محل نظر صرف دو اشخاص ہیں: محمد بن زنبور مکی اور حارث بن عمیر۔ دونوں کو کچھ ائمہ نے ثقہ قرار دیا ہے اور اول کو ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اور مؤخر الذکر کو امام ابن حبان اور امام حاکم نے ضعیف قرار دیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے اس کو اپنی امالیہ میں ذکر فرمایا ہے اور فرمایا کہ ہم حارث میں کسی متقدم کا کوئی طعن نہیں پاتے بلکہ حماد بن زیدان کی تعریف کرتے ہیں جو ان سے بڑے ہیں اور نقاد ابن معید ان کی توثیق فرماتے ہیں۔

نیز ابوحاتم اور نسائی نے بھی ان کی توثیق فرمائی۔ بخاری و ابن حبان نے تعلیقاً ان کو ذکر کیا، دیگر اصحاب سنن نے ان کی روایات لی۔ لیکن ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ضعفاء میں شمار کیا اور ان کی توہین میں کافی زیادتی کی ہے۔ اور حارث سے اوپر کے راویوں کے بارے میں تو بات ہی نہیں کی جاسکتی ان کی عظمت شان کی وجہ سے۔ نیز حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کے اس کو موضوع شمار کرنے کے حوالہ سے فرماتے ہیں: ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو موضوعات میں شمار کر کے افراط کیا ہے شاید انہوں نے اس حدیث کے ثواب کو بہت زیادہ سمجھ لیا تھا ورنہ راوی تو آپ کو معلوم ہو ہی گئے (کہ معمولی اختلاف کے علاوہ سب صحیح ہیں)۔

۵۰۵۷...... فاطمہ بنت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یوں دعا فرمایا کرتے تھے:

یا کٓھٰیٰعٓصٓ اغفرلی۔

اے کھیعص! میری مغفرت فرما۔ ابن ماجہ

کلام:...... یہ روایت موضوع ہے دیکھئے الاباطیل ۶۸۲، تذکرۃ الموضوعات ۷۹، التنزیہ ۲۸۷، ۲۸۸ ضعیف الجامع ۶۱۹، الضعیفۃ ۴۹، ۶۹۸،

اللآلی ۱/۲۲۸، الموضوعات ۱/۲۴۵ التعقبات ۷۔

۵۰۵۸.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے جبرئیل علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: اے محمد! آپ کی امت میں سے جس نے دن میں سو مرتبہ:

لاالٰہ الاالله الحق المبین پڑھا، اس کو فقر سے نجات ملے گی، قبر کی وحشت میں انسیت ملے گی اور وہ اس کے ساتھ مالداری پائے گا اور جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا۔ رواہ الدیلمی

کلام:.......روایت میں ایک راوی فضل بن غانم ہے جو مالک سے روایت کرتا ہے، ابن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ُلیس بشئی اس کا کچھ اعتبار نہیں۔

دعائے مغفرت

۵۰۵۹.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جب تو ان کو کہے تو اللہ تیری مغفرت فرمادے:

لاالٰہ الاالله وحدہ لاشریک لہ': الحلیم الکریم لاالٰہ الاالله وحدہ لاشریک لہ العلی العظیم سبحان الله رب السموات السبع ورب العرش العظیم، والحمدلله رب العالمین. رواہ ابن جریر

۵۰۶۰.....عاصم بن ضمرہ سے مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ دعا میں یہ الفاظ پڑھتے تھے:

ربنا وجھک اکرما لوجوہ وجاھک خیرہ الجاہ۔

اے ہمارے رب تیری ذات سب سے زیادہ کریم اور تیرا مرتبہ سب سے بہترین مرتبہ ہے۔ خشیش بن اصرم فی الاستقامة

۵۰۶۱.....محمد بن زیاد، میمون بن مہران سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تجھے پانچ ہزار بکریاں دیدوں یا پانچ کلمات سکھادوں، جن سے تمہارا دین اور تمہاری دنیا صحیح ہوجائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ پانچ ہزار بکریاں بھی بہت ہیں لیکن آپ مجھے وہ کلمات سکھا دیجئے۔ فرمایا: یہ دعا پڑھا کرو:

اللھم اغفرلی ذنبی، ووسع لی خلقی وطیب لی کسبی، وقنعنی، ولا تذھب قلبی الی شی صرفتہ عنی.

اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت فرما، میرے اخلاق کو کشادہ فرما، میرا (ذریعہ) معاش پاکیزہ بنا، اپنے رزق پر قناعت دے اور میرے دل کو ایسی چیز کی طرف مائل نہ کر جو تو نے مجھ سے پھیر دی ہو۔ رواہ ابن النجار

۵۰۶۲.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللھم آمن روعتی، واستر عورتی، واحفظ أمانتی، واقض دینی.

اے اللہ! میرے اندر کو امن دے، میرے عیب پر پردہ ڈال، میری امانت کی حفاظت فرما اور میرے قرض کو ادا فرما۔

الشاشی، السنن لسعید بن منصور

ابونعیم نے اس کو حنظلہ بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۵۰۶۳.....ابوالحسن بن ابی الحدید، ابوالحسن کے دادا ابوعبداللہ، ابوالحسن بن سمسار، ابوبکر بن احمد بن عبداللہ بن ابی دجانہ بصری، محمد بن احمد بن یحییٰ، ابوبکر محمد بن سعید رازی، محمد بن علی بن حمزہ بن حسین بن عبیداللہ بن عباس بن علی، فضل بن محمد بن فضل بن حسن بن عبیداللہ بن عباس بن علی، ان کے والد محمد بن فضل، محمد بن جعفر بن محمد بن علی عن ابیہ عن جدہ عن علی کی سند سے منقول ہے،

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے جب بھی خواہش کی کہ جبرئیل علیہ السلام کو کعبۃ اللہ کا پردہ

پکڑے یہ کہتے سنوں:

یاواحد یااحد لاتنزل عنی نعمة انعمت بها علی۔

اے واحد! اے احد! تو نے مجھ پر جونعمت بھی انعام فرمائی ہے اس کو مجھ سے زائل نہ فرما۔ تو میں نے ان کو دیکھ لیا۔

کلام:......روایت ضعیف ہے، دیکھئے: ضعیف الجامع ۵۰۷۹۔

۵۰۶۴......سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم انی ذنوبی لاتضرک وان رحمتک ایای لاتنقصک۔

اے اللہ! میرے گناہ تجھے کوئی نقصان دے سکتے اور تیرا مجھ پر رحمت فرمانا تیرے خزانے میں کوئی کمی نہیں کرتا۔ الدینوری

۵۰۶۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! میں تجھے ایسی دعا نہ سکھاؤں جب تو مانگے تو تیری بخشش کردی جائے۔ میں نے عرض کیا: ضرور! حضور ﷺ نے فرمایا:

لااله الاالله العلی العظیم، لااله الاالله العلی الکریم، لااله الاالله رب العرش العظیم.

۵۰۶۶......مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم انی أعوذبک من غلبة الدین، وغلبة العدو، وبوار الایم.

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے بوجھ سے، دشمن کے غلبہ سے اور بغیر شادی کے مرنے سے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۵۰۶۷......ہلال بن یساف سے مروی ہے کہ ام الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے:

لااله الاالله وحده لاشریک له' له الملک، وله الحمد، وهو علی کل شیءٍ قدیر سومرتبہ پڑھا وہ شخص ہر عمل (والے) سے اوپر ہوکر آئے گا سوائے اس شخص کے جو اس سے بھی زیادہ پڑھے۔ مصنف عبدالرزاق

۵۰۶۸......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے چھپا کر رسول اللہ ﷺ سے بات کرنے کی کوشش کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نماز پڑھ رہی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! تو کامل اور جامع دعائیں پڑھ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نماز سے فارغ ہوئیں تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کامل اور جامع دعا کے بارے میں پوچھا: حضور ﷺ نے فرمایا: یہ پڑھو:

اللهم انی أسألک من الخیر کله عاجله وآجله، ماعلمت منه، وما لم أعلم، وأسألک الجنة وما قرب الیها من قول أوعمل، وأعوذ بک من الشر کله عاجله وآجله، ماعلمت منه وما لم أعلم، وأسألک من من خیر ما سألک منه عبدک ورسولک محمد صلی الله علیه وسلم، وأستعیذک مما استعاذ منه عبدک ورسولک محمد صلی الله علیه وسلم، وأسألک ماقضیت لی من أمر أن تجعل عاقبته رشدًا.

اے اللہ! میں تجھ سے ہر خیر کا سوال کرتا ہوں ہوں وہ خیر جلدی ہو یا بدیر، میرے علم میں ہو یا نہیں، اور میں تجھ سے جنت کا اور ہر اس قول یا عمل کا سوال کرتا ہوں جو جنت کے قریب کردے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر طرح کے شر سے وہ جلدی ہو یا بدیر، میرے علم میں ہو یا نہیں، اور میں تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جس کا تجھ سے تیرے بندے اور تیرے رسول ﷺ نے پناہ مانگی۔ نیز میں تجھ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ تو نے میرے حق میں جس کام کا فیصلہ کردیا ہے اس کا انجام میرے لیے بہتر بنا۔

رواه مستدرک الحاکم

۵۰۶۹......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم عافنی فی بصری واجعله الوارث منی، لااله الاالله الحلیم الکریم رب العرش العظیم.

اے اللہ! مجھے میری نگاہ میں عافیت دے اور اس کو میرا وارث بنا۔ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو برد بار کریم ہے (اور) عرش عظیم کا پروردگار ہے۔ رواہ ابن النجار

۵۰۷۰...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب بھی آسمان کی طرف منہ اٹھایا تو یہ ضرور پڑھا:

یامصرف القلوب تبت قلبی علی دینک۔

اے دلوں کو بدلنے والے میرے دل کو دین پر ثابت قدم رکھ۔ رواہ مستدرک الحاکم

کلام:...... روایت پر ضعف کا کلام ہے۔ دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۴۸۱۶۔

جامع اور مختصر دعا

۵۰۷۱...... عبدالملک بن سلیمان ایک بصری شخص سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ہدیہ پیش کیا گیا، قریب ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کھڑی نماز پڑھ رہی تھیں۔ حضور ﷺ نے چاہا کہ اس ہدیہ کے کھانے میں عائشہ رضی اللہ عنہا بھی شریک ہوجائیں، لہٰذا آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ دعا جامع اور مختصر پڑھو، یوں پڑھ لو:

اللهم انی أسألک من الخیر کله عاجله و آجله، وأعوذبک من الشر کله عاجله و آجله، وما قضیت من قضاء فبارک لی فیه، واجعل عاقبته الی خیر. مصنف ابن ابی شیبه

۵۰۷۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو یہ دعا سکھائی:

اللهم انی أسألک من الخیر کله عاجله و آجله ما علمت منه، وما لم أعلم، وأعوذبک من الشر کله عاجله و آجله ما علمت منه، وما لم أعلم، اللهم انی أسألک من خیر ماسألک منه عبدک ونبیک، وأعوذبک من شر ماعاذ منه عبدک ونبیک، اللهم انی أسألک الجنة وماقرب الیها، من قول وعمل، وأعوذبک النار وماقرب الیها من قول وعمل، وأسألک أن تجعل کل قضاء تقضیه لی خیرًا۔ مصنف ابن ابی شیبه

۵۰۷۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! کیا تم دعا میں خوب محنت کرنا چاہتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ضرور یا رسول اللہ! فرمایا: یہ پڑھا کرو:

اللهم اعنی علی شکرک وذکرک وحسن عبادتک۔

اے اللہ! میری مدد فرما اپنے شکر پر، اپنے ذکر پر اور اپنی اچھی طرح عبادت پر۔ ابن شاهین

یہ روایت حسن ہے۔

۵۰۷۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اللهم سألتنا من أنفسنا ما لانملکه الا بک، اللهم فاعطنا منها ما یرضیک عنا.

اے اللہ! تو نے ہم سے ہماری جانوں کا سوال کیا ہے اور ہم ان کے مالک نہیں مگر تیری مدد کے ساتھ، اے اللہ! ہماری جانوں سے ہمیں ایسے اعمال کرنے کی توفیق دے جو تجھے راضی کردیں۔ مصنف ابن ابی شیبه

۵۰۷۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم لاتکلنی الی نفسی طرفة عین۔

اے اللہ! مجھے ایک پل کے لیے بھی میرے نفس کے حوالہ نہ فرما۔ ابوبکر فی الغیلانیات، ابن النجار

۵۰۷۶۔۔۔ ابی قرصافہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم لاتخزنا يوم القيامة ولا تفضحنا يوم اللقاء۔

اے اللہ! قیامت کے دن ہم کو رسوانہ فرما اور ملاقات کے دن ہم کو فضیحت نہ کر۔ ابن عساکر، ابن النجار

۵۰۷۷۔۔۔ زیاد بن الجعد سے مروی ہے کہ میں نے ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا فرماتے ہوئے سنا ہے:

اللهم لاتخزنا يوم البأس ولاتخزنا يوم القيامة۔ رواه ابونعيم

۵۰۷۸۔۔۔ یحیٰ بن حسان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے بنی کنانہ کے ایک شخص نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی آپ کو یہی (مذکورہ بالا دعا کے مثل) دعا فرماتے ہوئے سنا۔ رواه ابونعيم

۵۰۷۹۔۔۔ اے ابوالمنذر! دن میں سو بار یہ پڑھا کر:

لاالٰه الاالله، وحده لاشريک له، له الملک، وله الحمد، يحيي ويميت بيده الخير، وهو علی کل شیء قدير.

پس تو سب سے افضل شخص ہوگا سوائے اس کے جو تیرے جیسا عمل کرے۔ اور نماز میں کبھی بھی استغفار کرنے سے نہ بھولنا کیونکہ اللہ کی رحمت کے ساتھ یہ استغفار گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ ابونعيم عن ابی المنذر الجهنی

۵۰۸۰۔۔۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں وضو کا پانی پیش کیا۔ آپ نے وضو کر کے نماز پڑھی پھر یہ دعا کی:

اللهم اغفرلی ذنبی، ووسع لی فی داری، وبارک لی فی رزقی. رواه ابن ابی شيبه

۵۰۸۱۔۔۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ یہ دعا کیا کرتے تھے: ج ۲ ص ۶۸۶

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میرے بھائی عبداللہ بن رواحہ پر میرا ایسا کوئی عمل پیش کیا جائے جس سے شرم کی جائے۔ رواه مستدرک الحاكم

فائدہ:۔۔۔ عبداللہ بن رواحہ جنگ یرموک میں تین علمبرداروں میں سے ایک تھے آپ رضی اللہ عنہ جنگ میں شہید ہوئے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ان کے عمل پر رشک فرمایا کرتے تھے اس لیے دعا فرماتے تھے۔

۵۰۸۲۔۔۔ ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو یہ دعا سکھائی اور فرمایا کہو:

اللهم انی اسألک نفسا مطمئنة تؤمن بلقائک وترضی بقضاءک۔

اے اللہ! میں تجھ سے نفس مطمئنہ کا سوال کرتا ہوں جو تیری ملاقات پر ایمان رکھتا ہو اور تیرے فیصلے پر راضی ہو۔ رواه مستدرک الحاكم

۵۰۸۳۔۔۔ عمران بن حصین سے مروی ہے کہ حضرت حصین ایمان لانے سے قبل نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور بولے: اے محمد! آپ مجھے پڑھنے کے لیے کیا بتاتے ہو؟ حضور ﷺ نے فرمایا　　تم یہ پڑھو:

اللهم انی اعوذبک من شر نفسی واسألک ان تعزم لی علی ارشد امری۔

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے سیدھی راہ پر پختہ کر دے۔

اس کے بعد حضرت حصین رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے اور پھر حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: میں نے پہلے بھی آپ سے سوال کیا تھا اور اب دوبارہ پوچھتا ہوں کہ آپ مجھے پڑھنے کے لیے کیا دعا ارشاد فرمائیں۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہو:

اللهم اغفرلی مااسررت وما اعلنت وما أخطأت وما عمدت وما جهلت وما علمت۔

اے اللہ! مجھے (میرے سب گناہ) بخش دے جو میں نے پوشیدہ کیے ہوں یا اعلانیہ کیے ہوں، بھول چوک سے کیے ہوں یا جان بوجھ

کر کیے ہوں اور جو میرے علم میں نہ ہوں یا میں ان کو جانتا ہوں۔مصنف ابن ابی شیبہ

۵۰۸۴......عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے میرے والد حصین رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اب تم کتنے معبودوں کی عبادت کرتے ہو انہوں نے جواب دیا: سات معبودوں کی۔ چھ زمین میں ہیں اور ایک آسمان میں۔حضور ﷺ نے فرمایا: ان میں سے کس سے امید اور ڈر رکھتے ہو؟ جواب دیا: جو آسمان میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے حصین! اگر تم اسلام لے آؤ تو میں تم کو دو کلمے بتاؤں گا جو تمہارے لیے نفع دہ ثابت ہوں گے۔ پھر حضرت حصین اسلام لے آئے اور نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وہ دو کلمے سکھا دیجیے جن کا آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہو:

اللھم الھمنی رشدی وقنی شر نفسی۔

اے اللہ مجھے میری بھلائی الہام کر اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچا۔الرویانی، ابو نعیم، مستدرک الحاکم

۵۰۸۵......عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اسلام لے آیا ہوں، آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: کہو:

اللھم انی استھدیک لارشد امری واعوذبک من شر نفسی۔

اے اللہ! میں تجھ سے سب سے سیدھی راہ کی ہدایت طلب کرتا ہوں، اور اپنے نفس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ابو نعیم

۵۰۸۶......حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے ہلکی سی نماز پڑھی اور فرمایا: میں نے اس نماز میں ایک دعا مانگی تھی جو نبی اکرم ﷺ مانگا کرتے تھے:

اللھم بعلمک الغیب وقدرتک علی الخلق أحینی ماکانت الحیاة خیرًا لی، وتوفنی اذا کانت الوفاة خیرًا لی وأسألک خشیتک فی الغیب والشھادة وکلمة الاخلاص فی الرضا والغضب، وأسألک نعیمًا لاینفد، وقرةً عین لا تنقطع، وأسألک الرضا بالقضاء، وبرد العیش بعدالموت، ولذة النظر الی وجھک، والشوق الی لقائک، وأعوذبک من ضراء مضرة، وفتنة مضلة، اللھم زینا بزینة الایمان، واجعلنا ھداةً مھتدین۔

اے اللہ! تو غیب کو بخوبی جانتا ہے اور مخلوق پر پوری قدرت رکھتا ہے پس جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہو مجھے زندہ رکھ: اور مجھے وفات دیدے جب میرے لیے وفات پانا بہتر ہو۔ اور میں تجھ سے غیب اور حضوری میں تیری خشیت کا سوال کرتا ہوں، اور خوشی وغصہ ہر حال میں سچی بات کا سوال کرتا ہوں۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ایسی نعمت کا جو ختم نہ ہو، آنکھ کی ایسی ٹھنڈک کا جو منقطع نہ ہو، تیرے فیصلے پر رضا قلبی کا، موت کے بعد اچھی زندگی کا، تیرے چہرے کو دیکھنے کی لذت کا، تیری ملاقات کے شوق کا، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں تکلیف دہ نقصان سے اور گمراہ کن فتنے سے، اے اللہ! ہم کو ایمان کی زینت کے ساتھ مزین کر، اور ہم کو ہادی وہدایت یافتہ بنادے۔رواہ ابن النجار

۵۰۸۷......ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

الیک ربی فحببنی، وفی نفسی لک ربی فذللنی، وفی أعین الناس فعظمنی، ومن شیء الاخلاق فجنبنی۔

اے اللہ! مجھے اپنا محبوب بنا، اپنے لیے مجھے اپنے آپ میں ذلیل کردے، لوگوں کی نگاہ میں مجھے عظیم کردے اور برے اخلاق سے مجھے بچالے۔ابن لآل فی مکارم الاخلاق

کلام: ...... روایت کی سند ضعیف ہے کنز ج ۲ ص ۶۸۸۔

۵۰۸۸......ابی عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا: کہ جب رات رسول اللہ ﷺ نے آپ کو فرمایا تھا سوال کرو پورا کیا جائے گا؟ تم نے کیا سوال کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے یہ دعا کی تھی:

اللھم انی أسألک ایماناً لا یرتد، ونعیمًا لا ینفد، ومرافقة نبیک صلی اللہ علیه وسلم فی أعلی درجة الجنة جنة الخلد.

اے اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جولوٹ نہ جائے، ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو اور اعلیٰ جنت میں تیرے نبی ﷺ کے ساتھ کا سوال کرتا ہوں۔ مصنف ابن ابی شیبه

۵۰۸۹..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک یہ دعا بھی تھی:

اللھم انی اسألک الھدی والتقی والعفة والغنی۔

اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور غنی مانگتا ہوں۔ رواه ابن النجار

حضرت ادریس علیہ السلام کی دعا

۵۰۹۰..... حسن بن ابی حسن سے مروی ہے فرماتے ہیں: مجھے گمان ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: اللہ کے پیغمبر حضرت ادریس علیہ السلام ایک دعا کیا کرتے تھے اور وہ دعا بے وقوف لوگوں کو سکھانے سے منع کرتے تھے۔ وہ دعا یہ ہے:

یاذالجلال والاکرام، ویاذا الطول، لااله الا أنت ظھر اللاجین، وجار المستجیرین، وأنس الخائفین، انی أسألک ان کنت فی أم الکتاب شقیًا، أن تمحو من أم الکتاب شقائی وتثبتنی عندک سعیدًا، وان کنت فی أم الکتاب محرومًا مقترًا علی فی رزقی، أن تمحو من أم الکتاب حرمانی، واقتاری وارزقنی واثبتنی عندک سعیدًا موفقاً لخیر کله.

اے بزرگی اور کرم والے! اے طاقت والے! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پناہ مانگنے والوں کا پشت پناہ ہے، امن چاہنے والوں کا پڑوسی ہے، خوفزدہ لوگوں کا مونس ہے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اگر اصل کتاب (لوح محفوظ) میں میں بدبخت ہوں تو تو اصل کتاب سے میری بدبختی مٹادے اور مجھے اپنے ہاں سعادت مند لکھ لے۔ اگر اصل کتاب میں محروم اور روزی سے تنگدست لکھا ہوں تو تو اس کتاب سے میری محرومی اور میری تنگدستی مٹادے اور مجھے رزق دے اور اپنے ہاں سعادت مند لکھ لے جس کو تمام خیروں کی توفیق میسر ہو۔ رواه مستدرک الحاکم

۵۰۹۱..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم شمار کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ایک ایک مجلس میں سوسو بار: رب اغفرلی، وتب علی انک انت التواب الرحیم۔ پڑھ لیتے تھے۔ نسائی

۵۰۹۲..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی (دعاؤں میں سے) یہ دعا ہوتی تھی:

اللھم زینی بالعلم وأغننی بالحلم وأکرمنی بالتقوی وجملنی بالعافیة.

اے اللہ! مجھے علم کے ساتھ مزین کر، تقویٰ کے ساتھ میرا اکرام کر اور عافیت کے ساتھ مجھے صاحب جمال بنا۔ رواه ابن النجار

۵۰۹۳..... عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اکثر ان کلمات کے ساتھ دعا کرتے سنا ہے:

اللھم انی أسألک الصحة والعفة والأمانة وحسن الخلق والرضا بالقدر.

اے اللہ میں تجھ سے صحت، عفت، امانت، حسن اخلاق اور رضا بالقدر کا سوال کرتا ہوں۔ رواه مستدرک الحاکم

۵۰۹۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اس دعا کو بھی نہ چھوڑا کرتے تھے:

اللھم قنعنی بما رزقتنی وبارک لی فیه۔

اے اللہ! مجھے میرے رزق پر قناعت دے اور اس میں میرے لیے برکت پیدا فرما۔ العسکری فی الامثال

۵۰۹۵..... (مسند سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے جس طرح مکتب میں معلم بچوں کو سکھاتا ہے:

اللهم انی أعوذبک من البخل، وأعوذبک من الجبن، وأعوذبک أن أرد الی أرذل العمر، وأعوذبک من فتنة الدنيا وعذاب القبر.

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے، تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ بری عمر تک پہنچا دیا جاؤں اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے۔ رواہ ابن جریر

۵۰۹۶..... حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کے پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ مجھے کوئی کلمہ سکھا دیں تا کہ میں پڑھتا رہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو:

لااله الاالله وحده لاشريک له' الله اکبر کبيرًا، والحمدلله کثيرًا، سبحان الله رب العالمين، لاحول ولاقوة الابالله العلی العظيم.

اعرابی نے کہا یہ تو اللہ کے لیے ہوا، میرے لیے کیا ہے؟ فرمایا: تم اپنے لیے یہ کہو:

اللهم اغفرلی وارحمنی واهدنی وارزقنی وعافنی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۵۰۹۷..... حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کو عرض کیا: مجھے کوئی دعا سکھا دیں شاید مجھے اللہ پاک اس کے ساتھ کوئی فائدہ دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو:

اللهم لک الحمد کله ولک الشکر کله واليک يرجع الامر کله۔ رواہ الدیلمی

۵۰۹۸..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے نبی ﷺ نے فرمایا: میں تجھے وہ چیز نہ سکھاؤں جو مجھے جبرئیل علیہ السلام نے سکھائی ہے؟ میں نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: کہو:

اللهم اغفرلی خطئی وعمدی، وهزلی، وجدی، ولاتحرمنی برکة مااعطيتنی، ولاتفتنی فيما حرمتنی۔

اے اللہ میرے گناہ بخش دے، بھول چوک والے، جان بوجھ کر کرنے والے، مذاق میں ہونے والے، سنجیدگی میں ہونے والے، اور جو تو نے دیا ہے اس کی برکت سے مجھے محروم نہ کر اور جس سے مجھے محروم کیا ہے اس کی آزمائش میں نہ ڈال۔ مسند ابی یعلی

۵۰۹۹..... ابو محمد اسماعیل بن علی بن اسماعیل الخطبی، محمد بن علی بن زید الصائغ، زیدم بن حارث مکی، حفص بن غیاث، لیث، مجاہد، ابن عباس رضی اللہ عنہ، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد! میں آپ کے پاس ایسے کلمات لے کر آیا ہوں جو آپ سے پہلے کسی کے پاس لے کر نہیں آیا۔ آپ یہ کلمات پڑھئے:

يامن أظهر الجميل، وستر القبيح، ولم ياخذ بالجريرة، ولم يهتک الستر، وياعظيم العفو، وياکريما المن، وياعظيم الصفح، وياصاحب کل نجوی، ويا مبتدئا بالنعم قبل استحقاقها، ويامنتهی کل شکوی، ويارباه، وياسيداه، ويامناه، وياغاية رغبتاه، أسألک أن لا تشوه وجهی بالنار.

اے وہ ذات! جس نے خوبصورتی کو ظاہر کیا، بدصورتی کو چھپا دیا، جرم پر پکڑ نہیں کی، پردہ کو چاک نہیں کیا، اے عظیم معافی دینے والے! اے کریم احسان کرنے والے! اے عظیم درگذر کرنے والے! اے ہر راز کے راز دان! اے بغیر حق کے نعمتیں دینے والے! اے ہر شکوہ و فریاد کی آخری امید، اے رباہ، اے مولا! اے امیدوں کے مرکز! اے آخری سہارے! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے چہرے کو آگ میں مت جھلسا۔ عقیلی۔ الدیلمی

کلام:..... امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں زیدم راوی کی اس روایت کا کوئی اور تابع (مثل) نہیں ہے اور زیدم اس روایت کے علاوہ معروف بھی

نہیں ہیں۔ نیز مغنی میں فرمایا: زید بن حارث مکی، حفص بن غیاث سے حدیث روایت کرنے میں متفرد ہے۔ (اس لیے روایت مسند امحلا کلام ہے)

۵۱۰۰..... (انس بن مالک رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تمہارے چھ دعائیں کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں آپ نے اہل قباء کے لیے یہ دعائیں مانگی تھیں:

اللهم لک الحمد في بلائک وصنيعک الى خلقک، ولک الحمد في بلائک وصنيعک الى أهل بيوتنا، ولک الحمد في بلائک وصنيعک الى أنفسنا خاصة، ولک الحمد بما هديتنا، ولک الحمد بما سترتنا، ولک الحمد بالقرآن، ولک الحمد بالاهل والمال، ولک الحمد بالمعافاة، ولک الحمد حتى ترضى، ولک الحمد اذا رضيت ياأهل التقوى، ويا أهل المغفرة.

اے اللہ! تیری آزمائشوں اور مخلوق کے ساتھ تیرے برتاؤ پر تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں، ہم گھر والوں کے ساتھ تیرے سلوک پر اور تیری آزمائش پر تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ ہماری جانوں میں تیرے برتاؤ اور تیری آزمائش پر بھی تمام تعریفیں لیے ہیں۔ جو تو نے ہم کو ہدایت دی اس پر تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ جو تو نے ہماری پردہ پوشی فرمائی اس پر تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ قرآن کریم پر تمام تعریفوں کا مستحق تو ہی ہے، اہل و مال اور ہر طرح کی عافیت پر تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں۔ اس قدر تیرے لیے تعریفیں ہوں کہ تو راضی ہو جائے اے تقویٰ کے اہل! اے مغفرت کرنے والے! الکبیر للطبرانی فی الدعاء الدیلمی

کلام:..... اس روایت کی سند میں نافع ابو ہرمز متروک (ناقابل اعتبار) ہے۔

۵۱۰۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اللهم نامت العيون، وغارت النجوم، وأنت الحي القيوم، لايوارى منک ليل ساج، ولاسماء ذات أبراج، ولا أرض ذات مهاد ولابحر لجي، ولا ظلمات بعضها فوق بعض، تدلج على يدى من تدلج من خلقک تعلم خائنة الاعين وما تخفى الصدور.

اے اللہ! آنکھیں سو گئیں، ستارے ڈوب گئے، اور تو زندہ اور ہر شئی کو تھامنے والا ہے، رات اپنی تاریکی میں تجھ سے کچھ نہیں چھپا سکتی، نہ برجوں والا آسمان، نہ بچھونے والی زمین، نہ تاریک سمندر، نہ اس کی تاریکیاں در تاریکیاں تجھ سے کچھ بھی چھپا سکتیں۔ تمام تیری مخلوق تیرے آگے بوجھل اور سرنگوں ہے۔ تو آنکھوں کی خیانت اور دلوں کے بھید سب کچھ جانتا ہے۔

ابن ترکان فی الدعا والدیلمی

۵۱۰۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ یہ دعائیں کیا کرتے تھے:

اللهم انفعنا بما علمتنا وعلمنا ماينفعنا، وزدنا علمًا الى علمنا، الحمدلله على کل حال، أعوذبالله من حال أهل النار.

اے اللہ! تو نے جو علم ہم کو دیا اسے ہمارے نافع بنا اور ایسا علم ہمیں عطا کر جس سے ہم کو نفع اور ہمارے علم میں مزید علم کا اضافی فرما، ہر حال میں اللہ کے لیے تعریفیں ہیں، میں اہل نار کے حال سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ رواہ الدیلمی

۵۱۰۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

اللهم يامؤنس کل وحيد، وياصاحب کل فريد ويا قريبًا غير بعيد ويا غالبًا غير مغلوب ياحي ياقيوم، ياذا الجلال والاکرام.

اے اللہ! اے ہر تنہا کے دوست! اے ہر اکیلے کے ساتھی! اے قریب نہ دور ہونے والے! اے غالب کبھی مغلوب نہ ہونے والے! یا حی! یا قیوم! یا ذا الجلال والاکرام۔ رواہ الدیلمی

۵۱۰۴..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

یاولی الاسلام مسکنی بہ حتی القاک

اے اسلام کے والی ونگہبان مجھے اسلام کے ساتھ مضبوط رکھ حتی کہ میں تجھ سے ملاقات کرلوں۔رواہ ابن النجار

۵۱۰۵.....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللھم انی أعوذبک من علم لاینفع، وعمل لایرفع، وقلب لایخشع وقول لایسمع.

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، ایسے عمل سے جو اوپر نہ پہنچے، ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسی بات سے جو سنی نہ جائے۔رواہ ابن النجار

۵۱۰۶.....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دعا میں یہ فرمایا کرتے تھے:

اللھم اجعلنی ممن توکل علیک فکفیتہ، واستھداک فھدیتہ، واستنصرک فنصرتہ

اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنا جنہوں نے آپ پر توکل کیا تو آپ ان کے لیے کافی ہوگئے، آپ سے ہدایت طلب کی تو آپ نے ان کو ہدایت بخشی اور انہوں نے آپ سے مدد مانگی تو آپ نے ان کی مدد کی۔ابن ابی الدنیا فی التوکل

۵۱۰۷.....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے نبی کریم ﷺ کو اکثر یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے:

اللھم آتنا فی الدنیا حسنةً، وفی الآخرة حسنةً وقنا عذاب النار.

اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی دے، آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔البزار ۴، ۳، ۲، ۴۹

۵۱۰۸.....(بریدہ رضی اللہ عنہ) بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی ہیئت پر تشریف فرما تھے کہ ایک شخص کو دیکھے، جو کڑی دھوپ میں پیٹھ اور پیٹ کو زمین پر رگڑ رہا تھا۔اور پکار رہا تھا: اے نفس! رات کو سوتا ہے، دن کو اکڑتا پھرتا ہے پھر بھی امید باندھے بیٹھا ہے کہ جنت میں جائے گا جب اس نے اپنے نفس کو ملامت کرلی تو ہماری طرف اس کی نظر پڑی بولا: بھائیو! اپنی جگہ رہو۔صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہم نے کہا: ہمارے لیے دعا کردے اللہ تجھ پر رحم کرے۔اس نے دعا کی:

اللھم اجمع علی الھدی امرھم۔

اے اللہ! ہدایت پر ان کا بات متفق کردے۔

ہم نے کہا، اور دعا دے۔اس نے کہا:

اللھم اجعل التقوی زادھم۔

اے اللہ! تقوی کو ان کا توشہ بنادے۔

ہم نے کہا.....اور دعا دے۔نبی ﷺ نے بھی فرمایا ان کو اور دعا دے دے۔پھر خود آپ نے ان کے لیے دعا کی:

اللھم وفقہ۔

اے اللہ اس کو اچھی دعا کی توفیق دے۔

لہٰذا اس شخص نے اس بار یہ دعا کی:

اللھم اجعل الجنة مثواھم۔

اے اللہ جنت کو ان کا ٹھکانہ بنادے۔ابونعیم

۵۱۰۹.....بسر رحمۃ اللہ علیہ بن ارطاۃ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الآخرة۔

اے اللہ تمام کاموں میں ہمیں اچھا انجام واختتام دے اور ہمیں دنیا کی ذلت اور آخرت کے عذاب سے بھی بچالے۔

الحسن بن سفیان وابونعیم

۵۱۱۰......(جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

اللهم أعنى على دينى بدنيائى، وعلى آخرتى بتقوائى، اللهم أوسع على من الدنيا، وزهدنى فيها، ولا تزوها عنى وأقر عينى فيها، اللهم انک سألتنى من نفسى ما لاأملک الا بک، فاعطنى منها مايرضيک منها، اللهم أنت ثقتى حين ينقطع رجائى، حين يسوء ظنى بنفسى، اللهم لا تخيب طمعى ولاتحقق حذرى، اللهم ان عزيمتک عزيمة لاترد، وقولک قول لايکذب، فأمر طاعتک فلتحل فى کل شیءٍ منى أبدًا مابقيت، وأمر معاصيک فلتخرج من کل شیءٍ منى، ثم حرم عليها الدخول فى کل شیءٍ منى أبدًا ما أبقيتنى يا أرحم الراحمين.

اے اللہ! میری دنیا کے ساتھ، میرے دین پر مدد فرما، میرے تقویٰ کے ساتھ م، میری آخرت پر میری مدد فرما، اے اللہ مجھ پر دنیا کو فراخ کردے اوراس میں مجھے بے رغبت کردے، اس مجھ سے دور نہ کر، میری آنکھیں اس میں ٹھنڈی کردے۔ اے اللہ! تو نے مجھ سے میری جان کا سوال کیا اور میں تیری توفیق کے بغیر اس کا مالک نہیں ہوں۔ پس مجھے اپنی جان سے ایسے اعمال نصیب کر جن سے تو راضی ہوجائے۔ اے اللہ جب ساری امیدیں دم توڑ دیتی ہیں اس وقت تو ہی میرا آسرا ہوتا ہے اور جس وقت میرا نفس میرے بارے میں برے برے خیالات کا شکار ہوتا ہے۔ اے اللہ! میری امید کو ناکام نہ کر، میری احتیاط کو ضائع نہ کر، اے اللہ! تیری عزیمت (وفیصلہ) رد نہیں ہوتا۔ تیرا قول جھٹلایا نہیں جاسکتا، پس اے اللہ جب تک میں زندہ ہوں تیری اطاعت کا حکم میری رگ رگ میں اتر جائے۔ اور تیری نافرمانی کا ذرہ ذرہ میری رگ رگ سے نکل جائے۔ اور پھر مجھ پر ان معاصی میں جانا حرام کردے جب تک کہ میں زندہ ہوں۔ یاارحم الراحمین۔ الکبير للطبرانى فى الدعا، الديلمى

کلام:......اس روایت کی سند میں عبدالرحمٰن بن ابراہیم مدنی ایک راوی ہے جس کے متعلق امام نسائی فرماتے ہیں لیس بالقوی وہ قوی راوی نہیں ہیں۔

۵۱۱۱......حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے فرمایا: اے جبیر! یہ گھر میں گیارہ بکریاں ہیں تجھے یہ محبوب ہیں یا وہ کلمات جو جبرئیل علیہ السلام مجھے ابھی سکھا کر گئے ہیں جو تیری دنیا وآخرت کی بھلائیوں کے ضامن ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! میں محتاج ہوں اور یہ کلمات بھی مجھے محبوب ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یوں پڑھو:

اللهم أنت الاخلاق العظيم، اللهم انک سميع عليم، اللهم انک غفور الرحيم، اللهم انک رب العرش العظيم، اللهم انک أنت الجواد الکريم، فاغفرلى وارحمنى وعافنى وارزقنى واسترنى واجبرنى وارفعنى واهدنى ولا تضلنى وادخلنى الجنة برحمتک يا أرحم الراحمين.

اے اللہ! تو عظیم پیدا کرنے والا ہے، تو سننے والا جاننے والا ہے، اے اللہ تو مغفرت کرنے والا مہربان ہے، اے اللہ تو عرش عظیم کا پروردگار ہے، اے اللہ تو خوب دینے والا کریم ہے، پس مجھے بخش دے، مجھ پر رحم کر، مجھے رزق عطا کر، میری پردہ پوشی کر، مجھے بلندی عطا کر، مجھے ہدایت سے نواز دے، مجھے گمراہ نہ ہونے سے اور مجھے اپنی جنت میں داخل فرمالے۔ اے ارحم الراحمین۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کلمات خود بھی سیکھ اور اپنے پیچھے والوں کو بھی سکھا۔ رواه الديلمى

۵۱۱۲......زہیر بن ابی ثابت سے مروی ہے وہ ابن جندب سے، وہ اپنے والد جندب سے روایت کرتے ہیں، جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

اللهم استر عورنى وآمن روعتى واقض دينى۔

اے اللہ! میری پردہ پوشی فرما۔ میرے دل کو اطمینان وسکون نصیب فرما اور میرا قرض ادا کردے۔

ابونعيم عن ابرايهيم بن خباب الخراعى

۵۱۱۳..... (زید بن ارقم رضی اللہ عنہما) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں تم کو وہی چیز کہتا ہوں کہ جو رسول اللہ ﷺ نے کہی (اور تم بھی کہو:)

اللهم انی أعوذبک من العجز والكسل، والجبن والبخل والهرم وعذاب القبر، اللهم آت نفسی تقواها أنت وليها ومولاها، أنت خير من زكاها، اللهم انی أعوذبک من علم لاينفع، ونفس لاتشبع، وقلب لايخشع ودعاء لايستجاب.

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی سے، سستی سے، بزدلی سے، بخل سے، بڑھاپے سے، عذاب قبر سے، اے اللہ! مجھے اپنی ذات میں تقویٰ نصیب کر، تو ہی میرے نفس کا مولیٰ اور مددگار ہے، تو ہی اس کی سب سے زیادہ صحیح تربیت کرنے والا ہے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو، ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے۔ مصنف ابن ابی شیبه

۵۱۱۴..... (شداد بن اوس) مطرف بن عبداللہ بن شخیر، بلقین کے کسی شخص سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور میرا ایک ساتھی شداد بن اوس کے پاس گئے۔ حضرت شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں تم دونوں کو ایک حدیث بتاتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ ہمیں سفر وحضر میں سکھاتے تھے:

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے وہ دعا والی حدیث ہم کو املاء کرائی اور ہم نے لکھ لی:

بسم الله الرحمٰن الرحيم: اللهم انی أسألک الثبات فی الأمر، وأسألک عزيمة الرشد، وأسألک شكر نعمتک، وأسألک حسن عبادتک. وأسألک يقينا صادقا، وأسألک قلبا سليما، وأسألک من خير ماتعلم، وأعوذبک من شر ماتعلم، واستغفرک لما تعلم انک أنت علام الغيوب.

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے دین میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں، سیدھی راہ پر مضبوطی کا سوال کرتا ہوں، تیری نعمتوں پر شکر کی توفیق کا سوال کرتا ہوں، تیری اچھی طرح عبادت کرنے کا سوال کرتا ہوں، سچے یقین کا سوال کرتا ہوں، قلب سلیم کا سوال کرتا ہوں، ہر خیر کا سوال کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہے، ہر شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، جو تیرے علم میں ہے اور ان گناہوں سے مغفرت مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہیں۔ یا ارحم الراحمین۔

شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے شداد بن اوس! جب تو لوگوں کو دیکھے کہ وہ سونا چاندی جمع کرنے میں مشغول ہیں تو تو ان کلمات کا خزانہ کر لینا۔ رواہ ابن عساکر

۵۱۱۵..... کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ مجھے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا مانگی:

اللهم انک لست بآله استحدثناه، ولا برب استبدعناه، ولا كان لنا قبلک من آله نلجأ اليه ونذرک، ولا أعانک علی خلقک أحد فنشرکه فيک، تبارکت وتعاليت.

اے اللہ! تو ایسا معبود نہیں ہے جس کو ہم نے پیدا کر لیا ہو، نہ ایسا رب ہے، جس کو ہم نے ایجاد کر لیا ہو، آپ سے پہلے ہمارا کوئی رب نہ تھا جس کے پاس ہم جائیں اور تجھے چھوڑ دیں، اور نہ مخلوقات کی پیدائش میں تیری کوئی مدد کرنے والا کہ ہم اس کو تیرا شریک ٹھہرائیں۔ بے شک تو بابرکت اور عالی شان ہے۔

حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت داؤد علیہ السلام بھی یہ دعا کرتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت داؤد علیہ السلام کی دعا

۵۱۱۶..... کعب رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام جب نماز سے لوٹتے تو یہ دعا فرماتے:

اللھم اصلح لی دینی الذی جعلتہ لی عصمۃ، وأصلح لی دنیای التی جعلت فیھا معاشی، اللھم انی أعوذ برضاک من سخطک، وأعوذ بعفوک من نقمتک، وأعوذ بک منک، اللھم لامانع لما أعطیت. ولامعطی لما منعت، ولا ینفع ذا الجد منک الجد

اے اللہ! میرے دین کی اصلاح فرما جس کو تو نے میرے لیے حفاظت کی چیز بنایا ہے۔ میری دنیا کی اصلاح فرما، جس میں تو نے میری روزی رکھی ہے، اے اللہ! میں تیری رضاء کی پناہ چاہتا ہوں تیری ناراضگی سے، اور تیری معافی کی پناہ چاہتا ہوں تیرے عذاب سے اور تیری ہی پناہ مانگتا ہوں تجھ سے، اے اللہ! جسے تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جس کو تو منع کر دے اسے کوئی دینے والا نہیں۔ اور کسی صاحب مرتبہ کو کوئی کوشش تجھ سے بچانے میں نفع نہیں پہنچا سکتی۔

حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ بھی نماز سے لوٹتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔

ابن زنجویہ، الرویانی، ابن عساکر

۵۱۱۷..... (طارق اشجعی) ابو مالک اشجعی فرماتے ہیں مجھے میرے والد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا جبکہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا میں اپنے رب سے دعا مانگتے ہوئے کیا کہوں تو آپ نے ارشاد فرمایا: کہو:

اللھم اغفرلی وارحمنی وعافنی وارزقنی.

اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت میں رکھ اور مجھے رزق عطا کر۔

پھر آپ نے چار انگلیاں جمع کر کے فرمایا (یہ چار دعائیں) تمہاری دنیا و آخرت کی سب بھلائیوں کو سمیٹ لیں گی۔

ابن ابی شیبہ، ابن النجار

۵۱۱۸..... (عبداللہ بن جعفر) عبداللہ بن جعفر سے مروی ہے کہ جس دن رسول اللہ ﷺ طائف کی طرف نکلے تو آپ نے یہ دعا فرمائی تھی:

اللھم انی أعوذ بنور وجھک الذی أضاء ت لہ السموات والارض.

اے اللہ! میں تیرے چہرے کے نور کی جس سے آسمان اور زمین روشن ہوئے پناہ مانگتا ہوں۔ رواہ الدیلمی

۵۱۱۹..... عبداللہ بن جعفر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا میں ارشاد فرمایا:

اللھم تجاوز عنی، اللھم اغف عنی، فانک غفور رحیم.

اے اللہ! مجھ پر رحم فرما، مجھ سے درگذر فرما، اے اللہ مجھے معاف فرما بے شک تو مغفرت فرمانے والا ہے۔ رواہ الدیلمی

۵۱۲۰..... عبداللہ بن جعفر فرماتے ہیں جب حضرت ابوطالب وفات پا گئے تو رسول اللہ ﷺ اپنے پیروں پر چل کر لوگوں کے پاس آئے اور ان کو سلام کی دعوت دی لیکن انہوں نے جواب بھی نہ دیا۔ پھر آپ لوٹے اور دو رکعات نماز ادا فرمائی اور یہ دعا کی:

اللھم الیک أشکو ضعف قوتی، وقلۃ حیلتی وھوانی علی الناس، یاأرحم الراحمین، أنت أرحم بی، الی من تکلنی؟ الی عدو یتجھمنی؟ أم الی قریب ملکتہ أمری؟ ان لم تکن غضبانا علی فلا ابالی، غیر أن عافیتک ھی أوسع لی أعوذ بنور وجھک الذی أشرفت لہ الظلمات وصلح علیہ أمر الدنیا والآخرۃ، أن ینزل بی غضبک، أویحل علی سخطک، لک العتبی حتی ترضی، ولاحول ولا قوۃ الا بک.

اے اللہ! میں اپنی قوت کے ضعف کی تجھی سے شکایت کرتا ہوں اور اپنی تدبیر کی قلت اور لوگوں میں اپنی بے وقعتی کا تجھی سے شکوہ کرتا ہوں یا ارحم الراحمین! تو ہی مجھ پر رحم فرمانے والا ہے۔ تو مجھے کن لوگوں کے سپرد کرتا ہے، کیا ایسے دشمن کے جو مجھ پر یلغار کرتا ہے، یا ایسے رشتے دار کے جو میرا مالک بن گیا ہے، لیکن اگر تو مجھ پر غصہ نہیں ہے تو مجھے پھر کوئی پرواہ نہیں ہے۔ تیری عافیت ہی مجھے سب سے کافی ہے۔ میں تیرے چہرے کے نور، جس سے تمام تاریکیاں روشن ہو گئیں اور جس سے دنیا و آخرت کے کام بن

گئے، کی پناہ مانگتا ہوں کہ مجھ پر تیرا غصہ نازل ہو یا تیری ناراضگی مجھ پر اترے، تجھے منانا فرض ہے جب تک تو راضی نہ ہو، اور کسی بدی سے اجتناب اور کسی نیکی کی قوت تیرے ہی طفیل ممکن ہو سکتی ہے۔ الکامل لابن عدی، ابن عساکر

کلام:...... یہ حدیث ابوصالح قاسم بن لیث رسغی کی ہے، ہم نے ان کے سوا کسی کو یہ حدیث بیان کرتے نہیں سنا اور ہم نے صرف انہی سے مروی لکھی ہے۔ الکامل

امام طبرانی نے بھی اس کو روایت کیا ہے جس پر علامہ ہیثمی مجمع ۶/۳۵ میں فرماتے ہیں اس میں ابن اسحاق مدلس ہے لیکن ثقہ ہے اور باقی روات بھی ثقہ ہیں۔

نیز دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۵۲۶ پر اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

قرض سے حفاظت کی دعا

۵۱۲۱...... (ابن عباس رضی اللہ عنہما) ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم انی اعوذبک من غلبة الدين، وغلبة العدو، ومن بوار الأيم، ومن فتنة المسيح الدجال.

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے بوجھ سے، دشمن کے غلبہ سے، بے نکاح مرنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔

البزار، نسائی

۵۱۲۲...... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم شمار کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ایک ہی مجلس میں سو مرتبہ یہ استغفار پڑھ لیتے ہیں:

رب اغفرلی وتب علی انک انت التواب الغفور۔

پروردگار میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا ہے۔ ابن ابی شیبہ ۱ ۹ ۰ ۵

۵۱۲۳...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللهم انی اعوذبک من شرالاعمیین۔

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں دو اندھی چیزوں کے شر سے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا: اے ابو عبدالرحمٰن! یہ دو اندھی چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا: سیلاب اور بھڑکا ہوا اونٹ۔ الرامهرمزی

۵۱۲۴...... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم عافنی فی قدرتک، وأدخلنی فی رحمتک، واقض أجلی فی طاعتک، واختم لی بخير عملی، واجعل ثوابه الجنة:

اے اللہ! مجھے اپنی قدرت میں عافیت سے رکھ، مجھے اپنی رحمت میں داخل کر، اپنی بندگی میں میری عمر تمام کر، میرے سب سے اچھے عمل پر میرا خاتمہ کر اور اس کا ثواب جنت عطا کر۔ رواہ ابن عساکر

کلام:...... اس میں ایک راوی عبداللہ بن احمد حمصی ہے جس کی حدیث کا تابع نہیں ہے۔ (اس وجہ سے حدیث ضعف محل کلام ہے)

۵۱۲۵...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی یہ دعا ہوتی تھی:

(ج ۲ ص ۸۰۰)

اے مصیبت کے وقت کا سہارا، اے سختی کے وقت کا ساتھی! اے میری نعمتوں کے مالک! اے میرے معبود! اے میرے آباء واجداد کے معبود! مجھے میرے نفس کے حوالہ نہ کر کیونکہ میں نفس کے حوالہ ہو کر شر کے قریب اور خیر سے دور ہو جاؤں گا۔ اے اللہ قبر کی وحشت میں تو میرا ساتھی بن اور قیامت کے روز پورا کیا جانے والا عہد نصیب کر۔ الحاکم فی التاریخ، الدیلمی ۳۹۰۹

خضر علیہ السلام کی دعا

۵۱۲۶......ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر ہم کو ارشاد فرماتے تھے:
اے میرے صحابیو! کیا چیز تم کو مانع ہے کہ تم اپنے گناہوں کا کفارہ آسان کلمات کے ساتھ ادا کرتے رہو؟ لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ کون سے کلمات؟ فرمایا: تم کو میرے بھائی خضر علیہ السلام کی دعا یاد نہیں کیا؟ (صحابی فرماتے ہیں) ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ کیا دعا مانگتے تھے؟ فرمایا: وہ یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللهم انی أستغفرک لما تبت اليک منه، ثم عدت فيه، واستغفرک لما أعطيتک من نفسی ثم لم أوف لک به، واستغفرک للنعم التی أنعمت بها علی فتقويت بها علی معاصيک واستغفرک لکل خير أردت به وجهک فحالطنی فيه ما ليس لک، اللهم لا تخزنی فانک بی عالم، ولا تعذبنی فانک علی قادر.

اے اللہ! میں ان گناہوں سے تیری مغفرت مانگتا ہوں جن سے میں نے توبہ کی اور پھر ان میں مبتلا ہوگیا، اور میں تیری مغفرت مانگتا ہوں کہ میں نے اپنی جان کے متعلق تجھ سے عہد وپیمان کیے لیکن پھر میں ان کو پورا نہ کرسکا۔ اے اللہ! میں تیری مغفرت چاہتا ہوں کہ تو نے مجھ پر اپنی نعمتیں انعام فرمائیں لیکن میں نے ان کو تیری نافرمانی کا ذریعہ بنالیا، میں تیری مغفرت چاہتا ہوں ہر اس خیر کے لیے جو میں نے خالص تیری رضا کے لیے کرنے کا ارادہ کیا مگر اس میں کچھ کھوٹ شامل ہوگیا جو تیرے لیے نہ تھا۔ اے اللہ! مجھے رسوا نہ فرما بے شک تو مجھے خوب جاننے والا ہے۔ اور مجھے عذاب نہ کر بے شک تو مجھ پر خوب قادر ہے۔ رواہ الدیلمی

کلام:......ضعیف روایت ہے دیکھئے: ذیل اللآ لی ۱۵۵۔ الضعیفۃ ۱۶۰۴۔

۵۱۲۷......بندگان خدا میں سے ایک بندہ نے یہ دعائیہ کلمہ کہا:

يارب لک الحمد كما ينبغی لجلال وجهک ولعظيم سلطانک۔

اے پروردگار! تیرے لیے تعریفیں ہوں جیسی کہ تیری ذات بزرگی اور تیری بادشاہت کی عظمت کے لائق ہوں۔

دو فرشتوں نے ان کلمات (کا ثواب) لکھنے کی کوشش کی، مگر لکھ نہ سکے۔ وہ دونوں آسمان کی طرف چڑھے اور عرض کیا: اے پروردگار! تیرے ایک بندے نے ایک ایسی بات کہی ہے کہ ہم کو معلوم نہیں کہ کیسے اس (کے ثواب) کو لکھیں۔ پروردگار عزوجل نے حالانکہ اپنے بندہ کی بات کو بخوبی جانتا ہے پھر بھی تفاخراً ارشاد فرمایا: میرے بندے نے کیا کہا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں اس نے یہ کلمات تیری بارگاہ میں کہے ہیں:

يارب لک الحمد كما ينبغی لجلال وجهک ولعظيم سلطانک۔

پروردگار فرماتے ہیں: ان کلمات کو یونہی لکھ لو جیسے اس نے کہے ہیں جب بندہ مجھ سے ملاقات کے لیے آئے گا میں خود اس کو ان کا اجر دوں گا۔

ابن ماجه، شعب الايمان للبيهقی، الكبير للطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنهما

الحمدلله الذی بنعمته تتم الكلمات الصالحات وبنعمته ومنه تم الكتاب اللهم لک الحمد كله ولک الشكر كله محمد اصغر غفر الله له۔

ختم شد